یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہل حدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر

[illegible]

نمبر ۱ جلد ۱۱

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ ڈاک جلد واپس کیجاۓگی۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤساء وجاگیرداراں سے 〃 ...
عام خریداراں سے 〃 ...
〃 〃 〃 ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۷ شلنگ ۶ پنس
〃 〃 ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
تمام خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - مورخہ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

اہلحدیث کا مستقبل

(ناظرین کو سال نو مبارک)

اخبار اہلحدیث کا بفضلہ تعالٰے گیارہواں سال شروع ہوتا ہے۔ آجتک جو اس سے ہو سکا اچھا ہوا تو۔ برا ہوا تو۔ اس کے ناظرین سے مخفی نہیں ہاں اتنا عرض کر دینا غالباً بیجا نہوگا کہ آج دنیا میں یہ قاعدہ مجرب ہے کہ جو قوم اپنی زندگی یا ترقی چاہے اوس کیلئے اخبار کا وجود لازمی ہے۔ اسی بنا پر آریوں۔ قادیانیوں کو دیکھئے کتنے اخبار اون کے چل رہے ہیں۔ اون کو چھوڑئے لاہور میں ایک جماعت دہریوں کی ہے انکا بھی اخبار بڑی زور سے اون کے مقاصد کو لیکر چل رہا ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ آج دنیا میں کسی قوم کی ترقی بجز اپنے اخبار کے نہیں ہو سکتی۔

اہلحدیث میں جماعت اہلحدیث کی ترقی کا راز یہانتک ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اسکا نام بھی اسی فرقہ کے نام پر مقرر کیا گیا تاکہ اس کے اندر کے مضامین سے قطع نظر خود اس کا نام بھی جماعت اہلحدیث کے وجود بلکہ زندگی کی ایک علامت اور دلیل ہو سکے یعنی اس کا نام پڑھنے والا بغیر مضامین دیکھنے کے پا جائے کہ اہلحدیث کی جماعت دنیا میں ہے اور زندہ ہے خدا کا شکر ہے کہ ہمارے یہ خیالات محض خیالات تک محدود نہیں رہے بلکہ محض اوس کے فضل سے اونکا ظہور بھی ہوا جسکا بڑا ثبوت اہلحدیث کانفرنس کا وجود بھی ہے۔

ہندوستان میں جماعت اہلحدیث کے خیالات نے حیرت انگیز اشاعت پائی جسکا ذکر تاریخ اہلحدیث میں ناظرین کو ملیگا مگر یہ بھی بالکل سچ ہے کہ آجتک اس جماعت کی اخباری دنیا میں اتنی کمی تھی کہ اس کا اپنا اخبار نہ تھا جس میں یہ اپنے خیالات متعلقہ توحید وسنت اور قومیت شائع کر سکتی بحمد اللہ اخبار اہلحدیث کے وجود سے ان کی یہ کمی پوری ہوگئی چونکہ یہ سب کچھ بالخصوص اہلحدیث قوم کے لئے کیا گیا اسلئے لازمی ہے کہ جماعت اہلحدیث اپنے اخبار اہلحدیث کی شادی غمی میں شریک ہو بلکہ اس کی شادی غمی کو اپنی شادی غمی سمجھے تاکہ مضمون

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

صادق آئے اور اگر اس میں ذرہ بھر کمی رہے تو الغیب عند اللہ پھر نہ اخبار اہلحدیث نہ اس کی ترقی۔ نہ اس کے تر اسے نہ اس کا سوز نہ ساز۔

چونکہ یہ بات بالکل سچ اور بدیہی ہے کہ اخبار اہلحدیث جماعت اہلحدیث کا ہے۔ برائے نام میں اس کا مالک کہلاتا ورنہ دراصل اس کی مالک جماعت اہلحدیث ہے۔ میں نے اپنی ملکیت قوم کو دیدینے کی تجویز بھی ایکدفعہ پیش کر دی تھی جس پر میں اب بھی تیار ہوں اور سکا وقت علم الٰہی میں جب آویگا ہو جائیگا سردست

ایک ضروری بات

کہنے کو ہوں جو اخبار اہلحدیث کی آئندہ زندگی کے لئے بمنزلہ ستون بلکہ بطور روح کے ہے امید ہے ناظرین اوسکو بغور سنینگے۔

گذشتہ ہفتے ایک اشتہار کے ذریعہ اہلحدیث کی ضروریات ظاہر کرکے مبلغ پانچ ہزار کی ضرورت بتلائی گئی ہے جس کی بابت آج ذرہ تفصیل سے عرض ہے۔

آجکل پریس ایکٹ جاری ہے اس پریس ایکٹ کے شکار زیادہ تر مسلمان اخبار ہوئے ہیں کیوں؟ اسلئے کہ ؎ سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی۔

اہلحدیث ایک مذہبی اور بے ضرر اخبار ہے نہ اس میں چنداں پولٹیکل مضامین ہوتے ہیں نہ شورش انگیز خیالات تاہم گذشتہ ہفتے صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے حکم دیا کہ مبلغ پانسو کی زر ضمانت داخل کرو جس کی وجہ یہ پیش آئی کہ اہلحدیث پہلے مطبع رفاہ عام میں چھپتا تھا اسی میں قادیانی مشن کا ایک اخبار پیغام صلح بھی کسی زمانہ میں چھپتا تھا۔ پریس کی ضمانت پانسو کی تھی۔ پیغام صلح میں کوئی مضمون آریوں کے متعلق ایسا نکلا جسکو گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کی زد میں سمجھکر رفاہ عام پریس کی ضمانت ضبط کرکے آئندہ کو ایک ہزار روپیہ کی لے لی۔ اس پر مالک مطبع نے کل اخباروں کو جواب دیدیا جن میں اہلحدیث بھی شامل تھا۔

اہلحدیث نے اپنا انتظام راجپوت پریس میں کیا تو درخواست اجازت پر اہلحدیث سے پانسو کی ضمانت طلب ہوئی۔ جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور سے وکیل نے عرض کیا کہ اہلحدیث چونکہ امرتسر سے شائع ہوتا ہے اس لئے آپ کے احاطہ اقتدار سے باہر ہے لہذا آپ اسکو ضمانت کا حکم نہیں دے سکتے۔ غالباً آپ کو خیال ہوا کہ اہلحدیث لاہور سے شائع ہوتا ہے لاہور سے نہیں بلکہ امرتسر سے ہوتا ہے لاہور میں چھپتا ہے صاحب موصوف نے اس وجہ کو معقول سمجھکر ضمانت کو منسوخ فرمایا خیر سے رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ لیکن اس بات کا کیا یقین ہے کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا۔ اہلحدیث کے بہی خواہ ہمیں زور دیتے ہیں کہ اپنے پریس میں کیوں نہیں چھپاتے کیوں آئے دن دوسرے پریسوں کی محتاجی کی جاتی ہے ایسے احباب کو واضح ہے کہ مطبع اہلحدیث دستی پریس ہوگا اور دستی کی نسبت مشین میں کام بہت اچھا اور سستا ہوتا ہے مشین پریس کے لئے کئی ہزار روپیہ چاہئے اسی لئے سابقہ اشتہار میں مبلغ پانچ ہزار کا تخمینہ پیش کرکے بہی خواہان اہلحدیث کو توجہ دلائی گئی ہے۔

پریس میں غیروں کی نسبت دگنی تکلیف کا خطرہ ہے ادھر میں بھی ضمانت کا کھٹکا ہے جس کے لئے نقد کی ضرورت ہے۔ غرض اپنے ہاں چھپے یا غیر کے ہاں۔ بہرحال روپیہ کی ضرورت ہے جس کی طرف سابقہ اشتہار میں توجہ دلائی گئی ہے کہ اہلحدیث کو مضبوط رکھنے کے لئے مبلغ پانچ ہزار کی ضرورت ہے۔ اب تو اخبار کے لئے لازمی ہوگیا ہے کہ ایک خاص رقم اسی کی ضروریات کے لئے الگ رکھی رہے خواہ وہ ضرورت پریس کے متعلق ہو یا خدانخواستہ ضمانت کی صورت میں پیش آئے۔

قومی چندے کا روپیہ کسی کی ملک نہ ہوگا بلکہ وہ ان ضروریات کے لئے محفوظ رہیگا اور ضروریات سے بچیگا تو اہلحدیث کانفرنس کے اغراض و مقاصد میں لگایا جائیگا۔

اس ضرورت کو پیش کرکے ہم منتظر ہیں کہ قوم کی طرف سے کیا جواب ملتا ہے ہاں توقع ہے کہ ناظرین اہلحدیث جس حال میں دوسرے مصارف۔ بلقان اور کانپور وغیرہ میں حسب حیثیت چندہ دیتے رہے ہیں تو اس اپنے کام سے جس پر تمام قومی کاموں کا مدار ہے کیونکر غافل رہ سکتے ہیں۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر۔

نوٹ:۔ اس فنڈ کا نام **اہلحدیث فنڈ** ہوگا۔ سب سے پہلے سبقت کرنیوالے میاں محمد بخش صاحب سوداگر صابون امرتسر ہیں جو بحکم السابقون السابقون بڑے اجر کے مستحق ہیں آپ نے اس فنڈ میں مبلغ عہ دیکر بنیادی پتھر لگایا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

اجتہاد و تقلید:۔ دونو مضامین پر دلچسپ بحث قیمت ۳؍

علم الفقہ:۔ اس رسالہ میں علم فقہ کی تحقیق کی گئی ہے قیمت ۲؍ منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کانفرنس کے واعظ امرتسر میں

کانفرنس ہذا اپنے کام کو وسیع کرتی جاتی ہے بفضلہ تعالی امید ہے کسی دن اس کی تکمیل ہوجائیگی۔ یہ بات کئی ایک دفعہ تقریراً و تحریراً واضح کردیگئی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا اصل مقصود محض اصلاح مذہبی۔ مجلسی اور اخلاقی ہے۔ اسی ضمن میں غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرنا اور مسلمانوں کے اعتقادات۔ اعمال اور اخلاق کی اصلاح کرنا اس کا حقیقی مقصود ہے۔

اس مقصود کے لئے کانفرنس نے واعظ مقرر کئے ہیں اور میلہ۔ منڈی۔ عرس وغیرہ پر پہونچنے کا ارادہ کرکے کام شروع کردیا ہے۔ امرتسر میں دیوالی کیساتھ مویشیوں کی منڈی بہت بڑی کئی دنوں تک رہتی ہے۔ یہ موقع بھی تبلیغ کے لئے بہت اچھا ہوتا ہے دیہاتی۔ شہری دور دراز کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

پنجابی واعظوں کو بلاکر ۲۶ اکتوبر سے جلسہ وعظ کیا گیا۔ بحمد اللہ بہت اچھی کامیابی ہوئی۔ سائبان۔ قنات میز۔ کرسی۔ دری اور بنچ وغیرہ سامان سب مہیا تھا۔ سامنے سرخ کپڑے پر لکھا ہوا تھا جلسہ وعظ اہلحدیث کانفرنس۔

اصل بات یہ ہے کہ ایسے امن و امان کے زمانے میں خدا کے بندوں کو خدا کے حکم نہ پہونچانے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا ایک قسم کی ناشکری ہے۔ خدا اس ناشکری سے بچائے۔

اور بھی جہاں کہیں ایسی ضرورت ہوا کرے ہمارے دوست دو ہفتہ پہلے اطلاع دیا کریں تو انشاء اللہ وہاں بھی واعظوں کو بھیجنے کا انتظام ہوسکیگا۔

مناظرہ نگینہ یعنی وہ مشہور و معروف مناظرہ جس میں آریوں نے اسلام کے مقابلہ میں سخت شکست کھائی تھی۔ ضخیم اور قابل دید کتاب ہے قیمت ۴؍ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کانفرنس

آنہ فنڈ

گزشتہ عید کے موقعہ پر تحریک کی گئی تھی۔ تو احباب کی توجہ سے آنہ فنڈ میں کئی ایک جگہ سے رقوم آئیں۔ مگر چونکہ کانپوری چندہ کی بھرمار تھی۔ اس لئے کم آئیں۔ تاہم الحمد للہ۔ یہ تحریک خالی نہ گئی۔ اب آئندہ عید البقر کے لئے پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ بہی خواہان کانفرنس ابھی سے تیار ہو جاویں۔ کہ عید کے موقع پر ہر ایک اہلحدیث فرد سے آنہ فنڈ کا چندہ ایک ایک آنہ وصول کریں۔ یہ چندہ کچھ ایسا نہیں کہ کسی اور کام میں خلل لاوے۔ یا گران گذرے۔ صرف اتنی ہمت کی دیر ہے کہ دو آدمی تھوڑا سا وقت دیں۔ اٹھکر سب احباب سے وصول کریں بس مطلع صاف ہے۔ خدا وہ دن جلدی لاوے کہ اہلحدیث کے کل افراد اہلحدیث کانفرنس کو خاص اپنی سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

قادیانی مشن

حافظہ نباشد

چند روز کی بات ہے کہ قادیانی اخبار بدر نے لکھا تھا کہ تمام مسلمانوں کو خواجہ کمال الدین کی مدد کرنی چاہئے۔ جو ولایت میں خالص اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے اصلی الفاظ (بدر) مورخہ ۴ ستمبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

خواجہ صاحب کا کام بہت اہم ہے۔ اور وہ ایک فوج چاہتا ہے۔ جو ان کی مدد کرے۔ وہ توحید کا ڈنکا یورپ میں بجانا چاہتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو بھی چاہئے کہ تعصب کو چھوڑ کر خواجہ کمال الدین کی امداد کریں خواجہ صاحب وہاں متنازعہ فیہ مسائل پر بحث نہیں کر رہے بلکہ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ تثلیث کو توڑ رہے ہیں

اس بیان میں بعض احباب کو شبہ ہوا ہوگا کہ بدر کا ایسا لکھنا دھوکہ دہی ہے۔ مگر ہم نے اپنے اصول کی پابندی میں صاف لکھا تھا۔ کہ خواجہ کمال الدین اگر تمام یورپ کو مرزائی بنا دے۔ تو ہم پھر بھی امداد دینے کو تیار ہیں۔ کیونکہ عیسائی سے مرزائی بنانا بھی ایک معنے سے اسلام کے اندر لانا ہے۔ اسلئے کہ ایک مرزائی کے ساتھ جب گفتگو ہوگی۔ تو قرآن و حدیث کی رو سے ہوگی بخلاف عیسائی کے۔ کہ وہ ان دونوں سے منکر ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ مرزائی کو سیدھا کرنا بہ نسبت عیسائی کے آسان ہے۔ آج اگر تمام یورپ یا کم از کم لندن خواجہ صاحب کی محنت سے مرزائی (قادیانی) ہو جاوے تو انگریزوں کی ذہانت اور حق پسندی پر بنا کر کے ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ ان کے کانوں میں صرف اتنا پہنچا دینا کافی ہوگا۔ کہ جناب مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل کو اشتہار دیا تھا کہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری سے پہلے مروں تو میں اپنے دعوی میں جھوٹا ہوں آخر کیا ہوا۔

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

ہر چند ایسے دوستوں کی بدگمانی کو ہم نے پسند نہیں کیا تھا۔ مگر آخر کار ان کی راستی ثابت ہوئی۔ یعنی بدر نے کھلا کھلا لکھ دیا کہ خواجہ صاحب ولایت میں مرزائیت پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ بدر کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

درحقیقت وہ انگریز جو خواجہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہونگے۔ وہ احمدی مسلمان ہونگے۔ انکو سمجھانا ذرا مشکل ہوگا کہ خلفاء اور مجددین کا سلسلہ اسلام کو تر و تازہ رکھنے اور اس کی سچائی کا ہر زمانہ میں ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے۔ اور امام زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود

(بدر ۱۶- اکتوبر)

اہلحدیث: یہ وجہ تو بڑی معقول اور نہایت ہی صاف اور روشن دلیل ہے۔ کیونکہ اسلام کو اظہار حقیت کی ضرورت ہے۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بنے۔ مگر مسلمانان ہندوستان بھی ایسے ضدی ہیں۔ کہ ایسی روشن دلیل کو بھی نہیں مانتے۔ اور اس کے جواب میں حضرت شیخ سعدی مرحوم کا قول پیش کرتے ہیں۔

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آزر

اس بنا پر بار بار ان کی طرف یہی سوال ہوتا ہے۔

بنما بصاحب نظرے جوہر خود را۔
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

ہمارے خیال میں مسلمانوں کے مطالبہ [illegible] کو آج تک قادیانی مشن نے پورا نہیں کیا۔ مسلمان ہمیشہ یہی پوچھتے ہیں۔ کہ آپ نے جو مسیح موعود ہونے کے ثبوت میں اپنی الہامی پیشگوئیاں پیش کی ہیں۔ پہلے ہم ان کی تصدیق کرا دیجئے۔ مگر قادیانی مشن ہمیشہ طرح دیتا ہے۔

اور تو اور قادیانی مشن کے بڑے منہ زور ممبر مفتی قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی بھی اسی [illegible] چلتے ہیں کیا مجال کہ باوجود بڑے منہ زور ہونے کے اس مضمون کی طرف رخ بھی کریں۔ گزشتہ ایام میں انہوں نے لکھا تھا کہ ہم سے بحث کرو کس بات پر؟ اس پر کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی موت و حیات کی بحث مرزا صاحب کے دعوی پر مقدم ہے۔ اگر فیصلہ ہو جائے کہ مقدم نہیں۔ تو پھر ہم مرزا صاحب کی الہامی پیشگوئیوں پر بحث کرینگے [illegible]۔ جس کے جواب میں لکھا کہ فیصلہ کیلئے [illegible] سے خلیفہ صاحب سے اجازت لو اور ذرا انعام بتلاؤ کیا دو گے۔ انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق مبلغ [illegible] انعام تجویز کیا جو ہم نے منظور کیا۔ مگر منصف کی بابت [illegible] چونکہ اس کی حاجت نہیں۔ ہم خود قسم کھا جاوینگے [illegible] انعام دیدیں گے حالانکہ ہم نے لکھا تھا کہ

معذرت :- بعض کاتب اپنے ذاتی کام میں مشغول ہونے کے [illegible]

قسم کھانا کوئی بڑی بات تو نہیں۔ مگر ہمارے قسم کھانے پر تم لوگ ہمکو اور بدنام کرو گے۔ اس لئے منصف کا تقرر ضروری ہے۔

آخری فیصلہ | چونکہ صرف تقرر منصف پر بات آگئی ہے۔ یہہ بھی اس لئے کہ فریق ثانی کو کسی منصف پر بھروسہ نہیں۔ اس لئے ہم بھی اپنی معمولی دریادلی سے کام لیتے ہوئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمکو اس امر میں جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان کی منصفی منظور ہے مسئلہ زیر بحث یہہ ہوگا کہ جناب مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت موعودہ کی جانچ کے لئے وفات مسیح علیہ السلام کی حاجت نہیں۔ اس دعوی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا اور قادیانی مشن کے وکیل منشی قاسم علی میری پیش کردہ دلائل کا جواب دینا ہوگا۔ حسب شرط مسلمہ میری تین تقریریں ہونگی اور فریق ثانی کی دو ہونگی یہ مباحثہ مثل سابق تحریری اور بمقام لودھانہ ہوگا۔ جہاں پہلے ہوا تھا۔ پانچوں تحریریں جناب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجکر تحریری فیصلہ محض اُن تحریروں کی رُو سے لیا جاویگا۔ نہ اُن کے اپنے ذاتی خیال یا اعتقاد سے۔ انعامی مبلغ (دو صد) روپیہ کے معزز رئیس جناب ابو عبدالرحیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کے پاس باین تحریر امانت رہینگے کہ منصف جس کے حق میں فیصلہ دے۔ اسکو دیدیں

قادیانی مشن کے ممبرو! اب بھی ہم نے کچھ کسر اٹھا رکھی ہے۔

امرتسر میں کراماتی کنواں

گذشتہ ایام میں شیعہ اخباروں نے حضرت علی رضہ کا ایک معجزہ مشہور کیا تھا۔ کہ کابل میں ایک مزار ہے۔ جو حضرت ممدوح کا مشہور ہے۔ گو اسکی تصدیق خود شیعہ اخباروں کو نہیں۔ تاہم وہاں کی مٹی سے بیمار اچھے ہونے کی خبر لکھکر بڑے طمطراق سے معجزہ کا اظہار کیا جاتا تھا۔ خدا جانتے اس کے مقابلہ میں امرتسر میں ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ کچہری عدالت کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جس کا نام ہے گنتالہ۔ اُس کی زمین میں ایک کنواں برآمد ہوا ہے۔ جسکی بابت پہلے مشہور ہوا تھا کہ اس کی اینٹوں پر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ جو بیمار اسکا پانی پیتا ہے۔ وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ شدہ شدہ یہہ خبر تمام شہر اور اطراف شہر میں پہونچی۔ تو خدا احمقوں کا بھلا کرے۔ جن سے دیا آدمی سے لگے بھاگنے۔ اور برتنوں پر برتن پانی کے لانے۔ پیش پیش کیا تھا۔ کنوئے پر روزانہ اچھا خاصا میلا مقرر ہوگیا۔ چونکہ یہہ ایک خدائی نعمت تھی۔ اس لئے خدا کے سب بندوں کا حق تھا۔ لہذا ہندو مسلمان سب جاتے اور پانی کے برتن بھربھر کر لاتے اور یہہ عام طور پر مشہور ہوا کہ کراماتی کنواں ہے۔ اسکی اینٹوں پر کلمہ شریف ہے۔ بس اس کی کرامت میں کیا شک ہے۔ خیر یہہ تو عوام کی شہرت کی کیفیت ہے۔ ہمارے معتمد نے جو اسکی کیفیت چشم دید ہمکو بتلائی۔ وہ یہہ ہے۔

اس کنوئیں کی دیوار میں نو قسم کی پختہ اینٹیں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر نو قسم کے تجارتی (معرکے) نشان ہیں۔

قسم اول یہہ ہے۔ (لا لا لا) قسم دوم یہی (۴ ۴ ۴ ۴) قسم سوم یہہ ہے (د د د) قسم چہارم (ے ے ے) قسم پنجم (للہ) قسم ششم (ماللہ) قسم ہفتم (للہ) قسم ہشتم (محمد) قسم (ست)

یہ ہے کائنات کراماتی کنوئیں کی جسپر ہندو مسلمان سب فریفتہ ہو رہے ہیں۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کا ہو رہے ہیں ہم

گرامی منزلت جناب مولانا صاحب دام اقبالکم السلام علیکم۔ التماس ہے کہ مندرجہ ذیل مضمون بالضرور اخبار گوہر بار اہلحدیث میں شایع کرکے مشکور فرماویں۔

ہمارے زمانہ کے اکثر لوگ اپنے نام کو اپنے بزرگوں اور مرشدوں کے نام سے نسبت کرنیمیں بہت عزت اور فخر جانتے ہیں۔ اور بڑے لمبے لمبے الفاظ فخریہ اپنے نام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ اور تحریر و تقریر میں بڑے شوق سے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ کوئی اپنے آپ کو قادری کہتا ہے۔ اور کوئی چشتی اور کوئی سہروردی۔ کوئی حسنی اور کوئی حسینی۔ کوئی فاروقی۔ کوئی علوی کوئی عباسی۔ اور کوئی مجددی۔ کوئی حنفی اور کوئی شافعی کوئی مالکی اور کوئی صوفی۔ کوئی حاجی وغیرہ اور کوئی ان تمام الفاظ کو اپنے نام کیساتھ پیوند کرتا ہے اور یوں لکھتا ہے۔ خاکسار صوفی چشتی۔ قادری۔ حسنی۔ مجددی حنفی حافظ حاجی فلاں ابن فلاں الغرض اپنے اپنے بزرگوں پیشواؤں اور مرشدوں کے نام اپنے نام کے ساتھ پیوند کرنے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور جو سب بزرگوں کے بزرگ اور پیروں کے پیر۔ مرشدوں کے مرشد۔ اور پیشواؤں کے پیشوا جناب حضور پرنور رسالت پناہ حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ حبیب ایزدی رسول خدا (فداہ ابی وامی) صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سوائے گروہ اہلحدیث کوئی شخص آنحضور پرنور کے نام نامی سے منسوب نہیں ہوتا۔ اور محمدی نہیں کہلاتا۔ بلکہ کہلانا تو درکنار کہنے والے کو بُرا کہا جاتا ہے۔ اس بات کی دلیل بس یہی کافی ہے۔ کہ جب ادنی ادنی اور چھوٹے بزرگوں کے ناموں سے اپنی نسبت کرنیکو عزت اور فخر سمجھتے ہیں۔ تو پھر کبھی بھولے سے بھی اپنی آپکو آنحضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منسوب کیوں نہیں کرتے۔ اور محمدی کیوں نہیں کہلاتے۔ بس یہی معنے ہیں (یترشح صافی الاناء یعنی برتن میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہی ٹپکتا ہے۔ اور جو شخص محمدی کہلائے۔ اسکو لامذہب وغیرہ القاب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ درست بات یہی ہے کہ اپنا نام قوم کو اعلیٰ سے اعلیٰ اور بڑے بڑے نام سے منسوب کیا جاوے تو اچھا ہے۔ یہاں ایسے شخص کو برا کہا جاتا ہے۔ کیسی دل جلے نے کیا اچھا کہا ہے (۲)

(۲) ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام۔ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا (الراقم) عبدالغنی مدرس اول مدرسہ اسلامیہ تھانیسر ضلع [illegible]

اہلحدیث کا آئندہ پروگرام

حضرت مولانا مکرم معظم مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: اخبار گوہر آثار اہلحدیث کی دسویں جلد ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اخبار موصوف کے لئے چند مفید اور نہایت کارآمد تجاویز حاضر خدمت ہیں۔ قبول و رحمت کیجائیں امید کہ جناب عالی آئندہ جلد کے شروع ہونے سے پہلے ہی ان تجاویز کے متعلق اپنی رائے اسی جلد کے کسی نمبر میں مطلع فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں گے

تجاویز حسب ذیل ہیں:-

(۱) اخبار اہلحدیث کا اپنا سٹیم پریس ہو

(۲) اخبار اہلحدیث ہفتہ میں دو بار شائع ہوا کرے

(۳) اخبار اہلحدیث کی ایک جلد کے جملہ نمبروں کے صفحات مسلسل ہوا کریں تاکہ جلد کے ختم ہونے پر تمام نمبروں کی ایک اعلیٰ درجہ کی مفید کتاب تیار ہو سکے

(۴) اخبار اہلحدیث کی ایک جلد کے ختم ہونے پر جملہ مضامین کی ایک فہرست شائع ہو

(۵) اخبار اہلحدیث کے ہر نمبر کے ساتھ آخری خریدار کا نمبر بھی شائع ہو

(۶) اخبار کے جملہ مضامین ایک ہی جلد میں شروع اور اسی ہی جلد میں ختم ہوں تاکہ خریداروں کو دقت نہ ہو۔

(۷) اخبار کے صفحات ۱۳-۱۴ پر انتخاب الاخبار کی بجائے شیعوں کی صحاح اربعہ میں سے کسی کی تنقید ہوا کرے۔ جس طرح اصلاح میں صحیح بخاری کی تنقید یا تنقید بخاری اور عقل و تہذیب اہلحدیث وغیرہ جیسی لغو کتابوں کا رد شائع ہو

(۸) اخبار کے ہر نمبر میں قادیانی مشن اور دیانندی مشن کی طرح سبائیہ مشن یا شیطانیہ مشن بھی شائع ہوا کرے کیونکہ اس فرقہ کا کوئی رسالہ ہرگز شائع نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں اہلحدیث پر تبرا بازی یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سخت سے سخت بیجا فقرات موجود نہ ہوں

(۹) انتخاب الاخبار۔ متفرقات ایک ہی صفحہ میں شائع ہوا کریں۔

(۱۰) کتابوں کے نوٹس اور ان کے مصنفوں کے نام مع پتہ و قیمت صرف اخبار کے حاشیہ پر ہوا کریں۔ اس طرح انتخاب الاخبار کے لئے زیادہ جگہ مل سکے گی۔

المکلف

احمد اللہ خان۔ حشمت علیخان۔ حافظ رفیع احمد۔ خاکسار عبد الکریم۔ خریداران اخبار اہلحدیث شہر میرٹھ

اہلحدیث:- آپکی ہمدردی قابل شکریہ ہے۔ جواب حسب ذیل ہے

(۱) یہ تو قوم کے اختیار میں ہے۔ جس کی بابت گذشتہ ہفتہ بذریعہ اشتہار اطلاع کی گئی ہے۔ آپکی تجویز نے اوس میں اور اضافہ کیا کہ اوس کے لئے بھی قوم کی ضرورت ہے۔ بس علاوہ اس رقم کے جو اشتہار میں مبلغ ڈھائی ہزار کا مطالبہ اخبار کی زندگی کے لئے کیا گیا ہے۔ سٹیم پریس کے لئے بسر دست ہر خریدار دو نئے خریدار مستقل پیدا کریں۔ تو یہ کام بھی آسان ہے۔

واقعی موجودہ وقت میں اخبار کے لئے اپنا مطبع اور مطبع کے لئے ضخامت کا ذخیرہ ضروری ہے۔

(۲) دوم مشکل ہے۔ کیونکہ اگر دو بار کی ضخامت یہی رہے۔ تو لامحالہ قیمت ڈبل ہوگی۔ جو موجودہ خریداروں سے مشکل ہے۔ اور اگر ضخامت کم کی گئی۔ تو بات وہی رہی۔ تاہم ناظرین کی رائے کا انتظار ہے

(۳) کیا جاویگا۔ انشاء اللہ۔ جلد کے صفحات اخباری صفحات سے الگ ہونگے۔

(۴) نمبر ۲ دفتر کے اختیار میں ہے۔ اس لئے منظور آئندہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ

(۵) بہت اچھا کیا جاویگا۔ مگر ان سب کو خریدار دیکھا کریں۔ بلکہ بہت سے حذف بھی ہوتے ہیں

(۶) ہو سکتا ہے۔ مگر آپکو شاید معلوم نہیں کہ اخبار کے لئے خریدار ہر ہفتے بلکہ ہر روز ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں سے کوئی شریک ہوا۔ وہاں سے اوسکی ابتدا ہے۔

(۷) خبروں کے لئے ڈاکخانہ کے قواعد مجبور کرتے ہیں۔ غالباً آپکو اس کا علم نہ ہوگا کہ ڈاکخانہ اسی اخبار یا رسالہ کو محصول کی رعایت دیتا ہے جس میں خبریں ہوں۔

(۸) آئندہ کو اس کا خیال رہیگا۔ مگر عنوان آپ کا تجویز کردہ نہ ہوگا بلکہ شیعہ مشن ہوگا۔

(۹-۱۰) جو کچھ ہو رہا ہے۔ قانون اور عام دار کے مطالبہ سے مجبور ہیں کہ جو دفتر کے متعلق ہے وہ تو دفتر کسی نہ کسی طرح کر دیگا۔ اور جو قوم کے متعلق ہے۔ اوس کی توقع قوم سے رکھنی چاہئے

اطلاع:- حسب معمول ایک ہفتہ سالانہ تعطیل رکھکر گیارہویں جلد کا پہلا پرچہ ۳۱- اکتوبر کو ہوگا۔ آئندہ پرچہ ویلیو ہوگا جن صاحبوں کی قیمت ذمہ ہے واقف رہیں

اہلحدیث کانفرنس کے کارنامے

یہ تو ناظرین کو معلوم ہے کہ اہل تقلید کے جسقدر مناظرے و مباحثے اور مقدمات اہلحدیث کے ساتھ ہوتے رہے۔ ان میں وہ ہمیشہ ناکام اور مغلوب رہے اور اہلحدیث کی نصرت منجانب اللہ ہے ہمیشہ منصور و مظفر ہوتے رہے۔ ایکسال سے زیادہ کا واقعہ ہے کہ سوانے مادھوپور کے حنفیوں نے بھی اہلحدیث مادھوپور کو ستانا شروع کیا اور محلہ کی مسجد سے روکا۔ چنانچہ اسپر مقدمہ چلا اہلحدیث کی ڈگری ہوئی اور حنفی ہارے۔ پھر بھی نہ مانے دوسرے محلہ کا دعویٰ کیا۔ اور

عدالت نا وسولور سے اہلحدیث پر سو روپیہ
جرمانہ کرا دیا۔ چونکہ فضل ایزدی شامل حال
تھا۔ بذریعہ اپیل جج پور میں جرمانہ معاف ہوگیا
اور اہلحدیث بے قصور ٹھہرے۔ اسپر بھی ذلیلنے
اور دعوے فوجداری میں کر دیا۔ کہ آمین بالجہر کہکر
ہماری نماز کو خراب کرتے ہیں۔ اور باعث فساد ہوتے
ہیں۔ ناظم صاحب نا وسولور نے اس دعوے کو اچھے
یہاں لے لیا۔ اور اس کی تحقیق پر کمربستہ ہوئے
اور فریقین کو ہدایت کی۔ کہ اپنے اپنے علماء کو اس
مقدمہ میں عدالت کے وقت پیش کریں۔ تاکہ ان
سے اس مسئلہ کی تحقیق کر کے ہر فریق کے عالم کی
تقریر کو قلمبند کر لیا جائے۔ پھر جن لوگوں کے دلائل
اپنے اصول پر قوی اور لاجواب دیکھے جائیں۔ ان کو
ڈگری دی جائے۔ بلکہ دوسروں کو چاہئے۔ تو پھر کے
انہی لوگوں کے مذہب کو اختیار کریں۔ جن کے دلائل
قوی ہیں۔ اور انکا جواب نہیں ہے۔ اور اس
تقریر میں یہ بھی قاعدہ مقرر ہوا۔ کہ خارج معقول
سے بحث ہوگی تا دلیل کو اعتبار نہ ہوگا۔ اور جب
تک دلائل ختم نہ ہوں۔ علمائے فریقین موجود رہیں
گے۔ اور سعی کر کے اسکو فیصل کرینگے۔ کیونکہ قدیمی
معاملہ ہے۔ علماء کی تقریروں پر بعد تحقیق کے
فیصلہ بہت مفید ہے۔ صرف مقدمہ کے طور پر
پہلی نظائر کے رو سے مقدمہ طے کرنے سے آئندہ
کو نقص اور نزاع باقی رہے گا۔ اسپر علمائے فریقین
سے بھی استفسار کیا گیا ہے۔ دونوں نے تسلیم کیا
اہلحدیث نے اس میں یہ مصلحت سمجھی کہ مسئلہ ظاہر
ہو جاویگا۔ اور دوسروں پر بھی جو غیر مسلم ہیں۔
حنفیوں کی ہٹ دھرمی ظاہر ہو جاویگی۔ اس پر
اہلحدیث علماء سے دریافت ہوا۔ کہ آپ صاحبان
اپنے دعوے میں کون کونسی کتابیں پیش کریں گے
انہوں نے بیان کر دیا۔ کہ قرآن مجید اور صحاح ستہ
کی تمام کتابیں۔ سب نام بنام اور ان کے علاوہ مشکل
موطا امام محمد۔ موطا امام مالک۔ و نصب الرایہ و شرح
ملا اخبار و مشکوۃ شریف سب کے نام لکھوا دئے
پھر حنفیوں سے دریافت کیا۔ کہ آپ بھی ان کتابوں

کو مانتے ہیں۔ کسی قدر تامل کے ساتھ انہوں نے
بھی تسلیم کر لیا۔ پھر اسی پر دستخط ہر عالم کے کرا لئے
اور تقریر شروع ہو گئی۔ علمائے اہلحدیث
کی طرف سے جناب مولوی عبد الحکیم صاحب
نصیر آبادی اور مولوی عبد الرحمن صاحب
سفیر اہلحدیث کانفرنس تھے۔ اور علمائے حنفیہ
میں سے مولوی احمد حسین رامپوری۔ اور مولوی
عبد الکریم بگڑی فرولوی اور مولوی عبد الاحد
دہلوی فرزند مولوی مسعود صاحب مرحوم امام
مسجد فتح پوری

اول تقریر حنفیوں کی ہوئی۔ مختصراً اوس کا
خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے ادعوا ربکم
تضرعا وخفیہ سے آمین بالجہر کی تردید
کرنی شروع کی۔ اور اسکو باعث فساد قرار دیا
حالانکہ یہ اصول و شروط کے خلاف کیا گیا۔ کتاب
سے کام لیا۔ جو پہلے طے ہو چکا تھا۔ کہ نہ ہوگا۔ پہلے
ان لوگوں کی طرف سے بد خلافت ہوا۔ پھر آگے
چلکر اسپر زور دیا کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں
اسپر ناظم حاکم عدالت نا وسولور نے اونکو روکا
اور بار بار کہا کہ دلیل بتاؤ۔ کچھ نہ بتا سکے۔ یہ
بھی ثابت کیا۔ کہ غلط بحث کیا گیا۔ جو مسئلہ زیر
بحث تھا۔ اوس سے گریز ہوا۔ پھر یہ کہا۔ کہ ان
لوگوں کے عقاید خراب ہیں۔ اللہ تعالے کی نسبت ان
کا عقیدہ ہے کہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ بھی صاف
بہتان اور کذب اور طے شدہ بحث کے خلاف تھا
حالانکہ ناظم حاکم نا وسولور نے دریافت کیا کہ انکی
کوئی کتاب پیش کرنی چاہئے۔ کیا دلیل ہے کس
طرح پیش کرتے۔ اس میں تو کبھی کسی اہلحدیث
نے نہ قلم اٹھایا۔ نہ زبان کھولی۔ نہ انکا یہ عقیدہ
ہے۔ الغرض دو گھنٹے سے زیادہ ایسی ہی لغویات
میں گذرے۔ اون کے بعد اہلحدیث کا نمبر آیا۔ تو
حنفیوں میں گڑبڑ شروع ہوئی۔ اہلحدیث نے
حاکم کو مخاطب کر کے یہ کہا۔ کہ ہمارا طرز عمل یاد رہے
اور حضور اس کی نگرانی کرنی ہوگی۔ ان طبیعتوں کا
حال معلوم ہے۔ ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔ اسپر حاکم

نے اون لوگوں کو روک دیا۔ کہ آپ لوگوں کو بھی چپ
رہنا چاہئے۔ چنانچہ مولوی احمد حسین تو اپنی جگہ سے
بہت پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ جا بیٹھے
اہلحدیث نے یہ ثابت کیا۔ کہ جن آیات کو آمین
بالجہر کی منع میں پیش کیا گیا ہے۔ اون کو اس سے
کچھ تعلق نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ مسئلہ آمین بالجہر
حدیث کا ہے۔ قرآن میں لفظ آمین کا نہیں ہے۔
اور جسقدر دعائیں احادیث کی نماز میں پڑھی جاتی
ہیں۔ وہ سب کے نزدیک مسلم ہیں۔ ان میں سے
ایک آمین بھی ہے۔ پھر یہ لوگ کس طرح اس کا
ممنوع ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ اور احادیث متفرق
کتابوں سے لکھوائی اور بتا کر شروع کیں۔ صحیح
بخاری و ابن ماجہ وغیرہ کو پیش کیا گیا۔ اور یہ بھی لکھوا
دیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے
کہ یہود ہی لوگ آمین بالجہر کہنے سے تم لوگوں پر بہت
حسد کرتے ہیں۔ بس خوب آمین کہا کرو۔ حدیث
کے الفاظ اور معانی لکھوا دئے۔ اور اسپر یہ فایدہ
بھی کہ مسلمان کا کام نہیں ہے۔ کہ آمین بالجہر سے
چڑھے۔ اور فساد کرے۔ پھر اپنے اصول نحوی
بدلائل ثابت کر گئے۔ اور امکانی و استلزام کے
اصول مدلل بیان کئے۔ جسپر بابو ناظم صاحب حاکم
عدالت کو یہ دریافت کرنا پڑا۔ کہ ان کے کچھ بھی
اصول ہیں۔ اس کے جواب میں اہلحدیث نے کہا
کہ یہ ان سے دریافت کیجئے۔ القصہ تمام اقاویل
باطلہ کی تردید اور جواب مدلل ناظم صاحب کو
قلمبند کرا دیا۔ اس میں عشاء کا وقت ہو گیا
تو ناظم نے بھی کچھ عذر کیا۔ اور کارروائی بند کر دی
حنفیوں نے رمضان شریف کا عذر کر کے مقدمہ
کا التوا چاہا۔ کیونکہ یہ سب گفتگو اور کارروائی
بروز یکشنبہ ۲۹ شعبان کو ہوئی۔ مگر علمائے اہلحدیث
کی جانب سے التوا کے لئے کوئی عذر پیش نہ ہوا
جب وہ لوگ ہرگز نہ مانے۔ تو انکا عذر لکھکر سنا
دیا۔ کہ شوال میں اسپر نظر ثانی ہوگی۔ تو مقدمہ
کی کارروائی شروع ہوگی۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر
۱۳ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۳۱ھ مقرر ہوئی

اہلحدیث کے علماء بفضلہ تعالیٰ دو روز پہلے پہونچے۔
وہاں تاریخ تک صداقت و نجاست کا مضمون رہا
آخر علمائے اہلحدیث نے اپنے فریق سے یہ کہا کہ
ہم لوگ اپنا اور کام چھوڑ کر آ دیں۔ اور یہ لوگ
باوجود اطلاع وقت مقررہ کے غیر حاضر۔ اہلحدیث
کا یہی قاعدہ ہے۔ آئندہ کو جب تک پورا بندوبست
نہ ہوگا۔ ہم نہ آویں گے۔ وہ یہ کہ ہر فریق سے مچلکے
لئے جاویں۔ کہ جو فریق اپنے علماء کو تاریخ مقررہ
پر پیش نہ کرے۔ اس کا مچلکہ ضبط کیا جاوے گا
اس بنا پر اہلحدیث سوائی مادھوپور نے اس مضمون
کی ایک عرضی عدالت میں گذرانی۔

مفصل تقریریں علمائے فریقین کی حاصل کرنے
سے مل سکتی ہیں۔ یا طبع ہونے پر ناظرین فائدہ
اٹھا سکتے ہیں۔ اس مقدمہ کا انجام اب تک جو ہوا
معلوم ہوگیا۔ اور آئندہ بھی جو کچھ ہوگا۔ انشاء
اللہ تعالیٰ روشن ہو جاویگا۔ کیونکہ حکام بالا نے
مقدمہ متذکرہ و منفصلہ کی مسل ناظم صاحب ناظم
پور سے طلب کی ہیں۔ اس لئے ناظم صاحب نے
فریقین کو اطلاع دی ہے۔ مسل آنے پر دوسرا
حکم سنایا جاویگا۔ جس کا وقت قریب ہے
اور علماء کو تاحکم ثانی نہ بلایا جاوے۔

سوائی مادھوپور کے مقدمہ کی نئی طرز اور نرالا
ڈھنگ چونکہ ہمارے اہلحدیث میں بہت مقامات
میں مشہور ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ منتظر ہیں۔ کہ
کیا کیفیت اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم
نے ضروری مضمون مختصر لکھکر شائع کر دیا ہے

(سید عبدالسلام اسسٹنٹ سکرٹری اہلحدیث
کانفرنس دہلی)

فتح البرہان۔ تناسخ کی تردید
مصنفہ غازی دھرم پال ۴/
ترک دنیا۔ مصنفہ غازی دھرم پال
۲/ منیجر
شادی بیوگان ارسوامی دیانند
کا علم و عقل ار منیجر

بائیبل میں کفارہ

انجیلی مسیح بیگناہ تھا یا نہیں

ہمارے عیسائی بھائیوں کا مذہب و عقیدہ ہے
کہ گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فطری دوسری شرعی
فطری گناہ کی تعریف یہ بتلاتے ہیں۔ کہ انسان
جو کہ ابن آدم ہے۔ جو گناہ کی جڑ تھا۔ اس
لئے ہر بنی آدم (خواہ کوئی ہو) فطری گناہگار
ہے۔

شرعی گناہگار کی تعریف یہ فرماتے ہیں کہ شریعت
کے احکامات کے خلاف ورزی کرنا شرعی گناہ
ہے۔ اب ان ہر دو تعریفات خود ساختہ سے خود
ہی نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ مسیح چونکہ صرف عورت
سے پیدا ہوا۔ اس لئے وہ ابن آدم نہیں بلکہ
ابن خدا ہے۔ نیز اس لئے کوئی کام خلاف شریعت
نہیں کیا۔ پس وہ قطعی بے گناہ و معصوم
ہے۔ لہذا وہ تمامی گناہگاروں کا کفارہ ہو سکتا
ہے۔ وغیرہ

برادران دینی و علاقی! ہم اپنے گزشتہ مضمون
در انجیلی مسیح ابن خدا تھا یا نہیں؟ میں بفضلہ
تعالیٰ عیسوی کتب سے کماحقہ ثابت کر چکے
ہیں۔ کہ یسوع مسیح کسی خاص طریقے سے نہیں
بلکہ مثل ہمارے مرد و عورت دونوں کے ملنے
سے پیدا ہوا۔ اور اسی لئے وہ مثل دیگر عوام
الناس ایک گناہگار شخص تھا۔ جیسا کہ لکھا
ہے:-

ایوب ۹/۲۔ میں جانتا ہوں کہ یوں ہی ہے
انسان خدا کے آگے کیونکر صادق ٹھہر سکتا
واعظ ۷/۲۰۔ اس لئے کہ کوئی انسان زمین پر
ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور خطا نہ کرے
یوحنا ۱/۸۔ اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم
اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی
ہم میں نہیں۔

اور اگر بالفرض ہم اپنے نادان و ضدی بھائیوں
کی خاطر و رعایت سے مان بھی لیں کہ مسیح صرف
عورت ہی سے پیدا ہوا۔ تو بھی اُن کے مفید
مطلب نہیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ

ایوب ۱۴/۴۔ کون ہے جو ناپاک سے پاک نکالے
کوئی نہیں۔
ایوب ۱۵/۱۴۔ انسان کون ہے۔ کہ پاک ہو سکے
اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا۔ کیا ہے
کہ صادق ٹھہرے۔
ایوب ۲۵/۴۔ پس خدا کے حضور انسان کیونکر
صادق سمجھا جاوے۔ اور وہ جو عورت سے
پیدا ہوا ہے۔ کیونکر پاک ٹھہرے

مسیحی دوستو!

میرے دل کو دیکھکر میری دنیا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

غور ملاحظہ کرو۔ ایک بار نہیں۔ بلکہ بار بار مطالعہ
کرو۔ یہ بیّن پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا مصداق
بجز یسوع مسیح کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا
کیونکہ قانون قدرت یہی ہے۔ کہ ہر انسان مرد
و عورت دونوں سے پیدا ہو۔ مگر تمہارے عقیدہ
میں یسوع مسیح صرف عورت ہی سے پیدا ہوا
اور یہاں بھی عورت ہی سے پیدا ہونے والے
کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ
ایوب ع کو بذریعہ الہام پیشتر ہی سے معلوم ہو چکا
تھا۔ کہ ایک شخص ذات آئندہ میں نہ صرف
بغیر مرد پیدا شدہ... بتلایا جاویگا۔ بلکہ صرف
اسی وجہ سے بیگناہ و معصوم بھی ٹھہرایا جاویگا
لہذا قبل ہی سے خبردار و آگاہ کر دیا۔ کہ مرد
و عورت دونوں سے پیدا ہونے والے کم
گناہگار نہیں۔ بلکہ جو عورت سے پیدا ہوگا
(خاص مذکرہ) وہ بھی گناہگار ہوگا۔ اس لئے کہ
گناہ میں عورت مرد سے زیادہ کی حصہ دار
ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف خود ہی گناہ کی مرتکب
ہوئی۔ بلکہ دوسرے کو بھی گناہ کی ترغیب دی۔
دیکھو:-

پیدائش ۳/۶۔ اور عورت نے جونہی دیکھا کہ

وہ درخت کھانے میں اچھا۔ اور دیکھنے میں خوشنما۔ اور عقل بخشنے میں خوب ہے۔ تو اوس کے پھل میں سے لیا۔ اور کھایا۔ اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اوس نے کھایا۔

تمطاؤس ۲ / ۱۴ ۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا پر عورت فریب کھا کے گناہ میں پھنسی

ثبوت بالا سے یسوع مسیح سے بھی نسل دیگر انسانوں میں ایک گناہ گار شخص ثابت ہوا۔ مگر ہاں فطری طور سے ہم چاہتے ہیں۔ کہ مسیح کے سوانح پر بھی روشنی ڈالیں۔ اور دیکھیں کہ وہ شرعی طور سے بھی بیگناہ ٹھیرتا ہے۔ یا گناہ گار..... ملاحظہ ہو:۔

(۱) مسیح وارشاد ہے یہ گمان نہ کرو۔ کہ میں زمین پر ملاپ کروانے آیا ہوں۔ ملاپ کروانے نہیں۔ بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ مرد کو اوس کے باپ سے اور بیٹی کو اوسکی ماں سے اور بہو کو اوسکی ساس سے جدا کردوں متی ۱۰ / ۳۴ و ۳۵ ولوقا ۱۲ / ۵۱ تا ۵۳

دوستو! دیکھتے ہو۔ کیا ہی مستحسن و قابل عمل تعلیم ہے۔ سبحان اللہ۔ باپ بیٹے۔ ماں بیٹی میں جھگڑا کرا دینا۔ ملے دلوں میں جدائی ڈلوا دینا گناہ نہیں تو کیا ہے۔ ایسے ہی موقع پر کسی دل جلے نے کیا خوب کہا ہے:۔

جس نے ہمارے دوست کو ہم سے جدا کیا
وہ بھی مراد اپنی نہ پائے خدا کرے

(۲) مسیح کی حسن خلقی۔ (الف) اوس نے انہیں جواب دیا۔ اور کہا کہ اس زمانہ کے برے اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جاویگا۔ متی ۱۲ / ۳۹ و ۱۶ / ۴ ۔ مرقس ۸ / ۱۲ وسانپ کے بچے متی ۳ / ۷ و ۱۲ / ۳۴ و ۲۳ / ۳۳ وغیرہ۔

عہد نو۔ بلکہ تہذیب کے معلم بننے والو۔ ظاہر ہے کہ بزرگان دین کے روبرو اون کو بدو حرامکار و ریاکار وسانپ کا بچہ وغیرہ ناشائستہ کلمات استعمال کرنا گناہ ہے یا نہیں۔

(ب) جب وہ جماعتوں سے یہ کہہ رہا تھا دیکھو۔ اوسکی ماں۔ اور اوس کے بھائی باہر کھڑے اوس سے بات کیا چاہتے تھے تب کسی نے اوس سے کہا کہ دیکھ تیری ماں۔ اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھ سے بات کیا چاہتے ہیں، پھر اوس نے جواب میں خبر دینے والے سے کہا۔ کون ہے میری ماں۔ اور کون ہیں میرے بھائی۔ متی ۱۲ / ۴۶ تا ۴۸ ومرقس ۳ / ۳۱ اور

یسوع نے اوس سے (اپنی ماں سے) کہا کہ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام۔ میرا وقت ہنوز نہیں آیا۔ یوحنا ۲ / ۴

بھائیو! دیکھتے ہو۔ یہ ماں کون؟ ہاں جس نے اپنی پیاری نیند کھوئی۔ مگر اوسکو سلایا۔ اپنا پیٹ سکھایا۔ مگر اوسکو کھلایا۔ خود تکلیف برداشت کی۔ مگر اوسکو آرام دیا۔ غرض کس محنت مصیبت سے پرورش کیا۔ مگر افسوس۔ صد افسوس۔ اسی ماں کا بچہ جب کسی سلوک و مہربانی کرنے کے قابل ہوا۔ تو اوسی ماں کو "کون ماں" اور "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام" ایسے گستاخانہ خطاب سے مخاطب کر رہا ہے۔ اہ۔ اس مقام پر ایک معمہ بھی حل ہو گیا۔ کہ یسوع مسیح کی عمر صرف تینتیس ہی برس کی ہوئی۔ اور اس تھوڑی سی عمر میں بزعم عیسائیاں، صلیب کھا کر اس دار دنیا ناپائدار سے کوچ کر گیا۔ کیوں؟ اسلئے کہ لکھا ہے۔ کہ "تو اپنے ماں باپ کو عزت دے۔ تاکہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے۔ دراز ہووے۔ خروج ۲۰ / ۱۲ اور دیکھو استثناء ۵ / ۱۶

(ج) سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہیں۔ پر بھیڑوں نے اونکی نہ سنی یوحنا ۱۰ / ۸

عیسائی دوستو! بزرگان و انبیاء علیہم السلام (جو معصوم ہیں) کو معاذ اللہ چور و بٹمار ایسے قبیح الفاظ بولنا اور انکی عزت وحرمت کا لحاظ و پاس نہ کرنا گناہ نہیں تو کیا ہے۔

(۳) بقول انجیل مسیح کی غلط بیانی۔ (الف) میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ بعضے ان میں سے جو یہاں کھڑے ہیں۔ جب تک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے نہ دیکھیں۔ موت کا مزہ نہ چکھیں گے متی ۱۶ / ۲۸

اس پیشگوئی کے اظہار کو ۱۸۸۱ اٹھارہ سو اکیاسی برس ہو چکے ہیں۔ اس کے مخاطب زمانہ گزرا دنیا سے ناپید ہو چکے ہیں۔ مگر اب تک ظہور کا وقت نہیں آیا۔ یعنی مسیح نے نزول نہیں فرمایا لہذا پیشگوئی کے غلط ہونے میں کیا شک۔

(ب) تب یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔ پر تمہارا وقت ہمیشہ ہے۔ دنیا تمہاری دشمن نہیں ہو سکتی پر میری دشمن ہے۔ کیونکہ میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ کہ اوس کے کام برے ہیں۔ تم اس عید میں جاؤ۔ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا۔ کہ میرا وقت ابھی پورا نہیں ہوا۔ وہ یہ باتیں انہیں کہہ کے جلیل میں رہا۔ لیکن اپنے بھائیوں کے جانے کے بعد وہ بھی اس عید میں ظاہرا نہیں بلکہ چھپ کے گیا۔ یوحنا ۷ / ۶ تا ۱۰

بھائیو! سمجھتے ہو۔ کیسا کھلا ہوا سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے۔ اول تو عید میں جانے سے انکار کرتا ہے۔ پھر چھپکر جاتا ہے۔ اب کیا ہم اوس کے سر دل سے دریافت کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ آخر جانا ہی تھا۔ تو انکار کیوں کیا۔ اور اگر انکار کیا تھا۔ تو جانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو کیا اس غلطی میں کوئی تاویل گھڑی جا سکتی ہے اور کیا ایسے صداقت و صریح غلط کہنے میں بھی گناہ نہیں۔ تو آخر گناہ کیا شے ہے؟

(ج) پر اوس نے شاگردوں کو فرمایا کہ کسی سے نہ کہو کہ میں یسوع مسیح ہوں متی ۱۶ / ۲۰ و

ومرقس ۱۴ و ۲ و ۳

آہ! ماشاء اللہ خود تو اختفاء کرتا ہی تھا۔ دوسروں کو ترغیب دی۔ جسکو یوں سمجھو کہ جب کسی نے اوس کے شاگردوں سے پوچھا ہوگا کہ یہ کون ہے۔ تو نافرمان نہ ٹھیرایا جاوینگے خیال اور ڈر سے لا محالہ کوئی دوسرا نام خود ساختہ بتانا پڑا ہوگا۔ اور کیا یہ کذاب جھوٹے نہیں۔ اور پھر کیا یہ تعشّہ نہیں جو ہمیشہ ڈوبے ہیں مگر ایک کو لے ڈوبینگے۔

(۴) مسیح کا غیر مستورات سے میل و محبت۔ ایک عورت مرمر کے ڈبے میں بیش قیمت عطر اوس پاس لائی۔ اور جس وقت کہ وہ بیٹھا تھا۔ اوس کے سر پر ڈالی تب اوس کے شاگرد یہ دیکھکر خفا ہوتے اور بولے یہ بیجا خرچ کس لیے ہے۔ یہ عطر بہت قیمت کو بیچا جاتا۔ اور غریبوں کو دیا جاتا یسوع نے یہ جانکے انہیں کہا کہ تم اس عورت کو کیوں دکھ دیتے ہو۔ اوس نے مجھ سے نیکی کی ہے متی ۲۶ باب ۷ تا ۱۰

وہاں بہت عورتیں جو جلیل سے یسوع کی پیرو ہوکے اوس کی خدمت کرتی آئی تھیں دور سے دیکھتی تھیں متی ۲۷ باب ۵۵ مرقس ۱۵ باب ۴۰ و ۴۱ ولوقا ۸ باب ۲ و ۳۔

یسوع مرتھا کو اور اوسکی بہن اور العازر کو پیار کرتا تھا۔ یوحنا ۱۱ باب ۵ و ۲۰ و ۲۸ و ۲۹

عیسائیو! مطلب الفاظ سے ہی ظاہر ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ عاقل را تکفیہ الاشارہ

(۵) مسیح کی مے نوشی۔ (الف) میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ انگور کے پھل کا رس پھر نہ پیونگا۔ اوس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیوں۔ متی ۲۶ باب ۲۹ مرقس ۱۴ باب ۲۵۔ لوقا ۲۲ باب ۱۸

(ب) دوسروں کو شراب پلاتا۔ اور وہاں پتھر کے چھ مٹکے طہارت کے لئے یہودیوں کے دستور کے موافق دھرے تھے۔ اور ہر ایک میں دو یا تین من کی سمائی تھی۔ یسوع نے انہیں کہا کہ مٹکوں میں پانی بھرو۔ سو انہوں نے ان کو لبالب بھرا۔ پھر اوس نے انہیں کہا کہ اب نکالو۔ اور مجلس کے سردار پاس لے جاؤ۔ اور وے لے گئے۔ جب میر مجلس نے وہ پانی جو مے بن گیا تھا۔ چکھا اور نہیں جانا کہ یہ کہاں سے تھا۔ مگر چاکر کہ جنہوں نے وہ پانی نکالا تھا جانتے تھے۔ تو میر مجلس نے دولہا کو بلایا۔ اور اسے کہا کہ ہر شخص پہلے اچھی مے خرچ کرتا ہے اور ناقص اوس وقت جب پیکے چھک گئے پر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے یوحنا ۲ باب ۶ تا ۱۰

عیسائیو! کون فروش ہوگا جو شراب خانہ خراب کی برائیوں سے واقف نہ ہوگا۔ اس کمبخت کو اگر تمام گناہوں کا منبع و مخرج کہا جاوے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ مگر آہ۔ کیا سخت افسوس و تعجب ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مذہبی لیڈر و پیشوا ہی نہیں۔ بلکہ خدا کا بیٹا یا خود خدا (یسوع مسیح) نہ صرف خود ہی بڑے ذوق شوق سے شراب پیتا تھا۔ بلکہ اوروں کو بھی پلا پلا کر متوالا بناتا تھا۔

(۶) مسیح کی لاعلمی میں گناہ۔ صبح کو جب وے بیت عنیاہ سے باہر آئے۔ اوسکو بھوک لگی۔ اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتوں سے لدا ہوا دیکھکے وہ گیا۔ کہ شاید اوس میں کچھ پاوے جب وہ اوس پاس آیا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا تب یسوع نے اوس سے خطاب کرکے کہا۔ کوئی تجھ سے پھل کبھی نہ کھاوے اور اوس کے شاگردوں نے یہ سنا مرقس ۱۱ باب ۱۲ تا ۱۴ و متی ۲۱ باب ۱۸ و ۱۹

عیسائیو! غور کرو۔ مسیح نے اوس ناحق کی مخلوق خدا پر کیسا ظلم کیا۔ کیونکہ صدہا اشخاص جو انجیر کے موسم میں اس طرف سے گزرتے ہونگے۔ اور اسکے پھل کھا کر خوش ہوتے ہونگے۔ مگر مسیح رحیم کی عقل و حواس یہانتک سے سلب ہوچکے تھے یہ خیال بھی نہ کر سکا۔ کہ موسم ہی نہیں۔ تو پھل کسطرح ہوگا۔ اور بلا سوچے سمجھے اوسکو خشک کردیا۔ حالانکہ پھل نہ دینے میں درخت محض بے خطا تھا۔ اور اسطرح لاکھوں راہگیروں کے دل دکھانے کا باعث ہوا۔ کیا یہ گناہ عظیم نہیں؟

برادران! گو ثبوت مختصر ہے مگر کافی و وافی ہوچکا ہے اس لئے مزید کی حاجت نہیں۔ لہذا اب مسیح کا اپنا ذاتی بیان دکھلاتے ہیں۔

یسوع نے اوس سے کہا۔ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں۔ مگر ایک یعنے خدا مرقس ۱۰ باب ۱۸ متی ۱۹ باب ۱۷ لوقا ۱۸ باب ۱۹

اب ذرا آگے ہاتھوں بائیبلی فیصلہ جو الہامی یا خداوندی بتلایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو:-

استثناء ۲۱ باب ۲۳ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ خدا کا ملعون ہے۔ گلیتون ۳ باب ۱۳

مسیح جو ہمارے لعنتی بنا۔ اوس نے ہمیں مول لیکے شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا۔ وہ لعنتی ہے

۱۔ قرنتیون ۶ باب ۱۰

اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لوٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے۔

۱ یوحنا ۳ باب ۸ جو کوئی گناہ کرتا ہے سو شیطان سے ہے۔ کہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہے

مکاشفات ۲۱ باب ۸ اور سارے جھوٹوں کا حصہ اوسی جھیل میں ہوگا۔ جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے یہ دوسری موت ہے۔

مکاشفات ۲۲ باب ۱۵ اور جو کوئی جھوٹ کو چاہتا اور بولتا ہے۔ سب باہر ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ انجیلی یسوع مسیح فطری و بشری طور پر اپنے اقبال اور بائیبلی فیصلہ غرض ہر طرح سے گنہگار بلکہ مجسم گناہ کا ثابت ہوتا ہے۔ اور جب وہ گنہگار ہوا۔ تو بقول کرسچین لٹریچر سوسائٹی وہ خود گنہگار ہوکر دوسروں کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوسکتا۔ (رجوع کتاب نجات صفحہ ۱۱) یسوع مسیح کسی کا کفارہ ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا۔

معلوم ہوا کہ مسیحی دوستو! اس خیالی کفارہ کا سے دست بردار ہوکر اوس کتاب مقدس پر ایمان لاؤ۔ جس نے جناب عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں

[illegible]

کیا ہی مختصر مگر جامع وَحَسَنَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ اور دل سے توبہ کرو۔ الخ تمہارے تمامی بڑے وچھوٹے گناہ بطفیل جناب خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بخشدئے جاوینگے کیونکہ حضور نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہوا ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ یعنے گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ گویا ماں کے پیٹ سے اسوقت پیدا شدہ بچہ۔ باقی انشاء اللہ باقی

خیر خواہ عیسائیاں۔ احقر الزمان ابو سلیمان
محمد ادریس خان عفی عنہ بدایون

تصوف اور عمل بالحدیث

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۵ رمضان ۵۸ھ میں ایک مضمون متعلق تصوف نظر سے گذرا۔ بہت پر جوش مضمون ہے۔ حاشیہ میں ارشاد ہے۔

"زہد وعبادت واحسان واخلاص کی تعریفیں علماء دین نے خوب زور وشور سے فرمائی ہیں"

میں کہتا ہوں۔ علماء صوفیہ کرام نے صرف علم وتعریف پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ریاضت وعمل سے زہد و عبادت، عطا کے جوہر کو چمکا دیا۔ ولنعم ما قیل

بدون اخلاص کے تو کوئی عمل مقبول ہی نہیں۔

"اس کلام نے قالب مضمون میں روح پھونکدی اس ابتدا سے تمام نگارین مضمون مہک اٹھی"

کیوں نہیں۔ یہی اخلاص تو روح عبادت ہے میرے معزز دوست نے اخص سے اخص اللہ اخص کی طرف ترقی کی ہے۔ شریعت نے ہمکو یہی حکم دیا ہے۔ فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین یعنی بندگی کر اللہ کی خالص کر کے واسطے اسکے دین کو۔ الا للہ الدین الخالص۔ اس اخلاص کے حاصل کرنے میں صوفیہ کرام علماء دین نے ریاضتیں کیں۔ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ۔ مگر واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے وہ اکسیر جو اعیان کو مذہب خالص بنا دیتی ہے۔ اکثار ذکر اللہ مع الاخلاص یعنی الاخلاص ھو الاحسان کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ صوفیہ نے کہا ہے۔ اخلاص یہ ہے کہ مشاہدہ حق میں خلق تجھ سے غائب ہو جائے۔ عبادت ایسی کر کہ یقین ترے دل میں بیٹھ جائے۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ اخلاص یعنی

اختیار کرے خلیل آسا در ملک یقین زن
نوائے لا احب الآفلین زن
گم ہر دیم و فرکب ہر شکے کن
رخ وحدت وجہی دریکے کن

جو فعل اللہ کی رضا مندی کیلئے کیا جاتا ہے۔ اوسکا نیک اجر اللہ تعالےٰ عطا فرماتا ہے۔ کقولہ تعالےٰ ومن یفعل ذالک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما۔ تصوف کی اصل یہی اخلاص ہے اس کا موضوع ہے تبتل الی اللہ۔

آگے ارشاد ہے۔

"صوفیوں میں جو اولیاء اللہ اور واقعی بزرگ ہیں وہ سب قرآن وحدیث کی پیروی کی وجہ سے ہیں"

میں کہتا ہوں۔ لاریب فیہ۔ صوفیہ کرام نے خود کہا ہے۔ طریقتنا مشید بالکتاب والسنۃ ایک صوفی ولی اللہ کا قول ہے۔ علم تصوف اور طریق مبارک کا نفع کثیر اوسی وقت ہے۔ جب عالم ہو یا عارف عمل کتاب وسنت پر کرے۔ جو لوگ طریق قوم میں ہو کر متمسک کتاب وسنت مطہرہ کے نہیں ہیں۔ وہ مصداق فضائل اہل طریق نہیں ہیں۔ الوحمزہ فرماتے ہیں۔ نہیں ہے۔ دلیل طریق الی اللہ پر مگر متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افعال واقوال واعمال میں جو شریعت کا خادم نہیں۔ وہ فقیر نہیں۔ جو متقی نہیں وہ ولی نہیں۔ ابو سلیمان اتبعوا لا تبتدعوا۔ (کبیر الاولیاء) جس شخص سے کرامات ہوتے ہیں۔ تم دیکھو کہ ہوا میں اڑتا ہے پہاڑ ایک کو دیکھو کہ وہ نزدیک امر ونہی کے کیسا ہے۔ پابند کتاب وسنت ہے یا نہیں۔ ابو سلیمان ابو یزید کہتے ہیں۔ گروہ صوفیہ اعظم اساس دین پر قادر ہے۔ اور ذوق صوفیہ کا کوئی اور طریقہ علاوہ کتاب وسنت کے نہیں ہے۔ بلکہ عین ثمرہ اتباع کتاب وسنت مطہرہ کا ہے۔ پس بقول عزیز مقبول ہیں جو بیرکت اتباع قرآن وحدیث سے اولیاء گذرے ہیں۔ پھر وہ خاص اہلحدیث ٹھہرے پھر اہلحدیث انپر کیوں نہ ناز کریں۔

آگے ارشاد ہے۔ جن خوبیوں کیوجہ سے صوفیوں کی تعریفیں کر کے آسمان پر چڑھایا ہے۔ اور عوام کو صوفیوں کا معتقد بنانے ہیں وہ تمام خوبیاں شریعت میں موجود ہیں ایک خوبی بھی ایسی نہیں۔ جو شریعت میں موجود نہ ہو۔ میں کہتا ہوں بیشک سب خوبیاں بحر شریعت کے گوہر ہیں۔ جس نے عمل سے ان خوبیوں کو پایا۔ فلما افلح المراد۔ و سب خوبیوں کی روح اخلاص ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

متصوفیہ جاہلین جو قبل تعلم فرض حق دین متعبد بنتے ہیں۔ صوفیہ کرام نے خود ان کو مفسد دین و جامع جمیع فسادات کہا ہے۔ ان متصوفین کی شان میں ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ھؤلاء المفسدون الخ بدون اتباع کتاب وسنت کے ان خوبیوں کی روشنی اون کے دل پر نہیں پڑتی۔ صوفیہ کرام مجرد عمل مردم پر اکتفا نہیں کرتے ہیں۔ اس احتمال سے کہ مبادا کہیں وہ فعل وہ قول منشاء بدعات کے نہ ہو۔ جس کے لئے کتاب وسنت شاہد نہیں۔ جس نے گوہر مقصود پایا۔ شریعت ہی سے پایا۔ متصوفہ جہلاء کے رسوم صوفیہ کرام کے طریق مشیدہ کتاب وسنت سے بہت بعید نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"متصوفیوں کے تمام قیل وقال واصطلاحات و نکات اہل شرع کے التفات کے قابل نہیں"

میں کہتا ہوں۔ اگر قابل التفات نہیں ہیں۔ تو بعض وہی جو مخالف کتاب وسنت ہوں۔ یہ تفوک فروشی نصیب نہیں۔

کیا بہتر ہو اگر ہمارے نامہ نگار صاحبان مضمون خوشخط لکھا کریں۔ ورنہ کاتب کے علاوہ غلط چھپنے سے پڑھنے والوں کو بلکہ خود لکھنے والے کو بھی جو تکلیف ہوگی...

البتہ متصوفہ جہلا اور متصوفہ کے رسوم و بدعات سے بھی بیزار ہیں۔ ولا یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
خذ ما صفا ودع ما کدر

آخر میں ارشاد ہے۔ ہمارے اہلحدیث بھائی۔ الی الآخرہ۔ میں اس پر اتنا زیادہ کرتا ہوں۔ اہلحدیث خصوصاً اور جملہ فرق اسلام عموماً تائید و تردید میں تصوف کے قلم اٹھائیں۔ تو ولا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل فرمائیں۔

الحمزہ صوفی کی نسبت جو کہا گیا۔ میری گذارش یہ ہے۔ کہ مقصود حق ہے نہ شخص۔ نفس مسئلہ سے بحث ہے۔ ذاتیات پر حملہ کرنا معیوب ہے۔ ابن جوزی کی تلبیس ابلیس ہو یا ابن عربی کی تصنیف ہو۔ حسبنا اللہ بس کتاب اللہ

"تصوف اسلام سے پیشتر کفار کا علم ہے۔ جو تاریخ سیرۃ البخاری میں ہے۔ کہ یہ تصوف اسلام سے پہلے موجود تھا۔ اور مسلمانوں میں دوسرے ادیان سے آ گھسا۔ یہ کہیں نہیں دیکھا گیا کہ تصوف کفار کا علم ہے۔ اس شریعت علم کا موضوع تبتل الی اللہ ہے۔ اب ہم کو یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ اسلام پہلے ہے یا کفر۔ اس کی تحقیق ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی امت سے لی جاوے گی۔ ریاضات ماکتبناھا رضوان اللہ مسلمانوں کے صفات ہیں۔ یا کفار کے اگر یہ ریاضت تصوف جس کا موضوع تبتل الی اللہ ہے۔ مسلمانوں سے محقق ہو۔ تو یہ کہنا لازم آئیگا۔

گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے
لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے

تصوف کفار کا علم نہیں۔ قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا

اب رہی یہ بات کہ یہ حکم شریعت رسل ہے یا بدعت۔ اگر بدعت ہے تو اس بدعت نے مومنین و فاسقین کے ساتھ کیا کام کیا۔ اور کیا جزا ملی۔ اس کا فیصلہ اسی آیت شریف پر ہو سکتا ہے ثم قفینا علی آثارھم برسلنا وقفینا عیسی ابن مریم وآتیناہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رأفۃ ورحمۃ ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا فآتینا الذین آمنوا منھم اجرھم وکثیر منھم فاسقون۔ یہی تبتل الی اللہ کا منشاء ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ ذکر الٰہی سے دل روشن ہوتا ہے۔ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔

مولانا عبد السلام بستوی تحقیق و تدقیق سے مسئلہ تصوف پر بحث فرما رہے ہیں۔ اخبار ۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ تصوف ایک قدیم علم اور شریعت ہے اس کے فوائد عظیم اور منافع کثیر ہیں۔ اور یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اس علم کو قواعد شرعیہ اور مقاصد دینیہ سے کوئی منافات اور مباعدت نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آدمی توحید میں مضبوط دین میں پختہ ہو۔ اور تصوف میں عمدہ کمال پیدا کرے۔ اور اس کے سارے لطائف کو سمجھے۔ اس کے بعد حافظ [illegible] شیخ عجیم کی تعریف فرمائی ہے۔ تصوف کی اصلیت کیا ہے۔ [illegible] متصوفہ و متصوفہ کی تعریف میں اکابر صوفیہ کے اقوال کہاں ہیں۔ ان [illegible] کے مقابل دیں گے
فکم اللہ خیر من ذکری

ابو سلیم عبد الرحیم [illegible]

علاوہ بدعت رہبانیت کے جو علم حاصل ہوسکے جو ہم ان ومشائخین اہل انجیل نے نکالی۔ ابتغاء رضوان اللہ کے لئے تھی۔ جن مسلمانوں نے اسکو نباہا۔ اللہ نے انکو اجر دیا جنہوں نے نہیں نباہا تثلیث کے مسئلہ میں غوطہ کھایا۔ وہ فاسق ہوئے۔ پس تصوف جو علم پاک ہے محض لابتغاء رضوان اللہ ہے صوفیوں نے اسکو ایسا نباہا۔ جو حق نباہنے کا تھا۔ یعنی اتباع کتاب و سنت کو بحکم عضوا بالنواجذ دانتوں سے پکڑے رہے۔ ان کے قلوب پاک سے جھاگ نکل کر سب خالص رہ گیا۔ فاما الزبد فیذھب جفاء۔ واما ما ینفع الناس

لیکن جب متصوفین متکلمین و متصوفین نے اسی کے ذریعہ دنیا کمانا شروع کیا بیعت کی آڑ میں مریدوں کا مال ہڑپ کیا۔ توحید میں فتور ڈال دیا۔ گروہ فاسقین میں محسوب ہوئے ائمہ صوفیہ نے خود ان سے نفرت ظاہر کی ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی فرقہ آخر الذکر کی تلبیس بیان فرمائی ہے۔ مخلصین صوفیہ سے تلبیس ابلیس بہت دور ہے ان کے متعلق ابلیس خود عاجز ہے۔ پڑھو آیت شریف۔ قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین۔ ابلیس نے کہا۔ (تیری عزت کی قسم اب تو میں سب آدمیوں کو گمراہ کروں گا۔ مگر ان میں جو خالص تیرے بندے ہونگے) اللہ پاک نے ابلیس سے فرمایا۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (جو میرے مخلص اور مقبول بندے ہیں۔ ان پر تیرا کچھ زور نہیں) صوفیاء اور متصوفین جو اخلاص اور اتقاء کو دانتوں سے پکڑے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ شان ہے۔ ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کو جہاں شیطان کا وسوسہ آیا۔ جو نہی ڈرتے ہیں۔ اور مخالفت کتاب و سنت کی ان کو سوجھ جاتی ہے متصوفین جنہوں نے اپنے کو جھوٹا صوفی بنایا ہے۔ یہ اخوان الشیاطین ہیں ان کی تعریف میں پڑھو۔ دوسری آیت واخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون۔ اور شیطان کے بھائی شریعت کے مخالف شیاطین ان کو گمراہی میں گھسیٹ کرتے جاتے ہیں پھر کچھ کمی نہیں کرتے۔ بدعت سے گذر کر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ رنڈیوں کے حسن و جمال پر شیدا انکی آواز پر لبیک کی صدا۔ ڈھولک کی تھاپ پر ناچنا کودنا جیسے سامری کے طلسم پر بنی اسرائیل نے ڈھبی بجا کر ناچا کودا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔
ان کے کرشمے ان کے تیسم ان کے مکائد کی ابن جوزی نے اچھی طرح خبر لی ہے۔ رحمہ اللہ۔
لب لباب مضمون عزیزم جان یہ ہے کہ صوفیہ

ہیں جو اولیاء اللہ اور واقعی بزرگ گذرے۔ وہ سب قرآن و حدیث کی پیروی کرتے تھے۔ مطلب یہ ہوا صوفیہ کرام اولیاء اللہ کا طریق کتاب و سنت کے مطابق ہے یا الہامی ہے۔ صوفیائے کرام اولیاء عظام سب اہلحدیث تھے۔ پس اے گروہ اہلحدیث تمہیں ایسا پاک تصوف مبارک ہو۔

الراقم عبد الرحیم از ناگپور

نغمۂ داؤدی

پرمیشور کے ماں باپ

سے ہو اصول اسقدر بغرض مدد سب کرے
کو اب تو قدر بھی شرمندگی سے ہو نہیں سکتا

چونکہ آریہ سماج کا دعویٰ تھا۔ اور ہے کہ ہمارا پرمیشور غیر مجسم ہے۔ لہذا اس کے جواب میں خاکسار نے پرمیشور کا مجسم ہونا اخبار مسلمان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۱۲ء وغیرہ میں ثابت کیا۔ لہذا اس کے پرمیشور کی جورو اخبار مذکور مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۳ء میں اور پرمیشور کا بیٹا اخبار مذکور مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۱۳ء میں لہذا اس پرمیشور کے دادا پردادا اخبار اہلحدیث مورخہ یکم اگست ۱۹۱۳ء میں ثابت کئے۔ لیکن سوائے حالت مذکورہ کے آج میں پرمیشور کے ماں باپ انسان اور اس کے رشتہ دار اور پرمیشور کی ماں کے اور بچے ہونا ثابت کرتا ہوں۔ ناظرین توجہ کریں۔ جو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ باقی یہ میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا کہ گذشتہ مضامین میرے آریہ سماج سے جواب طلب ہیچ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان اور اہلحدیث کے معزز ناظرین خود انجانب سے واقف ہیں۔ سوائے اس کے عیسائی صاحبان بھی لغو سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کے پرمیشور کے کسقدر رشتہ دار ہیں اور خوبی یہ ہے کہ پرمیشور کا بیٹا۔ جورو۔ دادا پردادا۔ ماں باپ۔ والدہ۔ والد کے رشتہ دار سب ہی ہیں۔ کیا کوئی آریہ پرمیشور کے رشتہ دار ہم کو دکھا سکتا ہے۔

نہیں نہیں۔ کوئی نہیں دکھا سکتا ہے۔ اگر دکھائیں گے تو کچھ ہم ہی دکھائیں گے۔ دیکھو وید میں پرمیشور کہتا ہے:۔

اے ماتا پتا وغیرہ عالم انسانو! تمہارے لئے ہمارے پاس جسقدر دینے کے لائق چیزیں موجود ہیں۔ وہ ہم ہمیشہ ہی دیتے رہیں یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کے ماں باپ ثابت ہیں۔ اور سنئے:۔

"آپ منگل سروپ ہیں۔ آپ میری پتا ہیں۔ یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کا باپ ثابت ہے اور سنئے:۔

اے زمین کے مالک عالم انسان تو میرا کلیان کرنے والا دوست ہے یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے زمین کا مالک انسان اور خدا کا دوست ثابت ہے۔ اور سنئے:۔

جیسے میرے ساتھ پیدا ہونے والے یا ہمیشہ کے سگے رشتہ دار یا جیسے دوسرے انسان اس جگہ یا اعلیٰ کام کو کرتے ہیں۔ ویسے تو بھی کر یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کے رشتہ دار ثابت ہیں۔ اور سنئے:۔

ماتا تیرے پیچھے جب دائیں بائیں آگے پیچھے اور سب طرف سے تیرے پاس دوڑتے آ رہیں۔ تو تو اُن سے ہمیشہ ہی پیار کر۔ اور وہ بھی تیری سدا عزت کریں یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کی ماں اور پرمیشور کی ماں کے بچے ثابت ہیں۔ اور سنئے:۔

اے نیک اوصاف والی عورت تو علم حاصل کر... تو ہمیں ہند دے۔ یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے جو ثابت ہوتا ہے وہ ظاہر ہے اور سنئے:۔

اے میری پیاری بیوی تو کسی کو ایذا نہیں دیتی۔ تیرا آتما غیر فانی ہے۔ تیرا چہرہ پُر جلال ہے۔ تو بہ صفت موصوف ہے۔ تو قبول کرنے کے لائق ہے۔ تو کامنی منوہر سروپ ہے۔ تو سبھی امن کرنے کے لائق ہے تو میرے دل کی راحت ہے۔ تو عالم ہے تو قابل تعریف ہے۔ تو سرسوتی یا علم کی دیوی ہے۔ اے میری پیاری بیوی۔ آگنی۔ آدتی۔ جیوتی۔ اندرے۔ ہونیتی۔ کا اشے۔ چندر ہے۔ [illegible] یہ سب ملکر [illegible] اور پیارے نام تیرے ہی ہیں۔ تو اسقدر کنول والی ہے تو مجھے بھی عمدہ عمدہ اپدیش دیا کر یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کی جورو ہونا بالتحقیق ثابت ہے۔ اور سنئے:۔

ہماری ماتا ہمارے لیے بچے کو درست کرتی ہوئی ہمیں اچھی سکھیا دے یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کی ماں ہونا ثابت ہوتا ہے اور سنئے:۔

اے ماتا پتا۔ تو ہم کو علم پڑھنے میں مت روک۔ ہمیں نیکو مت دے یجروید [illegible]

خاکسار۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کے ماں باپ ثابت ہیں۔ الغرض آریہ سماج جواب دے۔ کہ کس کا پرمیشور قابل اعتراض ہے۔ اور کون مجسم ہے ذرا گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو۔ تو کیا حقیقت یار زندہ صحبت باقی۔

خاکسار منشی داؤد خان ساکن سرائے [illegible]

دربار کی اطلاع امرتسر میں ۵ نومبر کو نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کا دربار ہوگا۔ منتظم دربار جناب راؤ بہادر پنڈت گردھاری لال صاحب ای۔ اے۔ سی امرتسر مقرر ہوئے ہیں

جس صاحب کو اس دربار کے متعلق کوئی امر دریافت کرنا ہو۔ وہ بذریعہ تحریر یا تقریر جناب منتظم صاحب موصوف سے بمقام متصل ہال دروازہ دریافت کر سکتے ہیں۔

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:

از منشی محمد حسین صاحب گوجرانوالہ ۱۲؍
از بابو نور محمد صاحب ڈرائیور نہی ہٹی ۸؍
از میاں رحیم بخش صاحب لوہرخانیوال للعہ
از فتوی فنڈ ۱؍ - سابقہ ۱۲؍ - کل میزان لعہ
از سائل محمود بنارس عہ
از سائل صدر الدین گھنٹے کے - ضلع گرداسپور عہ
از سائل محمد علی بیرچھ عہ
از سائل محمد عبد الغفور خان مراد آباد عہ
از سائل عبد الرزاق عثمان سشید عہ
میزان کل للعہ

پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی عہ رہے۔ (محاسب)

کانپوری فنڈ میں سے ایکسو ستر روپیہ بھیجے گئے تھے۔ چونکہ معاملہ طے ہوگیا ہے۔ اس لئے باقی روپیہ کی بابت دینے والوں سے سوال کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کانفرنس میں دیا جاوے یا جہاں وہ بتلائیں جیسا جواب آئیگا۔ عمل کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

معاملات بلقان

سالونیکا ۱۳-اکتوبر: شاہ یونان نے گیارہویں ڈویژن کا ملاحظہ کرتے ہوئے افسروں سے خطاب کرکے کہا۔ کہ اگر اسوقت معاملات بلقان کی باگ یونان کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ تو یہ صرف تمہاری جرأت و استقلال کا نتیجہ ہے۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ جنگ ہرگز نہ ہوگی۔ کیونکہ ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں۔ لیکن جبتک کہ معاملات بالکل معمولی صورت پر نہ آجائیں۔ ہمیں مستقل مزاج و صابر رہنا چاہئے۔

وائینا ۱۵-اکتوبر: اخبار ڈیش کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکی اور یونانی افواج میں ... کے قریب خونریز معرکہ ہوا۔ جسمیں یونانیوں نے ترکوں کو پسپا کرکے کوجم کوئی پر قبضہ کرلیا۔

قسطنطنیہ ۱۵-اکتوبر: یونان کے ناگہانی حملہ کے خوف سے گورنمنٹ ترکی نے فیصلہ کردیا ہے کہ دردانیال بند کردیا جائے۔ ہر روز صرف ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے کھلا رہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یونانی حکومت اور اخبارات کا طرز عمل اشتعال انگیز ثابت ہوا۔ تو یونانیوں کو قسطنطنیہ سے خارج کردیا جائیگا۔

ایتھنز ۱۶-اکتوبر: یونان اور ترکی کے درمیان صلح کی گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے

سنیجی ۱۶-اکتوبر: دو دن کی لڑائی کے بعد مانٹی نیگرو نے تمام سرحدی خطوط مدافعت پر البانیوں کو پسپا کردیا ہے۔ اور اب مانٹی نیگروی آخر الذکر کا تعاقب کر رہے ہیں۔

لندن ۱۶-اکتوبر: چونکہ سرویہ نے البانوی سرحد کے پار اپنی فوجیں بھیج دی ہیں۔ اور سروی وزرا نے اس پیش قدمی کے متعلق مبہم بیانات شایع کئے ہیں۔ آسٹریا اور جرمنی نے سرویہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ البانوی سرحد کے متعلق لندن کانفرنس کے فیصلہ کا لحاظ رکھے۔

لندن ۱۶-اکتوبر: ولونا کی البانوی گورنمنٹ نے اسد پاشا کی تجاویز کو جو اس نے حال میں پیش کی تھیں۔ رد کردیا ہے۔ اسد پاشا نے اب ڈرازو میں ایک آزاد حکومت قایم کرلی ہے

قسطنطنیہ ۱۶-اکتوبر: جاوید پاشا اسی بنیاد پر ایک معاہدہ کی تکمیل کے لئے برلن جارہے ہیں۔ جو ابھی فرانس سے طے ہوچکا ہے۔ پاشائے موصوف پیرس بھی جائیں گے۔ تاکہ دو کروڑ اسی لاکھ پونڈ کے قرض کے اجرا کا انتظام کریں۔ مسیون اور فرانز کی جنوب مشرقی جانب اندرونی علاقہ میں فرانس نے ریلوے کے متعلق بہت بڑی مراعات حاصل کی ہیں۔ اس بارہ میں معاہدہ کی تکمیل بھی ہوگئی ہے۔ فرانس کو شام میں ریاق سے رملہ تک جو یروشلم کے شمال مغرب جانب واقع ہے۔ ریلوے کی رعایت ملگئی ہے امید کیجاتی ہے کہ آخر برطانیہ مذکورہ بالا ریلوے اور مصری ریلوے کے درمیان جنکشن کی تجویز منظور کرلیگا۔ فرانس نے اس امر سے اتفاق کرلیا ہے۔ کہ ترکی کے محاصل چونگی میں اضافہ کیا جائے۔ اور نئے اجارے قایم کئے جائیں۔ فرانس نے اس اصول کو بھی منظور کرلیا ہے کہ جب ترکی ڈاکخانوں کا کام قابل اطمینان ہوگا۔ تو غیر ملکی ڈاکخانوں کو بند کردیا جائیگا۔

صوفیا ۱۷-اکتوبر: جنرل ایوانوف نے جو سروی کے کمانڈنگ اور یونانیوں کے مقابلہ میں معرکہ آرا تھے۔ ایک ملاقات کے دوران میں اپنی ناکامی اور شکست کو جنرل ساوف سے منسوب کیا۔ جس نے باوجود متواتر درخواست کے نازک اوقات میں امداد بھیجنے سے پہلو تہی کی۔

وائینا ۱۸-اکتوبر: آسٹریا ہنگری کے سفیر متعینہ بلغراد کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ سرویہ کو نہایت زور کے ساتھ ڈپلومیٹک طریقہ پر اس امر سے مطلع کردے۔ کہ سروی افواج کو فوراً البانیہ خالی کردینا چاہئے۔ جرمنی نے بھی اس قسم کا مطالبہ پیش کیا ہے۔

سالونیکا ۱۵-اکتوبر: آج شاہ یونان نے ڈراما میں جاکر فوجوں کا جایزہ لیا۔ اور پھر بذریعہ موٹر قوالہ گئے۔ جہاں فتح کی یادگار میں ایک محراب بنائی گئی ہے۔ سڑکوں پر دو طرفہ مخلوق منتظر تھی۔ جو نعرہ ہائے شادمانی بلند کر رہے تھے۔

لندن ۱۷-اکتوبر: آسٹریا نے سرویہ کو البانیہ خالی کردینے کے لئے آٹھ روز کی مہلت دی ہے۔ آسٹریا کی کارروائی جو بغیر یورپ کے مشورہ کے عمل میں آئی ہے۔ فرانس میں سخت اشتعال پیدا کر رہی ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ اگرچہ جرمنی اور اٹلی نے البانیہ کے متعلق آسٹریا کی خود مختارانہ کارروائی کی تائید کردی ہے۔ مگر اسے بہت اضطراب انگیز خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس متفقہ پالیسی کی

سانحۂ ارتحال: میرا بھانجا محمد شریف نوجوان خلف شیخ حاجی روشن دین صاحب متواتر تین سال کی بیماری و تکالیف کے بعد فوت ہوگیا ہے ناظرین

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ سرویہ نے دول یورپ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنی فوجوں کو واپسی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

قسطنطنیہ ۲۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حکومت نے سروی فوج کی واپسی پر [illegible] امن عامہ کے فوائد کا بہترین لحاظ رکھا ہے۔

قسطنطنیہ ۲۰ اکتوبر۔ ترکیہ اور یونان میں گفتگو مصالحت نہایت خوشگوار طریق پر جاری ہے [illegible]

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ یونانی فوجیں [illegible] کے ان مقامات پر قبضہ کرنے کی غرض سے [illegible] قسطنطنیہ کے فوجی حکام [illegible] ہیں کہ وہاں کے مسلمان باشندے [illegible] سخت ناراضگی [illegible] کا اظہار کر رہے ہیں [illegible] سرکاری حکومت کو تسلیم کریں۔ بلغاری فوجوں نے مقامات [illegible] پاشا [illegible] ہیں کیونکہ [illegible] وقت [illegible] ہیں۔

متفرق خبریں

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم کی [illegible] مقامی [illegible] بعض اسباب پیچھے [illegible] ان کو [illegible] صاحب مرحوم کے پس ماندگان میں [illegible] ان کی قائم مقامی [illegible] جلد شائع ہونے والا ہے۔

[illegible] شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے [illegible] سیرت محمدی کی تصنیف [illegible] کے خرچ کے لئے دو سو روپے ماہوار ملتے ہیں۔

ایک ہوائی جہاز کی تباہی۔ ڈبلن کا ۱۱ اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ زیپلن ال ۲ ہوائی جہاز جہانسٹھل میں [illegible] آتشگیر گیس کے بھڑک اٹھنے سے پھٹ گیا اور اس پر جو تیس آدمی سوار تھے ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان میں کپتان [illegible] اور کپتان [illegible] اور دیگر مشہور آدمی بھی تھے۔ جہاز کو تیار ہو کر ابھی چند ہفتہ سے زیادہ نہ ہوئے تھے اور اس کی ساخت پر ۲۰ لاکھ مارک خرچ آئے تھے۔

قیصر جرمنی نے جو اس حادثہ پر بہت افسوس ظاہر کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ یہ سانحہ آلات ہوائی کو قابل اعتماد اسلحہ جنگ بنانے کے لئے قوم کی غیرت کے واسطے مہمیز تازیانہ ثابت ہوگا۔ جرمن ہواشناسوں اور پبلک کا بھی یہی خیال ہے جو اس حادثہ کی مطلق پرواہ نہ کر کے آلات ہوائی کو درجہ تکمیل پر پہنچانے پر مصر ہیں۔

مالیہ ایران۔ گذشتہ چھ مہینوں میں بحری محصولات کی آمدنی میں ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ جنوبی ایران کی آمدنی میں ۲۴ فیصدی کی ترقی ہوئی۔

پارلیمنٹ ایران۔ ایران کی پارلیمنٹ کا افتتاح آئندہ ماہ میں ہوگا۔

ترکی کا [illegible]۔ لنڈن [illegible] اکتوبر [illegible] ہے کہ جنرل [illegible] ہو گئے۔

ایرانی فوجی پولیس۔ ایک امریکن کرنل [illegible] شیراز میں [illegible] جنرل [illegible] کے [illegible] فوجی پلٹنوں کا دستہ مرتب کرنے کی غرض سے [illegible] ہوا ہے۔

ہوا بازی کی ہلاکت۔ ایک فرانسیسی فوجی ہوا باز لفٹنٹ [illegible] نامی [illegible] میں [illegible] کی شکل [illegible] ہلاک ہوا۔

مشرقی ہوا بازوں کی تدفین۔ شہنشاہ جرمنی، قیصری، [illegible] شہزادگان [illegible] اور بہت سے بری و بحری افسروں اور سول حکام کے ساتھ تازہ حادثہ ہوا بازی کے ہلاک شدگان کی تدفین میں شریک ہوئے۔

قبول اسلام۔ ۲۶ اکتوبر کو مدرسہ حسین بخش دہلی میں مولوی ثناء اللہ صاحب آزاد نے تقریر کی۔ تقریر کے بعد ایک نوجوان ہندو مسلمان ہوا۔ پہلا نام [illegible] تھا اب ہدایت اللہ رکھا گیا ہے۔ خدا ثابت قدم رکھے۔ (نامہ نگار)

بنگال میں چند روز ہوئے جو دو افسران پولیس انارکسٹوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے سنا گیا ہے کہ ان کے پس ماندگان کی پرورش کے لئے [illegible] گورنمنٹ تجویز کر رہی ہے۔ پولیس گزٹ [illegible] ہے کہ بنگال میں پولیس کی تعداد [illegible] کرنی چاہئے کیونکہ ایسی وارداتوں سے لوگ سخت خوفزدہ ہو رہے ہیں۔

صومالی لینڈ [illegible] بقول [illegible] پوسٹ کپتان [illegible] صومالی لینڈ کے [illegible] کے کانسٹیبلری مقرر ہوئے ہیں۔ [illegible] مذکور المضاعف کیا جائے گا۔

شیر درخت۔ [illegible] نامی ملک جنوبی امریکہ میں ایک ایسا درخت ہے جس میں سے گائے کے دودھ کی مانند شیر نکلتا ہے۔ اس لئے اس کو دودھ کا درخت کہتے ہیں۔ یہ درخت بلندی میں [illegible] ہوتا ہے اور اس کا پھل کھانے میں [illegible] لذیذ ہے۔ ایک انگریز سیاح [illegible] سمندر کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے جزیرہ اٹلانٹک میں [illegible] جہاں سے اس نے اس درخت کی کیفیت قلمبند کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اس کو پیٹ بھر کر پیتے ہیں اور میں نے بھی اس درخت کا دودھ چائے میں استعمال کیا ہے۔ بالکل کچھ فرق نہیں ہے۔

سلطانی تحفہ۔ بمبئی کی جامع مسجد کو جلالۃ الملک سلطان المعظم کی طرف سے جدید ترکی قونصل جنرل ہز ایکسلنسی خلیل خالد بے نے ایک قالیچہ نذر کیا۔

حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کے بیٹے پر جو الزام اغواء عورت کا لگایا گیا تھا۔ فرد جرم کے بعد صفائی کے گواہ گذر رہے ہیں۔ لڑکا اگر بیگناہ ہے تو خدا اسے بری کرے۔ آمین

موٗمیائی

یہ موٗمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو۔ اکسیر ہے۔ دو یا چار دنمیں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغکو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنیسے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو کافور کرتا ہے۔ مرد عورت بچہ۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے

قیمت: فی چھٹانک عہ۔ ادہ پاؤ [illegible] پاؤ بھر [illegible] محصولڈاک وغیرہ [illegible]

پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ [illegible] امرتسر

تازہ شہادت

جناب عبد الرشید صاحب [illegible] اشتہاری ادویہ کا اعتبار [illegible] موٗمیائی [illegible] آزمائش [illegible] فائدہ ہوا [illegible]

جناب محمد حسین صاحب [illegible] بہت فائدہ [illegible] استعمال [illegible]

جناب عبد المجید صاحب [illegible] موٗمیائی [illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible] موٗمیائی [illegible] بہت فائدہ [illegible]

نیا رنگ ڈھنگ

نہایت مفید کتابیں

بتایا بیج انہ اگر آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بیکاری۔ بے روزگاری مفلسی سے تنگ آگئے ہیں۔ ملک کی ضروری دستکاریوں صنعتوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے **تجربات وطن** منگائیے۔ اسمیں دیسی۔ طبی انگریزی۔ سادہ بال اڑانے کے صابون بنانے کی نسخہ جات عطریات۔ خوشبودار تیل۔ خضاب سیاہی چوس۔ کاغذی اور ہر قسم کے بٹن۔ موم بتیاں۔ مہریں۔ ربڑ دیا سلائی وغیرہ صنعتوں کے نسخہ جات معہ ترکیب دیئے گئے ہیں۔ اسکی قیمت عہ رعایتی ...

چشمۂ حیات وہ احباب جو جلق۔ جریان۔ سرعت احتلام اور نامردی جیسی مہلک امراض میں مبتلا ہوں۔ اور ادویہ پر صدہا روپے صرف کر چکے ہوں۔ وہ اس کتاب کا مطالعہ فرما کر اپنا علاج آپ کرلیں۔ اسمیں مذکورہ بالا امراض کی نئی اور پرانی کامل و مفصل تحقیقات۔ ان کے اسباب۔ علامات اور نتائج سلیس اردو میں درج کرکے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے حکیموں اور قابل اثر اخبارات کی رائے ہے کہ یہ کتاب مذکورہ بالا امراض سے مریضوں کیلئے فی الواقعہ چشمۂ حیات ہے۔ رعایتی قیمت ۶؍

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ ہندوستان کو سلف گورنمنٹ (خود مختار حکومت) کب اور کسطرح حاصل ہوگی۔ خود مختاری حکومت کے کیا قواعد ہیں۔ ان ذرایع کا مفصل ذکر ہے۔ رعایتی قیمت ۵؍

سیر دیہات یا زمینداروں کی ذلت وادبار کی داستان اسمیں ایک زبردست اور موثر پیرایہ میں زمینداروں کی موجودہ ذلت وادبار کے مفصل اسباب دکھانے کی ذیل میں ان پر تباہ کن مشترکہ رذیل و قبیح خارج از اسلام رسومات کے دور دورہ۔ چالاک سود خواروں بنیوں کے ہتھکنڈوں مقامی سرکاری اہلکاروں کے خلاف قانون مظالم۔ لوٹ کھسوٹ۔ سرکاری ٹیکس۔ مال مستقل فیس۔ سوالی فیس وغیرہ کی گرانباری۔ انکی جاہلانہ بے بسی و ذلت کی مفصل تشریح کرنے کے علاوہ گورنمنٹ سے اور ملک سے ہمدردی و اعانت کی التجا کی گئی ہے۔ ہر ایک زمیندار کے ہاتھ میں خصوصیت سے اسکا ہونا ضروری ہے۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ایکہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے تیرہ سو مصایب میں مبتلا ہے۔ اور عیسائیت کے اسلام پر ہمہ گیر مادی و روحانی حملہ۔ انکے اسباب۔ امکانات اور نتائج پر پُر زور و مدلل بحث کیگئی ہے۔ کسی محب قوم و مذہب و فہیم دل و دماغ کو اسکی مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ: **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر۔ ڈاک کٹہ گھنیاں**

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور ومعروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ کے بامحاورہ درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے چھ جلدیں تیار ہیں۔ جلد اول سورہ فاتحہ وبقرہ قیمت عہ۔ جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونسار قیمت عہ۔ جلد سوم۔ سورہ مایدہ۔ انعام واعراف عہ۔ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۲؍ پارہ عہ۔ جلد پنجم تا سورہ فرقان عہ۔ جلد ششم تا سورہ یسین قیمت عہ۔ چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک عہ

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت معہ محصولڈاک عہ۔

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ آریوں کی تردید کو مقابلہ۔ قیمت ۱ر

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید قیمت ۱ر

سوامی دیانند کا علم وعقل۔ ۱ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید ہے۔ ۲ر

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے لکھے گئے ہیں۔ ان کو جمع کیا گیا ہے ۴ر

الہامی کتاب۔ ویدا ور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

حق پرکاش۔ ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل ومدلل جواب ۸ر

ترک اسلام۔ مہاشہ دھرمپال (آریہ) کے تخیل اسلام کا دندان شکن جواب۔ قابل دید ۴ر

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردوخوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہوسکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ ۶ر

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۱ر

تہذیب۔ ہندوں کے فرائض ۱ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور ومعروف مناظرہ جو نگینہ میں ہوا ۴ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام

عبدالغفور (آریہ) مہاشہ دھرمپال۔ جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسایل کا بیان۔ ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت۔ ۳ر

اسلام علیکم۔ اسلامی احکام سلام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ ۱ر

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات۔ بچوں کو بہت مفید ہے۔ ۱ر

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلایل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش وفلاح رعایا ہے۔ ۴ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ متعلق بیاہ وشادی کی تردید۔ اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۲ر

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسایل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان۔ قیمت صرف ۱ر

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت ورسالت مسیحیت ومہدویت کی زبردست پیشگوئیوں اور معرکۃ الآرا الہاموں کی لاجواب تکذیب ۵ر

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید۔ ۴ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے۔ یا حادث۔ آریوں کی تردید قیمت صرف ۱ر

منیجر دفتر اہلحدیث۔ امرتسر۔

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر جان گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب نے امرتسر سے شایع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ
اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲ جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک جلد واپس کیجائیگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ مگر ناپسند مضامین بغیر محصولڈاک آنے پر واپس نہ ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
روساء و جاگیرداران " [illegible]
عام خریداران سے " [illegible]
" " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر و مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

انجمن نعمانیہ لاہور کا عقائدنامہ

ہمارے ناظرین کو اطلاع ہوگی کہ لاہور میں ایک انجمن بہت پرانی ہے جسکا نام انجمن نعمانیہ ہے آجتک تو یہ انجمن اپنے محدود کام (مدرسہ وغیرہ) میں مشغول تھی۔ لیکن اب دفعۃً اسکے ممبروں نے کچھ ترقی کرنیکا ارادہ کیا۔ مگر انکو ایسی ترقی منظور نہیں جو غلط مبحث کیطرح غیر مسلم اعتقادوں کو بھی شامل ہو۔ اسلیے انہوں نے اپنا ایک عقائدنامہ رسالہ کیصورت میں چھاپ کر مع ایک خط کے خاص خاص لوگوں کے پاس بھیجا ہے۔ اسکا نام ہے "عقائد اہل سنت والجماعت" خط میں لکھا ہے:۔

"جو صاحب ان اعتقادات پر دستخط کر دینگے وہ انجمن نعمانیہ ہند کے ممبر تصور ہونگے۔ تاکہ تمام ہندوستان میں ایک مجموعی طاقت حاصل کریں"

ہم اس عقائدنامہ پر شاید کوئی ریویو نہ کرتے۔ بلکہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود پر عمل کرنے کو یہ سمجھتے کہ ہر ایک کو اپنے عقائد بنانے اور رکھنیکا اختیار ہے۔ مگر بانیان عقائدنامہ نے ایک جگہ خواہ مخواہ ایک لفظ لکھکر ہم کو اسمیں دخل دینیکا موقع دیا۔ کتب فقہ پر اعتقاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ان کا خلاف بدعوی عمل بالحدیث بدون منصب اجتہاد یقیناً گمراہی میں قدم رکھنا ہے" صفحہ ۱۲

چونکہ عمل بالحدیث کے لفظ سے جماعت اہلحدیث کی طرف اشارہ ہے اسلیے ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ ان عقائد پر تھوڑی سی گفتگو کریں۔

اجمالی نظر تو ہماری یہ ہے کہ یہ عقائدنامہ اپنی غرض کے لحاظ سے بالکل بیکار اور بہت طول طویل ہے۔ جسمیں مدعا بہت کم اور الفاظ بہت زیادہ بالکل استاد کے قول کا مصداق ہے۔

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کیلیے

خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں۔

ہر کس مصلحت خویش نکو میداند

ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ عقائدنامہ قرآن و حدیث کے خلاف ہونیکے علاوہ منصب تقلید کے بھی مخالف ہے۔

اس عقائدنامہ میں ایک باب خاص تقلید کا بھی ہے جس میں دفعہ اول یہ ہے:۔

"تمام انسان جو درجہ اجتہاد سے بے بہرہ ہیں تمام احکام فرعیہ غیر منصوصہ قطعیہ میں تقلید مجتہد پر مامور ہیں"

اس دفعہ کے ساتھ آخری دفعہ بھی ملالیں جو یہ ہے:۔

"کسی غیر مجتہد کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلق احکام فروعی مرویہ کتب حدیث پر عمل کرے" صفحہ ۱۳

یہی انجمن کا اصول جو بالکل اصول فقہ کے مطابق ہے۔ صاحب مسلم الثبوت فرماتے ہیں:۔

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ لا غیرہ

مقلد کا اعتماد صرف اپنے امام کے قول پر ہوتا ہے اپنے ظن پر نہیں۔ یعنی مقلد اپنی تحقیق پر عمل نہیں کر سکتا تا وقتیکہ اس کے امام کی تحقیق سے مطابق نہ ہو۔ بلکہ ہر مسئلہ میں اپنے امام پر بھروسہ کرے۔

اس اصول کو ملحوظ رکھکر اس عقائد نامہ سے ہم چند باتیں پیش کر کے دریافت کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے اپنے امام کا قول دکھا دیں۔ عقائد نامہ کے [illegible] جو لکھا ہے یہ ہے۔

"مع ہذا بہت علوم اولین و آخرین آپ (علیہ السلام) کا علم اعلیٰ و اکمل ہو۔ اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسماء حسنیٰ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعۃ و احوال سعداء و اشقیاء و علم ما کان و ما یکون پر آپکا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکیہ سے آپکا علم اشمل و اکمل ہے۔ علم الٰہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

(۱) علم الٰہی غیر متناہی بالفعل و مطلق ہے اور حضور کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوہ اور محاط ہے

(۲) علم الٰہی بلا واسطہ و وسائل ازلی و ابدی ہے اور آپکا علم بواسطہ وحی و الہام۔ کشف و منام و [illegible] مقدسہ حادث ہے"

یہ سب کچھ مدلل اعلیٰحضرت بریلوی (مولوی احمد رضا خاں) کی تصنیفات سے ماخوذ ہے۔ مہربانی کر کے اپنے امام کے قول سے اسکا ثبوت دکھا دیں۔ جیسے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] واجب الاطاعت لکھا ہے۔

اس سوال کے جواب میں ہم کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرنا مجتہد کا کام نہیں۔ آپ لوگ چونکہ مجتہد نہیں ہیں بلکہ مقلد ہیں ورنہ مقلد کیوں ہوتے لہٰذا آپکا فرض ہے کہ اپنے اس دعوے پر صرف اپنے امام کا قول پیش کریں اور اگر آپکو امام کا قول نہ ملے تو ہمارا دوستانہ مشورہ قبول فرماویں کہ جس عقیدہ پر امام ہمام سے روایت نہ ملے اس دعوے کو (اعتقاد ہو یا عمل) بالکل چھوڑ دیں آپکے لئے بس یہی کافی ہے کہ پوری طور سے اپنے امام کے ماتحت ہو رہیں۔

اب ہم ذرہ تفصیل سے بتلاتے ہیں کہ اس عقائد نامہ میں کہاں تک سمجھ سوچ کر کام لیا گیا ہے۔

اعلیحضرت بریلوی پر جو ہمارا دوسرا اعتراض ہے یہ ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علم غیب کے قائل ہیں۔ حالانکہ واقعات صحیحہ صاف بتلا رہے ہیں کہ حضور کو فلاں واقع معلوم نہ ہوا۔ پھر علم غیب کیسے؟ تو حضرت موصوف نے یہ الفاظ ایجاد فرمائے جو انجمن نعمانیہ کے عقائد نامہ میں نقل ہیں۔

"آخر عمر شریف تک آپکا علم محیط ہو چکا ہے"

مطلب یہ ہے کہ جتنے ایسے واقعات آپکی عمر شریف میں پیش آئے جنکو مخالفین علم غیب کی تردید میں پیش کرتے ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام کا قصہ۔ ان کے معلوم نہ ہونے کا قصہ۔ زہر خوری کا قصہ۔ یہ سب زندگی کے واقعات ہیں۔ آخر وقت تک حضور علیہ السلام کا علم تام اور محیط ہو گیا تھا۔ آیت قرآنی وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ بھی انہی دنوں کی ہے۔ بس اب تو مخالفین کا منہ بند ہو گیا۔

لطیفہ۔ ایک شاعر کسی سرائے میں اترے وہاں کی بھٹیاری بڑی لڑاکی اور بد زبان تھی کوئی شریف مسافر اس سے بچکر نہ جا سکتا تھا۔ صبح ہوتے ہی لڑائی شروع۔ شاعر صاحب کو لوگوں نے کہا آپ کہاں پھنس گئے۔ یہ تو [illegible] کسی کو بغیر گالی گلوچ کے جانے نہیں دیتی۔ شاعر نے کہا۔ اچھا دیکھیں گے۔ آخر یہی لڑائی شروع ہوئی حسب دستور بھٹیاری نے گالیوں کی بوچھاڑ شروع کی۔ شاعر صاحب نے کہا۔ بھٹیاری بی! سن جو گالی تیرے جی میں آئے دے لے۔ تم جو دو گی میں نہ دونگا۔ یہ معاہدہ ہوا اور شاعر صاحب نے کہا دیکھ آسمان و زمین۔ پورب پچھم۔ اتر دکھن کی سب گالیوں کا ایک گالا بنا کر میں نے تجھکو دیا۔ بھٹیاری بیچاری ہکا بکا [illegible] ماں بہن کو یاد کرتی جو گالی دے دی شاعر صاحب کہدیں۔ یہ بھی اسی میری گالے میں آ چکی ہے۔

ٹھیک اسی طرح بریلوی اور لاہوری نعمانیوں نے یہ بات پیدا کی کہ مخالفوں کیطرف سے جتنے واقعات پیش کئے جاویں ان سب کی بابت یہی ایک جواب کافی ہے کہ یہ اس وقت کا واقع ہے جس وقت تک حضور کا علم ناقص تھا فاندفع ما اورد۔

مگر ان حضرات کو یہ یاد نہ رہا کہ مخالفین بھی بات کی تہ تک پہنچنے والے ہیں انکو وہ واقعات بھی یاد ہیں جو قیامت کے روز پیش آئینگے۔

حضور علیہ السلام قیامت کے روز اپنی امت کو وضو کے نشانوں سے پہچان کر کہیں گے یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ مگر چونکہ وہ بدعتی ہونگے۔ فرشتے عرض کرینگے۔

فانک لا تدری ما احدثوا بعدک

آپکو معلوم نہیں انہوں نے آپکے بعد کیا کیا بدعتیں نکالی تھیں۔ اس روایت سے صاف ثابت ہے کہ حضور کو جملہ واقعات کا علم نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا۔

علم الٰہی اور علم نبی میں یہ جو فرق بتلایا ہے کہ علم الٰہی غیر متناہی بالفعل ہے اور علم نبی متناہی بالفعل ہے۔ ممبران انجمن نعمانیہ کا مطلب اس سے یہ ہے کہ حضور کا علم جملہ واقعات سے متعلق ہے اور الٰہی علم ان واقعات کے علاوہ ان امور سے بھی متعلق ہو سکتا ہے جو واقع نہیں۔ اس لئے علم الٰہی بہ نسبت علم نبی کے زیادہ فراخ اور وسیع ہے۔ مگر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ علم الٰہی غیر متناہی بالفعل ہے تو کیا علم الٰہی بھی غیر متناہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اپنی علم کو غیر متناہی جانتا ہے یا متناہی۔ غیر متناہی جانتا ہے تو جہل لازم آئیگا کیونکہ غیر متناہی وہ ہے جسکی حد معلوم نہ ہو [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر متناہی جانتا ہے تو اسکو غیر متناہی کہنا کذب ہے۔ غرض دونوں علموں میں فرق نہ رہا۔ یہ تو ہے عقلی بحث اب منقولی سنئے!

اگر آنحضرت علیہ السلام کو جملہ واقعات کا علم حاصل ہے تو فقہاء حنفیہ نے کیوں لکھا ہے!

"اگر کوئی نکاح میں کہے" خدا و رسول را گواہ کردم کافر شود (شرح فقہ اکبر۔ قاضی خاں۔ [illegible])

اسکی وجہ یہی صاف بتلاتی ہیں کہ خدا تو غیب دان ہے۔

رسول کو غیب دان جاننا کفر ہے۔

مگر ہمارا تو وہی ایک سوال بس ہے کہ بحیثیت مقلد ہونے کی انجمن نعمانیہ کوئی بات نہیں کہہ سکتی۔ جبتک اپنے امام کا قول سند نہ لائے۔ اگر ایسا نہ کریگی تو دعوے تقلید اسکا باطل ٹھیریگا۔ پس وہ ذرا سوچ سمجھکر قدم رکھے ؎

من آنچہ شرط وفا بود ۔ با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

نوٹ ۔ عرصہ دو سال کا ہونے کو ہے انجمن نعمانیہ میں اسی مسئلہ علم غیب پر میرا مباحثہ ہوا تھا۔ جو ناتمام رہا تھا جسکے آخر میں منشی محرم علی صدر انجمن ہذا نے لکھدیا تھا کہ آئندہ کوئی تاریخ مقرر کر کے مباحثہ کیا جائیگا۔ اس کے بعد کئی ایک دفعہ یاددہانی بھی کیگئی۔ افسوس ہے نہ صدر صاحب نے نہ ان کی نہ سکرٹری صاحب نے ۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ایفائے عہد کریں ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها الا يدوم لها عهد

مجلس مولود کے متعلق بھی خاص ہدایت کیگئی چنانچہ لکھا ہے۔

"آپ (علیہ السلام) کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی۔ آپ کی حدیث فضائل اور نام مبارک سنتے وقت لازم اور ضروری ہے۔ پس انہیں باتباع سلف مسلمانوں میں جو مباح وجوہ تعظیم مروجہ ہر ملک ہوں انکا بوقت ذکر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے۔ پس انکا انکار روش سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد تعصب ہے"

اہلحدیث ۔ حیرانی ہے کس شان سے بولکھا لکھے ہیں گویا خود شارع حکم دیتا ہے جسپر کوئی سوال نہیں ہوسکتا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔

اچھا صاحب! قرآن و حدیث سے استدلال کرنا تو مجتہد کا کام ہے۔ اسلئے ہم آپکو قرآن و حدیث کی تکلیف نہیں دینا چاہتے ۔ مہربانی کر کے اتنا بتلادیں کہ آپ کے امام ہمام نے جنکی آپ تقلید کرتے ہیں اس بارہ میں کیا حکم دیا ہے۔ سخت حیرانی ہے کہ مسلمان کہلا کر مقلد بنکر بھی کسی انسان کو جرأت ہو کہ از خود قیاس سے کوئی کام کر سکے۔ جبتک کہ رسول یا امام سے اجازت حاصل نہ کرلے۔ غور کیا جائے تو یہی فساد کی جڑ اور ساری خرابیوں کی بنیاد ہے جو ایک تابعدار امتی یا امام کا مقلد ہو کر اپنے قیاس اور خیال سے مسائل استنباط کرے اسلئے کہ جب امتی یا مقلد کو محض قیاس سے کسی فعل کے جاری کرنے کی اجازت ہوگی۔ زید جو کچھ کہیگا تو عمر کچھ ۔ بکر کچھ کہیگا تو خالد کچھ ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہوتا ہے۔ خدا رحم کرے اس شخص پر جو اس فساد کو مٹا کر سب کو یہی سکھاوے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

شیخ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزا بر مصطفےٰ

بانیان عقائد نعمانیہ کیا جرأت ہے کہ قیام مولود کو سلف کا فعل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ انکی معتبر کتابوں میں سلف کے معنی صحابہ ۔ تابعین کے لکھے ہیں ملاحظہ ہو شامی مصری جلد صفحہ)

کیا انجمن نعمانیہ کے معزز ممبران ہمکو بتا سکتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین یا وسیع معنے میں تبع تابعین میں سے کوئی ایک بھی قیام مولود کرتا تھا؟ اگر نہیں تو پھر کیوں اسکو سلف کا فعل کہا گیا۔ انا للہ

اس عقائد نامہ کو ہم ایک معنے سے بڑی مسرت کے ساتھ دیکھتے ہیں کیونکہ اس سے ثابت ہوگا کہ ہندوستان میں کتنے لوگ ان معنے سے اہل سنت و الجماعت ہیں۔ امید ہے ممبران انجمن نعمانیہ انکے اسمائے گرامی کی مفصل فہرست شائع کرتے رہینگے۔

علم الفقہ :۔ علم فقہ کی حقیقت اور اس کے متعلق دلچسپ بحث ۔ قیمت ۲/ر

منیجر

امام الدین کوٹلوی کی غلطی

اخبار الفقہ ۵ مئی و ۲۶ مئی میں کوئی صاحب امام الدین حنفی کی ایک تحریر "بنارسی کی کجروی" کی سرخی سے میرے پرچہ السعید کے جواب میں شائع ہوئی ہے جسمیں امور بدعیہ و شرکیہ کی بزور تائید کیگئی ہے اور خالص توحید کی خاصی تردید۔ ایسے لوگ بھی اسلام کے مدعی ہوں تو تعجب ہے۔ بقول ؎

گر مسلمانی ہمین ہست کہ حافظ دارد
وائے گر پس امروز بود فردائے

آپ فرماتے ہیں کہ "اسوقت ہر ادنی و اعلی مجتہد بن بیٹھا ہے۔" سچ ہے کہ فرقہ مقلدین جنکے یہاں اجتہاد کا دروازہ مدتوں سے بند ہے آج وہ بھی مجتہد بنکر قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اور اپنے امام اعظم علیہ الرحمۃ کو یاد بھی نہیں کرتے کہ اس میں ان کا کیا فرمان ہے؟ آپ لکھتے ہیں "کیا توحید اسی کا نام ہے کہ خدا کو مستجمع جمیع صفات کا مان لیا جاوے۔ رسولوں کو جاننے کی ضرورت نہیں؟"

اے جناب! رسولوں پر ایمان لانا تو مفہوم رسالت ہے توحید تو اسی کا نام ہے کہ خدا کو ایک جاننا۔ آپ نے ایک ہی مصرع کیوں ذکر کیا ہے؟ کہ ؎

اصل دین آمد کلام معظم داشتن

دوسرا کیا آپنے ہماری طرف سے نہیں سنا ہے؟

پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

آپ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کے دربار میں ایک عاجز بندہ ہونا خلاف ادب ٹھیرایا ہے اور آپکی شان والا شان میں جو آیات وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ الخ اور مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ اور إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ الخ اور اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ الخ وغیرہ ذکر کیا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں لیکن باوجود ان سب صفات عالیہ کے آپ خدا کے دربار میں بیشک ایک عاجز بندے ہیں جسپر خود آیات قرآنیہ شاہد عادل ہیں۔ ملاحظہ ہوں قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اور قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا

وَّلَا رَشَدًا قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا (سورہ جن) یعنی میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ میں تمہارے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں مجھے خدا کے سوا کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ وغیرہ آیات قرآنیہ پڑھو فرمائیے اور بتلائیے کہ خدا کے فرمان کو مانا جاوے یا آپ کے قول کو۔ تعجب ہے کہ ایسے آیات بینات کے ہوتے ہوئے اُس سے رُوگردانی کیجاتی ہے۔ اوپر سے دوسری کو الزام کجردی؟ سبحان اللہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا آپ کی تحقیر توہین ہے جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو یہ الزام آپکا قرآن پر ہے اور خدا پر۔ اس میں غیر مقلدین کا کیا قصور؟ آپ قرآن پاک سے اُن آیات کو نکالدیں چلئے فیصلہ ہو جائے۔ آگے آپ فرماتے ہیں کہ حضور میں بعطائے الٰہی ایسی صفت موجود تھی جسکی رُو سے آپ سے مدد مانگنا جائز ہے اور یہ صفت ملزوم عبدیت ہے۔

کیا خوب! یہ عجیب منطق ہے کسی کی مشکلات کو رفع کرنے کی صفت آپ میں ہونا پہلی دلیل سے ثابت تو کیجئے۔ حالانکہ قرآن مجید اس سے صاف انکاری ہے ملاحظہ ہو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا یہ بھی عجیب طریق استدلال ہے کہ دعویٰ ایک اپنی طرف سے فرضی گھڑا جائے اور اُسپر دلیل خارج از قرآن (یعنی شفاء السقام وغیرہ) سے پیش کیجاوے۔ باوجودیکہ قرآن میں اُس کی کافی تردید موجود ہے۔ سچ ہے ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

آگے فرماتے ہیں کہ انبیاء کو بشر کہنا کفار کا کام تھا اسی لئے وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ اور اسپر چند آیات ما انت الا بشر مثلنا وغیرہ پیش کی ہے۔ لیکن افسوس یہ ثابت نہ کر سکے کہ آخر عذاب محض انکی انبیاء کو بشر کہنے کی وجہ سے آیا۔ نیز کوئی ایسی آیت قرآن پاک کی نہ پیش کی کہ جسمیں اُن کفار کے اس قول کی تردید کیگئی ہو۔ اور کہا گیا ہو کہ انبیاء بشر نہیں ہیں۔ فرشتہ ہیں یا خدا۔ باوجود اس کمزوری کے دعوے اس قدر لمبا چوڑا کیا کہ سبحان اللہ۔ اور آپ نے آیت قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا کی عجیب تاویل یہ کی ہے کہ اسمیں مطلق ملکیت کی نفی نہیں ہے۔ یہ تاویل تفسیر الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ نہیں تو کیا ہے۔ آپ کو نہیں معلوم کہ اس آیت میں ہر قسم کے نفع ونقصان کی نفی ہے۔ کیونکہ نکرہ تحت میں نفی کے عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ تو پھر ملکیت مطلق کیسی اور مستقل کیسی؟ للہ کچھ تو غور کیجئے۔ اور اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ کو ان شاء اللہ کہنے پر محمول کرنا بدیہی البطلان ہے۔ نہ تو آیت کا شان نزول اسکا مؤید ہے نہ مفسرین سے کوئی اسکا قائل ہے۔ یہ ایجاد بندہ محض گندہ ہے۔ اور آیت مَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ سے اختیار ضرر کا ثبوت دینا بالکل غلط ہے۔ اختیار اور شئ ہے اور جزاء اعمال اور۔ دونوں میں فرق نہ کرنا عدم تفکر کا نتیجہ ہے۔ اور آیہ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ الخ سے اختیار نفع کا ثبوت باطل ہے اس لئے کہ آپ درحقیقت واضع اِصر (بوجھ) نہ تھے بلکہ سبب وضع تھے۔ اصل واضع اِصر تو ذات خدا ہے جو مقنن قانون ہے۔ فافہم اور خدا کے سوا غیر کے رازق ہونے کی دلیل میں آیت وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ پیش کرنا غلط ہے۔ کیونکہ مولود لہ کا رازق تو خود خدا ہے پس اُس خدا کے دئیے ہوئے رزق سے مرضعہ کو مولود لہ بطور اجرت کے دیگا۔ واین ھذا من ذالک۔

حضرت ابوسعید کا اپنے غلام کو مارنا اور اُس غلام کا دوہائی دینا پہلی خدا کی دوسری رسول کی بابت پرچہ السعید میں لکھا گیا تھا کہ اُس (غلام) کو خوب معلوم تھا کہ اب یہ (ابوسعید) آپ کو دیکھکر ضرور رک جائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسپر آپ دُرافشانی فرماتے ہیں کہ پہلی (خدا کی) دوہائی پر اُنکا نہ رُکنا اور دوسری (رسول کی) دوہائی پر فوراً باز آجانا۔ پھر آپ کا اُس غلام کو مشرک نہ کہنا" (تا آخر)۔

اے جناب! یہ ساری باتیں تو جب قابل سماعت ہوں کہ آپ یہ ثابت کر دیں کہ ابوسعید نے خدا کی دوہائی سنکر بھی مارا اور اسوقت یہ البتہ کہا جاسکتا ہے کہ خدا کی دوہائی کی یہ لاپرواہی؟ حالانکہ آپنے مصنف عبدالرزاق سے حسن بصری کی جو روایت نقل کی ہے اُس میں کہیں بھی یہ مذکور نہیں کہ ابوسعید نے غلام کے اعوذ باللہ کہنے کے بعد بھی اُسکو مارا۔ بلکہ واقعہ یوں ہے کہ غلام نے جیسے ہی اعوذ باللہ کہا تھا اُسکی نظر آپ پر پڑی فوراً اُسی وقت اُس نے اعوذ برسول اللہ بھی کہدیا۔ چونکہ یہ دونوں دوہائیاں آناً فاناً یکے بعد دیگرے ہوئیں۔ ابوسعید نے ہر دو کے لحاظ سے فوراً ہاتھ روک لیا۔ اس کو شرک سے کچھ واسطہ نہیں۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ دنیا میں کسی کی مشکل کشائی کر سکتے تھے نہ قیامت میں کرینگے مگر شفاعت کہ خدا کے حکم سے کرینگے۔ اور اس سے آپکی شان والا شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ سمجھنے کو فہم اور غور کرنے کو دماغ چاہئے۔ ورنہ جو تقویۃ الایمان کو غیر مقلدوں کا قرآن کہے اور مثنوی مولانا روم کو اپنا (مقلدوں کا) قرآن سمجھے۔ اُسکی عقل کے کمال کا کیا کہنا ہے؟ میں نے السعید میں آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ الخ کے ذیل میں لکھا تھا کہ خدا کا قانون ہے کہ انبیاء کی موجودگی میں اُن کی قوم پر عذاب نہیں آتا۔ جبتک کہ وہ وہاں سے کہیں ٹل نہ جاویں۔ اسکا مطلب صاف تھا کہ پہلے انبیاء اپنی مخالف قوم وملک کو چھوڑ کر باہر نکل جاتے ہیں تو اُس قوم پر عذاب آتا ہے۔ معترض صاحب اپنے زعم میں اسکے مخالف ایک روایت صحیح مسلم کی لاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب خدا کسی امت کو نبی کی زندگی میں ہلاک کرنا چاہتا ہے فاھلکھا وھو ینظر یعنی اُس نبی کی نظر کے سامنے ہلاک کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہلاک شدہ لوگوں کی حالت اور انجام انبیاء کو دکھلا دیتا ہے۔ آپ نے خیریت سے اسکو میرے معارض سمجھا۔ حالانکہ یہ میرا مؤید ہے کیونکہ اسکا مطلب صاف ہے کہ بوقت عذاب انبیاء وہاں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر بعد عذاب کے عبرت کے لئے جا کر منظر کا نظارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا ہی تھا فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ۔ علاوہ بریں اس توجیہ لاطائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دافع البلاء ہونا کیونکر ثابت ہو گیا۔ اور آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔ پر آپ فرماتے ہیں کہ اس میں عذاب کا مستحق ہی کون ہے سبحان اللہ سنئے! وہ گنہگار لوگ کہ جبتک انہوں نے استغفار نہیں کیا تھا۔ عذاب کے مستحق تھے اور بعد استغفار

سکے اپنے فعل (استغفار) کیوجہ سے عذاب سے بچ گئے
توکیا وہ ان معنوں میں دافع البلاء نہیں ہوئے - اگر نہیں
ہوئے تو آپ بھی نہیں ہیں - آیت مذکورہ کا ہر دو جملہ
اور انکا تقابل ذرا قابل غور ہے پھر سے دیکھ لیں - میں نے
السعید میں چند مثالیں آپ کے تکلیفات کی پیش کی تھیں
جسپر لکھا تھا کہ آپ دافع البلاء ہوتے تو پہلے خود اپنے
سے ان بلاؤں کو دفع کرتے - اسکے جواب میں معترض نے
چند معجزات (بعض صحیح بعض ضعیف) پیش کئے ہیں -
اسکا جواب صاف ہے کہ یہ معجزہ آپکا من حیث نبوت
تھا نہ بوجہ دافع بلا ہونے کے - بینہما بون بعید فافہم
اور آیت حسبک اللہ اور واللہ یعصمک من الناس
میں وعدہ عصمت قتل سے ہے نہ آفات و تکالیف دنیاوی
سے - پس قدرت خدا پر آپکا اعتراض لغو اور مہمل ہے -
میں نے السعید میں آپکی پیش کردہ دو حدیثوں (جو خدا
کے سوا غیروں سے مدد مانگنے کے متعلق ہیں) کو ضعیف
لکھا تھا - آپ مجھ سے ضعیف کی تعریف پوچھتے ہیں -
ماشاء اللہ بڑا مشکل سوال ہے شرح نخبہ دیکھ لیجئے - اول
حدیث کے ضعیف ہونیکی دلیل میں کیا خوب لکھتے ہیں
کہ مسند بزار میں ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے مطلب
یہ کہ حدیث مرفوع ضعیف نہیں ہوتی - یہ اصول دانی
ہے سبحان اللہ - پھر نہ معلوم کہ حدیث ضعیف کیسی
ہوتی ہے؟ اور دوسری حدیث کے متعلق جو آپنے
یہ لکھدیا ہے کہ بعض علماء نے اس کو حسن کہا ہے - یہ بعض
وہی ہیں جو منقطع روایت کو بھی حسن کہدیتے ہیں - یہی
بعضیت اس کے ضعف کی دلیل ہے - کیونکہ ظاہر
ہے کہ جمہور محدثین اس کے موئد نہیں ہیں - چلئے آپنے
خودہی اسکا ضعف ثابت کردیا - یخربون بیوتہم
بایدیہم وایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار
اور آیت لاھب لک غلاما زکیا سے آپنے
جبرئیل کو واہب ولد اور خدا کا شریک ٹھیرایا ہے -
حالانکہ السعید میں بتلایا گیا تھا کہ اسکے قبل کا جملہ انما
انا رسول ربک میں لفظ رسول اس کے منصب
رسالت کو بتلاتا ہے - کہ وہ خدا کا پیغام انہیں لفظوں
میں مریم کو پہونچا رہے ہیں - نہ یہ کہ وہی واہب ولد ہیں
افسوس آپ اگلی آیت کے جملہ کو نہیں دیکھتے قال

ربک ھو علی ھین جو بتلا رہی ہے کہ واہب ولد خدا ہے
نہ جبرئیل - آپ نے یہاں لاتقربوا الصلوٰۃ والی مثل کو
سچ کر دکھایا کہ اسکو لے لیا اور وانتم سکاریٰ کو
چھوڑ دیا - افسوس اس کے بعد آپنے عبدالنبی وغیرہ ناموں
کی تائید میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے حالانکہ ہم نے
السعید میں اسپر مفصل بحث کی تھی - لیکن آپ اس مسئلہ
میں اگر ہماری مخالفت ہی رہینگے تو اختیار ہے کہ آپ اسکے
عبداللات وعبدالعزیٰ وغیرہ کی بھی اجازت دیدیں کیونکہ
مجاز تو بہرحال مجاز ہے - پھر سب مجازی ہی دنیا بنا لیجئے
بحمداللہ کہ مسئلہ شفاعت میں تو آپ مان گئے کہ اذن
ہونا علاوہ ہے منصب شفاعت کے - شفاعت کا اذن
آپ کو قیامت ہی کے دن ہوگا - جزاک اللہ خیرا -
باقی رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو ہماری
نظروں سے غائب سمجھنا اور درحقیقت آپکا زندہ رہنا
بہرحال آپ حیاۃ ان کا مصداق ثابت نہیں کرسکے
اسلئے کہ کاف خطاب کا ہے اور غائب (گو نظروں ہی سے
ہو) غائب ہی ہوگا - جو خطاب کا مقابل ہے - پس
دونوں ایک نہیں ہوسکتے - باقی رہا حیات نبی کا مسئلہ
یہ الگ قابل بحث ہے اور آیت انک میت وانہم میتون
سے نکات بھی غور کے لائق ہیں - ہمارا مقصود حیاۃ ان
کے مصداق) کو نہ آپ کی بزار کی روایت حل کرسکی -
نہ اسفندی وقسطلانی و زرقانی و تفسیر عزیزی کی عبارتیں
اعرابی کا قبر نبوی کے پاس آکر مغفرت چاہنا - وغیرہ
بے سند روایات ہیں اور آپ کے مال میں میراث نہ جاری
ہونا یہ آپ کے فرمان اور حکم کیوجہ سے تھا - لانورث
ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ - نہ اسوجہ سے کہ آپ زندہ
ہیں اگر یہی وجہ ہوتی تو حضرت فاطمہ کیوں میراث نہ ملنے
پر ناراض ہوتیں ؟ کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ ابا جان تو زندہ ہیں
پھر میراث کیسی ؟ ایسا ہی آپ کی ازواج سے نکاح کا
حرام ہونا اس لئے تھا کہ قرآن پاک نے اونکو ام المؤمنین
کہا تھا اور ماؤں سے نکاح حرام ہے اور وہ اصل مسئلہ
میں داخل نہیں ہیں - مردہ کے لئے محض صدقہ جائز
ہے نہ ایام کی تعیین کرکے دینا - ورنہ وہ تو بدعت ہوگا -
خواہ گیارہویں ہو یا کچھ اور - السعید کے ناظرین پڑھ چکے ہیں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی بابت

لکھا تھا کہ جو کام آپ کی وساطت سے ہوئے ان سب
سے اونپر آپ کا بااختیار ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ وہ
سب کام خدا کے اختیار سے ہوئے - اسپر معترض
نے سوا جھگڑا اونکی بنا دیئے کے اور کچھ نہ کیا ہاں صرف
یہ لکھا کہ اگر آپ سب کام خدا کی رہائی سے کرتے تھے تو
پھر آپ نے کہنے سے اذخر کیوں حلال کیا؟ اے جناب
وہ بھی خدا کے حکم سے تھا آپ چونکہ ابھی اسکو اپنے
طور سے فرمانے نہیں پائے تھے کہ عباس نے پیش از وقت
سوال پیش کردیا آپ تو فرما ہی رہے تھے آگے فرمادیا
الا الاذخر - نہ یہ کہ حضرت عباس کے کہنے سے حلال کیا
اور یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ آپ جو چاہتے خدا سے منوالیتے ورنہ
خدا نے تو آپکی بہت سی باتوں کو قبول نہیں کیا ہے - قرآن
مجید کا مطالعہ کیجئے - ان کان کبر علیک اعراضہم
الایۃ وغیرہ - اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حیث رسالت امر ربانی میں شرط سے ہے امر ربانی
میں تو یہ ہے کہ آپ کا حکم رد کردیا تھا اور فاحکم بینہم
بالقسط میں امر الہٰی کی وحی ربانی ہے اس کو
معلوم آپ نے وما ینطق عن الھویٰ کا مخالف کیوں کر
سمجھ لیا؟ اور آپ نے جس صحابی کو دو وقت نماز کی اجازت
بخشی تھی وہ باجماعت پڑھنے کی تھی - باقی نمازوں کی
اجازت دوسرے تنہا گھر پڑھنے کی تھی اور آپ کو
کنجیاں (وہ بھی خواب میں) مل جانے سے کل خزانوں
کا تصرف ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ اس سے اشارہ تھا
کہ اسلام تمام دنیا میں پھیلیگا - چنانچہ ہوگئی مال غنیمت
مسلمانوں کے ہاتھ آئی کیونکہ آپ دنیا کے منتظر
ہو گئے تھے - کاش معترض صاحب تحقیق کے واسطے
کوشش کرتے تو حق ظاہر ہوجاتا ورنہ تعصب کی
پٹی جو اسی طرح آنکھوں پر رہی تو لاکھ ارشاد ہوا
بیکار ہے - باقی اصل ہدایت تو خدا کے اختیار ہے
خدا نیک راہ کی توفیق بخشے - آمین -

(راقم مدیر السعید بنارسی)

اجتہاد و تقلید

دونو مضامین پر دلچسپ بحث قیمت ۲ ؍

منیجر اہلحدیث

نغمہ داؤدی

پرمیشور کی دوکان

پرمیشور کہتا ہے:۔

"تمہیں سب کاروبار سچائی کے مطابق کرنے چاہئیں تو مجھکو یہ چیز دے۔ میں تجھکو یہ چیز دونگا تو میری یہ چیز لے میں تیری یہ چیز لیتا ہوں۔ تو میری یہ چیز خرید کر میں تیری اس چیز کی قیمت تجھکو دوں" یجروید تیسرا ادھیائے منتر ۵۰۔

(خاکسار) پرمیشور بھی پرچون کی دوکان کرتا ہے جو لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ تو اس چیز کی قیمت مجھ سے لے اور میں تیری اوس چیز کی قیمت دوں۔ واہ واہ کیا وید کا خدا ہے جو دوکان بھی کھولے بیٹھا ہے پس جب کہ پرمیشور دوکانداری کرتا ہے تو اوس کی دوکان میں غلہ بھی ضرور ہوگا لہذا اوسکو بھی ملاحظہ کیجئے کہ کس کس قسم کا غلہ ہے:۔

"میرے چاول اور سانٹھی کے دھان میرے جو اور ارہر میرے اُرد اور مٹر میرے تل اور ناریل میرے مونگ میرے چنے ... میری کنگنی ... مکئی جوار ... گیہوں ... مسور ... ہوویں" یجروید اٹھارہواں ادھیائے منتر ۱۲۔

(خاکسار) اس منتر سے ثابت ہے کہ پرمیشور کے وہاں چاول۔ ارہر۔ اُرد۔ مٹر۔ مونگ۔ چنے کنگنی بھی اور مسور بھی دوکان میں موجود ہیں چونکہ بالاطلاقیہ قیمت کے لین دین پر دی اور لی جاتی ہے پس ثابت ہو گیا کہ پرمیشور سب غلہ اپنی دوکان پر فروخت کرتا ہے پس جبکہ پرمیشور دوکانداری کرکے استفادہ حاصل کرتا ہے تو وہ کسکو کھلاتا ہے ممکن ہے کہ اوسکے بال بچے وغیرہ ہونگے لہذا اونکو بھی ملاحظہ کیجئے:۔

"اے سپہ سالار تو ہمارے نوزائیدہ بچے کو پانچ برس کے لگ بھگ عمر کے بچے کو سن رسیدہ بوڑھے کو۔ گائے بھینس بکری وغیرہ گھوڑے ہاتھی اونٹ وغیرہ بہت بار" یجروید سولہواں ادھیائے منتر ۱۴۔

(خاکسار) قطعی ثابت ہو گیا کہ پرمیشور کے بچے بوڑھے گائے بکری وغیرہ بھی موجود ہیں جن کے خرچ کیواسطے پرمیشور دوکان پرچون کھولے بیٹھا ہے۔ پرمیشور کیا ہے پورا کنبہ دار ہے۔ الغرض یہانتک تو پرمیشور کی دوکانداری ختم ہوئی اب غور کرو۔

پرمیشور کی اختلاف بیانی

ایک جگہ وید میں کچھ کہہ دیا اور دوسری جگہ کچھ۔ خیال کیجئے پرمیشور کہتا ہے:۔

"اے زمین کے مالک عالم انسان تو میرا کلیان کرنے والا دوست ہے۔ میرا اور تیرا سنسکار کیا ہوا جہان ہے تو اوس میں بیٹھ کر سب مقاموں کی اچھی طرح سیر کر۔ رات کے وقت دھوکہ سے دوسروں کا مال لوٹنے والے چور اور ڈاکو تجھ سے دور ہوں تو جانور کی مانند تیز رفتاری کو حاصل کرکے ان پاپیوں سے دور رہ۔ اس قسم کی کرپاؤں سے تو ہر ایک یجمان کے گھر یا دیش دیشانتروں کا بھرمن کر" یجروید ادھیائے ۵ منتر ۳۴۔

(خاکسار) اس منتر میں پرمیشور نے زمین کا مالک عالم انسان کو بتایا ہے۔ اب دیکھئے اسی یجروید کا دوسرا منتر کہ اوس میں پرمیشور خود اپنے کو زمین کا مالک بتاتا ہے۔

"اے تمام زمینوں کے مالک مقلب القلوب ویدوں کی پالنا کرنے والے دیوتوں کی رکھشا کرنیوالے روشنی دینے والے سکھ کے داتا۔ جگدیشور آپ ویدوں کی پرارتھناؤں کو سننے والے ہیں" یجروید ادھیائے ۳ منتر ۱۸۔

(خاکسار) اوپر کے منتر میں پرمیشور نے خود انسان کو زمین کا مالک بتایا اور دوسری جگہ کل زمینوں کا مالک اپنے کو بتایا کیا اس سے بڑھکر اختلاف بیانی ہو سکتی ہے کہ ایک جگہ انسانوں کو خوش کرنے کو کچھ کہدیا کہ سادہ لوح بہک جاویں کہ خدا نے زمین کا مالک ہمکو بنادیا اور پھر تھوڑی دیر کے اپنے آپ زمین کے مالک بن بیٹھے کیا ایسی کتاب یجروید جس میں سراسر اختلاف بیانی ہو خدا کا کلام اور الہامی کتاب ہو سکتی ہے توبہ۔ توبہ۔ اب اور ایک یجروید کا منتر دیکھئے کہ خود

نصف عورت اور نصف مرد

کی بولی بولتا ہے۔ جس کو دیکھکر کامل ایک گھنٹہ تک ہنسنے کو دل چاہتا ہے:۔

"اے خاوند میں زمین کی مانند ہوکر تیرے گلے میں کبھی بھی تیاگ نہ کئے جانے کی لائق جس دھرم کے بندھن کو باندھتی ہوں وہ تیرے لئے گرہن کرنے کی چیز ہو۔ میں عمر بھر کے لئے تیرے ساتھ رشتہ جوڑتی ہوں۔ اس کے بعد میں اور تو دونوں میں سے کوئی بھی اس عہد کی خلاف ورزی نہ کرے۔ جس طرح میں تیرے پدارتھوں کو بھوگتی ہوں اسی طرح تو میرے پدارتھوں کو بھوگ۔ اے نیک اور باعصمت عورت تو گرہ دھرم کے قواعد کا پالن کر۔ میں تیری لئے ہر ایک قسم کے پدارتھ بہم پہونچاتا ہوں" یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۶۵

(خاکسار) کیا عمدہ یجروید کا منتر ہے کہ کچھ تھوڑی سی بول چال خدا کی مثل عورت کے ہے کہ اے میرے خاوند میں تیرے ساتھ تمام عمر کو رشتہ جوڑتی ہوں اور کچھ منتر کی عبارت مردانہ بول چال میں ادا کی ہے کہ اے میری باعصمت عورت میں تجھکو ہر ایک قسم کے پدارتھ بہم پہونچاتا ہوں پس ثابت ہو گیا کہ نصف عورت ہے اور نصف مرد۔

خاکسار منشی محمد داؤد خاں سرائے ترین ضلع مرادآباد۔

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا قیمت ۲؍
مناظرہ فیروزپور۔ ۲ جون سنہ ۱۹۱۲ء میں بمقام فیروزپور جھرکہ ضلع گوڑگانوہ آریوں سے بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا قیمت ... منیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک ضروری سوال علماء اہلحدیث کی خدمت میں

خدمت شریف میں امام فن مناظرہ شیر پنجاب جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بارک اللہ فیہ کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اس کے بعد عرض یہ ہے کہ مجھکو ایک مدت سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ لفظ تقلید یا مقلد اچھا ہے یا برا ہے۔ قرآن وحدیث سے اس کی تحقیق کرنی چاہئے تو مینے اپنی طاقت کے موافق قرآن وحدیث میں بہت غور سے تحقیق کی۔ مجھکو کہیں اوسکی برائی نہیں ملی۔ بلکہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ لفظ مذکور اچھا ہے۔ برا نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے کلام میں خالص توحید وشعائر اللہ کے موقع پر قلائد کے لفظ کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں اسکا ذکر اچھے معنوں۔ اچھے موقعوں میں آیا ہے۔ یہانتک کہ ایک جماعت اصحاب کی۔ جب گلے میں تلواریں ڈالے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ہے۔ تو اون کا نام حدیث میں مقلدی سیوف موجود ہے۔ غرضکہ جو جانور زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالے کے نام پر قربان کیئے جاتے تھے جن کے گلوں میں قلائد ہوتے تھے۔ وہ سب مقلد تھے۔ اسی طرح جو انسان کہ اللہ تعالے کے نام پر قربان یعنے شہید ہوتے تھے۔ وہ سب مقلد تھے۔ بوجہ مقلدی سیوف کے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہلبیت اور اصحاب جو اپنے گلوں میں تلواریں ڈالتے تھے۔ وہ سب مقلد تھے۔ بوجہ تقلید سیوف کے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جو ہار تھا۔ اوسکا نام بھی حدیثوں میں قلادہ آیا ہے۔ تو جتنی بیویاں امہات المومنین اور اصحاب رسول اللہ کی بیویاں ہار پہنتی تھیں۔ وہ سب کی سب مقلدہ تھیں بوجہ تقلید ہار کے۔

پس ثابت ہوا کہ یہ ایک ایسا اچھا لفظ ہے۔ جو قرآن وحدیث میں ہر جگہ اچھے معنوں میں اچھے موقعوں میں مستعمل ہوا ہے۔ بخلاف دوسرے لفظوں کے۔ کہ وہ اچھے برے معنوں۔ اچھے برے موقعوں میں آتے ہیں۔ جیسے کہ اتباع اور اطاعت کے لفظ کہ وہ اللہ ورسول کی تابعداری میں۔ اور شیطان وغیرہ کی تابعداری میں آتے ہیں۔ پس میں نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں اور علماء راسخین اہلحدیث کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو لفظ تقلید کو برا سمجھا۔ اور اسکو بری جگہ برے معنوں میں استعمال کیا۔ اسپر آپ کے نزدیک قرآن وحدیث سے کیا دلیل ہے۔ آپ لوگوں نے تقلید سے اس قدر نفرت کی۔ کہ اہلحدیث کی یہی جز قرار دی۔ کہ وہ مقلد نہ ہو۔ اور تقلید کا نام ونشان باقی نہ رکھے۔ بلکہ آپ صاحبوں نے بعض موقعوں میں اوسکو بجائے شرک کے قرار دیا۔ میں بھی آپکے ساتھ اس میں شریک تھا۔ لیکن بعد تحقیق کے اوس سے رجوع کیا۔ اور واضح ہو کہ قرآن وحدیث میں بلا دلیل تابعداری کرنے کے مواقع میں لفظ اتباع واطاعت لایا گیا ہے۔ کسی جگہ بھی تقلید کا لفظ نہیں لایا گیا۔ ہاں اللہ ورسول کے سوا غیروں نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اور برے معنوں میں اوس کی اصطلاح مقرر کی ہے جسکو آپ لوگوں نے حجت قرار دی ہے۔ حالانکہ غیروں کی اصطلاح ہمارے لئے حجت نہیں ہوسکتی۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اونکا کلام مخالف اللہ ورسول کے ہو۔ تو ہم اہلحدیث ہوکر غیروں کی اطاعت بلا دلیل کیوں کریں۔ اہلحدیث کا مذہب ہے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

اسکا جواب میں اون علماء اہلحدیث سے چاہتا ہوں۔ جو اللہ تعالے سے ڈرتے ہیں۔ لہذا ثابت ہونے حق بات کے اپنی بات سے رجوع کرتے ہیں۔ اور تعصب نہیں کرتے۔

اور اگر قرآن وحدیث سے جواب ملگیا۔ تو میں اوسکو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کرونگا۔ اور اپنی تحقیق کو وسوسہ شیطانی سمجھونگا۔ اور اس سے رجوع کرونگا ورنہ اللہ تعالے کا شکر کرونگا۔ کہ اوس نے مجھکو اور میرے بھائیوں اہلحدیث کو ہدایت کی۔ اور حق بات کو قبول کرنے کی توفیق عنایت کی۔ اور میں اپنے بھائیوں اہلحدیث سے مکرر بہت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ کہ اس نئی بات کو دیکھکر غصہ نہ ہوں۔ کہ اس سے آدمی حق سے دور پڑجاتا ہے۔ بلکہ ٹھنڈے دل سے نصحاً للکل مسلم کا خیال کرکے راہ راست اپنے بھائیوں کو دکھاویں۔ اور ہر حال میں اللہ تعالے کی رضا مندی کا خیال رکھیں۔ کیونکہ ان باتوں کا حساب اوس کی جناب عالی میں دینا ہوگا۔ انتہی خط

جناب مولانا ابوالوفا۔ اللہ تعالے آپکی تحریر میں برکت دلوے۔ اور مسلمانوں کو آپکی ذات بابرکات سے نفع پہنچاوے۔ اس خط کو جو مینے علماء اہلحدیث کے نام سے عموماً اور آپ کے نام سے خصوصاً لکھا ہے آپ حرف بحرف اپنے اخبار گوہر بار اہلحدیث میں چھاپ دیں۔ آپکا بڑا احسان ہوگا۔ اور اس کا جواب بھی اس میں چھاپیں۔ تاکہ اچھی طرح سے اس مسئلہ کی تحقیق ہو جاوے۔ اور عرض یہ ہے۔ کہ فی الحال اس سوال میں میرا نام ظاہر نہ کریں۔ جب اس مسئلہ کی چھان بین ہو جاویگی۔ تو آپکو اختیار ہوگا۔ آپ جسطرح چاہیں کریں۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میری نیت خالص میں شیطان کا دخل نہ ہو جاوے کہ تو نے ایسا سوال کیا ہے۔ کہ کسی کو نہ سوجھا۔ اتنا غرور میرے برباد کرنے کے لئے کافی ہے۔ مینے اپنی تحقیق پر بھروسہ کرکے نہایت لاچار سے یہ سوال کیا ہے۔ اگر اس میں کچھ بھی دخل میرے نفس امارہ کا ہے۔ تو میں اللہ تعالے سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ اعوذ باللہ من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ۔ آمین

راقم الحروف عاجز احمد سعید انصاری غفرلہ الباری برادر زادہ جناب شیخ محمد انصاری خزانچی سہارنپوری مہاجر مکہ مرحوم

اڈیٹر:- اور حضرات کی تو میں کہتا نہیں مگر میں تو آپ سے بالکل متفق ہوں کہ واقعی یہ لفظ (مقلد) حدیثوں میں آیا ہے بس جن معنی میں آیا ہے۔ انہی میں اسکا استعمال ہونا چاہیئے۔ جو لوگ ائمہ دین کی پیروی پر تقلید اور مقلد بولتے ہیں۔ انکا یہ استعمال صحیح نہیں۔ لہذا قابل ترک ہے

اہلحدیث کانفرنس وجماعت

اخبار اہلحدیث

نمبر (۸)

علمائے اہلحدیث خصوصاً نوجوان جوشیلے علماء توجہ سے سنیں

نمبر ۷ کا مضمون اندراج اخبار کے لئے روانہ کر چکا تھا کہ پرچہ قابل اہلحدیث کے دیکھے۔ تو جناب میر عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس کا ایک مضمون اسی مطلب کا نظر پڑا۔ جو ترغیب کے پہلو میں میرے مضمون سے بہت ہی بڑھکر تھا۔ اس مضمون کو دیکھ کر فوراً یہ خیال دماغ میں پیدا ہوا۔ کہ ہمارے علماء نے اسپر توجہ کیوں نہ کی۔ باوجودیکہ اس مضمون کو نکلے ہوئے دس ماہ پورے ہو چکے۔ مگر میر صاحب کی تحریک کا اثر کچھ بھی نہ ہوا۔ غور کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ میر صاحب موصوف صرف استدعا کر رہے ہیں۔ نہ کام بتاتے ہیں نہ کام کے کچھ قواعد وضوابط مقرر فرماتے ہیں۔ تحریک بڑی زور دار ہے ترغیب بہت اچھے پیرایہ میں ہے۔ مگر ابہام واجمال ایسا ہے۔ جس نے اس تحریک کو صرف ایک دلخوش کن وعظ بنا دیا ہے۔

میر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آپ اہلحدیث کانفرنس کے لئے اپنی پر اخلاص اور باایثار زندگی وقف کر دیں۔ بہت اچھا! بہت بہتر!! سب کر دیں گے اور دل وجان سے کر دینگے!! اور انشاءاللہ اس نوٹس کے دیکھتے ہی اکثر علمائے دیندار آپکی خدمت میں بذریعہ کارڈ اطلاع دینگے۔ کہ ہم نے اپنی زندگی جس کا مقصد بھی دعوت اسلام اور اشاعت توحید وسنت کے سوا کچھ نہیں، اہلحدیث کانفرنس کے لئے وقف کر دی۔ ایسے لوگ بھلائی کی طرف سبقت کرنے والے بھی ہونگے۔ جو صرف اس مجمل تحریک کو سنکر دوڑ پڑیں گے۔ اور چند ایسے بھی ہونگے جو آپکے قواعد وضوابط اور کام کی تفصیل کا انتظار کریں گے۔ اور اس کے بعد پھر تو کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ جو لبیک لبیک کہتا ہوا نہ دوڑے

اے علمائے اہلحدیث! اور اے نوجوان جوشیلے علماء!! سنئے میر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس کانفرنس نے دعوت اسلام اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام مجموعی قوت سے شروع کر دیا ہے" سبحان اللہ! یہی تو آپ کا فرض منصبی ہے۔ اسی سے تو آپ کنتم خیر امت کے خطاب کے مستحق ہوئے ہیں۔ فوراً میر صاحب کے اعلان اور اس عاجز کی گذارش پر توجہ فرما کر (یا زیادہ سے زیادہ قواعد کا انتظار کر کے) ایک کارڈ بھیجکر اس کی ممبری قبول فرمائیے۔ اور جلد سے جلد اپنا نام نامی ممبران تبلیغ الاسلام کانفرنس میں درج کرائیے!

ہمارے میر صاحب کو دو سو (۲۰۰) علمائے بااخلاص اور باایثار کی ضرورت ہے۔ آپ چار سو ممبر مخلص ہو کر شامل ہو جاویں۔ آپ دیہات وقصبہ جات میں نہ جائیں۔ تکلیف سفر نہ گوارا کریں۔ جہاں آپ ہوں صرف وہاں ہی اشاعت اسلام اور اشاعت توحید وسنت کریں۔

میر صاحب کا خیال ہے۔ کہ قصبات، ودیہات، کو آپکے وعظ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے آپکو دیہات میں جانے اور سفر کرنے اور اپنا آرام چھوڑنے کی بہلی ضرورت ہے

میں کہتا ہوں۔ کہ یہ ابھی قبل از وقت ہے۔ آپ ابھی نہ اپنا آرام چھوڑیں۔ نہ سفر کی تکلیف گوارا کریں۔ صرف اپنے مقام کا معقول انتظام فرما دیں۔ اس کے بعد دیہات وقصبہ جات کا بھی خدا انتظام کر دیگا۔ اراکین کانفرنس اس کے لئے بھی غور وفکر کریں گے۔ اس صورت میں کانفرنس کے پاس آپ کے صرف کے بھی ضرورت نہ ہوگی۔ اور سرمایہ کا انتظام بھی کچھ نہ کچھ ہوتا جائیگا۔ پھر دو ہزار روپے کا ماہوار انتظام ہونے کے بعد بہت سے کام ہو سکیں گے۔ سرمایہ کے متعلق اراکین کانفرنس کو سر دست تو یہی لازم ہے۔ کہ وہ اہلحدیث کی باقاعدہ زکوٰۃ کانفرنس میں وصول کریں۔ اس کے بعد یہ عاجز اور بھی بہت کچھ گذارش کریگا۔ والسلام

شمس محمدی از فیض آباد

اڈیٹر:- میری ذاتی رائے ہے کہ کانفرنس کسی ایسی آمدنی میں دست اندازی نہ کرے جو پہلے سے کسی خاص کام میں خاص لوگوں کی معرفت لگ رہی ہو۔ ورنہ بجائے فایدہ کے نقصان کا احتمال ہے۔ ہاں اور قسم کی آمدنی حاصل ہو سکتی ہے مثلاً عید کے موقع پر آنہ فنڈ بڑے پیمانے پر جاری کیا جاوے۔ وغیرہ

ایک حنفی مولوی کا قابلقدر فیصلہ

چونکہ مدراس اور ملک مدراس کے تمام گاؤں کے حنفیوں کے نزدیک خطبۃ النکاح کے ضمن میں الالھمہ الف بینھما۔ والی کی دعا بالفرور پڑھی جانا ازدواجی شرط قرار پائی ہے۔ جس کا ثبوت قرون ثلاثہ سے علماء اہلحدیث تحریری طلب فرماتے اور فرما رہے ہیں۔ بجواب اس کے حنفیوں نے سخت کلامی کلک زبان سے گذارش کی ہے۔ بلکہ محفل نکاح اہلحدیث میں حنفی بھائی کی شرکت وشراکت کو عیب جاننے اور کہنے لگے۔ یہ نزاعی معاملہ روز افزوں ترقی کرتا رہا۔ ان وجوہات باطلہ سے عمداً حنفی لڑکیاں اہلحدیث بھائیوں کے نکاح میں جانا بزعم خود دین کا ارتداد تصور کرتے رہے۔ آج خدا خدا کر کے شہر پیارم پیٹھ میں حنفی مولوی

عبدالرحمان صاحب کی دختر ایک اہلحدیث کے وقت نکاح میں آئی۔ جماعت حنفی ترک دعائے مروجہ کی مخالفت پر بہت کچھ چہ میگوئی کی۔ خدا کی شان حنفی مولوی بدیع عروس نے ہی خود ان کا جواب دیا۔ اور دعائے مذکورہ کا محدث ہونا وضاحت ثابت کر دیا۔ ہم مشرب حنفی کی پیاری تقریر سے جماعت حنفی اپنی رضامندی اور ترک دعا کی منظوری ظاہر کر دی۔ بحمد اللہ قاضی غیاث الدین صاحب پیش نماز مسجد اہلحدیث نے خطبہ پڑھا۔ اور مولوی بشیر الدین احمد صاحب قاضی حنفی نے فرمایا۔ کہ فروعات میں امت محمدؐ کو گنجائش ہے خواہ کوئی ہو۔ مولوی تقی اللہ صاحب پنجابی نے بھی اظہار خوشی میں ساکنان بیارم بیٹ کی غیر تعصبی کا شکریہ ادا کیا۔ حکیم ملا عبدالقیوم صاحب نے بھی حنفی مولوی کی حق گوئی کی صداقت اور سوا روپیہ (۱۴؍) کا شکریہ لیتے سورہ فاتحہ اور نصر اللہ کا پڑھنا لایجوز لہ کی سندیں پیش کیں۔

بہر حال حاصل مقال اس محفل میں ہدایت اللہ غالب ہوئی۔ جماعت حنفی و اہلحدیث کا۔ امید کہ تمام گاؤں میں ترک دعائے غیر منقولہ کی اشاعت ہو جاویگی۔ فی الواقع ذراسی بات میں لین اور دین چھوڑ دینا اچھی بات نہیں۔ بے ثبوت امر میں شرارت کرنی اپنے مالی نقصان کے علاوہ خدا و رسول کو ناخوش کرنا ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ رقیمہ نیاز

قاضی منشی محمد شجاع الدین   (علاقہ مدراس)

الصلح خیر

بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب معاون اسلام

السلام علیکم۔ واضح رائے شریف ہو۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۔ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ کے صفحہ ۲ کے وقف حسینی پر نظر پڑی۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی روش دیکھکر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھکر صبر کیا۔ باقی جماعت اہلحدیث کو صبر کی نہائش کرتا ہوں۔ مولوی محمد حسین بڑے پکے اہلحدیث و معاون سنت نبویہ کے تھے۔ اور اس مذہب اور اعانت سنت نبویہ پر غدر کے بعد سے آج تک قائم رہے۔ یکایک انکی تقدیر نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سب کیا کرایا پائمال ہو گیا۔

جب سے مولوی صاحب نے احیاء سنت پر کمر ہمت جست باندھی تھی۔ اوسی وقت سے آج تک احناف متعصبین نے انکی جڑ پیڑ اوکھاڑنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کو خوب یاد ہوگا۔ کہ سنہ ۱۲۹۰ھ میں مع اہلبیت کے حج کو تشریف لے گئے تھے۔ راقم کی ملاقات اُن سے ماہ صفر یا ربیع الاول میں ہوئی تھی۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد ہم وطن متعصبین احناف نے شریف مکہ کے پاس بڑے بڑے ذریعہ سے شکایت کی۔ کہ ایک بہت بڑا وہابی ہندوستان سے آیا ہوا ہے۔ اگر یہاں رہیگا۔ تو اہل مکہ کو وہابی کر ڈالیگا۔ اور یہ شخص امام صاحب اور اولیاء اللہ کو سب و شتم کرتا ہے۔ اسکو مکہ سے نکال دیا جاوے ورنہ مکہ معظمہ میں یہ بہت بڑا فساد برپا کریگا اور مولوی صاحب کسی سوداگر کے رباط میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ امیر الدین حیدرآبادی اہلحدیث اور مولوی صاحب کے بعض ہم مشرب حضرات نے مولوی صاحب کو مشورہ دیا۔ کہ شریف کا رُخ بہت بدلا ہوا ہے ہم لوگوں کے نزدیک مناسب ہے کہ آپ جلد جدہ چلے جائیں۔ وہاں سے راہی وطن ہو جائیں۔ مولوی صاحب کو یہ رائے پسند ہوئی۔ مولوی صاحب نے ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی۔ قبل مراجعت بجانب جدہ مولوی صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت مسجد نبوی سے مشرف ہونگا مگر مولوی صاحب کی خواہش متعصبین احناف نے پوری نہ ہونے دی۔ افسوس۔ صد افسوس میں گمان کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کو الی الموت یہ حسرت رہیگی۔ مولوی صاحب اور کل اہلحدیث کو معلوم ہے کہ ہم وطن متعصبین احناف کی کارروائیوں نے باوجود اس وفاداری کے جو عین غدر میں جناب میاں صاحب مرحوم نے گورنمنٹ کے ساتھ کی تھی۔ بعد غدر کو جناب موصوف کو سنہ ۱۸۶۸ء کے مقدمہ بغاوت کے باعث راولپنڈی کے جیلخانہ میں ایک برس تک نظر بند رکھوایا۔ اور انہیں حضرات نے موقعہ حج میں حضرت میاں صاحب مرحوم کے ساتھ بدسلوکیاں کیا کیا نہیں کیں۔ مگر بحمد اللہ و فضلہ آپ نظر بندی سے نجات پائے۔ اور حج و زیارت مسجد نبوی میں کامیاب ہوئے۔ اور مخالفین اپنے غیظ و غضب کی آگ میں جلتے رہے

راقم کو جہاں تک معلوم ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب کو کسی اہلحدیث نے صدمہ نہیں پہنچایا ہے۔ پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب نے صراط مستقیم چھوڑ کر کیوں دوسرا راستہ اختیار کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے ہموطن احناف کی اذیت رسانی اور تکلیف دہی کے خیال سے تبدیل مذہب کیا اور بخوف مخالفین طریق صواب سے دوسرے راہ کی طرف جا نکلے۔ اور مخالفین کی اذیت و تکلیف پر صبر نہیں کر سکے۔ یا یہ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ اور خلفت الصدق ملا صدیق مرحوم پشاوری کی بعض تحریروں سے رنجیدہ ہو کر اونہوں نے مذہب النبیؐ کو چھوڑ دیا۔ اور خواہ مخواہ جماعت اہلحدیث کے مخالف بن بیٹھے۔ اگر پہلی صورت ہے۔ تو اس کے متعلق اتنی گذارش ہے۔ کہ وہ مصیبتوں پر صبر کریں اور خدا اونکو صبر کی توفیق دے اور مذہب اہلحدیث پر قائم رکھے۔

اور اگر دوسری صورت ہے۔ تو التماس ہے۔ کہ امرتسری و رحیم آبادی و پشاوری نامبردہ حضرات اگر مناسب سمجھیں تو مولوی صاحب موصوف کے پاس معذرت شرعی[×] لکھ بھیجیں تاکہ اپنی جماعت اہلحدیث سے باہر نہ ہوں۔

متوفی وہ جسکو چاہیں بنائیں۔ مگر وصیت نامہ میں اتنا لکھدیں۔ کہ میرا مذہب اہلحدیث ہے اور ہم تا دم مرگ اس مذہب سے علیحدہ نہ ہونگے۔

(راقم الحروف سنہ ۱۲۸۰ سے سنہ ۱۲۹۱ تک مکہ معظمہ میں مقیم)

× بے شک میری طرف سے رنج ہے۔ تو میں ہاتھ چھوڑ پیر بھی جوڑے دیتا ہوں۔ اور معافی مانگنے پر تیار ہوں۔ مگر وہاں تو رنگ ہی کچھ اور ہے بٹالہ کے اہلحدیثوں کو چھوڑ کر حنفیوں کی عیدگاہ میں معمولی نمازیوں کی طرح نماز عید ادا کی۔ میرے رسالہ اجتہاد و تقلید کا جواب لکھ رہے ہیں۔ بتلائیے یہ کیا ہے؟ (اہلحدیث)

ایک مخلصانہ آواز

جناب فیضمآب مولنا شیر پنجاب دامت فیوضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند سطور ذیل کو اخبار اہلحدیث کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائیے ضلع پرتاب گڑھ و سلطانپور کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ و قابل افسوس ہے۔ نہ قلم کو لکھنے کی طاقت اور نہ زبان کو بیان کی طاقت ہے۔ ان دونو ضلعوں کے اندر بہ نسبت ہندوؤں کے مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن ثلث سے زیادہ علم سے بے بہرہ توحید و سنت سے دور امراض شرکیہ و بدعیہ میں مبتلا جاہلیت کے زنجیر میں جکڑے ہوئے گور پرستی و تعزیہ پرستی و پیر پرستی وغیرہ کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہیں غرضیکہ برائے نام مسلمان سوائے ھذا ما وجدنا علیہ اباءنا کے کوئی مذہب نہیں رکھتے۔ باپ دادوں کی رسم میں بہم ہو رہے ہیں۔ اب میں مختصر سا واقعہ پرتاب گڑھ کا سناتا ہوں۔ ناظرین غور سے ملاحظہ فرمائیں

پرتاب گڑھ کے پورب جانب چار کوس کے فاصلہ پر ایک موضع تالا ہندوؤں کی بستی ہے۔ عرصہ آٹھ نو ماہ کا ہوا کہ اس موضع میں کسی بزرگ کی قبر نمودار ہوئی ہے۔ بزرگ صاحب نے ایک ہندو کو جو اسی موضع کا باشندہ ہے۔ خواب دکھلایا ہے کہ ہم مکہ شریف چلے گئے تھے۔ اب واپس آگئے ہیں۔ فلاں باغ میں ہماری قبر ہے۔ ہمارا نام اللہ شاہ ہے۔ ہم مخدوم صاحب کچھوچھوی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ لہذا ہر جمعرات کو ہماری قبر کی زیارت ہوا کرے۔ اور میلہ لگایا جاوے۔ جو شخص زیارت کو آوے سوا آنہ کی ریوڑی اور ایک دونا پھول قبر پر چڑھا کر عرضی لگاوے۔ ہم سب کی مرادیں پوری کریں گے۔ اور جس قدر چڑھاوا کا پیسہ جمع ہو۔ اوس سے ہماری قبر پختہ کرائی جاوے۔ اس ہندو نے خواب سے بیدار ہو کر اکثر مقامات پر اپنے خواب کا اظہار کیا۔ اور دو چار رباب یا ڈوف نیوں کو بلا کر اس مصنوعی قبر پر رباب بجانے کو کہا۔ پھر کیا تھا رفتہ رفتہ لوگ زیارت کو آنے لگے۔ اور میلہ لگنا شروع ہوا۔ اب اس وقت شاہ جی کے فیض و برکت سے ایک اچھا خاصہ درگاہ جو مخدوم صاحب کے درگاہ کو مات کردے۔ نظر آنے لگ گیا۔ قبر بھی پختہ ہو رہی ہے اور ایک کمرہ آسیبی بھوتوں کے جلانے کو تیار کیا جا رہا ہے

بیسیوں قوالی ہر وقت زبانتے درگاہ میں موجود رہتے ہیں۔ ہزاروں ہندو و صدہا ضعیف الاعتقاد مسلمان مرد و عورتوں کا ہر جمعرات کو قبر پر ہجوم ہوتا ہے۔ ایک پیسہ چراغی اور سوا آنہ کی ریوڑی قبر پر چڑھا کر عرضی گذار بنتے ہیں۔ جن کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ وہ خود بخود شاہ جی کے طفیل سے اسی کمرہ میں جل جاتا ہے۔ غرضیکہ اس درگاہ شریف کی بدولت شرک و ضلالت کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ جہاں سے پیارے ناظرین ضلع پرتاب گڑھ کے واقعہ سے تو غالباً بخوبی واقف ہو گئے ہوں گے۔ اب ذرا خاکسار کی بھی کچھ رام کہانی سن لیجئے۔ خاکسار اپنے خیال کا تنہا اس اطراف میں اہلحدیث کا خادم ہے۔ قلیل البضاعت ہونے کی وجہ سے عرصہ سے ریاست امیٹھی میں جو ایک ہندو رئیس کا علاقہ ہے۔ ملازمت کرتا تھا۔ عرصہ چار ماہ کا ہوا کہ آریوں کی مخالفت کی وجہ سے خصوصاً بوڑھے پنڈت بھوجدت جو کہ عرصہ سے اسی ریاست میں تعصب و فساد کا بیج بو رہے ہیں۔ ملازمت کو پنڈت جی کی نذر کر کے وطن کو چلا آیا۔ جب دو چار ماہ سے مکان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ اور بستی کے مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ کر اخوت اسلامی نے تقاضا کیا۔ کہ بچارے ناواقف مسلمان بعجہ نیم ملانوں کے دام تزویر میں پھنس کر شرک و بدعت کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کو توحید و سنت کا مسہل دیا جاوے۔ چنانچہ مسہل کا نسخہ پلایا۔ بفضلہ تعالے اکثر لوگ جو عرصہ سے اس مرض مہلک میں مبتلا تھے۔ صحت یاب ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ بدعتیوں میں دو چار اشخاص ذرا قابلیت کا دم بھرتے ہیں۔ دو ایک رسالے مولود و میلاد کے پڑھ کر اپنے کو ملاؤں میں شمار کرتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ (اندھوں میں کانا راجہ) دیکھا کہ اب غضب ہوا چاہتا ہے۔ رفتہ رفتہ لوگ ہماری عبادات بدعت سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ساری زینت اب بدعت کی تمیز ہوا چاہتی ہیں۔ تو نیلی پیلی آنکھیں نکال کر اور صورت بنا کر عوام الناس کو اہل حق کی طرف سے بدظن کرنے لگے۔ اور اہلحدیث پر بہتان جوڑنے لگے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عبدالوہاب نجدی جو بڑا عدو رسول گذرا ہے۔ اسی کے پیرو ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لوگ اماموں کے دشمن ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی عظمت و بزرگی کے منکر ہیں۔ غرضیکہ کوئی کچھ کوئی کچھ بکواس کرتا ہے۔ بلکہ اس پر بھی اکتفا نہ کر کے ہر وقت ایذا رسانی پر تلے رہتے ہیں۔ خاکسار ان بدعتیوں کی ایذا رسانی اور طعن تشنیع و جہالتیوں کی کچھ پرواہ نہ کر کے ہمیشہ ان کی اصلاحات میں مشغول و معروف رہتا ہے۔ لیکن اکیلا چنا کہیں بھاڑ پھوڑ سکتا ہے۔ نقار خانے میں طوطی کی آواز۔ افسوس نہ تو اس اطراف میں کہیں اہلحدیث ہیں۔ اور نہ اہلحدیث کے علما ہیں اور نہ کہیں سے تشریف لاتے ہیں کہ پند و نصیحت سے ان لوگوں کو مستفید فرماویں۔ سال بھارے کرم و معظم جناب مولانا عبید الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس بعد واپسی جلسہ صداقت الاسلام نیفق آباد ضلع سلطانپور میں رجبی کے موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے اپنی وعظ ایمان دہاں تقریر سے بدعتیوں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو گل کر دیا۔ اور اکثر لوگ جناب مولانا صاحب ممدوح کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر راہ راست پر آگئے۔ بعد ازاں جناب مولانا صاحب موصوف قصبہ امیٹھی تشریف لے گئے۔ اور خاکسار کو یاد فرمایا لیکن بدقسمتی سے ملاقات نہ ہوئی۔ اسی درمیان میں خاکسار ترک ملازمت کر کے مکان کو چلا آیا تھا۔ بعد کو جب امیٹھی میں ایک دوست کی زبانی جناب مولانا صاحب موصوف کی تشریف آوری اور خاکسار کو یاد فرمانے کی بابت معلوم ہوا تو سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ بھی نہ بن پڑا۔ ع

جی کی جی میں رہی بات نہ ہونے پائی
حیف ہے اون سے ملاقات نہ ہونے پائی

قبل اس کے خاکسار نے ۲ جنوری ۱۹۱۳ء کے پرچہ اہلحدیث میں لبعنوان مسلمانان اودھ کی مذہبی حالت زار اپنی آواز کو پہنچایا تھا۔ لیکن کانفرنس کی جانب سے کچھ توجہ نہ ہوئی۔ اب مکرر اراکین خصوصاً جناب مولانا صاحب اڈیٹر اہلحدیث کی خدمت بابرکت میں مودبانہ گذارش ہے کہ یہاں کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت پر غور فرما کر دلی توجہ فرماویں۔ بہر کیف کار ما و شما رغبت فقط والسلام

خاکسار خادم المسلمین عبد الصمد خاں عفی عنہ از میرانپور خریدار اہلحدیث ۲۵۷۵

اڈیٹر - کانفرنس کی ضروریات دن بدن بڑھتی جاتی ہیں مگر کارکن آدمی نہیں ملتے۔ آدمی ملیں تو کانفرنس اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کرنے پر آمادہ ہے۔ دیکھئے انشاء اللہ آہستہ آہستہ ہو جائیگا۔ دہلی دفتر میں لکھئے حسب موقع وہاں سے واعظ بھیجے جاویں گے۔

اخبار اہلحدیث کی مشکلات

ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں بڑے ادب سے سلام علیکم گذارنے کے بعد اخبار اہلحدیث نیز پریس اہلحدیث کے متعلق عرض پذیر ہوں۔ امید ہے کہ از راہ لطف وکرم اس پر غور فرما کر اس کی منظوری و غیر منظوری سے بذریعہ اخبار اطلاع دیکر ممنون و مشکور فرمادیں گے۔

دوست اور دشمن نے اس بات کو مان لیا ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث کے ذریعہ توحید وسنت نبوی کی اشاعت کن زوروں سے ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس کے وجود سے پہلے بھی تھی۔ لیکن واللہ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جو جو کام اس اخبار کے ذریعہ نکل رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالے نکلیں گے۔ پہلے اتنی جلدی نہ ہوا کرتے تھے۔ اخبار اہلحدیث کی بدولت ہی ہم کانفرنس اہلحدیث کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے ہی وسیلہ ہم برادران اہلحدیث سے روشناس ہو رہے ہیں اس کے ذریعہ سے ہمیں دور دراز دہ برادران اہلحدیث کی خوشی اور غمی میں شریک ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے اس کی طفیل ہم مخالفین اسلام آریہ اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کامیاب ہونے کا فخر حاصل کرتے رہتے ہیں اور امید ہے۔ کہ آئندہ بھی ضرور کریں گے۔ اخبار اہلحدیث نے جو تقویت اسلام کی اشاعت میں دی ہے۔ وہ شاید ہی کسی اخبار نے دی ہو۔ اخبار اہلحدیث ہی ایک واحد اخبار ہے جس نے ایک طرف تو مرزائیوں کے مقابلہ میں کمر ہمت چست کر رکھی ہے۔ تو دوسری طرف چکڑالویوں کے مقابلہ کے لئے مرد میدان کھڑا ہے۔ اگر ایک طرف دیانندیوں سے مباحثہ میں شریک ہے۔ تو دوسری طرف عیسائیوں سے دو دو ہاتھ کر رہا ہے۔ غرضیکہ اس ہونہار آرگن نے جس بیچارے کو طرح طرح کی تکلیف کا مقابلہ کرنا پڑا ہے اسلام کو عموماً اہلحدیثوں کو خصوصاً وہ وہ فوائد پہنچائے ہیں جن کے ذکر کرنے کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔ میں اس خیال سے کہ ناظرین بھی عبارت پڑھتے پڑھتے اکتا جاویں۔ مختصر الفاظ میں ذکر کرنا چاہتا ہوں

کچھ دنوں سے اخبار اہلحدیث میں مشکلات پریس کی وجہ سے سستی سی پڑ گئی ہے۔ اور اس کا اثر جو اخبار بین اصحاب پر پڑا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ یہ اخبار جب سے اس نے جنم لیا ہے۔ میں تب سے اس کا شیدائی اور فریفتہ ہوں۔ مجھے جہاں تک خیال ہے۔ مجھے اس کے متعلق کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ میرے خیال میں یہ اخبار ہمہ صفت موصوف ہے۔ اس میں دین اور دنیا ہر دو چیزیں ہیں۔ اور میسر ہو رہی ہیں۔ پریس کی مشکلات کی وجہ سے اس کا وقت معینہ شائع ہو کر دیری کے بعد تشریف فرما ہونا ہماری اپنی ہی غفلت کا نتیجہ ہے۔ نہ مالک کا نہ اڈیٹر کا اور نہ پریس وغیرہ کا قصور ہے۔ اگر قصور ہے۔ تو اپنی قوم کا ہی ہے۔ جو کہ باوجود ایک بڑی جماعت ہونے کے اس سے بے خبر اور بے پرواہ ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ کہ جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے کئی ایک دفعہ اس کے متعلق تجویزات پیش کیں لیکن ہماری بدقسمتی سے ہماری قوم نے اس کو شرف قبولیت اب تک نہ بخشا۔

افسوس! اب اخبار اہل حدیث کی حیات وممات کا سوال اٹھا ہے۔ خدا کرے۔ کہ قوم اس کے فائدہ اور نقصان سے آشنا ہو کر اس کو مان لیوے۔ تو بس پھر اور کیا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالے سب کام درست ہو جاویں گے۔ اور اخبار آگے سے زیادہ مستعدی سے کام کریگا۔ اخبار کے زندہ رکھنے کے لئے پریس کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے پیچھے تو جس طرح کام چلا۔ سو چلا۔ لیکن اب مشکلات پریس کی وجہ سے کام چلنا دوبھر اور مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ اور اخبار اہلحدیث خطرہ میں دکھائی دے رہا ہے۔ قوم کو چاہئے کہ اب آنکھیں کھول کر ہوشیار ہو جاوے۔ اور حتی المقدور اس کے [illegible] کا ہاتھ بٹانے میں دریغ نہ کرے۔

مولانا صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ اخبار کے جاری رکھنے کے لئے پریس کی ضرورت ہے۔ اور پریس کے ڈکلریشن وغیرہ کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے قوم کو تکلیف دی ہے۔ میری رائے میں اگر دسواں نصف بھی ناظرین اہل حدیث اپنے اوپر لے لیویں تو مشکل بات نہیں ہے۔ صرف ہمت درکار ہے کیونکہ یہ دینی کام ہے۔ کسی کا ذاتی نہیں۔ اللہ تعالے ایسے کاموں میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اخبار اہل حدیث کے ہزارہا ناظرین اگر ذرا ہمت کریں۔ تو کام ہوتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔ اگر ہر ایک خریدار مبلغ دو دو روپیہ امداد کے طور پر دیوے۔ تو مبلغ پانچ ہزار روپیہ کی رقم اکٹھی ہوتے دیر نہیں لگتی۔ جو بھائی مبلغ دو روپیہ امداد کے طور پر دینا نہ چاہتے ہوں یا ہمت نہ ہو۔ تو ان کو ضروری ہے۔ کہ وہ ایک سال کا چندہ اخبار اہل حدیث پیشگی دفتر میں روانہ فرما دیں۔ تاکہ پریس کی مشکلات کا خاتمہ ہو جاوے۔ اور آئندہ جناب مولانا صاحب کو بھی عذر کا موقعہ نہ ملے۔ یہ مختصر سی گذارش آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ اس پر فاضل نامہ نگار اور علمائے اہل حدیث اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرما کر قوم کو بیدار کریں گے۔ اور اخبار اہلحدیث کی حیات وممات کے مسئلہ کے اوپر عمدہ تدابیر قوم کے روبرو پیش فرما دیں گے۔ اخیر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے ہم کو توفیق دے۔ کہ ہم اسلامی کاموں کی مدد کے لئے تیار رہوں۔ اور اخبار اہلحدیث جاری رہے۔ اور جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث کو ہمت دیوے۔ آمین وما توفیقی الا باللہ

(شیخ امرتسری از رائے ونڈ)

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ جدید قواعد حق انتخاب کے مطابق اطالوی پارلیمنٹ کا پہلا انتخاب عمل میں آیا مختلف سیاسی پارٹیوں کی قوت میں بہت کم فرق پڑا ہے۔ البتہ کنسرویٹو فریق کی قوت مستحکم ہو گئی ہے۔ مقام [illegible] میں بموقعہ انتخاب فساد ہوا جس میں ۳ آدمی مجروح ہوئے۔ فسادات حسب ذیل ملک سے ۳ آدمیوں کے ہلاک اور کثیر التعداد کے مجروح ہونے کی خبر آئی ہے

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ۔ ۳۰ اکتوبر کو ہوشیارپور ۔ لودہانہ ۔ بہروڑی اور آرہ کے سفر کو روانہ ہونگے (منیجر)

فتاوے

س نمبر۱ - بعض اوقات شہر کی طوائف پیشہ ور یا اہل ہنود وغیرہ اپنے فسق و فجور کی کمائی سے قرآن مجید خرید کر کے اپنی منتوں کو پورا کرنے کی خاطر انجمنوں یا مدرسگاہوں میں غریب طلبا کے پڑھنے کے لئے دیجاتے ہیں۔ ظاہرا تو وہ ثواب کے ارادہ سے دیتے ہیں۔ مگر شرعاً ان سے یہ قرآن مجید لے کر اپنے کام میں لانا جائز ہے یا نہیں یا استعمال؟ جواب دینا چاہئے۔

اسی قسم کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ انجمنوں کو یا مدرسگاہوں کو طوائفوں یا اہل ہنود کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ ناجائز مال سے بنائی گئی ہے۔ عند الشرع ان کا لینا یا رکھنا جائز ہے؟ (خریدار اخبار اہلحدیث ۲۰۵۹)

ج نمبر۱ - طوائف کی کمائی حرام ہے۔ ہنود کی حرام نہیں مشرکین عرب یا ہنودان ہند مسلمان ہوں۔ تو ان کی کمائی انہی کے پاس رہتی تھی۔ اسا ہی ان کا بھی حکم ہے۔ اسی لئے ہندو کا دیا ہوا صدقہ یا قرآن مجید یا چندہ جائز ہے۔ طوائف کا حرام۔

س نمبر۲ - آپ کے اخبار گہربار مورخہ ۲ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ میں ایک فتوے بجواب نمبر ۲۰۵ نظر سے گذرا کہ غیر مسلم شخص مسجد کی تعمیر میں مدد دیوے۔ ناجائز کمائی سے نہیں تو جائز ہے۔ بیت اللہ کو مشرکوں نے تعمیر کیا تھا۔ جس میں آنحضرت صلعم اور مسلمان نماز پڑھتے رہے میرے دل میں اس جواب کے حق و ناحق ہونے میں شک ہو گیا۔ لہذا ملتمس ہوں۔ کہ ذرا مفصل تحریر فرماویں تاکہ شبہ دور ہو کر دل کو تسلی و تشفی ہو۔

بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا تھا۔ ہاں ایام جاہلیت میں قبل بعثت آنحضرت صلعم اس پر کافروں کا قبضہ و تسلط تھا۔ انہوں نے اس کی ترمیم و درستگی بھی کی ہو۔ مگر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آنحضرت کا نماز پڑھنا بعد غلبہ پانے کے ان مشرکوں پر تھا یا اول۔ اگر بعد میں تھا۔ سو کافروں کا مال و منال بعد از غلبہ جائز و مباح ہو جاتا ہے۔ اگر اول تھا۔ تو سب۔ مشرکین مکہ تو مسلمانوں کو کعبۃ اللہ میں جانے سے منع کرتے تھے۔ اور دوسری بات یہ کہ بیت اللہ اس وقت بتوں اور تصویروں سے معمور تھا۔ اور دوسرا اعتراض جو اس جواب پر وارد ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالے سورہ توبہ میں فرماتا ہے مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ اور اسی جگہ ایک سطر کے بعد آیا ہے إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ان آیتوں کی تفسیر خلاصہ وار فرمائیے۔ کیونکہ کسی ایک فتوے میں جو کہ دن ہوئے میری نظر سے گذرا ہے۔ انہیں آیتوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ تعمیر مسجد میں غیر مسلم کی امداد ناجائز ہے (محمد اسمعیل خریدار نمبر ۲۳۳۴)

ج نمبر۲ - قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف میں نماز پڑھتے تھے۔ کفار مانع ہوتے۔ مگر مسلمان نماز پڑھتے۔ اسی واقع کے متعلق آیت اتری۔ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ۔ جب حضرت عمر مسلمان ہوئے تھے۔ تو مسلمانوں کے آگے آگے تلوار پکڑ کر نماز کو نکلتے تھے اور کعبہ شریف میں گئے تھے۔

آیت إِنَّمَا يَعْمُرُ کا مطلب تعمیر نہیں۔ بلکہ آبادی ہے یعنی عبادت خالصہ سے آباد کرنا جو مساجد کی اصلی غرض ہے۔ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا۔ ایسی آبادی تو اسی قوم سے ہو سکتی ہے۔ جو موحد ہو۔ مشرک سے نہیں۔ (۲ مرد داخل غریب فنڈ)

س نمبر۳ - ایک شخص نے روپیہ اور پیسہ کا خردہ خرید کیا۔ اور روپیہ بیچا۔ یا روپیہ کا خریدا اور پیسہ کم کا بیچا۔ ایسی بیع جائز ہے یا ناجائز۔ (عبدالکریم از اکولا)

ج نمبر۳ - روپیہ کا خردہ کم و بیش خریدنا اور بیچنا جس میں پیسے بھی ہوں۔ جائز ہے۔ کیونکہ کل چاندی نہیں۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر۴ - جناب عالی۔ کتاب رفاہ المسلمین کے صفحہ ۲۲ میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے کہ ہندوستان کی عورتیں بعد نکاح کے دانتوں کو مسی لگاتیاں ہیں اور مسی سے جتے رنگین دانتوں کی اس قدر تہ اور مستحکم ہو جاتی ہیں۔ کہ اس میں پانی سرایت نہیں کرتا۔ اسی سبب سے ان کے ذمے سے غسل جنابت ساقط نہیں ہوتا پس جب کہ غسل ہی سرے سے نہ اترا۔ تو نماز کیونکر جائز ہوگی۔ اس واسطے عورتوں کو لازم ہے۔ کہ مسی لگانا ترک کریں کہ جو چیز موجب ترک فرض ہو۔ اس کا ترک کرنا فرض ہے۔ اور خاوند اس کا اگر واسطے نظارگی اور خوشنودی خاطر اپنے کے یا عورت کی خاطر داری کے لحاظ سے مسی لگانے سے منع نہ کرے۔ اور باز نہ رکھے تو وہ مرتکب کبیرہ گناہ کا ہوا۔ اگر اس گناہ کو سبک جانے۔ اور بے پرواہی کرے۔ تو غالب احتمال اس کے کفر کا ہے اس لئے گذارش ہے کہ ہمارے ملک دکن میں بھی مسی لگانا رواج کثرت سے ہے۔ لہذا اس کا جواب مدلل قرآن و حدیث سے مرحمت فرماویں۔

(عبد الستار ولد محمد یوسف سوداگر شہر نانڈیڑ)

ج نمبر۴ - کسی آیت یا حدیث میں ایسا حکم نہیں ملتا مصنف کا اپنا خیال ہے اس لئے اپنے گھر میں ایسا حکم دے سکتے ہیں۔ اوروں پر نہیں (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر۵ - دعائے گنج العرش یا جو اس میں درود ہیں۔ ان کا پڑھنا جائز ہے کہ نہیں گناہ ہے یا ثواب صحابیوں نے بھی اس کا وظیفہ کیا ہے یا نہیں۔ قرآن حدیث سے ثبوت ہو (محمد سعید از باسیر خریدار ۳۲۴۹)

ج نمبر۵ - دعائے گنج العرش مصنوعی دعا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ وظیفہ وہی لینا چاہئے۔ جو قرآن و حدیث سے ثابت ہو۔

س نمبر۶ - زید گاہ بگاہ نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ بکر بالکل نماز نہیں پڑھتا۔ اور یہ کہتا ہے کہ پڑھنی چاہئے۔ ان دونوں میں سے خدا کے نزدیک کون اثقل ہے۔ یا گناہ میں دونوں برابر ہیں۔ اور ان دونوں کے ساتھ روٹی کھانی یا السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں۔ قرآن و حدیث سے جواب عنایت ہو (")

ج نمبر۶ - کبھی کبھی نماز پڑھنے والا اگر نیت فاسق سے پڑھتا ہے نہ ریا اور جیسے تو پڑھنے کا ثواب پائیگا۔ باقی ہیں گنہگار۔ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

س نمبر۷ - حقہ کا موجد کون اور کب سے جاری ہے اس کا پینے والا گنہگار تو نہیں۔ اس کو پی کر نماز یا قرآن شریف پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

ج نمبر۷ - تمباکو امریکہ میں پہلے پیدا ہوا تھا حقہ کا موجد معلوم نہیں۔ کسی آیت یا حدیث میں اس کی حرمت ثابت نہیں پی کر کلی کرکے منہ کی بدبو دفع کر لے۔ تو نماز پڑھ سکتا ہے (۱ رو داخل [illegible])

انتخاب الاخبار

ایتھنز ۲۴ اکتوبر۔ ٹرکی اور یونان میں گفتگوئے مصالحت نہایت خوشگوار طریق پر جاری اور قریب الاختتام ہے۔

ہیلسنگفورس ۲۳ اکتوبر۔ فنلینڈ کا دخانی جہاز موسومہ "وسٹ کسٹن" ایک چٹان سے ٹکرا کر ڈوب گیا ۲۸ مسافر سوار تھے۔ سب غرق ہوگئے۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ جہاز وسٹ کسٹن کا ایک آدمی زندہ بچا۔ اور "ہرنوسنیڈ" میں پہونچا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ ۲۵ مسافر اور ۲۰ ملازم جہاز پر سوار تھے۔ میں دوسرے فائرمینوں کے ساتھ رسیوں سے لٹک گیا تھا۔ وہ سب لوگ رات کو گر کر مر گئے۔ اور میں تنہا زندہ بچا۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ شنگھائی (چین) میں جو بحری کالج قائم کی جائے گا۔ اس کی ڈائرکٹری پر کپتان ہیرلڈ کرسچین کا تقرر ہوا ہے۔ وہ متعدد شعبہ ہائے تعلیم کے مختلف انگریز معلموں کو لیکر عنقریب عازم چین ہوں گے۔ یہ لوگ تین سال تک چینی گورنمنٹ کے ملازم رہیں گے۔ سلطنت چین کا ارادہ ہے۔ کہ بحری تعلیم کے لئے کئی جہازات تیار کرائے۔

ہندوستان کے حکمہ ڈائرکٹری کے عہدہ دار کرنل آر ایچ ایلیٹ نے مینیو پوس ہاسپٹل واقعہ نیو یارک میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کا علاج عمل جراحی سے کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ جسے امریکہ میں بالکل لاعلاج تسلیم کیا جاتا تھا۔ چار مریضوں کو صحت ہوچکی ہے۔

انگلستان کے پوسٹ ماسٹر جنرل مسٹر سیموئیل مینر گارڈین کے ڈاک خانہ میں بغرض ملاحظہ تشریف لے گئے۔ تو دیکھا۔ کہ صدہا عورتیں منی آرڈر پوسٹل آرڈر اور کاغذات پنشن کے علیحدہ علیحدہ کرنے میں مصروف ہیں۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی سادہ کام ہے کیا یہ مشین سے نہیں ہوسکتا۔ اس کے جواب میں مسٹر فراس نے جو اس محکمہ کے چیف کلرک ہیں کہا کہ وہ دیگر واقفان فن کی مدد سے ایک مشین تیار کی ہے جس سے ڈاک خانہ مذکور میں تجربۃً کام لیا جا رہا ہے

وائنا ۲۴ اکتوبر۔ آرچ ڈیوک فرنیز فرڈیننڈ کے ساتھ بوہیمیا میں شکار کھیلنے کے بعد آج صبح قیصر جرمنی وائنا میں تشریف فرما ہوئے۔ اور شاہ فرانسس جوزف والی آسٹریا نے ان کا سٹیشن پر استقبال کیا۔ اخبار فرمیڈن بلاٹ قیصر کا خیر مقدم کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اتحاد آسٹریا و جرمنی جب سے قائم ہے دونو بادشاہوں کے لئے طاقتور اور غلطی نہ کرنے والا رہنما ثابت ہوا ہے۔ اور بین الاقوامی پالیسی کو باوجود تمام مختلف صورتیں اختیار کرنے کے چلانے کا باعث ہوا ہے۔ اور اس نے قیام امن کے مقصد کو جو دونو امن پسند بادشاہوں ہی کا کام ہے۔ پورا کر دیا ہے

پیرس ۲۵ اکتوبر۔ ۱۹۱۳ء میں فرانس فوجی تیاریوں پر سال ماسبق کی نسبت ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ زیادہ صرف کرے گا۔

بلغراد ۲۶ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ البانیا سے تمام سرویا کی فوجیں ہٹا لی گئی ہیں۔

سپہ سالاری ہند۔ انتظام کی موجودہ حالت کے مطابق سر او مور کریگ موجودہ سپہ سالار افواج ہند ۱۷ مارچ کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونگے

شوربے میں زہر۔ تقریباً دس پندرہ روز کا عرصہ ہوا۔ کہ اوٹی کمنڈ کے ایک ہوٹل میں مسافر شوربہ کھانے کے بعد سخت بیمار ہو گئے۔ فوراً سول سرجن طلب کیا گیا۔ جن نے زہر کا شبہ ظاہر کیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور شوربہ بغرض امتحان ممتحن کیمیائی کے پاس مدراس بھیجا گیا۔ ممتحن موصوف نے تصدیق کی ہے۔ کہ شوربے میں ڈیڑھ رتی سنکھیا پایا گیا۔ باورچی اور اس کے مددگار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور پولیس نے تفتیش مقدمہ کے لئے مہلت حاصل کی ہے۔

لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے پچھلے دنوں بریلی میں افسران قسمت مذکور کی ایک کانفرنس مسئلہ خشک سالی پر غور و بحث کرنے اور ضروری تدابیر سوچنے کے لئے منعقد کی۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر موسم سرما میں بارش ہو گئی۔ تو صرف ضلع بدایوں میں باقاعدہ امداد قحط کا کام شروع کرنا پڑے گا۔ تقسیم تقاوی اور التوائے مالگذاری کا کام وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر ایچ وڈ گیٹ نے باردک میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آئرلینڈ کے ہوم رول کی مخالفت میں تشدد سے کام لیا جائیگا تو اس کا جواب تشدد ہی سے دینا پڑے گا۔ جبر و ستم بے شک نفرت انگیز چیز ہے۔ لیکن اگر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ تو صرف اسی طریقہ پر جو مسٹر ایسکوئتھ نے بیان کیا ہے۔ اگر السٹر کو ہوم رول سے خارج رکھا جائے تو آئرلینڈ کے اتحاد پسندوں کی حالت اور بھی نازک ہو جائے گی۔

السٹر کے اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ اب صاف صاف جنگ ہے۔ مسٹر ایسکوئتھ اپنی قوت سے شاہ پسندوں کو خوف زدہ نہیں کر سکتے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ شیخ علی یوسف ایڈیٹر اخبار المؤید کا قاہرہ میں انتقال ہو گیا ہے۔

وائنا ۲۸ اکتوبر۔ قیصر جرمنی گذشتہ شب اپنے وطن کو واپس تشریف لے گئے۔ شاہ فرانسس جوزف اور کاونٹ وان برختولڈ سے طویل طویل ملاقاتیں ہوئیں۔

سر ولیم ونسنٹ سکرٹری گورنمنٹ ہند نے غیر سرکاری اراکین امپیریل کونسل کو سرمائی اجلاس کے متعلق جس کی تاریخ ۸ جنوری ۱۹۱۴ء مقام دہلی مقرر ہوئی ہے۔ ایک چٹھی لکھ کر توجہ دلائی ہے۔ کہ جو سوالات دریافت کرنے اور جو رزولیوشن پیش کرنے ہوں۔ وہ جلد بھیجدیں تاکہ تعطیلات یوم کلاں سے پہلے ان کے متعلق ضروری اطلاع فراہم کرنے کی کارروائی ختم کی جائے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کونسل کے صدر نشین صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۰ مارچ کے بعد قانون

سائنس کا کام شروع ہو جائے گا۔ اور کسی رزولیوشن پر بحث نہ ہونے پائیگی۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ شب گذشتہ لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جیمس براؤن نے یہ تجویز پیش کی کہ دنیائے اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا جائے۔ کیونکہ ہمارے لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ مغربی تہذیب کے ساتھ اسلام کے تعلقات کا علم حاصل کریں۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ ایسے مدرسہ کے لئے قاہرہ موزوں مقام ہو سکتا ہے۔ اور وہ دنیائے اسلام کے لئے اسی قسم کا کام دے گا۔ جو روما کے مدرسہ نے اٹلی کے لئے دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ دہلی جدید کے ماہرین فن تعمیر مسٹر لوٹینز اور مسٹر بیکر ۱۳ نومبر کو بدیں غرض عازم ہندوستان ہوں گے۔ کہ جو نقشے انہوں نے تیار کئے ہیں ان کے متعلق حضور وائسرائے سے مشورہ کریں۔ مسٹر سوئنٹن جیکب نے جن کے متعلق ہندوستانی سامان تعمیر دکاریگری کے استعمال کی نسبت مشورہ دینے کا کام تھا۔ اپنے عہدے سے بدیں وجہ استعفا دے دیا ہے کہ اس عمر میں سرکاری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے سے آزاد رہنا بہتر ہے۔ لیکن صاحب موصوف اس موسم سرما میں بلا معاوضہ مشورہ دینے کی غرض سے ہندوستان تشریف لائیں گے۔ [illegible] ٹائمز لکھتا ہے کہ مسٹر سوئنٹن کی بجائے گورنمنٹ ایک ایسے ہوشیار مستری کاریگر کو ملازم رکھنا چاہتی ہے۔ جو فن تعمیر میں تجربہ اور شہرت رکھتا ہو۔ اخبار مذکور اس تجویز کا بھی ذکر کرتا ہے۔ کہ دہلی میں قدیم فن تعمیر کے کام کا نمونہ بھی حتی الامکان ہندوستانیوں کے ہی ہاتھ میں ہوگا

لیبگی ۲۹ اکتوبر۔ پرتگیزی نو آبادیات بھی ایشیائیوں کے خلاف تند اور سخت تدابیر اختیار کرنے لگی ہیں۔

لارنیکو مارکس ۲۸ اکتوبر۔ ایشیائیوں کے خلاف قانون عنقریب سرکاری گزٹ میں مشتہر کیا جائیگا۔ جس میں ایشیائی باشندوں پر پندرہ روپیہ سالانہ محصول لگایا جاوے گا۔ نو واردوں پر اول تین سال کے لئے ۸ پونڈ سالانہ اور دوسرے کے بعد ایک پونڈ سالانہ محصول عاید کیا جائے گا۔ اس قانون میں شناخت کے لئے عکسی تصویر اور نشان انگشت وغیرہ کی شرط بھی لگائی گئی ہے۔

نیویارک ۲۸ اکتوبر۔ جمہوریہ میکسیکو کی صدارت کے انتخاب میں پریذیڈنٹ ہیورٹا نے منجملہ ۲۰۰۰ رایوں کے ۱۵۰۰ رائیں حاصل کی ہیں

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ میکسیکو کے باغیوں نے ایک فوجی ریل گاڑی کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ۱۱۰ آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر لائیڈ جارج وزیر خزانہ انگلستان کی تقریر متعلقہ اصلاح اراضی سے متاثر ہو کر ڈیوک آف سدرلینڈ نے بذریعہ اخبارات ۲ لاکھ ایکڑ جنگل ۲ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے فروخت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مسٹر لائیڈ جارج نے ڈیوک موصوف کو صلاح دی ہے۔ کہ وہ یہ معاملہ براہ راست خزانہ انگلستان کے روبرو پیش کریں۔ تاکہ خریداری کا معاملہ طے کیا جائے۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ سینیور ڈاٹو نے جو کنسرویٹیو پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسپین کی جدید وزارت مرتب کی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ عطائے اسناد ۲۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جن طلبا کو اس جلسہ میں اسناد حاصل کرنی ہوں۔ وہ ۲۲ دسمبر کو ۱۱ بجے یونیورسٹی ہال لاہور میں رجسٹرار صاحب کے سامنے مقررہ پوشاک پہن کر حاضر ہوں جہاں ان کو خاص ہدایات دی جائیں گی۔ جو طلبا ۲۲ دسمبر ۱۳ء کو غیر حاضر ہوں گے۔ ۲۳ دسمبر کو جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔

ٹرکی و یونان میں گفتگوئے صلح

ایتھنز ۳۰ اکتوبر۔ اوقاف کے متعلق جو تصفیہ قرار پایا ہے۔ اس کی نسبت ٹرکی وکلائے صلح کو ہنوز ہدایات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ یونانی حلقوں میں مفتی کے تامل کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے۔ کہ اوقاف کے متعلق ٹرکی مزید مطالبات کریں گے۔ اور اس سے گفتگوئے صلح میں دو ہفتہ کی دیر ہو جائے گی

صوفیا ۳۱ اکتوبر۔ تھریس پر بلغاریوں کا قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ نے جدید علاقہ کے باشندوں کو عام معافی دینے اور ان کے قوم و مذہب کا احترام کرنے کا اعلان کیا ہے

صوفیا ۳۱ اکتوبر۔ آسٹریا کے ایک سنڈیکیٹ نے بلغاریہ کو ۳ کروڑ فرانک قرضہ دیا ہے۔ اور آسٹروی تجارت کے لئے خاص مراعات حاصل کر لی ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ جدید برطانوی سفیر سر لوئیس میلٹ نے بارگاہ سلطانی میں اپنی سند سفارت پیش کرتے ہوئے جلالتمآب سلطان المعظم کو شہنشاہ معظم جارج خامس کی طرف سے مخلصانہ دوستی اور لازوال نیکو خواہی کا یقین دلایا۔ اور یہ توقع ظاہر کی کہ دولت عثمانیہ کی قوت مستحکم اور روبہ ترقی ہوگی۔ اس کے جواب میں جلالتمآب نے ارشاد فرمایا کہ برطانیہ و ٹرکی کے درمیان روایتی دوستی پچھلے دنوں دونوں سلطنتوں میں نامہ و پیام ہو کر از سر نو قائم ہو گئی ہے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ مع لیڈی صاحبہ عازم ہند ہو گئے ہیں۔

موقوفی جھٹکہ۔ مہاراجہ صاحب ریاست سکیت نے دسہرہ کے تیوہار پر بکروں کو گردن مار کر ہلاک کرنے کی رسم موقوف کر دی ہے۔ اب تک یہ رسم ریاست میں ان تیوہاروں کی ایک شاندار خصوصیت تھی۔

ہز اکسلنسی گورنر بنگال ۵ نومبر کو شام کے ۴ بجے گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں دربار منعقد کر کے حضور وائسرائے کے عطا کردہ خطابات سے مستحقین کو سرفراز فرمائیں گے۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے حکم جاری کیا گیا ہے کہ تحصیل گوجرانوالہ کے دو محفوظ جنگل چھچھرا اور کیکر انوالی جن کا رقبہ ۱۲۴۴ و ۱۶۰۳ ایکڑ ہے۔ فروخت کر دئے جائیں۔

نیا رنگ ڈھنگ

نہایت مفید کتابیں

نایاب تحفہ اگر آپ حال کے زمانہ میں بیکاری۔ بے روزگاری مفلسی سے تنگ آگئے ہیں۔ ملک کی ضروری دستکاری صنعتوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے تجربات وطن منگا لیجئے۔ اس میں دیسی ولایتی انگریزی سادہ۔ بال اڑانے کے صابون بنانے کے نسخہ جات۔ عطر آب خوشبودار تیل خضاب سیاہی ... [illegible] ... وغیرہ صنعتوں کے نسخہ جات مع ترکیب ... [illegible] ... اصلی قیمت ...

حفظ صحت وہ احباب جو جلق جریان ... [illegible] ... امراض میں مبتلا ہیں ... [illegible] ... اس میں مذکورہ بالا امراض ... [illegible] ... اسباب علامات اور علاج ... [illegible] ... تجربہ نسخہ جات ... [illegible] ...

اسپیشل ایس گورنمنٹ ... [illegible] ... قیمت ...

سیر ہندوستان اور مسلمانوں کی ترقی ... [illegible] ...

[illegible]

دنیا اسلام اور یورپ ... [illegible] ... قیمت ...

سلطنت برطانیہ کا مستقبل ایک مشہور مورخ محقق جاپانی نے سلطنت برطانیہ کی موجودہ حالت پر ناقدانہ نگاہ ڈالتے ہوئے ... [illegible] ... یہ کتاب جاپانی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے ... [illegible] ...

ملنے کا پتہ منشی ... [illegible] ...

[illegible]

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و کھانسی ریشہ الم (?) کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے کمر میں درد ہو۔ انجکشن (?) ... دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈی کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے جماع استعمال کرنے سے کمی طاقت نکال دیتی ہے۔ چوٹ کے درد کو دور کرتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... محصول ڈاک علاوہ۔

پروپرائٹر دی میڈیسن کمپنی
کٹڑہ ... امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمے کے لفظوں کو تفسیر میں تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ اسکے ابواب شاید تفسیر سات جلد تک ہے جنمیں سے چھ جلدیں تیار ہیں جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲؍ جلد دوم سورہ آل عمران و نسا قیمت ۱۲؍ جلد سوم سورہ مائدہ انعام و اعراف ۱۲؍ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲؍ جلد پنجم تا سورہ فرقان ۱۲؍ جلد ششم تا سورہ یٰسین قیمت ۱۲؍ چھ جلدوں کے یکجا خریدار سے معہ محصول ڈاک صرف ۳ روپیہ

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انوکھا فیصلہ قیمت معہ محصولڈاک ۱۰؍

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ آریوں کی تردید و مقابلہ قیمت ۱؍

الہام } الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید قیمت صرف ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید ۲؍

آیات متشابہات } اصول تفسیر او آیات متشابہات کی تحقیق ۲؍

فتوحات اہلحدیث } چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ انکو جمع کیا گیا ہے ۴؍

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱؍

الہامی کتاب } وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶؍

حق پرکاش } ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل و مدلل جواب ۸؍

ترک اسلام } مہاشہ دہرمپال (آریہ) کے ترک اسلام کا دندان شکن جواب ۳؍

ادب العرب } صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۳؍

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۱؍

تہذیب } ہندوؤں کے فرائض قیمت ۱؍

مناظرہ نگینہ } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا قیمت ۴؍

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (آریہ) مہاشہ دہرمپال جلد اول ۵؍ جلد دوم ۶؍ جلد سوم ۵؍ جلد چہارم ۵؍ چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ۱؍

اہلحدیث کا مذہب } فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳؍

المرقات فی احکام الصلوات } احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۴؍

السلام علیکم } اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۱؍

اسلامی تاریخ } آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات۔ بچوں کو بہت مفید۔ ۱؍

اسلام اور برٹش لاء } یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر ثابت کر دیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسایش و فلاح رعایا ہے۔ ۳؍

رسوم اسلام } رسوم قبیحہ متعلق بیاہ و شادی کی تردید اور اتباع و سنت محمدیہ کی تاکید ۱؍

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب۔

راجپوت پرنٹنگ ورکس میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ نے امرتسر سے شایع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ
اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث

[illegible]

نمبر ۳ جلد ۱۱

امرتسر ــ مورخہ ۱۴ ــ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ ڈاک علاوہ واپس کی جاوے گی

(۳) مضامین مرسلہ لیشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند مضامین بمصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ــ ۔۔۔۔
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ــ ۔۔۔۔
" ششماہی " ۲ ؍
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۲ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

قادیانی مشن

قادیانی مشن کے بانی آنجہانی اور موجودہ مریدوں سے ہمیں یہ شکایت ہمیشہ سے ہے کہ وہ اصل بحث سے ہمیشہ طرح دیتے رہے۔ سیدھی بات یہ تھی کہ چونکہ مسیح موعود کا مسئلہ حدیثوں پر مبنی ہے اس لئے لازمی ہے کہ جو جو نشان مسیح موعود کے احادیث میں آئے ہیں۔ وہ مدعی میں پورے پائے جاویں۔ شکر ہے کہ قادیانی اخبار الفضل نے اس اصول کو مان لیا چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

ہاں البتہ وہ نشان جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (مسیح موعود) کی ذات والا صفات کے ساتھ مخصوص فرمائے تھے۔ وہ دیکھنے ہیں کہ آیا ان کے وجود یا وجود کے ساتھ پورے ہوتے ہیں یا نہیں

(۲۹ ــ اکتوبر)

اہلحدیث ــ ٹھیک۔ اس اصول کے مطابق ہم ایک نشان مسیح موعود کا پیش کرتے ہیں جس کو جناب مرزا صاحب نے بھی بڑے فخر سے پیش کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ــ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا (براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۴۹۸)

اہلحدیث:۔ کیا یہ نشان مسیح موعود کا پایا گیا کیا مسیح موعود دنیا میں نہیں آیا۔ کیا اس نے تمام دنیا میں اسلام پھیلایا؟ کیا اب حاجت تبلیغ کی نہیں رہی؟ غالباً ان سب کا جواب وہی ملیگا جس کی واقعات شہادت دیتے ہیں

اس کے جواب میں الفضل یا دوسرے قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہمارے مسیح (مرزا) نے کسر صلیب کر دیا۔ اسی لئے تو عیسائی ہمارے (مرزائیوں کے) سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے کیا خوب منطق ہے عیسائیوں کی کوشش اور کامیابی کسی سے مخفی نہیں۔ وہ رات دن ترقی پر ہیں۔ مردم شماری کی رپورٹیں انکی ترقی کی مظہر ہیں دنیا اونکی ترقی کی قائل ہے۔ ایک ہمارے قادیانی دوست ہیں جو فخر کرتے ہیں کہ عیسائی ہمارے سامنے آنے سے منہ چھپاتے ہیں کوئی پوچھے کب؟ دہلی میں برابر مباحثات کرتے ہیں لاہور ہمیشہ جلسوں میں مباحثات کرتے ہیں گذشتہ

[illegible] ٹھاکر گوپال سنگھ نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا [illegible] امرتسر [illegible]

سالوں میں بھی تمہارے خواجہ کمال الدین مولوی غلام رسول راجیکی والے وغیرہ عیسائیوں کے کالج میں مباحثہ کر گئے۔ انہوں نے سب کے ساتھ گفتگو برابر کی۔ یہ جدا بات ہے۔ کہ تمہارے مناظر نے ان کے پادری (جوالا سنگھ) کی منطقی تقریر کو فضول کہہ کر ٹال دیا۔ مگر انہوں نے آپ سے مونہہ نہیں چھپایا۔ نہ وہ آپ سے چھپے۔ بھلا جس صورت میں وہ آپ کے مسیح موعود (مرزا صاحب) سے امرتسر میں پندرہ روز تک مباحثہ کرتے رہے تو آپ لوگوں سے وہ کیوں مونہہ چھپانے لگے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ بعض عیسائیوں نے مجھ سے کہا۔ کہ چونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ... صاحب دجال ہیں۔ اس لئے ہم ان سے مباحثہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ یہ الگ بات ہے

گھی کی گرانی۔ دغا فریب اور جرائم
قابل توجہ گورنمنٹ

پنجاب کی پولیس نے جو حال میں رپورٹ شائع کی ہے جو پچھلے سیشن گذشتہ کی نسبت اس میں جرائم کی کثرت ہے۔ اس لئے پنجاب کے لاٹ صاحب نے پبلک سے اپیل کی ہے۔ کہ وارادت کے متعلق پولیس کو مدد دیا کریں۔ مدد دینے کا حکم بجائے خود صحیح ہے۔ مگر محض مدد دینے سے جرائم نہیں رک سکتے۔ جب تک کہ جرائم کی تہ کو پہنچکر اس تہ کی بندش نہ کی جاوے حال میں ایک واقعہ ضلع ہردوئی میں پکڑا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اسٹیشن رحمانیہ شاہ آباد پر چند کنستر گھی کے رکھے تھے۔ ان میں سے ایک کنستر چھلکنے لگا۔ تو اسٹیشن ماسٹر نے دریافت کیا اس میں کیا ہے۔ اسٹیشن کے مہتر نے جواب دیا۔ کہ اس میں چربی ہے۔ پوچھا کس کی؟ اس نے کہا سوٴر کی۔ اسٹیشن ماسٹر کو فکر ہوئی۔ کہ ایسا نہ ہو اصل مالک بیجا دعوے کرے کہ میں نے گھی دیا تھا اور چربی نکلی۔ اس نے پولیس کو اطلاع دی۔ آخر کار ثابت ہوا۔ کہ ایک مہاجن صاحب کے ہاں اس قسم کا کارخانہ ہے۔ جہاں سے سینکڑوں کنستر آج تک جاچکے ہیں۔ جن میں خالص سوٴر کی چربی کو دانہ دار گھی بنا کر بھیجا جاتا ہے۔

۳ نومبر کو میں مع احباب اسٹیشن ہردوئی پر تھا کہ میرے دوستوں نے ایک صاحب سب انسپکٹر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ انہوں نے ایک عجیب مقدمہ پکڑا ہے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر صاحب نے جن کا نام غالباً بشیر الدین ہے۔ اپنی زبانی سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ بھی بتلایا کہ اس دوکاندار کو ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ یہ بھی بتلایا کہ اس قسم کا گھی زیادہ بنارس اور اجودھیا جاتا تھا۔ بنارس والے دوکاندار پر بھی مقدمہ چلایا گیا جس کے نام یہ کنستر بھیجے گئے تھے۔

خیر یہ تو ایک واقعہ ہے۔ مگر ہمیں اس سے اس نتیجے پر پہنچنا چاہئے۔ کہ اتنا بڑا جرم جو کئی ایک جرائم پر مشتمل ہے۔ کیونکر ہوا۔ کیونکہ دنیا میں کوئی کام بلا سبب نہیں ہوتا۔ ہمارے خیال میں اس اور اس جیسے اور بہت سے جرائم کا سبب گھی کی گرانی ہے۔ جب تک گرانی کا انتظام نہ ہوگا۔ اس قسم کے جرائم کا روکنا مشکل بلکہ مشکل تر ہے۔

گرانی کے روکنے کے اسباب مختلف ہیں بعض کی نسبت ہمیں معلوم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے قبضہ قدرت میں ہیں مثلاً بیرونی تجارت کو روکنا۔ یا مختصر کرنا ہاں یہ تو قبضہ قدرت میں ہے۔ کہ مویشیوں بھیڑ بکری۔ گائے۔ بھینس وغیرہ کی نسل کی افزائش کرے۔ جس کی صورت ہمارے خیال میں بہت آسان ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ گورنمنٹ کو اسکا علم نہ ہوگا۔ یا گورنمنٹ نے اس پر غور نہیں کیا ہوگا۔ لیکن چونکہ ہمارے خیال میں ایک بات آئی ہے۔ لہٰذا ہمارا بلحاظ ایک ملکی خیر خواہ ہونے کے عرض کرنا فرض ہے

اس دفعہ اکتوبر میں میں شملہ گیا۔ تو واپسی کے وقت میں شملہ کے تمام سرسبز پہاڑوں کو دیکھتا آرہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کتنے سرسبز پہاڑ ہیں گورنمنٹ اگر توجہ کرے۔ تو ان اور ان جیسے اور سینکڑوں پہاڑوں میں مویشیوں کی نسل اتنی بڑھ سکتی ہے۔ کہ تمام ہندوستان ان کو کھائے بھی۔ تو بھی ضرورت سے زیادہ رہ سکیں۔ جس طرح نو آبادیوں میں آسانیاں پیدا کر کے زمینداروں اور کسانوں کو لے جایا گیا ہے اسی طرح مویشیوں کی پرورش کے لئے آسانیاں پیدا کر کے پہاڑیوں اور دیگر لوگوں کو پہاڑوں پر ترغیب دیا جاوے۔ اور تقاوی کے ذریعہ سے امداد دی جاوے۔ اور حکم دیا جاوے۔ کہ ایک خاص مدت تک نسل کو بڑھانے کے لئے نہ بیچیں نہ کھائیں۔ بلکہ نسل بڑھاویں۔ پھر دیکھیں کیا برکت کے آثار نازل ہوتے ہیں۔

ہندو اخبار اس بات پر تو بڑا زور دیتے ہیں کہ گاؤکشی بند کی جاوے۔ حالانکہ کسی چیز کا خرچ روکنے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ جتنا اس کی آمدن بڑھانے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

امید ہے ہندو پریس بھی ہماری اس واجبی گزارش کو گورنمنٹ کے گوش گذار کرنے میں مدد دیگا

آرہ میں آریوں سے مباحثہ
شیر کی بھبک

ہمیشہ سے سنا کرتے تھے۔ کہ پنڈت بھوجدت جی اڈیٹر مسافر آگرہ اسلام اور شیر اسلام پر مونہہ آتے ہیں۔ اس لئے دل میں آرزو رہتی تھی کہ کسی روز اپنی آنکھوں سے نظارہ دیکھیں۔ خدا خدا کر کے وہ دن آ گیا۔ یعنے ۸ نومبر کو آرہ میں آریہ سماج کا جلسہ تھا جس میں دو گھنٹے مباحثہ کے لئے بھی تھے۔ اہل اسلام نے بوساطت جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب مولانا ابوالوفا شیر اسلام کو تکلیف دی۔ ہر چند مولانا کو مصروفیت تھی۔ مگر جناب

ثناء اللہ صاحب کی غلطی کو رد نہ کر سکیگے۔ ۳۔ نومبر کو مولانا آرہ پہنچے۔ خاکسار بھی ۴۔ نومبر کی صبح کو حسب الحکم ہو گیا۔ ۳۔ کو پہنچتے ہی جلسہ میں آپنے تقریر فرمائی۔ اوس تقریر میں اعلان کر دیا کہ گو مسلمان بم بنانا نہیں جانتے۔ مگر میں کل آریہ سماج کے مذہبی قلعہ پر ایک ایسا بم ماروں گا جس سے قلعہ پاش پاش ہو جائیگا

لوگ منتظر تھے کہ خدا جانے وہ بم کیسا ہوگا اپنے اپنے خیال کے مطابق ہر کوئی اس بم کی تفسیر کرتا ہوگا۔ ممکن ہے کوئی یہ بھی کہتا ہو کہ مولانا مسئلہ نیوگ پر بحث اوٹھائیں گے۔ مگر مولانا صاحب ایسے معمولی مسائل پر بحث کریں۔ تو پھر انکا لقب شیر پنجاب اور شیر اسلام کیونکر زیب ہو سکتا ہے آپنے ایک اصولی مسئلہ اوٹھایا۔ آرہ کی چلاک جو شیلے آریوں کی تعداد اوس شہر میں زیادہ تھی۔ واہ واہ کر رہی تھی۔ مسئلہ کے زور کے علاوہ مولانا کی تعدیبانی سونے پر سہاگہ

آپنے اپنی پہلی تقریر یوں شروع کی کہ کسی کتاب کو ہم الہامی کیوں مانیں۔ کیوں اوس کے آگے گردن جھکائیں۔ کیوں اوسکی ماتحتی اختیار کریں۔ صرف اس لئے کہ ہمارے روزمرہ کی پیش آمدہ ضروریات میں وہ ہماری رہبر اور پیشوا ہو سکے مثلاً ایک بڑی ضرورت ہماری شادی بیاہ کی ہے۔ اس کے متعلق الہامی کتاب کا فرض ہے کہ ہمکو بتلا دے کہ فلاں رشتہ کی عورت سے شادی کریں۔ اور فلاں رشتہ سے نہ کریں آریہ سماج کا دعوے ہے کہ وید تمام علوم کے مخزن ہیں۔ اس لئے آریوں کا فرض ہے کہ وید کا اس بارے میں حکم بتلا دیں۔ اور اگر حکم کوئی نہیں تو فتوے دیں کہ آریہ مہاشے ماں۔ بہن۔ بہو بیٹی سے شادی کر لیں۔ تو گناہ نہیں۔ کیونکہ جہاں قانون نہیں وہاں جرم بھی نہیں۔ اس مطلب کو ذرا واضح تقریر میں ادا کیا۔ تو پنڈت کلو جدت جی جواب دینے کو کھڑے ہوئے آپنے فرمایا کہ وید ایک اصولی کتاب ہے اس میں

اسطرح کی تفصیل نہیں ہے۔ اوس میں اصول مذکور ہیں۔ تفصیل منوسمرتی میں آیا ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ منوسمرتی بہت پیچھے کی کتاب ہے۔ وید سے اس کے متعلق جو اصول مکھا ہے۔ وہ پڑھیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ تفصیل اوسکی ہے یا اوس کے منشا کے خلاف ہے۔ جو کوئی کہے کہ آرہ کی آریہ سماج میں صوبہ بہار کے کل آریہ آئے تھے۔ اس کی تفصیل یوں کرے کہ پٹنہ۔ بانکی پور۔ مظفر پور وغیرہ کے آئے تھے۔ تو صحیح ہے۔ اگر یہ کہے کہ لاہور کے بھی آئے تھے۔ تو کون دانا اس تفصیل کو صحیح کہہ سکتا ہے۔ بس آپ جب تک وید منتر نہ پڑھیں جس میں ان رشتوں سے منع کیا گیا ہو۔ ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ یہ تفصیل صحیح ہے۔ پنڈت جی اس سے بہت گھبرا گئے۔ آخرکار آپنے بمشورہ دیگر پنڈتان ویدکا ایک فقرہ سنسکرت کا پڑھا جس کا مطلب بتلایا کہ رشتہ دور ہونا چاہئے۔ مولانا صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں سے دکھلایا۔ کہ یہ فقرہ وید کا نہیں بلکہ لغت کی کتاب نرکت کا ہے۔ سوامی دیانند نے ستیارتھ میں صفحہ (۱۰۳) لکھا ہے کہ رشتہ دور دراز ملکوں میں کرنا چاہئے۔

اس دعوے پر یہ فقرہ نرکت کا نقل کیا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ اس فقرہ میں دوری سے مراد ملک کی دوری ہے۔ رشتہ کی دوری نہیں۔ اسکا جواب پنڈت کلو جدت جی سے کچھ بن نہ پڑا۔ تو لگے طعنے دینے کہ حرام حلال سے کیا کوئی کتاب یا مذہب سچا ہو سکتا ہے۔ اسے چھوڑ سے اور کچھ پوچھئے۔

اس کے جواب میں مولانا موصوف نے فرمایا اگر حلال حرام کوئی چیز نہیں۔ تو میں ایک گلاس پانی کا لاتا ہوں۔ نوش فرما لیجئے۔ بس خاموش آریہ سماج آرہ نے جو دیکھا کہ پنڈت جی سے تو کچھ بنتا نہیں۔ لاچار انہوں نے ہندو پنڈتوں سے مدد لینی چاہی۔ چنانچہ سواری بھیجکر شہر کے ایک مشہور ہندو پنڈت کو

بلایا۔ جو ویدوں سے اس مضمون کا کوئی منتر نکال دیں۔ کہ ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ بہو سے عقد شادی منع ہے۔ مگر افسوس پنڈت جی سے بھی کچھ نہ بن سکا ہندو پنڈت نے منتر نکالکر پنڈت کلو جدت جی کو دیا۔ اب پڑھے کون؟ کلو جدت جی نے بصد مشکل پڑھا۔ تو اوپر سے تقاضا ہوا۔ لفظی ترجمہ کرو۔ ترجمہ کون کرے۔ خیریت سے سنسکرت کے پورے ودوان۔ مگر کس دلیری سے تمام مجلس میں کہتے ہیں۔ ہم نے ترجمہ کر دیا ہے۔ حاضرین نے ذرا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ نہیں کیا۔ ہم نے نہیں سنا۔ چونکہ ہاتھ سے کچھ نہ تھا۔ اس لئے اسی پر اڑ گئے۔ کہ ترجمہ ہم کر چکے ہیں۔ اور نہیں کریں گے۔ حالانکہ اگر اظہار حق مقصود ہوتا۔ تو بالکل معمولی بات تھی۔ ایک دفعہ کیا دس دفعہ کوئی ترجمہ سنے۔ ترجمہ سنانے سے کیا نقصان۔ آخر اس جھگڑے میں بھی تو وقت کھویا گیا۔ یہانتک کہ دو گھنٹے پورے ہو گئے۔

الغرض ہم نے کسی مباحثہ میں اپنے بیگانے کو اسطرح متفق نہیں پایا۔ جیسا آرہ میں متحد پایا۔ کہ سب لوگ بیک زبان کہتے تھے۔ مسلمان صاف جیت گئے۔ آریہ اس سوال کو نہیں اٹھا سکے۔ مسلمان مولانا کو دعائیں دیتے تھے۔ موقع قابلدید تھا۔ نہ لائق شنید۔ الحمد للہ

(خاکسار محمد ابو القاسم بنارسی شریک جلسہ آرہ)

اہلحدیث اور ی

نمبر ۲

اس عنوان پر اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ اکتوبر میں اپنی اور عزیز عطاء اللہ کی صحت پانے کے شکریہ میں چند کتابیں اہلحدیث کے خریداروں کو بشرط ارسال محصول ارسال دینے کا اعلان کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کے متعلق قوم نے نہایت خوشی ظاہر کی۔ اور ہر طرف سے تحسین کے نعرے اٹھے۔ امید ہے کہ دیگر اہل وسعت برادران

تلاش ! چینی ناریل دریائی کی۔ یعنے وہ کاسہ جس میں ناریل دریائی ہوتا ہے۔ جو اصل خلقت میں وہ ڈبل یعنے دو کاسے (مثل اس شکل OO کے جڑے ہوئے ہوتے ہیں) ... دونوں کاسہ جن میں ناریل دریائی ہوتا ہے جس کی ضرورت ہے جو اصل پیدائش میں اکیلا (مثل اس شکل O کے) ہو جو صاحب بھیج سکتے ہوں وہ بھیج دیں۔ جو پتہ بتلا سکتے ہوں پتہ بتلا دیں۔ مہربانی ہوگی۔

بھی اس کی اقتدا کرینگے۔ اور قوم میں ہمدردی واخوت کو وسعت دینگے۔ لیکن آپ مجھے معاف فرماویں گے۔ اگر میں اس کے متعلق بعض افراد کی بے قاعدگی کا ذکر کروں۔ کتب مشتہرہ کے طلبگاروں کے خطوط جو پہنچے۔ ان میں سے بہت کم لوگوں نے اشتہار کی شروط کو ملحوظ رکھا۔ اور اکثر نے اپنے ہی مطلب کی کہی۔ اشتہار تو اتنا تھا کہ "خریداران اہلحدیث میں سے جس صاحب کو مذکورہ ذیل کتب میں سے جونسی ایک کتاب مطلوب ہو۔ اس کا ٹکٹ ارسال فرمائیں"۔ اس پر بعض ایسے شخصوں نے بھی فرمایش بھیجدی۔ جن کو میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ وہ اہلحدیث کے خریدار نہیں ہیں۔ جس سے میرا وہ منشا۔ جو اخبار اہلحدیث کی اشاعت کے متعلق تھا۔ پورا نہ ہوتا تھا۔ ایسے لوگوں کو اخبار سے تو فایدہ پہنچا۔ لیکن اخبار کو ان سے کیا نفع ہو۔ حالانکہ مقصد یہ تھا کہ اخبار کو بھی نفع ہو

دوم۔ یہ کہ بعض افراد نے بجائے ایک کتاب طلب کرنیکے متعدد بلکہ بعض نے پانچوں کتابیں طلب فرمائیں۔ جس سے دوسرے طالبان کا حصہ کم ہوتا تھا۔

سوم۔ یہ کہ بعض نے جسقدر کتابیں طلب فرمائیں ٹکٹ انکی نسبت کم ارسال کئے۔ بلکہ بعض نے ٹکٹ بھی نہیں بھیجے۔ اور کتابیں طلب کرلیں۔ لیکن خاکسار نے جہانتک ہوسکا کسی صاحب کی دلشکنی نہیں کی۔ بلکہ تعداد مقررہ سے زائد کتابیں بھی اسی حساب میں بھیجنی پڑیں۔ تعداد مشتہرہ تو ختم ہوچکی۔ لیکن سلسلہ خطوط ابھی تک منتہی نہیں ہوا۔ حیران تھا کہ دوستوں کو کس طرح جواب لکھے دوں۔ استنے میں خدا تعالے نے ایک اور خوشی کی تقریب پیدا کردی۔ وہ یہ کہ اخبار اہلحدیث اطال اللہ ظلہ ولقائہ کو ضمانت کے پھندے سے خدا تعالے نے آزاد فرمایا اور وہ اسوقت اپنی دلفریب صورت اور مبارک ادا سے آنکھوں کی تسلی اور کلیجے کی ٹھنڈک ہورہا ہے۔ اور آنکھوں کے رستے دل میں اتر رہا ہے۔ اس کے شکریہ میں کتب مندرجہ ذیل اخیر ماہ ذی الحجہ تک پرانے خریداران اہلحدیث کو نصف قیمت پر اور جو اس تحریر کے بعد سے خریدار بنیں۔ انکو کتب مذکورہ بالا کے علاوہ نصف قیمت پر دی جاینگے آئینہ قادیان۔ اور المحقق۔ اور الخبر الصحیح عن قبر المسیح متعلق کتابیں منصفت انعام میں دی جاونگی تفصیل ان کتابوں کی جو نصف قیمت پر دی جاونگی یہ ہے:-

شہادت القرآن حصہ اول اصلی قیمت ۱۲/ نصف ۶/
شہادت القرآن حصہ دوم اصلی قیمت ۸/ نصف ۴/
عصمت نبوت۔ اصل قیمت ۶/ نصف ۳/
تعلیم القرآن اصل قیمت ۱۰/ نصف ۵/
علمائے اسلام اصل قیمت ۱۰/ نصف ۵/
عصمت انبیاء اصل قیمت ۸/ نصف ۴/
آئینہ قادیان مع علماء قادیانی اصل ۸/ نصف ۴/
رسالہ معراج جسمانی مع نزول الملائکہ اصل قیمت ۶/ نصف ۳/
اعجاز القرآن اصلی ۸/ نصف ۴/

نوٹ:- مہربانی کرکے ہر شخص جو کوئی کتاب طلب کرے۔ اخبار کا نمبر خریداری ضرور لکھے ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔ نئے خریداروں کی نسبت منیجر اہلحدیث کی اطلاع آنے پر تعمیل ہوگی (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی دفتر الہادی شہر سیالکوٹ)

اہلحدیث فنڈ

اس فنڈ میں جس کی تفصیل گذشتہ پرچہ میں لکھی گئی تھی۔ کہ ہر وقت قانون کی سختی سے ڈر لگتا ہے۔ خدا جانے کسوقت کسی خاص رقم کی ضرورت آپڑے۔ اس لئے پہلے ہی سے ایک خاص رقم اس کے لئے مہیا رکھنی چاہیے۔ اس فنڈ کیلئے جیسی جلد ترقی کی توقع تھی۔ اوسکے خلاف ظہور میں آیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قوم کو اس مصیبت کا احساس نہیں۔ حالانکہ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ روپیہ اگر بچ رہا۔ تو اونکی اپنی کانفرنس میں دیا جاویگا۔ کسی خاص شخص کی ملک نہ ہوگا۔ تاہم جیسی چاہیئے۔ توجہ نہیں تعجب ہے۔ اس عرصہ میں جناب میر حق داد صاحب اندور سے پچیس ۲۵ روپے بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

میر صاحب کی رای ہے کہ اہلحدیث کانفرنس خود اس چندہ کی تحریک کرے۔ اور جمع کرکے اس فنڈ میں دے۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ کانفرنس میں اگر یہ امر پاس بھی ہوجاوے۔ تاہم کانفرنس کی زبان تو اخبار اہلحدیث ہی ہے۔ پھر ہمیں اور اونہیں کیا فرق ہے۔ ہاں کانفرنس میں خود یہ تجویز پیش ہونے والی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے خزانہ سے کچھ رقم اس میں شامل کرے۔ جو درحقیقت ایک اعتباری فرق ہوگا۔ غالباً دی ہوئی رقم سے زیادہ واپس ہوگا۔ انشاء اللہ

رقم مندرجہ سابقہ ۵۰/ از ڈاکٹر فیض محمد صاحب نابھہ ریاست ۵/ از شیخ عطاء اللہ صاحب آگرہ ۲/ از میر حق داد خانصاحب از اندور (۲۵) وعدہ

مذاکرہ علمیہ

بابت تکبیرات عید

مکرمی جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔

آجکل تکبیرات عیدین میں اختلاف ہورہا ہے کوئی بارہ تکبیر پر زور دیتا ہے۔ اور کوئی آٹھ پر۔ فریق اول ابن عباس والی روایت پیش کرتا ہے۔ فریق دوم ابوموسے اشعری والی۔ جس سے سخت انتشار ہورہا ہے۔ لہذا ہم لوگوں کی التجا ہے۔ کہ اس کو جلد مذاکرہ علمیہ اخبار اہلحدیث میں شائع فرماویں۔ اور علماء کو اس پر طبع آزمائی کا موقع دیں۔ تاکہ یہ بات صاف ہوجاوے۔ اور جھگڑا وفساد مٹ جاوے

خاکسار محمد یعقوب خریدار نمبر ۲۶۵۳
بھروکھرا

اسلام اور دنیا کا انتظام

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں اس عنوان پر لیکچر دیا تھا جسمیں ثابت کیا تھا کہ اسلام کی تعلیم میں دنیا کے انتظام کو حاوی ہے۔ اس لیکچر کا ایک حصہ ۱۸ اپریل کے اہلحدیث میں چھپا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے مشاغل میں مصروفیت یا معمولی بے پروائی کی وجہ سے بقیہ مضمون چھپنے میں دیر کی۔ الحمدللہ کہ توجہ ہونے پر بقیہ مضمون پہونچا۔ جو درج ذیل ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے سابقہ مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ فلاں فلاں جرم کی سزا فلاں فلاں ہے۔ اس سے آگے فرماتے ہیں"

"اسی طرح سرقہ کے متعلق جس سے لوگوں کے مال پر بلاواسطہ اور کبھی بواسطہ اسکے انکی جان پر بھی ہلاکت آتی ہے فرمایا

والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما جزاء بما كسبا نكالا من الله (مائدہ - پ۶)

"مرد چوری کرے تو اور عورت چوری کرے تو ان دونوں کی سزا یہ ہے کہ انکی کرتوت کے بدلے انکے (دہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو"

اسپر بھی میں نوٹ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انگریزی قانون مروجہ زمانہ سے بوجہ نرم ہونے کے چوری کا انسداد ہرگز نہیں ہوسکا۔ اور نہ ہوسکتا ہے۔ محکمہ پولیس بھی کافی ہے۔ لیکن واقعات سرقہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ پولیس خود حیران و سراسیمہ رہتی ہے۔

صاحبان! وقت کافی نہیں۔ ورنہ آپ دیکھتے کہ سرقہ کے انسداد کے متعلق جو قانون اسلام نے مقرر کیا ہے اور جسے یورپ نے غلطی سے تشدد اور وحشی قوموں کے لئے سمجھا ہے [illegible] ایسی تشریح بیان کرتا کہ آپ حیران رہجاتے۔

اسی طرح [illegible] کی نسبت انسداد زنا کے لئے اسلام نے یہ قانون مقرر کیا ہے۔

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله (نور پ۱۸)

زانیہ عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو سو درے لگاؤ۔ اور خدا کا حکم جاری کرنے میں تمکو انپر کسی طرح کی شفقت دامنگیر نہ ہو۔

یہ کنوارے مرد اور کنواری عورت کا حکم ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حضرت زید بن خالد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوارے زانی کی بابت سو درے مارنے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم فرمایا۔

عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يأمر فيمن زنى ولم يحصن جلد مائة وتغريب عام (بخاری کتاب الحدود جلد چہارم مصری ص۱۱۶)

× × × ×

× × × ×

اسی طرح شادی شدہ زانی مرد و عورت کی نسبت رجم یعنی سنگساری کا حکم ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں بالتصریح موجود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلفاء اس حکم کی تعمیل برابر کرتے رہے۔

اس مقام پر بھی میں اتنا کہنے سے رک نہیں سکتا کہ قانون انگریزی نے اسکی روک تھام کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ بلکہ اسے قانونا جرم قرار ہی نہیں دیا۔ بادشاہ کا صرف اتنا ہی فرض نہیں ہے کہ لوگوں کے فصل خصومات کے لئے عدالتیں کھولدے اور خزانہ کو معمور رکھے اور رعیت کے مصلح اخلاق سے بے پرواہ رہے۔ نہیں بلکہ اسکا یہ بھی فرض ہے کہ انکے اخلاق کی اصلاح کرے۔ انکی چال چلن کی حفاظت کرے۔ بالخصوص ان اخلاقی جرموں کا انسداد جس کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور امن عامہ میں خلل انداز ہوتا ہے۔ اسکا بڑا بھاری فرض ہے۔ زنا سے لوگوں کی عزتیں برباد ہوتی ہیں۔ اخلاق خراب ہوتے ہیں۔ فاسد خیالات دل کو گھیرے رکھتے ہیں۔ دل نہایت ضعیف ہو جاتا ہے۔ امراض موذیہ مہلکہ مثل خفقان و آتشک کے عارض ہوتے ہیں۔ محنت سے کمائی ہوئی دولت بیجا صرف ہوتی ہے۔ جن حقداروں کا حق قدرت نے مقرر کیا ہے یعنی بیوی بال بچے وہ محروم رہتے ہیں بلکہ انکی طرف سے نظر تربیت ہٹ جاتی ہے یا کم ہوجاتی ہے۔ خاندانوں کی عزت برباد ہوتی ہے اور نوبت کشت و خون تک پہنچتی ہے۔ غرض نظام وجودی میں ایک عظیم فساد برپا ہوتا ہے۔

اسی لئے اسلام نے اس کے انسداد کو سیاست مدنی میں شمار کیا ہے۔ اگر گورنمنٹ زنا اور شراب کو جسکا ذکر آگے آتا ہے اور اسکے ضرر زنا سے کم نہیں ہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں بڑھکر ہیں اور بعض صورتوں میں یہی خانہ خراب زنا کی محرک ہوتی ہے۔ قانونا بند کردے تو ہمارے ملک میں گھی کے چراغ جلیں اور پھر خوشحالی کے دن آجائیں۔

کیا ہماری مہربان گورنمنٹ اسے شاہی فرض جانکر قانونا بند کرکے ہمارے حال زار پر رحم کریگی اور سنت خسروانہ سے ہمیں ممنون فرمائیگی؟

مقدس اسلام نے زنا کی طرح اس کی خالہ شراب خوری کی دستبرد سے بچنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک سے

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم ضرب في الخمر بالجريد والنعال (بخاری کتاب الحدود جلد ۴ ص۱۱۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب خوری میں جوتے لگائے اور کھجور کی ٹہنیوں سے مارا۔

حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب حجۃ اللہ میں ان سب امور مذکورہ بالا کے متعلق سیاست بیان فرما کر اور ان کی سزا کی حکمت کی نسبت فرماتے ہیں۔

اعلم ان من المعاصي ما شرع الله فيه الحد وذلك كل معصية جمعت وجوها من المفسدة بان كانت فسادا في الارض واقتضاما على طمانينة المسلمين وكانت داعية في نفوس بني

خدا تعالی نے بعض گناہوں کی حد شرعی یعنی اسکی عالم میں سزا مقرر کردی ہے اور یہ ہر ایسے گناہ کی بابت ہے جسمیں چند قسم کے مفاسد جمع ہوں۔ کہ انکے سبب زمین میں فساد پھیلتا ہو۔ یا مسلم قوم (شرفاء) کے اطمینان و امن میں خلل پڑتا

ادم لاتزال تهيج ولها ضراوة لايستطيعون الاقلاع منها بعد ان اشربت قلوبهم بها وكان فيه ضرر لا يستطيع المظلوم دفعه عن نفسه في كثير من الاحيان وكان كثير الوقوع فيما بين الناس فمثل هذه المعاصي لايكفي فيها الترهيب بعذاب الآخرة بل لابد من اقامة ملامة شديدة عليها وايلام ليكون بين اعينهم ذلك فيردعهم عما يريدونه كالزنا فانها تهيج من الشبق والرغبة في جمال النساء ولها نشوة وفيها عار شديد على اهلها وفي مزاحمة الناس على موطوءة تغير الجبلة الانسانية وهي مظنة المقاتلات والمحادبات فيما بينهم ولا يكون غالبا الا برضا الزانية والزاني وفي الخلوات حيث لايطلع عليها الا البعض فلو لم يشرع فيها حد جسيم لم يحصل الردع وكالسرقة فان الانسان كثيرا ما لا يجد كسبا صالحا فينجر الى السرقة ولها ضراوة في نفوسهم ولا يكون الا

ہو۔ اور بنی آدم کی نفوس میں اس کا ارادہ طبعی ہو۔ کہ وہ ہمیشہ ہیجان وجوش آتا رہتا ہو۔ اور اس میں ایسی فریفتگی ہو۔ جسکا دور کرنا انکی طاقت سے باہر ہو۔ خصوصاً جب کہ ان کے دلوں میں سرایت کر گئی ہو۔ اور اس میں ایسے نقصانات اور ضرر پائے جاتے ہوں۔ کہ مظلوم ان کو اپنی جان پر سے اکثر اوقات خود دور نہ ہٹا سکتا ہو۔ اور لوگوں میں اس کا رواج عام ہو گیا ہو۔ تو اسی قسم کی برائیوں میں صرف عذاب آخرت کا ڈرانا کافی نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں اس کے متعلق ایسی سخت ملامت وسزا کا مقرر کرنا واجب ہے۔ جو ان کے سامنے ہو۔ اور ان کو اس ارادہ بد سے باز رکھے۔ مثلاً **زنا** کہ یہ عورتوں کے حسن کی رغبت اور شدت شوق سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں طبیعت کی خواہش نہایت تیز ہوتی ہے۔ اور اس میں عورت کے اہل کے حق میں نہایت درجہ کی عار اور بے عزتی ہے۔ اور ایک ہی عورت پر مختلف لوگوں کی مزاحمت سے جبلت انسانی (اخلاق فاضلہ و شریفہ) اپنی فطرتی حالت پر قائم نہیں رہتی۔ اور اس کے

مختفيا بحيث لايراه الناس بخلاف الغصب فانه يكون باحتجاج وشبهة لا يثبتها الشرع وفي تضاعيف معاملات بينهما وعلى اعين الناس فصار معاملة من المعاملات وكقطع الطريق فانه لا يستطيع المظلوم ذبه عن نفسه وماله ولا يكون في بلاد المسلمين وتحت شوكتهم فيدفعوا فلا بد لمثله ان يزاد في الجزاء والعقوبة وكشرب الخمر فان لها شرها وفيها فساد في الارض وزوال المسكة عقولهم التي بها صلاح معادهم ومعاشهم وكالقذف فان المقذوف يتاذى اذى شديدا ولا يقدر على دفعه بالقتل ونحوه لانه ان قتل قتل به وان ضرب

سبب لوگوں میں جنگ و جدل واقع ہو جانے کا اندیشہ بھی ہے۔ اور یہ (فعل بد) عموماً زانی عورت ومرد کی رضامندی سے ہوتا ہے۔ اور ایسی پوشیدگی میں ہوتا ہے۔ کہ سوائے معدود مخصوصوں کے اس کی اطلاع نہیں ہوتی۔ تو اگر اس کے متعلق کوئی سخت دردناک سزا (حد شرعی) مقرر نہ کی جاوے تو اس (فعل بد) کی روک نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح **چوری** ہے۔ کہ بسا اوقات انسان کوئی حلال ذریعہ معاش نہیں رکھتا۔ تو چوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور اس میں لوگوں کے نفس دلی کو فریفتگی بھی ہے۔ اور اس کا وقوعہ بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ اسے دیکھ نہیں سکتے۔ برخلاف **غصب** کے کہ وہ ایسے جھگڑے اور شبہ سے واقع ہوتا ہے جو شرعاً ثابت نہیں ہوتا۔ اور لوگوں کے معاملات کی صورت میں اور ان کی نظروں کے سامنے واقع ہوتا ہے۔ پس وہ معاملات میں سے ایک معاملہ ہے۔ اسی طرح **رہزنی** ہے۔ کہ مظلوم خود اپنی جان کو اور اپنے مال کو اس سے بچا نہیں سکتا۔ اور یہ فعل دارالاسلام میں اور مسلمانوں کی شوکت سیاست

ضرب به فوجب في مثله زاجر عظيم نشر الحد اما قتل وهو زجر لا زجر فوقه واما قطع وهو ايلام شديد وتفويت قوة لا يتم الاستقلال بالمعيشة دونها طول عمره ومثلة وعار ظاهر اثره مواعظ الناس لا ينقضها فان النفس انما تتاثر من وجعين النفس الواقعة في البهيمة يمنعها الايلام كالبقر والجمل والحمار فيها جنب الجناه وبس د العار اللازم له اشد من الايلام فوجب جمع هذين الوجهين

میں واقع نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس کا دفعیہ کریں۔ پس اس قسم کے فعل کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بدلہ اور سزا میں سختی برتی جائے۔ اسی طرح **شراب خوری** ہے۔ کہ اس میں بھی شدت حرص ہوتی ہے۔ اور دنیا میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور عقل زائل ہو جاتی ہے۔ جس پر لوگوں کے معاد ومعاش کی بہبودی موقوف ہے۔ اسی طرح **تہمت زنا** ہے۔ کہ جس شخص پر تہمت لگائی جاوے۔ اسے سخت اذیت پہنچتی ہے۔ لیکن وہ اپنی اس اذیت کو تہمت لگانے والے کے قتل کر دینے سے بھی دفع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر وہ اسے قتل کر دے۔ تو خود اس کے قصاص میں قتل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر مار بیٹھے۔ تو اس کے انتقام میں پیٹے جانے کا خوف ہے پس ایسے فعل کے متعلق بڑی بھاری زجر کی ضرورت ہے۔ پھر یہ کہ یہ حد شرعی یا تو قتل کی صورت میں مقرر کی گئی ہے۔ کہ اس سے زیادہ زجر کوئی ہے ہی نہیں اور یا کسی عضو کا کاٹ ڈالنا ہے۔ اور اس صورت میں سخت الم وتکلیف پہنچتی ہے۔ اور اس عضو کی قوت بھی بالکل فوت ہو جاتی ہے۔ کہ پھر ساری عمر بدون اس کے

في الحدود ودرء ذلك الإيلام بضرب يضم معه ما فيه عار فظهر أثره كالتغريب وعدم قبول الشهادة والتبكيت (حجة الله مصري جلد دوم ص١٦٩ ج١٧١)

معاش کمانے کے قابل نہیں رہتا۔ اور اس میں نشانہ بھی ہے۔ اور ظاہرا عار بھی ہے۔ جس کا اثر لوگوں کے روبرو کبھی دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ نفس میں دو وجہ سے اثر ہوتا ہے ایک یہ کہ جو نفس بہیمیت میں منہمک ہے۔ اسے تو ظاہری الم و دکھ برائی سے روکتا ہے۔ مثل میل اور وزنت کے۔ اور جس نفس میں جاہ و حشم کی حب ہے۔ اسے ایسی عار و شرم جو لازم حال رہے۔ بدی سے ہٹاتی ہے۔ اور یہ عار اس کے حق میں ظاہری درد و دکھ سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ پس حدود میں ان دونوں وجہوں کا جمع کرنا ضروری ہوا۔ اور اس سے کم درجہ تاریب کی سزا ہے جس میں کچھ ایسی صورت ہی ہو جس میں کچھ عار بھی ہو۔ اور اس کا اثر ظاہرا ہو مثل جلا وطنی اور شہادت کے قبول نہ کرنے کے اور لکڑی سے مارنے (ضرب بید) یا کسی دیگر برے سلوک کے۔

اسی طرح رہزنی اور بغاوت کی بابت حکم دیا:-

إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم (مائدہ - پ ٦)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ ان کی سزا صرف یہی ہے۔ کہ (بعض صورتوں میں تو بسبب حالات) ان کو قتل کر کے ٹکڑے کیا جائے۔ یا (بعض میں) صلیب پر کھینچا جائے۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹے کاٹے جائیں۔ یا وہ جلا وطن کئے جائیں۔ دنیا میں تو یہ سزا ان کے لئے موجب ذلت ہے اور آخرت میں ان کو بڑا عذاب ہوگا۔

اب حدود کے بعد **باب سوم یعنی قضا** کے متعلق جو قانون ہے۔ اس کی بابت سنئے۔ اور اس کا کامل اور پر از حکمت ہونا دیکھئے۔ چنانچہ فرمایا:

إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها وإذا حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل إن الله نعما يعظكم به إن الله كان سميعا بصيرا (نساء پ ٥)

بیشک تم کو خدا حکم کرتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کے حوالہ کر دیا کرو۔ اور جب تم کو لوگوں میں کوئی فیصلہ کرنا پڑے۔ تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔ خدا تعالے تم کو بہت عمدہ بات کی نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

نیز فرمایا:-

يا أيها الذين آمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنآن قوم على أن لا تعدلوا اعدلوا هو أقرب للتقوى واتقوا الله إن الله خبير بما تعملون (مائدہ - پ ٦)

اے مسلمانو! خدا (کی رضا) کے لئے مضبوط رہو۔ یا انصاف کے گواہ ہو کر۔ اور کسی قوم کی عداوت تم کو اس جرم پر آمادہ نہ کر دے۔ کہ انصاف چھوڑ بیٹھو۔ انصاف کرنا۔ کیونکہ وہی پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔ اور ڈرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ خدا اس سے ضرور باخبر ہے۔

اسی طرح احادیث نبویہ میں قضا کو سخت ذمہ داری کا کام قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ

من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين (حجة الله مصري جلد ثاني ص١٥٣)

جو لوگوں میں قاضی بنایا گیا۔ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے:-

قال صلى الله عليه وسلم القضاة ثلاثة واحد في الجنة واثنان في النار فأما الذي في الجنة فرجل عرف الحق وقضى به ورجل عرف الحق فجار فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار (حجة الله)

کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قاضی تین (طرح کے) ہیں۔ ان میں سے (صرف) ایک جنتی ہے۔ اور دو دوزخی ہیں۔ جو جنتی ہے۔ وہ تو وہ ہے جس نے حق کو پہچانا۔ اور اس کے موافق فیصلہ کیا۔ اور جس نے حق کو پہچان کر ناحق کیا۔ وہ دوزخی ہے۔ اور جس نے اندھا دھند بے سمجھے فیصلہ کیا وہ بھی دوزخی ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ قاضی کے لئے ضرور ہے کہ وہ علمی اور عملی قوت ہر دو میں کامل ہو۔

اسی طرح آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ فیصلہ کرنے کے وقت قاضی کی اپنی حالت کیسی ہونی چاہئے۔ چنانچہ فرمایا:-

لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان (حجة الله)

کہ کوئی منصف دو شخصوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

ان احادیث سے منصب قضا کی ذمہ داری اور اس کی مشکلات صاف ظاہر ہیں۔ اسی لئے حضرت امام ابو حنیفہ نے سزا منظور کی تھی۔ لیکن قضا قبول نہیں کی تھی۔ اور یہی جواب دیا تھا کہ مجھے اپنے نفس پر امن و صفائی طبع کے وقت ہی بھروسہ نہیں ہے۔ غضب کی حالت میں کس طرح مطمئن ہو سکتا ہوں۔ کہ عدل قائم رکھ سکوں گا۔ کیونکہ اول تو غضب کی حالت میں طبیعت اعتدال پر نہیں

رہتی - اور انسان دلائل اور قرائن میں تامل نہیں کر سکتا - دیگر یہ کہ جب غضب کا جن طبیعت پر سوار ہو جائے - تو جس کی نسبت غضہ بھڑکا ہے - جب تک اس کو نقصان نہ پہونچا لیں - تب تک اترتا نہیں - پس اس اثنا میں فیصلہ کرنے سے غالباً انصاف کا خون ہوگا - لہذا شریعت اسلام نے جو انسانی فطرت اور اس کی مختلف حالتوں کو ہر دم مد نگاہ رکھتی ہے - غضب کی حالت میں فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دی - ہاں اگر کسی شخص کی طبیعت میں اس درجہ کا اعتدال ہو کہ اس کا غضب و خواہش نفس عقل و علم کے تابع ہو - تو وہ غضب کی حالت میں بھی انصاف سے درگذر نہیں کریگا - لیکن یہ وصف انبیا علیہم السلام یا علم و عمل میں کامل بزرگوں کے سوا کسی دیگر میں مشکل ہے - چنانچہ سنن نسائی میں وارد ہے کہ

عن ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین و ھو غضبان (نسائی ص٩٦)	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص غضب کی حالت میں دو آدمیوں میں فیصلہ نہ کرے“

صاحبان ! میں اس وقت اتنا کہنے سے نہیں رک سکتا کہ ہمارے زمانہ میں کس قدر ایسے حاکم ہیں - جو فیصلہ کے وقت احادیث مندرجہ بالا کی رعایت کرتے ہیں - اور اس ثقیل بوجھ کی برداشت سے ڈرتے - اور اس کی ذمہ داری سے گھبراتے ہیں -

آپ کے ذہن میں اس سوال کا جواب جو کچھ آئے - اسی سے سمجھ لیں - کہ ہمارے معاملات کے فیصلہ میں انصاف و عدل اور داد و رسی کی رعایت کہاں تک کی جاتی ہے - اور خواہش نفس کی پیروی یا بدظنی یا اندیشہ یا غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے سے کہاں تک پرہیز کی جاتی ہے - مبارک ہیں - وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں -

میں ایک اور حدیث او ربیان کرتا ہوں - جو سب سے عجیب ہے - اور ہمارے زمانہ کے مجسٹریٹوں اور منصفوں کی باطنی کیفیت اور قلبی حالت کا خوب انکشاف کرتی ہے - وہ یہ کہ

قال صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأله وکل الی نفسه ومن اکرہ علیه انزل اللہ علیه ملکا یسددہ (حجۃ اللہ)	آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خود قضا کا طالب ہو - اور اسے مانگ کر لیوے - وہ اپنے نفس کے سپرد کیا جاتا ہے اور جو شخص قضا پر مجبور کیا جائے - اس پر خدا تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے - جو اوسے انصاف پر قائم رکھتا ہے“

صاحبان ! اس کا بہتر یہ ہے کہ جو شخص خود طالب حکومت ہے - غالباً اس کی نیت ان حالتوں سے خالی نہیں - یا تو وہ حکومت کے اثر سے مال جمع کرنا چاہتا ہے - یا مرتبہ کا خواہشمند ہے - یا لوگوں کو اپنے زیر رکھنا چاہتا ہے - یا اپنے مخالفین سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے - پس اس کی نیت خالص نہ ہونے کے سبب اس پر خدا کی طرف سے برکت نازل نہ ہوگی - لہذا اس سے انصاف کی امید نہیں ہاں اگر کوئی شخص اپنے وقت یا شہر میں ظلم دیکھتا ہو - اور وہ خود علم و عمل کی پیروی سے عدل کو قائم رکھ سکتا ہو - اور دوسرے آدمی اس فرض کو پورا نہ کر سکتے ہوں - یا ان سے بے انصافی کا اندیشہ ہو - اور وہ شخص محض و حسن انتظام کے خیال سے اس بارگراں کو اپنے سر پر لے لے تو وہ مستثنے ہے - کیونکہ اول تو اس کی نیت خالص ہے - دیگر یہ کہ حقیقت میں وہ واقعات کے اثر سے مجبور ہو کر قضا کو قبول کرتا ہے - پس وہ بھی تائید الٰہی سے موید ہوگا - خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر برکات نازل ہونگی - جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہ مصر سے کہا تھا کہ

قَالَ اجْعَلْنِي عَلٰى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (یوسف پ١٣)

مجھے عہدہ مشیر مال پر مقرر کیجیے - میں دنیا میں کی حفاظت بھی کر سکتا ہوں - اور اس کے مقدار سے واقف بھی ہوں“

(ابراہیم سیالکوٹی)

اگر آپ اسلامی اور انگریزی قوانین کا مفصل مقابلہ دیکھنا ہو - تو رسالہ **اسلام اور برٹش لاء** دیکھئے جو دفتر اہلحدیث سے ۴ قیمت ۳ مل سکتا ہے“

علماء کی خدمت میں چند سوالات دریافت طلب

فاضل ایڈیٹر مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو - کہ میرے ان سوالات کو براہ مہربانی اخبار اہلحدیث کے کالم میں جگہ بخشیں - تو عین باعث مشکوری کا ہے - تاکہ علمائے محدث ان کو حل فرما دیں -

١- عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ القرشی التیمی ان المسور بن مخرمۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یقول ان بنی ہشام بن مغیرۃ استاذنوا ان ینکحوا ابنتہم من علی ابن ابی طالب فلا اٰذن ثم لا اٰذن ثم لا اٰذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما رابہا ویؤذینی ما اذاہا - عبید اللہ بن عبد اللہ ابی ملیکہ قریشی تیمی کو حدیث کی مسور بن مخرمہ نے سنا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے در آنحالیکہ حضرت منبر پر تھے - فرماتے تھے تحقیق بنی ہشام بن مغیرہ نے اذن مانگا یہ کہ نکاح کریں - وہ بیٹی اپنی کا علی بن ابی طالب سے پس نہ اذن دیا گیا - پھر نہ اذن دیا گیا - پھر نہ اذن دیا گیا - مگر یہ کہ ارادہ علی بن ابی طالب اس بات کا کہ طلاق دیوے وہ بیٹی میری کو اور نکاح کرے وہ لڑکی ان کی - تب تحقیق بیٹی میری ٹکڑا میرا ہے - ناخوش کرتا ہے - مجھ کو جو ناخوش کرتا ہے اس کو - اور تکلیف پہنچتی ہے - مجھ کو جو کہ تکلیف پہنچتی ہے -

لکھا گیا۔

فیروز پور میں مرزائیوں کی ایک لائبریری ہے اس میں اہلحدیث جاتا ہے اہلحدیث کے متعلق کبھی عدم رقی وغیرہ کی بابت جو خط لکھتے ہیں بقول مہتمم اہلحدیث یہ خط اسی خط والے کا ہے ہم نے جو کاغذ اسی بنا پر لکھا بابو صاحب نے بھی اپنا ادا اجازت کی نفی کی ہے علم کی نفی نہیں کی بابو صاحب اگر اسکے متعلق پوری تحقیق کرنی چاہیں تو ہم وہ خط انکو کسی دوست کی معرفت بھیج سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اسکی تحقیق کے نتیجے سے ہمیں اطلاع دیں۔ ہاں بابو صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم کو کسی فیروزپوری دوست نے کہا تھا کہ بابو صاحب ایسا خط نہیں لکھ سکتے۔ یہ فقرہ دیکھکر شبہ ہوتا ہے کہ کسی پہلا بیان متعلق انکار بابو صاحب کا بھی محتاج تصدیق ہے۔ ہم نے کسی دوست سے پوچھا نہ کسی نے ایسا کہا اس میں شک نہیں کہ خط کسی مرزائی کا ہے اس میں بھی شک نہیں کہ احمدیہ لائبریری کے کسی متعلق کا ہے مزید تحقیق کے لئے اصل بھیج سکتے ہیں۔

تعاقبات قراءۃ جنازہ پر مختصر مکالمہ

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

گذشتہ شمارہ میں مضمون دربارہ جواب الجواب تعاقب پر قراءت جنازہ میری نظر سے گذرا۔ اسکو جب بغور پڑھا دیکھا تو سوائے [illegible] کے کچھ بھی نہیں پایا۔ چونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے نفس اپنی خوشی سے رد کیا ہے اسلئے ہی نامہ نگار کے مقابلہ میں کافی بحث نہیں کرسکتا [illegible] کی تحریروں کو دیکھتا رہا۔ چونکہ بحث کا اب خاتمہ ہے اور اس مسئلہ پر مختصر ایک ہی تحریر کے شائع ہونے کی اجازت ہوئی ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں ان تحریروں کا جو اس مسئلہ کے موافق اور مخالف شائع ہوچکی ہیں بغیر رد و حمایت کے ایک سچا مکالمہ کروں۔ تاکہ ناظرین کو اس بحث سے نتیجے پر پہنچنا آسان ہو۔

[illegible]

نامہ نگار کے مسلمہ اصول جمہوری مذہب سے ثابت کر دکھایا ہے کہ نماز جنازہ میں قراءت سری ہونی چاہیئے اور نامہ نگار نے اس مطالبہ کا جواب کچھ بھی نہیں دیا تھا۔ جبکہ ہماری طرف سے آج تک جس قدر دلائل پیش ہوئے ہیں ان میں کوئی بھی مفید مطلب نہیں ثابت ہوتے چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی کی روایت پر بڑا زور تھا مگر نامہ نگار نے جواب نمبر ۲ میں صاف لکھدیا ہے کہ وہاں اتنا احتمال تو بیشک ہوسکتا ہے کہ اوسی وقت یاد نکیا ہو بلکہ دریافت کرکے کہ فلاں وقت پر فلاں جنازہ پر جو آپ نے دعا پڑھی تھی وہ کس طرح پر ہے دریافت کرکے یاد کرلی ہوگی

جب یہ احتمال مسلم ہے کہ اس وقت یاد نکیا ہو بلکہ بعد کو دریافت کرکے یاد کیا ہو تو اس پر جہر دعا ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ وارد استدلال کا صرف لفظ فحفظت من دعائہ پر تھا اور اتنا ثابت شدہ ہے کہ دعا سنکر یاد کیا ہے لہذا اس احتمال سے صاف ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آہستہ پڑھی تھی جیسا کہ صاحب سبل السلام نے بھی ذکر کیا ہے اور ۲۸ ذی قعدہ کے پرچہ میں مولوی محمد منیر خان صاحب نے لکھ بھی دیا ہے۔

نامہ نگار نے عبارت مرقومہ بالا کے ساتھ ہی آگے چلکر یہ لکھا ہے کہ:

"اور رہا اعتراض یقرأ او یقول کا سو اس میں بھی امت محمدیہ کو اختیار ہے کہ کہیں کہیں شاذ و نادر میں ابھی جس جگہ دعا بلند سے پڑھی جاتی ہو جہر کرسکتے ہیں"

یہ عبارت بھی صاف بتلا رہی ہے کہ نامہ نگار کا عقیدہ ہے کہ بعض اوقات میں جہر ہوجاتا تھا جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہے جہر دعا کا مسنون ہونا ثابت نہیں لہذا اس بنا پر بھی فحفظت من دعائہ سے جہر کا استدلال ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا پس اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث عوف بن مالک رضی سے جہر ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اور جناب مولوی محمد منیر خان صاحب کا یہی مقصود تھا۔

اور روایت ابن عباس رضی سے جہر قراءۃ کا [illegible]

لما اقرأ علیہا اجہرا الا لتعلموا انہا سنۃ

قول ابن عباس رضی میں انہا کی ضمیر او مونث کو لفظ جہرا مذکر کی طرف راجع کی ہے اور یہ صحیح نہیں ہے اور یہ لفظ قراءۃ کہ جو لفظ اقرأ سے مفہوم ہے تانیث کے ہے اس کی طرف ضمیر مونث کا راجع ہونا صحیح ہوگا جس سے ثابت ہوا کہ میں نے الحمد بلند آواز سے اس لئے پڑھی کہ تم لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ قراءۃ الحمد جنازہ میں سنت ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی کا یہ فرمانا کہ میں نے زور سے اسلئے پڑھا کہ الحمد کی سنیت معلوم ہوجاوے یہ صاف بتا رہا ہے کہ مقصود جواب کا اعلام سنیت قراءت الحمد ہے نہ جہر کیونکہ اگر زور سے پڑھنا مسنون ہوتا تو فراغت کے بعد زور سے پڑھنے کی علت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہوتی اسلئے کہ زور سے پڑھنے کی علت لتعلموا انہا سنۃ اور اسکا بیان صحیح ہوگا جب آہستہ پڑھنا مسنون ہو ورنہ بلند آواز سے پڑھنے کی علت سنیت کا علم ہرگز نہ ہوسکیگی بلکہ تحصیل حاصل ہوگی۔ کما لا یخفی۔

پس معترض اس صورت اتنے کو تجویز کرکے بشرطیکہ مزاج منصف ہو فیصلہ کرسکتا ہے کہ حق کس جانب ہے

اہلحدیث کانفرنس سے علیحدگی

مولوی محمد ذریاب صاحب

سالکی سوج پور ڈاکخانہ فرید نگر ضلع میرٹھ کا تعلق اہلحدیث کانفرنس سے علیحدہ ہوچکا ہے مولوی صاحب مذکور کے ذمہ وصول چندہ یا اور کوئی کام اس کانفرنس کا نہیں رہا اب ان کے پاس کانفرنس کی ایک رسید بھی تھی جو اب وصول ہوگئی ہے۔ عوام اطلاع کی غرض سے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے

عاجز سید عبدالسلام عفی عنہ
جوائنٹ سکریٹری

تائید اسلام

آریوں سے [illegible] تائید [illegible] رسالہ

اہلحدیث کانفرنس کا ششماہی جلسہ

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۱۳ء کو دہلی صدر بازار قصاب خانہ والی گلی پنچ ہوز رنج میں ہوگا
چونکہ گذشتہ جلسہ اہلحدیث کانفرنس کا امرتسر میں ہوا اور آئندہ پشاور میں قرار پایا ہے - اس لئے مناسب سمجھا
گیا ہے - کہ اس سال کانفرنس کا ایک ششماہی جلسہ دہلی میں کیا جائے - تاکہ ضروری کاموں کے انجام دینے میں
سہولت حاصل ہو -

لہذا

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۱۳ء کو صدر بازار قصاب خانہ والی گلی پنچ ہوز رنج دہلی میں **اہلحدیث کانفرنس** کا یہ ششماہی جلسہ ہوگا -

پروگرام

پہلا اجلاس

صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک - صدر جلسہ مولانا مولوی حافظ سید **احمد حسن** صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر حیدرآباد دکن رئیس دہلی (۱) تلاوت قرآن مجید (۲) مولانا مولوی حافظ عبد اللہ صاحب محدث غازی پوری واعظ (۳) مولوی حبیب الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ - دیہات کے اہل اسلام کی کیا حالت ہے؟ (۴) مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جنرل سکرٹری کانفرنس - تقریر - اسلام کی صداقت اور کانفرنس کا گوشوارہ حساب - ۵ شیخ محبوب الرحمن صاحب نومسلم طالب علم - میں نے کیوں اسلام قبول کیا؟

دوسرا اجلاس

دو بجے دوپہر سے - صدر جلسہ مولانا مولوی **محمد ابراہیم** صاحب سیالکوٹی
(۱) حضور والیسرائے بہادر کا شکریہ "اشاعت مسجد مچھلی بازار کانپور پر" (۲) رد شکوک مخالفین اسلام
(۳) نواب سراج الدین احمد خان صاحب سائل جاگیردار ریاست لوہارو (نظم)

تیسرا اجلاس

آٹھ بجے شب سے - صدر جلسہ مولوی حاجی نواب محمد یونس خان صاحب رئیس دہلی
(۱) شیخ نور الٰہی صاحب سابق میونسپل کمشنر (نظم) (۲) مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - تقریر "ہم کیوں اہلحدیث ہیں؟" (۳) مسٹر دھرم پال بی اے ایڈیٹر اندر کا لیکچر "میں نے ویدک دھرم آریہ سماج کو کیوں چھوڑا؟"
(۴) صدر مجلس کا شکریہ - دعا اور اختتام

نوٹ :- چونکہ مقصود یہ ہے کہ رفع شکوک کما حقہ پورے طور پر کیا جائے - اور جو معترض یا مذہب کے متعلق کافی جواب اور صحیح معلومات پیش کئے جائیں - اس لئے جو صاحب رفع شکوک کے خواہشمند ہوں - وہ مہربانی فرما کر ۱۰ نومبر ۱۹۱۳ء ۷ بجے تک اپنے شکوک یا اعتراضات نامہ سکرٹری کے نام اہلحدیث کانفرنس کے دفتر دہلی بازار بلیماران میں بھیجدیں

المشتہر
محمد عبد السلام نبیرہ شمس العلماء جناب مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی الملقب سید عبد السلام نائب سکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی

ہیں یا مسلمان ہو کر ایسے با رسوخ عالم ہیں کہ دیگر علماء کی موجودگی میں آپ اسلامی صداقت کو پہنچ سکے ہیں - ہرگز ہرگز نہیں - ہمیں ہمیشہ اپنے دوستوں کی گھبراہٹ کو جو آپ کے اسلام میں نہ آنے سے ان کو پیدا ہوتی رہی ہے - یہ کہہ کر ٹھنڈا کرتا رہا کہ جو خدا اس کو یہاں تک لایا ہے وہ ایک قدم آگے بھی لے جائے گا - ہاں ممکن ہے کسی صاحب نے اہلیت سے ناواقفی کی حالت میں آپ کو اسلام کا ہیرو سمجھ کر اس کام کے لئے تکلیف دی ہو - تو وہ مطلع رہیں کہ مہاشہ دھرمپال اس میدان کے سپاہی نہیں - یعنی نہ وہ شرعی اسلام کے معتقد ہیں - نہ مدافع - بلکہ وہ محض آریہ سماج کی تردید میں تمہارے کام آسکتے ہیں صرف اس کام کے لئے بلانا ہو - تو ان سے اشتراک کر کے شریک جلسہ کیا کریں - ورنہ بالخیر شما بسلامت - مہاشہ جی کی باقی باتوں کا جواب بھی ممکن ہے آئندہ بھی اہلحدیث میں دیا جائے - (ایڈیٹر)

چین کی جگہ فرانس

مشرق بعید کا چوٹی والا منگولین بہت تجربے کے بعد مسکرات خصوصاً افیون سے اظہار نفرت کر رہا ہے اور اس کی حکومت رعایا کو اس عادت بد سے نجات دلا رہی ہے - مگر مغربی آزاد پیرس کا گویا افریقی پیکن کے نزول کی جگہ بن رہا ہے - فرانس میں مسکرات کی کثرت استعمال کی کوئی انتہا نہیں [illegible] کثرت اموات کا وقوع ہو جیسا کہ سمجھی ہو رہا ہے پیرس کے چند لوگوں تک محدود نہیں - بلکہ طلبا وغیرہ بھی اس کے عادی ہیں - ایک عورت [illegible] پیرس میں [illegible] پولیس کی تحقیقات سے معلوم ہوا [illegible] باقاعدہ افیم پینے کی جگہ ہے [illegible] جس کے آشناؤں کا حلقہ وسیع ہے - [illegible] بھی ہو گیا - باحیثیت و معمول نوجوان تھے [illegible] علاوہ افیم کھاتی اور [illegible] ان میں ایسی بھی تھی - پولیس نے تین عورتوں کو گرفتار [illegible] جیسی [illegible] آدمی کی موت اسی سبب سے ہو - ایک مشہور [illegible] کو بہت جلد فوراً ہی پیرس میں کام تمام ہو گیا *

* ذرا دیکھئے اگر ہم کہیں کہ چین کی جگہ فرانس لے گا - تو کیسا چاہیے (مفضل)

انتخاب الاخبار

برقی خبریں

لنڈن یکم نومبر- جنوبی البانیہ میں معاملات کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے۔ اٹلی اور آسٹریا دونوں ہی اس امر کے شاکی ہیں۔ کہ یونانی کمشنر ان حد بندی کے کام میں دیدہ دانستہ رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ آسٹریا اور اٹلی کے اخبارات میں یونان کو نہایت پرزور الفاظ میں متنبہ کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مخالفت فوراً بند نہ کر دی گئی۔ تو متنازعہ فیہ علاقوں کی نسبت البانیہ میں شامل ہونے کا اعلان فوراً کر دیا جاویگا۔

لنڈن یکم نومبر- مشہور فرانسیسی ہوائی جہاز ران مسٹر ڈرکورٹ جو پیرس سے قاہرہ تک سفر کرنے کے لئے روانہ ہوا ہے۔ وہ سخت دقتوں اور راستہ میں قیام کرنے کے بعد وانا دارالخلافہ آسٹریا تک پہنچ گیا ہے

قسطنطنیہ یکم نومبر- دولت عثمانیہ نے ایک نہایت ذکی اور نوجوان جنرل کو جو جرمنی کے محکمہ جنگ میں تھا۔ ترکی افواج کے نظم و نسق کے لئے ملازم رکھا ہے۔ اس جنرل کو کامل انتظامی اور جنرل وانڈر گولز سے بھی بہت زیادہ اختیارات عطا کر دیئے گئے ہیں۔ اس جنرل کی ماتحتی میں جرمن افسروں کی کافی تعداد ہوگی۔

فوج کے از سر نو نظم و نسق کے لئے ایک جرمن فوجی جماعت کو ملازم رکھنا عثمانی دستوری حکومت کا نہایت اہم کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ منتخبہ جنرل کو تمام فوجی مدارس کی کامل نگرانی کا کام فوراً سپرد کیا جائیگا۔ اور غالباً وہی افواج مقیم قسطنطنیہ کا سر عسکر بھی ہوگا۔ اس بارہ میں کئی ماہ سے نہایت خاموشی کے ساتھ جرمن سفیر سے گفتگو جاری تھی۔ اب ایک ارادۂ سلطانی شائع ہو کر تفصیلات کی منظوری دی گئی ہے۔ اور صرف معاہدہ پر حسب ضابطہ دستخط ہونے باقی ہیں

توقع کی جاتی ہے۔ کہ اعلے فوجی عہدوں پر جرمن افسروں کے تقرر کا نہایت اہم نتیجہ یہہ نکلیگا۔ کہ فوج میں سے سیاسی مداخلت کا عنصر خارج ہو جائیگا۔ اور اس سے گورنمنٹ کے استحکام کو بہت فایدہ پہنچیگا۔

صوفیہ ۲ نومبر- بلغاریہ میں بدیں وجہ سخت اذیت و تکلیف محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ یونانیوں نے آٹھ سو بلغاری اسیران جنگ کے متعلق کوئی اطلاع دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار اور

اطلاع

بوجہ اس کے کہ اسی ہفتہ میں عید رہی۔ اصل کاتب بھی کام پر ہنوز نہیں آیا۔ اس لئے اخبار پورا ۱۶ صفحے کا طیار نہیں ہو سکا جو ہو سکا ارسال ہے (مینجر)

اور غیر جنگی بلغاری رعایا کے ساتھ یونانیوں کی بد سلوکیوں کے بیانات سے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ بلغاری بھی آمادہ انتقام ہونگے۔ اور یونانیوں کو جلا وطن کر دینگے۔

لنڈن ۳ نومبر- ریوٹر کو قابل وثوق یونانی حلقوں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ آسٹریا اور اٹلی کی یادداشت میں جو شکایت درج ہے۔ اس میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے بعض حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ خود ممبران کمیشن کی آرا میں سخت اختلاف ہیں

لنڈن ۳ نومبر- یونان نے دول کے روبرو ایک پرزور یادداشت پیش کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ اس نے البانوی کمیشن کے کام میں سہولت پیدا کرنے کی تمام تدابیر پر عمل کیا ہے۔ اٹلی اور آسٹریا کا اعتراض محض اس لئے ہے کہ ممبران کمیشن نے تمام علاقہ کو یونانیوں سے آباد دیکھا ہے یونان نے اٹلی اور آسٹریا کے تمام مقامات شریک کمیشن پر یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ وہ البانوی ملازمان سرکاری اور دیگر اشخاص کی وساطت سے مسلمان باشندوں سے سازش کرتے ہیں

قسطنطنیہ ۳ نومبر- مفتوحہ علاقہ کے ترکوں کی حیثیت اور ان یونانیوں کے متعلق جو باوجود ترکی رعایا ہونے کے یونان کی طرف ہو کر ترکوں سے لڑے ہیں۔ اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے ترکی و یونان کی گفت و شنید مصالحت میں مشکلات واقع ہو گئی ہیں۔ یونان تمام یونانیوں کے لئے معافی کا طالب ہے۔ اس لئے گفتگو میں مزید طوالت کا اندیشہ ہے

لنڈن ۳ نومبر- البانیہ کے متعلق آسٹریا و اٹلی کی منفردانہ کارروائی ان کے اتحاد یورپ سے علیحدہ ہونے کا تازہ ثبوت ہے۔ اور اسپر فرانس کے اخبارات سخت اظہار ناراضی کر رہے ہیں۔ اور بحیثیت مجموعی صورت معاملات کسی قدر تشویش انگیز خیال کی جاتی ہے۔

اتھنز ۴ نومبر- ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گفتگوئے صلح میں ترکوں کی تاخیر کے باعث یونان کا صبر کا پیالہ لبریز ہو گیا ہے۔ اور وہ دوبارہ گفتگو کے لئے مختلف روش اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

قسطنطنیہ ۴ نومبر- یونان اور دولت عثمانیہ میں سب سے بڑا اختلاف یہ ہے۔ کہ دولت عثمانیہ ان لوگوں کی سزا دہی کے حق پر مصر ہے جو جنگ سے پہلے ترکی فوج کی ملازمت سے فرار ہوئے ہیں

غربا فنڈ میں ان دو ہفتوں میں مندرجہ ذیل رقوم موصول ہوئیں۔ از محمد اسحاق ڈیرہ دون ۱؎ از منشی محمد حسین گوجرانوالہ ۲ از نور محمد [illegible] ۸؎ از میاں رحیم بخش لوہار خانیوال اللہ ربی [illegible] ۳؎ [illegible] فنڈ [illegible] میراں [illegible] از سائل محمود بخاری [illegible] از سائل میاں محمد الدین [illegible] از سائل محمد [illegible] از سائل محمد عبد الغفور مراد آباد [illegible] از سائل

نہایت مفید اور کارآمد کتابوں میں حیرت انگیز رعایت

تجربات محسن اس میں دیسی طبی سادہ انگریزی اور بال اڑانے کے صابن۔ اور مختلف پوڈر۔ عطریات تیل خضاب سیاہی پوسٹ کارڈ۔ کاغذی اور ہر قسم کے بٹن۔ موم بتیاں۔ بڑ برف مہریں۔ دیاسلائی منجن۔ لاکھ بال اڑانے کا تیل۔ پوڈر وغیرہ ملک کی ضروریات اور مختلف صنعتوں کے نسخہ جات مع ترکیب دئیے گئے ہیں۔ بڑے بڑے فاضل ڈاکٹروں اور حکیموں نے اسکو مفید بتایا ہے۔ چنانچہ انکی شہادتیں کتاب کے اخیر میں درج ہیں۔ قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ مر

چشمۂ حیات سلاق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام نامردی وغیرہ جیسے مہلک امراض پر جدید ویرانی تحقیقات درج ہے بڑے بڑے اہل امراء حکیم ڈاکٹر صاحبان اور ایڈیٹران جرائد نے تصدیق کی ہے۔ مذکورہ بالا امراض کے اسباب علامات۔ اور علاج مجرب نسخہ جات دئیے گئے ہیں عوام کے علاوہ حکماء کے لئے نہایت کارآمد ہے رعایتی قیمت ۱ار

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر عورتوں اور بچوں کے ابتدائی ولادت سے بڑھاپے تک تمام امراض و تغیرات و شکایات۔ ان کے اسباب و علامات بتاکر مجرب نسخہ جات مع ترکیب و ہدایات درج ہیں۔ حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں ہونا ضروری ہے قیمت اصلی عہ رعایتی ۱ار

لیکچرار واعظوں۔ لیکچراروں۔ اور ان لوگوں کے لئے جو کسی سوسائیٹی میں لیکچر دینا چاہیں اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اس میں لیکچر دینے کے جملہ قواعد۔ روانی و خوش بیانی کے طریقے درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

داستان مریخ سیارہ مریخ کی جدید تحقیقات دلچسپ حالات قیمت ۱۰ر

شرح فصوص الحکم تصوف کے علم میں اعلیٰ درجہ کی بے نظیر مشہور و معروف کتاب حضرت امام محی الدین ابن عربی کی مشہور آفاق کتاب کی شرح بزبان عربی۔ مولفہ ملا عبد الرحمن صاحب جامی۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی عہ

انسان کامل مصنفہ عارف ربانی سید عبد الکریم ہر دو حصہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جس میں اصول و فروع۔ احدیت و واحدیت۔ قلب۔ روح۔ کتب آسمانی فرشتگان۔ کرسی وغیرہ کا نہایت شرح و بسط سے ذکر ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول عہ

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ ہندوستان کو خود مختاری حکومت کب اور کیونکر ملیگی۔ اسکا مفصل ذکر۔ قیمت مع محصول ۸ر

سیر دیہات زمینداروں کے ادبار و مشکلات اور انکا علاج۔ قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ر

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

تازہ شہادات

جناب ابو عبد الغنی صاحب التمیمی دربہار سے لکھتے ہیں۔ میں نے اخبار اہلحدیث میں مومیائی کی تعریف دیکھکر آدھ سیر مومیائی آپ سے منگوائی تھی۔ اور میری ہی کوشش سے شہر مونگیر تمام بلوے میں دو مرتبے مومیائی منگوائی تھی۔ ماشاء اللہ ہر شخص آپکی مومیائی کی تعریف کر رہا ہے۔ ایک چھٹانک میں نے خود بھی استعمال کی۔ اور مجھے بہت فائدہ ہوا۔ آگے پچاس روپیہ صرف کرنے سے بھی نہ ہوا تھا۔ میرا اور میرے احباب کا دل بہت ہی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی دوا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے تاکہ خلق اللہ کو فائدہ پہنچے۔ ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء المخلص

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ نزلہ اور بلغم ورم سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۳ر پاؤ بھر ۵ر مع محصول۔ مالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب سید اظہر علی صاحب رئیس و ممبر لوکل بورڈ ... ۱۳ فروری ۱۹۱۳ء میں ... ایک چھٹانک بھر منگوائی تھی اس سے ... فائدہ ہوا۔ لہذا ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی روانہ فرمادیں۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب محمد یٰسین صاحب شیلانگ سے تحریر فرماتے ہیں:

بندہ نے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی اپنے دوست منشی رحیم بخش صاحب کے واسطے بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک مومیائی ہمارے دوست و دوستی رام کے لئے روانہ فرمادیں

ملنے کا پتہ **پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ ...**

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام کے محاسن پر یورپین ہمدردان۔ عالمان محققوں کی آراء کا خلاصہ قابل دید ۳ر

سلطنت برطانیہ کا مستقبل۔ ایک جاپانی مورخ کی تحقیق۔ برٹش گورنمنٹ کے آئندہ زمانے ... قیمت ۲ر

دنیا کو اسلام اور عیسائیت کے احسان اسلام نے ... علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور ... قیمت ۲ر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث

نمبر ۴ جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✣

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✣

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا ✣

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ ڈاک جملہ واپس کیجاویگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ مگر ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ،، ۔۔۔ ہے
،، ششماہی ۔۔۔ ۱عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
،، ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) اڈیٹر و مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ✣

امرتسر - مورخہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ
ما انا علیہ و اصحابی

اہلحدیث میں مذاکرات علمیہ جاری کرنے سے یہ غرض بھی اور ہے کہ اہل علم اپنے اپنی معلومات سے گھر بیٹھے قوم کو مستفید کریں۔ اور دوسروں کے خیالات سے مستفیض ہوسکیں مگر افسوس نہیں تعجب ہے کہ اہلحدیث کے اہل علم ناظرین ان باتوں کیطرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ ہاں بعض اصحاب بوقت ملاقات زبانی کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا بھی ارادہ فلاں مضمون پر لکھنے کا تھا۔ میں انکا یہ قول سنکر کہدیا کرتا ہوں۔ کہ اس میں بھی آپنے ایک صحابی (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کی سنت پر عمل کیا جس نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقریر سنکر اپنی ہمشیرہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو جاکر کہا تھا کہ میرے دل میں آیا تھا کہ میں جواب دوں۔

اسیطرح یہ خاموش اصحاب وقت گذرنے پر کہا کرتے ہیں کہ ہمارے دل میں بھی ایک جواب آیا تھا خدا جانے اُردو شاعر کے استعمال سے ڈرتے ہیں جو یہ ہے :-

تقسیم جزء لایتجزیٰ کی ہوگئی۔
سہواً سخن جو منکے دہن سے نکل گیا

خیر بہرحال جملہ اہل علم اصحاب کو یہ وقت غنیمت سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا ایک ذریعہ ایسا ہے جو ہماری آواز کو ملک میں پھیلا سکتا ہے۔

یہ بات کہنے کی نہیں کیونکہ بارہا کہی گئی ہے۔ کہ مضمون لکھتے وقت حتی المقدور صاف اُردو میں لکھا کریں۔ عربی الفاظ غیر مستعملہ وغیرہا نوسکی بھرمار نہو۔ نیز مضمون کا رُخ ایسا ہو کہ متکلم اور کسی خاص مخاطب کے سوا اور کوئی بھی سمجھ سکے۔ خصوصاً معمولی اُردو خوان بالخصوص بنگالہ کے ایسے بھائی جو باوجود اُردو کم جاننے کے اہلحدیث کو محض عقیدت اور محبت سے دیکھتے ہیں مختصر یہ کہ بولیں اور اچھا بولیں۔

آج جس مذاکرہ پر عنوان مقرر ہوا ہے۔ جیسا کچھ یہ ضروری اور مشکل ہے۔ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ حدیث عام طور پر درس میں آتی ہے۔ اور ہر ایک فرقہ اس کو سنداً پیش کرتا ہے۔ مگر بغرض اظہار حق یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ مستدلین میں سے بہت کم اصحاب اس حدیث کو سمجھے ہونگے۔

اس حدیث کا ترجمہ مع شرح یہ ہے :-

ایک روایت میں آیا ہے کہ اسلام میں جتنے فرقے ہونگے۔ اُنمیں ایک ہی حق پر ہوگا۔ سوال ہوا۔ وہ کون؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا :-

ما انا علیہ و اصحابی

یعنی وہ فرقہ جو اُس بات پر ہوگا جسپر میں اور میرے اصحاب ہونگے۔

اس حدیث کے معنی کیا اور مطلب کیا ہے؟

اس سوال کے حل کرنے یا کرانے کے لئے آج سکا

مذاکرہ جاری ہوا ہے۔

اس حدیث کو ہر ایک فرقہ سند لاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ فرقہ شیعہ جو عام طور پر صحابہ کا بدگو ہے وہ بھی اپنی حقانیت پر اس حدیث کو سند لاتے ہیں یا لا سکتے ہیں ناظرین حیران ہونگے شیعہ کیسے سند لاتے ہیں۔ مگر جب انکی تقریر سنیں گے تو کوئی نہیں مگر انکا استبعاد نہ رہیگا۔

شیعہ کہتے ہیں اصحابی سے مراد اسجگہ فریقین کے نزدیک وہ اصحاب ہیں جو مرتد نہیں ہوئے تھے۔ یہ قید ایسی ضروری ہے کہ فریقین کو مسلم ہے۔ پس جنکو ہم (شیعہ) غیر متبوع سمجھتے ہیں۔ انکو بوجہ انکے ارتداد کے عقد الوضع صحابیت سے خارج جانتے ہیں۔ باقی اصحاب یعنی جو ارتداد سے بچے جو بقول شیعہ صرف اہل بیت علی۔ عباس اور قریب نصف کے یا پورے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم رہے سو وہ بیشک متبوع ہیں۔

حدیث موصوف میں قابل غور امر یہ ہیں:۔

اصحاب جمع کا صیغہ ہے۔ مضاف ہے یاء متکلم کیطرف۔ واو حرف عطف جمع کے لئے ہے۔ پس ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ طریقہ اور روش راہ نجات ہے جسپر آنحضرت اور آپکے تمام صحابہ تھے۔ یعنی اس مجموعہ پر حکم مرتب ہے۔ نہ کہ واحداً واحداً صحابہ پر۔ جو لوگ اس حدیث سے اتباع افراد صحابہ سمجھتے ہیں۔ میرے خیال میں الفاظ حدیث اُن کے موافق نہیں۔

جس صورت میں صحابہ میں اختلاف ثابت ہو۔ یا بعض سے روایت ہو اور بعض سے سکوت۔ یا عدم روایت۔ یا کل صحابہ متفق ہوں لیکن حدیث مرفوع انکی سند میں نہ ہو تو یہ سب صورتیں اس حدیث کی مصداق نہیں ہونگی۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کونسی بات ہے جسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب دونوں متفق پائے جائیں اور کسی فرد صحابی کا اختلاف نہو۔ میرے خیال میں حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں یہ سکھایا ہے کہ جس طرح میں محض وحی الٰہی کی پیروی کرتا ہوں اور میرے سب اصحاب اُسی وحی الٰہی کی پیروی پر متفق ہیں جس سے مراد میری قرآن وحدیث ہے۔ ٹھیک اسی طرح جو فرقہ محض قرآن وحدیث یا بالفاظ دیگر کتاب وسنت کی اطاعت واجب جانیگا وہی فرقہ ناجی ہوگا۔ درحقیقت یہ حدیث اُن مذاہب کی تردید کرتی ہے جو ان دونوں (قرآن وحدیث) کے سوا کسی اور سے بھی استناد کرتے یا اُسکو دلیل شرعی مانتے ہیں۔

واقع میں دیکھا جائے تو دنیا میں اسلامی اختلافات بہت سے اس اصول پر مبنی ہیں کہ ان دو کے سوا کوئی اور بھی واجب الاطاعت ہے۔ شیعہ نے ائمہ اہل بیت کو نامزد کیا۔ اور اہل تقلید نے اپنے ائمہ کو کسی نے کسی کو اور کسی نے کسی کو۔ اسی لئے حدیث مذکور میں فرمایا کہ وحی الٰہی کی پیروی کرنے میں میری اور میرے صحابہ کی پیروی کرتے رہنا۔

ابھی اس حدیث کے متعلق مجھے کچھ اور بھی عرض کرنا ہے مگر میں اپنی عنایت فرما علماء کرام کے لئے جگہ چھوڑتا ہوں امید ہے اس مذاکرہ میں دل کھولکر حصہ لینگے۔

کَانَ وَقَّافًا عَلَی الْقُرْاٰنِ

یہ ایک حدیثی فقرہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں آتا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عمر قرآن شریف پر فوراً ٹھیر جاتے تھے۔ اسکی مثالیں بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ حضرت عمر نے حکم دیا مگر کسی نے کہدیا۔ امیر المؤمنین! یہ حکم فلاں آیت کے خلاف ہے یا قرآن میں یوں ہے۔ فوراً اپنے حکم کو منسوخ کر دیتے۔ بلکہ بعض دفعہ اپنی کم علمی کا اعتراف بھی کرتے۔ اس لئے یہ فقرہ زبان زد ہوا کَانَ عُمَرُ وَقَّافًا عَلَی الْقُرْاٰنِ۔

بادی النظر میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہر کوئی اسکا مدعی ہے کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ لیکن پاس وہی ہوتا ہے جو امتحان میں پاس ہو جس وقت نفس اُسکا کچھ چاہتا ہو اور خدا ورسول کچھ فرماتے ہوں اُس وقت وہ نفس کو نیچے کر کے قرآن وحدیث کا تابع ہو جائے۔ تو سمجھو کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے اور یہ شعر بھی اُسپر چسپاں ہے ؎

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ واژدہا وشیر نر مارا تو کیا مارا

لیکن اگر وقت پر اُسکا نفس خدا اور رسول کی تابعداری نہ کرے۔ بلکہ خدا اور رسول کے حکموں کو اپنا تابع کرنے کی کوشش کرے تو سمجھو کہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نفس ما ہم کمتر از فرعون نیست
لیک اورا عون مارا عون نیست

اس کی نظیر میں امرتسر کا ایک واقع پیش ہو سکتا ہے جس سے حضرت عمر کی نسبت یہ فقرہ کان وقافا علی القرآن عجیب شان دکھاتا ہے۔

عزیزی عطاء اللہ کی شادی کے ولیمہ پر دعوتی خطوط لکھے گئے جنکی نقل درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت ولیمہ

معزز برادرم سلمکم اللہ وعافانا

السلام علیکم۔ شریعت نے شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ کو حکماً جاری فرمایا ہے اس لئے مدعوین پر بھی اس کی اجابت حکماً لازم قرار دی ہے۔ ارشاد ہے اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیأتها (جب کسی کو ولیمہ کی دعوت پر بلایا جائے تو اُس میں ضرور پہنچے) ایک روایت میں یہانتک تاکید فرمائی ہے کہ من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسوله (جو کوئی ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے اور نہ آئے تو وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے) آج کل شادی غمی میں رسومات غیر مشروعہ نے مسلمانوں پر قبضہ کر رکھا ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ رسومات مسنونہ کو زیادہ زور سے رواج دیا جائے۔ لہٰذا بحکم حدیث اول عزیزی عطاء اللہ (اصلحہ اللہ) کی دعوت ولیمہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹ اکتوبر بروز اتوار قرار پائی ہے امید ہے کہ بحکم حدیث ثانی آپ قبول فرما کر داخل ثواب ہونگے۔

مقام دعوت:۔ کٹرہ بھائی دفتر اہلحدیث ہے

نوٹ:- ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک کھانا حاضر کیا جائیگا - انشاءاللہ -

المؤلف

خاکسار ابوالوفا ثناءاللہ کفاہ اللہ امرتسر"

اِس خط کا مضمون کیسا کچھ مؤثر ہے ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں - اِس خط کا اثر کیا ہوا - ایک بیرسٹر صاحب جو بظاہر ڈاڑھی منڈو اور شائد نماز روزہ کے بھی پابند نہونگے (اللہ اعلم) وقت پر نہ آسکے تو رات کو تشریف لاکر عذر کر گئے - فرمایا آپکا دعوتی رقعہ کیا تھا وارنٹ بلا ضمانت تھا - میں تو اِس کے ڈر سے معذرت کرنے آیا ہوں کہ مجھکو غیر حاضر نہ سمجھا جائے - میرے ہاں مہمان آئے تھے اُنکی خاطرداری میں مصروف رہا"

اللہ اکبر! یہ ہے ایمانی اثر کہ حدیث نبوی میں جو دعوت ولیمہ میں نہ جانے پر بے فرمانی کا عتاب آیا ہے اُس سے کسی طرح بچاؤ ہو سکے - اسی کا اثر تھا کہ مدعوئین میں سے شائد ہی کوئی رہا ہو - معزز رؤسا جنہوں نے کسی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھایا - مگر شریک مجلس ہوئے -

ہاں مقدس طبقہ علماء یعنی تحقیقی اہلحدیثوں پر اسکا کیا اثر ہوا - قابل غور ہے - ایک بڑے مولانا صاحب نے جو بہت پُرانے اہلحدیث کے لیڈر اور حال تحقیقی گروہ میں شامل ہونے کے متمنی ہیں اِس خط کے جواب میں لکھا :-

"تم نے میرے خط کا جواب نہیں دیا - جو واجب ہے - لہٰذا تم فاسق ہو - اور فاسق کی دعوت قبول کرنا منع ہے"

عہ ایکدفعہ انجمن اہلحدیث امرتسر کے سالانہ جلسہ پر مولانا عبدالعزیز مولانا حافظ عبدالمنان صاحبان وغیرہ تشریف لائے تھے تو غزنوی خاندان اور دیگر حضرات کیطرف سے اشتہار نکلا تھا جسکا عنوان تھا تحقیقی اہلحدیثوں کا جلسہ کہیں ہوگا - مطلب یہ تھا کہ یہ لوگ جو انجمن کے نام سے کام کر رہے ہیں یہ تو نام کے اہلحدیث ہیں ہم تحقیقی اہلحدیث ہیں اِس لفظ میں اس واقع کیطرف اشارہ ہے -

(اڈیٹر)

خدا کی شان اتنے بڑے مولانا کے تینوں مقدمے نظری - بلکہ تینوں غلط - چنانچہ بوقت ملاقات تینوں مقدموں کا ثبوت مانگا - تو حیلوں حوالوں سے ٹالدیا - اِنَّا لِلّٰہ -

مولانا اِن تینوں مقدمات کا ثبوت رکھتے ہوں - تو بندہ اب بھی سُننے کو حاضر ہے -

امرتسری تحقیقی اہلحدیث جنکے آجکل سرگروہ جناب مولوی احمداللہ صاحب امرتسری ہیں آپنے بڑی سرگرمی سے اپنے ماتحتوں کو دعوت میں آنے سے روکا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ اِن تحقیقی اہلحدیثوں نے بالاجماع ثابت کردیا کہ واقعی وہ اہل حدیث داخل گفتار ہیں اور بس

مَیں سچ کہتا ہوں میری غرض جو اِس خط کو حدیثی مضمون کے رنگ میں لکھنے سے تھی وہ بفضلہ تعالیٰ پوری ہوگئی - مَیں بھی یہی چاہتا تھا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اِن لوگوں کا مجھ سے جو اختلاف ہے اُسکی بنا حفاظت مذہب نہیں - بلکہ کچھ اور ہی ہے ؎

درخانہ اگر کس است -
یک حرف بس است -

کس قدر حوصلہ بلکہ شوخی اور خدا و رسول کا مقابلہ ہے کہ ایک شخص کسی خاص امر کے متعلق فرمان رسول پیش کرتا ہے - اُس کے جواب میں صرف منہ سے باتیں بنائی جاتی ہیں کہ چونکہ یہ شخص گمراہ ہے چونکہ اس نے قرآن کی تفسیر غلط کی ہے اِس لئے اِس کی دعوت ولیمہ میں شریک ہونا جائز نہیں -

مَیں نے یہ سُنکر پیغام دیا کہ آپ اِس دعویٰ کی کوئی صریح حدیث پیش کیجئے کہ ایسے ایسے آدمی کی دعوت ولیمہ میں جانا منع ہے -

چیلنج گذشتہ را صلوٰۃ - اب بھی کیا ہوا - یہ مولانا پارٹی ہمکو اسکا جواب دے کہ انہوں نے ایسی مؤکدہ دعوت میں کیوں شرکت نہیں کی - جو کچھ اسکے جواب میں وہ لائے کریں - اُسکو ایسی ہی صریح احادیث سے ثابت کریں جیسی کہ اِس دعوتی خط میں صاف اور صحیح احادیث مرقوم ہیں - تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ تحقیقی اہلحدیث کون ہیں - اور نفسانی کون -

ہاں یہ بھی یاد رہے کہ ولیمہ میرا نہ تھا بلکہ عزیز عبدالصمد کا تھا جس نے نہ کوئی تحریر لکھی تھی نہ کوئی تقریر کی تھی میں تو اُس کی طرف سے ایک معنی سے داعی تھا -

مولانا! مجھے آپ لوگوں پر رحم آتا ہے کہ آپ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان احادیث کا کیا جواب دینگے ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کُشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہمانگویم

مختصر یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بابت جو یہ فقرہ آیا ہے کان وقافاً علی القرآن واقعی یہ بڑا وصف ہے درحقیقت یہی ایمان ہے اور یہی اسلام الٰہی معنٰی کی طرف قرآن شریف کا اشارہ ہے -

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (فرقان)

خدا کے تابعدار بندے جب خدائی احکام سُنتے ہیں تو بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے - بلکہ ہوشیار اور مستعد ہو کر سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں -

خدا ہمکو توفیق بخشے - آمین -

ہندو مسلم اتفاق
اور
قربانی قربان

آجکل عیدالبقر سے پہلے اخباروں میں اس مسئلہ پر بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ چونکہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے - اس لئے جس بات سے ہندوؤں کو نفرت ہے یعنے جو بات موجب تنفر ہے - وہ بند کردی جاوے اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے - اور مطلوبہ ہندو مسلم اتفاق ایک پولیٹیکل مسئلہ ہے لہٰذا اہلحدیث اس میں خاموش رہا - کہ پولیٹیکل لیڈر جسطرح چاہیں کریں - اس لئے کہ ان لیڈروں کے کسی قول یا فعل سے مذہب پر کوئی اثر نہیں ہونے کا انشاءاللہ - کیونکہ انکی ماعیں تو لقبول اُنکے ہے

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

ہمیشہ متغیر و متبدل ہوتی رہتی ہیں۔ جیسا کہ روزانہ ذکر ہے کہ بقول سر سید احمد خاں نیشنل کانگرس میں شریک ہونا گویا مسلمانوں کی برادری سے نکل جانے کے مترادف تھا۔ عرصہ تک یہی رویہ رہا۔ پھر جواز کا فتویٰ ہوا۔ اب تو سنا جاتا ہے کہ بعض انجمن لیڈران وجوب کے قائل ہیں۔ اہلحدیث اور اڈیٹر اہلحدیث کی لائن چونکہ دوسری ہے یعنی مذہبی اصلاحات اس لئے ان مسائل کی بحث میں زیادہ پڑنے کی بجائے الگ بیٹھکر واقعات کو عبرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا ہے۔ ہاں اسی مذہبی رنگ میں اپنے اسلامی لیڈروں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہے کہ آپ لوگ ہندوؤں کی نارضگی کی پرواہ کر کے قربانی البقر سے ترک کرنے پر تیار رہتے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کے پیشوا یان مذہب علماء کرام اور دیندار طبقہ مسلمانان بھی آپ لوگوں سے ایک بات پر کشیدہ خاطر رہتا ہے۔ سچ جانئے کہ وہ عرف میں داڑھی یا کاروباری کیوجہ سے آپ لوگوں سے مل بیٹھتے ہیں۔ مگر دل سے وہ کبھی خوش نہیں ہوتے۔ جب تک آپ لوگ اس قباحت کی اصلاح نہ کرینگے۔ وہ کیا ہے؟ بالکل آسان اور بلکہ آسان تر جسکا نمونہ دہلی میں دو بھائیوں مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی صاحبان نے دکھا دیا ہے کہ قوم کی خاطر شکایت پیدا ہونے سے داڑھی منڈانا ترک کرکے باقاعدہ اسلامی شکل میں نمودار ہوئے۔ جزاھم اللہ خیرا۔ آپ لوگوں کی کیا بات ہے اور لوازمی بات ہے کہ غیروں سے تو اتنا سلوک۔ اور اپنوں سے اتنی بے پرواہی۔ کیا اسپر ہمکو حق حاصل ہے کہ ہم کہیں سے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہاں یہ کہنا بالکل بیجا ہے کہ داڑھی پر ایمان موقوف نہیں۔ یہ تو علماء کی خواہ مخواہ کی ضد ہے۔ اس لئے کہ کسی حکم کی ضرورت یا عدم ضرورت کو جاننا بھی علماء ہی کا کام ہے جو اس پیشے کے ماہر ہیں۔ علاوہ اس کے گائے کشی پر نزاع کرنا کیا آپ لوگوں کے نزدیک معقول اور ضروری ہے۔ وہ بھی تو ایک وہم بلکہ وہم سے بھی نیچے کا درجہ ہے۔ پھر اس کی تو اتنی پرواہ اور اس سے اتنی غفلت؟

واللہ مجھے تو بڑی حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ لیڈران قوم خوب جانتے ہیں کہ علماء کرام ہمارا کونسا فعل نہایت ہی مکروہ جانتے ہیں۔ میں اسے مختصر صاف لفظوں میں بتاتا ہوں۔ میں داڑھی منڈانے کی کفریہ منڈی کا افسر یا بریلی کے اہلحدیث کی طرح بات بات پر کفر کے فتوے چھاپنے والا تو نہیں۔ مگر ہر شخص داڑھی منڈانا کیا بلحاظ [illegible] خصوصاً وہ جن میں بڑی بڑی برخطائیں سامنے آتی ہیں۔ نیز اوسکو عقل اور قدرتی وضع شناسی سے بہت ہی دور جانتا ہوں اور ایسی اصلاحی و لغوی کی باتوں کو بڑی غور سے سنتا اور دعا کرتا ہوں

اللھم اجعل ما علینا لنا لا علینا

خیر یہ تو اثنائے کلام میں ایک جملہ معترضہ تھا اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں

مسلم ہم کہتے ہیں کہ بعض تحریکات ملکی یا دوسرے لفظوں میں پولیٹیکل اصول ہیں جن کے لئے دوسری لائن ہے۔ مگر جو ہماری نظر سے بعض تحریکات ایسی بھی گذری ہیں جن میں مذہبی روایات کو داخل کرکے مسلمانوں پر زور دیا گیا۔ یا ترغیب دی گئی ہے کہ وہ گائے کشی کو چھوڑ دیں۔ اس قسم کی کارروائی سے ہمکو دخل دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

کوئی صاحب ہمارے اس مضمون کو لیڈروں سے بے وقت راگنی قرار دیکر بے التفاتی نہ کریں

چونکہ معاملہ ابھی طے نہیں ہوا۔ اس لئے ہنوز روز اول سمجھکر غور سے سنئے:

ہندوؤں کو قربانی البقر سے کیوں رنج ہوتا ہے؟ اسکی وجہ سب کو معلوم ہے کہ ہندو گائے کے پوجاری ہیں۔ بنارس میں عالمگیری مسجد کے چوطرفہ مندر ہیں۔ مگر جنوب کی طرف ایک بیل کا بت ہے جس کے سر پر سنگھنی چکنا بھی لگا ہوا ہے۔ جو گنگا جل اور پھولوں میں نہلایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مہاراج کو آرام سے بیٹھے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ایک بیل کے بت کی پرستش سے کیا فائدہ؟ ہاں اتنا ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوؤں میں گائے بیل کی محبت عبادت کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ وہ بحث مباحثہ کا ہے۔ اس لئے اس وجہ کو چھپا کر ملکی فائدہ پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ملکی فوائد گائے کا کیا بلحاظ زراعت اور کیا بلحاظ فوائد دودھ گھی وغیرہ بھینس میں بہت ہی زیادہ ہیں مگر اس بیچاری کی طرف نہ کسی کو خیال ہے۔ نہ کوئی اس کا نام لیتا۔

خیر ہمیں اس سے بھی بحث نہیں۔ چونکہ قربانی سے اسکی مذہبی رنگت ٹپکتی۔ اور وہی باقی ہے۔ اس لئے بحیثیت مذہبی اخبار کے ہمارا حق ہے کہ ہم اس میں رائے زنی کریں۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ملکی فوائد کے لحاظ سے ہندو مسلم اتفاق کے ہم دل سے خواہاں ہیں کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ دونوں قوموں کو نام کو مذہب اور وہم کا ٹکراؤ ہیں لیکن دراصل دونوں اصل مذہب سے واقف ہیں۔ ورنہ ان میں کبھی اس قسم کا نفاق نہ ہوتا۔ بقول کسے

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

چونکہ اس بحث میں مذہبی روایات کا نام لیا جاتا ہے اس لئے ہمارے خیال میں مسئلہ بالکل صاف ہے کہ فریقین (ہندو مسلمانوں) کی مذہبی روایات کی جانچ کی جاوے۔ سرکاری یا قومی طور پر ایک کمیٹی

مقرر ہو۔ جس میں علماء اسلام اور ہندو پنڈتان اور دیگر سنسکرت اور عربی دان بعض اصحاب شریک ہوں۔ وہ اس مسئلہ کی تنقیح کریں۔ کہ آیا مسلمانوں میں گاؤکشی کرنا منع ہے یا جائز۔ اور گائے کا گوشت حرام ہے یا مکروہ ہے۔ جیسے بعض غیر ذمہ وار اشخاص کہہ رہے ہیں۔ یا حلال ہے۔ جیسے کہ عام اسلامی دنیا میں رواج ہے۔ ہم پہلے فریق یعنی تمام اسلامی آبادی سے متفق ہیں۔ اور آجکل کے غیر ذمہ وار اشخاص کی تحریرات کو اونکی کسی غرض پر یا بے سمجھی پر مبنی جانتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ہندو دھرم کے متعلق پیش ہوگا جس میں یہ دکھایا جاویگا۔ کہ اصل ہندو دھرم میں گائے اور گائے کے گوشت کی کیا وقعت ہے۔ آیا وہی ہے۔ جو آجکل عام رائج ہے۔ یا وہی ہے۔ جو ہندوستان کے روشن چراغ اور ہندو قوم کے فخر اور منور آفتاب سر آر۔ سی دت نے اپنی مشہور کتاب قدیم ہندوستان میں ظاہر کی ہے جو یہ ہے۔

ویدک زمانے میں دھرماتما دیندار ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی عذر یا کراہت نہ کرتے تھے۔ (رویدکا دور صفحہ ۵۵)

یہ ہے ایک ہندو معزز ممبر کی رائے ہم نہیں کہتے۔ کہ اسی رائے پر فیصلہ کیا جاوے۔ نہیں بلکہ پرانی ہندو تاریخ نکالی جاوے جس میں مہابھارت کا حوالہ بھی پیش ہو۔ جس میں یہ بھی ملے گا۔

کہ رنتی دیو راجہ ہر روز دو ہزار گائے ذبح کیا کرتا تھا۔ اور رشی منی اوس کے ہاں بھوجن پایا کرتے تھے۔ اور وہ راجہ مرنے کے بعد سورگ (جنت) میں گیا۔ (مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۷)

غرض اسی قسم کے بہت سے حوالے پیش ہوں۔ اور فریقین کے بیانات سنکر دودان پنڈتان علماء جو فیصلہ کریں اوسکا لحاظ رکھا جائے۔ علاوہ بریں اس کے متعلق ایک بڑا خطرہ یہ ہے۔ کہ آج جس اصول کی بنا پر قربانی البقر سے منع کیا جاتا ہے اور اسلامی روایات پیش کی جاتی ہیں۔ کہ لبنہا شفاء و لحمہا داء (گائے کا دودھ شفا ہے اور اوسکا گوشت بیماری ہے) اگر آئندہ کو اسی اصول سے مطلق گوشت خوری بند کرانے پر زور دیا جاویگا۔ جو گو فرض واجب نہیں۔ لیکن جائز سے حرام ہونے میں تکالیف ہوا کرتی ہیں۔ وہی اسوقت ہونگی۔ ہندو قوم چونکہ ہوشیار اور عقلمند ہے۔ اس لئے وہ "ایک راہگیر دوم را دگو دار" پر عمل پیرا ہے۔ آج قربانی بند کرا دینگے کل کو مطلق بند۔

اچھا ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اسکا معاوضہ ہم کو کیا ملیگا۔ اصول شرافت اور طریق برادرانہ سے ہمکو بھی کچھ بدلہ ملنا چاہئے ہم سے اس بدلہ کی بابت پوچھا جاوے۔ تو ہم ایک ایسا بدلہ پیش کرتے ہیں جو دراصل ایسا بدلہ ہے۔ کہ ہندو قوم کو اوس کے دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ فائدہ ہے۔ اور اگر وہ آج مطالبہ پر نہ دیگی۔ تو اسی صدی میں وہ خود ہی دے دیگی

وہ ایک ایسا معاوضہ ہے۔ کہ اوس کے نہ دینے سے داناؤں کی نگاہ میں ہندو قوم کی وقعت کو ایک سخت دھبہ ہے وہ کیا ہے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے۔ کہ اہل دانش خود ہی سمجھ گئے ہونگے تاہم مزید فہمائش کے لئے ہم بتلاتے ہیں کہ وہ چھوت چھات ہے۔ جسقدر ایک ہندو کو گائے کی قربانی دیکھکر صدمہ ہوتا ہے۔ اس سے کسی قدر زائد اوس مسلمان کو رنج ہوتا ہے۔ جو دیکھتا ہے۔ کہ ایک شخص محض میلا۔ غلیظ۔ جس کے کپڑوں سے بدن سے بدبو آتی ہے، وہ تو ایک ہندو کی دکان پر آگے بڑھکر چیز خرید لے۔ اور اچھی چیزیں دیکھکر لے سکے۔ مگر میں باوجود سفید پوش اور صاف ستھرا ہونے کے دور بیٹھا رہوں۔ لالہ جی کے ہاتھوں کو تاکوں گرم کی بجائے سرد ملے تو اف تک نہ کرسکوں۔ کروں تو سنے کون ہے

وہی قاتل وہی مخبر وہی خود منصف ہے
اولیاء میرے کریں خون کا دعوے کس پر

کیا مسلمان لیڈر اس معاوضہ کا دعوےٰ کریں گے؟ کیا ہندو لیڈر اس کے دینے پر راضی ہونگے۔ (ایڈیٹر)

دخل در معقول؟ تعجب تو یہ ہے۔ کہ مسلمان گائے اور بکری کو برابر سمجھیں۔ ہندو اوس کی تعظیم کریں۔ اس لئے وہ جو چاہیں۔ کہیں۔ مگر آریہ سماجی بقول شخصے۔

"تو مان نہ مان میں تیرا مہمان"

خواہ مخواہ درمیان میں کود کر ہندوؤں کی حمایت میں تلملاتے ہیں۔ حالانکہ اونکا اپنا مذہب ہے۔ جسکا وہ عام طور پر کہا کرتے ہیں۔

"جیسی گدھی ویسی گائے"

مگر دخل در معقول دینے کی عادت کے اعتبار سے خواہ مخواہ جلتی آگ پر تیل ڈالنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں۔ "تم کون ہو ہم خواہ مخواہ"

قادیانی مشن

عرصہ ذہنی فرقت کی بیماری جو پہلو تہی وہ اب بھی ہے چھپتا ملک بہا ہے ہمارے پاس خط و کتابت کی ایک فائل پہنچی ہے۔ جو دو بھائیوں یا دوستوں کی باہمی ہے۔ ایک صاحب ڈاکٹر غلام دستگیر ہیں جو قادیانی ہو گئے ہیں۔ دوسرے منشی نور علی خان صاحب ہیں۔ جو اون کو سمجھاتے ہیں۔ منشی صاحب اون سے جو سوال کرتے ہیں۔ اون کے جواب میں وہی ایک راگ گایا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ پہلے طے کر لو۔ منشی صاحب بھی کوئی باخبر آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ وہ بھی غریب پیٹ کی بتلاتے ہیں۔ مگر آخرکار (شاید مجبوری) اسی مسئلہ (حیات مسیح) میں الجھ گئے۔ جس میں آخری تحریر جو ڈاکٹر صاحب کی دیکھی گئی ہے۔ ایک کارڈ ہے جس میں جواب دینے کا وعدہ ہے۔

ہم نے بارہا اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ آج بھی اس کے متعلق ایک اصولی گفتگو کرنا چاہتے ہیں

مرزا صاحب قادیانی اور دیگر علماء میں کیا فرق ہے

کیوں حکیم نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب وغیرہ اون کے تابع ہیں۔ کیوں اون لوگوں نے اپنی تحقیقات کو جناب مرزا صاحب کے مقابلے میں کمزور اور ناقص جانکر اون کے ماتحت ہو گئے۔ یہی ایک سوال قابل غور اور فیصلہ طلب ہے۔ اسکا جواب بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ ان لوگوں کے دل میں اعتقاد ہے۔ کہ جناب موصوف شرف مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں۔ یعنے آپکا علم براہ راست بذریعہ فیض (خداوندی) سے وہبی ہے اور ہمارا علم کسبی اور استدلالی ہے۔ جو بمقابلہ وہبی امور (الٰہی) کے بہت ناقص ہے۔ غالباً یہ جواب ایسا ہے۔ جسکی صحت میں کسی کو کلام نہ ہوگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکیم نورالدین صاحب جیسا پرانا تجربہ کار عالم حضرت مسیح کی حیات کا قائل ہوکر محض اتباع مرزا (الہامی) سے رجوع کر جائے۔ صرف یہی وجہ ہے جو ہم نے بتلائی ہے۔ انصاف ہے کہ واقع میں ایسا ہی ہونا چاہئے۔ کہ جو شخص کسی شخص کو رہنما یا پیشوا مانے۔ اوس کی عزت بھی کرے۔ جو کسی کو الہامی مانے۔ اوسکی اطاعت بھی ایسی ہی کرے۔ کہ اپنے تمام ہتھیار اوس کے سامنے رکھدے۔ یہی معنے ہیں اس آیت کے

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ

جو کوئی رسول کا تابعدار ہے۔ وہ درحقیقت اللہ کا فرمانبردار ہے۔ پس ضروری اور لازمی ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق جب کبھی گفتگو ہو۔ اوس کے اصل امر یعنی الہامی پر بحث ہوا کرے۔ نہ کہ ایسے مسائل پر جو استدلالی طور پر دیگر علماء کے باہم رہا کرتے ہیں۔ ہاں اونکا الہامی امر بیشک اس قابل ہے۔ کہ اوسپر بحث ہو۔ پھر جو بحث کا نتیجہ ہو۔ اوسپر عمل ہو۔ اگر ثابت ہو جائے۔ کہ آپ واقعی الہامی اور اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو سب باتوں میں سر تسلیم خم ہوگا۔ اور اگر اوس کے برخلاف تصویر کا دوسرا رخ ثابت ہو تو پھر کسی دوسرے مسئلہ پر بعض ان کے دعوے کے لحاظ سے بحث کرنے کی حاجت نہیں۔ بہرحال اصل الاصول یہی ایک مسئلہ ہے۔ دیگر ہیچ۔

کیا کوئی ہے؟ جو ہمیں ہماری اس تقریر کی غلطی پر اطلاع دے۔ جہانتک میرا خیال ہے کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی۔ ہاں یہ دوسری بات ہے۔ کہ کسی **جیل زادے** کو جوش آئے۔ اور وہ گالیاں دیکر اہلیت کا ثبوت دے۔

علاوہ اس کے ہم ایک اصولی بات اور بتلاتے ہیں۔ آج ہمارے سامنے **بابی مذہب** کا ایک معتقد آتا ہے۔ تو ہم اس سے وہی سوال کرینگے۔ جو ہمارے دل میں پیدا ہوگا۔ نہ وہ سوال جو وہ ہمکو سکھلاویگا اسی طرح عیسائی مذہب کا ایک مبلغ ہمکو تبلیغ کرتا ہے۔ ہمارا حق ہے کہ جو سوال عیسائی مذہب کے متعلق ہمکو پیدا ہوا ہے۔ اوسکا حل اوس سے کرادیں۔ اوس کے جواب میں اگر وہ یہ کہے۔ کہ آپ یہ کیوں پوچھتے ہیں پہلے فلاں امر کا فیصلہ کریں۔ تو ایسے عیسائی کو ہم دم گھونٹ لولیا ہوا۔ اور بہت تو لاجواب جانکر اوسکو ناقابل خطاب جانیں گے

ٹھیک اسی طرح مرزائی (قادیانی) مذہب کا ایک مبلغ ہمارے سامنے آتا ہے۔ ہم بعد غور اس نتیجہ پر پہنچکر کہ تمام مسائل درحقیقت فروع ہیں مرزا صاحب کے الہامی ہونے کی نسبت ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب کا الہامی ہونا ثابت کرو۔ دانشمندی اور انصاف پسندی کا جواب تو یہی ہوگا۔ کہ ہاں ہم طیار ہیں۔ آپ جس طریق سے ثبوت لینا چاہتے ہیں جواب ہوگا۔ کہ جو کچھ انہوں نے غیب کی خبریں بتلائی ہیں جن کو خود انہوں نے صدق و کذب کا معیار بنا چکے ہیں۔ اونہی کی جانچ پڑتال کی جاوے۔ کہ وہ کہاں تک صحیح ہیں اور کہاں تک غلط۔ یہ طریق بالکل صاف بلکہ خود جناب ممدوح کا پیش کردہ ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب شہادت القرآن مصنفہ مرزا صاحب صفحہ

اس لئے ہم نے صراحت سے لکھا تھا۔ کہ منشی قاسم علی صاحب سیکرٹری اشاعت الحق دہلی اگر منظور کریں تو ہم حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان ہی کو منصف تسلیم کر لینگے بشرطیکہ وہ اپنا اظہار دیں۔ منشی صاحب اس امر میں ہم سے بحث کر لیں۔ کہ قادیانی مشن کے متعلق بحث کرنے میں وفات و حیات مسیح کا کوئی تعلق نہیں۔

افسوس ہے اونکی طرف سے ۳ ج رائم (۳۰) نومبر تک قبولیت کی اطلاع نہیں آئی۔ بہرحال ہمارے دوست اون کے حال میں نہ پھنسا کریں۔ بلکہ اپنی سیدھی شاہراہ پر چلیں۔ اونکا اس روش پر چلنا قرآن شریف میں پہلے ہی سے بتلایا گیا ہے

وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا

مسکر اور مفتر میں فرق

یہ دو کلمے (مسکر اور مفتر) جس طرح لفظا کے اعتبار سے جدا جدا ہیں۔ اسی طرح معنے و نتیجہ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مغائر ہیں۔ مسکر کے معنی بیہوش اور ظاہری حواس کو معطل کرنے والا اور مفتر کے معنے اعضاء کو سست کرنے والا۔ مثلاً نیند اور سونے کی سب حالتیں یکساں نہیں ہوتیں۔ جب آدمی لیٹ کر اور سہارا لگا کر سوتا ہے۔ تو اس کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں جب بیٹھکر بغیر سہارے کے سوتا ہے۔ تو اسکا بدن سست ہو جاتا ہے۔ لیکن حواس بیکار نہیں ہوتے۔ اسی واسطے لیٹ کر سونے سے وضو اور نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور بیٹھکر سونے سے فاسد نہیں ہوتی۔ ایسے ہی مفتر شے کے استعمال سے حواس بیکار نہیں ہوتے۔ لیکن بدن سست ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکر و مفتر دونو کو ایک جملے میں حرام فرمایا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کی حرمت ہمہ وجوہ یکساں ہے۔ لیکن مسکر کے بارہ میں آپنے یہ تشریح فرمائی۔ **ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام**۔ یعنے جس شے کی زیادہ مقدار نشہ لاوے تو اوسکی تھوڑی مقدار بھی اگرچہ نشہ نہ لاوے حرام ہے۔ اور مفتر کے بارہ میں یہ تشریح نہ فرمائی۔ بلکہ سکوت کیا۔ **وما سکت عنہ فہو عفو**۔ جس سے آپنے سکوت فرمایا وہ مباح میں داخل ہے اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح ارشاد فرماتے۔ کہ **ما اسکر وافتر کثیرہ فقلیلہ حرام**۔ تو دونوں کا حکم یکساں ہوتا۔ پس مفتر شے کی وہ مقدار حرام ہوگی۔ جو بدن میں سستی اور دماغ میں خفت پیدا کرے۔ اور جو اس سے کم ہوگی وہ حرام قرار نہ دی جاویگی۔ اور یہ خیال کرنا کہ سود خوری وغیرہ کی نسبت شارع نے کہیں نہیں فرمایا

* ملاحظہ ہو فصل الخطاب مقدمہ اہل الکتاب جلد ۲ صفحہ ۵ سید محمد علی کی تفسیر انکید فہم بتلا چکے ہیں۔ کہ تین سو روپیہ دینے والا۔

کشف الغمۃ عن اختلاف الائمۃ

نمبر ۳

اس عنوان سے دو نمبر پہلے نکل چکے ہیں جنمیں مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون پر بحث کی تھی کہ اہلحدیث کوئی جدید فرقہ بلکہ فرقہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ وہی جماعت ہے جس نے ابتداء میں اسلام قبول کیا اور جس کو حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت وصال دنیا میں اپنی امانت سپرد کر گئے تھے۔ اہلحدیث کا گروہ انہی کی روش پر ہے اور انہی کی یادگار ہے آج کے مضمون میں بھی اسی کی توضیح ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں مولوی صاحب فرماتے ہیں (ایڈیٹر)

کسی فرقہ کی جدت و قدامت کی پہچان کے طریق بیان کر کے اور پھر انکے رو سے اہل حدیث کا قدیم ہونا ثابت کرنے کے بعد اب ہم وہ آیات و احادیث بیان کرتے ہیں جن میں صرف "وحی الٰہی" (خدا کی کلام قرآن شریف اور اس کے بیان حدیث نبوی) کو مدار شریعت و قابل تمسک قرار دیا ہے۔ اور اُن کے رو سے سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کیلئے ہرگز اختیار نہیں ہے۔ کہ خدا کے بندوں پر کوئی امر شرعی از خود مقرر کرے۔ یا خدا و رسول کے مقرر کردہ امر شرعی میں کسی طرح کی کوئی چون و چرا کر سکے اگرچہ اس امر کی حکمت و علم اور دلیل اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ یا اُس کے اپنی قیاس یا اُس کے مقتدا و پیشوا کے فہم و اجتہاد کے خلاف ہو۔

ہماری اس بیان پر شائد آپ جلدی سے یہ کہ اٹھیں کہ سب فرقے دلیل شرعی صرف قرآن و حدیث کو جانتے ہیں۔ اور انکی تسلیم سے ہرگز دل نہیں چراتے پھر اس کے ثابت کرنے سے کیا حاصل؟ اور اس کی رو سے دوسروں پر کیا الزام؟ اور اہل حدیث کو اس میں کیا مزیت؟

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ بیشک اگر میری نظر بھی یہاں تک ہی محدود ہوتی تو میرا خیال بھی ایسا ہی ہوتا اور مجھے اس مضمون کے بیان کی زحمت اٹھانی نہ پڑتی لیکن شائد متنبی میرے جیسوں ہی کے لئے یہ شعر چھوڑ گیا ہے

؎

اذا ما الناس جربہم لبیب
فانی قد اکلتہم وذاقا

یعنی جب کوئی نہایت روشن دماغ آدمی لوگوں کا خوب تجربہ کر چکے تو میرے تجربہ و واقفیت سے اسکو یہ نسبت ہوگی کہ میں تو لوگوں کو کھا بیٹھا ہوں اور اس نے ابھی انکو چکھا ہی ہے"

اپنے ملک کے مختلف فرقوں کی کتابیں (اصولاً و فروعاً) مطالعہ کرنے اور انکے علماء کے ساتھ بکرات و مرات مباحثے و مناظرے کرنے کے بعد جب نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ کہ قیود خمسہ جو اتباع وحی میں ذکر کیگئی ہیں انہی کا حامل ہیں۔ ہر فرقے کو بحیثیت اپنے فرقے کی حمیت و نصرت کے خدا و رسول کے حکم منصوص کے سامنے ان مذکورہ بالا امور میں سے کسی نہ کسی امر میں روڑا اٹکاتے پایا جس سے اطاعت کا منشاء جو حقیقت میں "انقیاد قلبی" کا نام ہے پورا ہوتا نظر نہ آیا۔ اور متنبی کا دوسرا شعر برموقعہ یاد آیا ؎

فلم ار ودہم الا خداعا
ولم ار دینہم الا نفاقا

یعنی میں نے ان لوگوں کی محبت (حدیث) کو صرف ایک داؤ اور بہانہ پایا۔ اور انکے دین کو (جو وہ ظاہر کرتے ہیں) انکے باطن کے خلاف پایا" ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فالی اللہ المشتکی۔

کسی نے تو خلاف عقل کہکر صحیح حدیث کو رد کر دیا۔ اور کسی نے سمجھ میں نہ آسکنے کا عذر کر کے ٹال دیا۔ اور کسی نے مخالفت قیاس کا بہانہ ڈھونڈا۔ اور کسی نے جب اسے کوئی بھی حیلہ نہ ملا تو تقلید کی جکڑ بندی کے عذر سے پیچھا چھڑا لیا۔ اور کسی نے تو یہاں تک غضب کر دیا کہ اسے مخالف قرآن کہدیا۔ اعاذنا اللہ منہ غرض عمل کے وقت ہر ایک نے سر چھپایا اور نظر حیرانی میں اسکا مونس و غمخوار شیفتہ و فریفتہ۔ اسکے نام پر سے دل و جان قربان کرنے والا۔ دنیا کے اصاغر و اکابر سے یکسر منتقل ہو کر اسی کا متبع ہو جانیوالا اگر کوئی پایا تو یہی فرقہ اہلحدیث پایا۔

؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

اپنی خواہش و ہوا کو اپنے فہم و قیاس کو اپنی عقل و علم کو غرض ہر امر کو بمقتضائے حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ) چھوڑ چھاڑ کر اور سب سے منہ موڑ کر آئینۂ سنت کو سامنے رکھکر جمال محمدی کے مست اگر پائے تو یہی اہل حدیث۔

وہما قلت فیہ

نظم×

(۱) تعشق ہے جو سنت سے تو وہ بدنام کرتے ہیں
ہمیں پرواہ نہیں ہرگز کیا ہم نام کرتے ہیں
(۲) ملامت دشمنوں کی عشق میں ہے موجب تشویش
ہٹیں ہرگز نہ سنت سے اگر بدنام کرتے ہیں
(۳) فدائے سنت احمد جو اپنی جان کرتے ہیں
وہی دارین میں اپنی کو خوش انجام کرتے ہیں
(۴) سمندر ہے جو سنت کا نہ آوے تیرگی اسمیں
کیا ناپاک ہے بدعت جسے وہ عام کرتے ہیں
(۵) ہمیں اس آب آزاد سے بھلا سیری کیا حاصل
مئے خالص سے سنت کے بھرا اپنا جام کرتے ہیں
(۶) شناور ہیں جو دریا کے وہ نالی میں کیا تیریں
کریں پایاب بدعت کو یہی ہم کام کرتے ہیں
(۷) جو وہ دریائے سنت سے نہ لیویں آب دنیا میں
پئیں کیا حوض کوثر سے برا انجام کرتے ہیں
(۸) سنے جب بدعتی سنت تو تیروں سے جگر چھیدا
سہام سنت احمد تو پورا کام کرتے ہیں
(۹) پیمبر کی جو سنت ہے سراسر نور ہے اسمیں
جو بدعت ہے وہ ظلمت ہے نبی اعلام کرتے ہیں
(۱۰) خدا کی گر محبت ہے تو پیرو ہو محمد کا
یہی شیوہ ہے مومن کا یہی وہ کام کرتے ہیں
(۱۱) خدا کا قرب ہو حاصل گناہوں سے معافی ہو۔
سعادتمند سب مومن اسے اتمام کرتے ہیں۔
(۱۲) اطاعت گر نہ احمد کی کریں تو جان لیویں وہ
غضب اللہ کا ہے سر پہ کیا آرام کرتے ہیں۔
(۱۳) تمنا میر کی یارب بر آوے خوش رہیں میں
نبی کامل صحبت ہو جہاں آرام کرتے ہیں

× اس نظم کو شاعرانہ رنگ میں نہ دیکھئے بلکہ عاشقانہ رنگ میں دیکھئے۔ (ایڈیٹر)

خیر اس مجنونانہ واویلے کو کہاں تک سنئیگا۔ اب ذرہ توجہ سے آیات واحادیث ذیل میں غور فرمائیگا۔

پہلی آیت

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۔ زخرف (پ ۲۵)	(اے پیغمبر!) جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اُسے دستاویز بنا۔ بے شک تو سیدھی راہ پر ہے۔ اور یہی (وحی) تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے بھی

ذکر ہے۔ اور تم سب (اسکی بابت) پوچھے جاؤ گے ؟

اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے صاف وصریح الفاظ میں آنحضرت صلعم کو وحی ربانی کو دستاویز بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور آپ پر ہی بس نہیں کی۔ بلکہ آپکے بعد آپکے امتیوں کے لئے بھی اُسی قانون کی پابندی لازم گردانی ہے۔ اور پھر اس کے متعلق پرسش وحساب کا خوف بھی دلایا ہے۔

اس آیت میں وحی آسمانی سے مراد قرآن وحدیث ہردو ہیں۔ اوّل اس دلیل سے کہ خداوند تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال ہردو میں آپکی اطاعت واتباع کی نسبت فرمایا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (آل عمران پ ۳)	(اے نبی!) ان سے کہدے کہ اگر تم خدا کو محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تمہیں محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بھی بخشدیگا۔ اور خدا تو بڑا بخشنہار ومہربان ہے۔ (اے نبی!)

ان سے یہ بھی کہدے کہ خدا کی اور اُس کے حاضر الوقت رسول (محمد) کی اطاعت کرو۔ پس اگر یہ رُوگردانی کریں تو خدا کافروں کو محبت نہیں کریگا ؟

سنت نبوی کی موٹی تقسیم دو طرح پر ہے۔ بعض تو آنحضرت صلعم کے افعال ہیں اور بعض اقوال۔ افعال میں پیروی کی نسبت فرمایا "اتباع کرو" اور اقوال کے متعلق فرمایا "اطیعوا" یعنی حکم مانو" اس سے بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ احکم الحاکمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول وہر فعل کو بلا استثناء وبلا شرط واجب الاتباع قرار دیتا ہے۔ اور اسے بالاستقلال رکن شرع ٹھیراتا ہے۔ عام اس سے کہ قرآن شریف میں اس کے متعلق کوئی خاص منصوص حکم مذکور ہو یا نہ ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم خدا کی شریعت کے امین ہیں اور عصمت آپ کے لئے امر لازم ہے۔ پس جب آپنے دین میں کوئی ایسا قول فرمایا یا فعل کیا جسکو خداوند تعالیٰ نے برقرار رکھا۔ اور اس کی اصلاح نہیں کی۔ تو وہ قول وفعل یقیناً غلطی سے پاک ہے۔ اور اللہ جل شانہٗ کو اس کا اپنے بندوں کے لئے بطور شریعت مقرر کرنا منظور ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ علیم وحکیم اسکے متعلق آنحضرت صلعم کو تنبیہ کرکے اسکی اصلاح کردیتا۔ یہ "تقریر الٰہی" اُس تقریر سے زیادہ مضبوط ہے جو صحابہؓ کے کسی فعل یا قول کی نسبت آنحضرت صلعم سے ظہور میں آئے۔ اور حقیقت میں اسکی تہ میں بھی یہی دست غیبی کام کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو اُس قول و فعل کی اصلاح منظور ہوتی جو کسی صحابی نے آنحضرت کے حضور میں کیا اور آپنے اُسے برقرار رکھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور اپنی شریعت کے امین اور اپنے بندوں کے درمیان سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے متعلق وحی کردیتا۔ پس حدیث کی **تیسری قسم** حدیث تقریری کا بھی اسی آیت سے دلیل شرعی ہونا ثابت ہوگیا۔ والحمد للہ

دوسری دلیل یہ ہے کہ سب فرقے جو حدیث نبوی کی تعظیم اور اُسے دلیل شرعی تسلیم کرتے ہیں اُسے وحی ربانی بھی مانتے ہیں۔ لہذا اس میں اختلاف نہونے کی وجہ سے اسکے متعلق زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

دوسری آیت اس امر کے ثبوت میں کہ مدار شریعت صرف وحی ربانی پر ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کتاب عطا کرنے اور پھر انکے اختلاف کے ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا:۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا (جاثیہ پ ۲۵)	(اے پیغمبر!) ہم نے سابقہ شریعت کے بعد تجھے بھی اس امر شریعت میں ایک راہ پر لگایا ہے۔ پس تو اُسی کی پیروی کر۔ اور بے علم لوگوں کی خواہشوں

کی پیروی نہ کر۔ وہ خدا کے ہاں تیرا کچھ بھی سنوار نہیں سکینگے ؟

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو صرف اُسی شریعت کی پیروی کی تاکید کرتا ہے جو اُس نے آپکے لئے مقرر کی۔ اور اُس کے سوائے اہل کتاب وغیرہ لوگوں کے اُن مسائل سے اجتناب کرنے کا حکم فرماتا ہے جو اُنہوں نے اپنی خواہش سے بنائے۔

چونکہ یہ آیت بنی اسرائیل کے اختلاف وفرقہ بندی کے ذکر کے بعد ہے اسلئے یہ بات اس میں خاص طور پر ملحوظ رہیگی کہ اختلاف کے وقت پیروی صرف **وحی خدا** کی کیجائے۔ اور اِدھر اُدھر کی اقاویل کی پرواہ ہرگز نہ کیجائے۔ کیونکہ خدا کے ہاں کوئی کچھ نہیں سنوار سکیگا۔ اتباع وحی میں خواہ کسی بڑے کی مخالفت ہوتی ہو۔ خواہ کسی حاکم کی خواہ کسی آدمی کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور وہ سب حاکموں کا حاکم ہے۔

اس مضمون کی آیات قرآن شریف میں کئی ایک ہیں۔ کہ اللہ عزوجل نے اہل کتاب کے ذکر کے بعد آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ ہماری وحی آچکنے کے بعد ان لوگوں کی خواہشوں یعنی ان مسائل کی پیروی ہرگز نہ کریو جو انہوں نے اپنی خواہش سے بلا سند وحی بنائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (بقر پ ۱)	(اے پیغمبر!) یہود ونصاریٰ تجھ سے کبھی بھی خوش نہیں ہونگے حتیٰ کہ تو انکی ملت کی پیروی کرے ان سے کہہ ہدایت تو وہی (وحی) ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ اور اگر تو نے علم آچکنے کے بعد انکی خواہشوں کی پیروی کی تو خدا کے ہاں تیرا کوئی حامی وناصر نہیں ہوگا۔

اس آیت میں بھی اوپر کی آیت کی طرح ڈرایا کہ اگر تو نے وحی ربانی کے بعد کسی امر شریعت میں اہل کتاب کی خواہشوں کی پیروی کی یعنی انکے قیاسی مسائل کو تسلیم کیا اور انکی تعمیل کی تو تجھے خدا سے کوئی بھی نہیں چھڑا سکیگا

اسی طرح حکم قبلہ کے ضمن میں فرمایا:-

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (بقرہ پ۲)

(اے پیغمبر!) اگر تو نے علم آچکنے کے بعد ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو پھر یقیناً تو ظالموں میں سے ہوجائے گا۔"

اسی طرح سورہ رعد میں بھی تورات کا ذکر کر کے فرمایا:-

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (رعد پ۱۳)

اور سابق کتاب کیطرح ہم نے اس کتاب (قرآن) کو عربی حکنامہ کیا ہے۔ اور اگر تو نے علم آچکنے کے بعد انکی خواہشوں کی پیروی کی تو خدا کے ہاں تیرا کوئی حامی و بچانے والا نہیں ہوگا۔"

چھٹی آیت جس میں صاف طور پر مذکور ہے کہ صرف وحی آسمانی کی اتباع کرو اور شرعی امور میں اسکے سوائے کسی دوسری طرف توجہ نہ کرو۔ یہ ہے:-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (اعراف پ۸)

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے اترا۔ اسی کی پیروی کرو۔ اور اسکے سوائے دوسرے حامیوں اور بزرگوں کی پیروی نہ کرو"

اس آیت کی ذیل میں تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور

ای من دون کتاب اللہ وسنۃ رسولہ اولیاء تقلدونہم فی دینکم کما کان یفعلہ اہل الجاہلیۃ من طاعۃ الروساء فیما یحللونہ لہم ویحرمونہ علیہم (جلد ص)

اس کے رسول کی سنت کے سوائے ان اولیاء کی پیروی نہ کرو جنکی تم اپنے دینی معاملات میں تقلید کرتے ہو۔ جس طرح کہ اہل جاہلیت حلال و حرام میں اپنے بزرگوں کی طاعت کرتے تھے"

ساتویں آیت جس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا و رسول کے سوائے کسی دوسرے کو ہرگز جائز نہیں کہ بندوں کے لئے کوئی شرعی امر مقرر کرے یہ ہے:-

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ (شوریٰ پ۲۵)

کیا ان لوگوں کے لیے شریک بھی ہیں؟ جنہوں نے انکے لئے ایسے احکام مقرر کردئیے ہیں جنکی خدا نے اجازت نہیں دی"

اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ شریعت کا نصب کرنا صرف خدائے واحد کا حق ہے اور چونکہ پیغمبر خدا کی اس نصب کردہ شریعت کے ظہور اور بندوں تک پہنچنے کا ذریعہ و واسطہ ہے۔ اور اسکی اطاعت باذن اللہ ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نساء پ۵)

ہمنے جس رسول کو بھیجا اسی لئے بھیجا کہ ہمارے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے"

اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع و اطاعت باذن الٰہی ہونے کے سبب دلیل شرعی ہے۔ لہٰذا خدا کی طرف سے **منصب تشریع** صرف رسول اللہ کے سپرد ہے چنانچہ فرمایا:-

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (نحل پ۱۴)

اور ہم نے تیری طرف یہ ذکر (قرآن) اس لئے نازل کیا ہے کہ تو لوگوں کو واضح کر کے سمجھادے جو کچھ انکی طرف نازل ہوا"

باقی باقی

نغمۂ داؤدی

آریوں سے سوال

چونکہ آریہ سماج چاند سورج زمین تاروں آسمان میں انسان وغیرہ کی آبادی مان کر کہتی ہے کہ ویدوں کا ظہور چاند سورج زمین تاروں آسمان والی آبادی کے واسطے بھی یکساں ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۳ و صفحہ ۳۰۴ لہٰذا آریہ صاحبان سوالات ذیل کا جواب دیکر ممنون فرماویں۔

۱ نمبر یہ کہ کوئی شخص چاند والی آبادی کا اور کسی آبادی کا فوت ہوجائے تو وہ دوسری آبادی میں بذریعہ تناسخ قالب پاسکتا ہے۔ یا نہیں؟

۲ نمبر یہ کہ ابتدائی پیدائش انسانوں کی آریہ سماج تبت پر بابت زمین کی آبادی کے تسلیم کرتی ہے لہٰذا آریہ سماج جواب دے کہ چاند سورج تاروں آسمان والی آبادی میں کس کس مقام پر اوّلاً انسانوں کی پیدائش ہوئی۔

۳ نمبر۔ آسمان سورج چاند تاروں والی آبادی پر ویدوں کا کیونکر ظہور ہوا۔ اور وید کیسے پہنچے۔

۴ نمبر یہ کہ ستیارتھ پرکاش و منوسمرتی وغیرہ آسمان چاند سورج تاروں والی آبادی کے پاس موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کیسے پہنچیں اور اگر ان کے پاس نہیں ہیں تو اس کی کیا وجہ۔

۵ نمبر۔ یہ کہ آریہ ورت کا حدود اربعہ جیسا کہ زمین کی آبادی کی نسبت ہے ایسا ہی چاند سورج آسمان تاروں والی آبادی کی نسبت بھی علیحدہ علیحدہ بتاؤ۔

۶ نمبر یہ کہ سندھیا سورج والی آبادی کے انسان کس طرح پر کرتے ہیں اور آسمان والی آبادی کی انسان کس طرح پر۔

۷ نمبر یہ کہ آریہ سماج کی تعلیم ہے کہ اگنی وایو آدت انگرہ۔ رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا ظہور شروع پیدائش میں جو انسانوں کی (تری وشٹپ) یعنی تبت میں ہوئی کیا تو آریہ سماج اسکا جواب دیں۔ کہ چاند سورج تاروں آسمان والی آبادی پر ویدوں کا ظہور کیسے ہوا۔ جبکہ یہ چاروں رشی نہ کبھی چاند سورج تاروں آسمان والی آبادی پر گئے یا کوئی ٹیلیفون رشیوں نے لگا کر وہاں پر ویدوں کی تعلیم پہنچادی یا آسمان اور سورج چاند تاروں والی آبادی پر سرزمین تبت سے کوئی ریل جاتی تھی جو اس ریل میں بیٹھ کر رشی لوگ آسمان سورج چاند تاروں والی آبادی پر پہنچ کر ویدوں کی تعلیم پھیلا آئے۔

منشی محمد داؤد خان سنبھل
ضلع مرادآباد

پرمیشور اور بخشش گناہ

آریہ سماج کا قول ہے :-

"گناہ بخشے جانے کی جو بات قرآن میں لکھی ہے وہ سب کو گناہگار بنانے والی ہے پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا نہیں ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۰۰"

(دوم) اگر گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گناہگار بناتا ہے اور بے رحم ہے کیونکہ ایک گناہگار پر رحم اور بخشش کی جاتی ہے تو وہ زیادہ گناہ کریگا۔ اور بہت شریفوں کو تکلیف پہونچائیگا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۲"

اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے والے ہیں کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادہرم ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۵)

(خاکسار) آریہ سماج غور کریں کہ خدا تو بڑا مرتبہ والا ہے جبکہ ایک ناچیز انسان کا کوئی نقصان یا خطا یا گناہ کرتا ہے اور وہ انسان خطا کرنیوالا عجز و انکساری سے کہتا ہے کہ مجھکو معاف کردو۔ تو وہ انسان ایک اس قصور کو معاف کردیتا ہے یا معاف کرنے کا استحقاق رکھتا ہے تو کیا خدا انسان سے بھی کم مرتبہ رکھتا ہے جو وہ اپنے بندہ کے گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ دوم حاکم کے معنے یہی ہیں کہ اسکو معافی اور سزا دونوں قسم کے اختیارات حاصل ہوں۔ سوائے اسکے کہ میں اور دلائل پیش کروں۔ اس وقت یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ناظرین کا بے بہا قیمتی وقت ضائع نہ کروں۔ اور وہ ثبوت عظیم الشان پیش کروں کہ آریہ سماج کا کوئی معزز ممبر سر نہ ہلا سکے لہذا جو اعتراض گناہ کے بخشش اور معاف ہونے پر۔ آریہ سماج کا کلام مقدس قرآن پاک پر ہے ایسا ہی گناہ کی بخشش اور معاف ہونا ویدوں سے دکھاتا ہوں۔ لہذا جو اعتراض کہ آریہ سماج کے ہم پر تھے وہ ویدوں اور ان کے پرمیشور کی طرف عود کر گئے۔ ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا معتبر ہے

"اے انسانو! میں ایشور بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو تمام جیو اسی طرح پکارتے ہیں جس طرح اولاد اپنی باپ کو پکارتی ہے۔ کل جگت کے لئے راحت دینے والی قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں (رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸-۱)

میں سب سے اعلیٰ جلال و حشمت رکھنے والا۔ سورج کی مانند تمام عالم کو ... بخشنے والا ہوں کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی اس جگت کا وجود میں لانے والا ہوں۔ مجھ ہی کو ساری دنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو۔ اے جیو تم لوگ جاہ حشمت حاصل کرنے کو کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو (ستیارتھ صفحہ ۲۳۲)

اور سنئے!

"اے انسانو! میں بخشنے والا ہوں وغیرہ"

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸-۵)

(خاکسار) ناظرین کو جملہ رگوید مذکور سے ثابت ہوگیا کہ ویدوں کا پرمیشور بھی گناہ بخشتا ہے۔

اب دیکھئے اسی کے متعلق یجروید کی تعلیم جسکو آریہ سماج خدا کا کلام مقدس کہتے ہیں۔ کہ وہ گناہ کی بارہ میں کیسے زور کے ساتھ معافی کی تعلیم کیلئے میدان دے رہا ہے۔

اور سنئے!

"اے سرشٹی ودوان ہم لوگ پرانوں کے ذریعہ جس قدر اپرادھ کرتے ہیں یا بے انداز پشوؤں کو دکھ دیتے ہیں یا جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ آپ ہمیں پاپ سے الگ کیجئے۔ اے علم کی روشنی سے منور اور ہر ایک چیز کی تہ کو پہنچنے والے ودوان تو ہمیں آنند کا دینے والا ہے۔ تو ہماری ہر ایک قسم کی ایذا سے حفاظت کر۔ تو ودوانوں کے گناہوں کو اور عام انسانوں کے گناہوں کو دور کرتا ہے۔ (یجروید ۲۰ ادھیائے منتر ۱۸)

اور سنئے!

"اے پانی کی مانند صاف ودوانو جس طرح درخت سے پھل پتے الگ ہوجاتے ہیں یا جس طرح پسینہ سے لت پت پانی سے نہا کر میل سے رہائی پاتا ہے یا جس طرح پوتر کرنے والی پدارتھوں سے گھی پوتر ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ مجھکو گناہوں سے پاک کیجئے" (یجروید ۲۰ ادھیائے منتر ۲۰)

(خاکسار) ناظرین کو یجروید سے بھی ثابت ہوگیا۔ کہ یجروید کا پرمیشور بھی گناہ کو ضرور یعنی معاف کرتا ہے۔ پس جس قدر اعتراض کلام پاک پر گناہ کی معافی اور بخشش پر تھے۔ وہ بالکل بیکار ہو کر ویدوں پر آریہ سماج کے خود منہ سے چسپاں ہوگئے۔ اب آریہ کہیں کہ ادہرم کرنے والے مسلمان ہیں یا آریہ سماج۔ اب رہا یہ آریہ سماج کا کہنا کہ مسلمان لوگ گناہ اور فساد سے کم ڈرتے ہیں۔ لہذا اسکا ہم جواب دینا نہیں چاہتے۔ وہ ہمکو چاہے جو کچھ کہیں ہم اس کے سننے کو مستعد ہیں۔ بقول ؎

جتنا جی چاہے ستا لیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

خاکسار منشی محمد داؤد خاں سنبھل ضلع مراد آباد

فیض آباد اجودھیا میں الشانی قربانی

فیض آباد میں اجودھیا کی قربانی کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ انگریزی دان لیڈران ترک قربانی مصالحت کے خواہاں تھے۔ مگر عام مسلمان پبلک ان کے سخت خلاف تھی۔ ہندوؤں نے بہت کوشش کی۔ کہ قربانی بند ہوجائے اور مسلمان خلوص سے بند کردیں۔ کانپور سے آزاد سبحانی اور مسٹر مظہر الحق آنے والے تھے۔ انکو روک دیا گیا ۹ نومبر سنہ ۳۲ء کو ڈپٹی کمشنر فیض آباد نے یہ حکم دیا۔ کہ قربانی نہ صرف گائے کی بلکہ اجودھیا میں کسی مویشی کی نہ کی جائے اس سے مسلمانوں کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ پیچ پیدا ہوا ۱۰ کو عید کی نماز بھی نہیں پڑھی۔ اور تمام مسلمانان فیض آباد نے ۱۰۔ عیدالضحیٰ کو محرم خیال کرکے بجائے نماز عید کے صف ماتم بچھائی۔ ۱۱ کو مسلمانان اجودھیا نے قربانی گائے کی کرڈالی۔ اور ۱۲ کو مسلمانان اجودھیا و فیض آباد نے نماز عید الضحیٰ ادا کی۔ قربانی کرنے والے ماخوذ ہوگئے ہیں۔ اب مقدمہ چلیگا۔ اللہ ہم پر رحم کرے

(محمد یوسف محمدی)

متفرقات

اہلحدیث فنڈ کی تحریک دو تین ہفتوں سے جاری ہے مگر جس تیزی کی توقع تھی۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ گو قدرے حرکت ہوئی ہے۔ یہ بات عرض ہی سے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ رقم جو چندہ سے آئے گی کسی کی ملک نہ ہوگی۔ بلکہ جس قدر رقم چندہ سے آئے گی۔ اسی قدر مع اپنی رقم کے اخبار اہلحدیث کی پیش آمدہ ضرورت کے لئے جو پریس ایکٹ کی وجہ سے پیش ہے محفوظ رہیگی اخیر تک اگر ضرورت نہ ہوئی۔ تو چندہ کی رقم اہلحدیث کانفرنس کے خزانہ میں دی جاویگی۔ ان معنے سے اہلحدیث فنڈ میں چندہ دینے والوں کو دگنا ثواب ہوگا۔

فہرست میزان سابقہ۔ (عیہ) آمدہ ہفتہ ہذا تا ۱۵ نومبر درج ذیل ہے۔

از محمد سلیمان صاحب پنشنر مقام جاندا ... عہ
از منشی بہاء الدین و حافظ قادر بخش صاحب ملتان ... عہ
از سید جعفر صاحب سوداگر کاغذ مقام حیدرآباد دکن ... للعہ
از حاجی سالار الدین صاحب مقام چکر دھرپور ... عہ
از محمد ابراہیم صاحب سوداگر قلعہ بمبئی ... عہ
از منشی حفیظ الدین صاحب از اکہرہ ریاست کوٹہ ... عہ
از حکیم خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں ... عہ
از منشی محمد خان صاحب پنشنر مظفر گڈھ ... للعہ
از ابو عبد العزیز صاحب از راولپنڈی ... عہ
از صوفی ... میزان کل لعہ

اس کے علاوہ ہمارے کرم فرما مولوی ... صاحب ... دہلی کا شکریہ ... درج ذیل ہے

ضروری التماس بابت مشکلات اخبار اہلحدیث آج ۷ نومبر کا اخبار اہلحدیث میں نے پڑھا۔ اور میں نے شیخ امرتسری کا مضمون جو سرخی اخبار اہلحدیث کی مشکلات پر جب نظر پڑی۔ اور اس پر غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ اس میں کوئی ذاتی منفعت اڈیٹر اخبار کی نہیں۔ بلکہ قوم اہلحدیث کے واسطے سخت سے سخت ضروری انتظام پریس مقدم ترین

کاموں سے ہے۔ اگر اخبار اہلحدیث ہی نہیں۔ تو قوم کیا قوم ہے۔ میں سردست اس کام کے لئے مبلغ دس روپے (عہ) بھیجتا ہوں۔ آپ اس فنڈ میں جمع کر دیں۔ میں بیمار زیادہ ہوں۔ کچھ اس وقت نہیں لکھ سکتا۔ مگر اپنے احباب سے بغیر عرض کئے نہیں رہ سکتا۔

اولاً ڈاکٹر جلال الدین صاحب ایسا ورق خاص توجہ فرماویں۔ ثانیاً میرے مکرم جناب ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب افسر الاطباء نابہ کہاں ہیں۔ جو حل اس مشکل میں حصہ نہیں لیتے۔ ثالثاً میرے مخدوم جناب ڈاکٹر محمد اشرف خاں صاحب جو اشاعت اسلام پر فدا ہیں کیوں اس ضروری انتظام حل مشکل اخبار اہلحدیث پر توجہ تام نہیں فرماتے۔ رابعاً دلدادہ اشاعت اسلام جناب حاجی محمد زکریا خانصاحب رئیس سیوتی چھپارہ کیا آپکو اسکا انتظام مشکل ہے۔ ذرا توجہ کی ضرورت ہے۔ اسوقت آنجناب اربعہ کو بھی خصوصیت کے ساتھ متوجہ کرتا ہوں۔ کہ ۵ نومبر آنے سے پہلے پریس کا انتظام فرما دیں۔ اجر عظیم ہوگا۔ آپ براہ کرم یہ میرا خط عریضہ بجنسہ اخبار اہلحدیث میں شائع فرما دیں۔

کرنول کی مسجد کے متعلق اطلاع کرنول میں اہلحدیث کی ایک مسجد قابل مرمت ہے۔ جس کے چندہ کے لئے اہلحدیث کے کسی پرچہ میں اپیل شائع ہوئی تھی۔ اہلحدیث کانفرنس نے اوس میں ایک سو روپیہ دیا ہے۔ اور صاحب بھی جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر امداد بھیجیں۔ حافظ عبد القادر صاحب کنٹریکٹر مرچنٹ کرنول (علاقہ مدراس)

اخبار الحق کی طرف سے انعام ضلع مظفر گڈھ پنجاب میں ایک بستی ... ہے وہاں ایک ... صورت و سیرت مولوی گل محمد صاحب ہیں۔ آپکو دینی امور سے بہت کچھ دلچسپی ہے

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ منشی قاسم علی (سیکرٹری) دہلوی نے ایک نیا مباحثہ کرنا چاہا تھا۔ جس میں در صورت ہارنے کے مبلغ پانچ روپیہ انعام دینے تجویز کئے تھے جو خاکسار نے منظور کئے۔ اور فیصلہ کے لئے جناب حکیم نور الدین صاحب خلیفہ قادیانی ہی کو منصف تجویز کیا۔ اس کے متعلق مولوی گل محمد صاحب لکھتے ہیں

منشی قاسم علی دہلوی کو بذریعہ اخبار اطلاع کر دیں۔ کہ بصورت ہار انعام دینے سے نہ ڈریں اگر آپ ہار گئے۔ تو ہمارا آپ کے انعام بند ہو جائیگا امید ہے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی مجھ پر اعتبار کریں گے۔ کہ مبلغ پانچ روپیہ منشی صاحب کو بھی انعام دونگا۔ بشرطیکہ فیصلہ منصف اپنے اخبار میں درج کر دیں۔ (گل محمد)

اڈیٹر۔ مجھکو آپ کا ہر طرح سے اعتبار ہے۔ مگر اس امر کی شکایت ضرور ہے کہ در صورت میری فتح کے مجھے بھی پانچ اور فریق ثانی کو بھی پانچ۔ معلوم ہوتا ہے فریق ثانی پر بڑی نظر عنایت ہے۔ اچھا دیکھیں فریق ثانی اس کی کیا قدر کرتا ہے

دریافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلبی لڑکیاں کتنی تھیں۔ اور کون کون تھیں۔ اون کے نام کیا تھے اور وہ کس بیوی سے پیدا ہوئی تھیں

نیز اطلاع دیں۔ کہ مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی آجکل کہاں ہیں۔ (عبد الغنی از خانپور ضلع ہوشیارپور)

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیاں چار تھیں۔ زینب رقیہ۔ ام کلثوم۔ فاطمہ رضی اللہ عنہن۔ چاروں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔ ایک ابو العاص سے بیاہی تھی۔ دو یکے بعد دیگر حضرت عثمان سے ایک حضرت علی سے (تاریخ کامل وغیرہ)

چند روز ہوئے۔ مولوی ابو رحمت صاحب کا خط ... ضلع ... سے معرفت مولوی ... صاحب آیا تھا۔ آجکل کا حال اللہ کو معلوم۔

*شفاک اللہ وعافانا (اڈیٹر) عہ ذات خاص سے حصہ لے چکے ہیں جو گذشتہ پرچہ میں درج ہے (اہلحدیث) ... سے ...

فتاویٰ

س نمبر ۸۔ ہندہ قبل رمضان سخت بیماری میں مبتلا تھی اور رمضان میں بھی بہت زیادہ ہوگئی تھی اسی سبب سے روزہ نہ رکھ سکی اور بعد رمضان کے اسی بیماری کی حالت میں انتقال ہوگئی اور فوت روزہ ادا کرنے کی فرصت نہ ملی آیا اس روزہ کی قضا واجب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس کی برادر اقارب کو روزہ رکھکر ادا کرنا ہوگا یا اسکی ہر روزہ کے بدلہ ہر روز ایک مسکین کو کھلاوے یا ایک ماہ کی خوراک سب حساب کرکے ایکبارگی مسکینوں کو تقسیم کردیں۔ کیا کیا جاوے۔

ج نمبر ۸۔ وارث اگر روزہ رکھ سکیں تو روزہ رکھیں نہ رکھیں تو میت کے مال سے فقراء کو کھانا دیا جائے۔ فی روزہ ایک مسکین کا کھانا۔ دونوں راہیں آئی ہیں۔ ایک بارگی کریں یا کئی بار کریں۔

س نمبر ۹۔ زید نے درپے دو سال تک سخت بیمار رہنے کے سبب سے دو سال رمضان شریف کے روزے نہ رکھ سکا اور ایسا سخت بیماری میں گرفتار ہوگیا تھا کہ آرام ہونیکی کچھ بھی امید نہ تھی اسی سبب سے بعد دو سال کے دو ماہ روزہ کے عوض میں کفارہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم و عنایت سے اچھی طرح آرام ہوگیا۔ اور دو تین سال سے روزہ بھی رکھتا ہے اور روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہے۔ اب بندہ کا عرض یہ ہے کہ وہ روزہ جسکا کفارہ دیا گیا تھا پھر اید مذکور کو روزہ رکھکر ادا کرنا ہوگا۔ یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۲۲۷۹)

ج نمبر ۹۔ چونکہ بیماری ممتد ہونے کی وجہ سے محض نیک نیتی سے کفارہ دیا گیا۔ خدا سے امید ہے قبول ہوا ہوگا۔ لہٰذا دوبارہ روزے رکھنے فرض نہیں۔ رکھنے تو اختیار ہے۔ فرضی نہونگے تو نفلی۔

اردا عل غریب فنہٗ۔

س نمبر ۱۰۔ زید مرتے وقت چار بیگھہ زمین اپنی بی بی کو عمریٰ کر گیا۔ اور زید نے یہ نہیں کہا کہ تیرے مرنے کے بعد میری وارث کو ملیگا۔ یا تمہاری وارث کو ملیگا۔ اس صورت میں بعد مرنے بی بی کے کسکو ملیگا آیا بی بی کے وارث کو یا عمریٰ کرنے والا کے وارث کو از روئے قرآن اور حدیث کے کس کا حق ثابت ہے۔

(خریدار نمبر ۲۳۲۲)

ج نمبر ۱۰۔ عمریٰ کہتے ہیں کسی شخص کی زندگی تک کسی چیز کے استعمال کی اجازت دینا۔ یہ اجازت ہبہ یا تملیک نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ در اصل اجازت استعمال ہے پس درحقیقت وہ چیز خاوند کی ہے لہٰذا اس کے وارث حقدار ہونگے۔ ہاں چونکہ یہ عورت بھی اس کی وارث تھی اسلئے جتنا حصہ اسکا ہوگا اس کے وارثوں کو پہونچیگا۔ بعض علماء عمریٰ کو مطلق ہبہ قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک مذہب ہے اس مذہب کے مطابق عورت کی ملک ہے۔ مگر یہ مذہب الفاظ حدیث سے بعید ہے۔

س نمبر ۱۱۔ زید مسلمان کلمہ گو ہے لیکن اہل ہنود میں ایک تہوار موسوم شوالہ میں بکرا ذبح کیا کرتا ہے۔ اور اسکا گوشت کھاتا ہے۔ پس ایسے شخص کے لئے فقہا و محدثین کیا فرماتے ہیں۔ آیا اس کو مسلمان اپنے زمرہ میں تصور کریں۔ اور اپنی مجلسوں اور دعوتوں میں بلائیں یا نہ۔ اور ایسے شخص کو نماز میں امام بنا سکتے ہیں یا کیا۔ (حاجی محمد عمر از ادث کور)

ج نمبر ۱۱۔ زید کا فعل مذکور مشرکانہ ہے جسکی وجہ سے وہ سخت سزا کے لائق ہے۔ مگر چونکہ اسلام کی تصدیق اس کے دل میں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں اسکا شمار ہو برادری کے لوگ اسکو اپنا (نالائق) بھائی سمجھیں جبتک وہ اس فعل قبیح سے توبہ نہ کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ۔ شخص مذکور امامت کے لائق نہیں بلکہ امام ہو تو معزول کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ایسے شخص کو معزول فرمایا تھا جس نے محراب میں کعبہ شریف کیطرف تھوک دیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک معمولی گناہ تھا۔ اور شخص مذکور کا گناہ کبیرہ بلکہ شرک ہے۔

س نمبر ۱۲۔ زکوٰۃ فطرہ اور قربانی کا چمڑہ کی آمدنی سے مسجد کی چھت یا دیوار طیار ہوسکتا ہے یا نہیں۔

محمد عبد اللہ مقام بہارکول ضلع دیناجپور

ج نمبر ۱۲۔ زکوٰۃ کے مصرف جو قرآن شریف میں آئے ہیں انمیں ایک فی سبیل اللہ بھی ہے اس کی تفسیر میں بعض علماء کا قول ہے کہ ہر ایک نیک کام میں زکوٰۃ خرچ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک نیک کام فی سبیل اللہ ہے۔ اس لئے مسجد بنانے یا مرمت کرانے وغیرہ میں بھی لگا سکتے ہیں خاکسار کی تحقیق بھی یہی ہے۔ فطرہ اور چمڑہ کا حکم بھی یہی ہے۔

س نمبر ۱۳۔ مسجد کو مرمت کرنا۔ سردار کے ذمہ واجب ہے۔ یا جماعت کے تابعدار وغیرہ لوگوں کے اوپر فرض ہے۔ (ر ر)

ج نمبر ۱۳۔ سردار سب کاموں کا ذمہ دار ہے سردار اگر غفلت کرے تو قوم اسکو یاد دلائے۔ اگر نہ سنے تو خود کر لے۔

س نمبر ۱۴۔ ایک عورت سے تین آدمی نے زنا کیا۔ اسکو حمل ہوا۔ زانی عورت نے اقرار کیا۔ کہ میرے ساتھ تین آدمی مدت سے فعل بد کرتے رہے معلوم نہیں ہوا حمل کس کا ہے۔ محلہ کے لوگ اور سردار اور ایک مولوی صاحب نے زبردستی نکاح پڑھا دیا عورت نے انکار کیا۔ مگر نہ سنا گیا۔ کیا ایسا نکاح جائز ہے (ر ر)

ج نمبر ۱۴۔ اس سوال کا پوچھنا ہی کیا۔ جبراً نکاح تو کسی صورت میں جائز نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں سخت گناہگار ہیں۔

س نمبر ۱۵۔ جو لوگ مسلمان ہوکر جھوٹ مقدمہ بناتے ہیں اور مدعی مدعا علیہ سے کھاتے ہیں ایسے لوگ اہلحدیث اور حاجی بھی کہلاتے ہیں۔ انکا کیا حکم ہے۔ (ر ر)

ج نمبر ۱۵۔ ایسے لوگ بہت برا کرتے ہیں خدا انکو ہدایت کرے۔ اردا عل غریب فنہٗ۔

نوٹ۔ آپکے خواب بھی اچھے ہیں۔ آپکی نیکی پر دلالت کرتے ہیں۔ خدا نیکی نصیب کرے۔

اطلاع قلمی فتووں کے لئے فی فتویٰ ۱ اور مطبوعہ کے لئے فی فتویٰ — بغرض نقد ٹکٹ آنا چاہیئے۔ (طالب)

تلاش عزیز منگڈھ سے دو لڑکے اہلحدیث گم ہوگئے ہیں۔ کسی صاحب کو انکا پتہ ملے تو جناب ڈاکٹر اشرف خان صاحب کو بمقام [illegible]

انتخاب الاخبار

میکسیکو کو امریکہ کی طرف سے اعلان جنگ

واشنگٹن ۹ نومبر۔ اس وقت امریکہ کے سات جنگی جہاز خلیج میکسیکو میں موجود ہیں۔ اور باغی دستور پسندوں کا قائد جنرل کرانزا واشنگٹن پہنچ گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے میکسیکو کو اعلان جنگ بھیج دیا ہے۔ اور دول خارجہ کو بھی اس کی نقل بھیجی ہے۔ یہ اعلان جنگ پریسیڈنٹ ہوئرٹا کے پاس بھی پہنچ گیا ہے اور اس میں اس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بہ عجلت میکسیکو کی صدارت سے مستعفی ہو جائے۔ اور کسی ایسے شخص کو بھی صدارت پر اپنا جانشین نہ کرے جس پر شورش انگیزی کا شبہ ہو سکتا ہو۔ اس کے بعد پریسیڈنٹ مذکور نے سفیروں کو طلب کیا۔ مگر طلبی کا مقصد پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ پریسیڈنٹ موصوف کے احباب کی رائے ہے کہ اسے بدستور صدارت پر قائم رہنا چاہئے۔ ورنہ یہ باغیوں کی اطاعت کرنے کے ہم معنی ہوگا۔ وہ لوگ پریسیڈنٹ ولسن اور مسٹر برائن پر جنرل کرانزا کی مدد کرنے کا الزام عاید کرتے ہیں۔

یونان و ترکی میں اختلاف

قسطنطنیہ ۹ نومبر۔ یونان اور دولت عثمانیہ میں سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ دولت عثمانیہ ان ترکوں کی جائداد کے حق پر مصر ہے۔ جو جنگ سے پیشتر ترکی فوج کی ملازمت سے فرار ہوگئے ہیں۔ وہ مصر ہے کہ مفتوحہ علاقہ کے وہ باشندے جو ترکی شہریت کے حقوق قائم رکھنا چاہتے ہیں خارج البلد کئے جائیں۔ اوقاف اور سرکاری اراضیات کے متعلق بھی اس سے کمتر درجہ کے اختلافات نہیں ہیں۔

حاجیوں کے جہاز کو حادثہ

لندن ۸ نومبر۔ جدہ سے لائیڈ کمپنی کا ایک برقی پیام مظہر ہے۔ کہ ایلنڈا نامی جہاز جو بمبئی سے ۹۰۰ حاجی لے کر آرہا تھا۔ کامران میں ساحل پر چڑھ گیا ہے۔ جہاز کویت کو اس کی مدد کے لئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

بعد کی خبر بمبئی ۱۰ نومبر۔ عرب سٹیمر کمپنی سے جہاز ایلنڈا کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جہاز مذکور کے تمام مسافر مع سامان کامران میں آگئے ہیں اور جہاز مذکور پھر پانی پر تیرا دیا گیا ہے۔ تمام حاجی جہاز موسومہ کویت پر سوار کرا کر منزل مقصود پر پہنچا دئے جائیں گے۔ (غالباً یہ حاجی فریضہ حج کی ادائیگی سے محروم رہ گئے ہوں گے۔ ایڈیٹر)

کابل کی انگریزی سفارت میں انقلاب

ملک طالب مہدی خاں صاحب انگریزی سفیر متعینہ کابل اپنی میعاد عہدہ پوری کرکے شملہ واپس آگئے ہیں۔ اور ریاست بہاولپور کی کونسل آف ریجنسی میں دوبارہ شریک ہو جائیں گے۔ ملک صاحب موصوف کی بجائے حافظ سیف اللہ خاں سابق انگریزی ایجنٹ متعینہ قندھار کابل میں انگریزی ایجنٹ مقرر کئے جائیں گے۔

اشتہار محرم

ایام بدعت محرم سر پر ہیں۔ مثل سابق اشتہار منع تعزیہ تیار ہیں۔ جس کسی صاحب کو اس بدعت کے مٹانے کا شوق ہو۔ وہ ۴ سیکڑہ کے حساب سے دفتر اہلحدیث سے منگالیں محصول علاوہ ہے

خاکسار منیجر اہلحدیث امرتسر

ترکی اور یونان میں دوبارہ گفتگوئے مصالحت

ایتھنز ۹ نومبر۔ ترکی وکلائے صلح کو ہدایات جن کا انتظار رہا۔ موصول ہوگئی ہیں اور گفتگوئے صلح پھر جاری ہوگئی ہے

باب عالی کے تازہ مطالبات

ایتھنز ۱۰ نومبر۔ بے حد تاخیر کے بعد ترکی وکلائے صلح کو ہدایات جن کا عرصہ سے انتظار رہا۔ موصول ہوگئی ہیں۔ لیکن اس وقت تو ان ہدایات نے جلدی فیصلہ ہونے کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے کیونکہ صرف یہی نہیں ہوا کہ باب عالی نے کوئی رعایت نہیں دی۔ بلکہ جدید مطالبات بھی پیش کئے ہیں اور یونانی وزیر خارجہ نے ان پر بحث کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک مجلس وزراء اون پر غور نہ کرلے۔

ایشیائے کوچک میں تعمیر ریلوے

لندن ۱۰ نومبر۔ جاوید پاشا نے جو قسطنطنیہ واپس پہنچے ہیں۔ برلن میں رائٹر کے قائم مقام سے کہا کہ اگرچہ متعدد مشکلات حائل ہیں۔ جن کے حل کرنے میں بہت سا وقت صرف ہوگا۔ لیکن ایشیائے کوچک میں تعمیر ریلوے کی گفتگو بہ نہایت ترقی پذیر ہے۔ اور غالباً اختتام ماہ نومبر سے قبل اس گفتگو کی تکمیل نہ ہوسکے گی۔ فی الحال میں جرمن بنک سے بہ اناطولیا و بغداد ریلوے کا قائم مقام ہوں۔ جب قریباً تمام ریلوے کے نقشوں پر بحث کر رہا ہوں۔ شاخ مابین بغداد و بصرہ ایک شاخ جو خانقین تک جاکر آئندہ روسی ریلوے واقع ایران سے ملحق ہو جائے۔ نیز شاخہائے مابین بلغور و سیواس اور انگورہ و سیواس جو فرانسیسی لائن سے ان دو لائنوں کے درمیان ملحق ہوں۔ دوسری شاخیں بھی زیر تجویز ہیں۔ جاوید پاشا نے یقین ظاہر کیا ہے کہ مشرقی ایشیائے کوچک کے فرانسیسی زیادہ موزوں حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ سیواس کو جانے والے مال کے لئے انگورہ سیواس لائن کی بجائے سیدھا سمندر کے راستے سے محصول بہت زیادہ پسند کیا جائیگا۔

برلن ۱۰ نومبر۔ جرمنی کا نیم سرکاری اخبار نارڈ ڈیوٹش الیمائن زیتونگ ترکی و یونان کے متعلق رقمطراز ہے کہ اگر دول یورپ طرفدار جنگ و دخیل نہ ہوں۔ تو ریاستہائے بلقان میں ہر ایک کی اپنی خواہشات کچھ زیادہ سنگین نہیں ہیں۔ اور دول کی طرف سے طرفداری و دخل کا شائبہ ہی نہ آئیگی۔ اخبار مذکور مراسلہ ڈیلی ٹیلیگراف کے اور روسی نیم سرکاری اخبار کی ان تحریروں کا حوالہ دیتا ہے جو بالترتیب ٹیلیگراف اور پیرس میں ہو چکی ہیں۔

روسی وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۸ نومبر۔ روسی وزیر اعظم آنرکل پراسوٹ سیر و تفریح کے لئے پیرس میں آیا ہوا ہے۔ اوس نے ٹیمس کے قائمقام سے کہا مجھے یقین ہے۔ کہ یونان بھی سرویہ کی طرح دول کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دے گا۔ اور بلغاریہ ایک جدید مخمصہ میں گرفتار ہونے کی جاجلانہ کوشش نہ کرے گا۔

ایتھنز ۱۱ نومبر۔ یونانی و عثمانی وکلاء کے صلح نے باہمی تصفیہ کے معاہدہ پر مختصر دستخط ثبت کر دئے ہیں۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ متنازعہ فیہ مسائل ثالثوں کی سپرد کئے جائینگے۔

مسئلہ سرحد البانیہ و یونان

لندن ۱۱ نومبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحد یونان و البانیہ کے کمیشن کی بابت دول تصفیہ باہمی کی اس تجویز پر باہم نامہ و پیام کر رہی ہیں۔ جو انگریزی رکن کمیشن نے پیش کی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ تجویز بہت جلد منظور کر لی جائیگی کیونکہ اٹلی و آسٹریا نے اس کے اصول کو بہ نظر استحسان دیکھا ہے اور تفصیلات پر بحث کر رہی ہے

پارلیمنٹ ایران کی تجدید حالت

طہران ۲ نومبر۔ معزز ماہرین سیاست اور پیشوایان مذہب نے مختار الدولہ سے مسئلہ انتخاب پارلیمنٹ پر بحث کی۔ مجلس (ایرانی پارلیمنٹ) کی تاریخ طلبی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور اصل انتخاب پارلیمنٹ معرض اشتباہ میں ہے۔

حقوق طلب عورتوں کی کارستانیاں

لندن ۱۱ نومبر۔ حقوق طلب عورتوں نے مانچسٹر کے انگلیز نیلڈرا پارک میں کاکٹس ہاؤس کو بم سے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور برسٹل کے قریب ایک محل کو آگ لگادی ہے

چین میں جدید پارلیمنٹ کی تجویز

پیکن ۱۱ نومبر۔ دیسی اخبارات ایک جدید انتظامی کانگریس کے قیام کی امید ظاہر کرتے ہیں جس میں ہر صوبہ کے قائمقام۔ چار اراکین مجلس وزراء۔ ایک ایک قائمقام ہر وزارت کا اور آٹھ ممبران دفتر سکرٹریٹ شریک ہوں گے۔ اس تجویز سے ایک ایسی جدید پارلیمنٹ کے قیام کا راستہ صاف کرنا مقصود ہے۔ جس میں گورنمنٹ کو اہم معاملات پر نگرانی کا موقعہ حاصل رہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تجویز کو آغاز ہی میں بدیں غرض شائع کر دیا گیا ہے۔ کہ عام رائے کو اس تائید پر راغب کیا جائے۔ جو ویسے ہی یوآن شیکائی کی ہر ایک بات سے اتفاق کرنے پر تیار رہے۔

یونان و ٹرکی میں صلح ہوگئی

ایتھنز ۱۴ نومبر۔ یونان و ٹرکی میں آج بوقت نصف شب معاہدہ صلح پر دستخط ہوگئے ہیں

خطوط میں آتشگیر مادہ

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ کل ہوڑہ ریلوے میل سروس کے دفتر میں چٹھیاں چھانٹنے والے کمرہ میں ایک زور کا دھماکا ہوا۔ جس وقت چٹھیاں علیحدہ علیحدہ کی جارہی تھیں۔ تو ایک لفافہ موسومہ ایڈیٹر اخبار پایونیر دفعتہً بھڑک اٹھا۔ جس سے سارٹر کا ہاتھ زخمی ہوا۔ اس لفافہ میں جس پر ہیرکیسن روڈ ڈاکخانہ کی مہر تھی۔ ایک سادہ کاغذ تھا۔ اور اس کے اندر کوئی از حد آتشگیر مسالہ تھا۔ اس قسم کے آتشگیر مادہ کے خطوط انگلشمین و سٹیٹسمین کے ایڈیٹروں کے نام بھی ہوپہنچے۔ اور اگرچہ ان کے کھولنے میں کسی قسم کا حادثہ نہیں ہوا۔ مگر جب اخبار انگلشمین کا قائمقام اس کاغذ کو لے کر لفٹننٹ کرنل سپراٹ ولیمس انسپکٹر مادہ ہائے آتشگیر کے پاس پہنچا۔ اور ان سے اس کے ملاحظہ کرنے کی درخواست کی۔ تو صاحب موصوف نے یہ ہدایت کرتے ہوئے۔ کہ ایسے لفافہ کے کھولنے میں چاقو یا فلزاتی چیز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ جب سے ہاتھ سے کھولنے کی کوشش کی۔ تو کاغذ کے ساتھ مسالہ بھی رگڑ کھا کر جل اٹھا جس سے نہایت تیز شعلہ پیدا ہوا۔ تمام کمرہ دھوئیں سے بھر گیا اور صاحب موصوف کا چہرہ جھلس گیا۔ اور مونچھیں اور ابرو بالکل جل گئے۔ اور چہرہ پر بہت سرخ داغ پڑگئے۔ اور واسکٹ کا ایک حصہ بھی جل گیا شعلہ اور دھوئیں کو دیکھکر چپڑاسی دوڑے۔ اور کرنل صاحب کے حکم سے کمرہ کی تمام کھڑکیاں کھول دیں جن سے دھوئیں کا ول بادل نکلنا شروع ہوا۔ اور اوس کو دیکھکر راہ گیر محو حیرت ہو گئے

گورنمنٹ ہند نے مرض فیابطیس کی کثرت کے بواعث کی تحقیقات کا قطعی ارادہ کر لیا ہے اور ایک تجربہ کار افسر اس کام پر مامور کیا جائے گا غالباً یہ تحقیقات پنجاب سے ہی شروع کی جائیگی۔

لیڈی ہارڈنگ کے مجوزہ زنانہ میڈیکل کالج دہلی کے نقشہ جات وغیرہ تیار ہو رہے ہیں۔ عمارت قدیم طرز پر سرخ و سفید پتھر سے تعمیر کی جائیگی۔

پنجاب چیفس ایسوسی ایشن کی طرف سے ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کو ۵ نومبر چیفس کالج لاہور کے احاطہ میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔

انگلستان میں ذخیرہ طلائے محفوظ

لندن ۴ نومبر۔ سر ایڈورڈ ہولڈن نے برمنگھم میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اگرچہ پرائیوٹ ساہوکاروں کے پاس طلائے محفوظ کا ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن یہ نازک وقت کے لئے کافی نہیں ہے اس لئے ضرورت ہے۔ کہ سال میں ایک مرتبہ فرد بقایا میں ذخیرہ طلا کا اظہار کیا جائے۔ جب سے مراکو کا قضیہ ہوا ہے۔ جرمنی نے اپنے سرکاری بنک کا ذخیرہ طلائے محفوظ ۶ کروڑ پونڈ تک پہنچا دیا ہے لہذا انگلستان کو بھی چاہئے۔ کہ جرمنی کی طرح اوقات جنگ کے لئے سونا محفوظ رکھنے کے مسئلہ پر غور کرے۔

برہما آئل کمپنی کے تیل کے جہاز موسومہ ٹونگنن میں مقام توتی کورن آگ لگ گئی تھی اس جہاز پر ۱۵ ہزار ٹن مٹی کا تیل اور ۲ ہزار ٹن پیٹرول بار تھا۔ جوائنٹ مجسٹریٹ نے اس حادثہ کی تحقیقات شروع کی ہے

مومیائی

یہہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ۔ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو۔ ایکے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دنمیں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدنکو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغکو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد ختم استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو کافور کر دیتا ہے۔ مرد عورت بچہ۔ بوڑہے اور جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ... آنہ پاؤ ... پاؤ ... معہ محصول

علاوہ محصول ممالک غیر سے

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی۔

کٹرہ قلعہ امرتسر

[illegible]

نیا رنگ ڈھنگ

نہایت مفید کتابیں

نایاب خزانہ اگر آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بیکاری۔ بیروزگاری۔ مفلسی سے تنگ آگئے ہیں۔ ملک کی ضروری و کارآمد صنعتوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو ہم سے **تجربات وزمن** منگائیے۔ اسمیں دیسی۔ طبی۔ انگریزی۔ سادہ۔ بال اڑانیکا صابون بنانیکے نسخہ جات۔ عطریات۔ خوشبودار تیل۔ خضاب۔ سیاہی۔ جوس کاغذی اور ہر قسم کے بٹن۔ موم بتیاں۔ مہریں۔ ربڑ پریس۔ دیا سلائی وغیرہ صنعتوں کے نسخہ جات معہ ترکیب دیئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت ۱؎ رعایتی ۸؎

چشمہ حیات وہ احباب جو جلق جریان بکثرت احتلام۔ اور نامردی جیسی مہلک امراض میں مبتلا ہوں۔ اور دوا پر صدہا روپے صرف کر چکے ہوں۔ وہ اس کتاب کا مطالعہ فرما کر اپنا علاج آپ کر لیں۔ اسمیں مذکورہ بالا امراض کی نئی اور پرانی کامل و مفصل تحقیقات۔ انکو اسباب و علامات و نتائج سلیس اردو میں درج کرکے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے حکیموں اور قابل اخبارات کی رائے ہے کہ یہہ کتاب مذکورہ بالا امراض کے مریضوں کیلئے فی الواقعہ چشمہ حیات ہے۔ رعایتی قیمت ۶؎

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ ہندوستان کو سلف گورنمنٹ (خود مختارانہ حکومت) کب اور کسطرح حاصل ہوگی۔ خود مختاری حکومت کے کیا قواعد ہیں ان ذرائع کا مفصل ذکر۔ ۷ عایتی قیمت ۵؎

سیر ہندیا زمیندار کی ذلت و ادبار کی داستان اسمیں ایک زبردست اور نہایت موثر پیرایہ میں زمیندار کی ذلت و ادبار کی مفصل اسباب دکہانیکی ذیل میں انپر تباہ کن مشرکانہ رذیل و قبیح خارج از اسلام رسوم کی دور دورہ۔ چالاک سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈوں مقامی سرکاری اہلکاروں کے خلاف قانون مظالم۔ لوٹ کھسوٹ۔ سرکاری ٹیکس مال۔ مستقل فیس۔ سوائے فیس وغیرہ کی گرانباری کی جانگداز بیکسی و ذلت کی مفصل تشریح کرنے کے علاوہ گورنمنٹ سے اور ملک سے ہمدردی اپیل کی التجا کیگئی ہے۔ ہر ایک زمیندار کے ہاتھ میں خصوصیت سے اسکا ہونا ضروری ہے۔ اصلی ۱؎ رعایتی

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ابھر کر اسلامی سیاست اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن کن پُر آشوب مصائب میں مبتلا ہے اور عیسائیت نے اسلام پر ہمہ گیر مادی و روحانی حملہ کئے انکے اسباب امکانات اور نتائج پر پُرزور مدلل بحث کیگئی ہے۔ کسی محب قوم و مذہب و فہمیدہ دل و دماغ کو اسکے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ قیمت ۸؎

سلطنت برطانیہ کا مستقبل ایک نامور مورخ و محقق جاپانی نے سلطنت برطانیہ کی موجودہ حالت پر ناقدانہ نگاہ ڈالتے ہوئے جو ملکوں پر اسکی ہیبت ناک کیفیت درج کیگئی ہے جسنے تمام یورپ میں تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ یہہ کتاب جاپانی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اردو ترجمہ قیمت ۱؎

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ۔ امرتسر۔ ڈاک بکیاں

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے. ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے. نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے. تفسیر کے دو کالم ہیں. ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں. دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں تشریح کی گئی ہے. نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل نقلیہ و عقلیہ دیئے گئے ہیں. ایسی کہ یادداشت. تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چھ جلدیں تیار ہیں.

جلد اول سورہ فاتحہ وغیرہ قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران ونسا عہ
جلد سوم سورہ مائدہ. انعام اور اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ
جلد پنجم تا سورہ فرقان عہ
جلد ششم تا سورہ یٰسین عہ
چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک للعہ

تقابل ثلاثہ } توریت. انجیل اور قرآن کا مقابلہ. قرآن مجید کی فضیلت. عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ڈاک عہ

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت. عیسائیوں کی تردید. و مقابلہ قیمت ار

الہام } الہام کی تشریح. اور آریوں کی تردید قیمت صرف ار

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے متعلق ار

رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب تا ملدید ۲/

آیات متشابہات } اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق

فتوحات اہلحدیث } سرٹیفکیٹ ہائیکورٹ پنجاب. اودھ. بنگال. اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں. انکو جمع کیا گیا ہے ۳/

سوامی دیانند کا علم و عقل ار

الہامی کتاب } وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث

حق پرکاش } ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مدلل و معقول جواب ۶/

تبر اسلام } مباحثہ دہرمپال (آریہ) کے نخل اسلام کا دندان شکن جواب ۸/

ادب العرب } صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے. کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے. اور کامیاب ہو سکے. نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۴/

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۶/

تہذیب } مہذبوں کے فرائض. تا ملدید رسالہ ہے ار

مناظرہ نگینہ } وہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا. ار

المرقات فی احکام الصلوٰۃ احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۴/

منیجر اہلحدیث امرتسر ۴/

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام

مہاشہ دہرمپال (آریہ) کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب چار جلدوں میں. جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک صرف عہ

اہلحدیث کا مذہب } فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسائل کا بیان ۳/

اسلام علیکم } اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ار

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کو مفید ار

اسلام اور برٹش لا } یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رہا ہے ۳/

رسوم اسلامیہ } رسوم قبیحہ متعلق بیاہ و شادی کی تردید. اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ار

الہامات مرزا } مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت مسیحیت و مہدویت کی زبردست پیشگوئیوں اور معرکۃ الآرا الہاموں کی لاجواب تکذیب ۵/

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے امرتسر سے شائع کیا.

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جلد واپس ہوگی۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵ جلد (۱۱)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداران سے للعہ
" " ششماہی ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

انجمن خدام کعبہ

اس انجمن کی شہرت دن بدن قومی مجالس میں ہوتی جاتی ہے اہلحدیث میں اسکے متعلق کوئی نوٹ آجتک شائع نہیں ہوا۔ اتفاقاً اسی عنوان سے اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۱۲۔ نومبر میں ایک مضمون نکلا جس میں لائق نامہ نگار نے انجمن کے اغراض و مقاصد پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کی جس سے مجھے بھی خیال ہوا کہ اہلحدیث میں اس انجمن کے متعلق اپنی راے کا اظہار کروں۔ نامہ نگار مذکور کی تحریر بہت اچھی ہوتی اگر وہ اپنے مافی الضمیر کو قولاً لینا کی شکل میں بغیر ذاتی حملوں کے لکھتا مگر افسوس کہ ہم نے وہ مضمون اس مشہور عیب سے خالی نہیں پایا۔

فاضل نامہ نگار نے مضمون کو اس طرح شروع کیا

"اس زمانہ میں شوریدہ سری اور خود نوشتہ آزادی کی کچھ ایسی ہوا چلی ہے کہ اوس کے زہریلے اثر نے نہ صرف عوام الناس بلکہ اچھے خاصے تجربہ کار قابل آدمیوں کے خیالات کو پراگندہ کر دیا ہے"

اسی طرح ان لوگوں پر اور بھی بہت کچھ غصہ کا اظہار فرمایا ہے اسی ضمن میں نامہ نگار نے علماء کرام کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ بحکم حدیث نبوی انتم اعلم بامور دنیاکم پولیٹکل کاموں سے الگ رہا کریں اور یہ کام دنیاداروں کے سپرد رکھیں گو عملی طور پر تو میں آپکی اس راے کا مؤید ہوں کیونکہ خود اپنے آپ کو پولیٹکل لائن سے دور رکھتا ہوں مگر عام طور پر آپکا قول صحیح نہیں مسلمانوں میں بحیثیت سلطنت کوئی زمانہ قابل مثال اور قابل تقلید ہے تو وہ حضرات خلفاء راشدین کی خلافت کا زمانہ ہے کیا وہ علماء کے ہاتھ میں تھی یا علماء اوس سے الگ تھے کیا خود خلیفہ وقت عالم نہوتے تھے؟ خیر اس سے بھی ہمیں چنداں تعلق نہیں ابھی ہم اپنے مطلب سے دور ہیں نامہ نگار نے لکھا ہے کہ انجمن خدام کعبہ نے جو اشاعت اسلام کا کام اپنے مقاصد میں رکھا ہے یہ حفاظت حرمین کے متناقض ہے کیونکہ اشاعت اسلام مذہبی کام ہے اور حفاظت کعبہ پولیٹکل کام۔ ہمیں اسکا جواب دینے کی ضرورت نہیں شکر ہے انجمن مذکور کے نئے دستور العمل میں اشاعت اسلام کو داخل نہیں کیا گیا بلکہ محض حفاظت کعبہ ہی اوسکا مقصد ہے اسکے متعلق نامہ نگار کی راے ہے "دول یورپ پر اثر ڈالنے کے بغیر کعبہ شریف محفوظ نہیں رہ سکتا اور دول یورپ پر اثر کیسے پڑے" اس کی تجویز فاضل نامہ نگار نے یہ لکھی ہے

"دول یورپ پر اثر ڈالنے کے واسطے بجز امداد برٹش گورنمنٹ کے اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا"

لہذا کسی انجمن کے ذریعہ سے خود مختارانہ اور آزادانہ طور پر سعی لاحاصل کرنے کی بجائے ہندوستان کے مسلمانوں کو چاہیے کہ ایک نہایت باثر اور پولیٹیکل مسائل سے ماہر جماعت اکابر قوم کا ڈیپوٹیشن انگلستان کو وزیر اعظم دولت انگلشیہ کی خدمت میں روانہ کریں اور بطور سب سے بڑی تعداد اہل اسلام کے حکمران ہونے کے اون سے استدعا کریں کہ وہ موجودہ پولیٹیکل مسائل کے حل و عقد اور سلطنت ترکی کے آخری تنازعات کو فیصل کرلینے کے وقت دول یورپ سے اس بات کا مستحکم معاہدہ حاصل کرلیں کہ حرمین پاک کی حرمت اور آزادی پر کبھی کوئی حملہ نہ کیا جائے گا اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسا وقت آئے تو برٹش گورنمنٹ کو اپنی مسلمان رعایا کی خاطر سے اس کی حفاظت کرنا پڑیگی اور یہ امید کرنا کچھ بیجا نہوگا کہ اعلیٰحضرت ملک معظم جارج پنجم خلد اللہ ملکہ کو اپنی مسلمان رعیت کا جس قدر پاس اور خیال ہے اس کے لحاظ سے مسلمانان ہند کی یہ درخواست ضرور جناب کے وزیر اعظم کے حضور میں درجہ قبولیت ضرور حاصل کریگی اس طریقہ سے ہندوستان کے مسلمان دنیائے اسلام کی ایک ایسی عظیم الشان خدمت کرینگے جس کی مثال تاریخ عالم کے صفحوں پر مشکل سے ملیگی اور مسلمانوں پر گورنمنٹ کا اور گورنمنٹ پر مسلمانوں کو وہ اعتماد اور اعتبار ہو جائیگا جس کے وہ ہر طرح پر مستحق ہیں۔ فارحم علی احوالنا یا ارحم الراحمین"

اہلحدیث - ہمارے خیال میں مقام شکر ہے کہ لائق نامہ نگار نے انجمن خدام کعبہ سے اصولاً اتفاق ظاہر کیا صرف طرز عمل میں اختلاف رہا سو یہ چنداں مضر نہیں کام کرنا متفق علیہ ہے کام کے طریق مختلف ہیں ممکن ہے انجمن خدام کعبہ کے ارکین اسی طریق کو کام میں لے جاویں مگر ہمیں ایک سوال کھٹکتا ہے اوسکا پیش کرنا ضروری ہے۔

کیا یورپ نے سلطنت ترکی کو محفوظ رکھنے کا وعدہ برلن کانفرنس میں نہیں کیا تھا؟ کیا تھا تو کیا اوسے پورا بھی کیا؟ کیا یورپین خصوصاً انگریزی وزراء نے شروع جنگ بلقان میں اعلان نہ کیا تھا کہ فتح کسی کی ہو مگر مفتوح کے علاقہ میں کمی نہ کیجاویگی - کیا پھر یہ وعدہ پورا کیا - کیا مصر کے خالی کرنے کے متعلق جتنے وعدے مسٹر گلیڈسٹون کے زمانہ سے ہورہے تھے وہ پورے ہوئے - ان سب سوالات کے جواب میں غالباً یہی کافی ہے کہ وعدہ بھی مصلحت وقت پر مبنی ہوتا ہے اور اوسکا ایفا بھی مصلحت پر۔ وعدہ کرنے والے افراد اپنے وقت کی مصلحت کسی امر میں جانتے ہیں اونکے قائم مقام خلفا اوس کے خلاف مصلحت جانتے ہیں ہم چونکہ بقول نامہ نگار پولیٹیکل امور سے الگ ہیں اسلئے ہمارے ذہن میں ان باریک مصلحتوں کے اسرار نہیں آسکتے۔

مختصر یہ کہ ہم انجمن خدام کعبہ کو جس حیثیت سے سمجھتے ہیں اوسکی ایک مثال درج ہے۔

ہمارے محلہ میں مسجد ہے ہم اسکا انتظام رکھتے ہیں چٹائی نہیں تو چٹائی لاتے ہیں تیل نہیں تو تیل ڈالتے ہیں شکست ہو تو مرمت کرلیتے ہیں غرض ہر طرح سے اوس کی نگرانی رکھتے ہیں۔ چونکہ اوس مسجد کے نمازی ہمارے محلہ ہی کے لوگ ہیں اسلئے وہی اوسکے نگران ہیں۔ کعبہ شریف بھی ایک بڑی مسجد ہے جس کے نمازی کل مسلمان ہیں اسلئے اوس کی حفاظت سب مسلمانوں پر واجب ہے ہمارے خیال میں تو یہی ایک مثال ہے خواہ کوئی اپنے خیال سے اوسکو پولیٹیکل مسئلہ کہے یا مذہبی نام رکھے مگر بہت سیدھے لفظوں میں ہماری یہی رائے ہے مزید واقفی کے لئے انجمن خدام کعبہ کے دفتر دہلی سے قواعد ضوابط منگاکر ملاحظہ فرما سکتے ہیں پتہ:- سکریٹری صاحب انجمن خدام کعبہ - دہلی -

ہاں ہماری رائے اس انجمن کے کارکنوں اور ملازموں کی بابت خاص ہے جو خاص اونکے سننے کے قابل نہیں بلکہ محتاج عمل ہے

ہمارے خیال میں یہ انجمن ایسی ہونی چاہیے کہ اسکے ممبران کی عام وضع قطع اور بود و باش ایسی ہو کہ اس میں ایک قسم کی نسبت ہو کعبہ شریف کی طرف کیا معنی؟ اونکے بازوؤں پر خدام کعبہ کا نشان ہو؟ نہیں یہ تو کعبہ کی نسبت لفظی ہے ہم وضعی نسبت چاہتے ہیں یعنے اون کے لباس میں اونکی وضع قطع میں کوئی نشان یورپی طرز کا نہو نہ بدن کے لباس پر نہ چہرہ پر نہ سر کے بالوں پر نہ ڈاڑھی پر نہ مونچھوں پر بلکہ اونکی وضع بالکل سادہ مسلمانوں کی سی ہو جسکے محض دیکھنے سے معلوم ہو سکے کہ یہ شخص کعبہ کی طرف جھکنے والا ہے جبتک یہ نہوگا خدام کعبہ کا نام محض لفظی ہوگا اصلی نہیں۔

ہاں ہم اسپر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انجمن موصوف نے اشاعت اسلام جیسا ضروری کام اپنے اغراض و مقاصد سے الگ کردیا ورنہ آج ہم یہ سفارش کرتے ہیں کہ اپنی ساری طاقت انگلستان میں اشاعت اسلام کرنے پر لگادیں خواہ خواجہ کمال الدین کی معرفت ہو یا کسی اور کی معرفت۔

انجمن موصوف کے قواعد میں یہ دیکھکر ہم کو تعجب ہوا کہ سب ممبران سے ایک ایک روپیہ سال لیا جاویگا تاکہ اسلامی مساوات قائم رہے ہم نہیں سمجھتے کہ چندہ مساوی لینے میں کیا اسلامی مساوات ہے صحابہ کرام سے زیادہ کون مساوات کو جان سکتا اور کرسکتا ہے حالانکہ حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چندہ دینے والوں میں مختلف مراتب رہتے تھے اسلئے انجمن اس کو یوں بدلے کہ کم از کم عہ سالانہ چندہ ہے زیادہ حسب توفیق عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ۔

بابو[1] دھرم پال بی اے اور نیشنلزم

نمبر (۱)

ہمارے ناظرین بابو دھرم پال جی کو جانتے ہونگے یہ وہی صاحب ہیں جو ۱۴ جون ۱۹۰۳ء کو آریہ سماج میں داخل ہوئے اور پہلا رسالہ آپنے ترک اسلام شائع کیا اوس سے بعد بھی آریہ سماج کی پناہ میں

[1] ترک اسلام میں آپکو اسی لقب (بابو) سے خطاب کیا گیا ہے۔

اسلام پر گولہ اندازی کرتے رہے چند دنوں سے آپ نے آریہ دہرم چھوڑ کر آریوں پر گولہ اندازی شروع کر رکھی ہے آریہ سماجی پوچھتے ہیں تم کون ہو تو جواب دیتے ہیں ریشنلسٹ ہوں یعنے معقول پسند۔ یورپ میں عیسائی مذہب کی موجودہ شکل سے بیزار لوگوں کی ایک جماعت ہے جو اپنے آپ کو ریشنلسٹ کہتے ہیں جسکا صاف اور سیدھا ترجمہ معقول پسند محقق ہے یعنے وہ شخص ریشنلسٹ ہے جو اپنے خیالات کی دلیل معقول رکھتا ہو اور محض تقلید سے کسی بات کا قائل نہ ہو چنانچہ انگریزی ڈکشنریوں میں اس لفظ ریشنلزم (　) کے معنے معقولیت مرقوم ہیں۔

اور انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں یوں ہے

In Modern Usage the term Rationalism is employed almost exclusively to denote a theological tendency, method or system.

خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے کہ ریشنلزم معقول پسند مذہبی گروہ کے لئے بولا[?]

بابو صاحب خود لکھتے ہیں :-

"ریشنلزم میں کسی خاص عقیدہ یا مذہب کی بلا وجہ یا بیجا طرفداری کرنا یا کسی عقیدہ یا مذہب کی بلا وجہ یا بیجا تردید کرنا نہ صرف کفر ہے بلکہ حرام[1] ہے" صـ

انہی معنے سے بابو دہرم پال اپنا نام ریشنلسٹ رکھکر ویدک دہرم کی تحقیقات سے فارغ ہوئے تو اکتوبر کے اندر میں اسلامی مسائل کی نسبت اظہار رائے کیا مگر افسوس ہے کہ ہم نے جو آپکا یہ رسالہ دیکھا تو ہمیں شک ہوا کہ آپ ریشنلزم کو شاید سمجھے نہیں سکتی

اس سلسلہ مضمون میں ہم اپنے اس خیال کو مدلل لکھینگے ناظرین اور خود بابو صاحب بھی اس کو بغور دیکھیں آپکے سارے مضمون کا مختصر مطلب یہ ہے کہ آپ نہ قرآن کو الہامی مانتے ہیں نہ نماز کو نہ روزہ کو نہ حج کو نہ زکوٰۃ کو یہانتک کہ داڑہی رکھنے کو نہ مونچھ بچانے کو نہ مردہ گاڑنے کو نہ کسی کو نہ کسی کو۔ مگر ہم تعجب کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ بابو صاحب کہنہ مشق مضمون نگار ایسی غلطی کریں کہ اسکو یہ بھی خبر نہو کہ میرے اس رسالہ کا موضوع کیا ہے اور وہ موضوع میں نے پورا بھی کیا ہے یا نہیں آپ اس رسالہ کے شروع میں لکھتے ہیں:-

"کیا میں مسلمان ہوں ؟ اور کیا میں مسلمان سمجھا جا سکتا ہوں۔ یہ دو سوال ہیں جن کا جواب دینا میں ضروری سمجھتا ہوں" صا

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ کا موضوع ان سوالوں کا جواب دینا ہے۔ اسی کی تائید آگے چلکر ہوتی ہے جہاں لکھا ہے:-

"اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کیا میں درحقیقت مسلمان ہوں یا کیا مجھے مسلمان سمجھا جا سکتا ہے؟ یہ دوسرا سوال ہے جس کے جواب کا رخ مسلمانوں کی طرف ہے" صـ

یہ مزید تائید ہے کہ اس رسالہ کا موضوع یا مقصد ان سوالوں کا جواب دینا ہے اور بس۔ مگر کس قدر افسوس ہے باوجودیکہ ان سوالوں کا جواب دینا رسالہ کا موضوع اور مصنف کا اپنا فرض ہے تاہم آپ بار بار ہر فصل کے اخیر یہی لکھتے جاتے ہیں کہ اس سوال کا جواب دینا مسلمانوں کے ذمہ ہے کہ کیا میں مسلمان ہوں؟

صفحات ۲۲-۳۸-۴۵-۵۱-۵۸-

شاید آپنے سمجھا کہ جس طرح آریہ سماجی آپکے جوابات دینے سے خاموش رہے اسی طرح مسلمان بھی خاموش رہینگے۔ حالانکہ اس کا تجربہ آپکو پہلے ہو چکا تھا کہ مسلمان ایسے نہیں آپ اس خیال کو دل سے (اگر دل میں آیا ہو تو) نکالدیں سمجھے کہ مسلمان آپکے جواب دینے سے خاموش رہینگے ہرگز نہیں

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیٔ بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی!

خیر یہ تو آپکا ایک سنے سے نقص بیان ہے کہ جس سوال کا جواب دینا آپکا فرض تھا آپ اوس فرض کو مسلمانوں پر ڈالتے ہیں جو نقص بیان کے علاوہ اپنی کمزوری بھی ہے۔ ہم اس سوال کا جواب اخیر میں دینگے انشاء اللہ اب میں اس امر کا ذکر کرتا ہوں کہ ریشنلزم جسکا آپکو فخر ہے جس کی آڑ میں آپ تمام مذاہب پر حملہ آور ہوتے ہیں یہ کیا ہے یعنے کوئی محدود مذہب ہے یا چند خیالات کا مجموعہ ہے؟ یا ایسا ہے کہ ہر ایک شخص جو معقولیت سے کسی مذہب کا پابند ہو ہندو ہو یا مسلمان۔ آریہ ہو یا سکھ اس لقب سے ملقب ہو سکتا ہے؟ چونکہ ریشنلسٹ کے معنے ہیں ہر امر کو محض اپنی دلیل سے جاننے والا جس کا مطلب عربی زبان میں یوں ادا کیا گیا ہے یعرفون الرجال بالحق لا الحق بالرجال یعنے جو لوگ آدمیوں کو حق کے ساتھ جانتے ہیں حق کو آدمیوں کے ذریعہ سے نہیں جانتے وہ **محقق** ہیں عربی میں ایک شعر ہے جو درج ذیل ہے

کل یدعی وصلا للیلی
ولیلی لا تقر لهم بذاکا

یعنے ہر ایک عاشق لیلےٰ کے وصل کا مدعی ہے۔ مگر لیلےٰ کسی کا اقرار نہیں کرتی۔

ٹھیک اسطرح محقق یا ریشنلسٹ کا پیارا لقب ہے جس کو ہر ایک چاہتا ہے یہاں تک کہ جن سوامی دیانند کی آپ باتوں باتوں میں توہین اور تحقیر کرتے ہیں وہ بھی اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ **محقق** کا لفظ لکھا کرتے تھے۔ چونکہ ریشنلسٹ کو معنے صرف یہی ہیں کہ ہر اپنے خیال اور مقال کی معقول دلیل رکھنے والا خواہ دوسرے کے نزدیک معقول نہو تو سنئے ایک معقول پسند مسلمان بھی ریشنلسٹ ہے ایک سوامی دیانند جیسا آریہ جو ویدوں کے الہامی ہونے کی دلیل اپنے خیال میں رکھتا ہے ریشنلسٹ ہے ایک سکھ بھی جو اپنے مذہب کی سچائی کی دلیل اعتقاد میں رکھتا ہے ریشنلسٹ ہو بلکہ ایک دہریہ بھی جو

[1] یہ ترقی جو بلکہ کے ساتھ لگی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ (ایڈیٹر)

دنیا کا خالق کسی کو نہیں مانتا نہ الہام کا قائل ہے ریشنلسٹ ہے۔ ایک شخص شراب کو مقوی بدن اور مفرح قلب جانکر پیتا ہے ریشنلسٹ ہے ایک شخص زناکاری کو موجب حاجت روائی جانتا ہے ریشنلسٹ ہے ایک شخص نکاح کی بندش کو قبیح جانکر آزادی میں ہر ایک عورت سے تعلق پیدا کر لینا معقول جانتا ہے ریشنلسٹ ہے بلکہ ایک شخص بدیں خیال کہ عورت مرد کے دائمی تعلقات سے تکلیفات ہوتی ہیں اور اخراجات کثیرہ کا تحمل کرنا پڑتا ہے رنڈی کی ایک عورت فرانس سے منگا کر حاجت روائی کرتا ہے وہ بھی ریشنلسٹ ہے۔ آج دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بادشاہوں کو مارنا کار نیک جانتے ہیں جنکی جماعت کا نام ہے انارکسٹ لیکن ان سے پوچھو تو دلیل بتلاتے ہیں کہ چونکہ بادشاہ لوگ اپنے عیش و آرام کی خاطر لاکھا بندگان خدا کے خون کرتے اور کراتے ہیں اسلئے جبتک انہی کا صفایا نہ کیا جائے دنیا میں امن امان نہوگا اس دلیل کی بنا پر یہ بھی ریشنلسٹ ہیں جبکہ ریشنلسٹ کی برادری اتنی بڑی وسیع ہے تو بابو صاحب کو اس پر کیا فخر ہے کہ میں ریشنلسٹ ہوں اور دیگر مذاہب والے خصوصاً مسلمان ریشنلسٹ نہیں بلکہ مقلد ہیں۔

بابو صاحب کے مذکورہ رسالہ میں یہ دیکھکر بھی ہمیں سخت حیرت ہوتی ہے جب وہ کسی مسئلہ میں مسلمانوں کے اعتقاد کا ذکر کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ریشنلسٹ کے نزدیک ایسا نہیں ہوسکتا یا ریشنلسٹ ایسا نہیں مانتا بلکہ یہ بھی کہدیتے ہیں کہ ایک ریشنلسٹ ایسا نہیں مان سکتا۔ ان الفاظ کو دیکھکر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی کیونکہ ہم ثابت کرتے ہیں کہ ریشنلسٹ کوئی محدود خیالات کے فرقہ کا نام نہیں بلکہ ہر ایک بے تعصب محقق کا نام ریشنلسٹ ہے جو اپنے قول و فعل کی دلیل رکھتا ہو کیا مسلمان اپنے اقوال و اعمال کی دلیل نہیں رکھتے؟ (آئندہ ہم بتلاوینگے) ہاں اگر بجائے اسکے یوں لکھتے کہ میں دہریہ پال اس کو نہیں مانتا یا نہیں مان سکتا تو معقول ہوتا۔ اس سے کلام میں کذب بیانی بھی لازم نہ آتی اور ریشنلزم

کی توہین بھی نہوتی (باقی باقی)

نوٹ۔ بابو صاحب موصوف اس سلسلہ کے متعلق معقولیت سے کچھ لکھنا چاہیں تو اہلحدیث میں ان کو جگہ ملسکتی ہے۔

قادیانی مشن

کیا اوچھاپن ہے

قادیانی مشن کے بانی کی عادت شریفہ تھی کہ معمولی واقع کو بھی ایسی رنگا میزی سے بیان کرتے تھے کہ سننے والا بس ادسی کو ایک بڑا معجزہ جان لے ایک زمانہ تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مرزا صاحب کا مقدمہ تھا کسی روز مولوی صاحب موصوف عدالت کے برآمدہ میں کرسی پر بیٹھے تھے نماز کا وقت آیا تو مولوی صاحب اٹھکر چلے گئے اور جناب مرزا صاحب کی امت کی حرکت سے وہ کرسی اٹھوائی گئی تاکہ مولوی صاحب کو بیٹھنے میں تکلیف ہو۔ بس اس واقع کو جناب موصوف نے اتنی رنگا میزی سے بیان کیا کہ الامان والحفیظ کبھی اسکو مولوی صاحب کی ذلت بتلایا کبھی اپنی کرامت کبھی اپنا معجزہ۔ اور بیان یہ کیا جاتا کہ مولوی محمد حسین نے عدالت میں کرسی مانگی تھی عدالت نے بڑی خفگی کو لہجے میں کہا دل تمہارے لئے ہمارے ہاں کرسی کا حکم نہیں۔ بس یہی معنے ہمارے اس الہام کے ہیں جس کے الفاظ ہیں انی مھین من اراد اھانتک (خدا فرماتا ہے اے مرزا جو تیری بے عزتی کریگا میں اسکو بے عزت کر دونگا) کیا سچ ہے ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب ٭ گربہ شاشید گفت باراں شد

اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں انکی زندگی میں ملتی ہیں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اس قسم کا اوچھاپن انہی کو ساتھ مخصوص تھا لیکن واقعات نے ثابت کیا کہ نہیں انکی امت میں بھی اسکا اثر ہے کیوں نہو باپ کا اثر بیٹے کے جسم پر ہوتا ہے نبی اور مرشد کا اثر پیروؤں کی روحانیت پر ہوتا ہے۔

آجکل اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ انگلستان کے ایک معزز رئیس لارڈ ہیڈلے نے اسلام قبول کیا۔ جو عرصہ چالیس سے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کر رہے تھے بہت اچھا ہوا خدا کا شکر ہے ہم خوش ہیں اور اس روز بہت خوش ہونگے جب ہمارے بادشاہ سلامت معہ اپنے تمام ملک کے مسلمان ہو جا بینگے۔ مگر قادیانی مشن کے اوچھاپن کی کوئی حد نہیں۔ قادیان سے ایک بڑا اشتہار نکلا ہے جسکی سرخی ہے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود کا ایک اور تازہ نشان۔ اسکے نیچے لکھا ہے:۔

"حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود نے ایک کشف دیکھا تھا جو آج اس طرح پورا ہوا کہ علاوہ اور انگریزوں کے ایک عالی نسب لارڈ جو ہوس آف لارڈز پارلیمنٹ کا ممبر ہے اور جس کا نام لارڈ ہیڈلے ہے حضرت مسیح موعود کے غلام جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر علی الاعلان اسلام قبول کرتا ہے۔ یہ نشان حضرت مسیح موعود کے اس کشف کے مطابق ہوتا ہے جو ۱۸۹۱ء میں حضور نے شائع کیا تھا (ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۴ طبع ثانی جلد دوم عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے اور ان کو اسلام سے حصہ ملیگا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اسکے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور انکے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق انکا جسم ہوگا سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے"

اہلحدیث۔ ہم دل سے دست بدعا ہیں خدا کرے مرزا صاحب کا صحیح معنے میں کوئی ایسا کشف ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ یورپ خصوصاً انگلستان مسلمان ہو جائیگا اور وہ کشف پورا بھی ہو جائے بلکہ ہم اس بات کو بھی

جلسہ ششماہی اہلحدیث کانفرنس دہلی میں

(از سید عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

چونکہ گذشتہ سالانہ جلسہ امرتسر میں ہوا اور آئندہ پشاور میں ہونا قرار پایا ہے اسلئے اہل دہلی اداس ہو گئے تھے اور خطرہ تھا کہ کانفرنس سے اجنبی ہو جاویں اسلئے تجویز ہوئی کہ جب کبھی سالانہ جلسہ دہلی سے باہر ہو ششماہی جلسہ ایک روز کیلئے دہلی میں ہوا کرے اس تجویز کے مطابق ۱۶ نومبر کو جلسہ قرار پایا یہ جلسہ کیسا بارونق ہوا میں اپنے الفاظ میں نہیں کہتا خود مولانا ثناء اللہ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا کہ گو امرتسر کا جلسہ بڑا بارونق ہوا تھا مگر یہ جلسہ بھی اس سے کم نہیں حالانکہ باہر والوں کو نہ دعوت تھی نہ شرکت باستثناء معدودے چند۔ مقررین یہ صاحب تھے جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ بابو دھرمپال جی بی اے شیخ نور الٰہی صاحب مولوی ناظم نواب سراج الدین صاحب سائل دہلوی جناب حافظ صاحب نے آیت کریمہ ما خلقت الجن والانس کی مختصر لطیف تفسیر فرمائی۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب نے اپنے سفر کے حالات بتلائے اور مسلمانان دیہات کے حالات زار اچھی طرح سنا کر کانفرنس کی کارروائی کی ضرورت ثابت کی۔ آپکے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا وقت تھا اور عنوان تھا "اسلام کی صداقت" آپنے اپنی تقریر کو جس خوبی سے بیان فرمایا اسکے بیان کی ضرورت نہیں حاضرین مرحبا جزاک اللہ اور سبحان اللہ سے دعا کرتے تھے

بعد دوپہر ۲ بجے جلسہ شروع ہوا سب سے اول حضور وائسرائے بہادر کے فیصلہ کانپور کے متعلق شکریہ کا رزولیوشن بالفاظ ذیل پاس ہوا۔

"اہلحدیث کانفرنس کا یہ جلسہ حضور وائسرائے بہادر کے فیصلہ متعلق مقدمات کانپور کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ جن صاحبان نے مسلمانوں کی اس مصیبت میں امداد دی ہے یہ جلسہ انکا شکریہ ادا کرتا ہے"

اس کے بعد آریوں سے مباحثہ شروع ہوا آریوں نے شیطان کی بابت سوال کیا جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس خوبی اور متانت سے جواب دیئے کہ باوجود ہزارہا حاضرین کی موجودگی کے کیا مجال کسی طرف سے کسی قسم کا شور ہو۔ بحمد اللہ مسلمان اس مناظرہ سے بہت خوش رہے۔ آریہ سماج کی بے بسی کا کیا ٹھکانا کہ مناظرہ سے پہلے دیر تک بابو دھرمپال کی بابت سوال کرتے رہے کبھی کہیں یہ مجھکو گالیاں دینگے کبھی کہیں اگر یہ مسلمان نہیں تو آپنے انکو کیوں اپنے پلیٹ فارم پر بٹھایا ہے ان سب کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے دیا کہ وہ تاحال مسلمان نہیں اگر آریہ سماج کی کوشش سے مسلمان ہو جائے تو ہم آریہ سماج کے مشکور ہونگے سردست ہم نے دھرمپال کو اسی طرح بٹھایا ہے جس طرح انگریزی گورنمنٹ نے سکھوں اور گورکھوں کی فوج بنائی ہوئی ہے۔

بعد مغرب جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی تقریر تھی جسکا عنوان تھا ہم کیوں اہلحدیث ہیں۔ مگر افسوس مولوی صاحب موصوف بوجہ علالت والدہ تشریف نہ لا سکے آپکی جگہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون پر تقریر فرمائی۔ آپنے شروع میں مولوی ابراہیم صاحب کے والد ماجد کے لئے دعاء صحت کی۔ پھر فرمایا مولوی ابراہیم نے امرتسر کے جلسہ میں کہا تھا کہ لوگ مجھکو نعمت ثناء اللہ کہتے ہیں اور بعض ثانی ثناء اللہ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ میں خود ثناء اللہ ہوں اس وقت تو میں نے اوسکے اس دعوے کی تصدیق نہ کی تھی مگر اس وقت میں عملاً اس کہنے پر مجبور ہوں کہ میں اس وقت ابراہیم ہوں۔ یہ کہکر تقریر یوں شروع کی کہ مولوی ابراہیم کہتے ہیں۔ اس خوبی سے دعوے کو ثابت کیا کہ واہ واہ آپنے فرمایا بحیثیت جلسہ اہلحدیث کانفرنس یہ مضمون جلسہ کی جان یا روح ہے اسلئے یہ مضمون بہت ضروری ہے آپکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے آپنے بعد تشریح عنوان کے فرمایا یہ بات تو اظہر من الشمس ہے اور تاریخ اسلام اسکی شہادت دیتی ہے کہ ائمہ اربعہ جن کی طرف مسلمان اپنے آپکو منسوب کرتے ہیں کوئی حنفی کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی وغیرہ ان ائمہ کا وجود تو دوسری صدی سے شروع ہوتا ہے پہلی صدی اس نسبت سے بالکل خالی ہے حالانکہ وہی طبقہ سب امت سے افضل و اعلیٰ ہے اس طبقے کا طریق عمل اسکے سوا کچھ نہ تھا کہ قرآن و حدیث سے استدلال کرتے تھے اور بس چونکہ وہی طبقہ سب سے افضل ہے اسلئے ان کی روش پر چلنے کو ہم اہلحدیث بنتے ہیں اسکے بعد آپنے تقلید کے مسئلہ پر بڑی صفائی سے روشنی ڈالی۔ تقریر ایسی صاف تھی کہ سب لوگ سمجھتے تھے گو کہیں کہیں منطقی اصطلاحات بھی تھیں آپکے بعد بابو دھرمپال بی اے کی تقریر تھی جسکے سننے کو تمام اہل دہلی مشتاق تھے آپکے لیکچر کا عنوان تھا میں نے دیانندی سماج کو کیوں چھوڑا؟ بابو صاحب موصوف نے بڑی تفصیل سے واقعات پر روشنی ڈالی مگر کیا مجال کہ کوئی لفظ سخت زبان سے نکلے آپنے اپنے سماج میں داخل ہونے کے دن سے تقریر شروع کی اور آخر تک واقعات پہنچائے آپنے کہا کہ آریہ سماج کی غرض ہے کہ ہندو قومیت بحال رہے مذہب سے اسکو غرض نہیں میں ہندو قومیت کا دلدادہ نہیں قومیت کی بنا پر کسی سوسائٹی میں شامل ہونا ہو تو سب سے افضل اور اعلیٰ قومیت اسلام کی ہے جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک ہی ہے ہندو قومیت میں کروڑ ایسے ہندو ہیں جنکے ساتھ لگنے سے دوسرے ہندو ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اسی ضمن میں آپنے سوامی دیانند کے اصول کے مطابق ویدوں کو پرکھا اور اپنے اشتہاری چیلنج مناظرہ کو پڑھکر سنایا جس میں لکھا تھا کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل سوسائٹی ہے مذہبی نہیں اسی اس دعوے پر مجھ سے بحث کریں مگر کسی سماجی نے عملی طور سے اس چیلنج کو قبول نہ کیا لیکچر میں ہندو آریہ عموماً موجود تھے پولیس کا انتظام نہایت معقول تھا

خلاصہ یہ کہ جلسہ گو ایک روز کا تھا مگر خلاف امید بڑی کامیابی سے ہوا۔

نواب سراج الدین صاحب سائل کی نظم درج ذیل ہے:-

نظم

واقف تو ہونگے آپ بھی سائل کے نام سے
رنگ لباس و وضع سے طرز کلام سے
مشرب ہے اوس غریب کے جاے قیام سے
نسبت ہے اوس کو امت خیر الانام سے
حاضر وہ ہوگیا زرہ امتثال امر
اوسکی مجال تھی جو نہ رکھتا خیال امر

اس انجمن میں خوف ہے میری ہنسی نہو
بیجا کسی کلام پہ کچھ دل لگی نہو
احباب کو ملال عدو کو خوشی نہو
جھجکوں نہ اوس میں کسلیئے جو بات کی نہو
خالق کے ہاتھ بات ہے مجھ روسیاہ کی
تائید چاہتا ہوں میں فضل الہ کی

شکر خدائے پاک کہ منہہ میں زبان ہے
احسان حق زبان ہے اور اوس میں جان ہے
اور جان وہ کہ جس میں سخن کی بھی آن ہے
اوس آن میں خدا کے کرم سے وہ شان ہے
جس شان میں قبول کی شانیں خدا نے دیں
شانیں وہ جنمیں سحر کی آنیں خدا نے دیں

لازم ہے حمد خالق کون و مکان کروں
عنوان میں جو چاہیے تھا وہ بیاں کروں
عاجز بیان ہو تو ہو لیکن بیاں کروں
مسرور اہل زہد کی روح و رواں کروں
کچھ لوں دعائیں اہلحدیث و کتاب سے
داد کلام لیکے ٹلوں شیخ و شاب سے

ساقی شراب کوثر و تسنیم کی پلا
حمد خدائے پاک کا جب آئیگا مزا
کر بیخود سرور مے وحدت و فنا
حق حمد کا نہوگا تو ہو جائیگا ادا
اتنی پلا کہ نشہ صہبا میں چور ہوں
مستوجب عنایت رب غفور ہوں

یہ کائنات دہر پریستان پر فضا
کسنے کیا ہے خلق بجز ذات کبریا
مظہر ہے کون مظہر عالم میں جز خدا
وہ مستحق حمد ہے مستوجب ثنا
ہر شے میں اوسکا نور ہے اوسکا ظہور ہے
انساں سمجھ وہ پاس ہے یا اوس سے دور ہے

سر کیوں نہ صرف سجدہ رب قدیم ہو
افضال جسکے عام ہوں رحمت عمیم ہو
جس سے امید بخشش جرم عظیم ہو
جسکا علم جہاں میں رحیم و کریم ہو
قابل سجود کے وہی اک ذات پاک ہے
کونین میں اوسکی خدائی کی دھاک ہے

جز مشت خاک رکھا ہے انساں میں اور کیا
گر منہہ سے اوسکے بند ہو آمد شد ہوا
آمد شد ہوا سے ہے بس روح مدعا
من امر ربی کا فیصلہ اک نص نے کردیا
اب فلسفی بکا کریں لاکھ اسکے بابمیں
ایمان اوسپہ ہی ہے جو ہے ناطق کتاب میں

بے روح کیا بتاؤں ہے کیا پیکر بشر
اک سانس کے نہونے نے اسکے گنوائے در
ہرگز نہیں کھلونے سے مٹی کے بیشتر
وہ چیز خوف کی نہیں لگتا ہے اس سے ڈر
وہ روح جس سے کالبد خاک چیز ہے
سچ تو یہ ہے کرشمہ رب عزیز ہے

معبود پاک خالق جن و کل جہان
بکتی ہے جس کے نام میں کیا کیا فرزبان
تسبیح اوسکی پڑھتے ہیں دن رات انس و جان
جسپر وہ مہربان ہو کل اوسپہ مہربان
اوسکے نثار اوسکے نبی پر فدا رہو
طاعت گذار حکم رسول خدا رہو

تیرہ صدی سے جسکی ہے دنیا میں دھوم دھام
مقبول ذات پاک ہی مخلوق کا امام
ختم الرسل خطاب محمد ہے اوسکا نام
ہم آپ جتنے بیٹھے ہیں اوسکے ہیں سب غلام
تکوین کائنات کا اصلی سبب ہے وہ
سب جانتے ہیں شافع روز غضب ہے وہ

لازم ہے اوسکے نام پہ پڑھنا درود کا
وہ خاصہ حبیب ہے رب ودود کا
پاس و لحاظ چاہیئے ان دو قیود کا
یہ مستحق درود کا حق ہے سجود کا
جس انجمن میں ذکر و خیال رسول ہو
صل علے رسول و آل رسول ہو

حمد خدا و نعت پیمبر ہے وہ مقام
جو نظم و نثر میں کبھی ہوتا نہیں تمام
گر عمر بھر لکھے کوئی از صبح تا بشام
ممکن نہیں کہ اوسکا ہو پایان و اختتام
اتنا ضرور ہے کہ یہ توشہ معاد کا
مداح کو دکھائیگا چہرہ مراد کا

توفیق دے خدا تو مرا کلک دو زباں
ایسے ہی نیک کاموں میں دن رات ہو رواں
بے دعوت و طلب کے پہنچ جاؤں میں وہاں
جس جا ہوں جمع دین کے علماء زماں
بے مایگی کے عذر میں چارہ نہیں مجھے
اوروں پہ بار اپنا گوارا نہیں مجھے

گھر بیٹھکر دعا میں ہوں مصروف روز و شب
حاصل ہوں دینداروں کو اونکی مرادیں سب
اسلام آجکل نظر آتا ہے جاں بلب
میرے خیال میں تو ہے اسکا یہی سبب
مست مئے عنا ہے ایک ایک مجتہد
کس کو کہیں یہ بد ہے یہ ہے نیک مجتہد

اسلام کی تو ہوگئیں شاخیں ہزار ہا
کس کو بتائیے ہے رہ حق یہ کونسا
جو اجتہاد کہتا ہے تقلید کو برا
تقلید والے کرتے ہیں اوس سے ہی خود ابا
محتاج دونوں سنت خیر الورےٰ کے ہیں
بندے خدا کے فضل سے دونوں خدا کے ہیں

تاریخ کے حساب سے تازہ نہیں یہ گل
سابق میں بھی خلاف تھے جزوی نہ تھے کل
میں دیکھتا ہوں دین کا ہونے لگا ہے قل
بخشونکے روز بنٹتے ہیں ایک ایک سمت پل
فقدان پہلے چاہیئے اس اختلاف کا

جانبر نہوئیے دیگا یہ میدان مصاف کا

ترجیح ہو صلح کی سنت پہ ہو عمل
بہتر نہیں ہے دین میں پڑنا کوئی خلل
یونہیں مصیبتیں نہیں کم ہمپر آجکل
اب دین حق پہ ہنسنے لگے دوسرے ملل

خُلقِ محمدی کی بھی تقلید چاہیئے
سنت ہے وہ بھی اوسکی بھی تاکید چاہیئے

اَخلاق کی صفت نے رسولِ کریم کی
بنیادِ کفر توڑدی دیرِ قدیم کی
تم بھی دوا بنالو یہہ دینِ سقیم کی
دلجوئیاں اسی سے کرو تم ندیم کی

حالت نہیں تو جبر سے عادت ڈالدو
جسطرح سنبھلے آپکے اپنے سنبھالدو

مجھکو نہیں شکایت تنقیص علم دیں
شکوہ عمل کے بارے میں ہے ما اولیقیں
دعوےٰ اگر ہو علم کا میں معترض نہیں
زعم عمل اگر ہو تو ہوتا ہوں نکتہ چیں

کمزوریاں عمل میں ہیں اتنی کہ حد نہیں
چھوٹی سی خوشامدوں کی طلب کی سند نہیں

اک التماس اور ہے وہ بھی سنو ذرا
روحانیت کا مٹنا نہیں آجکل بجا
اسکا سبب بھی آتا ہے کچھ ذہن میں بھلا
یا اہل دین سے اسکا تعلق ہی کچھ نہ تھا

اسلام کا یہ حصہ اگر تھا تو کیا ہوا
تاریخ میں غلط ہے یہ مطلق لکھا ہوا

بغداد میں مزار ہے جن کا وہ شیخ پاک
خواجہ بزرگ جنکی ہے ہندوستاں میں خاک
اک وہ کہ جنکا نام مرکب بلفظ کاک
قطب مدار جنکی ہو تسنیت سے تپاک

وہ شیخ جنکا بلبل شیراز نام ہے
وہ مولوی کہ جنکا دل شاد جام ہے

یہ پاکباز سب رہ دین نبی نہ تھے
انصاف ہے تو کہدے کوئی متقی نہ تھے
تا لیتے اپنے عہد کے اندر ولی نہ تھے
روحانیت کا ذکر ہے انکے دہنی نہ تھے

ظاہر کسطرح وہ بھی تو آئینہ ساں ہے
یہ کیا دل میں کچھ ہے کچھ ہر زباں ہے

منت کش ہوائے طلسم مراد ہوں
سنکر نوید مصلحت صلح شاد ہوں
دلدادۂ ادائے طریق وداد ہوں
ہیں ابتدا سے شیفتۂ اتحاد ہوں

اجلاس ایسے دین کے حق میں ہیں فال نیک
سائل خدا دعا سے نہیں اسکا حال نیک

اتنی تو میری مان لو میرا کہا کرو
باصد خضوع پیش خدا التجا کرو
اس وقت کے سوا بھی ہمیشہ کیا کرو
سب ملکے دین حق کے لئے یہہ دعا کرو

پرسش سے ہمکو روز جزا کی بچائیے
پاداش معصیت میں مصطفےٰ کو بچائیے

تعاقب

یہ تحریر جواب از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی بہت دنوں کی دفتر میں وصول ہے مگر چونکہ نظر سے اوجھل ہوگئی تھی اسلئے دیر ہوئی امید ہے ناظرین اسکو باسی نہ سمجھینگے بلکہ تازہ سمجھکر پڑھینگے (اہلحدیث)

بخدمت شریف جناب مکرم معظم مولوی محمد ثناء اللہ صاحب دام اقبالکم

سلام علیکم۔ مزاج شریف

التماس آنکہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۔۔۔ کا جواب یہ ہے کہ ہر ذی علم کے نزدیک قابل تسلیم نہیں بلکہ قابل ترمیم ہے کیونکہ مشکوٰۃ شریف کے باب القرأۃ میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔ وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرأ بام القرآن فصاعداً۔ یہ حدیث عام ہے شامل ہے ہر ایک نماز کو اور ہر ایک نمازی کو یعنی جو شخص نماز میں الحمد اور سورت نہ پڑھیگا اوسکی نماز جائز نہ ہوگی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا۔ نماز خواہ جہریہ ہو یا سریہ

پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام اور منفرد اور مقتدی کو بھی امام کے پیچھے الحمد اور سورۃ دونوں پڑھنی واجب ہیں اور ابتدائے زمانہ میں صحابہ کرام بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے الحمد اور سورۃ دونوں پڑھتے تھے جیسا کہ آئندہ حدیث میں لعلکم تقرؤن خلف امامکم اس کا شاہد ہے اور جہریہ نماز میں مقتدی بھی بلند قرأت پڑھتے تھے جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تشابہ واقع ہوا جیسا کہ یہ بھی آئندہ حدیث میں فثقلت علیہ القرأۃ اسکا شاہد ہے مگر یہ حدیث خاص مقتدی کے حق میں منسوخ ہوگئی دوسری حدیث سے جو اسی عبادہ بن صامت سے مشکوٰۃ کے باب القرأۃ میں مروی ہے کنا خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الفجر فقرأ فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بہا اس حدیث سے مقتدی کو سورۃ فاتحہ کے سوا باقی تمام قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت ہوگئی کیونکہ اس حدیث میں ہے لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب یعنے الحمد کے سوا کچھ نہ پڑھو پس اس حدیث سے مقتدی کو تمام قرآن مجید الم سے سورہ والناس تک پڑھنا منع ہوگیا خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ اور صرف سورۃ فاتحہ کا پڑھنا جائز رہا۔ مگر یہ حدیث لا تفعلوا الخ بھی منسوخ ہے اس حدیث سے جو اسی مشکوٰۃ شریف کے باب القرأۃ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوٰۃ جہر فیہا بالقرأۃ فقال ہل قرأ معی احد منکم آنفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتہی الناس عن القرأۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما جہر فیہ بالقرأۃ من الصلوٰۃ حین سمعوا ذالک من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حدیث سے مقتدی کو الحمد پڑھنے کی بھی ممانعت ہوگئی جہریہ نمازوں میں

صرف سریہ اوقات میں الحمد کا پڑھنا جائز رہا کیونکہ سورۃ کی مخالفت تو اوس عبادہ کی حدیث میں ہوچکی تھی اب صحابہ کرام نے الحمد کا پڑھنا چھوڑ دیا تھا جہریہ اوقات میں۔

اور اگر اس حدیث میں کافی سورۃ کی مخالفت مراد لیجائے تو یہ حدیث مخالف ہوجائیگی عبادہ کی روایت کے کیونکہ عبادہ کی حدیث میں سورۃ کی مطلق اجازت ہے خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ اور اس حدیث میں صرف جہریہ نماز میں مخالفت ہے۔ دوم اگر اس حدیث میں الحمد کی مخالفت نہیں ہے تو مقتدی کو الحمد کا بلند پڑھنا باقی رہیگا اور یہ کسی کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ عبادہ کی حدیث میں سورۃ کی مخالفت ہوگئی اور ابوہریرہ کی حدیث میں الحمد کی بھی ممانعت ہوگئی یہی مذہب ہے امام مالک اور امام احمد اور ایک قول امام شافعی کا یہی مذہب ہے بہت سے اہلحدیث صاحبان کا مثلاً مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی وغیرہ وغیرہ اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک تو سری نماز میں بھی مقتدی کو الحمد پڑھنا جائز نہیں اور دلیل اون کی وہی حدیث ہے جو مشکوۃ شریف کے باب القراۃ میں ابی ہریرہ سے روایت ہے انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا۔ اگرچہ اس حدیث کی صحت میں محدثین کو اختلاف ہے مگر جن صاحبان کے نزدیک حدیث صحیح ہے ان کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے نہ الحمد پڑھنا جائز نہ سورۃ خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے نہ الحمد پڑھنا جائز اور نہ سورۃ۔ اور جو صاحبان امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے قائل ہیں اونکو جہریہ نماز میں الحمد بلند پڑھنا چاہئے جیسا کہ صحابہ کرام جہریہ نماز میں بلند قرأت پڑھتے تھے کیونکہ اگر جہریہ نماز میں خفیہ الحمد پڑھنا جائز ہوتا تو صحابہ کرام کیوں جہریہ نماز میں الحمد پڑھنا چھوڑ دیتے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں لاتفعلوا کا حکم فرماتے۔ زیادہ کیا عرض کیا جاوے۔ آپ براہ مہربانی اس مضمون کو اخبار فرحت آثار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر اس کی تائید یا تردید کے جواب سے بہت جلدی سرفراز فرمادیں اور دیگر ناظرین علماء دین بھی اس مضمون میں غور اور توجہ کرنے سے دریغ نہ فرماوینگے۔

الملتمس تابعدار۔ شرف الدین امام مسجد ڈولے [illegible] ڈاکخانہ دیپالپور

جواب اہلحدیث

(بر قرأۃ سورۃ فاتحہ خلف الامام)

مولانا ابوالوفا صاحب [illegible] نے جو جواب سوال کا دیا ہے وہ بہت ٹھیک اور قابل تسلیم ہے بیشک فصاعداً کے معنے میں بلکہ اس لفظ ہی میں اختلاف ہے کہ آیا قول نبوی ہے یا زیادۃ راوی؟ معترض نے [illegible] مشکوۃ سے وفی روایۃ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بام القرآن فصاعداً نقل کردیا ہے کاش وہ صحیح مسلم بھی کھول کر دیکھ لیتے تو حقیقت حال منکشف ہوجاتی صحیح مسلم میں چار اسناد سے حدیث عبادہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بام القرآن نقل ہے لیکن کسی میں فصاعداً کا جملہ نہیں ہے آخر میں محض ایک سند نقل کی ہے اوس میں یہ الفاظ ہیں حدثنا اخبرنا معمر عن الزہری بہذا الاسناد مثلہ وزاد فصاعداً۔ یہ زیادت معمر راوی کی ہے اور غیر معروف ہے کیونکہ محدثین نے اسکی اس لفظ میں متابعت نہیں کی امام بخاری اپنے رسالہ جزء القرأۃ کے پہلے ہی صفحہ میں فرماتے ہیں وعامۃ الثقات لم یتابع معمرا فی قولہ فصاعداً (الی قولہ) وقولہ فصاعداً غیر معروف۔ انتہے یعنے محدثین نے معمر کی اوس کے قول فصاعداً میں متابعت نہیں کی اوسکا قول فصاعداً غیر معروف ہے پس آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ مقتدی بھی امام کے پیچھے الحمد کے ساتھ کوئی سورۃ بھی پڑھے تو باطل ہوا۔ اور برتقدیر محفوظ ماننے فصاعداً کے سفیان بن عیینہ نے اس کی یوں تاویل کی ہے قال سفیان لمن یصلی وحدہ (ابوداؤد جلد ۱) یعنے یہ منفرد شخص کے لئے ہے کہ اکیلا ہو تو فاتحہ اور سورہ دونوں پڑھے اور امام کے پیچھے فقط سورہ فاتحہ ہی پڑھے فلا حجۃ لہ فیہ۔ اور اگر اس کو مقتدی خلف الامام کے لئے ہی مانیں [illegible] روایات ماتیسر [illegible] باب اول سے ہوگا جیسا کہ خود ابوہریرہ [illegible] فہو خداج کہا ہے۔ [illegible] فاتحہ کے (سورہ پڑھنا) بھی [illegible] واجب ہوگا۔ ملا علی قاری حنفی مرقات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کانہ قیل الفاتحۃ واجبۃ فی حال کونھا مفردۃ لیس بمعنی [illegible] غیر واجب انتہی۔ (مرقات ج۲ [illegible]) یعنے فاتحہ کا پڑھنا تو واجب ہوگا اور سورہ کا پڑھنا غیر واجب۔ اور عون المعبود شرح ابی داؤد میں ہے المراد دفع توھم قصر الحکم علی الفاتحۃ انتہی (منہ ج۱) یعنے فصاعداً سے صرف قصر حکم بر فاتحہ کی نفی ہے نہ یہ کہ سورہ کا پڑھنا بھی مقتدی کے لئے مثل فاتحہ کے واجب ہے؟ جیسا کہ معترض نے لکھا ہے کہ ثابت ہوا کہ امام اور منفرد کو اور مقتدی کو بھی امام کے پیچھے الحمد اور سورہ دونوں پڑھنے واجب ہیں کہ وھو باطل کما ترئ۔ علاوہ بریں امام بخاری رحمہ نے اسکو برتقدیر محفوظ ہونے کے قول نبوی لا یقطع الید الا فی ربع دینار فصاعداً کا نظیر کہا ہے۔ یعنے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ سارق کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر ربع دینار میں اور زائد میں۔ یعنے کم سے کم سارق کے ہاتھ کاٹنے کا نصاب ربع دینار ہے ایسے ہی کم سے کم سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے پس اس تقدیر پر اسکا یہ مطلب کہ جو شخص نماز میں الحمد اور سورہ نہ پڑھیگا اوس کی نماز ہرگز نہ ہوگی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا؟ ہرگز صحیح نہیں مقتدی خواہ امام منفرد کی نماز بغیر سورہ کے ہوسکتی ہے بشرطیکہ اوسنے فاتحہ پڑھی ہو۔ ابن خزیمہ میں ہے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فصلے رکعتین لم یقرأ فیہما

الا بفاتحۃ الکتاب (فتح الباری وعون المعبود) یعنے حضور علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھیں اونمیں سوا سورۃ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا۔ پس فصاعدًا والی حدیث کو منسوخ کہنا اور عبادہ کی دوسری روایت کو (جو ذیل میں آتی ہے) ناسخ سمجھنا بالکل عدم تفکر بلکہ عدم علم کی دلیل ہے۔ صحیح امر یہ ہے کہ لفظ فصاعدًا کا قائل راوی ہے اور اسمیں بھی معمر منفرد اور غیر متابع فافہم وکن من الشاکرین۔

عبادہ بن صامت کی دوسری روایت (کنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر فقرأ فثقلت علیہ القراءۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بہا رواہ ابوداؤد والترمذی وللنسائی معناہ وفی روایۃ لابی داؤد قال وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن انتہی) کو اس اوپر والی (صحیحین کی) روایت کا ناسخ سمجھنا اور دونوں کو دو سمجھنا علم حدیث میں عدم توغل کی دلیل ہے۔ حالانکہ دونوں حدیثیں ایک ہیں واقعہ ایک ہے راوی ایک ہے صرف تفصیل واجمال کا فرق ہے۔ صحیح بخاری ومسلم کی روایت مجمل ہے اور یہ مفصل۔ اور درجہ میں بھی دونوں برابر ہیں۔ اس کی سند کو دارقطنی نے حسن اور اسکے رواۃ کو ثقات کہا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن اور خطابی نے اس کی سند کو جید غیر مطعون اور حاکم نے اس کی سند کو مستقیم اور بیہقی نے صحیح کہا ہے (مرقات مصری جلد اول ص۲۳۳) غرض یہ کہ اول درجہ کی صحیح ہے معترض نے اس حدیث کو نقل کرکے جو یہ لکھا ہے کہ "اس حدیث سے مقتدی کو تمام قرآن مجید پڑھنا منع ہوگیا خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ" بالکل غلط ہے شائد معترض نے مشکوٰۃ میں اسکے آگے ابوداؤد کے اس دوسرے جملہ کو نہیں دیکھا جس کو ہم نے اوپر نقل کر دیا ہے یعنے فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن یعنے جہری نمازوں میں سوا فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھو اس میں صرف جہریہ کی قید ہے نہ سریہ کی۔ پس معترض کی یہ فاش غلطی ہے جو اس نے سری نماز کو بھی اس ممانعت کے ذیل میں سمجھ لیا۔ تاہم اتنا تو مانا ہے کہ صرف سورۃ فاتحہ کا پڑھنا جائز ہے۔ خیر اسی کو ہم غنیمت سمجھتے ہیں لیکن آگے چلکر ایک دوسری روایت سے (جو ابوہریرہ سے مروی ہے اور نیچے آتی ہے) اس کو بھی منسوخ قرار دیا ہے لیکن دلیل نسخ غیر ثابت ہے کہیں منقول نہیں۔ ہم اوس روایت کو یہاں نقل کرکے اوس کی حقیقت حال سے ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ وہ معترض کی فہم حدیث کا صحیح اندازہ کر سکیں۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوۃ جہر فیہا بالقراءۃ فقال ہل قرأ معی احد منکم انفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلعم فیما جہر فیہ بالقراءۃ من الصلوات حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مالک واحمد وترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ) یعنے حضور علیہ السلام ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے اور مقتدیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا کسی نے تم میں سے بھی پڑھا تھا؟ ایک شخص بولا جی ہاں! فرمایا تبھی تو میں کہتا تھا کہ میری قرآن سے کیوں منازعت ہو رہی ہے پس لوگ جہری نمازوں میں پڑھنے سے رک گئے جب سے یہ انہوں نے سنا۔ اس سے معترض نے یہ نتیجہ نکالا کہ "اس حدیث سے مقتدی کو الحمد پڑھنے کی بھی جہری نمازوں میں ممانعت ہوگئی" سبحان اللہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ممانعت کن لفظوں سے ثابت ہوئی۔ علاوہ بریں اگر یہ حدیث ناسخ ہے تو اس کی تاریخ بیان کیجئے جس سے اس کی تاخیر از حدیث عبادہ کی تقدیم ثابت ہو۔ پھر ثبوت نسخ آپکے ذمہ ہے جناب! سنئے! اولًا تو اس حدیث میں الحمد کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اور حدیثوں کے قرینے سے الحمد اس سے خارج ہے۔ بلکہ یہ حکم (بشرطیکہ اس سے ممانعت ثابت ہو جائے) اور سورتوں کے لئے علاوہ الحمد کے ہے کیونکہ اصول حدیث میں یہ طے ہو چکا ہے کہ بعض حدیثیں بعض کی مفسر ہوتی ہیں یعنے بعض میں اجمال ہوتا ہے اوس کی تفصیل دوسری حدیث کر دیتی ہے پس اس حدیث میں بھی صرف ممانعت سورۃ کی ہوگی نہ الحمد کی۔ اس پر اگر یہ کہا جائے کہ اگر اس حدیث میں بھی سورۃ کی ممانعت مراد لی جائے تو یہ حدیث مخالف ہو جاتی ہے عبادہ کی حدیث کے کیونکہ عبادہ کی حدیث میں سورۃ کی مطلق ممانعت ہے خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ تو اسکا جواب یہ ہے کہ عبادہ کی حدیث میں اذا جہرت کی قید موجود ہے جیسا اوپر گذرا۔ پس دونوں کا مطلب ایک ہی ہوگا۔ ثانیًا ناسخ کا منسوخ سے پچھلا ہونا یا کم سے کم برابر رہنا ضرور ہے (نات بخیر منہا او مثلہا) حالانکہ یہ امر یہاں پر (برتقدیر ثبوت تاریخ) بالکل مفقود ہے کیونکہ حدیث عبادہ کی (جو اوپر مذکور ہوئی) اصح الصحیح ہے اور یہ حدیث ابوہریرہ کی ضعیف ناقابل الاحتجاج۔ ملا علی قاری حنفی مرقات میں لکھتے ہیں واتفقوا علی ضعف ہذا الحدیث لان ابن اکیمۃ مجہول (الی قولہ) وضعفہ الحمیدی والبیہقی انتہی (ص۲۳۴ ج ۱ مصری) ایسا ہی نووی نے شرح مسلم میں اور صاحب عون المعبود نے شرح ابوداؤد میں لکھا ہے یعنے اس ابوہریرہ والی حدیث کی ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے اس میں ابن اکیمہ ایک راوی مجہول الحال ہے۔ پس اس سے کسی قسم کا بھی استدلال غلط ہے اسپر یہ خدشہ کہ "ترمذی نے اس کی تحسین کی ہے" مردود ہے اس لئے کہ اصول حدیث میں مذکور ہے کہ ترمذی کی تحسین محل نظر ہوتی ہے انہوں نے بہت سی منقطع حدیثوں کو حسن کہدیا ہے۔ اس لئے امام نووی نے شرح مسلم میں اس حدیث کی تحسین ترمذی پر انکار کیا ہے۔ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ میں لکھتے ہیں

قال النووی وانکر الائمۃ علی الترمذی تحسینہ (صفحہ مذکورہ) ایسا ہی عون المعبود میں بھی ہے کہ تمام ائمہ دین نے ترمذی کی اس تحسین کو نہیں مانا۔ پس معترض کا یہ کہنا کہ "اگر اس حدیث میں الحمد کی ممانعت نہیں ہے تو مقتدی کو الحمد کا بلند پڑھنا باقی رہیگا" غلط در غلط ہے۔ کیونکہ اولاً تو دلیل ہی سرے سے صحت کے درجہ سے خارج ہے دوم تسلیم یہ کہ اوس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے الحمد کی ممانعت ثابت ہو پھر قرأۃ الحمد بالجہر للمقتدی کا لزوم کیا؟ اگر کہیں کہ فانتہی الناس عن القرأۃ ثبوت ممانعت میں بین ہے تو اس کی حقیقت اس تیسرے جواب میں سنئے۔ ثالثاً جملہ فانتہی الناس عن القراءۃ تا آخر یہ متن حدیث سے نہیں ہے بلکہ بالاتفاق یہ کلام زہری ہے۔ امام بخاری رح رسالہ جزء القراءۃ میں لکھتے ہیں وقولہ فانتہی الناس من کلام الزہری انتہی (صـ۱۱) عون المعبود میں ہے قال البیہقی فی المعرفۃ قولہ فانتہی الناس عن القراءۃ من قول الزہری قالہ محمد بن یحیی الذہلی ومحمد بن اسماعیل البخاری وابو داؤد انتہی۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں ان جملۃ فانتہی الناس عن القراءۃ لیست من الحدیث بل ہی من کلام الزہری مدرجۃ فیہ ہذا متفق علیہ عند الحفاظ المتقدمین والمتاخرین منہم الاوزاعی ومحمد بن یحیی الذہلی والبخاری وابو داؤد والخطابی وغیرہم انتہی (مرقاۃ صـ۳۲۳ جز۱) خود ابو داؤد میں بعد نقل حدیث مذکور موجود ہے قال ابو داؤد وسمعت محمد بن یحیی بن فارس قال قولہ فانتہی من کلام الزہری انتہی (جلد اول) اور امام ترمذی بھی حدیث مذکور کو نقل کرکے فرماتے ہیں قال الزہری فانتہی الناس الخ (جلد اول) ان سب عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ قول زہری کا ہے کہ مقتدی لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ یہ حدیث کا ٹکڑا نہیں ہے۔ پس خیال فرمائیے کہ زہری تابعی ہے اور بغیر سند کے وہ ایسا کہتا ہے لہذا یہ مراسیل تابعین سے اور منقطع ہوئی۔ لہذا آپ کا یہ قول کہ "صحابہ کرام نے الحمد کا پڑھنا جہریہ اوقات میں چھوڑ دیا تھا" بالکل غلط اور محتاج دلیل و سند صحیح ہے حالانکہ صحیح سند کے آثاروں سے صحابہ کرام کا فاتحہ خلف الامام پڑھنا ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو امام بخاری کا جزء القراءۃ۔

رابعاً اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رض ہیں اور اون سے بعید ہے کہ وہ عدم قرأت خلف الامام کی روایت بیان کریں حالانکہ وہی قراءۃ فاتحہ خلف الامام کے راوی ہیں۔ اور بزور مؤید اسکو امام ترمذی لکھتے ہیں لیس فی ہذا الحدیث ما یدخل علی من رأی القراءۃ خلف الامام لان ابا ہریرۃ ہو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث وروی ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج غیر تمام فقال لہ حامل الحدیث انی اکون احیانا وراء الامام قال اقرأ بہا فی نفسک وروی ابو عثمان النہدی عن ابی ہریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلعم ان انادی ان لا صلوۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب انتہی (جلد اول) یعنے اس حدیث (مذکورہ بالا) سے قرأۃ خلف الامام کے مسئلہ کو ضرر نہیں پہنچتا کیونکہ اوسکے راوی وہی ابوہریرہ ہیں جن سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی اوسکی نماز ردی ہے اون کے شاگرد نے پوچھا کہ امام کے پیچھے کیا کریں؟ کہا اپنے جی میں پڑھ (اقرأ بہا فی نفسک سے ہم معنے ایک مرفوع روایت بھی آئی ہے دیکھو جزء القراءۃ) اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں منادی کر دوں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی فثبت ما فی الباب کہ اوس حدیث سے مقتدی کے جہری قرأۃ کی نفی ثابت ہوگی نہ سری کی۔ اور اگر اوس کو عام او مطلق مانیں تو حدیث عبادہ کی خاص اور مقید ہوگی۔ اور بناء عام کی خاص پر واجب ہے کما تقرر فی الاصول کذا فی العینی۔

رہی بحث واذا قرأ فانصتوا کی۔ سو واضح ہو کہ محدثین کا اکثر طبقہ اسکے ضعف کا قائل ہے گو شاذ و نادر لوگوں نے اسکو درجہ صحت پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ اولاً تو یہ زیادت (واذا قرأ فانصتوا) کی ہی سرے سے محفوظ نہیں ہے۔ ابو داؤد میں ہے ہذہ الزیادۃ واذا قرأ فانصتوا لیست بمحفوظۃ الوہم عندنا من ابی خالد (و) قال فی مقام آخر قولہ فانصتوا لیس بمحفوظ لم یجیٔ بہ الا سلیمان التیمی فی ہذا الحدیث انتہی (جلد اول) یعنے واذا قرأ فانصتوا ابو خالد سلیمان تیمی نے وہم سے حدیث میں ذکر کر دیا ہے یہ محفوظ نہیں ہے۔ بلکہ خود ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ زیلعی حنفی لکھتا ہے واذا قرأ فانصتوا لیست بمحفوظۃ والوہم من ابی خالد (الی قولہ) وضعفہا ابو داؤد والدارقطنی والبیہقی وغیرہم انتہی (نصب الرایہ صـ۳۲۳ جز۱) ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں قال الامام النووی فی شرحہ قال الحفاظ جملۃ فاذا قرأ فانصتوا لیست صحیحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واطنب البیہقی فی بطلانہا وذکر عللہا ونقل بطلانہا عن یحیی بن معین وابی حاتم الرازی وابی داؤد وابی علی النیسابوری وغیرہم انتہی (مرقاۃ مصری صـ۳۲۵ جز۱) اور علامہ ابن الہمام حنفی فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں واذا قرأ فانصتوا رواہا مسلم بزیادۃ فی الحدیث اذا کبر الامام فکبروا وقد ضعفہا ابو داؤد وغیرہ انتہی۔ خلاصہ ہر عبارتوں کا یہ ہوا کہ جملہ واذا قرأ فانصتوا کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اس کو ابو داؤد اور دارقطنی اور بیہقی نے ضعیف کہا ہے اور بیہقی نے اس کا ضعف یحیی بن معین وابو حاتم وابو داؤد وابو علی سے نقل

کہا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ جملہ بالاتفاق صحیح نہیں ہے۔ اور بر تقدیر صحت متن (نہ سند) انصات کے معنے عدم الجہر کے ہونگے جیسا کہ علامہ طاہر حنفی نے مجمع البحار میں لکھا ہے۔ علامہ حافظ ابن حجر رح تو اسکے یہ معنے کرتے ہیں ای اذا قرأ الفاتحة او السورة وسمعتم قراءته فاسكتوا عن قراءة غير الفاتحة لان قراء تكم معه تفوت سماعه المقصود من قراءته واما الفاتحة فيجب قراءتها وان كان يسمع قراءة امامه للامر في الحديث الصحيح انتہے۔ (مرقات صفحہ ۵۳۵ ج ۱) یعنے جب امام سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورہ پڑھے تو تم اوس سورہ کے پڑھنے سے چپ رہو (علاوہ فاتحہ کے) کیونکہ تمہارا سورہ کا پڑھنا مخل سماع ہوگا جو (سماع کہ) مقصود ہے لیکن سورہ فاتحہ پس اوسکا پڑھنا واجب ہے گو تم امام کی قرأۃ سنو۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں گذرا۔ فی الجملہ اس حدیث سے علاوہ سورہ فاتحہ کے اور دوسری سورتوں کے پڑھنے کی جہریہ نمازوں میں ممانعت ثابت ہوگی نہ جیسا کہ معترض نے سمجھا ہے۔

بحمد اللہ کہ ہم معترض کے جواب سے فارغ ہوئے تو لگے ہاتھوں ایک اور مشہور حدیث کا جواب اپنی طرف سے دیدیں۔ وہ یہ کہ مقلدین کی آخری بحث اس حدیث پر آکر موقوف ہوتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من كان له امام فقراءة الامام له قراءة۔ سو واضح ہو کہ اولاً تو اس حدیث کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ امام کی قراءت اوسی امام کو کافی ہوگی نہ مقتدی کو۔ کیونکہ بقاعدہ نحو ضمیر قریب کی طرف لوٹتی ہے نہ بعید کی جانب۔ ثانیاً یہ حدیث کسیطرح سے بھی قابل قبول ولائق استدلال نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی جابر جعفی ہے جو بڑا جھوٹا او کذاب ہے اوسکی بابت خود امام ابوحنیفہ رح کا فتویٰ یہ ہے جس کو محقق زیلعی حنفی نے نقل کیا ہے روی عن ابی حنیفة قال ما رأيت اكذب من جابر الجعفي انتہے (صفحہ ۱۸۰ وصفحہ ۲۳ وصفحہ ۲۴۸ وغیرہ) یعنے میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا کسیکو نہ پایا۔ وایوب وزائدہ ولیث بن ابی سلیم و جوزجانی وابن عدی وغیرہم سب نے جابر کو کذاب اور ضعیف کہا ہے۔ ہمارے معترض صاحب اس کے علاوہ اور کوئی نئی دلیل جو صحت کے پایہ پر پہونچی ہو پیش کریں گے تو انشاء اللہ ہم بھر بسط سے انکا جواب دینگے۔ گویہ مراحل سب طے شدہ ہیں اور کتب متقدمین ومتاخرین اس سے مشحون ہیں اور حق وباطل میں کما حقہ تمیز ہوچکی ہے۔ ولیکن هذا آخر ما اردنا ايراده والله تعالى اعلم۔

نوٹ:۔ واضح ہو کہ ہماری اس مفصل تحریر سے معترض صاحب کی اوس تحریر کا بھی جواب کامل ہوگیا جو اخبار الفقہ کے تین پرچوں میں "کھلی چٹھی بنام مولوی محمد زکریا صاحب" کی سرخی سے طبع ہوئی ہے کیونکہ دونوں کا ماخذ اور مایہ الاستدلال ایک ہے صرف تفصیل واجمال کا فرق ہے۔ بحمد اللہ میری تحریر بالا میں اوس کا بھی کافی رد ہوگیا ہے اور مولوی محمد زکریا صاحب کو سبکدوشی حاصل ہوگئی۔ فتفكرانى لك ناصح امين ؎

کتبہ محمد ابو القاسم البنارسی

اہلحدیث فنڈ

اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب نے مدد فرمائی :۔

مولوی میر محمد صاحب واعظ پنجاب عہ ۔ مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کوئلہ وسفیدی دہلی عہ ۔ میجر حقداد خان صاحب اندور عہ ۔ ابراہیم صاحب از بلاڑہ عہ ۔ محمد عثمان خان صاحب کیری ضلع مظفر نگر عہ ۔ مولوی عبد العظیم صاحب ہوڑہ عہ ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب بڈہی مال ضلع فیروزپور عہ ۔ محمد سلیمان صاحب چاندا ۱ ۔ مولوی مخدوم شریف صاحب مدراس عہ ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب ملکن ضلع بریلی ۱ ۔ محمد علی صاحب بیرچھ ضلع ہوشیارپور ۱ ۔ مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی عہ ۔ عبد الغفور صاحب نندیال ضلع کرنول عہ ۔ قمر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر نوگاؤں عہ ۔ عبد الغفور صاحب چھاپ گھاٹی ضلع مرشدآباد بنگال ۱ ۔ میزان ہفتہ عہ ۱۳

سابقہ للعہ ۔ میزان کل للعہ ۱۳

بابو عبد العزیز صاحب جالندہری لکھتے ہیں :۔

یہ تو نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ آجتک جو جو دینی اور قومی خدمات اس پرچہ (اہلحدیث) کے وجود سے ظہور پذیر ہوئی ہیں اونکا عشر عشیر بھی کسی اور اخبار کو نصیب نہیں مولانا صاحب (شیر اسلام) کے قلم کا لوہا مرزا قادیانی جیسے اہل قلم نے بھی مان لیا اور اس بات کا اعتراف کرلیا ہے کہ پرچہ اہل حدیث نے جیسے سلسلہ کو بہت کچھ نقصان پہنچایا ہے۔ اگر ایک طرف آریہ صاحبان اس سے دندان شکن جواب پاکر انگشت بدنداں ہوگئے ہیں تو دوسری طرف عیسائی پادری بھی معقول جواب لیکر مبہوت اور ششدر ہوگئے ہیں۔ اگر ایک طرف اخبار اہلحدیث قادیانی مشن کے جھوٹ کا پول کھول رہا ہے تو دوسری طرف چکڑالیوں کے شیرازہ باطل کو اپنی دلفریب الجھنوں سے تار تار کر رہا ہے غرضیکہ یہ مرد میدان ہر ایک مخالف پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور کسی سے نہیں جھجکتا۔ صوبہ پنجاب بلکہ ہندوستان بھر میں صرف یہ ایک اخبار ہے جسکے ذریعہ سے کانفرنس اہلحدیث کا وجود ہندوستان میں ظہور پذیر ہوا ہے اسی کے وسیلہ سے ہم برادران ملت کی عموماً اور برادران اہلحدیث کی خصوصاً مصیبت کے وقت مدد کرسکتے ہیں۔ اب چونکہ اخبار اہلحدیث کو تقویت دینے کا سوال درپیش ہے چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہزاروں روپے کی رقم چاہیئے اسلئے مولانا صاحب نے ایک اشتہار میں مبلغ ۵ ہزار روپیہ کا تخمینہ لگا کر بہی خواہان اہلحدیث کی توجہ دلائی تھی کیونکہ اکثر قومی کام چندوں ہی سے ہوا کرتے ہیں قوم وہی زندہ خیال کی جاتی ہے جس میں قومی احساس اور مذہبی درد محسوس کرنے کی طاقت موجود ہو۔ امید قوی ہے کہ جب برادران اہلحدیث دوسرے قومی کاموں میں چندہ دینے میں پیچھے نہیں رہتے تو بہلا انسے کب گوارا ہوگا کہ انکا اپنا کام زیادہ دیر تک کھٹائی میں پڑا رہے اسلئے ہزارہا ناظرین سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ خود بھی چندہ دیں اور اس اخبار کے لئے جدید خریدار بھی پیدا کریں تاکہ پریس کی مشکلات کا جلدی خاتمہ ہوجاوے۔ دعا

کہ خداوند تعالیٰ وہ دن جلدی لائے کہ ہم اخبار اہلحدیث کو اہلحدیث سٹیم پریس امرتسر سے نہایت آب وتاب سے نکلتا ہوا دیکھیں خاکسار بھی حسب توفیق عصر چندہ اہلحدیث فنڈ کے لئے بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتا ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

تلاش دوا۔ جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کا صاحبزادہ مولوی عبدالستار مرض استسقاء میں مبتلا ہے بخار بھی ہوتا ہے کسی صاحب کے پاس اس مرض کا مجرب نسخہ ہو تو جناب ممدوح کو اطلاع فرما دیں۔

جنازہ غائب۔ حافظ صاحب موصوف کی مسجد کے بانی کے بیٹے شیخ دین محمد فوت ہو گئے ہیں حافظ صاحب ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کی استدعا کرتے ہیں اللہم اغفرلہ

جناب مولوی عبداللہ خاں صاحب پشاوری مقیم جنگی پور ضلع مرشدآباد بنگال ایک نیکدل اہلحدیث بزرگ تھے خبر آئی ہے کہ انتقال فرما گئے انا للہ۔ مرحوم کی وجہ سے اس نواح میں توحید و سنت کا چرچا تھا آپ گو پٹھان تھے مگر شادی بنگال میں کر لی تھی آپکی اولاد بھی ہے خدا ان کی اولاد کی حفاظت کرے ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفرلہ۔

حاجی محمد حسین خاں ولد ڈاکٹر عبدالرحمن خاں صاحب الہ آبادی عرصہ سے علیل ہیں ناظرین سے دعاء خیر چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عاجلہ بخشے آپ اور آپکے والد الہ آباد میں پکے اہلحدیث ہیں۔

جنازہ قمرالدین صاحب از گنگاپور ریاست جے پور لکھتے ہیں میری والدہ بڑی نیک موحدہ تھیں ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے جنازہ اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفرلہا

مولوی احسان اللہ مدرس سالک کوڑی ضلع دیناجپور لکھتے ہیں میرے دوست مولوی نصیرالدین صاحب دیناجپوری انتقال کر گئے ہیں ناظرین جنازہ غائب اور دعاء مغفرت فرما دیں اللہم اغفرلہ۔

بخدمت جمیع ناظرین کتاب تاریخ قوم ارائیاں مفصل ومکمل جو صحیح اور معتبر ہو کس قیمت اور کس مقام سے دستیاب ہوگی۔ احباب ناظرین میں سے کسی صاحب کے پاس ہو تو بھی مطلع فرما دیں۔ سائل حاجتمند ہے۔ منشی مہرالدین قوم ارائیں خریدار اخبار اہلحدیث موضع سوہیاں خورد۔ ضلع امرتسر

تقریظات (ریویوز)

دو سال زیر ہلال حصہ اول | جنگ طرابلس یورپ کے جنگی نامہ نگاروں نے اگرچہ متعدد کتابیں لکھی ہیں لیکن دلچسپی کے لحاظ سے مسٹر سینگس رائٹ نامہ نگار سنٹرل نیوز ایجنسی کی مؤلفہ کتاب "ٹوایرس انڈر دی کریسنٹ" جس کا اردو ترجمہ "دو سال زیر ہلال" زیر ریویو ہے سب سے بڑھ گیا ہے۔ مسٹر سینگس رائٹ قریباً دو سال تک عربوں اور ترکوں میں رہے ہیں انہوں نے مجاہدین کی بہادری اور تہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جسکے باعث اُن کا دل اُن مظلوم بہادروں کی ہمدردی سے لبریز نظر آتا ہے اور اس کتاب میں نہ صرف انکی بہادری کی داستانیں درج ہیں بلکہ انہیں بھی وہ جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اسکا انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ:۔

"جتنا زیادہ میں نے ترکی کو دیکھا اور جتنی زیادہ مجھ ترکی اور اسکے باشندوں کی نسبت واقفیت حاصل کی اسی قدر مجھ کو اسکے معاملے سے محبت ہو گئی یورپ نے اس جوانمرد۔ فیاض قوم کے ساتھ ایسا بیرحمانہ اور وحشیانہ برتاؤ کیا ہے جس کو سوچ سوچ کر میرے بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ ترکوں کی نسبت برابر شرمناک طریقے پر غلط بیانی اور بدگوئی کی جا رہی ہے اور گو اصلی مسلمان کو یورپ کی وزارتیں خوب جانتی ہیں لیکن اس کے مذہب کو یہ مادہ پرست لوگ جو اس کے ساتھ انصاف کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے حقارت سے دیکھتے ہیں مسلمان کا مذہب سادہ اور موثر ہے جس کو ہم بنظر رحم دیکھتے تھے۔ ریگستانوں کے رہنے والوں کی حیثیت سے وہ فطرت کی عظمت سے زیادہ تر نزدیک اور خدا سے بلحاظ شان کے زیادہ تر قریب ہیں"

یہ دلچسپ کتاب ۲۶×۲۰ کے ۱۱۶ صفحات پر ختم ہوئی ہے اور اس قابل ہے کہ ہر ایک باذاق مسلمان کے کتب خانہ میں رہے لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے قیمت ۱۰؍ ملنے کا پتہ محمد یوسف خان نمبر ۵ آکرا روڈ ڈاکخانہ بالیگنج کلکتہ۔

ذیابیطس | اس ۴۰ صفحہ کی کتاب میں زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی صاحب لاہوری نے مرض ذیابیطس پر مفصل بحث کر کے اسکے دفعیہ کے لئے بہت سے انگریزی۔ یونانی اور ویدک نسخے لکھ دیئے ہیں قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء بھائی دروازہ لاہور۔

روئداد مقدمہ مسٹر محمد علی | ترکوں نے ایک کتاب بلقانی مظالم پر شائع کی تھی جسکا نام تھا "بلقان میں آگ اور بربادی" مدد کرو۔ اس کا ترجمہ مسٹر محمد علی ایم اے نے اپنے اخبار کامریڈ میں شائع کیا تھا لیکن گورنمنٹ ہند نے اس کتاب کو ضبط کر لیا۔ اسپر مسٹر محمد علی نے کلکتہ ہائی کورٹ میں اسکی واپسی کے لئے دعوے دائر کر دیا اس کتاب میں اس مقدمہ کی تمام کارروائی درج ہے قیمت ۳؍ ملنے کا پتہ منیجر توحید میرٹھ۔

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ۱۰ دسمبر میں ختم ہے۔ ۱۲ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا اگر کسی صاحب کو آیندہ خریداری منظور نہ ہو تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں۔ تا کہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو:۔

۱۰۵ ۔ ۱۵۳ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۱۴ ۔ ۴۲۶ ۔
۴۳۶ ۔ ۴۳۸ ۔ ۶۹۸ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۶۴
۷۶۵ ۔ ۷۷۷ ۔ ۸۳۰ ۔ ۹۲۹ ۔ ۱۰۱۵ ۔ ۱۰۱۷
۱۰۲۲ ۔ ۱۰۲۶ ۔ ۱۰۶۵ ۔ ۱۳۰۲ ۔ ۱۳۱۱ ۔
۱۳۲۵ ۔ ۱۴۴۳ ۔ ۱۵۹۱ ۔ ۱۵۶۲ ۔ ۱۵۶۳
۱۶۲۸ ۔ ۱۷۰۱ ۔ ۱۷۸۹ ۔ ۱۸۰۸ ۔ ۱۸۱۴ ۔
۱۸۱۵ ۔ ۱۸۲۹ ۔ ۲۱۱۲ ۔ ۲۱۴۳ ۔ ۲۱۶۲
۲۳۸۷ ۔ ۲۴۹۸ ۔ ۲۵۵۲ ۔ ۲۵۶۸ ۔ ۲۵۷۴
۲۵۶۸ ۔ ۲۵۸۷ ۔ ۲۵۸۹ ۔ ۲۵۹۳ ۔ ۲۶۰۱
۲۶۰۸ ۔ ۲۶۲۳ ۔ ۲۶۲۵ ۔ ۲۶۳۵ ۔ ۲۶۶۳
۲۸۶۷ ۔ ۲۸۵۲ ۔ ۳۰۲۷ ۔ ۳۰۲۸ ۔ ۳۰۲۹ ۔ ۳۰۳۰
۳۰۳۰ ۔ ۳۰۳۱ ۔ ۳۰۳۷ ۔ ۳۰۴۰ ۔ ۳۰۴۳
۳۰۴۴ ۔ ۳۰۴۶ ۔ ۳۰۴۷ ۔ ۳۰۴۸ ۔ ۳۰۴۹ ۔ ۳۰۵۰
۳۰۵۲ ۔ ۳۰۵۳ ۔ ۳۱۵۴ ۔ ۳۰۵۵ ۔ ۳۰۵۶
۳۰۵۷ ۔ ۳۰۵۸ ۔ ۳۰۶۱ ۔ ۳۰۷۲ ۔ ۳۰۶۳
۳۰۶۴ ۔ ۳۰۶۸ ۔ ۳۰۶۹ ۔ ۳۱۷۱ ۔ ۳۱۰۲
۳۲۵۴ ۔ ۳۲۵۸ ۔ ۳۲۶۸

انتخاب الاخبار

برقی خبریں

بحری مظاہرہ } لنڈن ۱۷ نومبر۔ ۳۴ جہازوں کا فرنچ سکواڈرن ۳۰ نومبر کو پارٹس میں برٹش بیڑے سے ملاقی ہو گا۔ فرنچ اخبارات اس بحری مظاہرہ کو جو پولیٹیکل نقطۂ نگاہ سے نہایت اہم ہے۔ دونوں سلطنتوں کی دوستی کا گرانقدر ثبوت بتاتے ہیں

ایشیائی جنوبی افریقہ میں } جوہانسبرگ ۱۷ نومبر ہندوستانیوں کے عام جلسہ میں ایک رزولیوشن پاس ہوا ہے جس میں لیڈروں کی گرفتاری کے حالات زیادہ سنجیدہ ہوتے جانے پر اظہار مایوسی و خوف کیا گیا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ انکو گفتگوئے تصفیہ کی سلسلہ جنبانی کے لئے رہا کر دیا جاوے

ڈربن ۱۷ نومبر۔ بندرگاہ ریلوے اور میونسپلٹی کے ہندوستانی ملازمین بھی اسکے میں شامل ہو گئے ہیں۔ بعض کی بجائے اگرچہ گورے مزدور مامور کئے گئے۔ لیکن بندرگاہ کے کام میں ہرج واقع ہو رہا ہے۔ اب تک حالت بنایت پر امن تھی ہندوستانی کہتے ہیں کہ پر امن مدافعین کے پکٹنگ (طلایہ و قراولی) نے مجبور کر دیا تھا کہ کام چھوڑنا پڑا۔

بلغاری مظالم اور ڈوئیل } پیرس ۱۲ نومبر۔ بلغاری لفٹننٹ ناسکم نے میرلوٹی کو ڈوئیل کے لئے للکارا تھا۔ کیونکہ موخر الذکر نے اپنی تحریروں میں گذشتہ جنگ بلقان میں بلغاریوں پر جبر و تشدد مظالم و جفاشعاری کا الزام لگایا تھا۔ لفٹننٹ مذکور آج ایم جانس پر تیمر کے ساتھ جس نے میر لوٹی کی طرف سے نبرد آزما ہونا منظور کیا تھا مد مقابل ہوا چند ہی ضرب تیغ و سنگ کے ۔ ناسکم دو مرتبہ زخمی ہوا

ترکی و ایرانی سرحد کا تصفیہ } قسطنطنیہ ۱۲ نومبر۔ ترکی و ایرانی سرحد کے بارہ میں ایک قرارداد پر ترکی وزیر اعظم و برٹش سفیر و ایرانی سفیر کے دستخط ہو گئے معینہ سرحد بہت کچھ ایران کے حق میں ہے

لنڈن ۱۸ نومبر۔ ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ ستیاگرہیوں کی نسبت گورنمنٹ جنوبی افریقہ کی پالیسی دانشمندانہ نہ تھی۔ اور نہ منصفانہ ہی کہلانے جانے کا استحقاق رکھتی ہے۔ نیز موجودہ نازک حالت کی نسبت اس کا رویہ نہایت کمزور ہے۔

مصر میں اوقاف } قاہرہ ۲۰ نومبر۔ خدیو نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس کے رو سے وزیر اوقاف کا نظم و نسق گورنمنٹ کو منتقل ہو جائیگا فیصلہ ہذا کو مسلم آبادی نے نہایت مسرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ جن کے خیال میں اس تبادلہ سے اوقاف کا نظم و نسق نہایت عمدگی سے ہو سکے گا حکمت پاشا (ذیر سرشتہ تعلیم) اس نئے عہدہ (وزارت اوقاف) پر مامور کئے گئے ہیں

ڈربن ۲۰ نومبر۔ یہ امید کہ ہندوستانی عام طور پر کام شروع کر دیں گے۔ پوری نہیں ہوئی۔ ان کے لئے کوئی جنبش نہیں پہنچی۔ بندرگاہ کے ۱۰۰ ملازمین ہندوستانی نے کام کرنے سے انکار کیا اور آج صبح گرفتار کئے گئے۔

جنوبی افریقہ میں ہڑتالیوں کی جدوجہد } پیٹرمارٹزبرگ ۱۹ نومبر۔ کل زیر تعمیر ریلوں اور مزرعوں میں کام کرنے والے بہت سے ہڑتالیوں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ ملازمان ریلوے آخر میں کام پر واپس آ گئے

ڈربن ۱۹ نومبر۔ یہاں ایسی علامات کی کمی نہیں ہے کہ ہڑتال روبہ تنزل ہے۔ بہت سے ہندوستانی اس اندیشہ سے کہ کہیں گوروں کو ملازم رکھ لینے کی وجہ سے انکی ملازمتیں نہ جاتی رہیں۔ کام پر واپس آنے کے متعلق استفسار کر رہے ہیں

جوہانسبرگ ۱۹ نومبر۔ ایک عام مجمع منعقد ہو کر گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے لیڈروں کو جو قید ہیں رہا کر دے۔ تاکہ تصفیہ کی گفتگو شروع کی جاوے۔

(۲) یہ جلسہ اس امر کا اظہار ناراضی کرتا ہے کہ انگریزی نو آبادی میں تاج برطانیہ کی بے گناہ رعایا کو گورے افسروں اور پولیس افسروں نے کالونی اور دوسرے مقامات پر حملہ کیا۔ اور تازیانے لگائے اور یہ جلسہ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ فساد لیڈی سمتھ کے متعلق گہری تحقیقات کرے۔

(۳) یہ جلسہ اعلان کرتا ہے۔ کہ جب تک ۳ پونڈی ٹیکس معاف نہ کیا جاوے۔ اور ہندوستانیوں کی دوسری شکایتوں کا دفعیہ نہ کیا جاوے ہرگز امن قائم نہیں ہو سکتا۔

گذشتہ شب کو نٹال میں توقعات خوش آیند تھیں جب تک امن قائم نہ ہو جاوے۔ گورنمنٹ معاملات پر غور و بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مسجد غزنویہ } امرتسر کی امامت کا تا حال کوئی مستقل تصفیہ نہیں ہوا۔ مولانا عبد الجبار صاحب مرحوم کی جانشینی کے لئے جد و جہد بدستور جاری ہے خدا تعالیٰ احسن طریق پر فیصلہ کرے۔ اور خاندان غزنویہ اور ان کے معتقدین کے باہمی تنازعات کو دور کرے۔ (ثنائی)

ہڑتالیوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ بہتری کی تدابیر سے پرسنز اور شیخ الامکان ترقی کا اظہار کیا گیا۔ وقت ضرورت کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں۔

ناٹال کے مزرعہ نیٹال میں فساد لنڈن ۲۰ نومبر۔ ہندوستانیوں کے معاملات بدستور نازک حالت میں ہیں۔ الگوے کے مزرعہ نیٹال میں اضطراب انگیز فساد ہوا۔ پولیس کی تھوڑی سی جمعیت نے جو چھوٹے چھوٹے ہتھیاروں سے مسلح تھی۔ چار سو آدمیوں کو جنہوں نے ان پر حملہ کیا تھا منتشر کر کے سرغنوں کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد پولیس گنے کاٹنے کی درانتیاں اور جنگلے کی باڑھ کے ڈنڈے اور دوسرے حربے جو ہندوستانیوں کے مکانوں میں ملے پانچ تھیلیوں میں بھر کر لے گئی۔ مفسدوں نے کام پر واپس آنے کی درخواست کی مگر انہیں ہنوز اس کی ممانعت کی گئی۔

حضور والیسرائے کی خدمت میں برقی پیام سر جمشید جی جی جی بھائی نے جو بمبئی کی سوسائٹی افریقن ہندیوں کی کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ حضور والیسرائے کی خدمت میں ایک برقی پیام ارسال کر کے حضور ممدوح کی توجہ ان بے رحمانہ مظالم کی طرف منعطف کرائی ہے۔ جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر توڑے جا رہے ہیں۔ اور درخواست کی ہے کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اس قانون کو منسوخ کرے جس کی وجہ سے ایسے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

استقلال کی ترغیب بمبئی ۲۰ نومبر۔ ناٹال کے اخبار انڈین اوپینین کو حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا گیا ہے۔

بمبئی کی کمیٹی پر امن مزاحمت کی تحریک میں حصہ لینے والوں اور ان کے لیڈروں کی حب الوطنی اور صبر و تحمل پر از حد احساس قدردانی کا اظہار کرتی ہے اور ہندوستان کی ہمدردی کا انہیں یقین دلاتی ہوئی انہیں ترغیب دلاتی ہے کہ باوجود حکام جنوبی افریقہ کی گذشتہ اشتعال انگیز تدابیر کے اپنے امن پسند طریقوں پر جمے رہیں۔

صاحب وزیر ہند کی خدمت میں برقی پیام احاطہ بمبئی کی ایسوسی ایشن کی کونسل نے صاحب وزیر ہند اور حضور والیسرائے کی خدمت میں حسب ذیل تار بھیجا ہے:۔

اس صوبہ کی تمام پبلک کیا مرد کیا عورت کیا بچے ان ظالمانہ اور وحشیانہ سلوک کی خبریں سنکر از حد متنفر اور ناراض ہوتے ہیں۔ جو حضور ملک معظم کے مقبوضات جنوبی افریقہ میں ان کے ملکی بھائیوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ اگر ایسا سلوک کسی غیر ملک میں انگریزی رعایا کے ساتھ روا رکھا جاتا۔ تو بقول لارڈ لینڈ ڈاؤن گورنمنٹ اسکو اعلان جنگ کے لیے کافی وجہ تصور کرتی۔ لوگ نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سوال کرتے ہیں کہ کیا تاج برطانیہ اپنی ہی نوآبادیوں میں ایسی بدسلوکیوں کی روا دار ہے۔ اس تمام قضیہ میں ہندوستان اور سلطنت انگلشیہ دونوں کے لیے سخت اندیشے پنہاں ہیں اور ہم برٹش گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ملکی بھائیوں کے ساتھ ایسی بدسلوکیوں کا فوراً انسداد کرے ہماری دلی آرزو ہے۔ کہ تاج برطانیہ فوراً اس قانون کو منسوخ کرنے کا اختیار استعمال کرے

(دستخط) سر فیروز شاہ مہتہ (بمبئی)

کونسل میں سوال مسٹر ہنری نے نوٹس دیا ہے کہ وہ کونسل کے آئندہ اجلاس میں اس معاملہ کے متعلق ایک سوال پیش کریں گے

آسٹریا کے وزیر خارجہ کے تاثرات وائنا ۲۰ نومبر۔ کونٹ وان برچٹولڈ نے ہنگیرین آسٹرین ڈیلیگیشن کے جلسہ میں صیغہ خارجہ کی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے گذشتہ جنگ بلقان پر وضاحت سے نگاہ ڈالی۔ اس نے کہا کہ بلقان کی نئی تقسیم بالعموم باشندوں کی قومی آزادی کی تمنا بر لانے کا باعث نہیں ہوئی۔ بڑے بڑے علاقے اجنبی زبان بولنے والی ریاستوں کے تسلط میں چلے گئے۔

مسئلہ آرمینیا برلن ۲۰ نومبر۔ اخبار نویسوں کے جلسہ ملاقات میں روسی وزیر اعظم نے اپنے ان خیالات کی جو دنیا کے ہر واقعہ و حادثہ میں کسی نہ کسی بہتری کو مخفی سمجھنے کے اصول پر مبنی تھے۔ مگر تصدیق و توثیق کرتے ہوئے مسئلہ آرمینیا اور ان سخت مصائب اور آزمائشوں پر جنکا ارمنوں کو متحمل ہونا پڑا بہت بڑا زور دیا۔ جو دنیائے یورپ کے لئے مشکل و پیچیدہ مسئلہ ثابت ہوگا۔

لنڈن مسلم لیگ لنڈن مسلم لیگ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت کام کرے گی۔ اور مسٹر امیر علی بدستور مسلم لیگ لنڈن کے صدر رہیں گے

تصحیح غلط ۲۱ اکتوبر اور ۲۸ اکتوبر میں جو جواب فنڈ کا حساب درج ہوا ہے۔ وہ دراصل ایک ہی تو کاتب کی غلطی سے دوبارہ ہی درج ہو گیا محمود بخاری کے نام جو اخبار جاری ہوا ہے اسکا حساب ۱۰ اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم دفتر سے فنڈ میں واپس کر کے حساب درست کر لیا۔ اس ہفتہ فنڈ سے ذیل ریاقی مندرجہ اہلحدیث ۲۸ نومبر واپس آمدہ از جناب محمود بخاری ... مرسل [illegible] از محمد حسن مقام ... ضلع لاہور (رسالہ) معرفت [illegible] ضلع ... رسالہ) عاشق ... محمد ابراہیم ... ضلع گورداسپور رسالہ معرفت ... رقم ... ہے۔ ... کے نام اخبار جاری کر کے باقی ... فنڈ ... اخبار ...

اکرام محمدی یعنی تفسیر سورۃ والضحیٰ

منظوم زبان پنجابی

مصنفہ مولوی عبد الستار صاحب مصنف قصص المحسنین

یہ وہی بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے چھپنے کا شائقین مدتوں سے انتظار کر رہے تھے کیونکہ اس کتاب پر مولانا ممدوح نے اپنی پوری محنت صرف کر کے اپنی پہلی تصنیف قصص المحسنین سے بھی بڑھکر کیا بلحاظ پختگی اشعار اور کیا بلحاظ دلچسپی و دلکشی مضامین ہر پہلو سے بڑھ چڑھ کر بنایا ہے۔ اور اول سے آخر تک نہایت درد بھرے انداز سے اسکو ختم کیا ہے قیمت صرف ... مکمل ... ہوگی۔

آٹھ روز کے اندر طلب کرنے والوں کو ... پنجابی ... سوانح عمری مفت دی جائیگی

ملنے کا پتہ: عبد الرحیم عبد الرحمن تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

مومیائی

یہہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو
بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ
کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی
کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ جو بال بچہ
والے ہیں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور
مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور
ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال
کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے
چوٹ کے درد کو کافور دیتا ہے مرد
عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں
مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ عہ۔ آدھ پاؤ ۲۴ عہ
پاؤ بھر ۴۸ عہ علاوہ محصول
ممالک غیر سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ

پروپرائیٹر وی میڈیسن
ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر شہر
ملک پنجاب

تازہ شہادت

جناب عبدالغنی صاحب اننت (برہما) سے لکھتے ہیں۔ ہیں۔ میرا ایک تخلص [illegible] مومیائی اصلی منگوائی تھی۔ اور میری بیوی کو [illegible] ہیں دورہ حیض وقت مقررہ پر [illegible] آتی۔ ماشاء اللہ [illegible] مومیائی کی تعریف کرتی [illegible] ایک چھٹانک اور بھیجئے [illegible] استعمال کی۔ اور اسکے [illegible] فائدہ ہوا۔ کہ [illegible] مہربانی کرکے بھیجئے [illegible] ۱۲ [illegible]

جناب سید [illegible] صاحب [illegible] لکھتے ہیں [illegible] مومیائی [illegible] جناب سے منگوایا۔ ہیں بہت فائدہ ہوا لہذا ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی روانہ فرماویں ۲۰ نومبر ۱۳ء

جناب محمد [illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں [illegible] ایک چھٹانک مومیائی منگوائی [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ایک چھٹانک [illegible] [illegible]

حیرت انگیز رعایت

شرح فصوص الحکم عربی } اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے۔ اگر اسے علوم خفیہ کا خلاصہ کہیں تو بجا ہے۔ مولانا عبدالرحمن صاحب جامی نے اسکی شرح لکھی ہے۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۲ عہ مع محصول ۱۲

انسان کامل } شائقین علم تصوف حضرت مولانا عبدالکریم صاحب جیلانی رحمۃ اللہ کی اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہیں یہ کتاب ایک جامع و کامل اسرار رموز باطن سے معمور ہے۔ وحدت وجود اصول و فروع۔ احدیت۔ واحدیت۔ قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب آسمانی ملائکہ وغیرہ کے معانی و اسرار نہایت شرح و بسط سے درج ہیں۔ اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اصلی قیمت ہر دو حصہ للعہ رعایتی ۲ مع محصول

تجربات ورن } ملک کی مختلف صنعتوں۔ بیشمار کی رنگا رنگ اور اکسیر دواؤں کے نسخہ جات و تراکیب درج ہیں۔ یہ کتاب نہایت مفید ہے بیان سے باہر ہے۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۸ عہ

حشرات } حلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام نامردی وغیرہ مہلک امراض کی تحقیقات قدیم و جدید طرز پر بتاکر نہایت مجرب نسخہ جات مع مقاصد تراکیب و ہدایات دی گئی ہیں۔ ان امراض کے علاج میں بینظیر کتاب ہے۔ رعایتی ۶

تحفۃ النساء } ایک مسلمان مستند ڈاکٹر کی تصنیف۔ حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور شدہ۔ عورتوں اور بچوں کے ابتدا سے اخیر تک امراض۔ تدابیر و شکایات کے علاج مع نسخہ جات۔ تراکیب۔ و ہدایات درج کر کے ایک بڑا احسان کیا ہے ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے اصلی قیمت عہ رعایتی ۱

لیکچرار } لیکچر کی رواج۔ اور لیکچر دینے کے متعلق ہدایات۔ لیکچرار وں۔ واعظوں۔ و پبلک سپیکروں کیلئے بینظیر کتاب اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰

افغانستان اور برٹش گورنمنٹ } افغانستان کا اپنی حکومت کب اور کیونکر بنے گی۔ اسکا مفصل ذکر۔ قیمت مع محصول ۸

سلطنت برطانیہ کا مستقبل } گورنمنٹ برطانیہ کے آئندہ زمانے کے متعلق ایک فاضل جاپانی کی مورخانہ تحقیق قابل دید۔ قیمت ۵

دنیائے اسلام اور عیسائیت } اسلام کے گذشتہ اسکے ادبار میں کی ترقیات موجودہ ادبار۔ آئندہ کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ وغیرہ مفصل درج ہیں۔ اسکی تعریف دیکھنے پر منحصر ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسکا مطالعہ کرے۔ قیمت ۶

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

[illegible]

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام پر یورپین عالموں محققوں کی آراء۔ قابل دید کتاب ۳

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیری تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جن میں سے چھ جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱۲/
جلد سوم سورہ مائدہ [illegible] ۱۲/
جلد چہارم تا سورہ نحل [illegible]
جلد پنجم تا سورہ فرقان [illegible]
جلد ششم تا سورہ [illegible]

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/

تقابل ثلاثہ — توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ قیمت مع محصول ڈاک ۔ ۔ ۱۲/

القرآن العظیم — قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت آریوں کی تردید و مقابلہ قیمت ۱/

الہام — الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید قیمت صرف ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن — مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے متعلق رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید ۲/

آیات متشابہات — اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

فتوحات اہلحدیث — چیف کورٹ و ہائیکورٹ پنجاب، اودھ، بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی بابت جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۳/

سوامی دیانند کا علم و عقل نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

الہامی کتاب — وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۔ ۔ ۲/

حق پرکاش — ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مدلل و معقول جواب ۔ ۔ ۔ ۸/

تبر اسلام — مہاشہ دھرم پال آریہ کے نخل اسلام کا دندان شکن جواب ۔ ۔ ۔ ۴/

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ ۔ ۔ ۴/

خصائل النبی — شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱/

تہذیب — مہذبوں کے فرائض۔ قابل دید رسالہ ہے ۱/

مناظرہ نگینہ — وہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۳/

المرقات فی احکام الصلوٰۃ — احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۳/

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تہذیب الاسلام

مہاشہ دھرم پال آریہ کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب چار جلدوں میں

جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی یکجائی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۱۲/

اہلحدیث کا مذہب — فرقہ اہلحدیث کے موقعیت کے مسائل کا بیان ۔ ۔ ۲/

اسلام و برٹش لا — بیسیوں سیاست محمدی و قوانین انگریزیہ کا مقابلہ کر کے دلائل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح ہے ۔ ۲/

مینجر اہلحدیث امرتسر

عطریات

عنوان بالا کی تصدیق کو فی الحقیقت ایک مرتبہ کرم فرمائیے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ ورنہ ہم کو سینکڑوں دفعہ نظر سے گزرے ہونگے۔ لہذا ہر قسم کے عطریات و روغنیات و دیگر متفرقات کشیدنی و نسخہ وغیرہ وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں حسب فرمائش عمدہ و ارزاں فہرست [illegible] روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایک بار ضرور آزما کر ملاحظہ فرمائیے۔

پتہ — نور محمد عبدالغفور [illegible] عطر فروش قنوج محلہ [illegible] باہتمام [illegible]

اہلحدیث امرتسر خریداری نمبر ۳۳۸۲ جناب محمد ابراہیم صاحب [illegible] علیگڈھ شہر ALIGADH CITY

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] گوپال سنگھ نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر [illegible] نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث

نمبر ۶ جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤساء و جاگیرداران سے " [illegible]
عام خریداران سے " [illegible]
" ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ کارڈ وغیرہ جلد واپس ہوگی۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بعد ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ مبارک

بابو دھرمپال اور رشنلزم

نمبر ۳

گذشتہ نمبر میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ رشنلزم کسی خاص فرقہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک جس کو معقول پسند کہا جاتا ہے اُسی کو انگریزی میں رشنلسٹ کہتے ہیں۔ آج ہم یہ ثابت کریں گے کہ بابو دھرمپال جی جو رشنلسٹ کے مدعی ہیں۔ رشنلسٹ نہیں ہیں۔ امید ہے ناظرین اور خود بابو صاحب اس کو غور سے سنیں گے۔

رشنلسٹ کا فرض ہے کہ وہ کوئی بات ایسی نہ کہے جس کو اس کا دل خود تسلیم نہ کرتا ہو۔ نہ دھوکہ کرے نہ حتی المقدور دھوکہ کھائے۔ مگر بابو دھرمپال کی تصنیفات میں جو انہوں نے اس زمانہ میں کی ہیں۔ جس زمانہ میں اپنا معزز لقب رشنلسٹ تجویز کر چکے ہیں ایسے مقامات بھی ملتے ہیں جن کی نسبت یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ بابو صاحب موصوف کے دل کی آواز اس کے برخلاف ہے۔ ایسے مقامات کی طرف میں نے زبانی بھی اُن کو توجہ دلائی تھی اور ان لفظوں میں کہا تھا کہ یہ طریق آپ کے دعوے رشنلزم کے برخلاف ہے۔ آپ کو اپنے دعوے کے لحاظ سے ایسی پختہ بات کہنی چاہئے جس کو کوئی دانشمند ہنسی نہ جانے۔

بابو صاحب نے ایک جگہ اپنا اعتقاد لکھا ہے کہ میں آریہ دھرم کے دس اصول مانتا ہوں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں عرصے سے اس بات کا اظہار کر رہا ہوں کہ میں آریہ سماجی ہوں دیانندی نہیں ہوں۔ میں آریہ سماج کے دس اصولوں کو مانتا ہوں مگر جس طرح بعض دیانندی ان دس اصولوں کی اپنے خیال کے مطابق تفسیر کرتے ہیں۔ اسی طرح میں اپنے خیال کے مطابق ان اصولوں کی تفسیر کرتا ہوں۔ میں سماج کے تیسرے اصول کے مطابق وید کو ست ودیاؤں کا پستک مانتا ہوں مگر میں تناسخ وغیرہ مسائل کو محض جھوٹ اور اوہام باطل سمجھتا ہوں۔ میں وید میں قصے کہانیاں لوٹ کھسوٹ وغیرہ کی تعلیم کی بناء پر ان کو الہامی نہیں مانتا ہوں۔ مگر میں ایسی باتوں کو ست ودیا ضرور مانتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک ڈاکو کا ڈاکہ زنی کرنے۔ چور کا چوری کرنے۔ [illegible] والے کا سبب بنانے۔ ٹھگ کا ٹھگی کرنے۔ ایک زناکار کا مختلف سائنٹفک طریقوں سے جو زنا کرنے کا طریقہ ہے وہ کسی نہ کسی اصول یا سائنس کی بناء پر ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اس قسم کی تمام ست ودیا بنی نوع انسان کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو ضد کی طرف

منسوب کرنا مناسب نہیں ہے۔" (ویدو دسمبر ۱۹۱۲ء)

اہلحدیث۔ اس عبارت میں بابو صاحب نے بحیثیت رشینلسٹ (محقق) کے اپنا عندیہ متعلق وید تبلایا ہے؟ حالانکہ یقینی بات ہے کہ اس میں آپ نے آریوں کو محض بنایا بلکہ مخول کیا ہے خصوصاً اس بیان میں کہ میں ویدوں کو سچے علوم کا مخزن جانتا ہوں۔ پھر اس کی تفسیر جو آپ نے کی ہے وہ بالکل مخول ہے کیونکہ آریوں کے دس اصول جس نے بنائے ہیں اُس کا یہ ہرگز مدعا نہیں تھا کہ ویدوں کو اُن معنے سے ماننے والا بھی آریہ ہو سکتا ہے جو درحقیقت صریح انکار سے بدتر ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں نہیں بلکہ جملہ معقول پسند اصحاب کے خیال میں بابو صاحب کا ایسا لکھنا نہ صرف متانت سے انکو گراتا ہے بلکہ رشینلسٹ کے معزز لقب کا بھی کسی طرح مستحق اُن کو نہیں رہنے دیتا۔

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں۔

"آریہ سماج کے دس اصولوں میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ سوامی دیانند کی شخصیت کو نہ ماننے والا آریہ سماجی نہیں ہو سکتا۔ میں سوامی دیانند کو دیانندیوں کی طرح اپنا گورو۔ پیر و مرشد وشنو کا اوتار۔ فرشتہ یا دیوتا ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بلکہ ستیارتھ پرکاش کے مروجہ ایڈیشن کی بناء پر میں ان کو ایک اعلےٰ درجہ کا ہندو پولیٹیکل ریفارمر سمجھتا ہوں۔ اور میں انکو مذہبی سنیاسی نہیں بلکہ مذہب کے لباس میں ایک عمدہ قسم کا ہندو پولیٹیکل سنیاسی مانتا ہوں مگر بطور ایک رشینلسٹ کے میں سوامی دیانند کو اپنا گورو اور پیر و مرشد نہیں مان سکتا کیونکہ وہ تناسخ اور باطل پرستی کا معتقد تھا۔ اور وہ غیر ہندوؤں سے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش سے ظاہر ہوتا ہے سخت نفرت کرتا تھا۔ اور چونکہ چوکے چولہے کی زنجیروں کا پابند تھا۔ اس پہلو میں میں امن اور سلامتی کے شہزادے حضرت عیسےٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا مرشد اور خیر البشر حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیسویں صدی کے رشینلزم کا سرتاج بناریں ایک رشینلسٹ کے میں ان کو اپنا کامل گورو تسلیم کرتا ہوں۔" (اندر، دسمبر ۱۹۱۲ء)

اہلحدیث:- یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو حضرات کی نسبت آپ کا اعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ میں ان دونوں (حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم السلام) کو اپنا پیشوا مانتا ہوں۔ محض آریوں سے دل لگی کرنے کو بھی ورنہ کوئی درجہ نہیں کہ جس ذات ستودہ صفات کو ان لفظوں سے یاد کیا ہو (حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) اُسی کو دوسرے رسالہ میں رسالت اور نبوت سے خالی قرار دیکر اُس کی الہامی کتاب کو محض اُس کے دل کے خیالات اور لکچر قرار دیا۔ حالانکہ اُس کتاب میں وہ اُس کتاب کی نسبت الہام کا مدعی ہے۔ اور الہام کے جھوٹے مدعی کو مفتری۔ کذاب اور دغاباز قرار دیتا ہے۔ مگر بابو صاحب اس کو اپنا گورو بھی مانتے ہیں اور دعوے الہام میں جھوٹا بھی کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ من الھفوات

ان دونوں مثالوں میں تو آریوں سے دل لگی ہے۔ اب ہم ایک مثال ایسی بتلاتے ہیں جسمیں مسلمانوں سے مخول کیا گیا ہے۔ مخول بھی مخول ہی تک ہوتا تو ہم اس کا نام مذاق تجویز کرتے یہاں تو رنگ ہی دیگر ہے ایسے رنگ میں کلام ہے کہ مخول ہی نہیں بلکہ رشینلزم کے برخلاف تحقیق اور متانت سے گرا ہوا طریق ہے

آپ لکھتے ہیں کہ میں اللہ کو واحد مانتا ہوں مگر حضرت محمد کی رسالت کو نہیں مانتا۔ بہت اچھا نہ مانو۔ مگر رسالت کے معنے تو وہی کرو جو اہل رسالت کرتے ہیں۔ ایسے نہیں کئے بلکہ فرماتے ہیں۔

"اگر فرستادہ کے معنے یہ ہوں کہ محمد اُسی مرکزی طاقت (خدا) کے ذریعہ ظہور پذیر ہوا تھا تو ایک رشینلسٹ کو محمد رسول اللہ کا صدق دل سے اقرار کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ صفحہ ۱۹ (اندر اکتوبر)

مطلب یہ کہ رسالت کے معنی اگر محض یہ ہیں کہ اللہ کے حکم سے پیدا شدہ تو ان معنے سے حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ مگر ان معنے سے رسول کے معنے محض مخلوق کے ہونگے۔ جو مسلمانوں کے مذہب کے بالکل برخلاف ہیں۔ آگے لکھتے ہیں؛-

"اگر رسالت یا فرستادگی کی اس رشنل تعریف کو نظر انداز کر کے صرف اسی بات پر زور دیا جائے کہ محمد ان ہی معنوں میں خدا کا رسول تھا جن معنوں میں کہ ایک وائسرائے کسی زمینی بادشاہ کا رسول یا فرستادہ ہوتا ہے۔ تو ایک رشینلسٹ صرف یہی نہیں کہ اس قسم کے خدا کے وجود سے فوراً انکار کر دے گا! بلکہ اُس کے ساتھ ہی وہ محمد کی رسالت سے بھی منکر ہو جائے گا۔ صفحہ ۱۹

ان دونوں معانی میں سے کوئی معنے بھی ایسے نہیں جس کو مسلمان تسلیم کریں۔ ایک رشینلسٹ کا فرض ہے کہ جس مذہب کی چھان بین کرے۔ اس کی اصطلاحات اُس مذہب کے مسلمہ اصول کے مطابق اختیار کرے۔ چنانچہ بابو دھرمپال خود ہی ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

"کسی مذہب پر نکتہ چینی کرنے وقت × × نہایت ضروری امر یہ ہے کہ پہلے فریق ثانی کے بیان کو مکمل غور اور صبر سے سُنا جاوے کہ وہ کیا کہتا ہے"

(اندر بابت نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۶)

کیا بابو صاحب نے رسالت کے متعلق مسلمانوں کا بیان مکمل سُنکر فیصلہ کیا ہے کیا اُن دونوں معنوں میں سے مسلمانوں کے مسلمہ معنے بھی کوئی ہیں (۱) یہ کہ مسلمان رسول خدا کو مثل وائسرائے کے مانتے ہیں؟ یا (۲) رسول کے معنے محض مخلوق کہتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بالکل غلط اور محض غلط۔ پھر کیا بابو صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ مسلمان ان دونوں معنے سے رسالت کے قایل نہیں بلکہ ایک تیسرے معنے میں جن کا جناب نے ذکر تک نہیں کیا حالانکہ وہی قابل ذکر تھے۔ وہ کیا؟

"رسول وہ ہے جس پر خدا تعالےٰ بذریعہ وحی الہام کے اپنے احکام نازل کرے تاکہ خود بھی عمل کرے اور دیگر بندگانِ خدا کو بھی پہنچا دے"۔

ان معنے کا بابو صاحب نے کسی مقام پر ذکر تک

نہیں کیا۔ ان وجوہ سے ہم کہتے ہیں کہ بابو دھرمپال صاحب ریشنلسٹ نہیں بلکہ ریشنلسٹ کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔

اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جن معنے سے بابو دھرمپال ریشنلزم کو پیش کرتے ہیں وہ اس قابل نہیں کہ کوئی دانا خصوصاً مذہبی آدمی اُس کا قابل یا پابند ہو۔ بابو صاحب لکھتے ہیں:۔

"ریشنلسٹ اس بات کا قایل نہیں ہوتا کہ کسی بات کو بطور ایمان کے مان لینا ثواب کا باعث ہوتا ہے نہ وہ کسی خاص کتاب یا کسی خاص شخص کی تعلیمات کے سامنے اسلئے سر جھکانے کے واسطے تیار ہوتا ہے کہ وہ خاص کتاب خدا کی کتاب ہے یا وہ خاص شخص خدا کا رسول یا برگزیدہ ہے جس پر ایمان لانا نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہو" (صٓ)

اسی رسالہ کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں:۔

"ریشنلسٹ کے نزدیک ثواب عذاب کی قیمت محض صفر ہے" (ص۴۷ اندر اکتوبر ۱۳ء)

یہ دونوں حوالے صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ ریشنلسٹ (انگریزی محقق) جو کام کرتا ہے ثواب کی طمع یا عذاب سے بچنے کی خاطر سے نہیں کرتا۔ کیا بابو صاحب یا کوئی اور اس خیال کا ریشنلسٹ ہم کو سوالات ذیل کا جواب دے سکتے ہیں؟:۔

(۱) ہم خدا کو کیوں مانیں؟ جواب ملیگا کہ چونکہ واقع میں ہے اس لئے مانو تو عرض کیا جائے گا۔ واقع کی صحیح تسلیم کا نتیجہ کیا؟ (۲) کیوں ہم کسی غریب محتاج کی حاجت روائی کریں؟ (۳) کیوں ہم اپنا مال اپنی جیب سے نکال کر کسی محتاج کو دیں (۴) راست بازی و دیانت داری کیوں اختیار کریں؟ (۵) جب نیک اعمال کا بدلہ نہیں تو کیوں ہم پرہیزگاری اختیار کریں؟ (۶) جب عذاب کا خوف نہیں تو کیوں ہم شراب خواری اور زناکاری کو چھوڑیں حالانکہ سوسائٹی سے شرم نہیں کیونکہ سب اس میں مبتلا ہیں۔ غرض دنیا میں کوئی نیک کام ہم کیوں کریں اور برائی سے کیوں بچیں۔ میرے خیال میں نہیں بلکہ کل اہل فکر

کے نزدیک ایسا ریشنلزم الحاد اور دہریت کا توام بلکہ عین ہے اعاذنا اللہ منہ

(باقی باقی)

قادیانی مشن

لارڈ ہیڈلے کا اسلام

گذشتہ پرچہ میں اس کے متعلق ایک مختصر سا مضمون لکھا گیا آج ذرا مفصل لکھتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے قیامت سے پہلے چند علامات واقع ہونگی۔ اُن میں سے فرمایا طلوع الشمس من مغربہا (سورج اپنے مغرب سے نکلے گا) اس حدیث کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رویا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑہنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے۔ اور انکو اسلام سے حصہ ملیگا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہوجائینگے" ازالہ طبع اول ص۵۱۵

لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے پر قادیان سے ایک اشتہار نکلا۔ جس کا ذکر گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں کیا گیا۔ اُس میں یہ عبارت دہوری لکھکر لارڈ ہیڈلے کا مسلمان ہونا مرزا صاحب کا معجزہ بتلایا ہے۔ ہم سب مرزا صاحب کے معجزات کے قایل ہیں (گو دوسرے معنے میں) اس لئے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ آپ کی اس شرح حدیث کے مطابق خدا وہ دن جلد لادے کہ تمام مغرب نور اسلام سے بہرہ ور ہو مگر جناب والا یہ تو بتلائیے کہ حدیث مذکور میں من المغرب ہے یا مغربہا (باضافت) ہے؟ حدیث کے الفاظ ہمارے سامنے ہیں جس میں مغربہا بالاضافت ہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ شمس سے مراد یہی جرم سماوی ہے اور اسی کی مغرب مراد ہے اور یہی اپنی مغرب سے طلوع کرے گا۔

علاوہ اس کے یہ تو بتلاویں کہ یورپ خصوصاً انگلستان ہندوستان سے تو مغرب میں ہے۔ مدینہ شریف سے بھی مغرب میں ہے؟ جہاں پر حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر یہ حدیث فرمائی تھی۔ کیا اُس وقت آپ کا خیال یورپ کی طرف تھا جو مدینہ سے مغرب کی جانب نہیں بلکہ شمال کی طرف سے ہے اچھا ہم آپ کی اس تشریح کی صحت پر بھی سوال نہیں کرتے۔ بلکہ صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے سے اگر یہ معنے صحیح ہوگئے ہیں۔ تو یہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے نہ کہ مرزا صاحب کی۔ غور تو کرو کہتے کیا ہو۔

ہاں آپ کے پیش کردہ حوالے سے مرزا صاحب کی تکذیب ہو سکتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نہ لنڈن گئے نہ وہاں آپ نے تقریر فرمائی نہ آپ کی کوئی تصنیف وہاں شایع ہوئی۔ خواجہ کمال الدین کا جانا مرزا صاحب کا جانا بنایا جائے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ خواجہ صاحب وہاں مرزائی مشن کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جیسا کہ اور اخباروں نے عموماً اور بدر قادیانی نے خصوصاً صاف لکھا تھا کہ وہ انگلستان میں بغیر اختلافی باتوں کے صرف اسلام کی اشاعت

کر رہے ہیں مرزا کا تو نام بھی نہیں لیا جاتا پھر اُن کا جانا مرزا کا جانا کیسے ہوا؟ علاوہ اس کے یہ بھی غلط ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے خواجہ کمال الدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا بلکہ پیڈٹر کی تار اور خواجہ کمال الدین کی نظم مندرجہ زمیندار مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لارڈ ہیڈلے کے اپنے چالیس سالہ ذاتی مطالعہ کا یہ اثر ہے۔ اور وہ کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہی نہیں ہوئے بلکہ لنڈن کی انجمن اسلامیہ نے اپنے جلسہ میں اعلان کیا ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے اسلام کا اعلان کر دیا۔ غالباً گمان ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین کے جانے سے بھی پہلے سے اندرونی طور پر مسلمان ہو گئے جس کا اعلان انہوں نے اب کیا۔ اخیر میں ہم اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ خواجہ کمال الدین کے کام سے جو اشاعت اسلام کے متعلق ہے ہم کو پوری ہمدردی ہے۔ مگر قادیانی مشن اپنے ایسے اوچھا پن سے چاہتا ہے کہ مسلم پبلک کو خواجہ صاحب سے ہمدردی نہ ہو۔ پھر ساتھ ہی اُس کے مسلم پبلک سے مدد بھی چاہتا ہے۔ اس لئے ہم قادیانی مشن اور اُن کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ اگر واقعی آپ لوگ اسلام کی اشاعت کے خواہشمند ہیں تو خواجہ کمال الدین کے کارناموں کو اپنے مشن کی صداقت نہ بنایا کریں۔ بلکہ محض اسلامی خدمات تبلایا کریں۔ لوگ صحیح اندازہ خود ہی لگا لیں گے مگر جس کے خمیر میں اوچھا پن ہو وہ چھوڑ سکتا ہے؟

(دیدہ باید)

ریلوے مساجد

قابل توجہ گورنمنٹ

گو آج کل علم سیاست مثل اور علوم کے اعلیٰ معراج پر پہونچا ہے۔ لیکن ہمارے بہت پرانے بزرگوں نے جو بنیادی اصول اس کے تبلائے ہیں وہ ایسے مستحکم ہیں کہ اُن سے بڑھ کر کوئی نہیں تبلا سکتا

حضرت شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

رعیت درخت ست گر پروری
بکام دل دوستاں بر خوری

یعنے رعایا درخت ہے۔ اور بادشاہ اُس کا مالی مالی درخت کو اچھی طرح پرورش کرے گا تو پھل بھی خوب کھائے گا۔ بے پروائی سے سکھا دیگا تو اُس کا نتیجہ بھی وہی پائے گا۔ یہ مثال بالکل صحیح ہے اِس لحاظ سے ہم اگر اپنا درد دل گورنمنٹ کو سنا دیں تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ توجہ سے نہ صرف سُنے بلکہ غور کرے۔ نہ صرف غور کرے بلکہ عمل بھی کرے۔ عرصہ سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ ریلوے اسٹیشنوں پر معمولی معمولی چبوترے ہوتے ہیں جن پر مسلمان مسافر نماز پڑھ لیا کرتے ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ اُن کو گرانے کا حکم ہو رہا ہے اور سخت نگرانی کی جاتی ہے کہ کوئی نیا چبوترہ برائے نماز نہ بننے پاوے۔ مانا کہ گورنمنٹ یا ریلوے کی زمین پر مساجد بنانے کا ہم کو اختیار نہیں مگر گورنمنٹ یا ریلوے کا تو فرض ہے کہ اپنی رعایا اور مسافروں کے لئے جیسے اور مکانات آرام کے لئے۔ کوئی رفرشمنٹ روم تو کوئی ویٹنگ روم تو مسافر خانے بناتے ہیں مسلمانوں کے حال پر اتنی بھی عنایت کریں کہ چار گز زمین کا ٹکڑا عبادت کے لئے مرحمت فرماویں۔ ہاں اگر کانپور کے واقعہ سے گورنمنٹ یا ریلوے حکام کو یہ شبہ ہوا ہے کہ اس طرح چبوتروں پر مسلمان کسی روز قبضہ کر لیں گے۔ تو پھر حسب ضرورت گرائے نہ جاویں گے۔ اول تو شبہ بے بنیاد ہے اور اگر واقع میں مستحکم ہے تو اُس کی آسان تجویز یہ ہے کہ ایسے چبوتروں کو بطور کرایہ کے مکانات کے دیا جائے اُس مقام کے مسلمانوں کو کوئی انجمن یا کوئی ایک شخص کرایہ نامہ لکھ دے کرایہ بھی فقط نام کو چند آنے بلکہ چند پیسے ہوں۔

ہمارے پاس مسلمانوں کی اس کے متعلق شکایات پہنچتی ہیں امید ہے کہ گورنمنٹ از راہ رعایا پروری اس امر کی طرف پوری توجہ فرما دے گی۔

مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی کا پُرفتن رسالہ

مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری نے ایک فتوے دیا تھا کہ زانیہ اگر تائب ہو جاوے تو اُس کی طرح اُس کا مال بھی جو زنا سے کمایا تھا پاک ہو جاتا ہے اُس کے جواب میں مولوی فقیر اللہ صاحب مقیم بیارم بٹ (علاقہ مدراس) نے ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا ایقاظ المفتی۔ اُس میں آپ نے جس قسم کی درشت کلامی سے کام لیا اُس کی بابت تو کئی ایک مضامین اہلحدیث میں نکل چکے ہیں۔ آج کا مضمون کتاب کے مضمون کے متعلق ہے۔

مولوی صاحب اور حافظ صاحب میں یہ اصول مختلف ہے کہ صحابہ کے اقوال حجت ہیں یا نہیں۔ حافظ صاحب سوا قرآن و حدیث کے کسی قول کو حجت شرعی نہیں جانتے مولوی صاحب نے بڑی ہوشیاری سے اس مختلف اصول کو مسلم ظاہر کیا نامہ نگار اس پر بہت خفا ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ کے نام اور لقب میں کچھ لفظی غلطیاں بھی ہیں جن پر مواخذات کئے گئے ہیں۔ بہر حال مضمون بغور ملاحظہ فرماویں۔ نامہ نگار لکھتا ہے (اڈیٹر)

اس رسالہ کا نام یوں (المسماۃ ایقاظ المخطی للرجوع عما به یفتی الملقب ارشاد المدعی الے اثبات ما یدعی) لکھا ہے اس رسالہ کے دو لوح ہیں۔ دونوں پر یونہی لکھا ہوا ہے۔ پہلی صفت (المسماۃ) کی تانیث بترک صلہ اور دوسری صفت (الملقب) کی تذکیر با صلہ (به) میں کوئی نکتہ خاص ہوگا جو سمجھ میں نہیں آتا۔ اور الملقب کا معنے مناسب بھی نہیں معلوم ہوتا۔ شاید اس رسالہ کے مضامین کی واژگونی کی طرف اشارہ ہے ورنہ رسالہ کا قلب کیونکر ہوا ہے۔ اور ضمیر کا مرجع (جو معدوم ہے) شاید مصنف کی ذات بابرکات ہے اور یہ کاتب کی

غلطی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ غلطنامہ کا اس میں اہتمام کیا گیا ہے۔ بھلا ساری کتاب صحیح کی جائے اور لوح درست نہ ہو فیا للعجب مگر بات یہ ہے۔ کہ جو کوئی اس رسالہ کو پڑھے گا اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ مصنف کا اس کو مقلب کہنا ٹھیک ہے کیونکہ عبارات اور معانی اُس میں بالکل الٹے پلٹے ہیں۔ گویا مجنونانہ بڑ غالب کے شعر کا مصداق ہے ؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

الفاظ و عبارات کے غلطی کا شمار دشوار ہے اتنا بھی ہوتا کہ عبارت معنے دار معنے خیز ہوتی تو کام چلتا یہ تو عجیب و غریب رسالہ ہے بطور نمونہ کے ابتدائی مضمون کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"اب ہمیں مقصود ہیں جو احقاق حق اور ابطال باطل ہے شروع ہونے سے پہلے چند باتیں جو مسلمات اہل سنت سے ہیں اور وقت اختلاف و تنازع کے ان کو اصول و مرجوع الیہا قرار دیا جاتا ہے بطور اصول موضوعہ کے ذکر کرتا ہوں تاکہ جلد فیصلہ ہو جاوے اور مسافت کی بحث و ساحت تحقیق حق کم و تغییر ہے اور مقدمہ طول نہ کھینچے اور یہ بات بھی مسلم عند العقل ہے کہ جب تک اصول مسلم عند التنازعین نہ ہونگے فیصلہ ہونا متعذر و متعسر ہے"

سبحان اللہ کیسی بلیغ عبارت ہے۔ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے وہ کہتا تھا کہ مولوی فقیر اللہ صاحب فرماتے تھے میں وہ لکھنے والا ہوں کہ دو سطر عبارت لکھدوں تو ہندوستان میں اُس کا سمجھنے والا نہیں ہے۔ مجھکو یہ سُن کر اسوقت تعجب ہوا تھا مگر مولوی صاحب کا رسالہ دیکھکر معلوم ہوا کہ بیشک مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں۔ کلام ہی بے معنے ہو تو کیونکر کوئی سمجھے۔ بقول غالب ؎

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

مولوی جی کی اس عبارت سے سارے رسالہ کا حال سمجھنا چاہیئے۔ کیا محل ہے جس میں معنے ڈھونڈنا پڑتا ہے کہ کیا ہے اور کہاں ہے دودھ سے بلو کر مکھن نکالنا آسان ہے اور اُن کی عبارت سے مطلب نکالنا مشکل۔ یہ مولنا فصیح و بلیغ صاحب ہیں۔ وبا ایں گراں مانگی دعوے سنیئے۔ واہ وا کیا کہنا ہے"۔ اس کے بعد مولوی جی نے چار فصلیں بنائی ہیں۔ اور چاروں فصلوں کے مضامین کو چار مقدمے مسلمہ اہل سنت قرار دیتے ہیں۔ سنیئے وہ چار مقدمے کیا کچھ ہیں ۔۔۔۔۔ (۱) مقدمہ یہ ہے کہ جس مسئلہ میں نزاع و اختلاف واقع ہوا تیں میں خدا و رسول و علماء کی طرف رجوع چاہیئے"۔ اس مقدمہ کی نسبت مولوی جی نے چند دعوے کئے ہیں ۱ یہ مقدمہ اہل سنت کا مسلمہ ہے ۲ وقت نزاع و اختلاف کے اس کو اصول و مرجوع الیہا قرار دیا جاتا ہے۔ ۳ یہ مقدمہ عند التنازعین مسلم ہے۔ یہ تینوں دعوے غلط اور بالکل غلط ہیں۔ اہل سنت کا مسلم نہیں ہے کہ عند الاختلاف رجوع الی العلماء چاہیئے البتہ کتاب و سنت کے طرف رجوع منصوص ہے اگر مولوی جی کا یہ مطلب ہے کہ کتاب و سنت کے جاننے والے علماء ہیں لہذا بلا وساطت علماء کے کتاب و سنت کے طرف رجوع ہو نہیں سکتا تو فی الحقیقت مرجوع الیہا کتاب و سنت ہوئے۔ نہ علماء۔ دوسرے واسطہ کو اس موقع میں بسبیل عطف (رجوع الی الکتاب والسنۃ والعلماء) لانا چہ معنی دارد دوسرا دعوے (اس کو اصول و مرجوع الیہا قرار دیا جاتا ہے) کہاں جناب کس نے اس کو عند الاختلاف اصول و مرجوع الیہا قرار دیا ہے ایک شخص کا نام تو بتایئے جس کا فعل حجت ہو۔ تیسرا دعوے کہ یہ مقدمہ عند التنازعین مسلم ہے کیا جناب حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے کلام میں آپ اس کی تصریح دکھا سکتے ہیں کہ عند الاختلاف رجوع الی العلماء چاہیئے۔ جب جھوٹ ہی لکھنا ہے اور اللہ کا ڈر نہیں ہے تو جو جی چاہے لکھئے۔ علاوہ اس کا مطلب کیا عند الاختلاف کتاب و سنت اور علماء تینوں کی طرف بر سبیل جمعیت رجوع چاہیئے یا علی الاطلاق کسی ایک کی طرف یا درجہ بدرجہ پہلے کتاب پھر سنت پھر علماء کی طرف پہلی دونوں صورتیں تو شاید مولوی جی نہیں کہیں گے (اگر کہیں تو کیا عجب ہے) رہی تیسری صورت تو محل تنازع میں حافظ صاحب نے قرآن کی طرف رجوع کیا ہے (یہ دوسری بات ہے کہ استدلال کو صحیح یا غیر صحیح آپ کہیں) پھر اس مقدمہ کو اصول موضوعہ کی طرح پر بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ اس مقدمہ (جس کو اصول موضوعہ کے طور پر آپ نے کہا تھا) کی طرف رجوع کرنے کا کہیں آپ کو موقع نہ ملا۔ سبحان اللہ کیا اصول موضوعہ ہے۔

مولوی جی نے اس آیت کریمہ (اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ و الرسول) کا معنے لکھا ہے "

جس مسئلہ میں نزاع و اختلاف واقع ہوا تیں
خدا و رسول و علماء کی طرف رجوع چاہیئے "

میں عرض کرتا ہوں کہ یہ معنے جزو آیت (اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم) سے قبل شرط (وقوع نزاع و اختلاف) کے مفہوم ہے یا نہیں اگر مفہوم ہے تو پھر جملہ ثانی بڑھانے کا کیا فائدہ ہوا اور پوری آیت ایک جملہ ہے یا دو جملہ۔ ایک جملہ تو آپ نہیں کہیں گے (اگر کہیں تو کیا عجب) پھر ان دونوں جملوں کے مضامین میں اگر ترادف ہے تو شرط بڑھانے کا کیا فائدہ اگر ترادف نہیں ہے تو فرمایئے کون نسبت ہے اور یہ بات تو یوں صاف ہو جاتی ہے کہ اطاعت اور رد عند التنازع میں نسبت دیکھی جائے تو کون نسبت ہے۔ مولوی جی سمجھتے نہیں ہیں یا سمجھکر چال بازی کرتے ہیں کہ اعلام الموقعین اور اکلیل کی عبارت نقل کر کے اپنی غرض نکالتے ہیں حالانکہ دونوں کتابوں کی عبارت میں آیت کریمہ کے جزو اول کے مضمون (اطاعت) کا ذکر ہے نہ کہ رد عند التنازع کا (جو آیت کے جزو ثانی کا مضمون اور مولوی جی کا مدعا ہے) حاشا و کلا کیا

ﷺ مولوی فقیر اللہ صاحب کہتے ہیں آیت موصوفہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر مسلمانوں میں اختلاف ہو تو قرآن حدیث اور اقوال علماء کی طرف رجوع کر کے فیصلہ کرا اور معترض کا مطلب ہے کہ اولو الامر تنازعتم سے جدا ...

کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہے نعوذ باللہ من ذالک یلوون السنتہم بالکتاب لتحسبوہ من الکتاب (جو قرآن میں یہودیوں کے حق میں وارد ہے) کی یہ صورت ہے کہ دو جملوں کا قرآن کے مطلب گڈمڈ کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے یہ مولوی جی کا پہلا اصول موضوعہ ہے جس کو یوں کہئے کہ بسم اللہ ہی غلط ہے۔ دوسرا اصول موضوعہ مولوی جی کا سنئے فرماتے ہیں :۔

"فصل قرآن مجید کی تفسیر کا کیا طریقہ ہے" اس کے بعد ابن کثیر کی عبارت طولانی آپ نقل کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ :۔

"قرآن کی تفسیر اولاً قرآن ہی سے چاہئے پھر حدیث نبوی سے پھر کبار ائے صحابہ کے اقوال سے" مولوی جی کے اس اصول موضوعہ کا حال ملاحظہ فرمائیے آپ نے یہ اس لئے ذکر کیا ہے کہ جناب حافظ صاحب نے جو آیت کریمہ (یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات) سے استدلال کیا ہے اس کو تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مولوی جی بتلاتے ہیں اور مولوی جی تفسیر نبوی کس کو قرار دیتے ہیں۔ سبحان اللہ قابل سننے کے ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ آیت کریمہ یوم تبدل الارض غیر الارض کے وصف کے موقع ذکر میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اس وقت لوگ کہاں ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صراط پر اس کو ذکر کرکے مولوی جی فرماتے ہیں :۔

"یعنی عرب العربا افصح الفصحا سید البلغا سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام نے تبدیل کا معنے تغییر فی الذات کیا"

سبحان اللہ مولوی جی کے استدلال کا کیا کہنا ہے عہ ایک عقلمندی تو یہاں یہ کی ہے کہ دوسری آیت میں جو یہ لفظ (تبدیل) واقع ہے اس کے بیان کو اس آیت کا بیان قرار دیا جس کا حاصل یہ ہوا کہ قرآن میں جو ایک جگہ کوئی لفظ کسی معنے میں آیا ہے وہ ہر جگہ اسی معنے میں آیا ہے۔ اللہ اللہ کیوں مولوی جی حتی یاتیک الیقین میں لفظ یقین جس معنے میں آیا ہے اسی معنے میں لترونہا عین الیقین میں بھی لفظ یقین آیا ہو اس عقل و علم کو شاباش ہے اس سے ظاہر ہے کہ مولٰنا فقیر اللہ صاحب پنجابی ثم المدراسی تفسیر کے معنے خوب جانتے ہیں اور تفسیر نبوی خوب سمجھتے ہیں جب یہ حال ہے تب آپ کی زبان کیوں دراز نہ ہو العیاذ من ذالک۔ عہ دوسری عقلمندی سنئے مولوی جی اتنا بھی نہ سمجھے کہ صاحب مجمع البحار (جس کی عبارت آپ نے یہاں نقل کی ہے) وہ اس معنے کو قیل کہکر لکھتے ہیں اور اس کے پہلے آیت مذکور کے لفظ (تبدیل) کو تغییر فی الصفات کے معنے میں بدیل (یعنی بان تسیر جبالہا وتفجر بحارہا وتستوی فلا تری فیہا عوجا ولا امتا) کے لکھ چکے ہیں اور مولوی جی کا معنے قیل کہکر پیچھے لکھتے ہیں اور خود مولوی جی اس موقع میں لکھتے ہیں کہ تقدیم فی الذکر و تاخیر دلیل حقیقت و مجاز ہے۔ چنانچہ آپ کی عبارت یہ ہے :۔

"یعنی صاحب مجمع کے صنیع سے معلوم ہوا کہ تغییر فی الذات تبدیل کا حقیقی معنے ہے۔ اسی واسطے تو مقدم فی الذکر کیا"

سبحان اللہ کیا فہم و درایت و صدق و دیانت ہے خود جناب یہ فرماتے ہیں اور اسی جگہ دو سطر کے اندر صاحب مجمع کے اس معنے (جس کو وہ قیل (جو دلیل ضعف ہے) کہکر پیچھے لکھتے ہیں کما قال و قیل یخلق بدلہا ارض و سموات آخر) اور پہلے تغییر فی الصفات کے معنے بدیل (بان تسیر الجبال لکھ چکے ہیں) سے مولوی جی استدلال کرتے ہیں یہ اہل علم کا وتیرہ ہے کیا اس طرح کی تحریر کسی عالم کی ہے کہ خود کہتا ہے اور خود نہیں سمجھتا۔ اعاذنا اللہ منہ عہ تیسری عقلمندی ملاحظہ فرمائیے صاحب مجمع آیت مذکور میں تبدیل کے معنے تغییر فی الصفات لکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لکھتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے اس آیت سے تغییر فی الذات سمجھا تھا۔ دلیل اس کی ان کا سوال (لوگ کہاں ہوں گے) ہے کما قال والظاہر انہا فہمت تغییر الذات ولذا سئلت صاحب مجمع کا کلام صاف ہے کہ انہوں نے اس معنے (تغییر فی الذات) کو بزعم حضرت عائشہؓ قرار دیا ہے (جو حجت نہیں) (علاوہ حضرت عائشہؓ نے یہ معنی کیونکر سمجھا اس سبب سے سمجھا کہ اس لفظ کا حقیقی معنی یہ ہے یا اور کسی وجہ سے جیسے لفظ غیر الارض (جو اس آیت میں واقع ہے) سے سمجھا۔ لفظ غیر الارض سے نکلتا ہے کہ دوسری زمین ہوگی۔ یہ وجہ ہے حضرت عائشہؓ کے تغییر فی الذات سمجھنے کی نہ کہ تغییر فی الذات کا معنے حقیقی ہونا۔ چنانچہ صاحب مجمع نے اس کا بالکل لحاظ نہ کرکے تغییر فی الصفات ہی کے معنے رکھے ہاں آپ فرمائیں گے کہ پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ آں حضرت صلعم نے بھی سمجھا جس کو لفظ (کذا جوابہ) مشعر ہے مولٰنا ذرا سوچئے کذا جوابہ کا معنے یہ ہے کہ جیسا سوال تھا اس کے مطابق جواب ہوا یعنی جس فہم کے بناء پر اشکال وارد ہوا تھا اسی بناء پر جواب دیدیا کہ اس بناء پر بھی اشکال نہیں ہے۔ علاوہ حضرت عائشہؓ کا صرف یہ سوال تھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے اس کا جواب دے دیا یہ سوال ہی نہ تھا کہ تغییر فی الذات ہوگی یا فی الاوصاف۔ آیت کے معنے یا تبدیل کی کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرماتے ہیں جیسے صاحب مجمع کی صنیع دلیل بین ہے کیونکہ اس معنے کو انہوں نے قیل کے تحت میں لکھا ہے (جو دلیل ضعف ہے) مولوی فقیر اللہ صاحب جیسے عقل مند اس سوال جواب پر اعتراض کرتے۔ اس کا دفع و حل صاحب مجمع نے کیا ہے کہ والظاہر انہا فہمت

عہ چوتھی عقلمندی سنئے صاحب مجمع کی عبارت یوں ہے :۔

"التبدیل التغییر اما فی الذات کتبدیل الدراہم بالدنانیر او فی الاوصاف کتبدیل الفضۃ خاتما"

صاحب مجمع نے ایک لفظ کے دو معنے بتائے قضیہ منفصلہ کے طور پر یعنی بایں طور کہا کہ اس کا معنے یا یہ ہے یا یہ ہے۔ مولوی جی فرماتے ہیں۔

پہلا معنے حقیقی ہے اور دوسرا مجازی اور بولنا دلیل اس کی پیش کرتے ہیں کہ پہلے اس کو کہا اور پیچھے دوسرے کو کہا کوئی مولوی جی سے پوچھے کہ لفظ مشترک (جس کے دو یا چند معنے ہوتے ہیں) کا معنے کیونکر بیان کیا جاتا ہے علاوہ مولینا کے فہم میں منفصل ہیں جو دو پر حکم ہوتا ہے وہ دونوں مساوی حکم نہیں ہوتے۔ ھذا النفی اما نفی الجنس میں تنجیریت کا حکم حقیقۃً ہے اور تحجرین کا حکم مجازاً ظاہر و حکم میں تشکیک ہے یہ جناب مولینا کی معقولیت ہے جناب پہلا ہر آپ نے منطق کو بگھاری ہے جس کو پڑھ کر بچے ہنستے ہیں اور کہتے ہیں ؎

تو چہ دانی زبان مرغان را
کہ ندیدی دمے سلیماں را

ایک تو بہر موقعہ کی بحث میں اپنی منطق بگھار کر آپ نے لوگوں کو بہت ہنسایا دوسرے تغییر الذات اور تغییر الاوصاف میں کچھ کر خوب سمجھ لینے کے بہت سے احباب ایسا نہیں سمجھتے کہ تغییر فی الذات کو تغییر فی الاوصاف لازم ہے پھر ہم کو کیا فائدہ اور تمہارے حدیث کو کیا ضرر ہاں صاحب مجمع کی عبارت یوں ہے التبدیل التغییر اما فی الذات کتبدیل اللہ ذاھم بالذنابیر او فی الاوصاف کتبدیل الفضۃ خاتما اس عبارت میں دونوں معنی کی مثالیں دے کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جب لفظ تبدیل تغییر فی الذات کے معنے میں آتا ہے تو بصلہ آتا ہے کما قال کتبدیل اللہ ذاھم بالذنابیر اور جب تغییر فی الاوصاف کے معنے میں آتا ہے تو بلا صلہ آتا ہے کما قال کتبدیل الفضۃ خاتما مگر کہاں مولوی فقیر اللہ اور کہاں یہ باریکیاں۔

مولوی فقیر اللہ صاحب کے اول استدلال کا یہ حال ہے جس پر کیا استدلال کہ حضرت عبد الحق میں نظر کی گئی اگر با اطمینان امعان نظر کیا جاوے تو کیا کیا گل کھلیں۔

ایک نظر نفس مسئلہ پر ہونی چاہئے (ایڈیٹر) علام نے بار بار مسئلہ (موضوع بحث) کی تعیین فرمائی ہے اور آپ کا مقصود یہ ہے کہ مسئلہ کا انکشاف ہو جاوے اور اس کا مضمون ایسا واشگاف ہو جائے کہ مسلمانوں کو مفید ہو ورنہ مولویوں (خصوصاً لفاظ مولویوں) کی تحریر سے نفس مسئلہ ایسا محجوب ہو جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ لہذا میں مسئلہ کو صاف کئے دیتا ہوں۔ مولوی فقیر اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

"تائبہ عن الزنا بغی ہیں اور اس کا مال مہر البغی میں شامل ہے"

اور جناب حافظ عبد الصمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"بحکم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ زانیہ بغی نہیں ہے اور اس کا مال مہر البغی کا فرد بھی نہیں ہے"

جو اس کو اس کا فرد کہتا ہے اس کے ذمہ اس کی دلیل ہے اور ابھی تک کوئی بیان اس بارہ میں ثابت نہیں ہوا ہے کہ تائبہ فرد زانیہ ہے اور مال تائبہ مہر البغی کا فرد اور التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اپنے عموم پر نہیں ہے۔ دیکھیں کون عالم بالکتاب والسنۃ اس کے عموم کو نکالتے ہیں اور تائبہ کو زانیہ اور مال تائبہ کو مال زانیہ شرعاً ثابت کرتے ہیں۔ صرف اس قدر مضمون کہ حدیث مہر البغی خبیث عام ہے (جو مولوی فقیر اللہ کے سارے طولانی رسالے کا حاصل ہے) یہاں بالکل لا یشفی العلیل ولا یروی الغلیل کہنا چاہئے بلکہ محض مہمل بے موقع اور بے محل ہے کیونکہ عام کا عموم تو جب مفید ہے جب فرد ہونا مسلم ہو اور جب فردیت ہی میں کلام ہے تو اس سے کیا فائدہ کہ حدیث تام ہے حدیث عام ہے مگر جو اس سے تو آنکھ سمجھے ہاں اگر سچے ہو اور لن ترانی کی شرم ہے تو تائبہ کی فردیت ثابت کرو اور ہرگز نہیں ہو سکتا اگر جن سب اکٹھے ہو جاؤ چنانچہ کیا ہو سکتا جواب ہوگا۔ ان لفاظیوں سے بجز اس کے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ عوام بیچاروں کو طولانی رسالہ دکھلا کر طبع کیلئے چندہ لینے کا فائدہ اٹھایا جائے فیا ایھا الناس القوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئا ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

مولوی فقیر اللہ صاحب جو محض اپنے عجب و عجب نفس سے حدیث (التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ) کے عموم کو رد کرتے ہیں تو گویا خود اپنی زبان سے ان الزامات کے مصداق صریح اور مورد صحیح بنے ہیں جو انہوں نے اس رسالہ میں ناحق دوسروں پر لگائے ہیں۔

قبل اس کے اس موضوع پر میری ایک تحریر پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۶ رجب میں شائع ہو چکی ہے۔ مجھ کو انتظار تھا کہ صاحب رسالہ اور اس کے موید جن کچھ جواب لکھیں گے۔ مگر جب صدا نہ نکلی تو خیال ہوا کہ ایک کھٹک اور دینی چاہئے شاید ایسا ظاہر ہو جائے اگر اس پر بھی نہیں تو پھر یہی ؎

بہم مجملوں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

(راقم محمد عبد السلام مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ)

تصوف و عمل بالحدیث

حضرت ح۔ ن پشاوری نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۴۸ھ میں خلاصہ مضامین تصوف جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری سلمہ اللہ تعالیٰ کا بشرح طبع کرایا۔ مضمون قرآن و حدیث و سلف صالحین کے ہے جس سے کسی اہل سنت وجماعت کو اختلاف نہیں یہ بہت صحیح و درست ہے جس کو ایک صوفی روش مولوی عبد الرحیم صاحب جبلپوری نے بھی پسند فرمایا اور سند اس کی بھی اقتباس کر کے مورخہ ۳۰ ذیقعد کے اہلحدیث اخبار میں طبع کرایا مولوی مبارکپوری صاحب کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف اسلام سے پہلے ہر مذہب و ملت میں ... گھر جوگیان ہند کا معمول تھا اب بھی ہیں موجود ہے لہذا اسلام سے علیحدہ ایک کسی فن ہے جس میں مہارت پیدا کرنے والا اس کے عجائب ...

(۱) ایڈیٹر:- آئندہ نفس مسئلہ پر گفتگو ہونی چاہئے۔ فریقین کے طولانی الاہمیوں کی اب ضرورت نہیں - ورنہ ان الاہمیوں میں اصل نامہ نگار اصل مسئلہ دب جائیگا تفسیر مسئلہ ہم نے اپنے فہم کے مطابق کسی ایک دفعہ لکھا ہے۔ اب پھر عرض کرتے ہیں تائبہ قبل از توبہ زانیہ تھی۔ اور اس کا مال بھی فریقین کے نزدیک حرام۔ بعد توبہ تائب ...

اثرات سے مستفید ہوتا ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان لہٰذا اس کے عجائبات کرامت سے نہیں ہیں نہ اس کا عامل ولی اللہ کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ غیر مسلمان صوفیوں کو بھی ولی اللہ کہنا لازم ہوگا متقدمین مسلمان صوفیوں نے اپنی کتابوں میں کتاب وسنت کی پیروی کی تاکید اور خلاف کی مذمت زہد وعبادت وریاضت واخلاص کی ثنا وصفت اور یہ دعوے کہ تصوف انہی چیزوں کا نام ہے تحریر فرمایا تو اکثر نے دھوکہ کھایا اور یہی یقین کر لیا کہ واقعی اسی کو تصوف کہتے ہیں۔ یہ خیال نہ فرمایا کہ رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرامؓ اور ان کے متبعین ائمہ دین مثل ائمہ اربعہ واصحاب صحاح ستہ جو پورے متبع کتاب وسنت تھے اور اخلاص عبادات وغیرہ مطابق قرآن وحدیث بلا افراط وتفریط کے عامل تھے۔ وہ صوفی مشہور نہ ہوئے۔ اگر اخلاص وزہد کی وجہ سے صوفی کہلایا جاتا تو وہ دوسروں سے بہت بڑے صوفی مشہور ہوتے اس لئے ماننا پڑے گا کہ صوفیوں اور اہل شرع میں مابہ الامتیاز کوئی اور بھی چیز ہے جو صوفیہ کفار وصوفیہ مسلمین میں مشترک ہے۔ (یعنی رہبانیت) صوفیہ نے محض کثرت عبادت کو مقصود اصلی سمجھا اور پیروی سنت کا خیال نہ کیا۔ اس لئے افراط میں پڑ کر رہبانیت تک جا پہونچے حالانکہ ثواب اتباع سنت میں ہے نہ کثرت عبادت میں۔ اور جو عبادت اور طریق عبادت مخالف سنت ہو۔ وہ تو موجب عذاب ہے۔ دیکھو ایک صحابی نے تمام عمر روزہ رکھنا دوسرے نے تمام رات عبادت کرنا تیسرے نے ترک نکاح اپنے اوپر لازم کر لیا تھا تو آں حضرت صلعم نے فرمایا (من رغب عن سنتی فلیس منی) فرما کر غصہ کیا۔ روزہ نماز سے بڑھ کر کونسی عبادت ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ طریق سنت پر نہ تھی اس لئے موجب غضب ہوئی صوفیہ کے خود تراشیدہ اشغال کا کیا ذکر ہے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز نخواہد بمنزل رسید

فقہاء حنفیہ نے قرآن وحدیث سے استخراج مسائل کے قواعد مرتب فرمائے اس کے مطابق مسائل نکالے پھر قیاس در قیاس ہو کر مطابق ومخالف کتاب وسنت خلط ملط ہو گئے۔ اسی لئے محققین بلا جانچ پڑتال کے آنکھ بند کر کے عمل کرنا جائز نہیں رکھتے۔ وائے برحال صوفیہ کہ نہ تو یہ فقہاء کے برابر علم رکھتے ہیں اور نہ قواعد منضبط کرتے۔ بلکہ قرآن وحدیث سے اپنے طبعزاد اشغال واعمال قیاس کر ڈالے اسی کو کتاب وسنت سمجھ بیٹھے اور دعوے کرنے لگے کہ طریقنا مشیدۃ بالکتاب والسنۃ یعنی تصوف کتاب وسنت سے نکلا اور صوفی کتاب وسنت سے مخالف نہیں مگر جب ان کی کتب اور حالات کو کتاب وسنت پر عرض کرو تو اس وقت قلعی کھل جاتی ہے۔ کتب صوفیہ کو بغور ملاحظہ فرمائیے یا علماء دین کی وہ کتب جن میں صوفیوں کے حالات لکھے گئے ہیں۔ یا موجودہ صوفیوں کی خانقاہوں رباطوں گدیوں صوفی خانوں میں جا کر دیکھ آئیے کہ صوفی کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں اور وہاں پر کیسا نور برس رہا ہے اللہ تعالیٰ کی پرستش ہوتی ہے۔ یا پیروں کی اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کی جاتی ہے یا مُردوں اور قبروں سے اللہ تعالیٰ سے استمداد کی جاتی ہے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ کے ورد کئے جاتے ہیں۔

حضرت ج من نے فرمایا تھا کہ زہد وعبادت واحسان واخلاص کی تعریفیں علماء دین نے خوب زور شور سے فرمائیں جس کا مطلب صاف ہے کہ ان وجوہ سے اہل شرع صوفیوں کو برا نہیں کہتے کیونکہ یہ تو عین شرع ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور تمام اہل شرع ہی کا حصہ ہے۔ صوفیوں میں اگر بلا افراط وتفریط یہ ہوتا اور بدعات وخلاف شرع نہ ہوتا اور بدعات وخلاف شرع نہ ہوتا تو کبھی کوئی اہل شرع ان سے اختلاف نہ کرتا۔ اچھی پر صوفی صاحب نے فرمایا۔ علماء وصوفیہ کرام نے صرف علم وتعریف پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ریاضت وعمل سے زہد وعبادت ورضا کے جوہر کو چمکایا۔

اگر صوفی صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اہل شرع صرف زہد وعبادت کا علم ہی رکھتے ہیں اور زبانی تعریف ہی تعریف ہی کر دیا کرتے ہیں ریاضت اور عمل سے زہد وعبادت کے جوہر کو نہیں چمکاتے ہیں تو یہ خلاف واقع ہے اور شریعت اور اہل شرع کی توہین ہے اور تحقیر ہے جو علانیہ کفر ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اہل شرع بھی زہد وعبادت کرتے ہیں مگر صوفیہ زیادہ کرتے ہیں۔ یا کسی اور طرح سے کرتے ہیں تو اہل شرع وکتاب وسنت اسی کو رہبانیت اور بدعت کہتے ہیں۔ اور یہی تصوف ہے۔ اسی کو جوگی اور کنا رکیا کرتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بزہد وورع کوش صدق وصفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

صوفی صاحب جہاں احسان واخلاص کا نام سنتے ہیں فوراً اس کو تصوف سے تعبیر کرنے لگتے ہیں اور اسی کا صوفیوں کو بھی دعوے ہے حالانکہ احسان واخلاص کا نام تصوف قرآن وحدیث میں کسی جگہ نہیں رکھا گیا۔ اور نہ لغت میں ہے یہ صوفیوں کی اصطلاح ہو گی لیکن اصطلاحاً بھی اگر احسان واخلاص کو تصوف کہئے تو اہل شرع کو ضرور صوفی لقب سے پکارتے مگر اصطلاح میں بھی وہی صوفی کہلاتا ہے جو کسی سلسلہ مشہورہ میں مرید ہو کر اشغال مروجہ صوفیہ کا عامل ہو۔ احسان واخلاص سے چاہے وہ کوسوں دور ہو۔ صوفی صاحب نے اخلاص کے معنے اس طرح کئے ہیں۔ صوفیہ نے کہا اخلاص یہ ہے کہ مشاہدہ حق میں خلق تجھ سے غائب ہو جائے۔ یہ معنی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے نہ صحابہؓ نے اور نہ یہ اخلاص ممکن ہے مشاہدہ حق نماز سے بڑھ کر کسی عبادت میں نہیں ہو سکتا۔ نماز میں قرآن کے معنے پر خیال رکھنا (جس میں قصص انبیاء وکفار وفرعون وشیطان وآدم وحوا وغیرہم موجود ہیں) بچہ کو گود میں اٹھانا بٹھانا بچے کے گریہ سے متاثر ہونا۔ نماز میں بندو دوا

کو کھول دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یہ تمام چیزیں خلق ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز اخلاص سے خالی ہوئی تو دوسرے کا کیا پوچھنا عابد خود مخلوق ہے۔ جب اپنی جان سے بیخود ہو گیا تو وضو ٹوٹ گیا نماز اُس سے ساقط ہوئی۔ سبحان اللہ کیا اچھا اخلاص ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صوفیوں کے اخلاص سے مسلمانوں کو بچا وے۔ بجز دیوانوں اور مجنونوں کے ایسا اخلاص کس سے ممکن ہے۔ ہمہ اوست والے جن کو میں دونوں ہاتھ لیا کرتا ہوں اسی قسم کے معنے قرآن و حدیث کے کیا کرتے ہیں۔ شاید صوفی صاحب بھی کسی ہمہ اوستی کی صحبت میں رہے ہیں۔ عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے ایسی باتوں کو حقایق اور معارف تصور کر لیتے ہیں۔ نہ قرآن و حدیث کی طرف نظر کرتے ہیں نہ عقل سے کام لیتے ہیں یہ بلا ہمارے گروہ اہل حدیث میں بھی پھیلی ہے صوفی صاحب اس پر یہ آیت شریف لاتے ہیں۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اور معنے ماشاء اللہ کیا خوب کرتے ہیں عبادت ایسی کر کہ یقین تیرے دل میں بیٹھ جاوے؛ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پہلے عبادت بغیر یقین کے شروع کر جب یقین آجائے پھر عبادت کی حاجت نہیں بے یقین کی عبادت قابل غور ہے۔ یہی آیت ملحدین صوفیہ ترک روزہ نماز پر دلیل لاتے ہیں۔ مفسرین تو یہاں یقین کے معنے موت کے کرتے ہیں۔ کہ مرتے دم تک نماز پڑھا کر۔ مگر صوفی صاحب اہل حدیث ہو کر صوفیوں کی تائید میں یہ کچھ کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب آپ حدیث ان تعبد اللہ کانک تراہ کی تفسیر کرنے کی تکلیف کیوں گوارا کرتے ہیں۔ مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری سلمہ اللہ کی تفسیر کا ملاحظہ کریں۔ اسی مضامین سلسلہ التصوف میں موجود ہے کیونکہ ان مضامین کے آپ مداح بھی ہیں ہاں کچھ نقص ہو تو اس کو پیش کریں۔ صوفی صاحب نے آیت شریف ورہبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنا ہا الا ابتغاء رضوان اللہ سے رہبانیت

کو اسلام میں ثابت کیا ہے۔ آج تک یہ تفسیر کسی مفسر کو نہیں سوجھی لا رہبانیۃ فی الاسلام بھی ذہن مبارک سے اتر گئی۔ اہل بدعت بھی اس آیت کے لفظ ابتدعوھا سے بدعات ثابت کرنے لگیں گے۔ صوفی صاحب مانتے ہیں کہ تصوف کفار کا علم نہیں مگر شکر ہے کہ تصوف کو اسلام سے پہلے کا مانتے ہیں۔ اب مہربانی کر کے اسلام سے پہلے والوں یا موجودہ زمانہ کے ہنود جوگیوں کا اسلام بدلیل ثابت کر دیں۔ صوفی صاحب نے اہلحدیث کے خوش کرنے کو گمراہ صوفیوں کی کچھ مذمت لکھدی اور فرمایا کہ ابن جوزیؒ نے انہیں کی خبر لی ہے اگر صوفی صاحب نے تلبیس ابلیس ابن جوزی رحمہ ملاحظہ کی ہوتی تو کبھی ایسا نہ فرماتے اُس میں تو بڑے بڑے مشہور صوفیوں کے نام لیکر لغزشیں اور خطائیں بتائے گئے ہیں جن کو آپ ذاتیات پر حملہ کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ ابن عقیل وغیرہم ائمہ دین نے بلا استثناء احدے صوفیوں اور علم تصوف کی خرابیاں کی ہیں اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اسلام کا نام مٹ جاتا مسجدیں ویران ہو جاتیں۔ خانقاہوں رباطوں میں حال و قال کی خوب محفلیں گرم ہوا کرتیں۔ جن بزرگوں کو یہ صوفی اپنا بزرگ اور پیشوا اور صوفیوں کا امام کہتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ صوفی نہ تھے اگر وہ بزرگ صوفی ہوتے تو اُن کے متبعین میں سے کوئی ایک صوفی بھی تو اُن کی نشانی موجود ہوتا۔ لاکھوں صوفی ملک ہند میں موجود ہیں آپ مہربانی کر کے ایک ہی بتا دیں۔

صوفیوں کی دوکان کی رونق اسی طرح سے ہے کہ جس کو بزرگ دیکھا اُسی کو صوفی مشہور کر دیا خلفاء و راشدین تک کو اپنی صوفیوں میں شمار کرتی ہیں اُن کی زبانوں کو کون پکڑ سکے۔ صوفی صاحب مہربانی کر کے شرع اور تصوف کا فرق تو قرآن و حدیث سے بتا دیں۔ اور اگر کچھ فرق نہیں ایک ہی چیز ہے تو پھر بے شمار فرقے صوفیوں میں کہاں سے آگئے کسی سرخاب کے پر کو بتا دیں جو کہ صوفیوں

میں ہوتا ہے اور شرع والے اُس سے عاجز ہیں آخر میں صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ تصوف کی اصلیت کیا ہے۔ صوفیہ و متصوفہ و مستصوفہ کی تعریف میں اکابر صوفیہ کے اقوال کیا ہیں؟ انشاء اللہ المستعان آیندہ عرض کئے جاوینگے" آپ خود اس مضمون میں لکھتے ہیں حسبنا کتاب اللہ پھر صوفیوں کے اقوال سے اخبار اہل حدیث کے بے شمار کالموں کو سیاہ کرنا اور ناظرین کی سمع خراشی اور تضیع اوقات کا آپ کو کیا حق ہے۔ جو لکھنا ہو کتاب و سنت سے لکھیں صوفی علم تصوف اور اپنے بھائی صوفیوں کی تعریفیں کیوں نہ کریں گے سچ ہے "من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" صوفیوں کے اخبار اور رسالے ایسے مضامین قدر کے ساتھ طبع کریں گے۔ آپ اس ارادہ کو فسخ کر دیں ورنہ آپ سے پہلے تو ان اقوال کے اسناد طلب کئے جاویں گے۔ پھر قرآن و حدیث سے اُن کی دلیل طلب ہوگی پھر وہ اقوال کتاب و سنت کی میزان میں تولے جاویں گے۔ اُس کے بعد قایل کے وہ حالات جو علماء دین نے اُس کے لکھے ہیں۔ بیان ہوں گے لہذا اپنی عادت کے مطابق بے دلیل بغیر سوچے سمجھے لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ وما علینا الا البلاغ فقط۔ والسلام۔

(الراقم عاجز عبد الودود بن المولوی محمد سحاق العلوی اللود انوی عفا اللہ عنہما وغفر ذنوبہما وستر عیوبہما

اڈیٹر۔ اہلحدیث کے کسی مضمون میں خصوصاً مضمون تصوف میں۔

انجمن اہلحدیث جمال پور

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر مے خواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

عرصہ سے یہ کوشش اور تجویز تھی کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی ایک شاخ ضلع کی ایک انجمن اہلحدیث کے نام سے ضلع مونگیر کے لئے مقام جمالپور

ضلع مونگھیر میں قایم کی جاوے لیکن تجویز چندہ چند
اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہیں مل سکا تھا
اور مصایب و آلام زمانہ اس تجویز کے پاؤں میں زنجیر پا
بن جاتی تھیں لیکن کل امر مرھون باوقاتہا
ایک صحیح مقولہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے وقوع
ہونے کے لئے جو وقت مقرر کر دیا ہے اس سے ایک منٹ
قبل یا بعد کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ بارے اللہ تعالیٰ
نے یہاں کی ایک جماعت اہلحدیث کو اس کام کی توفیق
کا راستہ دکھلایا۔ اور یہاں انجمن اہل حدیث کے
قیام کی ضرورت بالاتفاق تسلیم کر لی گئی جس کا پہلا
افتتاحی جلسہ ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ
کو جمال پور میں بصدارت سید محمد فرخ سیر صاحب
رئیس سید آباد متعلق تھانہ شیخ پورہ ضلع مونگھیر
منعقد ہوا اور حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے
پاس ہوئے۔

(۱) مولانا مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب
پروفیسر ڈی جے کالج مونگھیر ساکن شہر مونگھیر نے تحریک
کی کہ یہاں ضلع مونگھیر کے لئے ایک انجمن اہلحدیث قائم کیجائے
جو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی شاخ تصور کی جائے
بالاتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس ہوا (۲) انجمن ہذا کے
اغراض حسب ذیل ہیں۔ اول توحید و اتباع سنت
کی اشاعت اور شرک و بدعت سے اجتناب کی اور
دوم ترقی جماعت اہلحدیث کے وسایل و ذرائع کو
سوچنا اور انجمن پر عمل ساز کرنا۔ یہ تحریک مولوی ابوالخیر
سید انور حسین صاحب ممدوح و بالاتفاق آرا یہ ریزولیوشن
پاس ہوا (۳) سید محمد فرخ سیر صاحب زیدی رئیس
سید آباد یا کے پریسیڈنٹ جلسہ نے تحریک کی
کہ انجمن ہذا کے پریسیڈنٹ مولانا مولوی ابوالخیر سید
محمد انور حسین صاحب پروفیسر ڈی جے کالج مونگھیر
قرار دیے جائیں۔ بالاتفاق آرا یہ ریزولیوشن پاس
ہوا (۴) مولانا مولوی ابوالخیر سید انور حسین صاحب
کی تحریک کی کہ حسب ذیل حضرات عہدہ داران انجمن
مقرر کئے جائیں جنرل سکرٹری مولوی حاجی سید محمد فرخ
سیر صاحب زیدی رئیس سید آباد نائب سکرٹری حاجی
محمد عبد السلام صاحب ساکن جمال پور تھانہ شیخ پورہ

صاحب ساکن جمال پور (۵) مولوی حاجی سید
فرخ سیر صاحب زیدی نے تحریک کی کہ عہدہ داران
انجمن کی میعاد تین سال قرار دی جائے اور اس مدت
کے منقضی ہونے کے بعد دوسرا انتخاب عمل میں
آئے (بالاتفاق آرا یہ ریزولیوشن پاس ہوئے (۶)
مولانا مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب نے
تحریک کی کہ انجمن ہذا کا چندہ ممبری ۲ روپیہ ابتدائی
پھر سالانہ قرار دیا جائے۔ (بالاتفاق آرا یہ ریزولیوشن
پاس ہوئی) (۷) محمد عبد الرحیم عرف کوہن صاحب
نے تحریک کی کہ انجمن کا سالانہ جلسہ کے علاوہ ہر تین
مہینے میں ایک جلسہ ہوا کرے جس میں علماء اہلحدیث
صوبہ بہار کا وعظ ہوا کرے اور یہ جلسہ مختلف مقامات
پر حسب دعوت افراد مقامی کے منعقد ہو۔ التماس
ضروری یہ ہے کہ انجمن ہذا کے جلسہ منعقدہ مذکورہ
کی رپورٹ کی اشاعت کے ساتھ جمال پور کی انجمن
اہلحدیث کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی شاخ
تصور کئے جانے کی کانفرنس مذکور کی باضابطہ
منظوری دلائیں۔ اسی جلسہ میں انجمن ہذا کی انتظامی
کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا کرے جس میں حسب ذیل
ریزولیوشن بالاتفاق آرا پاس ہوئے۔

اس جلسہ کی رائے میں ضروری ہے کہ اشتہار
تعزیہ کے اشتہارات بغرض تقسیم دفتر اہل حدیث
امرتسر سے منگائے جائیں۔ اور اس کے اخراجات
کے لئے چندہ کیا جائے۔

(محمد عبد السلام نائب سکرٹری انجمن اہلحدیث
جمالپور ضلع مونگھیر)

اڈیٹر ۔ اہلحدیث کانفرنس کی شاخ بنانے سے
پہلے شاخ کے معنے سمجھ لینے چاہئیں جو بہ نسبت
دوسری کانفرنسوں کے بہت آسان ہیں۔

ہر مقامی انجمن اہلحدیث جو کانفرنس کی شاخ
ہو وہ انجمن بحیثیت مجموعی کانفرنس کی انتظامی رکن
ہو گی اس کا حق ہو گا کہ اپنا کوئی عہدہ دار یا ممبر نامزد
کرکے دفتر کانفرنس میں اطلاع دے تاکہ وہ انتظامی
ارکان میں لکھا جاوے۔ کانفرنس کی طرف سے جو
احکام انجمن میں پہنچیں وہ انجمن ان احکام کو گوش دل
کے سنے اور قبول کرے۔ انجمن اپنے کاموں میں
بالکل خود مختار ہو گی کسی امر میں کانفرنس سے مشورہ
یا مدد مانگے گی تو حسب موقع جواب باصواب دیا جائیگا

امید ہے انجمن جمالپور جو بہت سی سختیوں میں
نکلی ہے مولوی انور حسین صاحب کی سرداری میں
بہت جلد پھلے پھولیگی۔

ہاں ایک بات اور عرض کرنے کا موقع ہے
کہ بعض احباب اپنے مقامات سے مجھے اس مضمون
کے خط لکھتے ہیں کہ چونکہ آپ کانفرنس کے سکرٹری
ہیں۔ اور ہماری انجمن کانفرنس کی شاخ ہے۔
لہٰذا آپ بہت جلد آئے بہت ضرورت ہے۔ میں ایسے
احباب کی محبت اور دلی اخلاص کی تو قدر کرتا ہوں۔
لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کانفرنس کے عہدہ دار
ہونے سے میں اپنے کاموں سے ایسا سبکدوش نہیں ہو گیا
کہ اس قسم کے خطوط کی تعمیل کر سکوں میں علاوہ کانفرنس
کے اپنے مشاغل بھی کچھ رکھتا ہوں نہ بحیثیت عہدہ
میں اسکا پابند ہوں کہ ایسے احباب کے احکام کی تعمیل
کروں۔ عہدہ سکرٹری کے فرائض تو وہ ہیں جو لکھے ہیں
ان کو ہی پورے کر دوں تو خدا کا شکر ہے۔ کجا یہ کہ
دورہ کرتا پھروں۔ میں جہاں جاتا ہوں بطور خود جاتا
ہوں کانفرنس کی طرف سے نہ میں مجبور ہوں نہ ہو سکتا
ہوں ہاں ایسے احباب جن کو واعظوں کی ضرورت
ہو دفتر دہلی میں بنام میر عبدالسلام صاحب نائب
سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں خط لکھا کریں
وہ مناسب جواب دیا کریں گے ممکن صورت میں
میر صاحب کوشش کریں گے کہ واعظ بھیجے جاویں

ہاں جن صاحبوں کو میری ذات خاص کی ضرورت
ہو اگرچہ وہ براہ راست مجھے لکھا کریں۔ مگر یہ خیال
رکھیں کہ آپ چونکہ کانفرنس کے عہدہ دار ہیں
آئیے۔ "میرے اوقات میں گنجائش ہو گی تو پہنچونگا
ورنہ معذرت کروں گا والعذر عند کرام الناس

میرے دوست اگر عذر کریں تو یہاں دفتر
اہلحدیث میں بیٹھا بھی دینی کی خدمت کرتا
ہوں۔ پھر خفگی کیا۔

متفرقات

اہلحدیث فنڈ

ہیں اس ہفتہ بہت کم امداد آئی ہے۔

مرسلہ حاجی نور محمد صاحب زرگر از فیروزپور ۳ روپے

عبدالرزاق صاحب از مقام آلیکاؤں ۸؍

محمد عیسیٰ صاحب موضع رسول پور ضلع سارن ۴؍

مولوی عبدالرحمان صاحب از لائلپور ۴؍

مستری محمد فیروز خان از بیروہ ضلع ہوشنگ آباد ۵؍

مولوی فخر الحسن صاحب از ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۴؍

میزان ۲ ۔ ہفتہ سابقہ للولف ۱۶۴ ۔ ۱۳؍

میزان کل بالعف ۱۶۲

حکیم حبیب الرحمان صاحب حسین پوری نے ایک دردناک طویل مضمون لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ اخبار اہلحدیث نے قوم کی ہر ایک ضرورت کو پورا کیا۔ توحید وسنت کی نہریں بہا دیں۔ قوم کی مذہبی ضرورت کے ہر ایک پہلو کو ملحوظ رکھا۔ اور اسی کے مطابق کارروائی کی۔ اہلحدیث برادری میرے سوال کا جواب دیگی؟ وہ سوال یہ ہے کیا اخبار اہلحدیث کا زندہ رکھنا قوم پر ضروری ہے یا نہیں غالباً نفی میں کوئی جواب نہ دیگا۔ اگر "ہاں" سے جواب ہے اور غالباً یہی صحیح ہے تو پھر جس کام کے لئے اہلحدیث فریاد کرتا ہے اس کیطرف کیوں توجہ نہیں کیجاتی یعنی اہلحدیث فنڈ میں کیوں جی کھولکر امداد نہیں کیجاتی ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی اخبارات کے ناظرین دل کھولکر امداد دیتے ہیں اہلحدیث تو ہمارا اپنا اخبار ہے ہماری مذہبی ضرورتوں کا حاجت روا ہے لطف یہ ہے کہ یہ رقم کسی کی ملک بھی نہیں ہوگی۔ بلکہ ساری کی ساری قوم کی۔ اخبار میں لگی تب قوم کی۔ اس سے بچ رہی تو اہلحدیث کانفرنس میں لگی تو بھی قوم کی۔ اس لئے توقع ہے کہ جماعت اہلحدیث اپنے اخبار کو مضبوط کرنے کے لئے بہت جلد ایک بڑی رقم جمع کردیگی۔ واللہ الموفق۔

اہلحدیث آنہ فنڈ

باوجود بڑی سخت تاکید اور بار بار یاددہانیوں کے جماعت اہلحدیث کے افراد آنہ فنڈ سے یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ اپنی کانفرنس سے بدستور بے پرواہ ہیں اس دفعہ عید ضحی کے موقع پر بھی آنہ فنڈ کی بہت امید تھی مگر پوری نہ ہوئی۔

دفتر اہلحدیث میں جو رقوم آئیں وہ درج ذیل ہیں:

محمد عبداللہ صاحب از کوٹ فتح خان ضلع اٹک ۱۰؍

مولوی عبداللہ صاحب از موضع گیلانی ضلع منٹگمری ۸؍

مولوی عبدالرحمان صاحب از موضع ملکن ضلع بریلی ۴؍

مولوی مخدوم شریف صاحب از مدراس ۴؍

شیخ دین محمد صاحب امرتسری از رائے ونڈ ۱؍

حاجی نور محمد زرگر فیروزپوری مع احباب وبرادران ۱؍

منشی عبدالکریم صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث شہر میرٹھ ۱۱؍

مولوی فخر الحسن صاحب از ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۲؍

وصول از امرتسر ۱۱؍ میزان کل ۱۸؍

الحمدللہ۔

کانفرنس اہلحدیث کا جلسہ وعظ پاک پٹن میں

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ پنجاب میں ایک مقام پاک پٹن ہے جہاں حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ ہر سال محرم کے عشرہ اول میں وہاں عرس ہوتا ہے۔ اس عرس میں کیا ہوتا ہے۔ دیکھنے اور سننے میں بہت فرق ہے۔ بس وہی ہوتا ہے جو قبل نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ مکہ معظمہ میں ہوتا تھا۔ قبر پر سجدے ہوتے ہیں اور "یا فرید" "یا فرید" کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ ۶ محرم کو ایک دروازہ کھلتا ہے جسکا نام ہے "بہشتی دروازہ" انکا اعتقاد ہے کہ جو شخص اس دروازے میں سے گذر جائیگا وہ بہشتی ہے۔ خدا کو جاننے والا شاذ کوئی ہو۔ چونکہ اہلحدیث کانفرنس میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ میلوں اور عرسوں میں واعظوں کو بھیجا جایا کرے۔ ایسے عرس پر جانا بہت ضروری تھا۔ اس لئے ۲۹ ذی الحجہ کو ۱۴ آدمی مع سائبان وغیرہ سامان کے بھیجے گئے ہیں جسکی تفصیل آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ناظرین کامیابی کی دعا کریں۔

خاندان غزنویہ

امرتسر کی خاندان غزنویہ کے امام جناب مولوی عبدالجبار صاحب کے فوت ہوئے ہیں خاندان موصوف کی بابت بعض احباب پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا انتظام ہوا ایسے احباب کی اطلاع کے لئے لگاتار یہ مختصر سی خبر درج کیجاتی رہی ہے کہ ہنوز کوئی انتظام نہیں ہوا۔ بہت کچھ رد و بدل کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب (جو منگلو گنج میں ریاست بہاولپور کی طرف سے مقیم ہیں) امام مقرر ہوئے تھے چند روز انہوں نے امامت کرائی اور درس بھی دیا۔ تھوڑے دنوں بعد سنا کہ وہ چلے گئے کیونکہ مولوی صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولوی احمد علی مدرسہ کا اہتمام اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں اور مولوی عبدالرحیم صاحب مسجد۔ خاندان اور مدرسہ غرض سب امور کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے چلے جانے کے بعد خاندان موصوف میں بعض واقعات ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے سخت اضطراب ہوا۔ اسلئے مولوی عبدالواحد لاہور سے اور مولوی عبدالرحیم ریاست بہاولپور سے آئے۔ گذشتہ جمعہ مولوی عبدالرحیم نے پڑھایا اور گذشتہ سے پیوستہ مولوی عبدالواحد نے پڑھایا تھا۔ لاہور کے حسب معمول خطبہ میں وعظ کہا۔ مگر ان خاندان چونکہ بدعت جانتے تھے اور جانتے ہیں اس لئے انہوں نے اعتراض کیا۔ غرض ابھی تک نہ امامت مسجد کا تصفیہ ہوا نہ اہتمام مدرسہ کا۔ اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم کے انتقال کا واقعہ پیش ہوا تو مجلس نے دعائے مغفرت کی اور آپ کے صاحبزادے محمد داؤد کا جو دہلی میں اوپر کی کتابیں پڑھتا ہے۔ مبلغ دس روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کیا۔ جو صاحبزادہ موصوف کو [illegible] سے ملتا ہے۔ ناظرین ساکنین کی اطلاع کے لئے سارا احوال لکھ دیا ہے۔ امید ہے ناظرین دعا کرینگے کہ اس خاندان کے باہمی تنازعات رفع ہو کر پھر نسبت سابق یکجہتی ہو جائے۔

تلاش کتاب

نیچ اَلَنغ بیگ کی ضرورت ہے کسی صاحب کے پاس فروختنی ہو تو قیمت سے ورنہ صرف اُس کے وجود سے اطلاع دیں۔ تاکہ نقل یا علم حاصل کیا جاوے۔ مولوی محمد جمال معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر

اخبار اہل فقہ

امرتسر سے حنفیوں کا اخبار اہل فقہ نکلتا تھا جس میں بریلوی۔ پیلی بھیتی وغیرہ احناف کے مناقب اور دیوبندی خیالات کے حنفیوں کے مثالب یعنی برائیاں عموماً ہوا کرتی ہیں۔

اہلحدیث پر تو خصوصاً نظر عنایت تھی۔ افسوس ایسا دوست اور بقول خود پانچ کروڑ حنفیوں کا مذہبی اخبار دو تین دفعہ بند اور جاری ہونے کے بعد اب پھر ۲ مہینوں سے بند ہے۔ ہماری اس رائے کو شاید مخالفانہ سمجھا جائے مگر دراصل مخالفانہ نہیں کہ اخبار اہل فقہ کا وجود مفید ہے یا مفید ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فقیہ کے ہاتھ میں ہو۔

امید ہے تمام ہندوستان کے حنفی عموماً اور امرتسر کے حنفی خصوصاً اخبار کی اصلاح پر متوجہ ہونگے۔ ہمارے خیال میں مناسب ہے کہ اہل فقہ کمپنی بنائی جائے۔ اسکی انتظام کو ایڈیٹر سٹاف سے جدا کر دیا جائے۔ ایڈیٹر سٹاف میں کوئی لائق عالم فقیہہ اور محدث مقرر ہو۔ اتفاق حسنہ سے ایک نوجوان حنفی مولوی فاضل کا امتحان دیکر آجکل امرتسر میں آیا ہے ہمارے خیال میں وہ اسسٹنٹ ایڈیٹری کے لائق ہے۔ بہر حال ؎

من نگویم کہ این مکن آن کن۔
مصلحت بین وکار آسان کن

شیعوں کا اشتہار بابت جواز تعزیہ

لاہور کی شیعوں کی انجمن نے ایک طولانی اشتہار دیا ہے جسمیں تعزیہ کے جواز کا فتویٰ ہے۔ ہر ایک قوم کا حق ہے کہ جو اسکا مذہب ہو شائع کرے۔ چنانچہ اسی اصول پر دفتر اہلحدیث سے ہمیشہ اشتہار منع تعزیہ کے نکلا کرتے ہیں۔ جسمیں علماء اہل سنت کا فتویٰ درج ہوتا ہے مگر شیعوں نے کمال کیا کہ (باقی بر کالم ۳)

پیر حافظ جماعت علی۔ علی پوری کے بیٹے کا مقدمہ

مخدوم صاحب موصوف پنجاب میں ایک پیر صاحب ہیں جنکی مرید آپکی نسبت بڑے بڑے قصائد مدحیہ لکھا کرتے ہیں جنمیں سے ایک دو شعر یہ ہیں ؎

وہ جنکے دائرے میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

یہ بھی کہا کرتے ہیں ؎

نظر سے ہوئے جنکے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

ہمیں اس جگہ اس قسم کے اشعار مدحیہ کی صحت یا غلطی سے مطلب نہیں۔ جو جسکا جی چاہے کہے اور سنے بلکہ مطلب ایک واقع کا بیان کرنا۔ نہ صرف بیان کرنا بلکہ اُس سے نتیجہ نکالنا مقصود ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی زندگی کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی زندگی ہمیشہ تکلیفات میں گذری جنکا ذکر قرآن و حدیث میں صاف آتا ہے۔ ان واقعات کے بیان کرنے سے مقصود باری یہی تھا کہ لوگ انکی زندگی کے واقعات کو غور سے دیکھیں اور اس نتیجہ پر پہونچیں کہ یہ حضرات جب اپنی مصیبت کو رفع نہیں کر سکے تو ہماری مصیبت میں کیا کام دینگے۔ آہ کیا سچ ہے ؎

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا

مگر چونکہ لوگ پرانے واقعات کو محض قصوں کے رنگ میں دیکھنے لگے اس لئے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ آجکل بھی اسکا نمونہ انکو دکھایا جائے۔

عرصہ ہوا پیر جماعت علی صاحب کے صاحبزادہ خادم حسین پر ایک عورت کے والد کی طرف سے مقدمہ لاہور میں ہو رہا ہے جسکی کارروائی قریب الختم ہے یا ابھی ہفتہ ختم ہو جائیگی۔ لڑکا حوالات میں ہے جسکی بابت ہماری دعا ہے کہ لڑکا بے قصور ہے تو خدا اُسکو بری کر دے۔ آمین

ہمیں جو بتلانا مقصود ہے وہ ابھی ہمنے ذکر نہیں کیا۔ ہم نے سنا ہے کہ اس مقدمہ کے دوران میں پیر جماعت علی صاحب اور اُنکے احباب نے بھی بعینہ اُسی طرح کے انتظامات کئے جیسے عموماً دنیاوی مقدمات میں دنیا دار کیا کرتے ہیں جو گو ایک حد تک جائز ہیں مگر ہمارا سوال قابل غور ہے کہ اسی قسم کی تکلیفات کو رفع کرانے کیلئے لوگ عموماً پیروں کے پاس جا جا کر التجائیں کیا کرتے ہیں کہ ہماری مشکل آسان کردو یا کراؤ۔ جنمیں پیر صاحب کا لخت جگر پھنسا تو جناب نے بھی عملی طور پر ثابت کر دیا کہ میں بھی کارخانہ قدرت میں ایسا ہی عاجز ہوں جیسے تم لوگ ہو۔ آہ اسی وقت آیت قرآنی کی معرفت ہمکو حاصل ہوئی تو دل کو از حد سرور ہوا۔ جسمیں ارشاد ہے :۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔

اے نبی! تو بلند آواز سے کہدے کہ میں تو اپنے نفس کے لئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ تمہارے لئے

سبحان اللہ نمونہ دکھانے کو پہلے اپنی ذات خاص کو پیش کیا۔

پس پیر صاحب کے مریدان خاص کو اس واقع پر غور کرنا چاہیے۔ کہ جن مشکلات کے رفع کرانے کو ہم پیروں کے پیروں میں گرا کرتے ہیں پیر صاحب اُن مشکلات میں پھنستے ہیں تو خدا حافظ کے سوا کچھ نہیں سوجھتا۔ کیوں نہ ہم پہلے ہی سے خدا حافظ کا وظیفہ پڑھیں۔

(بقیہ کالم اول) علماء اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کے بعض مولوی بھی لکھدیے۔ امرتسر کے خلیفہ عبدالرحمان خلف مولانا غلام العلی صاحب مرحوم کا نام بھی مجوزین میں مع مختصری عبارت کے لکھ مارا۔ خلیفہ صاحب کو جو وہ اشتہار مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے دکھایا تو خلیفہ موصوف نے لکھا کہ جو مضمون اشتہار ہذا میں درج ہے مجھے اسکا علم نہیں اور نہ میں نے دستخط کئے ہیں (خلیفہ عبدالرحمان) بحکم "قیاس کن زگلستان

من بہار مرا"

فتوے لکھنے کے متعلق مولانا ابوالوفا کی طبیعت علیل تھی اس لئے اسدفعہ فتوی نہیں لکھے گئے (نائب)

انتخاب الاخبار

بلغاریہ و آسٹریا } (وائنا ۲۸۔ نومبر) فرڈی نینڈ شاہ بلغاریہ قیصر آسٹریا سے ملاقات کرکے صوفیہ کو واپس چلا گیا۔ سرویہ و بلغاریہ کے خفیہ معاہدہ ۱۹۱۲ء کے انطباع سے آسٹریا میں جو بدظنی پیدا ہوئی تھی۔ قیصر نے اس کی نسبت فرڈی نینڈ کی تشفی کی۔ معاہدہ مذکور میں دونوں نے روس یا آسٹریا کے خلاف ایک دوسرے کی معاونت کا وعدہ کیا تھا۔

شوکت پاشا کا قاتل } (قسطنطنیہ ۲۸۔ نومبر) محمود شوکت پاشا کے قاتلوں میں ایک شخص مصطفیٰ نامی جو حال میں روسی سٹیمر سے گرفتار کیا گیا تھا۔ گو اس کی عدم موجودگی میں عدالت نے اسکی نسبت موت کا فتوےٰ صادر کر دیا تھا۔ تاہم بجرم قتل مکرر تحقیقات ہوئی۔ اور موت کے فتوے کی تصدیق کی گئی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ بابعالی مجرم کو روس کے حوالے کرنے سے انکار کریگا۔ کیونکہ یہ دیگر غیر پولیٹیکل قتلوں کا بھی مرتکب ثابت ہوا ہے۔ معظم بے افسر پولیس جس کی موجودگی کا روس نے مطالبہ کیا تھا اسے ادانا کا والی بنا کر بھیجدیا گیا۔

وزیر ہند کی خدمت میں وفد } (لنڈن ۲۸۔ نومبر) اگرچہ سکرٹری نوآبادیات نے ولایت میں جنوبی افریقہ کے متعلق ہندوستانیوں کا ڈیپوٹیشن قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تاہم لارڈ کریو سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے آل انڈیا جنوبی افریقہ لیگ کے وفد سے یکم دسمبر کو ملاقات فرمانا منظور کر لیا ہے۔

تحقیقات } (پریٹوریہ ۲۸۔ نومبر) جنرل سمٹس [illegible] کے متعلق مشکلات کی تحقیقات کرنے ڈربن گئے ہیں۔

وائسرائے ہند و جنرل بوتھا } ولیسٹ منسٹر گزٹ لنڈن رقمطراز ہے۔ کہ مسئلہ جنوبی افریقہ کے متعلق لارڈ ہارڈنگ نے بتا دیا ہے کہ ایک مدبر گرد و پیش کا خیال نہ رکھنے کے موقع پر کس حد تک بڑھ جاتا ہے۔ ان کی سپیچ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں سے طرز عمل کا اہل ہند پر بہت بڑا اثر پڑا ہے جس سے وائسرائے کو ہندوستانیوں سے علانیہ ہمدردی ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور وائسرائے کو ہندوستانیوں کی طرف سے لڑائی لڑنی پڑی۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے لوگ اپنے آپ کو عالم خیال میں وائسرائے کی جگہ تصور کر کے انکی انتہا درجہ کی مشکلات کا موازنہ کرینگے۔ جنوبی افریقہ کی آزادانہ مرضی کے بغیر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اسی آزادانہ اعانت پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔

ڈیلی کرانیکل رقمطراز ہے کہ وائسرائے ہند اور جنرل بوتھا کے باہمی ذاتیات پر حملہ کرنے کے بغیر پہلے ہی سے گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے تعلقات سخت کشیدہ تھے وائسرائے [illegible] دلیو تھا میں سے کوئی بھی تقریروں میں محتاط نہیں۔ ہم خصوصیت سے لارڈ ہارڈنگ جیسے تجربہ کار مدبر کے لہجہ پر اظہار تاسف کرتے ہیں۔ گورنمنٹ جنوبی افریقہ کو براہ راست مخاطب بنانے میں غالباً لارڈ ممدوح غلطی پر تھے۔ تاہم جنرل بوتھا کی گورنمنٹ کامل تحقیقات کی اجازت دینے سے ایک مستحسن کام انجام دیگی۔

اطلاع

تعزیہ کی ممانعت والے اشتہار ختم ہو گئے ہیں اب کوئی صاحب طلب نہ کریں۔ آئندہ سال انشاء اللہ پھر چھپیں گے

منیجر

تین پونڈ کے ٹیکس کا مسئلہ } (لنڈن ۲۷۔ نومبر) مسٹر [illegible] چیئرمین نٹال پراونشل کونسل نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں نٹال میں تین پونڈ ٹیکس کی موقوفی کا موید نہیں۔ حال کا ایجی ٹیشن (جوش و خروش) محض اس ٹیکس تک محدود نہیں بلکہ اہل ہند کچھ زیادہ کا خواہاں ہے۔ اگر لائسنس کا تین پونڈ ٹیکس موقوف کر دیا گیا تو فوراً ہی یکساں حقوق اور استحقاق رائے کا مطالبہ ہوگا۔ تین پونڈ ٹیکس سے تیس ہندوستانیوں میں سے صرف ایک متاثر ہوتا ہے۔

سر آغا خاں کو شاہ ایران بنانے کی تجویز } کرنل ییٹ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل برٹش بلوچستان نے انگلستان کے ایک رسالہ میں حالت ایران پر بحث کرتے ہوئے یہ رائے دی ہے۔ کہ شمال میں روس کو اور جنوب میں انگلستان کو کچھ کچھ علاقہ ملحق کر لینا چاہئے۔ اور وسطی علاقہ میں ہزہائینس سر آغا خاں جیسے اوصاف رکھنے والے شخص کو بادشاہ بنا دینا چاہئے۔

بنگال میں ڈکیتیاں } بنگال میں حال میں جو ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں ان میں چھ ڈکیتیاں مسلمان ڈاکوؤں کی ایک جماعت سے منسوب کی جاتی ہیں۔

سفرجیٹوں کے کارنامے } انگلینڈ کی حقوق طلب عورتوں نے سرکار کو حیران کرنے کی غرض سے سکوں پر ووٹ کا لفظ کندہ کر کے ایک جدت پیدا کی ہے۔ اس سے سکہ جات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور جس کے پاس یہ سکے ہوتے ہیں۔ وہ قانونی طور پر بڑی مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ اور جس سے تجارت کو سخت نقصان پہنچتا ہے اور سرکار کو بھی اس طریقے سے حیرانی ہوئی ہے واقعہ میں حقوق طلب عورتوں نے سرکار کا دم ناک میں کر دیا ہے۔ اور ان کی نت نئی شرارت سے عجیب باتیں نکل رہی ہیں

مقدمہ سازش } باری سال میں مقدمہ سازش ۲۷۔ نومبر کو پھر حسب معمول پیش ہوا۔ مگر سرکاری مخبر گندرا موہن کی علالت کی وجہ سے مقدمہ دوسرے روز پر ملتوی کیا گیا۔

ابوالبشر مراد علی صاحب } سوہدری اپنے برادر زادہ ملک نظام الدین صاحب مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کے خواستگار ہیں۔

رسید زر از ۱۳ اکتوبر تا ۲۴ نومبر ۱۳ء

حافظ نواب علی ع ۴۳۶ عہ ۲ دسمبر ۱۳ء تک
ابو الفضل محمد اسد اللہ ع ۳۳۴۷ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء ”
حافظ محمد ابراہیم ع ۳۳۴۹ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
فقیر اللہ ع ۳۳۵۰ ۳ ” ” تک
قاضی برکت علی ع ۳۳۵۱ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی عمر الدین ع ۳۳۵۲ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
حکیم محمد عبد المجید ع ۳۳۵۳ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی محمد عبد العزیز ع ۳۳۵۴ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
سید مرتضیٰ شاہ ع ۳۳۵۵ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
حوالدار شیخ عبد اللہ ع ۳۳۵۶ عہ ۳ اپریل ۱۴ء تک
منشی عبد القادر ع ۳۳۵۷ ۳ جون ۱۴ء تک
رائے عصمت اللہ خاں ع ۳۳۵۸ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
مسٹر محمد حسین ع ۳۳۵۹ عہ ۱۰ اپریل ۱۴ء تک
عبد الرزاق ع ۳۳۶۰ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی عبد الرحیم ع ۳۳۶۱ عہ ۳ اپریل ۱۴ء تک
شیخ قادر ستان ع ۳۳۶۳ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
محمد صدیق ع ۳۳۶۴ ۳ اکتوبر ۱۴ء تک
محمد یٰسین ع ۲۱۱۸ ۲۲ نومبر ۱۴ء تک
حافظ محمد حسن احمد حسن ع ۳۳۶۴ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی حمید علی ع ۳۳۶۵ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
مستری محمود ع ۳۳۶۶ عہ ۳۰ اپریل ۱۴ء تک
محمد ادریس خاں ع ۱۴۶۹ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
ڈاکٹر عبد الحکیم ع ۱۳۵۹ ۱۳ اکتوبر ۱۴ء تک
محمد فیاض الدین ع ۲۰۸ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
بابو عبد العزیز ع ۲۹۹ ۹ اکتوبر ۱۴ء تک
میاں احمد الدین ع ۳۲۰۹ عہ ۲۳ اپریل ۱۴ء تک
عبد العزیز خاں ع ۲۹۵۵ عہ ۱۲ اپریل ۱۴ء تک
فضل الٰہی ع ۲۵۰ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
حافظ عظیم و محمد عبد اللہ ع ۹۱۵ ۵ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی محمد یامین ع ۲ ۱۴ اکتوبر ۱۴ء تک
حاجی کرم الٰہی ع ۲۰۲۲ ۱۶ اکتوبر ۱۵ء تک
شیخ برکت علی ع ۲۹۷ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
حسین علی بیقان علی ع ۲۰۶ ۱۳ اکتوبر ۱۴ء تک

میاں عبد الحق محمد الیاس ع ۲۹۵۲ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
ابو سعید محمد شریف ع ۲۲۵۳ عہ ۱۷ اپریل ۱۴ء تک
حافظ ہدایت اللہ محمد رفیق ع ۳۲۱۵ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
سندہ علی خاں ع ۲۹۰۹ عہ ۱۷ اپریل ۱۴ء تک
منشی محمد رکن الدین ع ۲۵۰ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی عبد اللہ ع ۱۱۷۹ عہ ۲۱ اپریل ۱۴ء تک
ابراہیم ہاشم ع ۲۹۷۶ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
عبد العزیز ع ۳۲۱۲ عہ ۱۷ اپریل ۱۴ء تک
منشی محمد حنیف ع ۲۰۲۱ ۱۸ اکتوبر ۱۴ء تک
حاجی محمد حسن ع ۲۹۱۹ ۱۱ اگست ۱۴ء تک
مولوی عبد الحق ع ۲۳۱۹ ۲۳ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی فضل الٰہی ع ۱۵۰۶ ۲۳ اکتوبر ۱۴ء تک
سید عبد المجید ع ۲۵۰۰ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی محمد نصرت اللہ ع ۲۹۶۵ ۱۲ اکتوبر ۱۴ء تک
رضی الدین ع ۲۷۷۲ عہ ۲۳ اپریل ۱۴ء تک
علی بن سالم ع ۱۹۳۲ ۹ اکتوبر ۱۴ء تک
جمال بخش ع ۲۶۹ عہ ۷ اپریل ۱۴ء تک
سید محمد ایوب ع ۳۱۹۹ عہ ۱۰ اپریل ۱۴ء تک
سید عبد اللہ ع ۲۵۰ ۵ نومبر ۱۴ء تک
مولوی محمد اکرم علی ع ۲۰۲۳ ۱۸ اکتوبر ۱۴ء تک
مستری محمد ابراہیم ع ۳۳۰۰ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی واعظ الدین ع ۳۳۶۹ عہ ۳۰ اپریل ۱۴ء تک
مولوی محمد بشیر الدین ع ۳۳۰۷ للعہ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
قاضی غلام محی الدین ع ۲۵۲۴ للعہ ۳۴ دسمبر ۱۴ء تک
مسٹر ایم اے ایم طٰہٰ ع ۲۹۶۱ للعہ ۳۱ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی عبد الکریم ع ۱۹۶۵ ۱۰ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی محمد علی ع ۲۹۳۳ ۳۱ اکتوبر ۱۵ء تک
قاضی عبد اللہ ع ۳۰۰۷ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی سید عباس حسین ع ۳۳۷۱ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
عبد الغنی ع ۳۳۷۲ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
محمد عبد الغفور خاں ع ۳۳۷۳ ۳۰ نومبر ۱۴ء تک
عبد الرزاق ع ۳۳۷۴ ۳۰ نومبر ۱۴ء تک
مولوی احمد اللہ ع ۳۳۷۵ ۳۰ نومبر ۱۴ء تک
صدر الدین ع ۱۸۷۵ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
میاں محمد علی ع ۲۴۷ ۱۳ ستمبر ۱۴ء تک

ابو المسعود ع ۲۴۶۵ ۱۸ اکتوبر ۱۴ء تک
میاں کرم الٰہی ع ۹۶۱ عہ ۲۲ مئی ۱۴ء تک
حکیم بشیر احمد ع ۲۲۱۸ ۱۷ نومبر ۱۴ء تک
ڈاکٹر اشرف خاں ع ۵۷ ۲۴ نومبر ۱۴ء تک
مولوی الٰہی بخش ع ۱۱ ۴ فروری ۱۵ء تک
پیر جی سید سرفراز علی ع ۲۵۱۱ ۱۸ اکتوبر ۱۴ء تک
سردار محمد اکبر خاں ع ۲۵۲۶ ۱۴ نومبر ۱۴ء تک
شیخ محمد حفیظ اللہ محمد اسمٰعیل ع ۲۹۸۲ ۳۱ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی فیض الدین ع ۳۳۷۶ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
اسمٰعیل سیٹھ جی ہاشیا ع ۱۸۵۶ ۱۴ فروری ۱۴ء تک
مستری کبیر خاں ع ۳۳۷۷ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
عبد الحمید خاں ع ۳۳۷۸ ۳۰ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی محمد تقی ع ۹۹۴ ۱۰ نومبر ۱۴ء تک
شیخ قادر بخش ع ۹۲ ۶ نومبر ۱۴ء تک
حاجی بادل ع ۹۳۶ ۳ نومبر ۱۴ء تک
مولوی حکیم محمد شریف ع ۲۳۱ ۱۹ نومبر ۱۴ء تک
منا چھوٹا ع ۱۸۵۲ یکم نومبر ۱۴ء تک
محمد یعقوب ع ۲۹۰۹ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
شیخ محمد زکریا ع ۲۹۷۴ ۱۷ اکتوبر ۱۴ء تک
میاں عبد اللہ ع ۲۵۱۶ یکم نومبر ۱۴ء تک
قاضی غلام امیر ع ۹۸۶ ۳ نومبر ۱۴ء تک
حاجی شیخ حمید اللہ ع ۲۶۲۹ یکم نومبر ۱۴ء تک
احمد اللہ خاں ع ۳۱۲۹ ۲ نومبر ۱۴ء تک
شیخ محمد عبد التواب ع ۳۱۰۰ ۱۵ مئی ۱۴ء تک
ابو القاسم علی ع ۱۵۸۹ یکم نومبر ۱۴ء تک
میاں محبوب حسین ع ۱۸۶ ۲۷ نومبر ۱۴ء تک
ڈاکٹر سید جمال الدین ع ۱۳۵۵ ۲ نومبر ۱۴ء تک
سردار محمد فتح یاز خاں ع ۹۸۱ ۳ نومبر ۱۴ء تک
عبد الرؤف ع ۳۵۲ ۱۴ نومبر ۱۴ء تک
محمد عثمان خاں ع ۳۷ ۷ نومبر ۱۴ء تک
حافظ محمد عبد الرحمٰن خاں ع ۲۴۴۲ ۲۴ اگست ۱۴ء تک
منشی محمد قاسم ع ۱۸۰ ۵ نومبر ۱۴ء تک
حکیم الدین علیم الدین ع ۱۵۲۳ عہ ۲ مئی ۱۴ء تک
ماسٹر غلام حیدر ع ۳۳۷۹ ۳۰ نومبر ۱۴ء تک

(باقی آئندہ)

موسیائی

۲۹/۵۲

یہ موسیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو کافور کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے

قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲/ آدھ پاؤ سے ؎ پاؤ پنچہ ؎ مع محصولڈاک وغیرہ

ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب حکیم احمد محمود صاحب سہسوان سے تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے ایک چھٹانک موسیائی آپ سے منگوائی تھی۔ اس نے مجھکو بہت فائدہ دیا۔ اب میرے عنایت فرما بابو نذر الحسن صاحب اسسٹنٹ منیجر بنک اور میرے بھائی حاجی سید انوار احمد صاحب کے نام ایک ایک چھٹانک بذریعہ ویلو بھیجدیں ۱۲-اکتوبر ۱۳ء

جناب احمد آدم صاحب۔ لوہجا لونتھے جنوبی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں آپکے ہاں سے دو چھٹانک موسیائی منگوائی تھی۔ اس میں سے ایک چھٹانک میں نے کھائی۔ اور ایک چھٹانک ایک اور مریض کو دی۔ ہم دونوں کو بہت مفید ہوئی۔ جسقدر تعریف کروں تھوڑی ہے۔ اس خط میں برٹش پوسٹل آرڈر دس شلنگ آپکے نام پر بھیجتا ہوں۔ چار چھٹانک موسیائی بھیجدیں۔ میں آپ کے ہاں سے ہمیشہ موسیائی منگوایا کروں گا موصولہ ۱۸ اکتوبر ۱۳ء

جناب محمد زاہد علیخاں صاحب جندولی (دہارمیں) سے لکھتے ہیں۔ کہ آپکی موسیائی ایک مریض کو جو بعارضہ سل عرصہ دو سال سے بیمار تھا استعمال کرائی۔ بہت فائدہ پہنچا۔ ایک چھٹانک علیحدہ و آدھ پاؤ علیحدہ بذریعہ ویلو جلد مرحمت فرمائیے۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۳ء

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ (پنجاب)

نہایت ضروری۔ مفید اور کار آمد کتابوں ہیں

حیرت انگیز رعایت

۲۶/۵۲

اتقان فی علوم القرآن ہر دو جلد مکمل اردو میں ترجمہ ہوگئی ہے یہ وہی کتاب ہے جس کے متعلق علمائے کبار کی رائے ہے۔ کہ علوم و معارف قرآن شریف کو حل کرنے میں اس سے بڑھکر کتاب ملسکنا محال ہے۔ خاتم المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ نے اس عدیم النظیر کتاب میں علوم قرآنی کی بہم ادیر تین سو اقسام کو (اسی) بابوں میں نہایت عمدگی اور وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل خاص و عام۔ مجمل و مبین۔ محکم و متشابہ۔ مظاہر و لفظ کیفیت نزول آسمانی۔ نزول وقت جائے نزول۔ نزول اثبات۔ طریق استنباط مسائل وغیرہ امور کو نہایت تفصیل اور آسان طریق سے بزبان اردو بیان کیا ہے یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور قرآن مجید کے معنی و مطالب سمجھنے والوں کیلئے بہ غایت مفید ہے۔ تعداد صفحات ۱۰۵۶ قیمت اصلی آٹھ روپے (للعہ) رعایتی مع محصول تین روپے آٹھ آنہ (عہ)

حمائل شریف معرا مجلد نہایت خوشخط۔ دبیز کاغذ پر صاف چھپی ہوئی۔ لفظ لفظ علیحدہ ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں کو تلاوت کرنے اور پڑھنے کے لئے ضرور منگوانی چاہئے۔ شروع میں ایک فہرست میں سورتوں سیپاروں اور آیتوں کے اعداد و شمار درج ہیں۔ اخیر میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی ایک فہرست بحروف تہجی دیگئی ہے اصلی قیمت فی جلد عہ رعایتی مع محصول مجلد عہ مر

لغات القرآن مجلد اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معنی و ماخذ۔ مجرد مصادر بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھے ہیں جس سے ہر ایک اردو خوان بلا مدد استاد عربی زبان سے ناواقف یہاں لغات کے ذریعہ قرآن شریف سے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کرسکتا ہے۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو قیمت فی جلد عہ۔ رعایتی مجلد مع محصول عہ

انسان کامل ہر دو حصہ مصنفہ عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمہ جس میں [illegible] باب ہیں اصول۔ فروع۔ احدیت۔ واحدیت عما قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان کے معانی و اسرار و حالات نہایت شرح و بسط سے درج ہیں۔ گویا اسرار رموز و علم باطن میں علم تصوف کی یہ ایک جامع و کامل کتاب ہے۔ اصلی قیمت ہر دو حصہ للعہ رعایتی مع محصول عہ

شرح فصوص الحکم عربی امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی کتاب کی شرح مولانا عبدالرحمان جامی رحمہ کی تصنیف ہے۔ تصوف کی بے نظیر کتاب حقائق و معارف کا گنجینہ۔ علوم حقیقیہ کا خاتم اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول عہ ۱۲/

کتبخانہ ثنائی میں سے چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں تشریح کی گئی ہے نیچے حاشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جن میں سے چھ جلدیں تیار ہیں

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وغیرہ قیمت ۱۲؍

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۱۲؍

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام اور اعراف ۱۲؍

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲؍

جلد پنجم۔ تا سورہ فرقان ۱۲؍

جلد ششم تا سورہ یٰسین ۱۲؍

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ قیمت مع محصول ۴؍

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ آریوں کی تردید و مقابلہ۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱؍

الہام } الہام کی تشریح۔ اور آریوں کی تردید۔ قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کو مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب فی جلد ۲؍

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

فتوحات اہلحدیث } عدالت ہائیکورٹ۔ پنجاب اور بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ انکو جمع کیا گیا ہے ۲؍

الہامی کتاب } وید و قرآن کے الہام پرسلسلہ اور یہ عالموں کی دلچسپ بحث ۱؍

حق پرکاش } ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل جواب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸؍

تفسیر اسلام } مہاشہ دہرم پال آریہ کے رسالہ تہذیب اسلام کا جواب فی جلد ۔ ۔ ۔ ۴؍

ادب العرب } صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہوا ہے ۶؍

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱؍

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۔ ۔ ۔ ۱؍

مناظرہ نگینہ } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۴؍

ترغیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام

عبد الغفور آریہ سماجی کی جلد اول ۸؍ جلد دوم ۸؍ جلد سوم ۸؍ جلد چہارم ۸؍ چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸؍

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث کے عقائد و مسائل کا بیان ۳؍

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

گلزار احمدی } ۱؍ جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات۔ کتاب مدارج النبوت کا ترجمہ۔ پنجابی زبان میں منظوم ہے۔ پنجابی خطوں کے لئے عموماً اور شائقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت کچھ مفید ہے جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ جلد دوم مجاز عام کے مضمون۔ جلد سوم ہاتھ کے حصے۔ عمدہ علیہ کا پتہ

ملنے کا پتہ۔ غلام نبی جلد ساز بازار ابراہیم

اکرام محمدی یعنے تفسیر سورہ والضحیٰ

منظوم بزبان پنجابی

مصنفہ مولوی عبد الستار صاحب مصنف قصص المحسنین

یہ وہی بے نظیر کتاب ہے جس کے چھپنے کا شائقین مدتوں سے انتظار کر رہے تھے کیونکہ اس کتاب پر مولانا ممدوح نے اپنی پوری ہمت صرف کر کے اپنی پہلی تصنیف قصص المحسنین سے بھی کیا بلحاظ پختگی اشعار اور کیا بلحاظ دلچسپی و رنگینی مضامین ہر پہلو سے بڑھ چڑھ کر بنایا ہے۔ اور اول سے آخر تک نہایت درد بھرے انداز سے اسکو ختم کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ محصولڈاک ۲؍ کل ۱۲ کا وی پی ہو گا۔

۱۲ تک کے اندر طلب کرنیوالوں کو کتاب گلزار رضا منظوم پنجابی جس میں خالد بن ولید کی سوانح عمری مفصل درج ہے مفت دی جاویگی منگوائیے

عبد الرحیم عبد الرحمن تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

عطریات ۱۲؍

عنوان بالا کی تصدیق بجز اس صرف ایک مرتبہ کرم فرمائی سے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ ورنہ ممکن تو سے نکڑ دل دفتر گذرتے ہونگے۔ لہذا ہر قسم کے عطریات دو غنیات و دیگر متعلقہ ستشی و کتھر وغیرہ وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہے جس فرمائش تمام وارزاں خدمت عالی میں روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ بیست حال

نور محمد عبد الغفور جنرل ہیڈ مرچنٹ

قنوج محلہ اچو بال متصل مسجد محبوب شاہ

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۳۳۸۷ کو جناب محمد ابراہیم صاحب خیاط سوتی مسجد شہر علیگڑھ
ALIGARH 137

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں باہتمام منشی محمد اشرف منیجر چھپا اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ کارڈ وغیرہ بجلہ واپس ہونگی
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۲ جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... عہ
روسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... عہ
ششماہی ... عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ بہر پنس
ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

بابو دھرمپال بی اے اور ریشنلزم

نمبر ۱

نمبر اول میں ہم نے ریشنلزم کی وسعت بتلائی تھی کہ یہ لفظ اپنے وسیع معنے کے اعتبار سے ہر ایک محقق اور معقول پسند آدمی پر بولا جاتا ہے خواہ وہ کسی مذہب کا پابند ہو یا نہ ہو۔ شرط یہ ہے کہ طبیعت معقول پسند رکھتا ہو اور حتی المقدور معقول پسندی کرتا ہو خواہ اسکی معقولیت دوسرے کے نزدیک نامعقول ہو۔

نمبر دوم میں ثابت کیا ہے کہ بابو دھرمپال جی باوجود دعوے ریشنلزم (معقول پسندی) خود ریشنلسٹ نہیں۔

آج نمبر ۳ میں ہم یہ ثابت کرینگے کہ بابو دھرمپال

جیسا ریشنلسٹ ویسا مسلمان نہیں (اڈیٹر)

بابو دھرمپال جی نے الکوثر کے اندر کی دوسری فصل میں اپنے مسلمان ہونے کی بحث اوٹھائی ہے جسکا عنوان رکھا ہے "کیا ایک ریشنلسٹ کو مسلمان کہا جا سکتا ہے؟" اسکا مطلب یہ ہے کہ میں (بابو صاحب) جو اللہ تعالیٰ کو مانتا ہوں اور رسول خصوصاً سب انبیاء علیہم السلام کی رسالت کا منکر نہیں ہوں نماز روزہ حج زکوۃ جو ارکان اسلام ہیں اتنا مسلمان ہوں۔ اسکا مطلب یہی ہے تو ہم آپکے ہم آہنگ ہم صفیر ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے آپ مسلمان ہوں مگر واقع یہ ہے کہ آپ مسلمان نہیں لیجئے فرد قراردادِ جرم سنئے۔

اسلام کے معنے ہیں فرمانبرداری کرنا انقیاد و اطاعت وغیرہ یہ ظاہر ہے کہ فرمانبرداری احکام کی ہوتی ہے جتنے احکام ہونگے اونہی کی اطاعت ہوگی حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام کے زمانہ میں جتنے حکموں کو ماننے کا حکم ہوتا تھا جو لوگ ان کو مانتے تھے وہ

اون احکام کے لحاظ سے مسلمان تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں جو حکم تھے اونکے ماننے والے اوس وقت کے مسلمان تھے اون کے بعد حضرت لوط حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام کے زمانہ کو لیجئے یہاں تک کہ شروع زمانہ نبوت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والتحیہ میں جبتک نماز روزہ کا حکم نہیں آیا تھا جو لوگ بغیر اوس نماز روزہ بلکہ بغیر اعتقاد کے تھے یا اوسی حال میں مرگئے وہ بھی ویسے ہی مسلمان تھے جیسے آج حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حدیث سب احکام کو ماننے والے لوگ مسلمان تھے کیونکہ اسلام نام ہے احکام الٰہی کی تسلیم و اطاعت کا رہا یہ سوال کیا ثبوت ہے ماننا احکام الٰہی میں داخل ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ:-

حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام کے مضمون میں برابر ملتا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے مخاطبوں کو بحکم الٰہی حکم دیتا ہے۔
(فَاتَّقُوا اللهَ وَأَطِيعُونِ) (سورہ شعرا پارہ ۱۹)

اخبار مسلمان کے متعلق مشکلات پریس کا خاتمہ ۱۲ دسمبر تک ہوسکنے کی قوی امید ہے اسلئے اخبار مسلمان کا پہلا پرچہ ۱۷ دسمبر کو شائع ہوگا انشاء اللہ ناظرین مسلمان دعا کرین اور اطمینان رکھیں۔ دعا گو ثناء اللہ ایڈیٹر مالک اخبار مسلمان از امرتسر

"یعنے اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور میری تابعداری کرو"

جس طرح حضرات انبیاء سابقین کے حال میں یہ حکم ملتا ہے اسی طرح خاتم الانبیاء احمد مجتبے محمد مصطفے علیہم السلام کے حق میں ارشاد ملتا ہے ذرہ غور سے سنئے :-

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (سورہ اعراف پارہ ۹ ع ۹)

"یعنے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو کہدے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس اللہ کی حکومت تمام آسمانوں اور زمینوں پر ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں جو ہر ایک جاندار کو زندگی بخشتا ہے اور زندگی چھین کر مار دیتا ہے۔ پس اے لوگو! تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اوسکے رسول امی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر جو خود بھی اللہ کو اور اوسکے حکموں کو مانتا ہے اور اوس نبی کی تابعداری کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ"

آیات سابقہ اور یہ آیت صاف بتلا رہی ہیں کہ تعلیم قرآن مجید حضرات انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کا حکم دیتی ہے اور احکام ماننے کا حکم ہے ایمان بالرسالت بھی فرض ہے ان سب احکام کی اطاعت کرنے کا نام اسلام ہے جو ہر زمانہ میں کلی مشکک کے طور پر گو مختلف شکلوں میں ہوا ہے مگر اصولاً ایک ہے۔ یہی معنے ہر آیت قرآنی کے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

یعنے ایماندارو! سارے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنے کل احکام کی اطاعت کرکے مسلمان ہو جاؤ

بابو دہرمپال جی نے وہ آیات پیش کی ہیں جن میں حضرات انبیاء سابقین اور اون کی امت کو مسلمان کہا گیا ہے یہ آیات لکھکر نتیجہ نکالا ہے :-

"اسلام میں داخل ہونے کے لئے محمد رسول اللہ کا ماننا کوئی لازمی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح حضرت محمد صاحب سے پہلے لوگوں کا اسلام حضرت کی رسالت کے بغیر تھا۔ اسی طرح آجکل بھی اون کی رسالت کو تسلیم کرنے کے بغیر کام چل سکتا ہے اور چلنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے محمدیت تو دنیا میں قائم نہیں رہ سکیگی مگر اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہو جائیگا" (اندر ص ۲)

اہلحدیث۔ غالباً ہماری تقریر سے آپکے شبہ کا جواب اہل دانش کو ملسکتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام احکام الٰہی کی تسلیم اور تعمیل کا نام ہے۔ زمانہ سابقہ میں رسالت محمدیہ کا وجود نہیں تھا تو اوس پر ایمان لانا بھی داخل اسلام نہ تھا جس طرح زمانہ قیام مکہ معظمہ میں نماز روزہ فرض نہ تھا تو انکا ماننا بھی داخل ایمان واسلام نہ تھا جب ہوا تو داخل بھی ہوا۔ فافہم فتم ما اوردہ

اظہار افسوس} بابو دھرمپال ہو یا کوئی اور ہر ایک کو اپنے خیالات ظاہر کرنیکا حق حاصل ہے اس کا تو افسوس نہیں ہاں افسوس یہ ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ جس بات کا جواب دیں اوس کو یا تو سمجھیں نہیں یا اوسکا مطلب اولٹا بگاڑیں۔ یہ نہایت افسوسناک حالت ہے۔ رسالت سے انکار قابل افسوس نہیں مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ البتہ رسالت کے معنے کی نسبت بابو دھرمپال جی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ بے شک قابل افسوس ہیں یہاں تک قابل افسوس ہیں کہ کسی عقلمند کے نزدیک وہ رشنلسٹ کے معزز گروہ میں شامل نہیں رہ سکتے جسکا ہمیں سخت افسوس ہے ناظرین کی اطلاع کیلئے اون کے معنے نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :- (ص ۴)

"جن معنوں میں ایک رشنلسٹ کے نزدیک محمد خدا کا فرستادہ ہے۔ انہی معنوں میں باقی کے تمام انسان۔ حیوان۔ نباتات یہاں تک کہ جمادات کی مختلف اشکال بھی خدا کی فرستادہ ہیں اور وہ اس مشن یا رسالت کو جس کے لئے کہ مرکزی طاقت نے اون کو ظہور پذیر کیا ہے ٹھیک اسیطرح اپنی اپنی حیثیت کے مطابق پورا کر رہے ہیں جس طرح کہ مقلدین کے نزدیک ایک ایسا نبی یا رسول اپنے مشن کو پورا کرتا ہو جس پر ایمان لانا وہ باعث نجات تصور کرتے ہیں۔ یہ ایک نڈر پوزیشن ہے جو ایک رشنلسٹ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بابت ذہن میں رکھتا ہے" (ص ۲۲)

اہلحدیث۔ یہ عبارت اسلئے قابل افسوس ہے کہ آپنے رسالت کے معنے جو تسلیم کئے ہیں وہ فطرت یا خلق کے ہیں رسالت کے نہیں۔

رسالت کے معنے قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہیں :-

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

"میں (محمد) تو (باعلان الٰہی) برے کاموں پر ڈرانیوالا اور نیک کاموں پر خوشخبری سنانے والا ہوں"۔

اسپر یہ کہنا مزید موجب افسوس ہے :-

"رسول کی اس رشنل تعریف کو اگر نظر انداز کردیا جاوے اور محمد رسول اللہ سے یہ معنے کئے جاویں کہ ایک ایسا رسول جو بطور سفیر کے ایک دور دراز بیٹھے ہوئے خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو جسپر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ تو بطور ایک رشنلسٹ کے میں محمد رسول رسول اللہ کا اقرار کرنا ایک قسم کی باطل پرستی تصور کرونگا" (ص ۵)

اہلحدیث۔ دور دراز خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اوس قریب خدا کی طرف سے جس کی شان میں خود

نور ہے نور ہے} قادیان کے اخبار نور نے

لکھا تھا کہ دھرمپال نے مولوی نور الدین سے ملنے کی استدعا کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ میں ایسے شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا جس نے آجتک میری استدعا نہیں کی نہیں مولوی نور الدین صاحب کو ایسا بد خلق جانتا ہوں کہ وہ اس طرح ملاقات سے انکار کردیں جس طرح مرزا غلام احمد مرحوم مولوی ثناء اللہ صاحب سے جب وہ اونکے بلانے پر قادیان گئے تھے ملنے سے انکار کردیا تھا میں مولوی نور الدین صاحب کو مرزا صاحب مرحوم کے بہتر جانتا ہوں بہر حال نور کا بیان غلط ہے (دھرمپال)

اہلحدیث۔ کیا مولوی نور الدین صاحب کا فرض نہیں کہ وہ اس واقعہ کی تصدیق یا تکذیب کرکے فیصلہ کردیں بے شک۔۔

قرآن مجید نے کہا ھُوَ مَعَکُمْ (وہ تمہارے ساتھ ہے) ٹھیک ہے۔ واقعات گذشتہ کو پیش نظر رکھکر ہر ایک عقلمند (خواہ وہ خود مسلمان نہو) کہہ سکتا ہے کہ ان خیالات والا شخص جو بابو دھرمپال جی نے ظاہر کئے ہیں مسلمان نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے۔

اظہار تعجب باوجودیکہ بابو دھرمپال جی خود لکھتے ہیں:۔

"میں نے کہیں اس بات کا اظہار کیا کہ میں مسلمان ہوں نہ ہی کسی مسلمان یا مسلمان اخبار نویس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں" (اندر پابت اکتوبر ۱۳ء ص)

تاہم (عیسائی) اخبار نورافشاں لودہانہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ "عرصہ سے یہ سوال پبلک کے سامنے پیش تھا کہ بابو دھرمپال مسلمان ہے (؟) آریہ کہتے تھے وہ مسلمان ہوگیا۔ مسلمانوں کو بھی فخر تھا کہ ہمارا کھویا ہوا فرزند پھر ہمیں مل گیا ہے۔ اب دھرمپال نے اپنی پوزیشن صاف کردی یقین ہے کہ اب مسلمان خاموش ہوجائینگے اور اسے کلمہ پڑھنے کی تکلیف نہ دینگے" (نورافشاں ۱۳ نومبر ۱۳ء)

کس جرات کی غلط بیانی ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کے خیال میں دھرمپال کو مسلمان لوگ مسلمان جانتے تھے حالانکہ یہ ایسا غلط خیال ہے کہ صاحب خیال (بابو دھرمپال جی) اسکے مکذب نہیں ایڈیٹر صاحب نورافشاں بھی مکذب ہیں جو ۱۹ ستمبر کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

"ہم مسٹر دھرمپال کو کیا کہیں مسلمان وہ نہیں مسیحی مذہب میں وہ شامل نہیں"

باوجود اسکے نامہ نگار صاحب اسکو مسلمان کہیں تو کیا تعجب ہے۔ ان نامہ نگار کا یہ کہنا کہ مسلمان اسے کلمہ پڑھنے کی تکلیف نہ دینگے بھی بے معنے ہے۔ بابو دھرمپال نہ تو مسلمانوں کا فرزند دلبند ہے مسلمان تو نامہ نگار نورافشاں بلکہ اسکے ایڈیٹر بہادر کو مع اسکے امریکن چرچ کے سب کو کلمہ پڑھنے کی تکلیف دیتے ہیں اور دیا کرینگے۔

نورافشاں کے نامہ نگار سے بڑھکر مسافر آگرہ کا اپنا مضمون تعجب انگیز ہے کہ باوجود ایک پیرانا رشتہ (؟) ایڈیٹر ہیں کہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں کہ گمان ہوتا ہے شاید دماغ صحیح نہیں رہا۔ ناظرین غور سے سنیں پورے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم اپنے ان ناعاقبت اندیش مسلمان بھائیوں سے جو کل دھرمپال کی آریہ سماج کی علیحدگی پر اچھلے کودتے تھے اور آپ کی تحریرات کو آیت و حدیث سمجھکر ہمیشہ پیش کیا کرتے تھے صرف اسیقدر دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا آج وہی موقعہ آریوں کو نصیب نہیں ہے۔ جو میاں دھرمپال جی کی دو تین ہی ماہ بعد اسلام سے پھر طبیعت پھر گئی" (مسافر آگرہ ۱۲ نومبر ۱۳ء)

اہلحدیث۔ پنڈت جی کی طرح ہم بھی اتنا پوچھتے ہیں کیا آپکے مقدس اعتقاد میں جھوٹ بولنا جائز بلکہ بڑا کار ثواب ہے۔

پہلے آدمی آپکا وہ مسلمان ہوا اور کب وہ چھ مہینے بعد اسلام سے پھر آکر مسلمانوں نے اسکے کلام کو آیت حدیث کی طرح پیش کیا۔ افسوس ایسے لوگ بھی دنیا میں کسی اخبار خصوصاً مذہبی اخبار کے ایڈیٹر بنتے ہیں جن کی لغات میں کذب اور جھوٹ کا لفظ قابل ترک نہیں کیا سچ ہے ط

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

قادیانی مشن

سیرۃ المسیح

قادیانی اخبار تحریک کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی سوانح عمری لکھی جائے جو تہذیب دنیا میں پیش کرنے کے قابل ہو۔ ہم بھی اس کام کو قابل قدر جانتے ہیں اور امر میں بقدر طاقت مدد دینے کو بھی طیار ہیں۔ ایسی کتاب جو مرزا صاحب کی سوانح عمری ہو ہم اس کو خود خریدینگے اور احباب کو بھی ترغیب دینگے بلکہ وعدہ کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں اوسکا اشتہار دیا کرینگے بشرطیکہ واقعات صحیح اور کامل درج ہوں۔ منجملہ دو واقعات ہم پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے کتاب "اعجاز احمدی" میں مجھکو بغرض تحقیق حق لینے برائے مباحثہ قادیان میں بلایا تھا اسی کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان میں نہیں آئینگے۔ مگر میں جنوری ۱۹۰۳ء کو ۲ بجے دن کے جا پہونچا اور مرزا صاحب کو اطلاع دی کہ میں آپکی دعوت کے مطابق آیا ہوں تو آپ حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لائے عذر کیا کہ میں نے رسالہ انجام آتھم میں خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں آئندہ مباحثات نہ کرونگا۔ حالانکہ نہ کوئی وعدہ ہے نہ ایفا بلکہ ع

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کا اظہار تھا۔

دوسرا واقع قابل اندراج "سیرت المسیح" یہ ہے کہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا تھا جس کا اصل مطلب یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرے یعنی میں اوس سے پہلے مروں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں اسکے بعد واقع یہ ہوا کہ آپ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوگئے اور مولوی ثناء اللہ آج (دسمبر ۱۹۱۳ء) تک یقیناً زندہ ہے۔ اسکا نتیجہ صاف ہے بحکم (وشهد) المرء یؤخذ باقرارہ جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کے مطابق خدا کی طرف سے نہیں تھے۔

یہ دونوں واقع تاریخی ہیں مرزا صاحب کے مریدوں نے سیرۃ المسیح میں انکو جگہ نہ دی تو جبکہ دنیا میں شائع شدہ ہیں باخبر اصحاب جان لینگے کہ کتاب واقعات مرزا کے بیان کرنے میں ناقص بلکہ بددیانتی ہے۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔

الحق کی مدد کرو

قادیانی اخبار زور دے رہے ہیں کہ دہلی کے اخبار الحق (مجتنب الباطل) کی مدد کرو ورنہ بند ہوجائیگا نظر بحالت موجودہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے افسوس ہے ہم اپنے (اسلامی) دوست کی مدد نہیں کرسکتے مگر بحکم خدا خود میرساں در باب توکل اراز خدا نے ہمارے ذریعہ الحق کو مدد پہنچنے کی ایک صورت پیدا کردی۔

ط کیا فصیح اردو ہے (اہلحدیث)

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ منشی قاسم علی ایڈیٹر الحق نے لودہانہ کے مباحثہ میں مبلغ تین سو روپیہ مجھکو انعام دیا تھا اوس سے بعد آپنے کہا کہ اس مضمون پر بحث کرلو کہ مرزا صاحب کے دعوے کے لئے وفات مسیح کی بحث ضروری ہے اگر ثابت ہوجائے کہ ضروری نہیں تو میں اصل دعوے پر بحث کرنے کو طیار ہوں اسپر میں نے آمادگی ظاہر کی مگر انعام مانگا تو آپنے حسب حیثیت یا حسب حوصلہ مبلغ پانچ روپیہ انعام لکھا میں نے بصد خوشی منظور کرکے لکھا کہ اس نزاع کے فیصلہ کے لئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان منصف ہونگے۔ مگر منشی صاحب خدا معلوم کیوں خاموش ہوئے خدا مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع کدنہ کا بھلا کرے جنہوں نے وعدہ کیا کہ منشی صاحب ہارے تو اونکی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ میں دونگا بلکہ اون کو بھی پانچ دونگا مولوی صاحب کے بعد جناب حکیم محمد صاحب رئیس ڈیرہ غازیخان کا خط آیا جو درج ذیل ہے:-

"بندہ نے اخبار گوہر بار اہلحدیث پرچہ مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ صفحہ ۱۱ کالم دوم میں ایک مضمون منجانب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع کدنہ ضلع مظفرگڈھ کا بنام منشی قاسم علی صاحب کے دیکھا ہے بڑا امر غور ہے۔ ہ تحریر کرتے ہیں کہ باوجود ہارنے کے بھی مبلغ پانچ روپیہ انعام دونگا۔ اگر منشی صاحب بموجب تحریر مولوی گل محمد صاحب کے فیصلہ منصف منظور کرکے اپنے اخبار میں درج کردیں تو بندہ پندرہ روپیہ حسب ذیل انعام دیگا۔ ہارجانے والے کو مبلغ ۵ اور جیت جانے والے کو مبلغ ۱۰ ہ"

گویا ایک معنی سے منشی صاحب کے اخبار الحق کی بھی یہ امداد ہے اور فیصلہ کی بھی اچھی صورت۔ مخالف اخبار کی موت چاہنے والا ہمارے نزدیک کمینہ اور اصول ایڈیٹری سے ناواقف ہے اسلئے ہماری دعا ہے خدا کرے "الحق" جاری رہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے ہم بہت کچھ اس پاک جماعت کے اخلاق کا اندازہ ہوتا رہتا ہے

کوئی عیسائی سُنے

عیسائی اخبار نور افشاں لودہانہ مورخہ ۱۰ اکتوبر میں ایک سوال نکلا ہے جس کا عنوان ہے "کوئی محمدی صاحب جواب دیویں" یہ سوال میری نظر سے نہیں گذرا تھا افریقہ سے خط آیا کہ نور افشاں نے آپ سے سوال کیا ہے جس کا یہاں چرچہ ہے آپنے کیوں جواب نہیں دیا اسپر نور افشاں کی فائل دیکھنے سے اس سوال پر نظر پڑی تو حیرت ہوئی کہ آہا ابھی دنیا میں لوگ اسلام اور قرآن سے ایسے بیخبر بھی ہیں جیسے یہ سائل اور اس سوال کو بڑا اہم جاننے والے۔ میرے کہنے کو کوئی صاحب مخالف رائے پر محمول کریں تو سوال کے تمام حصے حرف بحرف نقل کئے جاتے ہیں خود ہی انصاف کو کام فرما دیں۔ پہلا حصہ یا پہلا سوال یہ ہے:-

"سوال اول۔ کہ قرآن شریف فرماتا ہے سورۂ المومن رکوع ۳ پھر پیدا کیا ہم نے قرآن دوسرا۔ دوسرا کون سا قرآن ہے" (نور افشاں ۱۰ اکتوبر صفحہ ۱۲ کالم ۳)

اہلحدیث۔ جو حوالہ سورہ المومن ۳ رکوع کا سائل نے دیا ہے اوس میں تو یہ مضمون بلا نہیں سائل کو چاہئے تو مہربانی سے قرآن مجید کے عربی الفاظ نقل کرکے بھیجدے ہاں مجھے خیال ہوا کہ شاید سورہ المومنون کو فاضل سائل سورۃ المومن جانتا ہے اوس میں دیکھا تو مضمون ملا جو یہ ہے ناظرین غور سے سنیں اور سائل صاحب کی داد دیں قرآن مجید کے عربی الفاظ یہ ہیں:-

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ

(سورۃ المومنون ع ۳)

اسی سورہ کے دوسرے رکوع میں ہے۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ

یعنے عادیوں اور ثمودیوں وغیرہ کی موت کے بعد ہم (خدا) نے اور قرن (لوگ) پیدا کئے۔

خوبی قسمت سے سائل نے اس لفظ (قرن) کو قرآن سمجھا اور جھٹ سے سوال جڑدیا کہ دوسرا قرآن کونسا ہے۔ مشہور ہے ایک مشن ہسپتال میں کسی کام کو گیا تو وہاں ایک نوٹس لگا ہوا دیکھا جسپر معمولی ہدایات کے بعد دستخط یوں لکھے تھے دستخط ڈاکٹر صاحب دام اقبالہما

اون دونوں ملکہ معظمہ زندہ تھیں جنکے نام کے ساتھ دام اقبالہا لکھا جاتا تھا مہتمم نے کہا اس نوٹس کے راقم نے یہی سمجھا ہوگا کہ ہر ایک معزز معظم کے لئے اسی طرح بولا جاتا ہے مونث مذکر سے کیا مطلب۔ سائل صاحب بھی اونہی کے بھائی بندوں میں معلوم ہوتے ہیں۔

فاضل اڈیٹر صاحب نور افشاں ہمیں بتلادیں کہ ایسے نامہ نگاروں سے ہم ایک باریک سوال کریں تو ان سے جواب کی توقع ہے؟ وہ سوال یہ ہے "عقل بڑی یا بھینس"؟ (دونوں ملکر جواب دیں)

"سوال دوم۔ کہ قرآن کو جدا جدا کیا ہم نے سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۱۔ قرآن کو کیوں جدا جدا کیا کیا مطلب ہے۔"

اہلحدیث۔ قرآن مجید کے جن لفظوں پر سوال ہے وہ سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع ۱۱ میں نہیں بلکہ ۱۲ میں یوں ہیں:-

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ

"ہم قرآن کو تھوڑا تھوڑا اسلئے اتارتے ہیں کہ تو (اے نبی) آہستہ آہستہ (مثل ایک ایک سبق کے) لوگوں کو سناتا رہے"

بتلائیے اسکی دلیل خود قرآن مجید میں بیان ہوئی یا نہیں یعنے لتقرءہ علے الناس باوجود اسکے بھی سائل اسکی دلیل پوچھتا ہے تو اسکا کیا جواب ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

"سوال سوم۔ جنہوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے سورۂ نحل رکوع ۵۔ کس نے کیا اور کیوں کیا کون سے قرآن کو پہلے یا دوسرے قرآن کو"

اہلحدیث۔ اس آیت کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (سورہ حجر رکوع ۶)

ہمیشہ قاعدہ ہے کوئی بھی کتاب ہو اوس میں سارے مضامین سب کے برخلاف نہیں ہوتے قرآن مجید کے جو احکام توحید و صفات کے متعلق ہوتے عرب کے

لوگ اوس سے بڑی بیزاری ظاہر کرتے اور کہتے الفاظوں میں کہتے :-

ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ -

(یونس ع ۲)

اس قرآن کے سوا کوئی قرآن لا دے یا اسکو بدلدے یعنی اسکا اتنا حصہ جو خالص توحید کا ہے نکالدے آپ لوگوں کے حق میں یہ آیت اتری ہے پس ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مقتسمین (بانٹنے والوں) نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یعنے بعض کو مانا اور بعض سے انکار کیا

سوال چہارم - پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا امر کو اپنے آپس میں ورق ورق - سورۃ المومن رکوع ۴ امر کو کیوں ٹکڑے ٹکڑے کیا یعنے توڑ دیا اور ورق ورق سے کیا مراد ہے؟

اہلحدیث - جس آیت پر سوال ہے وہ سورۃ الانبیاء میں یوں ہے :-

وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ

انسانوں کے باہمی تعلقات ہوتے ہیں مگر شرعی اصطلاح میں سب سے بڑا تعلق ہم مذہبی کا ہوتا ہے کیونکہ یہ تعلق ایسا غالب ہے کہ نسبی اور دوستی کے تعلقات پر بھی غالب آجاتا ہے انہی معنے سے حضرت مسیح کہتے ہیں میں دنیا میں تلوار چلانے آیا ہوں میں بیٹے کو باپ سے الگ کرنے آیا ہوں۔ اسی مذہبی تعلق کا اس آیت میں ذکر ہے کہ حضرت انبیاء علیہم السلام کے بعد جو لوگ ہوئے انہوں نے مذہبی تعلق کو توڑ دیا اور ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے جسکا نتیجہ وہ ہوا جو دوسری جگہ مذکور ہے

أَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

"ہم نے ان لوگوں میں دشمنی اور عداوت ڈالدی" بس اس مطلب کو سمجھیے اور اب ہمارے ایک دو سوالوں کے بھی جواب دیجیے -

(۱) لوقا اپنی انجیل کے شروع میں لکھتا ہے :- "میں نے یہ حالات دریافت کر کے لکھے ہیں" اسکا کیا مطلب ہے الہام تھا تو دریافت کیا؟ اور الہام نہیں تو لوقا کی انجیل کو الہامی کیوں مانا جاتا ہے

(۲) کل بائبل (عہد عتیق اور عہد جدید) متفق ہیں کہ تعطیل کا دن یہودیوں اور عیسائیوں میں سبت (ہفتہ) کا ہے - پھر اتوار کا رواج کیوں ہوا اور کسنے یہ رواج دیا مہربانی کر کے کوئی عیسائی صاحب ان دونوں سوالوں کے جوابات بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ نور افشاں دیکر مشکور فرما دیں -

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی

گورنمنٹ کی نظر عنایت امرتسر پر یہاں تک ہے کہ اڑھائی لاکھ روپیہ امرتسر کو ملا ہے کہ اس کی صفائی اور آراستگی پر خرچ کیا جائے اور اہل شہر کی خوش قسمتی سے صاحب ڈپٹی کمشنر کو بھی صفائی اور اہل شہر کے آرام کا بہت خیال ہے - ہیلتھ افسر بھی چونکہ امرتسر کے باشندے ہیں اسلیے علاوہ فرض منصبی کے اونکو بھی اسبات کا طبعاً خیال رہنا چاہیے کہ اہل امرتسر کو تکلیف نہ ہو مگر چونکہ ایک دماغ میں کام بہت ہوں تو سہو و نسیان ممکن ہے اسلیے پریس کا فرض ہے کہ ذمہ وار حکام کو اون کے فرائض میں مدد دے - اسی اصول سے اہلحدیث گاہے ماہے اہل شہر کی تکلیفات ظاہر کیا کرتا ہے

امرتسر کے باشندوں کو ایک بڑی تکلیف یہ ہے کہ انکے لیے لاہور کی طرح شہر کے اردگرد سیرگاہ نہیں سیرگاہ نہ سہی کبھی بچا لیگی بڑی تکلیف یہ ہے کہ امرتسر شہر کی بیرونی سڑک (سرکلر روڈ) ایسی خراب رہتی ہے کہ اوسپر چلنا پھرنا مشکل ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر یا ہیلتھ افسر اسکا معائنہ کرنا چاہیں تو ہم - ۵ - بجے شام کو دروازہ لوہگڑھ کے باہر کھڑے ہو کر ملاحظہ فرماویں اون کو دونوں طرف غبار کی آندھی نہیں آندھیاں اوٹھتی ہوئی دکھائی دینگی سرکلر روڈ پر چھڑکاؤ بالکل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے کوئی شخص سفید پوشش یا بغرض سیر تفریح جانیوالا نہیں جا سکتا لاہور کی سرکلر روڈ کو دیکھیے دونوں وقت ریلوے اسٹیشن تک تر و تازہ رہتی ہے مگر امرتسر کی میونسپلٹی کو اس طرف کبھی خیال نہیں ہوا -

حالانکہ مناسب یہ ہے کہ سرکلر روڈ کے علاوہ دروازہ لوہگڑھ سے جو سڑک سیدھی اسٹیشن تک جاتی ہے مع اوسکی برانچوں کے سب پر چھڑکاؤ ہوا کرے - ہاں یہ عجیب تقسیم ہے کہ گول باغ کو جانیوالی سڑک جو ریلوے لائن کی طرف ہے اوسکے اتنے ہی ٹکڑے پر چھڑکاؤ ہوتا ہے جتنے پر وکیل بیرسٹر چلکر داخل باغ ہوتے ہیں آگے ختم۔ گویا شہر کے محصول دینے والے صرف وہی لوگ ہیں جو گول باغ میں کرکٹ کھیلنے آتے ہیں -

ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کی شکایت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو نہیں پہونچی نہ ہیلتھ افسر نے ملاحظہ فرمائیں ورنہ اتنے دنوں تک یہ حالت نہ رہتی - امید ہے اتنا لکھنا کافی ہوگا انشاء اللہ -

جوابات سوالات مندرجہ اخبار اہلحدیث مندرجہ ۱۰ شوال ۱۳۳۱ھ

سوال نمبر ۱ - ابوالحق و ابوالمنان و ابوالبر کنیت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۱ - جائز نہیں اس لیے کہ یہ اسمائے باری تعالیٰ ہیں جیسا کہ سائل نے بھی لکھا ہے - علاوہ اسکے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ناموں سے بھی منع فرمادیا ہے جنمیں کہ کسی قسم کا اشتباہ و ابہام پایا جاوے - اور جنمیں کہ تزکیہ پایا جائے اون سے بھی منع فرمایا ہے قال تعالیٰ فلا تزکوا انفسکم یعنی اپنی جانوں کی پاکیزگی و ستھرائی ظاہر نہ کرو - ایک عورت کا نام برّہ تھا آپنے اسکا نام بدلکر زینب رکھا کیونکہ برّہ کے معنے ہیں نیکی کرنے والی - اسمیں نفس کی ستھرائی بیان ہوتی ہے جو کہ ٹھیک نہیں - پس جب برادر برّہ نام رکھنا درست نہیں تو ابوالبر وغیرہ کس طرح درست ہوگا -

اخبار الہلال کی تصاویر

(از مولوی عبدالستار صاحب از دہلی)

اس عنوان سے ایک مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا ہے۔ مجھے صرف رسالہ مذکورہ کے تصاویر کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ عرصہ سے مجھکو اسکا افسوس تھا کہ اخبار الہلال میں بہت سے ایسے عمدہ مضامین شائع ہوتے ہیں جنمیں کہ آیات قرآنیہ بکثرت ہوتی ہیں اور ساتھ ہی یہ اخبار تصاویر سے بھی مالامال ہوتا ہے۔ مگر جناب مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری کا مشکور ہونا چاہیے کہ انہوں نے قل الحق وان کان مرًا پر عمل کر کے ناظرین اہلحدیث کو سب کچھ پیش کر دیا۔ جزاہم اللہ۔

اخبار الہلال کی تصاویر کی بابت یہ دیکھنا ہے کہ کیا انکی ایسی ضرورت ہے کہ بغیر انکے چارہ نہیں ہو سکتا۔ مضمون نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں "کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ مشہد اور بلقان کی خونین مناظر کی تصاویر نے ایک سچے مسلمان کے دل میں سچی حمیت اور اسلامی جوش کو پیدا نہیں کیا الخ" اسکے متعلق گذارش ہے کہ کیا سچے مسلمان کے دل میں آیات قرآنیہ سنانے اور ان واقعات کی کیفیت بتانے سے جوش پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیا صحابہ کرام نے تصاویر دیکھکر یا اکھاڑے سیکھے تھے انکے اندر اسقدر جوش و حمیت کہاں سے پیدا ہوئی تھی۔ کیا وہ کتاب جو ان کے پاس تھی اب موجود نہیں ہے۔ یاد رکھو جبتک وہ روش اختیار نہ کیجاوے کبھی ہرگز کامیابی و ترقی نہیں ہو سکتی۔ قال اللہ تعالیٰ ولو انہم امنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض (اگر لوگ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے ہم ضرور انپر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے) جو کچھ مسلمانوں پر مصائب نازل ہو رہے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے احکام الٰہی کی پابندی چھوڑ دی بلکہ طرح طرح کی تاویلات باطلہ شروع کر دیں۔ کہیں سود کو حلال کیا جا رہا ہے اور کہیں تصاویر وغیرہ کو جائز بتلایا جا رہا ہے ایسی حالت میں مسلمانوں کو جسقدر تنزل ہو۔ تھوڑا ہے۔ قال تعالیٰ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔

اب میں ان احادیث کو پیش کرتا ہوں جو تصاویر کے بارہ میں آئی ہیں تاکہ ہر قسم کی تصاویر کے جواز و عدم جواز کا بخوبی اندازہ ہو سکے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یضاھون بخلق اللہ متفق علیہ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ متفق علیہ اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ اور ابن عباس سے مروی ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جھنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ کذا فی المشکوۃ۔ یہ چاروں حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ہیں۔ پہلی تین حدیثوں کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب کے لائق اور بڑے ظالم مصور (تصویر بنانے والے) ہیں جو کہ اللہ کے پیدا کئے کی مشابہت کرتے ہیں" اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ممانعت تصویر کی وجہ صرف یہی نہیں کہ اسمیں بت پرستی کا اندیشہ ہے بلکہ یہ وجہ بھی ممانعت کی ہے کہ اسمیں مشابہت بخلق اللہ پائی جاتی ہے چوتھی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مصور جہنمی ہے اور قیامت کے روز جہنم میں ہر ایک تصویر کے بدلے اسپر ایک جاندار مسلط کیا جائیگا۔ جو اسکو عذاب کریگا" اسکے بعد جو ابن عباس کا قول ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ "اگر تجھے ضرور ہی بنانی ہے تو درخت وغیرہ کی تصویر جائز ہے" اس حدیث میں ہر ایک مصور کو دوزخی بتلایا گیا ہے کسی مصور کی تخصیص نہیں ہے لہذا تمام تصویریں ناجائز و حرام ہو گئیں۔ سوا درخت وغیرہ کی تصویر کے کہ اسکی تخصیص ہو گئی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ آجکل تصاویر بغیر چارہ نہیں۔ نصاب تعلیم اس سے خالی نہیں۔ روپیہ پیسہ اس سے منقش ہے۔ فن ڈاکٹری کی تشریحات مثل جراحی اور فن قابلہ کے لئے بھی تصاویر کی ضرورت ہے" اس کے متعلق گذارش ہے کہ نصاب تعلیم کی تصاویر ایسی نہیں ہیں کہ اس سے چارہ نہ ہو۔ ایسی تصاویر کو قطع کر کے مثل درخت وغیرہ کے کر دینا ممکن ہے۔ اگر اسکولوں اور مدرسوں میں ایسا نہ ہو سکے تو پرائیویٹ تعلیم میں ہو سکتا ہے اگر سارٹیفکیٹ نہ ملنے کا اندیشہ ہے تو اول تو اسکا انتظام کہ کتب اسکول میں تصاویر نہوں یا اگر ہوویں تو منقطع ہو جاویں ہو سکتا ہے بشرطیکہ مسلمان سعی و ہمت سے کام لیں اگر انکے اندر دینی حمیت ہووے۔ دوسرے یہ کہ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ بغیر اسکے زندگی بسر نہ ہو سکے معاش کی اور بہت سی صورتیں دنیا میں موجود ہیں۔ البتہ روپیہ پیسہ کی تصاویر سے چارہ نہیں ہے۔ جن ممالک میں اس قسم کا روپیہ پیسہ رائج ہے وہاں رہکر اس سے بچنا محال معلوم ہوتا ہے سو ہمکو اللہ تعالیٰ نے ایسی تکلیف نہیں دی ہے جو کہ ہماری طاقت سے باہر ہو قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا وقال تعالیٰ ما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ رہا فن ڈاکٹری وغیرہ۔ اسکے متعلق آپ خود غور فرماویں کہ کیا یہ اسی قسم کی تصاویر ہیں کہ ان سے کسی طرح چارہ نہیں ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اعضاء و اجزاء کی الگ الگ تصاویر سے کام لیا جاوے اور پورے سالم جاندار کی تصویر کی ضرورت نہ پڑے یا یہ کہ مردوں کی لاشوں سے یہ کام لیا جاوے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ ایسی صورت ہونی چاہئے کہ کام بھی نکل جاوے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی نہ ہووے ؎

من نگویم کہ این مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

اب رہا یہ امر کہ عکس آئینہ اور فوٹو میں کیا فرق

ہے؟ سو اسکے متعلق یہ گذارش ہے کہ آئینہ و پانی وغیرہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ جو چیز اسکے سامنے ہوتی ہے اسمیں نظر آجاتی ہے - بندے کا یہ فعل نہیں ہے اور تصویر سازی بندے کا فعل ہے علاوہ اسکے آئینہ بینی کی شریعت میں اجازت ہے اور تصویر سازی کی ممانعت ہے - لہذا یہاں پر قیاس کی بالکل گنجائش نہیں ہے -

نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "آجکل تصویر کشی کو مطلق ناجائز قرار دینا حقیقۃً اغیار کی نظروں میں اسلام کو مانع ترقی ٹھیراتا ہے" اسکے جواب میں میں معاف کیا جاؤں اگر میں یہ کہوں کہ ایسا کہنا سراسر دل اور عقیدہ کی کمزوری کی وجہ سے ہے - کمال تعجب و افسوس کا مقام ہے کہ مخالفین تو اسلام کی باتوں کو دقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اہل اسلام اسلامی احکام کو مانع ترقی ٹھیراتے ہیں - مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تصاویر کے مجوز یہ نہ فرمادیں کہ "معازف و مزامیر و لحم خنزیر کی تجارت اور سود کو ناجائز قرار دینا اسلام کو مانع ترقی ٹھیراتا ہے - اسلئے کہ سود اور لحم خنزیر کی تجارت سے مالی ترقی بہت ہوتی ہے اور مالی ترقی علمی ترقی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے" نصوص صریحہ کے مقابلہ میں قیاس و اجتہاد کرنا یہی انجام ہے -

تصویر کشی کی ممانعت ہرگز مانع ترقی اسلام نہیں ہے فن ڈاکٹری وغیرہ میں جو تصاویر کی ضرورت ہوتی ہے اس کے متعلق تو میں عرض کر چکا - رہا یہ امر کہ "بائیسکوب کے ذریعہ ہزارہا میلوں کے واقعات ہم دیکھتے ہیں" سو اسپر کچھ ترقی کا مدار نہیں ہے تصاویر کی جگہ واقعات کی کیفیت سننے سے بھی وہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے جو تصاویر میں خیال کیا جاتا ہے -

آخر میں خاکسار جناب قاضی محمد سلیمان صاحب (سپیشل مجسٹریٹ ریاست پٹیالہ) جیسے حضرات کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس قسم کی باتوں کا جواب کہ "تصویر کشی وغیرہ کی ممانعت مانع ترقی اسلام ہے" نیچرل فلاسفی کے طور پر تحریر فرماویں تاکہ آجکل کے سائنس دان حضرات شبہات میں پڑ کر دین میں خرابی نہ پیدا کریں -

اصل بات یہ ہے کہ جب ظاہر میں کوئی چیز مفید نظر آتی ہے اگرچہ وہ اسلام کے خلاف ہو تو فی الفور اہل اسلام وغیرہ اہل اسلام اسکو عمل میں لانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں - اور اس امر پر بالکل غور نہیں کرتے کہ اسکا مفید ہونا کہاں تک درست ہے اور اسکے علاوہ کوئی تجویز ایسی ہو سکتی ہے یا نہیں جو اس کو چھوڑ کر بھی ہم اس قدر فوائد و منافع حاصل کر سکیں فقط

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

راقم عبدالستار حسن عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج

جواب الجواب تعاقب قرءۃ جنازہ

اہلحدیث مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں جواب تعاقب میری نظر سے گذرا جسکی حقیقت ناظرین اخبار اہلحدیث پر مخفی نہیں - اس وجہ سے اسکو از سر نو دہرانا محض کالم کو سیاہ کرنا ہے جب میں نے جواب تعاقب کو بغور دیکھا تو خلاف روش محدثین و اصولیین پایا - اسوجہ سے اسپر قلم اٹھانے کی جرأت ہوئی اوّلاً آپکا یہ کہنا کہ صحابی کا کسی فعل کو سنت کہنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستلزم نہیں بلکہ بعض کے نزدیک صرف سنت صحابہ اور سنت خلفاء راشدین کو شامل ہوتا ہے - کما فی کتب الاصول - صاف بتلا رہا ہے کہ جمہور کا مسلک یہی ہے کہ وہ حکم میں مرفوع کے ہے پھر جمہور کو چھوڑ کر بعض کیطرف جانا قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف مائل ہونا - کیا آپکے نزدیک ٹھیک ہے - غالباً جواب نفی میں ہوگا - پھر آپ ہی اپنے نتیجہ لہذا روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو موقوف کہنا صحیح ہے کو غلط یا صحیح قرار دیجئے گا - یہ تو آپ ہی کی تحریر سے مترشح ہے - اب لیجئے ہمارا جواب تدریب الراوی صفحہ ۶۲ میں ہے قول الصحابی امرنا بکذا او نھینا عن کذا او من السنۃ کذا وما اشبہہ کلہ مرفوع علی الصحیح الذی قالہ الجمہور

خلاصہ یہ کہ جسوقت صحابی کہے کہ یہ کام سنت ہے پس وہ حدیث مرفوع ہوگی صحیح مذہب یہ ہے اور یہی مسلک ہے جمہور کا - پس آپ نے بعض کے قول سے تفریع کی کہ حدیث موقوف ہے ہم جمہور کے صحیح قول سے تفریع اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ حدیث مرفوع ہے فھل ھما یستویان ثانیاً یہ کہ ان بعض کے قول کی اصولیین نے تردید بھی کی ہے - ملاحظہ ہو کتاب تدریب الراوی صفحہ ۶۳ واجیب بعد ذلک مع ان الاصل الاول - یعنی یہ قول راہ حق سے کوسوں دور ہے اصل اور حق بات پہلی ہی ہے کہ وہ حدیث حکم میں مرفوع کے ہوتی ہے - فاین استدلالکم - ثالثاً صحیح بخاری میں ہے عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ فی قصتہ مع الحجاج حین قال لہ ان کنت ترید السنۃ فھجر بالصلاۃ قال ابن شہاب فقلت لسالم افعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال وھل یعنون بذلک الا السنۃ یعنی سالم جو جلیل القدر تابعی ہیں وہ کہتے ہیں کہ سنت سے مراد سنت نبوی ہوتی ہے نہ غیر اور سنئے! حاکم نے کہا ہے قول الصحابی من السنۃ حدیث مسند یعنی صحابی کا یہ کہنا کہ یہ کام سنت سے ہے حدیث مرفوع کے حکم میں ہے - رابعاً اگر بعض کا یہ قول مان بھی لیا جائے تو بموجب تطبیق امام سالم تابعی یہ توفیق ہوگی انھم اذا اطلقوا السنۃ لا یریدون بذلک الا سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لفظ سنت جب مطلق چھوڑ دیا جاوے تو اسوقت سنت رسول ہوگی نہ سنت صحابہ اور جسوقت مقید کر دی جائیگی پس وہ سنت صحابہ ہوگی - بس فیصلہ تو یہ امر یہ ٹھیرا - اب آپ ہی دیکھئے کہ آیا اس حدیث میں لفظ سنت مطلق ہے یا مقید ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

آگے چلکر آپ تحریر کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ میں قرءۃ باواز بلند پڑھنا کسی روایت صحیح سے ثابت نہیں اسپر جو آپ نے نتیجہ [illegible] ہے اسکے تو کیا ہی کہنے ہیں وہ یہ ہے لہذا الجہر اولٰی

دعائیں نماز جنازہ میں آہستہ پڑھنی چاہیئے۔ قبل ازیں کہ میں آپکے نتیجہ کو توڑکر اپنا نتیجہ ثابت کروں آپ کے مقدمہ کو توڑنا مناسب سمجھتا ہوں چونکہ نتیجہ کا دارومدار مقدمہ پر ہی ہوتا ہے لہٰذا ملاحظہ ہو وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی جنازۃ یقول اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام الحدیث رواہ مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم۔ وایضاً عن عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحفظت من دعائہ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من دارہ وادخلہ الجنۃ الحدیث رواہ مسلم۔ اس حدیث کے متعلق تو غالباً آپ کو بھی کلام نہ ہوگا چونکہ توجیہ کرتے وقت آپنے اس حدیث پر کچھ جرح نہیں کی۔ تاہم بھی سنئے جس سبل کا آپنے حوالہ دیا ہے اسی میں ہے وأثبت عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی واصح الاحادیث الواردۃ فی ھذا الحدیث رہی اسکی توجیہات سو محتمل و ممکن کو قطع نظر کرکے انصاف سے ذیل والی حدیث کو بھی دیکھکر فیصلہ تم ہی پر ہے۔ ابن ماجہ میں ہے واثلہ بن اسقع سے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گذاری اوپر ایک جنازہ کے مرد مسلمان سے فسمعتہ قال اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم فاغفر لہ وارحمہ فانک انت الغفور الرحیم ھکذا ومثلہ رہی اسکی توجیہ کہ صبح اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الحمد اور کوئی دعا پڑھا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ قیاس مع الفارق اور التوجیہ بما لا یرضی بہ القائل ہے یہاں تو لفظ سمعت اور حفظت کا پڑا ہوا ہے جس کو آپ کسی روایت سے بطریق مذکور ثابت نہیں کرسکتے۔ ثانیاً یہ کہ اس روایت میں یوں ہو کہ یسمعنا الایۃ احیانا او نحوہ اور یہاں تو تمام دعا کی دعا ہے کیا ایسا آپ کسی حدیث سے ثابت کرسکتے ہیں کہ فلاں سورۃ ماسوائے فاتحہ ظہر یا عصر یا مغرب کی فلاں رکعت میں بآواز جہر پوری پڑھے۔ اگرچہ سورۃ قل ھو اللہ ہی ہو۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان ما قلت لکم ھو الصواب واللہ اعلم۔

راقم عبدالرزاق دہلوی تیلواڑہ

اڈیٹر۔ بارہا عرض کیا گیا کہ نامہ نگاران مضمون ایسے طریق سے لکھا کریں کہ ہر ایک آدمی جسکی نگاہ میں پہلے مضامین تردیدی یا تائیدی نہ بھی گذرے ہوں وہ بھی اس مضمون سے مطلب پا سکے۔ میں کئی ایک دفعہ یہ بات بوضاحت لکھ چکا ہوں اور اب بھی سچ کہتا ہوں کہ کسی مضمون کے درج کرنے سے مجھے انکار نہیں ہوتا۔ خواہ کیسا ہی میری مخالف بھی ہو۔ مگر اس مضمون کو میں درج کرنا خریداروں کی صریح حق تلفی جانتا ہوں جس سے ناظرین کو کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ ہو سکے۔ خواہ میری تائید میں بھی ہو۔ پس نامہ نگاران اس اصول کو ملحوظ رکھکر مضمون لکھا کریں تو بخوشی درج ہوا کرینگے۔

مجھے سخت رنج ہوتا ہے جب میں کسی مضمون کو محض غیر مفید ہونے کیوجہ سے نہیں درج کرتا تو مجھپر الزام لگایا جاتا ہے کہ مخالف مضمون کو درج نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ ایسا غلط الزام ہے کہ اہلحدیث کو باقاعدہ پڑھنے والے اس الزام کی تردید کی بھی حاجت نہیں جانتے ہونگے۔

بہرحال مضمون مفید ہونا چاہئے اور معلومات سے پُر۔

سوالات مندرجہ کے جوابات

جسوقت میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ جمعہ ذیحجہ ۱۳۳۳ھ کا دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں یہ چند سوال ہیں:۔

اول یہ کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا اذن مانگا کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کردوں تو اذن دیا گیا پھر نہ اذن دیا۔ اور جسکی دلیل میں ان لوگوں نے ایک حدیث بھی پیش کی ہے۔ اس سے عدم جواز کا فتویٰ ممکن نہیں اسلئے کہ آپ نے صاف ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ فانما ابنتی بضعۃ منی الحدیث لہٰذا اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ منکوحہ اول کی موجودگی میں منکوحہ ثانی لایجوز میں داخل ہو اور آپکے قول یہ کہ یہ قرآن معظم کے سراسر خلاف ہے یہ ہرگز نہیں تو آپکو یہ ناپسند ہوا چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ والدین کو اولاد کی راحت سے راحت اور رنج سے رنج تو ضرور ہوتا ہے۔ اس ہی لئے آپ نے اجازت نکاح دیکر پھر نہ دی کہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے رنج سے مجھے بھی ضرور ہی رنج ہوگا نہ تو یہ امر غیر جواز ہو فقط طبیعت بشری ہے نہ کہ حکم شرعی واضح رہے۔ ثانی یہ کہ حرام دوائی میں شفا نہیں اسی طرح حرام الفاظ و کلمات شرکیہ سے بھی کسی نوع سے شفا نہیں مگر آپنے ایک کمسن بچے کا واقعہ جو بیان فرمایا سچ ہوگا۔ لیکن یہ اعتراض کہ ایک نام مذہب کے جنتر منتر یعنی کلمات شرکیہ سے شفا ہو گئی جو کہ خلاف کلام خدا و رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تھے اور کلام ربانی و دعائے رحمانی جو ایک ملاں صاحب بھی پڑھتے تھے اس سے شفا نہ ہوئی کیا وجہ۔ واضح ہو کہ کلام ربانی و دعائے رحمانی کی فضیلت و عظمت جو احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے صحیح اور ثابت ہے۔ اُسے تو جمیع مسلمان کا ہر فرد و بشر کیا کبیر کیا صغیر خوب جانتا ہے۔ توضیح کی چنداں ضرورت نہیں کہ کلام خداوندی نہایت ہی پاکیزہ اور صاف ہے۔ حتیٰ کہ کوئی مسلمان اگر محدث ہو اسکو وضو نہیں ہے تو اُسے یہ جائز نہیں کہ قرآن شریف کو بلا وضو مس کرے قال اللہ تعالیٰ لا یمسہ الا المطھرون جبکہ یہ ایسا متبرک کلام ہے تو اس کے اثر ہونے کے لئے چند شرائط ضروری سے ضروری ہیں۔ توحید کا مقرر صلوٰۃ خمس کی ادائگی۔ اکل حلال۔ کسب حلال۔ مقال راست۔ احکام خدا

فرمان رسول پر قائم وغیرہ وغیرہ اگر ہیں تو انشاء اللہ الرحمان کلام ربانی اپنا اثر کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ ممکن نہیں کہ شفا ہو جائے اور فاکروب نے جو منتر منہ کیا اور اس سے اسے شفا ہوگئی تو وہ فاکروب ہی ہے اسے ان شرائط مذکورہ میں اتقیا ذکہاں وہ اثر ثابت کہاں دیکھیے خداوند قدوس اپنے کلام اشرف میں فرماتے ہیں کہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین یعنی طیب چیز طیبوں کیلئے اور خبیث چیز خبیثوں کے لئے ہے۔

ثالث یہ کہ اہل تصوف جو چلہ کشی کے وقت جلالی اور جمالی سے منع فرماتے ہیں تو یہ حدیث کی رد سے نہیں بلکہ انکی دانستی میں کسی قسم کا نقص ہوتا ہے اسلئے ممانعت ہے جس طرح طبیب لوگ مریضوں کو اشیاء گراں سے جو ہاضم بدیر ہے منع کرتے ہیں تو کیوں اس ہی لئے کہ اطبا کے نزدیک ان کے خورد و نوش سے عناصر اربعہ میں فرق آجاتا ہے۔ اور اس امر پر جمیع اطبا متفق اللسان ہیں کہ جبتک اربع عناصر موافق ہیں تب تک ہر ذی روح کی طبیعت بحال رہتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ لہٰذا ایسی ممانعت خلاف حدیث نہ گمان کیا جائے۔

فافہم واللہ اعلم بالصواب

زبدہ الاحقر ابو العمید مولوی محمد عبد المجید حنفی عنہ
امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں (ناسک)

تکبیرات عید

تکبیرات عیدین جو آٹھ اور بارہ پر اختلاف ہے سو ابن حدیث

شریف سے صریح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ سعید ابن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ سے یہ دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ اور عید فطر میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے تو ابو موسیٰ نے فرمایا کہ چار تکبیر کہتے تھے جیسا کہ نماز جنازہ کیلئے ہے۔ ابو موسیٰ کی یہ بات سنکر حذیفہ نے کہا کہ ہاں تو نے سچ کہا اس کی عربی عبارت یہ ہے عن سعید بن العاص قال سالت ابا موسیٰ و حذیفہ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحیٰ والفطر فقال ابو موسیٰ کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفہ صدق

مشکوٰۃ و نیز بین السطور یکبر اربعا کے تحت میں یہ بھی مذکور ہے کہ فی الرکعۃ الاولیٰ مع تکبیرۃ الاحرام و فی الثانیۃ مع تکبیرۃ الرکوع۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ صلوٰۃ عیدین میں صرف آٹھ تکبیریں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ سمیت چار اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع سمیت چار جملہ آٹھ ہوئے۔ اور یہ بھی اصح ہے اور بس۔ کتاب مذکورہ میں ملاحظہ فرمالیں اب بھی اس بارے میں جھگڑا ہو یا وہ موقوف نہ ہو تو یہ ہٹ دھرمی کی بات ہے۔

حررہ ابو العمید مولوی محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ مقیم شہر مالیگاؤں ضلع ناسک۔

سیونی میں مذہبی دنگل

مسلمان باہمی خانہ جنگیوں اور مذہبی جھگڑوں کی وجہ سے مخالفان اسلام کی ایسی نگاہوں میں آگئے اور اسمیں ایسے مشغول ہوگئے تھے کہ سب طرف سے انکو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ہندوستان میں ہر جگہ لیڈران قوم نے جلسوں میں اور اڈیٹران اخبار نے اخباروں میں اسی بات پر زور دیا اور گلے پھاڑ پھاڑ کر چلائے کہ اے لوگو! یہ وقت باہمی خانہ جنگیوں کا نہیں ہے تم باہم اتفاق و محبت سے رہکر اپنی حالات کی اصلاح کرو۔ الحمد للہ انکی شب و روز کی مساعی جمیلہ اور ان تھک کوششوں سے نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ایسا اتفاق و اتحاد ہوگیا کہ کہیں سے مسلمانوں کے مذہبی جھگڑوں کا ذکر تک سننے میں نہیں آتا۔ مسلمانوں کی فرقہ تو درکنار ہمارے ہندو بھائی بھی اسی فکر میں ہیں کہ جہانتک ہوسکے مسلمانوں کے ساتھ میل ملاپ سے کام کریں۔

مگر افسوس کہ ملک متوسط کے شہر سیونی پر کہ ہندوستان کے لیڈروں کی یہ اتفاق و اتحاد باہمی کی خوشگوار و دردناک آواز ان تک نہیں پہونچیں یا پہونچیں ہیں تو اسکو غیر ضروری اور بے فائدہ چیخ پکار تصور کر کے قابل عمل نہ سمجھا۔ انہوں نے دو چار برس کے دردناک واقعات سے بجائے عبرت حاصل کرنے کی خانہ جنگیوں اور مذہبی جھگڑوں کے اور زیادہ بڑا یا مذہبی جھگڑوں میں ایسے مصروف و منہمک ہوئے کہ ایک اسلامی فرقہ دوسرے اسلامی فرقہ کو نقصان پہونچانے کے اور قدیمی عداوتوں کے بخارات نکالنے کی فکر میں ہو رہا ہے۔ ان نادانوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ اسلامی حلقوں پر نااتفاقی کی بدولت کیسی کیسی مصیبتیں پڑ رہی ہیں۔ افسوس کہ نہ تو انہوں نے ان واقعات کو نگاہ عبرت سے دیکھا اور نہ سنا اور نہ سمجھا۔ شائد ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں ارشاد خداوندی ہوا ہے۔ لہم قلوب لایفقہون بہا و لہم اذان لایسمعون بہا ولہم اعین لایبصرون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ زمانہ قدیم سے یہاں کے مسلمانوں اہلحدیث و حنفیوں میں بہت میل و اتفاق تھا۔ یہانتک کہ دونوں فریق ایک ساتھ ایک کے پیچھے ایک شامل شریک ہوکر مسجدوں میں نماز پڑھا کرتے تھے اہلحدیث اپنے طریق پر اور حنفی اپنے طریق پر نہ یہ اُن سے لڑتے اور نہ وہ ان سے جھگڑتے۔ مگر اب عرصہ دو تین سال سے ان دونوں گروہوں میں بجائے اتفاق اور اتحاد کے نااتفاقی پیدا ہوگئی ہے شدہ شدہ نوبت یہانتک پہونچی کہ بروز جمعہ بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۲۹ء ایک شخص گروہ اہلحدیث میں سے وقت تنگ ہوجانے اور مسجد جامع اہلحدیث دور ہونے کی وجہ سے مسجد حنفیہ میں جو کہ عیدگاہ کے نام سے موسوم و مشہور ہے جا کر حنفیوں کی جماعت میں شریک نماز ہوکر اپنے عقیدہ مذہبی کے موافق آمین بالجہر کہکر نماز پڑھی۔ سلام پھیرتے ہی ایک شخص حنفی نے اسکا گلا دبا کر اور گالی دیکر کہا کہ تو نے اس ہماری مسجد میں آکر آمین زور سے کیسے کہی۔ اسروز علاوہ بیشمار دیگر عوام و خواص معزز مسلمانوں و حکام پولیس کے مولوی محمود علیخان

صاحب لکھنوی مدرس مدرسہ دیوان کلب اس مسجد میں موجود تھے اور مولوی صاحب موصوف ہی پیش امام تھے - بیچارہ مظلوم وہاں سے چھوٹ کر چپ چاپ کوتوالی پہونچا - اور رپورٹ لکھا دی کہ مجھ پر فلاں شخص نے ایسا ظلم کیا ہے - بعد رپورٹ لکھانے کے مستغیث نے کوئی عدالتی کارروائی اسوجہ سے نہیں کی کہ مولوی محمود علیخانصاحب و بعض دیگر سربرآوردہ حنفیوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مسلمانوں کا مذہبی جھگڑا ہے عدالت تک نوبت نہ پہونچے باہمی صلح ہو جائے تو بہتر ہے چنانچہ انہیں مشوروں میں چار روز گذر گئے - اور ادہر مدعا علیہ اور بعض اور لوگوں نے بغرض پیشبندی بلوہ کی غلط خبر مقامی حکام تک پہونچائی کہ اہلحدیث لوگ بلوہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ۲۴ ستمبر کو جناب خانصاحب ولی محمد ای اے سی سیونی نے جناب حاجی محمد زکریا خانصاحب مالگذار سیونی کو اپنے مکان پر طلب کر کے فرمایا کہ صاحب ضلع بہادر نے مجھکو زبانی حکم دیا ہے کہ محمد زکریا خان کو طلب کر کے دریافت کرو کہ مجھکو پولس کے ذریعہ سے خبر پہونچی ہے کہ سیونی میں مسلمانوں میں باہم بلوہ ہونیوالا ہے کیا یہ بات سچ ہے خانصاحب ممدوح نے فرمایا کہ میں نہ تو مدعی اور نہ مدعا علیہ اور نہ میں اُس روز اُس مسجد میں نماز پڑھنے گیا - اس قسم کا سوال اور استفسار بالخصوص مجھ سے کیوں کیا گیا - اسمیں میں اپنی ہتک سمجھتا ہوں (۱) ایسی کسی کی مجھ سے کیوں دریافت ہوئی اور میں کیوں بلوائیوں میں شمار کیا جاتا ہوں -

اور کوتوالی میں مدعی اور اُس کے ساتھ چند اہلحدیث اسکی قوم کے لوگوں کو طلب کر کے دہمکایا گیا کہ اگر بلوہ ہوا تو تمہاری خبر بری طور پر لیجائیگی - جب مستغیث نے سمجھا کہ ہم پر الٹی کارروائی کیجاتی ہے تو مجبور ہو کر حسب دفعات ۳۵۲ و ۳۲۳ تعزیرات ہند واقعہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو اپنا استغاثہ بعدالت پنج مجسٹریٹ روبرو جناب مولوی عبدالرحیم خانصاحب (اہلحدیث) اور قدرت علی خانصاحب (حنفی) کے پیش کیا - بعد قلمبند کئے جانے اظہار مستغیث صاحبان موصوف نے اس خیال سے کہ یہ مقدمہ مذہبی بنیاد پر ہے - لہذا کسی دوسرے عدالت میں بخدمت جناب صاحب ضلع بہادر ترسیل کیا اور جناب صاحب ضلع نے پھر یہ مقدمہ دیگر پنج مجسٹریٹ کے اجلاس میں بغرض تحقیقات کرنیکا حکم صادر فرمایا چنانچہ مقدمہ روبرو منشی سبز علی خان صاحب و رائے بہادر سیٹھ پورن ساہو صاحب کے پیش ہوا - بروقت تحقیقات منشی سبز علیخان صاحب (حنفی) کے مستغیث نے درخواست منتقل کئے جانے مقدمہ کی صاحبان موصوف کے پیش کی اس بنا پر کہ ملزم و ایک مجسٹریٹ ہم مذہب ہیں اور ان دونوں کی باہم واسطہ داری بھی ہے چنانچہ یہ درخواست پیشکری گئی اور کارروائی مقدمہ شروع ہوگئی -

پہلے سے خیال تھا کہ شائد آج صلح ہو جائے کل ہو جائے - مگر نہوئی - اخبارات چونکہ مصلح قوم ثابت ہوئی ہیں - اسی واسطے یہ سارا صحیح صحیح واقعہ لکھکر خدمت میں ارسال ہے کہ مضمون ہذا کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکوری کا موقع عطا فرماویں - و نیز اس واقعہ پر روشنی ڈالکر لیڈران سیونی کو مخاطب فرما کر مطالبہ کیجئے کہ ایسے فتنہ و فساد کو دور کریں ورنہ اب تو یہ فتنہ ہے نگر کل قیامت ہوگی -

(نامہ نگار از سیونی)

اڈیٹر - دور بیٹھے صحیح رائے کیسے قائم کر سکتے ہیں اس لئے فرمان خداوندی سنانا بہرحال کافی ہے الصلح خیر - اگر آئندہ فساد نہ ہونے کی بابت معززین توقع دلادیں تو سے

در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست -

پیروان اسلام کو مسلمان ہی کہلانا زیبا ہے

۷ نومبر سنہ ۱۳ء کے پرچہ اہلحدیث میں ایک لائق سائل نے بہت لانبا چوڑا سوال لفظ تقلید یا مقلد کی اچھائی یا برائی کے متعلق درج کر کے لفظ تقلید یا مقلد کو بدلیل قرآن و حدیث اچھا ثابت کیا ہے -

میرے خیال میں لائق سائل نے اپنے اس سوال سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ احناف جو اپنے کو مقلد کہتے ہیں یا اپنا نام مقلد رکھتے ہیں برا نہیں بلکہ اچھا ہے -

اگر لائق سائل نے یہی نتیجہ نکالا ہے تو میں اسکا سراسر مخالف ہوں - اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا - اگر ہم خدا کی اُس دین پر جس دین سے کہ خدا راضی ہے ثابت قدم ہیں تو ہم کو اہلحدیث - مقلد - شافعی - مالکی - حنبلی وغیرہ وغیرہ - کہلانیکی ہرگز ضرورت نہیں اور اگر واقعی ہم اُس دین پر سچے دل سے قائم ہیں تو حاشا کلا ہمکو ان ناموں سے ہرگز خوشی نہیں کیونکہ ہمکو خداوند کریم نے مسلمان پیدا کیا - کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ اور اُسی نے میرا نام بھی مسلمان رکھا ہو سمیکم المسلمین اور ہم کو اس بات کی سخت تاکید فرمائی کہ دیکھو تم جب مرو تو مسلمان ہی مرو - ولا تموتن الا و انتم مسلمون - پھر ہم کس منہ سے اپنے کو اہلحدیث کہیں یا کہلائیں - اور کس بنا پر ہمکو اپنے تئیں مقلد کہنے یا کہلانے کا حق حاصل ہو سکتا ہے -

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شہنشاہ حقیقی کا سخت قانون کا تنابزوا بالالقاب - صرف ہمارے آپکے نام جو (زید - عمر - بکر - خالد وغیرہ) رکھے ہوئے ہیں کیا ان ہی کے سدھارنے میں جاری کیا جائیگا - ؟ یا اسکی اُس نام کا بھی پاس ادب رکھا جائیگا - جو ازل ہی سے خلاق ما و شما و ہمہ نے ہمارا اور آپکا اور سب ہی ماننے والے بندوں کا مقرر کر دیا ہے - صرف مقرر ہی نہیں بلکہ اُسی نام پر قائم رہنے اور اُسی نام پر مرنے کی بھی سخت تاکید فرمائی ہے -

بڑا افسوس کی بات ہے کہ ہمارا اور آپکا نام مقرر کردہ نہ بگڑے اور اُسکا مقرر کیا ہوا نام بگڑ جائے -

اور اگر لائق سائل نے لفظ مذکور کی صرف حسن و قبح کے متعلق خامہ فرسائی کی تکلیف برداشت کیا ہے تو میں بھی اپنے مخدوم و مکرم جناب مولانا ابوالوفا ثناءاللہ

متفرقات

اعلان

منجانب ریسپشن کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مقام آگرہ

اعلان ہذا کی رو سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ستائیسواں سالانہ جلسہ کے اجلاس آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بمقام آگرہ بپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کے واسطے میٹروپول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے تجویز ہوا ہے۔ داخلہ فیس ممبری کیلئے پانچ روپیہ اور وزیٹری کی دو روپیہ مقرر ہے فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کے پتہ سے بھیجنا چاہیئے۔ یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرنی چاہیئے جو جلسہ میں اسکام کیلئے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کئے جائیں۔ اور جو ٹکٹ ممبری اور وزیٹری کے تقسیم کرینگے۔ مہمانوں کے قیام کا انتظام ہوٹل میٹروپول آگرہ میں کیا گیا ہے اور اُس کے قریب بپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں جلسہ ہوگا۔ قیام و طعام کا انتظام ۲۵ر دسمبر ۱۹۱۳ء کی صبح سے ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۳ء کی شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے۔

(الف) بطرز انگریزی [illegible] یومیہ

(ب) بطرز ہندوستانی [illegible] یومیہ

(ج) طالبان علم کیلئے [illegible] یومیہ

نوٹ ۔ فیس مقررہ میں مکان، فرنیچر ضروری روشنی و گرم پانی شامل ہے۔ لیکن صبح کی چاء وغیرہ شامل نہیں ہے۔ وہ ڈیوٹی شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائی جاویگی قیمت ادا کرنے پر مل سکیگی۔ اسٹیشن سے جائے قیام تک سواری کا مہیا کرنا کمیٹی کے ذمہ ہوگا۔ ہر ایک گاڑی والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑی کا موجود ہوگا۔ اوسکو مطابق کرایہ ادا کرنا چاہیئے۔

جملہ خط و کتابت سیکرٹری کمیٹی استقبالیہ کے نام سے ہونی چاہیئے۔ انکا دفتر گلابخانہ آگرہ میں ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو تشریف آوری کے ارادہ سے سکرٹری مذکور کو تاریخ ۱۵ر دسمبر تک مطلع کرنا چاہیئے تاکہ انتظام میں آسانی ہو۔

خواجہ فیاض حسن جائنٹ سکرٹری ریسپشن کمیٹی آگرہ۔

ناگپور علاقہ متوسط میں بھی بسعی مولوی ابوسلیم عبدالرحیم صاحب انجمن اہلحدیث موسومہ انجمن حزب المومنین قائم ہوگئی جس میں مفصلہ ذیل حضرات کو اعزازی ارکان تجویز کیا گیا۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولانا عبدالجبار صاحب دہلوی۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر صدر انجمن مولانا عبدالرحیم صاحب۔

ایڈیٹر ۔ اہلحدیث کانفرنس میں جو رزولیوشن پاس ہوا تھا کہ ہر مقام پر جہاں جہاں اہلحدیث کے چند افراد بھی ہیں انجمن اہلحدیث قائم کیجائے اوس سے غرض یہ تھی کہ اوس انجمن کا نام بھی یہی "انجمن اہلحدیث" ہو تاکہ اسکے نام سے اوس مقام میں اہلحدیث کے وجود کا علم ہو سکے اس اصول کو ملحوظ رکھکر ہمارے احباب بہت جلد اطلاع دیں کہ کہاں کہاں انجمنہائے اہلحدیث قائم ہوئی ہیں تاکہ سالانہ جلسہ کانفرنس میں پیش ہو سکیں۔

تلاش عزیز عرصہ ایک سال کا ہوا کہ دو لڑکے اہلحدیث علیگڈھ سے نکلگئے اون میں سے ایک کا نام حافظ محمد رفیق جوان دوسرے کا نام محمد حفیظ بعمر ۱۳ سال تھا آجتک اونکا کچھ پتہ نہیں ہے یہ دونوں حقیقی بھائی ہیں وعظ وغیرہ سیکھنے کا شوق تھا اور اسی سلسلے سے آئے تھے اب ان کی والدہ جو بیوہ ہیں اون کو یاد کرکے رات دن روتی رہتی ہیں کسی صاحب کو پتہ معلوم ہو تو بذریعہ خط ڈاکٹر اشرف خان صاحب کو بمقام علیگڈھ اطلاع دیں تو مہربانی ہے۔

قبول اسلام آج ایک یورپین جنٹلمین مسمی [illegible] نے کرمی جناب سید محمد امین حسن صاحب ہمدانی کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لاکر بلا جبر و اکراہ و بلا زور تلوار بطیب خاطر اسلام قبول فرمایا اسلامی نام عبدالمنان رکھا گیا خدا استقامت بخشے آمین۔

یہ صاحب کپتان ولیم جانسن کے لڑکے ہیں جو بہادری سے جنگ جنوبی افریقہ میں اوس وقت مارے گئے جس دن لارڈ رابرٹس کا لڑکا لفٹننٹ رابرٹس مارا گیا۔ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے۔ ادریس خان از بدایون۔

طلب معافی عرصہ تک اکثر بندہ کے ساتھ بعض علماء کرام و برادران اسلام کا بسبب بعض فروعی مسائل کے قدرے اختلاف رہا ہے۔ اسلئے تمام ناظرین و سامعین اخبار برادران اسلام و حضرات علماء کرام کی خدمت میں مخلصانہ التماس ہے کہ اگر بندہ سے باقتضائے بشریت اشد سے اشد اختلافات بعض مسائل میں احباب و اخوان میں سے کسی کی نسبت سہواً یا لساناً ہوگئی ہو تو للہ معاف فرماکر ممنون فرماویں۔ اور ان برادران میں سے بھی اگر کسی سے بندہ کے متعلق صادر ہوا ہو تو بندہ کی طرف سے بھی اُن کو معاف ہے۔ آپ کو اس التماس کو اخبار اہلحدیث میں شائع فرمانے کی تکلیف اس لئے دیجاتی ہے کہ جن برادران سے معافی طلب کی جاتی ہے اُن کی میرے ذہن میں تعین نہیں رہی ورنہ فرداً فرداً ہر ایک برادر کے پاس جاکر طلب عفو کرتا۔ چونکہ زندگی پر اختیار نہیں کل من علیہا فان سر پر ہے سبب کہ انہی ایام میں آفتاب علم مولوی عبدالجبار صاحب لقاہ اللہ بالرحمت والغفران اس دار الفنا سے انتقال ہوکر دار البقاء کو ارتحال فرماگئے۔ اس لئے اسی نظیر کو مدنظر رکھکر بذریعہ اخبار اہلحدیث علانیہ معافی کا خواستگار ہوں کہ مجھ پر کسی کا شکوہ باقی نہ رہے۔ (حنفی) ولی محمد ساکن موضع [illegible]

اہلحدیث سے **ضرورت فنڈ** اس فنڈ کا مطلب بعض دوستوں نے غلط سمجھا بعض نے کچھ سوال کئے بعض نے لکھتے ہیں۔ جب تک ضرورت سامنے نہ ہو اندازہ مشکل ہے۔ ان سب احباب کے سمجھانے کے لئے آج کھلے کر اسکی تشریح کی جاتی ہے۔

گو اخبار اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے۔ اور متانت و سنجیدگی کا نمونہ۔ مگر پریس کے قانون میں اتنی گنجائش ہے کہ بے گناہوں سے بھی ضمانت طلب ہو سکتی ہے۔ کس طرح؟ مثلاً آج ایک اخبار جو ایک پریس میں چھپ رہا ہے۔ کسی وجہ سے دوسرے میں چھپنے جاوے۔ تو حاکم ضلع کو اس سے ضمانت مانگ لینے کا اختیار ہے۔ چنانچہ اہلحدیث سے بھی صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے بھی اسی بناء پر ضمانت طلب کی تھی۔ جو قانونی اعتراض کی وجہ سے موقوف ہوئی۔ لیکن قانون اخبارات کی حالت وہی کر رکھی ہے۔ جو قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیان ہوئی۔ **خائفاً یترقب**۔

حضرت موسیٰ کو فرعون سے خوف تھا۔ اور ہر وقت وہ اوس کے حکم کے منتظر تھے بعینہٖ اسی طرح اخبارات کے اڈیٹران خواہ مذہبی ہوں یا ملکی۔ قلم ہاتھ میں لئے ہوئے ڈرتے ہیں جسکا اندازہ وہی کر سکتے ہیں دوسرے نہیں۔

قرین دانشمندی ہے۔ کہ جس تکلیف کے آنے کا خطرہ ہو۔ اوسکا انتظام پہلے ہی ہو جسکو حفظ ماتقدم کہتے ہیں۔

اس لئے یہ تجویز اٹھائی گئی تھی۔ کہ ایک رقم خاص محفوظ رہے جو ایسے آڑے وقت پر کام آوے۔ اخبار کی ضرورت کا خطرہ نہ رہنے کی صورت میں قومی چندہ کا حصہ اہلحدیث کانفرنس میں دیا جاویگا حدیث شریف میں آیا ہے۔ اپنے غریب رشتہ دار سے سلوک کرنے میں دگنا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا

اسی طرح اس فنڈ میں چندہ دینے والوں کو دگنا ثواب ہوگا۔ اخبار کی امداد کا۔ پھر کانفرنس کا۔

امید ہے اس اصول کو ملحوظ رکھکر اہلحدیث کے بہی خواہ جو اس کے وجود کو مفید جانتے ہیں۔ اور اس کو ہر طرح کی آفات ارضی اور سماوی سے محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کام میں توجہ کریں

اس ہفتے یعنے ۲۰۔ دسمبر تک مندرجہ ذیل رقوم آئیں :-

بابو عبدالحسن صاحب از امرتسر ؏ مستری الٰہی بخش خانصاحب از سبزل جنکشن (بلوچستان) ؏
مولوی عبدالحق صاحب چک ۲۳۴ چوک ضلع لاہور ؏ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب از دانا پور عہ
حکیم عبدالحمید صاحب از حیدرآباد دکن عہ
ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب از لپشاور عہ
عبدالقیوم صاحب از چھب لنتی صہ
کل عہ سابقہ مالعہ میزان کل ماعہ
رب زدہ فزد

افسوسناک انتقال امرتسر کی جماعت اہلحدیث کے سرگرم رکن حاجی شیخ فتح محمد صاحب سوداگر چرم ممبر میونسپل کمیٹی اور آنریری مجسٹریٹ عرصہ سے بیمار تھے۔ گو سابقہ بیماری سے آرام پاکر دفعۃً فالج گرنے سے ۲۔۳ یوم میں ۳۔ دسمبر کو فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ خدا مرحوم کو بخشے اور اون کے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔ اللھم اغفرلہٗ

مقدمہ فیصل موضع سیکڑہ ضلع میرٹھ میں ہندوؤں کا غلبہ ہے مسلمانوں کو نماز اذان وغیرہ ادا کرنے میں تکلیف دیتے تھے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے استغاثہ کیا۔ انجمن اہلحدیث میرٹھ اور اہلحدیث کانفرنس نے بھی اس میں مدد دی تھی۔ الحمد للہ اوسکا فیصلہ ہوا کہ مجرموں کو بندرہ بندرہ روپیہ جرمانہ اور چھ چھ ماہ کے لئے مچلکے لئے گئے۔ مجرموں کو شاید خبر نہ تھی۔ کہ انگریزی راج ہے ورنہ ایسی دلیری نہ کرتے (سکرٹری انجمن اہلحدیث میرٹھ)

رسید زر از ۱۰۔ اکتوبر تا ۲۴۔ نومبر ۱۹۱۳ء

حافظ عبدالکریم ۳۰۱۲ عہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی محمد عبدالغنی ۲۵۱۲ سے یکم نومبر ۱۴ء تک
حافظ عبدالقادر ۱۵۵۲ سے ر ؍ ؍ تک
منشی عبدالغنی ۲۵۲ سے ر ۳۰ ؍ ؍ تک
مولوی نعمت اللہ ۲۵۲۷ سے ر ۸ ؍ ؍ ؍
مولوی فتاب الدین ۲۹۹۴ عہ ر ۱۰۔ اکتوبر ۱۴ء تک
منشی علی حسن ۲۴۰۱ سے ر ۱۴۔ اکتوبر ۱۴ء تک
میجر حق داد خاں ۸۵ سے ر ۷۔ نومبر ۱۴ء تک
مولانا حافظ عبداللہ ۹۲۳ سے ر ۹ ؍ ؍ تک
حاجی ممتاز احمد ۷۹ سے ر ۷ ؍ ؍ ؍
مولوی محمد ابوالقاسم ۹۰۳ عہ ر ۷ ؍ ؍ ؍
عبدالصمد ۲۱۰۱ سے ر ۲۳ ؍ ؍ ؍
مولوی احمد حسن خاں ۲۹۵ سے ر ۹۔ اکتوبر ۱۴ء تک
اکبر علی ۳۳۴ سے ر ۲۸۔ نومبر ۱۴ء تک
شیخ ریاض الدین ۲۹۹۶ سے ر ۱۴۔ نومبر ۱۴ء تک
حافظ عزیز الدین ۲۰۱۶ عہ ر ۱۴۔ مئی ۱۴ء تک
مولوی گل محمد ۲۱۴۷ عہ ۳۰۔ اپریل ۱۴ء تک
منشی کرم الٰہی ۲۷۹۷ عہ ۱۵۔ مئی ۱۴ء تک
میاں فتح دین ۲۲۷۹ عہ ۲۹۔ مئی ۱۴ء تک
مفتی دم مفتی کمال الدین ادری ۲۳۸۰ سے ر ۲۷۔ نومبر ۱۴ء تک
مولوی محمد مولا بخش ۲۵۵۷ سے ر ۱۵۔ نومبر ۱۴ء تک
صوبیدار محمود صالح ۵۶۹ سے ر ۱۶۔ نومبر ۱۴ء تک
سید عبدالرزاق ۲۹۶۰ سے ر ۱۶۔ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی عبدالستار ۳۰۱۴ سے ر ۳۰۔ اکتوبر ۱۴ء تک
میاں عبداللہ ۳۰۱۱ سے ر ۱۴۔ نومبر ۱۴ء تک
میاں شادی ۱۲۴۷ عہ ۲۔ مئی ۱۴ء تک
عبدالرزاق ۹۹۷ ع ۳۰۔ اکتوبر ۱۴ء تک
مولوی حکیم محمد ظہور ۱۵۱۷ سے یکم نومبر ۱۴ء تک
عبدالقادر ۲۵۲۷ سے یکم نومبر ۱۴ء تک
محمد وحید الزمان ۲۵۲۳ عہ ۱۵۔ مئی ۱۴ء تک
کرم الدین ۲۱۰۰ سے یکم نومبر ۱۴ء تک
مولانا عبدالعزیز ۷۰ للعہ ۳۔ مئی ۱۴ء تک
میاں جمال الدین ۷۷ سے ر ۲۔ نومبر ۱۴ء تک
قاضی محمد عبداللہ ۲۷۸۳ عہ یکم مئی ۱۴ء تک
امام عبدالقادر ۲۹۶۹ سے ر ۱۰۔ اکتوبر ۱۴ء تک
احمد علی ۲۹۶۷ سے ر ۳۰۔ اکتوبر ۱۴ء تک

فتاویٰ

اطلاع متعلق غریب فنڈ بعض نادار لوگ اخبار کا شوق رکھتے ہیں مگر قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ دفتر مفت نہیں دے سکتا۔ ناظرین میں سے ایک آدمی سب کو یا ایک کو پوری قیمت دیکر جاری نہیں کرا سکتا اس لئے غریب فنڈ جاری ہے جس میں ایک پیسہ سے لا انتہا تک چندہ دینے کا اختیار ہے فتووں میں جو یہ قاعدہ ہے کہ مطبوعہ کے لئے ایک پیسہ فی جواب آوے یہ بھی اوسی غریب فنڈ میں دیا جاتا ہے اور اسکا حساب ہمیشہ درج اخبار ہوتا رہتا ہے۔ یہ اطلاع جدید خریداروں کے لئے لکھی گئی ہے۔

س نمبر ۱۶ - موٹھی کے چاول جو برائے اعانت مدرسہ اوٹھایا جاتا ہے وہ مانند بیت المال کے سردار کے پاس حوالہ نکرنیکی وجہ سے غیر مقبول ہوگا یا خود ہی اپنے اختیار سے موٹھی اوٹھانے والے جہاں مدرسہ ہو اگر بھیجدیں تو اوس میں ثواب پاویگا۔ (منشی محمد عباس ضلع مرشد آباد)

ج نمبر ۱۶ - سردار اگر تمام انتظام کے لئے مقرر ہے تو اوس کے ماتحت رہنا چاہیئے۔

س نمبر ۱۷ - موٹھی کے چاول برائے اعانت مدرسہ اوٹھانا نفلی خیرات ہے یا کہ فریضہ امر۔ اگر کوئی کہے کہ موٹھی کے چاول اوٹھانیکا حکم جبکہ سردار کرتا ہے تو سردار کا حکم ماننا فرض ہے لہذا موٹھی اوٹھانا فرض ہے تو اس معنے کر کے بھی قرآن پاک اور حدیث شریف کی رو سے موٹھی اوٹھانا فرض ہے یا کہ نفلی خیرات۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷ - اگر بعد مقررہ زکوۃ (عشر۔ نصف عشر وغیرہ) موٹھی نکالیجائے تو نفلی ہے اور اگر اُس میں داخل ہے تو فرض ہے۔ سردار کے حکم سے فرض نہیں ہو سکتا۔ سردار کا حکم شریعت کے ماتحت ہے جس کام کو شریعت نے جیسا رکھا ہے وہ کام ویسا ہی رہیگا۔

س نمبر ۱۸ - دین کے سردار کو اللہ نے کس کام کے واسطے مقرر کیا ہے اور اوسکا حکم ماننا اللہ نے کس کام میں فرض کیا۔ کسی خاص کام میں اوسکا حکم ماننا فرض کیا گیا۔ یا کل کام میں جنکا وہ حکم کرے ماننا فرض کیا گیا ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸ - جو کام شرع نے بندوں پر جاری کئے ہیں اون میں سے جو آجکل ہم قانون الوقت کے ماتحت کر سکتے ہیں اون کے انتظام کے لئے سردار ہوتا ہے مثلاً جماعت اور زکوۃ وغیرہ کا انتظام مسلمانوں میں کسی امر میں نزاع ہو فساد تک پہونچے تو اوسکا انتظام وغیرہ۔ ۳ ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۹ - چچا کی موجودگی میں نانا ولی بن کر لڑکی کا نکاح د ے یا نہیں؟ (محمد عبد الرحمٰن کلکتہ)

ج نمبر ۱۹ - چچا ولی ہے نانا ولی نہیں ہے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۰ - ایک عورت کا خاوند تین برس سے لیکر اب تک نامرد ہے کیا وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ بغیر طلاق کے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو عدت اسکی کیا ہے۔ اگر اوسکا خاوند نامرد عدالت انگریزی میں مقدمہ کرے تو مضائقہ ہے (الٰہی بخش خریدار ۱۲۳۸)

ج نمبر ۲۰ - نامرد کی عورت ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دعوے فسخ نکاح کا کرکے اجازت لے سکتی ہے یہی طریق اسلم اور آئندہ کے فسادات سے مانع ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۱ - مسجد میں دنیوی باتیں کرنے سے چالیس برس کی عبادت کا ثواب حبط ہوتا ہے یہ علماء احادیث بتاتے ہیں کیا یہ سچ ہے یا خلاف۔ اگر سچ ہے تو کیا زمانے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دینی و دنیوی اور فیصلے فیصلہ ہوا کرتے تھے یا نہیں اون فیصلوں میں لوگ دنیوی باتیں کیا کرتے تھے یا نہیں؟ (ایضاً عبد الغنی سکریٹری مدرسہ نسوان گدگ)

ج نمبر ۲۱ - مساجد میں دنیاوی باتیں کرنا گناہ ہے مگر چالیس برس کی عبادت کا ضائع ہونا میں نے کسی روایت میں نہیں دیکھا۔ محکمہ عدالت چونکہ شرع کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اسلئے وہ شرعی کام ہے دنیاوی نہیں اسلئے مساجد میں کرنا جائز ہے۔

س نمبر ۲۲ - سر سید احمد خانصاحب نے اپنی کتاب تہذیب الاخلاق مطبوعہ مطبع مصطفائی پریس لاہور ۱۸۹۵ء کے ۱۷۷ صفحہ سے ۱۸۱ صفحہ تک تین احادیث کو موضوع فرماکر اسکے سوا اور بہت سی احادیث کا ذکر جو کتاب سفر السعادت میں ہیں اکثر موضوع نہیں فرمایا یہ سچ ہے یا نہیں جواب فرمائیے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲ - تہذیب الاخلاق کا وہ مقام نقل کرتے تو جواب دیا جاتا میں نے مقام مذکور نہیں دیکھا آئندہ کو مقام مذکور کی عبارت لکھ دیجئے گا ۴ ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۳ - کوئی شخص پہلی دوسری یا تیسری چوتھی رکعت میں بغیر پڑھے سورہ فاتحہ حالت رکوع میں شریک جماعت ہوا چونکہ شخص مذکور نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اور حدیث اور اہلحدیث کے نزدیک بغیر فاتحہ نماز ناقص ہے اور بعض کے نزدیک بغیر فاتحہ نماز ہوتی نہیں حالانکہ مذکور الذکر خود بھی اسکا قائل اور بھی ہے لیکن کہتا ہے کہ قیام مجھکو نہیں ملا اگر قیام ملتا تو پڑھتا اور حالت رکوع میں مجبور ہوں لیکن وہ رکعت بغیر فاتحہ شمار میں آگئی سوال صرف اتنا ہے کہ وہ رکعت جو بغیر فاتحہ رکوع میں ملا ہے رکعت شمار کی جاویگی یا نہیں؟ (خریدار ۲۵۱۱)

ج نمبر ۲۳ - اصح تو یہی ہے کہ رکوع میں ملنے کی صورت میں رکعت شمار نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ قیام اور قرأت فاتحہ دو رکنوں کے ضائع ہونے سے رکعت کیسے ہو سکے۔

س نمبر ۲۴ - مسبوق کی اقتدا جائز ہے یا نہیں اور نیز دو تین چار آدمی مسبوق ہیں اب وہ الگ الگ نماز پڑھیں یا انمیں سے کسی ایک کی اقتدا کر لیں اور اسی جگہ کھڑے رہیں یا انمیں سے ایک کو امام بنا کر

انتخاب الاخبار

برقی خبریں

شاہ بلغاریہ صوفیہ ۳۰-نومبر-شاہ فرڈی نینڈ دار السلطنت میں طویل قیام کرنے کے بعد واپس آگیا ہے اور اس طرح اس افواہ کی تردید ہو گئی ہے کہ وہ تخت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے۔ موسیو پوانکارے صدر جمہوریہ فرانس نے یونان سے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ یونانیوں نے جو بلغاری سپاہی ابھی تک روک رکھے ہیں۔ ان کے معاملہ میں موسیو موصوف ثالثی کریں لیکن یونان نے ابھی تک اس تحریک کا کوئی جواب نہیں دیا۔

معاہدہ ٹرکی و برطانیہ کے متعلق مزید تشریحی بیان لندن یکم دسمبر- ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے باخبر نامہ نگار قسطنطنیہ کی ایک چٹھی جس کا مضمون شائع کیا ہے کہ دولت عثمانیہ و برطانیہ میں ابھی تک جس معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں اس میں خلیج فارس کی تقسیم ہوئی ہے۔ برطانیہ عظمی کو عرب عراق اور شام میں بھی تمام معدنی تیل کے چاہ ... کا اجارہ دیا گیا ہے۔ سلطان کویت کو ... علاقہ دیگر عرب میں ... طاقت بنا دیا گیا ہے۔ دریائے دجلہ و فرات کی کشتی رانی کا اجارہ ... کمپنی کے ہاتھ میں رہے گا جس کا سرمایہ ... نصف برطانوی چہارم عثمانی اور چہارم جرمن ہوگا لیکن حقیقت نصف سرمایہ انگریزی اور نصف جرمن ہوگا۔

شوکت پاشا کے قاتل کا مسئلہ قسطنطنیہ ۲-دسمبر- صدر اعظم ترکی نے مصطفےٰ کے ساتھ ... سلوک کی بابت ... سفیر سے معذرت کر لی ہے۔ اور سفیر مذکور کے مطالبہ کو بھی منظور کر لیا ہے کہ اعظم بے سابق افسر پولیس کو جو حال ہی میں ... مقرر ہوا ہے معزول یا معطل کیا جاوے۔

عہدنامہ ٹرکی و برطانیہ کی ترمیم کی تردید لندن ۲-دسمبر ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ انگریزی ترکی عہدنامہ کی جن ترمیمات کا ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے اپنی اشاعت ۲۷ نومبر میں ذکر کیا ہے ان میں جہاں تک ... معاملات کا تعلق ہے کوئی صداقت نہیں ہے۔

قسطنطنیہ میں کارخانہ جہاز سازی قسطنطنیہ ۳-دسمبر- مسٹر آرمسٹرانگ اور وکرز لمیٹڈ کو بطور ٹھیکہ ... ازمیت میں دولت عثمانیہ کا کارخانہ جہاز سازی از سر نو تیار کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے اس ٹھیکہ میں ایک بحری صدر مقام اور متحرک قیام گاہ جہازات کی تعمیر بھی شامل ہے۔ اس تجویز سے ترکی بحری قوت کی ترقی کا دور شروع ہوتا ہے۔ ٹھیکہ کے معاہدہ میں اس بات کی شرط ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ترکی کاریگروں سے کام لیا جاوے اور سوائے انگریزوں کے کوئی غیر ملکی شخص ملازم نہ رکھا جاوے۔

مدینہ یونیورسٹی مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے آنریبل اخبار سے مدینہ منورہ سے ۳ دسمبر کو حسب ذیل تار دیا۔

"یہاں یکم محرم الحرام (نوروز ۱۳۳۲ھ) کو شریف امیر علی ... جلالت مآب سلطان المعظم سلطان محمد خامس خلد اللہ ملکہ کی طرف سے شیخ عبدالعزیز صاحب شاویش نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔"

کینیڈا میں ہندوستانیوں کا مسئلہ (لندن ۲-دسمبر) کینیڈا میں ہندوستانیوں کا مسئلہ سخت اندیشناک صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ پہلے ایک جج نے ایک ہندوستانی کی جلاوطنی کے متعلق امتناعی پروانہ جاری کیا۔ اور اول اسے عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اب چیف جسٹس نے یہ قرار دیا ہے کہ ہندوستانی بھی دوسری رعایا کی طرح صرف جہالت۔ مرض۔ جرم یا بھیک مانگنے کی علت میں خارج البلد کئے جا سکتے ہیں۔ فیصلہ برٹش کولمبیا میں جہاں اخراج کی پرزور حمایت کی جاتی ہے۔ پسند نہیں کیا جاتا۔ نظر بریں یہ یقینی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل مشرق کی درآمد کو روکنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ کیا جاویگا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ برٹش کولمبیا کا سر آوردہ ممبر مسٹر بورڈن موجودہ وزیر اعظم کینیڈا کے طرز حکومت کا مؤید ہے۔ اور وزیر موصوف کو مقامی جذبات اور امپیریل گورنمنٹ کے منشاء کی تطبیق کا نازک کام انجام دینا پڑے گا۔

نماز جمعہ کی اجازت مدراس پریذیڈنسی کے افسران محکمہ جات سرکاری کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مسلمان ملازموں کو نماز جمعہ کے لئے درخواست پر ایک گھنٹہ کی رخصت دیدیا کریں۔

ضلع کے مقام کی تبدیلی ضلع شاہپور کے صدر دفاتر سرگودہ کو منتقل کر دئے جائیں گے اور شاہپور آئندہ بطور ایک سب ڈویژن کے رہے گا۔ شاہپور کی کچہری، ضلع کی عمارت۔ اسلامیہ ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس کے لئے عطا کر دی جائیگی جو خاندان ٹوانہ کی سرپرستی میں قایم کیا جانے والا ہے نام بدستور قایم رہے گا۔ ضلع کا نام بدستور شاہپور رہے گا

غرباء کا فنڈ از محمد داؤد صاحب از مقام بانڈول ریاست ۸ ار از فنڈ فنڈ ۵۱۰ کل ... بقایا سابقہ ... محمد عبداللہ بنگالی حال مقیم بنارس ... میزان کل ... اخبار بنام مذکور جاری کیا گیا باقی ... (محاسب)

انتقال پر ملال مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کا صاحبزادہ مولوی فاضل عبدالستار عین جوانی میں بمرض استسقا ۲۹ ذی الحجہ کو انتقال کر گیا۔ انا للہ۔ حافظ صاحب کو اس ضعیفی کے عالم میں سخت صدمہ ہوا۔ حافظ صاحب ناظرین اہلحدیث کو فرماتے ہیں کہ میرے لڑکے کیلئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور جناب موصوف کو صبر عطا کرے۔ (آمین)

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ لگنے کے درد کو فوراً کم کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ/ آدھ پاؤ ہے/ پاؤ [illegible] مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ

تازہ شہادات

عالیجناب حکیم روحی شاہ صاحب حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں:۔ مکرمی ومخدومی جناب حکیم صاحب! السلام علیکم۔ میں آپ کے یہاں کی مومیائی کو اپنے دواخانہ میں بہت استعمال کر رہا ہوں جس سے میرے بیماروں کو بڑی تقویت ہوگئی۔ وہ تمام مریض جو گردہ مثانہ کی شکایت کر رہے تھے۔ بہت اچھے خاصے ہوگئے۔ اور ان لوگوں کی قوت باہ بڑھ گئی۔ براہ نوازش ایک سیر مومیائی بھیج دیجئے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب عبداللہ خاں صاحب جمعدار۔ اندور ریاست سے رقمطراز ہیں:۔ کہ آپ کی مرسلہ مومیائی سے بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلو اور جلدی بھیجئے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۳ء

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب نیا گڑھ سے تحریر کرتے ہیں۔ ایک تولہ مومیائی سے بہت فائدہ ہوا۔ یہ خط دیکھتے ہی تین چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلو پارسل ارسال کریں۔ ۱۲۔ نومبر ۱۳ء

جناب سید مبارک حسین صاحب فوجدار مقام [illegible] دکن سے لکھتے ہیں:۔ ناشکرگذاری ہوگی اگر میں آپ کو اطلاع نہ دوں کہ میں کیسا صحت یاب ہوا۔ میرا حافظہ اسقدر کمزور تھا کہ میں عرض نہیں کرسکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ مومیائی کے استعمال سے میری شکایت حافظہ کے علاوہ اور دو ایک خفیہ امراض ہمیشہ کیلئے مفقود ہوگئیں

ملنے کا پتہ:۔ پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

ہیر رانجھا
مع
تذکرہ شعرائے پنجاب

پنجابی علم ادب میں یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا ہے جس کے ساتھ مشاہیر شعرائے پنجابی کا ایک دلچسپ اور مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے۔ دیباچہ میں ہیر رانجھا کے تاریخی وتحقیقی حالات نہایت توضیح کے ساتھ اردو داں اصحاب کی دلچسپی کے لئے بزبان اردو تحریر کئے گئے ہیں جو بجائے خود ایک کتاب ہے۔ اس کے بعد پنجابی نظم میں سید وارث شاہ صاحب کی طرز پر ایک نئے انداز سے ہیر رانجھا کا قصہ شروع ہوتا ہے۔ جو زبان کی سلاست وشستگی۔ محاورات کی پابندی۔ بندش کی چستی۔ مضامین کی نیرنگی۔ خیالات کی بلندی وبرجستگی۔ تشبیہات واستعارات کی مرصع نگاری کے لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ بظاہر درد وسوز اور [illegible] عشق کی داستان ہے۔ لیکن در اصل پنجابی علم ادب میں پند ونصائح اور مفید معلومات کا ایک بہترین مخزن ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ بدعات وقبر پرستی سے نفرت دلا کر توحید کی طرف رغبت دلائی گئی ہے اخیر میں حسب الوقت اہل قلم اور مشاہیر شعراء کی تقریظیں اور تاریخیں درج ہیں۔ جو [illegible] نظم بدرجۂ شہرت کا [illegible] ہیں۔ اس کے بعد پنجابی شعراء کا تذکرہ شروع ہوتا ہے [illegible] وضاحت دکھلایا گیا ہے۔ کہ پنجابی شاعری کی ابتدا [illegible] کہاں سے ہوئی۔ پنجابی شاعر پہلا کون اور کہاں ہوا؟ ابتدا سے آج تک پنجابی شاعر کس کس شان کے ہیں۔ کون کون اور کہاں کہاں ہوئے؟ ان کی تصانیف حالات وواقعات کا ذکر [illegible] سے قلمبند کیا گیا ہے۔ کہ دیکھنے والے کو ہر بار مطالعہ کرنے سے ایک نیا لطف حاصل ہوتا ہے

جن لوگوں نے پروفیسر آزاد کی آب حیات (جو اردو شعراء کے حالات میں ہے) کو دیکھا ہے۔ وہ اس تذکرۂ حیات کی بھی سیر کریں۔ اور دیکھیں کہ پنجابی علم ادب کے کیسے کیسے نایاب گوہر ہو گذرے ہیں اور کیسے کیسے تابندہ اختر [illegible] حیات [illegible] کی ناقدری اور کم سوادی کی وجہ سے [illegible]۔ غرض یہ قابل دید کتاب [illegible] تین کتابوں کا مجموعہ ہے [illegible] لکھائی چھپائی۔ سفید کاغذ اور [illegible] کتابی سائز کے دو سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ باوجود قیمت صرف [illegible]

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر [illegible]

کتبخانہ ثنائی میں سے چند کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے نقطوں کو تفسیر میں تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ۔ نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جن میں سے چھ جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وغیرہ قیمت عہ

جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء عہ

جلد سوم۔ سورہ مائدہ انعام اور اعراف عہ

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ

جلد پنجم۔ تا سورہ فرقان عہ

جلد ششم۔ تا سورہ یٰسین عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک وغیرہ ع۶

اثبات۔ ... الصلوٰۃ احادیث کے مطابق مفصل ثبوت ۔/۱

الاسلام ... اسلامی احکام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ ۔/ا

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات ... بچوں کو بہت مفید ۔/ا

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش وفلاح رعایا ہو ۔/۱

تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۔/۲

ہدایۃ الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۔/ا

شادی بیوگان اور نیوگ ۔/ا

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ متعلق بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۔/ا

صحیفہ محبوبیہ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید ۔/۲

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق قدامت یا حدوث۔ آریوں کی تردید ۔/ا

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ منکرین حدیث کی تردید ۔/۲

سرگزشت۔ ... کی تردید ۔/ا

شریعت کی زندگی۔ وہ احکام جن سے عزت کی زندگی حاصل ہو ۔/ا

شریعت وطریقت۔ ہر دو کا بیان ۔/ا

ہفوات مرزا۔ مرزا قادیانی کے مضامین متناقضہ

سوانح دیانند کا علم وعقل ۔/ا

مناظرہ دیوبند۔ ... آریوں کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا ۔/۸

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت ورسالت کے الہامات ... اور ... الہاموں کی اصلیت ...

سیرۃ البخاری۔ امام الائمہ فی الحدیث امام بخاری کی سوانح عمری عہ

علم الفقہ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔/۲

جہاد وید۔ ... ویدوں سے جہاد کا ثبوت ۔/ا

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

گلدستہ احمدی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات ... پنجابی نظم میں کتاب جو ... ہے۔ جلد اول از پیدائش تا ... عہ

جلد دوم از ... تا ہجرت قیمت عہ

جلد سوم از ہجرت تا وفات قیمت عہ

تینوں جلدوں کے خریدار کو محصول ڈاک وغیرہ معاف

کل قیمت ع۲

پتہ میاں غلام نبی جلد ساز امرتسر ہال بازار

اکرام محمدی یعنی تفسیر سورہ والضحیٰ

منظوم بزبان پنجابی

مصنفہ مولوی عبدالستار صاحب مصنف قصص المحسنین

یہ ایک بے نظیر کتاب ہے جس کے چھپنے کا شائقین بڑی بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کیونکہ اس کتاب پر مولانا ممدوح نے اپنی پوری محنت صرف کر کے اپنی پہلی تصنیف قصص المحسنین سے بھی کیا بلحاظ پختگی اشعار اور کیا بلحاظ دلچسپی و دلفریبی مضامین ہر پہلو سے بڑھ چڑھ کر بنایا ہے۔ ابتدا اوّل سے آخر تک نہایت وجد سے انداز سے اسکو ختم کیا ہے۔ قیمت صرف ۳؍ محصول ڈاک ۱؍ کل ۴؍ کا وی پی ہوگا۔

۳ مجلد ... اس کے علاوہ ... کتاب گلزار خفا الاقتوم پنجابی میں ... سوانح عمری مفصل ... ہے

ملنے کا پتہ

عبدالحکیم عبدالرحمن تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

عطریات

عنوان بالا کی تصدیق بذریعہ صرف ایک دفعہ ... نہایت آسان طریقہ ہے۔ ... کے سینکڑوں دفتر ... گذر چکے ہیں۔ لہٰذا ہر قسم کے عطر و ... وغیرہ وغیرہ کے خالص نہایت عمدہ ہیں۔ فرمائش فوراً ... ہو سکتے ہیں۔ ... اکبر منگوا کر ... نور محمد عبدالغفور ... عطر فروش ... محلہ ... متصل ...

اہلحدیث پریس ... میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ :- اہل حدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن
[illegible] حدیث کیا ہے

جلد ۱۱ — نمبر ۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند شائع ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ســہ
" " ششماہی عــہ
ممالک غیر سے سالانہ شلنگ پنس
" " ششماہی شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - مورخہ ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء یوم الجمعہ

ہندوستان میں شیخ الاسلام

معزز ہمعصر زمیندار محرک ہے کہ ہندوستان میں بھی مثل دیگر اسلامی ممالک کے شیخ الاسلام ہونا چاہیئے تاکہ مسائل شرعیہ کا فیصلہ مطابق شرع کے ہوا کرے ہم اس کی تائید کرنے سے پہلے واقعات پیش کرتے ہیں۔

اسلام کے بہت سے مسائل ہیں جنکی بابت گورنمنٹ نے از راہ عنایت کہیں پابندی و عدہ اسلامی قانون پر فیصلہ ہونا قرار دے رکھا ہے مثلاً نکاح - طلاق - وراثت وغیرہ - جب گورنمنٹ نے ان مسائل کا فیصلہ اسلامی شریعت پر رکھا ہے۔ تو پھر ان مسائل کو بتلانا یا مقرر کرنا کس کا فرض ہے؟ جواب یہی ملیگا - گورنمنٹ کا - اس عہدے کے نہونے سے یا ججوں کے ان مسائل سے بے خبر ہونے سے مسلمانوں کا کتنا کچھ نقصان ہوتا ہے؟

اسکے جواب میں ہم کوئی فرضی مثال پیش کرنا نہیں چاہتے بلکہ چیف کورٹ پنجاب کے قابل ججوں کا فیصلہ نقل کرتے ہیں جسکی صورت بالکل آسان ہے مگر ڈسٹرکٹ کورٹ کے لائق جج بے علمی کی صورت میں فیصلہ خلاف کرتے ہیں - اور چیف کورٹ کے فاضل جج باوجود اعتراف عدم علمی کے اس فیصلہ کو بحال رکھتے ہیں - جج بھی کوئی معمولی جج نہیں بلکہ پنجاب چیف کورٹ کے مشہور ترین اور قابل ترین جج یعنی مسٹر ریٹیگن۔

جج صاحب کا فیصلہ مع اعتراف عدم علم بلکہ مع افسوس درج ذیل ہے :-

مقدمہ ہذا میں ایک نہایت ضروری سوال شرع محمدی شامل ہے - واقعات ثابت شدہ یا مسلمہ حسب ذیل ہیں :-

ایک عورت مسماۃ بڈھی مدعا علیہا ایک فرد مسمی جمنہ کی زوجہ تھی - شخص متوفی الذکر فوت ہوگیا - اور اس کی وفات کی تاریخ پر اس کی بیوہ حاملہ تھی وفات جمنہ سے چار ماہ اور دس یوم کے اندر طفل پیدا ہوا اور بعد تولید طفل الا اندر میعاد چار ماہ و دس یوم متذکرہ بالا مدعی الاہیا برادر جمنہ متوفی بیان کرتا ہے کہ اس نے بیوہ برادر خود کے ہمراہ باضابطہ طور پر نکاح کر لیا - مدعا علیہم انکاری ہیں کہ یہ نکاح ثانی فی الواقع کبھی عمل میں نہیں آیا - الا فاضل ڈویژنل جج نے یہ قرار دیا ہے کہ گو یہ فرض کیا جائے کہ نکاح ثانی ہمیشہ باضابطہ طور پر عمل میں لایا گیا تھا - تو بھی وہ بموجب اصولات شرع محمدی ناجائز اور باطل تھا کیونکہ وہ اندر میعاد عدت مسماۃ مذکور عمل میں آیا ۔۔۔ یا بالفاظ دیگر اندر میعاد چار ماہ و دس یوم متذکرہ بالا عمل میں آیا تھا - صاحب فاضل جج نے یہ قرار دیا کہ محض اس امر واقعہ سے کہ قبل از انقضائے میعاد

تقابل ثلاثہ :- توریت انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - مع محصول عہ پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

مذکورہ عورت کو وہ طفل متولد ہو چکا تھا جس سے وہ بتاریخ وفات شوہر متوفی خود حاملہ تھی ایسا نکاح جائز نہیں بن سکتا تھا - جو قبل از انقضائے میعاد مذکور کیا جا چکا تھا - مدعی نے درخواست نگرانی عدالت ہذا میں پیش کی ہے اور ہم افسوس کرتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی وکیل پیش نہیں ہوا ہے - کیونکہ یہ نہایت دقیق کا مقام ہے کہ کسی اس قدر بہ وقعت سوال کو کم و بیش یکطرفہ طور پر فیصل کرنا پڑی - خود ہم نے ایسی سندات کو ملاحظہ کیا ہے جو عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور ایک صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی سعی کی ہے الا ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ عدالت اپیل ماتحت درست ہے اور کہ اس فقرہ مندرجہ ذیل کی جسٹ شرح محمدی مصنفہ بیلی صاحب سے (جلد دوم صفحات ۱۶۴ و ۱۶۵) جس پر عدالت موصوف نے انحصار کیا ہے نتائج اخذ کردہ عدالت موصوف کی پوری پوری تائید ہوتی ہے"

اہلحدیث - یہ فیصلہ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو ہوا ہے - جو پنجاب ریکارڈ بابت ماہ فروری ۱۹۰۸ء میں فیصلہ نمبر ۶۹ درج ہے - گورنمنٹ خود غور کرے کہ فاضل جج خود اعتراف بلکہ افسوس کرتے ہیں کہ مدعی کیطرف سے کوئی وکیل پیش نہیں ہوا - حقیقت میں یہ افسوس انکا بجا بھی ہے کیونکہ فیصلہ غلط ہے - فاضل جج حاملہ عورت کی عدت چار ماہ دس روز قرار دیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اسکے متعلق صاف حکم ہے -

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

"حاملہ عورت جسکا خاوند مرجائے اسکی عدت یہی ہے کہ وہ حمل جن دے"

خاوند کو غسل دیا جا رہا ہو - عورت کو تولد ہو جائے تو اسی وقت اسکا نکاح جائز ہے -

اے کاش جج صاحب لاہور کے کسی عالم کو طلب کر کے مسئلہ دریافت فرما لیتے تو آج صوبہ بھر میں یہ فیصلہ قانون کے حکم میں ہو کر ہزار ہا بندگان خدا کی حق تلفی اور مخالفت اسلام کا موجب نہ ہوتا - مگر ایسا کیوں کرتے جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے مفتی یا شیخ الاسلام کا کوئی عہدہ ہی نہیں -

گورنمنٹ اگر یہ جواب دے کہ وکیل بیرسٹر یہ کام کرتے ہیں تو گذارش یہ ہے کہ یہ کام وکیلوں کا نہیں - یہ کام علماء اسلام کا ہے جو قرآن و حدیث سے پورے واقف ہوں -

پس ہم اس کی بڑے زور سے تائید کرتے ہیں - کہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں شیخ الاسلام ہونا چاہئے جسکی صورت یہ ہے -

ہر ضلع میں ایک عالم ہو جسکا عہدہ مفتی کا ہو - ضلع کے حکام کو جس مسئلہ شرعی کی ضرورت ہو ان مفتی صاحبان سے دریافت کریں - حکام اپیل کے لئے ایک بڑا مفتی ہو جسکا نام شیخ الاسلام ہو - ان مفتیوں اور شیخ الاسلام کا خرچ گورنمنٹ پر نہ ہونا چاہئے بلکہ انکے ہر فتوے کی فیس حسب حیثیت ان کے مقرر ہو - جو اہل مقدمہ سے وصول کر کے انکو دی جائے - شیخ الاسلام کی فیس انکی حیثیت کے مطابق زیادہ ہونی چاہئے -

اب ایک سوال باقی ہے جسکا حل بہت ضروری ہے - اگر وہ حل نہ ہوا تو حالت بد سے بدتر ہو جائیگی کیونکہ گورنمنٹ بے خبری میں کسی ایسے شخص کو مفتی مقرر کر دیگی جو خالی خولی شمس العلماء ہو یا جسکی سفارش صاحب ضلع کیطرف سے پہنچے - اس میں گورنمنٹ کا تو قصور نہ ہوگا - مگر مفتی صاحب اپنی بے علمی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر جائیں گے - اس لئے جبتک اسکا معیار نہ ہو کہ کون لوگ اس کے اہل سمجھے جاویں - اصل ضرورت کا علاج نہ ہوگا -

ہم اسکی صورت بہت آسان بتلاتے ہیں امید ہے گورنمنٹ عالیہ اور ممبران کونسل اسپر غور کرینگے -

پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت عربی کا اورینٹل کالج ہے جسکی انتہائی ڈگری "مولوی فاضل" ہے اور صوبہ الہ آباد میں اس ڈگری کا نام "فلاں فاضل" ہے - حق یہ ہے کہ "مولوی فاضل" نام کو ہے ورنہ دینی تعلیم اسمیں نہیں ہے - اس لئے اسی جماعت کی تعلیم کو دو سالہ اور بڑھایا جائے - جسکا نام ہو "مفتی فاضل" اس دو سالہ تعلیم کا نصاب کیا ہو - قرآن مجید اور اس کی معتبر تفسیریں - حدیث - فقہ اور اصول فقہ - اس کا نصاب بنانے میں ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ شیعہ سنی کو شکایت یا تفریق نہ رہے - تاکہ مفتی صاحب جیسے اہل سنت کے مسائل سے واقف ہو کر نکلیں شیعہ مذہب کے بھی پورے ماہر ہوں - ایسے لوگ جو اس جماعت میں کامیاب ہو کر آئیں ضلع کے مفتی بننے کے مستحق ہوں - پھر انہی میں سے بلحاظ ذہانت اور بلحاظ حسن کارگذاری شیخ الاسلام بنائے جاویں اور اگر ایسے ہی ہر ایک نام نہاد مولوی صاحب کو بنایا گیا تو "کار طفلاں تمام خواہد شد"

ہاں جبتک یہ جماعت اعلےٰ طیار ہو اور اس میں سے لائق آدمی مفتی ہو کر نکلیں مولوی فاضل کے ان افراد کو لیا جائے جنہوں نے کسی بڑے عربی مدرسہ میں دینی کتابوں کا امتحان دیکر کامیابی حاصل کی ہو - کیونکہ ہم بتا آئے ہیں کہ خالی خولی مولوی فاضل ہیچ ہے -

"مفتی فاضل" کے نصاب بنانے میں ہم اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں - ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آخیر میں ہم اپنے معزز معاصر زمیندار کی تائید کر کے اتنا کہنا ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ مضمون ایسا نہیں - کہ آپ اسکو ایک دفعہ لکھکر چھوڑ دیں بلکہ اسکو جاری رکھیں تاوقتیکہ کسی حد تک پہنچ جائے -

اہلحدیث کا یہ تائیدی نوٹ مفید پاویں تو معزز زمیندار میں نقل کر دیں -

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بابو دھرم پال بی اے

اور نیشنلزم

نمبر ۴

ہمارے ناظرین اس سلسلہ مضمون کو معمولی نہ جانیں بلکہ ایسا ضروری اور کارآمد سلسلہ جیسا

کسی زمانہ میں بابو دہرمپال کے رسائل ترک اسلام تہذیب الاسلام اور نخل اسلام وغیرہ کے جوابات تُرک اسلام - تغلیب الاسلام اور تبرا اسلام وغیرہ کو ضروری اور مفید جانتے تھے -

اِس سلسلہ کے نمبر اول میں ریشنلزم کے معنی اور وسعت بتلائی گئی - نمبر دوم میں ثابت کیا تھا کہ بابو دہرمپال جی خود ریشنلسٹ نہیں - تیسرے نمبر میں اسلام کی تحقیق کیگئی ہے - آج چوتھے نمبر میں بابو صاحب کے اعتراضات متعلقہ قرآن مجید کا جواب دیا جاتا ہے - (اڈیٹر)

بابو دہرمپال نے قرآن مجید کی نسبت اپنا اعتقاد مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کیا ہے -

ایک ریشنلسٹ کے نزدیک قرآن شریف کی ریشنل پوزیشن اس کے سوائے کچھ نہیں ہوسکتی کہ اس کو حضرت محمد صاحب کی ایک ایسی سوانح عمری تصور کیا جائے - جس میں کہ اس جہاں پُرشر کے نہایت ہی فصیح و بلیغ - روحانی - ذہنی - قومی مجلسی - ملکی کیرکٹر قلمبند ہیں - اسکے برعکس اگر یہ کہا جائے - جیسا کہ معتقدین کا خیال ہے کہ قرآن شریف میں جس قدر مضامین ہیں - ان میں حضرت محمد صاحب کے ذاتی خیالات اور حالات کو مطلق دخل نہیں ہے بلکہ وہ سب کے سب براہ راست خدا کا کلام ہے - تو اس صورت میں ایک ریشنلسٹ کے لئے یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا قرآن شریف درحقیقت خدا کا کلام ہوسکتا ہے - اِس سوال کے حل کرنے کیلئے وہ حضرت محمد کی شخصیت کو ایک غیر ذمہ دار شخصیت تصور کرکے نظر انداز کردیگا - اور وہ اپنا تمام دل اور دماغ اس سوال کے حل کرنے میں لگا دیگا - کہ آیا درحقیقت قرآن شریف خدا کا کلام ہوسکتا ہے یا نہیں - اِس تحقیقات کا نتیجہ ایک ریشنلسٹ یا غیر مقلد[1] کے نزدیک یہی ہوا ہوگا کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں ہے . . . .

. . . .

اور اگر خدا کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف ہے - تو ریشنلسٹ ایسے خدا اور اس کے ایسے کلام دونوں سے منکر ہوجانا اپنے لئے نہایت ہی مناسب سمجھیگا - چونکہ حضرت محمد صاحب کی شخصیت کو ابھی کسی اس قسم کی تحقیقات میں قرآن شریف کے مضامین کے بارے میں ایک غیر ذمہ دار شخصیت سمجھکر وہ پہلے ہی نظر انداز کرچکا اور مابعد کی تحقیقات میں وہ قرآن شریف کو خدا کا کلام نہ مان کر قرآن شریف کو یا اگر خدا کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف ہے - تو وہ قرآن شریف کے ساتھ ایسے خدا کو بھی ترک کرچکا ہے اس لئے ایسی صورت میں ایک ریشنلسٹ کے لئے قرآن شریف حضرت محمد صاحب اور قرآن شریف کے مضامین کا الہام دینے والا خدا تینوں کے تینوں نظر انداز کردینے کے لائق ہوجاتے ہیں یہ ایک صریح گھاٹا ہے جو کہ ایک ریشنلسٹ کو اس صورت میں مجبوراً اٹھانا پڑتا ہے اگر اسکے سامنے قرآن شریف کو بطور خدا کے کلام کے پیش کیا جاوے - لیکن اگر قرآن شریف کو خدا کا کلام ماننے کی بجائے صرف اسی قدر مانا جاوے کہ وہ حضرت محمد صاحب کے اعلیٰ دل اور ایک ترقی یافتہ دماغ کا نتیجہ ہے تو اس صورت میں ایک ریشنلسٹ کے نزدیک قرآن شریف کی پوزیشن نہایت ہی اعلیٰ ہوجاتی ہے اور اسکے ساتھ ہی حضرت محمد صاحب انسانوں کے زمرہ میں ایک غیر معمولی انسان نظر آنے لگتے ہیں چنانچہ باوجود اس کے کہ وہ ایک سخت وحشی قوم میں پیدا ہوئے تھے اور کہ انکے اردگرد نہایت ہی ناموافق کرہ تھا - اور وہ خود بھی کتابی تعلیم سے بالکل بے بہرہ یا اَن پڑھ تھے - کوئی انکا یار و مددگار نہیں تھا - باوجود ان ناموافق حالات کے اُن کے دل اور دماغ نے ایسی اعلیٰ نشو و نما حاصل کی " (اندر باہت اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اہلحدیث - یہ تو آپکا حق ہے کہ آپ اپنا اعتقاد جس طرح چاہیں ظاہر کریں مگر یہ سنکر ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے کہ آپ ہمارا ایک انکار یا اقرار کو بحیثیت ریشنلسٹ کے پیش کرتے ہیں - ہاں اگر یہ کہدیں کہ میں (دہرمپال) اسکو نہیں مان سکتا تو بہت صاف ہے -

ایسے دعوے میں بار بار بابو صاحب ریشنلسٹ کی حیثیت کو پیش کرتے ہیں - انکار قرآن کو اسی حیثیت پر مبنی کرتے ہیں - حالانکہ اسی اندر میں وہ سید الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اپنا اعتقاد ان لفظوں میں ظاہر کرچکے ہوئے ہیں :-

"میں خیر البشر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیسویں صدی کے ریشنلزم کا سرتاج بنا کر ایک ریشنلسٹ کی حیثیت سے انکو اپنا کامل گرو تسلیم کرتا ہوں"

(اندر باہت دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۹۹)[2]

اہلحدیث - بابو صاحب! یہاں تو آپ حضور پُر نور کو ریشنلزم کا سرتاج مانتے ہیں اور آپ خود بحیثیت ریشنلسٹ ہونے کے حضور کو اپنا گرو تسلیم کرتے ہیں - مگر اب آپ قرآن مجید کو کلام خدا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا ماننے سے بحیثیت ریشنلسٹ کے انکار کرتے ہیں نہ صرف انکار بلکہ قرآن کو الہام خدا اور حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول خدا کہنے سے خدا کا انکار کردینا آسان تر جانتے ہیں کیا سچ کہتے ہیں ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

ہاں اگر آپ یہ فرماویں کہ قرآن مجید میں کلام الٰہی یا وحی الٰہی یا الہام الٰہی ہونے کا کہیں دعویٰ نہیں کیا گیا نہ آنحضرت کو رسول خدا کہا گیا ہے تو اس کی تحقیق آسان ہے - آپ خود لکھتے ہیں کہ :-

"محمد رسول اللہ تمام قرآن شریف میں وہ جگہ واضح طور پر دیکھنے میں آتا ہے" - (اندر - بابت اکتوبر صفحہ ۱۱)

[2] تصحیح - سابقہ اہلحدیث مورخہ ۶ ذیقعدہ میں یہ عبارت نقل ہو کر حوالہ میں سنہ غلط چھپ گیا ہے ناظرین اسکو سنہ ۱۹۱۲ء صحیح کرلیں - ۹۹ صفحہ کا نمبر ہے - (اڈیٹر)

[1] یعنی مسلمانوں کا - [1] آپکے محاورہ میں آزاد کو غیر مقلد کہا جاتا ہے -

ایک دعوے تو ثابت ہوا کہ جس ذات معبود و مقصود کو آپ نے بحیثیت ایک ریشنلسٹ ہونے کے ریشنلزم کا سرتاج اور اپنا کامل گردانا ہے۔ وہ اپنا عہدہ رسالت خداوندی کا پیش کرتے ہیں (فداہ ابی و امی) اور آپ اُنکے اس دعوے کو مانتے ہیں۔ رہا یہ کہ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا دعوے کیا ہے یا نہیں۔ یہ سوال ایسا ہے کہ قرآن شریف کے کھولنے کی بھی حاجت نہیں جس کوچہ میں قرآن شریف رکھا ہوا ہے اس میں گذر جانے سے بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ قرآن مجید کا الہامی دعوے بالکل کھلے لفظوں میں مذکور ہے

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(کچھ شک نہیں کہ قرآن کا نزول اللہ رب العالمین (کیطرف سے ہے)

کہئے! بابو صاحب! اس سے زیادہ بھی کوئی آسان طریقہ ہوسکتا ہے مگر ہم آپکی طرح اسی جواب پر کفایت نہیں کرینگے۔ بلکہ تحقیقی جواب بھی بالتفصیل دینگے۔ انشاء اللہ (باقی باقی)

پاکپٹن میں وعظ کی رپورٹ

(از واعظان اہلحدیث کانفرنس)

ہم ۲۹ ذی الحجہ کو روانہ ہوکر ۳۰ کو پاکپٹن پہونچے یکم محرم کو روضہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے۔ روضہ کے اندر دو مزار ہیں بابا صاحب اور اُنکے فرزند بدرالدین صاحب کا۔ روضہ کے دروازے دو ہیں ایک شرقی۔ ایک جنوبی۔ جنوبی دروازہ کا نام بہشتی دروازہ ہے جو سوا محرم کے کبھی نہیں کھلتا۔ محرم کی ۵ تاریخ کو کھلتا ہے۔ اسی دروازے سے گذرنے کیلئے ہزارہا مخلوق آتی ہے جو سخت تکلیف کیساتھ گذر سکتی ہے۔ اس دروازہ پر یہ عبارت چاندی کے ورق میں لکھی ہوئی ہے:-

"اللہ محمد۔ چار یار۔ حاجی قطب فرید"

حسب الارشاد سرور کائنات
عالم ثانی
صلی اللہ علیہ وسلم
من دخل ھذا الباب امن
منقول از خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی
قدس سرہ ۶۶۴ھ

فردوس کہ بر روئے زمین است
ہمیں ست ہمیں ست ہمیں ست"

سجادہ نشین کی طرف سے ایک قسم کے پاس جاری ہوتے ہیں جو خاص خاص لوگوں کو ملتے ہیں جنکی نقل درج ذیل ہے:-

"میلہ پاکپٹن بہشتی ۱۹۱۳ء
دیوان صاحب سجادہ نشین خانقاہ بابا فرید صاحب شکر گنج علیہ الرحمۃ خواہش کرتے ہیں کہ
مسمی . . . .
. . . . بموقعہ کھولے جانے
دروازہ بہشتی میرے مکان سے خانقاہ شریف تک جلوس میں تشریف لے چلیں اور احاطہ خانقاہ شریف میں انتظار فرماویں"

آس پاس والے کچھ وقت روضے کے اندر بیٹھ سکتے ہیں باقی عوام الناس جنوبی دروازے سے داخل ہوکر شرقی دروازے سے نکلتے جاتے ہیں۔ جنوبی دروازے سے کسی قدر فاصلہ پر قد آدم دو متوازی دیواریں ہیں جنمیں صرف ایک آدمی گذر سکتا ہے۔ ان دیواروں کے بیچ میں سے گذر کر ایک ایک آدمی بہشتی دروازہ تک جاتا ہے۔ یہ انتظام اس لئے کیا ہوا ہے کہ روضہ کے اندر بھیڑ نہ ہونے پائے ان دیواروں کے دروازے پر افسران پولیس مع پولیس کے موجود رہتے ہیں جو انتظام سے ایک ایک طالب بہشت کو دیواروں میں داخل کرتے ہیں اس وقت کل تعداد داخلین کی ۶۳ ہزار ۹ سو مرد ہوئی اور عورتیں علاوہ۔

واضح رہے کہ عورتوں کو بہشتی دروازہ یعنی جنوبی سے داخلہ کی اجازت نہیں۔ ہاں وہ شرقی دروازہ سے گذر سکتی ہیں۔

یہ تو ہوا داخلہ کا طریق۔ اندر کی کیفیت کیا ہے جاتے ہی قبر کو سجدہ کیا جاتا ہے پھر طواف پھر دعا۔ سجادہ نشین جنکا لقب دیوان صاحب ہے اُنکی شکل کا حلیہ یہ ہے کہ ڈاڑھی بالکل کٹی ہوئی جسکو خشخشی کہتے ہیں مونچھیں بڑی بڑی۔ ان مونچھوں کے مقابلہ میں ڈاڑھی کے جتنے بال ہیں وہ بھی بغرض درازی مونچھ بڑھائے ہوئے۔ ملاقات کے وقت سلام علیکم کا نام نہیں۔ عام طور پر زانو بوسی بعض وقت سجدہ۔ مقبرہ کے پاس ایک مسجد بھی ہے مگر ہم نے دیوان صاحب کو مسجد میں کبھی نہیں دیکھا یکم محرم کو ایک مجلس ہوتی ہے جسکے سرگروہ دیوان صاحب اور جناب پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں قوالی ہوتی ہے جسکے اشعار بطور نمونہ یہ ہیں:-

خواجہ ہند غریب نواز دل سے کفر مٹانیوالے
ہند اولی عطار رسول پرتبہ نبی سی پانیوالے
تیرا کل ولیوں میں نام تجھکو جانے خاص و عام
تیرا ہے بہشت مکان سوہنی سچی عظمت والی
خواجہ سن لو عرض جو میری ہے بیچ بحر گناہاں گھیری
ٹٹ جائے نہ بیڑی میری بیڑا پار لگانیوالے

عام طور پر آوازیں آتی ہیں یا فرید۔ یا فرید۔ سائل بھی یہی کہتے ہیں۔ "بابا صاحب کے نام کا دو۔ بابا صاحب تیرا کام کردے"

اسی میدان میں ایک درخت ہے جسکی نسبت خیال ہے کہ جو اسکا پتہ کھالے اُسکے ہاں اولاد پیدا ہوجاتی ہے۔ ہم جب گئے تو وہ درخت سرسبز تھا۔ چند ہی دنوں میں اُسکا ایک پتہ بھی نہ رہا۔ اس درخت کی وجہ عظمت یہ بیان کیجاتی ہے کہ بابا صاحب اس درخت کے نیچے بارہ سال تک اپنی گدڑی سیتے رہے ہیں۔

حضرت فرید صاحب کے ایک صاحبزادہ علم گنج قوم
ہیں انکی قبر پر سے پانی بہا کر ایک گڑھے میں جمع کیا
جاتا ہے اُسکو تبرکاً پیتے ہیں۔

بابا فرید صاحب کی لکڑی کی روٹی بھی رکھی ہوئی
ہے جسکی زیارت خاص اہتمام سے ہوتی ہے۔

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے مولوی لوگ (گو وہ علم
کے مولوی نہوں محض لباس کے ہوں) بھی اسی قسم کے
جاتے ہیں جو ان رسومات کی اجازت کا فتوے دیتے
ہیں۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب کا وعظ ہم نے سنا
آپ فرماتے ہیں:-

لِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ رسول اور مومن ایک ہیں جو انمیں فرق کرے
وہ کافر ہے یا وہابی۔

غرض کہاں تک حالات لکھے جاویں۔ عوام ناظرین
اس قدر سیدھے ہوتے ہیں کہ اگر انکو سمجھایا جاوے
تو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر کچھ توقع ہو سکتی ہے تو ان لوگوں
کی طبائع سے ہو سکتی ہے۔ ہم نے سات روز وعظ
کیا۔ بفضلہ تعالیٰ مجمع خوب رہتا تھا کسی قسم کا شور فساد
نہیں ہوا۔ خدا کی مہربانی سے امن امان کے ساتھ
۹ محرم کو واپس آئے۔ اہلحدیث کانفرنس نے جو اس
قسم کے عرسوں پر تبلیغ کا کام شروع کیا ہے۔ ہمارے
خیال میں غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کرنے سے
یہ تبلیغ مقدم اور بہت ضروری ہے۔ خدا کامیابی
بخشے اور قبول فرمائے اور ممبران اور حامیان کانفرنس
کے مال۔ اولاد اور رائے میں برکت کرے۔ آمین

خاکساران
رحمت اللہ۔ قطب الدین۔ محمد امین اعظان

اطلاع

جن جن صاحبوں نے مضامین بغرض اشاعت
بھیجے ہیں وہ صبر کے ساتھ دعا کریں خدا
اہلحدیث کو اس مصیبت سے نکالے۔ یا زندہ صحبت
باقی۔

قادیانی مشن

ثبوت مسیح

عرصہ سے ہم قادیانی مشن اور اس کے بانی سے
اس بات کے متقاضی رہے کہ جن وجوہ اور دلائل
سے آپ مسیح موعود اور مہدی مسعود بنتے ہیں انکو
پیش کیجئے تاکہ حق اور باطل میں تمیز ہو سکے۔ مگر ادہر
سے اغماض اور اہمال ہی ہوتا رہا۔ اسکے جواب میں
یہی سنا گئے کہ پہلے وفات مسیح پر بحث کر لو۔ ہرچند
اس مضمون پر بھی ہم نے اپنی تحریر و تقریر میں انکے
دعوے کی تکذیب کافی کی۔ یہاں تک کہ ریاست
رامپور میں اسی مسئلہ وفات وحیات مسیح
پر بحث ہوئی تو ہز ہائینس نواب صاحب رامپور
نے خاکسار کو جو سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا خود اسی
سے ثابت ہو سکتا ہے کہ بحث کا اثر کیا ہوا تھا۔
نقل سرٹیفکیٹ یہ ہے:-

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے
وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو
ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح اللسان
ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں
انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسی
بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ
و مسرور ہوئے"

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر) محمد حامد علی خان

اسکے علاوہ میں نے تفسیر ثنائی جلد دوم میں۔ اور
برادرم مولوی ابراہیم سلمہ نے رسالہ "شہادت
القرآن" میں اس مسئلہ (حیات مسیح) پر کافی بحث
کی ہے تاہم یہ لوگ یہی کہتے رہے کہ وفات مسیح پر بحث
کر لو۔

یہ ذکر اسلئے کیا جاتا ہے کہ قادیانی ممبر جب ہمارے
تقاضا مذکور سے تنگ آتے ہیں تو یہ مشہور کرتے ہیں
کہ ہم اس مسئلہ پر بحث کرنے سے گھبراتے ہیں یا دل
سے وفات مسیح کے قائل۔

خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار "الفضل" کے
لائق اڈیٹر نے ہمارے تقاضا پر نظر کی۔ جسکے متعلق ہم
اُس کے شکرگذار ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ آپ نے دعوے مسیحیت کو
مناظرانہ رنگ میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے
آپ نے اپنی دلیل کے چند مقدمات پر مختصر مختصر گفتگو
کی ہے۔ ہم ان سب مقدمات کا ذکر کر کے ضروری
مقدمہ پر مفصل بحث کریں گے۔

(مقدمہ اول) حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔

(دوم) مُردے واپس دنیا میں نہیں آ سکتے۔

(نتیجہ) ان دو مقدمات کا یہ ہے کہ آنے والا
موعود حضرت عیسیٰ خود نہیں ہوگا۔ بلکہ امت محمدیہ
میں سے کوئی ہوگا۔

چونکہ ابھی تک مسیحیت مرزا کا ثبوت باقی تھا۔ جو
حقیقت میں جان ہے سب مضمون کی۔ اسلئے اڈیٹر
الفضل نے اسکا ثبوت یوں دیا ہے۔ جو خود انہی
کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"چوتھی بحث وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب
ہی مہدی موعود ہیں۔ اس کے لئے میں صرف ایک
حدیث پیش کرتا ہوں جسمیں حضرت نبی کریم اپنے
مہدی کا ایک خاص نشان بتاتے ہیں۔ جو جب
سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں۔ کسی مدعی
مہدویت کے دعوے کے وقت ظاہر
نہیں ہوا۔ اور نہ اس مہدی نے اسے اپنے لئے
نشان صداقت ٹھیرایا۔ اس حدیث کے الفاظ
یہ ہیں:- اِنّ للمهدی (لمهدینا) آیتین
لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض۔
ینکسف القمر فی اول لیلة من رمضان
وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم
تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض۔
(رواہ الدارقطنی)

بجز الکرامہ میں اس حدیث کی دیگر کتب حدیث
سے بھی تخریج ہے۔ اخرجہ نعیم بن حماد
والحسن الحنبعی فی الجزئیات واخرج
مثلہا الحافظ ابوبکر بن احمد الحسن فی ابات

رواہ ابن عساکر عن کثیر بن مرۃ الحضرمی و البیہقی۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ چاند کو گرہن کی درمیانی تاریخوں میں اور سورج کو گرہن کی آخری تاریخوں میں اور پھر ماہ رمضان میں گرہن لگے گا۔"

(الفضل ۲۶ نومبر صفحہ ۶)

اہلحدیث۔ اس بیان میں راقم مضمون نے معمولی غلط بیانی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ وہ غلط یا کذب بیانی کی ہے جس کی بابت صحیح حدیث میں وارد ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (جو کوئی مجھ پر جھوٹ لگائے وہ اپنا گھر دوزخ میں بنا لے) [illegible] ہے:-

نبی کریم نے مہدی کا ایک خاص نشان بتایا ہے؟ حالانکہ یہ مضمون کسی مرفوع حدیث میں نہیں۔ اڈیٹر الفضل کسی حدیث میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ میں بتلاویں تو ہم انکی قابلیت [illegible] روایت کو ماننے کے علاوہ انکو انعام بھی دینگے اور [illegible] پیش کردہ حدیث اور [illegible] آیت قرآنی سے ڈرنا چاہیے۔ جو کذب بیانی کے [illegible]۔

دار قطنی کی صلوۃ الکسوف میں یہ روایت ہے [illegible] سخت ترین ضعیف ہونے کے [illegible] بالکل بے تعلق ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے:-

(راوی کہتا ہے) ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں۔ جب سے دنیا بنی ہے وہ کبھی نہیں ہوئے۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوگا۔ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں یہ دونوں نشان نہیں ہوئے۔

[illegible] رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن ہوا تو مرزا صاحب نے اسکو اپنے پر لگایا اور دعوی کیا کہ مجھ سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ لیکن جب تاریخ سے ثابت کیا گیا کہ اس قسم کے گرہن ہر چھبیس برس میں ہوتے رہے ہیں۔ سابق زمانہ میں بھی ہوتے رہے۔ تو مجبوراً انکو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ:-

"[illegible] زمانہ میں بھی پہلے بھی رمضان میں کسوف و خسوف

ہوا ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔" (مرزا)

(الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء)

اچھا تو جب ایسا کسوف و خسوف ہوا ہے تو پھر اس روایت سے آپکو کیا تعلق۔ اس روایت کے اگر وہی معنے ہیں جو آپ کرتے ہیں تو پھر بھی یہ روایت آپکی تردید بلکہ تکذیب کرتی ہے کیونکہ (حسب ترجمہ آپ کے) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے جھوٹے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونگے تو عجب نہیں کہ سید محمد جونپوری ہی ہوں۔ تو اس سوال کا جواب مرزا صاحب نے وہ دیا جو اڈیٹر الفضل نے اپنے الفاظ میں یوں لکھا ہے:-

"کسی مدعی مہدویت کے دعوے کے وقت ظاہر نہیں ہوا اور نہ اس مدعی نے اسے اپنے لئے نشان صداقت ٹھیرایا ہے۔"

جل جلالہ۔ کیا ہی منطق ہے۔ اسی کو کہتے ہیں فبہت الذی .... الفاظ روایت کے جو سامنے ہیں ان میں صاف موجود ہے کہ مہدی کی ایک علامت ہے جو شروع دنیا سے اس وقت تک نہ ہوئی ہوگی۔ حالانکہ آپکا مہدی اور مسیح خود مانتا ہے کہ مجھ سے پہلے یہ نشان ہوا۔ پھر کیونکر آپ کہہ سکتے ہیں لم تکونا منذ خلق (جب سے دنیا بنی ہے نہیں ہوا)۔

آئیے ہم اختصار مطلب کی نیت سے آپکے ساتھ یوں گفتگو کرتے ہیں۔

اہلحدیث۔ مرزا صاحب کی مہدویت اور مسیحیت کی کیا نشانی ہے۔

الفضل۔ انکے زمانہ میں رمضان میں چاند سورج کو گرہن ہوا۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہی روایت میں نشان آیا ہے۔

اہلحدیث۔ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ پہلے بھی ہوا۔ حالانکہ اس روایت میں ہے کہ وہ گرہن اس قسم کا ہوگا کہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں اسوقت سے مہدی کے زمانہ تک نہ ہوا ہوگا۔

الفضل۔ بس یہی نشانی ہے چاہو تو مانو چاہو انکار کرو۔

اہلحدیث۔ یہ توضیح نہیں بلکہ مرزا صاحب کی تکذیب کرتی ہے۔

الفضل۔ سابقہ زمانہ میں اگرچہ گرہن ہوا۔ مگر اسوقت کوئی مدعی نہ تھا۔

اہلحدیث۔ یہ آپ اپنی پاس سے کہتے ہیں۔ روایت میں ان معنی کا کوئی لفظ نہیں۔

الفضل۔ گو لفظ کوئی نہیں مگر مطلب یہی ہو۔

اہلحدیث۔ آپ تو ایسا مطلب بتلاتے ہیں جو صحیح منطوق عبارت کے خلاف ہے۔ سنئے اور غور سے سنئے! روایت میں صاف الفاظ ہیں:-

"وہ نشان شروع دنیا سے مہدی کے زمانہ تک ظہور پذیر نہ ہوئے ہونگے۔"

جب یہ گرہن مرزا صاحب سے پہلے بھی رمضان شریف میں ہو چکا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نشان مہدی کا نہیں اور نہ روایت مذکورہ کے یہ معنے ہیں۔ بلکہ اس کے معنے صحیح یہ ہیں:-

رمضان میں قمر کی راتوں میں سے پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا۔ اور سورج کو نصف رمضان میں ہوگا۔ اس قسم کا گرہن نہ مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوا۔ نہ آپ سے پہلے کبھی ہوا۔ ہمارے خیال میں مرزائی نبوت کے قلعہ کے لئے یہ روایت ایسے گولہ کا کام دے سکتی ہے بشرطیکہ کوئی واقف کار اس سے کام لے۔

پس اڈیٹر الفضل کا دعوی

"یہ حدیث ایک حجت قویہ ہے اس بات پر کہ حضرت مرزا صاحب مہدی موعود ہیں کیونکہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں آپ ہی کے دعوی کے بعد ظاہر ہوا۔"

بالکل صریح البطلان اور ناقابل اطمینان ہے کیونکہ روایت قابل ترمیم ہے جو یہ ہے:-

"یہ حدیث ایک حجت قویہ ہو اس بات پر کہ حضرت مرزا صاحب مہدی موعود نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ سے پہلے بھی کئی ایک بار ہو چکا ہو۔"

منطقی طریق سے ہم اس مضمون پر غور کرتے ہیں۔ شائد قادیانی کوئی منطقی ہو۔

(۱) رمضان میں کسوف و خسوف مہدی کا نشان ہے یعنی مہدی کے دعوی کی صحت اس نشان پر موقوف ہے

دعوٰے اس نشان کی صحت مہدی کے دعوے پر موقوف ہے - کیونکہ (بقول مرزا) گو یہ نشان پہلے واقع ہوا - مگر چونکہ اسوقت مدعی کوئی نہ تھا اسلئے

یہ نشان نشان ہی نہیں ہو سکتا - پس جو چیز موقوف تھی وہی موقوف علیہ ہوگئی - وھو صریح الدور وھو باطل -

قادیانی مشن کے ممبرو!
الیس فیکم رجل رشید

حامیان اہل حدیث کی خدمت میں

السلام علیکم - گزشتہ پرچہ میں بذریعہ اشتہار آپ لوگوں کو معلوم ہوچکا ہے کہ اہلحدیث ۳۱ - اکتوبر میں ایک مضمون بعنوان "بائبل میں کفارہ" (نوشتہ اور لیس خاں بدایونی) شائع ہوا تھا - گورنمنٹ نے اس کو عیسائیوں کے حق میں دلشکن جانکر اہلحدیث سے دو ہزار ۲ کی ضمانت طلب کی ہے -

چونکہ ضمانت داخل کرنے کے لئے صرف سات روز کی مہلت تھی جو یوم اشاعت پرچہ ہذا سے پہلے ختم ہوتے ہیں - اس لئے یہ پرچہ ناتمام ہی حاضر خدمت ہو کر سلام کے بعد عرض کرتا ہے کہ اہلحدیث نے آجتک جو کچھ کام کئے آپ لوگوں سے مخفی نہیں اب آپ لوگ ہمت کر کے جلدی جلدی زر ضمانت جمع کریں تو یہ چلیگا - ورنہ جماعت اہلحدیث کو قومی ضرورتیات اور اشاعت توحید و سنت کے لئے کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا - مگر اس نئے طریقہ پر اس سے زیادہ مشکلات کا خطرہ ہے - اسلئے اسی پودہ کو پانی دیکر سرسبز کیا جائے تو قرین مصلحت ہے -

اس بحث کا اب موقع نہیں کہ مضمون مذکور ایسا کیوں لکھا گیا یا اسکو درج کیوں کیا - یا اس میں دلشکنی نہیں تھی صرف انجیلی حوالجات اور نتائج تھے -

ان سب باتوں کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید نے ہم کو ایسی مصیبت کے وقت میں سامنے رکھنے کے لئے فرمایا ہے جسکا مختصر عنوان ہے :-

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہم سب خدا کی ملک ہیں اور اسی کیطرف ہمارا رجوع ہے

ہم اپنی مصیبت میں اسی کو حاکم اعلیٰ سمجھکر دل کی کہینگے اور اسی سے مطلب براری کے لئے مدد چاہینگے - اللھم

استرعوراتنا وامن روعاتنا -

ان گورنمنٹ کیخدمت میں اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے امید ہے اس پر توجہ ہوگی - کہ اہلحدیث آجتک ہر قسم کے الزامات (ملکی اور مذہبی) سے پاک رہا ہے (آئندہ چونکہ مزید احتیاط ہوگی - اسلئے توقع ہے کہ زیادہ پاک رہیگا - انشاء اللہ) یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس پر الزام خلاف ورزی قانون کا لگایا گیا ہے - اسلئے بلحاظ نوعیت الزام اور بلحاظ اس کی سکت کے دو ہزار کی رقم بہت زیادہ ہے حالانکہ اس سے پہلے ایسی نظیریں موجود ہیں جن سے

ALIGARH

اسی قسم (مذہبی منافرت) کے الزام پر ایک ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے۔ جیسے الحق دہلی اور آریہ مسافر جالندھر۔ برخلاف اسکے اہلحدیث سے دو ہزار کی طلب ہوئی ہے اسکے متعلق ہمیں گورنمنٹ کے رحم کی توقع ہے۔

بہی خواہان اہلحدیث کو خاموش بیٹھنے کا وقت نہیں

جس طرح افراد انسان کو اپنی عمر میں کبھی شادی کبھی غمی کبھی تندرستی کبھی بیماری کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح قومی کاموں میں بھی اخراجات کے مختلف مواقع ہوتے ہیں۔ اخبار اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہیں کہ انکو خادم اڈیٹر نے اپنی ذات خاص کے لئے یا اخبار کیلئے کبھی چندے کی تحریک نہیں کی۔ جو کچھ کیا اور کرتا ہے وہ قومی کاموں کیلئے کرتا ہے جسکا نتیجہ بھی بفضلہ تعالیٰ سامنے نظر آتا ہے۔ لیکن آج جس مصیبت کا سامنا ہے وہ ایسی نہیں کہ اسکو معمولی سمجھا جائے۔ بلکہ اس کی موت و حیات کا سوال ہے۔ اس لئے بہی خواہان اہلحدیث کو اپنے پیارے اہل حدیث کی صحت کے لئے اسی قدر توجہ کرنی چاہئے جیسی کسی اپنے عزیز کی علالت میں ہمہ تن توجہ کی جاتی ہے۔

خدا کی ذات سے ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین ایک ہی ہفتہ میں زر ضمانت بہم پہنچا کر مصیبت کا غبار آلود مطلع کھلا دیکھیں گے۔ انشاء اللہ

اللھم انصرنا وثبت اقدامنا

چند خبریں

البانیہ میں خونریز جنگ

دسنجی ۸ دسمبر۔ مقام سقطری میں دو البانی قبیلوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی جسمیں کثیر التعداد آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ بین الاقوامی حکام کی مداخلت سے دونوں فریق شہر سے باہر نکل گئے اور ان میں لڑائی دوبارہ شروع ہو گئی۔

چین میں مسلمانوں کی بغاوت

سینٹ پیٹرزبرگ ۸ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانسو میں ایک مسلمان فوجی جنرل نے بغاوت کی ہے۔ اور ۲۰ ہزار آدمی اس کے تابع ہیں۔

ٹرکی کے لئے جرمن فوجی افسر

دلنڈن ۹ دسمبر جرمن جنرل لیمن وان سانڈرس معہ دس دیگر جرمن افسروں کے آج برلن سے عازم قسطنطنیہ ہونے والا ہے۔ جنرل سانڈرس کو قسطنطنیہ کے اول آرمی کور کا سرکردہ مقرر کرنے پر روس اور فرانس نے اس بنا پر سخت اعتراض کئے ہیں کہ اس میں سفراء کے رسوخ کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور جرمنی کو قسطنطنیہ میں ایک غیر معمولی اقتدار حاصل ہوا جاتا ہے (تعجب ہے ترک پیدائشی سپاہی ہو کر بھی جرمنی افسروں کے محتاج ہیں۔ انا للہ)

طالب حقوق عورتوں کے کارنامے

دلنڈن ۸ دسمبر طالب حقوق عورتوں نے مانچسٹر کے رشلوم ہال میں آگ لگا کر اسے خاک سیاہ کر دیا ۱۲ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ لیورپول کی نمائش میں ریلوے کے نظارہ کو بھی آگ لگا کر سخت نقصان پہنچایا ہے۔

مسز پنکہرسٹ کی رہائی

مسز پنکہرسٹ کو نازک حالت ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا گیا ہے۔ طالب حقوق عورتوں کے ایک جلسہ میں ہزار پونڈ چندہ جمع ہوا۔

جنازہ غائب

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی والدہ ماجدہ ۹ محرم کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ

حاجی دہ ... انتقال ... سیالکوٹ ... چندہ بھی ... مغفرت

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے شائع کیا

لہ الملک ولہ الحمد

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

الحمد للہ والمنہ

کہ

رسالہ

مخزنِ ثنائی

نمبر (۱)

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری

ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء میں

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال پرنٹر کے چھپا اور مولوی ثناء اللہ نے شائع کیا

کفارۂ مسیح

اسلام اور عیسائیت کا بہت پرانا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حق بات کہنے سے رکا نہیں جاتا کہ ہندوستانی قوموں (ہندو۔ آریہ۔ سکھ۔ جینی۔ بیرنگی بدھ وغیرہ) سے بہت پہلے اسلام کو عیسائیت کے ساتھ ہمسائگی کا تعلق ہے اسی لئے عیسائی قوم قرآن مجید کے شرف خطاب سے مشرف ہے دیگر ہندی قومیں نہیں۔

قرآن مجید نے اس ہمسائگی کے حق کو کہاں تک ادا کیا؟ اسکے ناظرین سے مخفی نہیں سب سے بڑا حق جو اسلام نے ادا کیا وہ حضرت عیسیٰ روح اللہ کی بابت صحیح فیصلہ ہے جو قابل غور ہے۔

اسلام جب دنیا میں جلوہ نما ہوا تو عیسائیت اور عیسائیت کے پیرو و سرداں حضرت عیسیٰ کے دشمنوں اور بدگوؤں (یہودیوں) کا بہت زور تھا مگر اسلام اور اسلام کے پیغمبر علیہ السلام نے اس بات کا کوئی خیال نہیں کیا کہ بدگوؤں کی کثرت ہے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں حضرت عیسیٰ کو نبی اللہ رسول اللہ بلکہ روح اللہ اور وجیہا فی الدنیا والآخرۃ کے معزز القاب سے یاد کیا جسکا اثر آج تک یہ ہے کہ سرتا پا مسلمان حضرت ممدوح کے نام کے ساتھ اعزازی القاب کے علاوہ "علیہ السلام" جیسے فقرے بھی لکھا کرتے ہیں کسی بشر کے اظہار عزت کے لئے اسلامی لٹریچر میں اس فقرے سے بڑھکر کوئی فقرہ نہیں۔ اسکے جواب میں یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ کی شان ایسی ہی تھی۔ اسلئے اسلام نے اگر ایسی عزت سے انکو یاد کیا تو کونسا بڑا اکرام کیا؟ جیسا کہ بعض عیسائی پادری ٹامس ہاول صاحب جیسے کہتے ہیں۔ غالباً وہ بھی ادنا شکری پر مبنی ہے۔ کیا حق ادائی اور احسان وہی ہوتا ہے جو واقعی طور پر صحیح نہ ہو۔ ایک شخص اپنے پڑوسیوں سے مروت اور سلوک کرتا ہے جو واقعی انکا حق ہے تو کیا وہ احسان نہیں کرتا؟ غالباً کوئی بھی نفی میں جواب نہ دیگا۔

ہاں اسلام چونکہ مستقل حق پسند اور حق گو مذہب ہے اس لئے اس نے راست گوئی میں جیسی یہودیوں کی پرواہ نہ کی عیسائیوں کی غلطیوں کو بھی کشت از بام کرکے انکی اصلاح فرمائی۔ پھر کیا ہوا؟ ؎

چمکا جو اس جہاں میں ستارہ محمدی
لاکھوں ہوئے یہود و نصاریٰ مجوسی

عیسائیوں کی جن جن غلطیوں کی اصلاح اسلام نے کی اُن میں ایک مسئلہ کفارہ بھی ہے جسکی بابت بہت ہی مختصر مگر حکیمانہ طرز کا ایک ہی فقرہ دیکھنے اور سننے کے لئے کافی ہے ارشاد ہے ؎

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

کوئی شخص کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھا سکتا۔ دوسرے کے گناہ کے اٹھانے کو **کفارہ** کہتے ہیں۔ جس پر ہم کچھ لکھنا چاہتے ہیں امید ہے ناظرین ان اوراق کو بغور ملاحظہ فرماویں گے۔

مسئلہ کفارہ پر عیسائیوں کی طرف سے متعدد رسالے شائع ہوئے ہیں مگر اسوقت جو رسالہ ہمکو یہ چند اوراق شائع کرنے کا باعث ہوا ہے وہ رسالہ "اثبات کفارہ" مصنفہ پادری ٹامس ہاول صاحب لاہوری ہے۔ اس رسالہ کا نام "اثبات کفارہ" ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ مگر ہمیں ان تینوں حصوں کے مطالعہ سے سخت افسوس ہوا کہ پادری صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے میدان مناظرہ میں ہنوز خام ہیں۔ سچ ہے ؎

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

میرے بیان کو کوئی صاحب مخالفانہ نہ سمجھیں بلکہ واقعات صحیحہ ایسے ہی ہیں۔

پادری صاحب کے مذکورہ رسالہ کا نام ہی آپکا فرض منصب بیان کرنے کو کافی ہے۔ یعنی "اثبات کفارہ" جسکا مطلب ہے کہ پادری صاحب اس رسالہ میں کفارہ کو پرزور دلائل سے ایسا ثابت کریں گے کہ سنکر خاموش ہو جاویں مگر افسوس ہے پادری صاحب صرف اپنی ڈیوٹی میں فیل نہیں ہوئے بلکہ کئی ایک اخلاقی جرم بھی آپسے سرزد ہوئے۔ جسکا ثبوت ہم دیتے ہیں۔

پادری صاحب نے اسلام کو، پیغمبر اسلام علیہ السلام کو اور جملہ اہل اسلام کو پانی پی پی کر کوسا اور خوب دل کھولکر گالیاں دیں جو نہ کوئی دے سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے۔

ہم اسوقت بڑی مشکل میں ہیں کہ اپنے اس دعوے کا ثبوت (کہ پادری صاحب نے ان تین قسم کے اخلاقی جرم کئے ہیں) کس طرح دیں۔ ان گالیوں اور دل آزاریوں کو نقل کریں تو مسلمان ناظرین سے خفگی کا خطرہ ہے۔ نہ نقل کریں تو دعوے ثابت نہیں ہوتا۔ اسلئے ہم اسوقت اس شعر کے مصداق ہیں: ؎

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

آخر ہم اس مشکل سے یوں نکلیں ہمارے خیال میں مسلمانوں سے دل آزار الفاظ کی نقل پر معافی

مانگ لینا آسان تر ہے بہ نسبت اس کے کہ دعویٰ کا ثبوت نہ دیا جاوے۔ پس ہمارے مسلمان ناظرین ہیں اُن گالیوں اور دل آزاریوں کے نقل کرنے پر معافی دیکر پادری صاحب کا ادا ء حق ہمسائگی سنتے جاویں۔

پادری صاحب نے اپنے رسالہ کے تینوں حصوں میں مندرجہ ذیل مقامات پر مسلمانوں کو بالفاظ ذیل یاد کیا ہے:۔

اثباتِ کفارہ حصّہ اوّل

نمبر شمار مضمون نمبر صفحہ

(۱) محمدی کفارہ تو خدا کو سراسر ظالم ہی ظالم ظاہر ہے۔ ۱۴

(۲) محمد صاحب کے دل کی سیاہی جو گناہ کا تخم یا علقہ یا شیطان کا حصّہ تھا دور نہ ہوئی۔ ۲۵

(۳) محمد صاحب کے گناہ اُن کی موت تک اُنپر لدے رہے۔ ۲۷

(۴) جن محمدیوں و مولویوں نے جرائم زنا و چوری وغیرہ کئے اُنہوں نے محمد صاحب کی منشا کے بموجب لا الٰہ الا اللہ کہنے کی آڑ میں ہو کے کوئی ایسی تعلیم سے نہ صرف دنیا میں محمدی کسبیوں کی افزائش کی مگر بہشت بھی حور و غلمانوں سے پُر ہو کے چکلا خانہ بنگیا۔ پس زنا چوری جیسے جرائم کے مرتکب ابوذر کی ناک پر خاک ڈالکر گناہ کے ہاضمہ کی اس گولی کو کام میں لاتے ہوئے بہشت میں داخل ہو کر مزے اُڑاتے ہیں۔ ۳۱، ۳۲

(۵) حضرت! یہ محمدی کلمہ ہے جو گنہگار کو نہ صرف گناہ کرنے کی جرأت دلاتا ہے۔ بلکہ گناہوں کو ہضم کرنے کے لئے گناہ کرنیوالے کو ہاضمہ کی گولی کا کام دے رہا ہے اور مدعی ہے بکر گناہ کرنے کی جرأت علی رنگ میں محمدی کلمہ کی برکت سے نہ صرف کلمہ گو مومنات سے چکلے اور شہروں کے بازار بھرے پڑے ہیں۔ بلکہ جیلخانے بھی پُر ہو گئے ہیں۔ ۲۹

(۶) اب فرمائیے سزا کا خالق قرآنی خدا ہی ہے یا مسیحی۔ دیکھو یہ کیسا ظلم ہے کہ لوگوں کو پیدا ہی دوزخ کے لئے کرتا ہے اور ناکردہ گناہوں کو دوزخ کے اندر جھونک دیتا ہے۔ اندھی نگری چوپٹ راجہ کی مثال کا مصداق قرآنی خدا ہے یا کوئی اور ۵۵

(۷) حق تلفی۔ بدی و گناہ کے جواز کی تعلیم تو محمد صاحب ہی نے دی ہے۔ ۴۴

حصّہ دوم

(۸) کیا دعا۔ عاجزی اور توبہ بھی محمدی کلمہ کیطرح حق العباد و حق المعبود یا گناہوں کی ہضم کرنے کیلئے ہاضمہ کی گولیاں ہیں؟ ۲۴

حصّہ سوم

(۹) حضرت! لعنتی وہ ہے جو کفارہ کو نہیں مانتا ۲۶

(۱۰) پھر جب قرآن کہتا ہے کہ خدا دوزخ میں قدم رنجہ فرمائیگا۔ تو یہ مرنے سے بھی بدتر عقیدہ ہے ۳۲

(۱۱) خون کا پیاسا یا بھوکا تو قرآن ہی خدا کو ٹھیراتا ہے جو ناکردہ گناہ جن و انس کو دوزخ میں ڈالکر کواب بناتا ہے۔ ۳۴

(۱۲) قرآن بیچارہ خود اپنے شانِ نزول کے لئے انسان کا محتاج پڑا ہوا ہے اور جھوٹے قصص اور ہزار ہا تطلیف سے مملو پڑا ہوا ہے اور یہ معجون بھی ہے کیا پیش کرنے کے لائق ہے؟ اگر قرآن میں سے وہ تعلیم جو قصص بائبل یا اہل کتاب کی کتب سے نکالکر جمع کئے گئے ہیں نکال ڈالو۔ تو قرآن میں حور و غلمان کے مشغلوں اور ماروت ہاروت و ماروت کے معجونی افسانوں کے سوا رہا ہی کیا ہے ۵۴

(۱۳) محمد صاحب جو خود گنہگار تھے شفیع حقیقی نہیں ہو سکتے ۶۱

(۱۴) پس قرآن قیامت درجہ کا تمام بے ترتیب اور پراگندہ خیالات سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ ۶۳

(۱۵) بتقلید یہود محمد صاحب اور محمدیوں کی یہ خام خیالی ہے کہ توبہ توبہ کہنے سے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۵۹

پادری صاحب! کچھ کسر ہو تو نکال لیجیئے ہم اور بھی سننے کو حاضر ہیں۔ سُنئیے!

ہاں تامل دم نادک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیر دل نے کھینچی نہیں

ہم ان دل آزاریوں کے جواب میں کیا کہیں اور کسی کو کہیں جبکہ بقول پادری جی ایچ راؤس صاحب اہل اسلام اور مسیحی دونوں یسوع مسیح کی بہت عزت کرتے ہیں۔ دونوں مانتے ہیں کہ وہ برا عالی شان پیغمبر تھا۔

(رسالہ یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا صفحہ ۲)

تو ہماری پوزیشن (حیثیت) کیسی نازک ہے
اس لئے ہم اس کے جواب میں انجیل مقدس
کا کلام سنا دیتے ہیں۔ اور بس۔

"عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جائے کیونکہ
جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر بھی عیب
لگایا جائیگا۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے
تمہارے واسطے ناپا جائیگا۔ اور کیوں اس تنکے
کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے دیکھتا ہے اور اس
شہتیر پر جو تیری آنکھ میں ہے نظر نہیں کرتا۔ یا کیونکر
تو اپنے بھائی کو کہتا ہے کہ اس تنکے کو جو تیری آنکھ میں
ہے نکال دوں اور دیکھ تو تیری آنکھ میں شہتیر
ہے۔ اے ریاکار پہلے شہتیر کو اپنی آنکھ سے نکال
تب اس تنکے کو اپنے بھائی کی آنکھ سے اچھی طرح
دیکھ کے نکال سکیگا۔"

(انجیل متی باب ۷ آیت ۱ سے ۵ تک)

کفارہ اور شفاعت

شفاعت کی تعریف ہے با اختیار شخص کے پاس
مجرم کی معافی یا تخفیف جرم کی سفارش کرنا۔
شفاعت میں شفیع کا گناہگار ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں
چاہتا ہوتا ہے۔ شفیع خود مجرم کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ بلکہ
سفارش کرکے گناہ کو سرے سے معاف یا
تخفیف کراتا ہے۔

کفارہ کی تعریف ہے مجرم کے گناہ کو
اپنے ذمہ لیکر خود سزا اٹھانا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"وہ (مسیح) آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن
پر اٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا"

(رسالہ ہمارا شافع کون ہے صفحہ ۹)

عیسائیوں کی تصنیفات جہاں تک ہم نے دیکھی ہیں
عموماً انہیں خلط مبحث پایا۔ وہ کفارہ اور شفاعت
کو ایک دکھاتے ہیں حالانکہ ہم بتلا آئے ہیں کہ انکے
معنوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ کفارہ مجرم کے جرم کا
بدلہ دیتا ہے۔ شفاعت گناہ کو معاف یا تخفیف
کراتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ شفاعت گناہ کو معدوم کراتی
ہے اور کفارہ ایک جگہ یعنی اصل مجرم سے گناہ کو
منتقل کرتا ہے مگر عیسائی مصنف ان دونوں
کو ایک کرکے دونوں میں بے گناہی کی شرط لگاتے
ہیں وہ کہتے ہیں شفیع بھی وہی ہو سکتا ہے جو خود
گناہگار نہ ہو اور کفارہ بھی وہی ہو سکتا ہے جس نے
خود گناہ نہ کئے ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ضرور ہے کہ ہمارا شفیع یا درمیانی بے گناہ ہو"

(رسالہ ہمارا شافع کون ہے صفحہ ۱)

خیر یہ تو ہماری طرف سے عیسائی مصنفوں کو
ایک تنبیہ اور ان کی غلطی پر اطلاع ہے۔ ہمیں
اس سے مطلب نہیں وہ بے گناہ کی قید لگا دیں
یا گناہ کی شرط لگا دیں ہمارا مطلب اور ہی ہے۔
اس دعویٰ پر عیسائیوں کی طرف سے یہ بحث
اٹھائی جاتی ہے کہ حضرت مسیح کے سوا کوئی شخص
(نبی ہو یا غیر نبی) بے گناہ نہیں چنانچہ لکھا ہے
"کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ہماری سفارش کریگا؟
ہاں ہے تو ایک شخص (مسیح) بالکل بے گناہ
پیدا ہوا اور گناہ سے پاک ہے" (رسالہ مذکور صفحہ ۹)

تعجب! گو اس رسالہ میں ہم کسی نبی یا رسول
کے گناہ یا عدم گناہ کا ذکر کرنا
نہیں چاہتے۔ تاہم اس بات کا اظہار کرنا
ضروری سمجھتے ہیں کہ عیسائی مصنفین کی عجیب
دانشمندی ہے کہ اس قدر بڑے دعویٰ کو چند
لفظوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک شخص بے گناہ ہے۔
دلیل جو دی ہے وہ قابل غور ہے۔ پادری صاحب
لکھتے ہیں:-

"ہم نے قرآن کے بہت سے مقامات سے
دریافت کیا ہے کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم)
گنہگار رہے لیکن تمام قرآن میں ایسا ایک لفظ
بھی موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ
یسوع مسیح نے کبھی کوئی گناہ کیا"

(رسالہ مذکور صفحہ ۶)

غور طلب بات یہ ہے کہ ایمان اور اعتقاد تو
ہو عیسائیوں کا اور ثبوت ہو قرآن سے۔ اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک بھی
قرآن مجید کی ضرورت مسلّم ہے کیونکہ اگر قرآن مجید
نہ ہوتا تو ان کے دعویٰ کا ثبوت غالباً مشکل ہوتا۔
عیسائی کہتے ہیں گناہ کی سزا موت ہے چنانچہ لکھا ہے
"انجیل میں مرقوم ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے"
(رومیوں ۶ باب ۲۳ ویں آیت) لہٰذا یسوع
مسیح نے انسان کے عوض میں صلیب پر اپنی جان
دی تاکہ انسان گناہ اور جہنم سے نجات پاوے
جس طرح ایک ہیرا ہزارہا پتھروں کا عوض ہو سکتا
ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح خدا کے عظیم الشان بیٹے
کا صلیبی موت کو برداشت کرنا تمام بنی آدم کے
گناہ کے کفارہ کیلئے کافی ہے (رسالہ مذکور صفحہ ۱۱)

اس مضمون کا مطلب صاف یہ ہے کہ گناہ کی
مزدوری موت ہے۔ ہم تو اس کا مطلب یہ
سمجھتے ہیں کہ موت جو انسانوں کو آتی ہے یہ گناہ
کی وجہ سے آتی ہے چنانچہ اس کی تشریح پادری
صاحب کے ایک اور رسالہ سے ہوتی ہے۔ جہاں لکھا
ہے:-

"یسوع مسیح تمام نبیوں سے بڑا ہے۔ کیونکہ
چونکہ وہ بے گناہ آدمی تھا اور خدا کا کلام
کہلاتا اور معجزے دکھاتا تھا لیکن جو سیکھتے
تھے ان سے نہ ہو سکا۔ یعنی وہ گناہ کا کفارہ
نہ دے سکے۔ حضرت آدم۔ نوح۔ ابراہیم
اور باقی تمام بزرگ انبیاء مر گئے۔ لیکن وہ
کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے موئے۔ یسوع مسیح
چونکہ خود بے گناہ تھا گنہگاروں کے لئے قربانی
ہو کر موا۔" (رسالہ یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا

صفحہ ۱۳-۱۴)

اس عبارت کا مطلب کہتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم
السلام جو مرے ہیں وہ اپنے گناہوں کے سبب سے
مرے ہیں۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ ہمارا
اعتقاد ہے کہ پاک لوگ اپنے گناہوں کے سبب سے
نہیں مرے بلکہ ہم تو حضرات انبیاء علیہم السلام کی
نسبت ایسا کہنا گناہ عظیم جانتے ہیں لیکن عیسائیوں
کے اس عقیدہ پر یہیں سوال اٹھتا ہے جس کا

جواب دینا اُنکا فرض ہو کہ اگر موت گناہ کی سزا ہے تو جن لوگوں کے کفارہ میں حضرت مسیح نے اپنی جان دی کیا وہ نہیں مرتے؟ نہیں مرتے تو سب سے پہلے ایماندار حواری کہاں ہیں؟ ایسا تو غالباً کوئی نہ کہیگا۔ اور اگر مرتے ہیں تو کفارہ کہاں گیا اور اُس نے کیا فائدہ دیا؟

علاوہ اس کے اگر موت ہاں صرف موت ہی گناہ کا بدلہ ہو تو کیا مشکل ہو موت سے گذرے اور گناہ سے پاک۔ ایسی سزا تو بہت آسان ہے۔ پھر اسکے لئے اتنے انتظام کی کیا حاجت تھی کہ ایک بے گناہ کو پھانسی دیا جائے چنانچہ لکھا ہے:۔

انجیل شریف کے اور بہت سے مقامات میں ہم یوں پڑھتے ہیں کہ جب ہم گنہگار تھے تو مسیح ہم نا راستوں کے لئے مُوا اپنی انسان خدا کی شریعت کو توڑنے سے لعنتی ہُوا لیکن مسیح خود لعنتی بنا تاکہ ہم کو شریعت کی لعنت سے بچا دے۔ کیونکہ اس نے ہمارے گناہ اپنے اوپر لے لئے اور ہماری جگہ لعنتی موت مرا۔" (رسالہ یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا صفحہ)

مسلمان یا کوئی اور شخص (سوا عیسائی کے) کوئی بھی ایسا نہ ملیگا جو اپنے رسول یا رشی یا رہبر کی نسبت ایسے الفاظ (لعنتی وغیرہ) استعمال کرے عیسائیوں کا اختیار ہے جو چاہیں کہیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ گناہ کی سزا اگر صرف موت ہے تو موت سے کون خالی ہو؟ یا خالی رہیگا؟ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جس صورت میں کل جانداروں کو موت آرہی ہو پھر سزا سے خالی کون؟

پادری ٹامس ہاول صاحب نے اپنے رسالہ "اثبات کفارہ" میں عجیب منطق سے کام لیا ہے آپ لکھتے ہیں:۔

موت دو قسم کی ہے۔ ایک روحانی وابدی دوسری جسمانی وعارضی کہ جس کے بعد سب مُردے جلائے جائیں گے۔ پس خداوند یسوع مسیح نے روحانی وابدی موت وہلاکت سے بچانے کے لئے کفارہ دیا ہے۔ اسلئے مسیحی اُس موت سے جو حقیقی ہی نہیں مرتے۔ البتہ اُس عارضی موت کے سبب جو مسیحیوں کے لئے سو جانا کہلاتی ہے اس خیمہ جیسے خاکی گھر سے الگ کئے جاتے ہیں۔" (اثبات کفارہ حصہ اول صفحہ ۵)

بہت خوب۔ مگر جناب پادری صاحب حضرات انبیاء (آدم۔ نوح۔ ابراہیم وغیرہ) علیہم السلام جو بقول پادری راؤس صاحب (معاذ اللہ) اپنے گناہوں کے لئے مرے۔ (رسالہ یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا صفحہ ۱۴) تو وہ موت اُنکی کیسی تھی؟ روحانی وابدی یا جسمانی اور عارضی جو سب جانداروں پر آتی ہو اگر روحانی وابدی تھی تو کیا عیسائیوں کا عقیدہ ہے؟ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں ہدایت پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئے تھے (معاذ اللہ) ابدی ہلاکت میں پڑے ہیں؟ (استغفر اللہ) کون ایماندار اس عقیدے کو صحیح جان سکتا ہو اور اگر اُن کی موت سے مراد یہی موت ہو جسکو آپ عارضی موت کہتے ہیں تو بس قضیہ ہی طے اور مقدمہ فیصل ہو کیونکہ یہی موت جو جانداروں پر آتی ہو گناہوں کی سزا ہے۔ اسکو ہر ایک جاندار بھگت رہا ہے اور بھگتنے کو طیار ہو کیونکہ اس موت کے بعد اُس کو ابدی راحت کی امید ہے۔

خدا بھلا کرے پادری راؤس کا جنہوں نے اس مسئلہ کو بہت واضح لفظوں میں حل کر دیا۔ چنانچہ صاف لکھا ہے:۔

اور دیگر انبیاء مر گئے۔ لیکن وہ گنہگاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے موئے پر یسوع مسیح چونکہ خود بے گناہ تھا۔ گنہگاروں کے لئے اُن کا عوضی ہو کر مُوا" (رسالہ یسوع مسیح کی موت صفحہ ۱۴)

بس اب مطلع صاف ہے کہ یہی ایک موت ہو جو گناہوں کی سزا ہے۔ جناب مسیح چونکہ گنہگار نہ تھے اُنپر موت نہ آتی مگر چونکہ وہ مرے اسلئے ثابت ہُوا کہ وہ اور گنہگاروں کے عوض میں مرے ہیں۔

اس کی ایک مثال ہم سناتے ہیں جو اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ پادری صاحبان کے الفاظ میں ہے پادری راؤس صاحب لکھتے ہیں:۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی بادشاہ نے یہ قانون جاری کیا کہ تمام چور چوری کا سارا مال مالکوں کو واپس دیدیں اور اُسکا دو چند بطور جرمانہ ادا کریں۔ نیز یہ کہ جبتک اس امر سے عہدہ برا نہوں قید رہیں۔ کسی گاؤں میں عبداللہ نامی ایک غریب اور مفلس آدمی رہتا تھا۔ اُس نے افیون اور شراب خوری اور دیگر گناہ آلود عیش وعشرت میں اپنا مال برباد کیا۔ اور اب مفلسی سے تنگ آکر اس نے ایک ہزار روپیہ چرایا اور گرفتار ہو کر بادشاہ کے حضور میں حاضر ہُوا۔ اُس نے اپنے ناشائستہ فعل پر غور کیا تو اُسکو اپنے جرم کا یقین اور اپنے ارتکاب جرم کا پختہ یقین ہوگیا۔ اور اُسپر نہایت افسوس اور پشیمانی کی حالت طاری ہوگئی۔ عبداللہ کا جرم ثابت ہوگیا۔ اور اُسکو اقبال کرنا پڑا۔

جب بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی دلیل ہے کہ اُس کے باعث تمہیں قانونی سزا سے معذور رکھا جائے تو عبداللہ نے صرف یہ کہا کہ میں اپنے کردہ سے نہایت پشیمان ہوں لیکن بادشاہ نے فرمایا کہ تمہاری پشیمانی کی وجہ سے میں قانون کو ٹال کر تمہیں سزا سے معذور نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اگر میں ایسا کروں تو تمام بدمعاش اور شریر آدمی یہ خیال کرینگے کہ وہ بھی قانون شکنی کر کے سزا سے بریت حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس خیال کے مطابق اُنکو یقین ہوگا کہ جب وہ اپنے کئے پر پشیمان ہونگے تو اُنکا قصور معاف کر دیا جائیگا۔

فرض کرو کہ تم نے ایک شخص کے دس روپے دینے ہیں۔ اب اگر اُس سے یوں کہو کہ چونکہ میں آپکا مقروض ہوں اور ابتک ادا نہیں کر سکا۔ اسواسطے میں نہایت ہی شرمندہ اور پشیمان ہوں لہذا آپ مجھے معاف کر دیجئے تو وہ ضرور کہیگا۔ کہ تمہارے افسوس اور تمہاری پشیمانی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جبتک تم اپنی بریت کیلئے پشیمانی کے علاوہ کوئی اور معقول دلیل پیش نہ کرو قانونی تقاضا ہرگز ہرگز رک نہیں سکتا۔ کیا تمہارے جان پہچانوں میں کوئی ایسا شخص ہے جو تمہاری طرف

سوال وجواب کرسکے۔ اور تمہاری بریت کی خاطر کوئی معقول اور قابل قبول وجہ بیان کرے؟ عبداللہ کے گاؤں میں ایک مفلس آدمی تھا۔ جو کہ لوگوں کے خیال کے مطابق بڑا عالم اور نیکوکار ہونے کی وجہ سے مولوی کہلاتا تھا۔ عبداللہ نے خیال کیا۔ کہ شاید یہ شخص میری طرف سے حجت کریگا۔ چنانچہ اس غرض سے اس نے بادشاہ سے اسے بلانے کی درخواست کی۔ لیکن جوں ہی بادشاہ نے اسکا نام سنا۔ عبداللہ سے کہا۔ کہ جس شخص کو تم مولوی کہتے ہو۔ وہ تو خود چور ثابت ہوچکا ہے۔ پس چور چور کی بریت کے لئے کیا کرسکتا ہے؟ بلکہ وہ خود اس امر کا محتاج ہے کہ کوئی اس کی رہائی کا انتظام کرنے والا ہو اور جب تک اسکی مخلصی کی کوئی کافی وجہ نظر نہ آوے۔ وہ کیونکر بری ہوسکتا ہے؟ اگر وہ چوری کا سارا مال واپس نہ کرے تو اسکو بھی جیلخانہ میں جانا پڑے گا۔ اگر کوئی ایسا شخص جو کہ خود مجرم نہ ہو۔ تمہاری بریت کی کوئی عمدہ وجہ بیان نہ کرے۔ تو بس تم بھی قیدی اور زندانی ہو۔ جب عبداللہ نے بادشاہ کا یہ فرمان سنا۔ تو اس کی ساری آس و امید جاتی رہی۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ روپیہ نہ تھا۔ کہ رقم مطلوبہ ادا کرکے بریت حاصل کرے۔ اب اس کے دل پر عمر بھر کی قید کے خوف کی گھٹا چھا گئی۔ لیکن جب یہ مقدمہ ہورہا تھا۔ اسوقت حسن اتفاق سے بادشاہ کا بیٹا بھی کچہری میں موجود تھا جب اس نے عبداللہ کی بدحالی کو دیکھا۔ اور معلوم کیا کہ وہ اپنے کردہ سے نہایت پشیمان ہے۔ تو اس کا دل رحم سے بھر گیا۔ عبداللہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اور بادشاہ سے عرض کی۔ کہ قبلہ ام مجھے اس مفلس کے حال پر رحم آتا ہے۔ میں آپکے قانون کے مطابق تین ہزار روپیہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں میری التماس ہے۔ کہ آپ اس کنگال کو بری کردیں۔ شاہزادہ نے روپیہ داخل کردیا۔ اور عبداللہ آزاد ہوگیا۔ لیکن وہ اپنی تمام عمر اس بات کو کبھی نہ بھولا۔ کہ شاہزادہ نے کسطرح اس کی مخلصی کا بندوبست کیا اور ویت کا روپیہ یعنے زر مخلصی ادا کرکے اسکو عمر کی قید کی سزا سے رہائی بخشی۔ عبداللہ جب تک جیتا رہا۔ شاہزادہ مذکور کو تہ دل سے پیار کرتا تھا۔ اور اپنے افعال وکردار سے ہمیشہ اس کی خوشنودی اور رضامندی کا جویاں رہتا تھا۔

عزیز پڑھنے والے! ہم سب کے سب عبداللہ سے کہیں بڑھکر قصوروار اور معصیت کے سمندر میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ ہم کسی زمینی حاکم اور دنیاوی بادشاہ کے گنہگار نہیں بلکہ ہم نے خالق کون ومکان اور مالک ہر دو جہان خدا تعالے کے حضور بدی کی ہے عبداللہ کی طرح ہمارا فقط ایک ہی قصور نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے بار بار گناہ کیا ہے ہم اپنے افعال واقوال اور خیالات کے لحاظ سے بھی سخت بدکار اور خطاکار ہیں بارہا ہم غصہ کے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ خودغرضی۔ دھوکہ بازی۔ اور بے انصافی بسا اوقات ہم سے سرزد ہوتی ہیں۔ ہم نے بسا اوقات جھوٹ بولا۔ لوگوں کو فریب دیا۔ اور دشنام دہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہم سب نے خدا تعالےٰ کے حضور صدہا اور ہزارہا گناہ کئے ہیں" (رسالہ ہمارا شافع کون ہے)

ناظرین! اس تمثیل کو یاد رکھیں۔ اور پادری صاحب موصوف نے جو اس سے نتیجہ نکالا ہے اوس پر بھی نگاہ ڈالیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔ "تمثیل میں مذکور ہوا۔ کہ عبداللہ کا قرض بادشاہ کے بیٹے نے ادا کیا۔ کیا یسوع مسیح ہمارے گناہوں کے قرض کا ادا کنندہ ہوسکتا ہے؟ ہاں بیشک وہ ایسا کرنے پر قادر ہے بلکہ اس نے ان سب کے لئے جو اس میں پناہ گزین ہوتے ہیں۔ ایسا کیا ہے۔ وہ اس جہان میں کیوں آیا؟ اس نے خود فرمایا۔ کہ وہ اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے۔ بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے (متی ۲۰: ۲۸) پھر یوں مرقوم ہے۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (۱ یوحنا ۲: ۲)

وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اٹھا کر صلیب پر چڑھ گیا جس طرح بادشاہ کے بیٹے نے عبداللہ کا قرض ادا کیا۔ اسی طرح یسوع مسیح نے ہمارا قرض ادا کیا۔ اور ہمارے عوض میں گناہ کی سزا اٹھائی۔ اور صلیب پر اپنی جان دی تاکہ ہم حیات ابدی کے وارث ہوں۔ جب یسوع مسیح خدا کے حضور ہماری شفاعت کرتا ہے۔ تو جس طرح بادشاہ نے عبداللہ کو رہا کردیا تھا۔ اسی طرح خدا ہمکو نجات اور آزادی بخشتا ہے" (رسالہ مذکور صفحہ ۹)

ناظرین! جس طرح تمثیل اور نتیجہ صاف ہے ہمارا سوال اس سے بھی صاف ہوگا۔ وہ یہ ہے عبداللہ مذکور کی طرف سے شاہزادہ صاحب نے جو رقم بھردی۔ عبداللہ پر تو رقم کا کوئی حصہ نہ رہا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح جب حضرت مسیح نے گنہگاروں کے کفارہ میں موت اٹھائی۔ تو پھر گنہگاروں پر موت کیوں آتی ہے۔

یا تو پادری صاحبان مہربانی کرکے گنہگاروں سے موت کی سزا ہٹوادیں۔ یا کوئی قانون ایسا بتادیں۔ جس کی رو سے بادشاہ مذکور شاہزادہ سے رقم وصول کرکے عبداللہ مقروض کو بھی ماخوذ کرسکتا ہو۔ اگر کفارہ بھی ہوا اور موت کی سزا سے بھی نہ بچے۔ تو پادری صاحب کی تمثیل غلط ہوئی۔ البتہ ہندی کی ایک مثال صحیح ہوئی۔ جو کسی کام میں ناکام رہنے پر بولی

جاتی ہے۔ "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا؟"

ایک اور سوال } عیسائی کہتے ہیں۔ انسان دو طرح سے گنہگار ہے۔

ایک پیدائشی۔ دوسرا شرعی۔ پیدائشی گناہ تو اس لئے کہ بابا آدم اور حوا نے گناہ کئے۔ جن کی وجہ سے اونکی ساری نسل میں گناہ آیا۔ شرعی اس لئے کہ شریعت کا خلاف کرتا ہے۔ کیونکہ شرعی گناہ کی تعریف یہ ہے۔

"گناہ خلاف شرع ہے۔" (۱۔ یوحنا ۳ باب ۴) مندرجہ رسالہ اثبات کفارہ حصہ اول صفحہ ۵۵)

جناب مسیح کی موت کو ان دونوں قسم کے گناہوں کا کفارہ مانتے ہیں۔ بہت خوب! مگر سوال یہ ہے کہ شرعی گناہوں کی سزا تو موت ہو۔ یا دوزخ ہو۔ یا کوئی عذاب ہو۔ پیدائشی گناہوں کی سزا کیا ہے؟ اس کی تحقیق کے لئے ہم بائبل کی تلاش کرتے ہیں تو ہمیں مندرجہ ذیل فقرات ملتے ہیں۔

"آدم نے کہا۔ کہ اس عورت نے جسے تو نے میری ساتھی کر دیا۔ مجھے اس درخت سے دیا اور میں نے کھایا۔ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا۔ کہ تو نے یہ کیا کیا۔ عورت بولی۔ کہ سانپ نے مجھکو بہکایا۔ تو میں نے کھایا۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ اسواسطے کہ تو نے یہ کیا ہے۔ تو سب مواشیوں اور میدان کے جانوروں سے ملعون ہوا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا۔ اور عمر بھر خاک کھائیگا اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلے گی۔ اور تو اس کی ایڑی کو کاٹیگا۔ اس نے عورت سے کہا۔ کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤنگا اور درد سے تو لڑکے جنے گی۔ اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے کہا۔ اسواسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سنی؟ اور اس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا؟ کہ اس سے مت کھانا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگادیگی۔ اور تو کھیت کی نبات کھائے گا۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا۔ جب تک کہ زمین میں پھر نہ جاوے" (پیدائش باب ۳ آیت ۱۲ سے ۱۹ تک)

اس بیان سے سانپ آدم اور حوا وغیرہ کے جرموں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور ساتھ ہی اون کی سزا کا بھی علم ہوتا ہے۔ سانپ سے تو ہمیں مطلب نہیں۔ آدم کی سزا یہ ہے۔ کہ وہ محنت و مشقت سے پیٹ بھریگا۔ عورت کی سزا یہ ہے۔ کہ وہ دردِ زہ سے بچہ جنے گی۔ بہت خوب۔ اب سوال یہ ہے۔ کیا اس پیدائشی گناہ کی یہ سزا جناب مسیح کے کفارہ ہو جانے سے دنیا میں نہیں رہی؟ کیا عیسائی مرد محنت اور مشقت سے پیٹ نہیں پالتے۔ کیا عیسائی لیڈیاں دردِ زہ سے بچے نہیں جنتیں۔ اس سوال کا جواب اگر نفی میں ملے۔ تو ہم اس سوال کو واپس لینے کے لئے طیار ہیں۔ مگر ہمیں توقع نہیں۔ کہ اس کا جواب کوئی صاحب نفی میں دے سکے۔ بلکہ دنیا کے واقعات دیکھنے والا اس سوال کو بے معنی سمجھکر کہے گا۔ کہ یہ بھی کوئی سوال ہے۔ جس کا جواب کسی غور و فکر کا محتاج ہی نہیں۔ تمام دنیا کیا عیسائی کیا موسائی کیا ہندو کیا مسلمان سب کے سب یہ سزا بھگت رہے ہیں۔ پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے گناہوں کے عوض میں جناب مسیح کفارہ ہوتے جبکہ مجرموں کی سزا بحال ہے۔ تو کفارہ چہ معنی؟

ایک اور سوال } جی چاہتا ہے۔ کہ آخری ایک سوال لکھکر مضمون ہذا کو ختم کردیں سنئے:۔

کفارہ سے کونسے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یعنی بوقت عیسائی ہونے یا بوقت بلوغت کفارہ مسیح پر ایمان لانے سے پہلے زمانہ کے معاف ہوتے۔ یا پہلے اور پچھلے دونوں معاف ہوتے۔ اگر محض پچھلے معاف ہوتے۔ تو آیندہ کے لئے گناہوں کی کیا ضرورت ہوگی۔ اون کے لئے کونسا کفارہ ہوگا۔ علاوہ اس کے اسلامی کفارہ پر اسکو کیا ترجیح۔ اسلام بھی تو پہلے گناہوں کی معافی کا وعدہ دیتا ہے۔ غور سے سنو۔ اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ× اور اگر دونوں معاف ہوتے۔ تو گنہگاروں کو کتنا حوصلہ ہوگا۔ اور خدا کی شریعت مطہرہ جو اوس نے اپنے بیشمار مقدسوں کی معرفت دنیا میں بھیجی تھی۔ کی کیا عزت ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک شخص کفارہ کے بھروسہ پر گناہ کر کے شریعت کو پامال کریگا۔

اس اصل سوال کا جواب پادری ٹامس ہاول صاحب نے یوں دیا ہے

"واضح ہو کہ کفارہ اس لئے نہیں ہوا کہ اس وقت گناہ کے امکان کو مٹا ڈالے۔ بلکہ وہ تو اس لئے ہوا ہے۔ کہ گنہگار کو خدا کے سزا دہ عدل کی حقیقی سزا سے بچائے۔ اور گذشتہ حال و آیندہ کے گناہوں کی معافی کے لئے تو کفارہ کافی ہو چکا ہے۔ لیکن انسان کی فعل مختاری چھینی نہیں گئی۔ اور نہ عارضی عبرتی و تنبیہی سزاؤں کو جو جرائم کے روبہ تنزل کرنے کے لئے انتظامی ہیں۔ وہ دور کرتا ہے انسان کو اختیار رہتا ہے۔ کہ وہ جس گناہ سے بچایا گیا ہے۔ پھر اس میں پڑکر چاہے تو اپنا نقصان کرلے۔ یا اس سے بچا رہے۔ سو کفارہ نے ہمیں گناہوں اور ان کی سزا حقیقی سے بچایا ہے بشرطیکہ ہم ثابت قدم رہکر اپنا ایمان خداوند یسوع المسیح کفارہ دینے والے پر رکھیں۔ پس کفارہ نہیں سزا دہ عدل کی حقیقی سزا سے بچانے کے لئے ہوا۔ نہ کہ گناہ کے امکان کو مٹا ڈالنے کے لئے۔ یا انسان کی خود مختاری کو چھین لینے کے لئے" (اثبات کفارہ حصہ اول صفحہ ۲۲۳)

جہاں تک ہم نے اس عبارت پر غور کیا۔ ہمیں یہ سمجھ میں آیا۔ کہ پادری صاحب کی مراد یہ ہے۔ کہ

× سنکر اگر باز آجاویں۔ تو اون کے پچھلے گناہ معاف کئے جاوینگے۔

جرایم ایسے ہیں۔ کہ حکومت وقت کی طرف سے انپر سزا مقرر ہے۔ اونکی سزا تو بغرض انتظام ضرور ملے گی۔ مگر حقیقی سزا جو خدا کے ہاں گناہوں کی مقرر ہے۔ وہ اس کفارہ کی وجہ سے نہ ملے گی یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ گناہ تینوں قسم کے معاف ہوتے ہیں۔ یعنے زمانہ ماضی۔ حال۔ اور مستقبل کے۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں:-

گذشتہ۔ حال اور آئیندہ کے گناہوں کے لئے کفارہ کافی ہو چکا ہے۔

اب پادری صاحب ہمیں بتلادیں۔ کہ آجکل دنیا بھر میں عموماً اور عیسائی ممالک میں خصوصاً شراب خوری۔ زناکاری۔ جن پر حکومت کی طرف سے کوئی اعتراض یا سزا مقرر نہیں۔ کیا یہ سب گناہ معاف ہیں۔ اور جناب مسیح کا کفارہ ان سب کے بدلہ میں ہو چکا ہے؟ اگر نہیں ہوا۔ تو کفارہ ناکمل۔ اور آپ کا دعوےٰ غلط۔ اور اگر ہوا ہے۔ تو حضرت مسیح کے اس مہر سے حکم کا کیا جواب "تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا۔ تو زنا نہ کر۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہو اگر تیری داہنی آنکھ تیرے ٹھوکر کھانے کا باعث ہو تو اسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے اعضوں میں سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جاوے"۔ (متی ۵)

یہ سب احکام شریعت کے ہیں۔ اور جناب مسیح علیہ السلام نے اوسکو سناتے ہیں۔ جو انپر ایمان لاکر اونکے ہو چکے تھے۔ پھر اگر ایسے کاموں (زنا وغیرہ) کی حقیقی سزا نہیں ہے۔ بلکہ اون کے لئے کفارہ ہی کافی ہے۔ تو اونپر جہنم کی دہمکی کیا؟

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہے

ایک آخری سوال! جناب مسیح کا قول ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

اس مثال کا مطلب یہ ہے۔ کہ کام اپنے نتیجے کے لحاظ سے اچھا یا برا مفید یا غیر مفید ہوتا ہے۔ اس میں کسی کو کلام نہیں۔ اس اصول سے ہم مسئلہ کفارہ کو جانچتے ہیں۔ پادری راؤس صاحب لکھتے ہیں:-

"یسوع مسیح آسمان پر اپنے لوگوں کے حق میں ہمیشہ شفاعت کرتا ہے۔ اور اس کی شفاعت صرف یہی نہیں ہے۔ کہ ان کے گناہ معاف کئے جاویں۔ بلکہ یہ بھی کہ خدا ان کو شیطان سے محفوظ رکھے۔ ان کے دلوں کو پاک کرے۔ انہیں یہ طاقت و توفیق عنایت کرے۔ کہ وہ گناہ اور شیطان کا مقابلہ کریں۔ اور انپر غالب آویں۔ مصیبت کے وقت ان کو تسلی بخشے۔ پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی توفیق دیوے۔ اور جب وہ اس جہان سے کوچ کریں۔ تو ان کو آسمانی مکانوں میں داخل کرکے ابدالآباد کی خوشی اور نیک بختی نصیب کرے گا" (ہمارا شافع صـ)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے۔ پادری صاحبان ہمیں بتلادیں۔ کہ جو لوگ کفارہ پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ اون میں یہ صفات ہیں۔ کہ وہ شیطان کا مقابلہ کرکے اوسپر غالب آئے ہوں۔ اونمیں گناہ نہ پایا جاوے وہ سب طرح سے نیک اور قابل نجات ہوں۔ عیسائی دنیا اگر ایسی ہے۔ تو موجب مسرت ہے۔ اور اگر واقعات اس کے برخلاف ہیں۔ تو کفارہ کا نتیجہ کیا؟ پس ناظرین درخت کو پھل سے پہچانکر کفارہ پر ایمان لاویں۔ اور بس

اس مختصر سے مضمون میں ہم نے نفس مسئلہ کفارہ پر بحث کی ہے۔ باقی اس کی بنا اور فروعات کا ہم نے مطلق خیال نہیں کیا اگر ضرورت ہوئی۔ تو آئیندہ

عیسائی دوستو! باوجودیکہ ہم نے یہ مضمون ایک دل آزار کتاب کے جواب میں لکھا ہے۔ تاہم ہمیں توقع ہے۔ کہ اس سارے مضمون میں کوئی لفظ آپ لوگوں کے لئے دل آزار نہ ہوگا۔ پس اس ضمانت گوئی کا انعام آپ لوگ کیا دینگے؟ میں یہی چاہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ ٹھنڈے دل سے اسپر غور کریں ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر۔

اہلحدیث ضمانت فنڈ

اخبار اہلحدیث کی ضمانت کا صدمہ جو احباب اہلحدیث کو ہوا ہے۔ اللہ ہی کو معلوم ہے اوسکا ظاہری ثبوت اونکی ہمدردی ہے جو چندہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے احباب کی ہمت میں برکت کرے۔

اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ نے اخبار کی بندش کو قومی نقصان جانکر ۲۴۔ دسمبر کو فیصلہ کیا۔ کہ ضمانت فنڈ میں جتنا روپیہ کم ہے وہ خزانہ کانفرنس سے دیکر اخبار جاری کیا جاوے مگر چندہ آنے پر کانفرنس کو دیا جاوے جزاہم اللہ احباب کی مخلصانہ دعا سے توقع ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث بہت جلد پہلے سے زیادہ آب و تاب سے نکلیگا انشاء اللہ

میزان رقم مندرجہ کالم مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰ روپے اور اس کے بعد حسب ذیل

معرفت مولوی قطب الدین واعظ ضلع امرتسر ۲ معرفت شیخ شاہ محمد جموں سے منشی عبدالغنی باگی پور ۲ مولوی عبداللہ کھیا نوالی ۲ حافظ عبدالکریم بنارس ۳ کرم حبیب الرحمان ناظم ... منشی جان محمد جہلم ۲ معرفت مولوی گل محمد بستی ... معرفت مولوی ... خان ... مولوی عبدالسمیع ... چودھری ... مرتضیٰ شاہ ... سید حسین ... معرفت ... محی الدین بنگلور سے حکیم محمد شریف ... صوفی ... حاجی محمد سردار خاں ... معرفت مولوی عبدالسلام ... مولوی شیر محمد ... معرفت مولوی محمد حسین ... اروڑ ... معرفت مولوی عبداللطیف بنارس ...

معرفت حاجی عبدالغفار دہلی ... میاں محمد ... معرفت ... ازاصحاب رنگون ... نذیر حسین بیگ ... ڈاکٹر غلام مصطفےٰ ... مولوی غلام ... مولوی دین محمد کوٹ ضلع لاہور ... معرفت مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ

ہنود آریہ کیا کھائیں گے؟

آریوں کو کھانے میں بڑی وقت ہے۔ منوجی فرماتے ہیں:-

بشت۔ غصہ ور۔ آتر۔ انہوں کے ان کو اور جس ان میں بال یا کیڑا پڑا ہوا ور جو ان قصداً پاؤں سے چھوا گیا ہو۔ ان سب کو بھوجن نہ کرے منو سمرتی ۴ ادھیا شلوک ۲۰۷

حمل گرانے والی عورت اور حیض والی عورت کا چھوا ہوا۔ اور جانوروں کی چونچ سے چھوڑا ہوا اور کتے کا چھوا ہوا ان نہ کھائے۔ شلوک ۲۰۸

اور سنئے:-

گئو کا سونگھا ہوا گنیکہ وغیرہ ہیں وہ ان جو آواز بلند سے پکار کر کون بھوجن کریگا۔ دیا گیا ہو۔ اور جماعت کا ان اور بیسواؤں (طوائفوں) کا ان ان سب اناجوں کی بندت لوگ نندا کرتے ہیں۔ شلوک ۲۰۹

اور سنئے:-

چور گانے والا۔ بڑھئی۔ بیاج سے جینے والا جس کی یگیہ میں ابھی سماپت نہیں ہوئی۔ بخیل قیدی پابجولاں شلوک ۲۱۰

اور سنئے:-

عیب دار اپنے بدخصلت آدمی مخنث۔ بد ہو کر یا نہ وغیرہ کا ان اور باسی یعنی وہ ان جو بغیر کسی ترشی کے ملائے کھٹا ہو جاتا ہے۔ اور شودر کا جھوٹھا نہ کھانا چاہیئے۔ شلوک ۲۱۱

اور سنئے:-

حکیم۔ شکاری۔ مصیبت زدہ۔ ظالم۔ بے رحم۔ جو جھوٹھا کھانے والا ہو۔ سخت ستم ہونے کے لائق اور زچہ خانہ میں بنا ہوا بھوجن نہ کھانا چاہیئے۔ اور جہاں ایک قطار میں لوگ کھاتے ہوں۔ اور کوئی آدمی حقارت کے واسطے ان میں سے اٹھکر (دکر) کر لینگے۔ تو بھی نہ کھائے شلوک ۲۱۲

اور سنئے:-

جو ان وا جب التعظیم آدمی کو حقارت سے دیا جاوے اور وہ مقبول بخش خود اگر سے جو انکھی اور وہ دانوں کو کھلائی ہو اور وہ ان در دلی جس پر چھینک پڑی ہو (نہ کھایا جاوے) (شلوک ۲۱۳)

اور سنئے:-

خطاخور یگیہ کر کے پھر اسکو بیچنے والا۔ نٹ۔ درزی احسان نہ ماننے والا۔ شلوک ۲۱۴

لوہار۔ نکھاد۔ نٹ سوا گانے والے کے ان دونوں کے پیشہ سے اوقات بسر کرنے والا۔ اور سنار بسکھور۔ ہتھیار بیچنے والا شلوک ۲۱۵

اور سنئے:-

کتوں سے کھیل کود کر اوقات بسر کرنیوالا۔ کلوار۔ دھوبی۔ رنگریز۔ جلاد۔ جس عورت کے گھر میں دوسرا شوہر ہو۔ شلوک ۲۱۶

اور سنئے:-

جو دوسرا شوہر ہونے سے راضی رہتے ہوں۔ جو عورت سے مغلوب ہوں جس کی موت کا دسواں نہ ہوا ہو اور انکا ان اور جو ان آسودگی نہیں بخشتا۔ یہ سب ان بھوجن نہ کرنا۔ شلوک ۲۱۷

راجہ۔ شودر۔ سنار۔ چمار۔ ان لوگوں کا ان حسب ترتیب سلسلہ۔ تیج۔ برہم تیج۔ عمر۔ نیک نامی کو ناش کرتا ہے۔ شلوک ۲۱۸

اور سنئے:-

دال بنانے والا۔ دھوبی۔ ان دونوں کا ان حسب سلسلہ اول و دوم طاقت کو کھوتا ہے۔ اور جماعت اور بیسوا کا ان اس سوارگ لوک کو کھوتا ہے جو کرم سے ملنے والا ہو۔ شلوک ۲۱۹

اور سنئے:-

علاج کرانیوالا۔ زناکار۔ بیاج سے اوقات بسر کرنے والا ہتھیار بیچنے والا۔ انہوں کا ان حسب سلسلہ پیپ۔ بیج ہے۔ سنگ کہار کے برابر ہے۔ شلوک ۲۲۰

جتنے ان کھانے کے لائق نہیں ہیں۔ وہ سب حسب سلسلہ بال کھال اور ہڈی۔ اور بال کے برابر ہیں شلوک ۲۲۱

اور سنئے:-

شودر کا پکایا ہوا کھانا نہ کھانا چاہیئے شلوک ۲۲۳
کنجوس کے ان کو بہت برا بتلاتے ہیں شلوک ۲۲۵

خاکسار۔ ناظرین تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ صاحبان کو تحریر مذکور کا خلاصہ سناتا ہوں کہ منو شاستر میں کس قوم۔ اور فرقہ کے ان کھانے کی ممانعت ہے ملاحظہ کیجیئے:-

بڑھئی۔ شودر۔ نٹ۔ درزی۔ لوہار۔ سنکھور کلوار۔ دھوبی۔ رنگریز۔ راجہ۔ سنار۔ چمار اب وہ صراحت دیکھئے جن کے ان چھوئے ہوئے کو نہ کھانا چاہیئے۔

بشت۔ غصہ ور۔ آتر۔ حمل گرانے والی عورت حیض والی عورت۔ وہ عورتیں جو دوسرا شوہر رکھتی ہوں۔ اب اس حیثیت کو ملاحظہ کیجیئے جو صراحت مذکور میں شامل ہیں۔ اور وہ خلاصہ کی منتظر ہیں جن کی صورت میں اور ان لوگوں کا ان کھانا ہرگز جائز نہیں۔ وہ ان جو پاؤں سے چھوا گیا۔ جانوروں کی چونچ کا چھوڑا ہوا۔ گئو کا سونگھا ہوا۔ بخیل۔ قیدی۔ پابجولاں عیب دار۔ بدخصلت۔ مخنث۔ بد ہو کر یا نہ۔ حکیم شکاری۔ مصیبت زدہ۔ بے رحم۔ جھوٹھا کھانیوالا جس پر چھینک پڑی ہو۔ خطاخور۔ احسان نہ ماننے والا۔ جو عورت سے مغلوب ہو۔ علاج کرنے والا زناکار۔ بیاج سے اوقات بسر کرنے والا۔ کنجوس شودر کا پکایا ہوا۔

پس ثابت ہو گیا۔ کہ کس کس کا ان چھوا ہوا اور کیسا اور کیسے افعال والے کا ان کھانا جائز نہیں۔ حالانکہ میں نے اپنے خلاصہ میں بہت اشکال دیدہ و دانستہ منو کی تحریر میں سے ترک کر دی ہیں۔ مگر اس پر بھی بیالیس نمبر آ موجود ہوتے ہیں۔ جو کہ صرف اس واسطے ہیں۔ کہ اگر کوئی آریہ کسی کے یہاں کھانا کھائے۔ تو ان نمبروں کی تحقیقات ضرور کر لیا کرے

فرضیکہ منوجی مہاراج کے مذکورہ بالا قواعد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ نہ کوئی آریہ کسی کا ان کھا سکتا ہے۔ نہ کھلا سکتا ہے۔ نہ منو کے قواعد پر کسی سے عمل ہو سکتا ہے۔ درست مسافر کچھ تو جواب دو۔ سے الکھد لکھئے انہیں اندوہ و محن کا کاغذ کب وہ پڑھتے ہیں کسی سوختہ تن کا کاغذ

(منشی محمد داؤد خاں از سنبل)

پرمیشور

قرآن مجید میں ہے ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہٖ (تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اُن لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں) منزل ہفتم۔ سیپارہ بیست وششم۔ سورہ الصّٰفّٰت آیت ۴

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۳۰ میں سوامی دیانند اوس کی آیت پر اسطرح اعتراض کرتے ہیں:۔

واہ ٹھیک ہے۔ ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کرکے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑاکے دشمن بناکے باہم تکلیف دلائی۔ اور مذہب کا جھنڈا بلند کرکے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا جو قوم میں فساد بڑھاوے۔ وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۴۳

خاکسار۔ یہ کہ سوامی دیانند نے جو آیت مذکورہ بالا کے معنے تحریر کئے ہیں۔ وہ کسی قدر غلط ہیں۔ مگر ہم اون غلط معنی کو ہی تسلیم کرکے آریہ سماج کو قایل کرتے ہیں۔ کہ آپکا پرمیشور جگہ جگہ ویدوں اور شاستروں اور منوسمرتی میں لڑنے اور فساد بڑھانے کی تعلیم دیتا ہے لہذا ایسی حالت میں اسلام کے خدا کو عقلمند نہ کہنا کس وجہ کی لیاقت ہے۔

لہذا کل ناظرین غور کریں۔ کہ پرمیشور کیسے لڑائی جھگڑا بڑھانے کو اور کرنے کو کہتا ہے۔

"دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر۔ خوف وہراس۔ پیدا جاہ وجلال عزیز و اور جواں مردو۔۔۔ لڑائی کا سرانجام کرو۔۔۔ اپنی شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔۔۔ (اتھروید کانڈ ۶ انوواک ۱۰ ورگ ۹۷ منتر ۳)۔

تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگرداں ولپسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار وکارگذار اور نامی گرامی ہو۔۔۔ رگوید اشٹک ۱ ادھیائے ۳۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۲۔

اور دیکھو یجروید ۱/۲۶ و ۱/۲۸ و ۲/۱۵ و ۳/۶۶ و ۸/۲۳ و ۷/۳۲ و ۸/۳۳ ـ ۸/۳۴ و ۸/۳۵ و ۸/۳۹ و ۸/۴۳ و ۸/۵۳ و ۹/۹ و ۹/۱۲ و ۹/۱۵ و ۹/۱۹ و ۹/۳۴ و ۱۱/۱۵ و ۱۱/۲۲ و ۳/۹ و ۱۳/۳۶ و ۱۳/۴۸ و ۱۵/۲ و ۱۴/۳ و ۱۶/۹ و ۱۶/۱۰ و ۱۶/۱۱ و ۱۶/۱۳ و ۱۶/۱۵ و ۱۶/۵۳ و ۱۷/۳۴ و ۱۷/۳۵ و ۱۷/۳۹ و ۱۷/۴۱ و ۱۷/۴۲ و ۱۷/۴۳ و ۱۷/۴۶ و ۱۷/۴۹ و ۱۷/۴۴ و ۱۷/۴۵

ایسا ہی رگوید کو دیکھئے ۷/۹ و ۷/۳ و ۸/۶ وغیرہ اور ملاحظہ کیجئے منوسمرتی باب ۷ منتر ۸۹ و ۷/۱۹۵ و ۱۹۶ و ۷/۹۶ و ۹۷ اور غور کیجئے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۰/۱۹۹ دویم اور دیکھئے کتاب مرتبہ مسٹر رامیش چندر دت جن کا ترجمہ قدیم ہندوستان کی تہذیب کے نام سے شایع ہوا ہے صفحہ ۱ × ۱۰۳ تا ۳ وغیرہ

الغرض جسقدر حوالجات مذکورہ اور بتہ رگوید۔ اتھروید یجروید۔ منوسمرتی۔ ترجمہ قدیم ہندوستان کا خاکسار نے تحریر کیا ہے۔ اس جملہ تعلیم میں پرمیشور نے لڑائی جھگڑا فساد اور عورت مردوں کو لوٹنے مارنے مرنے کی پورے زور شور سے تعلیم دی ہے پس ایسی حالت میں ثابت ہوگیا کہ اہل اسلام کے خدا سے آریہ سماج کا پرمیشور زیادہ کشت وخون اور جنگ وجدال کی تعلیم دے رہا ہے پس جو اعتراض سوامی کا قرآن شریف کے خدا پر تھا۔ وہ ویدوں کے پرمیشور پر عارض ہوگیا۔ لہذا بقول سوامی دیانند ویدوں کا پرمیشور تکلیف دہ غیر ذی عقل اور فساد کا بڑھانے والا ہوگیا۔

اب آریہ سماجی غور کریں۔ کہ یہ اعتراض اہل اسلام پر ہے۔ یا آریہ سماج پر۔ اب کہیں مسافر جی کس کا پرمیشور خدائی فوجدار ہے۔ دوست کچھ تو جواب دو۔ یا کہدو کہ ہم جواب نہیں دے سکتے۔ میرے مضمون پر قلم اُٹھانے کی جرأت وہمت کیوں نہیں ہوتی ہے۔ مہربان بڑا لطف حاصل ہو جبکہ آپ جیسے ضعیف العمر اور مجھ ایسے جوان کا سلسلہ مقابلہ شروع ہو۔ اور دیکھنے والے دیکھیں۔ کہ راستی کدہر ہے۔

خاکسار منشی محمد داؤد خان از سنبھل

مذاکرہ علمیہ

(از مولوی محمد ...) (...)

کھڑے ہوکر پانی پینا منع نہیں ہے

مسلم کی چند روایتوں سے اکثر دلیل پکڑتے ہیں۔ کہ کھڑے ہوکر پانی نہ پینا چاہئے۔ انس کی روایت میں زجر کا لفظ آیا ہے۔ اور ابوسعید کی روایت میں نھیٰ۔ اور ابوہریرہ کی روایت میں ایک تو نصیغہ نہی۔ لا یشربن وارد ہے۔ دوسرا آخر میں فمن نسی فلیستقئ یعنے جو شخص بھولکر کھڑے ہوکر پانی پی لے وہ قے کردے۔ اور انس نے جب کھڑے ہوکر پانی پینے کی ممانعت کی حدیث بیان کی۔ تو اون سے کھڑے ہوکر کھانا کھانے کی بابت سوال کیا گیا انس نے جواب دیا۔ ذالک اشر واخبث یعنے وہ اور بھی برا ہے۔ امام مسلم نے ان روایات کو جلد ثانی کتاب الاشربہ میں نقل کیا ہے۔

آئیے۔ اب ہم تحقیق انہیں ممانعت والی حدیثوں کو دیکھیں۔ کہ حقیقت نے اسپر کیا بحث کی ہے۔ اور ان کی آپس میں کیا چہ میگوئیاں ہوتی ہیں۔ انس کے قول فالاکل اشر او اخبث کی بابت بزور سے خیال دے کیا گیا۔ اسلئے کہ صحابہ کرام میں کھڑے کھڑے کھانے پینے کا بہت رواج تھا۔ جیسا کہ ترمذی اور طبرانی اور بزار اور ابن شاہین اور ابن ابی حاتم وغیرہ میں ہے۔ اور ذیل میں اوسکا ذکر آتا ہے۔ اسی بنا پر بعض شیوخ نے کہا ہے۔ جسکو حافظ ابن حجر نقل کرتے ہیں کہ تضمن حدیث النہی الاکل ایضا ولا خلاف فی جواز الاکل قائما۔ فتح الباری ۳۳ یعنے انس کی روایت تو کھڑے ہوکر کھانے کی ممانعت پر بھی شامل ہے حالانکہ کھڑے ہوکر کھانا کھانے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے انس کے اس قول کی یوں مخالفت ہوئی۔ باقی رہی قے والی حدیث اس کے متعلق انہیں شیوخ نے فرمایا ہے کہ یہ جملہ فمن نسی فلیستقئ قول ابوہریرہ ہے۔ نہ فرمان نبوی جسکو حافظ ابن حجر نقل فرماتے ہیں۔ قال العض الشیوخ الاظہر انہ موقوف علی ابی ھریرۃ یعنے یہ جملہ موقوف (قول صحابی) ہے اور اصول میں یہ

مرحلہ طے ہوچکا ہے۔ کہ موقوف حجت نہیں۔ اسی بنا پر اہل علم نے اتفاق کیا۔ کہ کھڑے ہوکر پینے والا قے نہ کرے۔ جسکو قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔

لا خلاف بین اہل العلم فی ان من شرب قائما لیس علیہ ان یتقیأ یعنے اہل علم (محققین) کا اس امر میں اختلاف ہی نہیں ہے۔ کہ جو کھڑے ہوکر پیوے وہ قے نہ کرے۔ امام نووی اس قول کو شرح مسلم میں نقل کرکے بے طرح خفا ہوتے۔ کیونکہ وہ قے کے امر کو امر نبوی جانکر استحباب پر محمول کرتے ہیں اور قول عیاض سے انکے مذہب پر زد پڑتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ عیاض کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا جاویگا۔ وہ مجازفت ہے ایسا ہے ویسا ہے۔ اور کو اس باطل دعوے سے سنت صحیح کیونکر ترک کی جاویگی؟ غیر ذلک۔ (نووی [illegible]) حافظ ابن حجر نے نووی کے اس قول کو فتح الباری میں نقل کرکے فرمایا کہ امام نووی نے [illegible] قاضی عیاض [illegible] جو مخالفت والی حدیثوں کی تضعیف کی ہے۔ اس [illegible] جواب دیتے کسی [illegible] دلیل کو [illegible] کے طریق کے مخالف ہے (فتح الباری [illegible]) بیشک [illegible] ہے لیکن امام نووی نے جو [illegible] استحبابی [illegible] مخالفت کو تنزیہ پر محمول کیا ہے اس بنا پر بھی تو بعض اوقات سنت صحیح متروک ہوجاویگی۔ تعجب ہے۔ کہ امام نووی نے اسپر بھی غور نہ کیا۔ ورنہ انکو معلوم ہوجاتا۔ کہ یہ قے کا حکم محض قول ابوہریرہ ہے۔ حافظ ابن حجر نے قاضی عیاض کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ والصحیح انہ موقوف انتہی۔ یعنے اصل یہی ہے۔ کہ وہ جملہ قے کا موقوف (قول صحابی) ہے مرفوع (قول نبی) نہیں ہے۔

قاضی عیاض نے ایک بات اور بھی عجیب کہی ہے کہ کیا وجہ ہے؟ کہ کھڑے ہوکر پینے کی مخالفت کی حدیث کو صرف امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے روایت نہیں کیا۔ ضرور ہے۔ کہ اس کی سند میں کچھ بات ہوگی۔ آخر معلوم ہوگیا۔ کہ مسلم کی روایت میں عنعنہ ہے۔ جو امام بخاری کے نزدیک بغیر ثبوت لقا کے معتبر نہیں ہے۔ اسی لئے امام بخاری نے اسکی مخالفت میں باب منعقد کیا ہے۔ باب الشرب قائما باب تو عام ہے لیکن اسکا استدلال آنحضرت صلعم کے وضو کے بچے ہوئے پانی اور زمزم کے پانی کھڑے ہوکر پینے کی حدیثوں سے ہے جس سے ثابت ہوا۔ کہ امام بخاری کے نزدیک زمزم اور فضل وضو کی قید اتفاقی ہے اور یہی صحیح ہے اور گو اس سے امام بخاری کا رجحان جواز شرب بحالت قیام کی طرف ثابت ہوگیا۔ لیکن اور محدثین کو دقت ہوئی کہ ان دو حدیثوں کے متعلق جو ایک دوسرے کی مخالف ہیں کیا کیا جاوے؟ ایک سے کھڑے ہوکر پینے کی مخالفت ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسری سے جواز اب اس میں [illegible] لگے [illegible] کہ دونوں میں مطابقت [illegible] امام [illegible] نے یوں کہا۔ کہ بیٹھکر پینا افضل ہے۔ اور کھڑے ہوکر جائز۔ ابوالفرج ثقفی نے کہا۔ کہ حسن قیام [illegible] ہے۔ اس سے مراد [illegible] ہے۔ [illegible] الا ما دمت علیہ قائما ای مواظبا بالمشی علیہ (فتح الباری [illegible]) یعنے قیام سے مراد مشی ہے۔ مطلب یہ کہ چلتے پھرتے کھڑے ہوکر پینا منع ہے۔ اور یوں جائز ہے۔ [illegible] میں جس قدر تکلف سے کام لیا گیا ہے ظاہر ہے۔ طحاوی نے کہا کہ مخالفت [illegible] کے لئے ہے جو بغیر بسم اللہ کہے پئے (یہ تاویل لا طائل ہے) اور خطابی اور ابن بطال نے کہا۔ کہ مخالفت تحریمی نہیں ہے۔ بلکہ تنزیہی ہے کھڑے ہوکر بھی پی سکتا ہے۔ اثرم اور طبری نے کہا۔ کہ مخالفت محمول ہے تادیب پر۔ یعنے کھڑے ہوکر پینا ادب کے خلاف ہے کسی نے کہا۔ کہ مخالفت طبی قاعدہ سے ہے۔ یعنے کھڑے ہوکر پینے سے کلیجہ میں درد پیدا ہوجاتا ہے۔ (یہ بھی محض خیال ہے) کسی نے کہا۔ کہ کھڑے ہوکر پینا محض زمزم اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مخصوص ہے۔ باقی وقتوں میں پینے کی چیزوں کو بیٹھکر پیوے۔ (یہ جب ہے کہ قید احترازی ہو۔ والا فلیس کذلک) غرض تاویل کے دروازہ کو وسیع کرکے جس کے جی میں آیا کہہ گیا حالانکہ ان میں ایک بھی قرین قیاس نہیں۔ اور صحابہ کرام خاصکر خلفاء راشدین کا تعامل اس کے صریح برخلاف ہے۔ یعنے وہ لوگ سب کھڑے ہوکر کھاتے اور پیتے تھے۔ کما سیجیء (۲) دوسرا مذہب یہ ہے۔ کہ جواز شرب بحالت قیام کی حدیثیں زیادہ اور قوی اور اثبت ہیں مخالفت کی حدیثوں سے۔ دیکھو ابوہریرہ مخالفت کی حدیث کے راوی ہیں۔ حالانکہ خود ابوہریرہ سے مروی ہے۔ قال لا باس بالشرب قائما (فتح الباری صفحہ [illegible] جز ۲۳) یعنے کھڑے ہوکر پینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور [illegible] حضرت [illegible] مخالفت کی حدیث کے راوی ہیں۔ اور کھڑے ہوکر کھانے کو اشر و اخبث کہتے ہیں حالانکہ [illegible] سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں چلتے پھرتے کھاتے تھے۔ اور کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ اس بنا پر حضرت اثرم کہتے ہیں۔ قال [illegible] الروایۃ عنہ فی النھی لیست ثابتۃ (فتح الباری حوالہ مذکورہ) یعنے ثابت ہوا۔ کہ ان سے مخالفت کی حدیث ثابت نہیں لیکن یہ مذہب بھی [illegible] ہے۔ اس لئے کہ اس سے صحیح مسلم کی [illegible] آتی ہے۔ (۳) تیسرا مذہب یہ ہے کہ قرین قیاس [illegible] صحیح ہے۔ یہ ہے کہ مخالفت [illegible] حدیث منسوخ ہے۔ اور جواز کی روایت اسکی ناسخ۔ اور یہی قول ہے اثرم و ابن شاہین وغیرہ [illegible] اسپر تعامل خلفاء راشدین و معظم صحابہ و تابعین کا قرینہ [illegible] موجود ہے۔ گو امام نووی اسے غلط ٹھہرا کریں۔ کیونکہ بنا غلط اونکے نزدیک امکان جمع الاحادیث ہے۔ جو کسی طرح قرین قیاس نہیں ہے۔ صحابہ کرام میں کوئی بھی اس خیال کا نہیں پایا جاتا حالانکہ مخالفت [illegible] خیال کے بہت ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ زمزم اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے کھڑے ہوکر پینے کے لٹکے ہوئے مشکیزہ سے کھڑے ہوکر پینا ثابت ہے جیسا کہ جامع ترمذی میں بسند صحیح کبشہ سے مروی ہے۔ [illegible] لٹکے [illegible]۔ اور ترمذی میں بسند صحیح وحسن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے۔ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا یعنے آپ کو میں نے کھڑے ہوکر بھی پیتے دیکھا ہے۔ اور بیٹھکر بھی۔ اب صحابہ کا تعامل سنئے۔ اوسی ترمذی میں

بسند صحیح ابن عمر سے اور سعد بن ابی وقاص سے اور طبرانی میں عبداللہ بن انیس سے اور مسند بزار میں انس سے اور حضرت عائشہ سے اور ابن شاہین میں ام سلیم سے اور ابن ابی حاتم میں خباب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے۔ کنا نأکل علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام۔ یعنی ہم لوگ عہد نبوی میں چلنے کی حالت میں کھاتے تھے۔ اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔ یہ تو عام صحابہ کا حال تھا۔ اب خاص خلفاء راشدین کا واقعہ سنئے۔ موطا میں ہے ان عمر وعثمان وعلیا کانوا یشربون قیاما۔ وکان سعد وعائشة لا یرون بذلک باسا وثبت الشرب قائما عن عمر اخرجه الطبری (فتح الباری ج ۲۳) یعنی حضرت عمر و عثمان و علی رض ہمیشہ کھڑے ہو کر پیتے تھے اور حضرت سعد و حضرت عائشہ اس میں کچھ حرج نہ دیکھتے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ وثبتت الرخصة عن جماعة من التابعین (فتح ج ۲۳) یعنی تابعین کی بھی ایک جماعت سے۔ اسی بنا پر اثرم اور ابن شاہین وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ احادیث النهی علی تقدیر ثبوتها منسوخة باحادیث الجواز بقرینة عمل الخلفاء الراشدین ومعظم الصحابة والتابعین بالجواز انتهی (فتح الباری ج ۱۰) یعنی ممانعت کی حدیثیں منسوخ ہیں جواز کی حدیثوں سے۔ اور اس پر خلفاء راشدین و معظم صحابہ و تابعین کا تعامل بہتر قرینہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بہتر قرینہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے۔ فتح الباری میں ہے احادیث الجواز متاخرة لانها وقع منه صلعم فی حجة الوداع انتهی۔ یعنی جواز کی حدیثیں متاخر ہیں۔ یہ آنحضرت کے حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ اسی بنا پر جمہور بھی جواز کی طرف گئے ہیں۔ مذهب الجمهور الی الجواز (فتح الباری) پس جب کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہو اور خلفاء راشدین و معظم صحابہ و تابعین اور جمہور ہوں۔ تو دو چار اقبیہ لوگوں کا قول کب حیز قبول میں آسکتا ہے۔ فللہ الحمد

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی منع نہیں

اس لئے کہ اس کی ممانعت کی حدیثیں بھی خالی از کلام نہیں ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔ ابن ماجہ میں ایک حدیث جابر سے مروی ہے۔ نهی النبی صلعم ان یبول الرجل قائما۔ یعنی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی اسناد میں عدی بن فضل متروک ہے جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے۔ لہذا یہ حدیث بوجہ ضعیف ہونے کے قابل احتجاج نہ رہی دوسری روایت حضرت عائشہ کی جو جامع ترمذی و دارقطنی و ابو عوانہ و حاکم وغیرہ میں ہے۔ فرماتی ہیں۔ من حدثکم ان رسول اللہ صلعم بال قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا جالسا وفی روایة ما بال قائما منذ انزل علیه القرآن۔ یعنی آنحضرت علیہ السلام نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا جو کہے کہ کیا ہے اسکی تصدیق مت کرو گو یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس سے بھی ممانعت نہیں ثابت ہو سکتی۔ اس لئے کہ یہ حضرت عائشہ رض کا قول ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں اس کے خلاف حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے سباطہ قوم میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے۔ یہ حضرت عائشہ کی عام نفی کے منافی ہے۔ اور بسند صحیح اور بکثرت ثابت ہے اسی بنا پر حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ حدیث عائشة مستند الی علمها فیحمل علی ما وقع منه فی البیوت واما فی غیر البیوت فلم تطلع هی علیه وقد حفظه حذیفة وهو من کبار الصحابة انتهی (فتح الباری ص۲۷۱ ج ۱) یعنی حضرت عائشہ کا انکار عام و نفی اپنا علم ہے جو گھر کے واقعہ پر محمول ہوگا۔ کہ آپ نے مکان میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اور مکان سے باہر کے حالات کی اطلاع حضرت عائشہ کو نہیں ہوتی۔ حالانکہ حذیفہ کو جو کبار صحابہ سے ہیں خوب یاد ہے۔ تیسری روایت ممانعت کی ترمذی میں حضرت عمر کی ہے کہ رآنی النبی صلعم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد۔ یعنی مجھے آنحضرت صلعم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ تو فرمایا۔ کھڑے ہو کر پیشاب مت کر۔ پس میں نے اس کے بعد کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث میں عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے۔ اسکو ایوب سختیانی نے ضعیف کہا ہے اور اس میں کلام کیا ہے۔ خود ترمذی نے اس تضعیف کو نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت عمر کا اسکے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے۔ اور محض ثابت ہی نہیں۔ بلکہ حضرت عمر اسکے موید بھی تھے چنانچہ فرماتے۔ کہ اس سے ڈبر کی بڑی حفاظت ہوتی ہے۔ کما سیجیئی۔ چہارم حضرت عبداللہ بن عمر سے منقول ہے۔ عن ابن عمر ما بلت قائما منذ اسلمت یعنی جب سے میں مسلمان ہوا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ کیونکہ جاہلیت میں عرب برابر کھڑے کھڑے پیشاب کیا کرتے تھے۔ یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ نووی وغیرہ میں عبداللہ بن عمر کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے۔ کما سیجیئی۔ پنجم ممانعت کی حدیثوں میں ایک روایت مسند بزار کی پیش کی جاتی ہے جو بریدہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائما الخ یعنی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔ یہ روایت بھی صحیح نہیں۔ امام شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکو غیر محفوظ لکھا ہے۔ علاوہ بریں اسکا رفع بھی صحیح نہیں بلکہ یہ موقوف ہے۔ اور درحقیقت یہ قول عبداللہ بن مسعود کا ہے جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے۔ وقد روی عن عبداللہ بن مسعود انه قال من الجفاء ان تبول وانت قائما الخ (ج ۱ ص۹۲) یعنی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔ یہ بھی بصیغہ تمریض (مجہول) مذکور ہے جس سے اسکا ضعف ظاہر ہے۔ ان دلائل ضعیفہ واہیہ کے علاوہ اور کوئی صحیح دلیل ممانعت کی نہیں ہے۔ اسی بنا پر حافظ ابن حجر نے یوں فرمایا ہے ولم یثبت عن النبی صلعم فی النهی عنه شیئ (فتح ص۲۷۱ ج ۱) یعنی آنحضرت سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں کچھ ثابت نہیں ہے بلکہ بخلاف اس کے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں وارد ہے اب اس کی توجیہ طرح طرح کی تاویلوں سے کی گئی ہے ترمذی نے ابوہریرہ سے ایک روایت نقل کی۔ کہ انما بال قائما لجرح۔ یعنی آپ کو زخم تھا۔ اس لئے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حافظ ابن حجر اس پر فرماتے ہیں لکن ضعفه الدارقطنی والبیهقی۔ چلئے یہ توجیہ تو غت ربود ہو گئی۔ امام شافعی و احمد نے کہا۔ کہ آنحضرت نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ اس لئے کہ وجع صلب کو اس سے شفا ہوتی ہے۔ اسی لئے عرب کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے۔ لیکن یہ موقوف ہے اس امر کے ثبوت پر کہ آپکو اسوقت وجع صلب کا مرض تھا۔ حالانکہ

کہیں بھی یہ ذکر نہیں۔ بعض نے کہا۔ کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر سے ریح بآواز نہیں نکلتی۔ آپ نے اسی لئے ایسا کیا تھا۔ کیونکہ آپ مجلس صحابہ کے قریب تھے۔ وہاں آپ مصلحت کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ اور مجلس کے قریب خروج ریح آواز سے ذرا بے موقع ہوتا ہے۔ بعض نے کہا کہ زمین چونکہ نرم تھی۔ چھینٹا وغیرہ پڑنے کا خوف نہ تھا۔ اس لئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ قاضی شوکانی لکھتے ہیں۔ ولا یخفی ما فی هذا الکلام من التکلف انتهی (ص ج ۱) یعنی ان توجیہات میں جس تکلف سے کام لیا گیا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اصل یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ نہیں۔ بلکہ محض جواز بتلانے کو آپ نے ایسا کیا تھا۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ والاظهر انه فعل ذلك لبيان الجواز (فتح الباری ص) قاضی شوکانی لکھتے ہیں والحاصل انه قد ثبت عنه البول قائما وقاعدا والكل سنة انتهى (نیل ص ج ۱) یعنی آپ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور بیٹھ کر دونوں طور سے ثابت ہے۔ اور دونوں سنت (جائز) ہیں۔ اسی بناء پر صحابہ کرام نے بھی اسی پر عملدرآمد کیا ہے۔ فتح الباری میں ہے رواه عبد الرزاق عن عمرؓ قال البول قائما احصن للدبر وقد ثبت عن عمر وعلي وزيد بن ثابت وغيرهم انهم بالوا قياما وهو دال على الجواز من غير كراهة والله اعلم (فتح ص ج ۱) نووی نے شرح مسلم میں ابن منذر کی عبارت سے اتنا اور نقل کرکے زیادہ کیا ہے فثبت عن عمر بن الخطاب وزيد بن ثابت وابن عمر وسهل بن سعد انهم بالوا قياما وروى ذلك عن انس وعلي وابي هريرة وفعل ذلك ابن سيرين وعروة بن الزبير انتهى (نووی ص ۱۳۳ ج ۱) یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے۔ کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور خود حضرت عمرؓ نے و حضرت علی و زید بن ثابت و عبد اللہ بن عمر و سہل بن سعد و انس و ابو ہریرہ و عروہ بن زبیر وغیرہ صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے۔ اور تابعین میں سے محمد بن سیرین وغیرہ نے بھی کیا۔ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ اس سے بغیر کراہت کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ثابت ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر جو بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ وہ محض مخالفت مشرکین کے خیال سے کیونکہ وہ کہتے۔ انظروا الیه یبول کما تبول المرأة (نسائی) یعنی اس (حضور علیہ السلام) کو دیکھو۔ عورتوں کی طرح پیشاب کرتا ہے۔ لیکن جب اسلام شائع ہو گیا۔ اور مشرکین مسلمان ہو گئے۔ تو اب وجہ مخالفت جاتی رہی لہٰذا آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرکے اسکا جواز بتلا دیا تا ہر دو مسئلہ بین ہیں۔ یہ اس لئے لکھے کہ تحریر ہی اظہار خیالات کا ذریعہ ہے۔ اور صحابہ کرام میں ہمیشہ یہ دستور رہا ہے۔ کہ جب کوئی قوم کسی جائز مسئلہ کو منع اور حرام سمجھنے لگتی۔ تو اوسکا جواز عملاً و قولاً اوس قوم کے روبرو کھول کر پیش کر دیتے۔ اسی بناء پر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ على العالم اذا رأى الناس اجتنبوا شيئا وهو يعلم جوازه ان يوضح لهم وجه الصواب فيه خشية ان يطول الامر فيظن تحريمه انتهى (فتح الباری ص ۲۶۳ ج ۲۳)

یعنی جاننے والے کو ضروری ہے کہ جب وہ لوگوں کو دیکھے کہ ایک جائز امر سے پرہیز کرنے لگے ہیں تو اون کو امر حق واضح کر دے۔ ورنہ زمانہ کی درازی کے بعد لوگ اوسکو حرام سمجھنے لگیں گے۔ چونکہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو حرام اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو منع سمجھنے لگے تھے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کے جواز کو جو امر حق تھا واضح کر دیا۔ آئندہ اختیار۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ابو القاسم عفی عنہ البنارسی

اتفاق و اتحاد

حضرات! آپ اس مبارک اتفاق و اتحاد کو بخوبی یاد رکھتے ہونگے۔ جو کہ خلفاء راشدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تھا۔ ان عزیزین نے جو جو عظیم الشان اور نگاہوں کو خیرہ کرنے والی کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ سب اتفاق و اتحاد کے ہی اصولوں پر مبنی تھیں۔ لہٰذا جب تک ہم اتفاق و اتحاد کے ساتھ زندگی بسر نہ کرینگے۔ یقیناً ترقی اور کامیابی کے بلند زینہ پر کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والے اصحاب اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ جس وقت مسلمان باہم متفق و متحد تھے۔ تو کامیابیوں کا بلند زینہ اون کے قدموں میں رہتا تھا۔ اور تمام جہان میں ان کے اخلاق و تمدن کا پرچم لہرا رہا تھا۔ اون حضرات کے دلوں میں برادرانہ الفت کی ایک بجلی تھی جو کہ نہایت سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا کام کر رہی تھی اور ایک ادنیٰ سے اختلاف کو گناہ خیال کرتے تھے لیکن برخلاف اس کے آج ہم جو کہ اونہیں صاحبوں کی نسل سے ہیں نفاق و شقاق میں پھنس کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت تاکید کے ساتھ اتفاق و اتحاد کے قائم رکھنے کے واسطے بار بار امر فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا۔ صاحبان اب غور تو فرمائیے۔ اسلام تو ہمکو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ باہم صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ لیکن وائے برحال ما۔ کہ ہم برخلاف اس کے نفاق اور دشمنی اختیار کرتے ہیں۔ اسلام نے روزانہ نماز۔ جمعہ کی نماز۔ عیدین کی نماز اور حج وغیرہ کی تعلیم اتفاق و اتحاد ہی کے واسطے دی ہے۔ افسوس جن قوموں کے واسطے قلوبهم شتى کا حکم ہے وہ تو اس طرح ترقی کریں۔ لیکن افسوس ہم ان حضرات کی اولاد ہو کر جن کے واسطے اشداء على الكفار رحماء بينهم کے خطاب سے قرآن کریم میں یاد کیا ہے۔ نفاق و شقاق کے تاریک اور بدبودار گڑھے میں پڑے ہوئے سڑتے ہیں۔ ہم کو چاہیے۔ کہ اب بھی بیدار ہو جائیں۔ اور اپنے تمام حرکات و سکنات کو محض خدا کے واسطے وقف کر دیں۔ اور نفاق و خود غرضی کے ناپاک جذبوں میں آلودہ نہ ہوں۔ یاد رکھو جو قوم کہ باہم متفق و متحد ہے۔ اور خدا پر توکل اور بھروسہ رکھتی ہے۔ وہ کبھی ناکامیابیوں کے منحوس منہ نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن یہ جب تک کہ ہم مذہب کو مضبوط طریقہ سے نہ پکڑیں۔ ناممکن ہے۔ اگر ہم اپنے اپنے دل کی کدورتیں نکال کر صاف کر دیں۔ تو آج ہی ہمارا ستارہ جو کہ گردش میں پڑا ہوا ہے۔ چمک کر پھر عروج پر آجاوے جبکہ بحر ابلیس و طغیان اور واقعہ کا نمونہ کے سبب سے جو مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کی ایک لہر پھیل گئی تھی

اگر اسکو برقرار رکھا جاوے۔ تو وہ دن دور نہیں ہیں جب کہ ہم کامیابیوں کا بابرکت سہرا زیب سر کئے ہونگے بزرگان قوم سے باادب التماس ہے۔ کہ موجودہ جذبات کو دبنے نہ دیںگے۔ اور جو بیداری مسلمانوں میں مصائب گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوگئی۔ اس کے صحیح و سلامت رکھنے میں کوشاں ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

خادم المسلمین خاکسار محمد بخش الدین طالب علم از اسلام نگر۔

شودر کا کام اور وصف

؎ دورنگی چھوڑکر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

"شودر کو چاہئیے۔ کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑکر براہمن۔ کھشتری۔ اور ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے۔ اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے"۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس ساتواں صـ۱۱۷

نوٹ از خاکسار۔ عبارت منقولہ سے ظاہر ہے کہ شودر کا صرف یہی ایک کام اور وصف ہے۔ کہ برہمن۔ کھشتری اور ویشوں کی خدمت حسد غرور وغیرہ چھوڑکر کرے۔ اب ناظرین یاد رکھیں۔ کہ سوامی جی نے یہاں صرف یہی ایک کام اور وصف شودر کیواسطے تجویز کیا ہے۔ وید شاستر وغیرہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ اسی صفحہ ۱۱۷ پر برہمن۔ کھشتری اور ویشوں کے واسطے وید شاستر وغیرہ کا پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اب آگے ملاحظہ ہو۔ سوامی جی تحریر فرماتے ہیں "کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے۔ اور وید پڑھنے سننے کا استحقاق سب کو ہے۔ دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں کا حال اور چھاندوگیہ میں ہے۔ کہ جان شرتی شودر نے بھی وید رکیہ منی کے پاس پڑھا تھا اور یجر وید کے چھبیسویں ادھیاے کے منتر دوم میں صاف لکھا ہے۔ کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا استحقاق کل نوع انسان کو ہے" ستیارتھ پرکاش سمولاس گیارہواں صـ۷۵

ناظرین۔ دیکھئے۔ سوامی جی کی اول تحریر۔ اس سے پہلے تو شودر کے واسطے صرف ایک ہی کام بتایا۔ اور ورنوں کی طرح وید وغیرہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اب یجر وید کے چھبیسویں ادھیاے کے منتر دوم کا حوالہ دیکر تحریر کرتے ہیں۔ کہ وید کے پڑھنے اور سننے کا استحقاق کل نوع انسان کو حاصل ہے بھلا ملاحظہ تو فرمائیے جس شخص کی ایسی متضاد تحریر ہو کہ ایک دوسری کا رد کرتی ہو۔ کیا اسکو صحیح سمجھا جاسکتا ہے۔ نیز سوامی جی نے شودر کے واسطے تو مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑنے کے واسطے لکھا۔ لیکن برہمنوں۔ کھشتریوں اور ویشوں کے واسطے نہیں لکھا۔ کہ یہ بھی مذمت۔ حسد۔ اور غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑکر خدمت لیں۔ جناب مسافرانہ جی مہاراج جواب دیں۔ کہ کیا اور ورنوں کو غرور حسد وغیرہ عیبوں کا رکھنا جائز ہے۔ اور سوامی جی ایسی تحریریں لکھ کر کون درجے کے لیڈر بنے۔

از خاکسار محمد بخش الدین از اسلام نگر

حقوق نسواں اور آریہ سماج

؎ وہی قاتل وہی مخبر وہی خود منصف ہے
اولیا میرے کریں خون کا دعوےٰ کس پہ

"اس قسم کی عورت سے شادی نہ کریں۔ نہ زرد رنگ والی۔ نہ مرد سے بہت لمبی چوڑی۔ نہ زیادہ طاقتور۔ نہ بیمار۔ نہ وہ جسم پر جس کے بال نہ ہوں۔ نہ بہت بال والی۔ بکواس کرنے والی۔ اور نہ بھوری آنکھ والی۔ ستیارتھ پرکاش صـ۱۰۲

خاکسار۔ ناظرین دیکھا۔ آپنے سوامی جی کا طریق مساوات۔ مردوں کو تو ہدایت کی۔ کہ وہ ایسی عورتوں سے شادی نہ کریں۔ لیکن عورتوں کو کوئی ہدایت نہیں کی۔ کہ وہ بھی ایسے مردوں سے شادی نہ کیا کریں جس کا کہ رنگ زرد یا اون سے لمبا چوڑا یا زیادہ طاقتور ہو۔ وغیرہ۔ اگر کوئی حکم ہے تو براہ کرم ہمارے سماجی دوست صحیح حوالہ بدستخط سوامی جی بتادیں۔ ہمارے ناقص خیال میں اس کا اگر کوئی جواب ہوسکتا ہے۔ تو یہی کہ سوامی جی خود مرد تھے۔ سب سے زیادہ ڈھنڈورا لیکن مزیدار سین ہماری آنکھوں کے سامنے جب کھنچتا ہے۔ جب خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر بالفرض محال یورپ اور امریکہ میں آریہ سماج کا جھنڈا لہرایا۔ تو وہاں کی عورتیں جو کہ لمبی چوڑی بھی ہیں اور بھوری آنکھ والی بھی۔ اور بکواس کا اندازہ تو اس سے ہوسکتا ہے کہ وزیر اعظم ایسے عالی مرتبت کو سر راہ پکڑ لیا۔ کہاں جائیں گی؟ اور سنئے:۔

"منحوس نام والی عورت سے بھی شادی نہ کریں رکش یعنے اشونی بھرنی روہنی ریوتی بائی چترل وغیرہ ستاروں کے نام والی تلسی گیندا۔ گلابی۔ چمپا وغیرہ پودوں کے نام والی کوکلا۔ مینا وغیرہ پرند نام والی۔ ناگی۔ بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی۔ مادھو داسی۔ میرا داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری چنڈکا کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہئیے۔ کیونکہ یہ نام منحوس اور دیگر اشیا کے بھی ہیں" ستیارتھ صـ۱۰۲

خاکسار۔ جملہ آریہ صاحبان عموماً اور مہاراج مسافرانہ جی خصوصاً بتا سکتے ہیں۔ کہ جو قیدیں سوامی جی نے عورتوں کے واسطے لگائی ہیں۔ آیا وہ مردوں کے ساتھ بھی لگائی ہیں۔ اگر یہی نام مردوں کے ہوں تو عورتیں اُن کے ساتھ شادی کریں یا نہ کریں۔ صحیح حوالہ بدستخط سوامی جی بتائیں۔

یہ تو ہے آریہ سماج میں مستورات کے ساتھ انصاف اب اسلام کیطرف دیکھئے۔ اس نے شادی کیواسطے کیا ہی خوب حکم دیا ہے۔ کہ کسی قسم کی عورت۔ مرد پر قید ہی عاید نہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ جس عورت کو تم پسند کرو۔ اس سے نکاح کرو۔ سزا مہرنکاح مذکور

مُسکِر اور مُفتِر کا یکساں حکم ہے

۱۱ ذی الحجہ سنہ ۵۳ھ میں ایک مضمون بعنوان مسکر اور مفتر میں فرق میری نظر سے گزرا جب میں نے اوسے بغور دیکھا۔ تو میری سمجھ ناقص میں فاضل مضمون نگار نے جسقدر خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ بچند وجوہات دائرہ تحقیق سے دور ہے۔ امید کہ معروضات ذیل کو نظر انصاف سے ملاحظہ فرماکر اپنے خیالات کو واپس لیں گے۔

علہ اولاً لیٹ کر سونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ اور بیٹھ کر سونے سے نہ ٹوٹنا۔ اس کی علت جو بیان کی ہے۔ وہ علت منصوصہ کے خلاف اپنی ذاتی رائے ہے چنانچہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صاف ثابت ہے۔ کہ لیٹ کر سوجانے سے اعضاء کے جوڑ اور گٹھیں ڈھیلے اور سست پڑجاتے ہیں جس کی وجہ سے خروج ریح وغیرہ عادۃً جائز ہے۔ لہٰذا شارع علیہ السلام نے لیٹ کر سونے والے کے وضو کو منقوص فرمایا۔ اور بیٹھ کر سونے والے کا نہیں۔ ورنہ حواس کا بیکار ہوجانا اور غشی کا طاری ہونا بیٹھ کر سونے والے پر بھی ہوتا ہے۔ پس نیند کی مثال دیکر مفتر اور مسکر کی وضاحت ٹھیک نہیں۔

علہ ثانیاً مسکر اور مفتر دونوں کے مفہوم اگرچہ الگ الگ ہیں۔ مگر اخلاقی اور روحانی کمزوریاں دونوں کے استعمال سے یکساں ہیں۔ جیسا کہ اور محرمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک دوسرے سے باعتبار آثار کے الگ الگ ہیں۔ مگر اصل حرمت میں کل یکساں ہیں۔ لہٰذا تاوقتیکہ شارع علیہ السلام کی طرف سے اس امر کی تفصیل نہ ہو۔ کہ مفتر کا قلیل حصہ مباح اور کثیر حرام ہے۔ کسی دوسرے کو مجاز نہیں۔ کہ قلیل کو حرمت سے الگ کرے۔ بلکہ مثل اور محرمات کے اسکی حرمت بھی علی الاطلاق ماننی پڑیگی۔

علہ ثالثاً مفتر کی علت حرمت اگرچہ افتار ہے جیسا کہ مسکر کی علت حرمت اسکار ہے مگر یہ کیونکر معلوم ہوا۔ کہ قلیل حصہ اشیائے مفترات کو مفتر نہیں مانا۔ کہ قلیل حصہ کے استعمال سے افتار کا احساس نہیں ہوتا۔ مگر کسی قدر افتار پایا تو ضرور جائیگا۔ کیونکہ مفتر ہر حالت میں مفتر ہوگا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکر کے قلیل حصہ کو بھی حرام فرمایا۔ اگرچہ بظاہر حصہ قلیل میں اسکار محسوس نہیں ہوتا مگر فی الحقیقت کوئی حصہ بھی اسکار سے خالی نہیں ہوتا اس لئے کہ اگر حصہ قلیل میں اسکار نہ ہو۔ تو کثیر میں کیونکر ہوگا۔ کیونکہ قلت پر قدر زائد یا امثال بڑھا دینے کا نام کثرت ہے اور کثرت میں زیادتی وصف کی قلت کے قدر زائد یا امثال ہی ہوا کرتی ہے۔ ورنہ کثرت اور قلت میں کوئی فرق نہ رہے پس تاوقتیکہ کسی دلیل صحیحہ سے معلوم ہوجائے۔ کہ قلیل حصہ کی حرمت معتبر عند الشرع نہیں۔ ہمکو مجاز نہیں۔ کہ اوس پر حلت کا حکم لگائیں۔ ہم تو حسب فرمان والا شان کل مفتر حرام "ہر نشہ والی چیز حرام ہے"، مفتر کے ہر افراد اور اجزاء کو حرام مانیں گے۔ ذرا بھر اس سے سرتابی نہ کرینگے۔

علہ رابعاً۔ نشہ لانیوالی چیز کی بابت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر اوسکی زیادہ مقدار نشہ لائے۔ تو قلیل بھی حرام ہے۔ اور اعضاء سست کرنے والی چیز کی بابت یہ نہ فرمانا اس امر کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ کہ قلت اور کثرت کی حرمت مخصوص نشہ لانے والی چیزوں پر ہے۔ ورنہ لازم آئیگا۔ کہ باقی محرمات کا قلیل حصہ حرام نہ ہو۔ تو اس لئے کہ مثل اعضاء سست کرنے والی چیزوں کے اور اشیائے محرمہ کی حرمت بھی علی الاطلاق ہے قلیل اور کثیر کی قید ہرگز نہیں ہے اگر سود کی بابت یمحق اللہ الربوٰا "خدا سود کو نیست و نابود کردیتا ہے" ارشاد ہے۔ تو اعضاء سست کرنے والی چیزوں کی بابت کل مفتر حرام "ہر سست کرنے والی چیز حرام ہے" فرمان والا شان صلی اللہ علیہ وسلم ہے کمی زیادتی کی قید نہ حکم اول میں ہے اور نہ ثانی میں۔ پھر ایک حکم کی بابت قلت اور کثرت کی حرمت تسلیم کرنا اور دوسرے کی بابت نہ ماننا کیا ترجیح بلا مرجح اور از خود حکم لگانا نہیں ہے۔ ہم کو آپ کے حکم سے بال برابر بڑھنا گھٹنا نہ چاہیئے۔ اور حدیث ما سکت عنہ فہو مما عفا "جس سے سکوت کیا وہ جائز اور مباح ہے" سے استدلال کرنا کہ مفتر کا قلیل حصہ مباح ہے جب یہ صحیح ہوتا۔ کہ کثیر کی بابت حرمت منصوص ہوتی اور جب کثیر اور قلیل کی قید حدیث میں وارد نہیں۔ تو کثیر کی ماننا اور قلیل کی نہ ماننا صحیح نہ ہوگا لہٰذا قلیل حصہ کو مباح کہنا غلط اور لغو ہوگا۔ علاوہ بریں یہ حدیث مرفوع نہیں۔ موقوف ہے۔ اور موقوف صحیح تر مذہب پر قابل احتجاج نہیں۔ اور نیز حدیث مرفوع الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات۔ "حلال اور حرام ظاہر ہے۔ اور ان دونوں میں کچھ امور مشتبہ ہیں جنکی حلت اور حرمت ظاہر نہیں" سے صاف ثابت ہے۔ کہ حلال اور حرام کی صراحت منجانب شارع علیہ السلام ہوچکی ہے۔ لہٰذا ما سکت عنہ فہو مما عفا کی ضرورت باقی نہیں رہی پس جن لوگوں کے نزدیک موقوف حجت ہے۔ اون کے مذہب پر بھی اس صورت میں قابل احتجاج نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث مرفوع سے اس کے خلاف حکم ثابت ہے۔

ھ خامساً چند چیزوں کی حرمت ایک جا مذکور ہوئی اور ان میں بعض کی بابت کوئی حکم الگ ہونے پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ ہاں صحیح اوسوقت ہوتا۔ کہ حسب مواخذہ جب یہ بات ثابت ہوجاتی۔ کہ مسکر اور مفتر کی حرمت حدیث میں ایک جا وارد ہے۔ اور مسکر کی بابت قلیل اور کثیر کی حرمت منصوص ہے۔ اور مفتر کی بابت نہیں۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیں۔ تو کیا ضرور ہے۔ کہ امر زائد بعض کیلئے مخصوص ہے تاوقتیکہ کسی اور دلیل سے یہ نہ ثابت ہوجائے کہ یہ امر زائد اس بعض کے ساتھ مخصوص ہے ہمکو خصوصیت کا مجاز نہیں۔ علاوہ بیانات ماقبل سے ظاہر ہوچکا کہ قلیل اور کثیر دونوں مقدار اسکار اور افتار کو علی قدر مراتب شامل ہیں۔ اور مفرت میں بسبب قدر برابر ہیں لہٰذا دونوں کا حکم یکساں ہوگا۔ البتہ اگر شارع علیہ السلام قلیل حصہ مفترات کو حکم حرمت سے الگ کردیتے۔ تو ہمکو اس کی بجا آوری میں کوئی عذر نہ ہوتا۔ اور ہم جان لیتے کہ قلیل حصہ کے استعمال سے اخلاق پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ اور جب یہ امر آپ سے منصوص نہیں۔ تو ہمکو مجاز نہیں کہ حضور سرور کائنات کے مطلق حکم کو مقید کریں۔ باوجودیکہ ہمارے لئے نظائر موجود ہیں۔ کہ مطلق حکم سے قلیل اور کثیر دونوں حصوں کو حرام فرمایا۔ صرف اسقدر میری تحریر سے یہ بات بخوبی ثابت ہوچکی۔ کہ قلیل اور کثیر دونوں مفترات کا یکساں حرام ہے۔ لہٰذا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ مفتر اور مسکر دونوں کی حرمت یکساں ہے نہایت ہی صحیح اور درست ہے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم (محمد منیر خاں مدرس مدرسہ عربیہ بنارس)

راسخون فی العلم

کے بارہ میں میری سمجھ ناقص میں جو کچھ آیا ہے۔ وہ معروض ذیل ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

ابن جریر وغیرہ مفسرین کے جسقدر اقوال معانی راسخون فی العلم میں نقل فرماتے ہیں۔ وہ کل قریب قریب ہیں۔ ہاں البتہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نہایت مفصل اور مشرح ہے۔ امام موصوف ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔ والراسخون فی لثابتون فیہ وھم فی الحقیقۃ المستدلون بان المقلد یکون بحیث اذا شکک یشکک واما المستدل فانہ لا یتشکک البتہ فالراسخون ھم المستدلون۔ الخ صفحہ ۵۰۲ ج ۳۔ یعنے راسخ فی العلم وہ لوگ ہیں جو اپنے علم میں پختہ اور مضبوط ہیں اور فی الحقیقت یہ لوگ علم کو دلیل سے ماننے والے ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ مقلد کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب وہ شک میں ڈالدیا جاتے۔ تو اوسکا علم اسپر مشتبہ اور مشکوک ہو جاتا ہے بخلاف مستدل کے کہ وہ ہرگز شک میں نہیں پڑتا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دلایل یقینیہ سے علم کو ماننے والے کا نام رسوخ فی العلم ہے۔ اور صفحہ ۱۸۹ ج ۲ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

انما الراسخون فی العلم ھم الذین علموا بالدلائل القطعیۃ بان اللہ تعالے عالم بالمعلومات التی لانہایت لہا وعلموا ان القرآن کلام اللہ وعلموا انہ لا یتکلم بالباطل والعبث راسخ فی العلم وہ لوگ ہیں جو دلایل یقینیہ سے جانتے ہیں کہ خداوند عالم اسقدر چیزوں کو جانتا ہے کہ اوسکی انتہا نہیں۔ اور نیز جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور فرقان حمید اللہ کا کلام ہے۔ اور وہ عز اسمہٗ لغو اور جھوٹ باتوں کے ساتھ کلام نہیں کیا کرتا۔ اور عبارت مندرجہ ذیل الرسوخ فی اللغۃ الثبوت فی الشئ واعلم ان الراسخ فی العلم ھو الذی عرف ذات اللہ وصفاتہ بالدلائل الیقینیۃ وعرف ان القرآن کلام اللہ تعالے بالدلائل الیقینیۃ۔ ترجمہ لغت میں رسوخ کے معنے الثبوت فی الشئ کسی چیز میں ثابت قدم رہنا۔ اور راسخ فی العلم وہ ہے۔ جو ذات اور صفات خداوند تعالے کو دلایل یقینیہ سے جانتے۔ اور نیز دلائل یقینیہ سے جانتا ہو۔ کہ قرآن مجید اور فرقان حمید کلام خداوند عالم ہے۔ ہر سہ عبارات امام فخر رازی رحمۃ اللہ تعالے سے بصراحت ثابت ہے۔ کہ معرفت ذات اور صفات خداوندی کا عالم علی وجہ الایقان راسخ فی العلم ہے اور اپنے مقام میں ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ذات اور صفات خداوندی کا علم علم اعتقادیات سے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ علم یقینی مطابق واقع کے ہوتا ہے اسکا ازالہ شک اور وہم وغیرہ سے نہیں ہو سکتا۔ البتہ علوم ظنیہ جو خبر احاد اور اوس کے امثال سے ہوتا ہے عمل اسپر واجب اور علم یقینی نہیں ہوتا۔ کما ھو مصرح فی مقامہ

پس جناب کی تمثیل مسئلہ آمین اور رفع یدین کی صحیح نہیں۔ کیونکہ طرفین کے نزدیک انکی روایت مفید یقین نہیں ہے۔ اور نہ کوئی فریق ان کے علم کو علم یقین کہتا ہے۔ اور کیونکہ کہہ سکتا ہے جبکہ انکی روایت تواتر نہیں۔ اور بلا تواتر ان چیزوں کا علم علم یقین نہیں ہو سکتا۔ لہذا کسی فریق پر راسخ فی العلم کا اطلاق صحیح نہیں ہوگا۔ اور ایسا ہی تقلید کی تقسیم ہی ہے۔ اس لیے کہ مقلد کسی قول خاص یا جمہور اور جماعت سلف کا بزعم خود اپنا یہ فرض منصبی نہیں جانتا اور نہ اوس پر یہ واجب ہو سکتا ہے کیونکہ جن امور میں وہ تقلید مد نظر رکھتا ہے۔ ان امور کی روایت اوس تک بطریق دلائل یقینیہ نہیں پہنچی اور ذات اور صفات خداوندی کو بطریق دلایل یقینیہ تسلیم کرتا ہے۔ اور یہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ہاں جن کی عقل رسا نہ ہو۔ اور جاہل محض ہو۔ تو اوس کے لیے ایمان مجمل کافی ہے۔ کیونکہ یہ علم از قسم علوم اعتقادیہ ہے۔ اور علوم اعتقادیہ میں کسی فریق کے یہاں تقلید جائز نہیں۔ پس میرے نزدیک یہ الزام بھی بجائے خود غلط ہے

میرے اسقدر معروضات سے بداہۃً ثابت ہے کہ راسخ فی العلم کے اطلاق کے لئے علی العموم ہر مسئلہ کو دلائل یقینیہ سے جاننا ضرور نہیں۔ اور نہ یہ امر ممکن ہے ہاں جن امور میں یہ صورت اجرا ہو سکتی ہے۔ تو بلا شک انکو اسی طور پر جاننا ضروری اور لازمی ہے۔ میرے یہ پراگندہ خیالات ہیں ممکن ہے کہ واقع میں غلط ہوں مگر وجوہ اغلاط سے اطلاع ہونے پر اصل مضمون جو اس میں سربستہ اور پوشیدہ ہے میں بھی کچھ لکھوں اور کہوں۔ خاکسار

(احمد منیر خان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ بنارس)

تصوف اور عمل بالحدیث

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در زبان دیگراں

۴ محرم میں مولوی صاحب عبد الودود سلمہٗ نے اس مضمون کو دہرایا ہے۔ جو حضرت ج۔ ن۔ د میرے ناصح مشفق عزیز و محسن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب سلمہٗ نے مورخہ ۲۸ رمضان میں خلاصہ مقدا مین تصوف جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری حفظہ اللہ تعالے کا مع شرح طبع کرایا ہے۔ مولوی عبد الودود صاحب سلمہ اللہ اوس پر حاشیہ چڑھا یا جس سے میرے عزیز کی بو آتی ہے

ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را مے شناسم

ہر کیف میں مولوی صاحب ناصح مشفق کا مشکور ہوں۔ اس خاکسار نے مضمون میں کوئی جدید بات نہیں پائی۔ کہ آپکی خدمت سے مستفیض ہوتا۔ ہاں ایک بات انوکھی دیکھی۔ خود سائل۔ خود مجیب و خود مفتی۔ فتوے بھی کفر کا آج کل تکفیر بہت سستی ہے۔ مجھے خوف ہے۔ کہ ایسی تکفیر کفر پر نہ لوٹ آئے میں تعجب کرتا ہوں نفس مسئلہ سے اعراض کرکے اوس کے حواشی میں گفتگو کی جاتی ہے میرے ناصح مشفق کا ارشاد ہے۔ کہ صوفیوں کی خانقاہوں۔ رباطوں۔ صوفی خانوں میں جائیے۔ وہاں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ سب کچھ ہوتا ہے اور آپنے دیکھا بھی ہے۔ تو کیا آپ پر سے یہ فرض ساقط ہوگیا ہے کہ وہاں امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر کریں۔ شاید یہ خوف ہوگا۔ کہ وہ بھی اپنے سوٹے لنگوٹے سے تیار ہونگے تو پھر واصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا

———

(مولانا! ثبوت چیزے دیگر و دلالت چیزے دیگر است۔ تا قہم (مولف))

پر عمل فرماویں۔ یا ہدایت فرماویں۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔

میرے ناصح مشفق اگر ان بد اطواروں کو آپ صوفیہ سمجھتے ہیں۔ تو یوں سمجھئے۔ فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات سلف صالحین کو کیوں کوستے ہو۔ ذرا انصاف و عدل سے فرمایئے۔ محرم میں امام باڑوں، تعزیہ خانوں مجاوران قبروں کی گیوں اور ایسے وسیلوں میں جہلا مقلدین اور جہلا اہلحدیث کیا کرتے ہیں۔ وہی حاجتیں نشانوں کے سامنے پیش ہوتی ہیں۔ تعزیوں میں عرضیاں لٹکائی جاتی ہیں۔ سجدہ کیا جاتا ہے۔ کیا ان کے اعمال خبیثہ سے شریعت میں خلل ہے۔ واہ رے برحالی ناصح۔ سچ ہے۔ الشیٔ یعمی و یصم۔

اس خاکسار کو تنبیہ ہوتی ہے۔ "آپ صوفیوں کے خیال اور رسالے لیے مضامین قدر کے ساتھ طبع کرنے کے آپ اس ارادہ کو فسخ کر دیں"۔ میں اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ ان آپ کا فرمانا "جو کچھ لکھنا ہو۔ کتاب و سنت سے لکھیں"۔ یہ فرمان تا بمقدور منظور۔ اس خاکسار نے آپ کے حضرت اور میرے عزیز ... سلمہ اللہ سے دو سال پیشتر کہا ہے کہ رسالہ تصوف زیر تصنیف قبل طبع کے آپ کے ملاحظہ کے لئے پیش ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اس خاکسار نے ... لکھا ... تصوف کی ... ہے۔ جو اہل تصوف نے ... سنا سکتے ہیں۔ میری تحقیق ... کیا ہے۔ ابھی ... کہ تصوف علم ... ہے۔ اس کا موجد کون ہے۔ اور یہ علم کب سے جاری ہوا۔ صوفیہ نے اخلاص و احسان کو تصوف سے تعبیر کیا ہے۔ تو اس کی اصل کیا ہے۔ آپ جو فرماتے ہیں۔ کہ حدیث استحسانات کی مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری سلمہ کی تفسیر کا ملاحظہ کریں۔ آپ آپ کی تفسیر کرنے کو کیوں گوارا کرتے ہیں۔ بہت اچھا۔ ولکن لیطمئن قلبی۔ میں تو علمار شریعت کی جناب میں بے ادب ہوں۔ نہ صوفیار کرام کی خدمت میں گستاخ۔

مولوی صاحب سلمہ فرماتے ہیں۔ علما حنفیہ نے قرآن و حدیث سے استخراج کیا۔ مسائل کے قواعد مرتب کئے

... آنفًا۔

صوفیا کرام نے کیا کیا؟ نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ارباب اشارات و اصحاب حقیقت نے اپنی نگاہ علیحدہ دوڑائی۔ اصل پر جو الفاظ و معانی و دقائق کتاب عزیز سے سمجھے۔ انہوں نے اسکو۔ علامہ ظہیر اکبر اصطلاحات فنا و بقا، و حضور و غیبت ... و انس و وحشت و قبض و بسط و محو ... کو قائم کیا"۔

مولوی صاحب سلمہ نے ایک بڑا بھاری سوال مجھ پر وارد فرمایا ہے۔ کہ صوفیوں کے اقوال سے اخبار کے بے شمار کالموں کو سیاہ کرنا اور ناظرین کی سمع خراشی اور تضیع اوقات کا آپکو کیا حق ہے۔ اجی حضرت مولوی صاحب یہ سوال آپکا علامہ اوڈیٹر سے ہے۔ یا مجھ سے پوچھیے۔ کہ انہوں نے اخبار کے قیمتی کالم کیوں سیاہ کئے۔ اللہ اکبر اس غیض و غضب کی کوئی حد ہے۔ مولوی ... کہوں۔ یا کیا؟

مولوی صاحب یہ سخت کلامی شان علما سے بہت بعید ہے۔ جب اخبار کا اصول ہو۔ کہ جو مضمون پسند ہوگا درج کیا جاویگا۔ تو پھر آپکا خفا ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ مضمون میں کسی جگہ آپنے سخت کلامی فرمائی ہے۔ یہ تہذیب علما نہیں۔ اچھا صاحب۔ اب ہم آپ کا تعاقب کریں گے ایسا ہم ... تصوف کو قطعا جو رسالہ زیر تصنیف شائع کرتے ہیں۔ میرے عزیز مولوی جمال الدین صاحب سلمہ آپکا ایک ... کی آڑ میں کیوں غبار دل نکالا۔ مجھ سے پردہ کیوں؟ صوفی کا لقب آپکا ... مسلم ہے۔ تو فرماتے۔ اہلحدیث ... کیوں چڑھتے ہیں۔ وعلیکم السلام

ابو سلیمہ کان اللہ لہ

کل جدید لذیذ

بخدمت شریف علامہ ابو الوفا صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ کہ تصوف کی ابتدا حضرت ادریس علیہ السلام کے صاحبزادوں سے ہے جن کے نام ہیں ... سواع ... یغوث یعوق۔ ونسر۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ تصور شیخ کی تعلیم ابلیس نے کی ہے۔ کہ اس نے معتقدین فرزندان صالحین حضرت کو پہلے تصور کی تعلیم کی۔ بعد کو ان کے نام کے بت بنانا اور ان کے وسیلہ سے لغزش ... کرنا سکھلایا۔ پھر ان لوگوں کے بعد طاغوت پرستی سکھلائی۔ کیا کسی تفسیر یا تاریخ سے اسکا پتہ چلتا ہے یا الی سلیم مؤلفت۔ میری نگاہ میں نہیں۔ ابو الوفا

صوفیوں کا علم ظاہر و علم باطن

اللہ سبحانہ و تعالی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بنی آدم کی اصلاح کروانے کے لئے شریعت نازل فرمائی۔ جو قطعی و یقینی ہے۔ اس میں سہو و غلط کو مطلق دخل نہیں۔ اکثر صوفیہ علم شرع کو تحقیر کے ساتھ "علم ظاہری" اور حجاب اکبر کہا کرتے ہیں۔ ابو یزید صوفی محدثین کی نسبت فرماتے ہیں۔ مساكين اخذوا علمهم ميتا عن ميت واخذنا علمنا من الحي الذي لا يموت۔ یعنی مسکین محدثین نے مردے ہوؤں کا علم مردے ہوؤں سے لیا ہے۔ اور ہم نے حی لایموت اللہ تعالی سے علم حاصل کیا۔ اور ایک فقیہ نے اسطرح فرمایا۔ فقل من لسان التعليم وعلمي من الله الهام ... یعنی تمہارا علم تو بذریعہ لسان تعلیم کے منقول ہے۔ اور میرا علم اللہ کی طرف سے الہام ہے۔ اور یہ شعر پڑھتے:

اذا طالبوني بعلم الورق
برزت عليهم بعلم الخرق

یعنی جب مجھ سے لوگ کتابی علم کے بارہ میں درخواست کرتے ہیں۔ تو میں انکو خرقہ اور کرامت کا علم سکھاتا ہوں۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیوں کی کیفیت اسطرح ارقام فرمائی ہے۔ ومن الصوفية من ذم العلماء ورأى ان الاشتغال بالعلم بطالة وقالوا ان علومنا بلا واسطة۔ یعنی صوفیہ میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو علما کی مذمت کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ علم میں مشغول ہونا بطالت ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے علوم بلا واسطہ ہیں۔ ابو الوحید طوسی نے کہا۔ اعلم ان مثل اهل التصوف

الی العلوم الالہامیۃ دون التعلیم و
لذالک لم یحرصوا علی دراسۃ العلم و
تحصیل ما صنف المصنفون - یعنے اہل تصوف
کی رغبت علوم الہام کی طرف ہوتی ہے۔ علوم تعلیمی کی جانب
نہیں ہوتی۔ اسی لئے صوفیہ علم کے درس لینے اور مصنفوں
کی تصنیفات حاصل کرنے کے حریص نہیں ہوتے۔ یہاں تک
کہ کتب دینی کو فضول و بیکار خیال کرکے دریا برد کر دیا۔ وہ
بھی عام صوفیوں نے نہیں۔ بلکہ اکابر صوفیہ جیسے احمد
بن الحواری - ابو الحسین بن الخال - شبلی وغیرہم - اور
علوم دین سے ناواقفی کی بھی انتہا حد نہ رہی۔ چنانچہ
ابو تراب نخشبی نے امام احمد حنبل رحمہ اللہ کو راویوں پر جرح
کرتے دیکھا۔ تو کیا فرماتے ہیں۔ یا شیخ لا تغتب
العلماء - یعنے اے شیخ علماء کی غیبت نہ کرو۔ اس کے
جواب میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ویحک ھذا
نصیحۃ لیس ھذا غیبۃ - یعنے تیرا افسوس۔ یہ
خیر خواہی ہے غیبت نہیں ہے۔ اور یوسف ابن حسین
رازی نے عبد الرحمن ابن ابی حاتم کی کتاب جرح و تعدیل کی
نسبت دریافت کیا۔ کہ جرح و تعدیل کسکو کہتے ہیں۔ جب
بتایا۔ تو کہا۔ مجھے تم پر شرم آتی ہے۔ یہ قوم سو دو سو سال
سے جنت میں ہے۔ اور تم دنیا میں انکی غیبت کرتے ہو
اب علماء اس قوم کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو علم دین کا تحقیر
سے علم ظاہری نام رکھے۔ حجاب اکبر و بطالت اور
مردوں کا علم مردوں سے حاصل شدہ کہے۔ علماء اور شریعت
کی مذمت کرے۔ اور دینی کتب کو فضول سمجھکر دریا برد
کر دے۔ بینوا و توجروا - اور باوجود ان تمام باتوں کے
وہ اور اون کے حامی کہیں۔ کہ شریعت سے باہر نہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

الہام

صوفیوں کا علم باطن جو بلا وساطت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سیدھا [illegible] سے انکو حاصل ہے۔ وہ
بقول ابو یزید "الہام" ہے۔ الہام کیا ہے؟ خیالات و
خطرات اچھے اور بُروں کا مجموعہ ہے۔ فالہمہا فجورہا
وتقوٰہا - اسپر شاہد ہے۔ کتاب و سنت کے علماء
باعمل کے دل میں اکثر نیک خیال پڑتا ہے جو اکثر صحیح ہوتا
ہے۔ لیکن الہام قطعی اور یقینی نہیں ہے بشیطانی
وسوسہ کا بھی احتمال رہتا ہے۔ مگر عالم دین کتاب و
سنت کے محک سے جانچ لیتے ہیں۔ لہذا بچ جاتے ہیں بخلاف
اس کے جاہل علوم دین بلکہ معاندین و محقرین و دشمن شریعت
ہیں۔ اور اولیاء الشیطان ہیں۔ اونکو اکثر القاء شیطانی
ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وان
الشیاطین لیوحون الی اولیائہم
یعنے شیطان اپنے دوستوں کے دل میں وحی کرتے
ہیں۔ اور بے علمی کی وجہ سے وسوسوں میں پڑے
رہتے ہیں۔ انہی وساوس کو علم باطن کہکر شریعت
پر اسکو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی کو دلیل و حجت کہتے
ہیں۔ اسی پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے۔ اور محدثین
جہاں حدثنی ابی عن جدی کہتے ہیں ان
کے مقابل یہ حدثنی قلبی عن ربی کہتے ہیں
یعنے مجھ سے میرے دل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لوگ
مستغنی ہیں۔ اور اپنی تصانیف میں جابجا قال
بعض المکاشفین لکھا کرتے ہیں

ح - ق از پشاور

نعتیہ اشعار

یعنے وہ اشعار جو شیخ نور الٰہی صاحب رئیس دہلی
نے جلسہ شاہی اہلحدیث کانفرنس منعقدہ
دہلی میں پڑھے -

جہاں میں غلغلہ ہے جود و احسانِ محمدؐ کا
ملائک میں ہے چرچا شوکت و شانِ محمدؐ کا
مخالف سر کو پیٹیں یا منافق ایڑیاں رگڑیں
مگر ہے اول بالا حکم و فرمانِ محمدؐ کا
ہوئے سامان کیا کیا ایسے سامان کیخاطر
خدا خود میر ساماں ہے جو سامانِ محمدؐ کا
مبشر ان کے سب آتے تھے خود حضرت عیسےٰ
تماشہ دیکھ لو اے شوکت و شانِ محمدؐ کا
گروہ مشرکیں مذہب کی جان توحید کو سمجھا
اثر آخر پڑا اس پر بھی فیضانِ محمدؐ کا
کہاں وید اور کہاں توحید سب کہنے کی باتیں ہیں
چڑھا ہے رنگ اسپر بھی یہ فرمانِ محمدؐ کا
جو دل ہے پاک مثل آئینہ ساری کدورتوں سے
یقیناً شیفتہ ہوگا وہ قرآنِ محمدؐ کا
پرستش غیر معبودوں کی چھوڑی بتپرستوں نے
نتیجہ ہے فقط کارِ نمایانِ محمدؐ کا
پڑے گا دشمنوں کی بدزبانی کا اثر الٹا
خدا نام مبارک ہے نگہبانِ محمدؐ کا
علاوہ دین کی دولت کے دنیا پر نظر ڈالو
لقب سلطان ہے اکثر غلامانِ محمدؐ کا
یہ ہیچ ہے خاک کو ہے عالم بالا سے کیا نسبت
نمونہ میں دکھاؤں آپکو شانِ محمدؐ کا
وہاں روح القدس ایک جزء خدا کے جسم کا مظہر
یہاں روح الامیں ہے نام دربانِ محمدؐ کا
مخالف مثل اس کے کیا بتاتے کیا بنائیں گے
یہ تازہ معجزہ ہر دم ہے قرآنِ محمدؐ کا
نظر آتی جہاں ہے حضرت ابراہیم کی ملت
وہ ہر ایک آشیانہ ہے فدایانِ محمدؐ کا
بچے انصار کے ہاتھوں سے اپنے حضرت عیسےٰ
خزانہ وقف تھا حضرت پہ یارانِ محمدؐ کا
کلیم اللہ ہوئے شرمندہ اپنی قوم کے آگے
ہر اک جا سر رہا اونچا غلامانِ محمدؐ کا
اڑی رکھتا نہیں اللہ گر یہ دشمن کے بچے ہیں
خدا غمخوار ہے خود غمگسارانِ محمدؐ کا
سوا نیزے پہ ہو گر آفتاب حشر کیا ڈر ہے
ہمیں کافی ہے سایہ صرف دامانِ محمدؐ کا
کمال اپنے کمالے کا دکھائے جس کا جی چاہے
یہ دنگل ہے خدائی پہلوانانِ محمدؐ کا
منور ہو گیا ظلمت کدہ نور الٰہی سے
جہاں پہ تو پڑا بس نور ایمانِ محمدؐ کا

علم الفقہ - نام سے ظاہر ہے - قیمت ۲ر
جہاد وید - ویدوں اور شاستروں سے جہاد کا ثبوت ۳ر
شریعت و طریقت - ہر دو کا بیان ۱ر
سرکوب بدعت - بدعات کی تردید ۱ر
منیجر

برکات اہلحدیث کانفرنس

(نوشتہ محمد سلیمان صاحب از مقام کوٹہ)

حضرات ناظرین! السلام علیکم۔ آپ خدائے عزوجل کا شکر ادا کیجیے۔ کہ اس نے ہماری جماعت میں مولینا ابوالوفا شیر پنجاب ایسے بیدار مغز و زندہ دل پیدا کئے۔ کہ جن کے وجود سے آج قوم کی بیداری ظہور میں آئی۔ ورنہ ہر ایک جگہ کی جماعت خواب غفلت میں بیہوش تھی۔ اور ایک جگہ کی جماعت دوسری جماعت سے بالکل ناآشنا اور بےخبر تھی۔ مگر اب سب باخبر اور آشنا ہوگئیں۔ اور رشتۂ الفت سے پیوست ہو کر مسرور ہوگئیں۔ اور ترقی کے معراج پر پہنچنے لگیں۔

اہلحدیث کانفرنس کیسی مبارک اور مفید انجمن قائم ہوئی۔ اور تمام افراد اہلحدیث کی مذہبی انجمن قرار پائی۔ اور اپنے گم گشتہ افراد کو ایک شیرازہ میں لائی۔ اور اشاعت سنت جیسا زبردست کام اپنے ذمہ لیا۔ اور غرباء اہلحدیث کو مقامات میں اور یتامے و مساکین کی تعلیم میں و تعمیر مساجد وغیرہ کی امداد پر کمربستہ ہوئی۔ اور تالیف و تصنیف جیسا مبارک کام اپنے اوپر لیا۔ غرضکہ اس نے ایسے ایسے اہم کام اپنے اوپر لئے ہوئے ہیں۔ کہ دیگر انجمنہائے قدیم اہل اسلام بھی انجام دینے سے قاصر رہے ہیں۔ مگر یہ ننھی عمر کی اب تک باوجود مالی حالت کمزور ہونے کے بڑی مستعدی و سرگرمی سے انجام دے رہی ہے کہ جس کے اوصاف احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ جو محتاج بیان و تعریف نہیں۔

اسی کانفرنس کی بدولت ہمارے شہر کوٹہ میں ہمارے کرم بزرگ جناب حضرت مولینا حکیم عبید الرحمان صاحب سفیر تشریف فرما ہوئے۔ پھر کیا تھا۔ جو حق حق بیانی کا تھا بخوبی ادا کیا۔ پہلا وعظ خاکسار کے غریب خانہ پر ہوا۔ خاکسار کا غریب خانہ بھی اپنے رنگ کا اکیلا و تن تنہا بیچ معبد ہائے بستی اہل احناف میں واقع ہے۔

مکرم مولینا موصوف نے قرآن و حدیث سے شرک و بدعت و قبر پرستی و تعزیہ پرستی وغیرہ کی خوب ہی دل کھول کھول کر تردید فرمائی۔ اور تقلید کی خرابیاں بتا کر تقلید کی دیوار کو توڑنے اور قرآن و حدیث پر عامل بننے کی کافی ترغیب فرمائی۔ اور حسن تقریر سے تقلید کی ملازمت اور نزاع کی حالت میں سب جھگڑوں کو چھوڑنے اور قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنے اور فیصلہ کرانے کیلئے ہدایت فرمائی۔ اور اسی کو صراط مستقیم ثابت کر دکھایا۔ غرضکہ۔ مولنا کے مواعظ حسنہ نے یہانتک اثر دکھایا کہ مخالفین بھی سنکر دنگ ہوگئے۔ اور الفاظ تحسین و آفریں زبان پر لائے۔ بعض منصف احناف نے یہانتک کہدیا۔ کہ ایسا وعظ آج تک ہم نے نہیں سنا تھا۔ مگر بعض متعصبین احناف آتش حسد میں جلکر خاکستر ہوگئے۔ اور اسی جوش میں صبح خاکسار کے اخوی المکرم منشی محمد یوسف صاحب کو اطلاع کرائی۔ کہ ہم لوگ آپ کے مکان پر آکر مولوی صاحب سے کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ (کیونکہ مولینا صاحب اپنی کریمانہ نوازش سے خاکسار کے غریب خانہ پر ہی قیام فرما تھے) بھائی صاحب نے بخوشی منظور کیا۔ اور ہدایت کی۔ کہ ضرور اور بہت جلد تشریف لاویں۔ اور اپنے شکوک کو رفع کریں۔ چنانچہ مسجد موہن لال (جسکا مقدمہ ۲۸۔ مئی ۱۹۱۲ء کو محکمہ خاص سے بحق اہلحدیث فیصل ہوا ہے) کا پیش امام آیا۔ اور چند اشخاص کو اپنے ہمراہ لایا۔ اور عیدین کی رفع یدین پر سوال کرنے لگا۔ کہ آپکے یہاں واجب ہے یا سنت۔ یا مستحب۔ مولینا نے جواب دیا۔ کہ ہمارے یہاں کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ یہ رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اس لئے اس کا حدیث صحیح میں پتہ نہیں۔

اگر تمہارے پاس اسکی کوئی حدیث صحیح ہو۔ تو ہمیں بتلاؤ ہم اوسپر عمل کرینگے۔ کیونکہ ہمارا تو یہ مذہب ہی ہے پیش امام نے ذرا جھنجھلا کر کہا۔ کہ یہ قدوری میں لکھا ہے۔ اور حاشیہ پر بھی تحریر ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ کیا یہ حدیث ہے؟ جواب میں پیش امام کہنے لگا کہ حدیث نہیں تو کیا ہے؟ مولانا نے فرمایا۔ اس کے راوی کہاں ہیں؟ تو پیش امام صاحب نے کہا۔ کہ دوسری قدوری میں ہے۔ دوسری قدوری میں ہے۔ دوسری قدوری منگوائی گئی۔ تو اس میں بھی وہی بات۔ پھر کیا تھا۔ کہ پیش امام کو اول ہی سوال میں نادم ہونا پڑا۔

پھر مولانا صاحب فرمانے لگے۔ کہ جب سے یہ قدوری تصنیف ہوئی ہے آج تک کسی نے قدوری میں حدیث نقل نہیں کی۔ پھر امام صاحب کے ہمراہیوں نے آمین بالجہر کی بحث شروع کرا دی۔

. . . .

. . . . . . چنانچہ پیش امام صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ تو ہم مانتے ہیں۔ کہ آمین بالجہر اور خفیہ دونوں جائز ہیں۔ مگر ایسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ کہ جس میں آمین بالجہر کی تاکید فرمائی گئی ہو۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ موجود ہے اسی وقت حدیث بروایت حضرت ابن عباسؓ پیش کی۔ پھر تو پیش امام صاحب کو سوائے تسلیم کرنے کے اور چارہ نہ رہا۔ جب دیگر مقلدین نے دیکھا کہ ہمارے پیش امام نے آمین بالجہر کو اور اسکی تاکید کو تسلیم کر لیا ہے۔ بہت غضبناک ہوئے۔ اور محلہ میں ہلچل مچا دی اور پیش امام کو بہت کچھ دبایا۔ اور برا بھلا کہا

دوسرے محلہ میں ایک بڑے ملا صاحب کو (جو اپنے آپکو اپنے قلم سے مولوی لکھتے ہیں۔ کیونکہ دوسرا کوئی انکو مولوی نہیں لکھتا) بلایا۔ اور یہ تمام ماجرا کہہ سنایا۔

تو بڑے ملا صاحب طیش میں آکر فرمانے لگے۔ کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ تم وہاں کیوں گئے اور کیوں غیر مقلد سے بات چیت کی۔ پیش امام کہنے لگا۔ کہ انہوں نے تو مجھکو قرآن و حدیث بتلایا ہے اور کوئی بات ادھر ادھر کی نہیں کی اور قرآن و حدیث اہل اسلام کا اصل ایمان ہے۔ کیا ہمکو اس سے انکار ہے اسپر تو ملا صاحب بھڑک اٹھے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ اگر قرآن شریف دکھلایا۔ تو پھینک آتا۔ اور حدیث دکھلائی تو پھینک آتا۔ مگر فضل الٰہی سے ایک منصف حنفی بھی اوسی تقریر میں شریک تھا۔ جواب دینے لگا۔ کہ آپ جب سے آئے ہیں۔ اہلحدیثوں کو کوس رہے ہیں۔ مگر میں اب تک خاموش تھا۔ لیکن جب تم قرآن و حدیث کی بابت ایسا فرماتے ہو۔ کہ ڈال آتا۔ اور پھینک آتا۔ لہذا تم ضدی ہو۔ اور وہ در حقیقت اہلحدیث ہیں اور سچے ہیں۔ آخر الامر باہم احناف میں تکرار پڑ گئی قریب تھا۔ کہ زد و کوب کی نوبت پہنچ جاتی مگر خداوند کریم نے دونوں کو اس بیجا حرکت سے باز رکھا۔

گو ہمیں اہلحدیث کے مقابل جوشیلے حضرات احناف جو بات بات پر اور محض افترا و بہتان پر فریق اہلحدیث

پرکفر کے فتوے لگایا کرتے ہیں۔ کیا اپنے ہم آواز بھائیوں
پر بھی کفر کا فتویٰ چسپاں کرینگے۔ دیدہ باید۔

دوسرا وعظ۔ میرے حقیقی ماموں زاد برادر مکرم سیٹھ محمد یوسف و عبدالرحمان صاحبان کے مکان پر ہوا۔ وہاں بھی مولانا صاحب کی مواعظ حسنہ نے عجیب رنگ دکھلایا۔ منافقوں کی مذمت اور پردہ داری کی ترغیب و رسوم قبیحہ کی تردید وغیرہ میں خوب ہی تقریر فرما کر لوگوں کو محظوظ فرمایا۔

تیسرا وعظ۔ میرے سسرال میں ہوا۔ مستورات کو نماز روزہ کی ترغیب دلائی۔ اور شرک و بدعت و مخالفین کے اعتراضات کی کافی تردید فرمائی۔

غرضکہ تین یوم مولوی صاحب کا قیام رہا۔ مگر تمام شہر میں مولانا صاحب کی خبر ہوگئی چند اشخاص اقوام کا فدیان کوٹھی سے آئے۔ اور تقویۃ الایمان پر اعتراضات کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے چھ سات اعتراض کئے۔ مولانا صاحب نے کمال متانت اور حسن تقریر سے جواب دئے کہ ہر ایک صاحب سمجھ گئے مگر ایک صاحب نظام الدین نامی جو اردو و ناگری خواندہ ہیں۔ ہر ایک جواب سے انکار کرتے تھے۔ مگر مولانا صاحب جب تک اقرار نہ کرالیتے۔ کہ ہاں سمجھ گیا۔ کب چھوڑ سکتے تھے۔ آخرالامر کل اعتراضات کے جوابات باحسن طریق مولانا صاحب نے دئے۔ اور مخالفین و نظام الدین نے اقرار کر لیا۔ کہ جی ہاں ہماری سمجھ میں آگیا۔ تب پیچھا چھوڑا۔ دواد۔ ضاد پر اعتراض ہوا۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا فیصلہ بہت آسان ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے۔ کہ آپکی کتب فقہ فتاوی قاضی خان و عالمگیری وغیرہ متعدد کتابوں میں مرقوم ہے۔ کہ دواد پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ صحیح ضاد مشابہ ظا یا ذ کے ہے۔ یہاں بھی کا فدی صاحبان کو خاموش ہونا پڑا۔ یہ ہیں

برکات اہلحدیث کانفرنس

اگر کانفرنس نہ ہوتی۔ تو کیا ہم ایسے بزرگ مولانا کی مواعظ حسنہ سے بہرہ ور ہوتے؟ اور کیا مخالفین اپنے شکوک کو رفع کراتے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ عوام الناس کو بہکاتے۔ اور اہلحدیثوں سے بدظن کراتے گو ابتک تو یہ امید نہیں ہے۔ اور نہ کوئی بات ظہور میں آئی۔

اے بزرگان قوم! وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے بلکہ باقی ہے۔ اب بھی کانفرنس کی حالت پر توجہ کامل کرو اور غفلت کو دور کرو۔ اور اسکی مالی کمزوری کی شکایت کو رفع کرو۔ کیا آپکو معلوم نہیں۔ کہ جناب میر عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری اپنی متعدد تحریرات میں اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ کانفرنس کی ایسی حالت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ دو ہزار روپیہ ماہوار اشاعت اسلام وغیرہ میں صرف کردیا کرے۔ بجز غفلت کیلئے میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر کل جماعت توجہ کرے تو دو ہزار کی بجائے تین ہزار روپیہ ماہوار صرف کرنے کی قوت پیدا کر سکتی ہے۔ کیا نہیں دیکھتے۔ کہ مخالفین اسلام (آریہ و عیسائی وغیرہ) کس تن دہی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ جا بجا انجمنیں قایم ہیں۔ اور ہر ایک دیار و امصار میں مشنری و واعظ گشت لگا رہے ہیں۔ مگر ہمارے برادران اہل اسلام اپنے سچے اسلام کی اشاعت کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ مجھے ڈر ہے کہ بروز قیامت خدا واحد القہار کے سامنے کیا جواب دینگے۔ میں اپنا ایک اور خیال بھی ظاہر کرکے اوسکی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہمارے بہت سے احباب اہلحدیث تو کانفرنس کے نام سے چڑھے ہوئے ہیں اگر وہ اسکو بھولتا اور خوش ہونا کسی حد تک درست ہے؟ کہ ہم یہ کام کرینگے وہ کرینگے۔ کانفرنس سے ہمیں امداد لیں گے مگر اتنا خیال نہیں کرتے۔ کہ کانفرنس کے پاس امداد کہاں سے آتی ہے۔ کیا یہ کانفرنس کسی خاص نواب یا بادشاہ کی ہے۔ یا گورنمنٹ نے اس کی ضروریات کے لئے دو چار گاؤں عطا کر دئے ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ امداد کے خواہاں تو فوراً بن جاتے ہیں مگر امداد دینے کو کبھی نہیں ملا یا جاتا کیا یہ احباب ہمارے بزرگ فاضل اجل مولانا ابوالوفا شیر پنجاب مدظلہ العالی کی پیش کردہ مثال کو نہیں سمجھ سکے مولانا صاحب موصوف نے کیا عمدہ مثال دیکر لوگوں کو سمجھایا ہے۔ کہ کانفرنس بطور ایک ماں کے ہے۔ کہ جب ننھے ننھے بچے ہوتے ہیں۔ تو اون کی شفقی حالت پر رحم کرکے اونکی پرورش کرتی ہے اور جب بالغ اور جوان ہو جاتے ہیں۔ تو اون سے امداد کی تمنا رکھتی ہے۔ اسی طرح جہاں غربا اہلحدیث کو باقی ہے۔ تو اونکی امداد کرتی ہے۔ اور جب اونکی پرورش کا وقت نکل جاتا ہے۔ تو اون سے امداد طلب کرتی ہے مگر ہم لوگ ایسے ناخلف ہیں۔ کہ ضرورت پر تو ہم کانفرنس کانفرنس پکارتے ہیں۔ اور امداد طلب کرتے ہیں۔ اور جب ضرورت رفع ہوتی پھر یاد بھی نہیں کرتے۔ کہ کانفرنس کہاں ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو پھر خیر ہے

اے بزرگان قوم! ایسی لاپروائی اور بے اعتنائی کو ہرگز پاس آنے دیجئے۔ اور کانفرنس کی امداد پر کمربستہ ہو جائیے۔ اور کچھ کرکے دکھائیے تب تو سمجھا جائے گا۔ کہ جماعت زندہ دل ہے۔ ورنہ یہ یاد رکھیں کہ خالی دعوٰی سے کچھ کام نہیں چل سکتا۔

دوسری گذارش میری یہ ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث کی خوبیاں اور اوس کے فوائد آپ پر مخفی نہیں۔ میں اس کے متعلق زیادہ لکھنا تضیع اوقات ناظرین سمجھتا ہوں۔ کیونکہ متعدد تحریرات دیکھکر بزرگان قوم کی طرف سے شایع ہو چکی ہیں

مگر ہاں اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اخبار اہلحدیث کو جتنی ترقی ہوگی۔ اتنی ہی کانفرنس کو ہوگی۔ اور جتنی کانفرنس کو ہوگی۔ ویسی ہی جماعت اہلحدیث کو ہوگی پس لازمی ہے۔ کہ آپ لوگوں میں سے ہر ایک صاحب اخبار اہلحدیث کی ضمانت کی رقم پوری کرنے میں حصہ لے تاکہ ہمارا پیارا اخبار جلدی ہماری آنکھوں کی تازگی کرے

اخبار اہلحدیث

سے جو دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی تھی ضمانت ہنوز داخل نہ ہونے کی وجہ سے اخبار بند ہے۔ ایک درخواست گورنمنٹ کی خدمت میں دی ہوئی ہے جسمیں حکم ضمانت کو منسوخ کرنیکی وجوہات لکھی ہیں۔ امید ہے چند روز تک منسوخی حکم یا داخل ضمانت سے فیصلہ ہو کر اخبار برابر جاری ہوگا۔ انشاء اللہ۔ ابوالوفاء

له الملك وله الحمد

ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين

الحمد لله

والمنة

کہ رسالہ

[illegible]

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)

امرتسری

ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء میں

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں حافظ محمد دین گوپال کے اہتمام سے چھپا اور مولوی ثناء اللہ نے شائع کیا

تعداد جلد ۱۲۰۰

قیمت ار

توحید و تثلیث

اربا واحدا ام الف رب
ادين اذا تقاسمت الامور

قرآن مجید کے نزول کے وقت دنیا میں متعدد مذاہب مروج تھے جن کا مجموعہ ملک عرب میں موجود تھا قرآن مجید کا اصلی مقصود چونکہ دنیا میں اشاعت توحید ہے اس لئے جو مذہب بھی اس تعلیم کے خلاف ہوگا۔ لازمی بات ہے۔ کہ قرآن مجید نے اس پر توجہ کی ہوگی آج جس عنوان پر ہم کچھ لکھنے کو ہیں۔ یہ مسئلہ توحید و تثلیث کا ہے۔ مخزن نمبر اول میں ہم نے مسئلہ کفارہ مسیح پر بحث کی ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ مسئلہ کفارہ مسئلہ تثلیث کی فرع ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کو زیادہ توجہ سے سننا چاہئے۔

توحید کے معنے تو صاف ہیں خصوصاً وہ توحید جو اسلام اور قرآن مجید سکھاتا ہے۔ وہ کیا ہے خدا اپنی ذات اور صفات کاملہ میں یکتا ہے۔ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے۔ نہ اس کی صفات کاملہ میں کسی صفت سے کوئی متصف ہے چنانچہ ارشاد ہے:-

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔ اللهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اے نبی! تو کہہ۔ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ جنا گیا۔ نہ اس کی کفو (نوعیت) کا کوئی ہے۔

اسی مضمون کا عنوان ہے اسلامی کلمہ

لا اِلٰہ اِلا اللہ

مگر عیسائیوں نے جو بجائے توحید کے تثلیث اختیار کر رکھی ہے جس پر قرآن مجید میں خفگی کا اظہار بھی آیا ہے وہ کیا ہے؟ ہم اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ انہی کے لفظوں میں سناتے ہیں۔ عیسائیوں کی معتبر اور مروجہ کتاب "دعاء عمیم" (جس کو نماز کی کتاب بھی کہتے ہیں) میں تثلیث کی صورت یوں مرقوم ہے

مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ

جو کوئی نجات چاہتا ہو۔ اس کو سب باتوں سے پہلے ضرور ہے۔ کہ عقیدہ جامعہ رکھے

اس عقیدے کو جو کوئی کامل اور بے داغ نگاہ نہ رکھے۔ وہ بے شک عذاب ابدی میں پڑے گا۔

اور عقیدہ جامعہ یہ ہے۔ کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔

نہ اقانیم کو ملائیں۔ نہ ماہیت کو تقسیم کریں کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک۔ اور روح قدس ایک اقنوم ہے

مگر باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔

باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق۔ اور روح قدس غیر مخلوق۔

باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود۔ اور روح قدس غیر محدود۔

باپ ازلی۔ بیٹا ازلی۔ اور روح قدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں۔ بلکہ ایک ازلی۔

اسی طرح تین غیر محدود نہیں۔ اور نہ تین غیر مخلوق۔ بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔

یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔

تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔

ویسا ہی باپ خدا بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔ تس پر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا

اسی طرح باپ خداوند۔ بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند۔

تو بھی تین خداوند نہیں بلکہ ایک خداوند

کیونکہ جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جدا جدا خدا اور خداوند مانیں۔

اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں

باپ کسی سے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق نہ مولود

بیٹا اکیلے باپ سے ہے۔ مصنوع نہیں نہ مخلوق پر مولود۔

روح قدس باپ اور بیٹے سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق۔ نہ مولود پر نکلتا ہے۔ پس ایک باپ ہے نہ تین باپ۔ ایک بیٹا ہے نہ تین بیٹے۔ ایک روح قدس ہے نہ تین روح قدس۔

اور اس تثلیث میں ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں۔ ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں۔

بلکہ بالکل تینوں اقانیم باہم ازل سے برابر یکساں ہیں۔

اس لئے سب باتوں میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرنی چاہئے۔

پس جو کوئی نجات چاہتا ہے۔ اسے ضرور ہے

کو تثلیث کی بابت ایسا ہی سمجھے۔

علاوہ اس کے نجات ابدی کے لئے ضرور ہے کہ ہمارے یسوع مسیح خداوند کے مجسم ہونے پر بھی ایمان صحیح رکھے۔

کیونکہ ایمان صحیح یہ ہے۔ کہ ہم اعتقاد اور اقرار کریں۔ کہ خدا کا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا اور انسان بھی ہے۔

خدا ہی باپ کی ماہیت سے عالموں کے پیشتر مولود اور انسان ہے۔ اپنی ماں کی ماہیت سے عالم میں پیدا ہوا۔

کامل خدا اور کامل انسان نفس ناطقہ اور انسانی جسم کے ساتھ۔

الوہیت کی راہ سے باپ کے برابر۔ اور انسانیت کی راہ سے باپ سے کمتر۔

وہ اگرچہ خدا اور آدمی بھی ہے۔ پر دو نہیں۔ بلکہ ایک مسیح ہے۔

ایک ہی اس طور پر نہیں۔ کہ الوہیت کو جسم سے بدل ڈالا۔ بلکہ انسانیت کو خدا میں لیا۔

سب طرح سے ایک ہی ماہیت کے ملانے سے نہیں۔ بلکہ اقنوم کی یکتائی سے۔

کیونکہ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے۔ اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے جس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا۔ عالم ارواح میں جا اترا تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔" (دعاء عمیم صفحہ ۲۴ تا ۲۶)

یہ عقیدہ جیسا کچھ اپنے لفظوں میں واضح ہے۔ معنے میں بھی صاف ہے۔ تثلیث کے متعلق مزید کیفیت پادری فنڈر کے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں۔ پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسیح بندہ بھی ہے۔ اور مالک بھی ہے۔ اور آدمی بھی ہے اور خدا بھی ہے۔ اسی سبب سے بعض آیتوں میں اسکی بشریت اور بعض میں اسکی الوہیت بیان و عیان ہوئی ہے۔ وہ اپنی الوہیت کی نسبت قدیم ہے۔ اور انسانیت کی نسبت حادث اور بھیجا ہوا ہے۔ الوہیت اسکی باطنی ذات ہے اور انسانیت اس کی ظاہری ذات ہے۔ الوہیت کی صفات الوہیت سے اور انسانیت کی صفات انسانیت سے متعلق ہیں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے سے مخلوط ہوگئی ہوں۔ الوہیت کی نسبت ساری صفات الٰہیہ اس سے منسوب ہیں۔ اور انسانیت کی نسبت ہر ایک صفت میں انسان کی مانند ہے۔ مگر گناہ میں۔ انسانیت کی نسبت خدا سے کمتر ہے۔ اور الوہیت کی نسبت خدا کے ساتھ ایک اور برابر ہے۔ نہ تو انسانیت الوہیت سے بدل گئی۔ نہ الوہیت انسانیت سے مرکب ہوئی۔ نہ قدیم حادث ہو گیا نہ حادث قدیم ہو گیا۔ جیسا کہ روح و بدن کہ نہ روح بدن سے مرکب ہے۔ اور نہ بدن روح سے۔ بدن کی صفات اور ہیں۔ روح کی صفات اور اور وہ علاقہ جو الوہیت و انسانیت کے درمیان مسیح میں ہے۔ نہ تو حلول کی قسم سے ہے۔ نہ اتحاد کی۔ بلکہ وہ ایک خاص علاقہ ہے۔ جس کی ماہیت اسرار الٰہی میں سے ہو کر عقل کی دریافت سے خارج اور معدوم الادراک کی قسم سے ہے۔"

(مفتاح الاسرار صفحہ ۱۹ تا ۲۰)

باوجودیکہ پادری صاحب نے مسئلہ تثلیث کے سمجھانے میں بہت زور لگایا تاہم وہ اقراری ہیں کہ انسان اس کے سمجھنے میں قاصر ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ تعلیم مزبورہ کی نسبت مسیحی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے درمیان امتیاز رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اقنوم کے ساتھ شخصیت لگاتے ہیں۔ پر نہ اس معنے سے کہ گویا تین ذات یا تین خدا ہیں۔ بلکہ صرف خدائے واحد کو مانتے اور اس کی پاک ذات کی وحدانیت پر کلی اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس طور پر کہ خدا کی پاک ذات میں اسطرح سے کہ وحدانیت معدوم نہ ہو تین مخصوصیت یعنے ذات کے ساتھ تین نسبت ذاتیہ یا تین اقنوم متعین و محقق جاتے ہیں۔ اور ذات کی اس تثلیث بموجب خدا نے اپنے تئیں مقدس کتابوں میں باپ اور بیٹے اور روح القدس ہی کے نام سے بیان کیا ہے لیکن اس بات کی تفصیل اور ثبوت کہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ذات کی وحدانیت باوجود تین اقنوم کے معدوم نہ ہو۔ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ انسان اپنے قاصر وہم و فہم سے خدا کی پاک ذات کے گہراؤ کو نہیں ناپ سکتا۔ اور اپنی ضعیف عقل و گمان سے اس مطلق اور مغیب ذات کے بیان کو نہیں پہنچ سکتا" (مفتاح الاسرار صفحہ ۴۲ تا ۴۳)

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کہتے ہیں:۔

کثرت فی الوحدت (یعنے تثلیث) ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اس کے سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہوگا (جنگ مقدس)

سچ تو یہ ہے کہ ہم اس عقیدے کے سمجھنے میں بالکل قاصر ہیں۔ اور اپنے قصور فہم کا اعتراف کرتے ہیں پادری صاحبان بھی خود اقراری ہیں کہ انسان کی عقل اس عقدۂ لاینحل کو حل نہیں کر سکتی۔ اب ہم سوال کریں۔ تو کس سے؟ پوچھیں تو کس سے؟ تاہم اس خیال سے کہ "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" ممکن ہے کوئی صاحب ہم سے یا پادری صاحبان سے زیادہ عقلمند پیدا ہوں جو ہم جیسے کم سمجھوں کے عقدوں کو حل کر دیں۔

اٹھانا اسمیں نے جو کہا ہے۔

"جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے۔"

اسپر سوال ہے۔ کہ نفس ناطقہ (روح) اور جسم سے جو انسان بنا تو مرکب ہو کر بنا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مرکب اپنی ترکیب سے پہلے نہیں ہوتا۔ اور بعد ترکیب نہیں رہتا۔ مثلاً جو دیوار آج ہمارے سامنے ہے۔ اینٹوں اور چونے سے مرکب ہو کر بنی ہے۔ اس ترکیب سے پہلے نہ تھی۔ اور اس ترکیب کے اکھڑنے کے بعد بھی نہ رہیگی۔ اسی طرح روح

اور جسم کی ترکیب سے پہلے انسان نہیں ہوتا۔ تو کیا اسی طرح مسیح کی شخصیت بھی ترکیب پر ہونے کے باعث حادث اور زائل ہے یا نہیں؟ اور جب حادث ہے تو اس کے مخلوق ہونے میں کیا شک ہے کہ ہر حادث اور مخلوق ایک چیز ہے۔ اور جب مخلوق ہے تو اس کا خالق کون ہے؟ تو اسے ماننا ہوگا جس نے فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔

مسیح کی مثال خدا کے پاس آدم کی سی ہے۔ اللہ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر کہا ہو جا وہ ہو گیا۔ اور اگر باوجود ترکیب کے بھی مسیح حادث نہیں ہے تو یہ منطق نیا نہیں بتلایا کہ کوئی شے باوجود مرکب ہونے کے بھی حادث نہیں ہوتی۔ حالانکہ وحدت ترکیب ہی اس کے حدوث کی مستلزم ہے۔

یہ سوال تو جناب مسیح کی شخصیت سے ہے۔ دوسرا سوال ذات باری تعالیٰ کی نسبت ہے۔ انجیل اسی اور پادری فنڈر کی منقولہ عبارات صاف بتلا رہی ہیں کہ ذات پاک باری تعالیٰ ایک ہے مگر اس ایک ہونے میں بھی کثرت مخفی ہے چنانچہ پادری فنڈر لکھتے ہیں:

"مسیحی باپ اور بیٹے اور روح قدس کے درمیان امتیاز رکھتے ہیں اور ہر ایک اقنوم کے ساتھ شخصیت لگاتے ہیں پر اس سے نہیں کہ گویا تین ذات یا تین خدا ہیں بلکہ صرف خدائے واحد کو مانتے اور اس کی وحدانیت پر کلی اعتقاد رکھتے ہیں۔" (مفتاح الاسرار صفحہ ...)

اس عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ تثلیث عیسائی خدا کو واحد مانتے ہیں مگر اس طرح جیسے کسی ایسی چیز کو جس کے تین اجزا ہوں۔ وحدت شخصی سے مختلف ... نہ کہ ایک سمجھا جاوے۔

مثال کے لئے ایک چھتری کو لیجئے جس میں لوہا کپڑا اور لکڑی کی چھڑی ہوتی ہے۔ تینوں کی شخص میں الگ الگ ہیں مگر چھتری کی شخصیت میں تینوں کی شخصیت کا امتیاز نہیں۔ بلکہ تینوں کو الگ الگ چھتری نہیں کہا جاتا بلکہ چھتری تو ایک ہے ہاں اس کے اجزا تین ہیں پس اگر یہی مطلب ہے تو ایسی چیز کے مرکب ہونے سے حادث ہونے میں کیا شک ہے؟

اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا خدا جو اپنی ذات میں تین حصوں سے مرکب ہو اس کی وجہ سے حادث ہے اس کا محدث (وجود دینے والا) کون ہے؟ غالباً وہی ہوگا جس نے کہا ہے

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

خدا نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور صحیح اندازہ کیا۔ انجیل ایسی اور پادری فنڈر کے اقوال تو ناظرین نے سمجھ لئے۔ اب ایک ایسے پادری صاحب کی بات بھی سنئے جن کا اسم گرامی ... مولوی پادری عماد الدین پانی پتی ... ہے آپ اپنی کتاب تحقیق الایمان میں لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ تثلیث جو مسیحی ... ہے اس کا مسئلہ اس طرح پر ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہے۔ یعنی الوحدۃ فی التثلیث والتثلیث فی الوحدۃ۔ ایک میں تین اور تین میں ایک یہ بات آدمی کی سمجھ سے اونچی ہے۔ جیسے کہ وحدت جس پر اہل اسلام قائل ہیں۔ وہ بھی ایسی چیز ہے کہ کسی بشر کی عقل اس کو سمجھ نہیں سکتی۔ اور آج تک کوئی مسلمان اس کے معنے سمجھا۔ اگر مسلمان ایک وحدت کے حقیقی معنے ہم کو سمجھا سکتے تو تب ان کو تثلیث پر اعتراض کرنا جائز ہوتا یا اگر تثلیث ہی کی تعلیم انجیل میں ہوتی اور وحدت کا ذکر نہ ہوتا تو بھی مقام اعتراض تھا×۔ مگر انجیل میں کئی جا وحدت کی تعلیم موجود ہے جو کہ خدا کو واحد بتلاتی ہے۔ ... لیکن وحدت کا تثلیث میں اور تثلیث کا وحدت میں ہونا یہ امر ہی جدا ہے جو وحدت کے منافی نہیں ہے۔ یہ تو ذات واحد کی اندرونی کیفیت کا بھید ہے۔ اور اس سے کفر و شرک لازم نہیں آتا۔ ہاں اگر وحدت عقلی ہے اور وحدت جو ذات باری کی عین ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات میں تسلیم کی جاتی تو تثلیث عقل میں ... اور ... دونوں ... وحدت ... عقل و دانش کو پورا ... نہیں ہے۔ اور عقل اس کو ... کا خیر مقدم ... ہے۔ کیا اس کا انکار ایمان اور دانا کا کفر ہوگا۔" (تحقیق الایمان صفحہ ...)

کیا خوب! پادری صاحب نے مسئلہ تثلیث کو ناقابل فہم کہتے کہتے توحید کو بھی اسی کی ذیل میں گن دیا کہ وہ بھی ناقابل فہم ہے کیوں صاحب یہ کیوں ناقابل فہم ہے؟ سنئے

خدا ایک ہے کوئی اس سا نہیں
کسی کام میں اس کا ساجھی اور ساتھی نہیں

اور سنئے

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

بتلا سے اس میں کون سی بات ناقابل فہم ہے؟ ہاں پادری صاحب نے یہ خوب کہا:

"وحدت کا تثلیث میں اور تثلیث کا وحدت میں ہونا یہ امر ہی جدا ہے جو وحدت کے منافی نہیں یہ تو ذات واحد کی اندرونی کیفیت کا بھید ہے؟"

بہت خوب۔ ہم بھی تو یہی کہتے اور جانتے ہیں کہ تثلیث سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے اندر ترکیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ ... ایک ہے مگر تین سے ترکیب پا کر حادث ہو جاتا ہے جس سے اس کی صفت قدامت کو نقصان پہنچتا ہے جس پر خدائی کا دارومدار ہے۔

یہاں تک تو مسیح کے اقنوم و تثلیث ہونے پر بحث تھی۔ اب ہم بتلاتے ہیں کہ پادری صاحبان نے اسی پر قناعت نہیں کی کہ جناب مسیح کو تثلیث

× بیہودہ تو اعتراض ہے (مولف)

ہیں۔ بلکہ اور بھی ترقی کی ہے۔ پادری نندلر لکھتے ہیں۔

وہ جو جنگل میں جلتے ہوئے بوٹے (درخت) میں موسےٰ پر ظاہر ہوا۔ مسیح تھا (مفتاح الاسرار صفحہ ۱۰۳)

حالانکہ قرآن اور توریت دونوں متفق ہیں کہ حضرت موسےٰ پر ظاہر ہونے والے نے یہ کہا۔

"میں تیرے باپ کا خدا اور ابراہیم کا خدا اور اسحٰق کا خدا۔ اور یعقوب کا خدا ہوں۔

(توریت کی دوسری کتاب (خروج) باب ۳ آیت ۶)

پادری عماد الدین پانی پتی لکھتے ہیں:-

مسیحی یسوع مسیح کو محض خدا نہیں کہتے۔ خدائے مجسم کہتے ہیں یعنے خدا جسم میں ظاہر ہوا۔

(تحقیق الایمان صفحہ ۱۲۵)

مسٹر عبداللہ آتھم نے مباحثہ امرتسر میں صاف کہا تھا کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا مسیح ہے۔ (جنگ مقدس)

ان حوالجات سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ بقول عیسائیان حضرت مسیح ثلث تثلیث ہے۔ بلکہ وہ خود خالق کائنات ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے ان کے جواب میں دو لفظ فرمائے ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ

حقانی تعلیم سے وہ لوگ منکر ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ وہ لوگ بھی خدا کی خدائی سے منکر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ہے۔

سچے رسول سید الانبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا سچ فرمایا ہے جسکا ترجمہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی نے کیا اچھا کیا ہے

نصاریٰ نے جسطرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسےٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں جس طرح سر فگندہ
اوسی طرح ہوں میں بھی اک اوسکا بندہ
بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھسے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے حق نے دی ہے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اوسکا اور ایلچی بھی

اظہار رنج مسرت توحید بھی کیا ہی عجیب نعمت ہے۔ کہ جو اس سے منکر ہیں۔ وہ بھی آخر کار قایل ہونے ہی میں اپنا بھلا جانتے ہیں پادری نندلر لکھتے ہیں۔

مسیحی مشرک نہیں۔ جیسا کہ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) بے خبری سے کہتے ہیں۔ بلکہ حقیقت میں خدا کی وحدانیت کے معتقد ہیں۔

(مفتاح الاسرار صفحہ ۱۵۷)

خدا کرے ہمارے مسیحی دوست واقع میں خدا کی وحدانیت کے قایل ہو جاویں۔ اور یہ کہنے سے باز آ جاویں

"خداوند یسوع مسیح انسان بھی ہے اور خدا بھی"

دعاء

ہند کو اسطرح ایمان سے بھر دے یا رب
کہ نہ آئے کوئی آواز بجز اللہ اللہ

اخبار اہلحدیث کی ضمانت
اور
اُس کا جواب

احباب دریافت کرتے ہیں کہ اخبار اہلحدیث سے ضمانت کیوں طلب ہوئی۔ اور طلب ہونے پر کیا کارروائی ہوئی۔ اور اخبار اہلحدیث کب تک بند رہے گا۔ اور کب مثل سابق جاری ہوگا؟

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ۲۶ اکتوبر کے پرچہ میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا عنوان تھا۔ بائبل میں کفارہ (انجیلی یسوع گناہگار تھا یا نہیں) اس میں مضمون نگار نے انجیلی حوالہ جات سے ثابت کرنا چاہا۔ کہ یسوع مسیح گناہگار تھا۔ اس لئے بقول عیسائیاں وہ کفارہ نہیں ہو سکتا گورنمنٹ نے اس مضمون کو عیسائیوں کے حق میں دل آزار قرار دیکر دو ہزار روپیہ کی ضمانت کا حکم دیا۔ یہ حکم ۷ دسمبر کو پہنچا تھا جس میں سات روز کی مہلت تھی۔ اس کے جواب میں خاکسار نے گورنمنٹ پنجاب کو ایک درخواست دی۔ جسکا خلاصہ ترجمہ درج ذیل ہے۔

بعد تمہید ضروری گذارش ہے

"اہلحدیث کا اعتراضی مضمون صرف مذہبی ہے۔ اس میں کوئی بات دل آزاری کی قسم سے نہیں ہے مضمون نگار نے حوالجات انجیلی اور ان کے نتائج تک اپنے آپ کو محدود رکھا ہے۔ برخلاف اس کے اوس مضمون کی عبارت جسکا درحقیقت یہ جواب ہے۔ پریس ایکٹ کے بالکل خلاف ہے

مذہبی مباحثوں میں اسلام پیغمبر اسلام (علیہ السلام) اور قرآن کے متعلق اہل مذاہب (مثلاً عیسائیوں) کی طرف سے مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ قدرتی طور پر ایسے مضامین کے جواب اہل اسلام کی طرف سے دیئے جانے ضروری ہیں مشمولہ اقتباسات (از کتب عیسائیان) کے ملاحظہ کرنیکے بعد بلاشبہ آپ خاکسار سے اتفاق کرینگے۔ کہ وہ اقتباسات نہایت ہی قابل اعتراض ہیں۔ اور انکا رجحان غریب مسلمانوں کی جو شہنشاہ معظم کی رعایا ہیں تحقیر کرنا ہے چونکہ ایسے مضامین کے عیسائی مصنفوں کو کسی قسم کی تنبیہ نہیں کیگئی اسلئے یہ سمجھا گیا کہ قانون مطابع کی دفعات ایسے مضامین پر حاوی نہیں ہوتی جن کے متعلق آزادانہ طور پر بحث ہوتی رہتی ہے

میں جرأت سے عرض کر سکتا ہوں کہ باوجود ان باتوں کے اہلحدیث کا اعتراضی مضمون عیسائیوں کے مفروضہ اثبات کفارہ کے مقابلہ میں ہر قسم کے اعتراضات سے بری ہے

بحالات مذکورہ بالا میں عرض پرداز ہوں کہ اہلحدیث کو ضمانت کے حکم سے بری فرما دیں گے۔ یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے جو دس سال سے جاری ہے۔ اس کے مضامین اور معتدل روش [illegible]

اس درخواست میں جس فہرست کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حوالجات مخزن نمبر اول میں درج ہو کر ناظرین کے ملاحظہ سے گذر چکے ہیں

یہ درخواست ۱۵ دسمبر کو صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کی معرفت دی گئی۔ اس کے بعد کمشنر صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب وغیرہ سے ملاقات کر کے زبانی معروضات بھی کئے۔ جن کے فیصلہ کی اطلاع آج ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء تک نہیں ملی۔ امید ہے جلدی فیصلہ ہو کر اخبار اہلحدیث قید سے آزاد ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حساب ضمانت فنڈ

تصحیح ضمانت فنڈ } ۲۱ نومبر سنہ [illegible] ذی الحجہ کے پرچہ میں ص[illegible] کالم اول پر جو غلطی ہے [illegible]

مرزا محمد خلیل صاحب مرزا پور [illegible]
مولوی [illegible] علی صاحب از کلکتہ [illegible]
معرفت ڈاکٹر جمال الدین صاحب [illegible]
مہر امام الدین [illegible] معرفت [illegible]
معرفت مولوی محمد سلیمان [illegible]
معرفت مولوی احمد علی صاحب [illegible]
معرفت مولوی عبدالوہاب [illegible] شیخ علی پور مرشد آباد
معرفت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآباد [illegible]
[illegible] معرفت محمد صدیق [illegible]

(بقیہ دیکھو پر صفحہ ۱۱ کالم ۳)

قرأت خلف الامام

(از جناب مولوی محمد عبدالحمید صاحب ناظر مترجم دفتر ناظم طبابت حیدرآباد دکن)

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ کے پرچہ میں مولوی شرف الدین صاحب امام مسجد ڈولہ [illegible] کا مضمون اور اسکا عالمانہ تعاقب منجانب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی سلمہ اللہ تعالیٰ میری نظر سے گذرا۔ لیکن چونکہ تعاقب مذکور مختصر اور مجمل ہے اس لئے حسب ذیل عرض ہے:

مولوی شرف الدین صاحب کی پہلی حدیث جس کے پورے الفاظ یہ ہیں عن عبادة بن صامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب متفق علیہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فاتحۃ الکتاب (الحمد) نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور متفق علیہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو۔ اور حدیث صحیح کے سات درجے ہیں۔ اور سب سے اعلیٰ درجہ صحیح کا یہ ہے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے روایت کی ہو۔ ملاحظہ ہو شرح نخبۃ الفکر مطبوعہ نظامی صفحات ۱۵ و ۱۶۔ پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث ایسی صحیح ہے کہ اس سے زیادہ اور کوئی درجہ صحیح کا نہیں۔ اور اس میں یہ بیان ہے کہ جو شخص نماز میں الحمد نہ پڑھے۔ اوس کی نماز نہیں ہوتی۔ خواہ وہ امام ہو۔ خواہ منفرد یا مقتدی۔

پس ہمارے حنفی بھائیوں کو لازم ہے کہ فوراً سے پیشتر اس حدیث پر جو اصح الحدیث ہے عمل کریں۔ بعض حنفی بھائی اس حدیث پر یہ اعتراض وارد کرتے ہیں کہ اس حدیث میں مقتدی کا نام نہیں ہے۔ تو پھر مقتدی کی نماز بدوں الحمد کے کیوں نہ ہوگی۔ مگر اون کے اس اعتراض میں بالکل جان نہیں۔ اسواسطے کہ امام تو منفرد اور امام کا بھی نہیں ہے۔ اور اگر صرف نام نہ ہونے سے وجوب ساقط ہوتا ہے۔ تو چاہئے کہ امام اور منفرد پر بھی الحمد کا پڑھنا واجب نہ ہو۔ حالانکہ عند الجمہور ایسا نہیں۔ اور یہ بات کیونکر ممکن ہو سکتی ہے کہ نام تو تینوں کا نہ ہو۔ مگر دو پر واجب اور ایک کو منع۔ ہاں یہ بات تو اوسی وقت کہی جا سکتی تھی۔ جب کہ مقتدی کی خصوصیت یا استثنار والی حدیثیں صحیح سند سے ثابت ہو جاتیں۔ مگر تقدیر الٰہی سے وہ ثبوت کو نہیں پہنچیں بلکہ اونکا خلاف ثابت ہے۔ یعنے جو احادیث مقتدی کو الحمد کے پڑھنے سے ممانعت کے بارہ میں آئی ہیں۔ اون میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔ اور سب میں کچھ نہ کچھ علت ہے۔ جیسا کہ ہماری ذیل کی تقریر سے ناظرین کرام پر واضح ہو جاویگا

پہلی حدیث میں من کان له امام فقراءة الامام له قراءة۔ جسکا صحیح مطلب تو وہ ہے جو مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سلمہ نے بیان فرمایا اور جو ہمارا مفید مطلب ہے۔ اور اگر اسکا ترجمہ حسب ذیل بھی کیا جائے جیسا کہ ہمارے حنفی بھائی کیا کرتے ہیں کہ جو شخص کسی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو۔ تو اوس امام کی قرأة مقتدی کی قرأت ہے یعنے امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ اور مقتدی کو قرأت کی ضرورت نہیں۔ تو بھی ہمارے حنفی بھائیوں کا مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ اولاً اس وجہ سے کہ یہ حدیث مرسل و منقطع ہے۔ قابل حجت کے نہیں۔ جیسا کہ کتب اصول حدیث مثلاً اتمام الدرایہ۔ قمر الاقمار۔ جواہر الاصول۔ غایۃ التوضیح میں ہے۔ ثانیاً یہ حدیث ضعیف ہے۔ جیسا کہ کلام السبیل نیل الاوطار میں ہے۔ کہ دارقطنی نے کہا کہ اس حدیث کو بجز امام ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور حسن بن عمارہ ضعیف ہے۔ اسکے سوا حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر ص۸۵ میں فرماتے ہیں

حدیث من کان له امام فقراءة الامام

لقراءة من حديث جابر ولا طرق عن جماعة من الصحابة وكلها معلولة۔ یعنے حدیث من کان لہ الخ جابر کی روایت سے آئی ہے۔ اور اس کے بہت طریقے یعنے سندیں بہت سے صحابہ سے آئی ہیں مگر سب کی سب ایسی ہیں جن میں کچھ نہ کچھ علت ہے یعنے جرح سے ایک بھی خالی نہیں۔ اور تفسیر ابن کثیر صلہ جلد اول میں ہے۔ وقال ری هذا الحديث من طرق ولا يثبت شيء منها عن النبي صلى الله عليه وسلم۔ یعنے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی گئی ہے۔ لیکن ہر نوع سند ایک بھی صحت کو نہیں پہنچی۔ بیہقی نے اپنی سنن میں فرمایا انه ضعيف عند جميع الحفاظ وقد استوعبت طرقه۔ تحقیق یہ حدیث تمام حفاظ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ حالانکہ یہ بہت طرق سے روایت کی گئی ہے۔ ایسا ہی جامع صغیر کی شرح سراج المنیر اور تخریج ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ تعلیق المغنی حاشیہ دارقطنی میں ہے۔ سلمہ بن محمد فقیہ نے بیان کیا کہ میں نے حافظ الحدیث ابو موسیٰ رازی سے حدیث من کان له امام الخ کا حال دریافت کیا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ اس مضمون کی مرفوع روایت یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تو صحیح سند کے ساتھ کوئی بھی نہیں اس حدیث کے ضعف کی یہ وجہ بھی ہے کہ اس حدیث کا ایک راوی جابر جعفی ہے۔ اور تخریج ہدایہ اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے کہ امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ (یعنے جابر جعفی کی نسبت) یہ فرمایا۔ ما رایت اکذب منه (اس سے زیادہ جھوٹا میں نے کسی کو نہیں دیکھا) لہذا ہم اہلحدیث تو ایسے جھوٹے شخص کی روایت کو جس کے دروغ کا حال امام ابوحنیفہ ان الفاظ میں فرما رہے ہیں۔ فوراً سے پیشتر چھوڑ بیٹھے۔ اور حنفی بھائیوں سے امید واثق رکھتے ہیں۔ کہ وہ حسب عادت مستمرہ اپنے امام کی پوری پیروی کریں۔ اور اس روایت پر عمل نہ کریں۔

یعنے ابن حجر نے جابر جعفی کو تقریب میں رافضی کہا ہے۔ شیخ سلام اللہ صاحب دہلوی نے محلی شرح موطا میں فرمایا۔ حدیث قراءة الامام له قراءة ليس بصحيح في المنع یعنے اس حدیث سے مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنا منع نہیں۔ چونکہ یہ حدیث الحمد کے منع پر آنحضرت نے نہیں فرمائی۔

آپ کے مضمون کی دوسری احادیث کا بھی یہی حال ہے یعنے سب کی سب ضعیف ہیں۔ جیسا کہ امام دارقطنی نے اپنی کتاب میں ان سب کو ضعیف بتایا ہے۔ مگر ہم ان کو یہاں بخوف طوالت قلم انداز کئے جاتے ہیں آگے چلئے۔ یعنے مولوی شرف الدین صاحب کی دوسری حدیث وفي رواية لمسلم لمن لم يقرأ بام القرآن فصاعدا کو لیجئے اس کے متعلق مجھے زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی نے اس پر کافی روشنی ڈالدی ہے۔ کہ لفظ فصاعدا قول زہری ہے۔ نہ قول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس لائق حجت نہیں۔ یعنے دلیل میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب ہم زہری کے قول کو حذف کر دیں۔ تو اس حدیث کا مطلب بھی وہی رہ جاتا ہے۔ جو پہلی حدیث عبادہ ابن صامت کا ہے۔ یعنے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی۔ جو الحمد نہ پڑھے خواہ امام ہو۔ منفرد ہو یا مقتدی۔ اور سورہ کا پڑھنا مقتدی کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔ اور اس لئے آپ کا یہ قول بھی باطل ہو گیا۔ کہ "اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام اور منفرد اور مقتدی کو بھی امام کے پیچھے الحمد اور سورہ دونوں واجب ہے اور ابتدائے زمانہ میں صحابہ کرام بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورہ الحمد اور سورہ دونوں پڑھتے تھے۔ اور یہ حدیث مالبید کی حدیث (یعنے کنا نقرأ خلف النبي الخ) کے معارض نہ ہوئی جس میں (ہمارے مقصد کے موافق) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد کے پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ گو آپ اسکو مالبید کی حدیث (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها) سے منسوخ بتاتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے حنفی بھائیوں کا قاعدہ ہے۔ کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مذہب حنفی کے موافق نہ پائی۔ جھٹ سے اسکو منسوخ بدون ناسخ بیان کئے کہدیا۔ جس میں (آپ کے نزدیک) مقتدی کو الحمد پڑھنے کی ممانعت ہو گئی جہری اوقات میں۔ مگر مولانا! فانتهى الناس سے آخر حدیث تک کی عبارت حدیث میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ زہری کا قول ہے۔ لہذا آپ کو یا کسی اور کو حق نہیں ہے کہ اسکو دلیل میں پیش کریں۔ علاوہ اس کے یہ عبارت آخری کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ "جس نماز میں جہر سے قرأت پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز میں مقتدا لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا"۔ دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جس وقت آپ جہر کرتے تھے۔ اس وقت مقتدی پڑھنے سے باز نہ تھے۔ اور جب آپ وقفہ کرتے۔ تب مقتدی پڑھتے تھے۔ اور آپکی قرأت کی کیفیت کا بیان حدیثوں میں اس طرح آیا ہے کہ الحمد لله رب العلمين کہکر ٹھہر جاتے۔ پھر الرحمن الرحيم کہکر ٹھہر جاتے۔ پھر مالك يوم الدين کہکر ٹھہر جاتے۔ اسی طرح آپ کی سب قرأت کا حال تھا۔ اور جس عبارت میں دو یا دو سے زیادہ احتمال ہوں وہ ایک مدعا کے لئے حجت نہیں ہو سکتی۔

مقتدیوں نے آنحضرت کے پیچھے جہر سے قرأت کی تھی۔ تب آپ نے فرمایا تھا کہ تم نے میری قرأت میں خلجان ڈالدیا۔ اگر آہستہ پڑھتے۔ تو آپ منع نہ فرماتے۔ چنانچہ جزء القرأت مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۵ میں مرفوعاً روایت ہے۔ فلا تفعلوا الا ان يقرأ احدكم بفاتحة الكتاب بنفسه یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو فرمایا۔ کہ امام کی قرأت کے وقت قرأت مت کیا کرو مگر یہ کہ سورہ فاتحہ کو اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ اب مولوی صاحب یہ کیسے لینے کے دینے پڑ گئے۔ آپ ابھی فرما رہے تھے۔ کہ "اس حدیث سے مقتدی کو الحمد پڑھنے کی ممانعت ہو گئی جہری اوقات میں" اور یہ کیا ہو گیا۔ کہ ہر پھر کے وہی مستحکم حکم حضور انور

صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں بحال رہا۔ یعنے الحمد کا پڑھنا مقتدی کے ذمہ سے کسی حال میں ساقط نہیں۔ نہ اوقات جہریہ میں اور نہ اوقات سریہ میں۔ (جسکا خود الحمد للہ آپ کو بھی اعتراف ہے) مولانا! غور اور انصاف فرمانے کی جگہ ہے۔ کہ بھلا الحمد کا پڑھنا مقتدی کو امام کے پیچھے کس طرح اور کیونکر منع ہو سکتا ہے۔ جبکہ الحمد کا نام خود اللہ تبارک وتعالےٰ نے صلواۃ (نماز) رکھا ہے چنانچہ مسلم باب القراۃ میں ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالےٰ قسمت الصلواۃ بینی وبین عبدی نصفین و لعبدی ماسال فاذا قال العبد الحمد للہ رب العلمین قال اللہ تعالےٰ حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالےٰ اثنی علی عبدی واذا قال مالک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال فاذا قال اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال ھذا لعبدی ولعبدی ما سال رواہ مسلم۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں نے نماز کو بندے کے اور اپنے درمیان آدھو آدھ تقسیم کر دیا ہے۔ یعنے کچھ کلمے اللہ کے واسطے تعریف کے ہیں۔ اور کچھ بندے کے واسطے حاجت کے اور مراد مانگنے کے ہیں۔ جب بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین اللہ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری حمد کی۔ جب کہتا ہے الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثنا کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان میں ہے۔ یعنے تعریف بھی ہے اور مناجات بھی ہے اور میں اپنے بندے کے سوال کو پورا کروں گا۔ جب اھدنا الصراط المستقیم سے آخر تک کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ میرے بندے کے واسطے ہے۔ یعنے صرف مناجات ہے اور میں اپنے بندہ کا سوال پورا کرونگا۔" اور یہ تو سب کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ کہ قرأت بھی اوسی طرح فرض عین ہے۔ جس طرح رکوع سجدہ وغیرہ فرض عین ہیں۔ پس جب طرح امام کا رکوع اور سجدہ وغیرہ مقتدی کو کفایت نہیں کرتا۔ اوسی طرح امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی نہیں ہوسکتی گویا پھر کے وہی بات رہی۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی الحمد پڑھے۔ اب رہی مولوی شرف الدین صاحب کی آخری پیش کردہ حدیث (یعنے انما جعل الامام لیؤتم الخ) اس کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کر کے کہدیا ہے۔ کہ "اذا قرء فانصتوا" نہیں۔ ابو خالد کی خطا ہے اور کہا بیہقی نے کتاب المعرفہ میں اجمع الحفاظ علی خطا ھذا اللفظ ومثلہ (اجماع ہے محدثین کا اس لفظ کے خطا پر اور جو الفاظ اس کے مائل ہیں) یعنے جس سے قرأۃ مقتدی ناجائز معلوم ہوتی ہے۔ وہ بھی سب محدثین کے نزدیک بے اعتبار ہیں۔ ایسا ہی دار قطنی یحیی بن معین۔ ابو حاتم رازی۔ حافظ ابو علی نیشاپوری حاکم عبداللہ۔ زیلعی۔ حمیدی۔ بخاری رحمہم اللہ تعالےٰ کے کلام سے ظاہر ہے۔ اور اگر ہم اس جملہ (واذا قرء فانصتوا) کو صحیح مان بھی لیں۔ تو آہستہ پڑھنا انصات کے خلاف نہیں۔ لیکن ہمارے حنفی بھائی ہم پر یہ اعتراض کریں گے۔ کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص پڑھتا بھی ہو اور ساکت بھی ہو۔ مگر اسکا جواب ہم نہیں۔ بلکہ حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلائے دیتے ہیں۔ لیجئے ذرا غور سے سنئے۔ بخاری۔ باب ما یقرء بعد التکبیر میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ بابی انت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکاتک بین التکبیر و القراۃ ما تقول فیہ قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای الخ یعنے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تکبیر اور قرأت کے درمیان جو آپ چپکے رہتے ہیں۔ اوسوقت آپ کیا پڑھتے ہیں۔ فرمایا اوسوقت یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اللھم باعد بینی الخ

مولانا! ملاحظہ فرمایا۔ کہ سکوت کا لفظ بھی ہے اور پڑھنے کا بھی۔ اور مجمع البحار (جو حدیث کا لغت ہے) میں ترک جہر یعنے آہستہ پڑھنے کو سکوت کے معنے میں لکھا ہے۔ واضح باد کہ ہمارے حنفی بھائی آیت واذا قرئ القرآن فانصتوا مقتدی کو الحمد کے پڑھنے کے ممانعت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی اب باقی نہ رہا۔ کیونکہ جب انصات کے معنے آہستہ پڑھنے کے ہوئے تو حدیث عبادہ بن صامت جس میں مقتدی کو الحمد کے پڑھنے کا حکم محکم ہے کے معارض نہیں۔ بلکہ مطابق ہوئی۔ گو حنفیہ کو اس آیت کا پیش کرنا سرے سے بچند وجوہ درست نہیں۔ اوّلاً اس آیت کے شان نزول میں کسی صحابی سلف تابعی تبع تابعی مفسر محدث امام وغیرہ نے یہ نہیں کہا۔ کہ یہ آیت مقتدی کو الحمد کے پڑھنے سے ممانعت کے لئے آئی ہے ملاحظہ ہو تفسیر رحمانی۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر جلالین تفسیر بیضاوی۔ تفسیر کشاف۔ انوار التنزیل کمالین حاشیہ جلالین۔ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ اقوال ابوہریرہ رضؓ۔ کلبی۔ سعید بن جبیر۔ عطا۔ مجاہد جن میں سے بعض کا یہ بیان ہے۔ کہ لوگ نماز کی حالت میں اپنی اپنی ضرورتیں ایک دوسرے سے کہدیا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ سے اونکو سکوت کا حکم فرمایا۔ اور بعض نے کہا۔ کہ یہ آیت خطبہ سننے کی تاکید میں آئی ہے پس جب یہ حال ہے۔ تو ہمارے حنفی بھائیوں کا اسے الحمد کی ممانعت میں پیش کرنا ٹھیک نہ ہوا بلکہ انہوں نے گویا قرآن مجید کی تفسیر رائے سے کی اور قرآن مجید کی تفسیر رائے سے کرنے کے متعلق

حضور سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (یعنے جس شخص نے قرآن مجید کی تفسیر رائے سے کی تو اوسکو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے اللّٰہم احفظنا من عذاب جہنم آمین) لہذا بھائیو! اسکو یعنے آیت کریمہ زیر بحث کو کبھی مقتدی کو الحمد کے پڑھنے سے ممانعت میں پیش نہ کرنا۔ ثانیا۔ اگر ہم خلاف اجماع یہ مان بھی لیں کہ یہ آیت مقتدی کو الحمد پڑھنے سے منع کرتی ہے تو بھی کچھ قباحت نہیں۔ اسواسطے کہ جب یہ قاعدہ مقرر ہوچکا ہے۔ کہ یجوز تخصیص عموم القرآن بخبر الواحد (قرآن مجید کے عام حکم کو حدیث احادیث سے خاص کرلینا جائز ہے) تو اس جگہ آیت زیر بحث اذا قرئ القرآن عام ہے۔ شامل ہے سورہ فاتحہ وغیر سورہ فاتحہ کو اور حدیث قراۃ فاتحہ مقتدی کی خاص ہے اور ہر عام محتمل تخصیص کا ہے۔ تو ضرور ہوا۔ کہ سورہ فاتحہ کو اس عموم سے نکالا جاوے۔ ماسوے فاتحہ کو ممانعت میں داخل کیا جاوے اگر کہو ہم ایسا نہ کرینگے۔ یعنے عام آیت کو خاص نہ کرینگے کیونکہ ہمارے مذہب میں ایسا کرنا نسخ گنا جاتا ہے تو ہماری بن پڑیگی ہم کہیں گے۔ پھر کیوں اذا قرئ القرآن عام آیت کو قراۃ الامام لہ قراۃ سے منع قراۃ مقتدی پر خاص کرتے ہو۔ اگر کہو شان نزول نے تخصیص کی ہے۔ تو ہم کہینگے کہ اصل تو عام عام نہ رہا۔ دوسرے ہم بھی کہیں گے کہ جیسے تمہاری شان نزول نے تخصیص کی۔ ویسے ہمارے ہاں فاقرؤا ما تیسر من القرآن نے قراۃ مقتدی کو خاص کیا۔ لہذا یہ اعتراض تم پر الٹے پڑیں گے پس ضرور ہوا۔ کہ حدیث لا صلوٰۃ الخ سے قراۃ فاتحہ حکم ممانعت اذا قرئ القرآن الخ اور حدیث قراۃ الامام لہ قراۃ سے مخصوص ومستثنے کرلینا چاہیے۔ جیسا کہ امام رازی نے تفسیر کبیر میں بسط کے ساتھ تقریر کی ہے۔ سورہ فاتحہ کو اس ممانعت سے نکالیا ہے۔ یہ صورت استثنا عمدہ ہے۔ ایسی بہت حدیثیں ہیں جن میں ایک چیز حکم میں داخل ہے پھر اوسی چیز کو دوسری حدیث میں اوس حکم سے نکال لیا ہے مثلاً جعلت لی الارض مسجدا وطہورا۔ ایک حدیث ہے اور دوسری حدیث میں ہے۔ الا المقبرۃ والحمام یہاں غور کرو کہ جسطرح ارض عام سے مقبرہ وحمام کو خاص کرلیا۔ اسی طرح حدیث قراۃ الامام اور آیت اذا قرئ القرآن حدیث لا صلوٰۃ الخ کو خاص کرلو۔ یعنے قراۃ فاتحہ کو مقتدی کے لئے درست رکھو۔ ثالثا آیت کریمہ میں قید نہیں ہے کہ یہ قراۃ قرآن اور یہ استماع اور یہ انصات نماز میں ہو۔ یا خارج نماز سے اور قاری امام ہو یا غیر امام۔ اور مستمع مقتدی ہو یا غیر مقتدی اور یہ قراۃ جہر سے ہو یا سر سے پھر کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص خارج نماز سے سراً قرآن پڑھ رہا ہے۔ اور دیگر اشخاص قریب اس کے بیٹھے ہیں تو قریب والوں کو لازم ہے۔ استماع اور انصات قرآن کے لئے جسکو ایک شخص سراً پڑھ رہا ہے کیونکہ آیت میں قید نماز وجہر وامام ومقتدی کی نہیں۔ اور کیا ہوسکتا ہے۔ کہ ایک شخص خارج نماز سے سراً قرآن پڑھ رہا ہے۔ اور دوسرا شخص اوس کے قریب منفرداً نماز پڑھتا ہے اسپر استماع اور انصات واجب ہو اور کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص خارج نماز سے سراً قرآن پڑھ رہا ہے۔ اور اس کے قریب ایک باجماعت نماز ہورہی ہے۔ تو اس ساری جماعت پر یعنے امام ومقتدی پر استماع وانصات واجب ہو حالانکہ یہ حکم بالاتفاق باطل ہے

اب یہاں ہم خود قول امام ابوحنیفہ اور حنفی مذہب کے بہت بڑے حامی علامہ عینی اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد صاحب وغیرہ کے اقوال نسبت قراۃ خلف الامام درج کرتے ہیں تاکہ قاریان کرام پر روشن ہوجاتے کہ آج کل کے حنفی اور صورت رکھتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے نہ معلوم کس کی پیروی اختیار کی ہے۔ کیونکہ اگر امام ابوحنیفہ کے پیچھے مقلد ہوتے۔ تو اونکے ارشاد کی تعمیل کرتے وھو ھذا

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے ۱

نقل عدم کراھتھا عن ابی حنیفۃ وابی حفص ومحمد

مکروہ نہیں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا نہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہ ابوحفص نہ امام محمد کے نزدیک

۲ قال العینی الحنفی فی شرح صحیح البخاری بعض اصحابنا یستحسنون ذالک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلواۃ وبعضہم فی السریۃ فقط وعلیہ فقہاء الحجاز والشام

عینی حنفی نے شرح صحیح بخاری میں کہا کہ بعض ہمارے مذہب والے سورہ فاتحہ امام کے پیچھے سب نمازوں میں اچھا جانتے ہیں۔ اور بعض حنفی فقط سری ہی میں اچھا جانتے ہیں احتیاطاً اور یہ مذہب فقہاء حجاز اور شام والوں کا ہے

۳ امام شعرانی نے میزان میں کہا۔ کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے اور امام محمد کی قراۃ الحمد خلف الامام میں دو قول ہیں۔ پہلا یہ کہ قراۃ فاتحہ مقتدی کو نہ سنت ہے نہ واجب اور امام محمد صاحب نے اپنی اگلی تصانیف میں اسی کو بیان کیا ہے۔ اور پچھلا قول دونوں کا یہ ہے۔ کہ مقتدی فاتحہ احتیاطاً پڑھ لیا کرے۔ حدیث مرفوع جب ملگئی ہے۔ تو مکروہ تک نہیں۔ کہا وہ حدیث یہ ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھا کرو۔ اور ایک روایت میں آپنے فرمایا۔ کہ جب میں پکار کر پڑھوں تب تم سورہ فاتحہ ہی پڑھا کرو۔

۴ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی امام الکلام میں فرماتے ہیں۔ یقرأ عند سکوت الامام عملا بحدیث لا صلوٰۃ الا بقراۃ فاتحۃ الکتاب وبالانصات

جہری نمازمیں جب دو آیتوں کے بیچ میں وقفہ کرے تب مقتدی پڑھے۔ تاکہ حدیث لا صلوٰۃ الخ اور انصتوا پر بھی عمل ہوجاوے

۵ ملاجیون صاحب حنفی تفسیر احمدیہ میں فرماتے ہیں

ان الطائفة الصوفیه والمشائخ الحنفیة تراهم یستحسنون قراءة الفاتحة للمؤتم

بیشک ۔ گروہ صوفیوں کا اور بڑے بڑے علماء حنفیہ کا مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو اچھا جانتے ہیں۔

۷ استاذ الہند شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ اور ازالۃ الخفا میں فرماتے ہیں۔ ولیقرء بحیث لایشوش علی الامام وھذا اولی الاقوال عندی وبہ تجمع الاحادیث ۔ سورہ فاتحہ کو امام کے پیچھے اس ڈھنگ سے پڑھے جس سے امام کو تشویش نہ ہو۔ ایسا پڑھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔ اور سب قولوں سے اولےٰ معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی میں سب حدیثیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اب کہاں تک ہم نقل کئے چلے جائیں۔ منصف مزاج کے لئے اتنا کافی ہے کہ الحمد مقتدی کو ضرور پڑھنی چاہئے بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی ہے

گرچہ بسیار بگفتیم ودریں باب سخن
اندکے بیش نگفتیم ہنوز از بسیار

(الراقم الحاج محمد عبد الحمید ابا محمدی)

اقتباس الاحسان

الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک

معلوم کرو کہ شارع نے بندوں کو بالذات جن امور کے ساتھ خواہ بطور ایجاب خواہ بطور تحریم کے مکلف کیا ہے۔ وہ اعمال ہیں۔ اس لئے کہ اعمال اون حالات نفسانیہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جن کا نفع نقصان آخرت میں اس کی جانب عاید ہوتا ہے۔ اور یہ اعمال اون کیفیات نفسانیہ کو ظاہر کرتے ہیں اور اون کیفیات نفسانیہ کا بیان اور ان کے لئے صور ہوتے ہیں۔ ان اعمال سے دو طرح پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک تو اس اعتبار سے کہ تمام لوگوں پر ان کا عمل میں لانا لازم ہوتا ہے۔ اور اس اعتبار سے ان اعمال اور ظاہری طریقوں کا اختیار کرنا مقصود ہوتا ہے جن کا ظاہر و باطن متمیز نہیں ہوتا۔ اور ان کیفیات پر یہ اعمال بمنزلہ قرائن کے ہوتے ہیں۔ اور ان اعمال کا لوگوں سے سب کے روبرو مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور ان کو اس اعمال سے بچنے اور عذر کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔ انہی اعمال کی بنا درمیانی حالت اور امور منضبطہ پر ہوتی ہے اور دوسری قسم ان اعمال سے لوگوں کے نفس مہذب کرتا ہے۔ اور جو کیفیت ان اعمال سے مطلوب ہوتی ہے۔ اس تک نفس کا پہنچانا اس اعتبار سے ان کیفیات کا معلوم کرنا اور ان اعمال کا اس طرح پر معلوم کرنا کہ وہ ان کیفیات کی طرف پہنچانے میں مقصود ہوتا ہے۔ اور ان کا دھیان اور کے اختیار میں دینے پر ہوتا ہے پہلے اعتبار سے جس علم میں ان اعمال سے بحث کی جاتی ہے وہ علم اور جس علم میں دوسرے اعتبار سے بحث کی جاتی ہے۔ وہ علم علم الاحسان ہے۔ مباحث احسان میں نظر کرنے والے کو بہت خوب کی حاجت ہوتی ہے ایک تو اعمال کو اس طرح پر معلوم کرنا جس طرح کیفیات نفسانیہ ان کے وسیلہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ بسا اوقات ریا اور سمعہ یا عادت کے طور پر کوئی عمل ادا کیا جاتا ہے۔ یا اوس کے ساتھ خود پسندی اور منت اور ایذا رسانی پائی جاتی ہے۔ ایسے وقت میں اس عمل سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔ جو اوس عمل سے منظور ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات کوئی عمل اسطرح ادا کیا جاتا ہے۔ کہ نفس کو اوس عمل کی تصحیح پر وہ تنبیہ حاصل نہیں ہوتا جو محسنین کو حاصل ہونا چاہئے اگرچہ بعض نفس اس کے مثل پر متنبہ ہو جاتے ہیں۔ مثلا وہ شخص کہ جو صرف فرائض پر اکتفا کرتا ہے۔ اور کما یا کیفا ان پر زیادہ نہیں کرتا۔ وہ شخص زکی نہیں ہے۔ اور دوسرے ان ہیئات نفسانیہ کا کامل طور پر معلوم کرنا تاکہ بصیرت کے ساتھ ان عمل کو لا سکے۔ وہ شخص اپنے نفس کا طبیب ہوتا ہے۔ جسطرح طبیب کو طب کی حکومت ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس شخص کو اپنے پر حکومت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص اس بات کو نہیں جانتا کہ ذات سے کیا مقصود ہے۔ تو وہ شخص جب ان حالات کو پڑھتا ہے۔ تو اپنے میں اوسی کی طرح بدحواس ہو جاتا ہے۔ یا اس کا حال اسی شخص کا سا ہوتا ہے۔ جو رات کے وقت لکڑیاں چنتا ہے جس اتفاق سے اس فن میں گفتگو کی جاتی ہے اون کے چار اصول ہیں

ایک تو طہارت جس کے سبب تشبیہ بالملکوت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک فرمانبرداری جو جبروت پر اطلاع پانے کا سبب ہوتی ہے۔ پہلی امر کے لئے وضو اور غسل اور دوسرے کے لئے نماز اور اذکار اور تلاوت مقرر کی گئی۔ اور جب دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو ہم اوس کو سکینہ اور وسیلہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود کے حق میں ذکر کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ وہ یعنی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ وسیلہ کے اعتبار سے خدا تعالےٰ کے مقرب ہیں۔ اور شارع نے طہارت کو ایمان سے تعبیر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ الطهارة شطر الایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کا حال اسطرح بیان فرمایا ہے۔ ان الله نظیف یحب النظافة۔ خدا تعالےٰ پاک ہے اور پاکی پسند کرتا ہے۔ اور دوسرے کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا۔ الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک

احسان اس کا نام ہے۔ کہ تو اللہ کی بندگی کرے گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے۔ پس اگر تو اسکو نہیں دیکھتا ہے۔ تو وہ تجھکو دیکھتا ہے۔

علوم حدیث میں زیادہ دقیق فن اسرار دین ہے

شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ میری دانست میں تمام علوم حدیث میں زیادہ دقیق فن جس کی جڑ نہایت

عمیق ہے۔ اور اس کا معیار نہایت بلند ہے۔ اور میری نظر میں جو تمام علوم شرعیہ سے زیادہ بلند مرتبہ اور عالی قدر ہے۔ وہ اسرار دین کا علم ہے۔ جس میں تمام احکام دین کی حکمت اور   اور ایک ایک عمل کے راز اور نکات بیان کئے ہیں یا اللہ وہ تمام علموں میں سے سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔ کہ جس سے بن پڑے اپنے نفیس وقتوں کو اس میں صرف کیا کرے۔ اور مفروضہ طاعتوں کے بعد معاد کے لئے اس کو ذخیرہ کرے اس لئے کہ شریعت کے احکام میں اس کے ذریعے بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس فن کے عالم کو اخبار شریعت سے وہی تعلق ہوا کرتا ہے۔ جو شعر فہمی کے عالم کو اشعار کے دیوانوں سے اور منطقی کو علما کے دلائل سے اور نحوی کو فصحاء عرب کے کلام سے اور اصول فقہ کے عالم کو فقہا کی تعریفوں سے ہوتا ہے۔ اسی علم کے ذریعہ سے اس حیرانی سے حفاظت رہتی ہے۔ جو کسی شخص کو رات کے وقت لکڑیاں جمع کرنے میں پیش آتی ہے۔ (کہ خشک و تر میں وہ امتیاز نہیں کر سکتا) یا پانی کی رو میں خط لگانے والے کو اور وہ اوس سے امن میں رہتا ہے کہ اوس دشمن کی طرح   ڈول مارے جس کو اپنے سامنے کی کوئی چیز نظر نہ آتی ہو۔ یا کسی نابینا اونٹنی پر سوار ہونے سے شخص کی حالت آدمی کی سی نہیں ہو سکتی۔ جس نے کسی طبیب کو کھانے کے لئے سبب بتاتے ہوئے سنا ہو۔ اور جو شکل ہونے کی وجہ سے   کا قیاس کر لیا ہو۔

اس علم کی وجہ سے آدمی اپنے پروردگار کی جانب سے ایک   دلیل پر اوسی شخص کی طرح ہو جاتا ہے۔ کہ جس کو کسی معتبر آدمی نے یہ بتا دیا ہو۔ کہ زہر مار ڈالا کرتا ہے۔ اور اس لئے اس کے فرمانے کی تصدیق کی ہو۔ اور پھر قرائن سے معلوم کیا ہو کہ واقعی زہر کی حرارت اور خشکی پرلے درجے کی ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں کیفیتیں انسانی مزاج کے بالکل خلاف ہیں۔ تو جس بات پر اس نے پہلے یقین کر لیا تھا۔ اب اس پر ایک درجہ یقین اور زیادہ ہو گیا

اگرچہ احادیث نبوی نے اسرار دین کے اصول و فروع کو ثابت کر دیا ہے۔ اور آثار صحابہ و تابعین نے اس کے اجمال و تفصیل کو صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ اور ان مصلحتوں کے دریافت کرتے ہیں جو شریعت کے ہر ہر باب میں ملحوظ رکھی گئی ہیں۔ مجتہدین کا غور نظر بھی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ اور انکی پیروی کرنے والوں نے بھی بڑے بڑے نکتے ظاہر کئے ہیں۔ اور اون کے گروہوں میں دقیق نظر علماء نے بڑے عمدہ مضامین پیدا کئے ہیں اور یہ کہنا کہ سلف نے اسکو مدون نہیں کیا ہے۔ ہمکو سلف کے مدون کرنے کی کیا پرواہ ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے اصول کو قایم کر دیا ہے۔ اور اوس کے فروع کو مرتب فرما دیا ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت زید رضؓ حضرت عبداللہ ابن عباس حضرت عایشہؓ وغیرہ جیسے فقہاء صحابہ نے اوس میں گفتگوئیں کی ہیں اور اوس کے وجوہ کو روشن بیانی سے ظاہر کر دیا ہے۔ اور ان کے بعد علماے دین اور بیداران طریقہ یقین ان ضروری امور کو جنکو خداے تعالے نے اون کے دلوں میں ذخیرہ کیا تھا۔ ظاہر کرتے رہتے ہیں جب اون کو کسی ایسے شخص سے مناظرہ کی ضرورت آ پڑتی تھی جو شک اور شبہ سے فتنہ پردازی کرنا چاہتا تھا۔ تو وہ مستعدانہ بحث کی شمشیر کو میان سے نکال لیتے تھے۔ اپنے ارادوں کو مصمم کر کے جرات اور دلیری سے بدعتیوں کے لشکر کو ہزیمت دیتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم جامع علوم تھے۔ اون کے بعد تابعین نے یہ ارث پایا۔ پھر ہمتیں گھٹ گئیں۔ عزیمتیں پست ہو گئیں۔ مناسک جاتی رہی۔ اہل علم کم ہو گئے۔ جو بوجھ علوم کا صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے اوٹھایا۔ وہ اون سے اٹھ نہ سکا۔ علم کو نوع نوع کر ڈالا۔ اور ہر علم کا نام جدا رکھا گیا۔ علم لغت۔ علم اصول دین۔ علم اصول مع علم تاریخ علم تعبیر رویا علم تاریخ۔ علم فرایض علم مواقیت وغیرہ وغیرہ اصحاب حقیقت نے اپنی کتابیں علیحدہ دو ڈائیں۔ اون پر جو الفاظ و معانی

کتاب کے تھلے۔ انہوں نے اوسکو اعلام ٹھہرا کر اصطلاحات فنا و بقا و حضور و غیبت و ہیبت و انس و وحشت و قبض و بسط وغیرہا کو قایم کیا۔ (مولانا صدیق حسن) شاہ صاحب فرماتے ہیں

وكل فن هذا شانه لم يتغير ويا الله دين و لم يترتب اصوله و فروعه الا بعد قرون كثيرة و قد وسطا   عمت الحاجة اليه

یعنے فنون بالا میں سے ہر فن کی تدوین ان کے اصول و فروع کی ترتیب مدت دراز کے بعد ہوئی۔ جب اوس کی ضرورت کا وقت آیا متقدمین کو اس فن کی اسلئے ضرورت نہ تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت سے اون کے عقیدے بالکل صاف تھے۔ آپ کے زمانہ سے وہ بہت قریب تھے اون میں اختلافات کم تھے۔ ان کے دل مطمئن تھے۔ ان امور کی تفتیش کی انکو کچھ ضرورت نہ تھی۔ جو آنحضرت سے ثابت ہو چکے تھے منقول کو معقول سے مطابق کرنے کا انکو کچھ خیال نہ تھا ثقات سے اکثر مسئلوں کا دریافت کر لینا ممکن تھا۔

آیت اللہ الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ
خاکسار ابو سلیم عبدالرحیم از ناگپور

ضمانت فنڈ بقیہ صفحہ کالم اول

مولوی محمد یسین صاحب رضا نپور دستگیر ۴ معرفت میاں محمد علی بیرہجہ سے معرفت عنایت اللہ ازبمبئی ۴ سید عبدالحی صاحب از اوہولی ۴ محمد عثمان کری [illegible] کے معرفت مستری کرم الدین [illegible] مولوی امداد حسین [illegible] معرفت عبداللہ جانی [illegible] محمد [illegible] معرفت مولوی عبدالوہاب کانپور ۴ منشی عبداللطیف [illegible] امراوتی ۴ منشی عبدالعزیز نائب تحصیلدار [illegible] مولوی محمد اسمعیل [illegible] مرشدآباد [illegible] معرفت عبدالعزیز [illegible] مولوی عبدالمنان [illegible] منشی عظیم الدین سہیوڑہ سے منشی [illegible] ٹانک ۴

حکیم بشیر احمد اٹاوہ ۴ منشی محمد شفیع نقشہ نویس [illegible] ۴

عبدالواحد از سندی کٹھڑی عمعہ ، حافظ عبدالقادر از مئو الحمد اللہ آباد عمعہ ، حکیم عبدالحفیظ از اچھاورہ ۲ ، معرفت ڈاکٹر اشرف خاں علیگڈھ ۵ ، محمد ابراہیم نیلیہ والے از قصبہ کوما علاقہ بمبئی عمعہ ، معرفت مولوی مولا بخش خاں از اصحاب آسن سول عمعہ ، مولوی عبدالرحمن دالپور عمعہ ، میاں حسن جان سوداگر جبالپور ۲ ، بابو نور محمد ٹھرالور نتی ہائی عمعہ ، از خوجگان امرتسر ۵ ، منشی الٰہی بخش چاند پور بجنور للعمر ، حافظ عبدالحفیظ از گوکڑہ ضلع ورنگ ۲ ، محمد یوسف از کلکتہ ۲ ، معرفت مستری عمرالدین نورالدین کوٹلی لوہاراں للعہ ، معرفت مولانا عبداللہ گیلانی للعہ ، مولوی مراد علی مونگہڑہ ۵ ، معرفت حکیم نذیر احمد اٹاوہ ۵ ، منشی محمد ابراہیم از ریاست کوٹہ ۵ ، مرزا عبدالرزاق بیگ حیدرآباد دکن عمعہ ، بابو جان محمد از دھنباد ضلع مان بھوم عمعہ ، مستری فتح الدین از کھڑک پور ۵ ، میاں نور محمد ضیاء امرتسر ۲ ، ما
ابراہیم لدھا کمپنی بمبئی

میزان سابق ۱۷۴۳

کل میزان الف (ایک ہزار سات سو سینتالیس روپیہ دو آنے)

(میزان ہذا ۱۰ جنوری روز شنبہ تک ہے)

کتاب شہبار شریعت (پنجابی نظم) یک نسخہ مصنفہ مولوی نور محمد مرحوم مرسلہ منشی محمد عالم از بمبئی قیمت ۲

کتاب علاج آریہ سماج ۱۲ النسخے فی نسخہ ار مرسلہ مولوی محمود دگامی از میرٹھ

کتاب حل کلیات غالب یک نسخہ قیمت عمعہ از استاد شوکت میرٹھی

کوئی صاحب ان تمام کتابوں کو یا اس میں سے جسکو چاہیں خریدیں۔ تو علاوہ کتاب کے وہی قیمت چندہ میں شامل ہونے سے ثواب بھی ہے

تفسیر ثنائی اردو - پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ جلد اول ۱۲ جلد دوم ۲ جلد سوم ۲ جلد چہارم ۲ جلد پنجم عمعہ جلد ششم عمعہ (والہ الوفا)

پرمیشور اور سوامی جی میں اختلاف

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا جو یہ ادھڑا تو وہ ٹانکا

ناظرین۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ خاکسار آج آپ صاحبان کو پرمیشور اور سوامی جی کے مختلف اقوال دکھاتا ہے۔ امید کہ جسطرح خاکسار نے لطف اٹھایا ہے آپ بھی پڑھکر مسرور ہونگے۔ سوامی جی لکھتے ہیں "اگر گناہوں کو خدا بخشتا ہے۔ تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے۔ اور بے رحم ہے۔ کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کی جاتی ہے۔ تو وہ زیادہ گناہ کریگا۔ اور بہت شریف لوگوں کو تکلیف پہنچاویگا" ستیارتھ پرکاش صـ۲۷۷ اور دیکھئے۔

"اگر وہ (پرمیشور) پاپ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں کیونکہ درگذر کے سنتے ہی ان کو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جاتے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے۔ تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کریں۔ کیونکہ راجہ گناہ بخشدیا کریگا۔ اور ان کو بھی بھروسہ ہو جایا کریگا۔ کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیا کرینگے جو لوگ قصور نہیں کرتے۔ وہ بھی تقصیروں سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جاوینگے۔ اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے۔ نہ کہ معاف کرنا" ستیارتھ پرکاش سمولاس ساتواں صـ۲۵

خاکسار۔ اب آپنے ملاحظہ فرماکر معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ سوامی جی گناہ کے بخشنے کو بے رحمی جانتے تھے ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ سوامی جی کا یہ دعوےٰ صحیح ہے یا غلط۔ بلکہ اسوقت یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ سوامی جی نے جو گناہ کے بخشنے کو بے رحمی لکھا ہے آیا وہ وید سے بھی ثابت ہے یا نہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"اے انسانو! میں بخشنے والا ہوں۔" رگوید منڈل ۱ سوکت ۸۹ منترہ ۵۔ اور سنئے اس سے واضح تر۔

"اے پانی کی طرح صاف دیوتاؤ! جسطرح درخت سے پھل پتے الگ ہو جاتے ہیں۔ یا جسطرح پسینہ سے لت پت پانی سے نہاکر میل سے رہائی پاتا ہے۔ یا جس طرح پوتر کرنیوالے پدارتھوں سے گھی پوتر ہوتا ہے اسی طرح سے آپ مجھے گناہوں سے پاک کیجئے" یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۲۰

خاکسار۔ اب رگوید اور یجروید کے دونوں منتروں سے بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ پرمیشور بھی گناہ معاف کر دیتا ہے یعنی دور کر دیتا ہے۔ جملہ آریہ صاحبان سے بکمال ادب گذارش ہے کہ آیا سوامی جی کے قول کو درست مانا جاوے۔ یا پرمیشور کے قول کو۔ مسافر تو شاید سوامی جی کے قول کو صحیح مانے گا۔

ناظرین۔ دیکھئے سوامی جی اور پرمیشور کے قول میں کسقدر اختلاف ہے۔ اب مہاشہ مسافر بتاویں۔ کہ اس اختلاف کی کیا وجہ ہے؟ ع

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

خاکسار حافظ محمد بخش الدین طالب علم اسلامیہ ٹنگی

ایشور اور سوامی دیانند

سوامی جی کہتے ہیں:-
"ایشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے۔ تو اوسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان پاپی ہو جاویں" ستیارتھ صـ۲۵۹

"جیوؤں کو پاپ پنوں کا نتیجہ دینا وغیرہ دہرم کے کام پرمیشور کے کام ہیں" ستیارتھ صـ۲۵۱

خاکسار۔ مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ ایشور کسی کے پاپ (گناہ) معاف نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ اس میں رحم نہیں ہے۔ اور سنئے۔

"جو رحم نہیں رکھتا۔ وہ ہرگز خدا ہی نہیں ہو سکتا" ستیارتھ صـ۱۷

خاکسار۔ ستیارتھ پرکاش کی ہر دو عبارتوں کو ملانے سے کیا نتیجہ نکلا؟ یہی کہ سوامی دیانند کے اقوال میں غضب کا اختلاف ہے۔ کیا کوئی ہے آریہ مہاشہ جو ان دونوں عبارتوں کا مطلب سمجھائے۔ دیدہ باید

محمد داؤد از سنبھل۔

مسلمانوں کی ترقی و تنزل

چونکہ آجکل اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قوم مسلمان جو گرتی چلی جاتی ہے وہ آخرکار گرتے گرتے فنا ہو جائیگی جیسا کہ اگلی قوموں سے جب حکومت اور بادشاہت جاتی رہی اور وہ محکوم ہوگئے - آخر گرتے گرتے فنا ہوگئے - جیسے قوم روما - قوم قبط مصر - قوم فارسی قوم ہنود قدیم و جدید - چنانچہ اکثر اخباروں میں اسکا چرچہ ہوتا رہتا ہے - اور اکثر مسلمانوں کو جنکے دلوں میں ہمدردی اسلامی ہے - اسکا سخت صدمہ اور افسوس انکے دلوں پر ہو رہا ہے -

لہذا میں اپنے خیال سے جو مجکو قرآن مجید و حدیث شریف کے مطالعہ اور اس میں تدبر و تفکر کرنے سے حاصل ہوا ہے - وہ درج ذیل کرتا ہوں - مسلمانو! غور سے سنو! حافظ گوید - ع

نیست شامے کہ صبح در پے اوست

اللہ تعالے نے فرمایا ہے فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا - تولج الیل فی النہار و تولج النہار فی الیل - تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی - ہر عسر کے بعد آسانی ہے - اور ہر رات کے بعد دن ہے - یہی قاعدہ ربانی ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا مسلمانو! مایوس نہ ہونا چاہئے ع

ولا مثال زشامے کہ صبح در پے اوست

قرآن الٰہی ہے ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ مسلمانو! ابھی اظہار علی الدین کلہ نہیں ہوا ہے - یہ وعدہ بھی پورا ہوکر رہیگا - ومن اصدق من اللہ قیلا - اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک میں اظہار علی الدین کلہ کی جو پیش گوئی کی ہے اس کیطرف دوسری آیتوں میں اشارہ فرمایا ہے - غور سے مطالعہ کرو -

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جنگ خندق میں جب تکلیف سخت اٹھائی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں انکی تشفی و تسکین کے لئے جو آیت اتاری وہ یہ ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم (الی) اولئک ہم الفاسقون (سورہ نور - رکوع ۷) مسلمانو! اس آیت شریف میں لفظ کما استخلف الذین من قبلہم قابل غور ہے خصوصاً لفظ کما اور اس آیت میں کونسی قوم مراد ہے تو ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کسی پیغمبر اور اس کی امت کو حکومت اور بادشاہت جمع کرکے نہیں دیگئی بجز بنی اسرائیل کے - اب بنی اسرائیل کے حال کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ انکے ساتھ برتاؤ خداوندی کیا ہوا وہی برتاؤ اس امت مرحومہ کے ساتھ بھی ہوگا - جس پر لفظ کما دلالت کرتا ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ بھی اس کی مؤید ہیں کہ جو کچھ بنی اسرائیل کے ساتھ اچھا اور برا واقعہ پیش آیا وہ سب اس امت مرحومہ کے ساتھ بھی پیش آویگا - طابق النعل بالنعل اور بعض میں لفظ حذو النعل بالنعل اور بعض میں شبرا بشبر ہے - لیکن مقصود سب کا ایک ہے اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل کے اول رکوع میں فرماتا ہے وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا فاذا جاء وعد اولٰہما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلال الدیار وکان وعدا مفعولا - ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم وامددناکم باموال وبنین وجعلنکم اکثر نفیرا آخر رکوع تک -

اس آیت شریفہ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو دو مرتبہ عروج ہوگا - اور تنزل دو مرتبہ - اور پہلے عروج سے دوسرا عروج بہت زیادہ ہوگا - کیونکہ اکثر نفیرا فرمایا - پس اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر دریائے قلزم سے پار ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فتح و نصرت کا کیا - لیکن ان کی شامت اعمال کیوجہ سے اور نافرمانیوں کے باعث چالیس برسوں تک زمین میں پریشان رہے - لیکن آخر میں اللہ تعالے نے ان کی توبہ قبول کی - اور حضرت موسی علیہ السلام کو کچھ فتوحات حاصل ہوئی - لیکن ان کی عمر تمام ہوچکی تھی وہ وعدہ حضرت یوشع علیہ السلام کے ذریعہ پورا کرایا گیا - اور تمام ملک شام اور مصر فتح ہوا - اسکے بعد حضرت کالب پیغمبر خلیفہ ہوئے اور خلافت راشدہ رہی - اس کے بعد ملوک پیدا ہوئے اور ایک ہزار برس تک حکومت بنی اسرائیل اس ملک پر قائم رہی - آخرکار انکی شرارت اور طغیانی کے سبب اللہ تعالے نے یونانی بت پرستوں کو جنکا سپہ سالار جالوت تھا ان پر مسلط کردیا - جنہوں نے بنی اسرائیل کو خوب زیر و زبر کیا - لاکھوں کو قتل اور لاکھوں کو جلا وطن کیا - تب اس وقت بنی اسرائیل کو ہوش ہوا - اور اس زمانہ کے نبی کے پاس جنکا نام شمویل تھا گئے اور درخواست کی ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ -

قصہ مختصر ان کی دعا مقبول ہوئی - اور اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا - اس نے کچھ تھوڑی فتوحات کی - اس کے بعد اسکا انتقال ہوا - اور اس کے جانشین حضرت داؤد علیہ السلام ہوئے انہوں نے تمام ملک مصر و شام فتح کیا - ان کے جانشین حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے انہوں نے پہلی فتوحات پر بہت زیادہ ترقی کی - یعنی تمام ملک فارس - کابل - خراسان فتح کیا - مشرق میں اور مغرب میں تمام یونان اور اکثر یورپ فتح کیا - اور افریقہ میں بلقیس کا ملک فتح کیا - الغرض اکثر نفیرا کی پیشین گوئی بوجہ اتم ظاہر ہوئی -

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات مشہور آفاق ہیں - زیادہ اس میں قلم فرسائی کی ضرورت نہیں - ناظرین خود خیال فرماسکتے ہیں کہ پہلی بار سے دوسری بار کس قدر زیادہ فتوحات و ترقی بنی اسرائیل اور دین موسوی کو ہوئی - اب اس امت مرحومہ کے ساتھ اس کما کے لفظ کو ملا دیں اور حدیث شریف پر غور کریں -

عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا ابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری آخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم منہا فوج عاما لعل آخرہا فوجا ان یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا وعیسی ابن مریم آخرہا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم رواہ رزین (کذا فی المشکوٰۃ) اب اس حدیث شریف کو بنی اسرائیل کے حالات کے ساتھ مطابقت دیں تو آپ لوگوں کو لفظ کما کا پورا پتہ مل جائیگا۔ اس کے سوا اور بھی بہت سی حدیثیں اس باب میں ہیں جو صاف صاف اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس امت مرحومہ کو بعد تنزل پھر عروج ہوگا۔ لیکن اس عروج سے آخری عروج حضرت عیسیٰ بن مریم والا مراد نہیں کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے انا اولہا والمہدی وسطہا وعیسی بن مریم آخرہا اس سے معلوم ہوا کہ یہ مہدی آخر الزمان نہیں۔ بلکہ مہدی اوسط ہیں۔ چنانچہ آگے جاکر اسکو منکشف کر دیا ہے۔ ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم یعنی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک زمانہ امت مرحومہ پر ضلالت و گمراہی کا آویگا۔ اس کے بعد تب مہدی اوسط پیدا ہونگے اور ان کی فتوحات پہلی فتوحات سے بہت زیادہ ہونگی۔ اس کے بعد پھر نزول شروع ہوگا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کو ہوا۔ اور ضلالت و گمراہی پیدا ہوگی۔ بعدہ مہدی آخر الزمان اور ان کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم ہونگے جو وعدہ ربی لیظہرہ علی الدین کلہ کو پورا کرینگے۔ بنی اسرائیل میں دو مرتبہ خلافت ہوئی پہلی خلافت متصلہ جو حضرت یوشع علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ اور دوسری منفصلہ جو طالوت سے شروع ہوئی۔ اور حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام نے اسکو کمال تک پہونچایا۔ اس کے بعد پھر نزول ہوا جو بخت نصر سپہ سالار فارس کے ہاتھوں بوجہ قتل حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیہما السلام بنی اسرائیل نے پایا۔ اب اس کے بعد نبی آخر الزمان کا ذکر ہے کہ اگر اس کی پیروی کروگے تو پھر عروج ہوگا والا فلا۔

اب اس امت مرحومہ کا حال ملاحظہ کریں۔ اول خلافت متصلہ ہوئی جو چار خلیفوں پر ختم ہوئی۔ دوم منفصلہ جو مہدی اوسط سے شروع ہوگی۔ اور سوم آخری عروج جو مہدی آخر الزمان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین ان احادیث و آیات کو بغور ملاحظہ فرما کر منتظر وعدہ الٰہی کو رہیں فکونوا من المنتظرین ولا تکونوا من المترددین۔

یہ میری تحقیق و فہم و درایت ہے۔ جو مجکو قرآن مجید و حدیث شریف کی ہدایت سے حاصل ہوئی۔ جسکو میں اپنی قوم پر پیش کرتا ہوں۔ مجکو امید کامل ہے کہ میری قوم حالت یاس میں اس بشارت سے محظوظ و منتفع و امیدوار رحمت الٰہی ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

(نامہ نگار از پٹنہ)

مذاکرہ علمیہ نسبت ما انا علیہ و اصحابی

(از مولوی ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

اس مذاکرہ پر ایک طویل حیثیت سے بھی روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ مگر میں مجملاً عرض کرونگا کہ گو حضور کے اس مبارک ارشاد (ما انا علیہ و اصحابی) پر ہر فرقہ کا یہ دعوےٰ ہو سکتا ہے کہ وہ مقبول اور ناجی فرقہ ہے مگر ہر فرقہ کے لئے اس دعوے کے ساتھ ہی ساتھ ان امور کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے جو درحقیقت انہیں اس مبارک قول کے ساتھ مخاطب کریں۔ لیکن پہلے آپ ما انا علیہ و اصحابی کی پوری حدیث سن لیجئے۔ ارشاد نبوی ہے ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ و تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی یعنی بنی اسرائیل میں ۷۲ فرقے تھے اور میری امت میں ۷۳ فرقے ہونگے۔ ایک فرقہ کے سوا کل دوزخی قرار دئے جائینگے۔ صحابہ نے پوچھا کہ حضور فرمائیں کہ وہ ناجی فرقہ کون ہے۔ فرمایا جس پر میں اور میرے اصحاب ہوں۔

اب یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ وہ ایسے کون افعال تھے جس پر حضور کا مبارک عمل تھا اور وہ کون ایسے اعمال تھے جنکی پیروی پر صحابہ کرام نے اطاعت و رسالت کا فخر حاصل فرمایا۔ سب سے پہلے میں آپکو مسئلہ توحید کے متعلق حضور اور حضور کے اصحاب کی حالت بیان کرکے زمانہ حال کے حالات پر آپکی توجہ مبذول کراؤنگا۔ اسکے ذکر کی ضرورت نہیں کہ انبیاء کی بعثت کی غایت خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کی تفہیم تھی اسی طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان تصاویر اور بتوں کی مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ سے قلع قمع کیا جو اپنے اسلاف اور انبیاء کے نام سے زیر پرستش تھے۔ اور عام طور پر حضور نے یہہ ارشاد فرما دیا اعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا۔ یعنی لوگو! خدا کی اکیلی عبادت کرو اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔ یہ وہ ہے جو عام طور پر حضور نے توحید کی تعلیم دی تھی۔ اب صحابہ کا احتیاط اور عمل ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے بوسہ پر فرماتے ہیں لے پتھر میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہی ہے اور تو نا ایک نفع و نقصان کا نہیں مگر میرا تجکو بوسہ دینا صرف حضور کی اطاعت پر مبنی ہے اب اسکے بعد زمانہ حال کی حالت دیکھو کہ بالکل کفار کی طرح اپنے بزرگوں کے نام سے لکڑی پتھر جھاڑ۔ پہاڑ کو موسوم کرکے نہایت خوشی سے پرستش کرنے لگے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو ایک مذہبی شعار پر ایک نوع کا اعتراض فرمایا۔ مگر آج سیکڑوں قبروں اور ہزاروں شدوں کی پرستش اور بوسہ کناری

کے متعلق اجازت دی جا رہی ہے۔ احکام اسلام کی کوئی پروا نہیں۔ نماز روزہ کی پابندی گویا وبال جان ہے۔ مگر نذر و منت اور مرشدین کے بھروسہ پر نجات کی امید بن رہی ہے اور یہ علم نہیں کہ نجات کا دارو مدار ذاتی اعمال حسنہ پر ہے ارشاد ہوتا ہے:۔

فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا
صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

یعنی جس شخص کو آرزو ہو کہ وہ خدا سے ملے اسکو چاہئیے کہ نیک عمل کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ اور انہیں مشرکین کے متعلق خدا نے ایک اور قطعی فیصلہ سنا دیا ہے:۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء

یعنی خدا مشرک کو نہیں بخشیگا۔

یہ وہ ہے جو مسئلہ توحید میں خدا کے رسول اور اصحاب رسول کا عمل تھا۔

اب اتباع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صحابہ کرام کا عمل اور حضور کے ارشادات پر صحابہ کی جان نثاری ملاحظہ فرمائی جاوے۔ حضور نے فرما دیا:۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ

یعنی جس نے میری اطاعت کی گویا خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی۔ گویا خدا کی نافرمانی کی۔

اس فرمان کے بعد ذات رسالت نے اُن امور کی بھی روک تھام فرمائی جو کہ حدود شرع سے باہر ہوں اور جو مذہبی رنگ میں بلا سند کتاب و حدیث ایجاد کی جائیں۔ اور جس پر خلاف قانون شرع ہونیکا الزام عائد ہو سکے۔

لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ
ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا و
لا عدلا

یعنی ایسے شخص کی نماز اور حج اور زکوۃ اور عمرہ و خیرات قبول نہیں جو بطور مذہب و بطور دین کے اسلام میں کچھ ایجاد کرے اور جس کی سند قرآن و حدیث سے نہ ملی ہو۔

ان احکامات کی تعمیل میں صحابہ نے صرف کلام رسول کے سنانے میں بھی اسقدر احتیاط فرمایا کہ جب کسی کے روبرو کلام رسول سنایا جاتا تو الفاظ کی کمی زیادتی کے خوف سے یہ الفاظ اس مقدس کلام رسالت کے ساتھ ادا کر دیے جاتے (ودون ذلک اوفوق ذلک اوقریبا من ذلک اوشبیہا بذلک) یعنی اس سے کچھ زیادہ یا اس سے قریب یا اس کے مشابہ۔ ان الفاظ کی ادائی کا منشا یہی ہوتا تھا۔ کہ کلام رسالت میں لفظی تفاوت بھی نہ ہونے پائے اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی اسی احتیاط کے متعلق قابل ذکر و قابل عمل ہے کہ آپ نے اپنے برادرزادہ کو غلیل کے مارنے سے فرمان نبوی سنا کر منع فرمایا۔ اس نے کچھ پروا نہ کر کے پھر غلیل چلائی۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے صاف فرمایا کہ:۔

احدثک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عنہا ثم عدت تخذف لا اکلمک ابدا

یعنی تو نے حضور کے مبارک فرمان اجب الاذعان کے سننے پر بھی غلیل مارنے کی جرأت کی اس لئے میں تجھ سے کبھی بات نہ کرونگا۔

اس قسم کی ساری احتیاط اور یہ احکام رسالت کی تعمیل و پابندی انہیں مقدس ذوات پر ختم ہو چکی جہاں رائے و قیاس کے متعلق حضور نے یہ ارشاد فرما دیا:۔

من افتی بفتیا غیر ثبت فانما اثمہ علی
من افتاہ

یعنی بغیر ثبوت شرعی کے جس نے فتوے دیا۔ تو اسکا گناہ فتوے دینے والے پر ہے۔

وہاں صحابہ نے ایسے معمولی اختراع پر بھی جو بظاہر عبادت کی شکل میں نظر آئی دیتے تھے اظہار تنفر فرما دیا۔ جیسے کہ مروان کی رائے عید کی نماز سے پیشتر خطبہ پڑھنے پر کسی صحابی نے اُسکو جائز تسلیم نہ کیا۔ مگر آج اتباع رسالت کی یہ کیفیت ہے کہ

(۱) جہاں حکم رسول پیش ہو۔ وہاں اپنے مذہب کے عدم موافقت پر ارشاد نبوی سے تعرض کیا جاتا ہے۔

(۲) مساجد ویران ہو چکی ہیں مقابر آباد ہیں۔

(۳) مساجد میں نہ وہ فرش ہے نہ وہ روشنی ہے نہ وہ رونق ہے۔ مقابر کا سالانہ عرس اور روزانہ اسباب رونق قابل تعجب ہیں۔

(۴) طبیعت کی خواہشوں اور غیر اقوام کی تقلید کے شوق نے تین عیدوں کے سوائے عید شعبان اور عید میلاد النبی کے اختراع پر بھی ہمیں مجبور کر دیا ہے جب اس قسم کی حالت ہماری ہو۔ اور ہم اتباع رسالت و پیروی اسلاف سے اس طرح کوسوں پڑے ہوں۔ تو پھر

ما انا علیہ واصحابی

کے فرزند میں داخل ہونیکا دعوی کرنا کس قدر لغو و بیکار ہوگا۔ ہاں جس حال سے کہ ہم اسلاف و اخلاف میں مقابلہ دکھائے ہیں۔ اگر ہمارے اعمال اسلاف کے موافق ہیں تو بیشک یہ دعوے ہوسکتا ہے کہ ہم

ما انا علیہ واصحابی

میں داخل ہیں۔ اور یہ دعوے اسی فرقہ کو ہوسکتا ہے جو توحید پر مستقیم ہو۔ اور اتباع رسالت میں اپنی جان دیتا ہو اور علانیہ کہتا ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن
ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
رکھا ہوں کام دہی سے ہی ہو جہاں اپنا
خدا ایک مہرباں بس ہے محمد پیشوا اپنا۔
تمسکت بحبل اللہ واتبع الھدی
ولا تک بدعیا لعلک تعلے

ہاں اتنا اور عرض کئے دیتا ہوں کہ ایسے ہمارے مقلدین بھائی جنہوں نے تقلید شخصی کو فرض ثابت نہیں سمجھا اور کلام رسول کے ساتھ اُنہوں نے فوراً

تقلید کو رخصت کر دیا۔ اور انہوں نے احکام رسالت کے سنتے ہی دل سے قدر کی ہو اور فوراً حکم رسول پر عمل کر لیا ہو۔ وہ بھی میری رائے میں

ما انا علیہ واصحابی

سے باہر نہیں ہو سکتے۔

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

مؤلف: مولانا آپکا مطلب یہ ہوا کہ امور منصوصہ شرعیہ کی پیروی کرنیوالا اس حدیث کا مصداق ہے۔ بہت خوب۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کوئی فرقہ اسلامی فرقوں میں سے ایسا ہے جو یہ کہے کہ میں امور منصوصہ کی پیروی نہیں کرتا یا نہیں کرونگا۔ یہ جدا بات ہے کہ آپ کے نزدیک امور منصوصہ کیا ہیں اور دوسروں کے نزدیک کیا۔ پس آپکی اس تحقیق سے بھی ثابت ہوا کہ اس حدیث کا مصداق اپنے خیال میں ہر ایک فرقہ ہے۔ دوسرے خیال کی پابندی میں کوئی بھی نہیں۔ اسلئے اگر میں یہ کہوں کہ آپکی تقریر سے اصل مضمون کی تائید یا تردید مفہوم نہیں ہوتی تو بجا ہے۔

شہر مین پوری میں آریوں کی مزاج پرسی

(از مہاشہ دھرم پال جی بی اے)

پادری میکلن صاحب کے بلانے پر میں ۲۵ نومبر کو مین پوری پہنچا۔ اسی روز میرا لیکچر اس مضمون پر ہوا کہ آریہ فرقہ کوئی مذہبی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کی آڑ میں ایک پولیٹکل گروہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی انکو اس مضمون پر بحث کرنے کے لئے چیلنج بھی دیا گیا۔ مگر چیلنج کے جواب میں دوسری طرف سے محض گالیوں سے بھرا ہوا اشتہار نکالا گیا۔ اور میرے چیلنج کو قطعی نامنظور کیا گیا۔ دوسرے دن اس بات پر میرا لیکچر ہوا کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ لیکچر کے خاتمہ پر دیانندیوں کو پھر مباحثہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ مگر انہوں نے نامنظور کیا۔ تیسرا لیکچر اس مضمون پر ہوا کہ سوامی دیانند کے نقطہ خیال سے وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس پر بھی دیانندیوں کو چیلنج دیا گیا۔ مگر سوائے برخواست۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ فریق ثانی چنان خفتہ اند کہ گوئی . . . . . تو میں نے مین پوری میں زیادہ ٹھیرنا نامناسب سمجھا۔ راستے میں پادری میکلن صاحب نے مجھے اطلاع دی کہ دیانندیوں کا ارادہ ہے کہ آپ کے چلے جانے کے بعد آپکے متعلق کوئی نوٹس نکالیں جو نا مہذب ہو۔ اس بات کو سنکر میں پادری صاحب کے مکان پر ہی ٹھیر گیا۔ چنانچہ دن کے ۱۲ بجے کے قریب ایک چھپا ہوا نوٹس میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر مسٹر دھرمپال کسی مذہبی مضمون پر ہمارے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہوں۔ تو ہم تیار ہیں۔ مضمون اور وقت مباحثہ سے مطلع کریں۔ چنانچہ اس نوٹس کا میں نے اسی وقت بذریعہ چٹھی جواب دیا کہ میں مباحثہ کے لئے تیار ہوں۔ مگر مباحثہ تحریری ہوگا۔ اور مضمون یہ ہوگا کہ سوامی دیانند کے نقطہ خیال سے وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اور کل ۹ بجے مباحثہ شروع کر دیا جاوے۔ اس چٹھی کو دیکھتے ہی دیانندیوں کے ہوش اڑ گئے۔ اور انہوں نے جوابی چٹھی اس مضمون کی روانہ کی۔ کہ ہم اس مضمون پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسکا جواب میں نے یہ دیا کہ اگر آپ اس مضمون پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی سوامی دیانند کے نقطہ خیال سے وید خدا کا کلام نہیں ہیں گویا آپنے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا۔ جب یہ حالت ہے تو پھر بحث کس بات پر ہو۔ لہٰذا میں آج شام کی گاڑی میں چلا جاؤں گا۔

اس چٹھی کا کوئی جواب آریوں نے نہ دیا۔ ہاں تھوڑی دیر کے بعد سماج کا پردھان مع چند دیگر سبھا سدوں کے میرے پاس پہنچے۔ اور کہنے لگے کہ مباحثہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم آپسے یہ نویدن کرنے آئے ہیں۔ کہ آپ دو تین روز تک ہمارے ہاں ٹھیریں۔ کیونکہ آخر آپ ہمارے ہی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ اگر مباحثہ منظور ہو۔ تو میں ٹھیر سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ مضمون مذکورہ بالا پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں میری بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس لئے اب زیادہ ٹھیرنا فضول ہے۔ اتنے میں انتری آریہ سماج کی پرائیویٹ چٹھی ملی کہ آپ میرے مہمان ہوں کیونکہ میں نے آپ سے کچھ بات چیت کرنی ہے۔ یہ خیال کرکے کہ شاید کچھ مفید بحث ہوگی میں نے وہاں ایک دن ٹھیرنا منظور کر لیا۔ لیکن سماج کیطرف سے نہ تو کسی مضمون پر تحریری بحث منظور کی گئی۔ نہ ہی کوئی مفید گفتگو ہوئی۔ ہاں نیوگ کا قصہ لے بیٹھے جس پر میں نے چند نشانے لگائے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی آریوں نے نیوگ سے نفرت کا اظہار کیا۔ آخر کار جب میں نے دیکھا کہ مین پوری میں اب زیادہ ٹھیرنا فضول ہے تو میں یکم دسمبر کو وہاں سے چل پڑا۔

(دھرم پال)

قادیانی مسیح کا آنا بے فائدہ ثابت ہوا

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی ہیں کہ میں وہ مسیح موعود ہوں۔ جس کی بابت توریت انجیل، قرآن، احادیث میں ذکر آیا ہے۔ موصوف نے براہین احمدیہ میں اس مسیح موعود کی بابت یوں لکھا ہے

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئیگا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔

(براہین احمدیہ ص۴۹۹)

اس عبارت سے حضرت مسیح موعود کی برکات کا ثبوت ملتا ہے کہ ان کے زمانہ میں اسلام کیا بحیثیت مذہبی اور کیا بحیثیت سیاسی اس درجہ ترقی کریگا کہ پہلے کبھی

له الملك وله الحمد

ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

رسالہ

گلدستۂ ثنائی

نمبر اول

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل

امرتسری

ماہ فروری ۱۹۲۳ء راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپی

قیمت ۳

تعداد اشاعت ۱۲۰۰

لا الٰہ الا اللہ

اسلام جس بات پر فخر کرتا ہے اور یہ فخر اُس کا بجا بھی ہے وہ توحید ہے کچھ شک نہیں کہ جس قسم کی خالص توحید اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے کسی اور مذہب نے نہین کی۔

مخزن ثنائی کے نمبر دوم مین ہم نے توحید کا مضمون لکھا ہے مگر اُس مین زیادہ تر توجہ ابطال تثلیث کی طرف تھی اسلئے خالص توحید کا مضمون نا تمام رہ گیا۔ ہم چاہتے ہین کہ آج اس مضمون مین اسلامی توحید کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ کرین بحولہ و قوتہ

اسلام نے جو توحید دُنیا کو سکھائی ہے اُس کا عنوان ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے کو تو یہ ایک چھوٹا سا دلکش فقرہ ہے یہانتک کہ اسلام کے مخالفوں نے بھی اسکو پسند کیا ہے سوامی دیانند جیسے اسلام کے اشد مخالف نے بھی ستیارتھ مین صاف لکھا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ ٹھیک ہے مگر ابتداء اسلام کے مخالف عرب کے مشرک چونکہ اسکے معنے اور تفصیل سے واقف تھے وہ سوامی جی کی رائے سے متفق نہین تھے چنانچہ ان کا ذکر قرآن شریف مین ہے

اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ

(جب انکو لا الہ الا اللہ سنایا جاتا ہے تو گردن کشی تکبر کرجاتے ہین)

اسلئے ہمیں خطرہ ہے کہ جو لوگ سوامی جی کی اتباع سے کلمہ اسلام کے معتقد ہیں جیسے آریہ سماجی۔ تفصیل سنکر وہ بھی اس سے ویسے ہی منکر ہو جائینگے جیسے کہ پہلے لوگ منکر تھے

اس مختصر فقرہ کی نسبت اگر یہ کہا جاوے کہ سمندر کو کوزے میں بند کیا گیا ہے تو کوئی مبالغہ نہین۔

ہمیں اسکے متعلق اسکے منکرون کی اتنی شکایت نہین جتنی اسکے ماننے والون کی ہے جو لا الٰہ الا اللہ کو مدار نجات سمجھکر بھی اسکی پروا نہیں کرتے اور عملی طور سے اسکی تکذیب کرتے ہین الی اللہ المشتکی

سچ فرمایا ہے اللہ پاک نے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُشْرِکُوْنَ (بہت سے لوگ خدا کو مان کر بھی شرک کرتے ہین)

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی پوری تفصیل یہ ہے جیسے محدود العلم اور قلیل المعرفت کی طاقت سے خارج ہے لیکن بحکم خداوندی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاھَا (خدا ہر آدمی کو اتنا ہی حکم دیتا ہے جتنی قوت اُسکو دی گئی ہے)

جتنا کچھ علم ناقص بتلا سکتا ہے اسی کے ہم ذمہ وار ہیں جو کمی رہ جائے خدا اسی اپنے خاص بندے سے پوری کرالے گا۔ انشاء اللہ

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ چونکہ قرآنی تعلیم ہے اسلئے اسکی تفصیل مین ہم آیات قرآنی ہی پیش کرین گے اپنے ذاتی خیالات کو دخل نہ دینگے

قرآن مجید مین لا الٰہ الا اللہ کی تشریح کے کئی ایک عنوان مقرر کئے گئے ہین جو قرآن مجید پر غور کرنیوالون کو ملسکتے ہین۔

پہلا عنوان ہے لا الٰہ الا اللہ یعنے لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰہ (خدا کے سوا کوئی خالق نہیں، جو کسی چیز کو وجود دے سکے)

قرآن مجید مین ارشاد ہے:-

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ (پارہ ۲۲ ۔ رکوع ۱۳)	اے لوگو! اپنے حال پر اللہ کی نعمت یاد کرو اللہ کے سوا کوئی خالق ہے؟ جو تم کو اوپر سے (بذریعہ بارش) اور نیچے سے (بذریعہ روئیدگی)

رزق دیتا ہے (کون ہے جبکہ) اسکے سوا کوئی معبود نہین پھر تم کہان بہکائے جاتے ہو؟

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِہٖ فَتَشَابَہَ الْخَلْقُ عَلَیْھِمْ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (پارہ ۱۳ ۔ ع ۲)	مشرکون نے اللہ کے ساجھی بنا رکھے ہین کیا انہون نے بھی اللہ جیسی مخلوق پیدا کی ہے؟ جو خدا کی مخلوق کیساتھ ملکر انپر مشتبہ ہوگئی ہو (ہم

نہین)، تو (اے نبی) کہہ اللہ ہی سب چیزون کا خالق اور وہ اکیلا زبردست اور ضابط ہے۔

ان آیات نے صاف بتلایا ہے کہ اللہ تعالے مخلوق پیدا کرنے مین واحد لاشریک ہے یعنے لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰہ یہ بھی بتلایا ہے کہ دُنیا کی ہر ایک چیز چھوٹی یا بڑی اُس کی مخلوق ہے اسکے وصف خلق کے اثر سے متاثر ہو کر وہ پیدا ہوگئی ہے اسکے ہٹنے سے معدوم ہوجاتی ہے غور سے سنین:- قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ

نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنی چیزین ہین کیا روح کیا مادہ وہ سب مخلوق ہین اور خدا اُن سب کا خالق۔

اس نتیجہ کو قرآن مجید نے زیادہ واضح الفاظ مین ظاہر کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:-

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ (پارہ ۱۸ ۔ ع ۱۶)	مشرکون نے اللہ کے سوا اور معبود بنالئے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہین کرسکتے بلکہ وہ خود

پیدا شدہ (مخلوق) ہیں۔

یہ آیت واضح طور پر تشریح کرتی ہے کہ جس کسی شخص یا چیز مین پیدا کرنے کی صفت نہ ہو وہ کسی طرح سے بھی معبودیت مین حصہ دار نہین ہوسکتا نتیجہ صاف ہے کہ عیسائی جو حضرت عیسے مسیح علیہ السلام کو معبود جانتے ہیں یہ خیال اُن کا نہ صرف قرآن مجید اور عقلی دلیل کے برخلاف ہے بلکہ اُن کی اپنی کتابون کے بھی مخالف ہے۔

انجیلون مین حضرت مسیح کی بابت یہ فقرہ واضح لفظون مین ملتا ہے۔

"یسوع مسیح کی پیدائش یون ہوئی"

(انجیل متی باب اول فقرہ ۱۸)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح بھی ھُمْ یُخْلَقُوْنَ مین شامل ہین پس وہ معبود نہین بلکہ عابد ہین اسیطرح دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم رضوان بھی خدا کی مخلوق ہین اسلئے وہ اُس کے محتاج ہی ہین (اسکی مزید تفصیل آگے آتی ہے)

یہ بھی ثابت ہے کہ جو چیز مخلوق ہے وہ معبود بننے کے لائق نہین۔

دوسرا عنوان کلمہ طیبہ کی تفسیر کا یہ ہے لا الٰہ الا اللہ یعنے لَا مَالِکَ اِلَّا اللّٰہ خدا کے سوا دُنیا کا کوئی مالک نہین۔ ارشاد ہے

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پارہ ۲۹ ۔ ع ۱)	خدا بڑی برکت والا ہے جسکے قبضے میں تمام دنیا کی حکومت ہے۔

ایک مقام پر یوں ارشاد ہے:-

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ	تمام دنیا کی سچی حکومت اسی اللہ کی ہے۔ پارہ ۲۲ ۔ ع

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی	جو کچھ آسمانون زمینون اور ان دونو کے درمیان اور

کے عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۲ ربیع الاول یوم میلاد النبی قریب آگیا ہے۔
جب اس مبارک دن کی عظمت وفضیلت پر غور
کیا جاتا ہے تو ہر مسلمان کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ
اسلام کے جتنے تہوار عیدین اور خوشی کی تقریبیں
ہیں۔ وہ سب اس مبارک دن کی برکتیں اور
نتائج ہیں۔ یہی دن تمامی اسلامی خوبیوں اور نیکیوں
کا منبع ہے۔ [1]

اگرچہ قدیم الایام [2] سے اس دن مولود شریف کی
مجالس منعقد کرنے کا دستور چلا آتا ہے لیکن
انجمن اسلامیہ امرتسر نے مناسب سمجھا ہے کہ
مثل سال گزشتہ مسلمانان امرتسر کی توجہ
اس طرف مبذول کرائی جائے کہ اس مبارک دن
کو ایسے احسن طریق وعمدہ انتظام کے ساتھ منائیں
کہ موجودہ صورت کی نسبت ثواب بھی زیادہ حاصل
ہو۔ اور یہ موقع نہایت عظیم الشان اور پراثر تقریب
بن سکے۔ اسلئے مسلمانان امرتسر کی خدمت
میں التماس ہے کہ

(۱) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کے دن صبح کو نہا
دھوکر اجلا لباس پہنا جاوے۔ اور خوشبو لگائی
جاوے۔

(۲) صبح سے لیکر ۱۲ بجے دوپہر تک لوگ اپنے
گھروں اور محلوں میں مجالس مولود کریں۔

(۳) ۳ بجے بعد دوپہر سے شام تک مدرسۃ المسلمین
امرتسر میں ایک عظیم الشان قومی مجمع ہوگا جسمیں
علماء ولیکچرار عظمت یوم المیلاد کی مختلف
پہلوؤں پر مؤثر طریق سے تقریریں کرینگے جن
میں زیادہ تر رسول پاک صلعم کی مبارک زندگی کے
حالات بیان کرنے پر زور دیا جائیگا۔ اس جلسہ
میں تشریف لاکر شامل ثواب ہوں۔

(۴) رات کو اپنے گھروں مسجدوں پر چراغان
کریں۔ (چنانچہ عمارت مدرسۃ المسلمین امرتسر
تک پر چراغان کی جاوے گی اور غرباء کو کھانا
تقسیم کیا جاوے گا)۔

امید ہے کہ مسلمانان امرتسر اس موقعہ کو
غنیمت سمجھکر اس کو عظیم الشان طور پر منانے
میں کوتاہی نہ کرینگے۔ (۵ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ)"

حیرت ہوتی ہے مشتہرین نے کس جرأت سے کام
لیا ہے۔ الٹے تین حکم صادر کئے ہیں جن میں سے ایک
کا ثبوت بھی شرع سے نہیں۔ تیسرے حکم کی بابت
ہم منتظر تھے کہ لیکچرار اور واعظان جناب سرورکائنات
علیہ افضل السلام والصلوٰۃ کی زندگی کے حالات
بتلاتے ہوئے یہ بھی فرماوینگے کہ حضور کی رسالت
اور نبوت کی یہ بڑی قوی دلیل ہے کہ آپ نے اپنی شخصیت
کو اتنا امتیاز بھی نہیں دیا کہ ساری عمر میں ایک دن ہی
اپنے روز ولادت کی خوشی کے لئے مقرر فرماتے مگر
افسوس کسی صاحب نے یہ نہیں فرمایا یا کم ازکم یہ روایت
ہمارے کانوں تک نہیں پہنچی۔

اسکے جواب میں کہئے یا حقیقت حال کہئے حقانی
تعلیم کا ایک اشتہار بھی امرتسر ہی سے شائع ہوا تھا
جو درج ذیل ہے:-

"مسلمان اور عید میلاد"
از انجمن اہلحدیث امرتسر

"اسلام ایک ایسا دین ہے کہ اس میں ثواب
عذاب کی تعیین صرف اس پر رکھی گئی ہے کہ
خدا کی وحی سے اسکا رسول صلے اللہ علیہ وسلم
بتلاوے۔ جبتک کسی کام کو قرآن وحدیث میں ثواب
نہ بتلایا گیا ہو اس کو ثواب سمجھنا صحیح نہیں ہے
قرآن مجید میں بار بار یہی ذہن نشین کیا گیا ہے
کہ مسلمان کوئی کام ایسا نہ کریں جس کا نمونہ حضور
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ ملتا ہو۔
ارشاد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ۔ یعنے
رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے لئے
نیک نمونہ ہیں۔ اللہ اور رسول کی تابعداری
کرو۔ جو کوئی رسول کی تابعداری کرے اس نے
اللہ کی تابعداری کی۔ شیخ سعدی مرحوم نے کیا
اچھا کہا ہے ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا ✽ تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

یعنی بغیر تابعداری سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہرگز نجات نہیں ہوگی۔

اسلئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ جو کام کریں پہلے
یہ دیکھا کریں کہ ہمارے سردار ہمارے نبی ہمارے
شفیع ہمارے آقا نامدار سرور کائنات علیہ
افضل التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے یا نہیں؟ اس
سنہرے اصول پر مسلمان آجاویں تو آج ان کے
بہت سے تفرقے مٹ سکتے ہیں۔

ربیع الاول کے مہینہ میں مجالس میلاد یا عید میلاد
کی رسم کو بھی اسی اصول سے جانچنا چاہیئے کہ
جس ذات ستودہ صفات کی پیدائش کا دن
سمجھکر ہم یہ مجالس کرتے اور چراغان جلاتے یا
یا میلہ مناتے ہیں اس سردار نے ہم کو فرمایا ہے
یا اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس
روز کچھ کیا ہے؟ ہرگز کچھ نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو
آنحضرت کے روز پیدائش میں اختلاف نہ ہوتا
کتب تواریخ میں صاف مرقوم ہے کہ روز پیدائش
میں بہت اختلاف ہے اس سے صاف ثابت
ہے کہ زمانہ نبوت اور زمانہ خلافت میں اس دن
کو مذہبی تہوار کی طرح کسی نے یاد نہ کیا تھا۔ آج
اگر کوئی شخص دعوے کرتا ہے تو ہمکو کسی معتبر کتاب
سے دکھا دے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی
میں اس روز ایسے کام کرنیکا حکم فرمایا یا بعد انتقال
آپکے صحابہ کرام نے کیا یا ائمہ اہلبیت یا ائمہ اربعہ
میں سے کسی امام نے ذکر کیا یا فقہ کی کسی کتاب
میں اسکا ذکر ہے۔ یہاں جواب کچھ نہیں
تو پھر ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول
کو عید مناؤ چراغان جلاؤ یہ کام چھوڑ کر سب کو
یاد رکھو جس کام میں خرچ کرنے کی اجازت شرع
شریف میں نہ آئی ہو اس میں خرچ کرنا اسراف
اور فضول خرچی ہے فضول خرچی کا گناہ سب
کو معلوم ہے۔ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيَاطِينِ (فضول خرچی کرنے والے
شیطانوں کے ساتھی ہیں) جبتک قرآن حدیث
یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت

---

[1] ساری عمر کی پیغمبری میں اہم تقریب تھی وہ دن جسپر حضور کو رسالت ملی جسکو آپ لوگ جانتے بھی نہیں (مؤلف)
[2] قدیم الایام سے نہیں بلکہ چند ایام سے۔ (مؤلف)
[3] ثواب اس کام پر ہوتا ہے جسپر شرع میں ثواب بتلایا گیا ہو ورنہ بدعت ہے۔ (مؤلف)

نہ ہو اس تک کہ کلام اور ماجرا جات سب گناہ اور خدا
تعالیٰ کے ان ناپسندیدہ ہیں۔ شیخ سعدی مرحوم
کیا خوب کہا ہے

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزا بر مصطفیٰ ؐ

اس شعر میں کس خوبی اور نرمی سے اسلام کی وہ شاہراہ دکھائی گئی ہے جس میں کسی اہل سنت کو بھی اختلاف نہیں اس وضاحت کے بعد کسی شہادت کی ضرورت نہیں تاہم دو شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اولیائے کرام حضرت مولانا شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کیا ہی خوب فرماتے ہیں:۔

اجعل الکتاب والسنۃ امامک (فتوح الغیب)	قرآن اور سنت کو اپنا امام بنا لو انہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

بہترین عبادتہا برائے دوستان محبت غیر اللہ اتباع سنت است (مکتوبات)	غیر اللہ کی محبت دل سے نکالنے کا بہترین نسخہ

کا ذریعہ اتباع سنت ہے! اور بس"

ان حوالجات اور روایات کے مقابلہ کسی مجوز کا یہ کہنا:۔

"چونکہ بہت سے عیسائی اور سکھ وغیرہ اپنے اپنے بزرگوں کی ولادت کے دن کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اس لئے ہم مسلمانوں کو بھی ایسا کرنا چاہئے" کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے؟

ہمارے خیال میں مجوزین کی یہ دلیل کہ چونکہ غیر مسلم قومیں ایسا کرتی ہیں ہم کو بھی کرنا چاہئے ایک اصولی تشریح چاہتی ہے۔

ہم مسلمانوں کو اپنے نبی کے ساتھ اس طریق سے برتاؤ کرنا چاہئے جو انہوں نے خود سکھایا اور جو برتاؤ صحابہ کرام نے آنحضرت کے ساتھ کیا یا وہ برتاؤ کرنا چاہئے جو ہندو کرشن جی کے ساتھ اور سکھ باوا نانک جی کے ساتھ اور عیسائی حضرت مسیح کے ساتھ کرتے ہیں؟

ہمارے خیال میں کوئی مسلمان دوسری صورت اختیار کرنے کی رائے نہ دیگا بلکہ بالاتفاق یہی آواز آئے گی کہ ہم تو وہی طریقہ اختیار کریں گے جو حضور نے سکھایا اور صحابہ کرام نے برتا۔ خواجہ حالی نے ایک حدیث کا ترجمہ کیا اچھا کیا ہے

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ
بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اس تعلیم کے بعد کوئی مسلمان نہیں ہے جو یہ کہے کہ چونکہ ہندو اپنے بزرگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں ہم کو بھی ایسا کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح بناوٹی مذہب نہیں بلکہ اسلام آسمانی مذہب ہے جس میں کسی بات کے حکم دینے سے پہلے یہ سوچنا ضروری ہے کہ خدا نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت اس بارے میں کیا حکم فرمایا ہے اس قسم کی خود رائی کو اگر دخل دیا جائے تو ہر ایک امتی مجتہد بن جائے گا اور ہر ایک کا دین و مذہب الگ ہوگا اور وہ اس مذہب پر چلنے میں کسی طرح مورد الزام ہوگا۔

معقول سوالات اگرچہ اس تقریر کے بعد تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی دانشمند سوال کر سکتا ہے لیکن دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا قصہ مشہور ہے۔

ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز کو نصیحت فرمائی کہ نماز پڑھا کر۔ بے نماز نے جواب دیا آپ نے وعظ کی ہی تو تک زیادہ کیوں ولا تقربوا مولوی صاحب نے کہا اس بات کو بھی اٹ[illegible] سے کیا تعلق۔ جواب دیا تعلق ہو یا نہ ہو بات سے بات نکل آتی ہے۔

اسی اصول سے مجوزین کی طرف سے بھی بعض بے جا سوال ہوتے ہیں مثلاً

(۱) آپ بائیسکل پر چڑھتے ہیں کیا یہ سنت ہے؟
(۲) آپ نے بیٹے کی شادی پر دعوت ولیمہ بڑی دھوم سے کی (۳) آپ نے دعوتی خطوط چھپوا لئے وغیرہ

اے صاحب! سنئے آپ کے سوالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہم اہل سنت کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ یوں کہئے کہ سمجھنے کی طرف توجہ بھی نہیں کی اس لئے ایسے معمولی سوال آپ کو پیدا ہوئے ہیں۔

اے جناب سوال وہی معقول اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے جو اصل مضمون کو سمجھ کر کیا جائے اور جو بے سمجھے کیا جائے اس کی بابت کہا جاتا ہے

چو شنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس کام کو کار ثواب مان کر کیا جائے اس پر شریعت کی طرف سے ثبوت ہونا چاہئے اگر شریعت سے ثواب کا ثبوت نہیں اور کرنے والا اس کو ثواب سمجھے تو وہ بدعت ہے اور کرنے والا بدعتی یہی بدعت کی تعریف ہے۔

پس اس اصول سے اگر کوئی شخص بائیسکل پر اس نیت سے سوار ہو کہ یہ ثواب کا کام ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت شرع شریف سے دے اور اگر نہ دے تو بدعتی ہے اور اگر اس نیت سے سوار ہو کہ چونکہ شرع میں ممانعت نہیں آئی اس لئے جائز ہے تو اس پر کچھ نہیں۔ جو اس کے برخلاف دعوے کرے [illegible] ہے اس کا فرض ہے کہ شریعت سے ممانعت دکھائے اسی طرح سنت کی نیت سے کیا ولیمہ بڑی دھوم سے کیا اور اسکا فرض ہے کہ اس کا ثبوت شرع شریف میں دکھا دیجئے۔

پس بائیسکل پر سواری، طول کا لباس پہننا، چھپوانا دعوتی خطوط وغیرہ ان سب کا یہی طریق ہے جو کوئی یہ سمجھ کر کہ شریعت میں ان اعمال کی ممانعت نہیں جواز کی نیت سے کرتا ہے وہ بدعتی نہیں مگر جو شخص ثواب کے ارادہ سے کرتا ہے وہ بدعتی ہے جب تک

سے نیچے ہے وہ خدا ہی کی ملک ہے ۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ جو ہمیشہ زندہ اور اپنی ہستی سے ہمیشہ قائم ہے نہ اسکو اونگھ

آتی ہے نہ نیند ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اوسی کی ملک ہے "

قرآن مجید کا کوئی پارہ کوئی رکوع کوئی صفحہ بلکہ شاید ہی کوئی فقرہ ایسا ہوگا جسمیں صراحۃً یا ضمناً یہ نہ پایا جاتا ہو کہ دنیا کا حقیقی اور اصلی مالک خدا ہے اور کوئی نہیں ۔

نتیجہ ۔ چونکہ خدا تمام مخلوق کا خالق ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہی مالک سمجھا جائے ۔ مالک ہے تو اپنی مخلوق کا خبر گیران بھی وہی ہوگا اسلئے لا الہ الا اللہ کی تفسیر کا تیسرا عنوان یوں شروع ہوگا ۔ لا قاضی الحاجات الا اللہ یعنے اللہ کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکلکشا نہیں ہے اس مضمون کو قرآن مجید نے مندرجہ ذیل آیات میں بیان کیا ہے :-

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (پارہ ۲۰ ۔ ع ۱)	کیا اللہ کے سوا کوئی ہے ؟ جو حاجتوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور تکلیفات کو دور کرتا ہے اور تمکو زمین پر

ایک کے بعد دوسرے کو بساتا ہے (ایسا کون کرسکتا ہے) کیا کوئی اور بھی اللہ کے ساتھ ہے ؟ نہیں بلکہ تم لوگ (جو شرک کرتے ہو) بہت کم سمجھتے ہو ؟

اس آیت میں کس خوبی اور لطافت سے اشارہ کیا ہے کہ بندوں کی حاجات کا پورا کرنا ان کی مصیبتوں میں کام آنا ان کی دعاؤں کا قبول کرنا یہ اس ذات پاک کی شان ہے جس میں الوہیت کا وصف ہو یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ اسکا کام ہے جو معبود ہو اسکے سوا کسی اور کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ عاجزوں کی دعائیں سنے یا ان کی مرادیں پوری کرسکے چنانچہ ایک اور مقام پر اسکی مزید تشریح یوں فرمائی ہے

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ (پارہ ۲۲ ۔ ع ۱۴)	رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں سورج اور چاند کو اسی نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک اپنے اپنے وقت پر چلتا ہے یہ اللہ پیدا کرنیوالا الہ مختار پروردگار ہے تمام دنیا پر اس کی حکومت ہے اور اسکے سوا جن جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو بلاؤ تو سنتے نہیں اگر سن پاویں تو قبول نہیں کرسکتے اور قیامت

کے روز تمہارے شرک کا انکار کردینگے (کہ ہم ان کے کاموں کو نہیں جانتے) خدائے علیم تمکو خبریں بتلا دیگا ۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی غنی اور تعریف کے لائق ہے وہ اگر چاہے تو تمکو فنا کرکے نئی مخلوق پیدا کردے یہ کام اللہ کے نزدیک مشکل نہیں ۔

اس آیت کی ترتیب نہایت ہی لطیف ہے غور فرمائیے خدائے تعالی نے یُوْلِجُ الَّیْلَ سے اپنی خالقیت کا وصف بیان فرمایا پھر اس پر اپنی مالکیت کو متفرع کرنیکو فرمایا ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ دنیا کی تمام چیزوں پر اسی خالق کل کی حکومت ہے پھر جو لوگ اسکی مالکیت میں دوسرے لوگوں کو ملاتے ہیں انکا رد کرنیکو فرمایا وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اسی ضمن میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ بندوں کی دعاؤں کا سننے والا وہی ہے جو سب کا خالق اور مالک ہے اسی لئے باطل معبودوں کے حق میں فرمایا لَا یَسْمَعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ تینوں عنوان بتلاکر ان عنوانوں کا خلاصہ یا لوازمہ دیکھئے کیسا ہی اچھا نتیجہ بہت ہی مختصر لفظوں میں یوں فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اے لوگو تم جو آدم کی اولاد ہو سب کے سب خدا کی جناب کے محتاج ہو اور خدا سب سے بے پروا اور تعریف کا مستحق ہے ۔

سبحان اللہ کس خوبی سے چاروں مضمون ترتیب وار بیان فرمائے ہیں بناء اول خالقیت ہے اسکی فرع اور بناء ثانی مالکیت ہے اسکی فرع حاجت براری اور مشکلکشائی ہے ان سب کو ذات باری تعالی شانہ کیساتھ مخصوص بتلاکر سب کا مجموعہ دو لفظوں میں ظاہر فرمایا تم سب محتاج ہو اور خدا غنی اور بے نیاز ہے جل جلالہ

رَبَّنَآ اٰمَنَّا وَشَهِدْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ

کسی اہل دل نے کیا اچھا کہا ہے ؎

خدا فرما چکا قرآن کے اندر | میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں | کہ آئے کام تیری بیکسی میں

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا | بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں | پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں
بہت مدت کے سوئے اب تو جاگو | خدا کے ہوتے غیروں سے نہ مانگو
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے | جسے تم مانگتے ہو اولیا سے
خدا سے اور بندوں سے بھی کہنا | یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

کلمہ شریف کی تشریح کا چوتھا عنوان قرآن شریف میں ایسا آیا ہے جو کہ تمام شرک و کفر کی بیخکنی کرنیکو اکیلا ہی کافی ہے کون نہیں جانتا کہ دنیا میں جتنی کچھ حرکات یا افعال کسی قسم کے پائے جاتے ہیں یہ سب زندگی پر متفرع ہیں ۔ بیجان چیز سے نہ کوئی حرکت متصور ہے نہ کوئی فعل قرآن مجید بتلاتا ہے دنیا میں خدا کے سوا کوئی چیز اصلی معنے سے زندہ نہیں ۔ پس لا الہ الا اللہ کے معنے یہ ہیں کہ لا حی الا اللہ (خدا کے سوا کوئی چیز زندہ نہیں) اسکا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت میں ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پارہ ۲۴ ۔ ع ۱۲)	خدا ہی زندہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ۔

دعوی یہ کہ خدا ہی زندہ ہے دلیل یہ کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اس دعوے اور دلیل پر غور کیجئے کہاں تک تطبیق ہے ۔ دعوی حیات دلیل الوہیت ۔ اسلئے کہ حقیقی حیات سوائے حقیقی معبود کے نہیں ہوسکتی ۔ یہ ہے توحید خالص جو اسلام پیش کرتا ہے کہ خدا کے سوا کسی چیز کو حقیقی حیات سے زندہ نہ جانو جب وہ خود زندہ ہی نہیں تو کسی دوسری چیز کو زندگی کیا دے سکتی ہے ؟

غالباً یہاں سوال پیدا ہوگا کہ دنیا میں کوئی چیز زندہ نہیں تو کیا ہم انسان جو بولتے ۔ حرکت کرتے ہیں اور افعال شرعیہ اور قانونیہ کے مکلف ہیں کیا ہم سب بیجان ہیں ؟ ہم میں حیات نہیں ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ ہماری حیات حقیقی زندگی نہیں بلکہ مستعار ہے قرآن مجید خود کہتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ہم نے ہر ایک زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ۔ خدا کی صفت خالقیت کے تعلق سے حیات آتی ہے اس کے تعلق قطع ہونے سے فنا آجاتی ہے حقیقی حیات اور زندگی اسکی ہے نہ اسکی ۔ یہی معنے ہیں کسی اہل دل کے اس شعر کے ؎

او چو جان و جہاں چو کالبد ۔ کالبد از وے پذیرد آلبد

دنیا میں کسی چیز کی زندگی بھی اصلی نہیں تو دوسرے کو زندگی

کیا دے سکتا ہے اسی لئے ارشاد ہے:-

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا (پارہ ۲۹ ع ۱۱)

اے نبی تو لوگوں کو کہدے میں ہرگز ہرگز تمہارے لئے ضر یا فائدہ کا اختیار نہیں رکھتا مجھکو بھی اللہ کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملتی۔

مسلمانوں کے اعتقاد میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا درجہ سب سے بڑا ہے اور حضرات انبیاء میں سے حضرت سید الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب سے افضل مانتے ہیں جب سید الانبیا علیہ السلام کی یہ شان ہے۔ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے تو دوسرے کسی کا کیا مقام؟

کلمہ شریف کی تفسیر کا پانچواں عنوان قرآن مجید میں سب کا جامع ہے جتنی صفات حسنہ دنیا میں پائی جاتی ہیں جیسی خالق مالک مختار حی قیوم قدیم۔ ازلی۔ ابدی ان صفات کا موصوف الٰہی ہے یعنے کا موصوف لا الہ الا اللہ چنانچہ ارشاد ہے اللہ ہی معبود ہے

اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (پارہ ۱۶ ع ۱۰)

کیونکہ تمام صفات حسنہ اور اسمائے حسنیٰ مخصوص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

نتیجہ: خدا کی صفات حسنہ میں ایک صفت قدیم بھی ہے بحکم آیت موصوفہ یہ بھی خدا ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

پس جو لوگ اس کے سوا کسی اور چیز کو مثل روح یا مادہ یا مسیح وغیرہ کو بھی قدیم مانتے ہیں قرآن کی اصطلاح میں وہ خدا کی خالص توحید کے قائل نہیں۔

آریوں سے اس مسئلہ (توحید) میں جب گفتگو ہوتی ہے تو وہ جھٹ کہدیا کرتے ہیں "خدا بھی موجود ہے ہم بھی موجود ہیں" کیا یہ شرک ہے؟ نہیں حالانکہ یہ بھی خدا کی صفت میں شریک ہیں اس کا جواب ہم (رسالہ حیات میں) پہلے دے آئے ہیں جسکی تفصیل یہ ہے۔

خدا جن معنے سے موجود ہے ان معنے سے کوئی چیز موجود نہیں اگر کوئی مسلمان ان معنے سے کسی نبی یا رسول کو بھی موجود مانے گا تو مشرک ہو جائے گا۔

خدا تعالیٰ اپنے اصلی وجود سے موجود ہے ہم یا دوسری چیزیں اس کی ایجاد سے موجود ہیں اور صرف اتنے ہی وقت تک موجود ہیں جبتک وہ ہمکو موجود رکھے اس لئے ہماری مثال بالکل گاڑیوں اور انجن کی سی ہے انجن چلتا ہے اور گاڑیاں بھی چلتی ہیں مگر دانا ان دونوں کی حرکت میں تمیز کر سکتا ہے کہ انجن کی حرکت اصلی ہے اور گاڑیوں کی حرکت اسکی طفیل ہے دونوں حرکتوں کو یکساں کہنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔

ٹھیک اسی طرح خدا موجود ہے بغیر کسی کی ایجاد کے ہم موجود ہیں اس کی ایجاد سے۔ استاد نظامی مرحوم نے کیا اچھا کہا ہے ؎

بناء بلندی و پستی توئی ۔ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

کلمہ شریف کی تفسیر کا چھٹا عنوان یہ ہے لا محبوب الا اللہ خدا کے سوا کوئی محبوب نہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (پارہ ۲ ع ۴)

بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے ساجھی بنا لیتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں جیسی خدا سے کرنی چاہئے اور جو لوگ ایماندار ہیں ان کو اللہ ہی کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے۔

اس آیت میں پہلے مشرکوں کی شکایت ہے اور شکایت کا مضمون صرف یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا اور لوگوں کے ساتھ اللہ کے برابر محبت کرتے ہیں یہ ان کا شرک ہے اس کے بعد ایمانداروں کا ذکر جملہ خبریہ کی شکل میں کیا ہے کہ ایمانداروں کو اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے یعنے ان کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خدا کی محبت سب سے زیادہ دل میں رکھتے ہیں۔ انجیل میں مرقوم ہے:-

خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر (انجیل متی باب ۲۲ فقرہ ۳۷)

اس انجیلی تعلیم پر مصنف رسالہ عدم ضرورت قرآن پادری ٹھاکر داس کو بہت ناز ہے ایسی ناز میں وہ لکھتے ہیں۔ افسوس ہے قرآن میں خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہیں ملتا۔

پادری صاحب سے زیادہ ہمیں افسوس ہے کہ پادری جی کو قرآن میں یہ حکم نہ ملا جس پر یہ کہنے کا ہم کو حق حاصل ہوا ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

پادری صاحب قرآن میں بصیغہ امر تلاش کرتے ہونگے یعنے یہ دیکھتے ہوں گے کہ کہیں سے یہ ملے کہ تم خدا سے محبت کرو۔ اے جناب یہ تو بہت ہلکا درجہ ہے کہ کسی کو کسی کام کا حکم دیا جائے علم بلاغت کا قاعدہ ہے کہ بجائے صیغہ امر کے جملہ خبریہ سے کہنا بہت زیادہ تاکید رکھتا ہے مثلاً کسی طالب علم کو یہ کہنا کہ سبق یاد کیا کرو۔ یا یوں حکم دینا کہ ضرور یاد کرنا۔ بیشک تاکیدی حکم ہے مگر اتنا زور نہیں رکھتا جتنا زور یہ فقرہ رکھتا ہے کہ "طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے" کیونکہ اس فقرہ نے ثابت کر دیا کہ جو لڑکا سبق یاد نہ کرے وہ طالب علموں کی جماعت اور تعریف سے خارج ہے لہذا بنسبت حکم کے یہ زیادہ مؤکد ہے جو قرآن مجید نے اس مسئلہ میں بقاعدہ علم بلاغت صیغہ امر کا استعمال نہیں کیا بلکہ جملہ خبریہ سے کام لیا چنانچہ فرمایا

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

سبحان اللہ! قرآن مجید بھی کیا ہی کتاب ہے کہ مخالفین اسکی جس بات پر اعتراض کرتے ہیں وہی اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہے:-

لَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا

(پارہ ۱۹ - ع)

(اے رسول یہ لوگ تیرے سامنے جیسی بھی کوئی مثال پیش کرینگے ہم اسکی بہت اچھی تفسیر بتلا دینگے)

کیا سچ ہے ؎

جمال حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

اس عنوان پر ایک سوال ہوگا مناسب ہے کہ اس کا جواب بھی دیا جائے۔ سوال یہ ہے:-

"ہم اپنے بچوں کو محبت کرتے ہیں بیوی سے پیار کرتے ہیں اور رسول سے محبت رکھنا عین ایمان ہے پھر یہ کیونکر صحیح ہوگا۔ لا محبوب الا اللہ"

اسکا جواب یہ ہے کہ ان سب سے جو ہم محبت کرتے ہیں تو خدا کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں اسنے فرمایا ہے کہ ان کو

محبت کرو۔ جس نے حکم دیا ہے/

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ	اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ تو میرے رسول کی پیروی کرو

اگر وہ فرمادیتا کہ ان میں سے کسی کی پیروی یا محبت نہ کرو۔ تو ہم ایسا ہی کرتے۔ ہمیں تو شاکی اتنی ہی ماں باپ بیوی بچوں سے محبت کرنا بھی خدا سے محبت کرنا ہے۔ لہذا کلمہ بالکل ٹھیک ہے کہ لا محبوب الا اللہ مختصر یہ کہ کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ سب تشریح قرآن مجید ایسا جامع ہے۔ کہ حدیث شریف میں جو اس کو مفتاح الجنۃ دلیل جنت کا لقب آیا ہے۔ اس کی تشریح دیکھنے سے اس کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔

لا خالق الا اللہ۔ لا مالک الا اللہ لا قاضی الا اللہ۔ لا حی الا اللہ لا موصوف بالصفات الکاملۃ الا اللہ۔ لا محبوب الا اللہ

میں نہایت ہی سچے دل سے اپنے نقصان علم و عمل کا اعتراف کرکے کہتا ہوں۔ کہ مجھ سے اس پاک کلمہ کی پوری تشریح اور پوری تفسیر نہیں ہو سکی اور نہ ہو سکتی ہے۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

عیسائی ہندو اور آریہ مصنف ہم کو اس تشریح کے ساتھ خدا کی توحید اپنی کتابوں سے دکھا سکتے ہیں؟ جہاں تک ہمارا مطالعہ شہادت دیتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ آؤ اسلام سے

کیا جانے سمجھ میں کیا ہے کہ لوٹے ہو تجھ پہ جی
لیلیٰ اور کیا جہان میں کوئی حسین نہیں؟

[illegible]

اتفاق

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

آپس میں جھگڑا نہیں ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی

قرآن شریف میں پاک کلام کی ہے۔ اور یہی وہ مقدس کتاب ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ غرض کہ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے تحریف وغیرہ سے مطمئن کردیا۔

تماشہ ہے کہ ہم باوجود ذاتی تفرقہ کے ایک ہو جاتے ہیں اور ہم ایک ہو کر وہ ہو جاتے ہیں جو ہماری توحید پرستی کی شان ہے۔ زیادہ تر حیرت یہ ہے کہ واقف مسلمانوں کے ساتھ بعض علماء بھی کہتے ہیں۔ کہ نہیں معلوم اسلامی دنیا پر کیوں مصیبتیں نازل ہیں۔ اگر کسی زمانہ شناس نے کہا کہ شامت اعمال۔ تو بگڑ کر بولے کیا آپ ہمیں گنہگار کہتے ہیں۔ مگر یہ خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ مصیبت ہمارے بغض و حسد کا خمیازہ ہے۔ یہ خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ نکبت و نحوست ہماری خود غرضی کا نتیجہ ہے۔ روزانہ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ تلاوت کیا کرتے ہیں۔ مگر آج تک اپنے کو ناکردہ گناہ جانتے ہیں۔ آج بھی وہی بغض و حسد کا بازار گرم ہے۔ باوجود تلخ تجربوں کے کسی انجمن نے بھی اتحاد کی کوشش نہیں کی۔ ہم اپنی تاریخی تحقیقات کی رو سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تباہ کنندہ اصل مسلمان ہی ہیں اگر ظالم کی تلاش کی جائے۔ تو اول اپنی ہی قوم ملے گی اس کے بعد دوسری قوم پر نظر پڑے گی۔ اس وقت ہم اپنے ناظرین کرام کو مختصر طریقہ سے ہندوستان کی گذشتہ اسلامی سلطنت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اس سے ہمارے دعوے کو بہت کچھ مدد ملنے کی امید ہے۔ جس میں خود غرضیوں نے کیا زمانے پھیرے بیٹھے ہیں [illegible] اور انگریز کے چال چلن کو سلطنت کی تباہی کا ذمہ وار مانتے ہیں۔ یہ ان کی عدم واقفیت یا تعصب کا نتیجہ ہے۔ [illegible] امراء وزراء کے [illegible] کے لیے [illegible]

خود امراء وزراء نے سلطنت کو کمزور و بیجان کردیا اس کے بعد غیر قوموں نے ہجوم کیا۔ اور یہ ہجوم بھی انہیں خود غرضیوں کے اشارہ سے ہوا۔

ہم آج بھی جو دینی و دنیاوی نقصان برداشت کررہے ہیں۔ وہ اسی بغض و حسد کا نتیجہ ہے۔ ہم کو حیرت ہے۔ اپنی بدنصیبی پر۔ کہ باوجود تلخ تجربوں کے آج تک ہوش نہیں آیا۔ غیر قومیں تو جلسے اور اخباروں کے ذریعہ سے اتفاق کی کوشش کرہی رہی ہیں۔ اور ہم اب تک نفاق میں سرگرم ہیں۔ کیا سابقہ تجربات نے ہماری غیرت کے لئے کافی نہیں ہیں؟ جس کا نتیجہ پیش نظر ہے۔ کیا غیر قوموں کا اتفاق ہمارے لئے قابل رشک نہیں ہے؟ جس کی کوشش میں وہ سرگرم ہیں۔ زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ جس صوبہ میں تعلیم ترقی پذیر ہے بدقسمتی سے اسی صوبہ میں یہ پلید مرض بھی روز افزوں شور مچا رہا ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

کیا ایک عاقبت اندیش۔ اخباروں کا مطالعہ کرکے امید کرسکتا ہے؟ کہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہوگا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے؟ کہ اس بغض و نفاق نے مسلمانوں کو ضرر نہیں پہنچایا۔ ؟؟!

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(معارف بالاختصار)

مثنوی اردو [illegible]

نجات۔ مکتی یا سالویشن

SALVETION

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں گو وہ آپس میں مختلف اور سخت مختلف ہیں۔ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو جاتا ہے۔ ایک اوپر کو جاتا ہے تو دوسرا نیچے کو گرتا ہے۔ لیکن باوجود ان سخت اختلافات کے وہ مقصد حقیقی میں متفق ہیں یعنی اُن سب کا مقصد ایک ہے۔ وہ کیا؟ "نجات"۔

ہر ایک مذہب کے ماننے والے مدعی ہیں کہ ہمارے مذہب میں نجات ہے۔ اس لئے اس کی مثال اگر پوچھی جائے تو یہ ہے کہ چند آدمی کسی چیز کی تلاش کو نکلیں۔ مقصود تو سب کا ایک ہو۔ مگر راہیں اور راستے مختلف تو ایسی صورت میں ان راہوں میں بحث و مباحثہ کرنے کا طریق وہی ہوگا جو ایک سلطنت کے وزیروں میں ہوتا ہے یا ہونا چاہئے جن کی نسبت یہ مانا گیا ہو کہ سب کا مقصود سلطنت کی ترقی ہے۔ مگر اُس کی طریق حصول میں اختلاف۔

ہر انسان بالطبع آزاد ہے۔ پھر وہ کسی مذہب یا بانی مذہب کا کیوں تابع ہوتا ہے۔ جواب اسکا صرف ایک ہے "محض نجات کی غرض سے"۔

اس لئے میرے خیال میں ہر ایک مذہب کا کوئی مسئلہ قابل بحث ہے تو نجات ہے۔

نجات پر بحث کیا اور کس طرح ہونی چاہئے؟

اس طرح کہ اس مذہب نے نجات کا طریقہ کیا بتلایا ہے۔ وہ طریقہ ممکن ہے یا محال۔ عقلی اور شرعی طور سے اُسپر کوئی اعتراض تو نہیں۔ کل انسان فطرتاً اُسپر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ مضمون ہذا کے تمام حصوں پر بحث کریں اور ثابت کریں کہ طریق نجات جو اسلام نے بتلایا ہے یہی سب سے اچھا اور قابل عمل ہے اور بس۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ اس مضمون کو بغور ملاحظہ فرما دیں۔

ہمارے ملک میں اس وقت تین مذاہب ہیں۔ ہندو یا بالفاظ دیگر آریہ، مسلمان اور عیسائی۔ عیسائی مذہب کے پیرو گو بہت تھوڑے ہیں لیکن اُنکی کوشش تبلیغ اور اشاعت پر لحاظ کر کے پورے قابل توجہ ہیں۔ اس لئے ہم ان تینوں مذاہب کی نجات کے متعلق ہی لکھیں گے۔

تمہید اس میں شک نہیں کہ ہر ایک مذہب کی یہی کوشش ہے کہ انسان کو ایک ایسے پابند کرے کہ نیک کام کرنے اور بدی کے چھوڑنے پر مضبوط کرے اور برائی کیلئے رکاوٹ پیدا کرے۔ انسانی حکومت کے قوانین بھی بہت سی برائیوں کو روکنے کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں مگر وہ چونکہ ناقص ہوتے ہیں اُنکا دائرہ اور رعب صرف ظاہری حرکات پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ خود اُن کے اہل کار بھی اُنکی خلاف ورزی کر جاتے ہیں۔ اسلئے مذہب کی ضرورت ہے۔ چونکہ مذہب دل میں بٹھاتا ہے کہ ایک ذات والاصفات ایسی ہے جو میری ہر ایک حرکت اور سکون پر مطلع ہے اور اُن کی جزا و سزا دینے پر اسکو قدرت بھی ہے۔ ایسا تصور کرنے سے انسان بااوقات برائیوں سے بچ سکتا ہے۔

کچھ شک نہیں کہ اس قسم کے تصور و خیال سے جو انسان نیک کام کرتا اور برائی سے بچتا ہے لازمی ہے کہ مولا کریم اسکا بدلہ بھی انسان کو دے۔ اس بدلہ کا نام "نجات" رکھی ہے۔

اسلام مسئلہ نجات میں اس اصول کو اور انسانی ضعف فطرت دونوں کو ملحوظ رکھتا ہے بخلاف دوسرے دو (ہندو اور عیسائی) مذاہب کے کہ وہ اسکا لحاظ نہیں رکھتے جسکا ذکر ہم کرینگے۔

اسلام کہتا ہے تمہاری نجات نیک کاموں سے ہوگی چنانچہ اسکا ثبوت آیات مندرجہ ذیل سے ہوتا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ أُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ

نجات کے مستحق وہ ایماندار لوگ ہیں جو نماز میں اللہ کے خوف سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ لوگ جو مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ جو زناکاری اور بدکاری سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں اور خاص لونڈیوں کے لئے ان میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جو اس کے سوا دوسرے طریق پر چلتے ہیں وہ غلط راہ پر جانے والے ہیں اور وہ لوگ نجات کے مستحق ہیں جو امانتیں ادا کرتے ہیں اور وعدوں کو محفوظ رکھتے ہیں اور وہ لوگ مستحق ہیں جو نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے وارث ہیں اُس میں ہمیشہ رہینگے۔

اسی طرح اور بھی بہت سے مقامات پر احکام بتلا کر نتیجہ بتلایا گیا ہے کہ ابدی نجات نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہاں چونکہ انسان ضعیف البنیان پیدا ہوا ہے ممکن ہے کہ اُس سے گناہ ہوں۔ موجودہ نسل میں ایسا کوئی انسان نہیں جس سے گناہ نہ ہوا ہو۔ یا نہ ہوتا ہو۔ اگر یہ شرط لگائی جائے کہ نجات اُسی کی ہوگی جو بالکل نیک اور گناہ سے خالی ہو تو انسان کی ضعیف البنیانی پر نظر کر کے کوئی شخص بھی نجات نہ پا سکتا۔ پھر نجات کیا ہوتی۔ صرف ایک "خواب و خیال" اور بس۔ اس لئے قرآن شریف میں فرمایا۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ — جسکے نیک اعمال زیادہ ہونگے وہ نجات پاویگا۔

انسان کی ضعیف البنیانی کا دوسرا علاج یہ کیا کہ اُسکو توبہ کرنے کا سبق دیا یعنی یہ فرمایا کہ غلطی سے گناہ ہو جاوے تو توبہ کر اور خدا کی طرف جھک۔ جسکا مضمون اس رباعی میں ادا کیا گیا ہے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

انسان کا ضعف اور خدا کا رحم خیال کر کے ماننا پڑتا ہے کہ گناہ کا علاج بجز خالص توبہ کے اور کوئی نہیں - آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند توبہ کے مسئلہ پر بہت ناراض ہیں - وہ کہتے ہیں - توبہ گنہگار کو جرأت دلاتی ہے کہ اور گناہ کرے کیونکہ جب وہ جانیگا کہ میرا گناہ تو بخشا جائیگا جھٹ سے توبہ کر لیگا - اسلئے وہ گناہ کرنے پر بہت دلیر ہو جائیگا (ستیارتھ پرکاش)

سوامی جی نے توبہ کے راز اور شرائط پر غور نہیں کیا - خدا جو کہ عالم الغیب (انترجامی) ہے اسکے سامنے کوئی شخص دل میں کھوٹ رکھکر خالص توبہ نہیں کرسکتا - خالص توبہ وہی ہوگی جسمیں گناہ پر سخت اظہار نفرت اور آئندہ کے لئے ترک پر مضبوط ارادہ ہو - اگر یہ نہیں ہے - تو توبہ ہی نہیں - رہا اسکا فیصلہ کہ اسکے دل میں ایسا خیال ہے یا نہیں وہی کریگا جسکے سامنے یہ توبہ کرتا ہے - اور وہ دل کے بھیدوں سے واقف ہے -

چونکہ سوامی جی توبہ کے قائل نہیں اسلئے انکا اور آریہ سماج کا مذہب ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی نیک ہو تمام عمر میں اُس سے اگر بھول چوک سے بھی گناہ ہو گیا تو وہ نہیں بخشا جائیگا - چنانچہ لکھتے ہیں :-

"ترستی عبادت وغیرہ کرنے سے ایشور پاپ دور نہیں کریگا - (ستیارتھ ص ۲۴۳)"

اس خیال سے کہ پرمیشور اپنے تابعداروں - عابدوں اور بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرتا - واقفانہ پر نظر کرکے نجات سے بالکل ناامیدی ہوجاتی ہے - اسی لئے آریہ دھرم میں نجات کو اگر عنقا کا صفت کہا جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں -

ہمارا روئے سخن زیادہ تر اس مسئلہ میں عیسائیوں کی طرف ہے کیونکہ عیسائیت اسلام کے بہت قریب ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ الوہیت مسیح کے علاوہ خاندان رسالت کے ماننے میں اسلام کے ساتھ عیسائیت ہی متفق ہے - ہندو دھرم نہیں - اسی لئے عیسائیت کا زیادہ حق ہے کہ اسلام اسپر مزید توجہ کرے -

عیسائی جب سنتے ہیں کہ اسلام نے اعمال صالحہ کا حکم دیا ہے تو مسکرا کر کہتے ہیں ہمیں کیا فائدہ یہ تو کرنی کی بھرتی ہوئی - کیوں نہ ہم ایسے راہبر کے پیچھے چلیں جو ہم کو ان سب تکالیف سے آسانی بچالے اور ہمارے بوجھ کو اپنے کندھوں پر رکھ لے چنانچہ وہ خود کہتا ہے :-

"اے تم لوگو! جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے (متی ۱۱ باب آیت ۲۸)"

اسلئے عیسائیوں نے نجات کا ذریعہ صرف کفارہ مسیح کو قرار دے رکھا ہے اور یہی انکے مذہب میں راہ نجات ہے چنانچہ لکھا ہے :-

"عزیز برادران اہل اسلام محمد صاحب کی شفاعت پر بھروسہ نہ رکھو لیکن یسوع مسیح میں پناہ لو صرف اسی کے وسیلے سے نجات ہوسکتی ہے - (رسالہ یسوع مسیح ص ۱۵)"

یہ بھی لکھا ہے کہ :-

"وہ (مسیح) آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا" (رسالہ ہمارا شافع کون ہے ص ۸)

اس دعوے پر عیسائیوں کیطرف سے عقلی دلیل تو کوئی ہے نہیں - البتہ چند دلائل نقلی (انجیلی) وہ پیش کیا کرتے ہیں - گو ایسی نقلی دلیلیں صرف انہی لوگوں کیلئے حجت ہوسکتی ہیں جو انکو مانتے ہیں دوسروں کے نزدیک انکی وقعت اس سے زیادہ نہیں کہ وہ ایسی دلیلوں کو سنکر یہ کہدیں کہ جس کتاب میں ایسے دعوے کی ایسی دلیلیں ہیں میرے نزدیک وہ کتاب ہی صحیح نہیں تاہم ہم ان دلائل کو ذکر کرتے ہیں -

سب سے بڑی دلیل تو یہی ہے جو متی ۱۱ باب کی کی اوپر ذکر ہوئی - دوسری دلیل یہ ہے :-

"ابن آدم (مسیح) نہیں آیا کہ اُس کی خدمت کیجائے بلکہ آپ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے لئے کفارہ میں دے - (مرقس ۱۰ باب کی ۴۵)"

"میں (مسیح) ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اوتری - اگر کوئی شخص اُس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہیگا - اور روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہے جو میں جہان کی زندگی کیلئے دونگا (یوحنا ۶ باب کی ۵۱)"

"کوئی شخص اس سے زیادہ محبت نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے (یوحنا ۵ باب کی ۱)"

"جو شریعت سے جسم کی کمزوری کے سبب نہ ہوسکا سو خدا سے ہوا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کی صورت میں گناہ کے سبب بھیجکر گناہ پر جسم میں سزا کا حکم کیا - (رومیوں کے ۸ باب کی ۳)"

"مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے (گلتیوں کے ۳ باب کی ۱۳)"

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مرکے راستبازی میں جئیں - اُن کو مار کے سبب سے جو اُسپر پڑے تم چنگے ہوئے (پہلا پطرس ۲ باب کی ۲۴)"

"وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی (یوحنا کا پہلا خط ۱ باب کی ۲)"

پادری فنڈر لکھتے ہیں :-

"وہ نجات جسے خدا نے اپنی نہایت حکمت اور محبت سے گنہگاروں کے واسطے یسوع مسیح کی معرفت موجود کیا ہے سو مقدس کتابوں

میں یوں بیان ہوتی ہے۔ کہ انجیل یوحنا کی ۳ فصل کی ۱۶-۲۰ آیت میں لکھا ہے

"کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اوس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اوس پر ایمان لاوے۔ ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"

(میزان الحق صفحہ ۱۲۱)

مخزن نمبر اول میں ہم مسئلہ کفارہ پر بحث کر چکے ہیں۔ مگر وہ بحث عقلی یا دوسرے لفظوں میں بیرونی تھی۔ آج ہماری بحث کا رخ بیرونی نہیں بلکہ اندرونی ہوگا۔ یعنے ہم انجیلی حوالجات سے ثابت کرینگے۔ کہ عیسائیوں کا خیال کہ محض کفارہ سے نجات ہے۔ غلط ہے۔ ناظرین بغور سنیں متی کی انجیل میں لکھا ہے۔

"دیکھو ایک نے آکے اوس (مسیح) سے کہا اے نیک استاد۔ میں کونسا کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اوس نے اسے کہا۔ تو کیوں مجھے نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں۔ مگر ایک یعنے خدا۔ پر اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اوس نے اسے کہا کون سے حکم؟ یسوع نے اسے کہا۔ یہ کہ تو خون نہ کر زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ اور ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر۔ جیسا آپ کو۔ اس جوان اوس سے کہا۔ یہ سب میں لڑکپن ہی سے مانتا آیا۔ اب مجھے کیا باقی ہے۔ یسوع نے کہا۔ اگر تو کامل ہوا چاہے۔ تو جاکے سب کچھ جو تیرا ہے بیچ ڈال اور محتاجوں کو دے۔ کہ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔ تب آکے میرے پیچھے ہولے۔ وہ جوان یہ سنکے غمگین چلا گیا۔ کیونکہ بڑا مالدار تھا"

(انجیل متی ۱۹۔ باب کی ۱۶ سے ۲۲ تک)

انجیل کے اس حوالہ سے کیا ثابت ہوا؟ محتاج بیان نہیں۔ یہی پایا گیا کہ احکام شریعت کی پابندی کو چھوڑ دے تو نجات ہے ورنہ نہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ اس کی شرح بھی ملتی ہے

"اگر تم مجھے پیار کرتے ہو۔ تو میرے حکموں پر عمل کرو۔" (انجیل یوحنا ۱۴ باب کی ۱۵)

ان انجیل متی سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ بغیر تعمیل احکام نجات نہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح کے بتلائے ہوئے احکام میں بعض حکم ایسے بھی ہیں۔ جو ناقابل تعمیل ہیں۔ چنانچہ یہ حکم کہ سارا مال محتاجوں کو دیکر میرے پیچھے چلا آ۔ جو ایسے نوجوان راسخ الاعتقاد سے بھی عمل نہ ہو سکا۔ یہی شخص اگر حضرت محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا۔ تو حضور ممدوح اسکو فرماتے۔

"لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا" (پارہ ۱۵۔ رکوع ۳)

"خرچ کرنے میں اپنا ہاتھ نہ بالکل بند کر نہ بالکل کھلا کر ورنہ تو خود شرمندہ اور تھکا ہوا بیٹھے گا۔"

اور حضور ممدوح اس کی شرح یوں فرماتے کہ

"سال کے بعد مال کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دیا کر"

تو وہ نوجوان نجات ابدی اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم نہ رہتا۔ اور نامراد واپس نہ جاتا۔

کیا اب بھی اس میں شبہ یا سخن ہے۔ کہ عیسائی راہ نجات (کفارہ) کو ثابت ہی نہیں۔ ثابت ہو تو اعتراضات سے خالی نہیں۔

دو راہ نجات جو انجیلی حوالوں کے ذریعہ ہم نے بتلائی ہے وہ ہر ایک وقت کیلئے ناقابل عمل ہے۔ بخلاف تعلیم محمدی کے کہ اسکی تعمیل بھی آسان ہے۔ اور عمل بھی ممکن۔ سچ ہے ؎

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تقابل ثلاثہ

یعنے

توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بالوضاحت دکھلایا گیا ہے۔ کہ قرآن شریف ہی واجب الاتباع کتاب ہے

قیمت مع محصول ۴

منیجر کتب خانہ ثنائی امرتسر

کیا قادیانی مسیح کامیاب گئے!

ہم نے بارہا اپنی تحریرات میں سوال اٹھایا ہے۔ کہ مسیح موعود جو قادیان میں آیا۔ اپنے دعوے میں کہاں تک کامیاب ہوا۔ اس سوال کی طرف آج تک قادیانی پریس نے توجہ نہ کی تھی۔ بارے شکر ہے الفضل کے لائق اڈیٹر نے توجہ کرکے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی۔ آپ نے سوال کو ان لفظوں میں لکھا ہے:-

"حضرت مسیح موعود کے متعلق کچھ لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے دنیا میں کیا کیا۔ اور اپنے دشمنوں پر آپکو کیا کامیابی ہوئی؟ جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے۔ کہ آپ سچے تھے۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ آج تک جماعت احمدیہ کمزور و ناتوان ہے۔ اور چار لاکھ اس کی تعداد مان بھی لی جاوے۔ تو بھی کروڑوں غیر احمدیوں کے مقابلہ میں ان کی کیا ہستی ہے"۔ (الفضل ۱۴ جنوری)

اس سوال کے جواب میں اڈیٹر صاحب الفضل نے حضرات انبیاء (نوح۔ ابراہیم۔ موسے۔ عیسے وغیرہ علیہم السلام) کا ذکر کیا ہے۔ کہ ان کے اتباع کی تعداد بھی کم تھی۔ انکے بعد حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا ہے کہ آپکی امت اجابت بھی بہ نسبت امت دعوت کے بہت کم تھی۔ کیونکہ آپ آئے تو ساری دنیا کے لئے تھے۔ مگر قبول بہت کم لوگوں (صرف عرب) نے کیا۔ اور آپ تشریف لے گئے۔ ان سب حضرات کے بعد لکھا ہے:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا) بھی خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ اور انکی کامیابی دیکھنے کے لیے پہلے انبیاء کی کامیابی سے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ کہ آیا نسبتاً اس میں کوئی فرق نظر آتا ہے۔ اگر اسی طرح اللہ تعالے نے آپکو بھی کامیابی دی اور آپ اپنی زندگی میں اس پیغام کو اچھی طرح پہنچا گئے جس کے پہنچانے کے لئے آپ آئے تھے۔ تو یہ کہنا بالکل غلط ہوگا۔ کہ آپ ناکام گئے۔ آپ کامیاب گئے۔ اور جسطرح اور انبیاء دنیا سے کامیاب ہوئے۔ انہیں کے منہاج پر آپکو کامیابی نصیب ہوئی" (الفضل)

مؤلف۔ اس جواب کو ناظرین خود پڑھیں۔ ہمارے خیال میں تو یہ جواب سوال کو رفع کرنے کی بجائے اور قوت دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو بہت کم کامیابی ہوئی۔ بلکہ نہیں ہوئی۔ مگر اس کی وجہ یہ بتلائی ہے۔ کہ اس کی مثال انبیاء سابقین میں بھی ملتی ہے۔ اب ہمیں اصل سوال کے متعلق کچھ مزید کہنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ فریق ثانی کو وہ تسلیم ہے تو ادنیٰ مثال پر کچھ کہنا ہے۔

کامیابی کے معنے ہیں جس غرض کے لئے کوئی آوے یا بھیجا جاوے۔ یا کوئی کوشش کرے۔ وہ کام پورا ہو جائے ایک شخص بغرض امتحان بیرسٹری ولایت جاتا ہے اوس کی کامیابی یہی ہے کہ بیرسٹر بنکر آوے دوسرا شخص بغرض تجارت جاتا ہے۔ اوس کی کامیابی یہی ہے کہ تجارت میں کمال پیدا کر کے آوے۔ غرضیکہ جو شخص جس مقصد کے لئے کوشش کرے وہ مقصد اوسکو حاصل ہو جاوے تو کامیاب ہے ورنہ ناکام۔ اس قاعدے سے ہمکو یہ دیکھنا ہے۔ کہ مسیح موعود کا آنا کس غرض سے ہے۔

احادیث میں تو یہ مضمون بصراحت ملتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کو کفر پر کامل غلبہ ہوگا مگر ہم ان احادیث کو اس لئے نقل نہیں کرتے۔ کہ مرزا صاحب اور اون کے معتقدین اون حدیثوں کی تاویل کر کے اصل مطلب کو چھپانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ خود مرزا صاحب ہی کے اقوال نقل کریں۔ جن سے اونکو بھی انکار نہ ہو سکے۔

مرزا صاحب کی مایۂ ناز کتاب "براہین احمدیہ" کی عبارت گذشتہ نمبر میں ہم نقل کر چکے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت اسلام جمیع اطراف دنیا میں پھیل جاویگا"

ممکن ہے براہین احمدیہ کے اس بیان کی نسبت بھی مرزا صاحب نے خود یا اونکے کسی مرید نے یہ لکھدیا ہو۔ کہ یہ میری اوس وقت کی غلط رائے ہے جس وقت میں سادگی سے مسیح موعود کو زندہ بھی مانتا تھا لیکن اب جو بات مجھپر کھلی ہے وہ یہ ہے۔ کہ میری یہ رائے غلط تھی۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۳)

اسی طرح سند جو ہماری پیش کی یہ۔ اربھی غلط ہے اس لئے ہم مرزا صاحب کی سب سے آخری تصنیف سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکے۔ کہ مسیح موعود کے آنے کی غرض کیا ہے جس سے یہ بات آسانی سمجھ میں آ سکے گی۔ کہ جناب مرزا صاحب اوس غرض میں کہانتک کامیاب ہو کر دنیا سے گئے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا۔ کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو۔ جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے۔ کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے۔ اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کرے۔ یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۸۲، ۸۳)

مؤلف۔ یہ عبارت بآواز دہل پکار کر کہہ رہی ہے کہ مسیح موعود کے دنیا میں آنے کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ دنیا میں ایک ملت کر دیگے بس اس غرض کے لحاظ سے ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ مرزا صاحب جو مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں۔ اسکا جواب ایسا صاف ہے کہ در و دیوار سے بصورت نفی ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت جو قرآن مجید نے بتلایا ہے۔ وہ یہ ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

جب اللہ کی مدد آوے۔ اور فتح (مکہ) ہو جائے اور تو دیکھے کہ عرب کے لوگ دین اسلام میں فوج فوج (یعنے کثرت سے) داخل ہوتے ہیں تو (اے نبی سمجھ کہ تمہارا کام ہو چکا۔ اب آخرت کی طیاری میں) اللہ کی تسبیح اور حمد کیا کیجیو۔ اور اس سے بخشش مانگیو۔ بیشک وہ اللہ بندوں کے حال پر بڑا متوجہ ہے۔

اس آیت سے روز روشن کیطرح ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت (فداہ ارواحنا) اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر دنیا سے تشریف لیگئے۔ بخلاف مرزا صاحب کے کہ اون کے مقصد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو انہوں نے ابھی کام بھی شروع نہیں کیا۔ اس لئے یہ عربی شعر ان کے حق میں بالکل موزوں ہے ؎

ما كل ما يتمنى المرء يدركه
تجري الرياح بما لا تشتهي السفن

مساوات اسلامی

(از نامہ نگار)

ناظرین! اسلام دنیا میں اس وقت سے موتی بکھیر رہا ہے۔ جبکہ دنیا میں اسکو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ مساوات کا سچا سبق اگر آپ لینا چاہیں۔ تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ذاتہائے مبارک کے حالات کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔ آپکو ہر ایک حالت میں مساوات کی سنہری اور دلکش جھلک نظر آویگی۔ آج جن قوموں کو اپنی مساوات پر فخر ہے۔ اور جو کہ آزادی کی رٹ لگا رہی ہیں وہ ایک نظر اسلامی مساوات کو بھی دیکھیں جس میں کہ آقا اور غلام کی ایک سی حالت نظر آتی ہے اور بڑے سے بڑے شہنشاہ کو ایک دہقانی مسلمان پر کسی قسم کی ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ حضور سرور کائنات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ تمام دنیا کے انسانوں سے بلند ہے۔ لیکن خداوند کریم فرقان حمید میں حضور کی زبان مبارک سے کہلواتا ہے۔ انا بشر مثلکم یعنی میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ایک واقعہ کیسا حیرت انگیز ہے جسکی مثال تاریخ کے صفحوں میں نہیں ملسکتی۔ آپکے زمانہ میں جبلہ بن ایہم غسانی ساتاجدار مدینہ منورہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے آیا جس کا استقبال اہل مدینے نے بڑے جوش و خروش سے کیا کیونکہ غسانی بادشاہوں کے عظمت کے صدہا قصے ایام جاہلیت میں اہل عرب میں مشہور تھے لہذا حضرت عمر رضہ نے بھی اس کے استقبال میں کسی قسم کی کمی نہیں۔ اتفاقاً کسی غریب صحابی کا ہاتھ نادانستگی سے کچھ اسطرح جبلہ پر پڑ گیا۔ کہ اوسکی ازار (تہبند) کھل کر گر پڑی۔ جبلہ جیسا بادشاہ جس کے دل میں شاہی نخوت کی بو بھری ہوئی تھی بے اختیار اُن صحابی کے تھپڑ مار بیٹھا۔ حضرت عمر رضہ کو جس وقت اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے نہایت برہم ہوکر قصاص کا حکم دیا۔ کہ وہ صحابی بھی جبلہ کے ولیسا ہی تھپڑ مار لیں۔ اس سبکی اور توہین کو جبلہ برداشت نہ کرسکا۔ اور تعمیل قصاص کے لئے رات بھر کی مہلت مانگی۔ بلکہ صبح ہونے سے پیشتر ہی بھاگ کر اپنے وطن پہنچا۔ لیکن یہاں بھی درۂ عمری سے پناہ نہ ملسکی۔ آخر اپنے ہم قوموں کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ بھاگ کر قلمرو روم میں گیا۔ اور قسطنطنیہ میں جاکر مع اپنے تمام ہمراہیوں کے پھر عیسائی ہوگیا مگر زندگی بھر افسوس اور عربوں کی صحبتوں کی یاد ہی میں رہا۔ اور سنئے۔ سیدنا حضرت علی رضہ کا مرتبہ کسقدر اعلےٰ اور ارفع ہے لیکن باینہمہ ان کا اور ایک یہودی کا مقدمہ جس وقت عدالت میں پیش ہوا تو انہوں نے کس عدیم المثال آزادی سے مساوات کو ملحوظ رکھا۔

قاضی (حاکم عدالت) کے سامنے یہودی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دونوں کھڑے ہوئے۔ قاضی نے آپ کو بسبب بزرگی اور عظمت کے بیٹھنے کی اجازت دی۔ اسپر آپ نے فرمایا کہ پہلا ظلم تو تمہارا یہی ہے کہ دو فریقوں میں ایک کو ترجیح دیتے ہو۔ یہ کہکر آپنے بیٹھنے سے انکار کیا۔ بعدہٗ وہ مقدمہ بھی یہودی کے حق میں فیصلہ ہوا۔ آپنے سر تسلیم خم کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر خلیفہ کا جو مساوانہ برتاؤ اپنے غلاموں کے ساتھ تھا۔ اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے مساوات قایم رکھنے کو کیسا ضروری امر قرار دیا ہے۔ اور آپ کسطرح اپنے پیارے نبی کے لفظوں پر عمل کرتے تھے جس وقت حضرت ابوعبیدہ رضہ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ اور شہر کے لوگ تنگ آگئے۔ تو انہوں نے اس شرط پر شہر حوالہ کردینے کا وعدہ کیا۔ کہ خود حضرت عمر رضہ آکر شرائط صلح طے کریں ابوعبیدہ رضہ نے امیر المومنین کو لکھا۔ تو آپ فوراً روانہ ہوگئے۔ آپ کے ساتھ ایک غلام بھی تھا۔ لیکن سواری کے لئے اونٹ صرف ایک ہی تھا۔ اس لئے خلیفہ اور غلام باری باری اوسپر چڑھتے۔ اور جس کی باری نہ ہوتی۔ وہ پیدل چلتا۔ جب آپ ابوعبیدہ رضہ کے ڈیرے کے قریب پہنچے۔ تو اتفاقاً غلام کی باری سواری کی آگئی آپ اتر کھڑے ہوئے۔ اور غلام کو سوار کیا۔ ابوعبیدہ رضہ نے اس بات سے ڈر کر کہ امیر المومنین کو اسطرح پیدل دیکھکر یروشلم کے اہالی پر برا اثر نہ ہو۔ اور مبادا جنگ کا رُخ پلٹ جائے۔ عرض کیا کہ تمام نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اس صورت میں یہ مناسب نہیں۔ کہ آپکا غلام تو سوار رہے اور آپ پیدل چلیں۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو سنکر بہت برافروختہ ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ تجھ سے پہلے ایسا کسی نے نہیں کہا۔ اور یہ تیری بات مسلمانوں پر لعنت لانیوالی ہے۔ ہم سب لوگوں سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے۔ اور سب سے تھوڑے تھے۔ خدا نے اسلام کے ذریعہ سے ہمیں بڑائی اور عزت عطا کی۔ اگر ہم اسلام کی راہوں سے الگ ہوکر عزت تلاش کرینگے۔ تو پھر خدا ہمکو ذلیل و رسوا کریگا۔

غرضیکہ آپ اوسی ہیئت سے تشریف لیگئے۔ یہاں تک کہ وہاں کے باشندوں کو آپکے خلیفہ جانتے میں دہوکہ لگ گیا۔ اور انہوں نے آپکے غلام کو جو کہ اونٹ پر سوار تھا۔ خلیفہ اور آپکو جو غلام کی سواری کی مہار پکڑے پیدل چل رہے تھے غلام سمجھ لیا۔

حضرات! کیا آج بھی کوئی ایسا فاتح یا کسی چھوٹی سے چھوٹی ریاست کا حکمران موجود ہے۔ جو کہ ایسی اخلاقی جرأت اور مساوات کا برتاؤ دکھا سکے جو امیر المومنین حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہم نے دکھلائی۔

یہ ہے ہماری اسلامی مساوات جسکو چھوڑ کر ہم بقول حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں۔ کیا ہمارے آریہ اور عیسائی بھائی اپنے یہاں ایسی مساوات دکھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں

(خادم المسلمین حافظ محمد بخش الدین طالب علم اسلام نگر)

الانصاف فی حق الاحناف

یہ رسالہ سیف الصارم جہلمی کا پورا جواب ہے مصنف نے ائمہ حدیث اور علم فقہ کی نسبت بڑی مفصل بحث کی ہے جو کچھ لکھا ہے حوالجات سے لکھا ہے قیمت ۳؍

سادگی ایک نعمت ہے

اس زمانہ میں لوگ عام طور پر تکلف کی عادت میں بہت مبتلا ہیں۔ اور اس زمانہ کی خصوصیت نہیں جو قوم ترقی کر چکی ہے۔ اس میں تکلف اپنا دخل کر لیتا ہے۔ دولت اور مال اور عزت کے ساتھ ساتھ تکلف بھی ضرور آ موجود ہوتا ہے۔ اور بڑے آدمیوں کو کچھ نہ کچھ تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن جو مزا سادگی کی زندگی میں ہے وہ تکلف میں نہیں اور گو تکلف ظاہر میں خوشنما معلوم ہو۔ مگر اندر سے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ذوق نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ کہ

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام میں وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا

تکلف کی وجہ سے لاکھوں گھرانے برباد ہو جاتے ہیں۔ اور تصنع اور بناوٹ ہزاروں کی بربادی کا باعث ہو چکے ہیں۔ مگر چونکہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ تکلف کے سوا ہماری عزت نہیں ہوتی۔ برابر اس مرض میں مبتلا چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ علاج نہیں کرتے۔ بادشاہ اور امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکلف اور بناوٹ سے ہم اپنی خاص شان دکھاتے نہ رکھیں گے تو ماتحتوں میں بھی ہماری عزت نہ ہوگی اور ہم اپنے ہمچشموں میں ذلیل ہوں گے۔ اس لئے بہت سے مواقع پر سادگی کو بر طرف رکھ کر بناوٹ سے کام لیتے ہیں۔ اور ہزاروں موقعوں پر اپنے مافی الضمیر کو بھی بیان نہیں کر سکتے۔ میں ایک مجلس میں شامل ہوا۔ جہاں بہت سے بڑے بڑے لوگ جمع تھے جو اس وقت ہندوستان میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے لیڈران قوم کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہندو تھے۔ کچھ مسلمان۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو ایک سیٹھ صاحب نے کہا کہ ایک مدت ہو گئی کہ تکلف کے ہاتھوں میں تکلیف اٹھا رہا ہوں ہر وقت بناوٹ سے اپنے آپ کو سنجیدہ بنائے رکھنا پڑتا ہے۔ اور بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر تکلف مانع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شان قایم نہیں رہتی۔ مگر اب میں بالکل تنگ آگیا ہوں اس زندگی کا فایدہ کیا؟ ایک دوسرے صاحب بولے کہ بے شک میرا بھی یہی حال ہے۔ اور میں تو اب اس زندگی کو جہنم کا نمونہ پاتا ہوں۔ پھر تو سب نے یہی اقرار کیا۔ اور تجویز ہوئی کہ آج کی مجلس میں تکلف چھوڑ دیا جاوے۔ اور بے تکلفی سے آپس میں بات چیت کریں۔ اور بناوٹ نزدیک نہ آئے مگر خدا تعالے انسان کو اس سادگی سے بچائے جو اس وقت ظاہر ہوئی۔ اسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا۔ کہ آج دنیا کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ جس قوم کے لیڈر یہ نمونہ دکھا رہے تھے۔ اس کے عوام سے کیا کچھ [illegible] ہوگی۔ کلام ایسا فحش کہ شریف آدمی سن نہ سکے۔ مذاق ایسا گندہ کہ سلیم الفطرت انسان برداشت نہ کر سکے۔ باتوں سے گذر کر ہاتھوں پر آگئے۔ اور ایک دوسرے کے سر پر چپتیں بھی [illegible] ہونی شروع ہو گئیں۔ پھر کچھ سو [illegible] رہے تھے۔ اس کی گٹھڑیوں کی وہ لوٹ مار شروع ہوئی۔ کہ الاماں۔ میں نے تو سمجھا کہ اس گولہ باری میں میری خیر نہیں۔ ایک کونہ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جب یہ سادگی ختم ہوئی۔ تو میری جان میں جان آئی۔ کہ آنکھ، ناک سلامت رہے۔

یہ نمونہ سادگی اس مجلس کے ممبران نے دکھایا۔ جو ہندو مسلمان دونوں قوموں میں سے تھے۔ اس کو تو ان کے تکلف کو میں لوگوں کے لئے ہزار درجہ بہتر سمجھتا ہوں۔ مگر اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ تکلف خود ان لوگوں کے لئے وبال جان ہو رہا تھا اور ہے۔ گو وہ خوش نظر آتے ہیں۔ مگر درحقیقت اپنی جھوٹی عظمت اور عزت قایم کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے ایسے سنجیدہ بنے رہتے ہیں۔ اور ایسے بنے ٹھنے رہتے ہیں۔ کہ اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے اور اپنے جسم کو حد سے زیادہ مشقت میں ڈالنے کی وجہ سے ان کے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ اور زندگی ان کے لئے تلخ ہو گئی ہے

امراء کے مقابلہ میں دوسرا گروہ علماء اور صوفیا کا ہے۔ جو دین کے عماد اور ستون سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بھی تکلفات میں مبتلا ہیں۔ اور انہیں بھی اپنی عزت کے قایم رکھنے کے لئے تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اپنی چال میں اپنی گفتگو میں اپنے اٹھنے بیٹھنے میں اپنے پہننے میں اپنے کھانے میں ہر بات میں تکلفات سے کام لیتے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ یہی ہے ہمارا تقدس ثابت ہوتا۔ یہ مذہبی لیڈر خواہ کسی مذہب کے ہوں۔ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ مسلمان صوفیا کو ہی کوئی جا کر دیکھے کس طرح مراقبہ کی حالت میں اپنے مریدوں کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ مگر بہت ہوتے ہیں جن کے دل اندر سے اور ہی خواہشات رکھتے ہیں۔ اور انکی زندگیاں اپنے [illegible] اسرار سے [illegible] والی نہیں ہوتیں بلکہ شاید کچھ زیادہ ہی تلخ ہوں۔ کیونکہ وہ اپنے جذبات کے پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں۔ مگر علماء اور صوفیاء اس سے بھی محروم ہیں۔

میری اس بیان سے یہ غرض ہے۔ کہ دنیا میں تکلف کا بہت دور دورہ ہے۔ اور دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے مقتداء اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور نہ آج مبتلا ہوتے ہیں۔ بلکہ دنیا میں یہ نقشہ ہمیشہ سے قایم ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالے کی طرف سے تائید و نصرت ہو۔ اور بہت کم لوگ اس بناوٹ سے بچ سکتے ہیں۔

ہمارے ہادی اور راہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت للعالمین ہو کر آئے تھے۔ اور اللہ تعالے نے آپکو کل دنیا کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اس لئے آپنے ہمارے لئے جو نمونہ قایم کیا۔ وہی سب سے درست اور اعلے ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ ہم اس کی نقل کریں۔ آپنے اپنے طریق عمل سے ہمیں بتایا ہے۔ کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں انکو دبانا تو کسی طرح جائز ہی نہیں۔ بلکہ انکو تو ابھارنا چاہئے۔ اور جو جذبات ایسے ہوں۔ کہ ان سے گناہ ہوں اور بدیوں کی طرف توجہ ہوتی ہو۔ انکا چھپانا نہیں بلکہ انکا مارنا ضروری ہے۔ پس اگر

تکلف سے بعض ایسی باتیں نہیں کرتے۔ جن کا کرنا ہمارے دین اور دنیا کے لئے مفید تھا۔ تو ہم غلط کار ہیں۔ اور اگر وہ باتیں جن کا کرنا دین اسلام کے رو سے ہمارے لئے جائز ہے صرف تکلف اور بناوٹ سے نہیں کرتے۔ ورنہ در اصل ان کے شائق ہیں۔ تو یہ نفاق ہے۔ اور اگر لوگوں کی نظروں میں عزت و عظمت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا ایک بھی نمونہ نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو۔ کہ آپ نے ان تینوں اغراض میں سے کسی کے لئے تکلف یا بناوٹ سے کام لیا۔ بلکہ آپکی زندگی نہایت سادہ اور صاف معلوم ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنی عزت کو لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ عزت و ذلت کا مالک خدا ہی کو سمجھتے تھے۔

جو لوگ دین کے پیشوا ہوتے ہیں۔ انہیں یہ بہت خیال ہوتا ہے۔ کہ ہماری عبادتیں اور ذکر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوں۔ اور خاص طور پر تصنع سے کام لیتے ہیں۔ تا لوگ نہایت نیک سمجھیں۔ اگر مسلمان ہیں تو وضو میں خاص اہتمام کرینگے۔ اور بہت دیر تک وضو کے اعضاء کو دھوتے رہیں گے۔ اور وضوء کے قطروں سے پرہیز کرینگے۔ سجدہ اور رکوع لمبے لمبے کرینگے اپنی شکل سے خاص حالت خشوع و خضوع ظاہر کریں گے۔ اور خوب وظائف پڑہیں گے۔ مگر آنحضرت باوجود اس کے سب سے متقی اور متورع تھے۔ اور آپ کے برابر خشیت اللہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا مگر باوجود اسکے آپ ان سب باتوں میں سادہ تھے۔ اور آپکی زندگی بالکل ان تکلفات سے پاک تھی۔

ابی قتادہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ انی لاقوم فی الصلوۃ ارید ان اطول فیہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی کراھیۃ ان اشق علی امہ یعنے میں بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اور ارادہ کرتا ہوں۔ کہ نماز کو لمبا کر دوں۔ مگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں۔ تو اپنی نماز صرف اس خوف سے کہ کہیں بچے کی ماں کو مشقت میں نہ ڈالوں۔ نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ کس سادگی سے آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ ہم آواز بچہ کی سنکر نماز میں جلدی کر دیتے ہیں۔ آج کل کے صوفیاء تو ایسے قول کو شاید اپنی ہتک سمجھیں۔ کیونکہ وہ تو اس بات کے اظہار میں اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نماز میں ایسے مست ہوتے۔ کہ کچھ خبر ہی نہیں رہی۔ اور گو پاس ڈھول ہی بجتے رہیں۔ تو ہمیں کچھ خیال نہیں آتا۔ مگر آنحضرت ان تکلفات سے بری تھے۔ آپکی عظمت خدا کی دی ہوئی تھی۔ نہ کہ انسانوں نے آپکو معزز بنایا تھا یہ خیال وہی کر سکتے ہیں۔ جو انسانوں کو اپنا عزت دینے والا سمجھتے ہوں۔

حضرت انس رض سے روایت ہے۔ کہ انہ سئل اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم یعنے آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ہاں پڑھ لیتے تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسطرح تکلفات سے بچتے تھے اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ وہ مسلمان جو ایمان اور اسلام سے بہی ناواقف ہیں۔ اگر کسی کو اپنی جوتیوں سمیت نماز پڑھتے دیکھ لیں۔ تو شور مچا دیں۔ اور جب تک کوئی ان کے خیال کے مطابق کل شرائط کو پورا نہ کرے وہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ مگر آنحضرت صلعم جو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ کا یہ طریق نہ تھا بلکہ آپ واقعات کو دیکھتے تھے۔ نہ تکلفات کے پابند تھے۔ اللہ تعالٰے کی عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ پس جب جوتی پاک ہو۔ اور عام جگہوں پر جہاں نجاست کے لگنے کا خطرہ ہو پہنکر نہ گئے ہوں۔ تو اس میں ضرورت کے وقت نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ اور آپ نے ایسا کر کے امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا کہ انہیں آیندہ کے تکلفات اور بناوٹ سے بچا لیا۔ اس اسوۂ حسنہ سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو آج کل ان باتوں پر جھگڑتے ہیں اور تکلفات کے شیدا ہیں جس فعل سے عظمت الٰہی اور تقوٰے میں فرق نہ آئے۔ اس کے کرنے پر انسان کی بزرگی میں فرق نہیں آسکتا۔

حضرت ابن مسعود الانصاری رض سے روایت ہے

قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابوشعیب وکان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما ادعو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعہم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک دعوتنا خامس خمسۃ وھذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال بل اذنت لہ

آپ نے فرمایا۔ کہ ایک شخص انصار میں سے تھا۔ اس کا نام ابوشعیب تھا۔ اور اسکا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ آپ نے اس نے حکم دیا کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤنگا۔ پھر اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہلا بھیجا۔ کہ حضور کی اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے جب آپ اس کے ہاں چلے۔ تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا جب آپ اس کے گھر پر پہنچے۔ تو اس سے کہا۔ کہ تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو بلوایا تھا۔ اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے اب بتاؤ۔ کہ اسے بھی اندر آنیکی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ اجازت ہے۔ تو آپ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسطرح بے تکلفی سے معاملات کو پیش کر دیتے۔ شاید آپکی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو چپ ہی رہتا۔ مگر آپ دنیا کے لئے نمونہ تھے۔ اس لئے ہر بات میں جب تک خود عمل کر کے نہ دکھاتے ہمارے لئے مشکل ہوتی۔ آپ نے اپنے عمل سے بتا دیا۔ کہ سادگی ہی انسان کے لئے مبارک ہے اور ظاہر کر دیا۔ کہ آپکی عزت تکلف یا بناوٹ سے نہیں تھی۔ اور نہ آپ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے۔ بلکہ آپ کی عزت خدا کی طرف سے تھی

(الفضل)

جواب تعاقب بر قرأۃ جنازہ

(از دستخط مولوی منیر خاں صاحب از بنارس)

۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ کے پرچہ میں میرا ایک مضمون بجواب تعاقب جناب مولوی عبدالستار صاحب بن مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری چھپا تھا۔ بحمدہ اوس میں مینے اس امر کو بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے۔ کہ قرأت نماز جنازہ سرًا پڑھنا چاہئے۔ اور تعاقب کو بالکل ساقط الاعتبار کر دکھایا ہے۔ آج ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۱ھ کا پرچہ میری نظر سے گزرا۔ بعض نامہ نگار نے بزعم خود میرے مضمون کو رد کرنا چاہا ہے۔ اور ہر چند کوشش کی۔ مگر مطلب کی بات نہ پائی۔ لہذا ناظرین با تمکین اور نیز اون جناب سے التجا ہے۔ کہ میرے معروضات ذیل کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماکر اپنے خیالات کو واپس لیں گے۔

نمبر۱ اولاً۔ مینے اپنی تحریر میں پانچ وجوہات لکھی ہیں جن میں سے نامہ نگار نے ثانی اور ثالث کو چھوا تک نہیں۔ کیونکہ یہ دونوں وجوہات ایسی ہیں جن سے فی الحقیقت قرأۃ جنازہ کا پوشیدہ پڑھنا صراحۃً ثابت ہے۔ کیا نامہ نگار نے اپنا فرض نباہا۔ ہرگز نہیں۔ در اصل ان جناب سے ان دونوں وجوہات کا جواب کچھ بن نہ پڑا۔ اس لئے آپنے اغماض فرمایا

۲ ثانیاً تدریب الراوی کا قول نقل کرکے جمہور کی رائے کو قوی سمجھکر الزام دینا سراسر غلط ہے۔ تا وقتیکہ کسی دلیل سے قول جمہور رحمہم اللہ تعالے کا مدلل نہ ہوجاوے۔ ہمکو کسی کے لکھدینے پر کہ جمہور علماء کا یہ قول یا مذہب ہے۔ غرّاں نہ ہونا چاہئے محقق کا فرض ہے۔ کہ حق کو دلیل سے پہچانے۔ رجال سے نہیں چنانچہ طلاق ثلاثہ بلفظ واحد اور ذکر باواز بلند بعد الصلاۃ وغیرہ بہت ساری مثالیں شروح حدیث اور تفاسیر میں مذکور ہیں۔ لہذا کسی مسئلہ کی نسبت جمہور کی طرف ہونے سے اوس مسئلہ کی حقانیت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اور نہ کسی کا یہ لکھدینا کافی ثبوت ہے کہ جانب مخالف کا مذہب شاذ ہے۔ اور ہنوز یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ جمہور کی مقدار کا کون زمانہ اور کسقدر تعداد معتبر ہے۔ فتنبہ وتفکر

۳ ثالثاً مطلق السنہ کے سنت رسول اور سنت صحابہ دونوں فرد ہیں چنانچہ قول صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ میری سنت اور سنت خلفاء راشدین کو لازم پکڑو سے صراحۃً اسکا ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ بریں لفظ السنۃ کے معنی پر غور کرنے سے ظاہر ہے۔ کہ معنی عام ہے جسقدر خصوصیات اور اضافات اس معنی میں ملحوظ ہونگے۔ وہ کل اس کے افراد ہونگے پس مطلق السنۃ عام اور مرفوع اور موقوف خاص ہوئے۔ اور عام خاص کو مستلزم نہیں ہوتا جیسے حیوان اور انسان۔ لہذا یہ کہنا کہ صحابی کا من السنۃ کہنا سنت رسول کو مستلزم نہیں بہت صحیح اور درست ہے۔ والمطلق یحمل علی الادنی لتیقنہ اور مطلق بلا قرینہ کم از کم اپنے ادنے فرد پر حالت اطلاق میں ضرور صادق آتا ہے۔ ورنہ ابطال لازم آئے گا۔ اور فرد اکمل پر بوجہ زیادتی وصف کے قرینہ درکار ہوتا ہے۔ اور قرینہ حالت اطلاق میں مفقود ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ سنت رسول اور سنت صحابہ میں سنت صحابہ کا درجہ کمتر از سلف تا خلف ہے۔ پس جن لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہ من السنۃ سے حدیث موقوف مراد ہوتی ہے۔ بلا ریب ان کا قول مدلل اور مبرہن ہے۔ لہذا حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کو موقوف کہنا بلا ریب درست ہے۔

چنانچہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات شرح مشکوۃ میں لکھا ہے۔ کہ حدیث ابن عباس میں لفظ سنت بمقابلہ بدعت وارد ہے یعنے مراد سنت سے سنت رسول نہیں۔ اور اگر حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حدیث مرفوع ہی تسلیم کرلیں تو ہمارے مدعا کے منافی نہیں۔ کیونکہ حدیث ابن عباس رضی اللہ سے قرأۃ نماز سریہ بداہۃً ثابت ہوتی ہے چنانچہ مینے اپنی تحریر سابق کی دوسری وجہ میں ثابت کیا ہے اور نامہ نگار نے اوس سے چشم پوشی فرمائی ہے

۴ رابعاً۔ حدیث بخاری رحمہم اللہ تعالے نے جو آپنے نقل کی ہے۔ اور اس میں قول سالم رحمۃ اللہ تعالے سے استدلال کیا ہے۔ کہ مطلق السنۃ کا اطلاق حدیث مرفوع پر ہوتا ہے۔ صحیح نہیں۔ اور آپکو اس لئے دہوکہ ہوا۔ کہ وهل يتبعون في ذالك الا السنة جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے فعل میں صرف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیا کرتے تھے۔ بجائے اس لفظ کے آپنے کسی اور کتاب سے وهل يعنون بذالك الا السنة نقل کرکے بظاہر اس عبارت سے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا ہے اور ترجمہ یوں کیا ہے۔ کہ جماعت صحابہ مطلق السنۃ سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیا کرتے ہیں! اولاً یہ ترجمہ سیاق کلام کے خلاف ہے چنانچہ بیان اس کا ذیل میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ کے قول سے ظاہر ہوگا۔ ثانیاً بخاری شریف محشی مولانا احمد علی صاحب اور عینی اور فتح الباری شروح وغیرہ میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ فتح الباری میں ہے۔ وقوله وهل يتبعون بذالك بتشديد المثناة وكسر الموحدة بعدها عين مهملة كذا للاكثر من الاتباع وللكشميهني يبتغون في ذالك بسكون الموحدة وفتح المثناة بعدها غين معجمة من الابتغاء اي لا يطلبون في ذالك الفعل الا السنة النبي صلى الله عليه وسلم وفي رواية الحموي يحذف في وهي مقدرة

ترجمہ۔ لفظ یتبعون تا مشدد اور بائے مکسورہ اور عین مہملہ کے ساتھ اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اور یتبعون مصدر اتباع کا فعل ہے اور روایت کشمیہنی میں یبتغون بائے موحدہ اور تائے مثناۃ فوقانیہ اور اوس کے بعد غین معجمہ کے ساتھ واقع ہے۔ اور مصدر اس کا ابتغاء ہے مطلب دونوں عبارتوں کا یکساں ہے۔ یعنے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے فعل میں صرف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستور العمل بناتے تھے۔ اور روایت حموی میں بحذف فی وارد ہے مگر معنًی مراد ہے۔ یہ عبارت حافظ رحمۃ اللہ تعالے کی کسی حاشیہ چڑھانے جاننے کی محتاج نہیں

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم جز فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کے فعل کو واجب التسلیم اور عمل نہیں جانتے تھے لہذا موقع وجوب میں صحابہ کا لفظ السنۃ کہنا اشارہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوتا ہے۔ اور یہ قرینہ خارجیہ ہوگا۔ کہ اس مقام پر مطلق السنۃ سے مراد حدیث مرفوع ہو پس معرض استدلال میں اس حدیث بخاری کو لانا صحیح نہ ہوا۔ علاوہ بریں جس لفظ حدیث کو آپ نے نقل فرمایا ہے۔ وہ ہمارے منافی نہیں دونوں کا مآل ایک ہے۔ آپکو دھوکہ کرنے سے دھوکہ ہوا ہے۔ امید کہ حافظ رحمۃ اللہ تعالے کی عبارت سے کامل انکشاف ہو جائیگا۔

تیسرا: قاسنا حاکم قال قول الصحابی من السنۃ حدیث مسند۔ صحابی کا قول من السنۃ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے۔ نقل کر کے اگر یہ دکھاتا ہے۔ کہ حاکم بھی اس کی طرف گئے ہیں۔ تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالے اور ابن حزم اور ابو بکر رازی وغیرہم جلیل الشان لوگ اس امر کی طرف گئے ہیں کہ قول صحابی من السنۃ مرفوع کے حکم میں نہیں ہوتا۔ صرف اقوال الرجال پر مدار تحقیق ہے۔ تو چاہئے کہ حاکم کے قول سے امام شافعی رح کا قول ارجح اور افضل مانا جائے میں نے جسقدر جواب لکھا ہے۔ تحقیق سے کام لیا ہے۔ امید کہ میرے معروضات کو بغور پڑھیں تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ جن لوگوں نے من السنۃ کو حدیث مرفوع نہیں مانا ہے۔ نہایت صحیح اور درست ہے۔ وجہ ثالث ملاحظہ ہو۔ اور یہ بھی لکھدیتا ہوں۔ کہ اس قاعدہ کے تسلیم کرنے پر میرے اصلی مضمون پر کہ قرءۃ نماز جنازہ آہستہ چاہئے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ میرے لئے یہ کافی ثبوت ملتا ہے۔ کہ آپ کو الزام دوں۔ کہ حسب اصول مسلمہ خود حدیث مرفوع ابن عباس مع البخاری ہیں۔ کیونکہ قرءۃ کا سریہ پڑھنا بداہۃً اس حدیث سے ثابت ہے۔ اور یہی حق حاصل ہے کہ پابندی اس قاعدہ کے آپ سے مواخذہ کروں اور سمجھوں کہ عبارت عون المعبود شرح ابی داؤد وذهب اكثر العلماء اى انه يستحب الاسرار فی صلوۃ الجنازۃ اکثر علماء کا مذہب ہے۔ کہ جنازہ کی نماز سریہ پڑھنا افضل ہے۔ بلکہ حسب تصریح امام نووی رحمہ اللہ جمہور علماء کا مذہب ہے۔ کہ قرءۃ نماز جنازہ سریہ چاہئے۔ اور دعا بالاتفاق سریہ پڑھنا ہوگا۔ سے بداہۃً ثابت ہوتا ہے۔ کہ حق بجانب جمہور ہے۔ لہذا آپ پر ضرور ہے۔ کہ اس مذہب کو صحیح مانکر اپنے خیالات کو واپس لیں ورنہ کہا جائیگا۔ یقولون ما لا یفعلون۔ اوروں کو کہتے ہیں اور خود نہیں کرتے۔

ثم دعا اور وجہ رابع پر جسقدر خامہ فرسائی کی ہے محض بے سود ہے کیونکہ آپ نے کوئی روایت ایسی نہیں پیش کی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرءۃ بآواز بلند کرنا ثابت ہوتا ہو۔ اور جو روایت پیش کی ہے۔ وہ صرف دعا کی بابت ہے۔ قرءۃ کی بابت نہیں ہے۔ لہذا بر تقدیر ثبوت جہر ان روایتوں سے جہر قرءۃ کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ پس دعوے اور دلیل میں مطابقت نہیں۔ لہذا تقریب تام نہیں ہے۔ بلکہ حسب تصریح امام نووی رحمہ اللہ تعالے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ دعائے جنازہ سریہ پڑھنا بالاتفاق ہے۔ اور نہ کسی روایت سے آپ ثابت کر سکے کہ دعا نماز جنازہ بآواز بلند چاہئے جسقدر روایات کو لکھا ہے۔ ان میں سے کسی سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ اور جو توجیہات ایسی روایتوں پر ہوئے تھے۔ ان کے جوابات دئے جا چکے ہیں مگر پھر بھی کسی قدر وضاحت کے ساتھ لکھدیتا ہوں کہ فی الحقیقت کسی روایت سے دعا کا بالجہر پڑھنا ہرگز ثابت نہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے روایت عوف بن مالک رحمہ اللہ تعالے جس میں کہ لفظ فحفظت من دعائه اور ایک روایت جس میں فسمعته وارد ہے نقل کر کے یہ ثابت کرنا کہ ان روایتوں سے جہر ثابت ہے سراسر تحکم اور قلت تدبر پر مبنی ہے۔ عوف بن مالک کی روایت کا جواب بوجوہات دیا جا چکا ہے۔ اور محدثین رحمہم اللہ تعالے کے اقوال سے بالصراحۃ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ روایت جہر کو مستلزم نہیں اور لفظ حفظت جو اس حدیث میں وارد ہے اس سے یہ استدلال کرنا کہ اس سے جہر ثابت ہے۔ تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا چنانچہ امام نووی وغیرہ محدثین شراح حدیث کا قول نقل کر کے ثابت کر دیا تھا۔ کہ اس سے جہر ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ علاوہ بریں سماعت ایکبار کو حفظ لازم نہیں ہے۔ اور نہ راوی حدیث نے بیان کیا ہے۔ کہ صرف نماز جنازہ میں آواز بلند پڑھنے سے اس دعا کو یاد کر لیا ہے۔ لہذا اس سے استدلال ٹھیک نہیں تو اور کیا ہے۔ اور حفظت کا مطالبہ بھی بے سود ہے۔ اور کان یقول کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے چنانچہ مشکوۃ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ یقول فی صلاته بعد التشهد احسن الكلام كلام الله واحسن الهدى هدى محمد ﷺ رواه النسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ احسن الکلام کلام اللہ۔ سب کلاموں سے بڑھکر اللہ کا کلام ہے۔ اور احسن الهدى هدى محمد سب طریقوں سے بڑھکر رسول اللہ کا طریقہ ہے۔ اور بروایت مسلم رکوع اور سجود کی دعاؤں میں کان یقول کا لفظ وارد ہے۔ اور نیز بروایت مسلم ثنا بعد التکبیر میں کان یقول کا لفظ۔ اور تعوذ بعد التکبیر میں بروایت ابوداؤد و ترمذی کان یقول کا لفظ موجود ہے اور بہت ساری دعائیں جو مقامات سریہ میں وارد ہیں جن میں لفظ کان یقول کا موجود ہے۔ کیا کوئی عاقل ان جیسی روایتوں سے جہر کا استدلال کر سکتا ہے ہرگز نہیں لہذا اگر ایسا ہی استدلال ہے تو کان یقول اور کان یقرء دونوں ایک معنے رکھتے ہیں۔ چاہئے کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ جس میں وارد

کہ فجر کی سنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے؟ سے استدلال نہایت صحیح ہوگا کہ سنت فجر میں قرأۃ زور سے کی جاسکے۔ اور دعا ماثورہ التعوذ من عذاب القبر مسلم میں بروایت حضرت عائشہؓ وارد ہے۔ اور اس میں لفظ سمعت بالصراحت مذکور ہے۔ اور آپنے اس حدیث کو اپنی تحریر سابق میں بھی نقل کیا ہے۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ نامہ نگار نے غور سے پڑھا نہیں۔ ورنہ سمعت کا مواخذہ کبھی بھی نہ کرتے فتدبر

ع۔ سابعًا وجہ خامس پر جو شبہ وارد ہے اسکا ازالہ صرف کان یقول اور کان یقرا سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجھے اور کوئی نظیر دینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور حدیث حضرت عائشہ سے ثابت ہو چکا۔ کہ لفظ سمعت اس میں موجود ہے۔ لہذا قل ھو اللہ احد کا مطالبہ عبث ہے۔ ہاں یسمعنا آیت پر جو اعتراض ہے وہ بظاہر کسی قدر خوش کن ہے۔ مگر میں یہ بغیر کہے نہیں رہ سکتا ہوں کہ یہ شبہات آپکو جلد بازی یا قلت تدبر کی وجہ سے پیش آئے ہیں۔ ورنہ آپ پر ضرور تھا۔ کہ ہر باب کی حدیثوں پر ایک سرسری نظر ڈال جاتے۔ سنئے۔ نسائی میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر پڑھا کرتے تھے۔ اور سورہ لقمان اور سورہ الذاریات کی آیت یکے بعد دیگری لگاتار سنا کرتے تھے۔ چنانچہ لفظ نسمع منہ الآیۃ بعد الآیۃ۔ اس کیلئے بین ثبوت ہے بتلائیے اسکا کیا جواب ہے۔ مگر اُن وجوہات کو نہ لکھونگا جو بعض محدثین رحمہم اللہ سے نقل کر کے اپنی تحریر سابق میں لکھدیا ہے۔ یاد رہے۔ بلا اُن وجوہات کے اس حدیث کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ اور مغرب میں آواز بلند پڑھنے کا مطالبہ عجیب ہے۔ کیا آپ کے نزدیک مغرب کی نماز سر سے پڑھنی چاہئے۔ صرف اس قدر بیان سے آپ کی تحریر کا حقیقتہ حال ظاہر ہے۔ کہ فی الحقیقت آپنے کوئی بات ٹھکانے کی نہ کی۔ اور وان لم تاتوا ولن تاتوا ایسے جدھر جس قدر چاہیں لکھکر دل خوش کرلیں ؎

گل کو ہے ناز نزاکت پہ چمن میں اے داغ
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

مگر فوق کل ذی علم علیم پر جاننے والے سے ایک بڑا جاننے والا ہے۔ اب میں آپکے مسلم قاعدہ جمہوریہ کی طرف توجہ دلا کر رخصت ہوتا ہوں۔ جس پر ایک نگاہ ہی ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

(خاکسار محمد منیر [illegible] عفا اللہ عنہ مدرس [illegible])

آریہ صاحبان جواب دیں

کیا یجروید خدائی کلام ہے؟

ع۔ چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
آخر کو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

اے رودر۔ یعنے بدکرداروں کو بدکرداری کے ثمرہ دکھ سے گریاں کرانے والے پرمیشور آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو۔ حمل کو۔ ہمارے ماں باپ کو۔ پیارے رشتہ دار لوگوں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کے لئے مائل مت ہونے دیجئے۔ ہم کو اپنے راستہ پر چلائیے۔ کہ جس سے ہم آپکے حضور میں تو ستراشہ ہوں (یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۵)

نوٹ از خاکسار۔ منتر مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جو کہ پرمیشور سے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے ہلاکت سے بچانے کے واسطے دعا مانگ رہا ہے۔ اور اگر لقول آریہ صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے تسلیم کیا جائے۔ تو مجبوراً ماننا پڑیگا۔ کہ پرمیشور کے ماں باپ اور رشتہ دار بھی ہیں اور جورو وغیرہ بھی ہے۔ جیسا کہ عبارت منتر (حمل کو) سے معلوم ہوتا ہے۔ ونیز یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ پرمیشور کا کوئی دوسرا پرمیشور بھی ہے۔ جس سے وہ دعا مانگ رہا ہے۔ اچھا تو اور سنو وید کہتا ہے۔

اے اگنی۔ یعنے نور مجسم پرمیشور جس عقل کی عبادت عالم گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں۔ ہم کو آپ مہربانی کر کے اس موجودہ زمانہ میں اسی عقل سے بہرہ ور اور عقلمند کیجئے۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۴

نوٹ از خاکسار منتر سے بخوبی مترشح ہے۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی ایسا شخص ہے۔ جو کہ عقل کی خواہش کرتا ہے۔ اگر لقول آریہ صاحبان اس منتر کو خدا کی طرف سے تسلیم کیا جاوے تو ماننا پڑیگا۔ کہ پرمیشور بھی ہنوز عقل کی خواہش کرتا ہے۔ آگے چلئے۔ وید کہتا ہے۔

اے سب کے باطن میں جلوہ نما جس کے ذریعہ کار فرمائے مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ عجیب صاحب قدرت۔ قابل عزت اور مخلوق میں رہنے والا ہے۔ وہ میرا من دھرم کی بجا آوری کا خواہشمند ہو کر ادھرم کو بالکل چھوڑ دے یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۲

نوٹ خاکسار۔ یہ منتر کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جو دھرم پر چلنے کے واسطے پرمیشور سے دعا مانگ رہا ہے۔ اگر لقول آریہ صاحبان اس منتر کو بھی پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ مانا جاوے۔ تو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ پرمیشور بھی دھرم کا خواہشمند ہے۔ اور سنئے۔ وید کہتا ہے:۔

اے سکھ بخشنے والے روشن بالذات اور سب کو جاننے والے پرماتما آپ ہم کو عمدہ طریقے پر تمام معلومات حاصل کرائیے۔ ہم کو آپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ رکھئے اس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپکی حمد کرتے ہیں کہ آپ ہمکو پاکیزہ کیجئے (یجروید ادھیائے ۵ منتر ۱۶)

نوٹ از خاکسار - اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو بھی خدا کی طرف سے خیال کیا جاوے - تو تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور پاکیزگی کی درخواست کرتا ہے سنئے لیجئے وید کہتا ہے:-

"کہ سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور جو من کو آگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانے والے کوچوان کی طرح نوع انسان سے نہایت ہی ادہر ادہر گھماتا رہتا ہے - جو باطن کے اندر متمکن یا حرکت اور نہایت طاقتور ہے وہ میرا ایسا من کو پاپ کے چلن سے روک کر دہرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے - ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے - (یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۶)"

نوٹ خاکسار - اس منتر کا بنانے والا بھی کوئی ایسا شخص ہے - جو گناہ سے بچنے کی درخواست کرتا ہے اور اپنے من کی اصلاح کے واسطے دعا کر رہا ہے اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے - تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ پرمیشور پاپ بھی کرتا ہے - ناظرین شروع سے لیکر اخیر تک دیکھ جائیے - آپ تمام وید میں ایسی حکایتوں کے سوائے کچھ نہ پائیں گے افسوس! ہمارے آریہ دوستوں کو وہ مولے ہے کہ سائنس ویدوں ہی سے نکلی ہے -

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

(خاکسار حافظ محمد بخش الدین - بزم اسلام نگر)

نغمۂ داؤدی

سماجی پستکوں میں اختلاف

(گناہ کا معقول کفارہ)

منوجی کہتے ہیں:-

"وید وان رشی اور پتروں نے جو تدابیر انسانوں کے پاپ سے چھوٹنے کے واسطے بتلائی ہیں - اور جن کے ذریعہ سے انسان پاپوں سے چھوٹتے ہیں - ہم اونکو بیان کرتے ہیں - منوسمرتی ۱۱/۲۱۲

گئو کا موتر - گوبر - دودھ - گھی - دہی جل ان سب کو ملا کر پیوے - اور دوسرے دن اپاس کرے - یہ سانت پن کرچھ کہاتا ہے - اور جب اوپر کہی ہوئی چیزوں کو ایک ایک دن ایک ایک چیز کو بھوجن کرے - اور ساتویں دن اپاس کرے - یہ مہا سانت پن کرچھ کہاتا ہے
منوسمرتی ۱۱/۲۱۳

چھینا وغیرہ بہات و سواریاں و پلنگ و آسن و پھول و پھل و پانی انہوں میں سے کسی ایک ایک کے چرانے میں پنچ گویہ سے بیچ گئو کا دودھ - گھی - گوبر - موتر - اور دہی
منوسمرتی ۱۱/۱۶۵

دکھی آدمی یعنی آدمی پانی سے لپٹنا و موتر کرے - یا پانی ہی میں لپٹنا و موتر کرے تو گاؤں سے باہر جا کر ندی وغیرہ میں مع کپڑوں کے غسل کر کے گئو کو چھو کر پاک ہو جاتا ہے
منوسمرتی ۱۱/۲۰۳

خاکسار - مروبانہ کل ناظرین کو حوالہ جات مذکورہ کا خلاصہ بتاتا ہوں کہ بموجب منوسمرتی گئو کی وہ کیفیت ہے - کہ انسان اس کے چھونے سے پاک اور اس کا بول و براز پینے سے چوری کے جرم سے بری ہو جاتا ہے - پس ظاہر ہو گیا کہ گئو اور اس کے پاخانہ و پیشاب کی بڑی قدر و منزلت ہے - اور اس کا ایسا مرتبہ ہے - کہ تحریر میں نہیں آسکتا - اب گئو کی تعریف بھگوت گیتا میں ملاحظہ فرمائیے - کہ گئو کی کس قدر تعریف ہے - ملاحظہ ہو -

"میں سب جانداروں کو برابر سمجھتا ہوں نہ کوئی میرا دشمن ہے نہ عزیز بھگوت گیتا ۹/۲۹

پنڈت لوگ ودیا اور اخلاق والے براہمن گائے - ہاتھی - کتا اور چنڈال سب کو برابر دیکھتے ہیں بھگوت گیتا ۵/۱۸"

خاکسار - آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو گیا کہ منوسمرتی میں گائے کی یہ عظمت کہ اس کے چھونے سے انسان پاک ہو جائے - اور اس کا گوبر - پیشاب وغیرہ پینے سے چوری کے الزام سے چھوٹ جائے - اور بھگوت گیتا میں اسکی یہ شان کہ گئو کو پنڈت لوگ برابر دوسرے جانوروں کے دیکھیں - الغرض منوسمرتی اور بھگوت گیتا کی تعلیم میں حد درجہ کا اختلاف عظیم الشان ہے -

اور سنئے:-

"گاؤں کے چوہدری کو جوتشی کو اور سب کو ناچنے والے کو سب کو خوش کرنے کے لئے بینا بجانے والے ہاتھوں سے باجہ بجانے والے طنبورا بجانے والے - ناچنے والے - تالی بجانے والے کو پیدا کیجئے" یجروید ۳۰/۲۰

خاکسار - یجروید میں بالکل صاف تحریر ہے کہ بینا باجہ طنبورا بجانے اور تالی بجانے والے اور رقاص یعنی ناچنے والے اور تالی بجانے والے پرمیشور پیدا کرے یعنی یہ جملہ لوگ مذکورہ الصدر کام معلومہ بالا کرنے والے اچھے سمجھے گئے ہیں - اب دیکھئے اس بارہ میں منوسمرتی کی تعلیم کہ یجروید کی تعلیم کا خلاف کرتی ہے -

"رقاص گانے والا وغیرہ ان سب کو راجہ جلد شہر سے باہر نکال دیوے - منوسمرتی ۹/۲۲۵"

خاکسار - یجروید میں یہ تحریر کہ ناچنے والا پیدا کر اور منوسمرتی میں یہ تحریر کہ ناچنے والے کو راجہ شہر سے باہر نکال دیوے - کیا مزیدار اور ہنسی کا بھرا ہوا منوسمرتی اور وید میں اختلاف ہے
اور سنئے:-

"ناچنا - گانا - بجانا تالی وغیرہ ان سب باتوں سے پرہیز کرے منوسمرتی ۲/۱۷۸"

خاکسار - منوسمرتی ناچنے اور باجہ تالی بجانے سے پرہیز کرنے کی تعلیم دیتی ہے - اور یجروید کل امور کو عمدہ سمجھ کر اجازت دیتا ہے - لہذا صاف ثابت ہے کہ منوسمرتی اور یجروید و بھگوت گیتا میں بڑا اختلاف ہے -

(محمد داؤد خاں از سنبھل)

عجیب قسم کی شادیاں

سوامی دیانند فرماتے ہیں ؎

"بیاہ ۸ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم دوسرا دَیو۔ تیسرا آرش چوتھا پرجاپت پانچواں اسر چھٹا گندھرب ساتواں راکشش آٹھواں پیشاچ۔ ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے کہ

(۱) دولہا و دولھن دونوں کامل برہمچریہ سے پورے فاضل دھرماتما اور نیک سیرت ہوں ان کا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہلاتا ہے

(۲) بھاری یگیہ کرتے ہیں یگیہ کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا دیو

(۳) دولہا دولھن سے کچھ لیکر بیاہ ہونا آرش

(۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپتیہ

(۵) دولہا دولھن کو کچھ دیکر بیاہ کرنا اسر

(۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولہا دولھن کا بامرضی باہم میل ہوجانا گندھرب

(۷) لڑائی کرکے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکشش

(۸) خفتہ یا شراب پی ہوئی پاگل لڑکی سے بالجبر ہم بستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔ ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل دیو آرش اور پرجاپت متوسط۔ اسر اور گاندھرب ادنیٰ۔ راکشش مذموم اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ [illegible])

خاکسار۔ ناظرین یہی آٹھ قسم کے آرین بیاہ جن میں سے گو دو کو سوامی جی نے مذموم اور مکروہ تحریر کیا ہے۔ لیکن ناجائز نہیں بتلایا۔ ورنہ وہ شادی کی قسم سے کیوں ہوتیں۔ اگر کوئی صاحب چاہیں۔ تو ایسا بیاہ کرسکتے ہیں جس کو دل چاہا۔ بذریعہ چھین جھپٹ یا مسکرات کے بہکا کے اور بعد کو نکاح کا اعلان کردیا۔ اگر لڑکی کے وارثین نے دعوے دائر کیا۔ تو ستیارتھ پرکاش اردو کا صفحہ ۱۸۰ حاکم کی میز پر رکھدیا کہ اس قسم کا نکاح بھی شادی کی ایک قسم ہے۔ گورنمنٹ کا خوف ہے ورنہ ایسی شادیوں کے وقوعے دن رات دیکھنے میں آئیں۔ جناب مسافر جی ہی جواب دیں۔ کہ ایسے لوٹ مار اور زنا بالجبر کے نکاح کہاں تک جائز ہوسکتے ہیں۔ مجیب صاحب پرچہ جواب خاکسار کے پاس بھی بھیجیں ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

(خاکسار حافظ محمد بخش الدین طالب علم اسلام نگر)

اعلان

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا

جس کے مہتمم و منتظم جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب رحیم آبادی سکریٹری مدرسہ احمدیہ ہیں

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کی دلفریب ادائیں محتاج بیان نہیں۔ بڑے بڑے مشاہیر علماء کا مجمع انکی رفعت آمیز مواعظ حسنہ کی دلچسپی پتھر کو موم بنانے والی انداز بیان دور دور کے سربرآوردگان قوم علماء و رؤسا و عام اہل اسلام کا ہجوم مدرسہ احمدیہ کے ہونہار طلبہ کی تقریریں۔ سالانہ روداد کی رپورٹ خوانی اس مجموعی سماں کو جس نے ایکمرتبہ بھی دیکھا ہوگا۔ ممکن نہیں کہ دوبارہ مشتاق دید نہ ہوا ہو۔ کہاں ہیں اسلامی جلسوں کے شوق رکھنے والے اور کہاں ہیں دینی اخوت کے ذوق رکھنے والے اور کار حسنات میں دامے درمے قدمے سخنے قلمے امداد پہنچانے والے انہیں مژدہ سناتا ہوں۔ کہ اس سال جناب حافظ مولا بخش صاحب ساکن مظفرپور محلہ بگوان پور نے جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کو مدعو کیا ہے چنانچہ حسب استدعا آپ کے یہ جلسہ خاص شہر مظفرپور میں (جہاں مدرسہ احمدیہ کی شاخ بھی ہے)۔ تاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴-۱۵-۱۶ فروری ۱۹۱۴ء روز شنبہ یکشنبہ کو مذاکرہ علمیہ آرہ کا چوبیسواں سالانہ اجلاس منعقد ہوگا۔ تھوڑی تکلیف گوارا فرماکر دو روز کے لئے مظفرپور میں ضرور تشریف لائیں۔ اور شریک جلسہ ہوکر جمعیت علماء اور مدرسہ احمدیہ آرہ کے لائق اور ہونہار طلبہ کی حیرت انگیز تعلیم جسکو وہ سنا کرتے ہیں آنکھوں سے مشاہدہ فرمادیں۔ اور انکی دلپسند تقریروں سے محظوظ ہوں اور اسلامی محبت اور دینی اخوت کا لطف اٹھائیں اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اصلی مقاصد یعنے ترقی اسلام اور ترویج علوم دینیہ کی نسبت اپنی اپنی رایوں سے مرہون منت فرمادیں۔ مکرر التماس ہے۔ کہ آپ لوگ ضرور تشریف لاویں۔ استقبال کرنیوالوں کی جماعت سواریوں کے ساتھ مظفرپور اسٹیشن پر موجود رہیگی۔ جو صاحب اس مبارک جلسہ میں شرکت کا قصد فرمائیں۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ تاریخ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے اس مبارک ارادہ کی اطلاع دیں تاکہ طعام و جائے قیام کا انتظام ہو سکے۔ و درست رہے۔ اور کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔ اور اگر کسی وجہ سے تاریخ انعقاد جلسہ سے قبل اپنے دوستوں کی تشریف آوری کی اطلاع کا موقع نہ ملے۔ تو بھی بلا لحاظ و خیال کسی امر کے بطیب خاطر ضرور تشریف آوری و شرکت جلسہ سے سرفراز فرمادیں۔

موسم سرما ہے۔ لہذا رات کا کپڑا و بستر اپنے ساتھ لاویں۔

نوٹ: جلسہ کے متعلق تمام کارروائیوں میں ہجری کی تاریخوں کا اعتبار ہوگا

الملتمس

ابو زبیر محمد یوسف جالوی دربھنگوی ناظم مدرسہ احمدیہ و معین مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ

ثمرات ناسخ۔ تردید ناسخ پر نئی تصنیف قابل دید۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/

نور العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کے متعلق نئی تصنیف قابل دید ۔ ۔ ۔ قیمت ۲/

(ابو الوفاء)

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آرین جنگ کے قواعد

آریہ سماج کا قول ہے۔

اول۔ دیکھیے محسن کُشی کی تعلیم خدا مسلمانوں کو سکھاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے سیلوں اور غاروں سے لڑائی کرو۔ اور موقع پاکر لوٹ یا قتل کر دو ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۰

(دوم) ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کر کے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی۔ اور مذہب کا جھنڈا کھڑا کر کے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی نہیں مانتا جو قوم میں فساد بڑھاوے۔ وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۰

(سوم) نیاسے آدمیوں کا یہ کام نہیں کہ صلح توڑ کر لڑائی کرا دیں ستیارتھ صفحہ ۲۹۲

نوٹ از خاکسار۔ ہمیں اس وقت اس سے بحث نہیں۔ کہ سوامی جی نے جس خیال لڑائی کے الزامات مسلمانوں اور اُن کے دین پر لگائے ہیں۔ وہ کہاں تک سچ ہیں یا نہیں۔ یا سوامی جی اپنے اس دعوے کی کوئی معقول دلیل بھی رکھتے تھے۔ یا نہیں۔ بلکہ اس وقت یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ سوامی جی نے جو مذکورہ بالا الزامات کلام پاک پر لگائے ہیں۔ ان سے کہیں بدرجہا زیادہ خود سوامی جی اور ویدوں کی جنگ کے قواعد سے ثابت ہیں۔ لہٰذا جو اعتراضات کلام پاک پر تھے۔ وہ خود سوامی جی اور ویدوں پر چسپاں ہو گئے۔ لیجیے اول وید سے دکھاتا ہوں۔

(۱) اس میدان جنگ میں جہاں پر کہ ہر ایک قسم کے جوڑ توڑ کیے جاتے ہوں۔ سپہ سالار جو کہ پوری طاقت کے ساتھ دشمنوں کا بیخ ناش کرتا ہوا اور ان کو اچھی طرح پاؤں کے نیچے روندتا ہوا اور ان پر کسی قسم کا رحم نہ کرتا ہوا اور ہر ایک قسم کے غیظ و غضب سے بھرا ہوا دشمنوں کی فوج کو مغلوب کرتا ہے۔ اور ان کو آئندہ لڑنے کے قابل نہیں رہنے دیتا۔ ایسا بہادر شخص ہماری فوجوں کی کمان کرے۔ اور وہی سپہ سالار ہو (یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۹)

اور سنیے:۔

(۲) جو عقلمند لوگ ہیں وہ ہمیشہ دشمنوں کے جیتنے کے لیے مستعد رہتے ہیں (رگوید سوکت ۸ منتر ۶)

ان دونوں منتروں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ رحم کو بالکل کام میں نہ لانا چاہیے اور جو عقلمند لوگ ہیں۔ وہ ہمیشہ دشمنوں سے لڑنے اور جیتنے کو مستعد رہتے ہیں۔ خواہ وہ دشمن صلح ہی چاہتے ہوں۔ خیر یہاں تک تو اس مقدس کام کی خدمت مردوں سے ہی لی گئی ہے۔ اب آگے ملاحظہ فرمائیے۔ جہاں عورتوں کو بھی اس فرض کی ادائیگی کا بار اٹھانے کا حکم ہے بغور سے سنئے حکم ہے۔

(۳) اے تیر اندازی کے علم میں ماہر اور ویدوں کے جاننے والی سپہ سالار کی استری تو میدان جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جا کر دشمنوں سے لڑائی کر۔ اور ان کو مار کر فتح حاصل کر۔ تو ان دور دراز کے ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی مارنے کے بغیر مت چھوڑ۔ (یجروید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۵)

خاکسار۔ ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرما کر معلوم کر لیا ہوگا کہ ویدوں میں دشمنوں سے کیا برتاؤ روا رکھے گئے ہیں۔ اس منتر میں دور دراز کے ملک والوں کو جنہوں نے ان ویدک دھرمیوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ جن کی صورت سے بھی نا آشنا ہیں۔ پھر بھی ان کے مارنے کی تعلیم ہے۔ شاید اس سے زیادہ اچھا سلوک کسی مذہب میں نہ ملے گا۔

اب رہا سوامی جی کا مسلمانوں کو محسن کُش بتلانا اس کے متعلق خود سوامی جی کا بیان درج کیا جاتا ہے۔ سوامی جی جو کہ فساد لڑائی اور صلح توڑنے کو مذموم خیال کرتے ہیں۔ کیا ہی خوب حکم دیتے ہیں ملاحظہ ہو

(۱) جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے۔ اور دشمن کی حالت برخلاف اس کے کمزور ہو جاتے۔ تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۶)

اس طرح خواہ مخواہ جنگ خرید لینے پر جب راجہ کو معلوم ہو جائے۔ کہ میرے دشمن کی طاقت مجھ سے زیادہ ہے۔ تو سوامی جی ایسی حالت میں ایسے راجہ کو مندرجہ ذیل مشورہ دیتے ہیں

(۲) جب فوج میں طاقت یا بار برداری کی کمی ہو۔ تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام یعنی خوشامدانہ طریقے سے کوشش کر کے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۶)

جب اس خوشامدانہ طریقے سے فریق مخالف راضی ہو جاوے۔ اور محض رحم کر کے لڑائی موقوف کر دے تو سوامی جی ویدک دھرمی راجہ کو اس کی دشمنی کا کیا ہی خوب صلہ دلواتے ہیں۔ سنیے۔

(۳) کوئی دشمن اس کے رخنہ اور کمزوری کو نہ جان سکے۔ اور خود دشمنوں کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے جیسی طرح کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے۔ اسی طرح دشمن کی داخلیابی کے وقت کو پوشیدہ رکھے

ستیارتھ صفحہ ۱۹۹

(۴) جب یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے (ستیارتھ صفحہ ۲۰۶)

خاکسار۔ سوامی جی کے دوستو!

آپ ہی اپنے ذرا ناز و ادا کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(حافظ محمد بخش الدین از اصلاح نگینہ)

فتاوی

س نمبر ۲۵ - ایک شخص عالم پرہیزگار تقوے شعار نے جس عالم کی اجازت و خلافت شرعا معتبر ہے ان سے خلافت و اجازت حاصل کر لی۔ موافق شرع شریف لوگوں سے بیعت لیکر ہدایت و دین جاری کرنے لگے۔ کسی دنیوی فتنہ و فساد کی وجہ سے باوجود ہمیں حیات ان کے خلیفہ کے اپنی حکومت و سرداری کی بنیاد قائم کرنے کو مریدوں سے بلا عذر شرعی بیعت لے لی۔ اس لئے جماعت میں نہایت فتنہ و فساد برپا ہوا دینی انتظام دینی بالکل خراب ہو گیا۔ آیا اس قسم کی بیعت لینا غیر عالم کو شرعا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۲۵ - دنیاوی غرض سے بیعت لینا گناہ ہے اور لینے والا کوئی ہو سخت گنہگار ہے۔ فتنہ و فساد کی نیت سے بھی کوئی کام کرنے والا سخت گنہگار ہے

س نمبر ۲۶ - کسی کی امامت کی جگہ میں بلا اجازت اس امام غیر کی امامت جائز ہے یا نہ

ج نمبر ۲۶ - حدیث شریف میں ہے کوئی کسی کی جگہ امامت نہ کرے

س نمبر ۲۷ - کسی کی گدی میں بلا اجازت اس کے غیر کو بیٹھنا شرعا درست ہے یا نہ مع دلائل تحریر فرما دیں تاکہ عوام کالانعام کو تشفی و رفع تشکیک ہو

ج ۲۷ - حدیث شریف میں منع ہے لا یجلس علی تکرمتہ - والعلم عند اللہ

نمبر ۲۵ سے ۲۷ تک کے سوالات کے جواب ایک صاحب نے لکھنی مانگے تھے۔ مگر پتا اسپر نہیں لکھا تھا اس لئے طبع کرایا گیا۔ ابوالوفا

س نمبر ۲۸ - قرآن مجید کی آیات کے معنے کتنے قسم ہیں۔ مع شان آیات کے بالتصریح تحریر فرما دیں

ج نمبر ۲۸ - حدیث شریف میں آیا ہے۔ لا تنقضی عجائبہ قرآن شریف کے عجائبات ختم نہ ہونگے۔ اس لئے آیات کے معنے کی حد نہیں۔ مگر ایسے معنے ہوں جو ظاہر عربی لفظوں کے خلاف نہ ہوں

س نمبر ۲۹ - سورہ والطور کی شان نزول کیا ہے ونیز لفظ والطور جو اس سورہ کے ابتدا میں واقع ہے اسکی خبر کون قسمیت ہے۔ بڑی بڑی تفاسیر کو ملاحظہ فرماکر جو تحقیق بات ہو مدلل تحریر فرما دیں

ج نمبر ۲۹ - عرب کے مشرک قیامت کا انکار کرتے تھے اون کو سمجھانے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ والطور قسم ہے اوسکی خبر یعنی جواب قسم۔ ان عذاب ربک لواقع ہے

س نمبر ۳۰ - فرمایا آنحضرت صلعم نے میرے بعد امت بہتر فرقے ہونگے سب فرقے جہنمی مگر ایک فرقہ جنتی۔ اصحابوں نے عرض کیا۔ وہ کون فرقہ ہے جنتی فرمایا آپنے ما انا علیہ واصحابی۔ یہ حدیث کون صحابہ کی شان میں کس بارے میں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کہیں اسکا خلاصہ ذکر ہو مع حوالہ کتاب کے تحریر فرما دیں۔

ج نمبر ۳۰ - یہ حدیث سب اصحاب کرام کے حق میں ہے صحابہ کرام سب اس کے مصداق تھے۔ اور وہ سب حق پر تھے۔ اونکی پیروی کرنے میں خدا راضی ہے۔ اللہ اعلم

س نمبر ۳۱ - وہ جگہ جہاں لہو و لعب ہوتا ہو جہاں باجہ بجتا ہو مثلاً سرکس - اوس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ مع دلائل شرعیہ بیان فرما دیں تاکہ ایک اہلحدیث کی تشفی ہو جائے - اور اوس کے مطابق عمل کرے۔

ج نمبر ۳۱ - لہو و لعب میں شریک ہونا منع ہے اگر نیت نیک ہو تو محض سرکس میں جانا منع نہیں۔ کیونکہ وہ گھوڑ دوڑ یا گھوڑوں کی کرتب ہے جس کا ثبوت شرع میں ملتا ہے

س نمبر ۳۲ - اور گراموفون جس میں کنجری وغیرہ گانیکی آواز آتی ہے سننا جائز ہے یا نہیں۔ امید کہ آپ لوگ ضرور اس کے متعلق مضمون شایع کرائیں گے۔ (فقط اہلحدیث)

ج نمبر ۳۲ - گراموفون میں جیسی آواز ہو۔ ویسا حکم ہے آواز کا مضمون ناپسند ہے۔ تو سننا بھی ناپسند یا حرام ہے۔ مضمون پسندیدہ ہے۔ تو سننا بھی جائز
والعلم عند اللہ

س نمبر ۳۳ - خاوند بیوی کو طلاق دے۔ یا بیوی خلع کرلے۔ دونوں صورتوں میں عدت برابر ہے۔ یا کم ویشی۔ ہر صورت میں عدت کتنی ہے
(قاسم علی سب انسپکٹر [illegible])

ج نمبر ۳۳ - خلع کی عدت میں اختلاف ہے حنفی علماء تین حیض کہتے ہیں۔ دوسرے علماء ایک حیض بتاتے ہیں ترمذی میں ربیع سے روایت ہے کہ اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خلع کیا تھا۔ تو اوسکو ایک حیض عدت گذارنے کا حکم ہوا تھا یہی صحیح ہے

س نمبر ۳۴ - آجکل جو لوگ اپنی جائداد اور مال اور بعض اشخاص اپنی جان کا بیمہ کراتے ہیں۔ اوسکے متعلق خدا و رسول کا کیا حکم ہے۔ اور ان کا یہ فعل شریعت میں جائز ہے یا ناجائز ([illegible])

ج نمبر ۳۴ - بیمہ کی بنیاد ہمدردی پر ہے۔ اس بنا پر ایک جماعت قائم ہوتی ہے کہ کسی لوگوں کو بوجہ آفات ناگہانی نقصان پہنچ جاوے۔ اون کے پسماندگان بیتاب نہ ہوں سے ہمدردی کی جاوے۔ چونکہ اپنے پاس سے دے نہیں سکتے۔ اس لئے اونہی سے تھوڑا تھوڑا لیتے رہتے ہیں جو اون کے انتقال کے بعد مقررہ رقم کی صورت میں اون کے پسماندگان کو دیتے ہیں۔ اگر رقم مساوی ہے تو کوئی سوال ہی نہیں۔ اگر زیادہ ہے تو کمپنی کیطرف سے ہمدردی کا اظہار ہے۔ جس کے لئے وہ قائم ہوئی ہے لہذا صورت ناقص علم میں بیمہ زندگی جائز ہے۔ واللہ اعلم
[illegible]

س نمبر ۳۵ - اپنی طرف سے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا نہیں۔ جواب مدلل ہونا چاہئے (محمد سبحان)

ج نمبر ۳۵ - ایک گھر میں ایک ہی بکری کی قربانی کافی ہے۔ حدیث میں ایسا آتا ہے

س نمبر ۳۶ - ایک شخص صوم و صلواۃ کا پابند ہے اور تعزیہ دار زبردستی اوس سے چندہ تعزیہ میں طلب کرلیتے ہیں۔ اگر وہ مانع ہوتا ہے۔ تو مارپیٹ کرتے ہیں۔ مجبوراً اوسکو چندہ دینا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیسہ مسجد میں صرف کر دینا۔ تعزیہ میں نہ لگانا۔ اور دل سے بھی مسجد ہی کی نیت کرنا۔ اب معلوم نہیں کہ وہ مسجد میں صرف ہوا یا تعزیہ میں۔ مگر ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تعزیہ میں صرف ہوا مسجد کے بہانہ سے لیتے ہیں

وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں۔ یا اس جگہ سے اس کو ہجرت کرنی چاہئے۔

ج نمبر ۳۹ ۔ اگر [illegible] سکتا ہے تو دینی [illegible] گنہگار ہے۔ اگر [illegible] نہیں ہے تو سب [illegible] گنہگار نہ ہوگا۔ [illegible] اگر جائز [illegible] نہ کسی کو [illegible] اپنے [illegible] تو اچھا ہے۔

س نمبر ۴۰ ۔ [illegible] کی بیوی اور والدین بے نماز ہوں۔ [illegible] تو اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔ [illegible] والدین سے جدا رہنا۔ اور زوجہ کو طلاق دینا واجب ہے یا نہیں۔ اگر طلاق نہ دیگا تو گنہگار ہے یا نہیں۔ اگر والدین سے جدا ہوا۔ تو وہ نافرمان ہو جاویں گے۔ [illegible] نافرمان نہیں۔ بیوی کو طلاق نہ دیا۔ تو [illegible] ہوگا یا نہیں۔ جواب قرآن مجید و صحیح حدیث سے [illegible]۔ (منشی الٰہی بخش از چاند پور)

ج نمبر ۴۰ ۔ والدین بے نماز ہوں۔ یا کافر ہوں بچے کو حکم ہے کہ ان کو عزت کے ساتھ نیک بات سمجھائے۔ اور ان سے جدا نہ ہو۔ بیوی کو زور کے ساتھ سمجھائے۔ [illegible] سے بھی دور رکھے اگر [illegible] نصیحت کرتے ہیں اس کی طرف سے کمی نہیں۔ تو اس کی امامت میں کوئی اعتراض نہیں اگر اس کے سمجھانے میں کمی ہے۔ تو ایسا شخص فاسق ہے۔ اس کو امام نہیں بنانا چاہئے۔ اتفاقیہ اگر پڑھا رہا ہو۔ تو اس کے پیچھے پڑھ لینی چاہئے۔ قرآن شریف میں حکم ہے وارکعوا مع الراکعین حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر وفاجر [illegible] والے کے ساتھ پڑھ لیا کرو۔ خواہ نیک ہو یا بد [illegible] بیوی کا نکاح باطل نہیں ہوتا۔

س نمبر ۴۱ ۔ [illegible] شخص کسی کو [illegible] کسی قسم کا [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] جائز ہے

ج نمبر ۴۱ ۔ [illegible] ایک [illegible] [illegible]

نہیں تو جائز ہے

س نمبر ۴۰ ۔ اگر کوئی شخص کسی کو قرض نقد اس شرط پر دے کہ [illegible] مدت کے بعد نذر نقد میں [illegible] فلاں [illegible] مقررہ پیدا ہو جاوے گا خواہ اس [illegible] کچھ ہی ہو۔ تو یہ سود جائز ہے [illegible]

ج نمبر ۴۰ ۔ سود [illegible] کو [illegible] کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۱ ۔ [illegible] نام رکھنا جائز ہے یا نہیں اس نام میں کچھ شرک تو نہیں پایا جاتا ہے۔ تحریر کریں بہت ہی مشکور ہوں گا۔ (خریدار نمبر ۳۲۵۵)

ج نمبر ۴۱ ۔ جائز ہے۔ [illegible] بخش کے معنے ہیں خدا کا قادر کا دیا ہوا [illegible]

س نمبر ۴۲ ۔ بکر نے زید سے دو سو روپیہ قرض لیا اس شرط پر کہ [illegible] جو [illegible] دھان کا ہوگا دیں گے زید نے [illegible] دھان [illegible] گیا۔ بکر نے کہا کہ کل روپیہ کا دھان نہیں دیں گے ایک سو روپیہ کا دھان دیتے ہیں۔ اور باقی ایک سو روپیہ کا آئندہ سال میں دیں گے۔ زید نے کہا کہ سو روپیہ کا دھان نہیں لوں گا۔ کل سو روپیہ تمہارے پاس رہے جب نرخ کم ہوگا [illegible] اگن میں [illegible] جب فروخت ہوگا تب حساب کرکے جو نفع ہوگا [illegible] تمہارا اور [illegible] اصل اور نفع ملا کر [illegible] سو روپیہ ہوا۔ اس شرط پر نفع جائز ہے یا نہیں۔ (محمد ایوب ساکن [illegible])

ج نمبر ۴۲ ۔ زید نے بکر کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے۔ اس لئے اس مال پر زید کا قبضہ ہو جانے کے بعد وکالت ہونی چاہئے۔ یعنی بکر کو چاہئے کہ کل دھان جو ایک سو [illegible] زید کو قبضہ کرا دے۔ پھر اس کی طرف سے وکیل ہو کر فروخت کرے۔ اور نفع میں شریک [illegible] ہو تو نفع [illegible] جائز ہے

اطلاع: [illegible] سوال ایک [illegible]

ایک سوال اور اس کا جواب

مکرمی جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم

از راہ مہربانی واقعہ ذیل کی تحریر ثنائی میں شائع فرما دیں ممنون ہوں گا۔ مشکوٰۃ شریف میں [illegible] ان اللہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بالعذاب والقصاص [illegible] [illegible] [illegible] بہت [illegible] ہوگا۔ [illegible] [illegible] اور سترکریگا۔ تاکہ پرسش [illegible] وقت پشیمان و رسوا اہل محشر [illegible] نہ ہو۔ پس کہے گا اے بندہ [illegible] فلاں فلاں گناہ جو تم نے دنیا میں کیا تھا۔ معلوم ہے۔ اس وقت بندہ جواب دیگا کہ [illegible] معلوم ہے۔ [illegible] ذلوب کے مقر ہوں گے تو اپنے جی میں خیال ہوگا کہ ہم ان گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاویں گے۔ تو اس وقت اللہ پاک اپنی دریائے رحمت سے کہیگا کہ تمہارے ان گناہ کو جب دنیا کے اندر پوشیدہ رکھا جس سے لوگوں کے درمیان عیاں نہ ہوا جس سے شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ تو امروز تمہیں رسوا نہ کرونگا۔ اور [illegible] کرونگا پس دیا [illegible] کتاب حسنات۔ اس حدیث مرفوع [illegible] دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔ اول یہ ہے۔ کہ وہ گناہ کبیرہ ہے صغیرہ نہیں۔ [illegible] انہ قد ہلک [illegible] شیخ عبدالحق دہلوی ان الفاظ کے تحت میں لمعات میں تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] [illegible] کی [illegible] گناہان۔ دوم [illegible] [illegible] پوشیدہ رکھا اور [illegible] [illegible] کو کوئی معلوم نہ کرے اور [illegible] گناہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اسلام اور اسکا عالیشان تمدن

عزیز ناظرین! اسلام نے جہاں شرک کو جس میں کہ تمام جہان ڈوبا ہوا تھا، بیخ و بن سے اڑا دیا۔ وہاں ایک ایسے عالیشان تمدن کی بنیاد ڈالی جس کی وجہ سے تمام امیر و غریب یکساں راحت و آرام سے زندگی بسر کریں۔ دولتمندی اور حسب و نسب کے کل امتیازات دور کر کے سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تمدن کا سب سے بڑا جزو مساوات ہے۔ اور وہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں ہو نہیں سکتی۔ واقعی سید، شیخ، مغل، پٹھان کی کہانیاں غیروں کے اثرات کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ ورنہ تمدن اسلام میں نہ کوئی سید ہے۔ نہ شیخ نہ مغل ہے نہ پٹھان۔ سب مسلمان ہیں اور سب کی ایک ہی ذات ہے۔ تمدن اسلام میں صرف اتقا اور پرہیزگاری پر فضیلت کا انحصار ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ اسی مطلب کو مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

یورپ جو اپنے آپکو متمدن اور اپنے مقابلے میں دوسری قوموں کو نیم بلکہ کامل وحشی کا خطاب دیا کرتا ہے۔ ایک نامکمل تمدن کا مالک ہے۔ تمدن اسلام کے مقابلہ میں تمدن یورپ کو وہی مناسبت ہے۔ جو ایک الف بے پڑھنے والے کو ایک عالم و فاضل کے ساتھ ہوتی ہو۔ ہر جگہ ذات پات کا جھگڑا موجود ہے۔ ایک میز پر ہر ایک قسم کے آدمی کھانا نہیں کھا سکتے۔ اعلےٰ خاندان کے یورپی ادنےٰ خاندان والوں سے مصافحہ تک کرنا بھی تذلیل خیال کرتے ہیں۔

تمدن اسلام کو دیکھئے۔ کہ آقا اور غلام ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ ہر ایک سے مصافحہ کرتے ہیں۔ آقا غلام کو سلام کرتا ہے۔ نہ صدر ہے نہ پائیں۔ سب ایک جگہ ملکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسلام کی شان جمہوریت اوس کے غلام میں ایسی جلوے نما ہوتی۔ جس سے یورپ کی آنکھوں میں خیرگی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر فاروق اعظم کی خلافت ریپبلک ہی کا نمونہ لیجئے۔ عین خطبہ کے وقت جبکہ آپ پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) میں معاملات سلطنت پر بحث کر رہے ہیں اور لوگ آپکے بیان کو کمال شوق سے سن رہے ہیں۔ اسی جلسہ میں ایک شخص کہتا ہے۔ کہ ہم تیری اطاعت نہیں کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ شام، مصر، قادسیہ، ایران جیسے قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے بہت سے ممالک کے بادشاہ تھے۔ خطبہ دلکچر پڑھتے پڑھتے چپ ہو جاتے ہیں اور نہایت نرمی و ملائمت سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ اے نیک بھائی۔ یہ کیوں؟ شخص مذکور جواب میں نہایت غصہ سے کہتا ہے۔ کہ یمن کی چادریں جب تقسیم کی گئیں تھیں۔ تو مثل اوروں کے تیرے حصہ میں بھی ایک چادر آئی تھی۔ مگر تو لمبے قد کا آدمی ہے ہر شخص تیرے جسم کو دیکھکر اندازہ لگا سکتا ہے کہ تیری یہ قمیص جو کہ تو پہنے کھڑا ہے۔ ایک چادر میں ہرگز ہرگز نہیں بن سکتی۔

حضرات! یہ سخت آمیز الفاظ تھے جو کہ ایک معمولی آدمی نے ایک شہنشاہ عرب و عجم کی شان میں استعمال کئے۔ لیکن بجائے اس کے کہ آپ برافروختہ ہوتے آپنے نہایت انکساری کے ساتھ فرمایا۔ ہاں تو سچ کہتا ہے۔ کہ میری قمیص ایک چادر میں نہیں بن سکتی میں خود اقرار کرتا ہوں۔ کہ ڈیڑھ چادر میں تیار ہوئی ہے۔ لیکن نصف چادر میں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے لی ہے۔ اس ہی پر اکتفا نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ اپنے بیٹے عبداللہ کو بھی بطور شہادت پیش کرتے ہیں جو کہ کہتا ہے۔ کہ ہاں نصف چادر میں نے اپنے والد بزرگوار کو دیدی ہے۔

دیکھا ہمارے پریزیڈنٹ کی یہ شان تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں یورپ، امریکہ یا کسی ریاست میں بھی اوس کے پریزیڈنٹ (صدر) کے یہ اوصاف ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں!

(خادم المسلمین حافظ محمد بخش الدین اسلام نگری)

براہمن کے قاتل کی سزا

منوجی فرماتے ہیں۔
کتا۔ سور۔ گدھا۔ اونٹ۔ گئو۔ بکرا۔ بھیڑ۔ ہرن۔ پرند۔ چانڈال۔ پکس۔ کی جون میں براہمن کے مارنے والا جاتا ہے۔ یہ ہی انہوں کا جنم پاتا ہے۔ منوسمرتی $\frac{12}{55}$

خاکسار۔ کس قدر غور طلب شلوک ہے خیال کیا جاتے۔ تو یہ تو اد کتے۔ سور۔ گدھے۔ اونٹ گائے۔ بکری۔ بھیڑیں۔ ہرن اور پرند اور چنڈال دنیا میں ملیں گے۔ کیا یہ چند براہمن مارنے والوں کے والد ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ براہمن بیچارے کہیں کسقدر ہیں۔ اور دوسرے اگر براہمن ہوں بھی تو ایسے کون سے بے تعداد براہمن روزانہ یا سالانہ مارے جاتے ہیں۔ جو لاکھوں پرند۔ کتے۔ سور۔ گدھے وغیرہ پیدا ہونے والے بن جاتے ہیں۔ اس لئے منوجی کا یہ اصول قابل غور ہے۔ اور سنیئے:۔

کاٹنے والا سانپ۔ آدمی۔ گدھا۔ گھوڑا۔ سور۔ گاؤں کا رہنے والا بلار وغیرہ ان میں سے کسی ایک کا کاٹا ہوا آدمی بڑا پاپ سے پاک ہوتا ہے۔ (منوسمرتی $\frac{11}{199}$)

خاکسار۔ یہ شلوک بھی اپنے انداز کا نیا ہے جس میں کتے، سور۔ انسان کا ایک مرتبہ مانا گیا ہے۔ اور علاوہ اوس کے یہ عجیب لطف ہے۔ کہ اگر ایک آدمی گاؤں والا کسی کو کاٹ کھاتے۔ تو وہ انسان عورت یا مرد جس کے گاؤں والے نے کاٹا ہو۔ بالکل پاک یعنی بے گناہ ہو جاوے گا۔ چاہے اوس نے کیسے ہی برے فعل کئے ہوں۔ لہذا ناظرین توجہ کریں۔ کہ اگر کسی گاؤں کے آدمی اس منوسمرتی کی تحریر کو پڑھ پائیں۔ اور شہر والے عورت۔ مردوں کو اگر چاہے جس جگہ کاٹنے لگیں۔ تو تمام شہر والے عورت، مرد ہر برے افعال کی سزا سے نجات پاکر پاک ہو جاویں گے۔ اب رہے گاؤں والے۔ وہ ایک گاؤں والے دوسرے گاؤں والوں کو کاٹ کر پاک بنا دیں گے۔ پس جب صرف کاٹنے سے انسان پاک

ہوجاتا ہے۔ تو سوامی جی نے ہر فعل کا پرائشچت (کفارہ)
پاک ہونے کو کیوں تحریر کیا ہے۔
دوئم اگر اس شلوک منو سمرتی کو سچا تسلیم کیا جاوے
تو تمام دنیا خلاف دہرم کرنے پر مستعد ہو جاوے
کیونکہ سزا تو کچھ قایم ہے ہی نہیں۔ تمام عمر گناہ ہوں ہی
کمائے۔ اور بعد کو مقدس سا گاؤں والے سے گئو لیا
اور پاک ہو گئے۔
(خاکسار محمد داؤد خاں از سہسول)

یجروید اور ستیارتھ میں اختلاف

ناظرین۔ آج خاکسار آپ صاحبان کو یجروید
اور ستیارتھ پرکاش کا اختلاف دکھاتا ہے۔ امید
کہ جسطرح خاکسار نے لطف حاصل کیا ہے۔ آپ بھی
ملاحظہ فرما کر مسرور ہونگے۔ پرمیشور یجروید میں
کہتا ہے:
"اے آپ کے دور کرنے والے اور دکھ
دینے والے پرانتمن آپ کو نمسکار ہو آپ
کی ڈانٹنے والی ودیا ہمارے سوا سے
دوسرے دشمنوں کے لئے دکھ دینے والی ہو
آپ ہمکو پوتر کیجئے" (یجروید منتر ۲۰۔ ادھیائے ۱۳)
خاکسار۔ منتر مذکور میں پرمیشور سے دعا کی جارہی ہے
کہ آپکی ڈانٹنے والی قدرت ہمارے سوا دوسرے
دشمنوں کو دکھ دینے والی ہو۔ ستیارتھ پرکاش
کو ملاحظہ فرمائیے۔ سوامی جی لکھتے ہیں:
"اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہئے۔ اور نہ
پرمیشور اوسکو قبول کرتا ہے۔ جیسے کوئی کہے
کہ اے پرمیشور آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو
مجھکو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیکنامی
ہو۔ اور سب میرے ماتحت ہو جائیں وغیرہ
وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایک دوسرے
کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں۔ تو کیا
پرمیشور دونوں کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے
کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی۔ اوسی کی پرارتھنا
سپھل ہو جاویگی۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس
کی محبت کم ہو۔ اوس کا دشمن بھی کم درجہ فنا
ہونا چاہئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے
کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جاویگا
کہ اے پرمیشور آپ روٹی بنا کر ہم کو کھلائیے
میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے
اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے۔"
(ستیارتھ پرکاش سملاس ساتواں صفحہ ۱۴۷)
خاکسار۔ ناظرین۔ دیکھئے پرمیشور نے تو ایسی پرارتھنا
کو جائز رکھا۔ لیکن سوامی جی نے اسکو جہالت کی پرارتھنا
قرار دیا۔ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایکدوسرے کی ایذا پہنچانے
کی دعا کریں۔ تو پرمیشور کیا دونوں کو ایذا پہنچائیگا۔
اب ہمارے آریہ دوستوں کو نہایت مشکل کا
سامنا ہے۔ اگر سوامی جی کے قول کو درست
مانتے ہیں۔ تو وید کی مخالفت ہوتی ہے۔ اور اگر وید
کو صحیح مانتے ہیں۔ تو سوامی جی کی جدائی شاق گذرتی
ہے۔ اب کیا کریں؟
من نگویم کہ این کن آن کن ؛ مصلحت بین و کار آسان کن
(حافظ محمد بخش الدین)

وید انسانی کلام ہے

وید کہتا ہے:
"اے نیک صفات سے موصوف بہادر راجہ آپ
اناج وغیرہ سے ہماری پرورش کریں اور
ہمیں ہمیشہ برے کام کرنے سے روکیں۔ اے نور چشم
تو برائیوں سے بچ۔ اور ان سے ہمیشہ دور رہ"
(یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۴۰)
خاکسار۔ یہ منتر کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جو کہ
اچھے ماں باپ سے اناج وغیرہ سے پرورش کرنے اور
برے کاموں سے روکنے کی التجا کر رہا ہے۔ اور منتر
"اے عالم باعمل بزرگ آپ بجلی وگیانی ہیں۔
آپ آگ کی مانند تمام عیوب کو بھسم کرنے والے
ہیں۔ آپ نے جو بجلی وغیرہ کا علم حاصل کیا ہے
وہ مجھے بھی پڑھائیں۔ جس طرح آپ کے دل میں
نیک ارادے موجود ہیں۔ اسی طرح میرے
تمام ارادے بھی اچھے ہوں۔ جس طرح آپ
چاروں طرف سے علم وہنر کو حاصل کر کے ہمہ
صفت موصوف ہوتے ہیں۔ اسی طرح میں
بھی ہوں" (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۱۴)
خاکسار۔ کیونکہ یہ منتر پرمیشور کیطرف سے تو کبھی ہو
ہی نہیں سکتا۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ کسی ایسے شخص کا
بنایا ہوا ہے۔ جو کہ عالم سے بجلی وغیرہ کے علم کا خواہشمند
ہے۔ اور [illegible]
"اے وگیان کو حاصل کئے ہوئے ودوان آپ
ودیا کا دان دینے والے ہیں۔ آپ بالکل اوسی
طرح جسطرح آگ اور سورج تمام نباتات
کے رس کو گرہن کرتے ہیں۔ اور جسطرح میں ان
رسوں کو پیتا ہوں۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں
کہ میری استری بھی علم وہنر سے بہرہ ور ہو
آپ جو اس علم وہنر کے دینے والے ہیں۔ میں اپنا
مال متاع آپ کی بھینٹ کرتا ہوں۔ آپ ان کو
قبول کیجئے۔" (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۷)
خاکسار۔ یہ منتر بھی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو کہ
ودوان سے اپنی جورو کے علم وہنر میں بہرہ ور ہونے
اور اپنا مال ومتاع بھینٹ کرکے قبولیت کا امید
وار ہے اور منتر:
"اے علم کے زیور سے آراستہ راجہ۔ آپ
ہمارے زور آور دشمنوں پر فتح حاصل کیجئے
ہمارے جو دشمن میدان جنگ میں خفیہ
رہتے ہیں۔ آپ انکو بھی ہم سے دور کیجئے۔ آپ
ہمیں آنند دینے والا نیک اپدیش دیجئے
ہم لوگ ہمیشہ آپ کے مددگار رہیں۔ ہمارے جو
سپیند بھی ہم سے مخالفت کرتے ہیں۔ آپ انکو
بھی ماریں۔" (یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۲)
خاکسار۔ یہ منتر بھی کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا
ہے۔ جو کہ راجہ سے اپنے دشمنوں کو مارنے اور ان
پر فتح حاصل کرنے کی درخواست کر رہا ہے۔ ناظرین
مذکورہ بالا منتروں سے صاف واضح ہے۔ کہ وید انسانی
کلام ہے۔ (خاکسار حافظ محمد بخش الدین)
اسلام نگری

کی جانب تو یاں سے نہیں ہوتے۔ اور سر سے مراد
تمہ سیمیتہ ہے۔ جو اور کسی کے لئے ان مقاصد
میں سے ہوتا اور ضیا سے ملکیت ہے اور بہیمیت
کی ظلمت میں داخل ہونے سے روکنے والی اور
منع کرنے والی چیز ہے۔ ان تینوں چیزوں کا
انسان کی فطرت میں مرتب مجموعہ ہے۔ اگر عقل
و ادراک نے اقتضائے بہیمیت کو اختیار
کر لیا۔ تو تقرب الی اللہ سے محروم ہوا!
اور اگر عقل و ادراک نے ملکیت کی اتباع و اقتدا
کر لیا۔ تو ایمان حق و دخول جنت کا مستحق
وشہود فی اللہ اس کو حسب مراتب نصیب ہوگا۔
الف لام میم کا یہی مطلب ہے۔ پس انسان کو
چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں ملکیت کی اس میں
ودیعت کی ہیں ان کو کام میں لانا چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ
وعبادات میں مشغول ہو کر ملکوتی نظر رکھنا چاہئے
[illegible]

سوال۔ فرید خان نومسلم صاحب
اس مضمون کا دینے کے وہ شایع ہوگا
گا۔ یا اس سے دل میں جو سوال پیدا
ہوا وہ ہم پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ
بیعت انشاء یا بیعت استخلاف امر
شرعی ہوتا۔ تو صحابہ کرام اس کو جاری
کرتے۔ حالانکہ بیعت صحابہ میں ثابت
نہیں۔ ناظرین کو اس سوال کے حل
کرنے پر توجہ کرنی چاہئے۔

سیرت البخاری۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کی سوانح عمری۔ قیمت ۶/
الفوز العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کے
اسرار۔ قیمت ۳/
علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں کے
علم پر عالمانہ تنقید ۲/
اجتہاد و تقلید۔ دونوں مسئلوں پر منصفانہ
بحث مع البدیع قیمت ۱۰/
(ملنے کا پتہ کتب خانہ ثنائی امرتسر)

قرأت خلف الامام

اخبار کے دوسرے نمبر میں بحث قرأت خلف
الامام کی بابت مولوی عبد المجید آنادوی کا مضمون
دیکھ کر میرے جی میں یہ آیا کہ چند سطور لکھ کر
ناظرین کی یاد کروں۔ امید کرتا ہوں کہ مضمون
کو تصحیح فرما کر درج کر کے مشکور فرما دیں گے
مسئلہ قرأت خلف الامام نہایت ضروری ہے۔
ناظرین۔ السلام علیکم
میرے دوست سب صاحبان کے برخلاف
مسئلہ قرأت خلف الامام پر بحث ہو رہی ہے۔
لیکن قرأت کے بارے میں جو حدیث من کان له
امام ہے اس کو کوئی دلیل نہیں [illegible] اول
تو اس مسئلہ میں [illegible] مسائل [illegible] ہیں
اور [illegible] اس کی بحث [illegible]
ہو چکی ہے۔ مگر ناظرین کی ابھی تسلی نہیں ہوئی
میرے دوست مولوی ابو [illegible] نے
اسی قول محدثین سے پھر اس مضمون پر گفتگو
ڈال کر ناظرین کو خوب محظوظ کر دیا ہے۔ حدیث
مذکورہ ہے دار قطنی نے روایت کر کے اس کے سب
طرق کو ضعیف بتلایا ہے۔ [illegible] کہ ہم
ان کی [illegible] ہیں کہ یہ حدیث ہی ہے۔ مگر پھر
بھی اس میں مخالفت بالفاتحہ ثابت نہیں ہے
علاوہ بریں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس [illegible]
کی قرأت اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ فاتحہ
پڑھنے کی حدیث مخصوص البعض ہیں۔ اگر یہ بھی
تسلیم مان بھی لیا۔ کہ مقتدی ہی کے لئے ہے
اس پر بھی ایک اعتراض یہ واقع ہوتا ہے کہ
تقدیم من کان له سے تاخیر [illegible]
حاصل ہوا کرتا ہے۔ اگر قرأت کا حصہ مقتدی
پر پڑ گیا۔ تو قرأت سے امام خالی رہ جاوے گا۔ اور
جو امام پر قرأت کا انحصار کیا۔ تو قرأت سے
مقتدی خالی ثابت ہوگا۔ جب تک دونوں
با قرأت نہ ہوں گے۔ نماز کسی صورت سے صحیح
نہیں ہو سکتی۔ نیز امام بیہقی کے یہ الفاظ

ہیں عبادہ بن صامت کی حدیث میں نقل کئے
ہیں۔ کہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
امام اور غیر امام سب کی نماز صحیح نہیں ہوتی
جب تک سورہ فاتحہ نہ پڑھا جاوے۔ خواہ وہ امام
ہو یا مقتدی۔ ان لفظوں کو امام بیہقی نے
سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے کیا [illegible]
کی [illegible] بھی آنکھیں بند ہیں [illegible]
آنکھیں ہوں [illegible]
[illegible]
نیز ایک سوال باعتبار عقل کے یہی ہم
دل میں ہوتا ہے۔ امید کرتا ہوں۔ کہ ناظرین جواب
بھی تو فرما دیں گے وہ یہ ہے کہ
جب امام کے پیچھے کھڑے ہوتے مقتدی
کے ذمہ سے ارکان سنن سب ساقط نہیں ہوتے
ارکان واجبہ کو ساقط کرتا ہے۔ اور ارکان
سنن زیادہ تر سنتیں ہیں کہ ارکان واجبہ
کے پہلے سنن کو ترک کرے [illegible]
کہ مقتدی ارکان سنن کو ادا کرے۔ اور
واجب کو ترک کرے۔ اس پر بھی [illegible]
ترک ہے۔ ایک فاتحہ دوسرا سورۃ [illegible]
میں انہیں عقل کی کوئی ضرورت نہیں۔
اکثر علماء احناف سے گفتگو ہو چکی ہے
جز سکوت کے اور کوئی جواب معقول
نہیں پایا گیا۔ یہ سوال باعتبار عقل ہے۔
اگر عقل کی رو سے کوئی صاحب اس مسئلہ کو
حل کر دیویں۔ اور [illegible] مطلع
کریں۔ میں [illegible] ان کا مشکور ہوں گا۔ تاکہ
گفتگو کی میں ضرورت نہیں سمجھتا ہوں۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والسلام
راقم [illegible]
[illegible] آباد

تقدیر اور تدبیر

از مولوی ہدایت اللہ صاحب [illegible]

ناظرین آج میں ایک ایسے امر کی بابت کچھ لکھنا چاہتا ہوں جو اسلامی تقدیر کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بہت خیال ہی نہیں نقصان ان لوگوں کو [illegible] [illegible] تقدیر [illegible] [illegible] [illegible]

چاہئے تو تقدیر کو کرنا ہی ہے لیکن [illegible]

سو نہیں تدبیر کرنا کچھ بھی [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اگر روزی بدانش بر فزودے
زنادان تنگ تر روزی نبودے

لیکن جب قرآن شریف میں تقدیر سے متعلق آیات کا غور سے مطالعہ کیا جاتا ہے تو صاف روشن ہو جاتا ہے کہ تقدیر [illegible] اللہ تعالیٰ کا جبری دخل نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ اللہ تعالیٰ تیسرے پارے میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم تو صاف نہیں دین کی بابت کوئی جبر [illegible]

راہی اب جو کوئی رہ نہیں خود منکر ہو مفسد سے اور یقین [illegible] اللہ کو اس لئے پکڑا ہو مضبوط کو جو ٹوٹنے والا نہیں۔ اور اللہ تو سننے والا ہے جاننے والا۔ اور فرمایا انا ہدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ ہم نے انسان کو ہدایت کا رستہ دکھلایا اب چاہے وہ شکر گذار بنے یا ناشکر بنے اور فرمایا ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین۔ اور اگر تیرا رب چاہتا۔ تو ایمان لے آتے زمین والے تمام لوگ کیا تو چاہتا ہے کہ جبر کرے لوگوں پر یہاں تک کہ ہو جاویں ایمان والے۔ یعنی وہ کوئی جبر ایمان نہیں کرتا بے پرواہ ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اور فرمایا۔ وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اور تو کہہ دے کہ تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ گیا۔ سو اب جو کوئی مانے جو چاہے انکار کرے وہ کسی پر جبر نہیں کرتا! اور فرمایا سورۃ انعام رکوع ۱۸ میں۔ سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا آباؤنا ولا حرمنا من شیء کذلک کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا بأسنا قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا۔ ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لہداکم اجمعین قل ہلم شہداءکم الذین یشہدون ان اللہ حرم ہذا فان شہدوا فلا تشہد معہم ولا تتبع اھواء الذین کذبوا بآیاتنا والذین لا یؤمنون بالآخرۃ وہم بربہم یعدلون

اب سوال کریں گے اگر اللہ چاہتا۔ تو شریک نہ ٹھہراتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادے۔ اور نہ حرام کر لیتے کوئی چیز (جس طرح ان کافروں نے خدا اور اسکے کلام و رسول کو نہ ماننے کے بہانے بنائے ہیں) اسی طرح تکذیب کی ان سے پہلے والوں نے یہاں تک کہ چکھا (خود کردہ کے باعث) ہمارا عذاب (یہ عملی ثبوت تھا۔ اب نقلی ثبوت بیان فرمایا) تو کہہ کچھ علم بھی ہے تمہارے پاس (جو اللہ تعالیٰ نے ہی تقدیر میں لکھا تو شرک کیا) پس ہمارے آگے نکالو۔ یا نرے اٹکل پر چلتے اور ایسا تخمینہ ہی کرتے ہو (دوسرا ثبوت) تو کہہ پھر اللہ کی حجت پوری ہے۔ کہ اگر وہ چاہتا۔ تو راہ دیتا تم سب کو (یعنی تقدیر) جبر ہی کرتا۔ تو ہدایت دینے میں کرتا۔ پھر فرمایا بلاؤ اپنے گواہ جو بتا دیں! اللہ نے حرام کی ہو یہ چیز۔ پھر اگر وہ گواہی بھی دیں تو تو نہ ان کے ساتھ گواہی دیجیو وہ اپنے گواہ پیش کر دیں گے اور وہ [illegible] خوشی میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ اس آیات والے شخص کو جو کچھ ہم ہو کرا گئی سے اللہ کی تقدیر کا ازلی حکم تھا اسی سے ایمان نہیں ہوتا کیونکہ جب اس کا حکم ہے تو ہم سے کچھ نہیں ہوتا تو ہر کسی دن سزا کیسی؟ اور وہ اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ع بقول شخصے کہ

گر نیم مختار فاعل ہر چہ کردم حکم اوست
پس مرا در روز محشر باعث تعذیب چیست

مذکورہ تقدیر دینی تھی۔ اب دنیاوی تقدیر کی نسبت دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا اس نے اور فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا حالت کسی قوم کی یہاں تک کہ بدلے اپنی حالت کو وہ خود آپ کی بجز مذکورہ آیات کے متعدد آیات اور ایسی ہیں۔ جن سے کہ مقصود ہذا کی خوب تائید ہوتی ہے لیکن چونکہ قرآن شریف کی ایک آیت بھی کسی خیال کی تائید کے واسطے کافی ہوتی ہے لہذا میں امید کرتا ہوں کہ آیات بالا سے ہر ایک صاحب پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہوگا۔ کہ انسان کی نیکی یا برائی اور مفلسی یا دولت مندی میں اللہ تعالیٰ کا کسی قسم کا جبر نہیں ہے

(باقی دارد)

اطلاع

[illegible] ۱۵۔ دسمبر کو جو درخواست دی گئی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ناظرین

جاپانی مذہب

(از نامہ نگار ہندوستان لاہور مقیم امریکہ)

میں نے ایک جاپانی سے پوچھا تمہارا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا جاپانی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا ملک اور اس کی خدمت کرنا ان کا مذہب ہے۔

اسسال جاپان میں چاول کی فصل کم ہونے کی وجہ سے چاول باہر سے منگوائے گئے تھے شہریوں نے تو دیسی اور پردیشی چاول ملا کر استعمال کئے مگر دیہاتی جاپانیوں نے پردیشی چاول استعمال نہ کئے۔ مرجائینگے پر پردیشی اشیاء نہ استعمال کرینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سودیشی دھرم انکا مذہب ہے اور کہ جاپان کا آدمی جتنا زیادہ ان پڑھ لاعلم ہوگا اتنا ہی سچا ملک کا خادم ہوگا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ٹوکیو کے قرب وجوار میں ایک جاپانی نے پردیشی اشیاء کا ایک پارسل منگوایا۔ پڑوسی کو اس بات پر طیش آیا کہ جاپانی ہو کر پردیشی اشیاء بلا سخت ضرورت استعمال کرنا بھی ایسا گناہ عظیم ہے پڑوسی کو گولی مار دیا۔ گو پڑوسی نے پردیشی اشیاء کچھ تجربات کے لئے منگوائی تھیں۔ مگر زخمی پڑوسی نے اپنا اظہار دیا کہ میرے ہمسائے نے مجھے سزا دینا چاہا ہے کیونکہ اس نے مجھے کسی ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں بلکہ نیک نیتی سے سودیشی دھرم (خدمت ملک) کیلئے مارا ہے۔ مارنیوالے نے کہا مجھے ضرور سزا دو کیونکہ میں نے پردیشی پارسل منگانیوالے پر گولی چلانے سے پیشتر دریافت کیوں نہ کیا کہ آیا اس نے یہ پارسل ذاتی استعمال کے لئے یا مفید مطلب تجربات کے لئے منگوایا ہے۔

اسیطرح سابق وزیر اعظم وبانی واسدا یونیورسٹی کونٹ اوکوما کی ٹانگ ایک شخص نے پولیٹیکل شکوک کی وجہ سے تھیا بم سے زخمی کردی اور کونٹ موصوف ہمیشہ کے لئے لنگڑے ہوگئے مگر جب اس شخص (زخمی کرنیوالے) پر دوسری پولیٹیکل پارٹیوں کی طرف سے نکتہ چینی ہونے لگی تو کونٹ نے اسے سچا سمجھ کر اسکا ساتھ دیا۔ بن بلائے اسکے پاس گیا۔ کسی نے پوچھا اپنے سخت دشمن کے ہاں بن بلائے کیوں جاتے ہو۔ کونٹ نے کہا وہ میرا دوست ہے کیونکہ وہ ملک کا دوست ہے۔ اور اس نے اپنی طرف سے نیک نیتی کے خیال سے اگر ذرا جوش میں آکر میری ٹانگ اڑادی۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ملک کے فوائد کے مقابل میں ذاتی عناد و دشمنی اور بغض کو بھلا دیتے ہیں۔ یہ لوگ جوش حب الوطنی کے ساتھ ساتھ اچھی عقل بھی رکھتے ہیں۔

فوجی تعلیم لازمی ہے۔ میں نے ایک سترہ سال کے نوجوان سے پوچھا شادی کب کروگے۔ اس نے کہا کہ دوسرے سال کے شروع میں فوجی قواعد وکام سیکھنے کے لئے ٹوکیو جاؤنگا خوب۔ سوال کا کچھ جواب نہیں۔ سترہ سال کے لڑکے نے صاف کہا ہے کہ شادی تلوار سے کرونگا۔ دولہا میدان میں ہوگا عشقیہ ولولوں کی بجائے جوش وکمال کی امنگیں پیدا کریگا ذرا دیکھنا کون ایسا کافر ہوگا جو ایسے نیک خیال دولہا کا مداح نہ ہوگا۔ اسکی پیٹھ نہ ٹھونکیگا اور اس کے پاک دل اور نیک ارادوں پر کامیابی نہ چاہیگا۔ جاپان میں ہر ایک نوجوان اٹھارہ سال کے اوپر کی عمر میں فوجی قواعد قانوناً سیکھتا ہے گویا ایسی ترتیب سے جاپان کے چھ کروڑ باشندے مصیبت کے وقت اپنے ملک کے لئے لڑ سکینگے۔ یہ قانون جرمن وغیرہ ممالک سے نقل کیا گیا ہے۔

قومی تعلیم اور اسکا پھل:۔ ایک انیس سال کا لڑکا پوشیدو سپرٹ (ایک کتاب ہے جس میں پروفیسر نٹو نوبے نے جاپان کی قدیم غیرت کی سپرٹ کو دوشایا ہے) اور نکو دان ایک کتاب ہے جس میں ایک سپاہی نے روس وجاپان کی لڑائی کے دل ہلادینے والے چشم دید حالات لکھے ہیں کتاب کے سرورق پر لکھا ہے کہ اس کتاب کو شہنشاہ جارج آف انگلینڈ اور قیصر آف جرمن نے پسند کیا ہے۔ کرنل روزویلٹ سابق پریزیڈنٹ امریکہ کی چٹھی بھی دیتے ہیں کہ ہر شخص کو جسے اپنے وطن سے الفت ہو یہ کتاب پڑھنی چاہئی پڑھا ہوا تھا۔ اس نے کہا میں تاجر ہوں مگر اس قسم کی درجن کتابیں ہر جاپانی نوجوان کے لئے مطالعہ کرنی لازمی ہیں میں نے اس لڑکے سے سوال کیا کہ جاپانی کوریا کو کب آزاد کرینگے۔ لڑکا بولا کوریئن لوگ آزادی کے لائق نہیں ہیں دوئم روس کے خیال سے ہمارا کوریا پر قابو رکھنا ضروری ہے میں نے کہا پوشن کٹ نورہ روس کس لئے گئے ہیں۔ اس نے کہا ہم بہت جلد انچوریا لے لینگے۔ اسی طرح ایک اور بیس سال کے نوجوان سے میں نے انچوریا کے متعلق گفتگو کی تو اس نے کہا ہم انچوریا لڑکر نہ لینگے خود چین ہم کو دیدیگا۔ ناظرین ذرا غور کریں۔ انیس بیس سال کے لڑکوں کو کیسی اعلیٰ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ نو عمر لڑکے پولیٹیکل مسائل کی گتھی کیسی دانش اور حکمت عملی کی گفتگو سے سلجھاتے ہیں۔ یہ قومی زبان میں قومی تعلیم کا پھل ہے کہ اس عمر میں لڑکے ضروری واقفیت حاصل کرلیتے ہیں

قومی غیرت اور اتفاق:۔ ایک پردیسی نے کسی جاپانی نوکر کے کان کو ہاتھ لگایا۔ نوکر نے فوراً نوکری چھوڑدی اور کہا میں کئی وجوہات کے سبب تم سے بدلہ نہیں لے سکتا اور کیا قصور بھی ہے کہ میں نے کام اچھا نہ کیا تھا مگر میں جاپانی ہوکر کسی پردیسی کی آنکھوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا یا بالفاظ دیگر میں ایسے پردیشی آدمی کو نہیں دیکھنا چاہتا جس نے میرے کان کو ہاتھ لگایا ہو۔

ایک ہندوستانی کے پاس تین جاپانی نوکرانیاں تھیں۔ ان میں سے ایک بڑھیا اپنے ہندوستانی مالک کے ایک بنگالی مسلمان نوکر کے سیاہ رنگ پر ہمیشہ مضحکہ اڑاتی۔ ایکدن ہندوستانی مالک نے کہا کہ تو بڑھیا اپنی شکل تو شیشہ میں نہیں دیکھتی۔ منہ چپٹا۔ ناک چپٹا۔ دانت نکلے ہوئے جو تو دوسروں پر ہنستی ہے۔ یہ سنکر بڑھیا نے اسباب باندھنا شروع کیا اور کہا میں یہ الفاظ ایک پردیسی سے سنکر اب یہاں نہ رہونگی۔ اچھا جاتے اتنے میں دو دیگر نوکرانیاں بھی آخری سلام کہنے آئیں۔ میاں نے کہا تمہیں کیا ہوگیا تم کیوں جاتی ہو۔ انہوں نے جواب دیا آج ایک نوکرانی (بڑھیا) کو برا بھلا کہا گیا کل ہمکو کہا جائیگا۔ ہم نوکری کے لئے قومی عزت نہیں بیچتے لہذا سلام۔ اب بتاتے ناظرین ایسا اتفاق کہیں ملیگا۔ ہاں وہاں ملسکتا ہے جہاں جذبہ غیرت اور اتفاق ہو جہاں الشائستگی اور قومیت کا مادہ ہو۔ جہاں کی ہواؤں میں آزادی کے جذبات پرواز کرتے ہوں۔

بوشیڈو سپرٹ:۔ فاتح پورٹ آرتھر جنرل کونٹ نوگی نے مرحوم میکاڈو کے بعد معہ اپنی بیوی کے خودکشی کرلی۔ جاپانی اسی خودکشی نہیں کہتے۔ بوشیڈو در اصل سپرٹ کہتے ہیں۔ جنگ روس وجاپان میں کئی فوجی افسر جو بچ سکتے تھے جہازوں کے ساتھ ڈوب گئے کیا ہم زندہ بچنے کیلئے میدان جنگ میں نہیں گئے۔ یہ تمام ملٹری افسر تھے۔ مگر اسسال ایک جج نے بدیں وجہ ہراکری بوشیڈو (خودکشی) کرلی کہ اس کے ماتحت جج رشوت لیتے تھے اور اس کے بارہا منع کرنے پر باز نہ آتے تھے اور انکا اس پر رشوت کا جھوٹا مقدمہ بناتے تھے۔ جج نے خودکشی سے پہلے یہ خیال ظاہر کیا کہ

ے یہ سب سے پہلے اہل اسلام نے مذہب میں جاری کیا تھا۔ جاپانی سترہ سالہ داخل فوج ہوتے ہیں عربی پندرہ سالہ ہوتے تھے۔ (مولف)

میری موت سے میری صداقت ظاہر ہو جاوے گی۔ اور میری موت انہیں شرمندہ کر دے گی اور ثبوت سے باز رکھے گی۔ اسی طرح سینکڑوں آدمی خودکشی کر بیٹھتے ہیں اور اس کا نام [illegible] رپورٹ رکھتے ہیں۔

ٹوکیو میں پولیس رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ایک مہینے میں صرف ایک مقام پر [illegible] پینتیس آدمیوں نے خودکشی کی ان لوگوں نے مختلف حالات سے تنگ آ کر، غربت کی وجہ سے بھی لوگ [illegible] نہیں چاہتے اور جب دل بھر جاتا ہے [illegible] نہیں سکتے تو خودکشی کر بیٹھتے ہیں بعض اوقات ان کی بیویاں اور بچے بھی ان کی پیروی کرتے ہیں۔ خودکشی [illegible] ہے مگر جاپانیوں کی خودکشی تمام دنیا سے نرالی ہے۔

ایک جاپانی جہاز کا [illegible] ایک ایسی بیماری میں مبتلا تھا۔ ایک دن وہ سمندر میں کود پڑا۔ جال کے ذریعہ سے نکالا گیا۔ اے عجیب آدمی! تو سمندر میں کیوں کودا؟ اس نے جواب میں کہا کہ اس چھوت والی [illegible] بیماری سے دوسروں کو کیوں نقصان پہنچے۔ دوسروں کو اس بیماری سے بچانے کی خاطر خود موت کے منہ میں جا کودا سمجھ گیا ہے گویا جاپانیوں کے آگے کودنا گڑیوں کا کھیل ہے۔

جذبہ آزادی:۔ ایک کارخانے کو آگ لگ گئی کچھ [illegible] نقصان ہوا۔ ایک لڑکی نے مجھ سے بیان کیا کہ یہ آگ میں نے لگائی ہے۔ ایسے کیوں کیا۔ مزدوروں کی [illegible] گھنٹے دن میں کام کر کے تھک جاتی تھی۔ کبھی کسی تہوار پر بھی چھٹی نہ ملتی تھی۔ کارخانہ اور میں [illegible] ہے۔

دیسی اور پردیسی کی شناخت:۔ میں ایک جاپانی سے بات چیت کر رہا تھا کہ ایک آٹھ سالہ بچے نے جاپانی سے میرے متعلق پوچھا کہ یہ شخص پردیسی ہے؟ بچے کے چلے جانے کے بعد مجھے کہا گیا کہ جاپانی بچوں کو دیس پردیس کی شناخت ملک کی [illegible] ہی سکھا دی جاتی ہے۔ [illegible] پر [illegible] لیکن [illegible] پردیسی کو [illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] ایسا ملک جہاں [illegible] دشمن قوم و ملک نہیں ہے۔

جب ایک جاپانی طالب علم کے ساتھ امریکہ جانے کی خوشی سے [illegible] آنکھوں کا ملاحظہ کرانے گیا۔ اس ڈاکٹر کی فیس عام نہیں ایک ڈالر تھی۔ چپڑاسی نے دو ڈالر دیئے۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اٹھارہ سال کا چپڑاسی بولا۔ تم پردیسی جو ہو۔ اجی پردیسی ہوں تو کیا [illegible] ہو گیا۔ مگر پوچھا جاپانی ہونا تم [illegible] نہیں ہو؟ ذرا سوچئے کس عمر میں دیس پردیس کا جذبہ کس شدت سے جاپانی بچوں کے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔ میں نے اس جاپانی ڈاکٹر کو بھی کہا وہاں سے یہ جواب موصول ہوا کہ [illegible] سے پانچ [illegible] ڈالر [illegible] ہندوستانیوں سے دو۔ اور جاپانیوں سے ایک۔ دیس پردیس کی تمیز کی یہ ایک نرالی مثال ہے جو شاید کسی دوسرے ملک کے باشندے صاف طور پر [illegible] جتا سکیں۔

جذبہ حب الوطنی:۔ ایک [illegible] باشندہ [illegible] نے ایک جاپانی سے پوچھا کہ تم لوگ اتنے بھاری ٹیکس کیوں ادا کرتے ہو [illegible] ہمارے [illegible] بھاری ٹیکس ہوتے تو قومی راجہ کا کیا فائدہ۔ جاپانی بڑے زور سے بولا ہمارا چھوٹا سا ملک ہے۔ پردیسی لوگ بھی جاپان میں [illegible] ہیں اگر ہم بھی ٹیکس نہ ادا کریں تو کیا دوسرے ممالک کے لوگ یہاں آ کر ہمارے لئے جنگی جہاز بنائیں گے کیا دوسرے ممالک کے جنگی جہاز ہمارے پیارے جاپان کی حفاظت کریں گے؟ ہمارا وطن! ہمارے زبردست جنگی جہاز ہمارا چھوٹا سا ملک۔ پھر اس کی حفاظت کے لئے اگر ہم ٹیکس نہ دیں تو کون دیگا۔

میں ایک پرائمری سکول میں بچوں سے بات چیت کرنے لگا۔ ایک بچہ مجھ سے بولا کیا تمہارا ملک بھی جاپان کی مانند خوبصورت ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یقینی طور پر۔ دوسرے نے کہا کیا ہندوستان میں جاپان کی طرح پھول۔ برف۔ پانی اور بادل ہوتے ہیں۔ میں سچ کہوں اس بچے کی حب الوطنی دیکھ کر اس پردیس میں مجھے ہندوستان کے پھول، جھرنے، پہاڑ، چشمے، ندیاں، گنگا جمنا یاد آ گئے۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پیارے لڑکو! میرا دیس بہت اچھا ہے۔ وہاں بھی پھول کھلتے ہیں۔ بلبلیں چہچہاتی ہیں۔ قوس و قزح کے نظارے نظر آتے ہیں مگر ہاں وہاں تمہارے جیسے حب وطن پیارے بچے نہیں ہوتے۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ بھلا ایشیا کے ملکوں کی تعریف کرو۔ ایک لڑکا بولا۔ ایشیا میں ہندوستان سب سے بڑا ملک ہے سیام سب سے چھوٹا ہے چین سب سے لمبا ہے اور جاپان سب سے طاقتور اور مضبوط ہے۔ واہ کیسے مختصر الفاظ اور عجوبہ ڈھنگ سے ملک کی تعریف کی اور ہر صورت میں اپنے وطن کو مضبوط جتایا۔

ملکی خدمت کی آزمائش:۔ الحال جاپان کے باشندوں کے خون میں ہمدردی وطن بھگتی ظاہر ہوا ہے جب اجنبی کو پہلے پہل کوئی جاپانی ملیگا تو اس کا پہلا سوال اجنبی سے یہ ہوگا کہ تم جاپان کو کیسا پسند کرتے ہو؟ اگر اجنبی جاپان کی تعریف کریگا تو خیر ورنہ وہ منہ پھیر لیگا۔ میں مختصر الفاظ میں اس چھوٹی سی چیز سے لوگوں کی دیش بھگتی کی داستان یوں بیان کرونگا کہ ایک جاپانی تکلیف سے [illegible] پر [illegible] لیٹ جائیگا۔ ہاں [illegible] کبھی شاید اپنے ہاتھ سے قتل کر دیگا۔ شاید یہاں تک کر دیگا بیوی اور لڑکی کی جدائی میں خاموش رہ کر صبر کر لیگا مگر اپنے جیتے جی اپنے پیارے وطن (جاپان) کی [illegible] نہ سنیگا۔ نہ دیکھیگا۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ ہم سب ہمارے (جاپانیوں کے) ہمارے ملک (جاپان) کی حفاظت کون کریگا۔ بیشک ایک ملک کے باشندوں کے سوا اس ملک کی کون دوسرا حفاظت کر سکتا ہے۔ (ہندوستان باختصار)

سوال:۔ اسلام نے بھی حب الوطنی سکھائی ہے مگر کیا مجال اس میں ایسی بیہودگی ہو کہ فاقہ سے مر جاؤ مگر دوسرے ملک کا اناج بھی نہ کھاؤ۔ دوسرے ملک کی چیزیں خریدنے والے کو گولی سے مار دو۔ معاذ اللہ۔

اسلام! تیری ہر ایک ادا دلکش ہے۔ نہ تیرے تمدن پر کوئی اعتراض ہے نہ تیری معاشرت میں کوئی نقص ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تجھ پر اعتراض کرنے والوں نے تجھکو سمجھا نہیں اسلئے تیری طرف سے یہی جواب ہے ع

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

لہ الملک ولہ الحمد

ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

رسالہ

گلدستہ ثنائی

نمبر دوم

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل

امرتسری

ماہ فروری سنہ ۱۹۱۲ء راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپی

قیمت ۲/

تعداد اشاعت ۱۲۰۰

بزم میلاد

مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے دینی اور دنیاوی
تنزل کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نے اسلام کی اصلی تعلیم کو
چھوڑ دیا [illegible] اسلامی تعلیم
کے خلاف [illegible] ہندوستان میں [illegible]
کا میلاد ایک خاص شہرت رکھتا ہے [illegible]
[illegible] مشہور ہے [illegible]
[illegible] پیدائش کی تاریخ [illegible]
چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

[illegible] ربیع الاول [illegible]
[illegible] نظر آتا ہے یہی

علماء اسلام [illegible] کی فکر میں
رہتے ہیں [illegible] کام [illegible]
مہینہ ربیع الاول [illegible] اس کے
ثبوت میں [illegible] بتائی جاتی ہے کہ آپ
اس مہینہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اس لئے اس میں خوشی کرنی
چاہئے۔

[illegible] ربیع الاول کے مہینہ میں آنحضرت صلعم
[illegible] کی ولادت [illegible]
اس اتفاق [illegible] کو [illegible]
[illegible] خوشی [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے [illegible]
[illegible] ایسا نہیں [illegible] زمانہ سے [illegible]
پس اس پر [illegible]
پہلے [illegible] کوئی شخص [illegible] مجلس میلاد
[illegible] کام [illegible] میلاد [illegible]
[illegible] کوشش [illegible]
[illegible]
[illegible]
سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس میں نقصان کیا ہے اور کیا
[illegible] ان دونوں سوالوں کا جواب ہم اس
مضمون میں دینگے انشاء اللہ۔

شریعت محمدیہ کا عام قانون ہے کہ جو کام دینی ہو یا بالفاظ
دیگر جس کام میں ثواب سمجھا جائے اس کی اجازت
شرع شریف سے ہونی چاہیے اگر کوئی کام ایسا کیا جائے
جس کی بابت شرع سے ثبوت نہ ہو تو اس کو بدعت کہا
جاتا ہے اسلام میں بدعت کا درجہ شرک سے دوسرے درجہ پر
ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (پارہ ۲۱)	تم ایسے لوگوں کے لئے اس رسول کی تابعداری میں نیک نمونہ ہے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (پارہ ۳)	کہہ دے اے نبی ان لوگوں کو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خدا تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔

غرض قرآن مجید کے بہت سے مقامات [illegible]
[illegible] رنگ میں [illegible] حضور [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ثابت [illegible]
اگر نہیں تو بدعت [illegible] حدیث شریف
[illegible] کے الفاظ یہ ہیں۔

من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (مشکوۃ باب الاعتصام بالسنۃ)	جو کوئی ہمارے دین میں کوئی نیا کام نکالے جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے

بدعت کی مذمت میں احادیث اور اقوال آنحضرت کے
بہت ہیں سب [illegible] مضمون [illegible] بدعت کا کام
بجائے ثواب کے باعث عذاب ہے [illegible] کوئی کام
خدا کے ہاں مقبول نہیں وغیرہ وغیرہ
[illegible]
سے اصل دین [illegible]
انبیاء علیہم السلام کا اصل [illegible]

سچا کلام سمجھانا ہے بار بار
اس کا جو چاہو تم مانو نہ مانو

بدعت کی پہچان کے لئے آسان صورت یہ ہے کہ
کہ زمانہ رسالت یا خلافت میں اس کی تلاش کی جائے
اگر ثبوت مل جائے تو سنت ہے نہیں تو بدعت۔
اب دیکھنا یہ ہے کہ ربیع الاول میں مجالس میلاد بدعت
ہیں یا سنت [illegible]

آؤ اس کی تحقیق کا آسان طریقہ ہم بتلا دیں
جو کام کسی زمانہ میں عام طور پر ہوتا ہے اس کی
تاریخ اور وقت میں اختلاف نہیں ہوتا۔ جیسے مسلمانوں
کے تہوار عید الفطر عید البقر [illegible] میں کوئی اختلاف
نہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کا کوئی فرقہ یا کوئی فرد
ایسا نہیں جو کہے کہ عید الفطر شوال کی [illegible]
ہے [illegible]
آنحضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] آج تک [illegible]

برخلاف اس کے یوم ولادت آنحضرت [illegible]
اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] روایات
صحیحہ میں تو اس کا ثبوت [illegible]
نہیں [illegible] تاریخ میں [illegible] قول ہیں۔
ابن اثیر (کامل) مورخ کے الفاظ یہ ہیں۔

ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين [illegible] ربيع الاول [illegible] (تاریخ کامل جلد اول)	آنحضرت [illegible] (دو شنبہ) کے روز [illegible] تاریخ ربیع الاول [illegible] بعض کا قول ہے [illegible] ربیع الاول کو ولادت

باسعادت ہوئی۔

اور خلافت [illegible] ایک آدمی سمجھ سکتا ہے
کہ زمانہ نبوت اور زمانہ خلفاء [illegible] بطور تہوار کے
نہیں سمجھا گیا تھا اس کی بابت کوئی اہتمام تھا
جیسے آجکل کے شوقین کرتے ہیں جیسا [illegible]
کو ہم امرت سر ہی کے ایک دوست [illegible] نقل
کرتے ہیں۔

شرع شریعت سے ثواب کا ثبوت نہ دکھا دے تاں اس امر کی تنقیح کرنے کی ضرورت نہیں کہ مجوزین مجالس میلاد اس کام کو ثواب کی نیت سے کرتے ہیں یا محض جواز کی نیت سے کیونکہ مذہبی کام کوئی بھی ہو بغیر نیت ثواب کے نہیں ہو سکتا۔

مجالس میلاد کب سے جاری ہیں؟ عام طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زمانہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ دین کے زمانہ میں نہ تھی تو کب سے جاری ہوئی ہے؟

گو یہ ایسا سوال ہے کہ اس کی تحقیق پر کوئی امر شرعی موقوف نہیں ہے کیونکہ بدعت بہرحال بدعت ہے خواہ اس کی ایجاد کا زمانہ معلوم ہو یا نہ ہو تاہم ہم اس کی ایجاد کا زمانہ بتلاتے ہیں۔

موصل کے ملک میں اربل شہر کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام تھا سلطان ابوسعید مظفر اس سلطان کے زمانہ میں یعنی سنہ [illegible] ہجری میں ایک شخص عمر بن محمد نے مولود کیا کہا کہ بادشاہ اربل کے پیچھے اور قائم مقاموں نے اس کو بہت رواج دیا علامہ جلال الدین سیوطی شیخ الحفاظ نے اور علامہ شامی نے سیرت میں یہ تاریخ لکھی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ چھ سو برس تک اسلام میں اس کا کہیں پتہ نہ تھا [illegible] بالصواب [illegible] کہ چھ سو سال تک اسلام میں جس کام کا نشان نہ تھا [illegible] اس کے بدعت ہونے میں کیا شک ہے؟

[illegible]

اما المقلد فمستنده قول مجتهده — (مسلم الثبوت)

مقلد کی دلیل امام کا قول ہے اور بس۔

ان اصول کو مدنظر رکھ کر ہمارے حنفی بھائی مہربانی کر کے کسی آیت حدیث سے نہیں دکھا سکتے تو امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قول ہی سے دکھا دیں کہ [illegible] کی مجالس مروجہ کا کرنا ثواب ہے یا فقہ کی کسی کتاب میں کسی متاخر امام یا عالم کا فتوے پیش کریں۔ ہاں مہربانی کر کے ایسے قیاسات نہ کریں کہ۔

چونکہ غیر مسلم قومیں اپنے بزرگوں کی پیدائش کے دن مناتی ہیں ہم کو بھی ایسا کرنا چاہیے کیونکہ ایسے قیاسات کے حق میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا فتوی ہے

اول من قاس ابلیس

(سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا)

جس طرح کسی سلطان کو مذہبی کاموں میں یہ اجازت نہیں کہ بغیر حکم خدا اور رسول کے کوئی کام کرے اور [illegible] اسی طرح حنفی مقلد کو جائز نہیں بغیر اجازت اپنے امام کے کوئی کام کرے [illegible] اور ثواب جانے اگر جانیگا تو دائرہ تقلید سے نکل جائے گا۔

ایک اور بات قابل غور یہ ہے کہ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

[illegible]

یہ نہیں فرمایا ما خلقناك الا رحمة للعالمين

جس [illegible] ہوتا ہے [illegible] کو پیدا کیا ہے۔ پیدا ہونے اور رسول بننے میں بہت فرق ہے ان دونوں اوقات میں چالیس سال کی مدت ہے۔

پس اگر غور کیا جائے اور قرآن حدیث اور کتب فقہا و ائمہ دین کے فتوے سے قطع نظر کر کے اپنے ہی قیاس سے کام لینا ہو تو یوں کہنا چاہیے کہ جس روز حضور کو رسالت کا پیغام پہنچا ہے اس روز کو خوشی کا تہوار بنایا جائے مگر مشکل یہ ہے کہ اس دن کی بابت بھی مہینے کی تعیین میں بھی اختلاف ہے کوئی ربیع الاول کہتا ہے کوئی رمضان بتلاتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مجالس میلاد کا ثبوت نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہے [illegible] روز ولادت سے یوم رسالت افضل ہے [illegible]

اعلان [illegible]

[illegible]

ابوالوفا

آئیل مجھے مار

یہ ایک بہت پرانی مثل ہے جس کو اخبار ہندوستان لاہور کے قابل ایڈیٹر نے حال میں صادق کر دکھایا۔ مردم شماری کے کمشنر مسٹر گیٹ نے آریوں اور [illegible] کے مذہب کی نسبت اظہار رائے کیا اچھا کیا یا برا وہ جانیں یا [illegible] صرف کمشنر صاحب پر خفا ہوتے ہوئے [illegible] شریک بنا [illegible] اپنے ساختہ [illegible] کے خلاف [illegible] ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔

مسٹر گیٹ نے آریہ سماج کے اصول کو قابل اعتراض قرار دیا ہے لیکن یہ سب کچھ لکھتے ہوئے [illegible] کے لئے مناسب سمجھا کہ [illegible] آریہ سماج کے دھرم پر بھی کچھ اعتراض کریں۔ کیونکہ [illegible] میں جو باتیں [illegible] ہیں [illegible] مسٹر گیٹ صاحب آپ [illegible] لکھتے ہیں کہ سوامی دیانند ہندوؤں میں اتحاد [illegible] کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اپنے دھرم میں ایسی باتیں شامل کرتا جن کو ہندو قبول کر لیتے [illegible] اس لئے اس نے گئو ہتیا کی مخالفت کو دھرم کا جزو قرار دیا کیونکہ [illegible] ہندو آریہ سماج کو ایک لعنت تصور کرتے تھے۔ گویا مسٹر گیٹ اور مسٹر [illegible] یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ در اصل تو ویدوں کی تسلیم میں جس کا سوامی دیانند پرچار کرنا چاہتا تھا گئو بدھ کی اجازت ہے لیکن سوامی دیانند نے مکاری سے اسکی ممانعت کا اصول حصول مقاصد کے لئے شامل کیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس پولیٹکل آریوں کے لئے خصوصاً ہندوؤں کی [illegible] [illegible]

میں آریہ سماج کے اصولوں پر اعتراضات کرنا بھی اپنا فرض نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ اس رپورٹ میں ہندوستان بھر کے مذاہب کے اصولوں پر آپ نے اعتراض نہیں کیا۔ گویا کہ آپ رپورٹ مردم شماری نہیں لکھ رہے بلکہ آریہ سماج کے عقائد کے خلاف ایک تردیدی کتاب لکھ رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ویدوں کے الہامی ہونے سوامی دیانند کے [illegible] وغیرہ کو غلط قرار دینے کے علاوہ گئو ہتیا کی ممانعت اور کرم تھیوری کو غیر مذہبی قرار دیا ہے اور لکھتے ہیں کہ یہ ویدوں کے [illegible] ہیں [illegible] خدا اور [illegible] کرم [illegible] ہے۔ مسٹر گیٹ [illegible] ویدوں سے [illegible] سکے ہیں یا نہیں ویدوں میں جہاں گئو ہتیا کی ممانعت اور کرم تھیوری کا [illegible] ہے جس کا ایک نہیں بلکہ [illegible] ثبوت ہم دے سکتے ہیں لیکن اس وقت [illegible] مسٹر گیٹ آریہ سماج کے سامنے مباحثہ کی صورت میں آئیں تو [illegible] کمشنر مردم شماری کی حیثیت میں رپورٹ مردم شماری [illegible] ایک [illegible] شخص کو شک ہوتا ہے کہ کیا اس کا مصنف کوئی کمشنر ہے یا مولوی ثناء اللہ [illegible]

(ہندوستان ۴ فروری [illegible])

خاکسار ہمیشہ سے سوامی دیانند کو پولیٹیکل لیڈر کہنے کا مخالف ہوں مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی سوامی جی کو اس لقب سے یاد کیا ہو کیونکہ پابندی احکام شریعت میرا اصول ہے میں کسی کی نسبت اس قسم کی رائے دیتا ہوں جو اس کے ظاہری قول سے ثابت ہو نہ کہ اس کے اندر کے حالات کی بنا پر کچھ کا کچھ کہوں اسلام نے مجھ کو ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے [illegible] سوامی جی کو ایک مذہبی ریفارمر جانتا ہوں [illegible] خیال میں وہ پولیٹیکل لیڈر ہرگز نہ تھے [illegible]

ہندوستان کہتا ہوں جس کا [illegible] ثبوت یہ ہے کہ پولیٹیکل لیڈروں کو ہمیشہ یہ نصب العین رہتا ہے کہ اپنی [illegible] کے مذہبی خیالات کو ان کے منشاء کے برخلاف نہ چھیڑیں اسلئے وہ کسی ایسے کام میں دست اندازی یا اصلاح نہیں کرتے جو مذہب سے تعلق رکھتا ہو اور جس کی اصلاح سے لوگ ناراض ہوتے ہوں [illegible] کی تمام مسجد میں نماز جمعہ میں ہی شریک ہوا کرتے ہیں۔ اور انگریز جس طرح سکولوں کے ساتھ [illegible] کی [illegible] بھی بنایا کرتے ہیں غرض وہ ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ لوگ کسی [illegible] برخلاف اس کے سوامی دیانند [illegible] بات بات میں ہندوؤں کے مذہبی خیالات کی [illegible] دیگر اصلاح کرنے سے کسی طرح نہیں رکتے۔

ہندوؤں میں اصل الاصول مذہب بت پرستی ہے۔ [illegible] سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ [illegible] میں ان سب کا [illegible] سے زیادہ [illegible] کی ہے سوامی جی نے بت پرستی کے حق میں جو [illegible] ہندو دھرم کا [illegible] ہے ذیل الفاظ لکھے ہیں۔

بت پرستی ایک بڑی خندق ہے جس میں گر کر انسان چکنا چور ہو جاتا ہے (صفحہ [illegible]) بت پرستی کرنا ادھرم (بے دینی) ہے۔ مندروں پر خرچ کر کے لوگ مفلس ہوتے ہیں مندروں میں [illegible] اور عورتوں کے ملاپ سے زناکاری اور [illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے ملک کی بربادی ہوتی ہے (صفحہ [illegible]) چونکہ پجاری [illegible] روپیہ [illegible] زناکاری۔ شراب۔ گوشت کے کھانے لڑائی جھگڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ بت پرستی [illegible] لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے جو بت پرستی کرتے ہیں وہ مذکورہ [illegible] سے [illegible] نہیں بچ سکتے۔ (صفحہ [illegible])

[illegible]

گرو بابا نانک جی کی نسبت بہت کچھ سخت سخت الفاظ لکھ مارے ہیں گو ہم ان الفاظ کے لکھنے میں سوامی جی کو حق بجانب نہ جانیں لیکن اتنا تو ماننا پڑتا ہے کہ سوامی جی پولیٹکل لیڈر نہ تھے ورنہ ایک بڑی جنگی قوم کے مذہبی جذبات کو اتنا نہ بھڑکاتے بڑی دلیل سوامی جی کے پولیٹکل لیڈر ہونے کی یہ بھی ہے کہ وہ جس بات کو حق جانتے تھے کہنے سے نہ رکتے تھے گو ساری دنیا کی نگاہ میں وہ بات موجب نفرت ہو۔ کون نہیں جانتا کہ سوامی جی کا مسئلہ نیوگ نہ صرف سمجھانے کے قابل نہ ہو تو عورت کو حکم دیتے ہیں۔

"اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔ ستیارتھ (صفحہ ۱۵۱)"

کہاں تک غیر لوگوں کی نگاہوں میں کھٹکتا اور نہ رہا ہے مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کو جانے دو خود ہندو قوم میں اس مسئلہ کی وجہ سے سوامی جی ہنسی ہیں مگر سوامی جی چونکہ اس مسئلہ کو حق جانتے تھے انہوں نے اس کے بیان کرنے اور حکم دینے میں ذرہ جھجک نہیں کی بلکہ ویدوں اور ہندو دھرم کی دوسری کتابوں سے اسکا ثبوت دینے کو فرمایا ہے:۔

"نیوگ کے بارے میں بہت سی سند ہیں"

(صفحہ ۱۵۱)

اسی طرح سوامی جی نے گنتی کا تہ ہندوؤں کی ایک بڑی قوم جینوں کا بھی خوب رد کیا ہے اور جی کھول کر ان کو سنائی ہیں۔ غرض سوامی جی کے خیال میں جو کوئی غلطی پر تھا انہوں نے کسی کو نہیں چھوڑا گو یا یہ شعر انہی کے حق میں ہے:۔

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ایسے صاف گو اور بے باک شخص کو پولیٹکل لیڈر کہنا پولیٹکل لیڈری کے معنے نہ جاننے کے برابر ہے اسلئے اگر کمشنر مردم شماری ہوتا جیسا کہ ایڈیٹر ہندوستان کو گمان ہوا ہے تو سوامی جی کو پولیٹکل یا ملکی لیڈر نہ لکھتا بلکہ مذہبی راہنما لکھتا یہ دوسری بات ہے کہ مذہبی خیالات میں میرا اونکا سخت اختلاف ہوتا جو ہونا ہی چاہئے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ ہیں اگر مسٹر گیٹ کی جگہ کمشنر مردم شماری ہوتا جیسا کہ ایڈیٹر ہندوستان کا خیال ہے تو ویدوں کی نسبت گائے خوری کا الزام نہ خود لگاتا بلکہ ہندوستان کے روشن چراغ اور ہندو قوم کے فخر و افتخار مسٹر رمیش چندر دت سی آئی ای کے الفاظ نقل کر دیتا۔ جو یہ ہیں:۔

"یہ امر بآسانی متصور ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے قدیم ہندو حیوانی غذا بھی بافراط کام میں لاتے تھے ہم اکثر جگہ اشارات گائے کے بھینسوں اور بیلوں کی قربانی کرنے اور گوشت پکانے کی بابت بھی پاتے ہیں جو دسویں منڈل کے منتر ۸۹ کی رچا ۱۴ میں اور مسلخ کا ذکر ہے جہاں گائیں ذبح کی جاتی تھیں اور نیز اسی منڈل کے منتر ۹۱ کی رچا ۱۴ میں ایک اشارہ گھوڑے بیل اور مینڈھوں کی قربانی کا بھی دیکھا جاتا ہے (قدیم ہندوستان کتاب اول صفحہ ۲۱-۲۲)"

ہاں مسٹر موصوف کے یہ الفاظ بھی لکھ دیتا۔

"ویدک زمانے میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے۔ (صفحہ ۴۴)"

اخیر میں ہم بھی ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتے کہ ہم مسٹر گیٹ کمشنر مردم شماری کی رائے سے مخالف ہیں مردم شماری کی رپورٹ مذہبی خیالات کی تصحیح یا تردید کی متحمل نہیں ہونی چاہئے۔ شاید مسٹر گیٹ سے پہلے کمشنر نے یہ طریقہ نکالا ہے جس کی پیروی مسٹر موصوف نے کی ہے۔ آریہ سماج کو مسٹر گیٹ کا شاکی ہونا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی آریہ سماج کی عزت اور فضیلت کی دلیل ہے کہ یہاں کسی مذہب کے خیالات بیان کر کے نہیں آیا آریہ سماج کا آیا ہے۔

ہائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

قادیانی مسیح کامیاب کیسے؟

جو آرزو ہے اوسکا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

ہم نے بارہا یہ سوال اٹھایا کہ قادیانی مسیح نے جو دعوے کئے کہ مسیح موعود ہے مہدی مسعود ہوں بالا سے بالا جو کوشش کی ان دعووں کا سوا لفظی ثبوت کے اور کوئی عملی ثبوت کیا دیا عملی ثبوت سے جو انہوں نے دعوت کئے وہ سچے ثابت ہوئے یا یونہی گئے۔ عربی میں ایک مثل ہے الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ جس کا مطلب حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے قول میں ہے۔

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"

ہمارے خیال میں قادیانی مشن کے متعلق یہی ایک سوال فیصلہ کن ہے کہ قادیانی مسیح نے جو جو عجیب کئے تھے اور جو جو سبز باغ دکھائے تھے وہ پورے ہوئے یا نہیں؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

گزشتہ نمبروں میں ہم قادیانی مسیح کے اقوال ان کی کتابوں (براہین احمدیہ اور چشمہ معرفت وغیرہ) سے نقل کر کے دکھا چکے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام تمام دنیا میں پھیلیگا یعنی تمام قوموں کو ایک مذہب اور ایک قوم بنادیگا۔

اسکے جواب میں چاہئے تھا کہ قادیانی اخبارات ان حوالجات کی تکذیب کرتے مگر ایسا کرنا محال ہے کیونکہ حوالجات شائع شدہ ہیں جو الہامات مرزا صاحب کے نہیں ہو سکتے مخالف کے نام سے ایک بات نقل کرتے ہیں حالانکہ ان کی تحریر میں اور اس کا ہونا تقریر میں شامل کرنے کیلئے مولوی غلام دستگیر (قصوری) اور مولوی محمد اسمعیل (علیگڈھی) مرحومین کا حوالہ غور فرماتے کہ جناب مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر لکھا کہ ان دونوں نے میرے ساتھ تحریری مباہلہ کیا تھا کہ ہم (دونوں مولوی صاحبان اور مرزا صاحب) میں سے جو فریق جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ پس چونکہ وہ (دونوں مولوی صاحبان) پہلے مر گئے پس میرے صدق پر مہر کر گئے (دیکھو اشتہار انجام آتھم وغیرہ)

ملہ ہمارے اس مضمون کو پیغام صلح لاہور کا قابل ایڈیٹر ہمارے دوست (اتفاق) سلیم کے برخلاف کہتا ہے حالانکہ ہم بارہا یہ اظہار کر چکے ہیں اور [illegible] مسلمانوں میں اتفاق [illegible] ایک [illegible] کوئی فرقہ [illegible]

... [illegible] ... ہیں اس کا ثبوت ... [illegible] ... دکھانے پر انعام ... [illegible] ... جماعت سے یہ انعام ... [illegible] ... حوالجات غلط ہیں ... [illegible] ... چاہیئے مگر ... [illegible] ... ہو سکتے ہو سکتا بھی ... [illegible] ... کا جواب دو دیتے ... [illegible] ... دیئے۔

... [illegible] ... معقول اور مدلل ... [illegible] ... بہت لمبا چوڑا مضمون ... [illegible] ... لکھا ہے مضمون ... [illegible] ... ایسمان کا مصداق ... [illegible] ... ہم اسکو تمام نقل کرتے ہیں کہ ناظرین ... [illegible] ... حاصل ہو سکیگا ایک یہ کہ ... [illegible] ... کا اندازہ ہوگا دوم یہ کہ ... [illegible] ... کی مضبوطی کا پتہ لگیگا کہ وہ معمولی ... [illegible] ... مصداق ہیں ؎

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دیا

... [illegible] ... ایڈیٹر صاحب الفضل لکھتے ہیں

... حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) دنیا میں مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ دنیا میں مرسلین کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا معیار رکھا ہے جس سے کوئی انسان کسی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی ثابت کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ روحی کی کامیابی ثابت ہو سکتی ہے اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اعداء اور مخالفین پر فتح پائی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے اعداء اور مخالفین پر نمایاں فتوحات حاصل کی ہیں۔ اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بڑی تحدی سے اپنے ... [illegible] ... حضرت مسیح ... [illegible] ... اگر ... [illegible] ...

... [illegible] ... توان کے بھی اشد مخالف ان کے ... [illegible] ... ہوئے۔ غرضکہ منہاج نبوت ... [illegible] ... سے آپکی کامیابی ... [illegible] ... آپ کی پیشگوئیاں جو سب پوری ہو چکی ہیں ... [illegible] ... تازہ اللہ تعالیٰ کے ... [illegible] ... مگر چند تعصب اور اصرار کو ... [illegible] ... کا نشان ہے آپکی کامیابی ... [illegible] ... ہزاروں نشان ہیں۔ مگر اندھے ... [illegible] ... بے خبر ہیں ان کو مطلق خبر نہیں ... [illegible] ... نہیں آتا۔ کہ حضرت مسیح موعود ... [illegible] ... ہوئے۔ اور آپکا اس دنیا میں آنا ... [illegible] ... فائدہ تھا۔ عدم علم شے سے عدم شے لازم نہیں آتا کیونکہ خدا کی کتاب قرآن مجید سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہوتی ہے وہ اس دنیا میں ٹھہر جاتی ہے۔ اور بے فائدہ اور بے سود چیز نہیں رہ سکتی۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ۔ اس مذکورۃ الصدر آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ حق دنیا میں قائم ہو جاتا ہے اور باطل دنیا میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی وادیاں اپنے قدر و اندازے پر اس سے منتفع ہوئیں اور سیلاب کے اوپر جھاگ چڑھی ہوئی ہوتی ہے ایسا ہی آگ میں جب سونا چاندی کو گرم کیا جاتا ہے تاکہ اس سے زیور یا کوئی اور سامان تیار کیا جاوے تو اس سے بھی جھاگ نکلتی ہے سو اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ وہ جھاگ بالکل اکارت ... [illegible] ... جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے۔ وہ اس زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل میں امتیاز قائم کرنے کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کیسی تفہیم کا اسلوب اختیار فرمایا ہے۔ حق کے ساتھ بطلان کا ہونا ضروری ہے تاکہ مقابلہ سے حق کی خوبی اور بھی واضح ہو جائے حق کے اوپر بطلان چڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ بطلان حق کو گرانا چاہتا ہے اور حق کا بڑے زور سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس جنگ میں اپنا پورا زور خرچ کرتا ہے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَمَا اُنْذِرُوْا هُزُوًا۔ یاد رہے کہ ہم رسل کو دو حیثیتوں کے ساتھ بھیجا کرتے ہیں۔ وہ مومنین کو خوشخبری دیتے ہیں اور مخالفین کو انذار کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں ان کے منکر باطل کی مدد اور معاونت کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس باطل کے ساتھ حق کو گرا دیں۔ اور میری آیتوں اور رسولوں کو ہنسی میں اڑا دیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین ہمیشہ اس بات کے درپے رہتے ہیں کہ حق کو ہمیشہ پچھاڑ دیں مگر ان کے یہ سب اعتراض محض جھاگ کا حکم رکھتے ہیں جیسے جھاگ پانی کے مقابل میں نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح باطل حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ہمیشہ حق کے مخالف اور منکر وہی اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور اس میں سر مو بھی فرق نہیں ہوتا ان کا ہمیشہ ایک ہی مقولہ رہا ہے کہ اس کا آنا بیفائدہ اور بے سود ثابت ہوا۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ... [illegible] ... انذار اور عدم انذار ... [illegible] ...

مساوات کے حکم میں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی نہیں مانا کرتے کیونکہ جب اونہوں نے تیرے آنے کو بے فائدہ قرار دیا وہ کیسے تیری باتیں سن سکتے ہیں وہ کیسے تیرے متعلق فکر و خوض کر سکتے ہیں۔ وہ آنکھوں کے ذریعہ تیری ترقی اور کامیابی سے کیسے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ اونہوں نے تو تیری بعثت کو ہی لغو قرار دیا۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اونہوں نے اپنے دلوں کانوں اور آنکھوں سے کام نہ لیا۔ اور باوجود کان ہونے کے وہ ان سے منتفع نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ قوتیں مسلوب کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان سے کام نہیں لیتے۔ پس کیا ہوا اگر ہمارے مخالف حضرت مسیح موعود کی آمد کو بے فائدہ کہتے جاتے ہیں۔ اس میں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ اپنا بگاڑ کر رہے ہیں اور حضرت اقدس کو روز روشن ثابت کر رہے ہیں جن کے انذار اور عدم انذار کو مساوات کی نظر سے دیکھا گیا تھا۔ کاش یہ دلوں سے تفکر اور تدبر کرتے تو انہیں ضرور معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسیح موعود بالکل صادق اور راستباز ہیں وہ کام علامتیں اور آثار اور علامات اور منشا آپ کی ذات بابرکات میں پائے جاتے ہیں جو کہ سید ولد آدم اور دیگر انبیاء کرام صلے اللہ علیہم وسلم نے فرمائی ہیں۔ کوئی ایک بات ہوتی یا دو ہوتیں تو کہہ سکتے تھے کہ یہ اتفاقی معاملہ ہے مگر علامتوں کی کثرت ایک عقلمند فہیم کو حیران کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یہ انسانی امر نہیں۔ یہ خدائی فیصلہ ہے پھر اگر وہ صاحب دل شخص تو کانوں سے ہی کام لیتے اور اس کی آواز کو سنتے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کی تعلیم کیسی ہے۔ اور اس کے اقوال قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا نہیں۔ یا آنکھوں سے دیکھتے کہ اس کے پاس کیسے آدمی آتے ہیں بھلے مانس شریف اور متقین آتے ہیں یا بے دین خبیث بد زبان ہیں یا دین کا لباس پہنتے ہیں۔ ہمارے مخالف قرآن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ آہ ایہ دیکھئے

آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ پیوند لگانے والے دینی اعمال میں ترقی کرتے ہیں یا ظلمات کے سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور دین سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ اور دینی اعمال کا کبھی نام نہیں لیتے۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۔ اللہ مومنوں کا والی اور مددگار ہے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا رہتا ہے۔ اور کافروں کے دوست شیطان ہوتے ہیں وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف لیجاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں اسی میں رہیں گے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود یہ جاننے کے حضرت مسیح موعود کی جماعت بہ نسبت ان کے بدرجہا عملی اعتقادی اور علمی لحاظ سے بڑھی ہوئی ہے پھر بھی یہ لوگ حضرت مسیح موعود کی آمد مبارک کو بے فائدہ کہے چلے جاتے ہیں۔ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ بعض رسول کی پیشگوئیاں ہمیشہ تدریجًا پوری ہوا کرتی ہیں اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۔ بیشک حضرت اقدس کے کپڑوں سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے۔ مگر یہ کب کہا ہے کہ وہ آپ کی عین حیات میں واقع ہوگا۔ تمہیں معلوم نہیں ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں پوری ہوگی حالانکہ صریح رسول کریم پر نازل ہوئی تھی اصل بات یہ ہے کہ تابع بالکل اپنے متبوع کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ تابع ظل ہوتا ہے اور متبوع اصل۔ تابع کا کام اصل اور متبوع کا ہی ہوا کرتا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خواب میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیکھی ہیں۔ اگرچہ وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کیونکہ حضرت عمرؓ تابع تھے۔

اسی طرح کیا حضرت مسیح موعود نے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر کے نہیں دکھلایا ہر سلسلہ حقہ کا ابتداء ہمیشہ صرف روحانی سلطنت سے شروع ہوتا ہے اور جسمانی سلطنت پیچھے آیا کرتی ہے* یہی آں حضرت کے زمانہ مبارک میں ہوا اور ایسا ہی حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ہوا یہی اعتراض رسول کریم پر کفار کیا کرتے تھے مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا کہ تو ہم پر فتح پا جائیگا اور ہمارا بادشاہ ہو جاوے گا۔ کہدے کہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ جب ہمارے سید و آقا کو علم نہیں تو پھر کس فرد بشر کو ہو سکتا ہے ہاں جب وہ دن آئیگا لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۔ تو کافروں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہے مدبران کفار فتح اور سلطنت دونوں پہلے ہی ختم ہو چکے ہمارے حضرت اقدس کو بھی الہام ہوا تھا۔ لم یبق لک من المخزیات ذکرا تیرے لئے کوئی رسوائی کا ذکر باقی نہیں رکھیں گے۔ وہ جسمانی سلاطین آپکے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور ضرور ڈھونڈینگے مگر ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہی خدا فرماتا ہے۔

سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ میں تمہیں نشان دکھلاؤنگا پس تم مجھ سے جلدی مت کرو۔ (الفضل ۱۱ فروری)

خاکسار مؤلف۔ اس بیان سے پہلے ہمارے مضمون میں یہ باتیں پیش ہو چکی ہیں جن کا جواب لکھا ہم اسکو قابل بتلاتے ہیں (۱) مرزا صاحب کو کچھ نہیں ملا یا (۲) فتوحات حاصل ہوئیں (۳) انکی اشاعت نہ ہوئی (۳) آپکی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں (۴) مرزا صاحب کے مرید ... ہیں (۵) مرزا صاحب کی رسوائی کا ذکر باقی نہ رہیگا نمبر اول و دوم کا جواب یہ ہے کہ پہلا اشد دشمن وہ ہے

* صحیح بخاری میں ایسا ہی آیا ہے کہ میری امت الخ فتح کریگی غور سے دیکھو (مؤلف) ** تو کیا ہم بھی امید رکھیں کہ کبھی مرزائی سلطنت بھی ہوگی؟ (دیدہ باید) مؤلف

جس سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا تھا یعنی مولوی عبد الحق غزنوی (امرتسری) وہ آجتک زندہ ہے اور مرزا صاحب مردہ۔ دوسرا سب سے زیادہ اور اشد دشمن وہ ہے جس کی بابت جناب ممدوح آپ لکھ گئے ہیں :-

"مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] اور [illegible] دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں" (کتاب حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۳)

ہم نے سنا ہے کہ یہ صاحب جن کو اس عبارت میں [illegible] علماء سے بڑھا ہوا بتلایا گیا ہے ابھی تک زندہ ہیں سلمہ اللہ وعافاہ۔ پھر اس کی مخالفت سے تنگ آکر جناب [illegible] ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس میں دعا کی کہ یہ میرا مخالف جس نے میرے دینی قلعہ کو سخت متزلزل کر دیا ہے میرے سامنے مرے تو میں سچا ورنہ میں جھوٹا اس کا فیصلہ بھی یہ ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو قریب ایک سال بعد فوت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ [illegible] ہمیں معلوم ہے آج ([illegible]) [illegible] تیسرا سخت مخالف ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب [illegible] پٹیالہ میں جن کی نسبت مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا۔

"آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبد الحکیم خان ہے وہ ڈاکٹر ہے [illegible] اس نے پیشگوئی کی ہے کہ میں (مرزا) اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاویگا اور خدا اس کو ہلاک کریگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ [illegible])

ڈاکٹر صاحب آجتک زندہ سلامت ہیں [illegible] تشریف لے گئے۔ قادیانی مشن کے ممبر جن میں کوئی ایک ایسے بھی ہیں جن کی نسبت ہمیں گمان ہے کہ وہ نیک نیت خدا ترس ہیں اور قادیانی اطاعت کا جوا انہوں نے دینداری سمجھ کر اٹھایا ہوا ہے ایسے ہی مخلصوں سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ جناب مرزا صاحب کے اس قسم کے دعووں کو ضرور غور سے ملاحظہ کریں گے۔ آخر اس کی کوئی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ بڑا اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ ہوگا پھر فوراً ہی چند روز تک جب اس کا انجام برعکس ہوتا ہے تو قول ہے ؎

جناب خضر کو بھی پھر کیسا سراب اٹھاتا ہے
تجربہ کی نہ ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

سب کچھ بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے اور [illegible] کے دیتے [illegible] مرزا صاحب کے [illegible] کر کے [illegible] بعد زندگی بھی نہیں چھوڑتے لطف یہ ہے کہ [illegible] کامیابی کا پیالہ ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے مرید اگر ان کو انعامی مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں تو وہ فوراً سمجھ کر میدان مناظرہ [illegible] انعام بھی حاصل کر جاتے ہیں [illegible] مرزا صاحب کا [illegible]

"میرے مقابل کسی قدم کو قرار نہیں" ([illegible]) صفحہ ۳۳۵

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ قرار سے کیا مراد ہے مخالف قادیانی تک پہنچتے رہے آجتک ڈٹے ہوئے ہیں مگر جناب مرزا صاحب ہیں کہ کہے جاتے ہیں میرے مخالف کو قرار نہیں۔

نمبر ۳۔ آپکی پیشگوئیاں کیسے پوری ہوئیں [illegible] کا ثبوت دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ الہامات مرزا مع جواب آئینہ حق نما دیکھئے ہم تو کہتے ہیں اور [illegible] ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر ہم بحث کریں مگر جونہی اس مضمون کا نام آیا وہ خاموشی طاری ہو گئی کوئی ہے؟ جو ہمارے اس دعوے کو غلط ثابت کر سکے [illegible] مرزا صاحب کے مرید [illegible] مرزا صاحب [illegible] کیا دیتے ہیں

مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

"اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ قول بالکل صحیح ہے" (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن صفحہ ۲)

کیوں جناب آپ نے سچ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

نمبر ۵۔ مرزا صاحب کی [illegible]

جب ایسا ہوگا ہم بھی دیکھ لیں گے سردست تو [illegible] اخباروں اور رسالوں میں برابر [illegible] سے یاد کئے جاتے ہیں اور خدا نے چاہا تو [illegible] رہیگا ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ابو الوفا

اشاعت اسلام

آجکل ملک میں عام خواہش ہے کہ [illegible] یورپ میں اشاعت اسلام کی جائے [illegible] مذہبی نقطہ خیال اور [illegible] جانتے ہیں اسی ضمن میں یہ بحث پیش آئی ہے کہ خواجہ کمال الدین جو ولایت انگلستان میں اشاعت اسلام کر رہے ہیں ان کی مدد کرنی چاہئے [illegible] مرزا صاحب کے مرید ہیں ہمارے خیال میں یہ بحث قادیانی خلیفہ صاحب کی ایک نصیحت سے پیدا ہوئی ہے جو انہوں نے خواجہ صاحب کو لکھی تھی اور لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں چھپ کر شائع ہوئی کہ غیر احمدیوں (مرزائیوں) سے چندہ مت مانگو [illegible] اسلام [illegible] اور [illegible] مغفرت کے لئے بنایا گیا تھا ہم نے بہت سے لوگوں سے سنا کہ ہم اپنا دیا ہوا چندہ واپس لیں گے اگر نہ دینگے تو بذریعہ عدالت لینگے۔

مگر میں اس بارے میں جو راے رکھتا ہوں وہ بالکل آزاد اور بلند اُلگتی ہے وہ راے چونکہ میں بہت صحیح جانتا ہوں اسلئے اوس کو مخفی نہیں رکھ سکتا ہوں میں نے جہلم کے پچھلے جلسے میں اوس راز کا اظہار کر دیا تھا کہ گو خلیفہ قادیان نے یہ فتویٰ دیا ہے تاہم ہمکو اس کام میں مدد دینی چاہیئے بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اول تو خواجہ کمال الدین انگلستان میں مرزائی مشن کا ذکر اور اشاعت نہیں کرتا اور اگر کرے بھی اور اوس کی کوشش سے انگلستان اور ہمارا بادشاہ جارج پنجم بھی مرزا صاحب کی بیعت قبول کر کے پکا مرزائی ہو جائے تو سب سے پہلے میں خواجہ صاحب کو مبارکبادی کا تار دونگا انشاء اللہ۔ اسلئے کہ جو لوگ مرزائی ہونگے گو وہ کیسے ہی ہوں اون کے سامنے ہم قرآن و حدیث سے استدلال کر سکتے ہیں برخلاف عیسائیوں کے کہ اون کے سامنے قرآن وحدیث کا پیش کرنا بھینس کے آگے بین بجانا ہے —

مسلمانوں کو اس بارے میں بڑی دریادلی سے کام لینا چاہیئے اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں نے اس بارے میں پہلے بھی کمال دریادلی دکھائی اور اب جو کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اس کے باعث، خود قادیانی خلیفہ اور اون کی جماعت ہے۔ باوجود اس کے بھی مسلمانوں کو اوسی دریادلی سے کام لینا چاہیئے ہم کو قرآن مجید کی تعلیم کی پیروی واجب ہے قادیانی مشن کی نہیں۔ قرآن مجید صاف فرماتا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو) جو کام نیک ہے اوس میں کام کرنیوالا کوئی ہو مدد کرنا ہمارا فرض ہے اسلام اون لوگوں کے خیالات کا روادار نہیں جن کے مقالات کا چربہ خواجہ حالی نے اتارا ہے ؎

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اوسمیں کرنی بری ہے
نشاں غیرت دین حق کا یہی ہے
جو بگلے جہاز اون کا بچکر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

ابوالوفاء

خانۂ خدا میں ایک مولوی کی درگت

(از اخبار مسافر آگرہ ۶۔ فروری)

مدرسہ انوار العلوم ریاست رام پور کے اہتمام سے ۲۳ جنوری کو ایک نوٹس تقسیم ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ ۲۴ جنوری کو ۹ بجے صبح سے جامع مسجد میں مشہور واعظ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی تردید فرقہ قادیانی پر وعظ فرمائیں گے جس کسی قادیانی کو کچھ شک و شبہ ان کے وعظ میں ہو تردید کر سکتا ہے اور اوس دن تمام دفاتر مع سکول سرکاری بحکم حضور پر نور بند رہینگے خیر ۲۴ کی صبح کو مسجد مذکور میں وقت مقررہ سے ہی قبل آدمیوں کا ہجوم مسجد میں داخل ہوا جس سے مسجد کا ہال کھچا کھچ بھر گیا اور مولانا موصوف وقت مقررہ پر ممبر پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے لیکچر میں تہذیب و متانت سے فرقہ قادیانی کی تردید فرماتے ہوئے کہا کہ اوس فرقہ کی ساری بنیاد حضرت عیسیٰ کے صلیب ہونے پر ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب دی گئی تھی مگر قرآن شریف اس امر کی تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ حضرت مذکور یہودیوں کے ہاتھ سے بچ گئے تھے اور اللہ تعالےٰ نے اون کو پورا پورا اوپر آسمان پر اٹھا لیا اور اون کا بال بھی بیکا نہ ہونے دیا اس آیت میں ایک لفظ ”متوفی“ آیا ہے جس کے معنے مرزا صاحب نے موت کے لئے ہیں مگر یہ بالکل غلط ہے حدیثوں اور لغات میں اس کے معنے ”پورا پورا لینا“ لکھے ہیں۔ کیونکہ اسکا مصدر وفا ہے جس کے معنے پورا کرنے کے ہیں۔ اس کے متعلق آپ نے بہت سے عربی محاورے اور آیتیں سنائیں بعدہ آپ نے فرمایا کہ آریہ اور عیسائی صاحبان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا اللہ بھی مکر کرتا ہے یہ وہ لفظ کے معنے نہیں سمجھتے کیونکہ آیت مذکور میں مکر کے معنی خفیہ سازش کے ہیں فریب کے نہیں ہیں۔ جیسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو پکڑوانے کی خفیہ سازش کی تھی اسی طرح اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر سے حضرت مذکور کو آسمان پر پورا پورا اوٹھا لیا۔ یہاں پر مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ جسم کثیف سے حضرت کس طرح زندہ آسمان پر جا سکے کیونکہ وہاں بلندی پر ہوا وغیرہ جو کہ انسانی زندگی کا ذریعہ ہے نہیں ہوتی تو جواب یہ ہے کہ جیسے اون کی پیدائش عجیب تھی ویسے ہی یہ واقعہ بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ دکھلانے کو عجیب کیا تھا اوس کی قدرت میں کسی کو دخل نہیں۔ پھر آپ نے کہا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا حقیقی بیٹا ہے وہ غلطی پر ہیں، اور اللہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ کیونکہ نہ خدا کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اوس کے ماں۔ باپ۔ بھائی بہن وغیرہ ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہ اللہ ایک ہے اوس کو کوئی پیدا کرنیوالا نہیں ہے .... سب مخلوق بمنزلہ اولاد کے ہے۔ پس یہ کہنا کہ میں امام ہوں مرزا صاحب کی لغوگوئی پر دال ہے کیونکہ ایک کتاب میں مرزا موصوف فرماتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

کہ میں عیسےٰ موسیٰ محمد اور احمد ہوں صریحًا جھوٹ ہے اور آگے تو آپ (نعوذ باللہ) خدا بن گئے ہیں تبھی تو کانگڑہ کا زلزلہ نازل ہوا تھا جس سے تمام ہندوستان میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ اور یہ واقعہ ٹھیک اس کتاب کے شائع ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد کا ہے دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۰ پر مرزا صاحب نے قرآن شریف کے نام سے ایک آیت لکھی ہے جو قرآن شریف میں کہیں نہیں ملتی اور اس کو پڑھکر تمام حافظوں سے پوچھا کہ کہیں یہ آیت آئی ہے؟ جواب دیا نہیں۔ اخیر میں آپ نے فرمایا کہ جب قرآن شریف سے صلیب کی تردید ہو گئی تو مرزائی مذہب کی بھی تردید ہو گئی اور اون کی لغوگوئی سب پر ظاہر ہو گئی کسی قادیانی نے ان کی تردید نہ فرمائی۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ ختم ہونے کو تھا کہ مولوی ہدایت رسول صاحب مشہور واعظ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ حضرات بیٹھو بیٹھو! کچھ اصحاب تو چل ہی دیئے کیونکہ ۱۲ بج چکے تھے خاکسار مضمون نگار بھی یہ سمجھکر کہ شاید قادیانی ہیں اور تردید کرنے کھڑے ہوئے ہیں وہیں بیٹھ گیا مگر یہ خیال غلط نکلا۔ جب آپ نے فرمایا حضرات آپ سن چکے ہیں کہ مرزا

مرزا صاحب کی کتابیں کس قدر لغوگوئی سے بھری ہوئی ہیں میرے خیال میں تو ان لوگوں کا نام لیکر پبلک پر ظاہر کرنا کوئی چیز نہیں فضول ہے۔ اخیر میں ناقد کا اشارہ کر کے کہا۔ کہ صاحبو! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جن صاحب نے ممبر پر وعظ فرمایا ہے وہ کون ہیں؟ غیر مقلد ہیں غیر مقلد یہ سنتے ہی تمام پبلک اٹھ کھڑی ہوئی اور جونہی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مسجد کے ہال سے باہر نکلے دو جاہل شریر النفس مسلمانوں نے ان (ہدایت رسول صاحب) کی خوب خبر لی جس سے واعظ صاحب کی چادر مبارک لہو سے آلودہ ہو گئی اگر معزز انسپکٹر پولیس ان شریروں سے مولوی صاحب کو نہ بچاتے تو خدا جانے کیا درگت کرتے پولیس مع مولوی صاحب ان بدمعاشوں کو حوالات لے گئی۔ مقدمہ چل رہا ہے اور مولوی صاحب موصوف نے اپنے دل میں یہ ذیل کا شعر پڑھ کر اپنے وطن شریف کو مراجعت فرمایا ہے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیری مسجد سے ہم نکلے

(راقم ایک دیکھنے والا)

مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی کا اشتہار

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

جناب مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی مقیم پنڈالم پیٹ (مدراس) کو ہمارے دوست جانتے ہیں آپ اپنے خیالات میں وہی کیفیت رکھتے ہیں جو ہندوستان کی پولیٹیکل جماعت میں گرم پارٹی کے سرگروہ مسٹر تلک رکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ آپ توحید و سنت اور سلف صالحین کے شیدائی معلوم ہوتے ہیں مگر ذرہ غلو کے ساتھ رحمہ اللہ وایانا مولوی صاحب موصوف بہت عرصہ سے مجھ پر خفا ہیں وجہ خفگی زیادہ تر میرے خیال میں یہ ہے کہ میں ان کی کسی تحریر کا جواب نہیں دیتا میں کیوں نہیں دیتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میں دینا چاہتا ہوں تو شیخ سعدی مرحوم گویا اپنی تمثیلی شکل میں آکر مجھے منع کرتے ہیں فرماتے ہیں خاموشی بہتر ہے گذشتہ ایام میں مولوی صاحب ممدوح نے کئی ایک رسائل لکھے جن کا جواب گو میں نے بمشورہ شیخ موصوف قال اقول کی شکل میں نہیں دیا لیکن مولوی صاحب غور کرتے تو مضمون کا جواب ضرور دیا رسالہ اتباع سلف، رسالہ اجتہاد و تقلید، رسالہ آیات متشابہات وغیرہ انہی کے متعلق ہیں۔ میں نے بالخصوص اس شعر پر عمل کیا ؎

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم بچپ و راست
تا نگویند حسوداں کہ تو منظور منی

مگر مولوی صاحب موصوف نے ان جوابات کو جواب کا رتبہ نہیں دیا اور ایک طولانی اشتہار شائع کر دیا جس کا نام ہے صیانۃ الانام عن الجمادات السائدۃ الطغام۔ ماشاء اللہ بقول سالک بلوست از عبارتش پیداست۔ اشتہار کا دشنام نامہ ہونا بتلا رہا ہے ہمیں اشتہار کی ان گالیوں کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جن لوگوں کو مولوی صاحب موصوف کی تحریرات دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ آپ ہی پر صادق ہے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت گوئی
بروئے ہست و بر یوسف نکوئی

آپ کے سارے اشتہار کا (جو بقول کسے دو کانوں کے برابر ہے) خلاصہ یہ ہے:۔

"جناب حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور مولوی ثناء اللہ صاحب والد بالدہم تالسید[1] اہلسنت سے نہیں"

بڑی مہربانی سے یہ بھی لکھا ہے:۔

"میں ان کے ساتھ بحث تحریری و تقریری کرنے پر ہمیشہ آمادہ ہوں"

میں نے یہ اشتہار دیکھ کر مولوی صاحب کو ایک خط لکھا جو درج ذیل ہے:۔

"جناب مولوی فقیر اللہ صاحب

السلام علیکم۔ آپکا طویل اشتہار میں نے ۹ ربیع الاول کو دیکھا دیکھنے سے مجھے کمال خوشی ہوئی ذالک ما کنا نبغ میں عرصہ سے آپ کو بغرض تصفیہ خیالات مباحثہ کے لئے بذریعہ اہلحدیث دعوت دے چکا ہوں جس کا ثبوت اہلحدیث کے پرچوں میں ملتا ہے الحمد للہ کہ آپ نے بھی اس اشتہار میں عزم ظاہر کیا ہے سو اگر یہ اشتہار آپکا ہے اور آپکے اس ارادہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی تو بسم اللہ تشریف لائیے میرے خیال میں اس مباحثہ کے لئے وزیرآباد بہت موزوں ہے جہاں ہم دونوں کے استاد مکرم مولانا حافظ عبدالمنان صاحب دام فیضہم موجود ہیں اونہی کے سامنے بتجدید وقت تحریری گفتگو ہو جاوے گی مسئلہ زیر بحث وہی ہوگا جس کا آپنے دعوی کیا ہے کہ جناب حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور یہ خاکسار اہلسنت نہیں۔ اخبار کے چھپنے میں چونکہ دیر ہے اس لئے بذریعہ خط آپکو منظوری دیتا ہوں۔

آپکی قبولیت کا منتظر
ابو الوفاء ثناء اللہ
۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ ۱۲ فروری ۱۹۱۱ء
از امرتسر

اس خط کا جواب آج (۲۱ ربیع الاول ۲۲ فروری) کو آیا[2] غالباً مولوی صاحب کبھی مباحثہ کو نہیں نکلنگے اس کا تجربہ پہلے ہو چکا ہے اور اگر آئے تو ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

اب تو مولوی صاحب موصوف کے دوستوں کو بھی چاہئے کہ مولانا صاحب کو پھسلنے نہ دیں اس میں دو فائدے ہونگے ایک تو اظہار حق۔ دوسرا میری پیشگوئی کا غلط ہونا۔ میری یہی دعا ہے کہ میری پیشگوئی غلط ہو جائے ؎

مانگا کرینگے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

ابو الوفاء

[1] حلاتہ مریدین۔

[2] اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ میں ایک ضروری رسالہ کی تصنیف سے فارغ ہو کر جواب باصواب دونگا۔ منہ

تصوف اور عمل اہلحدیث

ہمارے معزز صوفی ابوسلیم صاحب نے مخزن ثنائی کے صفحہ ۷ میں یہ وعدہ فرمایا کہ "اب ہم بحث تصوف کو تا انطباع رسالہ زیر تصنیف بند کرتے ہیں" بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر حسب وعدہ وجود تصوف اور مضامین رسالہ کو قرآن و حدیث ہی سے ثابت کیجیے گا تاکہ ناظرین کے پڑھنے کے قابل رہے اقوال الرجال سے جو بالاتفاق حجت شرعی نہیں ہیں اپنے رسالہ کو مزین نہ فرماویں کہ نواب صدیق حسن خان صاحب رح نے تصوف کی نسبت یہہ فرمایا ہے اور فلاں بزرگ یوں لکھتے ہیں مگر خاکسار نے متعدد مضامین آپکے دیکھے ہیں اگر آپ قرآن و حدیث میں صوفی یا تصوف کا نام بھی پاتے تو اپنے مضامین کو قرآن سے خالی نہ چھوڑتے اسلئے امید نہیں کہ اپنے وعدہ کو آپ پورا کر سکیں اب رسالہ زیر تصنیف کو بھی دیکھنا ہے ؎

ہم بھی مانیں ذرا تصویر صنم دیکھیں تو
کس طرح کھینچے ہے تو زلف کا خم دیکھیں تو

آپنے خاکسار کو یہ الزام دیا "مضمون میں کئی جگہ آپنے سخت کلامی فرمائی ہے یہ تہذیب علماء نہیں" جناب عالی! قصور معاف۔ تہذیب یورپ نے نئی روشنی کے حضرات میں پھر رفتہ رفتہ جماعت اہلحدیث میں بھی حلول کر لیا ہے۔ یہ خاکسار پنجاب کے ایک گاؤں کا باشندہ ہے یورپ کی تہذیب سے ناآشنا الحمد للہ تحصیل علم دین خاندان حضرت عبداللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ سے امرتسر میں کیا ہے اسلئے بفضلہ تعالیٰ شرعی تہذیب سے بے بہرہ نہیں آپکے اس شکوہ پر میں نے اپنا مضمون پھر بغور ملاحظہ کیا مجھے تو کوئی لفظ خلاف شرع نظر نہ پڑا اگر ہو تو بھی معافی مانگنے پر تیار ہوں قرآن شریف و احادیث نبویہ میں ایسے الفاظ بکثرت موجود ہیں جن کو اس زمانہ کے مہذب ضرور غیر مہذب کہیں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو پر نظر کیجیے تو خدا جانے یہ مہذبین ان کو کیا کہنے لگیں گے میرا تو ذاتی تجربہ ہے کہ جو شخص اس زمانہ میں حد سے زیادہ نرم الفاظ اور عجز و انکسار سے پیش آتا ہے وہ اکثر خوفناک ثابت ہوتا ہے مسلمان کو چاہیے کہ خلاف شرع بات سے بچے اور اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھے اور اظہار مطلب سیدھے سادھے الفاظ میں بلا تفنن اور بلا تکلف صاف کہدیا کرے اس پر کسیکو برا ماننا نہ چاہیے خصوصاً آپ جیسے بزرگ صوفی مزاجوں کا شکوہ کرنا تو نہایت ہی نازیبا ہے

الراقم عبدالودود بن المرحوم مولوی محمد اسحاق النعمانی اللودیانوی۔

عورتوں کی ناقدری آریہ سماج میں

ہیچکس آرزو جدال کی
شان ہے تیری کبریائی کی

چونکہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ ہمارے مذہب میں عورتوں کی بہت عزت اور وقعت ہے لہذا ہم اون کو ایک نہایت ہی مختصر جواب تحریر کرتے ہیں جس کو دیکھکر آریہ سماج خود شرمندہ ہو جائیگی کہ آریہ سماج کے برابر کسی مذہب میں عورتوں کی ذلت اور تحقیر نہیں کیونکہ اول تو اولاد کی موجودگی میں آریہ سماج کی عورت کا کوئی حق نہیں۔ اور دوسری اوس ناحق ہونے کے علاوہ شوہر کی زندگی میں بھی اوسکی قدر نہیں ہوتی کیونکہ آریہ سماج عورت کو بالکل جھوٹا سمجھتی ہے دوسرے عورت کی نسبت شادی کے بارہ میں سماج میں وہ سخت تعلیم موجود ہے کہ اگر اوسپر عمل کیا جاوے تو ایک عورت کی بھی شادی ہونا غیر ممکن ہے بس ہم اس وقت عورتوں کی ذلت پر جو سماج میں ہے قلم اوٹھاتے ہیں اور اون اعتراضات کو جو تعلیم ذیل سے پیدا ہوتے ہیں اختصار کے واسطے ترک کرتے ہیں جن کو آیندہ تحریر کریں گے ملاحظہ کیجیے سوامی دیانند فرماتے ہیں:۔

"جو خاندان نیک عمل سے گرا ہوا نیک آدمی جس میں نہ ہوں ویدکی تعلیم کے برخلاف جسم پر بڑے بڑے بال یا جن میں بواسیر دمہ کھانسی امراض معدہ مرگی جذام یعنی سفید یا گلت کوڑھ ہوں اون خاندانوں کی لڑکے یا لڑکی کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳۔

(خاکسار) بیمار تو ہو خاندان اور شادی نہ ہو لڑکی کی خوب عورتوں کی عزت ہے۔ قرآن مجید نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (کوئی کسیکا گناہ نہیں اوٹھاتا)

اور سنیے فرماتے ہیں:۔

"نہ زرد رنگ والی نہ ادہک آنگی و مرد سے زیادہ لمبی یا زیادہ طاقتور نہ بیمار نہ وہ جسم کہ جسپر بالکل بال نہوں نہ بہت بال والی نہ بکواس کرنے والی اور نہ بھوری آنکھ والی سے شادی کرنی چاہیئے"

(خاکسار) آریہ سماج کی عورات خیال کریں کیسی ذلت ہے کہ عورتوں کی سب شناخت لکھدی کہ فلاں فلاں عورت سے شادی نہ کرو اور مرد کی کوئی برائی تحریر نہ کی لہذا اس جگہ بھی عورتوں کو ہی قصر رفعت سے قعر ذلت میں دھکیلا ہے۔

اور سنئے فرماتے ہیں:۔

"برکش یعنی اشونی بھرنی۔ روہنی دلی۔ ریوتی بائی چیتری وغیرہ ستاروں کے نام والی تاب یا گیندا۔ گلابی۔ چمپہ۔ چمبیلی والی۔ بندھیا۔ ہمالیہ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی وغیرہ۔ پودوں کے نام والی۔ گنگا جمنا وغیرہ ندی نام والی چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی کوکلا مینا وغیرہ پرند نام والی ناگی بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی مادھو داسی میرا داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری چنڈ کا کالی وغیرہ ڈراونی نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳۔

(خاکسار) نام تو اس قسم کے رکھیں والدین یا خاندان والے اور سزا اوٹھائیں جوان لڑکیاں کیا انصاف ہے یہاں پر بھی عورتوں کو ہی ذلیل کیا ہے کہ ان ان نام والی سے شادی نہ کرو اس جگہ بھی عورتوں کو مردوں کی شناخت نہ ظاہر کی کہ اس قسم کے مرد

سلہ میری تلاش میں ایک بھی نہیں (مولف)

سے شادی نہ کرنا۔

اور فرماتے ہیں ۔

(جس لڑکی کے بھائی نہ ہو یا جس کے باپ کا نام معلوم نہ ہو ایسی لڑکی سے وواہ نہ کرے (منوسمرتی صفحہ ۹۶)

(خاکسار) اگر کسی عورت کا بھائی نہ ہو اوس کی شادی ہی نہ ہونی چاہیے کس قدر عورتوں پر ظلم ہے۔

(شودر کی لڑکی کو اپنے پلنگ پر بٹھانے سے برہمن نرک میں جاتا ہے (منوسمرتی صفحہ ۹۷

(خاکسار) عورتوں کو اس قدر بُرا سمجھا کہ ان کے پاس بیٹھنے سے دوزخ ملتا ہے کس قدر عورتوں کی تحقیر کی ہے۔

(عورت کے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاوے (منوسمرتی صفحہ ۱۲۴

(خاکسار) عورت کو کس قدر پلید خیال کیا ہے کہ اسکے ساتھ نہ کھاوے۔

(حیض والی عورت سے بات نہ کرے (منوسمرتی صفحہ ۱۲۴۔

(خاکسار) عورت کو یہاں بھی ذلیل سمجھا ہے اسکا ہر انسان اندازہ کرسکتا ہے کہ عورت سے حیض میں بات کرنا کون بُرائی ہے البتہ فعل مجامعت بُرا ہے۔

(حیض والی عورت کا چھوا ہوا بھوجن نہ کرے منوسمرتی صفحہ ۱۵۱

عورت مریض ایک عضو نہ رکھنے والا ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھو منوسمرتی صفحہ ۲۳۳

(خاکسار) عورتوں کو کس قدر بُرا خیال اور تحریر کیا ہے کہ صلاح اور مشورہ کے وقت عورتوں کو نکال دے۔ اور حیض والی کا چھوا ہوا نہ کھاوے توبہ توبہ۔

(عورتیں گواہ نہیں ہوسکتیں کیونکہ عورتوں کی عقل ایک حالت پر قایم نہیں رہتی منوسمرتی صفحہ ۲۶۲۔

(خاکسار) خوب عورتوں کو ذلیل کیا ہے۔

(عورتیں خود مختار رہنے کے لائق نہیں ہیں (منوسمرتی صفحہ ۳۳۲

(خاکسار) عورتوں کی نسبت بہت بدخیالی ہے۔

(عورت صورت اور عمر کا لحاظ نہیں کرتی بلکہ مرد کا لحاظ ہونا خواہ بدصورت ہو یا خوبصورت لیکن مردمی رکھتا ہو اسی سے بھوگ کرتی ہیں (منوسمرتی صفحہ ۳۲۹۔

(خاکسار) ناظرین دیکھیں کیا حکم ہے۔

(جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے (منوسمرتی صفحہ ۳۲۹

(خاکسار) یہاں پر بھی عورتوں کو بالکل جھوٹ بولنے والا لکھا ہے کیا عورتوں کی تحقیر کی ہے۔ لارڈ کرزن نے ہندوستانیوں کو جھوٹا کہا تھا تو تمام ہندوستانی اخبار اور پبلک خفا ہوگئی تھی یہاں پر تمام عورتوں کو اتنا جھوٹا کہا ہے کہ جھوٹ بولنا اون کا خاصہ بتایا پھر کیا عورتیں یہ سنکر خفا نہ ہونگی؟

(قمار باز و نشہ باز و مریض شوہر کی بے تعظیمی جو عورت کرتی ہے اوس کو تین مہینہ تک زیور و کپڑا نہ دینا چاہیے (منوسمرتی صفحہ ۳۴۱

(خاکسار) کیا معقول سزا جایز رکھی ہے کہ عورت کو تین مہینہ تک بالکل ننگا رکھے۔

(چارپائی پر عورت کے ساتھ نہ سووے (منوسمرتی صفحہ ۳۴۵۔

(خاکسار) کیا عورتوں کی قدردانی کی ہے۔

(عورت کے ساتھ ایک برتن میں کھانا نہ کھاوے (منوسمرتی صفحہ ۱۲۴

(خاکسار) اے آریہ سماج کی نیک خیال عورت تمہاری اس حالت پر پرمیشور اپنا رحم کرے سماج کی تعلیم تمہارے حق میں نہایت ہی غیر مفید ہے جس کو دیکھکر دشمن بھی تمہارے حال پر ترس کھاتے ہیں ؎

کون دنیا میں نبھائیگا وفا ایک سے ایک
دل کے دو حرف ہیں وہ بھی ہیں جدا ایک سے ایک

خاکسار منشی محمد داؤد خان قوم افغان ساکن سرائے ترین محلہ نواب خیل ضلع مرادآباد۔

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے
قیمت ۱؍ منیجر

تنقید وید

نمبر ۱

انصاف کیجیئے گا ذرا دیکھ بھال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

قبل اس کے کہ میں عنوان بالا پر کچھ لکھوں یہ بتا دینا ضروری جانتا ہوں کہ میں جو منتر درج کرونگا وہ آریوں کے مترجمہ ہونگے۔ میرے یا کسی مسلمان یا عیسائی کے نہیں۔ پس سنیئے۔

(۱) اے وِدوان لوگو! تم ہمارے نزدیک آؤ تم ہمارے آسن پر سکھ پورک بیٹھو میری پرارتھنا کو سنو (بیٹے سے مخاطب ہو کر) ہے پتر ہم تجھے تحصیل علم کے لیئے ان دھارمک وِدوانوں کے سپرد کرتے ہیں۔ ... تو ان سے ودیا گرہن کر۔ (یجروید ادھیائے منتر ۳۴)

نوٹ خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو صاف روشن ہے کہ پرمیشور اپنے فرزند کو بغرض تعلیم عالموں کے سپرد کر رہا ہے لہٰذا منتر ہذا پر حسب ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں (۱) پرمیشور کے لڑکے کا نام اور عمر کیا ہے اور کس علم کی تحصیل کے واسطے عالموں کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ (۲) عالموں کا کیا نام ہے اور وہ کہاں رہتے ہیں۔ (۳) اور کس تنخواہ پر تعلیم دیتے ہیں اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کا کلام الٰہی ہونا باطل۔ اور سنیئے۔

(۲) جس پرماتما میں پرانی مات کے بے شمار سر آنکھیں اور پاؤں موجود ہیں وہ مکمل بالذات ہے وہ سروویاپی ہے وہ سروویاپک ہے وہ پانچ لطیف اور پانچ کثیف عناصر سے بنے ہوئے جگت کے اندر اور باہر موجود ہے (یجروید ادھیائے ۳۱ منتر پہلا)

(خاکسار) یہ منتر تشریح کا محتاج نہیں اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ پرمیشور کے بے شمار سر آنکھیں اور پاؤں موجود ہیں لہٰذا منتر ہذا پر حسب ذیل اعتراض وارد ہوتے ہیں (۱) بموجب عبارت منتر ہذا ثابت ہے کہ پرمیشور کے بے شمار سر آنکھیں اور پاؤں موجود ہیں

کوئی وجہ ہے کہ بے شمار ٹکڑے نہیں۔ (۲) عبارت منتر سے ظاہر ہے کہ پرمیشور مجسم ہے لہٰذا آریہ صاحبان خصوصاً اور مسافر جی خصوصاً جواب دیں کہ پرمیشور بیمار ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کون علاج کرتا ہے۔ (۳) علاج یونانی ہوتا ہے یا ڈاکٹری اور دوا کس مزاج کی موافق ہوتی ہے (۴) نیز جسم والا جیو [illegible] تو پرمیشور جو کہ مجسم ہے فنا ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو بعد کو ان ویدوں کا سننے والا کہاں رہ جاوے گا؟

(۵) اے دولتی کنیا تو نیک [illegible] بڑھنے والی اور [illegible] کرنے کے لئے تیار ہو [illegible] پتی کو سوئیکار کر لے منتر میں اس کنیا کو سب پرکار [illegible] ہونے کے [illegible] ہوں۔ تو اس استری کو اپنے سے [illegible] مت کر۔ رگ وید ادھیائے ۱۱ منتر ۲۴

خاکسار [illegible]

صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف خیال کیا جائے تو تسلیم کرنا ہوگا کہ خدا لڑکی بھی رکھتا ہے جس کی شادی کو رہا ہے ہرگز نہیں۔

اور سنو۔

(۶) اے میری خوش قسمت شادی شدہ استری تیرا گربھاشیہ (رحم) سب بیماریوں سے دور ہے تیرا گربھاشیہ (رحم) حمل دھارن کرنے کے لائق ہے تیرے گربھاشیہ کے تمام حصے خوبصورت اور سیدھے ہیں اے حمل کی خواہش کرنے والی میں تیرے ساتھ دھرم پورک سنگم کر کے تیرے ایسے گربھاشیہ میں حمل کو دھارن کراؤں۔ (رگ وید ادھیائے ۸ منتر ۲۹)

خاکسار [illegible] اگر [illegible] آریہ [illegible] منتر [illegible] طرف سے خیال کیا جاوے تو ماننا پڑے گا کہ خدا [illegible] بھی ہے جس سے وہ رحم کی تعریف کرنے کے بعد جماع کی خواہش کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف تسلیم نہ کیا جاوے تو وید کا کلام الٰہی اور قدیم ہونا معلوم (باقی باقی)

خاکسار حافظ محمد بخش [illegible] الدین از قصبہ اسلام نگر [illegible]

اتباع سنت

(از رسالہ الرشاد سہارنپور)

تمام انبیاء علیہم السلام قالب کی بیماریوں کے طبیب و معالج بن کر دنیا میں آئے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سردار اطباء ہونا تو چونکہ نقلاً و عقلاً ثابت ہے اور معالجہ روحانی میں آپ کی حذاقت [illegible] لہٰذا [illegible] کہ آپ کے عبادات تو عبادات روزمرہ کی حرکات و سکنات اور عادات کے متعلق بھی جو کام کیا ہے وہ دینی مصلحت اور روحانی منفعت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ آپ نے امت پر شفقت کی غرض سے تنگی نہیں کی اور عادات کے متعلق اتباع کو واجب یا فرض نہیں فرمایا مگر اس بات کے تسلیم کرنے میں کسی مسلمان کو بھی کلام نہیں ہو سکتا کہ [illegible] ہیں ان میں روحانی [illegible] سب سے بہتر صورت ہوگی جس کو [illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھا کرتے تھے کہ دو زانو یا چہار زانو یا کبھی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھے مثلاً لیٹنے کی مختلف صورتوں میں آپ نے یہ صورت پسند فرمائی ہے کہ داہنی کروٹ کے بل قبلہ رو ہو کر لیٹیں پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو روحانیت کی ترقی میں کسی درجہ کا دخل ہو اور اس طرح پر بیٹھنے کو چت یا پٹ یا بائیں کروٹ لیٹنے کی برابر کہہ دیا جائے۔ بات یہ ہے کہ دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ جن کے کسی مرض کے لئے نافع ہونے میں مناسبت معلوم ہے۔ مثلاً شہد چونکہ گرم ہے اسلئے سرد مزاج اور ٹھنڈی بیماریوں کے لئے نافع ہے یا مثلاً چلنا حرارت پیدا کرتا ہے اور حرارت سے معدہ کی غذا ہضم [illegible] سے اس [illegible] دوسری قسم کی دوائیں وہ ہیں جن کا اثر [illegible] کے لئے نافع ہونا الہام یا تجربہ سے معلوم ہوا ہے مثلاً سنا اور سقمونیا دست آور ہے یا مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے پس ایسے اثر کو خاصیت کہتے ہیں کہ سنا کو دست لانے یا مقناطیس کو لوہے کے اپنی طرف کھینچنے میں کوئی مناسبت یا وجہ معلوم نہیں۔ چنانچہ اطباء کا قول ہے کہ جب ہم کو اپنے کامل الفن استادوں کے بتانے یا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ سے ایک چیز کی خاصیت معلوم ہو گئی تو پھر اس میں مناسبت ڈھونڈنے اور وجہ پوچھنے کی حاجت نہیں [illegible] کہہ سکتے کہ سنا سے دست کیوں آتے ہیں [illegible] مقناطیس [illegible] لوہا [illegible] اسی طرح انسان کے اقوال اور افعال [illegible] روح کی صحت [illegible] اور تقویت [illegible] تضعیف میں [illegible] اثر [illegible] کیونکہ تعلق [illegible] بدن میں ایسا [illegible] کا ساتھ [illegible] ایک کا اثر دوسرے پر ضرور پڑتا [illegible] البتہ بعض افعال کی مناسبت ان کے آثار سے معلوم ہوتی ہے اور بعض [illegible] خاصیت کی طرح [illegible] طبیب [illegible] ضرور کچھ دخل ہوگا [illegible] ایک صورت کا [illegible] اور اس کو عقل [illegible] عظمت کا اقرار [illegible] کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ مثلاً آپ کی عادت تھی [illegible] تشریف لے جاتے تھے اور فرمایا [illegible] کہ کوئی [illegible] قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے اپنی موت یاد آتی ہے سو اس مضمون کا روحانیت میں نافع ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ موت یاد آنے سے دنیا کی محبت کم ہوگی اور تعلقات کے کم ہو جانے سے موت کے وقت جو ایک دن ہر شخص کو ضرور پیش آتا ہے دنیا کا چھوڑنا [illegible] اور آخرت [illegible] ہوا کشاں کشاں جانا پڑتا ہے یا مثلاً آپ کی عادت تھی کہ ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے اور اسی کی دوسروں کو ترغیب دیتے تھے

سوز ذکر اللہ میں اور اس کے اثر میں مناسبت ظاہر ہے
کہ اول تو ذکر اللہ روح کی غذا ہے کہ جس طرح اناج وغلہ
سے بدن کو قوت پہونچتی ہے اسی طرح ذکر اللہ سے روح
کو طاقت حاصل ہوتی ہے دوسرے اللہ کی یاد جب زیادہ
ہوگی تو حق تعالےٰ سے محبت پیدا ہوگی اور مرتے وقت
دنیا کے چھوٹنے پر بجائے رنج کے مسرت وخوشی ہوگی
کہ محبوب کے پاس جا رہا ہے مگر ایسے احکام جن کے آثار
اور روحانیت میں پوشیدہ ہونے کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو جاتی
بہت کم ہیں۔ اکثر باتیں ایسی ہیں جن کو مناسبت ہی لکھنا
چاہئے اور جس کا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو وحی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہے پس جب ہم اپنے
تندرست سے تندرست پیشوا اور حاذق سے حاذق طبیب
کو دیکھ چکے کہ چنے میں آنکھ پر عادت تھی کہ بادام رقیق
ثبت کوئی چیز نہ چکھتے تھے یا کم سے کم اتنی سانس
میں کچھ کچھ کیا کرتے تھے۔ یا مثلاً پانی پیتے وقت
پانی کے برتن کو منہ سے علیحدہ کر لیتے اور پانی میں سانس
نہ ڈالتے تھے۔ یا مثلاً بجز ہجوم اور مجبوری کے آپ بیٹھ کر
اور کوئی چیز کھڑے ہو کر نہ پیتے تھے۔ یا مثلاً پیشاب
کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا گرم پتھر پر یا سوراخ میں نہ
کرتے تھے۔ یا مثلاً شب کو سرمہ لگاتے اور سلائیوں
میں طاق ہونے کا لحاظ رکھتے تھے۔ یا مثلاً کوئی عمدہ کام
کرنا ہو تو داہنی جانب مقدم کرتے جیسے مسجد میں جاتے
داہنا پاؤں پہلے رکھتے۔ کرتہ پہنتے تو داہنی آستین
اول ڈالتے۔ کنگھا کرتے تو داہنی طرف سے کرتے۔ موزہ
یا جوتا پہنتے تو اول داہنے پاؤں میں پہنتے تھے اور اگر
کوئی کام اس کے خلاف ہوتا تو بائیں جانب مقدم کرتے
جیسے مسجد سے نکلتے تو اول بایاں پاؤں نکالتے کرتہ
یا موزہ اتارتے تو اول بایاں اتارتے استنجا اور ناک
صاف کرنے کی ضرورت ہوتی تو بایاں ہاتھ استعمال فرماتے
تھے تو ناچار ماننا پڑے گا کہ بے شک ان باتوں کو روحانی
ترقی میں کوئی دخل ضرور ہے اور بالکل ہے۔

ہم رات دن مشاہدہ کرتے ہیں کہ معمولی ڈاکٹروں اور
حکیموں نے اپنے کھانے پینے۔ چلنے پھرنے۔ اٹھنے بیٹھنے
بول وبراز اور قعود وقیام کا جو وقت اور جو طرز اختیار
کر رکھا ہے اس کی لوگ نقلیں اتارتے ہیں اور فخر کے ساتھ
حوالہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں حکیم صاحب کو ہم نے دیکھا ہے
کہ اکثر صبح ہی کے وقت کھانا کھایا کرتے تھے اسلئے ہم نے
بھی وہی وقت اختیار کر لیا کیونکہ ضرور اس میں کوئی نفع
ہوگا اور انکا کام حکمت ومصلحت سے خالی نہ ہوگا۔ حالانکہ
اول تو ان کی ڈاکٹری اور طبابت ہی کیا؟ ممکن ہے کہ ان کے
غلطی ہوئی ہو اور ان کی سمجھ خطا کر گئی ہو۔ دوسرے ممکن
ہے کہ انہوں نے کسی ضرورت کے سبب وہ وقت اختیار
کیا ہو اور دوسرے وقت کھانے کی ان کو فرصت نہ
ملتی ہو یا ان کی بیماری دوسرے وقت کھانا ہی نہ سکتی ہو۔
تیسرے وہاں بھی تو یہ عذر کرنے کی گنجائش ہے کہ گو
ان کی عادت یہ ہے مگر انہوں نے ہمیں نہ حکم دیا اور نہ
تاکید کی کہ تم بھی اسی طرح اپنے کھانے کا وقت صبح
تجویز کر لو پس کچھ ضرورت نہیں کہ اس زائد مضمون میں انکا
اتباع کیا جائے اور اس کو علاج کا جزو سمجھا جائے۔
تعجب ہے اور بڑا تعجب ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اختیار فرمائی ہوئی عادت کو جس
میں نہ غلطی وخطا کا احتمال ہے اور نہ کسی طبعی ضرورت
کے سبب اس کے قائل بننے کی تاویل ہو سکتی ہے صرف
اتنا کہکر نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ یہ باتیں عبادات میں
داخل نہیں ہیں اور نہ ان باتوں کا پیغمبر نے ہم کو حکم دیا۔
اس لئے کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ان کے پابند ہیں۔
بات یہ ہے کہ ہم کو اپنے بدن کی صحت اور قوت کی تو
قدر ہے اور دنیا کی زندگی سے محبت ہے کہ کسی طرح
باقی رہے اور روح کی تندرستی اور اس کی تقویت
و نورانیت کی مطلق قدر نہیں اور نہ اس دوسری زندگی
کی وقعت یا ضرورت ہے جو عنقریب حاصل ہونے والی
ہے اسی لئے محض یہ کہکر کہ پیغمبر [illegible] اور
کے حکموں کو انسانی جسم کے امراض کا علاج اور دوا کہکر
جسم کی طبابت [illegible]
اور [illegible]
پیغمبر کی کوئی عمل ارشاد [illegible]
اور دل اللہ [illegible] کام میں کوئی نفع کسی
قسم کا بھی ہے۔ پس اگر یہ وجہ ہے تو [illegible] ایمان کو
جس کی طرف توجہ کرنی بہت ضروری ہے۔ اور اگر یہ
بات نہیں تو دلوں میں دوسری قسم کا کھوٹ ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قلب میں عظمت نہیں
اور دل گوارا نہیں کرتا کہ آپ کی عادت کو روحانیت
میں مفید مانیں اور یقین کر لیں کہ جب معمولی طبیب
جسمانی کا اٹھنا بیٹھنا حکمت سے خالی نہیں تو جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جن کی روحانی
طبابت وحذاقت پر خود حق تعالےٰ شانہ گواہ ہے
کوئی چھوٹا یا بڑا فعل مصلحت دینی وحکمت روحانی
سے کس طرح خالی ہو سکتا ہے۔ غرض ہم کو اگر اپنی
روحانیت کی قدر ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ روحانی
غذا ذکر سے ہماری اندرونی تندرستی قائم وبرقرار
اور قوت دن بدن بڑھتی رہے تو بے شک اس کی
ضرورت ہے کہ جیسا عبادات میں اپنے پیغمبر کی اطاعت
کرتے ہیں ویسے ہی عادات میں بھی انکا اتباع کریں
اور روزانہ کے معمولات میں بھی اس سے غفلت
نہ ہونے پائے۔

ایک راز اس میں یہ بھی ہے کہ انسان دیگر حیوانات
کی طرح دنیا میں پیدا ہوا اور آزاد بنا کر نہیں بھیجا گیا
اس کی فطرت اور خلقت بتا رہی ہے کہ دنیا کی
کل چیزوں کا محتاج ہے اور سب چھوٹی بڑی
اشیاء کم وبیش اس کی اعانت ورفع ضرورت میں
دخل رکھتی ہیں مگر انسان کی کوئی چیز بھی محتاج نہیں اور
نہ عالم کی کسی شئے کے کام آ رہا ہے چنانچہ ہوا۔ پانی
آگ۔ مٹی۔ زمین آسمان تک سب کہو ان میں سے ایک
چیز بھی موجود نہ ہو تو انسان کی زندگی دشوار ہو جائے
لیکن اگر انسان معدوم ہو جائے تو ان میں سے کسی کا
کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ لہذا باوجود اس کے کہ زندہ اور موجود
کسی حال میں بھی کسی چیز کے کام نہیں آتا۔ اس کو
اشرف المخلوقات کا خطاب مرحمت ہونا اس کی
علامت ہے کہ ضرور اس کے متعلق کوئی خاص کام
کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کے لئے [illegible] نہیں تو
خلاق عالم کی اطاعت کے لئے پیدا ہوا ہے کہ دنیا
بھر کی مخلوقات سے متمتع ہو کر خالق المخلوق کی خدمت
میں لگ جائے اور اسی خدمت کی تعلیم دینے کے لئے
دنیا میں پیغمبر بھیجے گئے تاکہ معبود مطاع کی مرضیات
و خوشنودی کا راستہ دکھا کر عبادت وطاعت

ضمیمہ طب روحانی ۔ ۷ رمضان المبارک ۱ نمبر

کا طریقہ بتاتی ہیں اسیکو شریعت اور مذہب کہتے ہیں
اور یہی وہ بار امانت ہے جس کے اوٹھانے سے زمین
و آسمان اور سخت و مضبوط پہاڑوں نے انکار کر دیا اور
ضعیف ناتوان انسان نے روز الست میں اس کو
اوٹھا لیا تھا۔

بہر حال انسان کی فطرت ہی اس کو مقتضی ہے
کہ وہ شریعت کا مکلف بنایا جائے اور اس کی سرشت
ہی اس کو چاہتی ہے کہ کسی نہ کسی کا پابند بنکر زندگی
گذارے چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے مذہبی احکام سے
آزاد بھی بنا اور حلال و حرام کا امتیاز کئے بغیر جو جی
میں آیا وہ کھاتا پیتا اور کرتا رہا تب بھی پابندی کے
دائرہ سے باہر نہ نکلا البتہ اتنا فرق ہو گیا کہ حلال و
حرام کا لحاظ رکھتا تو مذہب کا پابند کہلاتا تھا اور اس
آزاد و بیباک بنکر نفسانی خواہشات اور
حظوظ و لذات دنیا کا بندہ کہلائیگا سو جب یہ بات
عقلاء دنیا نے تسلیم کر لی ہے کہ خواہش نفس کا پابند
شخص جس کا نام آزاد رکھا گیا ہے تمدن و معاشرت
کے بھی کام کا نہیں ہے تو لا محالہ کہنا پڑیگا کہ شریعت
کا پابند انسان اپنی زندگی کو پر لطف بنا کر گذارتا
اور سب کے حقوق محفوظ رکھکر انتظام عالم کا مصلح قرار
پاتا ہے پس مسلمان کے لئے اسلامی حیثیت سے اس سے
بہتر کیا ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات اور معمولات
روزمرہ میں بھی اپنے آپ کو اپنے ہادی و آقا سیدنا
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع بنا لے اور جہاں
عبادات و طاعات میں آپکے اقتدا کو وسیلہ نجات
سمجھے ہوئے ہے وہیں عادات میں بھی آپ کے اتباع
کو اپنی صلاح و فلاح کا بہترین ذریعہ سمجھ لے کیونکہ
اس کی بنسبت کہ شتر بے مہار بنکر آزاد پھرے
جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی باگ خواہش نفس اور
حظوظ فانیہ کے ہاتھ میں دیدے یہ بات بہت بہتر
اور پیاری ہے کہ رفتار و گفتار نشست و برخاست
کا انداز و طریقہ بھی نبی ہاشمی کے حوالہ کر کے زبان
حال یوں کہدے ۔۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اتنا سمجھانے کے بعد بھی اگر کسی کو اتباع رسول کی
رغبت پیدا نہو تو آخری درخواست ہماری یہ ہے کہ چند
روز تبدیلی عادت کی تکلیف اوٹھا کر تجربہ کر دیکھیں
اور جہاں اتنی عمر آزادی و غفلت اور اتباع پیغمبر سے
ذہول و بے خبری میں گذاری ہے وہاں صرف ہفتہ
دو ہفتے اس آزادی کی پابندی کو چھوڑ کر قدم قدم
پر اتباع رسول کے پابند بنکر دیکھیں کہ کچھ مزہ آتا ہے یا نہیں
اور پھر قلب کو ٹٹولیں کہ اس میں برکت و نورانیت
پیدا ہوئی یا نہیں اس لئے کہ نابالغ بچہ جس کو لذت
جماع سے ایسی ناواقفیت ہے کہ کسیکے سمجھائے بھی
نہیں سمجھتا وہ بالغ ہونے کے بعد تجربہ ہی سے معلوم
کر سکتا ہے کہ کہنے والے سچے تھے یا جھوٹے۔ اور جس نے
عمر بھر مٹھائی کا ذائقہ ہی نہیں چکھا وہ حلوے اور قند
کو زبان پر رکھکر ہی جان سکتا ہے کہ شیرینی کیسی مزیدار
شے ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں پیش آنیوالے
تمام واقعات کے اندر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کا اتباع کرنا اول تو نقلاً ثابت ہے کہ حق تعالے نے
رسول کے اقتدا کا حکم فرمایا ہے قرآن مجید کے اندر عبادت
یا عادت کی قید نہیں لگائی بلکہ مطلق فرمایا ہے کہ "اے
مسلمانو جو کچھ تم کو پیغمبر دیں وہ لیلو اور جس سے روکیں
اوس سے رک جاؤ" نیز ارشاد فرمایا ہے کہ "(اے
محمد مسلمانوں سے) کہدو کہ اگر تم اللہ کو محبوب سمجھتے ہو تو
(عادت ہو یا عبادت ہر امر میں) میرا اتباع کرو حق تعالیٰ
تم کو محبوب بنا لیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ دوم
عقلاً ثابت ہے کہ اتباع ہر حال میں اتباع کرنا روحانیت
کے لئے لابدی مفید اور عادات میں اقتدا کرنا عبادات
میں اقتدا کرنے کا وسیلہ ہے۔ سوم وجدان اور تجربہ بھی
بتلا رہا ہے کہ دنیا میں امت محمدیہ کے جس ولی کامل اور
شیخ واصل نے جو کچھ بھی پایا ہے وہ اسی اتباع کامل کی
بدولت پایا ہے ورنہ عادات اور واقعات زندگی میں
آزاد بننے والے شخص کی حالت خطرہ میں ہے کہ عبادات
میں بھی اتباع اور راہ مستقیم نہ چھوڑ بیٹھے۔ چنانچہ تم
دیکھ رہے ہو کہ اپنے روزمرہ کے اعمال میں ہم نے بھی کسی
[illegible] عادت کو [illegible]
بھی [illegible] وقت مستقر کر رکھا ہے۔ اور [illegible] بھی۔

لیٹنے کی بھی ایک خاص وضع پر عادت ہے اور چلنے
کی بھی ہیئت ہے۔ اگر اپنی تجویز پر حضرت کی تجویز کو ترجیح
دیتے نہیں اور اسی صورت کو اپنی عادت بنا لیں جو
حضرت نے بیٹھنے لیٹنے کے لئے اختیار فرمائی تھی تو اس میں نہ
زیادہ وقت ہے اور نہ کچھ تکلیف۔ صرف ذرا سی
تبدیلی ہے چند روز کے بعد عادت ثانیہ بنکر طبعی ہو
جائیگی کہ اس وقت کیا کرنا چاہئے خود بخود بے تکلف
وہ طرز اور وہ صورت پیدا ہونے لگے گی جس کو اس وقت
ذرہ سے تکلف اور خیال و توجہ کے ساتھ پیدا کرنا
پڑیگا۔

اتنی سی بات پر وہ سعادت عظمیٰ حاصل ہوگی جس پر
ہفت اقلیم کی سلطنت بھی نثار کر دیجائے اور قلب
میں وہ نورانیت پیدا ہو گی جس کی لذت کا اقرار خود
تمہارے دل کرنے لگینگے۔ اور پھر کسی کے چھوڑائے
کبھی چھوٹ نہ سکیگی۔ تمہاری عادات عبادات بنجائینگی
تمہارے قدم قدم اور حرکت و سکون پر فرشتے اجر
و ثواب لکھیں گے۔ اور رات دن کے پورے چوبیس گھنٹے
تمہارے طاعت حق میں شمار کرلئے جائیں گے بس
اگر ایسی سہل الحصول نعمت کبریٰ کو بھی قدر کی نظر سے
نہ دیکھو تو افسوس ہے اور بجز اس کے کچھ نہیں کہا جاسکتا
کہ خدا ہی کو منظور نہیں کہ تم آخرت کی دولت سے
مالا مال بنکر آنیوالی زندگی کے بادشاہ کہلاؤ۔

حضرت شیخ محمد بن اسلم کا حال لکھا ہے کہ انہوں نے
عمر بھر تربوز نہیں کھایا اور جب اس کی وجہ پوچھی گئی
تو فرمایا کہ تربوز کھانے کے متعلق جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ مجھے معلوم نہیں
ہوئی۔ کہ کس طرح کھاتے تھے بس اندیشہ ہے کہ مجھ سے
طریق کی مخالفت ہو کر قلب کی نورانیت نہ جاتی رہے
اور ایسا ہی امام غزالی کا قصہ ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ
موزہ بھول کر اول بائیں پاؤں میں پہن لیا حالانکہ
جانتے تھے کہ بھول چوک تو عبادات میں بھی معاف ہے
مگر یہ چونکہ [illegible] تھے اسلئے اس بے احتیاطی
[illegible] سے ایک
[illegible] کی خیرات کر دی [illegible] حضرت امام
[illegible]

کہ مسجد سے باہر نکلتے تو بایاں پاؤں نکال کر کھڑاؤں پر رکھ لیتے اسکے بعد دایاں پاؤں نکال کر کھڑاؤں پہنتے پھر بائیں پاؤں بائیں کھڑاؤں میں ڈالکر حجرہ کی طرف تشریف لیجاتے تھے تاکہ مسجد سے اول بایاں پاؤں نکالنے اور جوتا کھڑاؤں پہننے میں دایاں پاؤں مقدم کرنے کی دونوں سنتوں میں سے کوئی سنت رہ نہ جائے۔ حضرت ممدوح کو ٹھنڈے پانی سے شوق تھا اور جب ٹھنڈا پانی پیتے تو الحمدللہ کہکر یوں فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ ٹھنڈے پانی سے رغبت تھی اسلئے مجھے بھی اس سے رغبت ہے اور اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب قدس سرہ ٹھنڈا پانی پیتے تو فرمایا کرتے تھے کہ گرم پانی پیا جائے تو صرف زبان شکر ادا کرتی ہے اور ٹھنڈا پانی پیکر تو دل اور زبان دونوں شکر ادا کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ بزرگوں کی رغبت عادت اور طبیعت سب اسی میں منحصر ہو جاتی ہے جس کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و عادت سے تعلق ہے اور اس کی مصلحت بھی معلوم ہوگئی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹھنڈے پانی سے رغبت رکھنا بھی روحانیت کی فلاح سے خالی نہیں تھا اسلئے کہ اس میں زبان اور قلب دونوں کو خدا کا شکر گذار بننے کی فطرتًا تعلیم ہے۔

تصحیح

گلدستہ ثنائی نمبر اول میں میرا مضمون بجواب تعاقب بر قراۃ جنازہ چھپا ہے جس میں میں نے ایک حدیث بحوالہ نسائی لکھا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں نسمعہ منہ الآیۃ بعد الآیۃ دراصل مینے اس حدیث کو سبیل السلام شرح بلوغ المرام سے نقل کیا تھا اور مسودہ میں حوالہ بھی تھا مگر نقل کرتے وقت نظر چوک گئی صرف نسائی کا نام لکھا اور سبل السلام کا حوالہ نہ دیا آج مضمون دیکھتے وقت نسائی کا جو نسخہ میرے پاس ہے ملایا تو اس میں لفظ بعد الآیات ہے شاید شارح علام نے جس نسخہ سے لکھا ہے اس میں ایسا ہی ہو یعنی "بعد الآیۃ" کی جگہ "بعد الآیات" یعنی ہمارے مدعا کے خلاف نہیں لیکن ممکن ہے کہ ناظرین کو مقابلہ کرتے وقت شبہ گذرے اور مجھپر تحریف کا الزام لگائیں اسلئے امید کرتا ہوں کہ سبل السلام شرح بلوغ المرام صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ دہلی ملاحظہ کریں۔

خاکسار محمد منیر خان از بنارس۔

الفضل اور پیغام صلح کو

پیغام

قادیانی اخبار "الفضل" اور لاہوری اخبار "پیغام صلح" نے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے جو اون کی بابت لکھا تھا کہ وہ میری طرف رجوع کرینگے انہوں نے رجوع کر لیا کیونکہ کچھ انواہ میں مولوی صاحب نے ایک شہادت کے ضمن میں چند فرقوں کا نام لیا جن میں احمدی (قادیانی) فرقہ بھی تھا اور کہا ہم ان کو مطلقًا کافر نہیں کہتے۔ اس بیان سے دونوں مرزائی اخباروں نے بڑے زور شور سے نتیجہ نکالا کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے فتوائے کفریہ سے رجوع کر لیا بس یہی مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی۔ یہ مضمون دیکھکر خاکسار نے مولوی صاحب کو خط لکھا تو اوس کا جو جواب آیا وہ درج ذیل ہے (مولف)

لعنت اللہ علی الکاذبین میں عقائد کفریہ قادیانی کی تکفیر پر تاایں دم قائم ہوں اور اس بات میں میں نے ایک مضمون لکھا ہے جو عنقریب رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع ہوگا۔ انشاءاللہ

عدالت گوجرانوالہ میں جو میں نے کہا تھا وہ صرف یہ تھا کہ میں فرقہ مرزائی کو بلا تفصیل کافر نہیں کہتا چنانچہ لفظ کافر کے ساتھ لفظ مطلقًا بھی "الفضل" وغیرہ میں منقول ہے جس کے معنے کی تشریح اُسی وقت میرا اجلاس کی گئی تھی کہ میں اس فرقہ کے لوگوں کو بلا تفصیل مطلقًا کافر نہیں کہتا بلکہ جو لوگ اس فرقہ کے عقاید کفریہ قادیانی کے معتقد ہیں (جو بالاتفاق علماء اسلام کفر ہیں) اون کو کافر کہتا ہوں اور جو لوگ ان عقاید سے بیخبر ہیں اور وہ بیخبری کے ساتھ اس کے مریدوں میں داخل ہوگئے ہیں اون کو کافر نہیں کہتا۔

مولف۔ یہ ہے مولوی صاحب کا جواب ہم اپنی آئندہ لکھینگے جس میں مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر مزید روشنی پڑیگی انشاءاللہ۔

اطلاع

گذشتہ پرچہ میں رقم ضمانت فنڈ دو ہزار چھ سو چالیس ۵ بتلائی گئی ہے اوس کے بعد مندرجہ ذیل رقوم آئی ہیں:۔ بابو ابراہیم لودہانہ ۳ حکیم محمد شریف ہاشمی لیہ ملک غلام علی ابراہیم کوٹالہ ضلع لودہانہ للعہ بابو عبدالعزیز مالکی عادلا باد ریاست ۵ معرفت مولوی محمد انصاری ویوریا عہ ۱۲ مولوی عبدالغنی خانپور عہ قیمت حل کلمات اور علاج آریہ سماج عہ معرفت غلام حسین ارکلا یہ (بمبئی) لعہ ۱۲ اسمعیل جرا در راولپنڈی عہ معرفت عزیز چوہدری انگلش ہیر للعہ معرفت کے محمد حسین از مقام گلدیا ٹم عہ شاہ محمد بخش الدین از اسلام نگر عہ میزان لعہ ۱۵ میزان کل دو ہزار چھ سو نوے روپیہ بحساب ۱۸ فروری تک۔ بحق فسخ ضمانت کے متعلق جو ۱۵ دسمبر کو درخواست دی تھی اوسکا جواب آج (۱۸ فروری) تک نہیں آیا احباب دعا کریں خدا ہم کو دنیاوی اور اخروی تکلیفات سے بچائے اور رسالہ اہلحدیث کو سابق سے زیادہ آب و تاب سے جاری کرا دے۔ آمین

گلزار احمدی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مومنوں کیلئے نور جان ہے جلد اول از پیدایش تا نزول عمر جلد دوم از نزول تا ہجرت قیمت عہ جلد سوم از ہجرت تا وفات قیمت عہ تینوں جلدوں کے خریدار کو محصول ڈاک وغیرہ معاف کل قیمت للعہ ملنے کا پتہ:۔

میاں غلام نبی جلد ساز امرتسر ال بازار۔

تصوف بیعت انتساب

(قابل توجہ اہل نظر۔ از معارف پھلواری)

عرصہ سے ناظرین منکرین بیعت کے خیالات ومقالات سنتے آ رہے ہیں۔ قرین انصاف ہے کہ قائلین کے بھی سنیں۔ اس لئے تصوف کے ارکن رسالہ معارف سے یہ مضمون نقل کرتے ہیں۔ (مولف)

وہ امر بیان ہو چکا ہے کہ بیعت باعتبار مقصود جدا جدا اصول کے ساتھ نامزد ہے۔ یہاں ہم کو صرف بیعت انتساب کی نسبت کہنا ہے کہ اس کا مقصود ومفہوم کیا ہے۔

انتساب از نسب سے افتعال ہے نسب ونسبت اس کا مصدر ثلاثی مجرد ہے لغت میں نسبت یاد کردن نژاد و یاد خواستن از وے کہ انتسب گرو۔ وانتسب الی ابیہ ای اعتزی خود را با پدر نسبت کردن۔ منتہی الارب۔ ومن المجاز بین الشیئین مناسبۃ ونسب ای مشابہۃ ومشاکلۃ۔ صراح واساس البلاغۃ۔ یعنی انتساب کے معنی مشاکلت ومشابہت ومناسبت ولگاؤ ورابطہ ہے۔ اور بیعت انتساب میں اسکا مفہوم بیعت رضوان کے زمرۂ رجال میں اپنے کو داخل سمجھنا اور بیعت رضوان سے مشرف ہونے والے اصحاب کی صفات میں مشابہت ومشاکلت اختیار کرنا۔ یہ امر اسی حالت میں ہو سکتا ہے کہ مرید کے اور دست مبارک مصطفوی کے درمیان کل ہاتھ مسلسل مثل زنجیر بیعت پکڑے ہوئے ہوں۔ ہر واسطہ درمیانی ایک دوسرے سے مربوط ہو اور ذات مصطفوی تک منتہی ہوتا ہو کیونکہ بیعت رضوان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی رضامندی کا اعلان اس آیت پاک کے ذریعہ فرمایا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم واثابہم فتحا قریبا۔ ومغانم کثیرۃ یاخذونہا وکان اللہ عزیزا حکیما۔

یعنی ہر آئینہ خوشنود شد از مسلمانان وقتیکہ بیعت میکردند باتو زیر درخت پس دانست آنچہ در دل ایشان است فرود آورد اطمینان در دل ہائے ایشان وداد ایشان را فتحے نزدیک وغنیمتہائے بسیار کہ بدست آرند آنرا وخدا غالب است باحکمت۔

چونکہ واقعہ حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک رہنے کو صحابہ کرام ومتقین سے اسلام کے بڑے امتیازات میں سے شمار کیا ہے اور اس کی وجہ سے جو فضیلتیں مومنین کو حاصل ہوتی ہیں ان کے دوام واستمرار کی بشارت اور رضامندی کی جانب اشارات جناب باری سے ہو چکی ہے اس وجہ سے بیعت انتساب مثل بیعت رضوان سنت مصطفوی سمجھی گئی ہے یعنی بیعت انتساب بیعت رضوان مصطفوی کا مظہر ہے۔ یعنی بیعت رضوان بیعت الٰہی کا مصدر ہے۔ تبارک اللہ فی ذلک انزل فیہ حق کی ابدیت لیدخل المؤمنین والمؤمنات کی سر بیعت کو اپنا ماتحت بنایا ہے جیسے ید اللہ کا مظہر بیعت رضوان میں ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ہے۔ اسی طرح ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلی ید اولی الامر خیال کیا گیا ہے۔ اور جس طرح بیعت رضوان میں نزول نعمت الٰہی مثل سکینہ ہوتی ہے۔ بیعت انتساب میں وہ فرق لفظ لنسبت کے ساتھ نامزد ہے۔ بیعت رضوان کے مریدین صحابہ رسول و مرید الی اللہ تھے بیعت انتساب کے مریدین اصحاب اولی الامر و مریدان رسول اللہ و مرید الی اللہ ہیں کہ امر بیعت انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرء ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ الی آخر الحدیث کا مضمون بھی اسی امر کا مؤید ہے۔

اللہم ایاک نعبد وایاک نستعین وانت الموفق لا طاعتک [illegible]
[illegible]

الغرض بیعت انتساب قائم مقام بیعت رضوان ہے۔ اس بیعت کا مقصود اصلی یہ ہے کہ صحابہ مشرفین بشرف بیعت رضوان کا سا تبتل الی اللہ والتوکل علیہ اور ان کی سی محبت اور اللہ کے رسول کی ہمارے دل میں آ جائے

چو میرم مبتلا میرم چو خیزم مبتلا خیزم

گویا مسلک کی بیعت ان تعبیرات کا ثالث قرار پا کر کے حدیبیہ کے تجربات سے رسالت پناہی سے ہمارے ہو چکے تھے۔ شیخ العین سے کر اولی الامر یعنی شیخ صاحب بیعت کو نائب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جاکر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے تھے جیسا حضرت عبادہ بن صامت کہ اتوا لہ ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنت رسولہ وسیرت ابی بکر وعمر کہا تھا۔ یہ بیعت المشروع الکلام بھی بڑھا لیتے ہیں۔ اور اس شیخ نائب پیغمبر [illegible] حضور مصطفوی ہی سمجھ کر فرض کرتے ہیں [illegible] ہیں۔ بیعت رضوان کا ہاتھ جس کی نسبت جناب مصطفوی کا اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بجائے دست مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب سے بیعت کا پورا کرنا چونکہ وہ اس وقت مکہ میں تھے ایسے امور ہیں جن کو یاد کرنے سے دل کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ حضرت حسن دہلوی کا یہ شعر

مسکین حسن گریست کہ جمع عشاق تو خوش
گریان ایشاں نہ سزد کہ ایشاں کن مرا

غالب اسی معنے کو ادا کرتا ہے۔ اللہم صل علی سید انبیائک وامام اولیائک ومنشأ ولایات وسریرت اصفیائک صلی اللہ علیہ وسلم۔

الحمد للہ کہ وعدہ اللہ [illegible]
[illegible]

کی نسبت بیعت انتساب کی نسبت میں موقع
ہے۔ اور بیعت کی ضرورت کا ثبوت اس طرح تفسیر
معالم التنزیل میں وعد الله الذین آمنوا الآیت
کی تفسیر یہ عبارت ہے۔ وهی الفتوح
التی یفتح الله لهم الی یوم القیامة یعنی وہ فتوح
ہیں جو قیامت تک مومنین کو حاصل ہوا
کریں گی۔ فتوحات آئندہ سے اسکو باب عزیز بیان
کیا ہے۔ وعدکم الله ایها المؤمنون
المخلصون فی اطاعة الله رسوله یعنی رسو
مغانم کثیرة تاخذونها من ایدی
الکفار الی قیام الساعة لیظهره
علی الادیان کلها۔ یعنی اے مومنو جو خدا
کی اطاعت اور اس کے رسول کی تصدیق میں
مخلص ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو بڑی بڑی فتوحات
عطا کرنے کا وعدہ کر چکا ہے اور ان فتوحات کو
تم کفار کے ہاتھوں سے تا قیامت حاصل
کرتے رہو گے۔ کیونکہ تمہارا دین کل ادیان میں
منصور و مظفر ہے۔ فالحمد لله علی ذلک
والصلوٰة والسلام علی رسوله وآله وصحبه
[illegible]
[illegible]
کی مرید بیعت ... [illegible]
[illegible] اولی الامر [illegible]
سے ... اولی الامر ... صلی اللہ علیہ
علیہ و سلم ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسی طرح مرید اولی الامر کی جانب بھی یہ معلوم
ہے۔ اشارہ کر چکا ہے یہ امر بیان ہو چکا ہے۔
جس سے اپنی خودی و اہلیت کو نیست کر کے
[illegible] معاشرت اختیار کر لی
ہے۔ اور نسبت نسبت سے مشرف ہو کر
توکل علی الله و تبتل الیه کو دستور العمل
بنا لیا ہے۔ اور تسبحوه بکرة واصیلا
کی تحصیل میں خلوت گزیں و قانع ہو کر گوشہ
نشینی اختیار کر لی ہے۔ ہو الحق اولی الامر و
شیخ صاحب نسبت کہا جا سکتا ہے۔
اسکا وجود اہل زمانہ کے لئے نعمت ہے۔ اور اسکا
مرید اور مطیع بن جانا عین سعادت۔ اسکو
فانی عن ما سوی الله اور باقی بالله
اور متخلق شمائل رسول الله کہنا بجا ہے۔ اور نائب
مصطفیٰ و سراج منیر شمار کرنا روا [illegible]
مگر کتاب ہے۔ گویا اپنے کل کے ساتھ آپ نے
[illegible] بیعت سے اسکو باقی بالله بنا دیا ہے
اور دوام [illegible] حبیب الله
ایسی ذات کو بصورت [illegible] باعتبار
معنی عین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
صفات محمدی کا حامل [illegible]
[illegible]
و صفات محمدی کا اس کو مظہر ہی [illegible]
اللهم صل علی ذات محمد و صفاته و
خلقه وخلقه وعلی آله وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں داخل فرما لیا۔ پھر صاحب لقد جاءکم
رسول من انفسکم عزیز علیه
ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین
رؤف رحیم۔ کے اس خلق عظیم سے
آگاہ ہو جانے کے بعد بھی ہم لوگوں کا اپنے کو
نسبت بیعت سے محروم رکھنا اور اسکو فضول
و عبث جاننا عدم دور اندیشی کے خلاف اور
عاقبت اندیشی سے بعید ہے۔ میں یہ نہیں
کہتا کہ بیعت فرض یا واجب ہے۔ مگر یہ البتہ
خیال میں ہے کہ سنت رسول الله و صحابہ
رسول الله ہے۔ اس کی بجا آوری میں رضائے
خدا و رسول ہے اور صدق و صفا کا حصول۔
کیونکہ بعد از حصول نسبت صحیحہ ایمان میں ایک
قسم کی قوت کا ہو جانا لیزدادوا ایمانا
مع ایمانهم اور دل میں ایک طرح کی انبساط
و اطمینان [illegible] تعبیر کیجئے
[illegible] وجدان میں محسوس
ہوتا ہے۔ اور نفس امارہ بالسوء کو ضبط میں
رکھنے اور [illegible] اخلاق [illegible]
کی جانب توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ابھی آپ
کو ترقی [illegible] صاحب نسبت
تعلیم مجاہدات و اذکار [illegible] مشغول فرما
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور طالب بارادت و مرید [illegible]
[illegible] اخلاق حمیدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فی شعب الایمان و طبرانی فی الکبیر
والاوسط مروی ہے ان الله یحب معالی

[illegible] اپنے انوار کے عالی اور
کامل تجلیات کو محبوب دکھاتا ہے ۔ [illegible]
[illegible] ۔ الغرض [illegible] صفات
[illegible]
[illegible] اس کا دل متجلی ہوتا ہے ۔ تو عرفان [illegible]
کی شان میں ہے [illegible] رسول [illegible] تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔ ما یزال
عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه
فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به
وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش
بها ورجله التی یمشی بها وان سألنی
لاعطینه وان استعاذنی لاعیذنه
یعنی بندہ نوافل سے محبوب بنالیتا ہے ۔ تو
کل احوال و حرکات و سکنات کا اس کے دل [illegible]
[illegible] ہوجاتا ہے ۔ [illegible]
[illegible] اولیاء [illegible] دست
[illegible] ہے ۔ اور اس کے قدم مبارک
[illegible]
[illegible]
الحمد [illegible] وتوفنا مسلمین
والحقنا بالصالحین وصل وسلم علی سیدنا
محمد وآله وصحبه اجمعین
الغرض بیعت [illegible] سے مشرف ہوجانا [illegible]
[illegible] ہے ۔ اور وسیلہ فتح و نصر کا ہے ۔

طاعت و عبادات کے سوا [illegible]
تجلیہ باطن و تصفیہ قلب میں بجز شیخ [illegible]
نہیں ۔ البتہ شیخ صاحب نسبت کی تلاش و
طلب بیعت سے پہلے ضروری ہے ۔ اور جب شیخ
[illegible] ۔ تو پھر بیعت کرنا مقصود ہے [illegible] شیخ
صاحب نسبت کی تعریف [illegible] ہے کہ دست
شیخ [illegible] ہوں ۔ وہ
دست مبارک [illegible]
[illegible]
[illegible] شیخ صاحب نسبت [illegible]
[illegible] اولی الامر [illegible]
شیخ صاحب نسبت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible] ریاضات و مجاہدات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رواہ البخاری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رواہ البخاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اولی الامر [illegible] کی بیعت کے لئے یا کسی خاص
شخص کی بیعت کے لئے یا کسی خاص [illegible]
میں اخذ بیعت کے لئے [illegible]

اخذ بیعت [illegible] جس طرح حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
کی بیعت کے لئے اپنا [illegible] حضرت عمر
فاروق کو [illegible] اور انہوں نے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اولی الامر کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر شیخ کی جناب میں [illegible]
[illegible]
اخذ بیعت [illegible]
[illegible] اولی الامر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
والصلوٰۃ والسلام علی نبیه الکریم
اولی الامر [illegible]
شیخ صاحب نسبت [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کو اپنا [illegible] شیخ کی ذات کے ساتھ

شیخ کی محبت کی خواہش اختیار کرے اور اس میں
وہ اپنے شیخ کا ہر وقت خیال رکھے۔ بزرگان دین
نے آداب المریدین و سلوک میں بہت سی کتابیں
لکھی ہیں۔ اگر ان کے مطالعہ کا موقع ملے تو نہیں
ورنہ نسبت شیخ کو ہر عبادات و معاملات میں
ملحوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی برکت سے
صراط مستقیم پر رکھے گا۔ اس نسبت کے اہم و
ضروری ہونے پر اکثر سالکان طریقت با صدق
و صفا کو خیال ہے۔ کہ جس کا کوئی شیخ نہیں
اس کا شیطان شیخ ہے۔ چنانچہ مولوی ولی
محمد شارح مثنوی مولانا روم نے ذیل کے
اشعار کی شرح میں من لم یکن لہ شیخ
فشیخہ الشیطان کو حدیث نبوی کے ساتھ
تعبیر کیا ہے۔ چونکہ سند کا ذکر انہوں نے چھوڑ
دیا ہے۔ اس لئے اس کے حدیث ہونے پر ہم
اعتماد نہیں کر سکتا۔ پھر بحر العلوم مولانا
عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے حدیث
ہونے کی جانب اپنی شرح مثنوی میں اشارہ
کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کسیکہ تابع رسول یا
دا تابع رسول نباشد پس شیخ او شیطان است
لیکن محققین کی تحقیق میں یہ حدیث نہیں ہے
کسی بزرگ کا قول ہے۔ مثنوی

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر
آں رہے کہ بارہا تو رفتۂ
بے قلاوز اندر آں آشفتۂ
پس رہے را کہ ندیدستی تو ہیچ
ہیں مرو تنہا ز رہبر سر مپیچ
ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد
او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد
گر نباشد سایۂ پیر اے فضول
پس ترا سرگشتہ دارد بانگ غول

یہ کل اشعار یہاں بخوف درازئ مضمون یہاں
پر نقل نہیں کئے۔ صرف چار شعروں پر اکتفا
کیا ہے۔ تفصیل کے ساتھ جن کو دیکھنا منظور
ہو مثنوی مولانا روم میں دیکھ لیں پھر آگے
چل کر مولانا نے بضمن بیان اس حدیث نبوی
کے اذا تقرب الناس الی خالقہم بانواع
البر فتقرب الی ربک بانواع العقل وتسبقہم
تسبقہم بالدرجات والزلفی عند الناس فی
الدنیا وعند اللہ فی الآخرۃ۔ ترجمہ: وقتیکہ
متقرب شوند آدمیاں بسوئے خالق خود
باقسام نیکی ہا پس تو تقرب پیدا کن سوئے
رب خود بانواع عقل و بانواع معارف
سبقت خواہی کرد۔ ازیں تقرب بر آں کساں
کہ متقرب شدند بنیکیہا بدرجات و نزدیکی
کہ آنہا استفادہ شدہ است یا بعد ورود اولیاء
در آخرت۔ جو اشعار لکھے ہیں۔ ان میں سے
چند شعر منتخب و مربوط یہاں پر نقل کرتا ہوں
مثنوی

ہر کسے گر طاعتے پیش آورند
بہر قرب حضرت بیچون و چند
تو تقرب جو بعقل و سر خویش
نے چو ایشاں بر کمال و بر خویش
تو درآ در سایۂ آں عاقلے
کش نتاند برد از رہ ناقلے
پس تقرب جو بدو سوے الٰہ
سر مپیچ از طاعت او ہیچ گاہ
زانکہ او ہر خار را گلشن کند
دیدۂ ہر کور را روشن کند
یار باید راہ را تنہا مرو
از سر خود اندریں صحرا مرو
ہر کہ تنہا نادرا ایں رہ برید
ہم بعون ہمت پیراں رسید
دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضۂ اللہ نیست
غائباں را چوں چنیں خلعت دہند
حاضراں از غائباں لاشک بہند
چوں گزیدی پیر نازک دل مباش
سست و ریزیدہ چو آب و گل مباش
گرم گوید سخت گوید خوش بگیر
تا کہ [illegible] امیر
گر بہر زخمے تو پر کینہ شوی
پس کجا بے صیقل آئینہ شوی

اشعار بالا میں تو مولانا نے پیر کے مراتب
و حقوق کو اور مرید کے اس سے تعلق کو جو پیر
کے ساتھ اسے رکھنا چاہئے۔ واضح طور پر
اچھی طرح بیان کر دیا ہے۔ اب زیادہ تحریر تفصیل
کی ضرورت نہیں۔ مرید با سعادت کو ہر شے و
امر میں ہر وقت مستقیم رکھنا چاہئے۔ کہ ہر قول و فعل
و تمام آداب اس کے مخلصانہ ہوں۔ گویا جو
مرید مبتلا مرید ہو خیر و مبتلا خیر کا پورا
مصداق اپنے کو بنائے۔ پیر کے ساتھ استحکام
نسبت۔ اور زیادہ محبت، رسوخ عقیدت
ہمت جان نثاری۔ عادت فرمانبرداری کو اپنی
طرز معاشرت میں داخل کرے۔ بزرگان دین نے
تقویت و نسبت سلوک و رابطہ کے قواعد
قرآن و حدیث سے استنباط فرما کر جمع کر دئیے ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر ان کا ترجمہ مع اصل
عبارت بالترتیب سعادت کی خدمت میں پیش کروں گا
جس کے ادراک و اتباع سے یہ معلوم ہو جائے گا
کہ تصوف و اتباع مصفی القلوب اور لیزدادوا
ایمانا مع ایمانہم کے حصول مقاصد کا اسلوب
ہے۔ نقش سادہ و لوح قرطاس کی بجا آوری کا کیا
انداز ہے۔ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا کے مفہوم
کو ادا کرنے کا کیا ساز و سامان۔ یہاں پر میں
صرف چند باتیں عقل و صبر کے متعلق جو اوپر
کی حدیث میں اور نیز مولانا کے دوسرے
شعر میں مذکور ہے بیان کر دینا چاہتا ہوں
بایں امید کہ صوفیہ کرام اس عبارت کو میری
معاف فرما دیں گے۔ عقل و صبر کی نسبت گزشتہ
مضامین میں مجملاً ذکر رہ ہو چکا ہے مگر یہاں
پر بنظر مزید وضوح پھر اس کی جانب ناظرین
کو متوجہ کرتا ہوں۔ عقل سے مراد ادراک ہے
جو حقیقت اشیاء کا جویاں اور جالب منفعت

له الملك وله الحمد

هل أدلكم على تجارة تنجيكم من عذاب أليم

الحمد لله والمنة

کہ

رسالہ

گلدستہ ثنائی

نمبر سوم

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)

امرتسری

[illegible] سنہ ۱۳۱۸ ہجریہ [illegible]

قیمت ۲ ر

تعداد اشاعت ۱۲۰۰

محمد رسول اللہ

گلدستہ ثنائی نمبر ۲ میں ہم نے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی ایک مختصر سی تفسیر لکھی تھی جس میں تھا کہ اس کلمہ کا دوسرا حصہ محمد رسول اللہ کی تشریح [illegible] ذہن خداوندی بالکل سچ ہے تخلیق [illegible] انسان ایسا [illegible] ہے گویا [illegible] جس کی تفصیل [illegible] ہے کہ لودیانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر نے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے گلدستہ ثنائی میں فقرہ لا الٰہ الا اللہ کو اصلی [illegible] قرار دیکر دوسرے حصے (محمد رسول اللہ) کو [illegible] دیا [illegible]

حقیقت میں ایڈیٹر صاحب کی یہ [illegible] ہے [illegible] اول کا مضمون [illegible] ہے ایک [illegible] سے [illegible] اور [illegible] حصہ اول (لا الٰہ الا اللہ) کا مطلب ہے الوہیت [illegible] ذات خاص میں منحصر ہے اور حصہ ثانیہ کا مطلب ہے رسالت [illegible] کا محل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات [illegible]۔

چونکہ رسالت کا [illegible] دنیا میں [illegible] ہوتا ہے کہ اہل دنیا [illegible] ذہن میں الوہیت کا اقرار [illegible] کیا جاتا ہے اسلئے حصہ اول کو مقصود اصلی اور ثانیہ کو [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] ایک اصطلاحی فرق ہے اور [illegible] اگر حفظ مراتب [illegible] کا نتیجہ ورنہ تصدیق [illegible] برابر۔ اب ہم [illegible] اس حصے کی بھی حسب لیاقت ناقص تشریح کرتے ہیں۔

محمد رسول اللہ کے تین لفظ ہیں (محمد) رسول اور اللہ۔ محمد نام ہے بندے کا اللہ نام ہے خدا کا رسول کے معنے ہیں فرستادہ یعنی محمد اللہ کا فرستادہ (بھیجا ہوا) ہے۔

رسول کی پوری تعریف یہ ہے کہ ایک آدمی جو مخلوق کی ہدایت کے لئے براہ راست خدا کے ہاں سے مامور ہو کر

آپ نے محمد رسول اللہ ایک دعوےٰ ہے کیونکہ اسکے معنے ہیں حضرت محمد کو یہ عہدہ خدا کی طرف سے حاصل ہے کچھ شک نہیں کہ اس دعوے کی دلیل بھی ایسی ہی زبردست ہونی چاہیئے جیسا یہ دعوےٰ زبردست ہے۔ پس ناظرین ذرہ توجہ سے سنیں۔ علماء اسلام نے حضور کی رسالت کے دلائل کئی ایک طرح کے دیئے ہیں (۱) حضور کے معجزات (۲) حضور کی تعلیم [illegible] (۳) حضور کی آئندہ پیشگوئیاں [illegible] (۴) [illegible] پیشگوئیاں ہیں جو سابقہ انبیاء نے حضور کی بابت کی ہیں (۵) حضور کے روزمرہ کے اخلاق ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ دلائل کی نوعیت زمانہ کی نوعیت سے تعلق رکھتی ہے جس زمانہ میں جس قسم کے لوگ ہوتے ہیں ان کو اسی قسم کی دلیل سے تشفی ہوتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں گو بہت سے لوگ [illegible] حضرت کی بابت [illegible] ہیں تاہم عیسائیوں کی طرف سے [illegible] زور دیا جاتا ہے کہ رسول کے لئے کسی پہلے رسول کی پیشگوئی کا ہونا ضروری ہے۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ [illegible] دلائل سے کام لیں تاکہ رسالت محمدیہ [illegible] لوگوں کے لئے حجت ہو سکے۔

حضرات انبیاء سابقین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان کا مفصل بیان [illegible] طوالت چاہتا ہے [illegible] مختصر طور پر [illegible]

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے [illegible] پیشگوئی فرمائی تھی

خدا نے حضرت موسےٰ کو فرمایا

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں۔ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اُسنے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔ (استثناء باب ۱۸ فقرہ ۱۸ تا ۲۲)

اس عبارت میں صاف [illegible] ہے کہ حضرت موسیٰ اپنے پیچھے ایک نبی کی بابت پیشگوئی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے جیسا ایک نبی ضرور آئیگا۔

اب سوال طلب یہ ہے کہ حضرت موسےٰ کے بعد ان جیسا رسول آیا یا نہیں؟ آیا تو کون آیا؟

مسلمان اور عیسائی دونوں متفق ہیں کہ ضرور آیا مگر اس کی تعیین میں اختلاف ہے عیسائی کہتے ہیں وہ موعود نبی حضرت مسیح ہیں لیکن عیسائیوں کا یہ دعوےٰ نہ صرف واقعات کے برخلاف ہے بلکہ خود ان کی معتبر روایات کے بھی مخالف ہے اسلئے ہم اسبارے میں اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ صرف انہی کی مسلمہ کتب سے دکھائے دیتے ہیں کہ وہ کیا کہتی ہیں۔

پطرس اپنی کتاب رسولوں کے اعمال میں یوں گویا ہے:۔

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں۔ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے۔ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں۔ کیونکہ موسےٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اس کی سب سنو۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں

اہلحدیث [illegible]

نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے - تم نبیوں کی اولاد اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے - تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اوٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اوس کی بدیوں سے پھیر کے برکت دے "

(اعمال باب ۳ فقرہ ۱۹ تا ۲۶)

پطرس کے اس کلام سے کئی ایک باتیں ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ پطرس اپنے مخاطبوں کو تاکید کرتا ہے کہ حضرت مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے ایک رسول کا آنا ضروری ہے وہ رسول وہی ہے جس کی بابت حضرت موسےٰ نے خبر دی ہوئی ہے پھر آگے چلکر کہا کہ خدا نے مسیح کو اس رسول سے پہلے اسلئے بھیجا تاکہ وہ اوس سے پہلے آکر اوس موعود نبی کی بدگوئی سے لوگوں کو بچائے مطلب صاف ہے کہ جناب مسیح اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہرگز نہیں۔

عیسائی پطرس کی اس کتاب کو الہامی مانتے ہیں اسلئے اس الہامی تصریح کے بعد ہمکو اس امر کی تحقیق اور تفتیش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ جناب مسیح حضرت موسےٰ کے مشابہ تھے یا نہیں تاہم بغرض مزید توضیح اتنا کہنا غالباً مفید ہوگا کہ مشابہت کے معنے ہیں ایک کا دوسرے کے ساتھ کسی خاص مشہور وصف میں شریک ہونا حضرت موسےٰ اور جناب مسیح میں کوئی ایسا مشترک وصف خصوصاً عیسائیوں کے عقیدے کی بنا پر نہیں جس کی وجہ سے ان میں سے ایک کو دوسرے سے مشابہت حاصل ہو کیونکہ حضرت موسےٰ محض رسول اور بندے تھے جناب مسیح بقول مسیحیان خدا اور خدا کے بیٹے بلکہ حضرت موسےٰ کو کوہ طور پر آنَا رَبُّکَ (میں تیرا رب ہوں) کہکر پکارنے والے (مفتاح الاسرار صفحہ ۳۱) پھر نہیں معلوم عیسائی مصنف کیوں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جناب مسیح حضرت موسےٰ جیسے نبی اور اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔

دوسری پیشگوئی　جو خود جناب مسیح فرماتے ہیں :-

" اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا - کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے - یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ اُسے نہ دیکھتی ہے اور نہ اُسے جانتی ہے لیکن تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہووےگی میں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا میں تمہارے پاس آؤنگا - اب تھوڑی دیر ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھیگی پر تم مجھے دیکھتے ہو - اور اس لئے کہ میں جیتا ہوں تم بھی جیو گے - اوس روز تم جانوگے کہ میں باپ میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں جس پاس میرے احکام ہیں اور وہ اون پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے میرے باپ کا پیارا ہوگا اور میں اُسے پیار کرونگا اور اپنے تئیں اوس پر ظاہر کرونگا یہوداہ نے نہ وہ جو اسکریوطی تھا اوس کو کہا اے خداوند یہ کیونکر ہے کہ تو آپ کو ہم پر ظاہر کیا چاہتا اور دنیا پر نہیں یسوع نے جواب میں اُسے کہا اگر کوئی مجھے پیار کرتا ہے - وہ میرے کلام پر عمل کریگا - اور میرا باپ اوسے پیار کریگا اور ہم اوس پاس آوینگے اور اوس کے ساتھ رہینگے - جو مجھے پیار نہیں کرتا میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور یہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہیں - لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا - وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلاویگا سلام تم لوگوں کے لئے چھوڑے جاتا ہوں - اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں نہ جس طرح کہ دنیا دیتی ہے میں تمہیں دیتا ہوں تمہارا دل نہ گھبراوے اور نہ ڈرے - تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تم پاس پھر آتا ہوں - اگر تم مجھے پیار کرتے تو تم میرے اس کہنے سے کہ میں باپ پاس جاتا ہوں خوش ہوتے کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے اور اب میں نے تمہیں اُس کے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع میں آوے تو ایمان لاؤ - بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کرونگا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے - اور مجھ میں اوس کی کوئی چیز نہیں - لیکن اس لحاظ سے کہ دنیا جانے کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے فرمایا میں ویسا ہی کرتا ہوں - اٹھو یہاں سے چلیں " (انجیل یوحنا باب ۱۴ فقرہ - ۱۵ تا ۳۱)

اس کلام بابت لفظ کلام میں جناب مسیح نے آنیوالے اور تسلی دینے والے کی بابت جو فرمایا ہے اس کی مزید تشریح اسی انجیل کے سولہویں باب میں ہوتی ہے جو یہ ہے :-

" لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فایدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا - پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا - اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا - گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھپر ایمان نہیں لائے راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم اون کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی - اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی وہ میری بزرگی کریگی "

(انجیل یوحنا ۱۶ باب فقرہ ۷ تا ۱۳)

اس بیان میں جناب مسیح نے ان سب شبہات کی کافی تردید فرمائی ہے جو آجکل منکرین کی طرف سے

کئے جاتے ہیں جناب مسیح نے اوس آنیوالے کی بابت صاف فرمایا ہے کہ وہ یہ یہ کام کریگا۔

اول (۱) جو لوگ مجھپر ایمان نہیں لائے ہونگے اون کو قصوروار ٹھہرائے گا۔

(۲) وہ آنیوالا سچائی کی راہ بتلاویگا اور آیندہ کی خبریں بطور پیشگوئی کے بتلاویگا۔

(۳) میری بزرگی اور تعظیم کریگا۔ وغیرہ۔

ان سب امور کی تنقیح کچھ مشکل نہیں پہلے ہم بتلاتے ہیں کہ یہ سب کچھ حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔

قرآن کے نزول کے وقت عرب میں دونوں قومیں (یہود اور عیسائی) موجود تھیں۔ یہودی جناب مسیح کے حق میں کیا کچھ کہتے ہیں؟ سب کو معلوم ہے۔ مگر حضور پیغمبر خدا نے اون کی ہاں میں ہاں ملائی؟ حالانکہ وہ زبردست گروہ تھا (ہرگز نہیں) بلکہ صاف لفظوں میں اونکی تردید فرمائی اور صاف لفظوں میں اعلان کرادیا:۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

یہودی جو کافر ہیں اونپر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ کی زبانی لعنت ہے

(۲) حضور نے سچائی کی راہ بتلائی کہ تمام دنیا کے مشرکوں کو توحید کی تعلیم دی اور آیندہ کی خبریں بتلائیں چنانچہ ایک دو پیشگوئیاں حضور کی درج ذیل ہیں۔

(الف) قرآن مجید میں مذکور ہے

وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھنے کے حکم بآیندہ زمانہ کے متعلق ارشاد ہے۔

ہر ایک مسلمان کعبے کی نہ کسی طرف رخ کرے گا یعنے اسلام چاروں طرف پھیل جائیگا پس تم موجودہ لوگ نیک کام (تابعداری کرنے میں جلدی کرو (پھر فرمایا) جہاں جہاں تم لوگ ہوگے یعنی مسلمان دنیا کے جس جس حصے میں ہونگے اللہ تعالےٰ تم سب کو ایام حج میں بمقام کعبہ جمع کر دیا کریگا۔

اس آیت میں دو پیشگوئیاں ہیں جو دونوں صاف ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں (الف) کعبہ کی ہر طرف دنیا میں مسلمان پھیلینگے اور اوس کی ہر ایک طرف نماز پڑھیں گے اس موقع پر ہم کعبہ شریف کا نقشہ دکھاتے ہیں:۔

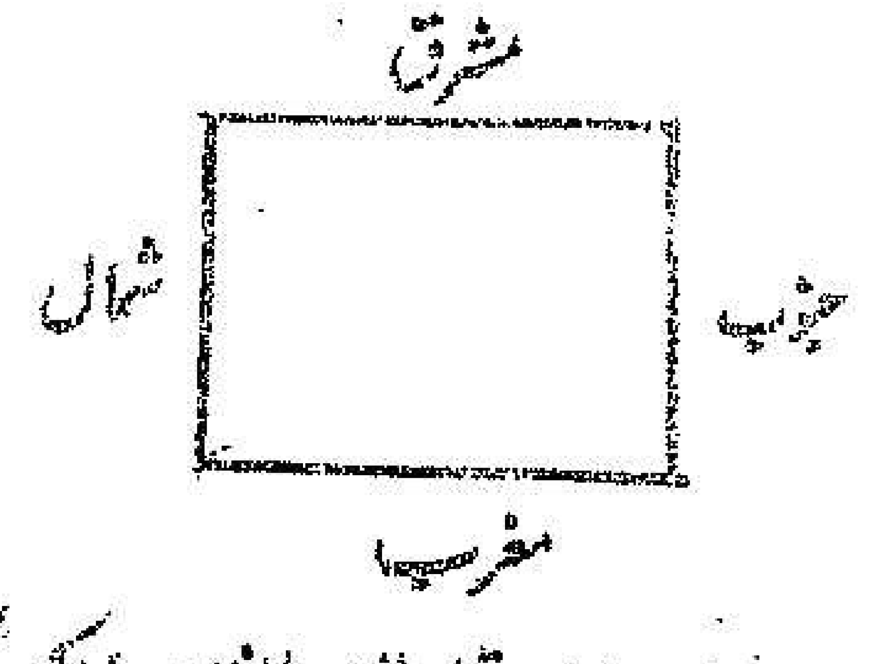

اس وقت بفضلہ تعالےٰ مسلمانان دنیا کعبہ کی ہر طرف آباد ہیں اور وہ جس طرف بیٹھے ہیں اوسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں ہو بہو یہی اس نقشہ کا فوٹو ہے دنیا کی ہر ایک طرف سے حاجی لوگ پہنچتے ہیں اور کعبہ میں سب جمع ہوتے ہیں یاتِ بکم اللہ جمیعا کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ دو پیشگوئیاں بطور نظیر کے کافی ہیں ان دو میں سے تیسری ایک پیشگوئی بطور نتیجہ کے نکلتی ہے کہ اسلام اقطاع عالم میں پھیل جائیگا۔ الحمد للہ ایسا ہی ہوا ہے

چمکا جو اس جہان میں ستارہ محمدی
لاکھوں ہوئے یہود و نصاری محمدی

(۳) حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب مسیح کی جس قدر عزت سے اون کو یاد کیا ایک انسان کے لئے وہ اعلےٰ درجہ کی عزت ہے اوس کو زیادہ ممکن نہیں خود سے سنئے:۔

وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

(مسیح دنیا اور دین میں بڑی عزت والا)

قابل افسوس و تعجب | ہے کہ بعض پادری صاحبان جب یہ سنتے ہیں کہ اسلام نے عیسائیوں پر بڑا احسان کیا کہ حضرت عیسیٰ کی بدگوئی سے لوگوں کا منہ بند اور ان کی عزت دنیا میں بحال کی تو کمال سادگی سے کہا کرتے ہیں اس میں احسان ہی کیا ہے جبکہ مسیح واقعی قابل عزت ہی (رسالہ اثبات کفارہ) شاید یہ حضرات سمجھتے ہیں کہ امر واقعی کا اظہار کرنا اور حق لفظ کو قائل کرنا کوئی بڑی بات نہیں عدالت کسی معاملہ میں کوشش کرکے حق و باطل میں تمیز کردے جس سے حق بحقدار رسید ہوجائے تو عدالت کسی تعریف کی مستحق نہیں خطرہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے پیشواؤں اور نبیوں کو بھی یہ کہدیں کہ آپ لوگوں نے خدا کی ذات و صفات کے متعلق جو کچھ ہمیں سکھایا ہے چونکہ یہ ایک واقعی امر ہے اس لئے ہمپر آپ حضرات کا کوئی احسان نہیں (افسوس) خیر ایسے لوگوں کے کہنے سے امر واقعی تو نہیں ہٹ سکتا ہاں ہمیں تو یہ دکھانا منظور ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بس۔

عام دلیل | یہ دلیل تو خاص عیسائیوں کے لئے ہے اس لئے ایک مختصر سی دلیل ہم ایسی بیان کرنی چاہتے ہیں جو سب منکرین کے لئے کارآمد ہوسکے۔

کچھ شک نہیں حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعوے کیا۔ دعوے نبوت کے بعد حضور نے خدا کی ذات و صفات کے متعلق علم اور عمل سے دنیا میں کیا کیا نمونے پیش کئے۔ اہل دنیا سے مخفی نہیں۔ عرب اور دنیا کے مشرکوں کو خدا کی توحید کا سبق پڑھایا خدا کی حکومت کا سکہ دلوں پر قایم کیا دنیا کو عام طور پر سنایا

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ

(تمام دنیا کا خالق تمہارا پروردگار ہے ساری دنیا میں اوسکی حکومت ہے)

عملی طور پر دکھایا کہ کبھی آپ کے مونہہ سے جھوٹ نہیں نکلا نہ کسی معمولی واقعہ میں نہ کسی آیندہ کی پیشگوئی میں۔ رات کو اوٹھ اوٹھکر خدا کی عبادت کرتے کرتے پاؤں پھولجاتے مگر تہجد گذارنے میں سستی نہ کرتے۔ جن لوگوں کو کبھی شب کے وقت کسی موقع پر اوٹھنے کا موقع ملا ہوگا وہ جان سکتے ہیں کہ کیسا تکلیف کا وقت ہے تو کیا ایسے وقت میں روزانہ اوٹھکر خدا کی عبادت میں مشغول ہونا اوسکے آگے گڑگڑانا کسی ایسے شخص کا کام ہے جو خدا سے ہٹا ہوا ہو اوسکی مرضی کے خلاف چلنے والا ہو؟ ہرگز نہیں حضور کے دل میں خدا کی عزت اور جلالت اتنی جاگیر تھی کہ چلتے پھرتے تو خدا کو یاد کرتے ہی تھے خاص اون مواقع میں جہاں انسان کی حالت میں خصوصیت سے انقلاب آتا ہے خدا کو نہ بھولتے کسی بلندی پر چڑھتے

تو اپنی اس بلندی پر نظر کر کے فرماتے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے۔ نیچے اترتے تو اپنی پستی پر خیال کر کے پستی کے عیب سے خدا کی پاکی بیان کرنے کو فرماتے سبحان اللہ (خدا پاک ہے) سواری پر چڑھتے تو بھی خدا کو نہ بھولتے فرماتے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ

کہ خدا سب عیبوں سے پاک ہے جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم تو اس کے نزدیک بھی نہ جا سکتے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔

غرض اسی طرح ہر ایک حالت اور موقع پر خدا کو یاد رکھتے یہاں تک کہ کپڑا پہنتے۔ بول و براز کو جاتے اور نکلتے کے وقت بھی خدا ہی کی طرف دھیان رہتا۔

عجیب سوال | میں ایک دفعہ ایک غیر مسلم دوست کے ساتھ تانگہ پر بیٹھا اور دعا پڑھنے کے بعد میں نے دوست مذکور سے پوچھا کہ آپ نے بھی بہت سے مذاہب کی کتابیں دیکھی ہیں کیا کسی مذہب میں یہ ہدایت بھی دیکھی ہے کہ سواری پر چڑھتے ہوئے یہ کہنا چاہئے اور بلندی پر چڑھتے اور اترتے ہوئے یہ کہنا چاہئے جس سے خدا کی عظمت اور جلالت کا ظہور ہوتا ہو۔ اس کا جواب اس دوست نے وہی دیا جسکا مجھے بھی علم تھا یعنی نہیں

میرا خیال ہے | آج یہ بات بڑی مضبوطی سے ثابت ہو چکی ہے کہ منکرین نبوت محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اگر آنحضرت فداہ ارواحنا کی سوانح عمری بنظر تحقیق یعنی انصاف کی نگاہ سے دیکھیں جس نگاہ سے ایک مذہبی پیشوا اور ایسے ہادی کی زندگی کے حالات دیکھے جاتے ہیں جو مخلوق کو دین کے ساتھ دنیا بھی سکھلانے آیا ہو یعنے جس کی زندگی کا مقصد یہی نہو کہ بندوں کو محض عبادت سکھائے بلکہ عبادت کے ساتھ دنیا میں فطری اصولوں پر زندگی گذارنے کی تعلیم دینا بھی اس کا مقصد بلکہ اہم مقصد ہو تو ان کی نگاہ میں [illegible] جائیگی کہ ع

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اطلاع | نبوت محمدیہ کی [illegible] گلدستہ ثنائی

جلد اول میں مفصل لکھی ہیں۔ یہاں اتنی ہی گنجائش تھی جتنا لکھا گیا۔

نتیجہ | اب ہم مسلمانوں کی طرف روئے سخن لا کر بطور نتیجہ ایک سوال کرنا چاہتے ہیں

[illegible]

محمد رسول اللہ

ہم اسکے ماننے والے ایک طرف ہیں اور اس کے منکر دوسری طرف آج دنیا کے لوگ اس فقرہ کو مان جائیں تو تمام کا اصولی اتفاق ہو سکتا ہے۔ تو کیا یہ فقرہ کوئی معمولی فقرہ ہے؟ کیا آپ لوگ اس کے قائل اور منکر کو یکساں جانتے ہیں؟ جہاں تک میرا خیال ہے ہرگز نہیں تو کیا آپ لوگ اس فقرہ کی تصدیق خدا کی رحمت نہیں جانتے؟ بے شک کیا آپ لوگوں کا خیال نہیں کہ جس بشر کو اس فقرہ کی تصدیق میسر ہو وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ بے شک ہیں جب واقعہ یہ ہے تو پھر کتنا ضروری ہے کہ اس سنہرے فقرے کو غور سے سمجھیں اس کے اسرار معانی پر غور کریں تا کہ نتائج کو سوچیں تو مسلمانوں کے بھلے ایام آ سکتے ہیں۔ میرے ناقص خیال میں جو آتا ہے وہ یہ ہے کہ۔

شرک و کفر کی بنیاد اکھاڑ کر خالص توحید کی جڑ مضبوط کرنیوالا لا الہ الا اللہ ہے اور تمام بدعات اور فضول رسومات سے ہٹا کر خالص سنت مطہرہ کی شاہراہ پر لانیوالا محمد رسول اللہ ہے۔

ممکن ہے کسی صاحب کو میری اس رائے سے اختلاف ہو مگر میں تو بحکم ع

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلےٰ

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اسی کا قائل ہوں اور یہی جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ماننے کا مطلب یہی ہے کہ جملہ امور مذہبی میں اپنی نظر صرف رسالت پر لگی رہے [illegible]

[illegible] کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں

ہیں جو اس فرض کو ادا کر سکیں جو ایک مسلمان کو محمد رسول اللہ کہنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ ہاں میں اتنا کہتا ہوں کہ ایک شخص جو محمد رسول اللہ کا قائل ہوتا ہے وہ گویا اپنے پر اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ میں کسی دینی کام میں اور مذہبی امر میں آزاد نہیں بلکہ [illegible] کروں خواہ اس کی تعلیم میری سمجھ میں آئے یا نہ آئے میرا اصول یہی ہو ع

میندار سعدی کہ راہ صفا

تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

اسلئے میرا فرض ہے کہ میں کوئی کام نہ اپنی مرضی سے کروں نہ کسی کی رائے سے بلکہ [illegible] جو محمد رسول اللہ فرما گئے ہیں۔ [illegible]

[illegible] ہے یہی اس شعر کی مصداق ہے ع

محمد عربی کابروئے ہر دو سراست

کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

مسلمان [illegible] محمد رسول اللہ [illegible] لا الہ الا اللہ [illegible]

مولوی فقیر اللہ صاحب کا ذکر خیر

ناظرین نے گلدستہ نمبر ۲ میں ایک مضمون دیکھا ہوگا [illegible] مولوی

فقیر اللہ صاحب مقیم [illegible] کا ذکر تھا [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] میں سے لکھا تھا کہ مباحثہ [illegible] اشتہار کے مطابق لکھا تھا [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] نسبت [illegible] بھی لکھا تھا کہ مباحثہ [illegible] اور مولوی فقیر اللہ [illegible] عبدالمنان صاحب [illegible] ناظرین منتظر ہونگے اور [illegible] مولوی فقیر اللہ صاحب نے اس مباحثہ کی [illegible] لفظوں میں [illegible] خیال [illegible] ہوں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"مسئلہ اتباع سلف سے [illegible] تمام مسائل متنازع فیہا اور آپکے اشتہارات میں مباحث [illegible] کے قبل [illegible] علمی بھی جسکے [illegible] واظہار کذب شعار سے عوام [illegible] چاہتے ہیں [illegible] دیجئے [illegible] آدمی [illegible] کی ایک ایک کتاب کا ایک [illegible] آپکے اور میرے آگے رکھا جاویگا اور وقت محدود میں [illegible] مطلب [illegible] سامنے [illegible] پھر ان کا مطلب [illegible] مجالس [illegible] پھر ایک ایک [illegible] اور [illegible] تصفیہ و فیصلہ [illegible] کا خرچ میرے ذمہ ہے اور آپ کو اپنے مکان میں مہمان بنا کر رکھونگا ایک ماہ بلکہ دو ماہ تک رات دن یہی کام بحث کا ہی شغل رہیگا۔"

کیا کوئی دانا اس تحریر کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ کسی ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو اپنے اندر دلائل کی قوت رکھتا ہے [illegible]

تمام اہل حدیث [illegible] مولوی فقیر اللہ [illegible]

کیا خوب [illegible] ایسے شخص کی طرف سے [illegible] ناظرین کو ایک [illegible] مولانا [illegible] مولوی فقیر اللہ صاحب [illegible] ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"مولوی فقیر اللہ صاحب [illegible] درست [illegible] فقیر اللہ نے جو شرط لکھی ہے بہت مناسب اور فیصلہ کن ہے۔"

(ابو سعید [illegible])

سبحان اللہ قرآن مجید کیا ہی [illegible] کا کلام ہے ارشاد ہے [illegible] ارشاد [illegible]

[illegible] مولانا [illegible]

حضرت مولانا مولوی احمد اللہ صاحب [illegible]

چنانچہ مولانا ممدوح نے اسکو آسمانی حکم جانکر آیت قرآنی کو منسوخ سمجھکر حق گوئی کا حق پورا ادا فرمایا ہے

[illegible]

[illegible]

دو ماہ تک مباحثہ ہو اور اس طرح ہو کہ آپکے ساتھ ساتھ [illegible] دو ماہ کیا [illegible]

سنئے [illegible] اکبر بادشاہ کے دربار میں [illegible] ایک مولوی صاحب [illegible] پوچھا [illegible] مولوی صاحب [illegible] شاہی مجلس میں [illegible] بادشاہ [illegible] فقیر اللہ صاحب بھی [illegible] ایسے مولانا کو منطق [illegible] اسلئے [illegible] طرف سے [illegible] امتحان [illegible]

مقام بحث کے متعلق آپنے [illegible] لکھتے ہیں [illegible] پشاور [illegible] شاید [illegible] اللہ اکبر [illegible] ہمارے

[illegible] مقامات کی حرمت بہائی (مولف)

سلفی محقق ؟ ۵

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

اچھا صاحب۔ سنئے۔ میں مختصر آپکو اطلاع دیتا ہوں۔ آپ فضول باتیں چھوڑئیے اور مطلب پر آئیے۔ آپکا ہمارا اختلاف مسئلہ اتباع سلف میں ہے۔ اسی لئے آپ ہمکو اہلسنت یا اہلحدیث سے خارج جانتے ہیں۔ پس آپ اس مسئلہ یا اس کی فرع کے متعلق ہم سے بحث کریں۔ محدود وقت میں پرچہ طیار کرکے دیں اور محدود ہی میں لیں۔ مقام بحث وزیر آباد آپکو بھی مسلم ہے۔ جناب مولانا حافظ عبد المنان صاحب کے سامنے مسل مرتب ہو کر کتاب کی صورت میں ملک کی عام زبان میں شایع کی جاویگی۔ اور جو ۸ نومبر ۱۳ء مطابق ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ کے پرچہ میں لکھا تھا جس کا آپنے حوالہ دیا ہے۔ وہ اوس صورت میں تھا۔ کہ امرتسر میں آپکا امام زندہ تھا۔ چنانچہ اوسی پرچہ میں یہ لفظ بھی ہیں:

"کہ امرتسر میں بحکم الامام جنۃ۔ اپنے امام کے ماتحت ہو کر کسی مجلس میں ... ... کے ساتھ تحریری بحث کرلیں"

لیکن جب آپکا امام انتقال کر گیا (رحمہ اللہ) تو اب امرتسر میں بحث نہ ہوگی۔ کیونکہ موجودہ لوگوں میں فساد کا خطرہ ہے۔ جسکا تجربہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مباحثہ میں بمکان حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم ہو چکا ہے

ہم پانسو دفعہ لکھیں۔ یا ہزار دفعہ ہمارا یہی ایک جواب ہوگا۔ اور بس۔ میں آپکے اس جواب کو شایع نہ کرتا۔ تاکہ دنیا کہ (?) مولوی فقیر اللہ بحث کرنے سے جی چراتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں آپکو یا آپکے کسی دوست کو یہ کہنے کا حق نہ تھا کہ ہم ٹوٹا لیتے ہیں (?)۔ پھر ہمکو ایسا کیوں کہا جاتا ہے لہذا ہم نے آپکی اصل تحریر شایع کردی ہے۔

امید ہے ناظرین سمجھ لیں گے کہ مولوی فقیر اللہ کی شرایط بتا رہی ہیں کہ ما البحث وہذا الفقیر

اطلاع

کہ اہلحدیث کی درخواست کا کوئی جواب گورنمنٹ کی طرف سے تاحال نہیں ملا۔ امید ہے مشکلات کے ایام ختم ہونے والے ہیں۔ جلدی اہلحدیث اپنے بہی خواہوں کے ہاتھ میں پہنچیگا۔ دعا فرماویں۔

سابقہ فہرست کے بعد مندرجہ ذیل رقوم آئیں
از علی عمر نوازدی صاحب از مقام پوتشابو تھے (?) (افریقہ) ۵۰ معرفت عبد العزیز صاحب موضع چتارہ ضلع اعظم گڈھ [illegible]۔ عبد الغفور صاحب کتون ساز بمبئی ۲ مولوی محمد ضیاء الدین صاحب شکر اولال ضلع پٹنہ ۱ حکیم بشیر احمد صاحب [illegible] قیمت کتاب شاہجہان (?) ۴ شیخ محمد عبد اللہ از ہانگ کانگ (چین) [illegible] عبد العزیز خاں [illegible] از ہانگ کانگ [illegible] مولوی حکیم احسان الحق صاحب بریلی [illegible] منشی سراج الدین صاحب از اسکردو۔ تبت خورد [illegible] معرفت عبد اللہ لال صاحب از [illegible] ڈیربن جنوبی افریقہ [illegible] میزان ایک سو پندرہ روپے ۲ آنہ [illegible] سابقہ دو ہزار چھ سو نوے روپے ۱۴ آنہ میزان کل دو ہزار آٹھ سو پانچ روپیہ ۱۰ آنہ جزاہم اللہ

اہلحدیث کانفرنس کا

سالانہ جلسہ شہر پشاور کابلی دروازہ

مکان اسلامیہ کلب میں

بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ ہندوستان کے مشہور اسلامی اور تاریخی شہر پشاور میں ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ مہمانداری کے جملہ لوازمات مسلمانان پشاور نے اپنے ذمہ لئے ہیں۔

بہی خواہان کانفرنس اور فدائیان توحید و سنت سے امید ہے کہ جلسہ میں ضرور شریک ہونگے۔

یہ بات ضروری یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ٹکٹ اسٹیشن چھاونی پشاور کا لیں۔ اور چھاونی میں ہی اتریں۔ شہر سے مکان جلسہ بہت دور ہے۔

بعض احباب نے ریلوے کے تخفیف کرایہ کی بابت بہت دفعہ لکھا ہے۔ ایسے احباب کو واضح رہے۔ کہ دفتر اس سے غافل نہیں۔ ریلوے والوں نے تخفیف کرایہ کا قانون بند کردیا ہے۔ اب کسی جلسہ کے لئے تخفیف نہیں ہوتی۔

دہلی۔ آگرہ۔ اور دیگر بلاد پنجاب سے آنے والے احباب کے لئے بمبئی میل سب سے اچھی ہے۔ جو ۹ بجے شب کے چھاونی پشاور پہنچتی ہے۔ کلکتہ میل صبح ۸ بجے پہنچتی ہے وہ بھی پشاور پہنچنے کے لئے مناسب ہے امید ہے احباب وقت دیکھ بھال کر سوار ہونگے۔ اور اپنے ارادہ شرکت سے چند روز پہلے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

سکرٹری انجمن تعلیم القرآن والسنۃ شہر پشاور

اطلاع۔ جو صاحب کانفرنس میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں۔ وہ جلدی خاکسار کے پاس بھیجیں۔

ابوالوفا

وا اسفا علی یوسف

جناب حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر سابق مقیم امرتسر۔ جو جماعت اہلحدیث کی زندہ تاریخ تھے۔ فوت ہوگئے۔ انا للہ
غفر اللہ لہ

اہلحدیث کانفرنس اور اخبار اہلحدیث اور تجارت

(۱۱)

مالک کے مضمون میں ہم نے اجمالاً تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اب آج ذرا تفصیل سے لکھتے ہیں۔ مگر سب کے متعلق نہیں صرف ایک پہلو کے متعلق۔ وہ یہ کہ ہمیں کسی پرچہ میں ہمارے پیارے دوست مولوی محمد ابو القاسم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا ایک اشتہار اس سرخی سے نظر پڑا۔ "بنارسی کپڑے کفایت سے لیجئے" بس فوراً خیال پیدا ہوا کہ یہ آواز بڑی پیاری ہے۔ اگر اسی طرح سے سب طرف سے آواز آتی۔ تو بہت مناسب ہوتا۔ مثلاً۔ "دہلی کی چیزیں کفایت سے لیجئے" "میرٹھ کی اشیاء کفایت سے لیجئے" وغیرہ

مگر ہم اس سے بھی اوپر جانا چاہتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ہر شہر کا ایک ممبر اہلحدیث (جو صرف مولوی ہو بلکہ تاجرانہ حیثیت بھی رکھتا ہو) کسی ایک مقام پر جمع ہوں۔ اور وہاں یہ رائے پیش کی جاوے۔ کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیث متفقہ تجارت کسطرح کرسکتے ہیں اور تمام ہندوستان میں ایسی متفقہ تجارت کی ایجنسیاں کس طرح کھولی جاسکتی ہیں؟ مثلاً "بھاگلپوری صافے" "بنارسی دوپٹے" "[illegible] کے سنگیاں" "فیض آباد کے صندوقچے" "لکھنو کے چکن" "کانپور کا چرمی اسباب" "آگرہ کی دریاں" "مراد آبادی برتن" "علیگڈھ کے تالے" "میرٹھ کی ٹوپیاں" "الہ آباد کے اسٹیشن بکس" "امرتسر کے جوتے" "محمدی کمپنی کے شال" اور دیگر مشہور مقامات کی مشہور اشیاء۔

پس کیا اچھا ہوتا اگر برادران اہلحدیث توجہ فرماکر اس اشارہ سے اور بہت سے نتائج نکالتے۔ اور نتیجہ ان کو اور بہت سی باتیں اور نو گوشے سمجھیں یاد دلاتے۔ اس لئے بعد کام جلدی ہی کے کرنے کی تجاویز پر سب ملکر متفقہ کوشش سے قواعد وضوابط طیار کرتے۔ اور کام کرنے کے قابل کافی تعداد میں روپیہ جمع کرکے انہیں قواعد وضوابط کی بناء پر کام شروع کردیتے پھر صاحب پھر تو سب ملکر کرینگے اور جب کرینگے۔ تب دیکھا جاویگا۔ سردست یہ دیکھنا ہے۔ کہ ہماری پیاری کانفرنس کی کارگذاریاں میں جو سب سے بڑی ضرورت ہے۔ وہ کس بات کی ہے۔ وہ سرمایہ کی ہے سرمایہ کی۔ بات بھی یہی ہے۔ کہ جتنا سرمایہ ہوگا۔ اتنا ہی کام بھی ہوگا۔ ہم نے پہلے کسی پرچہ میں رائے دی تھی۔ کہ کانفرنس کا کچھ سرمایہ کسی مستقل تجارت میں لگا دیا جاوے۔ جس کی اچھی اور معقول آمدنی ہوسکے۔

مولانا مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر جو کانفرنس کی طرف سے مخدوم جہانیاں جہانگشت کے عہدہ پر مامور ہیں۔ اگر وہ توجہ فرماویں۔ اور خود توجہ فرماویں۔ تو جناب میر عبدالسلام صاحب ان سے بہتر توجہ کرانیں تو کام بہت اچھی طرح چل سکتا ہے۔ اور یہ سرود حضرت مجھسے زیادہ جانتے ہیں۔ کہ کانفرنس کے کل امور سرمایہ اور آمدنی پر موقوف ہیں۔

کانفرنس کے کل سفیران پر لازم و واجب ہے۔ کہ وہ جہاں غیروں کو توحید و سنت کا وعظ سناکر موحدین کے دائرہ کو وسیع فرماتے ہیں۔ وہاں اپنوں کو تجارت اور فضل الٰہی تلاش بتاکر جماعت کی تنگی و مفلسی پر نظر ڈالکر اوج معراج ترقی پر پہنچانے کی کوشش سے بھی دریغ نہ فرماویں۔ اور سب کو ان کی تجارت پر لگاکر اپنی کانفرنس کیلئے ایسی تجارت کا مستقل سرمایہ فراہم فرمادیا جس سے دو تین ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوسکے۔ والسلام

(شمس محمدی)

سوامی کے اقوال و افعال

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

سوامی دیانند جی لکھتے ہیں:-

غضب سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا۔ (۲) بلا تامل اور بلا جبر کسی کی عورت سے برا کام کرنا۔ (۳) بغض رکھنا۔ (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا۔ (۵) عیبوں میں خوبی بتلانا۔ اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈھنا (۶) دھرم سے بلے ہوئے برے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا یا کوئی سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۶ صفحہ ۱۶۱)

نوٹ از خاکسار۔ ناظرین۔ سوامی جی کا عمل دیکھو کہ اپنی تحریر پر آپ عمل نہ ہوسکا۔ سوامی جی بذات خود عیب نمبر ۳-۴-۵-۶-۷-۸ میں مبتلا تھے۔ سردست ہم سخت کلامی کی بابت سوامی جی کا عمل دکھاتے ہیں۔ سوامی جی اپنے اعتراض نمبر ۱۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں

واہ۔ کیا خدا اپنی خدائی کو دھرم کے ساتھ دکھلا رہا ہے..... واہ رے غدر مچانیوالے خدا اور نبی تم سے تو بیرحم دنیا میں بہت تھوڑے ہونگے..... واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۴ صفحہ ۲۰۹)

خاکسار۔ ناظرین یا حاملین یہ سخت کلامی صرف ایک اعتراض کی ہے۔ ویسے تو تمام چودھواں سمولاس بھرا پڑا ہے۔ آریہ دوستو سوامی جی کی کیسی تحریر اور عمل ہے۔ کہ تحریر تو کچھ اور عمل کچھ۔

خاکسار محمد بخش الدین
از اسلام نگر

قادیانی پریس کی غلط بیانی

قادیانی پریس سے ہماری مراد وہ اخبار ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے پیروؤں کے ہاتھوں میں ہیں خواہ وہ قادیان میں ہوں یا لاہور میں۔ ان میں ایک عادت ہے کہ اپنے مخالف کی تھوڑی سی بات کو بڑی کر کے دکھاتے ہیں بلکہ نہ بھی ہو تو بنا لیتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں ریاست رامپور میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی۔ جس کے بعد واعظ ہدایت رسول پر حملہ ہوا۔ جسکا ذکر گلدستہ ثنائی نمبر ۲ میں ہو چکا ہے۔ مگر لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح نے جسکا نام اوس کی صلح جو پالیسی کا اظہار کرنے کو کافی ہے۔ پٹنے کا واقعہ جناب مولوی ابراہیم صاحب کی طرف لگا دیا۔ اوسی کے ساتھ اس کے بھائی الفضل نے بھی یہی راگ الاپا۔ اور بڑے زور سے لکھا۔ کہ مولوی ابراہیم نے جو ہمارے سلسلہ اور سلسلہ کے امام (مرزا صاحب) کی توہین کا وعظ کہا تھا خدا نے اونکو وہیں ذلیل کیا۔ اسپر مرزا صاحب کا ایک الہام بھی لکھ مارا انی مھین من اراد اھانتک (خدا فرماتا ہے اے مرزا۔ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں اوس کی اہانت کروں گا) پھر اسپر بڑی بغلیں بجائیں۔ جب یہ واقع قادیانی اخباروں نے لکھا۔ تو ہمارے احباب نے سخت بے چینی سے ہمکو خطوط لکھے۔ کہ یہ واقعہ کیا ہے۔ آخر ہمیں خدا کی مشیت کا اظہار ہوا۔ کہ خدا کو منظور تھا قادیانی پریس کی راست گوئی اور دیانت کا اظہار ہو۔ چنانچہ پیغام صلح نے اپنے ۲۶ فروری کے پرچہ میں ایک مراسلہ شایع کیا جسکا عنوان ہے۔ "واقع رامپور کا انکشافات"

اس مضمون میں پیغام صلح بشہادت نامہ نگار خود صاف ... لکھتا ہے۔

"اصل واقعات رامپور حسب ذیل ہیں:۔

میاں ابراہیم صاحب سیالکوٹی ایک صاحب کے بلانے پر رام پور پہنچے۔ اور مسجد جامع میں ان کا وعظ ہوا۔ تمام دناظر کو اوس سے خوشی دیگئی۔ میاں موصوف نے اپنی عادت کے مطابق سلسلہ احمدیہ پر برا کہا۔ اور ہماری کتابوں کی عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر حق مولویت ادا کیا۔ اس کے بعد میاں ہدایت رسول کی باری آئی۔ جس نے ہمارے سلسلہ پر سخت بد تہذیبانہ حملہ کیا۔ اور جو کچھ علمیت تھی۔ وہ گالیوں میں خرچ کی۔ اور ساتھ ہی اس کے میاں ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے عقاید باطلہ کی تردید اور تکفیر کی۔ اس پر دو کابلی طالب علم اٹھے۔ اور ہدایت رسول صاحب کو دھکا دیکر گرا دیا۔"

(پیغام صلح ۲۶۔ فروری)

اس بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مار پیٹ کا وقوعہ مولوی ابراہیم صاحب پر نہیں ہوا۔ بلکہ واعظ ہدایت الرسول پر ہوا۔ اب اسپر سوال ہوتا تھا۔ کہ پیغام صلح نے اوسکو مولوی ابراہیم کی طرف نسبت کر کے کیوں خوشی منائی۔ اور کیوں مرزائی الہام کی تصدیق کی منادی کرائی اس سوال کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح یوں عذر کرتا ہے۔

"ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں آریہ مسافر کی بنا پر رام پور میں مولوی صاحبان کی جوت بیزار کا حال لکھا تھا ہمیں افسوس ہے کہ جیسا آریوں کا چوتھا اصول محض دکھانے کے لیے ہے۔ نہ عمل کرنے کے لئے۔ نامہ نگار آریہ مسافر بھی ایسا ہی نکلا۔ اب ہمارے ایک نامہ نگار نے اصل حالات بغرض اندراج اخبار روانہ کئے ہیں جنہیں ہم درج کرتے ہیں۔" (پیغام صلح ۲۶ فروری)

پیغام صلح نے اس بیان میں ایک پورانی مثال صادق کر دی ... کی بلا کو ... مسافر کے مضمون کو ... تو سمجھے نہیں۔ اصل الزام مسافر پر ہے آپکی ناسمجھی اور جلد بازی کا ثبوت یہ کافی ہے۔ کہ مسافر کے کاتب نے غلطی سے لکھ دیا تھا۔ واعظ صاحب کی چادر مبارک لہو سے آلودہ ہو گئی۔ آپنے نہیں سوچا۔ چادر مبارک کیا ہوتی ہے۔ چادر مبارک ہے۔ یا چادر مبارک ہے۔ بجنسہ چادر مبارک لکھدیا پھر مسافر آگرہ میں ہدایت رسول کو واعظ ... لکھا تھا۔ آپنے نہیں سوچا کہ ہدایت رسول نہ مسکتا واعظ ... ہے ... ویسا ہی لکھدیا۔ یہ دو امر آپکی جلد بازی پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔

ہاں ہدایت رسول ہو یا ابراہیم ہو۔ قادیانی گولہ کی زد میں دونوں برابر تھے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ مولوی ابراہیم پر جب الہامی گولہ کا وار کیا گیا۔ وہ ہدایت رسول پر نہ کیا جاتا؟ لہذا اڈیٹر پیغام صلح نے کمال ہوشیاری سے اوس الہامی گولہ کو ایسا چلایا۔ کہ اپنے دونوں حریفوں پر برابر کا اثر کرے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جس طرز پر میاں ابراہیم صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تکفیر و تکذیب کی بعینہ اسی طرز پر ہاتھوں ہاتھ اوس کی اپنی تکفیر و تکذیب ہو گئی۔ اور جس گستاخی سے ہدایت رسول صاحب نے ہمارے سلسلہ کی درگت کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی اس کی درگت بنوا دی۔ اور اس طرز الہام انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ اہل رامپور نے دیکھا۔ (پیغام صلح ۲۶ فروری)

کیا خوب پہلے تو اکیلے ابراہیم ہی نشانہ کی زد میں تھے۔ اب دونوں آ گئے۔ اسی کو کہتے ہیں

کیسے ... کہ دیگر ... کشتی
... کہ زندہ کنی خلق را و باز کشتی

مولوی ابراہیم کو ہدایت رسول نے کافر مقلد کہا۔ تو وہ ذلیل ہو کر موردِ الہام ہوا۔ ہدایت رسول کو لوگوں نے مارا تو وہ محلِ نزولِ الہام ہوا۔ مگر جناب مرزا صاحب کی جیب اسرار میں

خاطر تو واضح ہوتی تھی۔ جسکا ذکر مرزا صاحب نے کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۵ پر بڑی شگفتگی کے لہجہ میں کیا ہے۔ وہ کس الہام کی بدولت تھی۔

لطیفہ: مرزا صاحب کے الہام کی باریکی ملاحظہ فرمایئے۔ من اراد اہانتک فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا۔ من اہانک۔ یہ ہوتا تو مطلب بہت دور چلا جاتا۔ اس صورت میں یہ معنے ہوتے۔ جو مرزا صاحب کی اہانت کریگا۔ خدا اسکو ذلیل کریگا۔ لازم آتا کہ مرزا صاحب کی اہانت کر دینے پر ذلت ہوتی۔ لیکن مرزا صاحب کی عزت اور رفعت اس سے بہت بلند تھی۔ اس لئے الہام میں اراد کا لفظ لائے ہیں۔ یعنے جو کوئی مرزا صاحب کی توہین کرنے کا ارادہ بھی کریگا۔ خدا اسکو ذلیل کریگا۔

کیا کوئی ہے۔ جو ہمیں ان باریکیوں تک پہنچائے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں کوئی شخص بھی ایسا ہے جس نے مرزا صاحب کی توہین کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو کیا ایسے سب لوگ ذلیل ہوئے۔ [illegible] سے اس کا جواب نفی میں ملتا ہے۔ (افسوس)

طبی کانفرنس امرتسر میں

ویدک طبی کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ امرتسر میں بتواریخ ۱-۲-۳ مارچ قرار پایا۔ اشتہار دیکھکر ہم نے مندرجہ ذیل اشتہار دیا۔

طبیہ کانفرنس کا خیر مقدم

از اہل حدیث امرتسر

عالیجناب حاذق الملک اور دیگر ممبران طبیہ کانفرنس!

"اہلحدیث" اپنی اور اپنے برادران اسلام کی طرف سے خصوصاً اور ساکنان امرتسر کی جانب سے عموماً آپ حضرات کو

خوش آمدید

کہکر ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کانفرنس کے مقاصد میں اہم مقصد یہ ہے۔ کہ دیسی طبابت کو زندہ رکھا جائے۔ نہ صرف زندہ بلکہ ترقی دی جاوے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کانفرنس کا یہ جلسہ معمولی نمائشوں اور تقریروں پر ختم نہ کیا جاوے۔ بلکہ ایک حاذق طبیب کی طرح دیسی طبابت کے مرض کی تشخیص کی جاوے جس سے پتہ لگ سکے کہ کیوں یہ فن مردہ یا قریب مردہ کے ہو رہا ہے۔ اس جلسہ میں اس غرض کے لئے کم از کم پانچ چھ گھنٹے مقرر ہونے چاہئیں۔ جن میں آزادی سے ہر ایک شخص دیسی طبابت کے متعلق اپنے اپنے خیالات ظاہر کرسکے مباحثہ کے بعد ایک رزولیوشن پاس کیا جاوے جو کانفرنس کے لئے ہمیشہ نصب العین رہے۔

اگر یہ تجویز منظور ہوئی۔ تو سب سے پہلے یہ خاکسار بہ حیثیت ایک بہی خواہ طبابت کے اس موضوع پر تقریر کرنے کو حاضر ہے میرے ساتھ ہی ایک میرے معزز دوست (ڈاکٹر شریف حسن صاحب وغیرہ) بھی حصہ لینے کو تیار ہیں۔ اس تجویز کی منظوری کی امید رکھکر میں اپنے مافی الضمیر کو مکرر

WEL COME

کہنے پر ختم کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار

ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) اڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر

اس اشتہار کا مطلب بالکل صاف ہے کہ جلسہ میں مذاکرہ علمیہ ہو۔ تاکہ جو جو اعتراضات دیسی طبابت پر ہو رہے ہیں۔ یا جو جو نقائص یا بالفاظ دیگر ڈاکٹری جن وجوہ سے فائق ہوئی ہے۔ ان پر غور کیا جاوے جب یہ اشتہار کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے میں پیش ہوا۔ تو مجھکو اور ڈاکٹر شریف حسن صاحب کو ۳ مارچ کے روز کچھ کچھ وقت دیا گیا۔ ہر چند ہمارا منشا اتنے معمولی وقت سے پورا نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ہم یہ چاہتے تھے کہ ہم اپنی پبلک جیب سے چلے آویں۔ بلکہ یہ غرض تھی کہ جو کچھ ہم کہیں اوسپر مستقل بحث ہو کر فیصلہ قرار پاتے۔ تاہم ہم نے اظہار خیالات اس تھوڑے سے وقت کو بھی قبول کرکے اپنا مافی الضمیر اظہار کرنے کی کوشش کی۔

میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ:

صاحبان! میں ہمارا اب یہ کچھ کہوں گا وہ بحیثیت طبیب کے نہیں کہوں گا۔ بلکہ بحیثیت مریض کے کہوں گا۔ ظاہر ہے کہ اس حیثیت سے مجھے کہنے کا بہت زیادہ حق ہے کیونکہ ڈاکٹری اور طبابت مجھکو اپنی اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پس ہمارا حق ہے کہ جس میں جو نقص دیکھیں۔ وہ ظاہر کریں۔ اور جس میں اپنا آرام پائیں اوسکو ترجیح دیکر اختیار کریں۔

بعض امور فن طبابت میں مقاصد ہیں اور بعض مبادی۔ مقصد تو علاج ہے کوئی بالضد کرتا ہے۔ تو کوئی بالمثل۔ جسکو تو بجائے خود رکھئے۔ لیکن طرق علاج میں ہم لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ توجہ سے سنئے۔

ایک حکیم صاحب نسخہ لکھتے ہیں۔ اوس میں نہ مریض کا نام ہے نہ مرض کا۔ نہ پرہیز کا۔ تاریخ بھی نہیں۔ دس روز کے بعد نسخہ دیکھا جاوے۔ تو نہیں معلوم ہوتا کہ آج تک اس کا کیا عمل ہوا۔ اس لئے مہربانی کرکے اطبا اپنے نسخوں کو اس نقشہ کے مطابق لکھا کریں۔ اور وہ نقشہ یہ ہے

مطب حکیم صاحب

نام مریض	نام مرض	نسخہ	پرہیز	تاریخ ملاحظہ

اس سے یہ فایدہ ہوگا۔ کہ حکیم صاحب کے مطب کی شہرت، صفت کا اشتہار ہوتا رہیگا۔ اہل علم جب اس نسخہ کو دیکھیں گے تو مرض اور نسخہ میں مطابقت کا اندازہ کرسکیں گے۔ تاریخ کے معائنہ سے مرض کے تنزل یا ترقی کا علم ہوسکے گا۔ ایسا کرنے سے اصل فن طب میں کوئی نقص نہیں آئیگا۔ دوسری تکلیف ہمکو دواسازی کی ہے۔ حکیم صاحب نسخہ میں ۴ ماشہ یا دیان لکھتے ہیں۔ عطار صاحب ہاتھ سے اٹھا کر ڈالدیتے ہیں نہ معلوم ۳ ماشہ ہیں یا ۵ ماشہ۔ اس کے بعد گھوٹنے والا مضبوط۔ تنومند ہے۔ تو اچھا گھٹتا ہے۔ ورنہ ناقص۔ اس کے بعد کپڑا مضبوط ہے۔ تو اچھا چھنتا ہے۔ ورنہ ناقص پانی کا حساب تو حکیم صاحب بھی نہیں جانتے نہ لکھتے ہیں۔ بتلائیے دیا کے ایام میں گھر کے سارے آدمی بیمار رہیں۔ تو حکیم کا نسخہ کیسے استعمال ہوسکے۔

اس لئے صاحبان۔ طبی کانفرنس کی خدمت میں آپ حضرات کو ان نقایص کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مہربانی کرکے دواسازی کا رواج دیکھئے۔ سب چیزوں کے عرقیات بنوائیے۔ پانی کا اندازہ اور سب چیزوں کے پیمانے بنوائیے۔ تاکہ مریض کو آرام ملے۔ اور آپ کی طرف متوجہ ہو۔ ورنہ کہنا کہ ہم ایسے اور ہمارے بزرگ اور امام فن ایسے۔ اس کا کچھہ فایدہ نہیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ مسیحا سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

میرے بعد حاذق الملک جناب حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ مولانا کے ہم مشکور ہیں۔ آپنے ہمکو مفید مشورے دئے۔ پہلے بھی ہم اسی فکر میں تھے۔ مگر اب مولانا کی نصیحت کے اتباع میں بھی کوشش کریں گے

میرے بعد ڈاکٹر شریف حسن صاحب انچارج شفاخانہ امرتسر ڈاکٹر صاحب کھنہ کال کھڑے ہوئے آپکا مضمون چار ورق پر چھپا ہوا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ دیسی طب تنزل میں نہیں۔ بلکہ ترقی پر ہے۔ اس طب کو برباد کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو طب کے فن سے بیخبر ناتعلیم یافتہ ہوکر طبابت کے منصب پر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے جب ضرر ہوتا ہے۔ تو کامل لوگ بھی بدنام ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا ہے ؎

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اس لئے حالت موجودہ میں نہ مدرسہ طبیہ کام دے سکتا ہے۔ نہ کالج۔ طبی کانفرنس کا فرض ہے کہ ان بے علم طبیبوں کا قافیہ تنگ کرے۔ تاکہ طب بدنامی سے بچے۔

ریمارک ہم نے جو طبی کانفرنس میں دیکھا اس کے اظہار کرنے سے ہم منہ بند کریں۔ تو غالباً ایک قسم کی قومی اور ملکی خیانت ہوگی۔ اس لئے بغرض اظہار امر واقعہ کے عرض کرتے ہیں۔

ہم نے دیکھا کہ طبی کانفرنس حوصلہ سے اپنے نقایص پر مطلع ہونا نہیں چاہتی حالانکہ جس شخص یا جس قوم نے ترقی پائی ہے۔ اسی اصول سے پائی ہے۔ وہ اپنے نقایص کا علم حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں طبیہ کانفرنس کو یہ روش بہت جلد بدل دینی چاہیئے۔ کھلے بندوں اعتراضات کرنیکا موقع دینا چاہیئے تاکہ اپنے نقایص کا علم ہوسکے۔ اس طرفہ پر طرہ ہم نے یہ بھی دیکھا۔ کہ کوئی مقرر نہ تو طب پر اعتراض کرے۔ نہ اپنے مقابلہ پر ڈاکٹری کو کمزور دکھا سکے۔ چنانچہ بعض لوگوں کو ایسا کرنے پر روکا گیا۔ جس پر انہوں نے ان الفاظ کی واپسی کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ انتظام جلسہ کی بھی عام طور پر شکایت تھی۔ پنجاب میں لوگ عادی ہیں۔ پروگرام پہلے دیکھنے کے مگر طبیہ کانفرنس کا پروگرام اسوقت ہاتھوں میں جاتا تھا۔ جب کہ روائی شروع ہوتی تھی یعنی ۹ بجے کا پروگرام اسوقت ملا۔ جب ۹ بجے کا جلسہ شروع ہوا۔ اور حاضرین داخل جلسہ گاہ ہوگئے۔ اس سے پنجاب کی جلسہ بین پبلک کو بہت وحشت ہوئی۔ اس کے علاوہ داخلہ کے ٹکٹوں کی قید اور نوعیت بہت ہی پریشان کرتی تھی۔

تمام کانفرنسوں کا دستور ہے۔ کہ اخبارات کے اڈیٹروں کو سب سے پہلے دفتروں میں ٹکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہی کے ذریعے مقاصد کی اشاعت ہوتی ہے۔ اس لئے اڈیٹران اخبارات ہر ایک جلسہ کے اعزازی ممبر ہوتے ہیں۔ مگر طبی کانفرنس نے اس قاعدہ کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ نشیب بھی کچھ مستحسن شکل میں نہ تھی۔

ہمیں اس کہنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ کہ امرتسر کا طبی اجلاس کچھ رونق سے نہ ہوا۔ مگر امر واقعہ کے اظہار سے شرم مانع نہ ہونی چاہیئے۔ نمائش اشیاء بھی کچھ دلکش اور مفید نہ تھی۔

کانفرنس کے روح رواں جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب اور اس کے قابل سکرٹری منشی مان سنگھ جی وید سے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ہماری معروضات پر غور کرکے آئندہ انتظامی کل کو زیادہ مضبوط بنادیں گے

تبرا اسلام۔ مہاشہ دھرم پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا مکمل اور مدلل جواب
قیمت ۱۲/
قمرات۔ تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۲/
بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۲/
جہاد۔ قبل از وید و قرآن جہاد کا ثبوت ۲/
(ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسر)

پرمیشور اور جورو

ناظرین باتمکین۔ آریہ سماج کا اصول ہے کہ وید میں جو کچھ ہے۔ وہ پرمیشور کا کلام ہے۔ پس آپ لوگ سنئے۔ پرمیشور کہتا ہے:۔

اے میری پیاری بیوی تو کسی کو ایذا نہیں دیتی۔ تیرا آتما غیر فانی ہے۔ تیرا چہرہ پرجلال ہے۔ تو بہ صفت موصوف ہے۔ تو قبول کئے جانے کے لائق ہے۔ تو میرے دل کی راحت ہے۔ تو عالم ہے تو قابل تعریف ہے تو سرسوتی یا علم کی دیوی ہے۔ اے میری پیاری بیوی۔ آگنے۔ اوٹے۔ جیوتے۔ اڑے۔ ہوسنے۔ اتنے۔ چندرے۔ ایشورتے۔ مہی سرسوتی۔ یہ سب روشن اور سندر اور پیارے نام تیرے ہی ہیں۔ تو اسقدر گنوں والی ہے۔ تو مجھے بھی عمدہ عمدہ اپدیش کیا کر (یجر وید ادھیاۓ ۸ منتر ۴۳)

نوٹ خاکسار۔ چونکہ ہمارے دوست وید کو پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ مانتے ہیں۔ لہذا ناچار ان کو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ پرمیشور کی جورو بھی ہے جس کی منتر ہذا میں تعریف بیان کر رہا ہے اور اپدیش لینے کا خواہشمند ہے۔

اور سنئے۔

اے نیک اوصاف والی عورت تو علم حاصل کر۔ اناج اور پانی کو صاف رکھ تو تیرے گھڑے میں تازہ پانی بھر۔ تجھے بے شمار سوم لتا وغیرہ نباتات کا رس حاصل ہو تاکہ تو دکھ سے دور رہے تو ہمیں آنند دے۔ تیری خاطر ہمیں مال و متاع حاصل ہوں (یجر وید ادھیاۓ ۸ منتر ۴۲)

نوٹ۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کی جورو کا ہونا ثابت ہے۔ جس سے وہ اناج پانی کو صاف کرنے کی ہدایت کر کے مال و متاع کے حصول کی خواہش ظاہر کر رہا ہے

اور سنئے۔

اے استری تو مشرق کی طرح روشن جمال ہے۔ تو جنوب کی طرح علم و انکساری کے زیور سے آراستہ ہے۔ تو مغرب کی طرح چکرورتی راجہ کی مانند سکھ دینے والی زمین پر پرکاشمان ہے۔ تو شمال کی طرح اپنے جمال میں روشن ہے تو اوپر نیچے کی سمتوں کی طرح گھر کے تمام استغفاق سے بھرپور ہے۔ (یجر وید ادھیاۓ ۱۴ منتر ۱۳)

خاکسار۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کی جورو ثابت ہے جس کے اوصاف بیان کر رہا ہے۔ اچھا لو اور سنو۔

اے استری تو گھر کے تمام کاروبار کو کماحقہ جاننے کی خواہش کر۔ یہ تیرا گھر ہے۔ تو اس کی رکھشا کر۔ تو سندر سوروپ ہے۔ تیرا نام روشن ہو تیرے گھر میں ہر ایک قسم کی مفید چیز موجود ہو۔ سب وہاں لوگ تیری عزت کریں۔ تو اس گھر میں قیام کر .... تو ہمیں اولاد کی دولت سے مالا مال کر۔ (یجر وید ادھیاۓ ۱۴ منتر ۴)

خاکسار۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کی زوجہ ثابت ہے جس سے وہ گھر کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد اولاد کی دولت سے مالا مال ہونے کی خواہش ظاہر کر رہا ہے۔

اور سنئے:۔

اے پڑھی لکھی استری۔ یہ تیرا گھر ہے جو کہ ہر ایک موسم کے مطابق آرام دہ ہے۔ تو نے جس علم کو حاصل کیا ہے۔ تو اس پر عمل کرتی ہوئی دھرم پر قائم رہ۔ اور اسی طریقہ سے چونکہ ہمارے مال و متاع کو ترقی دے۔ (یجر وید ادھیاۓ ۱۵ منتر ۵۲)

خاکسار۔ اس منتر میں پرمیشور اپنی جورو سے دھرم پر قائم رہنے اور مال و متاع کے حصول کی تمنا کر رہا ہے۔

اور سنئے۔

اے نڈر استری۔ تو آگ کی پورب سمت میں بیٹھ کر مجھے بھوجن دے۔ اور تو عمدہ اولاد والی ہو۔ سورج کی دکشن دشا میں ہو کر میرے لئے سنتان پیدا کر جو کہ دراز عمر ہو۔ سورج کی پچھم دشا میں ہو کر میری آنکھوں کو ٹھنڈک دے۔ اے عمدہ باتوں کو سننے والی تو اتر دشا سے وایو کی مانند میرے لئے دھن دے۔ اے انیک قسم کی دھارنا شکتی رکھنے والی سوتر آتما ہوا کی طرح میرے لئے بل کی دینے والی ہو۔ تو میرے من کی مالکہ ہے (یجر وید ادھیاۓ ۳۸ منتر ۱۲)

نوٹ:۔ اس منتر میں بھی پرمیشور اپنی جورو سے اولاد اور مال اور طاقت وغیرہ کی خواہش ظاہر کر رہا ہے۔

کیا ہمارے آریہ متروں کو عموماً اور مہاراج مسافر جی کو خصوصاً ابھی پرمیشور کی جورو ہونے میں کلام ہے؟ اگر آریہ صاحبان وید کو خدا کا مقدس کلام مانتے ہیں۔ تو ان کو ضرور پرمیشور کی جورو کا بھی قائل ہونا پڑیگا۔ سماجی دوستو! یا تو وید کو کلام الہٰی کہنا چھوڑ دو۔ یا پرمیشور کی زوجہ کا ہونا مان لو۔

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

محمد بخش الدین از اسلام نگر

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو... قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۶ حصہ سوم ۵ حصہ چہارم ۵ چاروں جلدوں کے لئے علاوہ محصول ڈاک صرف ۲۰
(الراقم ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسر)

مادہ پرستی

(از رسالہ ارشاد ۔ سہارنپوری)

ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہو چلے ہیں۔ جو دہریت میں اہل یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ اور گو انکی حالت بتا رہی ہے۔ کہ دنیوی معاملات اور ایجاد و ترقی کے میدان میں انکی عقلوں کو اہل یورپ کی عقلوں سے اتنی بھی مناسبت نہیں۔ جیسی ندی یا نالہ کو دریا اور سمندر سے ہوتی ہے۔ باایں ہمہ مادہ پرستی میں انکو دعوے ہے۔ کہ اہل یورپ بھی وہ دلائل نہ لاسکیں گے۔ جو ان کو سوجھ جاتے ہیں۔

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مادہ قدیم ہے جس کی ابتدا انتہا نہیں۔ خود ہی اسکی حالت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اسی کی غیر اختیاری حرکت سے تمام دنیا کی آفرینش ہوئی ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں نظر آرہا ہے۔ اور پیدا ہو چکا یا آئندہ ہوگا۔ سب اسی مادہ غیر ذی روح کی حرکات اضطراری کا کارنامہ ہے۔" یوں تو مثل مشہور ہے کہ راستے کی لاٹھی پکڑی جاتی ہے۔ مگر کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی" پس ہر شخص کو جس کے مونہہ میں زبان ہے۔ اختیار ہے۔ کہ اسکو ہلائے۔ اور جن الفاظ و کلمات کو چاہے ترکیب دیکر زبان سے نکالدے۔ مگر فکر صحیح جو تعصب سے خالی ہو۔ اور انصاف جس میں اپنے خیال کی رعایت شامل نہ ہو۔ دنیا کا کارخانہ دیکھکر کسی طرح بھی تسلیم نہیں کرنے دیتا۔ کہ یہ عجیب و غریب انتظام کسی ایسے شے کی بدولت ہو گیا ہو جو اپنی حرکت پر خود بھی قادر نہ ہو۔ اور نہ اس کو اپنی حرکات اور تبدیلیوں کا علم ہو۔ نہ اس میں قصد و ارادہ کی صلاحیت ہو۔ اور نہ وہ اختیار و مشیت پر دسترس رکھتا ہو۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مرد اور عورت میں ایک ایسی نفسانی خواہش رکھی ہوئی ہے۔ جس کے سبب دونوں مقاربت کرتے ہیں۔ مرد کی صلب سے نکلکر نطفہ عورت کے رحم میں جاتا ہے۔ اس کے بعد رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ وہاں اسکو ترقی ہوتی ہے۔ عورت کا خون اس کا شریک بنکر اسے پرورش دیتا اور بڑھاتا رہتا ہے۔ چالیس روز میں وہ سرخ رنگت لیکر بستہ خون بنجاتا ہے۔ پھر اس کی بستگی بڑھتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے۔ جسکو لوتھڑا کہتے ہیں۔ پھر ہڈیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ رگیں اور پٹھے وجود میں آتے ہیں ہر ایک چیز اپنی جداگانہ صورت اور جداگانہ کیفیت لیتی رہتی ہے۔ اس کے بعد صورت بنتی ہے اور ہر عضو اپنی خاص ہیئت پر آتا ہے۔ آخر جب اعصاب عروق۔ شرائین۔ دل۔ جگر۔ دماغ۔ پھیپھڑہ۔ گوشت پوست۔ اور ہڈیاں وغیرہ سب درست ہو جاتی ہیں تو اس میں حیات و حرکت پیدا ہوتی ہے وہ جاندار بنکر پیٹ کے اندر گردش کرتا اور اس غذا کے جوہر سے پرورش پاتا رہتا ہے۔ جو حاملہ کھاتی ہے۔ نویں مہینے اسکو اس کوٹھڑی سے جس میں ابتک رہ وحشت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا طبعی اقتضا ہوتا ہے کہ باہر نکلے۔ اسی کا نام درد زہ ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے۔ جو اس کی ماں کو زچہ بناتی اور خود اسکو دنیا کا بادشاہ کہلواتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک تنگ راستہ سے صحیح و سالم اور جیتا جاگتا برآمد ہوتا ہے۔ تو روتا ہے۔ تاکہ وہ ہوا جو ابتک اس کی غذا بنی تھی۔ باہر نکلجائے۔ اور دنیا کی ہوا جو اس کی تازہ خوراک ہے۔ اس کے پھیپھڑے میں پہنچے۔ رونے سے اسکا پھیپھڑہ صاف ہوتا ہے۔ اور اوسکو بھوک معلوم ہوتی ہے۔ تب وہ اپنی ماں کی گود میں جاکر پستان منہ میں دباتا اور اوسکو چوسنے لگ جاتا ہے۔ باوجود ناسمجھ ہونے اور دنیا میں آئے ہوئے چند منٹ گزرنے کے بھی اسکو معلوم ہے۔ کہ دودھ کو ماں کی چھاتی کے خزانہ سے نکال کر حلق کے ذریعے معدہ میں پہنچانے کا یہ طریقہ ہے۔ اسی طرح گھٹی چٹایا اور اس میں بھیگی ہوئی بتی کو چوس کر بقدر ضرورت حلق سے اتارتا ہے۔ کہ بھوک کی کھرچن رفع ہو۔ اور وہ زندہ رہے۔ پھر ہمیشہ کھاتا پیتا۔ فضلہ کو دفع کرتا۔ سانس لیتا۔ اور اپنی زندگی کو قایم رکھنے والی تمام ضروریات کو پورا کرتا رہتا ہے۔ تاکہ نشو و نما پائے اور فنا نہ ہو پھر جسقدر بڑھتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس میں عقل و شعور آتا جاتا ہے۔ قوت و طاقت بڑھتی رہتی ہے چلتا پھرتا ہے۔ دوڑتا۔ لپکتا ہے۔ مارتا اور دوسروں کو گرا دیتا ہے۔ آخر چالیس برس میں عقل و تجربہ بھی کمال پر پہنچ جاتا ہے۔ اور قوت و زور بھی تکمیل کر چکتا ہے۔ تب اس میں انحطاط شروع ہوتا ہے۔ اور ایسی کمی آنے لگتی ہے۔ جسکو پہلی نظر میں وہ خود بھی محسوس نہیں کرسکتا یہ گھٹنا گھٹانا ایسا غیر اختیاری ہے۔ کہ باوجود پوری عقل اور پوری طاقت رکھنے کے نہ اس کے روکے رک سکتا ہے۔ اور نہ کسی دوسرے کے تھامے تھم سکتا ہے۔ انجام کار یہ تنزل اسکو فنا پر مجبور کرتا ہے اور یہ با دل ناخواستہ اپنے بنے بنائے اور سدھائے جسم کو چھوڑ کر یکدم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ کہ آنکھیں موجود ہیں مگر ان سے دیکھتا نہیں۔ کان دونوں قایم ہیں مگر سنائی کسی سے نہیں دیتا۔ زبان منہ کے اندر ہے مگر بیکار ہے۔ کہ بول نہیں سکتی۔ ہاتھ پاؤں پیٹ۔ کمر۔ ناک۔ ہونٹ۔ جباڑہ۔ ہڈی گوشت۔ پوست۔ پٹھے۔ رگیں۔ دل۔ پھیپھڑہ جگر۔ تلی۔ سب ہی کی صورت قایم ہے۔ مگر سانس نہیں۔ کہ مشین چلے۔ ہزاروں دوائیں اور طرح طرح کی مقوی سے مقوی غذائیں کھاتے ہیں۔ مگر مرتے ضرور ہیں۔ جتنے کہ بادشاہوں کی رگوں میں جوان اور تندرست آدمی کا خون بھی پہنچایا گیا۔ مگر موت نے مہلت نہ دی۔ بہتیرے ڈاکٹر اور حکیم جن کے ہاتھوں سے ہزاروں مریض تندرست ہوئے جب مرنے والا مریض آیا۔ تو اس کے تندرست کرنے سے عاجز بن گئے اور دوا نے خاک اثر نہ کیا۔ اور وہی مرض جو سینکڑوں مرتبہ ان کے ہاتھوں سے مٹ چکا تھا مرنے والے شخص کی جان کا ایسا لاگو ہوا۔ کہ پیچھا

نہ چھوڑا۔ اور لیکر گیا پر لیکر گیا۔

اے انسان ذرا سوچ اور سمجھ سے کام لیکر بتا کہ یہ انتظام جو عکما۔ اور فلاسفروں کی عقلوں کو مات دے رہا ہے دیتا ہے۔ کیا مادے کے ہاتھ میں ہے جس میں نہ عقل ہے نہ شعور۔ اور نہ علم و ارادہ ہے اور نہ قصد و اختیار؟ اگر موت و حیات اور بقا و فنا کے انتظام کی باگ مادہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تو جو مادہ جس مرض یا مریض میں موجود ہے ظاہر ہے۔ کہ اسی قسم کے ہر مرض اور مریض میں وہی موجود ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ وہی شخص جو اس مرتبہ بخار سے بچ رہا۔ دیکھا تو ابھی اچھا ہو جانے کے مر گیا۔ اور کیا سبب ہے کہ وہی شخص جس نے لذیذ غذاؤں سے پرورش پائی۔ اور قوت پکڑی تھی ایک دن وہی غذائیں اس کے لئے زہر ہلاہل بن گئیں۔ اور اس زندگی کو تلخ و ناکام بنا گئیں؟ وہی ایک مرض جس سے ہزاروں جانبر ہو گئے ہیں۔ جس وقت مرنے والے شخص کو آکر چمٹتا ہے۔ تو بلا کسی بدپرہیزی اور نقصان کے اسکی موت کا سبب ہو جاتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ انتظام مادہ میں کہاں سے آیا۔ جس نے ایک کو زندہ رکھا۔ اور دوسرے کو فنا کر دیا۔ مادہ میں تو صرف ایک حرکت اضطراری ہے جس کا اثر کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہی دوا جو مثلاً بخار کے لئے تریاق ہے۔ مرنے والے تپ زدہ کے پیٹ میں پہنچکر الٹا اثر کرتی ہے۔ اور جب وہ مادہ جس سے ایسے عجیب و غریب آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا میں موجود ہے۔ تو کسی ڈاکٹر یا فلسفی نے اسکو مرنیوالے کے پیٹ میں کیوں نہ پہنچا دیا کہ وہ زندہ رہتا۔ یا اپنے نفس کے لئے اس کی بقا و قوت کے وہ سامان کیوں نہ فراہم کئے جن کے سبب خود ہمیشہ زندہ رہ سکتے۔ ان مدعیان قدرت نے موت کے اس بھیانک منظر کا جو اپنی قوت سے بالا اور زبردست قوت کا پتہ دے رہی ہے مقابلہ کیوں نہ کیا؟ کیا وہ مادہ جس نے قطرۂ منی کو تمہارے زعم کے مطابق پروان چڑھا کر جیتا جاگتا انسان بنا دیا۔ کسی طرح مردہ بدن میں نہیں پہنچایا جا سکتا۔ کہ وہ پھر زندہ ہو جاتے؟ اور کیا دنیا بھر کے طبیب و حکیم جنہوں نے مادہ کو خالق کائنات کہنے کا شعور مچا رکھا ہے۔ اس بات سے عاجز ہیں۔ کہ دنیا میں باقی رکھنے والا مادہ اپنے لئے یا اپنی جان سے زیادہ عزیز بچے کے لئے فراہم کر لیں۔ کہ انکو مرنے نہ دے۔ اور وہ زندگی طبعی کے وہ سب سے زیادہ حریص و دلدادہ ہیں۔

ابدالآباد تک قائم رہے؟ وہ بے شعور مادہ کیا رحم مادر کے سوا دوسرے آلات و ظروف میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے سبب قطرۂ منی یا اسی مادہ کا ترکیب دیا ہوا دوسرا نطفہ ایک قطرۂ سیال کو ترقی دے دیکر جیتا جاگتا بچہ اور چلتا پھرتا انسان بنا دے؟

آہ! اے غافل انسان ذرا اپنی حیثیت ملحوظ رکھکر کہہ۔ گھڑی کے پرزے جو ایک خاص انتظام میں چلکر دن اور رات کی ساعتوں کا صحیح پتہ دے رہے ہیں۔ کیا اپنے آپ باہم جڑ گئے۔ اور کسی حرکت غیر اختیاری کی بدولت اس عجیب ترتیب پر قائم ہو گئے ہیں۔ کہ اس کی رفتار پر دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے؟ بمقتضائے ارشاد خداوندی وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اپنی جان اپنے نفس اور اپنی حالتوں میں ہی غور کر کہ قطرۂ منی ہو پرورش پائی ہوئی خاکی مشین کس دانائی سے مرتب ہوئی ہے۔ کہ ہر عضو کا سانچہ جدا اور ہر جوڑ کی خاصیت و کیفیت علیحدہ ہے۔ آنکھ ایک کام کر رہی ہے۔ جس سے سارا بدن نفع اٹھا رہا ہے اور کوئی دوسرا عضو اسکو کسی طرح انجام نہیں دے سکتا۔ کان ایک جدا کام کر رہے ہیں۔ اور زبان ایک علیحدہ خدمت انجام دے رہی ہے علیٰ ہذا قلب۔ جگر۔ دماغ۔ پھیپھڑہ۔ رگ پٹھے شرائین۔ ہڈیاں۔ خون۔ بلغم۔ سودا۔ صفرا۔ معدے گردے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔ انگلیاں اور ناخن ایک سب اپنے اپنے خاص کاموں میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ جو ان کے متعلق کی گئی ہیں۔ اور اندرونی

و بیرونی اعضاء میں ہر ایک دوسرے کا شریک حال اور معین و مددگار بنا ہوا ہے۔ کیا وہ مادہ جس نے اپنی حرکت غیر اختیاری سے آنکھ کی پتلی کو شیشہ بنا دیا ہے۔ کان یا ناک میں کسی طرح منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کان اور ناک میں بصارت آ جاتے یا وہ آنکھ جو ماں کے پیٹ سے بے نور پیدا ہوتی ہے دوسرے ہم جنس انسان کی صاف آنکھ کے نور سے بدلی نہیں جا سکتی۔ کہ اندھے کو سوانکھا بنا دے اور کیا وہ مادہ جو معدہ میں کمزور ہو جانے کے سبب غذا کو ہضم نہیں کرتا۔ دوسرے قوی عضو میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ کہ وہ معدہ کی خدمت انجام دیکر انسان کو کمزور اور ناطاقت نہ ہونے دے

اے مرنے والے بشر! ذرا ٹھکانے کی بات کہو اگر زید یہ دعوے کرے۔ کہ میرے باغ کا سارا خوشنما تختہ میرے باغ کے درخت کھجور کی پتی سے چل رہا ہے۔ وہی اپنی غیر اختیاری حرکت اور رات دن کی طبعی سنسناہٹ کے واسطے کہیں سبز پھول بنا دیتی ہے۔ اور کہیں گلابی۔ کسی طرف اس نے آم کے درخت اگا دئیے۔ اور کسی طرف انار اور سیب کے۔ ایک تختہ میں انگور کی بیلیں پھیلا دیں اور دوسری طرف جامن کے گنجان اور گھنے درختوں میں خوشنما پھل لٹکا دئیے۔

علیٰ ہذا سارا چمنستان جسکی گلکاریوں پر بلبلیں مستانہ وار شیدا بنی پھرتی اور قمریاں طرب و نشاط میں نثار ہو ہو کر چکر لگا رہی ہیں۔ اسی ایک پتی کے اس سرسراہٹ سے حیرت خیز بن گیا ہے جو ہوا کے جھونکوں سے اس میں پیدا ہوتی ہے اور جس کی خود اسکو بھی خبر نہیں۔ اس لئے کہ نہ اس میں حس ہے۔ نہ ارادہ اور نہ دانش ہے نہ اختیار تو بتا کہ اس کا جواب تیرے پاس کیا ہے؟ اگر اس قائل کو تو مجنون و دیوانہ بتلائے اور یوں کہے کہ خیال پرست شخص ہے جسکو اپنی دھن میں حقیقت سے بحث نہیں ہے۔ تو بس یہی جواب ایک ذکی دیندار شخص کی طرف سے تیرے لئے ہے جس کی فہم نے حقیقت تک رسائی پاکر یقین کر لیا

ہے کہ عالم کا ایسا عجیب انتظام اور نظم ونسق جو انسان کے جسم یعنی صرف عالمِ اصغر کے اندر غور کرنے سے حیران بنائے دیتا ہے۔ بغیر کسی ایسی ذات کے ظہور وجود میں نہیں آ سکتا جس کی قوت ساری قوتوں سے بالاتر جس کی حکمت سب حکمتوں سے برتر و بہتر۔ اور جس کا علم سب کے علم و دانش سے بیشتر و افزوں تر ہے۔ اسی نے انسان کو بنایا۔ اسی نے قطرۂ منی میں جان ڈالکر اُس کو پروان چڑھایا۔ اسی نے صورتیں بخشیں۔ اور اتنی بیشمار بخشیں کہ لاکھوں انسانوں میں ایک انسان بھی دوسرے سے مشابہ نہیں ہوا۔ وہ صاحب اختیار و ارادہ ہے۔ وہ جو چاہے بنا سکتا۔ اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کا نام مقدس اللہ ہے۔ وہ ساری عمدہ صفتوں سے متصف اور جملہ عیوب و نقائص سے منزہ ہے۔ اس کا کام کوئی مصلحت سے خالی نہیں۔ اگرچہ وہ حکمتیں ہماری سمجھ میں نہ آئیں۔ آفریں ہے اس دہقانی کی عقل پر جس نے عمر بھر بکریاں چرائیں۔ اور پہاڑ کی تلہٹی میں پڑا ہوا اپنی زندگی گزارا کیا مگر جب کسی نے اُس سے پوچھا کہ دنیا کا خالق کوئی ہے یا نہیں اور ہے تو اُس کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ تو وہ متعجب ہو کر مسکرایا اور بولا کہ میاں ریتا پر پڑی ہوئی مینگنی بتا رہی ہے کہ ادھر سے کوئی اونٹ ضرور گزرا ہے۔ اور خاک پر پڑے ہوئے نشانات قدم پتہ دے رہے ہیں۔ کہ کوئی چلنے والا اس راستہ سے ضرور چلا ہے۔ پھر اتنا بڑا عالم جس کا فرش زمین ہے اور چھت آسمان کیونکر نہ بتلائے گا کہ اس کا موجد کوئی باتمکین اور باخبر ذات ہے۔ وھو [illegible]

انسانی آفرینش سے نظر ہٹا کر اس ساز و سامان پر اگر نظر کیجئے۔ جو دنیا میں انسان کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو اور بھی حیرت ہوتی ہے۔ دن کو جو انسان کے کام کرنے کا زمانہ ہے۔ سورج کی نہایت تیز مشعل روشن ہے کہ گرد کا ذرہ ذرہ اس سے منور ہو جاتا ہے۔ اور جب دن ختم ہو جاتا ہے تو رات کے لئے چاند کی ٹھنڈی قندیل جل جاتی ہے۔ جس کی روشنی نہ اتنی کمزور ہے کہ ٹمٹماتا ہوا چراغ بنا رہے۔ اور نہ اتنی تیز یا گرم ہے کہ سونے میں مخل ہو۔ اور دن بھر کا تکان و ماندگی نہ اتار سکے معلوم نہیں کہ مادہ بے شعور کو کس طرح معلوم ہوا کہ وہ انسان جیسی عجیب ہستی کی زندگانی قائم رکھنے کے لئے دن اور رات کے دونوں زمانوں کا مساوی محتاج ہے۔ کہ مختلف طبیعت والی ایسی نورانی مشعلوں کی بھی ضرور حاجت مند ہے۔ جیسی کہ سورج اور چاند ہیں جو اپنا کام جدا کر رہی ہے۔ ان بخارات کو جو سورج کی گرمی کے سبب پانی سے اوپر کو اٹھتے ہیں۔ اپنے اندر شامل کر لیتی ہے اور گٹھڑیاں بنا کر بادلوں کے خوانچوں میں بھر دیتی ہے پھر چاروں طرف سے بادلوں کو سمیٹ کر خشک و قحط زدہ شہر کے سر پر لا کھڑا کر دیتی ہے۔ کہ پیاسی اور وہ پانی جو مشکیزوں اور پکھالوں میں بھر کر کسی طرح بھی سمندر سے نہیں لایا جا سکتا پیاسی کھیتی کو پلا کر گویا مردہ میں جان ڈال دیتی ہے نہ معلوم مادہ غیر ذی عقل نے کس طرح سمجھا کہ زمین کا یہ ٹکڑا پیاسا ہے۔ اور اس کو سیراب کرنے کی ضرورت اس لئے ہے۔ کہ انسان کی غذا جس پر اس کی حیات کا مدار ہے۔ اس کی بدولت پیدا ہوگی۔ زمین اپنی خدمت پر الگ مستعد ہے۔ کہ پانی کو جذب کرتی اور اپنے ذرات کی ترکیب والی چھلنی میں اسکو چھان کر اس گہرے خزانے میں رکھتی جاتی ہے کہ جو نہ اتنا عمیق ہے کہ کھودنے سے کھد نہ سکے۔ ورنہ پیاس کے وقت جب انسان پانی نہ پاتا۔ تو یقیناً مر جاتا۔ اور نہ اتنا اونچا ہے۔ کہ سطح زمین کی مٹی کو کیچڑ بنا دے۔ کہ چلنا مشکل پڑ جائے۔ یا اتنا نرم رکھے کہ پاؤں دھنسیں اور پھر دیکھئے تو ایک قطرہ کا بھی نام نہیں۔ اور کنوئیں کھودئیے۔ تو دس بارہ گز نیچے سوت کے سوت جاری ہیں۔ کہ ہر وقت پینے کے کام میں الگ آتا ہے۔ اور بارش کی کمی کے وقت زراعت و کاشت میں سہارا جدا دیتا ہے۔ پھر نہ سڑتا ہے نہ بدبودار یا کڑوا بنتا ہے۔ اگرچہ برسہا برس گذر جائیں

کوئی بتائے تو سہی۔ کہ مادہ کو کس طرح خبر ہوئی کہ انسان اپنی بقا کے لئے شیریں پانی کا بھی رات دن محتاج رہے گا۔ اور سمندر کے کھاری پانی کو آسمان کی اونچی چھت پر چڑھا کر قطرہ قطرہ کر کے برسانے کی ضرورت ہے۔ کہ نہ فرشتہ پکھالیں اور نہ اس سے دنیا کا نہ کوئی مکان باقی رہے گا نہ کوئی مکین۔ پھر شور و تلخ پانی کو میٹھا بنانے کی ضرورت ہے کہ حلق سے اتر سکے۔ اور اس کے لئے بخارات بنکر ہوا میں ملنے یا دوسرے اندرونی آلات کی ضرورت ہے جن کی حقیقت انسان کو خود بھی معلوم نہیں ہوئی۔ کیا ہوا انسان کی نوکر ہے۔ یا زمین کو انسان نے غلام بنا رکھا ہے کہ وہ چاہے خود پیاسی رہے۔ مگر انسان کے لئے پانی کا ذخیرہ فراہم کرے۔ اور کسی قیمت دینے میں تامل نہ کرے۔ پھر زمین جتنا پانی پیتی ہے۔ وہ بھی انسانی ضرورت کے رفع کرنے کو پیتی ہے کہ جو تخم اس میں ڈالا گیا۔ اسکو بڑھاتی اور اپنی سطح پر اسکو کھیتی اور درخت بنا کر نکال کھڑا کرتی ہے۔ تاکہ اناج و غلہ جو بقائے انسانی کا موقوف علیہ ہے۔ بسہولت انسان کو جدا ملتا رہے اور طرح طرح کے مزے دار پھل جن کے ذائقوں کی گنتی بھی نہیں ہو سکتی۔ لذت کے لئے الگ حاصل ہوتے رہیں۔ کیا مادہ جانتا ہے۔ کہ دنیا کی آبادی و رونق کے لئے ایسے انتظام کی ضرورت ہے۔ جو چھوٹی سے چھوٹی مصلحت کو بھی نظر انداز نہ ہونے دے؟ اور کیا زمین کو خبر ہے کہ میری روئیدگی انسان کے لئے جو اشرف المخلوقات ہے زندگی کا سبب ہے۔ اور اسکا یہ طریقہ ہے کہ ہوا سے پانی مانگوں اور دھوپ سے حرارت کا سوال کروں کہ نشو و نما ہو۔ اور چاند سے اُس کی خنک روشنی لوں۔ کہ پھل رسیلے اور شیریں اور لذیذ بنیں پھر ان اشیاء میں باہم موافقت کیا مادہ نے پیدا کی ہے۔ کہ زمین جب پانی مانگتی ہے۔ تو ہوا تعمیل کے لئے حاضر ہے۔ اور بادلوں کو کاندھوں پر

لادلاد کر لانے میں لو کروں کا کام دیتی ہے اور بادل جب مینہ برساتے ہیں۔ تو زمین اوس کے چوستے پینے اور چھان کر خزانہ میں رکھ چھوڑنے سے اکتاتی یا گھبراتی نہیں پس اگر یہ کارنامے اس ادھر کے ہیں۔ جس میں بجز اختیاری حرکت کے کچھ بھی نہیں۔ تو زمین کی پیدائش کا مادہ اگر ہیں سے نکلا کسی دوسری چیز میں کیوں نہیں رکھ لیا جاتا۔ کہ محفوظ رہ وہ مخلوق نا قدوں کے نقول موت کا شکار نہ ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

تنقید وید

نمبر دوم

وید بتاتا ہے:-

اے منشیو۔ میری زبان کلیان کارک آن وغیرہ بھوگ کرنے والی بانی رقول) بڑے پوجنیہ وید شاستر گیان سے بھرپور۔ سوچنے والا انتہ کرن دُشٹ منیوں پر غصہ کرنے والا خود بجو دپرکاش کرنے والی بدھی پکا شمان آتما و پورے آنند کے قابل او نگھی اور سب عضو اور دوست احباب میرے مددگار ہوں۔ (یجر وید ادھیاء ۲۰ منتر ۶)

نوٹ خاکسار۔ آریہ دوستو! یہ کس کی عبارت ہے وید کی۔ یہ کون کہہ رہا ہے۔ پرمیشور۔ پرمیشور؟ قادر مطلق اور دوست احباب سے مدد کا طالب؟ منتر وہ پرمیشور پر کیا مشکل پڑی۔ جو وہ دوست و احباب کی مدد کا طالب ہوا۔ اگر اس معمہ کو حل کر دو تو اس خاکسار سے انعام لو۔

اور سنئے:-

اے ستیہ کی پالنا کرنے والے وروان مجھے کلیان کو کاری شانتی پاپ سے دور رہنے والے دو عا لقیہ مجھ کو پاپ سے دور کرنے اور مجھے اس جنم اور اگلے جنم کے سکھ کو دینے والے ہو۔ (یجر وید ادھیاء ۱۹ منتر ۱۱)

خاکسار۔ اس منتر سے آفتاب نیمروز کی طرح صاف روشن ہے۔ کہ متکلم ہذا وو دونوں سے اچھا پاپ دور کرائے اور اگلے جنم میں سکھ حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کر رہا ہے۔ لہذا منتر ہذا پر یہ سوالات وارد ہوتے ہیں۔ (۱) متکلم ہذا کن اوقات میں پاپ کرتا ہے۔ اور آج تک کتنے پاپ کئے۔ (۲) اب تک اس نے کتنے جنم لئے ہیں۔ اور آئندہ کتنے جنم اور لیگا۔ اور اگر منتر ہذا پرمیشور کی طرف سے تسلیم کیا جاوے تو پھر کوئی سوال نہیں۔

اور سنئے:-

اے ہمارے باپ دادا اور پردادا۔ ہماری زندگی کو آپ پوتر کریں۔ آپ ہماری آرزوؤں اور ہماری محنت کو ہر طرح سے کامیابی دیں جو ان کتوں کی مانند عادت والے ہمارے دور و نزدیک بستے ہیں۔ ہمکو ان کی صحبت سے الگ رکھئے۔ (یجر وید ادھیاء ۱۹ منتر ۳۸)

خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے۔ تو لابد تسلیم کرنا پڑیگا کہ پرمیشور کے باپ دادا اور پردادا ہیں جن سے وہ اپنی زندگی پوتر کرانے اور برے آدمیوں کی صحبت سے بچانے کی آرزو کر رہا ہے۔ لہذا اس منتر پر بھی حسب ذیل اعتراضات عائد ہوتے ہیں (۱) پرمیشور کے باپ دادا وغیرہ کی عمر اور نام کیا ہے؟ اور وہ کس جگہ رہتے ہیں۔ (۲) پرمیشور کی زندگی کیسے ناپاک ہے جس کے پوتر کرنے کی دعا کی ہے۔ (۳) وہ کون کون آرزوئیں اور محنتیں ہیں جنکی کامیابی باپ وغیرہ سے طلب کر رہا ہے (۴) وہ کون کون آدمی ہیں۔ جنہوں نے پرمیشور کو اپنی خراب صحبت میں داخل کر لیا ہے اور انکا نام کیا ہے۔ وہ کس جگہ رہتے ہیں اور پرمیشور تک ان کی رسائی کس طریقہ سے ہوئی۔ اور اگر منتر ہذا پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو کوئی اعتراض نہیں۔

اور سنئے:-

چاند کی مانند شانت سوبھاؤ والے بلند اقبال گیان دینے والے اور ہماری پرورش کرنے والے بزرگو (۱) پتا مجھ کو سو برس تک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی توفیق دیں۔ (یجر وید ادھیاء ۱۹ منتر ۳۷)

خاکسار۔ منتر مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جس کے بوڑھے ماں باپ ہیں۔ اور وہ ان سے سو برس تک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی توفیق کا خواستگار ہے۔ اور اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے تو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ آریوں کے خدا کے بوڑھے ماں باپ بھی ہیں۔ جن سے وہ اپنی زندگی کی خواہش کر رہا ہے۔ لہذا منتر ہذا پر بھی حسب ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں (۱) یہ کلام اگر پرمیشور کا ہے۔ تو پرمیشور کے ماں باپ کا کیا نام ہے اور وہ اب زندہ ہیں یا مر گئے (۲) پرمیشور سو برس کی زندگی کے بعد زندہ رہا۔ یا نہیں۔ نہیں رہا۔ تو کہاں گیا؟

اور سنئے:-

اے علم و عقل کی روشنی دینے والے مہاتمن پہلے آپ کی زندگی پوتر ہو۔ اوس کے بعد آپ مجھے پوتر کیجئے۔ پہلے آپ کی عقل روشن ہو۔ اس کے بعد آپ میری عقل کو پوتر کیجئے (یجر وید ادھیاء ۱۹ منتر ۴۰)

خاکسار۔ اس منتر سے صاف طور سے ظاہر ہے کہ کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جو کہ مہاتما سے اپنی زندگی پوتر کرنے کی التجا کر رہا ہے۔ اگر بقول آریہ صاحبان پرمیشور کیطرف سے نازل شدہ خیال کیا جاوے تو لامحالہ ماننا ہوگا۔ کہ آریوں کا خدا مہاتما سے کہہ رہا ہے۔ کہ آپ اپنی زندگی پوتر کرنے کے بعد میری زندگی اور آپ اپنی عقل روشن ہونے کے بعد میری عقل کو پوتر کریں۔

اور سنئے:-

اے استری۔۔۔ میں تیرا خاوند ہو کر تیرے ساتھ زندگی بسر کرنے اور تجھ سے سنتان پیدا کرنے کی خواہش کرتا ہوا تجھے گرہن کرتا ہوں۔ (یجر وید ادھیاء ۱۴ منتر ۴۸)

خاکسار۔ یہ منتر بھی کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو کہ اپنی جورو کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور اولاد پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کر رہا ہے اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا بھی پرمیشور کیطرف سے خیال کیا جاوے تو ماننا پڑیگا۔ کہ پرمیشور جورو بھی رکھتا ہے اور اولاد کی خواہش بھی ہے (حافظ محمد بخش الدین از اسلام نگر)۔

ایک سوال کا کافی جواب

مخدومنا مکرمنا حضرت مولینا اولینا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب مالک و مولف گلدستہ ثنائی ادام فیضکم

السلام علیکم۔ از راہ کرم یہ ایک سوال کے جواب کا مضمون اپنے گلدستہ ثنائی کے کسی گوشہ میں ضرور درج فرما کر جناب سائل صاحب و نیز دیگر برادران اہل اسلام کو متنبہ فرما دیں۔ عین بندہ نوازی ہوگی۔ اور احسان ہوگا لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

واضح باد کہ جس وقت رسالہ گلدستہ ثنائی نمبر اول مطبوعہ فروری ۱۹۱۴ء مطابق ربیع الاول ۱۳۳۲ھ بندہ کے پاس پہنچا۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ محبی مشفقی برادر اسلامی جناب مولوی ابوالاشفاق محمد اسحق صاحب الہ شاہی نے بذریعہ اخبار ۱۳۳۲ سے ایک سوال بضمن ایک حدیث وَلَا یَتُوْبُ مِنَ الذَّنْبِ پیش فرمایا ہے۔ و نیز اجابت بھی چاہی ہے۔ کہ دیگر حضرات بھی اپنی اپنی رائے ظاہر کریں۔ یہ جولان قلم کے محتاج ہیں۔ لہذا یہ بندہ ضعیف و نحیف اس جا کو دیکھیگا۔ اگرچہ مجھ میں طاقت جولان قلمی و مادہ علمی ذرہ بھر بھی نہیں۔ اور نہ کہ ان حضرات با برکات کے زمرہ عظمے میں داخل اور نہ ان علمائے کرام صاحب علام کے جماعت اسلئے بلکہ اونکے میں بھی شامل کیا وجہ کہ عر

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

البتہ آنحضرات کے خادموں کا خادم لیکن از خدمت آنہا نادم۔ خیال ہوا کہ مختصر مضمون مشحون تحریر کرکے بغرض اشاعت در گلدستہ و بہ تنبیہ سائل موصوف وغیرہ بخدمت والا حشمت جناب والا خطاب حضرت مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب ادام فیضہم ارسال کروں۔ امید کہ آپ ضرور طبع فرما دیں گے۔ وہ یہ ہے ہوش گوش اسطرف متوجہ ہوں۔ امید کہ اس تحریر سے آپ دونوں کے رموز سے بخوبی واقف ہو جائینگے۔ کہ بکر جو ہمیشہ زنا اور شراب خوری بھی کرتا ہے۔ اور صوم صلوٰۃ بھی کما حقہ بجا لاتا ہے۔ اور با وجود ان ہر دو ناجائز افعال کے وہ بین الناس متقی اور زاہد کہلاتا ہے۔ اس بارے میں حق سبحانہ و تعالےٰ کا قول ہی تو ہے۔ کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ۔ یعنے پس جو کوئی چھنگی کے برابر بھی بھلائی کرے گا وہ اوسکو دیکھیگا اور وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۔ اور جو کوئی شخص چھنگی کے برابر برائی بھی کریگا وہ بھی اوسکو دیکھیگا۔ مگر تفسیر معالم التنزیل میں انہیں آیت کے ماتحت لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں۔ کہ مومن اور کافر کا خیر و شر عمل دنیا میں نہیں رہتا۔ مگر اللہ تعالےٰ قیامت کے روز ان خیر و شر عمل کو اونہیں دکھلائیگا۔ پس مومن کو اس کی نیکی و بدی دکھلائیگا اس کے بعد اس کی جس قدر برائیاں ہیں۔ اونہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے کل کے کل کو معاف فرمائے گا۔ مگر اس کی جسقدر بھلائیاں ہیں۔ اونکا اوسے ثواب عطا کریگا۔ لیکن کافر کی کل نیکیاں کو اللہ تعالےٰ اوسی طرف پھیر دیگا۔ اور اوس کی جسقدر بدیاں ہیں ان کے سبب سے اوسے سخت عذاب اور عقاب کریگا جس کی عربی عبارت یہ ہے۔

قال ابن عباس لیس المومن ولا کافر عمل خیرا وشرا فی الدنیا الا اراہ اللہ یوم القیامۃ فاما المومن فیرای حسناتہ وسیاتہ فیغفر اللہ سیاتہ ویثیبہ بحسناتہ۔ واما الکافر فیرد حسناتہ ویعذب بسیاتہ۔ الحمد للہ کہ بکر گو ہے۔ اور ایماندار مسلمان اور دیندار افضل الزمان ہے۔ اگرچہ وہ پروردگار عالم کے دونوں حکم امر اور نہی پر ثابت ہے۔ خواہ ان افعال ناکردنی من الذنب سے تائب بھی نہ ہو۔ تو بھی حق تعالےٰ اوس کی اس صوم و صلوٰۃ اور کلمہ کہنے کے وسیلے سے معاف ہی دیگا۔ اور پھر اللہ کے قبضہ قدرت میں یہ بات ہے کہ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالےٰ یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یعنے تم اللہ کی رحمت کاملہ سے ناامید نہ ہوجیو کیونکہ وہ تمہارے سب گناہوں کو معاف فرمائیگا اس لئے کہ وہ غفور بھی ہے۔ رحیم بھی ہے۔ دل پذیر

؎ چوں تو دادی مژدہ لَا تَقْنَطُوْا

من چرا ترسم ز عصیان و خطا

چوں تو ہر اشکستہ را سازی درست

بس خطا ہا بر امید عفو تست

و ہم دریں معنے رباعی

عمرے کہ شد ست صرف در لہو و لعب

بے پرسش اگر عفو کند نیست عجب

کے ز شتی افعال در آرد بہ نظر

آنرا کہ کرم بود فزوں تر ز غضب

واقعی کچھ تعجب نہیں۔ وہ جو چاہے سو ہو۔ اور اسی تفسیر بالا سے جو بیچ بھی ہے۔ کہ محمد بن کعب نے ان آیتوں کے ماتحت یوں کہا ہے۔ کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ۔ یہ کافر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کافر کو دنیا میں اوس کے نفس مال اہل۔ اولاد۔ میں ثواب بیکران دکھلایا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی عمل خیر نہیں رہتا سب کا سب یہیں دنیا میں ہی رہ جاتا ہے۔ وہ خیر سے بالکل خالی ہو کر جاتا ہے۔ اور وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۔ یہ آیت مومن کے واسطے ہے۔ کہ صرف دنیا ہی میں اوس کے نفس۔ اہل مال۔ اولاد میں عذاب بے پایاں دکھلایا جاتا ہے لیکن جب وہ دنیا سے رحلت فرما کر عالم قدس کی طرف راہی ہوتا ہوا اللہ تعالےٰ کے پاس جا پہنچتا ہے۔ تو اوس کے جتنے اعمال شر ہیں۔ کل کے کل یہیں دنیا ہی میں رہ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک برائی بھی نہیں جاتی۔ پھر تو حق جل و علا کے یہاں اس کے تمام اعمال خیر ہی خیر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ عبارت یہ ہے۔ قال محمد بن کعب فی ھذہ الآیۃ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ من کافر یرای ثوابہ فی الدنیا فی نفسہ ومالہ واھلہ وولدہ حتی یخرج من الدنیا ولیس لہ عند اللہ خیر۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ من مومن یرای عقوبۃ فی الدنیا فی نفسہ

وما له ما هله ودلّه لا حتی یخرج من الدنیا
ولیس له عند الله شیء - جلد رابع صفحہ ۲۴۹

اس مضمون بعض مضمون سے یہ بات مترشح ہے کہ کافر کار خیر سے خالی اور مومن کا رشر سے خالی ہو کر دنیا سے کوچ کرتا ہے۔ پھر جبکہ مومن کا اعمال کے پاس کوئی عمل شر ہے ہی نہیں۔ تو عذاب کیوں اور کہاں؟ لیکن مومن مسلمان شخص کو بہر حال بہر صورت حق تعالیٰ کے قہر و غضب سے ڈرتے ہی رہنا چاہئے۔ اسکی نہی سے باز اور امر پر ثابت رہنا چاہئے۔ ہرگز ہرگز کسی گناہ کے کام کی جانب رجوع نہ ہونا چاہئے اگر کوئی گناہ عمداً یا سہواً ہو گیا ہی ہو تو بار دگر اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہئے۔ اگر جرائم اور گناہ بہت ہو گئے ہوں۔ تو اللہ کی رحمت سے ناامید اور اسکی مغفرت سے اعتقاداً بھی نہ ہونا چاہئے۔ اور آیت لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کو خیال اور اس پر قائم رہنا چاہئے

قول شخصے رباعی

عصیان خلائق ارچہ صحرا صحرا ست
در پیش عنایت او یک برگ گیا ست
ہر چند گناہ ما سست کشتی کشتی
غم نیست کہ رحمت او دریا دریا ست

مروی ہے کہ ایکدن شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ مسجد میں اجلاس فرما کر لوگوں کو وعظ فرما رہے تھے۔ اسی اثنائے وعظ میں آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں سے کئی باتیں دریافت کریگا۔ یہی کہہ رہے تھے۔ کہ اتفاقاً ادہر سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے سامنے آ پہنچے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وعظ سن کے مسجد کے دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اے شیخ ابوالحسن تو لوگوں کو بہت نہ ڈرا۔ کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں سے صرف دو ہی بات دریافت کریگا۔ ایک تو یہ کہ اے میرے بندے میں تیرے ساتھ تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ تو میرے ہمراہ تھا اور بس۔ پس جبکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام سنا آپ اوسی وقت اسی تخت پر بالکل خاموش ہو بیٹھے رہے کہ آپ کے ہوش وحواس بھی باختہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد جبکہ آپکو قدرے افاقہ ہوا۔ پھر آپ نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔ کہ اے شبلی اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے اس سے بھی سہل اور آسان یہ بات دریافت کریگا۔ کہ اے میرے بندے۔ تجھے کس چیز نے اپنے کرم کرنے والے رب کی جانب سے فریب دیا۔ یہانتک کہ تم میری نافرمانی بھی کرنے لگے۔ روایت ہے کہ جب یہ آیت پڑھی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی چیز نے میرے رب کے ساتھ فریب نہیں دیا مگر میری نادانی نے مجھے فریب دیا۔ اور فضیل بن عیاض رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جب میرا پروردگار مجھ سے پوچھے گا۔ کہ اے فضیل تجھے کس چیز نے فریب دیا۔ تو میں کہوں گا۔ کہ تیرے ستر نے مجھے فریب دیا۔ جو تو نے کہا ہے کہ میں اپنے بندوں کا گناہ ڈھانپ لونگا۔ اور ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر مجھ سے میرا معبود دریافت کریگا کہ تجھے کس نے فریب دیا۔ پھر تو میں صاف اوسکے یہی جواب دونگا۔ کہ اے میرے رب مجھے تو تیرے کرم اور تیری بخشش نے ہی فریب دیا۔ چنانچہ مضمون عربی یہ ہے۔ وروی ان الشیخ ابا الحسن کان یعظ الناس یوما وقال فی وعظہ ان اللہ تعالیٰ لیسئل العباد یوم القیامۃ عن اشیاء فکان الشبلی یمر بباب المسجد و سمع وعظ الشیخ ووقف عند الباب وقال للشیخ لا تخوف الناس کثیرا لان اللہ تعالیٰ لا یسئل من عبادہ الا عن شیئین فیقول یا عبدی انا کنت معک وانت بمن کنت فلما سمع ابوالحسن ہذا الکلام من الشبلی وقف فی سریرہ وطار عقلہ فلما افاق قال یا شبلی ان اللہ تعالیٰ یسئل من عبادہ اسہل من ہذا ویقول یا عبادی ما غرک بربک الکریم حتی عصیت امری وروی لما قرئت ہذا الآیۃ قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما غرنی بربی الا جہلی وقال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ لو سالنی ربی ما غرک اقول غرنی ستورک وقال ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ تعالیٰ لو سالنی ربی ما غرک اقول غرنی کرمک ہذا فی تفسیر حامی صفحہ ۵۲۱

اس روایت سے یہ بھی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگرچہ ہمارے گناہ بکثرت ہیں۔ مگر حق تعالیٰ اپنے جود وکرم سے ہمیں معاف فرمائے گا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون پ ۱۳

اگر بدکردہ ام بیم نشاید

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا تیأس فان الیأس من اللہ کفر۔ کہ تم ناامید مت ہو۔ کیونکہ اللہ سے ناامید ہونا کفر ہے۔ اور سبحان اللہ۔ بکر لو کلمہ گو اور نمازی اور روزہ دار بھی ہے۔ تو کیونکر نہ اوسکی معافی ہوگی۔ مگر اوسے چاہئے۔ کہ ان ہردو افعال ناجائز اور دوسرے بھی جو ناجائز ہیں۔ اون سے روگردانی کرے۔ اور ان سب سے باز رہے۔ ورنہ شاید کہ اسی کے سبب سے عذاب ہو۔ اور کیا تعجب ہے کہ معافی بھی ہو جائے۔ ہمارے نبی محترم رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص میزان کے پاس لایا جاویگا۔ اور اس کے ہاتھ میں ننانوے چٹھیاں جن پر اوس کی تمام برائیاں اور گناہ لکھے ہیں۔ دی جاویں گی۔ اور ان میں سے ایک ایک چٹھی کی اسقدر درازی ہوگی۔ جہاں تک ہماری آنکھوں کی نظر پہنچتی ہے۔ پھر حق سبحانہ وتعالیٰ اس بندے سے کہے گا۔ کہ اے میرے بندے ان چٹھیوں میں جسقدر تیری برائیاں اور گناہ لکھے ہیں۔ کیا تو ان سے انکار کر سکتا ہے۔ کیا فرشتے کراماً کاتبین انہیں غلط تحریر کئے ہیں۔ تب وہ بندہ ہکا بکا سا ہو کے کہتا ہے۔ کہ اے میرے

ہو اسنے میرے رب جسقدر ان میں میرے گناہ اور بدیاں لکھی ہیں۔ ان سب کو میں دنیا میں کیا ہوں۔ مجھ میں یہ مجال نہیں کہ ان گناہوں سے میں انکار کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا کہ اے میرے بندے تیری صرف ایک نیکی میرے پاس موجود ہے۔ آج کے دن کسی پر ظلم نہ کرونگا۔ تو اللہ تعالیٰ ایک کاغذ کا ٹکڑا [illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ [illegible] کو دنیا میں [illegible] ہو جاویگا۔ اور ان تمام ترازو کے ایک پلڑے میں [illegible] دوسرے پلڑے میں [illegible] اور ان تمام [illegible] کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سب ناموں سے اعظم اور اعلیٰ ہے کوئی چیز ان دونوں ناموں سے بڑھکر نہیں چنانچہ عربی عبارت یہ ہے۔ وعن النبی علیہ السلام یوم القیمة یاتون رجل من امتی الی المیزان وله تسعة وتسعون سجلا مد البصر وانها سیئات [illegible] ثم یقول الله تعالی یا عبدی هل تنکر مما فی هذه السجلات [illegible] فیقول العبد لا یا رب کل ما فی هذه السجلات [illegible] فی الدنیا [illegible] ثم یقول الله تعالی یا عبدی لك عندنا حسنة وانا لا اظلمك الیوم ثم اخرج الله تعالی رقعة مقدار اصبع وعلیها مکتوب اشهد ان لا اله الا الله و یقول الله تعالی یا عبدی ما [illegible] فی الدنیا

هذه الکلمات حتی اتیت فی شفیر القبر الیوم لا افارقك من هذه الکلمات ولا اظلم الیوم لاحد فتوضع السجلات فی کفة وتوضع تلك الورقة فی کفة اخری وترجح تلك الورقة علی السجلات کلها لان اسم الله تعالی [illegible] اعظم [illegible] ولا شیء اعظم منهما۔
تفسیر [illegible]

قطعہ

[illegible]

[illegible]

تحریر [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

تقدیر اور تدبیر

گذشتہ سے پیوستہ

میں حیران ہوں کہ میرے [illegible] تقدیر [illegible] قرآن [illegible] دیکھئے اللہ تعالیٰ [illegible] قرآن مجید میں فرماتا ہے فطرت الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله ذلك الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون وہی فطرت [illegible] اسلام [illegible] انسان کو [illegible] اسلام کو [illegible] فطرت میں ہے [illegible] بہت لوگ نہیں جانتے [illegible] اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ وہ احکام اسلام کی

پیروی کر سکتا ہے۔ پھر جتلا دیا کہ یہ رستہ سیدھا ہے اور یہ ٹیڑھا اور پھر اختیار دیدیا۔ اما شاکرا واما کفورا۔ ایماندار بنے یا بے ایمان۔

اسی مضمون کو قدرے تبادل سے اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اسطرح ارشاد فرمایا۔ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جہولا۔ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انکار کیا انہوں نے اس کو اٹھانے سے اور ڈر گئے اس سے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے بیشک وہ ظالم جاہل تھا۔

[illegible]

[illegible]

امانت کا مطلب [illegible] اللہ تعالیٰ نے انسان کو [illegible] عنایت فرمائے [illegible] دوسری [illegible] کو [illegible] کرم [illegible] ہے [illegible] امانت [illegible] کا ادا کرنا [illegible]

[illegible]
[illegible]

اسی طرح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مولود یولد علی الفطرة فابواہ یہودانه او ینصرانه او یمجسانه۔ ہر ایک بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے والدین اسے یہودی یا مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں

پس صاف صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہر ایک انسان کو اسلامی فطرت پر پیدا کر کے ہر دو راستے دکھلا کر اختیار دیدیا ہے۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ جو چاہے ایمان لاوے۔ جو چاہے کافر ہووے۔ یہاں ایک سوال ہے وہ یہ کہ ایسی آیات کا کیا مطلب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يضل به كثيرا ويهدي به كثيرا۔ یا فرمایا يضل به من يشاء ويهدي به من يشاء یا فرمایا ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم۔ پس ملتمس ہوں کہ اسکا جواب اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمایا ہے کہ ان الذين كفروا سواء عليهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون۔ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہیں برابر ہے تو ڈراوے ان کو یا نہ ڈراوے۔ ان کو ہرگز ایمان نہ لاویں گے جب ان کافروں کو ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہوا تو نتیجہ فرمایا کہ مہر لگا دی اللہ تعالیٰ نے اوپر دلوں انکے اور اوپر کانوں انکے اور آنکھوں انکی پر پردہ ہے اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا۔ اور ایسا ہی فرمایا صم بكم عمي فهم لا يرجعون۔ گونگے ہیں۔ بہرے ہیں۔ اندھے ہیں پس وہ ہرگز نہ رجوع کرینگے۔

حقہ پینے والے اصحاب کو معلوم ہوگا۔ کہ اول ہی اول جب ایک دم لگایا جاتا ہے۔ تو گلے کو بہت سخت لگتا اور گلے کو کھانسی ہوتی ہے۔ جی متلانے لگتا ہے بلکہ عموماً قے بھی آجاتی ہے۔ لیکن جب اسی حقہ کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دھواں گلے کو سیاہ کر دیتا ہے۔ تو وہی حقہ ایک دو گھنٹہ نہ ملنے سے جان نکلی جاتی ہے۔ پیٹ اپھرنے لگتا ہے۔ جماہیاں اور انگڑائیاں آنی شروع ہوتی ہیں۔ اور دل گھبراتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر حقہ سے منع کیا جاوے۔ تو بطور جواب جواب دیا جاتا ہے۔ کہ بھائی یہ اب ہم سے ہرگز نہیں چھوٹ سکتا۔ حالانکہ بیسیوں نے ایسا ہی لینے کے بعد بالکل ترک کر دیا۔ یہی ایسا ہی روحانی حقہ اپنے کفر کی مثال ہے۔ چنانچہ میں ذیل میں مسلم و ترمذی کی دو احادیث درج کرتا ہوں جن سے کہ آپ حضرات کو انشاء اللہ واضح طور پر معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس مہر لگنے کا مطلب کیا ہے۔ دیکھئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الفتن على القلوب كالحصير الخ الا كالكوز مجخيا (رواه مسلم) اور فرمایا۔ ان العبد اذا اخطأ خطيئة نكتت في قلبه الخ حتى يعلو قلبه (ترمذی) یعنی جب انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر ہٹ گیا۔ تو داغ مٹ گیا۔ اور اگر متواتر کئے جاوے تو اس کے دل پر روحانی زنگار لگ جاتا ہے جسے فصاحت کے باعث مہر کے نام سے استعمال کیا گیا۔ چنانچہ اسی محاورات میں بھی ہم ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ کہ [illegible] آنکھوں پر پٹی بندھ گئی پتھر پڑ گئے۔ اُن کی عقل کو تالے لگ گئے۔ جب کسی لڑکے سے کام بگڑ جاتا ہے۔ تو اسکا استاد یا باپ کہتا ہے کہ ارے تو تو اندھا ہے اندھا۔ حالانکہ وہ اندھا ہرگز نہیں ہوتا چنانچہ سعدی فرماتے ہیں ؎

[illegible]
[illegible]

تو ایسے شخص کو جو سیاہ دلی [illegible] نیکی کی پہچان نہیں ہوتی۔ اس پر نصیحت ایسی اثر کرتی ہے۔ جیسے کہ اوندھے گھڑے پر پانی۔

یہاں ایک اور سوال ہوگا۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مہر لگانے کو اپنی طرف کیوں منسوب کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہر قانون قدرت بنانے والا وہی ہے۔ اور افعال بد کرنے سے دل سیاہ اور افعال نیک کرنے سے دل روشن ہونے کا قانون بھی اسی نے بنایا ہے۔ لہذا بوجہ علت العلل ہونے کے باری تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے منسوب فرمایا ہے مثلاً ہاتھ پاؤں آنکھیں زبان دل۔ اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ اگر ہم ان اعضاء سے نیک کام کریں۔ تو نیکی اسی کی طرف سے ہی منسوب ہو جاتی ہے اور عوض زنگار یا مہر ان اعضاء سے سوائے افعال بد کرنے سے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بوجہ خالق ہونے کے اسے بھی اپنی طرف منسوب فرمایا لیکن خیال رہے کہ یہ مہر ہماری ہی بدکرداریوں سے لگ جاتی ہے۔ نہ کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے بلا وجہ [illegible] چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون [illegible] ان کے دلوں پر [illegible] لگا دیا ہے۔ اور فرمایا كذلك يطبع الله على قلب كل متكبر جبار۔ اسی طرح اللہ مہر لگاتا متکبر اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور فرمایا بل طبع الله عليها بكفرهم۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دل پر مہر لگائی اور فرمایا وما يضل به الا الفاسقين۔ اور نہیں گمراہ کرتا مگر بدعملوں کو ساتھ

[illegible]
[illegible]

استخارہ

میں کہیں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ کہ فی صدی نوے اصحاب ایسے ضرور ہونگے۔ جنہوں نے نہ جانا ہوگا تو مسئلہ تقدیر سے ضرور دلچسپی ہوگی۔ علی ہذا القیاس میرا رجوع بھی ایک زمانہ میں تقدیر کی طرف بہت زیادہ تھا۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ استخارہ کرکے دل کی تسلی کرنے کی سوجھی۔ چنانچہ اسی شب سوتے وقت استخارہ کیا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے ہال (کمرہ) میں بہت سے آدمی بیٹھے ہیں اور ایک قطار میں سب سے آخری کنارے پر بیٹھا ہوں۔ ایک طرف ایک میز پڑی ہے جس پر کتابیں اور قلمدان وغیرہ رکھے ہیں۔ اتنے میں ایک صاحب طویل قد کے گورے رنگ کے جو سفید لباس ملبوس کئے سامنے کے در سے تشریف لاکے نمودار ہوئے۔ میں نے انکو اس سے پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن جونہی میری نظر آپ پر پڑی۔ فوراً پہچان لیا صاحب موصوف نے آتے ہی قطار کے پہلے شخص سے سوال کیا۔ کہ "تقدیر کیا چیز ہے" لیکن اس نے نے بجز خاموشی کے کچھ جواب نہ دیا۔ علی ہذا القیاس بجز میرے تمام قطار سے یہی جواب پاتے مجھے بھی مخاطب فرما کر وہی سوال کیا۔ کہ

صاحب۔ "تقدیر کیا چیز ہے"

میں۔ "عجیب!"

صاحب۔ "نہیں تم کو جو کچھ بھی [illegible] کہو۔"

میں۔ "چونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اسلئے [illegible] افعال نیک و بد [illegible] کرے گا۔ اور اس کا اجر [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے علم غیب کے ذریعہ سے [illegible] شروع سے ہی

لوح محفوظ میں درج فرما دیا ہے۔ بس وہی تقدیر ہے"

صاحب ۔ ہاتھ اٹھا کر انگلی کا اشارہ میری طرف کرتے ہوئے ذرا اونچی آواز سے "ٹھیک" یہ فرما کر صاحب موصوف میز کی طرف بڑھے۔ اور کچھ لکھنا شروع کیا۔ اسوقت ایک اجنبی شخص میری پشت کی طرف سے بیٹھتا۔ اور جھکتا ہوا آیا اور آہستہ سے میرا پاؤں کھینچ کر کہا کہ "یہ کون [illegible]" [illegible]۔ "آسم نیم ہے"

یہ جواب دیکر پھر میں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف نظر کر رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ بس شاید اس خواب کو اپنا خیالی تصور خیال کرتا۔ لیکن جب میں نے بعدہٗ تحقیق کی تو اپنے خیال کو بالکل ٹھیک پایا۔ چنانچہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں۔ هوالذی قدر الاشیاء وقضاها ولا یکون فی الدنیا ولا فی الاخرة الا بمشیئته وعلمه وقضائه وقدره وکتبه فی اللوح المحفوظ ولکن کتبه بالوصف لا بالحکم۔ وہ ذات پاک جس نے مقدر کیا اشیاء کو اور اپنا محکوم بنایا۔ اور نہیں ہوتا بیچ دنیا اور آخرت مگر اس کے قدیم ارادہ اور قدیم علم اور قضا اور قدر اور لوح محفوظ میں لکھنے کے مطابق لیکن لکھنا وصف و عالم الغیبی کے ساتھ ہے۔ نہ کہ حکم کے ساتھ۔ شارح اس کے حاشیہ پر یوں لکھتا ہے کہ کتب کہتے ہیں لکھنے کو یعنے یوں لکھنا۔ کہ فلاں آدمی فلاں فلاں برائی۔ بھلائی۔ اپنی خوشی کے ساتھ فلاں فلاں زمانے فلاں فلاں مکان میں اپنے اختیار سے کریگا۔ نہ اس طرح کہ حکم ہے فلانے پر زبردستی اس کام کے کرنے کا اور اسی طرح فرمایا حضرت خطابی نے۔ میرا خیال ہے۔ کہ شاید طویل مضمون کے باعث میرے بزرگوں کو جواب دینے میں کچھ دقت پیش آئے۔ لہذا یہ خاکسار اپنی کوتاہ اندیشی صاف صاف الفاظ میں تحریر کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ بزرگوں سے امید ہے کہ کوئی اعتراض یا جواب فرماتے وقت پہلے مضمون بغور اس کا جواب تلاش فرما دیں۔ نہ ملنے پر اپنے مضمون میں درج فرما دیں۔

میرا مذہب صاف الفاظ میں

تدبیر کو افعالی صورت میں لانے کے بعد جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہی تقدیر ہے۔ جو کہ کسی وقت بعض اصحاب کی تدابیر نہیں چلتیں۔ ان کا قول کارگر نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی بلکہ جو بعض اسباب کو بلا مصلحت پیدا ہونا ہے۔ وہ رحیم کریم ہے رحم و کرم سے ہے۔

چیزے کسے سوال رہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:۔ واضح ہے۔ کہ حضرت ابن عباس رضی۔ نافع رضی۔ عبداللہ بن عمر رضی۔ طاؤس رضی امام حضرت علی رضی و جابر رضی وغیرہ کی روایات میری نظر سے گذری ہیں۔ اول تو ان میں بہت کم صحیح کے درجے کو پہنچتی ہے۔ اور اگر دو جہان ملک کسی امر کی ایک رائے پاس کریں۔ تمام عمر کی تدابیر سے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی خوب ترین جاننے والا ہے۔ اور نہ معلوم ہوگا۔ ہمیں اس کی بجز ہاں سے ایک قطرہ ہی اور سلامتی واسطے مسلمین گذشتہ حال و مستقبل کے۔

(کمترین ملک محمد ہدایت اللہ سوہدروی)

نوٹ:۔ دماغ سے ہم تدابیر سوچتے ہیں اور دیگر اعضاء سے اسے افعالی صورت میں لاتے ہیں۔ خیال رہے کہ یہ اعضاء بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہی ہمیں عنایت فرمائے ہیں۔ لیکن یہ رحم عام ہے۔ اور وہ خاص۔ ھدایت

سوامی دیانند کا علم و عقل ا/

شادی بیوگان اور نیوگ ا/

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۲/

میل ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ تابلید رسالہ ۲/

ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسر

علم غیب [1]

(از ناظر)

اگر ہم انسان خواہشوں اور جذبات کی ایک صحیح فہرست بنا کر دیکھیں۔ تو بہت سی خواہشیں اور جذبات ایسے بھی نکلیں گے۔ جو اگرچہ شروع ہی سے انسان کے خطیر قاطر رہے ہیں۔ لیکن کسی وقت میں بھی پورے نہ ہو سکے۔ اگرچہ انسان نے بہت سی دور از قیاس باتیں بھی معلوم کر لیں اور اگرچہ اس کے ادراکات و معلومات میں بہت کچھ ترقی بھی ہوئی۔ مگر جو بعض ترقیاں خصوصیت سے اس کے ذہن نشین تھیں۔ ان پر وہ ہنوز کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک نہیں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جن پر انسان انحصار اپنی ترقیات اور آسائش کا مدار سمجھتا اور ان کا نہ حاصل ہونا رفتار زندگی کی راہ میں ایک روک خیال کرتا ہے بہت سے انسان ایسے ہی نکلیں گے۔ جو ہمیشہ سے یہ کہتے سنے جائیں گے۔ کہ اگر ہمیں فلاں فلاں بات اور فلاں فلاں کمال حاصل ہوتا تو ہم دنیا کو دکھا دیتے۔ کہ انسان کیا کچھ کر سکتا ہے۔ اور اس کی ترقیات کی طنابیں کہاں تک پہنچ سکتی ہیں۔ منجملہ ایسی چند باتوں کے علم غیب یا بالفاظ دیگر غیب دانی بھی ہے۔ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں یا بہتوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ غیب دانی ہی ان کی زندگی کے واسطے ایک اعلیٰ کمال تھا۔ اور اس کے نہ ہونے سے انسان فی الواقع کمال گھاٹے میں رہتا ہے۔ اسی خواہش کا یہ اثر ہے کہ بعض انسان ہمیشہ اسی کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ انہیں علم غیب کی چابی مل جائے

[1] یہ مضمون قادیانی مذاق کے اصحاب غور سے دیکھیں۔ کیونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے خلف اکبر خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب شیر مال ریاست بہاولپور کا لکھا ہوا ہے (مؤلف)

دو ایک چابیاں ملسکیں۔ تاکہ وہ عالم اسرار کی دو ایک باتیں یا ایک آدھ واقعہ ہی قبل از وقوع معلوم کر سکیں۔ اسی شوق میں نجوم، جوتش، جفر، فن رمل، تفاول، وغیرہ نکلے۔ صدہا لوگوں نے اپنی عمروں کا بہت سا حصہ اسی مشق اور اسی تجربہ میں گذار دیا مختلف طریقوں سے اس کوشش میں رہے کہ لوگ انکی غیب دانی کا یقین کریں۔ یا یہہ سمجھیں۔ کہ وہ بھی غیب کی کوئی نہ کوئی بات بتا سکتے ہیں۔ صرف ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم میں اس قسم کے لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک ہر قوم میں اس مذاق کے لوگ کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی ہر ملک اور ہر قوم میں ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں یورپ بھی جو اس وقت سائنس اور فلسفہ کا گھر بن رہا ہے۔ ایسے اوہام یا ایسے خیالات سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان اور پنجاب کے بعض رمال۔ جوگی، وغیرہ انگلستان میں جاکر اسی قسم کے فنون کی بدولت ہزاروں روپیہ پیدا کر لاتے ہیں عام آدمی ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے ذی فہم ان کے پھندے میں آ جاتے ہیں۔ مصری لوگ بھی یورپ میں اسی فن کے ذریعہ سے روزی کماتے ہیں۔ ہندوستان اور دیگر اقطاع ایشیا میں بھی اب تک ایسے خیالات بکثرت پائے جاتے ہیں۔

بظاہر غیب دانی کا خیال بہت کچھ خوش آیند اور خوش کن ہے۔ اور اگر انسانی کوشش سے یہ کمال حاصل ہو سکے۔ تو واقعی بعض باتیں بہت ہی مفید ثابت ہوں۔ اور انسانی کامیابی اور ترقی کا وسیع شاہراہ کھل جائے۔ ہر شخص یہ خوش آیند امید کر سکتا اور کرتا ہے۔ کہ اگر وہ دنیا کی آیندہ کیفیات یا حالات کا علم ہو جائے۔ تو وہ بہت کچھ مصائب سے محفوظ رہ سکتا۔ اور آیندہ آفتوں یا سکتہ کے خطرات کے مقابلہ میں بہت کچھ پیش بندی بھی کر سکتا ہے۔ مختلف کامیابیوں کے واسطے اس کی اور اس کی قوتیں اور بھی تیزی سے کام کرینگی۔ وہ رسائی جو انسانی دسترس سے باہر ہوتے ہیں۔ انکا تہیہ بالکل سہل ہو جائے یہ سب کچھ درست لیکن ان لوگوں نے جو اس خوش آیند راہ پر چلنا چاہتے ہیں۔ کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر انسان کمال حاصل بھی ہو جائے۔ تو معمولی کامیابیوں کے مقابلہ میں کسقدر نتائج پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ کامیابی یا یہ کمال انسان کی زندگی یا طمانیت زندگی کے واسطے کہاں تک مفید ثابت ہو سکتا ہے بہت سی باتیں انسان جو اپنے یا اپنے ابنائے جنس کے حق میں ضروری اور مفید خیال کرتا ہے۔ بعد میں ناقص اور مضر ثابت ہوئی ہیں غیب دانی بھی انہی باتوں میں سے ایک بات ہے۔ غیب دانی سے مراد یہ ہے کہ

ہم ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہو سکیں

ایک دوسرے کے دلی خیالات۔ دلی توجہات دلی خواہشات، دلی ارادوں، اور دلی تغیرات سے واقفیت پیدا کر سکیں۔

جو کچھ آیندہ ہونے والا ہے۔ وہ ہمیں معلوم ہو جائے۔

ہر اچھائی اور برائی کی کیفیت اور وقت سے ہم نا واقف نہ رہیں۔ ایسے ارادے ہم سے مخفی نہ رہیں۔ اس کمال اور اس کامیابی کا خیال بھی خوش کن ہے۔ اور اس کا ادعا بھی ایک بڑی کامیابی اور عظیم الشان فتح ہے۔ ہزاروں آدمی اسی شوق اور اسی دھن میں زندگی کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ صدہا منجم زندگیاں اسی امید میں [illegible] کر رہے ہیں کہ جو کچھ غیب دانوں نے [illegible] بتایا جو کچھ ان کے منجم [illegible]

ہو بہو پورا ہونے والا ہے۔ صدہا جفر دان، رمال، اور فالگو یہ فخر کرتے پھرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں کلید غیب دانی دی گئی ہے اور وہ ہر زندگی کی آیندہ اور گذشتہ رفتار کی کیفیت بتا سکتے ہیں۔ بعض سمجھدار اور دور اندیش اس کمال کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک حساب ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس میں غلطیاں بھی ہو جائیں۔ لیکن اگر حساب درست اور باقاعدہ ہو تو بہت سی باتیں پوری بھی ہو جاتی یا ہو سکتی ہیں۔ قطع نظر اس بحث کے کہ یہ غیب دانی یا یہ حساب کتاب کہاں تک درست ہے یا کہاں تک اس کی ضرورت ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگر فی الواقع یہ کمال اور یہ فن ہمیں حاصل ہو جائے۔ تب بھی اس کا فائدہ یا ثمرہ ہمارے حق میں کیسا مفید یا مزہ دار ہوگا ہے۔ اگر خود اس کے مدعی ہی اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ تو ان کو ماننا پڑے گا کہ قدرت نے جو انسان کو غیب دانی کی قوتیں عطا نہیں کی ہیں۔ اس میں یہ حکمت تھی۔ کہ اس کی زندگی طمانیت سے گذرے۔ اور وہ ان خوفناک اور اہل مصیبتوں اور تکلیفوں میں نہ پڑے۔ جو غیب دانی کی صورت میں حائل اور لاحق ہو سکتی ہیں اور جن کے طوق سے انسان ان مشکلات میں پھنس سکتا ہے۔ جو تمدنی۔ مذہبی اور معاشرتی رنگ میں وبال جان بن گئی ہیں۔ ان مشکلات کے مقابلہ میں انسان کا یہہ فرض ہے۔ کہ وہ صدق دل سے بارگاہ ربی میں یہ شکریہ ادا کرے۔ کہ اسے عام طور پر یہ قوتیں عطا نہیں ہوئی ہیں۔ انسان سوائے فضل و کرم قادر ذوالجلال اور کسی طریق پر غیب دانی کی چابی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور اس کی اولاکی قوتیں۔ تفکر۔ تدبر۔ اور قیاس کے سوا کسی دوسرے رنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتی ہیں۔ تفکر۔ ادراک۔ اور قیاس میں ہر ایک سمجھتے خود ایسا [illegible] ہے جو

۵۰

ل قادیان میں بھی ایک بزرگ ایسے تھے (مولف)

بعض وقت غیب دانی کے لگ بھگ پہنچ جاتا ہے۔ تفکر، تدبر اور قیاس کی بدولت بہت سے لوگوں نے قدرت کے مخفی رازوں پر ایسی روشنی ڈالی ہے۔ جو کمالات کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ فلاسفروں اور حکیموں نے مختلف قسم کی تھیوریاں، سائنس کی مشینیں اور کلیں جو نکالی ہیں، وہ کرامات اور اعجاز سے کم نہیں ہیں۔ لیکن باوجود ان کمالات اور روشن دماغیوں کے بھی انسان کی پہنچ ان کی جانچ ہاتھ میں ڈالا گیا۔ ایسے روشن ضمیر لوگ بھی آنے والے وقت پا سکنے کی بابت معلوم نہ کر سکے۔ وہ لوگ جو بڑی بڑی ایجادات اور اختراعات کے بانی تھے۔ وہ بھی اس کوچہ میں بالکل رہ گئے۔ ایک طرف ان کے ارادے اور ان کی خواہشیں ایسی وسعت پذیر تھیں۔ کہ گویا ان کا ٹھکانا ہی کوئی نہ تھا۔ اور دوسری طرف دوسرے ہی لمحے میں ان کا خاتمہ مقدر تھا۔ بڑے بڑے حکیموں اور سائنس دانوں کو بھی نہ معلوم ہو سکا۔ کہ آئندہ گھڑیاں ان کے واسطے کچھ خوش آیند ہیں۔ یا خوفناک سماں لانے والی۔ اور یہ کہ ان کے پر تکلف خیالات کا انجام کیا پہنچنے والا ہے۔ تاریخ کے ورقوں پر نظر کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کس قدر لوگ اس کوچہ میں ناکام رہتے ہیں[۱]۔ اور کس قدر زندگیاں حسرت و یاس میں نابود ہو کر رہ گئی ہیں۔ وہ لوگ بھی جنہیں اپنی روشن ضمیری اور صفائی قیاس و تفکر پر دعوے ہی نہیں۔ بلکہ گھمنڈ بھی تھا۔ ایسے گرے ہیں کہ عمر بھر کے لئے ان کی زندگی ہی تلخ ہو گئی۔ اور پھر نام کو بھی نہ ابھر سکے۔ اگر ہمیں غیب دانی کی مراد حاصل بھی ہوتی۔ تو اس کا نتیجہ بھی مایوسی و کلفت اور شر و فساد کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ہم اگر پہ خود ہی کچھ اٹھنے کہ یہ کمال یا یہ روشن ضمیری ہمارے واسطے ایک مصیبت اور ظلمت ہے۔ ہر ایک شخص جب کہ دوسرے کے خیالات اور ارادوں سے واقف ہوتا، اور کسی پر کسی کا کوئی راز مخفی نہ رہ سکتا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر شخص دوسرے کے حالات اور دلی ارادت سے واقف ہو کر اس کی کمزوریوں اور ارادوں اور تفکرات کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا۔ اور دوسری طرف سے فریق ثانی بھی اسی دھن میں رہتا۔ یہ نتیجہ موجب تھا اس بات کا کہ دنیا کے انتظامات میں ایسی ابتری نمودار ہو کہ تمدن اور سیاست کی کوئی کل ہی سیدھی نہ رہے۔ گو ایک جج یا مجسٹریٹ ایک مقدمہ کی تحقیقات کے اثناء میں ملزم کی نیت اور گواہوں کے خیالات سے بذریعہ غیب دانی کے واقفیت پیدا کر سکتا۔ مگر جب دوسری طرف سے ملزموں اور گواہوں کو بھی اپنی غیب دانی سے مجسٹریٹ یا جج کے خیالات سے آگاہی ہو جاتی۔ تو وہ بھی جج کے مقابلہ میں کوئی کمی نہ کرتے۔ دنیا کے ہزاروں کام صرف رازداری کی بدولت چلتے ہیں۔ اس صورت میں ہر راز بالکل آشکارا ہو جاتا۔ اور کوئی شخص اپنا راز محفوظ نہ رکھ سکتا۔ اور اس قسم کی قباحتیں پیش آتیں۔ کہ ان کا کوئی علاج ہی نہ سوجھتا۔ انسانوں کے دلوں میں ایک ہی قسم کے نہیں۔ بلکہ ہزاروں قسم کے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض وقت انسان اس قسم کے خیالات کے ہجوم میں گھرا ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل گندے اور تفرقہ انداز ہوتے ہیں۔ اگر اور لوگ ان سے واقف ہو سکتے تو ہر گھر اور ہر مجلس میں آئے دن کی خرابیاں اسقدر پیدا ہوتیں۔ کہ طرح طرح کی تدبیروں سے بھی نہ سلجھ سکتیں۔ کوئی کسی کا دوست ہمراز ہی نہ رہ سکتا۔ ہر شخص اپنی تدبیر اور اسی فکر میں رہتا۔ کہ اس کے راز اور مخفی کارروائیوں پر کوئی اطلاع نہ پا سکے۔ ایسا اگر غیب دانی کی کوشش ہوتی۔ تو اس وقت انسان اس کوشش میں غلطان و پیچاں رہتا۔ کہ یہ رخنہ کسی طرح بند ہو۔ اور کوئی دوسرا ہمارے خیالات پر مطلع نہ ہو سکے۔ میاں بی بی سے چھپتا اور بی بی میاں سے خار کھاتی۔ آقا نوکر سے بچا آتا۔ اور نوکر آقا سے کنی کتراتے اور باہمی تنازعات چھڑ جاتے۔ ہر شخص دوسرے کو موقعہ سے ستاتا۔ رفتہ رفتہ یہ نوبت آ جاتی۔ کہ ایک شخص دوسرے کے سامنے بھی نہ ہوتا اور نہ بات چیت کرنا چاہتا۔ کیونکہ ہر انسان میں ریڈیم کی سی طاقت پیدا ہو جانے کی وجہ سے پردہ دری ہوتی رہتی۔ جس طرح ریڈیم کی شعاعوں سے انسان کی اندرونی کیفیت اور حالت سے ڈاکٹر واقف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر انسان دوسرے انسان کے بھیدوں اور خیالات سے واقف ہوتا۔ اور ایک کے راز دوسروں پر اس صفائی سے ظاہر ہو جاتے۔ کہ کسی کا کسی سے پردہ ہی نہ رہتا۔ ایسی پردہ دری ہوتی۔ کہ لوگ مارے شرم و حیا کے جنگلوں میں بھاگ بھاگ جاتے۔ بے شک یہ فائدہ ہوتا۔ کہ چوروں کی چہ میگوئیاں۔ اور سازشیں۔ باغیوں۔ قاتلوں۔ ڈاکوؤں وغیرہ کے ارادوں اور منصوبوں سے لوگوں کو قبل از وقوع خبر ہو جاتی مگر اس قسم کے معاندین بھی دوسری طرف کے لوگوں کے حالات سے واقف نہ رہتے۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہوتا۔ وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ ہر شخص دوسرے سے خائف رہتا۔ کوئی ایسی تجویز نہ نکل سکتی۔ جو کسی ذہنی امر کو محفوظ رکھ سکے۔

یہی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے اللہ میاں نے ہمیں غیب دانی سے محروم رکھا

[۱] جناب مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ الہامات مرزا دیکھئے (مولف)

اور ہماری قوتوں میں یہ جذبات ودیعت نہ ہوتے۔ یہی نقص سمجھے جو ہمیں یہ روشن ضمیری نہ ملنے دی۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اللہ میاں کا یہ کسقدر فضل وکرم ہے۔ اور اللہ میاں کو کسقدر دور کی سوجھی ہے۔ یہ اللہ میاں ہی ایسے ستار و غفار ہیں۔ کہ سب کچھ جاننے پر بھی ہمارے اسرار پر پردہ ڈالتے اور چشم پوشی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو ان سے آگاہ نہیں ہونے دیتے۔ اگر آج ہمیں یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ کل یہ ہونے والا ہے۔ تو دنیا کا سارا ٹھاٹھ بگڑ جاوے۔ اگر ہم یہ جان سکیں۔ کہ آیندہ ہماری زندگیاں ان ان مراحل سے گذریں گی اور ہمیں یہ پیش آوے گا۔ تو زندگیاں ہی تلخ ہو جائیں۔ اگر کسی سے یہ کہدیا جاوے۔ کہ تم چالیس سال یا پچاس سال میں مرجاؤگے۔ تو باوجود اسقدر عرصہ منقضی ہونے کے بھی انسان پر ایسی یاس غالب آتی کہ یا تو موت ہی میں کوئی کام کاج نہ ہو سکتا۔ یہ تو سالوں کی باتیں ہوئیں۔ اگر ساعت کی باتیں اور راز بھی معلوم ہوتے۔ تو کیا کچھ نوبت آتی۔ انسان کی زندگی کا بڑا جزو خوشی اور فرحت وطمانیت ہے۔ کیا اس صورت میں خوشی وفرحت اور طمانیت باقی رہ سکتی ہے۔ یا کوئی بھی اسے باقی رکھ سکتا ہے۔

انسان کی بہت سی خوشیاں اور فرحتیں صرف اسی صورت میں وجود پذیر ہوتی ہیں کہ انسان نادانستگی کی حالت میں ان کی تعاقب کئے جاتا ہے۔ اگر ہمیں یہ علم بھی ہو جاوے کہ ایک خوشی کے لئے ایک بڑا رنج اور غم بھی آنے والا ہے۔ تو خوشی خوشی ہی نہ رہے بلکہ انسان یہ دعا کرتا ہے۔ کہ ہمیں خوشی سے باز آیا۔ غم نہ نصیب ہو

بہت سے لوگ اسواسطے غفلت میں گذار دینا چاہتے ہیں۔ انہیں غم آور اور تکلیف دہ واقعات کا علم نہ ہو سکے۔ اگر بوجہ روشن ضمیری اور غیب دانی یہ نادانستگی نہ چھپا جایا کرتی تو بعض انسان بہت ہی تکلیف میں پڑتے۔ اور کسی سبیل سے رہائی نہ پا سکتے۔ انسان بعض وقت ایسی غفلت کا بدل خواہاں ہوتا ہے۔ سے

ساقیا مے بدہ وغم مخور از دشمن ودوست
کہ بکام دل ما آں بشد وایں آمد

کیا ہم چاہتے ہیں کہ ان حالات میں کسی قسم کی غیب دانی کی خواہش اور خیال بھی کریں یا کسی قسم کی غیب دانی پر ہمیں یقین ہی آسکے جو لوگ غیب دانی کا کسی رنگ میں بھی دعوے کرتے ہیں۔ وہ خود ہی کو نہیں۔ بلکہ اوروں کو بھی ایک قسم کی تکلیف اور ضغطہ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ جدا بات ہے۔ کہ اللہ میاں کسی روشن ضمیر کو یہ توفیق بخشیں۔ اور وہ اس کی مہربانی اور فضل وکرم سے غیب کی بابت کچھ کہہ سن سکے۔ اس کے سوا اور کوئی ذریعہ غیب دانی کا نہیں ہے۔ غرض یہ ملکہ ان لوگوں کو حاصل ہوتا یا ہو سکتا ہے۔ جو اس کے خالص بندے ہیں۔ ورنہ بقول حضرت حافظ علیہ الرحمۃ سے

حدیث مطرب ومے گو وراز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود ونکشاید بہ حکمت ایں معمارا

خاموشی ہی انسب ہے۔

ہمارے واسطے تفکر۔ تدبر۔ قیاس ہی غیب دانی ہے۔ یہی ہماری تمام ترقیات اور بلند قیاسیوں کا موجب اور سرچشمہ ہیں۔ اور اسی سے ہم ہر ایک قسم کی آسائشوں کے مالک اور وارث ہو سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم غیب دانی کے شوق اور خیال میں اپنی زندگی کو ایک خرخشہ میں ڈالیں۔ تزکیہ نفس کی کوششوں میں کیوں نہ رہیں۔ تزکیہ نفس ہی تو ہر قسم کی جسمانی اور روحانی ترقیات کا موجب ہے۔ تزکیہ نفس سے ہوا سے تدبر۔ تفکر۔ قیاس میں ایک جدت اور روشنی آجاتی ہے۔ اور ہم دن بدن انہیں ترقی کرتے کرتے بہت سی باتوں اور اسرار سے واقف ہو سکتے ہیں۔ بےشک بعض روحانی لوگوں کو ایک حد تک خاص خاص اطلاع دی جاتی ہے۔ لیکن وہ مذہبی رنگ میں الہام القا ہوتا ہے اور عقلی رنگ میں صفائے قیاس۔ تزکیہ نفس۔ اجتہاد کے تفکر اور تدبر سے تعبیر پاتا ہے اور ایسے لوگ عام نہیں ہوتے۔ ہمارا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ ہم خدائی دی ہوئی قوتوں سے صحت کے ساتھ کام لیں اور فریب دینے والی خواہشوں سے جہاں تک ہو سکے بچیں اگر غیب دانی کوئی چیز فی الواقع ہے۔ تو اس کی کلید بھی تزکیہ نفس اور روحانیت ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ خداپرستی ہی کے تابع ہے۔ اور مذہب کی ہدایت ہی سے اسکا بھی پتہ لگتا ہے۔ خداپرستی اور روحانیت وہ راہ ہے۔ جو دنیا کی سب راہوں سے زیادہ تر صاف اور سیدھی ہے۔ ہم اسی راہ اور اسی بات سے واقفیت پیدا کر سکتے ہیں جو ہماری قوتوں کے دائرۂ علم میں ہے۔ یا جس سے ہمیں خدا آگاہ کرتا ہے۔ اور اس کی آگاہی کا طریقہ بھی وہی جانتا ہے۔ اور اس کے فضل وکرم ہی سے کوئی انسان اس سے باہر بھی ہو سکتا ہے۔ تمام مخلوق کے مقابلہ میں صرف وہی ذات اقدس عالم الغیب ہو سکتی ہے۔ جو قادر اور خالق ہے۔ اور جس کا ثانی کوئی نہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔ سے

بحریست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا جزایں کہ جان بسپارند چارہ نیست

سلطان احمد
(خلف اکبر جناب مرزا غلام احمد صاحب)
(قادیانی)

هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم

الحمد لله والمنة

کہ

رسالہ

گلدستہ ثنائی

نمبر چہارم

یعنی چند مذہبی مضامین کا مجموعہ

مؤلفہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)

امرتسری

[illegible] راجپوت پرنٹنگ ورکس [illegible] ۱۹۱۲ء [illegible]

محمدی اور احمدی کا سوال

قادیانی جماعت کی نسبت ہمارے دوست واقف ہیں۔ کہ یہ لوگ اپنے آپ کو احمدی یا بالفاظ دیگر اصل مسلمان کہا کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو غیر احمدی یا بالفاظ دیگر نامسلمان (کافر) کہتے ہیں۔ گزشتہ حوالجات سے قطع نظر ایک نیا حوالہ جو آج کل شایع ہوا ہے۔ ہم پیش کرتے ہیں۔ قادیان کا آرگن الفضل (جس کے اڈیٹر مرزا صاحب کے صاحبزادہ ہیں) ۱۱ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"احمدی و غیر احمدی میں ناقص اور کامل ہونے کا فرق نہیں۔ بلکہ بقول مسیح موعود (مرزا صاحب) کفر* و اسلام کا فرق تھا۔"

اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ محمدی اور احمدی کا سوال اسلام اور کفر کا ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کا یہ فتوے دینا کہ کسی قادیانی کی نماز غیر قادیانی کے پیچھے درست نہیں۔ اسی اصول پر مبنی ہے۔ مگر اب چند روز سے یہ سوال بہ رنگ دیگر ظاہر ہوا ہے۔ خلیفہ نور الدین صاحب نے خواجہ کمال الدین کو ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ

"انگلستان وغیرہ میں جہاں احمدیوں پر غیر احمدیوں کی طرف سے کفر کا فتوے نہیں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔"
(پیغام صلح)

خلیفہ صاحب کے اس فتوے کو قادیانی جماعت کے بعض محتاط افراد نے ناپسند کیا۔ اور کہا کہ یہ فتوے ہمارے نبی۔ رسول۔ مسیح مہدی اور کرشن مرزا صاحب امام الزمان کے حکم کے برخلاف ہے۔

مرزا صاحب کے بیٹے اڈیٹر الفضل نے ۲۵ فروری کے پرچہ میں بصفحہ ۴ ایک مضمون لکھا جس میں بڑا زور اس بات پر دیا کہ اختلاف کی صورت میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فتوے پر عمل کیا کریں۔ یہی ایک صورت اختلاف سے بچنے کی ہے۔ ہم بھی اس مضمون کی اصولاً تصدیق کرتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کو مسیح موعود مہدی مسعود حکم اور عدل مانا جاوے۔ پھر اوسکی بات کی پرواہ نہ کی جاوے۔ تو مثال مشہور صادق آئے گی "تیلی بھی کیا"۔ اور دوکھا کھایا" مگر بعض قادیانی ممبروں نے صاحبزادے کے اس مضمون پر سخت اعتراض کئے۔ کہ اس سے پایا جاتا ہے۔ خلیفہ وقت سے پوچھنے کی حاجت نہیں۔ اور یہ خلیفہ صاحب کی توہین ہے۔ مرزا صاحب کے صاحبزادے ایسے لوگوں پر بہت خفا ہیں۔ کہ یہ لوگ ناحق شورش پھیلاتے ہیں۔ پھر اس الزام کا دفعیہ کرنے کو انہوں نے خلیفہ صاحب کی بہت کچھ تعریف کی ہے۔ تاکہ یہ الزام ان سے رفع ہو جائے (الفضل ۱۱ مارچ)

لاہور کا مرزائی اخبار پیغام صلح درمیان میں صلح کرانے کو آیا ہے۔ اور صاحبزادہ سے الزام مذکور رفع کرانے کی کوشش کرتا ہے (۱۲ مارچ)

خیر یہ تو ان کے گھر کا اختلاف اور اوس کا تذکرہ ہے۔ اب ہم اصل مسئلہ پر رجوع کرتے ہیں لیکن بحیثیت دلائل قرآنیہ و حدیثیہ بلکہ بربنائے اقوال مرزا صاحب

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے خلیفہ صاحب کے اس فتوے کو (کہ غیر مکفرین کے پیچھے احمدیوں کی نماز ہو جاتی ہے) غلط سمجھا ہے وہ حق بجانب ہیں۔ ہمارا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ اڈیٹر الفضل کا منشاء بھی یہی ہے کہ خلیفہ صاحب کا یہ فتوے غلط ہو جائے۔ مگر اخلاقی کمزوری کی وجہ سے دلیرانہ صاف نہیں دیتا لیجئے ہم بتلاتے ہیں کہ خلیفہ صاحب کا فتوے کیوں غلط ہے۔

مرزا صاحب کی زندگی میں یہ سوال پیش ہوا تھا۔ کہ احمدی (قادیانی) غیر احمدی (محمدی مسلمانوں) کے پیچھے کسی حال میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا مرزا صاحب نے اس کا جواب نفی میں دیا چنانچہ اون کے اصلی الفاظ درج ذیل ہیں

"مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۰۲ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر تھا فرمایا۔ صبر کرو۔ اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتر اور نیکی اسی میں ہے۔ اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے۔ اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا دار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن مونہہ نہیں لگاتے۔ اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالےٰ کے لئے ہے تم اگر رلے ملے رہے۔ تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھیگا۔ پاک جماعت الگ ہو۔ تو پھر اوس میں ترقی ہوتی ہے

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا۔ کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔

عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں۔ اور ہماری قوم شیعہ ہے۔ فرمایا۔ تم خدا کے بنو۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ آپ اوس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان

* اس عبارت میں لف و نشر مرتب ہو۔ تو شاید غیر احمدی بھی اس رائے سے متفق ہو جاویں (فافہم)

* قادیانی اصطلاح (مؤلف)

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کی زبردست پیشگوئیاں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب - مع جواب آئینہ حق نما - ۵/

کے پیچھے نماز پڑھے - کیا زندہ مردہ کے پیچھے
نماز پڑھ سکتا ہے - پس یاد رکھو کہ جیسا
خدا نے مجھے اطلاع دی ہے - تمہارے پر
حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا
مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو - بلکہ چاہیئے
کہ تمہارا امام وہی ہو - جو تم میں سے ہو - اسی
کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ
ہے کہ اِمَامُکُم مِنکُم یعنی جب مسیح نازل
ہوگا - تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے
اسلام کرتے ہیں - بکلی ترک کرنا پڑیگا - اور
تمہارا امام تم میں سے ہوگا - پس تم ایسا
ہی کیا کرو - کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام
تمہارے سر پر ہو - اور تمہارے عمل حبط
ہو جاویں - اور تمہیں خبر نہ ہو - جو شخص مجھے
دل سے قبول کرتا ہے - وہ دل سے اطاعت
بھی کرتا ہے - اور ہر ایک حال میں مجھے
حکم ٹھہراتا ہے - اور ہر ایک تنازع کا
مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے - مگر جو مجھے دل
سے قبول نہیں کرتا - اس میں تم نخوت اور
خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے -
پس جان لو کہ وہ مجھ میں سے نہیں - کیونکہ
وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں -
عزت سے نہیں دیکھتا - اس لئے آسمان
پر اسکی عزت نہیں -

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان
محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کے استفسار
پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا
اتفاق ہوتا ہے - جو اس سلسلہ سے اجنبی
اور ناواقف ہوتے ہیں - ان کے پیچھے نماز
پڑھ لیا کریں یا نہیں - فرمایا - اول تو کوئی
ایسی جگہ نہیں - جہاں لوگ واقف نہ ہوں
اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے
اجنبی اور ناواقف ہوں - تو ان کے سامنے
اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا - اگر
تصدیق کریں - تو ان کے پیچھے نماز پڑھو[1]
ہوا کرو - ورنہ ہرگز نہیں - اکیلے پڑھ لو - خدا
تعالیٰ اس وقت چاہتا ہے - کہ ایک جماعت
طیار کرے - پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں
گھسنا - جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء
الٰہی کی مخالفت ہے

(از فتاوی احمدی جلد اول صفحہ ۱۸)

یہی مضمون اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۸ کے حاشیہ پر
بھی ہے - ہمارے خیال میں نہیں - کل اہل دانش
کی نظر میں بپابندی اصول مذہب مرزائی خلیفہ
صاحب کا مذکورہ بالا فتوے ہرگز صحیح نہیں -
کیونکہ نصوص مرزائیہ کے برخلاف ہے - مرزا صاحب
ہرگز گوارا کرتے تھے کہ کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز
پڑھی جاوے - جو انکو نہ مانتا ہو - یہانتک کہ جو لوگ
اون کے حال سے ناواقفی میں مرید نہیں ہوئے - جیسے
بیرون ہندوستان (عرب - مصر - ترکی - ایران - توران
بلخ - بخارا وغیرہ کے مسلمان ناواقفی میں مرید نہیں
ایسے لوگوں کی بابت سوال ہوا تو بھی آپ نے جواب
نفی میں دیا - چنانچہ آپکے اصلی الفاظ یہ ہیں :-

"سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے
حالات سے واقف نہیں - تو اس کے پیچھے نماز
پڑھیں یا نہ پڑھیں - فرمایا پہلے تمہارا فرض
ہے کہ اسے واقف کرو - پھر اگر تصدیق
کرے تو بہتر - ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز
نہ ضائع کرو - اور اگر کوئی خاموش رہے
نہ تصدیق کرے نہ تکذیب - تو وہ بھی منافق
ہے - اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو -

(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۸ جلد اول)

مرزا صاحب اقتدار بالغیر کے مسئلہ میں یہاں تک
متشدد تھے - کہ غیر تو غیر اگر کوئی مرزائی بھی غیر
مرزائی کی اقتدا کر بیٹھے - تو وہ مرزائی مخلص مرید
بھی امامت کے لائق نہیں - چنانچہ اون کے اصل
الفاظ یہ ہیں :-

"ایک شخص نے سوال کیا - کہ ایک حضور کا مرید
ہے - وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے
اور کبھی کبھی ہمارا امام بنتا تھا بھی اسکو اتفاق
ہوتا ہے - اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا
جبکہ وہ لوگ ہمکو کافر قرار دیتے ہیں - اور
کہتے ہیں - کہ اگر ہم ان کو کافر کہتے ہیں ہم غلطی
پر ہیں - تو ہم خود کافر ہیں - تو اس صورت
میں ان کے پیچھے نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے
ایسا ہی جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا
ہے - جب تک توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز
نہ پڑھو (فتاوی احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۳) *

معلوم ہوتا ہے - کہ مریدان خالص بلکہ خلیفہ صاحب
بھی اعلیٰحضرت کے خیالات و مقالات پر اطلاع
نہیں رکھتے - حق تو یہ ہے اگر ہم دعوے
کہہ سکتے ہیں - کہ قادیانی علم کلام میں ہمارے
برابر کوئی شخص مرید بھی واقفی نہیں رکھتا
پہچانتے سے

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

* افسوس - اس مضمون کے لکھنے سے قلم بھی خشک نہ ہوا
تھا - کہ ۱۴ مارچ کو خلیفہ صاحب کے انتقال کی خبر
امرتسر میں پہنچی جس کے سننے سے ہمیں سخت افسوس
ہوا - خلیفہ صاحب میں بہت سی خوبیاں تھیں کہ علم دین
اور علم طب کے عالم تھے - اخلاق بھی اچھے تھے حلم بھی وافر
تھا - البتہ مذہبی حیثیت سے ہمیشہ مجوبہ پسند تھے سو وہ
الگ چیز ہے - بہرحال ہمیں امید ہے خدا اون سے
وہی برتاؤ کریگا جس کے وہ اوس کے نزدیک اہل ہونگے
واللہ حسیبہ

آپ کے بعد قادیانی مشن کا انجام کیا ہوگا - اسکا علم
خدا کو ہے - مگر قرائن سے پایا جاتا ہے کہ اختلاف بہت ہوگا
جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تین تیرہ ہونے والی یہ جماعت آجکل
جسکا ہمیں سخت افسوس ہے - ہم ہمدردی کہنے سے نہیں
رک سکتے - ہماری یہ رائے قادیانی جماعت کی نسبت ویسی ہی
ہو جو مصر کے ماہران علم سیاست کی ترکی تجدیدوں کی نسبت
تھی - جن سے وہ مذہب میں مخالفت رکھتے تھے - مگر اون کی
حقیقی طاقت کے قائل - اسی طرح ہم بھی قادیانی

[1] خواہ نماز کی تکبیر ہو گئی ہو پہلے یہ کام کر لے - کیوں نہ ہو - ایمانیات کا مسئلہ ہے - (مولف)

کیا ان نصوص تصریحات مرزائیہ کے ہوتے ہوئے خلیفہ صاحب یا اون کے حامی اون کے فتوے کی تصحیح کر سکتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ مرزا صاحب کی تصریحات سے انکار کر دیا جاوے۔ ہاں ہم الفضل کے اس قول کی بھی قدر کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

"مسیح موعود (مرزا صاحب) خدا کا مامور تھا اور اسے نبی کریم نے حکم عدل فرمایا ہے پس اسکا فتوے اس قابل ہے۔ کہ اوس کی پوری طرح کی اطاعت کی جاوے۔ اور جو شخص ابھی اس کی وفات کے چند سال بعد اوس ہی اوس کے خلاف کہتا ہے (غالباً خلیفہ نورالدین صاحب کی طرف اشارہ ہے) وہ اپنے ایمان کی فکر کرے" (۱۱ مارچ)

بیشک مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی ماننے کا یہی نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ اون کے برخلاف کوئی فتوے صحیح نہ سمجھا جاوے۔ خواہ وہ خلیفہ نورالدین صاحب کا ہو۔ یا مولوی احسن کا۔ یہاں تک تو ہمارا اوس پارٹی سے اتفاق ہے جو خلیفہ صاحب کے فتوے کو بپابندی اصول مرزا صاحب غلط جانتے ہیں۔ (یہ دوسری بات ہے کہ ہم ان اصولوں کو سرے سے غلط جانتے ہیں)

اب ہم اور ایک فتوے قادیانی جماعت کے سامنے مرزا صاحب کا پیش کرتے ہیں۔ امید ہے اوسے بھی اسی ایمانی قوت سے قبول کیا جاوے گا۔ جس قوت سے قبول کرنے کا دعوے کیا جاتا ہے۔

ہاں ہم جانتے ہیں۔ کہ اوس فتوے کا قبول کرنا احمدی لوگوں کے خلاف ضرور ہے۔ لیکن اونکو معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ خدا و رسول کی ماتحتی میں اپنی طبائع کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ یہی معنے ہیں۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم (شاید تم کسی بات کو ناپسند کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو) اس لئے اس بات کا مطلق خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری طبیعتیں اسکو نہیں مانتیں۔ ایمان کی علامت ہی یہ ہے۔ کہ طبع کی مخالفت کا خیال نہ کیا جاوے۔ ہمارے قادیانی دوست اس اصول کو ضرور صحیح جانتے ہونگے۔ اس لئے زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے بغیر زور دیئے کے مرزا صاحب کا فتوے مان جائیں گے۔ وہ فتوے یہ ہے۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ... اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں۔ اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے انکو اور انکی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں۔ تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی اون کو نابود کر ... ...

اور میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے۔ اوس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو۔ مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ راقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیان ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء"

ہم دیکھیں گے۔ کون سعید روح ہے جو اس فیصلہ کو مانتی ہے

چنانچہ کوئی صاحب۔ مرزا صاحب کے اس فیصلہ کے متعلق ہم سے مباحثہ کرنا چاہیں۔ تو باجازت فیصلہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ غریب ہیں۔ تو ہم اون سے کسی قسم کا انعام بھی نہیں لیں گے۔ جیسا اس سے پہلے منشی قاسم علی دہلوی سے لودہانہ میں مبلغ تین سو لے چکے ہیں کیا کوئی ہے جو اس راستی کو قبول کرے؟

(دیدہ باید) (ابوالوفا)

قادیانی خلیفہ دوم

آہ! ابھی کل کا واقعہ ہے۔ کہ ہم جناب مرزا صاحب قادیانی سے شرف مخاطبت پاتے تھے ہمیں یہ عزت حاصل تھی۔ کہ ہمارے لئے رسائل اور اشتہارات آنجناب سے شایع ہوتے تھے۔ افسوس۔ آج یہ زمانہ ہے۔ کہ ہم بزبان حال کہتے ہیں ؎

یا منزلی سلمیٰ سلام علیکما
ھل الازمن اللتی مضین رواجع
وھل یرجع التسلیم او یکشف العمی
ثلاث الاثافی والدیار البلاقع

مرزا صاحب کے مذہبی خیالات سے گو ہم کیسے ہی مخالف تھے۔ اور ہیں۔ مگر ایک بات کے ہم قائل تھے۔ کہ پنجاب کی مذہبی دنیا میں ایک ہلچل اور چہل پہل تھی۔ ہر آئے دن الہامات کی بارش تھی۔ اور اشتہارات کی آمد۔ افسوس! تھوڑے ہی دنوں میں وہ سلسلہ ختم ہے

آپکے بعد جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ ہوئے۔ آپ ایک مسن۔ سرد و گرم آزمودہ بزرگ تھے۔ جن کی نسبت بھی ہمارا خیال تھا کہ آپ اس قادیانی کشتی کو بھنور سے نکال کر باہر لے جائیں گے۔ افسوس۔ آج ہماری نظروں سے وہ بھی غائب ہوگئے۔ جسے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ہمارے سامنے ان لفظوں میں پھر گیا ؎

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے

عجیب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

خیر یہ تو ایک قدرتی واقعہ ہے جسکو بچشم عبرت دیکھنے کا ہم کو حکم فرمایا گیا ہے۔

حکیم صاحب ۱۳ مارچ کو انتقال کر گئے آپکے بعد قادیانی جماعت میں اختلاف ہوا اور ہونا لازمی تھا۔ بہت سے لوگوں نے میاں محمود خلف مرزا صاحب قادیانی کی بیعت کی۔ اور بعض سرکردگان اس سے الگ رہے فریق مخالف نے اپنے خیالات بذریعہ تحریر شائع کئے جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ خلافت شخصیہ کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ اون کا منشا رہے۔ کہ ہمارے انتظام کے لئے ہماری انجمن کافی ہے ہم سے کوئی پوچھے۔ تو ہم یہی رائے دینگے۔ کہ ان لوگوں کی رائے غلط ہے۔ امام اور سردار کی ہر حال میں ضرورت ہے جو منتہائے فیصلہ ہو سکے مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ میاں محمود اس عہدہ کے لائق نہیں۔ اس کی وجہ ہاٹ جو وہ بیان کرتے ہیں۔ ہم اون میں داخل ہو کر اونکی تصدیق یا تکذیب کرنا نہیں چاہتے۔ نہ اپنا حق سمجھتے ہیں اس لئے ہم اپنے منصب کے دائرہ میں محدود رہکر خلافت ثانیہ پر اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتے ہیں

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ قادیانی مشن کے متعلق بفضلہ تعالےٰ ہمارے معلومات اس قدر وسیع ہیں۔ کہ ہم کسی بات میں قیاس اور منطق کے محتاج نہیں۔ بلکہ اعلیحضرت قادیانی کے ملفوظات ہر مسئلہ میں پیش کر سکتے ہیں۔ اور ہمیشہ ایسا ہی کرتے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے سوالات خود اعلیحضرت پر بھی شاق تھے۔

اور چیلوں پر بھی مشکل۔

ہمارا دعوےٰ ہے۔ جس کو بیانگ دہل دنیا کو سنانا چاہتے ہیں۔ کہ جو کوئی بھی عمر میں مرزا صاحب سے چھوٹا اون کے تخت خلافت پر متمکن ہوگا۔ وہ ہرگز نیک اور صالح نہ ہوگا

احمدی دوستو! ہمارے اس دعوے کو خوب یاد رکھو۔ اور قبل بیان دلیل اس کی تکذیب پر آمادہ نہ ہو جاؤ۔ غور سے سنو!

شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فصوص الحکم میں لکھا ہے۔ قیامت کے قریب توالد تناسل بند ہو جائیگا۔ لوگ نکاح کرینگے مگر اولاد پیدا نہ ہوگی۔ سب سے آخیر بچہ جو پیدا ہوگا۔ وہ چین میں ہوگا۔ اوس کی زبان بھی اوسی ملک کی ہوگی وغیرہ۔

جناب مرزا صاحب کو شوق ہوا کہ جہاں میں نے اور پیشگوئیوں پر قبضہ کیا ہے۔ اس پر بھی کر لوں۔ یعنے یہ ظاہر کر دوں۔ کہ وہ آخری بچہ میں ہوں۔ شیخ ممدوح نے میرے ہی حق میں یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ مگر اس میں دقت یہ تھی۔ کہ شیخ کی عبارت میں صاف مذکور ہے۔ کہ اوس بچے کے بعد کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ اور مرزا صاحب کے بعد تو بچے پیدا ہوئے۔ چنانچہ اون کی اولاد بھی اون کے بعد ہوئی۔ نیز وہ چین میں ہوگا۔ مگر ایسی مشکلات تو کسی معمولی ملا (ابراہیم سیالکوٹی جیسوں) کو پریشان کر سکتی ہیں۔ جناب مرزا صاحب تو ایسی مشکلات کو دم زدن میں حل کر سکتے تھے۔ گویا اونکا قول تھا [۵]

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

آپنے شیخ ممدوح کی عبارت لکھکر اوس کی شرح فرمائی۔ جو اونہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ پیشگوئی دور دراز زمانہ سے چلی آتی ہے۔ کہ آخری کامل انسان آدم کے قدم پر ہوگا۔ تا دائرہ حقیقت آدمیہ پورا ہو جائے۔ اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فص شیث میں لکھا ہے۔ اور دراصل یہ پیشگوئی فص آدم میں رکھنے کے لائق تھی۔ مگر انہوں نے شیث کو الولد سر لابیہ کا مصداق سمجھ کر اسی کے فص میں اوسکو لکھدیا ہے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کر دیں۔ اور وہ یہ ہے وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی وهو حامل اسراره ولیس بعده ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد۔ وتولد معه اخت له فتخرج قبله ویخرج بعدها یکون راسه عند رجلیها۔ ویکون مولده بالصین ولغته لغة بلده ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادة۔ ویدعوهم الی الله فلا یجاب۔

یعنے کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا۔ جو اصل مولد اوسکا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا۔ نہ عرب میں سے۔ اور اسکو وہ علوم اور اسرار دیئے جائینگے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا۔ اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنے [۱] اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی۔ جو اس سے پہلے نکلے گی۔ اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنے دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی۔ کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر۔ اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا۔ (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی) اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت

[۱] مرزا صاحب! آپکے اور تصرفات تو ہم نے مان لئے مگر وفات کا لفظ ہم نہیں مان سکتے۔ کیونکہ شیخ کی عبارت میں اس کی ہرگز گنجائش نہیں۔ بلکہ اوس میں آخری ولد کی ولادت کے بعد نفی ہے۔ وفات کے بعد نہیں (مولف)

کرینگا۔ نکاح بہت ہوگا جسے لوگ مباشرت
سے نہیں رکیں گے۔ مگر کوئی صالح بیٹا
پیدا نہیں ہوگا۔ اور وہ دانا کے لوگوں کو خدا
کی طرف بلائیگا۔ مگر وہ قبول نہیں کریں گے

(از تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸)

سوالنا۔ شیخ مذکور کی عبارت کی شرح جو جناب مرزا صاحب نے کی ہے۔ ہم اس کی تصحیح یا تغلیط کے ذمہ وار نہیں۔ ہماری غرض اس نقل سے یہ ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب نے اسکو اپنے حق میں لگایا ہے۔ اسی لئے اپنی ہمشیرہ سے اپنا توام ہوکر پیدا ہونا بتلایا ہے جو غریب! ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں۔ مگر ہمارا مقصود یہ ہے۔ کہ اس تشریح میں آپنے جو ایک جامع فقرہ لکھا ہے۔ کہ اس آخری بچے (یعنی مرزا صاحب) کی ذات خاص ہے کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہ ہوگا۔

تو دنیا کے حق میں معرض خیر و ... ہمارا دعویٰ ثابت ہے یا نہیں۔ کہ مرزا صاحب سے کوئی بھی چھوٹا اور بڑا ... کے لائق نہیں۔ بلکہ یوں کہئے کہ اس وقت بجز ان لوگوں کے جو مرزا صاحب سے کفر میں بڑھتے ہوں۔ جو شاید ہی کوئی ہو۔ باقی دنیا میں سب لوگ خیر سے یا بالقوہ بدکار ہیں۔ پھر ایسی بدکاری جن کی بنا ہی نقص مرزا سے ثابت ہو۔ خلافت احمدیہ کے کیونکر لائق ہو سکتے ہیں

جہاں تک ہمارا علم ہماری واقفیت ہم کو ناقلی کر سکتی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم نے اس بیان میں کسی امر کا دھوکہ دیا ہو ناظرین۔ ہمارے حوالہ کی جانچ کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۸ سے کر سکتے ہیں

والسلام — ابوالوفاء

الہامات مرزا۔ قادیانی مشن اور نبوت کے لئے فیصلہ کن مع جواب الجواب اصل قیمت ۵ /

منیجر

گناہ اور توبہ

(از مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدری)

انسان دو قسم کے عیوب کا مرتکب ہوتا ہے (۱) قصور کا۔ (۲) گناہ کا

(۱) قصور وہ ہے کہ فاعل کو بوقت فعل اس کام کا نتیجہ معلوم نہ ہو۔ جیسے روزہ کا بھول کر توڑنا یا چوری کا مال کسی سوداگر سے بے خبری میں لینا اور قصور عموماً دنیاوی کاروبار میں ہوتا ہے چونکہ انسان کی تدابیر میں سہو رہ جاتا ہے اور قصور انسان کی فطرت میں ہے۔

تعجب خیز امر ہے کہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات، متکبر اور اکڑنے والی ہستی ہے جو ایک وقت اپنے تئیں اعلیٰ پیدائش تصور کرکے بدولت۔ ہم۔ اور میں جیسے معزز القاب اپنے واسطے استعمال کرتا ہے لیکن عنقریب ہی اس کے دل میں خیال کیا خوش پیدا ہوتا ہے کہ اسی انسان کو اسی جگہ کمترین۔ خاکسار۔ فدوی۔ ہیچمدان۔ احقر یا بندہ ضعیف کہنا پڑتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ انسان اپنی بناوٹ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کافی اور مکمل نہیں سمجھتا۔ جہاں وہ اپنے میں بہت سی خوبیاں دیکھتا ہے وہاں چند عیب بھی نظر پڑتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انسان میں قصور کرنے والا عیب نہ ہوتا۔ تو انسان اور خدا میں کچھ ہی فرق اور دیگر دنیا بہت جلد نیست و نابود ہو جاتی کیونکہ انسان اسی حالت میں قصور سے بری ہو سکتا ہے۔ جس حالت میں کہ وہ علم غیب سے پورا پورا ماہر ہو۔ پھر غیبی علم محض غلطی و خطرہ کا ہی اظہار نہ کرتا۔ بلکہ اس کی ہر تدبیر و فعل کو انتہائی عروج پر پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بندہ باغی ہو کر محض بندگی سے ہی سر نہ پھیرتا بلکہ خدا بن کر بندگی کرانے میں کوشاں ہوتا۔ ہر شخص دوسرے شخص کو زیر تابع کرنا چاہتا۔ اور علم غیب اس کی بہبود و ترقی کا باعث ہوتا۔ اور یہ امر نظام دنیا میں مخل ہوکر درہم برہم تو کیا ایک عرصہ میں دنیا کو بالکل نابود ہی کر دیتا۔

اب میں اپنے مقصد کی طرف آتا ہوں کہ گناہ کی تعریف کیا ہے۔

(۲) کسی شرعی امر کا دیدہ و دانستہ خلاف کرنے کو گناہ کہا جاتا ہے۔ جیسے شراب پینا زنا کرنا۔ اور یہ انسان کی فطرت میں نہیں ہے۔

عیسائی صاحبان کا قول ہے۔ کہ انسان فطرتی گناہ گار ہے۔ چنانچہ یرمیاہ ۱۷ باب ۹۔ یسعیاہ ۶۴ باب ۶ میں ہے۔

ہم تو سب کے سب ایسے ہیں۔ جیسے ناپاک چیز۔ اور ہماری راستبازیاں گندی دھجی کی سی ہیں۔ اور ہم سب پتے کی طرح کملاتے ہیں۔ اور ہماری بدکاریاں آندھی کی مانند ہمیں اڑا لیں گی

کیوں صاحب آپ کیوں اڑا لیں گی۔ یسوع مسیح کچھ مدد نہ کریں گے؟

واعظ ۷ باب کی ۲۰ میں ہے۔

کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور گناہ نہ کرے

زبور ۵۱ باب ۵ میں ہے۔

کہ دیکھ میں نے بدی کی صورت پکڑی۔ اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا

ایوب ۱۴ باب کی ۴ میں ہے۔

کون ہے جو ناپاک سے پاک نکالے

رومیوں کے ۳ باب کی ۲۳ میں ہے۔

سبھوں نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔

حکماء بھی عموماً اسی طرف گئے ہیں چنانچہ جالینوس لکھتا ہے کہ آدمی بالذات شریر اور گناہ کا طالب ہے۔ اور اگر تہذیب۔ اخلاق نہ ہو

[illegible]

تو یقین ہے۔ کہ بد سے بدتر ہو جاتے۔ قراطیس کا قول ہے۔ کہ جسطرح ہر انار میں ایک دانہ گلا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان بری آرزو ضرور رکھتا ہے یہانتک کہ کوئی بے گناہ نہیں ہے۔ بطلیموس کا قول ہے کہ ہر چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرنے سے نہیں رکتی۔ پس انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کا ذاتی مقصد ہے۔ بجز ان کے ارسطو۔ پلوتارک۔ طوکید پدس فرزانہ لاوذی۔ بقراط بھی معترف گئے ہیں

اب ذرا اس حکیم و فلاسفر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقولہ بھی سنیئے۔ جس کا ایک اشارہ دنیا بھر کے حکماء و فلاسفران کی تمام تصنیفات سے زیادہ معنے رکھتا ہے

سہ پنچے کرنا کردہ قرآن درست
کتبخانۂ چند ملت بشست

دیکھئے آپ کا قول مبارک ہے۔ کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ و یمجسانہ او ینصرانہ۔ ہر ایک بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اپنے رنگ میں رنگتے ہوئے اسے یہودی۔ مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ یعنے کسی شخص کی ذات اور فطرت میں ہرگز گناہ نہیں ہے۔ بلکہ بعدہٗ بد صحبتیں اس کی بیجا خواہشات بڑھا کر راہ راست پر چلنے سے مانع ہوتی ہیں۔ جو کہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جس شخص کی فطرت اور ذات میں گناہ ہوگا۔ وہ شخص نیک و بد میں ہرگز امتیاز نہ کر سکیگا۔ اور اگر اس سے گناہ بھی ہو جاوے۔ تو اس گناہ کو گناہ تصور ہی نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ بے بس ہے۔ اس کی ذات میں ہی گناہ رکھا گیا ہے۔ اگر بکرا اپنی اور بدر زاد بکری سے میل کرتا ہے۔ تو اس کا کیا گناہ۔ جبکہ اسکو اس امر کا امتیاز ہی نہیں۔ کہ یہ اس کی بہن ہے۔

قدیم اقوام کو ذاتی گناہگاری کے خیال نے یہانتک بوکھلا کر دیا تھا۔ کہ آئے دن انہیں اپنے لئے نئی نئی سزائیں تجویز کرنی پڑیں۔ مہذب اور دانا آریہ جگن ناتھ جی میں رتھ کے پہیوں کے نیچے کچل کر مرجانا ذریعہ نجات سمجھتے تھے۔ یا گنگا میں ڈوب کر مرجانا حصول بہشت تصور کیا جاتا۔ اور کہیں ارہ کی زد میں چڑھ کر گناہ سے مبرا ہوتے تھے۔

یونانی فلاسفروں نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں انسانوں کی قربانیاں چڑھائیں گئیں۔ مادی اشیاء کا پوجنا زندگی کا بڑا حصہ رہی رکن مانا گیا الغرض انسان نے گھبراہٹ اور اضطراب میں بے اختیار ہاتھ پاؤں بہت مارے۔ اور گناہ کا کفارہ جسم کو دکھ دینا یا مرجانا قرار دیا گیا۔ عیسائیوں نے انسان کے پیدائشی گناہ سے تو انکار نہ کیا۔ مگر علاج اوسکا کفارہ مسیح تجویز کیا۔ بہت خوب

چونکہ اس سے پیشتر حضرت مولینا ثناء اللہ صاحب دام فیوضہ مسئلہ کفارہ کی بابت کافی سے بھی زیادہ تحریر فرما چکے ہیں۔ لہذا میں اپنے مضمون کی عنان یہاں سے دوسری جانب موڑتا ہوں۔ کہ مذکورہ اقوام کے بعد اسلام نے گناہ کا کفارہ کیا تجویز کیا ہے۔ پس سنئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ سورۂ نساء رکوع ۳۔

اللہ تعالےٰ توبہ صرف انہی لوگوں کی قبول کرتا ہے جو جہالت سے کوئی حرکت کر بیٹھیں۔ پھر جلدی سے توبہ کریں۔ تو اللہ تعالےٰ بھی ایسوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسکا حال جانتا ہے۔ (کہ توبہ سچے دل سے ہے یا جھوٹے دل سے) اور حکمت والا ہے۔ (اس کی حکمت اور انصاف قبول توبہ کا مقتضی ہے) اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں۔ جو عمر بھر تو برے کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو۔ تو کہنے لگے۔ کہ اب میری توبہ اور اسی طرح ان کی توبہ بھی قبول نہیں۔ جو کفر کی حالت میں مرگئے۔ ان لوگوں کے لئے ہم نے عذاب دردناک رکھا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

یعنے معافی ان لوگوں کے لئے ہے۔ جنہیں گناہ کرکے خدا یاد آتا ہے۔ اور اپنے گناہوں پر بخشش مانگتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ خدا کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔ اور اپنے کئے پر دانستہ اڑے نہیں رہتے۔ اللہ تعالےٰ نے خود ہی تمام تفصیل فرما دی ہے۔ کہ جن لوگوں نے اپنی عمر بھر میں سچی توبہ نہیں کی۔ ان کا کفارہ تو جہنم ہے۔ جہاں کہ انہیں اپنے کئے کی سزا پوری پوری ملیگی۔ اور جنہیں گناہ کرکے خدا یاد آتا ہے۔ اور اپنے کئے پر نادم ہوکر سچے دل سے توبہ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم۔ کریم۔ لاپرواہ اور با اختیار ہے۔

اس امر کے تو تمام مذاہب قائل ہیں۔ کہ مرنے کے بعد بدکرداروں کی سزا ضرور ملے گی۔ گو جہنم کے ذریعہ یا تناسخ کے۔ لیکن چونکہ آریہ صاحبان توبہ کے قائل نہیں ہیں۔ لہذا اب میں اسکی نسبت عرض کرتا ہوں کہ

توبہ کیا ہے؟

اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر بعاجزی اللہ سے معافی مانگنے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا سچا وعدہ کرنے اور پھر صواب کی جانب رجوع عملی صورت میں لانے کو توبہ کہتے ہیں۔

میں اس سے پیشتر کسی سابقہ مضمون میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ جتنے کمالات و صفات اس دنیا میں ہیں ان کا سرچشمہ بھی کے پاس ہے۔ جیسے رحم کرم۔ عدل وغیرہ۔ اسی رحیم۔ کریم۔ خالق کا ایک نمونہ ہیں

قاعدہ ہے۔ کہ اگر دنیا میں کوئی آقا اپنے غلام کا یا خاوند اپنی عورت کا یا کوئی مدعی اپنے مدعا علیہ یا کوئی منصف اپنے ملزم کا گناہ معاف کر دیتا ہے۔ تو چاروں طرف سے تحسین کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے ع

در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

حالانکہ منصف اس کے دل کی حالت ہرگز نہیں جانتا۔ کہ ملزم کی شرمندگی و ندامت ظاہری ہے یا باطنی۔ تو کیا اللہ تعالیٰ جو کہ خوب جانتا ہے۔ کہ گنہگار کا گڑگڑانا۔ نادم ہونا پچھتانا بار بار اسی کو یاد کرنا اور آئندہ کو گناہ چھوڑ دینے کا وعدہ کرنا سچا اور بالکل سچا ہے۔ بندے کا گناہ معاف نہ کرے گا؟ کرے گا اور ضرور کریگا۔

ہائے افسوس کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو معمولی انسان سے بھی گرا دیا ہے۔ کیونکہ انسان کا اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے نوکر۔ ملازم یا بیٹے وغیرہ کا گناہ معاف کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ہیں۔ کہ خداوند جہاں کو اتنا اختیار بھی نہیں دیتے۔ کہ وہ اپنے بندے کا گناہ معاف کر دے۔ جیسے کہ اس نے پیدا کیا ہے۔

لاشک اس صورت میں خدا بہت روکھا ثابت ہوتا ہے۔ مسلمانو! تمہیں بہت خوش ہونا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ تمہارا خدا رحیم و کریم۔ غفار ستار خدا اور رحمان ہے۔ جو کہ اپنے گنہگار بندوں کو نہایت الطاف و عنایات سے بمضمون ذیل پکارتا ہے ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گبر و کافر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صدبار اگر توبہ شکستی باز آ

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ اور آریوں کی تردید ۱ر
ملنے کا پتہ: کتبخانہ ثنائی امرتسر

شدادی شہر

اکثر علمائے کرام سے سنا جاتا ہے۔ کہ شداد نے ایک ایسا شہر بنایا تھا۔ کہ جملہ زمین کے شہروں میں اس کا کوئی ہم پلہ شہر دیگر نہ تھا کیونکہ اس نے اس شہر کی دیواریں سونے اور چاندی سے تیار کرائی تھیں۔ اور ہر محل وغیرہ میں جواہرات لگائے گئے تھے۔ گویا اس نے شہر کو اس قدر جواہرات وغیرہ سے مزین کیا۔ کہ دنیا میں بہشت کے نام سے مشہور کیا۔ گویا اس قصہ کو جناب حافظ محمد صاحب مرحوم نے اپنی تفسیر محمدی میں مفصل طور پر بیان کیا ہے۔ اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے بھی اس قصہ کو اپنی تفسیر فتح العزیز میں پوری طرح پر واضح کر کے لکھا ہے۔ بلکہ عبداللہ ابن قلابہ کا اس شہر میں داخل ہونا ذکر کیا ہے۔ دیگر اور کئی مفسرین نے بھی اس قصہ کو نقل کیا ہے۔ جو بسبب طوالت کے نقل کرنا مشکل ہے۔

سو خلاصہ یہ ہے۔ کہ جناب نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم علیہ رحمتہ نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں ذیل آیت ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد کے لکھا ہے۔ کہ اس قصہ کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ کذب افترا برا فترا ہے۔

گویا نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اس قصہ کو ذیلیات میں داخل کیا ہے اور مفسرین سابقہ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اور بعینہ عبارت نواب صاحب کی تو اندراج بسبب طویل ہونے مضمون لکھ نہیں سکتا۔ آخیر نواب صاحب اس مضمون کو ذیل کے عربی ہر دو مصرع پر ختم فرماتے ہیں ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبة
وان کنت تدری فالمصیبة اعظم

سو مولینا شیر پنجاب ابوالوفا صاحب۔ اور مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی و مولینا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری۔ و مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی۔ و مولوی ابوداؤد عبداللہ صاحب بھوجیانی حال مقیم ریاست بہاولپور۔ و مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ و مولانا وحید الزمان صاحب مترجم صحاح ستہ زمقیم مدینہ طیبہ وغیرہ کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر علمائے اہلحدیث کی خدمت میں عموماً عرض ہے۔ کہ اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالکر خاکسار کے مضمون کو حل فرماکر مشکور فرما دینگے۔ کیونکہ میرے جیسے کم علم و کم فہم کو اس میں بہت ہی حیرانی و پریشانی ہے۔ کہ اس قصہ کی تائید و تردید میں ہر دو طرف سے نامی گرامی علمائے اہل حدیث ہیں اب کس کی تفسیر کو قبول کیا جاوے۔ اور کس کو نامنظور۔

امید ہے کہ ناظرین اس مضمون پر مضامین تردیدی یا تائیدی با دلیل قلمبند فرماکر بذریعہ صحیفہ ہذا حق اور باطل میں فرق فرما دینگے۔

والسلام مع الاکرام۔

(نور محمد از موضع میاں ضلع جہلم)

مولف:۔ میں نے اس قصہ کا ثبوت نہیں پایا۔

تفسیر ثنائی اردو } پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲
جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱۲
جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲
جلد پنجم۔ تا سورہ فرقان " ۱۲
جلد ششم۔ تا سورہ یٰسین " ۱۲
چھ جلدوں کے ایکسا تھ خریدار سے مع محصولڈاک وغیرہ صرف ۔ (ثناء اللہ ابوالوفا امرتسر)

فیصل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ تا طبع دوم

نجات یا مکتی

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

نجات کے معنے رہیدن و رستن کے ہیں یعنے چھوٹنے اور آزاد ہونے کے۔ اور شریعت و مذہب میں نجات کا مفہوم یہ ہے کہ روح انسانی بعد مرگ عذاب و ایذاء خداوندی سے آزاد و محفوظ ہو جائے۔ قرآن مجید میں نجات کے یہ معنے ہیں۔ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے رہے ہیں۔ ان کو خدا کامیابی کے ساتھ نجات دے گا کہ ان کو کسی طرح کی بھی ایذا نہیں پہنچے گی۔ اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہونگے۔

وسیلۂ نجات احکام الٰہی کا بجا لانا۔ یا اعمال نیک ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے۔ اور نافرمانوں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

کچھ شک نہیں کہ خدا کی فرمانبرداری اور اس کی تسبیح و تقدیس کے مختلف پہلو ہیں کبھی فرمانبری اور تسبیح و تقدیس کا تعلق صرف روح سے ہوتا ہے۔ اور کبھی اعضاء بھی اظہار نیاز میں شریک ہوتے ہیں۔ اور کبھی قوائے انسانیہ کو دبایا جاتا ہے۔ اعمال محدود اس کے متناہی ہیں پس اگر خدا اپنی رحمت سے اعمال کے مطابق صلہ عطا فرمائے۔ تو بالکل قرین قیاس ہے اگر عنایت الٰہی ارواح ہی کے ساتھ مختص ہو تو اس سے رحم و انصاف کی بو نہیں آتی

انسان فطرۃً خاطی پیدا کیا گیا ہے۔ نقائص سے بالکل منزہ ہونا اس کے بس میں نہیں۔ اس لئے قرآن مجید میں ہے۔ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا۔ انسان ضعیف الخلقت پیدا کیا گیا ہے عفو و عصمت انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔ اس لئے خدا کا غفور و رحیم ہونا نجات کے لئے شرط ضروری ہے اپنے حقوق سے درگذر کرنا عدل کے خلاف نہیں دوسروں کے حقوق کو پامال کرنا ظلم ہے۔ حقوق بندگان خدا بھی اگر خدا اپنی طرف سے ادا کرے۔ تو کیا خلاف عقل ہے۔ اسکو فرمایا نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۔ بندوں سے کہہ دیجئے۔ کہ میں گناہوں کا معاف کرنے والا مہربان ہوں۔ اور میرا عذاب بھی دردناک ہے۔ اگر مجسٹریٹ عدالت میں کسی مجرم کو جرمانہ لگائے۔ اور بمقتضائے رحم۔ اور غربت مجرم کو دیکھکے جرمانہ اپنی طرف سے بھر دے۔ تو کیا یہ ظلم ہے۔ ہرگز نہیں۔

جب یہ مسئلہ مسلم ہے۔ کہ علت اپنے معلول کے وجود و ہستی کا سبب ہوتی ہے۔ تو اگر وہ اپنے کسی معلول کو ابدالآباد تک قائم رکھنا چاہے۔ تو کیا خرابی ہے؟

اعمال محدود ہونگے مگر نجات ابدی ہوگی اور اس میں کوئی استحالہ عقلی نہیں

اندھے کانے خوب رہیں

منوجی فرماتے ہیں۔

باؤلا۔ گونگا۔ اندھا۔ بہرا۔ پرند۔ بڈھا بلیچھ۔ عورت۔ مریض۔ ایک عضو نہ رکھنے والا ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھے۔ (منو سمرتی ادھیاء ۷ شلوک ۱۴۹)

یہ سب پہلے جنم کے پاپ سے ایسے ہوتے ہیں۔ اس لئے موقع پاکر بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور پرند اور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں رہتی۔ اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اسواسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں (منو سمرتی ادھیاء ۷ شلوک ۱۵۰)

خاکسار۔ منوجی ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اشخاص مذکورہ بالا و پرند بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے وقت مشورہ ان کو نکال دے۔ یا پاس نہ بیٹھنے دے۔ لہذا ہم بھید ظاہر ہونے کے ساتھ ناظرین کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ منوجی نے اندھوں وغیرہ کو بلاوجہ برا خیال کرکے بلکہ ان کو برا ٹھیرایا ہے۔

(باؤلا) اگر صلاح و مشورہ کے وقت موجود ہو تو وہ کیا بھید دوسرے کو بتا سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود ہی باؤلا ہے۔

(گونگا) اگر یہ وقت صلاح و مشورہ کے موجود ہو۔ تو وہ کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے جبکہ وہ خود گونگا ہے۔

(بہرا) اگر وقت صلاح و مشورہ کے موجود بھی ہو۔ تو کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود ہی بہرا ہے

(پرند) اگر وقت صلاح و مشورہ کے موجود بھی ہو۔ تو یہ کس انسان کے مشورہ کو سمجھکر کسی کو کہہ سکتا ہے جبکہ وہ پرند ہے

لہذا ثابت ہو گیا۔ کہ منو سمرتی کی یہ باتیں خلاف عقل ہیں۔ *

اب رہیں عورتیں و بڈھے۔ ان کو بھی بالخطا شامل کیا ہے۔ اور بلاوجہ ان کو تقصیروار ٹھہرایا اور سنئے:۔

کانا گنجا۔ ایک عضو نہ رکھنے والا یا ایک سے زیادہ عضو رکھنے والا خواہ اپنا ملازم کیوں نہ ہو۔ اسے شرادھ کے وقت نکال دے (شلوک ۲۴۲)

خاکسار۔ ان شلوکوں میں بھی خوب کانے گنجے کی خبر لی ہے۔ کہ شرادھ کے وقت نکال دئے جاویں۔ کیسا حقیر سمجھا ہے۔ ابھی کیا ہے۔ اور دیکھئے۔ یہ دنیا کے کسی مذہب کا قانون نہیں کہ کانے وغیرہ کو وقت صلاح و مشورہ و شرادھ وقت نکال دو۔ یہ تعلیم تنہا پنڈت دھرم اور ویدک

* ممکن ہے ست جگ میں یہ سب سنتے اور بولتے ہوں (مولف)

سماج ہی کی ہے
اور سلسلے ہیں۔
(۳) اندھا۔ کانا۔ سفید۔ کوڑھ والا راج
ہوگی۔ ان سب کے دیکھنے سے یہ ترتیب
سلسلہ ۶۰۔۹۰۔۱۰۰۔۱۰۰۰ برہمن
بھوجن کرانے کا پھل بھوجن کرانے والے
کو نہیں ملتا (منوسمرتی صفحہ ۱۴۹۔۱۵۰ شلوک)
کھا گیا ہے۔ اس تعلیم میں بھی اندھوں۔ کانوں کی اس
قدر ذلت اور تحقیر موجود ہے کہ ان کی صورت ہی
سے بھوجن کا پھل نہیں ملتا۔ کہاں ہیں۔ آریہ سماج
کے پاک لوگ۔ اندھے۔ بہرے۔ چیچک زدہ۔ لنگڑے
[illegible]۔ عورت مرد۔ کالے۔ سفید۔ راج جو بھی
قدرتی عیوب رکھتے ہیں۔ کہ تم لوگ۔ سماج و شودر کے
وقت بیٹھانے کے قابل اور نہ وقت بھوجن کے
صورت دکھانے کے قابل۔ تمہارا ویدک دھرم [illegible]
صورت ہے۔ کہ بھوجن کے وقت دیکھنے سے پھل
نہیں ملتا۔

(محمد داؤد خاں از [illegible] ضلع مرادآباد)

اسلامی اور غیر اسلامی عبادات

یوں تو ہر مذہب میں اپنے اپنے مذہبی احکام کو آسمانی کتاب سے منسوب کرتے ہیں۔ اور ہر مذہب اپنے مخالف مذہبی احکام کتاب کو رد کرنے میں کوشاں ہے۔ اس وقت دنیا میں (اسلام۔ عیسائی یہود۔ ہنود) یہی چار مذہب جاری ہیں۔ اور ہر مذہب میں اندرونی بہت سی شاخیں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن تمام فرقوں کا مرجع ادنیٰ اپنی آسمانی کتابیں اور دلائل ویسے ہی اخذ کئے جاتے ہیں گو ہر ایک کا دعویٰ ہے آسمانی کتابیں اور دلائل کی بنیاد آسمانی کتابیں ہیں

ذیل میں ہر مذہب کے اوقات عبادات۔ وقت و تعداد کتب آسمانی بیان کئے جاتے ہیں۔ ناظرین خود غور فرمائیں کہ کس مذہب کا طریقہ عبادت سہل و معقول و آسان ہے اور کس مذہب میں زیادہ عبادت ہوتی ہے۔ اور وہ زیادتی اپنے اپنے مذہب کے احکام سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگی

جو مذہب کا یہ عقیدہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کا تو پکا عقیدہ ہے کہ عبادت کے لائق سوا اللہ کے کوئی نہیں۔ محمدؐ اس کے رسول ہیں) اور وہی سب مخلوق کا آفریندہ ہے۔ وہی سب کا مالک ہے جیسے وہ سب کا مالک و خالق ہے۔ حکم بھی اس کا سب انسانوں پر یکساں ہے۔ اگرچہ سلسلہ میں پہلے نمبر پر مذہب اسلام کا نام درج کیا گیا۔ لیکن بیان آخر میں اسلام کے فرائض۔ اوقات۔ و عبادت بیان کئے گئے کہ نتیجہ برآمد ہونے میں آسانی ہو۔ اس لئے پہلے ہنود مذاہب کے عبادات بیان کئے جاتے ہیں

اوقات عبادت } وید و شاستر سے ظاہر ہوتا
مذہب ہنود } ہے۔ کہ کل ہنود چار فرقوں پر تقسیم کئے گئے ہیں (برہمن۔ چھتری ویش۔ شودر) آخر الذکر یعنی ویش و شودر دو فرقہ تو وید شاستر کی تعلیم سے روک دئے گئے۔ اور اول الذکر دو فرقوں سے پہلا فرقہ (برہمن) پروہت کہلاتا ہے۔ اور یہی فرقہ وید شاستر کی تعلیم پاتا ہے۔ اور عبادت کا ادا کرنا بھی انہی فرقوں کا منصب ہے۔ اور ان تمام فرقوں کی کل عورتیں عبادت سے معاف کر دی گئیں۔ عورتوں کی عبادت اپنے شوہر کی سیوا ہے عبادت سب کے نہیں کرتے۔ فرداً فرداً دن رات میں تین وقت عبادت کی جاتی ہے

(۱) صبح کو آفتاب نکلتے وقت
(۲) دوپہر کو آفتاب زوال ہوتے وقت
(۳) شام کو آفتاب ڈوبتے وقت

ہر وقت عبادت میں وید شاستر کے حصہ عبادتی ایک ایک مرتبہ پڑھتے ہیں۔ دن رات کے تین وقت میں جو شلوک پڑھے جاتے ہیں اس کی مجموعی تعداد ایک عبادت گذار کی (۲۹۱) ہے۔ اور سالانہ (۱۰۶۵) ہے اور عمر بھر کا حساب ذیل میں درج ہے۔

عمر انسانی بالعموم (۶۰) سال رکھی جاتی اور اس میں زمانہ نابالغی (۸) سال منہا کئے جاویں تو (۵۲) سال ہوتے ہیں۔ اور (۵۲) سال کے بحساب فی سال قمری (۳۵۵) دن کے (۱۸۴۶۰) دن ہوتے ہیں۔ دن رات کی عبادت کا مجموعہ (۵۵۳۸۰۰) ہے۔ گویا عمر بھر میں اتنے ہی مرتبہ وید شاستر کے اشلوک عبادت کی تلاوت ہوتی ہے

مذہب عیسوی } توریت میں جو احکام عبادت
و یہودی } تھے۔ وہی انجیل میں ہیں۔
عیسوی و یہودی کے عبادتی احکام مساوی ہیں۔ اختلاف فروع میں ہو تو ہو۔ مگر اصول میں مساوی ہیں۔ عبادت دو وقت کی ہوتی ہے۔ صبح و شام میں اکثر اپنے پیشوا کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ فاترالعقل کے سوا مرد و عورت پر احکام عبادت مساوی ہیں۔ عبادت کے وقت صبح و شام میں انجیل کا حصہ عبادتی ایک وقت پڑھتے ہیں۔ ایک عبادت گذار کا مجموعہ سالانہ صبح و شام بحساب (۳۵۵) دن کے (۷۱۰) ہے اور عمر بھر یعنی (۵۲) سال کا حسب صراحت بالا (۳۶۹۲۰) ہے

اوقات عبادت } اسلام میں عبادت فاترالعقل
مذہب اسلام } نابالغ کے سوا مرد و عورت
پر فرض ہے۔ عورتیں بالغہ ہر ماہ (۳ دن سے ۱۰ دن تک) اور ایام زچگی میں (۴۰) دن عبادت سے معاف کی گئیں۔ اور عبادت دن رات میں (۵) وقت روزانہ کی جاتی ہے۔

(۱) صبح آفتاب نکلنے سے پہلے
(۲) ظہر۔ آفتاب ڈھلنے کے بعد
(۳) عصر۔ آفتاب تین حصہ مسافت آسمانی طے کرنے پر یعنی سایہ اصلی دو چند ہونے کے بعد
(۴) مغرب۔ آفتاب غروب ہوتے ہی
(۵) عشاء۔ شفق ڈوبنے کے بعد سے صبح کاذب تک

فرقان مجید کا عبادتی حصہ ہر وقت عبادت میں جو پڑھا جاتا ہے۔ اس کی تعداد ذیل میں درج ہے۔

صبح میں (۲) وقت
ظہر میں (۱۰) "
عصر میں (۱۰) "
مغرب میں (۵) "
عشاء میں (۹) "

عبادت سب ملکر اپنے امام کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور تنہا بھی۔

ایک عبادت گزار کا مجموعہ دن رات میں (۴۲) وقت سالانہ (۱۵۳۳۰) ہے اور (۵۲) سال کا (۷۹۷۱۶۰) ہوتا ہے۔ جو اور مذاہب کے عبادتی حصہ سے زیادہ ۱۰ حصہ تلاوت میں قرآن مجید پڑھا ہوتا ہے۔

طریقہ اسلامی عبادت سیدھا سادہ نہایت آسان ہے۔ مثل اور مذاہب کے لوازمات کی ضرورت نہیں۔ اور نہ بدون (معابد و کرجیا) عبادت ہوسکتی ہے۔ بلکہ زمین کے نیچے دریا تو سفر میں جہاز پر۔ خشکی میں راستہ چلتے ہوئے ریل میں بیٹھے ہوئے۔ ہر جگہ عبادت کی آسانی ہے۔ بیماری میں بیٹھے ہوئے اگر بیٹھ نہ سکے تو لیٹے ہوئے اشاروں سے۔ پانی نہ ملے یا بحالت بیماری پانی سے مرض ترقی پر ہوتا ہو۔ تو تیمم سے ادا کی جاتی ہے۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ جب عبادت کا حکم فرمایا۔ تو اوس کے ادا کرنے کے سامان بھی کر دئیے۔ کہ دائمی عبادت میں دقت نہ ہو دنیوی احکام دیکھئے۔ کہ جب بادشاہ کسی قانون کو جاری کرتا ہے۔ تو اوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ کہ رعایا کو اوس کے عمل کرنے کی طاقت بھی ہے یا نہیں۔ جو قانون ایسا ہوتا ہے کہ رعایا کو اوس کی تعمیل میں دقت ہوتی۔ تو وہ پھر بدل دیا جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا سے صدہا قانون بدل گئے۔ اور بدل جاوینگے مگر یہ حقیقی قانون کو دیکھا جاتا ہے۔ تو تیرہ سو برس سے آج تک برابر یکساں جاری ہے اوس کی تعمیل میں کوئی دقت ہے نہ کسی طرح

کا ہرج ہے۔ کیونکہ اوس میں بلحاظ وقت و ضرورت سب طرح کی آسانی رکھی گئی ہے۔ جو کسی مذہب کو بھی نصیب نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اور مذاہب سے مذہب اسلام میں تلاوت عبادتی کا حصہ زائد ہے۔ اور یہی زیادتی اوس کے حق ہونے کی روشن دلیل ہے۔ اخیر میں ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ دن رات میں (۵) وقت تو عبادت ہوتی ہے۔ لیکن عمر بھر کی عبادت کا توشہ جو ساتھ آتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اس لئے ایسے توشہ سے جو ساتھ آنے والا ہے۔ اور جمع کرنے کی آسانی ہے۔ غفلت نہ کرنی چاہیئے۔

(محمد امین الدین الملکاپوری اول تعلقدار بیجاپور)

وحی اور الہام

(خلاصہ تقریر مولوی محمد ابو القاسم صاحب جو آریہ سماج مرزاپور کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی)

وحی کے معنے در دل افگندن کے ہیں۔ اور یہی مفہوم الہام کا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ بعض جانداروں کے علوم وہبی کو بھی خدا نے لفظ وحی سے تعبیر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ (اور اے پیغمبر تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی۔ کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں بناتے ہیں۔ ان میں چھتے بنا) لیکن مجھکو اس وحی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ عموم وحی میں یہ بھی داخل ہے۔ اور فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پھر اس کی بدکاری اور پرہیزگاری دونوں باتیں اسکو سمجھا دیں یعنی خدا نے اس کا دل ہی اس طرح کا منصف بنا دیا ہے۔ کہ وہ

از خود نیکی اور بدی میں فرق کرتا ہے۔ یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ میرا مدعا تو اسی قدر ہے کہ بیان احکام الٰہی کو جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ الہام و وحی کہتے ہیں۔ اور عقلاً وحی و الہام کی تین صورتیں ہوسکتی۔ دل میں بات ڈالنے کا کوئی وسیلہ نہ ہو بلکہ براہ راست القاء علم ہو۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى۔ جب ہم نے تمہاری ماں کی طرف وہ وحی بھیجی۔ جس کا حال اب تم کو وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے۔ اوحیت الی الحواریین ان اٰمنوا بی و برسولی (اور جب حضرت عیسیٰ کے حواریوں کو ایمار کیا۔ کہ میرے ساتھ اور میرے پیغمبر کے ساتھ ایمان لاؤ) اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ ملہم کوئی آواز بھی سنے۔ اور اس کے ذریعہ سے اوسکو علم الٰہی پر اطلاع ہوتی ہے۔ مگر وہ آواز ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہی سنتا ہے۔ اور دوسروں کو اسپر اطلاع نہیں ہوتی۔ اور بلا کیف آواز ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (اور خدا موسیٰ سے ہم کلام ہوا) اور کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی فرشتہ ملہم کے پاس آتا ہے اور کلام ربانی اس کے دل پر القاء کرتا ہے۔ فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ جبرئیل فرشتے نے خدا کے حکم سے قرآن کو آپکے دل پر القاء کیا ان صورتوں کو خدا نے اس آیت میں جمع فرمایا ہے۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ۔ اور کسی آدمی کی تاب نہیں۔ کہ خدا اس سے دوبدو ہو کر بات کرے۔ مگر الہام کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو اس کے پاس بھیج دیتا ہے۔ اور وہ خدا کے حکم سے جو اسکو منظور ہوتا ہے پیغام خدا پہنچا دیتا ہے

یہ اقسام ہیں۔ الہام کے۔ پہلی دو صورتیں اولیا
اور صلحاء کو بھی پیش آتی ہیں۔ مگر تیسری صورت
انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔ قرآن مجید
نے یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ میں کسطرح کا الہام
ہوں۔ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ
بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ
مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ۔ (اور اے پیغمبر کچھ شک
نہیں۔ کہ یہ قرآن پروردگار عالم کا اتارا ہوا
ہے۔ اسکو جبرئیل امین نے ہمارے حکم سے
تمہارے دل پر القا کیا ہے۔ تاکہ اور پیغمبروں کی
طرح تم بھی لوگوں کو عذاب خدا سے
ڈراؤ) اور فرمایا۔ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ
مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ (اے پیغمبر تم ان لوگوں
سے کہو کہ حق تو یہ ہے کہ اس قرآن کو تمہارے
پروردگار کی طرف سے روح القدس یعنے
جبرئیل لیکر آتے ہیں) عقلاً یہ امکان کے دائرہ
سے خارج نہیں۔ یہ امر ممکن ہے کہ سلسلہ
روحانیات خدا نے ایسا رکھا ہو۔ تو کوئی محال
امر نہیں۔ تمثیل کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ
جس طرح آتشی شیشے سے لقوے کی بیماری
والے کو مقابلہ پر اثر پہنچایا جاتا ہے۔ یا جس طرح
ایک مسمریزم کا عامل اپنے معمول پر اثر
پہنچاتا ہے۔ اور اسکو مسخر کر دیتا
ہے۔ اب رہا یہ شبہ کہ وسیلہ وحی کی طرف
سے کیونکر اطمینان ہو؟ اس کا جواب یہ ہے
کہ یہ غیر ممکن ہے۔ خدا نے ان کی خلقت ہی
ایسی بنائی ہے۔ کہ وہ احکام خداوندی پورے
طور پر بجا لاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ
لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ
مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ (خدا جو انکو حکم دے۔ اس کی نا
فرمانی نہیں کرتے۔ اور جو انکو حکم دیا جاتا
ہے بے کم و کاست اس کی تعمیل کرتے
ہیں) اور فرمایا کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (یہ قرآن ایک معزز
فرشتے یعنے جبرئیل کا پہنچایا ہوا پیغام ہے۔ اور
وہ وحی کے بار گراں کے اٹھانے کی طاقت
رکھتا ہے۔ اور مالک عرش بریں خدا کی
جناب میں اس کا بڑا درجہ ہے۔ اور وہاں
فرشتوں کا افسر ہے اور امانتدار ہے)
غرض پیغام رسانی میں فرشتوں کی طرف سے
کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہو سکتی۔ قرآن مجید
نے ہمیں الہامی کتاب کے جانچنے کے یہ معیار
بتائے ہیں۔ کہ اگر کوئی ملہم ہونے کا دعوے کرے
تو پہلے اس کے اخلاق و عادات و سوانح عمری
پر نظر ڈالو۔ کہ وحی والہام خدا کے علوم ہیں۔ اس
کا القا کسی ناپاک فطرت محمل القوے پست
ہمت۔ بداطوار انسان کے دل پر نہیں ہو سکتا
ملہم۔ معتدل القوے۔ متناسب الافعال
نہایت۔ نیک بخت حسن اخلاق و کیرکٹر کی
حیثیت سے اعلےٰ پایہ رکھتا ہو۔ اسی اصول
کی طرف اشارہ ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ
عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (اس سے پہلے
میں تم میں مدتوں رہ چکا ہوں۔ تم اتنی بات
بھی نہیں سمجھتے تمہیں اتنی عقل ہی نہیں۔ کہ میرے
اخلاق پر غور کرو۔ دوسرا معیار یہ بتایا
کہ کلام الہی کے نزول کی حاجت فطری ہے
اس لئے ضروری ہے۔ کہ احکام الہی بھی فطری
ہوں۔ یعنے انسان کے لئے ہر ملک و اقلیم و ہر
زمان و وقت میں طبعاً آسان ہوں۔ فرمایا
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ (خدا
نے دین کے بارے میں تم پر کسی طرح کی سختی
نہیں کی۔ اور فرمایا کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا۔ (اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں
ڈالتا مگر اسی قدر جس کے اٹھانے کی اسکو
طاقت ہو)

انسانی تعلقات کے متعلق ایسے احکام
صادر فرمائے۔ جو مخلوق میں امن وامان قایم
رکھیں۔ انسان کا پہلا تعلق اپنے خالق کے
ساتھ ہوتا ہے۔ کہ وہ مفیض وجود ہے
دوسرا اپنا تعلق یعنے اپنے نفس کے ساتھ
تعلق۔ تیسرا اہل منزل کے ساتھ۔ چوتھا
اہل مدینہ کے ساتھ۔ ان تعلقات کے متعلق
ایسے احکام ہوں۔ جو امن وامان سکون
وتہذیب پھیلائے۔ اسی کے متعلق ارشاد
ہے۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (اور تمہارے پروردگار
نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ لوگو! اس کے سوا
کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک سے پیش آنا) اور اپنے ماننے
والوں کو نجات کا وعدہ دے۔ ارشاد
ہوتا ہے۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ۔ (جو لوگ ایمان لائے اور
انہوں نے نیک عمل بھی کئے۔ انکو انکا پروردگار
اپنی رحمت میں لے لیگا۔ یہی صریح کامیابی
ہے)

اطلاع۔ اخبار اہلحدیث کی ضمانت کی منسوخی کے
وجوہات لکھکر ۱۵۔ دسمبر کو جو درخواست دی تھی
اس کی نامنظوری ۱۴۔ مارچ کو پہنچی۔

ایک درخواست اور اسی مضمون کی اور وجوہات لکھکر
۱۸۔ مارچ کو گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں بھیجی گئی
ہے جس مضمون پر اہلحدیث سے ضمانت طلب ہوئی تھی
اسی مضمون پر مطبع راجپوت پریس سے (جس میں اہلحدیث
کا وہ پرچہ چھپا تھا) لیکن اس کی ضمانت طلب ہوئی
ہے۔ انا للہ

چونکہ اہلحدیث بند ہونے سے بہت سا قومی اور
شخصی نقصان ہے۔ اس لئے ارادہ کیا گیا ہے
کہ خدا کے بھروسہ پر ضمانت داخل کرکے اخبار جاری کیا
جاوے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے۔ ہندوستان
میں اسوقت سب سے زیادہ پریشان کن یہی ایک
قانون ہے جسکا نام پریس ایکٹ ہے
ضمانت فنڈ کی رقم ([illegible])
شایع ہو چکی ہے۔ گذشتہ اشاعت کے بعد

پرمیشور کا بیٹا

ویدوں میں ایشور گیان دیتا ہے:-
اے میرے بیٹے تو علم کی تحصیل کیلئے ثابت قدم ہو۔ بیٹی کو حاصل کر۔ تیرے اعضار مضبوط ہوں۔ تو چست و چالاک بن۔ تو آگ کے استعمالوں کو جان۔ اور اچھے اعمال کر۔ اور چاروں طرف سکھ پھیلا۔ یجر وید ادھیائے ۱۱ منتر ۴۴)

خاکسار۔ چونکہ جملہ آریہ صاحبان وید کو کلام اللہ مانتے ہیں۔ لہذا لابد ان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ پرمیشور کے بیٹا ہے۔ جسکو وہ منتر ہذا میں آگ وغیرہ کے استعمال کی ہدایت کر رہا ہے۔

اور سنیئے

اے میرے لخت جگر۔ فرزند دلبند تو تمام انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کر اور انکا منگل چاہ۔ بجلی اور زمین انترکش اور نباتات کا فکر مت کر (یجر وید ادھیاء ۱۱ منتر ۴۵)

خاکسار۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کا بیٹا ثابت ہے جس کو وہ تمام انسانوں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آنے کی ہدایت کر رہا ہے

اور سنیئے:-

اے کرچشم۔ چلتے ہوئے۔ ہنہناتے ہوئے دینے کے قابل دوڑنے والے گھوڑے کی مانند تیری عمر دراز ہو۔ اور تو قبل از وقت موت کا مونہہ نہ دیکھے۔ بجلی کا علم سیکھنے سے دل مت چرا۔ سورج کی طرح جو کہ سمندر کو پانیوں سے بھرتا ہے۔ تو بھی طاقتور ہو۔ اور سکھ کو حاصل کر (یجر وید ادھیا ۱۱ منتر ۴۶)

خاکسار۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کا بیٹا ثابت ہے۔ جسکو دعا دینے کے بعد بجلی کا علم سیکھنے کو کہا ہے۔

اور سنیئے:-

اے فرزند۔ جس طرح ہم کما حقہ غیر فانی نقائص سے مبرا ستیہ پرشوں سے تعریف کرنے کے قابل سچ ماننے سچ بولنے اور سچ ہی کرنے کو دھارن کرتے ہیں۔ اور بجلی کے علم کو حاصل کرتے ہیں۔ تو بھی ان منگل کاری باتوں کو حاصل کر۔ تاکہ تم خوش رہو (یجر وید ادھیاء ۱۱ منتر ۴۷)

خاکسار۔ اس منتر سے پرمیشور کے بیٹا ہونا ثابت ہے۔ جس سے وہ سچ بولنے اور بجلی کے علم کے حصول کی ہدایت کر رہا ہے۔

اور دیکھئے۔

اے فرزند ہم چاہتے ہیں۔ کہ تو علم و ہنر میں ماہر ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ تجھے علم کے زیور سے آراستہ کریں۔ تو بھی ہمیں ایسے لذیذ بھوجن دیکر ہماری خوشنودی کو حاصل کر۔ (یجر وید ادھیاء ۱۹ منتر ۷۰)

نوٹ:- اس منتر میں بھی پرمیشور اپنے بیٹے کو علم و ہنر میں ماہر ہونے کی ہدایت کرنیکے لذیذ بھوجن کی خواہش ظاہر کر رہا ہے۔ ناظرین مذکورہ بالا منتروں سے جو کہ خاکسار نے درج کئے ہیں۔ ایسا کوئی شخص نہیں۔ جو کہ ازروئے تعلیم یجر وید پرمیشور کے بیٹا ہونا تسلیم نہ کرے کیونکہ ان منتروں سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پرمیشور کے بیٹا ہے۔ جس سے وہ گفتگو کر رہا ہے۔ باوجود ہمارے آریہ بھائی پرمیشور کے بیٹا ہونے سے منکر ہیں۔ کیا ہمارے سماجی دوست یجر وید کو کلام الٰہی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اگر کرتے ہیں۔ تو انکو ضرور پرمیشور کا بیٹا ماننا پڑیگا۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ ہمارے متر ویدوں کو غلط خیال کرتے ہیں۔ اور وید کسی شخص کے بنائے ہوئے ہیں یا رزندہ حیثیت باقی۔

محمد بخش الدین از اسلام نگر

ایک درد دل کی آواز

نہ کچھ مضمون طرازی ہے نہ شگفتہ بیانی ہو
حقیقت حال سچا واقعہ سچی کہانی ہے
فاعتبروا یا اولی الابصار

اور کچھ نہیں۔ مجھے چند حدیثیں اور چند آیتیں ہدایت کرتی ہیں۔ کہ میں قلم اٹھاؤں اور اپنا روئے سخن بجانب علمائے زمانہ کروں۔ وہ آیتیں اور حدیثیں یہ ہیں۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ۔ کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو۔ اور فراموش کرتے اپنے آپکو اور تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا پس تم سمجھتے نہیں۔ ایضاً یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ یعنے اے ایماندارو۔ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو۔ جو خود نہیں کرتے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ۔ یعنے دین اسلام نام ہے خیر خواہی کرنے کا۔ ایضاً۔ المسلم مرآۃ المسلم۔ یعنے مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے علی ہذا القیاس اور بھی آیتیں و حدیثیں ہیں ونیز مسلمانوں کی جو حالت ناگفتہ بہ ہے وہ تو ظاہر ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ جان لب ہے تو بجا ہے۔ ایسی حالت ترسناک و مخدوش میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک بہی خواہ قوم اپنی اپنی تجویز و تشخیص سے کام لے رہا ہے۔ اور واویلا مچا رہا ہے۔ اور اپنی اور اپنی قوم کی چارہ گری کی کوشش میں مصروف ہے۔ لیکن مرض ہے۔ کہ ترقی پر ہی ہے۔ اور رو بصحت ہونے کا نام بھی نہیں لیتا۔ اور یہ مصرع پورا چسپاں ہو رہا ہے۔ ع
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
اگر کسی عارضہ میں تخفیف بھی ہوئی۔ تو

نقیب الاسلام، سہسرام ... کی تنقید الاسلام کا جواب ... عید میلاد النبی ...

دوسرا جدید مرض نمودار ہو گیا۔

لہذا ایسے خوف و رجا کے وقت میں مجھ ناچیز کی یہ رائے قایم ہوئی۔ کہ ہم پہلے دیکھیں کہ حکماے امت یعنی علماے زمانہ خود ہی قابل علاج ہیں۔ اور انکی صحت نے انکو بالکل ہی جواب دے رکھا ہے۔ اور مرض بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ سخت سے سخت مہلک۔ تو بھلا ایسی حالت میں دوسرے کا کیا علاج معالجہ کر سکتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ خود درماندہ دیگرے را شفاعت۔ بہر حال ان کی اصلاح کل کی اصلاح ہے۔ اور انکی بربادی کل کی بربادی کا باعث ہے۔ کیونکہ قوم کی باگ ڈور انہیں کے ہاتھ میں دیکھتا ہوں۔ گرچہ قوم نے ان کو ان کی چال سے جواب دے چکی ہے۔

لہذا ہم کہہ سکتے ہیں۔ قوم جان بلب ہے اور مثل مشہور ہے۔ جب تک سانس تب تک آس۔ کاش اب بھی یہ درست ہو لیں۔ تو آیندہ کے لئے امید وابستہ ہو سکتی ہے۔ میں نے گلدستہ ثنائی نمبر اول ماہ فروری کا دیکھا اوس میں وہ مضمون ہمارے ہم خیال نے بہت ہی عمدہ لکھے ہیں جزاہ اللہ فی الدارین خیرا لیکن ایسی تنبیہات سے وہی شخص متنبہ ہو سکتا ہے۔ جو تھوڑی ہی غفلت کے اندر ہو۔ اور ایسی مریض کا علاج ہو سکتا ہے۔ جو ابتدائے مرض میں مبتلا ہو۔ یہاں تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ مرض سوء مزاج مستوی ہوتے دق ہے۔ اور غفلت کی حالت ہے۔ کہ حالت تملی سے گذر کر ایک درجہ اور طے کر کے بحالت سکوت و مدہوش ہو پڑے ہیں۔ انکو اچھی طرح جگانا چاہئے۔ اور ان کے علاج میں پوری جان توڑ کوشش کرنی چاہئے۔ ماشاء اللہ دنیادار صوفیوں کی تو پوری طرح خبر لی گئی۔ اور اچھی طرح قلعی کھول کر قوم کے سامنے دھر دی گئی اور خاصکر انہیں جو مخاطب بنا کر ہم کلامی بھی کی گئی۔ اس میں شک نہیں۔ جسقدر ان دنیا دار صوفیوں سے دین اسلام کو نقصان پہنچا۔ اور پہنچ رہا ہے۔ اوسقدر مخالفین اسلام سے نہیں۔ لیکن بحمد اللہ ان کے مکر کا جال جو مثل مکڑی کے جال کے تھا۔ پاش پاش ہو گیا۔ اور ہر ایک منصف مزاج پر ان کا طلسمی پردہ بالکل اٹھ گیا۔ اللہ پاک نامہ نگار۔ مولانا عبد السلام صاحب مبارک پوری کی سعی کو مشکور فرمائے۔ اور دارین میں عافیت بخشے۔ اور قبولیت عامہ نصیب کرے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ نقصان دین علمائے زمانہ سے ہوا۔ اور ہو رہا ہے پہلے کی نسبت تو صوفیوں کی بازار ماند پڑ گئی ہے بخلاف علمائے زمانہ کے انکی بازار گرم ہے ابھی ایسی سرد نہیں پڑی۔ لیکن انہیں کون منہ لگائے کس کی جان بھاری پڑی ہے۔ بھلا انکی منطق دانی کے سامنے کون ٹھہرے ان کے غصہ کا کون متحمل ہو۔ کسی نے کچھ جرأت بھی کی۔ تو دبی زبان سے عمومیت لئے ہوئے اور جو کچھ لو چھاٹ ڈالا ہوا تو اوروں پر ڈال دیے پاؤں چلتا ہوا۔ اور یہ ابھی میں کہہ آیا ہوں کہ انکو سوء مزاج مستوی ہے۔ ان کو کب محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم دل بدن کیوں گھلے جاتے ہیں۔ ہماری حالت کیوں ایسی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ذرا گھر ہی کے عطار خانہ کو بہ نیت اصلاح حال خود ٹٹولیں اور کوئی نسخہ تو نکال کر استعمال کریں۔ ماشاء اللہ۔ ان کے گھر ہی سب کچھ مہیا و موجود ہے۔ انکو بھی کیا نفیس دیسی تھی۔ اور کبھی یا ریل گاڑی انٹر کلاس یا فسٹ کلاس کا کرایہ لگتا۔ لوگوں کو حیرت ہو گی۔ کہ یہ کون بے باک ہے۔ جو ایک نئی بات کہہ رہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جب علامات و اسباب مرض اور مرض کو سنیں گے۔ تو انشاء اللہ العزیز حیرت رفع ہو جائے گی۔ تردد جاتا رہے گا۔ باقیدار

(عثمان عظیم آبادی مقیم جبل پور)

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآباد دکن

گذشتہ نمبر کے گلدستہ ثنائی کو میں نے دیکھا عید میلاد کے متعلق ہمارے واجب التعظیم مکرم فاضل دوست عالیجناب مولانا صاحب نے حسن عمدہ پیرایہ سے تقریر فرمائی ہے۔ اور اوس کے اختراع و احداث کو ثابت فرمایا ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ مگر میں آج اس عنوان پر جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہی ہے کہ بعض ایسے امور کو بھی جسکو ثواب جان کر کیا جاتا ہے۔ اور اوسکی سند کتاب و حدیث سے نہیں ملتی۔ فقہاء اور محدثین نے صریح و بیّن الفاظ میں بدعت قرار دیا ہے۔ آپکو بدعت کی تعریف بھی ہمارے مولانا ممدوح کے مضمون سے معلوم ہو چکی ہو گی۔ مگر میں اس قدر یہاں بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ جو بات ثواب سمجھکر مذہبی رنگ میں کی جائے۔ بدعت ہے۔ چونکہ اسلام نے جہاں اپنا قانون منضبط کر دیا ہے۔ وہاں اوس سے متجاوز ہونے والے کو بدعت کا ملزم قرار دیا ہے۔ اس لئے ہر ایک جدید بات میں مسلمانوں کا یہ ایک نصب العین ہونا چاہئے۔ کہ اس کی سند کتاب و حدیث سے پائی جاتی ہے یا نہیں۔ خود خدا تعالی نے اچھا اور بہتر فیصلہ فرما دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنے اگر تم میں کوئی مناقشہ پیدا ہو۔ کسی مسئلہ میں جھگڑا پڑ جائے تو تم خدا و رسول کے کلام سے فیصلہ چاہو۔ بہر حال مسئلہ عید میلاد النبی میں جبکہ وجود صحابہ کرام میں تھا۔ اور نہ تابعین تبع تابعین میں۔ یہ بات باقی رہ جاتی ہے کہ مجوزین میلاد اس عید کے منانے سے بیشتر ہمیں اس کا ثبوت کوئی حدیث یا ائمہ اربعہ کے کسی قول سے دیں اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے تعصب سے الگ تھلگ ہو کر انصاف کی نظر سے صرف قتھا

کے کلام پر نظر ڈال لیں۔ تو آپکو معلوم ہو۔ کہ
اونہوں نے شرع سے باہر قدم رکھنے کو کس
شدت کے ساتھ منع کر دیا ہے۔ اور صاف
طور پر بتلا دیا ہے۔ کہ جو بات نئی نکلے۔ چاہے
وہ بظاہر ٹھیک اور بھلی معلوم ہو۔ بلا سند
ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ
حنفی المذہب کی مستند کتاب ہدایہ میں کتاب
الصلواۃ فی فصل الاوقات التی یکرہ فیہا
الصلواۃ میں لکھا ہے۔

یکرہ ان یتنفل بعد طلوع الفجر باکثر
من رکعتی الفجر لانہ علیہ السلام لم یزد
علیہما مع حرصہ علی الصلواۃ یعنے بعد
طلوع فجر کے دو رکعت فجر سے زیادہ نفل
کا پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ باوجود حرص
نماز کے حضور نے کبھی اس سے زیادہ نہیں
پڑھا۔

اسی ہدایہ کے باب العید میں ہے۔ لا
یتنفل فی المصلی قبل العید لانہ علیہ
السلام لم یفعل مع حرصہ علی الصلواۃ
یعنے قبل نماز عید کے کوئی نفل جائز نہیں
کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باوجود حرص
کے ایسا ثابت نہیں۔ نصاب الاحتساب میں
ہے۔ ویکرہ الدعاء عند ختم القرآن
فی شہر رمضان وعند ختم القرآن
فی جماعۃ لان ہذا لم ینقل عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن الصحابۃ
رضوان اللہ تعالیٰ عنہم۔ یعنے رمضان
میں ختم تراویح کے وقت یا جماعت میں ختم قرآن
کے وقت دعا کا مانگنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ
طریقہ حضور اور حضور کے اصحاب کرام سے
ثابت نہیں۔ عبارات مذکورہ بغور ملاحظہ
فرمائیں۔ کہ خود حنفی المذہب کے واجب التعظیم
ائمہ دین نے کس طریقہ سے ان جدید باتوں
کو مکروہ و ناجائز بتلایا ہے جنکا وجود حضور
اور حضور کے اصحاب کے زمانہ میں نہ تھا۔ کون کہتا
ہے۔ کہ نوافل کا ہر وقت ادا کرنا باعث ثواب
نہیں۔ اور کون نہیں سمجھتا۔ کہ ہر وقت خدا
کے دربار میں دعا کی جا سکتی ہے۔ مگر صاحب
ہدایہ جیسے محقق اتباع کو ملحوظ خاطر رکھ کر صاف
لکھ دیا۔ کہ جو امر قرون ثلثہ سے ثابت نہیں۔ وہ
قابل عمل نہیں۔ بھلا اب بتلائیے کہ ہم نے
عید میلاد النبی کو نہایت سرگرمی سے
انجام دینے کی جو کوشش کی ہے۔ اور ہم ہر روز
مشتہر ہیں کہ یہ عید اوسی طرح منائی جاوے
جسطرح کہ عید الفطر اور عید الضحیٰ۔ کس وجہ
سے جواز کی حد کو پہنچ سکتا ہے جبکہ اوسکی
کوئی سند نہیں ملتی۔ سنئے کہا کہ ہم اپنے آقا و
مادار صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ولادت
کے دن خوشی منا کر ایک یادگار قایم کرنا
چاہتے ہیں۔ مگر یہ امر محتاج بیان نہیں
کہ جن حضرات نے اسلام کو جس سرگرمی سے
مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک
پہنچا چھوڑا۔ جب انہوں نے اس یادگار کی بنیاد
قایم نہیں کی تو بھلا ہم اس یادگار کو قایم
کرنے کے بعد اسلامی ترقی یا فلاح و بہبودی کا
سبب باور کر سکتے ہیں۔ اگر سچ پوچھئے۔ تو خود
حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت میں ہونا۔ اور ہر وقت ہر وعظ اور ہر
تقریر میں حضور کے حالات کا ذکر کرتے رہنا
گویا ہر مقام و ہر گلی کوچہ میں آپکی یادگار باقی
رکھنا ہے۔ خود ہمارا اسلام ہمیں یہ ہدایت
دیتا ہے کہ سال کو ایکدفعہ یاد کر لینے کی ترکیب
سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ نماز کی پابندی کرو۔
اور ہر نماز میں اپنے آقائے نامدار پر درود
پڑھتے رہو۔ اور اسلام نے ان الفاظ میں
یہ جتلا دیا ہے۔ کہ حضور کی محبت جب تک
نہ ہو۔ اور والدین سے بڑھکر محبت نہ پیدا
ہو جائے۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا۔
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ
من والدہ وولدہ والناس اجمعین

غرض اسلام کے احکامات پر دل و جان سے
رات اور دن پیرو رہنا شب و روز پابندی
صلواۃ کے ساتھ حضور انور شفیع المذنبین
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا پڑھتے رہنا حضور
کی سچی محبت اور حضور کی سچی یاد کی ایک بین
دلیل ہے۔ غیر اقوام کا کسی کی یادگار قایم
کرلینا صرف اسی وجہ سے ہے کہ اون کے
کارنامے اون کے انتقال کے بعد صفحہ دنیا
سے محو ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے باقی رہ جاتے
ہیں۔ جنکو پبلک قدر کی نگاہ سے دیکھے
مگر ہمارے سرور دو جہان صلی اللہ علیہ
وسلم کے ایک ایک حکم کو جب تک اسلام
اور دنیا میں ایک مسلمان بھی عامل رہیگا۔
آپکی یادگار کے لئے بالکل کافی ہے۔ اس سے
بڑھکر کیا حضور کی یادگار ہو سکتی ہے کہ ہر
محلہ اور ہر مقام کی مسجد میں اذان پانچ وقت بلند
کی جاتی ہے۔ اور موذن اللہ اکبر کہتا ہے۔
اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم۔ اور اس سے بڑھکر کیا یادگار
ہو سکتی ہے کہ ہر سال حضور کی اطاعت میں
حجاج مکہ معظمہ میں جمع ہو کر مدینہ طیبہ کی
زیارت کیا کرتے ہیں۔ غافل بھی ایسے
احکام اسلامی میں جن سے آج تک اسلام
کا نام زندہ رکھا اور حضور کی محبت کو دوبالا
کر دیا۔ مگر بالکل نہیں سمجھ میں آتا۔ کہ ایک نیا
فعل بحیثیت مذہب و ثواب کے کیا جاوے
اور پھر اسکو محبت پر محمول کیا جاوے۔ اب
میں آپکو صحابہ کرام کا اختراعی مسائل پر مخوف
و واقعات پیش کرکے احتراز و اجتناب
دکھلاتا ہوں۔ جس سے آپ خود فیصلہ
کر سکیں گے۔ کہ اختراعی امور قابل تمسک
ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

حجۃ الوداع میں جب آیۃ الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا۔ نازل ہوئی۔ تو ایک

یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین اگر یہ آیت ہماری قوم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اوس دن کو عید قرار دیتے۔ حضرت عمر نے (چونکہ عید کا جبکہ حضرت سے کوئی قرارداد نہیں کیا) یہودی کو صاف جواب دیدیا۔ کہ اس سے بڑھ کر کیا عید ہو۔ کہ ہر سال مکہ میں حجاج جمع ہوتے ہیں اسی طرح جب مروان نے قبل نماز عید خطبہ کا ارادہ کیا۔ تو صحابہ نے اس فعل ایجادی پر سخت اظہار تنفر کیا۔

بہر حال ذرا ذرا سے مسئلہ پر اگر وہ جدید ہوتا۔ تو صحابہ اوسکو بدعت قرار دیکر اعتراض فرمایا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام اور مسلمان یکجہتی و اتفاق کی صورت میں نظر آتے تھے مگر جس زمانہ سے کہ نئی نئی ایجادیں ہونے لگیں تو مسلمان مختلف طریقوں میں تقسیم ہو چکے اسلامی احکامات کی چیندی چیندی ہوگئی میرے بعض احباب ایسے موقع پر یہ پوچھ لیا کرتے ہیں کہ (معیاذاً باللہ) تمہیں حضور کے حالات بیان کرنے میں عار ہے[ه]۔ مگر ابھی تک اونہوں نے ہمارے اصول سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ میں ابھی بیان کر رہا ہوں۔ کہ ہم ہر وقت ہر ماہ ہر گھڑی بلحاظ مقدس سوانح بیان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ چاہے وہ کوئی مہینہ ہو۔ اور کوئی سال۔ مگر اعتراض یہ ہے۔ کہ ۱۲۔ تاریخ کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مثل عید بنانے کی جو فکر کی جا رہی ہے۔ اوس کی کیا سند ہے۔ چونکہ معترضین اصل اطاعت رسالت سے باہر ہو جاتے ہیں اس لئے اونہیں چاہئے۔ کہ عید کے ثابت کرنے کے لئے کوئی شرعی دلیل بتلا دیں کیونکہ مذہب اسلام میں جتنی عیدیں ما تحت ہیں اور ہیں۔ وہ اپنے خاص دلائل کی وجہ سے ہیں فافہموا ولا تعجلوا

کیا وید انسانی کلام نہیں ہے

ہ رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو وہ لہو کیا ہے

وید بتلاتا ہے:-

اے نیک وید آپ ہمارے لئے صحت بخش صاف و شفاف اور میٹھے عرق تیار کیجئے۔ اور ان عرقوں کے ساتھ ساتھ خوبصورت پھلوں والی سوم لتا وغیرہ ادویات کو لوگوں کی بڑی بڑی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے تیار کیجئے۔ (یجروید ادھیائے ۱۱۔ منتر ۴۸)

خاکسار۔ یہ منتر ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو کہ حکیم سے ادویات اور عرق کے حصول کی خواہش ظاہر کر رہا ہے۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے۔ تو تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور حکیم سے ادویات کی خواہش ظاہر کر رہا ہے اور دیکھئے۔

اے سبھا اور فوج کے سوامی۔ جو لوگ ہم سے دشمنی کرتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ دویش کرتے ہیں۔ جو ہماری نندا کرتے ہیں۔ جو ہم کو دھوکہ دے اور مکاری کرے۔ تو ایسے تمام انسانوں کو جلا کر بالکل بھسم کر ڈال (یجروید ادھیائے منتر ۸۰)

نوٹ از خاکسار۔ اس منتر سے صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ یہ کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو کہ فوج کے سردار سے اپنے دشمنوں کے جلانے کو کہہ رہا ہے۔ اور دیکھئے۔

اے سب کے سامنے جلوہ دکھانے والے عالم تیری عمر دراز ہو۔ تیرا جلال بڑھے۔ تو صاحب اولاد ہو۔ تو بلند اقبال ہو۔ تیری عقل روشن ہو۔ تیرا علم چاروں طرف پھیلے۔ تو ہمیشہ ہی صاحب قدرت رہے۔ مجھے بھی ان انعامات سے بہرہ اندوز کیجئے۔ (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۲)

یہ منتر بھی کسی ایسے شخص کا بنایا ہوا معلوم ہوتا ہے جو کہ عالم کے اوصاف بیان کرنیکے بعد آپ کو ان صفات سے متصف ہونے کی خواہش ظاہر کر رہا ہے اور دیکھئے۔

اے علم کے زیور سے آراستہ راجہ آپ ہمارے زور آور دشمنوں کو مفتوح کیجئے۔ ہمارے جو دشمن میدان جنگ میں خفیہ رہتے ہیں۔ آپ اون کو بھی ہم سے دور کیجئے۔ آپ ہمیں آنند دینے والا نیک اپدیش دیجئے۔ ہم لوگ ہمیشہ آپکے مددگار ہیں۔ ہمارے جو سمبندھی ہم سے مخالفت کرتے ہیں۔ آپ اونکو بھی ماریں۔ (یجروید ادھیائے ۱۷ منتر دوسرا)

یہ منتر ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے۔ جو کہ راجہ سے اپنے دشمنوں کے فتح کرنے کے واسطے استدعا کر رہا ہے۔ اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو بھی پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے۔ تو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ پرمیشور راجہ سے کہہ رہا ہے۔ کہ آپ ہمارے دشمنوں کو مفتوح کرکے ماریں۔ وہ دشمن جو میدان جنگ میں خفیہ رہتے ہیں۔ اون کو دور کریں۔ کس طرح؟ کاش اس کی بھی کوئی تدبیر سمجھا دی ہوتی۔ اور مخالفت کرنے والے سمبندھیوں کو ماریں۔

ناظرین! اب آپ صاحبان کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یجروید کے یہ منتر ضرور انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ایسے منتر پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ کبھی نہیں ہو سکتے۔ جن میں کہ راجہ وغیرہ سے اپنے دشمنوں کے ہلاک کرنے کی درخواست ہو۔ وغیرہ وغیرہ

کیا اب بھی ہمارے آریہ دوست کہیں گے کہ وید انسانی کلام نہیں ہے ہ

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

خاکسار محمد بخش الدین از اسلام گنج

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی دلچسپ بحث ۱۶ / ار (مہتمم کتب خانہ ثنائی امرتسر)

[ه] اس کا جواب آسان تھا۔ کہ ہاں عار ہے۔ کیونکہ جن کے حالات بیان کرتے ہیں وہ اجازت نہیں دیتے (فافہم)

علم جرائم کی یونیورسٹیاں

ہندوستان کے ایک قابل نامہ نگار نے امریکہ سے ایک مراسلہ لکھا ہے۔ جسکا ایک حصہ درج ذیل ہے:-

انسانی کیریکٹر کے متعلق غور سے سوچیں پر یہ عجیب خیز نتیجہ پیدا ہوگا کہ باوجود تعلیم اخلاق کی درسگاہوں اور پاٹ شالاؤں کی موجودگی کے عام طور پر بد اخلاق، چور، ٹھگ اور مجرم زیادہ پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ اچنبھا نہیں ہے۔ کہ علم دنیا دینے کے کروڑ ہا سکول موجود ہیں۔ اگر علم دوا دیا اور آزادی واقعتاً نہیں سکھایا جاتا۔ اور چوری۔ ٹھگی اور ڈکیتی۔ دغا بازی اور لوٹ مار کے سکھانے کے لئے کسی ملک میں گورنمنٹ یا پبلک کی طرف سے ایک سکول بھی بظاہر نہیں پایا جاوے گا مگر چور۔ ٹھگ۔ مجرم و ملزم ادھر ہی وہیں ایمان۔ لٹیرے و قزاق ہر ملک میں کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ حقیقت میں علم جرائم کے سیکھنے کی بڑی بھاری یونیورسٹیاں موجودہ زندان خانے اور جیلخانے ہیں۔ جو پبلک اور گورنمنٹوں کی طرف سے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے نہ کہ شر کے صرف کے بنائے جاتے ہیں

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ پچاس فی صدی قیدی جیلخانوں سے پہلی دفعہ رہائی پاکر پہلے سے زیادہ شدت اور سیاہ دلی سے پہلے سے زیادہ مستعدی اور بے باکی سے اپنے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ گورنمنٹوں کے قوانین اور جیل کی کڑی مصائب ان کے اخلاق پر کوئی اثر نہیں رکھتیں۔ جسمانی مصیبتیں۔ محنتیں اور زندان خانوں کی سختیوں سے وہ عادی ہوجاتے ہیں۔ جیل کی زندگی ان کو زیادہ سنگدل و بے پرواہ بنا دیتی ہے۔ اس زندگی سے ان کی سیاہ دلی سیاہ تر و سیاہ ترین ہوجاتی ہے۔ یہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جو قیدی پہلی دفعہ جیل میں ایک یا دو سال کے لئے آیا ہو۔ دوبارہ و سہ بارہ وہ پہلے سے طویل قید اور سخت تر جرم کے سلسلہ میں آتا ہے اس کی بے حیائی۔ طوطا چشمی کی حرکات پہلے سے بڑھ جاتی ہیں۔ مگر ان تمام بد سے بدتر اور بدترین عادات کا وہ مجرم ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کی بدچلنیوں اور بد اخلاقیوں کی ذمہ وار بڑی حد تک وہ جیل خانے اور ان کے سخت قواعد و بد انتظامیاں ہیں۔ جن میں وہ سبق کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ گو ایسے لوگوں سے عام لوگ بھی متنفر رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سابق قیدی کسی دنیاوی کام کے لئے معقولیت اور عزت سے اپنی برادری میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اور عوام کی طرف سے تعظیم یا ہمدردی کی نگاہوں سے نہیں دیکھا جاتا مگر قیدی کو اگر زندان خانوں میں مشکل محنت اور اخلاق کا سبق ملا ہو۔ قیدخانوں میں اسے محض محنت اور مشقت اور دستکاری کے لئے بھیجا گیا ہو۔ بلکہ اسے تعلیم و صلاح کے لئے لایا گیا ہو۔ اسے یہ تعلیم دی گئی ہو کہ تم قیدخانے میں بھس کی روٹیاں کھاکر چوپایوں کی طرح کام کرنے نہیں آئے ہو بلکہ ایک سکول میں پرانی کجرفتاریوں کو ترک کرنے اور نئی عمدہ صفات اور محنت و مشغول رکھنے والی دستکاری سیکھنے آئے ہو۔ تو ممکن ہے۔ وہ سابق قیدی کسی نئی جگہ پر جہاں اس کے واقف کار و رشتہ دار نہ ہوں۔ جن سے اسے شرمندہ ہونا پڑے۔ آئندہ دیانتداری و دیانتداری سے دستی محنت و عرقریزی سے کما کر اپنا پیٹ پال سکے۔ مگر افسوس ہے تو موجودہ جیل خانے ایسے سکول ہیں۔ اور نہ قیدی وہاں سدھر سکتے ہیں۔

اب بلا تعجب ناظرین اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ جہاں دنیا میں اخلاق اور علم ادب کی درسگاہیں موجود ہیں۔ وہاں اکثر ملکوں (جہاں مجرم و ملزم و بد اخلاقوں سے کچہریاں و جیل بھرے رہتے ہیں) میں علم جرائم کی بھی یونیورسٹیاں موجود ہیں اور وہ بلاشک و شبہ اصلاح شدہ موجودہ زندان و جیلخانے ہیں۔ (ہندوستان اخبار)

مولف:- اس مضمون کو دیکھکر کون دردمند آدمی ہے۔ جو یہ نہ سمجھ سکے۔ کہ قانون تعزیرات ہند عادی مجرموں کے لئے کافی نہیں۔ میں ایک دفعہ الحمد سبٹ کانفرنس کی طرف سے لاہور جیل میں قیدیوں کو وعظ کہنے کے لئے گیا۔ تو وہاں معلوم ہوا۔ کہ بعض قیدی ایسے بھی ہیں۔ کہ اعلیٰ افسر جیل اپنے تمام اختیارات ان پر خرچ کرچکا ہے۔ مگر وہ باز نہیں آتے۔ جیل کے اندر ہی ہر قسم کی شرارتیں کرتے ہیں

اس قسم کے واقعات سے ہمیں یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹ اگر بجائے تعزیرات ہند کے اسلامی تعزیرات جاری کرے۔ تو بہت جلد ملک میں جرائم بند ہوسکتے ہیں۔ چونکہ موجودہ یہ سزا دی جاتی ہے۔ کہ چور کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جاوے۔ تاکہ کم سے کم سو میں رسید ہوں۔ شرابی کو اسی بیدوں کی سزا ملے۔ علیٰ ہذا القیاس سب مجرموں کے ساتھ یہی برتاؤ ہو۔ تو گورنمنٹ کو روز روشن کی طرح معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اسلامی قانون جرائم روکنے کے لئے ابر رحمت کا کام دیتا ہے

گورنمنٹ چاہے۔ تو اس کی تفصیل ہمارے رسالہ "اسلام و برٹش لا" میں ملاحظہ کرسکتی ہے۔

اسلام و برٹش لا۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھاکر بہ دلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش وفلاح رعایا ہے
قیمت ۱۲؍

اہلحدیث کانفرنس کے تیسرے سالانہ جلسہ

کا

پروگرام

بمقام شہر پشاور دروازہ کابلی بمکان اسلامیہ کلب

بتواریخ ۲۹-۳۰ ربیع الثانی و یکم جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری المقدس مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء

بروز جمعہ مبارک ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء بعد عصر ۴ بجے

قرآن خوانی - حمد و نعت - استقبالیہ اڈریس - انتخاب صدر جلسہ - اور تقریر صدر جلسہ	۵ بجے تک	جناب مولوی قطب شاہ صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور ۵ بجے سے ۶ بجے تک تعلیم قرآن کی ضرورت۔ مولوی عبدالودود صاحب اودیانوی ۶ بجے سے ۲/۱ ۶ مغرب تک - تقریر

بعد نماز عشاء

جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرہ شمس العلماء حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی سے	۹ بجے سے ۲/۱ ۹ بجے تک وعظ	جناب مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس مدرسہ صدر بازار دہلی ۲/۱ ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک تعلیم سنت کی ضرورت

بروز سنیچر ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء بوقت صبح

جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری ۷ بجے سے ۲/۱ ۸ بجے تک - انسانی زندگی کی اصل غرض۔ جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی ۲/۱ ۸ سے ۲/۱ ۹ تک - وعظ و نصیحت	جناب مولوی عبیدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس ہذا ۲/۱ ۹ سے ۲/۱ ۱۰ تک اشاعت سفراء کی ضرورت کانفرنس۔ جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی ۲/۱ ۱۰ بجے سے ۲/۱ ۱۱ تک - اسلام اور دیگر مذاہب

بعد نماز عصر ۴ بجے سے

مولوی عبدالرحیم صاحب مصنف الصدق جناب مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آنریری واعظ کانفرنس ہذا ۴ بجے سے ۵ بجے تک جواز تقلید	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - سحبان ہند ۵ بجے سے نماز مغرب تک سیرۃ النبی و فراق الرسول

بعد نماز عشاء

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری سیکرٹری اہلحدیث کانفرنس ۹ بجے سے ۲/۱ ۱۰ تک ہمارا مذہب	مولوی محمد فیض اللہ صاحب ملتانی ۲/۱ ۱۰ سے ۲/۱ ۱۱ تک - اتفاق

بروز اتوار یکم جمادی الاول ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء بوقت صبح

جناب مولانا حافظ محمد صاحب پشاوری ۷ بجے سے ۲/۱ ۸ تک - نصیحت۔ جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی ۲/۱ ۸ سے ۲/۱ ۹ تک - اخلاص اور اغراض کانفرنس ہذا	سیکرٹری کانفرنس ہذا ۲/۱ ۹ سے ۲/۱ ۱۰ تک - رپورٹ و ترغیب امداد کانفرنس۔ حکیم فیروزالدین احمد صاحب فیروزپوری و شیخ عبدالرحمن صاحب شمس امرتسری ۲/۱ ۱۰ بجے سے نظم
بعد نماز ظہر ۳ بجے - تجاویز اور مشورہ خاص احباب اہلحدیث	بعد نماز عشاء - جناب مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی ۹ بجے سے ۲/۱ ۱۰ تک - وعظ اردو اور پشتو

شکریہ اور دعا

نوٹ:- بیرونجات کے احباب چھاونی پشاور پر اتریں۔ خدام اسٹیشن چھاونی پر حاضر ہونگے۔ اور سواری بھی بکثرت میسر ہوگی۔ پشاور میں بہ نسبت دیگر بلاد کے قدرے خنکی ہوگی۔ اسلئے بستر اور لباس میں خیال رہے۔ کلکتہ میل صبح ۷ بجے اور بمبئی میل شب کو ۷ بجے چھاونی پشاور پہنچتی ہے۔ مہمانوں کیلئے ہر قسم کا انتظام کیا گیا ہے۔ انشاءاللہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

طبی مشورہ کیلئے ڈاکٹر جمال الدین صاحب اور حکیم مفتی محمد ابراہیم صاحب حاضر ہونگے۔

المشتہر خاکسار [illegible] عبدالرؤف سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی جلسہ اہلحدیث کانفرنس پشاور

تمت بالخیر

نوٹ:- گذشتہ شائع نمبر ۳۳ صفحہ کالم ۳ میں "چھاونی میں نہ اتریں" غلط ہے۔ بلکہ "اتریں" چاہئے۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ ڈاک جمعہ واپس ہوگی۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۴ جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ ستے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔۔ ہے
۔۔ ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء یوم الجمعہ

اہلحدیث کی رہائی

۲۰ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کا دن بھی اہلحدیث کی تاریخ میں یادگار رہنے کے قابل ہے جس کے بعد اہلحدیث قریباً ساڑھے تین مہینوں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح کنوئیں میں پڑا رہا۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۱۰ دسمبر کو سات روز کے اندر دو ہزار کی ضمانت داخل کرنے کا حکم گورنمنٹ کی طرف سے پہونچا تھا۔

۱۲ دسمبر کا پرچہ طیار تھا وہ تو فوراً روانہ کیا گیا۔ اس سے بعد ۱۹ دسمبر کا ناقص پرچہ دیکر اخبار اہلحدیث بند رہا۔ مگر اللہ اکبر عاشقین اہلحدیث کی بیتابی نے عجب کرشمہ دکھایا سچ تو یہ ہے کہ ضمانت کے حکم نے جہاں ہمکو پژمردہ کر دیا اہلحدیث کے شیدائیوں کی بیقراری اور تڑپ نے ہمکو یہ کہنے کا موقع دیا عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو) ضمانت کا حکم نہ ہوتا تو ہمکو دوست دشمن میں تمیز کیسے ہو سکتی۔

کسقدر مسرت کا مقام ہے کہ ایک مذہبی پرچہ جو بہت ہی محدود الاشاعت ہے جسکے خریدار عموماً غربا لوگ ہیں مگر وہ دل کے ایسے دھنی ہیں کہ چند ہی روز میں اپنے پیارے اہلحدیث کی ضمانت کا کافی انتظام کئے دیتے ہیں اور اسکے زندہ دیکھنے کو زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

پوچھے اگر وہ قاصدا کہدیجئے یہ صاف
سینے میں دم ہے آنکھ ہے در پہ لگی ہوئی

خدا خدا کر کے اونکی مراد پوری ہوتی ہے کہ دو اپریل کو ضمانت داخل کیجاتی ہے اور آج پرچہ اہلحدیث اون کو پہونچتا ہے تو خوشی سے اون کے منہ سے نکلتا ہے

"اے آمدنت باعث آبادیٔ ما"

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمکو ہمارے بھائیوں سے پھر ملایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

اب آئندہ کیلئے احباب اور نامہ نگار صاحبان ہوشیار رہیں کہ مضمون نویسی میں دلآزاری اور توہین قومی یا مذہبی کو دخل نہونے پائے۔ خاکسار ایڈیٹر بہت عرصہ سے تنبیہات کرتا رہا ہے اور نمونہ میں اپنی تصنیفات "اہلحدیث کا مذہب" "آیات متشابہات" "اتباع سنت" "اجتہاد و تقلید" "علم الفقہ اور جہاد وید" وغیرہ رسائل پیش کرتا رہا ہے۔ اس قسم کے مضامین نفس مسئلہ پر بیشک لکھیں لیکن توہین اور تفریق کو راہ نہ دیں۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ کسی مخالف کی غلطی کو اپنے لئے نمونہ نہ بنا دیں بلکہ اپنی روش پر مضبوطی سے قائم رہیں مخالف کی سختی اور دلآزاری کی شکایت تو کر سکتے ہیں مگر جواب میں سختی نہیں کر سکتے ورنہ عدم اندراج کی شکایت معاف۔

میزان چندہ گلدستہ شائع نمبر ۴ کے بعد مندرجہ ذیل رقوم آئیں۔ منشی امجد علیخان ضلعدار مرزاپور ۱ع معرفت محمد یعقوب صاحب ہیکنسفیلڈ (جنوبی افریقہ) ۵؎ معرفت شیخ داؤد قمر الدین برادر عبد الرحمن از کمبرلی (جنوبی افریقہ) ۱۳۳؎ منشی سراج الدین از اسکردو ۔ سید عبد الغفار از بنگلور ۵؎۔ نام بنام فہرست کی گنجائش نہیں۔ علاوہ اسکے خدائی کتاب میں سب کے نام درج ہیں جنکی صفت یہ ہے۔ کل

اہلحدیث کانفرنس پشاور میں

پشاور۔ ایک مشہور تاریخی مقام ہے جس میں اہل اسلام کی آبادی بکثرت ہے۔ ایسے شہر میں اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ ہونا ضروری تھا خدا کے فضل سے ۲۷-۲۸-اور ۲۹- مارچ کی تاریخوں میں جلسہ ہوا۔ اور بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ الحمد للہ

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ کانفرنس کو سالانہ جلسوں کے کرنے میں توحید و سنت کی اشاعت کرنا اول مقصود ہوتا ہے چندہ جمع کرنا بھی مقصود رہتا ہے۔ اس لئے بلحاظ تبلیغ جلسہ پشاور کو ہم اول درجہ کا جلسہ کہیں۔ تو مبالغہ نہ ہو گا اپنی تصدیق میں ہم معتبر شہادت پیش کر سکتے ہیں جس سے مراد ہماری جناب صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحب افسر درہ خیبر پشاور ہیں۔ آپ بذات خاص جلسہ میں شریک ہوئے۔ چندہ بھی دیا۔ خاتمہ پر فرمایا۔ جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا جماعت اہلحدیث کی نسبت جو بدگمانیاں تہیں سب رفع ہو گئیں۔ الحمد للہ۔

حقیقت میں کسی فرقہ کے خیالات قبول کرانے سے پہلے یہ ضرور ہے۔ کہ اوس کی نسبت بدگمانیوں کو دور کیا جاوے۔ تاکہ لوگ اوس سے متوحش نہ ہیں اسی لئے قرآن مجید میں سابقہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اظہار عقیدت کیا جاتا ہے۔ تاکہ مخالفین کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ مسلمان خدا کے برگزیدوں کو نہیں مانتے ٹھیک اسی طرح جماعت اہلحدیث کا فرض ہے کہ مخالفوں کے اتہامات کو پہلے رفع کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ پشاور کے موقع پر ہمارے حنفی بھائیوں کی طرف سے جو جو اتہامات اور الزامات شایع کئے گئے۔ افسوس ہم اونکا مفصل ذکر نہیں کر سکتے ہاں مختصر یہ ہے۔ کہ اونہوں نے تحریری و تقریری اہالی پشاور کے دلوں میں یہ جمانے کی کوشش کی۔ کہ یہ گروہ بہت برا ہے۔ منافق ہے بے ایمان ہے بلکہ دجال اور کذاب ہے یہاں تک کہ گورنمنٹ کا بھی باغی ہے۔ معاذاللہ اگر ایسا ہی ہو۔ اس مضمون کا چہپا ہوا ایک اشتہار کسی پشاوری مولوی کے نام سے مطبوعہ حمیدیہ پریس (وطن) لاہور نکلا جسکو دیکھکر اہل دانش نے ہنس دیا۔ اور کچھہ نہیں ہم اوس اشتہار سے چند اشعار بطور نمونہ دکھلاتے ہیں۔ ؎

زبان سے کہتے کچھ ہیں دلمیں رکھتے کچھ ہیں لامذہب
منافق ہیں سراسر آزمائے جسکا جی چاہے
یہ دجالوں کذابوں کے مصداق ہیں لامذہب
لکھا مشکوٰۃ میں ہے دیکھہ جائے جسکا جی چاہے
بناکر کنفرنس فرقے وہابی دہوکے دیتے ہیں
جو شیطانی دغلے سے جان بچائے جسکا جی چاہے

یہ نمونہ ہیں اون پاک کلمات کا جو ہمارے حنفی بھائی مدعیان سنت والجماعت نے کانفرنس کے خیر مقدم میں لکھے۔ جس صاحب کے نام سے یہ اشتہار نکلا۔ جس کے قلم سے یہ مضمون بنا یا جس صاحب نے اسکو کتابت کیا۔ اہلحدیث کو اونکی اتنی شکایت نہیں۔ جتنی حمیدیہ پریس کے مالک مولوی انشاء اللہ صاحب اڈیٹر وطن کی ہے۔ جو علاوہ اسلامی اخوت کے حقوق جاننے کے پریس ایکٹ سے بھی خوب واقف ہیں۔ مگر اہلحدیث کے حق میں اس قسم کی زہریلی تحریریں شایع کرنے سے نہیں رکتے۔ افسوس!

اس قسم کی تحریرات اور تقریرات کے علاوہ خاص اپنے حقیقی بھائیوں نے جو اس موقع پر جلسہ کو بے رونق کرنے کی کوشش کی ہے وہ بہت زیادہ تھی۔ مگر ہم حیران ہیں کہ کوئی مخفی ہاتھہ تھا۔ جو اندر اندر اپنا کام کئے جاتا تھا حاضری میں کمی تہی نہ کسی قسم کا شر و فساد تھا۔ نہ کوئی بے لطفی۔ یہانتک کہ جو اوقات پروگرام میں بغرض تفریح و آرام خالی رکھے تھے۔ تقاضائے سامعین وہ بہی پر ہو گئے۔ اپنے اہلحدیث بھائیوں کی طرف سے کئی ایک اشتہار نکلے جن میں سے صرف ایک اشتہار۔ اس قابل سمجھا گیا۔ کہ ممبران کانفرنس کیطرف سے اوسکا جواب دیا جاوے۔ کیونکہ اوس کے مشتہر حکیم عبد الاحد راولپنڈی نے ممبران سے بالحاح و زاری جواب طلب کیا تھا۔ چنانچہ اوس اشتہار کے سوالات مع جوابات درج ذیل ہیں

اہلحدیث کانفرنس کے متعلق چند سوال اور اونکے جواب

سالانہ جلسہ کانفرنس منعقدہ پشاور کے موقع پر جو ہم گئے۔ تو ایک طویل اشتہار ہماری نظر سے گذرا جس میں مشتہر نے ممبران کانفرنس سے چند سوال کئے ہیں یہ گمان کرنا چاہئے۔ کہ سائل نے جو کچھہ لکھا۔ نیک نیتی سے لکھا۔ اور نیک نیتی سے پوچھا۔ اس لئے توقع ہو سکتی ہے کہ صحیح جواب سننے سے مستفید بھی ہو گا حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی قومی کام میں سوال و جواب کرنا بہت اصلاح موجب ترقی ہوتا ہے۔ اس لئے ہم سائل صاحب کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ بلکہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اوس نے ایک قومی جلسہ کی بابت چند سوال کئے گو اس امر کی شکایت ہے۔ کہ عین جلسہ کے موقع پر نہ چاہیئے تہا۔ بدگمانی کے لئے اگر کوئی امر باعث ہو سکتا ہے۔ تو یہی ایک ہو سکتا ہے۔ کہ اوس نے سالانہ جلسہ کے موقع پر اشتہار شایع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ سائل اپنے خیال میں یہ فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ اوس کے سوال لاجواب ہیں۔ اس لئے اوس نے قبل از جواب کانفرنس سے روکنے کی غرض سے اشتہار شایع کر دیا۔ جسکو ہم اوسکی جلد بازی سے تعبیر کر سکتے ہیں خیر کچھہ بھی ہو۔ ہمیں تو اون سوالات کے جواب دینے ہیں تاکہ سائل کو نہیں۔ تو اوس کے اشتہار دیکھنے والوں کو مفید ہو سکیں

سوال نمبر (۱) لفظ کانفرنس کا عجمی ہے اور ہماری مادری وطنی زبان بھی نہیں ہے پس اس رطانت کو عربی زبان پر کیوں ترجیح

* شر و فساد کا انتظام انسپکٹر صاحب پولیس نے بھی معقول کر رکھا تھا۔ جس کے لئے ہم اون کے شکر گذار ہیں۔ جزاہ اللہ

تقابل ثلاثہ – توریت، انجیل، اور قرآن کا مقابلہ – قرآن کی فضیلت – عیسائیوں کی کتب کا الفاظی تفصیل ... مع تفصیل ...

دیکھیئے ۔ باوجود منع کرنے علماء کے عجمی زبان سے حتی المقدور کیا لغت شارع میں کچھ نقصان ہے ۔ یا کامل نہیں ۔ اس میں ایسا لفظ کوئی نہیں ملتا ۔ جو آپ کے مدعا پر دال ہو ۔ باوجودیکہ وہ اوسع الالسنہ ہے ۔ یا وہ مرغوب نہیں ۔ بلکہ مکروہ ہے ۔ طبعاً یا کوئی اور وجہ ہے ۔ کہ اپنی مذہبی لغت کو اپنے مذہبی جلسہ میں ترک کیا ۔ پھر اپنی مادری زبان کو بھی چھوڑ دیا ۔ اور غیر اقوام کے اوضاع کو اختیار کیا ۔ پس اس میں بجز مشابہت غیر اقوام کے اور کوئی وجہ متصور ہو سکتی ہے؟

جواب نمبر اول ۔ اس کا جواب یہی ہے ۔ کہ جو امر آپکو عربی چھوڑ کر اردو زبان میں اشتہار شایع کرنے کا سبب اور مجوز ہوا ہے ۔ وہی ہمکو کانفرنس کا لفظ استعمال کرنے کے لئے ہوا ہے ۔ کیا آپ نے غور نہیں فرمایا ۔ کہ شریعت تعلیم احکام کے لئے آئی ہے ۔ نہ تعلیم زبان کے لئے ۔ حیرانی ہے جو شخص اپنے خیالات ہمیشہ غیر عربی (اردو ۔ اور پنجابی وغیرہ) میں ظاہر کرے ۔ وہی کسی کے غیر عربی لفظ بولنے پر اعتراض کرے ۔ یا للعجب وضیعۃ الادب اے جناب سائل صاحب ۔ سنئے ۔ قرآن مجید بتلاتا ہے ۔ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ (یعنی آدم کی زبانوں اور رنگوں کا اختلاف خدا کی قدرت کے نشان ہیں) اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں غیر عربی زبان بولنے کا باب باندھا ہے ۔ جسکو رطانت کہتے ہیں جس کی بنا پر آپ بھی اردو بولتے اور لکھتے ہیں معمولی امور تو بجائے خود ہے ۔ نماز روزہ کا لفظ بھی آپ بولتے اور لکھتے ہونگے ۔ حالانکہ یہ احکام شرعیہ ہیں ۔ اور ان کے لئے صلوٰۃ و صوم کے الفاظ بنے ہیں ۔ مختصر یہ ہے کہ جب آپ خیالات کا اظہار پنجابی اور اردو میں کرنا چھوڑ دیں گے تو ہم بھی آپکے سوال پر مزید غور کریں گے سردست تو اتنا چنداں قابل غور نہیں ۔ اردو زبان آج تمام ہندوستان کی گویا مادری اور علمی زبان ہے ۔

جس کے استعمال کرنے کی آپ بھی اجازت دیتے ہیں اور کانفرنس کا لفظ اردو میں مستعمل ہے جیسا کالم ۔ اور فیر کا لفظ مستعمل ہے ۔ جسکو آپنے خود ہی سوال نمبر ۲ میں استعمال کیا ہے ۔ جو دراصل انگریزی ہے ۔

سوال نمبر (۲) اس جلسہ کو آپ کار ثواب سمجھتے ہیں یا نہ ۔ بر تقدیر اول ثبوت اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفاء راشدین و ائمہ دین سے ضرور دینا چاہئے ورنہ بدعت ہوگا ؟

سوال نمبر سوم ۔ یہ جلسہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض اور خلفاء راشدین رض و ائمہ دین رح کی ہے ۔ یا سنت اہل کتاب ۔ اور آریوں وغیرہ اقوام کی ۔ بر تقدیر اول ۔ ثبوت اس کا خیر قرون سے دینا چاہئے ۔ و بر تقدیر ثانی ۔ من تشبہ بقوم فھو منھم کا کیا معنے ہے ؟

جواب نمبر ۲ ۔ ۳ ۔ ان دونوں سوالوں کا مضمون ایک ہے ۔ اس لئے ایک ہی جواب کافی ہوگا سنئے ۔ ہم اس جلسہ کانفرنس کو حاقہار ذکر میں داخل سمجھتے ہیں ۔ بوجہ اس کے کہ اس سے قرآن وحدیث کی تبلیغ اور اشاعت ہوتی ہے جس کے لئے ہم مامور ہیں ۔ اور اس کا ثبوت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ملتا ہے ۔ کہ حضور اور حضور کے صحابہ کرام بڑی بڑی مجالس میں وعظ فرمایا کرتے تھے ۔ اہلحدیث کانفرنس میں اور ہوتا ہی کیا ہے وعظ ہوتا ہے ۔ یا مشورہ ۔ ان دونوں باتوں کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے ۔ غور سے سنئے وامرھم شوریٰ بینھم ۔ جمعہ کے بعد اور ایام حج کا اجتماع اور خطبات وعظ دانا کے لئے بین ثبوت ہیں ۔ تمام کام زمانہ نبوت اور خلافت میں مجالس وعظ ہی سے ہوتے تھے ۔ رسوم بدعیہ چہ تھا ۔ چالیسواں کی تاریخیں اس نیت سے منع کی جاتی ہیں ۔ کہ وہ اس فعل کی ماہیت میں داخل سمجھتے ہیں ۔ بغیر ان تعیین کے ثواب نہیں جانتے اور جلسہ کانفرنس کی تاریخ ماہیت فعل میں داخل نہیں ۔ بلکہ آسانی اور اطلاع کے لئے مقرر اور شایع ہوتی ہے تاکہ لوگ ایک وقت پر جمع ہو سکیں

سوال نمبر (۴) بدعت عملی آپکے نزدیک بہت بری ہے ۔ یا بدعت اعتقادی ۔ امید ہے ۔ کہ آپ بدعت اعتقادی کو بہت برا کہیں گے ۔ مثل بدعت خوارج و جہمیہ و معتزلہ و روافض و قدریہ و جبریہ وغیرہم کے اور مثل بدعات مرزائیہ و چکڑالیہ اور نیچریہ کے یہ بدعات بہت بدتر ہیں ۔ بدعات عملی سے مثل تیجہ و چھماہی قوال و چہلم و ختم وغیرہ ۔ پس چاہئے کہ آپ کا انکار بدعات اعتقادیہ اصولیہ پر بہت سخت ہو ۔ بہ نسبت بدعات عملیہ فروعیہ کے ورنہ حفظ مراتب الاھم فالاھم ثم الاھم پر عمل نہ ہوگا ۔ جو شریعت میں ضروری ہے ۔ کیونکہ بدعات اعتقادیہ اصولیہ بعض یا اکثر مخرج ہیں ۔ ملت سے اور مکفرہ ہیں بخلاف بدعات عملیہ فروعیہ کے "

جواب نمبر ۴ ۔ اعتقاد چونکہ ہر فعل کی اصل ہے اور فعل اوس کی فرع اور مبنی اس لئے اعتقاد کی برائی فعل کی برائی سے زیادہ ہے مگر اتنا تو فرمائیے ۔ آپکو اس بدیہی سوال کے پوچھنے کی کیا حاجت پیش آئی ۔ نہ ہم میں کوئی مرزائی خیال کا ہے ۔ نہ چکڑالوی ۔ نہ نیچری ۔ نہ رامی ۔ اعاذنا اللہ منہ

سوال نمبر (۵) آپ کی جماعت کے بعض افراد میں بدعات اعتقادی اصولی بکثرت ہیں مثل انکار معجزات و کرامات و انکار تقدیر و انکار اتباع صدر اول امت کا ۔ و سلف صالحین و خیر القرون اور خیر و افضل امت علی الاطلاق کا کہ پہلے اہلحدیث ہیں ۔ اور ان سب کو دیوانوں کا ہو آ کہنا اور فرق ضالہ کے قول مخالف اہل سنت کو قابل قبول کہنا اور قرآن مجید متلو و مقرو علی الالسنہ و

اعتصام الحدیث ۔ درس سلطان مفتی ۵ جولائی ۶۳

ومسموع بالاذان ومحفوظ فی الصدور
ومکتوب فی المصاحف کو کلام اللہ نہ کہنا
اور مخلوق کہنا۔ اور اللہ عزوجل کے علو
ذاتی واستوا سے انکار کرنا۔ اور نصوص
صفات باری تعالےٰ کا تظلم وتاویل انکار کرنا

جواب نمبر ۵۔ یہ محض دروغ بے فروغ ہے ہماری کانفرنس کا کوئی ممبر معجزات وکرامات کا منکر نہیں۔ نہ کوئی استوا علی العرش کا انکار کرتا ہے نہ کوئی سلف صالحین کو برا کہتا ہے۔ اور نہ سلف صالحین کی نسبت بدگمان ہے بلکہ سائل کا محض افترا یا غلط فہمی ہے۔ ہاں [illegible] ہے کہ آپ کسی امر کو معجزہ سمجھیں۔ اور وہ آپ سے اس کا ثبوت طلب کرے۔ تو آپ ثبوت دینے سے عاجز آکر انکار معجزات کا اوسپر الزام لگا دیں آپکو چاہئے جس معجزے یا کرامت کے آپ قائل ہیں۔ اوس کا ثبوت قرآن وحدیث ودیگر معتبر دلایل سے دیں۔ نہ کہ منکر کہکر ٹالدیں سائل بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو منطق میں جواب دیا جاتا ہے۔ سنئے جناب منکر کی جانب سالبہ کلیہ ہوتا ہے۔ اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ ہے۔ پس جب تک آپ سالبہ کلیہ ثابت نہ کریں کسی کو منکر نہیں کہہ سکتے فافہم

باقی رہا یہ کہ چند اشخاص کو اکابر یا مشائخ کہنا سو یہ آپکی اصطلاح ہے۔ اس سے ہمیں کیا؟ لکل ان یصطلح انہی معنے سے بہت لوگ کہیں گے۔ انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا

سائل صاحب نے لکھا ہے کہ خدا کو کیا جواب دو گے۔ اے جناب ہم تو یہی جواب دینگے جو آپکو دیا۔ مگر آپ فرما دیں۔ ان افترایات اور بہتانات لگانے کا کیا جواب دیں گے

سنئے

بروز حشر گر بر مسند خسروا چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

جس شخص کی دیانت اور صدق مقال کا یہ حال ہے کہ معمولی سی تحریر میں اوس نے کئی ایک افترا اور بہتان لگائے ہیں۔ اوس کی کسی اور تحریر یا تقریر کا کیا اعتبار ہے قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

دستخط

(مولانا) عبدالعزیز رحیم آبادی (مولانا حافظ) محمد عبداللہ غازیپوری (مولانا حافظ) عبدالمنان وزیرآبادی۔ (مولوی) محمد ابوالقاسم البنارسی (مولوی) ابراہیم سیالکوٹی۔ (مولوی) عبدالتواب الغزنوی (مولوی) محمد منیر خاں مرزاپوری۔ (مولوی) ابوالفیض محمد فیض اللہ ملتانی (مولوی) عمرالدین از وزیرآباد (مولوی) عبدالغنی چکسہ ضلع جادی گجرات (مولوی) عبدالرحمن۔ (میر) عبدالسلام دھلوی (مولوی) عبدالرحیم لاہوری (مولوی) عبدالستار حسن دہلوی۔ (شیخ) بشیرالدین دہلوی۔ (مولوی) سید عبدالسلام دہلوی (مولوی) ابومحمد عبدالوہاب دہلوی۔ (مولوی) عبدالرحمن کفاہ المنان دہلوی (حاجی) محمد وارث علی آگرہ (مولوی) امداد حسین الہ آبادی عبدالقیوم دہلوی (حاجی) فیاض الدین دہلوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ

اس کے بعد جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی مخالفت کی نوعیت تھی۔ اور یہ تھی۔ آپ نے کئی ایک خط لکھے۔ اور تار دیئے۔ کہ مجھے بلاؤ۔ میں آکر اپنے اصول خمسہ سناؤنگا۔ کسی کو کوئی کام مد نظر ہے کسی کا کوئی نصب العین ہے۔ ہمارے مولوی صاحب بٹالوی کا نصب العین اصول خمسہ ہیں۔ جو اونکی اصطلاح میں اصول مذہب اہلحدیث ہیں

ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ وہ اصول خمسہ کیا ہیں! جو مولانا بٹالوی جیسے بڑے بزرگ اہلحدیث کانفرنس میں پیش کرکے سوتے فتنہ کو جگانا چاہتے ہیں۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے بالاختصار درج ذیل ہیں

(۱) سب سے مقدم قرآن وحدیث واجب العمل ہے

(۲) قرآن وحدیث میں حکم نہ ملے۔ تو اجماع بلا خلاف قول صحابہ واجب العمل ہے

(۳) درصورت اختلاف مابین صحابہ کسی ایک کا قول لینا واجب ہے

(۴) درصورت عدم ثبوت قول صحابہ تابعین سے بھی برتاؤ کرنا واجب ہے

(۵) اہل بدعت کے دینی اصول سے اجتناب کرنا لازم ہے

(اشاعت جلد ۲۳ - ص ۳۰۰)

یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ کہ جس صورت میں جماعت اہلحدیث کا عرصے سے دعوے شایع اور مشہور ہے جس کا عنوان یہ شعر ہے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

کس طرح مولانا بٹالوی کیوں اصول مذہب اہلحدیث پر بحث کرتے ہیں کیا یہ بھی کسی علم کا مسئلہ ہوتا ہے۔ یا اس شعر کا مصداق ہے

پس از صد سال ایں معنے محقق شد بخاقانی
کہ یکرنگ ست بادنجاں وبادنجاں ست یکرنگی

کیا علماء کانفرنس نے جو مذہب اہلحدیث قبول کیا ہوا ہے۔ اور وہ علماء کوئی معمولی بھی نہیں۔ مدرس ہیں۔ مصنف ہیں۔ مفسر ہیں۔ استاد بلکہ استاد الاساتذہ ہیں کیا ان کو مذہب اہلحدیث کی بھی خبر نہیں۔ اونکو بھی مذہب اہلحدیث بتلانے کی ضرورت ہے

اسی لئے ممبران کانفرنس کی طرف سے مولانا کو جواب دیا گیا

حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھکو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا

بیانات واضح کرنے کے قابل ہے۔ کہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ نے دہلی میں جماعت اہلحدیث کے باہمی فروعی اختلافات کو محسوس کرکے یہ رزولیوشن پاس کیا ہوا ہے۔ کہ کوئی اختلافی مسئلہ بغرض تصفیہ کانفرنس میں پیش نہ ہوگا۔ جس کا فیصلہ مجلسی طور پر کیا جائے

ان کسی نزاع میں فریقین فیصلہ کی درخواست کریں۔ تو مجلس شوریٰ کی طرف سے کسی ایک یا کئی ایک علماء کو اس کام کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ فیصلہ ان فریقین کے حق میں مؤثر ہوگا۔ مجلس اور ممبران مجلس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا

یہ ہے اس رزولیوشن (تجویز) کا مضمون جو کانفرنس کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہوا ہے اس رزولیوشن کے پیش اور پاس کرنے کی یہ ضرورت پیش آئی۔ کہ خاص وہی میں علماء اہلحدیث کے مابین فروعی اختلافات بہت ہیں۔ پھر اگر ایک امر کا فیصلہ کیا جاوے۔ ضرور ہے کہ ایک فریق ناخوش ہوگا۔ تو وہ الگ ہو گیا۔ دوسرے کا فیصلہ کیا گیا۔ تو دوسرا گیا۔ تیسرا گیا۔ چوتھا گیا۔ پھر ہاتھ میں کیا رہا۔

مولانا بٹالوی کو خوب معلوم ہے۔ کہ بہت سے علماء ابھی اصول خمسہ کے مخالف بھی ہیں پھر یہ کیونکر جائز ہے۔ کہ مسئلہ اختلافی پیش کر کے خواہ مخواہ پریشانی کے موجب بنیں۔ اسی لئے جب جب مولانا بٹالوی نے تحریک کی۔ تو جواب نفی ہی میں ملا۔

مگر چونکہ مولانا بٹالوی ان اصول خمسہ پر زیادہ مصر ہیں۔ خدا کی شان کسی کی محنت ضایع نہیں جاتی۔ جو کند یابندہ۔ گو پشاور میں تو جناب کو بلایا گیا۔ نہ اصول خمسہ پیش کرنے کی اجازت ملی۔ مگر خدا نے مسبب الاسباب نے اون کیلئے سبب بنا دیا یعنے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ مع جماعت علماء اسٹیشن لاہور پر بٹالوی صاحب سے ملگئے۔ باتوں باتوں میں ذکر چلا۔ تو مولانا رحیم آبادی نے کہا۔ ہم تو ہر وقت آپ سے مباحثہ کرنے کو طیار ہیں۔ یہی میدان ہے یہی چوگان ہے گوسے یہ بھی کہا۔ کہ آپ ہمیشہ مباحثہ مباحثہ کہا کرتے ہیں۔ کبھی کیا بھی؟ مولانا بٹالوی نے عذر کیا۔ کہ آپ لوگ تو جلسہ پر جا رہے ہیں۔ لیکن رحیم آبادی صاحب اور جناب حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری وغیرہ نے کہا۔ ہم جلسہ چھوڑ دینگے جتنی دیر لگے۔ لگائیں گے۔ مگر آپ سے مباحثہ ضرور کریں گے لیکن مولانا بٹالوی نے نہ مانا۔ اور اسٹیشن سے نکل گئے۔ افسوس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی مدت سے یہ مجھ سے کیوں ناخوش ہیں یہ بات اہلحدیث کے افراد کو پریشان کر رہی تھی۔ کہ مولانا بٹالوی کو مجھ سے اتنی کشیدگی کیوں ہے؟ کہ جس کام میں میں دخیل یا شریک ہوں۔ وہ اس سے الگ رہتے ہیں۔ بلکہ اس میں شرکت کو پسند بلکہ جائز بھی نہیں جانتے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس لاحل سوال کو مولانا صاحب نے خود ہی حل فرما دیا۔ آپ اپنی تازہ اشاعت السنۃ میں ایک مقام پر اس نزاع کی بابت فرماتے ہیں ناظرین آپ کے ارشاد کو بغور پڑھیں۔ چونکہ مولانا کا منشاء اس کا اشاعت کرنا ہے۔ اس لئے ہم بھی سفارش کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ناظرین مولانا کی منقولہ ذیل عبارت کو خوب شایع کریں تاکہ ناواقفوں کو واقفی اور بے خبروں کو خبر ہو جائے امرتسر کے جلسہ پر بھی آپ نے اصول خمسہ سنانے کو کہا تھا۔ تو کسی شخص نے میری طرف سے آپکو کہدیا۔ کہ آپ کے اصول سنانے پر لڑائی ہو جائیگی جس سے فتنہ برپا ہوگا۔ اس لئے مولانا فرماتے ہیں۔

"سبحان اللہ۔ اصول خمسہ کی تقریر کرنا ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا اس پنجابی شیر بہادر (ثناءاللہ) کے نزدیک بجز قتل اور کچھ نہیں۔ اس سے ناظرین یقین کر سکتے ہیں کہ یہ کانفرنس قومی کانفرنس نہیں ہے بلکہ یہ شخصی محکمہ ایک شخص واحد کا ہے۔ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ ممبران کانفرنس کے لئے آنریری عہدے کسی کو وایس پریذیڈنٹ کسی کو اسسٹنٹ سکرٹری وغیرہ تجویز کر کے خوش کر لیتا ہے۔ اور انکو جمع کر کے اپنی من مانی بات کو پورا کر لیتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ وہ دفعہ گورنمنٹ کو بھی چکمہ دے چکا ہے ایک دفعہ ہز اکسیلنسی وایسرائے پر کسی بدبخت کے بم پھینکنے پر اس بدبخت کیلئے انعام کی تجویز ہے۔ اور اب ماخوذین کانپور کی رہائی پر شکریہ وایسرائے کی تجویز ہے۔ اور اس سے وہ یہ جتانا چاہتا ہے۔ کہ وہ صلح کل اور ملک کا خیر خواہ ہے۔ مگر گورنمنٹ اوس کی کارروائیوں سے جو اوس کے اخباروں میں شہر ہوتی رہتی ہیں۔ بخوبی واقف ہے اور زبان حال اسکو کہہ رہی ہے ؎

ہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اور ایک پورانے پولیٹیشن کی رباعی کا مضمون بھی گورنمنٹ پر مخفی نہیں ہے۔ ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلاف ست وجنگ

لہذا اس بات کی طرف گورنمنٹ کی توجہ ممکن ہے۔ کہ جس حالت میں یہ اپنے گھر میں اور اہلحدیث کی جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور ایک ایسے شخص کو جو گورنمنٹ اور اہلحدیث کی پبلک اور دیگر اسلامی فرقوں میں اس گروہ اہلحدیث کا لیڈر اور ریپریزینٹیٹو مسلم ہے۔ اور اوس کے ہزارہا احباب و اتباع و پیرو دل کو صرف اتنے قصور پر کہ وہ اہلحدیث کہلانے کے ساتھ حنفی بھی کہلاتا ہے۔ اہلحدیث سے خارج کرتا اور اپنے تابع جہلاء اہلحدیث کو اوس کا دشمن بنانا چاہتا ہے۔ اس سے کیونکر ممکن اور متصور ہے کہ وہ ماخوذین کانپور کی رہائی پر جو سب کے سب حنفی ہیں۔ دل سے اظہار مسرت و گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہو گا"

(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۱۹۲ جلد ۲۴)

ناظرین۔ مولانا کے اس بیان سے بخوبی سمجھ

ملہ یعنے خود بدولت مولانا بٹالوی

سکتے ہیں۔ کہ آپکو اس خاکسار سے مذہبی رنجش نہیں بلکہ پولیٹکل کدورت ہے۔ کیونکہ آپ کے خیال میں یہ بات جگہ پکڑ چکی ہے۔ کہ آپ اہلحدیث کے مسلمہ لیڈر ہیں اور میری قومی خدمات سے اوس میں فرق آنیکا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہاں لیڈری کا شوق ہے نہ خیال۔ بلکہ ہم خوش ہیں کہ آپ ہی لیڈر رہیں بشرطیکہ آپ لیڈ کریں۔ افسوس ہے کہ جب سے آپنے قوم کو چھوڑا۔ قوم نے آپکو چھوڑ دیا۔ آپنے کیسے چھوڑا۔ اپنے نام اہلحدیث کے ساتھ حنفی کا ضمیمہ لگایا جسکو اہلحدیث کی قوم نے ناپسند کرکے آپکو الگ کر دیا۔ اس میں میرا کیا قصور۔ میں اب بھی آپ کو اہلحدیث ہی جانتا ہوں۔ مگر اوسی طرح جس طرح تصدیق (بشرط شے) مطلق تصور ہے فافہم

ہاں ناظرین۔ مولانا کا الزام دیکھئے۔ کیسا وزنی ہے کہ کسی کو اسسٹنٹ سکرٹری بنا دیتا ہے کسی کو وائس پریسیڈنٹ۔ معلوم ہوتا ہے آپکو مجھ سے ایسی حسن عقیدت ہے۔ کہ سارا کام میں اکیلا ہی کر لوں۔ کیوں مولانا؟ اوس صورت میں آپ کانفرنس کو شخصی حکومت تو نہ کہیں گے؟ کیا اپنی انجمن ہمدردی لاہور اور اشاعت الاسلام بٹالہ میں آپ اکیلے ہی سب عہدوں کے مالک تھے حضرات ناظرین۔ مولانا کی عیب شماری سنتے جاویں کیا میرا حق ہے کہ ایسے الزامات کے جواب میں یہ شعر پڑھوں ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں خود بین بھی ہیں خودکام بھی ہیں

ہاں مولانا نے مجھپر ایک الزام بہت بڑا وزندار لگایا ہے۔ کہ اور تو اور گورنمنٹ کو دو دفعہ دہوکہ دے چکا ہوں۔ ایک تو بم انداز کے تقرر کے انعام کا رزولیوشن پاس کرایا۔ دوسرا ماخوذین کانپور کی رہائی پر حضور وائسرائے کو تار دیا۔

اب سنئے۔ ان دونوں الزامات کی حقیقت ممبران دہلی شہادت دے سکتے ہیں کہ میں ان دونوں تجویزوں کے وقت شریک جلسہ شوریٰ نہ تھا۔ نہ میری تحریک تھی۔ نہ تائید۔ ہاں شاہی جلسہ دہلی کے موقع پر جب میں گیا۔ تو جاتے ہی یہ رزولیوشن جلسہ عام میں پیش کرنے کو مجھے دیا گیا۔ جس کی تعمیل میں نے کی۔ مزید ثبوت یہ ہے کہ ان رزولیوشنوں کے متعلق گورنمنٹ کا جواب میرے پاس نہیں۔ بلکہ دہلی دفتر میں آیا مولانا! ان الزامات سے تو کچھ نہیں ہو سکتا البتہ ایک الزام بڑا وزنی ہے۔ کہ آپ یہ کہدیں

؎ وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب

ہاں اسی خفگی میں آپنے اپنی نسبت کہا ہے۔ کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں۔ ہزارہا میرے اتباع اور پیرو ہیں۔ ہمیں اس سے بہت خوشی ہے مگر افسوس ہمیں یہ تعداد نہیں معلوم ہوتی۔ ہم مولانا کے ہزارہا میں سے جملہ صفر (جو در حقیقت بے حقیقت ہیں) اٹھا دیتے ہیں۔ صرف ایک ہی واحد شخص پیرو دکھانے کی تکلیف دیتے ہیں۔ جو اہلحدیث کی جماعت میں حنفی کا ضمیمہ لگا کر آپ کا پیرو کہلاتا ہو۔ دکھاتے ہو تو بٹالہ سے شروع کیجئے مولانا! کیا آپ اپنے دعوے کو ایسے آسان طریق سے ثابت کریں گے؟

مولانا صاحب نے مجھپر کئی ایک قسم کی خیانت اور کذب کے الزامات بھی لگائے ہیں جنکا مجمل جواب میری طرف سے بھی ایک ہی ہے۔ کہ چونکہ میں اخلاقی طور پر جھوٹے کو مشرک سے بھی بدتر جانتا ہوں۔ اس لئے آپ ان الزامات کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن منظور کریں۔ تو درصورت ثبوت میں فی کذب وخیانت مبلغ دس روپے جرمانہ کانفرنس میں دونگا۔ اور اگر اس کے مقابلہ میں آپ کے کذب ثابت ہوئے۔ تو اوسکی سزا جو کمیشن مقرر کرے۔ منظوری آنے پر ممبران کی تعیین کیجاویگی مولوی محمد حسین صاحب } مولانا بٹالوی سے
بٹالوی سے فیصلہ ہوگیا } میری جسقدر مخالفت کی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ یہانتک کہ اہلحدیث کانفرنس میں بھی میری مخالفت کی وجہ سے شریک نہیں ہوتے۔ مگر خدا کا شکر ہے آخرکار انہوں نے مصالحت کا اعلان کر دیا۔ ناظرین کی مسرت کے لئے ہم مولانا کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں ناظرین کو معلوم ہوگا۔ میں نے ایک رسالہ لکھا تھا جسکا نام ہے "اجتہاد و تقلید" اوس کے متعلق مولانا بٹالوی لکھتے ہیں

یہ (رسالہ) مولوی ثناء اللہ صاحب بہادر کا آخری کلام ہے جس مونہہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ اس مونہہ کو لڈو سے بھر دینے اور جس قلم سے یہ لفظ لکھے گئے ہیں۔ اوسکو چوم لینے کو دل چاہتا ہے۔ (اشاعت السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۲)

اسی جلد کے صفحہ ۶۳ پر لکھتے ہیں :-

میں نے مسجد چینیاں والی کے ممبر پر بروز جمعہ تمام حاضرین مجلس کو مخاطب کرکے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس رسالہ اجتہاد و تقلید میں اتباع سلف کو تسلیم کر لیا ہے۔ کوئی صاحب نیک نیتی سے کھڑے ہو جاویں۔ اور آپ کی اس تسلیم پر مولوی ثناء اللہ سے عمل کرا دیں۔ تو یہ اختلاف و تفرقہ جو دن بدن بڑھتا جاتا ہے ×× دور ہو جاوے"

اے جناب۔ آپ کسی اور کو کیوں تکلیف دیتے ہیں۔ میں خود حاضر ہوں۔ اپنے قول کے مطابق عمل دکھانے کو طیار ہوں۔ مگر نہ آپکے کہنے سے نہ اپنے انکار سے۔ بلکہ اس طور سے کہ تین علماء کی کمیشن مقرر کریں۔ جو میرا رسالہ اجتہاد و تقلید دیکھکر مجھ سے پابندی کرا دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کمیشن کے ممبران بالاتفاق یا بکثرت رائے جو فیصلہ دینگے۔ میں عمل کر دونگا۔ ایسا ہی میں بھی آپ سے قول و فعل کی مطابقت چاہونگا۔ جس کی اجازت بھی آپ نے اسی جلد اشاعۃ السنہ میں مجھے دی ہے

مولانا! کیا آپ میری پیش کردہ کمیشن منظور کرینگے؟ (دیدہ باید)

آمدم بر سر مطلب

بہرحال جلسہ بڑی خیر و خوبی سے بہت بڑی کامیابی

× لڈو سے نہیں ہے

؎ تیری زندگی بڑا اظہاری گناہ ہے۔ جس کے برابر کوئی گناہ نہیں۔

کے ساتھ ہوا۔ حضرات مفصلہ ذیل نے تقریریں فرمائیں۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی۔ مولوی عبدالودود صاحب لودہانوی۔ مولوی عبدالسلام صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری۔

مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب لاہوری۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ خاکسار ابوالوفا امرتسری۔ مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی۔ منشی مولا بخش کشتہ امرتسری (ناظم) وغیرہ

کانفرنس کی جنرل کمیٹی (عام اجلاس) بھی ہوئی جس میں کئی ایک تجاویز پاس ہوئیں

(۱) مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی۔ حافظ محمد یوسف صاحب حسین پوری ضلع مظفرنگر۔ عبدالحفیظ خان صاحب گنگل (مدراس) اور حاجی قادر بخش صاحب (والد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) اور دیگر فوت شدگان کے لئے دعاء مغفرت کی گئی

(۲) ہر مقام پر انجمن اہلحدیث کے قیام پر زور دیا گیا۔ یہ بتلایا گیا۔ کہ ہر مقام کی انجمن اہلحدیث میں سے ایک ممبر رکن انتظامیہ لیا جاویگا جسکو وہ منتخب کرکے اطلاع دیگی۔

(۳) تالیف و اشاعت کے سکرٹری مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی قرار پائے

(۴) مناظرات میں سخت تحریرات پر اظہار نفرت کیا گیا۔

(۵) جدید ممبران کے نام لکھے گئے

مجلس شوریٰ نے فیصلہ کردیا ہے۔ کہ سالانہ جلسہ ہمیشہ مارچ کے اخیر ہفتہ اور اتوار کو ہوا کریگا اس لئے اعلان کیا گیا۔ کہ آئندہ اخیر مارچ سنہ ۱۹۱۱ء میں جلسہ بمقام علی گڑھ ہوگا انشاء اللہ

جلسہ کی کامیابی میں صدر جلسہ خان بہادر ارباب عبدالرؤف خاں صاحب رئیس پشاور و دیگر ممبران انجمن تعلیم القرآن والسنۃ پشاور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء

(باقی آئندہ)

اشاعت الاسلام اور اہلحدیث کانفرنس

(از خاکسار سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ مضمون اہلحدیث کانفرنس کے تیسرے سالانہ جلسہ منعقدہ پشاور میں پڑھا۔ اور تقسیم کیا گیا

حضرات! اہلحدیث کانفرنس کے قیام کو الحمدللہ تین سال ہوگئے ہیں۔ اور اشاعت الاسلام جو اس کانفرنس کا ایک مقصد ہے۔ اس کے متعلق اس کانفرنس نے جسقدر خدمات دی ہیں۔ ان کی مقدار بھی معتدبہ ہوگئی ہے۔ یہ جماعت اہلحدیث کی کانفرنس ہے معتقدات اہلحدیث کی ترویج اور اشاعت اسلام اور اہلحدیث کے حقوق کی حفاظت یہ اس کے مقاصد ہیں۔ ان تمام مقاصد کی نسبت اس کانفرنس نے کام کیا ہے۔ مگر میں اس وقت زیادہ تر اشاعت اسلام کے متعلق اس کانفرنس کی خدمات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

اس سال اس کانفرنس کے تو واعظین مختلف مقامات پر دورہ کرتے رہے ہیں۔ اور اپنی رپورٹیں دہلی کے صدر دفتر کانفرنس میں بھیجتے رہے ہیں ان رپورٹوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بیحد اس امر کی ضرورت ہے کہ صدہا واعظین جابجا دورہ کریں۔ اور مسلمانوں کو کم سے کم اسلام کے نام سے تو باخبر کردیں۔

حضرات! آپ تعجب نہ فرماویں۔ یہ ایک واقعی بات ہے۔ کہ کئی کروڑ مسلمان ہندوستان میں ایسے ہیں۔ جو اسلام کو جانتے تک نہیں ہیں اور اپنی قدیمی رسموں میں مبتلا ہیں۔ بعض جگہ ایسے مسلمان پائے گئے ہیں۔ کہ جو سروں پر چوٹیاں رکھتے ہیں۔ ان کے نام بھی اسلامی نہیں ہیں۔ اُن کے ہاں شادی وغمی کے موقع پر اغیار کے رسوم ادا ہوتے ہیں۔ شادی ہوتی ہے تو پہلے پنڈت آتا ہے۔ اور ہندو دہرم کے طریقہ پر پوجا کراتا ہے۔ اس کے بعد قاضی آتا ہے۔ اور نکاح خوانی ہوتی ہے۔ بیٹیوں کو ترکہ سے محروم کرنا یہ تو اکثر دیہات میں رواج ہے۔ حالانکہ اسلام نے "عورت و مرد بیٹے اور بیٹی دونوں کے حقوق کی نگہداشت کی ہے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا؟ جو بیٹی کو اس کے حق سے محروم کرے۔ شادی بیوگان کو ابھی تک بہت سے اضلاع میں عیب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ بیواؤں کو بٹھا رکھنے کی خرابیاں دیکھ دیکھ کر خود وہ لوگ جن کے گھر کی یہ رسم ہے۔ اس رسم کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور بیواؤں کا اندواج کو نے پر وہ برابر زور دے رہے ہیں۔ مگر حیف ہے کہ بعض مسلمان اس رسم بد میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح معتقدات میں ہزارہا خرابیاں پھیلی ہوئی ہیں اور بعض جگہ تو مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ایک عرصہ تک ان میں مشکل سے تمیز نہیں ہوسکتی کہ یہ مسلم ہیں یا غیر مسلم؟ کروڑوں مسلمانوں کی یہ جہالت اور دین سے ناواقفیت سالہا سال سے چلی آتی ہے۔ اور بعض بعض علماء اور اہل دل حضرات نے پچاس برس سے زیادہ کا زمانہ ہوا۔ کہ اُن کی طرف کچھ توجہ کی۔ اور علاقہ میوات وغیرہ میں کچھ کچھ اسلام کی روشنی بھی پھیلی۔ مگر پھر بھی ایک بڑا خطہ تاریکی میں پڑا ہوا ہے۔ اور کوئی اصلاح کرنے والا ہاتھ اس تک نہیں پہنچا۔ یہ حالت قایم رہ سکتی تھی۔ اور آہستہ آہستہ اصلاح کے کام کو مکمل کیا جا سکتا تھا۔ مگر اب تو زمانہ ہی دوسرا آگیا ہے۔ ایک جماعت اغیار کی ایسی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ وہ ہمارے کروڑوں بھائیوں کو ہم سے جدا کردینا چاہتی ہے۔ اور اُن کی ناواقفیت سے فایدہ اٹھا کر ان کو اپنے میں ملا لینے کے درپے ہے۔ پس اگر جلد کامل سرگرمی

کے ساتھ اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو اندیشہ ہے کہ کروڑوں مسلمان (خدا وہ دن کبھی نہ لائے) ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اگر اسلام کی محبت کا دعوےٰ ہے تو حضرات۔ اس درد انگیز داستان کو سنئے بڑا! اور "اہلحدیث کانفرنس" کو مدد دیجئے!!!

ان کروڑوں مسلمانوں کے علاوہ کروڑوں ہمارے ابنائے وطن ہیں۔ جو اچھوت کہلاتے ہیں۔ اور دوسری اقوام کے مشنری بے دریغ ان کو اپنے ملانے کے لئے کوشش اور روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ مگر ہندوستان کے سات کروڑ اچھوت در اصل اسلام کے محتاج ہیں۔ نہ کسی اور مذہب کے۔ دنیا میں اسلام ہی ایک تنہا مذہب ہے۔ جو ہر ایک انسان کو انسانیت کے حقوق دیتا ہے۔ اور کل نوع انسان کو ہم سطح اور ہمرنگ بناتا ہے۔ آج

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا اقرار کرکے ایک چمار۔ ایک بھنگی سلطان وقت کے ساتھ ایک مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے ایک سب سے اچھوت ذات کا شخص ہم میں شریک ہوکر پورے طور پر ہم میں جذب ہو سکتا اور ہمارا جزو ہو سکتا ہے۔ عبادت میں۔ کھانے میں۔ پینے میں۔ شادی بیاہ میں۔ موت وزیست میں۔ ہم اوس کے شریک اور وہ ہمارا شریک ہوسکتا ہے۔ اور خدا کی رحمت و بخشش کا وہ اسی قدر حقدار بن سکتا ہے۔ جسقدر کہ کوئی ۱۰ پشت کا مسلمان ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اچھوت جاتیوں کو اصلی ضرورت اسلام کی ہے۔ یہ ضرورت اُن کی پوری کیجئے۔ اور ان تک اسلام کو پہنچائیے۔

خدا کا شکر ہے کہ اشاعت اسلام کی آوازیں کانوں میں آنے لگی ہیں۔ اہل حدیث کے لئے یہ ایک موقع کام کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا ہے۔ جسقدر اہلحدیث کانفرنس کو مدد دینگے۔ اسی قدر کانفرنس مضبوط ہوگی۔ اور جسقدر کانفرنس مضبوط ہوگی۔ اسی قدر جماعت اہلحدیث کے معتقدات اور مقاصد کی اشاعت ہوگی۔ اور اسی قدر اشاعت اسلام کے مشترکہ کام میں یہ کانفرنس حصہ لے سکے گی۔

حضرات! ایک بہت ضروری بات اصلاح تمدن ہے۔ اور یہ بھی اس کانفرنس کے ذریعے سے عمدگی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کانفرنس کو مدد دیجئے۔ تو وہ اس کام کو بھی پوری سرگرمی کے ساتھ شروع کرے۔

حضرات۔ دیہات میں تو مسلمانوں کی وہ حالت ہے۔ جو آپنے اس سے پہلے سنی۔ اور شہروں میں عموماً جو ہماری حالت ہے۔ وہ آپ خود دیکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کو شراب اور شراب پینے والوں سے اتنی نفرت تھی۔ کہ کوئی شخص شراب کو چھو نہ سکتا تھا۔ اور ڈرتا تھا کہ شراب اوسکو ساری قوم کے نزدیک مردود کر دیگی۔ مگر آہ! اب اکثر مقامات میں دوسری ہی حالت نظر آتی ہے۔ اگرچہ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں شراب ناپاک کے پینے والے بہ نسبت اور قوموں کے بہت ہی کم ہیں۔ مگر جسقدر بھی ہیں۔ اُن میں سے اکثر کی یہ حالت ہے۔ کہ اس گناہ کو گناہ اور اس عیب کو عیب نہیں سمجھتے میں نہیں عرض کر سکتا۔ کہ میرے دل کو کس قدر تکلیف پہنچتی ہے۔ جبکہ میں کسی مسلمان کو علانیہ شراب پیتے دیکھتا ہوں۔ وہ خدا ہی کا گنہگار نہیں ہے۔ بلکہ ہماری عزت قومی کو برباد کرنے کا بھی مجرم ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ مسلمان تیرہ سو برس سے شراب اور شراب پینے والوں کو برا جانتے ہیں۔ اور یہ ایک عزت قومی ہے۔ جس پر ہم مسلمان بجا طور پر فخر کرتے تھے۔ اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے جو مسلمان ہوکر شراب پیتا ہے۔ اور ہمارے افتخار قومی پر بٹہ لگاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے محرمات اور لہو ولعب کا حال ہے۔ قمار بازی۔ لڑانا چوری۔ بٹیر بازی وغیرہ کسقدر عیوب ہیں جو مرتکبین کی روحانی اور تمدنی زندگی کو کلیتاً برباد کر رہے ہیں۔ مگر کیا ہم نے ان سے بچانے کے لئے کوئی انتظام کیا۔ کسقدر مسلمان اسراف کے ہاتھوں تباہ ہوتے ہیں اور ہر سال کس قدر مسلمانوں کی جائدادیں اُن کے ہاتھوں سے نکل نکل کر اغیار کے ہاتھوں میں چلی جارہی ہیں مگر کیا اس سیلاب تباہی کے آگے ہم نے کوئی بند باندھا حضرات۔ اس کانفرنس کو اس قابل بنائیے کہ وہ مسلمانوں کی تمدنی زندگی کی اصلاح کرے اور مسلمانوں کو تباہی سے بچائے۔

حضرات۔ آخر میں مندرجہ ذیل علماء اور واعظین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس سال اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے دیہات کا دورہ کیا۔ اور تبلیغ اسلام اور اتباع السنۃ میں سعی بلیغ کی۔ میں نہ صرف ان کا شکر گزار ہوں۔ بلکہ ان کے لئے استقامت اور ترقی عمر کی دعا کرتا ہوں میں نے اپنے تعلق کے لحاظ سے جو مجھے کانفرنس کے ساتھ ہے۔ ان کی خدمات کو اچھی طرح دیکھا اور جانچا ہے۔ اس کے بعد میں اپنی شکر گزاری کو ان کی خدمات کی نسبت ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں

(۱) مولوی حکیم عبید الرحمٰن صاحب (سفیر) (۲) مولوی عبد الغنی صاحب (واعظ) (۳) مولوی خلیل الرحمٰن صاحب (سفیر) (۴) مولوی عبد الحکیم صاحب (واعظ) (۵) مولوی محمد امین صاحب واعظ (۶) مولوی رحمت اللہ صاحب واعظ (۷) مولوی عبد التواب صاحب (سفیر)

مولوی عبد التواب صاحب نے صرف ایک ماہ کام کیا ہے۔ مگر نہایت عمدہ کام کیا ہے باقی حضرات نے کم وبیش سال بھر تک کام کیا ہے دعائے ترقی اسلام پر ختم کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔ آمین۔ ثم آمین

سید عبد السلام عفا اللہ عنہ دہلوی

قادیانی مشن میں اختلاف

یا تکلا الدنیا متی انت مقصر
علی اخیا حتی لا یکون لہ صفا

ابھی کل کا واقعہ ہے۔ کہ قادیانی اخبار لکھا کرتے تھے۔ کہ ہم ہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ کیونکہ ہماری جماعت ایک امام کے ماتحت ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہم بھی ان کے اس دعوے کی قدر بلکہ غبطہ کرتے تھے۔ اور دل سے چاہتے تھے۔ کہ سارے مسلمانوں کا نہ ہوسکے تو خاص فرقہ اہلحدیث کا تو کوئی امام ہو جائے۔ مگر آہ! کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ آج ہم سنتے ہیں۔ کہ قادیانی جماعت میں بھی امامت کے متعلق سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے مرنے کے بعد قادیان میں میاں محمود احمد خلف مرزا صاحب قادیانی کو ان کے مخلص لوگوں نے خلیفہ بنایا۔ مگر تعلیم یافتہ پارٹی۔ یا یوں کہئے کہ رکن فریق مخالف رہا۔ انہوں نے میاں صاحب موصوف کو خلیفہ نہیں مانا بلکہ لاہور میں ایک مجلس شوریٰ الگ بنا کر فیصلہ کیا۔ کہ خلیفہ کی حاجت ہی نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ جو مرزا صاحب کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی ہے وہی کافی ہے۔ ہاں مرزائی مذہب میں نئے لوگوں کو داخل کرنے کے لئے مجاز کی ضرورت ہے جنسے لوگوں سے مسیح موعود (مرزا) کے لئے بیعت لیں۔ چنانچہ چند آدمی تجویز کئے گئے پہلے تو وجہ اختلاف یہ بتلائی جاتی تھی کہ میاں محمود چونکہ غیر احمدیوں کو کافر جانتے ہیں اور ہم کافر نہیں جانتے۔ اس لئے ہم ایسے شخص کو اپنا مقتدا نہیں بنا سکتے جس کے ساتھ ہمارا ایمانی اختلاف ہو۔ مگر اب بات بڑھتے بڑھتے یہانتک آگئی ہے۔ کہ احمدی جماعت کے لئے کسی امام کی حاجت ہی نہیں صرف صدر انجمن احمدیہ کافی ہے۔ اس اختلاف کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو عموماً اختلافات کا ہوا کرتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو فاسق۔ شیطان۔ گمراہ۔ وغیرہ الفاظ بولتا ہے۔

یہ تو ہے اس اختلاف کی روئداد

ہماری رائے مسئلہ خلافت کے متعلق یہ ہے کہ قوم کا امیر ہونا ضروری ہے۔ جسقدر قانون اجازت دے اوسی قدر میں امیر انتظام کا مجاز ہو۔ اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ امیر اہم معاملات میں منقطع بحث ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے انتقال کے بعد باوجود صدر انجمن احمدیہ کے مولوی نورالدین صاحب کا انتخاب اسی اصول سے ہوا تھا۔

رہا مسئلہ تکفیر مسلمانان۔ سو یہ بھی کوئی معقول وجہ نہیں۔ مولوی نورالدین صاحب کا فتوے ۲۸۔ فروری کے الحکم میں چھپا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مرزا صاحب کا انکار کرنا ایسا ہے۔ جیسا کسی سابق نبی کا انکار کرنا۔ اس دعوے پر آیت قرآنی لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ لائی گئی تھی۔ اوسوقت کسی نے بھی اس فتوے کا مقابلہ کیا۔ نہ اسکو غلط کہا مگر اب اس عذر سے میاں محمود کی خلافت سے انکار کیا جاتا ہے۔ تو تعجب سے خالی نہیں۔ بہت ہی زیادہ حسن ظنی سے کام لیا جاوے۔ تو یہہ کہہ سکتے ہیں۔ ممکن ہے ان ممبران کی رائے پہلے مولوی نورالدین صاحب سے متفق ہو۔ مگر اب انکی تحقیق اس کے خلاف ہو گئی۔ یہہ نہیں کہ کسی بدنیتی سے ایسا کہتے ہیں

بہرحال معاملہ دور تک جا پہنچا ہے۔ جو جماعت کے لئے سخت مضر ہے۔ ایک پارٹی کا اخبار پیغام صلح ہے۔ جو لاہور سے نکلتا ہے۔ دوسری (محمودیہ) پارٹی کا اخبار الفضل ہے۔ جو قادیان سے نکلتا ہے۔

پیغام صلح چونکہ ہفتے میں تین دفعہ نکلتا تھا جس میں جلدی جلدی مضامین خلافیہ نکلتے تھے اس لئے الفضل کے مالکوں نے بھی اسکو سہ بارہ کر دیا۔ تاکہ جواب جلدی دینے میں آسانی ہو۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ اس اختلاف کا خاتمہ کہاں ہوگا اور کب ہوگا۔ ہاں ہمارے خیال میں یہ صورت مفید ہے۔ کہ میاں محمود صاحب کو بدستور خلیفہ مانا جاوے۔ اور ان کے مشیر کار لائق آدمی مقرر کئے جاویں۔

رہا مسئلہ کا اختلاف۔ سو یہ بھی کوئی معقول بات نہیں۔ خلیفہ اور ماتحتوں کا اختلاف خلافت راشدہ میں بھی ہوتا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ باوجود زکوٰۃ دینے کے مال جمع کرنے والوں کو کافر کہتے تھے۔ حالانکہ تمام صحابہ خصوصاً خلفاء ان کے خلاف تھے۔ یہانتک کہ ایکدفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے اونکی سخت لڑائی ہوئی۔ آخر کار خلیفہ نے اونکو شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا۔ تو وہ باہر ویرانہ میں جا رہے۔ مگر اپنا مذہب نہیں چھوڑا۔ اس قسم کی صدہا مثالیں ملتی ہیں۔ مولوی نورالدین سے بھی انکے ماتحتوں کا اختلاف تھا۔ مولوی نورالدین کے نواسے اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد غزنوی امام مسجد چینیانوالی لاہور کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مسجد میں آئے خواجہ کمال الدین بھی ساتھ تھے۔ جونہی اسمٰعیل آگے ہوا۔ خواجہ صاحب یہ کہتے ہوئے نکل گئے۔ کہ ہم غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے

مولوی نورالدین اپنی تقریروں میں اختلافات دبانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ اس قسم کا اختلاف تو فہم سے تعلق رکھتا ہے جو ہوتا ہی رہے گا۔ اس معمولی بات کی وجہ سے اتنے بڑے انتظامی فائدے کا کام چھوڑ دینا قرین دانشمندی نہیں۔

آج ۱۰ اپریل تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ اور سکول وغیرہ پر کونسی پارٹی قابض ہے۔ ہماری دعا ہے۔ خدا اس جماعت کو اپنی مرضی کے کاموں میں لگاوے۔ آمین

مسلمان اخبار کی متعلق اطلاع

عرصہ ہوا میںنے اخبار مسلمان علم الدین کو دیکھ اپنے کل اختیارات سے دست بردار ی کرلی تھی۔ جسکا اعلان بھی مسلمان اور اہلحدیث میں کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے مجھے سفر میں بعض دوست ملے۔ تو مسلمان کی بابت انہوں نے ایسے خیال ظاہر کئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ انکو ابھی تک یہی خبر ہے۔ کہ مسلمان اخبار میرا ہے۔ اس لئے جملہ ناظرین کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اخبار مسلمان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ یہاں تک کہ وہ میری نظر سے بھی نہیں گذرتا۔ اور نہ مجھے اوس کے مضامین یا روش کا کوئی علم ہے

ابوالوفاء

ایک دلچسپ مکالمہ

شدھی کی حقیقت

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

مسلمان۔ کیوں صاحب۔ آپکے گورو سوامی دیانند جی نے شدھی کس مقصد اور فائدہ کو مدنظر رکھکر جاری کی ہے۔ اور شدھ ہونے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے

آریہ۔ اگر شدھ ہونے کے بعد نیک اعمال کئے جاویں تو شدھ ہونے والا مرنے کے بعد کسی اچھی جون کا مستحق ہوگا۔

مسلمان۔ یہ تو ارشاد فرمائیے۔ کہ پرمیشور گناہ معاف کرسکتا ہے یا نہیں۔

آریہ۔ نہیں۔ پرمیشور ہرگز گناہ معاف نہیں کرسکتا اگر وہ گناہ معاف کردیا کرے۔ تو آدمیوں کو برے اعمال کرنے میں دلیری پیدا ہو جائے نیز انصاف سے بعید ہے۔ کہ مجرم بغیر سزا دئے چھوڑ دیا جاوے

مسلمان۔ کیا ثبوت ہے کہ پرمیشور گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

آریہ۔ سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔ اگر وہ (پرمیشور) پاپ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف جاتا ہے۔ اور تمام انسان سخت پاپی ہو جائیں۔ کیونکہ درگذر کے سنتے ہی ان کو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جائے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کردیا کرے۔ تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کریں۔ کیونکہ راجہ بخشدیا کریگا۔ اور اون کو بھی بھروسہ ہو جاوے گا۔ کہ ہم راجہ سے بذریعہ حکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرالیا کرینگے جو لوگ قصور نہیں کرتے۔ وہ بھی قصوروں سے نڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جاوینگے۔ اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے۔ نہ کہ معاف کرنا

مسلمان۔ آپکے حوالہ کو میںنے بغور سنا لیکن قبل اس کے کہ میں جواب دوں۔ آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان ستیارتھ پرکاش کو زیادہ مستند مانتے ہیں۔ یا ویدوں کو

آریہ۔ ہر ایک آریہ ویدوں کو مستند تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے کوئی جدید مذہب ایجاد نہیں کیا۔ جو کچھ تحریر کیا۔ وہ سب ویدوں کے موافق ہے۔ اسی وجہ سے ہم لوگ سوامی جی کے اقوال کو بھی مستند مانتے ہیں

مسلمان۔ اگر میں آپکو ویدوں سے بخشش گناہ کا ثبوت دیدوں۔ تو کیا آپ تسلیم کرلیں گے؟

آریہ۔ اگر آپ ویدوں سے بخشش گناہ کا ثبوت دیدینگے۔ تو میں فوراً تسلیم کرلونگا۔ کیونکہ ویدوں پر عمل کرنا کرانا تو آریوں کا پرم دھرم ہے لیکن یہ محالات سے ہے۔ کہ آپ وید سے ثابت کرسکیں

مسلمان۔ یجروید کو دیکھئے جسکو کہ آپ صاحبان خدا کا مقدس کلام مانتے ہیں۔ کہ وہ کس زور کیساتھ معافی گناہ کی تعلیم دے رہا ہے۔ سنئے۔

اے سرشٹی ودوان ہم لوگ بیدانوں کے ذریعہ جس قدر ایذا دہ کرتے ہیں۔ یا بے انداز ایشوروں کو دکھ دیتے ہیں۔ یا جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ آپ ہمیں پاپوں سے الگ کیجئے۔ اے علم کی روشنی سے منور اور ہر ایک چیز کی تہ کو پہنچنے والے ودوان تو ہمیں آنند کا دینے والا ہے۔ تو ہماری ہر ایک قسم کی ایذاء سے حفاظت کر۔ تو ودوانوں کے گناہوں کو اور عام انسانوں کے گناہوں کو دور کرتا ہے۔ یجروید ادھیاء ۲۰ منتر ۱۸۔ اور دیکھئے

اے پانی کی مانند صاف ودوانو! جسطرح درخت سے پھل پتے الگ ہو جاتے ہیں۔ یا جسطرح پسینہ سے لت پت پانی سے نہا کر میل سے رہائی پاتا ہے۔ یا جس طرح پوتر کرنے والے پدارتھوں سے گھی پوتر ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ مجھے گناہوں سے پاک کیجئے۔ یجروید ادھیاء ۲۰۔ منتر ۲۰

اور دیکھئے:۔

ہے پاپ کے دور کرنے والے اور روشنی دینے والے پرمیشور آپ کو نمسکار ہو۔ اے پرستش کے لائق پرماتما آپکو نمسکار ہو۔ آپ کی نہ ٹلنے والی ودیا ہمارے سوائے دوسرے دشمنوں کیلئے دکھ دینے والی ہو۔ آپ ہمکو پوتر کیجئے۔ یجروید ادھیاء ۳۶ منتر ۲۔

اب آپکو یجروید کے تین منتروں سے بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا۔ کہ پرمیشور گناہ کو دور کرنے معاف کرسکتا ہے۔ نیز حاکم کے معنی ہی ہیں۔ کہ اسکو معافی اور سزا دونوں قسم کے اختیارات حاصل ہوں۔ اگر آپ ویدوں کو مانتے ہیں۔ تو ضرور تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ ایشور گناہ معاف کرسکتا ہے۔

آریہ۔ مجھے اردو ترجمہ کے تسلیم کرنے میں تامل ہے

مسلمان۔ اچھا آپ تسلیم نہ کریں۔ لیکن یہ تو فرمائیے کہ جب پرمیشور گناہ کو دیکھ کر ہر ایک غیر آریہ سے سرزد ہونا ضروری ہے۔ کسی صورت میں معاف کر ہی نہیں سکتا۔ اور اون گناہوں کی پاداش میں آریہ سماجی عقیدہ کی بناء پر ہر ایک غیر آریہ کو آریہ ہونے پر بھی کسی نہ کسی خراب جون میں بسبب گذشتہ گناہوں کے مرنے کے بعد جانا پڑیگا۔ تو آریہ ہونے سے کیا حاصل ہوا۔ کیونکہ جو جون اوسکو غیر آریہ ہونے پر آریہ سماج کے عقیدہ کے موافق ملتی وہی اوسکو آریہ ہونے پر موجود۔ تو شدھی کا کیا نتیجہ نکلا۔

آریہ۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ اگر شدھ ہونے کے بعد نیک اعمال کئے جائیں۔ تو ان کا ثمرہ بعد مرنے کے بصورت کسی اچھی جون کے ملیگا۔

مسلمان۔ یہ عجیب قسم کی منطق ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں ایک شے پر دو حکم (جو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ضد ہیں) لگائے جاتے ہیں۔ یہ مشکل ہی نہیں۔ بلکہ محال ہے۔ کہ ایک روح ایک ہی وقت میں دو جونوں میں جا سکے۔

خاکسار۔ ناظرین۔ یہ ہے ہمارے مترول کی شدھی جیسے ناقص خیال ہیں اس سے تو اشدھی ہی بہتر ہے۔ امید ہے ہمارے آریہ دوست عموماً اور مسافر جی خصوصاً جواب دیکر مشکور فرماویں گے۔

خاکسار حافظ محمد بخش الدین از اسلام نگر

سوامی جی اور پرمیشور میں اختلاف

نانک کا میلا ہماری توڑیں عدو کا دل ہیں وہ بلا ہوا شیشے سے پتھر کو توڑو دل سوامی جی لکھتے ہیں۔

پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا کیونکہ جو محدود طاقت والا مکان زمان اور اشیاء سے محدود۔ بھوک پیاس۔ چیر پھاڑ۔ سردی گرمی۔ بخار درد وغیرہ کے تابع ہو۔ ایسا ہوا ہے جیو کے پرمیشور کے اوصاف سمجھے نہیں ہو سکتے جیسے تم اور ہم مجسم ہیں۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس ۸ صفحہ ۲۸۲

نوٹ از خاکسار۔ جواب لکھو ستیارتھ روشن ہے کہ بقول سوامی جی پرمیشور غیر مجسم ہے۔ اور جو مجسم ہے وہ انسان ہے۔ پرمیشور کسی طرح مجسم نہیں ہو سکتا اب وید کو ملاحظہ فرمائیے۔

جس پرماتما میں ہزاروں ان گنت بیشمار سر بیشمار آنکھیں۔ اور بیشمار پاؤں موجود ہیں۔ وہ سکل بالذات ہے۔ وہ سرو ویاپی ہے۔ وہ سرو ویاپک وہ پانچ لطیف اور پانچ کثیف عناصر سے بنے ہوئے جگت کے اندر باہر موجود ہے

یجروید ادھیا ۳۱ منتر پہلا

نوٹ از خاکسار۔ منتر مذکور سے معلوم ہوا۔ کہ پرمیشور مجسم ہے۔ اور مجسم بھی وہ جس کے بیشمار سر۔ بیشمار آنکھیں اور بیشمار پاؤں موجود ہیں۔ اب ان دونوں تحریروں کے ملانے سے کیا نتیجہ نکلا۔ یہی کہ سوامی جی اور پرمیشور کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ناظرین! ہم کس کی سنیں!

خاکسار محمد بخش الدین از اسلام نگر

ویدک مکتی کی حقیقت

سماجی دوستو! کیا کبھی آپ صاحبان نے اپنے سوامی کی بتلائی ہوئے ایجاد کردہ مکتی خانہ کی بھی سیر کی ہے۔ غالباً آپ نے ایسا نہیں کیا۔ ورنہ آپ پانچوں ویدوں کو خیرباد کہکر مشرف باسلام ہوتے لیجئے ہم آپکی خاطر سے اس کا ہو بہو نقشہ کھینچتے ہیں۔ سوامی جی تحریر فرماتے ہیں

(۱) سننا (۲) چھونا (۳) دیکھنا (۴) چکھنا (۵) سونگھنا (۶) قوت (۷) حرکت (۸) جوش (۹) امتیاز (۱۰) فعل (۱۱) حوصلہ (۱۲) یاد (۱۳) یقین (۱۴) خواہش (۱۵) محبت (۱۶) نفرت۔ ملانا۔ جدائی۔ ملانا۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا۔ اور گیان۔ یہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے ستیارتھ پرکاش سمولاس ۹ صفحہ ۲۱۳)

نوٹ از خاکسار۔ آریہ صاحبان جواب دیں کہ یہ طاقتیں جو روح کو مکتی کی حالت میں بغیر جسم کے حاصل ہونگی۔ کیا بغیر جسم کے ان کا پورا ہونا ممکن ہے۔ علم طب میں ان قوتوں کا نام حواس خمسہ ظاہرہ ہیں۔ جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔ پس جبکہ مکتی کے اندر روح برہم میں ہوتی ہے۔ اور جسم اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تو یہ حواس خمسہ ظاہرہ جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔ کسطرح کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ اب یا تو آریہ صاحبان روح کے ساتھ جسم کو بھی مکتی کی حالت میں لازمی قرار دیں۔ یا یہ طاقتیں بیکار تسلیم کریں

من تو گویم کہ ایں ممکن آں ممکن
مصلحت بین وکار آساں کن

(۲) سوامی جی تحریر فرماتے ہیں

برہم ہر جگہ بھرپور ہے۔ اسی میں مکت جیو ہے۔ وہ بلا روک ٹوک وگیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے اس کا کثیف جسم نہیں ہوتا۔ حقانی ارادے وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں۔ مادی تعلق نہیں رہتا ستیارتھ پرکاش سمولاس ۹ صفحہ ۲۱۳)

اس لئے علت اور معلول عوارض کے ساتھ ترکیب دینے سے برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکوگے۔ بلکہ ایشور نام برہم کا ہے اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود (جیو) کا نام جیو ہے ستیارتھ صفحہ ۲۲۹۔

مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں نہیں ملتا جدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر ملجاوے۔ تو مکتی کا سکھ کون بھوگے۔ ستیارتھ صفحہ ۲۸۹

مکت جیو تنہا ہی محیط کل برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے ستیارتھ صفحہ ۲۸۹۔

نوٹ از خاکسار۔ سماجی صاحبان غور فرمادیں کہ جس حالت میں جیو مکتی کے وقت برہم یعنے ایشور میں رہتا ہے۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ جیو اور ایشور ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ دونوں علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ایشور کے درمیان مثل آدمیوں کے پیٹ کے بہت بڑا جوف یا میدان ہے کہ جس کے اندر کروڑہا جیو آنند کے ساتھ دریا سرابوں کی ہوا کی طرح گھومتے رہتے ہیں۔

اب صاف طور سے روشن ہو گیا۔ کہ جیو مظروف ہے۔ اور ایشور ظرف۔ جیسے پانی اور گلاس جس طرح پانی گلاس میں رہتا ہے۔ اور دونوں ایک نہیں ہوتے۔ پس آریہ کے ایشور کا ظرف ہونا لازم آیا۔ اور جو ظرف کو جیو کا ہونا ضروری ہے مادہ جیو کے لئے مکانیت۔ اور جس میں مکانیت پائی جاوے۔ اس کا حادث ہونا محتاج دلیل نہیں۔ پس ایشور کے لئے بھی کوئی دلیل پیش کرنا ضرور نہیں۔ لامحالہ حادث ہو گا۔ آریہ دوستو! غور فرماؤ اس ذات قدوس خدا تعالےٰ پر ایمان لاؤ۔ جس میں کہ ان باتوں کا ہونا خلاف عقل ہے۔ اور جسکو کہ اسلام سوا تیرہ سو سال سے بتلا رہا ہے۔ وما علینا الا البلاغ ۔

الغرض تا جان جہاں اختیار رہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

خاکسار محمد بخش الدین۔ از اسلام نگر

تجارت

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

زمانہ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ کہ وہی قوم ترقی کے بلند زینے پر قدم رکھ سکے گی جس نے کہ تجارت کو اپنا نصب العین قرار دے لیا ہے یورپین اقوام جو عظیم الشان اور حیرت انگیز ترقیاں حاصل کر رہی ہیں۔ وہ صرف تجارت کی وجہ سے ہیں علاوہ ازیں ہمارے برادران وطن کو جو کامیابیاں اور ترقیاں حاصل ہیں۔ وہ سب تجارت کا ہی صدقہ ہیں۔ قرون اولےٰ کے مسلمان تجارت سے بہت دلچسپی رکھتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے بادشاہ اسلام بھی تجارت کرتے تھے غرضیکہ ہر ایک قوم کی ترقی کا راز تجارت میں مضمر ہے۔ جو قوم کہ تجارت سے دلچسپی نہیں رکھتی۔ وہ کبھی نامور اور ترقی یافتہ قوم کا مبارک اور زرین خطاب پانے کے قابل نہیں ہے۔ ان باتوں پر غور کرنے کے بعد کیا ہم کو یہ استحقاق حاصل ہے۔ کہ اپنے آپ کو ایک ترقی یافتہ قوم کہہ سکیں۔ اگر واقعات کو دیکھکر یہ کہا جاوے۔ کہ ہم ایک نامور اور ترقی یافتہ قوم ہرگز نہیں ہو سکتے۔ تو بیجا نہ ہو گا۔ چونکہ تجارت کو چھوڑنے کی وجہ سے ہم ذلت اور پستی کے مہلک گڑھوں میں گرتے چلے جاتے ہیں مگر باوجود ان تلخ تجربوں کے ہمکو احساس نہیں ہوتا۔ کہ ان کے دفعیہ کی کچھ فکر کریں دیکھنے کو تو تمام ہندوستان میں اسلامی انجمنوں کا ایک جال سا پڑ رہا ہے۔ لیکن آج تک کسی انجمن یا لیڈر نے اس بیمار قوم کو تجارت کا نسخہ جو اس کے حق میں شفا ہے، نہیں بتلایا۔ ورنہ آج ایسی ردی حالت نہ ہوتی۔

افسوس۔ کہ ہم غیر قوموں سے بھی سبق نہیں لیتے۔ کیا برادران وطن کے تجارتی کارنامے ہماری عبرت کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اے کاش ہم کو اب بھی عقل سے کام لینے کا شعور ہو جاوے اور تجارت کو مضبوط اور با اصول طریقوں سے اختیار کریں۔ صاحبان! اگر آج ہی سے ہم اپنے ارادوں کو مصمم کرکے تجارت شروع کر دیں۔ تو یہ ایام گردش جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ بالکل دور ہو جاویں اور ایام عروج و اقبال نہایت تپاک سے استقبال کرتے ہوئے دکھائی دینے لگیں مسلمانو! تجارت کرو۔ خدا تعالےٰ نے تجارت ہی کو فضل سے یاد کیا ہے۔ تجارت کرنے سے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ اور اس ذلت و افلاس کی زندگی سے نجات حاصل ہو کر خرمی و شادمانی حاصل ہوتی ہے

خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ دیانت و ہمت سے تجارت کے شعبے میں ترقی کریں

(خادم المسلمین حافظ محمد بخش الدین از اسلام نگر)

اتفاق کی دعوت

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

جملہ اہل اسلام اس سے بخوبی واقف ہیں اور ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کے سب احکام اور قواعد کا دارومدار قرآن کریم و حدیث شریف پر ہے۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اسی کے پابند اور قائل رہے۔ چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن و حدیث کے خلاف میری بات کو دیکھو۔ تو چھوڑ دینا۔ اسی طرح اور اماموں نے وصیت کی ہے۔ اور یہی عقیدہ اور عملدرآمد علماء کا باقی رہا۔ اور قیامت تک رہے گا۔ مگر بسبب اختلاف طبائع و تقاضائے بشریت ایسے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو جدا جدا مذہبوں اور فرقوں میں تقسیم اور تجویز کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان سچے مسلمانوں کے لئے قانون مقرر فرمایا ہے جیسا کہ قرآن کریم پارہ پنجم رکوع ۵ میں پروردگار عالم فرماتا ہے

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ الآیہ

یعنے تم لوگوں کو اگر کبھی بات میں پیچ اور جھگڑا پیش آوے۔ تو اسکو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ اور حکم پر پیش کر دو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کے لئے یہی قانون بس ہے۔ اور اسی قانون پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے اتفاق کی مضبوط بنیاد ہے۔ ہندوستان میں علاوہ اور فرقوں اور مذہبوں کے دو فرقے مشہور ہیں۔

اہلحدیث (محمدی) اہل تقلید (حنفی)۔ اہلحدیث کا مذہب تو یہ ہے۔ کہ قرآن وحدیث پر بغیر کسی امام یا مولوی یا درویش پیر کی تقلید کے عمل کرنا چاہئے خواہ کسی امام کا خلاف ہو۔ یا کسی پیر کا۔ انکو اس سے غرض نہیں۔ جملہ علماء کو حامیان دین سمجھتے ہیں۔ بانیان دین نہیں مانتے۔ اور اہل تقلید اپنے امام کی تقلید کو لازمی جانتے ہیں۔ خواہ حدیث کا خلاف ہو۔ یا قرآن کا۔ مگر امام کے قول کی موافقت ضروری ہے چنانچہ ایسے مسائل کتب فقہ حنفی میں بہت ہیں۔ جو سراسر خلاف ہیں جن کا ذکر کرنا ہم کو مقصود نہیں ہے بلکہ بتانا اور ترغیب دینا ہے۔ کہ اہل اسلام اپنے سچے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک کو سب کے اقوال و رایوں سے مقدم کیا کریں۔ یہی اسلام ہے۔ بعض لوگ یہ کہدیتے ہیں۔ کہ جو مسائل اہلحدیث کے ہیں۔ ان کو صحیح اور حق ماننے سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی عظمت دل میں نہ رہے گی معاذ اللہ۔ یہ کلمہ حنفیوں کے نزدیک بھی شرک ہے تمام باتوں کے فیصلہ کے لئے ہم نے اصول اوپر نقل کیا ہے۔ جس کے ماننے اور عمل میں لانے میں ایمان والے کو انکار نہیں ہوسکتا۔ تمام علمائے حنفیہ کا بھی یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ قرآن وحدیث سب سے مقدم ہیں۔ مگر اہلحدیث سے مخالفت اور عداوت برابر رکھتے ہیں۔ اور تردید اور مذمت کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے جو کچھ نااتفاقی اور مسلمانوں میں باہمی کمزوری ہوتی جاتی ہے۔ وہ ظاہر ہے چنانچہ حنفیوں میں بھی ایسا فرقہ پیدا ہوگیا ہے کہ قبر پرستی۔ تعزیہ داری۔ پیر پرستی۔ اور مردوں سے مرادیں مانگنا اور انکو پکارنا۔ اور حبیب اکرم شفیع المذنبین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ناظر کی طرح عالم الغیب کہنا ان کا مذہب ہوگیا ہے ایسے شخص ایسی غضب کی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مذہب کے سامنے پرواہ نہ کی گئی۔ جن کی دل میں محبت اور عظمت آگئی۔ اور بعض کی باتوں کو دین و مذہب بنا لیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ

کہ دین اسلام سے بالکل کام خلاف کرنے لگے۔ اور جلسوں میں اپنی روش رسم کو بیان کرنے لگے چنانچہ ایسے لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں۔ اور انکو حاضر و ناظر جانکر پکارتے ہیں ترقی کر رہے ہیں۔ اگرچہ وہ دراصل حنفی نہیں ہیں مگر اپنے کو حنفی کہتے ہیں۔ علمائے حنفیہ کو ان کی تردید میں اب توجہ کرنی پڑی۔ کیونکہ اہل اسلام کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے مگر ساتھ ہی دوسری قباحت اور ہے۔ کہ اہلحدیث سے مخالفت ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ اہلحدیث حنفی آپس کی نزاع کو دور کر کے متفق ہو جائیں۔ پھر فرقہ ہائے باطلہ مشرکین مخالفین اسلام کا مقابلہ کریں۔ تاکہ کامیاب ہوں۔ اہلحدیث کے مذہب کے متعلق جسقدر مسائل ہیں۔ انکو حنفیوں کے بڑے بڑے عالم تسلیم کرتے ہیں۔ پھر مخالفت کا ہونا کوئی دین کی بات نہیں ہے مثلاً اہلحدیث کے نزدیک سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ خواہ مقتدی ہو خواہ اکیلا۔ کیونکہ ان کا مذہب قرآن وحدیث ہے۔ اور صحیح حدیثوں میں سورہ فاتحہ کے بارہ میں آچکا ہے۔ کہ اس سورۃ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح رفع الیدین کرنا یعنی دونوں ہاتھوں کا رکوع سے پہلے اور پیچھے اٹھانا۔ اور تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا جیسا کہ نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں ان موقعوں پر ہاتھ اٹھانا طریقہ نبویہ ہے۔ حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع الیدین کے نہ تھی۔ اور آمین بالجہر جن نمازوں میں آواز سے قرات پڑھی جاتی ہے ان میں امام اور مقتدی کی آواز سے آمین کہنے میں یہ طریقہ نبویہ اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے اور مشہور ہیں۔ اور کل آداب مگر مسلمان ہوں۔ فرض ہے۔ اور نماز کا چھوڑنے والا اور بغیر عذر کے جماعت کا چھوڑنے والا بدترین ہے۔ قرآن وحدیث میں جمعہ کی فرضیت اور سخت تاکید ہے۔ ان مسائل سے حنفی عالم بھی انکار نہیں کرسکتے مگر کسی مصلحت سے خود عمل کریں۔ یا اپنے لوگوں کو روکیں

ایسی روک ٹوک دین میں داخل نہیں ہیں پس واضح ہو کہ اہلحدیث کے جملہ مسائل حنفیوں کو بھی تسلیم ہیں کیونکہ وہ قرآن وحدیث کے مسائل ہیں۔ اور قرآن وحدیث انکو بھی طرح تسلیم ہے۔ پس اب پیام صلح و اتفاق اس امر پر دیا جاتا ہے۔ کہ علمائے احناف اپنے وعظوں میں اعلان کر دیں۔ کہ اہلحدیث کے مسائل درست ہیں انکو عمل سے روکو۔ ان سے نفرت کراہت کرو نمازیں ملکر ادا کر لیا کرو۔ اور مخالفوں سے سب اتفاق کے ساتھ مقابلہ کرکے اونیر دلائل و ثبوت کا باب کھولدو۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجموعی سعی سے جیسا جتنا زیادہ اثر ہوگا۔ اور اسلام کی مخالفت سے فرقے پست ہو جاوینگے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ پروردگار عالم فرماتا ہے۔ کہ سب اتفاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قانون کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور تفرقہ مت ڈالو۔ اب جھگڑوں کا وقت نہیں ہے۔ جو مسائل کسی کو تحقیق کرنے ہوں۔ دلجمعی اور تسلی سے طے کر لیا کریں۔ مخالفت دین میں بہت بری ہے اور یہ کامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہے۔ علمائے حنفیہ بالخصوص و دیگر حنفی لوگ بالعموم ہمارے اس پیام کو بخوبی سمجھیں اور آپس میں محبت سے کام کریں۔ اور ایک دوسرے کے حامی رہیں اور دوسرا ہم نے کچھ ضرور دیکھا کسی کی حمایت سے دین کے کاموں میں سستی نہ کرنی چاہئے۔ دین اسلام کا ایک یہ حق ہے۔ کہ اپنے بھائی مسلمان کو حق بتا دے۔ اور غلطی سے روکے۔ اور اسلام کی حمایت کرے۔ ہم اس اتفاق کی دعوت جملہ فرق ہائے اسلام کو دیا چاہتے ہیں خصوصاً جماعت حنفیہ کو جو جماعت اہلحدیث کے مسائل کو اور نیز قرآن وحدیث تسلیم کرتے ہیں۔ ایک صورت اس اتفاق کے قائم کرنے کی یہ بھی ہے۔ کہ فریقین کے علماء باتفاق جلسہ کریں۔ اور اس میں اس کا معاہدہ کر لیں۔ کہ مجموعی سعی سے کوشش ہوگی۔ ایک دوسرے پر مخالفانہ حملے نہ کرینگے۔ مسائل کی تحقیق کے لئے دلجمعی اور تسلی سے کام لیا جاویگا۔ اور ہر طرح مقدم سمجھا جاویگا۔ یہ کسی کا حق نہیں ہے۔ کہ حنفی زبردستی دوسروں کو اپنے مذہب

بنادیں۔ اور اہلحدیث یا غیر دوسروں کو اہلحدیث بنا دیا
کیونکہ یہ اونکا منصب ہی نہیں ہے۔ اور اصطلاحی اصول پر
سب کو ایمان ہے۔ والسلام

اس کی منظوری کے متعلق جملہ ناظرین سے التماس
ہے کہ بذریعہ تحریر دستخطی جس میں اپنا پتہ و نشان لکھا
ہوا ہو۔ مطلع فرماویں۔ امید ہے کہ ناظرین اس موقعہ
کو غنیمت سمجھیں گے۔ ضرور اس تحریک میں شریک ہونگے
کیونکہ محض حمایت اسلام یا اتفاق کی دعوت دی گئی
ہے۔ جملہ تحریرات لفافہ میں ہوں یا کارڈ ڈاک میں
ہوں یا دستی۔ مگر بیرنگ نہ ہو۔ پتہ نشان ذیل
بھیج جاویں۔

شہر میرٹھ محلہ خندق جناب مولانا مولوی حاجی
الحرمین عبدالرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ
دار الحدیث۔ میرٹھ شہر

نوٹ:۔ جب معتبر علمائے احناف و اہلحدیث
و دیگر حامیان ملت اپنے اتفاق اور تجویزات سے
مطلع فرمادیں گے۔ اور دو سو سے زائد جب
احباب حنفیہ کی تعداد ہوگی۔ تو سب کے مشورہ سے
اس امر کے لئے جلسہ بھی کیا جاویگا۔ اور جو مقام
مناسب سمجھا جاویگا۔ اوس سے اطلاع دی جاویگی
وقت وار۔ الراقم۔ عاجز رفیع احمد عفی عنہ
برادر زادہ مولانا مولوی حاجی حافظ حمید اللہ صاحب

حساب دوستاں

اتنے دنوں کی پیش / پیش شرم آتی ہے کہ

احباب کو آئندہ پرچے کے دیر سے پہنچنے کی اطلاع دی
جاوے۔ مگر دنیا کا کوئی کام بغیر روپے کے چل نہیں
سکتا۔ اس لئے جن احباب کے نمبر درج ذیل ہیں
ان کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ آئندہ پرچہ اونکو سالانہ قیمت کا
وی پی بھیجیگا۔ خدانخواستہ کوئی امر مانع ہو تو براہ
مہربانی بہت جلد اطلاع دیں۔ خاکسار منیجر

۹۶ - ۱۸۸ - ۲۸۰ - ۲۸۲ - ۲۸۵ -
۲۹۶ - ۴۹۰ - ۵۲۶ - ۶۵۵ - ۱۰۹۸
۱۱۰۰ - ۱۱۰۷ - ۱۱۱۴ - ۱۳۶۱ - ۱۳۸۷
۱۳۹۸ - ۱۵۱۳ - ۱۵۳۶ - ۱۶۰۶ - ۱۶۱۷

۱۶۱۸ - ۱۶۲۰ - ۱۷۳۰ - ۱۸۱۴ - ۱۸۴۲ -
۱۸۶۷ - ۱۸۶۹ - ۱۸۷۸ - ۱۸۷۹ - ۱۸۹۱
۱۸۹۴ - ۱۹۰۶ - ۱۹۱۳ - ۱۹۸۵ - ۲۱۶۷
۲۲۰۶ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵
۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ -
۲۲۲۶ - ۲۲۲۸ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ -
۲۲۸۱ - ۲۲۷۱ - ۲۴۹۷ - ۲۵۸۸ - ۲۶۰۶
۲۶۱۸ - ۲۶۷۸ - ۲۶۹۵ - ۲۶۹۰ - ۲۶۹۹
۲۷۰۷ - ۲۷۰۹ - ۲۷۱۱ - ۲۷۳۱ - ۲۷۳۵
۲۷۳۴ - ۲۸۹۹ - ۳۱۴۹ - ۳۱۵۳ - ۳۱۵۸
۳۱۵۹ - ۳۱۶۱ - ۳۱۶۲ - ۳۱۶۳ - ۳۱۶۶
۳۱۶۸ - ۳۱۶۹ - ۳۱۷۰ - ۳۱۷۲ - ۳۱۷۳
۳۱۷۴ - ۳۱۷۵ - ۳۱۷۶ - ۳۱۷۷ - ۳۱۷۹
۳۱۸۰ - ۳۱۸۲ - ۳۱۸۳ - ۳۱۸۴ - ۳۱۸۵
۳۱۸۸ - ۳۱۸۹ - ۳۱۹۴ - ۳۱۹۵ - ۳۲۴۳
۳۳۱۸ -

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۴ء

۶۱ - ۸۲ - ۱۰۶ - ۱۳۰ - ۳۲۰ - ۵۲۹ - ۵۴۴
۶۴۴ - ۶۶۱ - ۶۸۴ - ۶۸۴ - ۶۹۹ - ۸۰۴
۸۲۳ - ۸۴۹ - ۱۱۱۸ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰
۱۱۳۱ - ۱۲۷۹ - ۱۳۱۴ - ۱۴۲۴ - ۱۴۵۶ - ۱۸۵۰
۱۹۱۶ - ۱۹۲۹ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۵ - ۲۲۶۷
۲۲۷۴ - ۲۲۷۴ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۶ - ۲۲۹۸
۲۳۳۰ - ۲۵۷۴ - ۲۶۱۷ - ۲۶۱۵ - ۲۶۱۸
۲۶۲۰ - ۲۶۲۲ - ۲۶۲۳ - ۲۶۳۴ - ۲۶۳۶
۲۶۴۴ - ۲۶۴۵ - ۲۶۴۸ - ۲۶۶۰ - ۲۶۶۵
۲۶۹۰ - ۲۷۶۲ - ۲۷۶۴ - ۲۹۵۷ - ۲۹۸۸
۲۹۹۵ - ۳۰۱۴ - ۳۱۸۱ - ۳۱۸۷ - ۳۱۹۰
۳۱۹۱ - ۳۱۹۲ - ۳۱۹۳ - ۳۱۹۴ - ۳۱۹۷
۳۱۹۹ - ۳۲۰۰ - ۳۲۰۲ - ۳۲۰۷ - ۳۲۰۸
۳۲۰۹ - ۳۲۱۰ - ۳۲۱۱ - ۳۲۱۲ - ۳۲۱۳
۳۲۱۴ - ۳۲۱۵ - ۳۲۱۷ - ۳۲۱۹ - ۳۲۲۱
۳۲۵۷ - ۳۲۲۸ - ۳۲۳۴ - ۳۳۳۹
۳۳۵۴ - ۳۳۵۹ - ۳۳۶۱ - ۳۳۶۳
۳۳۶۴ - ۳۳۶۹ - ۳۳۸۱ -

اہلحدیث کانفرنس منعقدہ پشاور

کی نسبت مقامی اخبار کی رائے

معزز معاصر افغان پشاور ۵ اپریل کی اشاعت
میں رقمطراز ہے کہ

ناظرین نے گذشتہ پرچہ میں کانفرنس کا
پروگرام پڑھا ہوگا۔ ۲۷ مارچ کے عصر کے وقت
سے ۲۹ مارچ کے عشاء کے وقت تک کانفرنس
کے اجلاس بہ صدارت خان بہادر ارباب عبدالرؤف
خان صاحب رئیس و جاگیردار تہکال منعقد
ہوتے رہے

پروگرام کے مطابق پہلے جلسہ میں سب سے پہلا
وعظ مولانا عبداللہ قطب شاہ صاحب ناظم
دینیات اسلامیہ کالج پشاور کا ہونا چاہئے
تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ وہ باوجود منظوری
کے تشریف نہ لاسکے۔ اور کانفرنس کے مقابل میں
بخاری صاحب نے جو دوسرے وعظ کا انتظام کیا
تھا۔ اوس میں تشریف لے گئے۔ ہمیں سخت افسوس
ہے۔ کہ مولانا نے باوجود ایک زبردست صاحب
رائے ہونے کے "اخلاقی کمزوری" کا ثبوت دیا جس
کی اونکی ذات سے ہرگز توقع نہیں ہوسکتی تھی
صرف اس ایک تبدیلی کے سوا باقی تمام اجلاس
نہایت باقاعدہ اور عمدگی سے مطابق پروگرام
سر انجام ہوئے۔

کانفرنس میں جتنی تقریریں ہوئیں ما سوائے دو
ایک کے سب عمدہ اور مطابق ضرورت وقت
تھیں۔ خصوصاً مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے وعظ
نہایت عمدہ تھے۔ اور کوئی بات کسی واعظ نے
ایسی نہیں کہی۔ جس پر کسی کو اعتراض کا موقع ملتا
اس انتظام کی عمدگی کے لئے ہم مولوی ثناءاللہ
صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں

پشاور کی جماعت اہلحدیث بھی قابل تعریف ہے
جس نے ہر حیثیت سے مہمانوں کو خوش رکھنے اور
آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ اور ۱۰۹ میں ایک حد

(افغان ۵ - اپریل)

معزز ہمعصر پیسہ اخبار کی شناعت

لاہور- ۱۷ اپریل

میں لکھتا ہے:۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پشاور میں ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو اہلحدیث کانفرنس پشاور کے اجلاس بڑی رونق اور کامیابی سے ہوتے رہے۔ خان بہادر ارباب عبدالرؤف خاں صاحب میر مجلس تھے۔ اور خان بہادر صاحبزادہ عبدالقیوم بھی جلسوں میں حاضر ہوتے رہے۔ سوا سو کار اور دیگر شرکار باہر سے تشریف لائے تھے چندہ بھی خاصہ جمع ہوگیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض حنفی صاحبان نے اہلحدیث کانفرنس کی مخالفت میں بھی وعظ کہے۔ مگر پشاور جیسے شہر کے لحاظ سے وہ مخالفت بہت خفیف تھی (اردو ترجمہ پیسہ-۴- اپریل)

انتخاب الاخبار

دربار نوروز۔ پاونیر کا سرحدی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے ۲۱ مارچ کو جلال آباد میں دربار نوروز منعقد کیا جس میں دوران تقریر میں سڑکوں کی تعمیر۔ شرح محصولات وچونگی میں تخفیف وغیرہ برکتوں کا ذکر کیا جن سے اُن کے عہد دولت میں رعایائے افغانستان بخوبی متمتع ہو رہی ہے۔ ہز مجسٹی نے ریمارک کیا۔ کہ اسپر بھی تعجب کی بات ہے کہ جاگی۔ منگل وجدران جیسے بعض قبایل نے سرکشی وطغیان کا میلان ظاہر کیا ہے۔ ایکے دُکے مسافروں کو لوٹ لینے کی وارداتوں کی طرف اشارہ کرکے ہدایت کی کہ بدمعاشوں اور لٹیروں کو گرفتار کرکے کیفر کردار کے لئے کابل بھیجا جائے۔ دربار نے سر نیاز خم کرکے کہا۔ کہ اگر ارشاد ہو۔ تو وہ ابھی اپنے قبیلے کے لوگوں کو مجتمع کرکے متذکرہ صدر قبایل کی تادیب کے لئے جانے پر طیار ہیں

جلال آباد میں عربی مدرسہ۔ ہز مجسٹی امیر نے دربار نوروز کی تقریر میں اعلان کیا۔ کہ وہ جلال آباد میں عربی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قایم کرنا چاہتے ہیں جس کے اخراجات کے لئے وہ بارہ ہزار روپے سالانہ عطا کرینگے۔ طلبار مدرسہ کو فوجی ڈرل، قواعد بھی سکھائی جاویگی۔ مجوزہ مدرسہ کے لئے اہل دربار نے چالیس ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا۔

تنخواہوں میں اضافہ اور نئی چھاونیاں

ہز مجسٹی امیر نے متذکرہ صدر دربار میں یہ بھی ظاہر فرمایا۔ کہ وہ عنقریب ملکی و فوجی ملازمول کی تنخواہوں میں اضافہ فرمانے والے ہیں۔ بعدہٗ قندہار۔ خوست۔ جلال آباد۔ بالامرغاب اور دیگر سرحدی مقامات پر مستقل چھاونیاں تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

افغانستان میں موٹر سروس۔ بقول پانیر ہز مجسٹی امیر نے پچھلے دنوں موٹر کمپنی قایم کرنے کی ضرورت پر غور کرنے کی غرض سے ایک خاص دربار منعقد کیا تھا۔ خود ہز مجسٹی نے کمپنی کا مینجنگ ڈائرکٹر بننے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور بتایا۔ کہ اس کمپنی کے قایم ہونے سے تجارت کو کہاں تک تقویت و ترقی نصیب ہوگی اسوقت کابل وپشاور کا درمیانی سفر دیر سے طے ہونے کی وجہ سے میوجات وغیرہ کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ موٹر لاری (جو یہ گاڑی) مسافت کو دو روز میں طے کرسکتی ہے۔ اور اخراجات کے معاوضہ میں آمدنی بھی فوراً ہونے لگے گی۔ بحیثیت مینجنگ ڈائرکٹر ہز مجسٹی گاڑیوں کی نصف قیمت ادا کریں گے۔ اور بقیہ نصف کے لئے دربار چندہ فراہم کرسکتا ہے۔ سکیم ہذا بالاتفاق قبول کی گئی اور کسی طرف سے صدائے مخالفت بلند نہ ہوئی۔ دربار کے نقل و حرکت کے موقع پر بھی ان گاڑیوں سے فایدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ دس موٹر گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ لیکن اہل دربار اب تک متحیر ہیں۔ کہ یہ گاڑیاں درباری ضروریات سے کب فارغ ہوکر پیداوار و میوجات کو پشاور لے جاوینگی۔

کردستان میں فساد

اصلاحات آرمینیا کی مخالفت۔ (قسطنطنیہ ۳- اپریل) کردی شیوخ- ملا سلیم اور ملا شہاب الدین کی جمعیتیں باہم ملکر مقام بطلس پر حملہ کر رہی ہیں۔ اور سرکاری فوج اور جندارمہ کے سپاہی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور کمک سرعت کے ساتھ روانہ کی جارہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب شیوخ مجوزہ اصلاحات کو مخالفت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

فساد کی تفصیل۔ قسطنطنیہ ۵- اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ بطلس کے فساد میں پانچ کرد مارے گئے۔ اور کئی زخمی ہوئے اور شہری باشندے بھی مجروح ہوئے۔ محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امریکن سفارت خانہ کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشنری اور ممالک غیر کے باشندے بالکل محفوظ ہیں روس کے سفارتی حلقے کونسل کی اس حرکت سے ناراض ہیں۔ کہ انہوں نے کردوں کو پناہ دی۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ روس اور سفارت خانہ مذکور میں نامہ وپیام جاری ہے۔ کئی ارمینیوں نے بھی سفارت خانہ میں پناہ لی۔

اہل ایپائرس اور البانویوں میں جنگ۔ لنڈن ۴- اپریل۔ آسٹریا اور اٹلی کے پیغامات تار مظہر ہیں۔ کہ اہل ایپائرس نے البانوی جنداریہ کے سپاہیوں پر مقام کورتس حملہ کیا۔ اور خونریز لڑائی ہوئی جسمیں ایک ڈچ افسر مجروح ہوا۔ آخر جب البانویوں کو کمک پہنچ گئی۔ تو دشمن نے ایک سفید جھنڈا اکھڑا کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایپائرس کے جتھے جن میں یونانی افسر اور سپاہی مع توپ و تفنگ تبدیل لباس شامل ہیں بسمت شمال البانیہ کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور راہ کے دیہات کو لوٹ کر تباہ کر رہے ہیں۔

ندوۃ العلماء کی بدانتظامی کا خمیازہ۔ ندوۃ العلماء کے موجودہ معاملات اور سخت بدانتظامی دیکھنی کیوجہ سے جو قوم میں عام طور پر بے اطمینانی کا جوش جو پھیلا

تازہ شہادات

جناب مولوی عبدالواسع صاحب آروی لکھتے ہیں
میرا دماغ سخت کمزور تھا۔ حافظہ بالکل خراب ہو گیا تھا۔ آپ کی مومیائی کے استعمال سے خوب فائدہ ہوا۔

جناب تہاور حسین صاحب ڈاکٹر شاپ کلکت رقمطراز ہیں:۔
آپ کی مومیائی بہت طاقتور چیز ہے۔ براہ مہربانی پتہ ذیل سے ایک چھٹانک بذریعہ ویلیو جلد ارسال فرمادیں۔ (۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء)

جناب محمد فضل اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ [illegible] کلکٹر بنگال ناگپور سے یوں تحریر کرتے ہیں۔
میں نے آپ سے جو مومیائی منگوایا تھا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ براہ [illegible] چھٹانک اور جلد بھیجئے۔ [illegible]

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق [illegible] کھانسی۔ نزلہ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار خوراک میں موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ تھوڑا سا استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عیہ ۲ روپیہ [illegible] تولے مع محصول۔ نمونہ ایک تولہ محصول ڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب سردار بلند خان صاحب چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں۔
بندہ نے جناب سے دو دفعہ مومیائی منگوائی تھی نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ (۲۰ مارچ سنہ ۱۰ء)

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب [illegible] سے ارقام فرماتے ہیں:۔ میں نے آپ کی مومیائی خود استعمال کیا۔ بہت فائدہ پایا۔ اور ایک چھٹانک ارسال فرمادیں

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

پیسہ اخبار کی مطبوعہ کتب میں رعایت

قسطنطنیہ: قسطنطنیہ حضرت زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے۔ مگر دنیا بھر میں خوبصورت شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ تاریخی عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترکی بازاروں اور محلوں وغیرہ کے ایسے بیان ہیں کہ قسطنطنیہ کی سیر گھر بیٹھے کر لیجئے۔
اصلی قیمت [illegible] رعایتی ۱۱

فتح قسطنطنیہ: یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور بازنطینی سلطنت کے زوال کے اخلاقی اور باعث ترکوں کے انتظامی نظام۔ فتح کے پیشتر کے حالات و اوصاف ترکوں اور یونانیوں کے [illegible] بیان صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محاصرین اور محصورین کی مصیبت اور راتیں۔ آخری عیسائی بادشاہ کی [illegible] اور رقت انگیز حالات سلطان محمد فاتح اور [illegible] کے موازنے اصلی ۱۲ رعایتی ۱۰

ابوبکر صدیق: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار خلیفہ اول کے حالات اصلی عہ رعایتی ۱۱

تاریخ عرب: عربوں کی تمدنی اور سیاسی تاریخ کے مفصل حالات اصلی قیمت [illegible] رعایتی ۱۲

تاریخ طیونس و طرابلس: شمالی افریقہ کی ان مشہور اسلامی سلطنتوں کے تمدنی و سیاسی حالات اسلام کی عظمت و شوکت کا نظارہ اصلی ۱۲ رعایتی ۸

تاریخ مراکش: افریقہ کی نہایت نامدار سلطنت کے [illegible]

تاریخ الجزائر: سلطنت الجزائر کے نہایت قابل دید حالات۔ اسلامی شکوہ کا جلوہ اصلی ۹ رعایتی ۸

حالات ایران: ملک ایران کے دلچسپ حالات قیمت دو حصہ اصلی عہ رعایتی عہ

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ امرتسر
ڈھاب کھٹیکاں۔

اظہار کمال محمدی معروف گلزار احمدی

پنجابی نظم میں جناب مولوی حاجی غلام نبی صاحب نے مدارج النبوۃ کا ترجمہ کر کے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔ سید الکونین ختم المرسلین کے مقدس حالات بعثت سے پیشتر اور زمانہ نبوت کے مفصل درج ہیں۔ فضول قصوں کی بجائے اس کا مطالعہ دین و دنیا کی سعادت ہے۔ [illegible] بیان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کیلئے قابل قدر تحفہ۔ قیمت جلد اول عہ جلد دوم عہ۔ سوم عہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحے کے قریب رعایتی قیمت ہے۔ پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر سے منگاؤ

[illegible] پریس لاہور میں [illegible] پرنٹر نے چھپا اور [illegible] مولوی [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ:- اہلحدیث امرتسر

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲۵

جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؍؍ — للعہ

عام خریداران سے ؍؍ — عہ

؍؍ ؍؍ ششماہی — عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

؍؍ ؍؍ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ایڈیٹر و مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

اہلحدیث کانفرنس کا بقیہ

کانفرنس کے پورے واقعات تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں تاہم مختصر مختصر جو سننے میں آسکتے ہیں شائع کئے جائینگے تاکہ غیر حاضرین احباب کو خوشی حاصل ہو مگر صرف سننے سے خوشی نہیں ہو سکتی جب تک کانفرنس کے مقاصد میں دلچسپی نہ لیجائے۔ کانفرنس کے مقاصد میں سے اہم مقصد یہ ہے کہ ہر ایک مقام میں شہر ہو یا گاؤں جہاں تین یا زیادہ اہلحدیث ہوں وہاں ایک انجمن اہلحدیث اسی مقام کے نام سے قائم ہو کر کانفرنس سے وابستہ کیا جائے۔

کانفرنس تین قسم کی مجلس بناتی ہے۔ مجلس عام ممبران مجلس منتظمہ ممبران مجلس شوریٰ۔ ان مقامی انجمنوں کے تمام ممبر کانفرنس کی مجلس عام کے ممبر ہونگے اور جس ممبر کو ہر انجمن منتخب کر کے کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے بھیجیگی وہ کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا ممبر سمجھا جائیگا۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ کے ممبر ممبران خاص مع عہدہ داران صدر و سکرٹری کے ہوتے ہیں مجلس شوریٰ دراصل مجلس منتظمہ کے ماتحت ایک سب کمیٹی ہے۔ اس موقع پر مجھے اپنے متعلق خاص کر کچھ عرض کرنا ہے۔

کانفرنس کی کوشش سے جہاں جہاں مقامی انجمنیں قائم ہوئی ہیں وہاں کے دوست مجھ پر ایک قسم کا احسان جتلاتے ہیں جس کی میں دراصل قدر کرتا ہوں وہ کہتے ہیں چونکہ ہم نے آپ کے کہنے سے انجمن قائم کی ہے اسلئے آپ ہمارے جلسے میں ضرور آویں ورنہ یہ اور وہ ہو جائیگا اس قسم کے دوستوں کی محبت کی میں دل سے قدر کرتا ہوں مگر ساتھ اسکے یہ کہنے کی اجازت مانگتا ہوں کہ جو شخص اپنے ذاتی کام کے علاوہ مختلف مقامات سے تعلق رکھتا ہو وہ متعدد احباب کے تقاضاؤں کو کیونکر پورا کر سکتا ہے اسلئے میں ایسے احباب کو جواب میں لکھا کرتا ہوں

ع کجا دانند حال ما سبکباران ساحلہا۔

میرے دوست جو میرے ایسے جواب پر مجھ سے ناخوش ہوں وہ مہربانی کر کے ایک ہفتہ میرے پاس آکر ٹھیریں اور خود ملاحظہ کریں کہ میرا عذر بیجا ہے یا بجا۔ مختصر یہ ہے کہ میرے خدا نے مجھ سے اتنا ہی کام لینا ہے جتنی مجھ میں طاقت ہے ایسا نہ ہو کہ کمان کو زیادہ کھینچا کر کے ٹوٹ جاوے۔

میں کئے لفظوں میں کہتا ہوں کہ قریب ایک مہینے میں ۳-۴ یوم کا ایک دفعہ سفر کر سکتا ہوں متعدد دفعہ نہیں ورنہ دفتر کا اور میرے گھر کا انتظام خراب ہو جاتا ہے

خیر جلسے کی کارروائی کی ابتداء یوں ہوئی کہ انجمن تعلیم القرآن والسنۃ پشاور جس نے کانفرنس کو دعوت دی تھی اوس کی طرف سے استقبالیہ اڈریس مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی نے پڑھا جو درج ذیل ہے :-

* اس مہینے میں بعد نصف شاہ - مراد آباد - سنبھل - سیتاپور - ڈیرہ غازیخان - میرٹھ - گوجرہ - سیالکوٹ وغیرہ سے تقاضا ہے - کیا ان سب میں میں شریک ہو سکتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استقبالیہ معروضہ

اڈریس

سنجانب انجمن تعلیم القرآن والسنۃ پشاور داعیہ جلسہ اہلحدیث کانفرنس

بخدمت ممبران ومہمانان اہلحدیث کانفرنس!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

حضرات! ہندوستان میں کیا بلحاظ آب وہوا۔ اور کیا بلحاظ عادات اور کیا بلحاظ رسوم شماری بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے خصوصاً اسلامی نقطہ خیال سے تو زمین وآسمان کا فرق ہے۔ کہیں کہیں اسلامیوں کی آبادی کچھ اچھی ہے۔ ان کا اثر بھی زندگی دکھاتا ہے۔ مگر عام طور پر ہر بات میں ہی کمی نظر آتی ہے۔ لیکن پشاور بفضلہ تعالیٰ ان سب باتوں میں ممتاز ہے پشاور کو بلحاظ اسلامی آبادی کے اگر اسلامی شہر کہا جاوے تو کچھ مبالغہ نہیں۔ بلحاظ اس کے کہ ہندوستان میں اسلام کے پہنچنے کا راستہ ہے۔ اسلامی ڈیوڑھی کہنا تو بہت ہی موزوں ہے۔ گو اسلامی تمدن آج کل تمام دنیا سے قریباً مفقود ہے تاہم اگر اس کے دھندلے سے نشان کہیں ملتے ہیں۔ تو ہندوستان کے شہروں میں سے پشاور اس کا مدعی ہو سکتا ہے جو بزبان حال کہتا ہے ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی۔

حضرات! باوجود اسلامی تمدن کے جس بات کی اسلامی مقاموں کو اور مقامات میں ضرورت ہے۔ پشاور میں اس کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ یعنے تعلیم خصوصاً اسلام کی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی بے حد ضرورت ہے اہالی پشاور ہیں جن کو خدا نے بینائی عطا فرمائی ہے۔ وہ عرصہ سے اس ضرورت کو محسوس کرتے اور اس کی تدبیروں میں لگے ہوئے تھے۔ مگر جس کام کے لئے جو وقت خدا کے علم میں ہوتا ہے۔ وہ کام اوسی وقت ہوتا ہے یکایک ہمارے کانوں میں آواز آئی جس نے ہمارے مردہ دلوں کو زندہ اور ہماری نیم بند آنکھوں کو کھول دیا۔ ہم نے سنا کہ ہندوستان میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے اغراض ومقاصد صرف یہ ہیں کہ مسلمانوں کو مذہبی اور اخلاقی سبق سکھائے۔ جسکا نام اہلحدیث کانفرنس ہے۔ ہمارے کان نہیں بلکہ دل اوس کی آواز کیطرف لگ گئے۔ ہماری زبان سے بے ساختہ نکلا ؎

خواستیم آنچہ ما فراز آمد
آب از جوئے رفتہ باز آمد

گذشتہ سال اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ امرتسر میں ہوا تو اوس کے قرب سے ہمارے دلوں پر شوق نے غلبہ کیا چنانچہ اوسی بیخودی کی حالت میں امرتسر پہنچے اور بیچکر اعلان جلسہ کر آئے۔ جس کا ظہور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آپ صاحبان دور دراز سے ہمارے غریب وطن میں تشریف لائے اور ہم کو یہ کہنے کا موقع دیا ؎

وہ آئیں گھر ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اونکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرات! ہم خادمان آپ صاحبان کی تشریف آوری کا شکریہ کیا ادا کریں۔ بجز اس کے کہ بجا رکشی شکر گذاری کے ایک اور خدمت کی تکلیف آپ حضرات کو دینے کی جرأت کریں وہ یہ ہے۔ کہ ہم کیا اور ہماری بضاعت کیا اور ہمارا انتظام کیا؟ اور حقیقت میں مہمان کون اور میزبان کون؟ آپ حضرات ہی مہمان ہیں اور آپ ہی میزبان۔ اسلئے ہماری کمزوریوں پر نگاہ کر کے ہمارے نقائص سے چشم پوشی فرماویں۔ خدا انکو جزاء خیر دے گا۔ ہم اپنے معاونوں کا نام بنام شکریہ کرنے سے معذور ہیں۔ ہاں اتنا کہنے کی طاقت رکھتے ہیں کہ خدا انکو جزائے خیر دے اور اون کے مال۔ اولاد اور عزت میں برکت بخشے آمین۔

حضرات! ہم خادمان آپ حضرات کا مکرر شکریہ ادا کر کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

گر بر سر وچشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ہم ہیں خادمان جلسہ اہلحدیث کانفرنس ممبران انجمن تعلیم القرآن والسنۃ شہر پشاور۔

اسکے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی انتخاب صدر ہوا صدر صاحب علاقہ پشاور کے معزز ترین خاندان کے رئیس یعنی خان بہادر ارباب عبدالرؤف خانصاحب نے مندرجہ ذیل تقریر صدارت (پریزیڈنشل اڈریس) پڑھی:-

تقریر صدارت

حضرات!

السلام علیکم۔ زمانہ کا دستور ہے۔ کہ جس شخص کو صدر بنایا جاتا ہے۔ وہ اوس کے عوض میں شکریہ ادا کرتا ہے۔ لہذا میں بھی آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعد شکریہ کے میں اہلحدیث کانفرنس کے اغراض ومقاصد کے متعلق عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

حضرات! مسلمانوں میں آجکل عام پکار ہے کہ اسلامی احکام کی پابندی کم ہو رہی ہے۔ بلکہ قریب نفی کے پہنچ چکی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں کہیں انجمن تعلیمی کانفرنس ہے کہیں پولیٹیکل مجلس ہے جو سب اپنے کاموں میں چست اور چالاک نظر آتی ہیں۔ مگر ان میں جو کمی تھی۔ وہ بیدار طبقے میں وہ عرصہ سے گھبراہٹ پیدا کر رہی تھی۔ وہ یہ کہ مذہبی تعلیم اور مذہبی احکام کی عدم پابندی۔ ان وجوہ سے یہ ضروری تھا۔ کہ کوئی مجلس مسلمانوں کی ایسی بھی ہو جس کا نصب العین صرف یہ ہو کہ مسلمانوں کو اس طریقہ کی راہ نمائی کرے جو مسلمانوں کے سردار والا تبار آقا نامدار سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ نے دنیا کو سکھلایا تھا سو الحمد للہ کہ اہلحدیث کانفرنس نے اس کمی کو پورا کر دیا۔ کانفرنس کے مقاصد تو سب اچھے ہیں خاصکر یہ مقصد کیسا ستھرا ہے کہ مسلمانوں کو ہر کام میں خواہ از قسم عبادت ہو یا از قسم تمدن یا از قسم اخلاق سب میں سنت نبی علیہ السلام کیطرف توجہ دلائی جاوے۔

میرے خیال میں یہی ایک مقصد ایسا ہے کہ اگر تمام عمر اسکی تکمیل میں صرف ہو جائے تو مبارک ہے۔ اس مقدس مقصد کی اشاعت میں جو وقت صرف ہو وہ مبارک ہے۔ جو پیسہ خرچ ہو وہ بابرکت اور موجب نجات ہو۔ خدا کرے اس مقصد پر تمام مسلمانان دنیا خصوصاً سامعین وحاضرین جلسہ متفق ہو جاویں یہی میری دعا ہے۔ خدا ہم کو اسی مقدس مقصد پر زندہ رکھے اور اسی پر مارے اور اسی پر اُٹھاوے۔ آمین۔ میں اس مختصر گذارش کے بعد مکرر شکریہ ادا کر کے

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

جماعت اہل حدیث کی نسبت مخالفوں سے آجتک جس قدر حملات کئے ہیں الحمد للہ ان میں سے بہت سے بے سروپا ہونیکی وجہ اپنے پڑتے سے اکی نسبت کبھی یہ کہاگیا کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے کبھی کہاگیا پڑھتے تو ہیں مگر یوں پڑھتے ہیں کان محمد رسول اللہ کسی صاحب نے کہا پھوپھی سے نکاح جائز کہتے ہیں کسی نے فرمایا منی کو شکر بنا کر کھانے کو جائز جانتے ہیں۔ غرض کسی نے کچھ کسی نے کچھ جتنے منہ اتنی باتیں ان سب کے جوابات تو علما اہلحدیث نے عموماً اور خاکسار نے خصوصاً رسالہ "اہلحدیث کا مذہب" وغیرہ میں دیئے ہیں مگر آج جس مہربان کی مہربانی کا ہم ذکر کرتے ہیں وہ مہربان کوئی معمولی آدمی نہیں اسلئے اُن کی مہربانی بھی معمولی سے بہت بڑھکر ہے انکا نام نامی و اسم گرامی کیا بتلاسکتے ہیں چند شعر اون کے مریدوں کے نقل کر دیتے ہیں ممکن ہے اونہیں میں انکا نام آجائے وہ شعر کوئی معمولی نہیں بلکہ ایسے مقبول بارگاہ ہیں کہ آپنے وہ شعر سنکر شاعر کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا اسلئے ناظرین بڑی توجہ سے سنیں شاعر کہتا ہے ہمارے حضرت ممدوح کون ہیں؟

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب
قطب عالم۔ غوث اعظم۔ وارث پیغمبراں

اس سے بھی ترقی سنئے :-

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تو اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

کیا کہنے ہیں اور سنئے :-

سنا کرتے ہیں عیسیٰ کی مسیحائی کا شور و غل
دل مردہ کو تم زندہ بنادو اے میرے خواجہ

اور سنئے :-

تو وہ جن کے وارث ہیں رہنما ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

اتنا کہنے سے بھی تو نہ چلے تو اور سنئے :-

اولیا پہنتے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء

انکی سیرت انکی صورت انکی عادت کا کہاں؟

خطرہ ہے کہ ابھی تک بھی کسی ناواقف کو شک رہا ہو تو اوسکے شک کو دور کرنیکے لئے مخلص مرید کہتا ہے اور حضرت ممدوح سنتے اور سنکر انعام دیتے ہیں ناظرین بھی غور سے سنیں اس سے زیادہ وضاحت مشکل ہے

نظر سے ہو رہے جن کے ہزاروں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

انہی بزرگ کی مہربانی کا ذکر آج ہم کرتے ہیں آپنے ۲۳ فروری کو بمقام جموں (ریاست کشمیر) ایک تقریر فرمائی جو آپکے رسالہ "انوار الصوفیا" ماہ مارچ میں چھپی ہے اوس کی پیشانی پر آپکا نام نامی و اسم گرامی یوں مرقوم ہے

"تقریر حضرت تاج اصفیا قدوۃ الاولیاء حضرت حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری[1] مد ظلہٗ"

خدا جانے اب کی دفعہ آپکی تعریف پورے الفاظ میں کیوں نہیں لکھی گئی حالانکہ پیشتر اسی رسالہ "انوار الصوفیا" میں جو تصوف کی تعلیم (نفس کشی) سکھانے کو جاری ہے حضرت شاہ صاحب کی پوری تعریف یوں مرقوم ہوتی رہی ہے :-

"قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین تذکرۃ المتقدمین مفخر المتاخرین ہادی راہ دین متین راہنما قبلہ یقین عالم باعمل فی الشریعت سالک مسالک طریقت محقق حقائق حقیقت عارف معارف معرفت عالیجناب فیض انتساب مرشدنا و مولانا حاجی مولوی سبط رسول اللہ حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نقشبندی مجددی نوری مد ظلہ اللہ تعالیٰ علیٰ رؤس المسترشدین الی یوم الدین۔ (انوار الصوفیاء ص ۔ جلد ۵)"

جن لوگوں کو اس قسم کی تعریفات سنکر شک ہو کہ اس تعریف نے تو حضرت علی۔ حسن بصری اور حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہم کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں چھوڑا تو اون کے لئے ہم آجکل کی ایک مثال دے سکتے ہیں۔ دہلی کے مشہور طبیب حکیم اجمل خاں صاحب کو سب جانتے ہیں آپ کی شہرت اور حذاقت اس سے مستغنی ہے کہ کسی قسم کی مدح میں آپ کو اس سے زیادہ شہرت دیجاوے مگر اشتہاری طبیب اور ڈاکٹر صرف سادہ سے نام پر قناعت نہیں کرسکتے پس دانشمند کے لئے یہی ایک مثال کافی ہے اسی کو کہتے ہیں شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است۔

حضرت ممدوح نے اپنی تقریر میں اہلحدیث کو وہابی کے نام سے یاد کر کے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

"ہندوستان میں اس وقت ۷ کروڑ مسلمان موجود ہیں جن میں اہلسنت کی تعداد ۶ کروڑ ہے باقی پچاس لاکھ میں مرزائی وہابی نیچری اور شیعہ وغیرہ سب شامل ہیں مگر آج امت قرآنیت اور میعاد کی میعاد صداقت ہے تو صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ اہلسنت کے گروہ الہی سے خارج ہو گئے ہیں۔ وہ ناری (جہنمی) ہیں۔ آج سے بیس سال پہلے کوئی مرزائی نہ تھا آج سے ساٹھ سال پہلے ہندوستان میں کوئی وہابی نہ تھا آج سے دس سال پیشتر کوئی چکڑالوی نہ تھا اہل سنت اپنے قدیمی مسائل پر قائم ہیں اور اپنے ایمان کو متاع تجارت نہیں بناتے اور اس میں روزانہ ترمیم و تنسیخ نہیں کرتے ہمارا وہی ایمان ہے جو ہم کو رسول اکرم صلعم اور بزرگان کرام سے پہونچا ہے۔ وہابی چکڑالوی نیچری مرزائی سب ہم میں سے نکلے ہیں۔ اور شیرازہ قومی کو پراگندہ کرنیکے موجب ہوئے ہیں (انوار الصوفیا بابت ماہ مارچ ص ۹)

اہلحدیث ۔ ہم نہیں کہسکتے کہ اس کلام بلاغت نظام کو تاریخی سمجھیں یا الہامی جس کا ایک ایک فقرہ واقعات کے برخلاف ہے۔ ہندوستان میں ۷ کروڑ مسلمانوں کی تعداد آجتک کسی کو بھی معلوم نہیں ہوئی اور کسی کو تو کیا ہوتی خود سرکار کو بھی معلوم نہیں کیونکہ سرکاری کاغذات میں بھی صحیح مردم شماری سات کروڑ کے قریب ہیں علاوہ ازیں یہ بیان بھی حضرت شاہ صاحب کا الہامی سمجھنا چاہئے کہ ساتھ چھ کروڑ تو سنی صرف پچاس لاکھ باقی کل فرقے میں۔ ... اکثر

[1]علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں ایک گاؤں ہے منہ

توہم اس بیان سے خوش ہیں کیونکہ اڈیٹر اصلاح ہمیشہ کہا کرتا ہے کہ ہم شیعہ ہندوستان میں قریب دو کروڑ[1] کے ہیں۔ نیچری تو شاہ صاحب کی اصطلاح میں قریباً ساری تعلیم یافتہ جماعت ہے مرزائی بھی چار لاکھ کے مدعی ہیں باقی رہا کون؟ یہ غریب جماعت اہلحدیث سو میرے خیال میں ان کا وجود کلی منطقی کی طرح بالکل ذہنی ہی ذہنی ہے خارج میں ان کا کوئی فرد متحقق نہیں بہت خوب ہم بھی اس تقسیم پر راضی ہیں۔ اے کاش جناب شاہ صاحب ہمارے ساتھ ہندوستان کے ملکوں میں پھریں تو ہم ان کو دکھا دیں کہ اہلحدیث کی تعداد ذہنی نہیں بلکہ واقعی ہے اور جہاں تک ہماری واقفیت ہے ایک کروڑ سے متجاوز ہے باوجود اسکے ہم مانتے ہیں کہ ہماری تعداد حنفی گروہ سے کم ہے کیوں کم ہے؟ اس کا جواب صاف ہے ؎

تُعَيِّرُنَا اَنَّا قَلِيْلٌ عَدِيْدُنَا[2]
فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلٌ

خیر یہ تو ایک معمولی واقعہ ہے اصل بات جس کا ہم کو جواب دینا ہے اور ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام میں فرقہ جدید کون ہے اہلحدیث ہیں یا شاہ صاحب کے ہم مذہب اس موضوع پر ہم نے کئی ایک دفعہ مفصل تقریریں کی ہیں ممکن ہے ناظرین کو یاد ہوں تاہم بھی حسب ضرورت اون کو بالاختصار دہراتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ کسی فرقہ کی ابتدا اوس کے امام اور بانی سے پہلے نہیں ہو سکتی بلکہ بعد یا برابر ہوتی ہے حنفی گروہ امام ابو حنیفہ اور شافعی امام شافعی اور دیگر وغیرہ وغیرہ کی طرف منسوب ہے اور اس گروہ کے عقائد اور خیالات وہی ہیں جو ان کے اماموں نے فرمائے۔ حنفی کے معنے ہیں امام ابو حنیفہ کے اقوال پر عمل کرنے والا وغیرہ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی بیس پچیس سال تک آپ تحصیل علم میں لگے رہے تو دوسری صدی میں آپ طبقہ علماء میں ظہور پذیر ہوئے اگر اوسی وقت بھی آپکو یہ عزت حاصل ہوئی ہو کہ آپ کا فتوےٰ جاری ہو گیا ہو تو لازمی بات ہے کہ حنفی فرقہ کی ابتدا دوسری صدی سے شروع ہوئی۔ پہلی صدی جو مسلمانوں میں طبقہ اول اور بہترین لوگوں کی تھی اوس میں نہ حنفی مذہب کا وجود تھا نہ حنفی گروہ کا اوس میں مسلمان کس طریق سے عمل کرتے تھے اور مسائل شرعیہ میں کیا کرتے تھے؟ یہی ایک غور طلب سوال ہے جس کا جواب ہمارے بھائیوں کو بہت سی غلط فہمیوں سے ہمیشہ کے لئے نجات دے سکتا ہے اوس زمانہ میں لوگ یہ کرتے تھے کہ جس شخص کو مسئلہ معلوم نہ ہوتا جس کسی عالم سے اوسکو حسن ظن ہوتا اوس سے قرآن و حدیث کا حکم دریافت کر لیتا۔ بس یہی ایک طریقہ تھا یہی اوس کا مذہب تھا چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" اور کتاب "الانصاف فی بیان الاختلاف" وغیرہ میں لکھا ہے۔ کوئی صاحب واقعات کی بنا پر ہمکو بتلا دیں فرقہ جدید کون ہے مگر مہربانی کرکے بتلاتے ہوئے جدت اور قدامت کی ابتدا ہم کو پہلے سمجھا دیں کہ ہندوستان میں جدت دیکھنی ہے یا اسلام میں خاص ہندوستان میں فرقوں کی جدت دیکھنی ہے تو دیکھیے مگر ہم تو اسلام میں جدت دیکھینگے تاکہ جدید فرقہ کو جدید اور قدیم کو قدیم ہم کہہ سکیں چنانچہ ہم نے تاریخی واقعات سے اپنا مطلب صاف کر دیا امید ہے شاہ صاحب اور اون کے دوست ہمارے معروضہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرینگے اگر اون کو فرقہ جدید کی ماہیت سمجھ میں آجائے تو ایسی جدت سے دست بردار ہو کر قدیم اسلام میں آجائیں ہم تو یہی کہینگے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

تاہم ہم شاہ صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اہلحدیث سے اوس مشہور الزام کا دفعیہ فرما دیا جو جماعت پر لگایا جاتا تھا کہ یہ فرقہ ایسا ہے کہ سب جدید فرقے (نیچری مرزائی چکڑالوی وغیرہ) اسی سے نکلے ہیں گو ہم تو اس الزام کا جواب اپنے رنگ میں دیا کرتے تھے مگر جناب شاہ صاحب نے اس الزام کو یوں رفع فرمایا کہ:-

"وہابی، چکڑالوی، نیچری، مرزائی سب ہم (حنفیوں) میں سے نکلے ہیں۔"

بہت خوب ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

قادیانی مشن اور اوسکی تعلّی

ابھی کل کا ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کہا کرتی تھی کہ مسلمانوں کو ہم سے ایسی ضد ہے کہ ہمارے نیک کاموں (اشاعت اسلام وغیرہ) میں بھی شریک نہیں ہوتے بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ اشاعت اسلام کا حصہ خاص ہم ہی کو ملا ہے مگر آج ان کی حالت ہی دگرگوں ہے۔

دہلی میں چند غیرتمندان اسلام نے جنکے سربرآوردہ نواب وقار الملک۔ جناب حاذق الملک اور مولوی عبد الاحد صاحبان وغیرہ ہیں تجویز کی کہ ولایت میں اشاعت اسلام کے لئے وفد بھیجنا چاہیے کیونکہ اکیلے خواجہ کمال الدین وہاں کام کو نباہ نہیں سکتے چنانچہ اونہوں نے اس کام کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور مولوی ڈاکٹر محمد علی شاہ مولوی انیس احمد کو اس کام کا اہل سمجھ کر طیار کیا ہمارے خیال میں یہ انتخاب بہت ہی موزوں ہوا ہم ذاتی طور پر ان دونوں نوجوانوں کو جانتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ اس کام کو وہ بخوبی کرسکینگے مگر اتنا سنتے ہی قادیانی مشن کو رقابت کی آگ نے سوختہ کر دیا چنانچہ لاہور کے قادیانی اخبار "پیغام صلح" میں بالفاظ نامہ نگار اس واقعہ کی نسبت خفگی کا اظہار یوں کیا گیا ہے:-

"وہ لوگ جو اشاعت کا کام اسلام کی اشاعت کے لئے کرنا چاہتے تھے اور اس راہ میں مالی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں وہ دیکھیں کہ آیا وہ ایک متفق الفوز و اصلاح راستہ اختیار کر رہے ہیں یا برعکس خواجہ صاحب کی قابلیت یا عدم قابلیت کا سوال تو مشت بعد از جنگ ہے اور اس گذر گاں کے جس قدر ارباب العمائم واللحیٰ ہیں۔ جنہوں نے بڑے بڑے مدارس اسی غرض سے قائم کر رکھے ہیں۔ جنہوں نے ہزاروں ہزار روپیہ مسلمانوں کا اس مقصد پر صرف کیا آج

[2] ہم کو کمی تعداد کا اُلاہنا دیتی ہے میں کہتا ہوں عمدہ اور شریف لوگ کم ہی ہوا کرتے ہیں۔ منہ

[illegible]

[1] مگر یہ واضح رہے کہ ہندوستان کے ڈوم ڈھاڑی، میراسی، کنجن اور جرائم پیشہ وغیرہ سب ملکر یہ تعداد کثیر ہوتی ہے۔ رپورٹ مردم شماری ملاحظہ ہو۔

بلکہ آج سے سالہا سال پیشتر سے خرچ کیا اور کر رہے ہیں اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر روشنی کا وجود عین آفتاب کا وجود ہے اگر حرکت آثار وعلامات حیات سے ہے تو خواجہ صاحب کی اہلیت اور قابلیت اپنے کاموں سے آشکارا ہے۔ نہ کسی امیر کی تصدیق کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی ہیز اخفش کی مصدقانہ رنگ میں جنبش ریش کی حاجت خواجہ صاحب کے نمایاں کاموں نے نہ صرف ان کے اخلاص اور درد اسلامی کو جو ان کی تعمیر میں مضمر تھا۔ عیاں کر دیا ہے بلکہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے دعاوی کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی اصحاب اشاعت اسلام کا اہم کام اپنے ذمہ لیکر ولایت کے نہایت خوش آئند پسندیدہ اور صحت بخش سفر پر جو اس زمانہ کے نوجوانوں کا سدرۃ المنتہیٰ ہے روانہ ہونے والے ہیں۔ عیسائیت اور مسیح پرستی کے مقابلہ ومحاربہ کے لئے کونسا تیر اپنے ترکش میں رکھتے ہیں۔ ہمارا زمانہ قرون وسطیٰ کا زمانہ نہیں ہے اس زمانہ میں دلائل و براہین کی ضرورت ہے اور ایسے دلائل کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف لوگوں کے دلوں پر تصرف کریں بلکہ ان کے دماغ کو فتح کر لیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ مذہب نہ صرف دلائل وبراہین کے مجموعہ کا نام ہے بلکہ ان سے بڑھ چڑھکر مذہب کی بنا صداقت اخلاق خدا پرستی تقوے خشیت الٰہی سچی تبدیلی تزکیہ نفس پر ہے[1] اور ہر ایک ایسا شخص جو ان ہتھیاروں سے مسلح ہے دنیا پر غالب آسکتا ہے اگرچہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ تزکیہ نفس کسی یونیورسٹی کی ڈگری کا نام نہیں ہے کہ کلاسوں میں بیٹھکر اور کاغذات کے سیاہ کرنے کے بعد آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے اس کے لئے اگر کوئی مدرسہ ہے تو وہ صادقین کی صحبت اور ان کی معیت کہ فرمایا کونوا مع الصادقین اب ظاہر ہے کہ تمام غیر احمدی عالم اسلامی میں کوئی ایسا مرکز نہیں ہے کہ جہاں اجتماع کی غرض صرف خدا پرستی۔ خدا شناسی اور خدا نمائی ہو۔ ہندوستان ہو یا ایران مصر ہو یا عرب کسی ملک کو اس بارہ میں دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے ہمارے علیگڈھ کا بیت آذر ہو یا لکھنؤ کا دار الندوہ دیوبند کی بندش غول کی کوٹھڑیاں ہوں یا فتح پوری کے تنگ و تاریک حجرے ہم نے کہیں ایسا دار الضرب نہیں دیکھا جہاں مذہب کے بازار میں رواج پانے والے اصلی سکے ڈھلتے ہوں ہماری غیرت اور مشتعل ہوتی ہے۔ جب دیکھتے ہیں کہ ان کا وجود جو اشاعت اسلام کے لئے ہمہ تن ننگ و عار ہے اپنی قدامت ثابت کرنے کیلئے ہمیں آج سے تقریباً نصف صدی پیشتر لے جاتا ہے۔ پس وہ جنہوں نے کل کوئی محنت نہیں کی ۔ ۔ ۔ ۔ وہ آج آرام کیوں چاہتے ہیں۔ جو دن کو جلے گئے نہیں وہ رات کی فرحت بخش نیند کے کیوں متمنی ہیں اور وہ خود پیاسے ہیں دوسروں کی پیاس کیونکر بجھا سکتے ہیں۔ ھذہ الذی تراک الاوھام حائرۃ؟ کیا ندوہ زہاد وقت کی اصلاح سے جو تعلیم لسان الافرنج کے ساتھ وابستہ ہے فراغت پا چکا؟ کیا ارباب علیگڈھ نے یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کا سر بفلک کنگرہ بھی تیار کر لیا؟ کیا علمائے دیوبند نے فتوائے زائغیہ کی تسوید تحریر او تنقید سے پوری فراغت حاصل کر لی ہے؟ اور سب سے بڑھکر ضروری سوال یہ ہے کہ آیا دلی کی نظارۃ المعارف القرآنیہ نے کوئی ایسی تفسیر قرآن کریم شائع کر دی ہے۔ جو عالم اسلامی کے باہمی نزاع واختلافات کو مٹانے کے علاوہ ان مقامات پر کافی روشنی ڈالتی ہو۔ جن کو تعلق ابطال نصرانیت سے ہے؟ کیا انہوں نے اپنے آپ کو موجودہ اہل سنت والجماعت سے خارج کر لیا ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام سے؟ نعوذ باللہ من ذالک اگر ایسا نہیں اور خدا نہ کرے کہ ہو تو پھر ہم باادب التماس کرتے ہیں کہ یورپ میں ایسا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے والا کیوں بھیج رہے ہیں۔ جن کی تعلیم آنجہانی تعبد مسیح کے واسطے ایک اور تازیانہ ہو۔

مسیحی دنیا میں اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں ایک ایک وہ جو سائنس اور فلسفہ کے شیدا ہیں ہر ایک مسئلہ کا فیصلہ عقل تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ زندگی ہی ان کی کوششوں اور آرزوؤں کا منتہا ہے ایسے لوگوں کے چارہ کار نہ صرف عقلی دلائل ہیں۔ بلکہ سنن انبیاء کے مطابق ان کی ارشاد و ہدایت کے لئے توجہ باطن۔ نشانات اور آیات کی ضرورت ہے پس وہ لوگ جن کے ایمان کا مدار صرف قصوں پر یا ان آیات سماوی پر ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل دکھلائے گئے تھے۔ اور اب اس کا دروازہ مسدود ہے وہ کیونکر ملحدین یورپ کے لئے شمع راہ بن سکتے ہیں۔ یہ شرف تو صرف حضرت اقدس مرزا صاحب کے قدموں کی طفیل ان کی جماعت کو حاصل ہے وہ اسلام کی تائید میں نہ صرف روایات پیش کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے مشاہدات و نشانات کے علاوہ وہ بے شمار نبوتیں جو امام مغفور نے اپنے زمانہ میں کیں اور پوری ہوئیں اور ان سے بڑھکر وہ نبوتیں جو ہر روز پوری ہو رہی ہیں اور آئندہ زمانہ میں ہونگی۔ پیش کرتے ہیں۔ بہ تبدیل الفاظ ایسے پر نخوت دماغوں کے لئے جو احرار یورپ رکھتے ہیں مشکوۃ نبوت کی روشنی کی ضرورت ہے۔ تازہ بتازہ اور نوبنو وحی و اخبار عن الغیب کی ضرورت ہے لیکن وہ مسلمان جو اپنے آپ کو اس زمانہ میں اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کا ایمان کہ وحی ومکالمہ الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکر ملحدین یورپ کے سامنے آیات پیش کر سکتے ہیں ان کے پاس کونسا ذریعہ ہے جس سے وحی والہام کے مسئلہ پر جو سر چشمہ تمام مذاہب کا ہے روشنی پڑسکے۔ (پیغام صلح لاہور ۵ اپریل)

اہلحدیث ۔ ہم نے نقل عبارت میں تغیر نہیں کیا تاکہ ہمارے ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنے کا صحیح موقع مل سکے اور وہ اس بات کو باور کر سکیں کہ یہ لوگ کوئی نیک کام اخلاص اور اسلام کی خیر خواہی سے کرتے ہیں یا اپنے نمود اور ریا سے۔ اللہ اکبر جن لوگوں کو یہ کافر یا فاسق یا ننگ اسلام نام رکھتے ہیں اور ان کے اخلاص کی یہ کیفیت ہے کہ باوجودیکہ وہ ان کے عقائد میں متفق نہیں اعمال میں موافق نہیں بلکہ ہر طرح ان سے علیحدہ نہ صرف علیحدہ بلکہ ناراض۔ تاہم جب انہوں نے اشاعت اسلام کا سلسلہ اٹھایا تو ان ننگ دعار اسلام مسلمانوں نے بجوشی ومسرت اس میں چندہ دیا اور بڑی تحسین کی

[1] بلکہ بدزبانی اور دل آزاری بھی اس میں جزو اعظم ہے جس کا ایک نمونہ راقم مضمون ہذا دکھا رہا ہے۔ (اہلحدیث)

نگاران کی یہ حالت ہے کہ دہلی سے وفد کی طیاری سنتے ہی چراغ پا ہوئے جاتے ہیں اور مارے غصے کے تمام وکیلوں کو کوس رہے ہیں خواہ علیگڈھ کے ہوں یا ندوہ کے دیوبند کے ہوں یا دہلی کے یہی معنے ہیں ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس اس سارے بیان میں ایک بات ہمارے مطلب کی بھی نکل آئی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں بڑی یعنے غیب کی خبریں پوری ہوئیں۔ بس ہمارا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ بے شمار نہیں باشمار ہی ہم کو بتلاویں کہ فلاں فلاں پیشگوئی جو قبل از وقت اپنی سچائی کے لئے کی تھی پوری ہو گئی۔ آپکو یاد نہو تو ہم ہی آپکو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سچائی کے لئے کیا کیا کہا تھا جس کے دیکھنے کی تمام عمر انتظار رہا آخر کار بصد حسرت دنیا سے تشریف لے گئے۔ نکاح ایک منکوحہ کی شادی تھی جس کی نسبت انہوں نے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ پر لکھا تھا کہ اگر یہ پیشگوئی پوری نہو تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ بتلائیے پوری ہو گئی؟ پھر لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان میری زندگی میں ہرگز نہ مریں تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں (اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء اور چشمہ معرفت ص ۳۲۱) کیا یہ نبوت پوری ہو گئی؟ افسوس ہے واقعات سے اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ کیا کوئی ہے کہ اسکا جواب مثبت میں دے سکے۔

بدگمانی کی حد ہو گئی

آجکل ایک رسالہ "الانصاف فی حق الاحناف" نکلا ہے۔ جو امرتسر کے مطبع روز بازار میں چھپا ہے اس میں زیادہ روئے سخن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف ہے۔ انہی کی تصنیفات کے حوالجات زیادہ ہیں ہاں درحقیقت وہ جواب ہے رسالہ جہلمی "سیف الصارم" کا جو مولوی فقیر محمد صاحب ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم وغیرہ کی تصنیف ہے اسلئے مولوی صاحب موصوف نے اپنے اخبار میں لکھ مارا کہ اس رسالہ (الانصاف) کے پوشیدہ مصنف مولوی ثناء اللہ ہیں۔ ہم نے انکو ایک خط لکھا جس کو انہوں نے سراج الاخبار ۲۸ اپریل میں شائع کیا جو درج ذیل ہے۔

سراج الاخبار کی غلط فہمی

جناب مولوی صاحب سلام علیکم۔

سراج الاخبار مورخہ ۲۴ مارچ میں دیکھا کہ آپنے رسالہ "الانصاف فی حق الاحناف" کا پوشیدہ مصنف مجھ خاکسار کو قرار دیا ہے۔ میں آپ کو مخلصانہ باور کراتا ہوں کہ اس کتاب کا مصنف میں نہیں بلکہ اسکی تصنیف کے مشورے میں بھی شریک نہیں۔ امر واقع ذکر کر دیا ہے۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ امید ہے آپ ان سطور کو شائع کر دینگے۔ خاکسار ابو الوفا و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر۔

چاہیے تھا کہ اس خط کو کافی جانتے مگر مولوی فقیر محمد صاحب کی دوربین نگاہ میں اس خط نے کوئی وقعت حاصل نہ کی اسلئے انہوں نے اسپر ایک نوٹ لکھا جو درج ذیل ہے

"مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی چٹھی آج کسی دوسری جگہ درج کی جاتی ہے مولوی صاحب اس چٹھی میں بحلف فرماتے ہیں کہ وہ رسالہ "الانصاف فی حق الاحناف" کے مصنف نہیں ہیں اور نہ وہ اس کی تصنیف کے مشورہ میں شریک ہیں۔ ایک مسلمان اور مولوی کی قسم پر ہمیں اعتبار کرنا چاہیے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ پشاور میں باوجود اسقدر تفتیش کے ہم کو کسی ایسے عبد الکریم کا پتہ نہیں ملا [illegible] عالم اور صاحب تصنیف ہو۔ نیز یہ رسالہ [illegible] اسی مطبع کا چھپا ہوا ہے جس میں مولوی صاحب کا اخبار و دیگر تصانیف چھپتی ہیں۔ نیز آپنے اپنے اہلحدیث نمبر اول میں اپنی طرف سے اس رسالہ کا اشتہار دیا ہے۔ اور رسالہ مذکورہ کے ٹائٹل وغیرہ میں بھی مصنف کی ولدیت اور سکونت وغیرہ کی کوئی تفصیل نہیں ہے صرف سرورق پر یہی لکھا ہوا ہے کہ "از جناب عبد الکریم صاحب" ایسا گول مول معاملہ صرف اسی رسالہ میں دیکھنے میں آیا ہے ورنہ مصنف کا پورا پتہ لکھا جاتا ہے پس ایسی حالت میں یہ باور کرنا مشکل ہے کہ آپ نہ اس کے مصنف ہیں نہ تصنیف کے مشورہ میں شریک تاوقتیکہ مولوی صاحب ہمیں مصنف کا پختہ پتہ نہ بتائیں کہ وہ فلاں مشہور مولوی صاحب علم و تصنیف ہیں۔ بہر حال ہمیں اس امر کا انتظار ہے کہ مولوی صاحب یا کوئی دوسرا مصنف رسالہ مذکورہ ہمارے دلائل مندرجہ "سیف الصارم" کا کلی طور پر محققانہ جواب دے کر اپنا جوہر علمی دکھلائے۔" (سراج الاخبار ۲۸ اپریل)

اہلحدیث — ہم حیران ہیں مولوی صاحب کے استدلال کا ہم کیا جواب دیں۔ مطبع روز بازار میں کتاب چھپی ہے جہاں اہلحدیث چھپتا ہے لہذا وہ کتاب بھی ایڈیٹر اہلحدیث کی ہے۔ چہ خوش۔ یہ استدلال ایسا ہے کہ اصول فقہ کی کسی کتاب میں بھی اس کا ثبوت نہ ملیگا حالانکہ اہلحدیث نہ روز بازار میں چھپتا ہے نہ سارے امرتسر کا ہی پتہ بتاتا ہے۔

ہاں ہم صاف لفظوں میں پھر کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تصنیف میں ہماری کوئی شرکت نہیں البتہ اسکے مصنف نے بغرض فروخت کتابیں ہمارے پاس رکھی ہیں جو ہم باخذ کمیشن بیچتے ہیں ہاں اگر مولوی فقیر محمد صاحب بھی سیف الصارم کے اصلی مصنف یا مشیر کا نام ہمکو بتلا دیں تو ہم بھی باجازت مصنف "الانصاف" شاید بتا سکینگے۔ رہا آپکا یہ دعوے کہ سیف الصارم کی دلیلوں کا جواب نہیں دیا گیا سو اس کا فیصلہ ناظرین کر سکتے ہیں۔ کتاب "الانصاف فی حق الاحناف" دفتر اہلحدیث سے بقیمت ۳/ مل سکتی ہے۔

علم الفقہ } فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ تحقیق۔ شاید یہ رسالہ ہے قیمت ۲/

مسئلہ طلاق۔ مسلمانوں کے باہمی مل کر کام کرنے کے اصول ۲/

خرافات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج۔ ۳/

منیجر اہلحدیث امرتسر

مسافرجی کون جھوٹا ہے؟

چونکہ آریہ سماج اپنی کتب مذہبی کی تعریف کرکے کہتی ہے کہ ہمارے یہاں کوئی اختلاف کتابوں میں نہیں پایا جاتا لہٰذا ہم سردست اختلاف ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں کہ جس قدر آریہ سماج کی کتب دینی میں اختلاف موجود ہیں شائد کسی اور مذہب میں ہوں۔ جس چیز کو وید عمدہ بتاتا ہے اسکی خلاف منوسمرتی کی تعلیم موجود۔ جس صورت کو منوسمرتی ظاہر کرتی ہے اوسکے خلاف ستیارتھ پرکاش تحریر کرتی ہے۔ اب آریہ سماجی جواب دیں کہ ہرسہ کتب مذکور الصدر کو کیونکر سچا مانا جائے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ ناچنا گانا۔ بجانا تالی ٹھوکنا ان سب سے پرہیز کرے ۲۔ منوسمرتی ۲/۱۷۸

۱۔ گانیوالا غلامی کرنیوالا۔ بیاج لینے والا۔ اسکو شودر کی طرح ماننا چاہیئے ۲۔ منوسمرتی ۸/۱۰۲

(خاکسار) تعلیم مذکور میں گانے ناچنے تالی بجانے کو برا تحریر کیا ہے۔ اب ملاحظہ ہو تعلیم ذیل:۔

۱۔ آدمیوں کو راگ سنانے والوں کو دشمنوں کی اطلاع دینے والوں کو جنگلوں کی حفاظت کرنے والوں کو پیدا کیجئے ۲۔ یجروید ۳۰/۱۹

۲۔ باجہ بجانے والے طنبورا بجانے والے ناچنے والے تالی بجانے والے کو پیدا کیجئے ۲۔ یجروید ۳۰/۲۰

(خاکسار) منوسمرتی میں گانے ناچنے تالی بجانے کی ممانعت اور یجروید میں ان افعال کی اجازت پس ثابت ہوگیا کہ منوسمرتی اور یجروید میں اختلاف عظیم ہے اور ملاحظہ کیجئے:۔

۱۔ چور۔ بڑھئی۔ بیاج سے جینے والا۔ بخیل قیدی۔ پابجولاں۔ منوسمرتی ۴/۲۱۰

۲۔ عیب دار بدخصلت آدمی۔ مخنث۔ دھوکہ باز وغیرہ کا اَن (کھانا) اور شودر کا جوٹھا نہ کھائے منوسمرتی ۴/۲۱۱

(خاکسار) تعلیم مذکور میں بڑھئی کے کھانے کو کھانا منع تحریر کیا ہے گویا کہ بڑھئی اس قدر ذلیل ہے کہ یہ خود تو خود اوس کے اَن تک کھانے کی ممانعت ہے پس ہم اس بارہ میں ویدکی تعلیم پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ کام کرنے والی بڑھئی کو پیدا کیجئے ۔یجروید ۳۰/۶

(خاکسار) وید میں تو بڑھئی کی یہ وقعت کہ اوسکے پیدا کرانے کی خواہش موجود اور منوسمرتی میں اوسکی وہ بے عزتی کہ اوسکو ذلیل سمجھکر اوس کا اَن تک نہ کھاؤ الغرض یہاں بھی یجروید اور منوسمرتی میں اختلاف واقع ہے۔ ابھی کیا ہے اور بھی ملاحظہ ہو۔

۱۔ برہمن کھتری اور ویش ورنوں میں کہشت یونی عورت اور کہشت ویرج مرد (جنکی مجامعت ہوچکی ہو) کا پُنر وواہ (دکر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے ستیارتھ پرکاش ۴/۱۴۴

(خاکسار) تعلیم مذکور کا یہ مطلب ہے کہ جس عورت مرد کی آریہ سماج میں مجامعت ہوچکی ہو اوس عورت یا مرد کی شادی ثانی نہ ہونی چاہیئے۔ اب ملاحظہ ہو اس بارہ میں منوسمرتی کی تعلیم۔ کہ وہ کیا کہتی ہے:۔

۱۔ جس عورت کو شوہر نے ترک کردیا ہو وہ یا رانڈ بیوہ اپنی خواہش سے پھر دوسرے کی زوجہ ہوکر اُس آدمی سے بیٹا پیدا کرے۔ منوسمرتی ۹/۱۷۵

۲۔ بدزبان عورت کے اوپر تو فوراً دوسرا وواہ کرنا چاہیئے ۲۔ منوسمرتی ۹/۸۱

۳۔ جو عورت مریض ہو لیکن خیرخواہ و بامروت ہو تو اوسکی اجازت سے دوسرا وواہ کرنا چاہیئے منوسمرتی ۹/۸۲

۴۔ ہر روز دولت کو نیست و نابود کرنیوالی عورت ہو تو دوسرا وواہ کرنا چاہیئے ۲۔ منوسمرتی ۹/۸۰

(خاکسار) خیال کا مقام ہے کہ منوسمرتی میں عورت مرد کو دوسرا وواہ کرنے کی مجامعت ہوچکنے کے بعد بھی اجازت ہے اور ستیارتھ پرکاش میں نہیں لہٰذا منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش میں بھی اختلاف ہے اور ملاحظہ ہو:۔

۱۔ ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کرسکتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش ۴/۱۴۵

(خاکسار) تعلیم مذکور میں دوسرے کی عورت سے دو اولاد غیر مرد کو اپنے لئے پیدا کرنے کی اجازت موجود ہے اب ملاحظہ کیجئے اس بارہ میں منوسمرتی کا فیصلہ جو بصاف تحریر کرتی ہے کہ دوسرے کی عورت سے اولاد کا پیدا کرنیوالا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔

۱۔ جس طرح گئو۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ لونڈی بھینس بکری۔ بھیڑ۔ انہوں میں بچہ پیدا کرنے والا بچہ کو نہیں پاتا اسی طرح دوسرے کی عورت میں اولاد پیدا کرنے والا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔ منوسمرتی ۹/۴۸

۲۔ جو دوسرے کے کھیت میں بیج بوتے ہیں وہ اوسکے پھل کے مالک نہیں ہوسکتے اسیطرح دوسرے کی عورت سے اولاد پیدا کرنے والا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔ منوسمرتی ۹/۴۹

دوسرے کی گئو میں دوسرے کا بیل بچھڑا پیدا کرے تو گئو کا مالک ان بچھڑوں کو پاتا ہے اور بیل کا نطفہ بیفائدہ جاتا ہے۔ منوسمرتی ۹/۵۰

اسیطرح دوسروں کے کھیت میں تخم ڈالنے والا مالک کھیت کا کام کرتا ہے اور اوسکی پھل کو حاصل نہیں کرسکتا۔ منوسمرتی ۹/۵۱

(خاکسار) پس ثابت ہوگیا کہ منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش میں بھی اختلاف عظیم واقع ہے لہٰذا آریہ سماج ظاہر کرے کہ جب تم سے اپنے ہی گھر کی حالت نہیں درست کی جاتی تو دوسروں پر اعتراض کیا اسیکو کہتے ہیں ؎

ہوا ہوں اس قدر محجوب عرض مدعا کرکے
کہ اب تو عذر بھی شرمندگی سے ہو نہیں سکتا

آئندہ پھر حاضر ہونگا۔

خاکسار

منشی محمد داؤد خان قوم افغان ساکن سنبھل ضلع مراد آباد۔

حق پرکاش۔ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا کامل جواب۔ قیمت ۸ر
منیجر اہلحدیث۔

متفرقات

اسلامی اخبارات کا رویہ

اسلامی اخبار آج کل ہندوستان میں دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جن کا اصل مقصود اشاعت مذہب ہے ان میں ملکی خبریں یا ملکی مضمون آتے ہیں تو تبعاً آتے ہیں۔

دوسری قسم کے وہ اخبار ہیں جن کی اصلی غرض ملکی معاملات ہیں مگر چونکہ اسلامی کہلاتے ہیں۔ اس لئے اسلام کے تمام اخلاق کی پابندی اون پر بھی واجب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم واقعات اس کے برخلاف پاتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کلکتہ کی گوہر جان رقاصہ لاہور میں آئی۔ تو لاہور کے مشہور ترین اخباروں (زمیندار وپیسہ) نے اوس کے گانے وناچنے کا اشتہار دیا جس میں اپنے ناظرین کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اس مجلس سرود میں جو فحش کی کان ہے شریک ہونے کی ترغیب دی ایسا انہوں نے کیوں کیا؟ محض اجرت کے لئے۔

ہندو اخبارات نے ان اسلامی اخبارات کے ایسا کرنے پر اعتراض کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مس گوہر جان کا گانا فحش نہیں بلکہ فنون لطیفہ میں ہے (اسی کو کہتے ہیں۔ عذر گناہ بدتر از گناہ) فنون لطیفہ کی خوبی ہی۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ مسلمان اپنی لڑکیوں کو اس قسم کے فنون کی تعلیم دیا کریں تاکہ کسی آڑے وقت اون کے کام بھی آئے۔ افسوس ہے جب راہنما اور لیڈران ملک ہی ایسی رائیں ہم کو دینگے۔ تو ہم کیا کچھ نہ کر گذریں گے۔ انا للہ الی اللہ المشتکی

جواب منشی ہدایت الدین نے کتاب تاریخ قوم ارائیاں کا پتہ دریافت کیا تھا۔ کتاب مذکور پتہ ذیل سے ملتی ہے مولوی ابراہیم نمبردار مقام کرتال محلہ رائیاں (محمد سلیمان)

دریافت کتاب الدواہم فی الذب عن سنت ابی القاسم کہاں سے ملتی ہے۔

(حاجی احمد حسین دہلی۔ باڑہ ہندو گھاری باولی)

للہ کوئی صاحب دوا بتلائیں موسم بہار شروع ہوتے ہی میرے بدن پر پھنسیاں نکلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ خارش ایسی ہوتی ہے کہ الامان والحفیظ۔ پھنسیاں سرخ ہوتی ہیں گرمی میں بہت زور ہوتا ہے۔ کوئی صاحب حکیم معمولی یا ڈاکٹر میرے حال پر اللہ رحم کرکے علاج بتلا دیں مگر اس بات کا لحاظ رہے کہ میں غریب آدمی ہوں خدا آپکو جزائے خیر دیگا۔ محمد دین معلم صدر بازار راولپنڈی محلہ بکر قصابان)

نظام آبادیوں کی شکایت بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرانوالہ

اہالی نظام آباد متصل وزیرآباد کو انتظام صفائی کی سخت شکایت ہے۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ واقعی بڑی سخت تکلیف ہے۔ قصبہ بڑا آباد ہے مگر صفائی کا کوئی انتظام نہیں۔ امید ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرانوالہ ان بیچاروں کی شکایت پر متوجہ ہو کر جس طرح بھی ہو۔ ان کی تکلیف دور فرمادیں گے۔

کتب حدیث کی تعلیم کی بابت مولوی شیخ مفیض الدین صاحب بنگالی ایک فتوے محررہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبارکپوری بھیجکر اشاعت کی درخواست کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ مستعد طالب علم کو ساری کتب حدیث کا درساً پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جتنی سے استعداد ہوجاوے بس کہتا ہوں اگر کسی طالب علم کو درسی کتابوں کے تمام کرنے سے بھی پوری لیاقت نہ ہو۔ تو اور پڑھے۔ غرض ہر فن میں لیاقت معتبر ہے تعداد کتب معتبر نہیں

تنقید المعیار یہ رسالہ ایک بنارسی حنفی مولوی کے جواب میں بڑی آب وتاب سے شایع ہوا ہے۔ مولوی مذکور نے اپنی کتاب میں بزرگان دین پر بیجا افترایات کئے تھے۔ اور بہت کچھ برا بھلا کہا تھا۔ مصنف تنقید نے بڑی متانت سے جواب دئے ہیں۔ مولود وعلم غیب وغیرہ ہم کی قابل دید بحث ہے۔ اس کا لطف دیکھنے سے حاصل ہوگا۔ قیمت ۳؍ محصول علاوہ

ضحور المنجنیق یہ رسالہ بھی ایک بنارسی حنفی کے جواب میں التسدید کے ساتھ شایع ہوا ہے۔ جس میں بدعت جشن وتقبیل قبور وطواف قبور وندائے یارسول اللہ ونذر نیاز لغیر اللہ ومولود وغیرہ محدثات کا کافی ووافی شافی جواب دیا گیا ہے۔ اردو خوانوں کے لئے اس رسالہ کا دیکھنا ضروری ہے۔ ضرور منگوا لیجئے۔ قیمت صرف ۲؍ محصول ۱؍

الزہر الباسم اس رسالہ میں کنیت ابو القاسم کی عجیب بحث ہے بحکم انجام کنیت ابو القاسم کی بابت جو رسالہ شایع کیا گیا تھا۔ اسپر ایک پنجابی حضرت نے ہرزہ درائیاں وتعصب کی تھیں۔ انکا قابل دید جواب دیا گیا ہے بڑی مزیدار باتیں اس میں کہی گئی ہیں۔ پنجاب میں یہ رسالہ بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۱؍ مذکورہ بالا ہر سہ کتب کے ملنے کا پتہ
دفتر سعید المطابع پریس محلہ داراشکوہ بنارس شہر

تحفہ محرم مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم میرٹھی کی یادگار دو کتابیں قابل قدر ہیں۔ ایک کا نام کاسر ذوالفقار (قیمت ۳؍) ہے دوسری کا نام کلمۃ الوصل (قیمت ۲؍) ہے امید ہے کہ جو صاحب ان سے افادہ حاصل کریں گے۔ وہ مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔ ملنے کا پتہ دارالحدیث محلہ خندق میرٹھ شہر قطب نیچی محلہ

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی زبردست پیش گوئیوں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب مع جواب آئینہ حق نما ۵

منیجر اہلحدیث امرتسر

ملہ زمیندار نے پرچے میں جہاں ضروری نوٹ لکھا کرتا ہے۔ اور پیسہ اخبار نے اشتہارات کے صفحہ میں شایع کیا۔

اولہ والہ بر جہر نماز جنازہ

(از عبدالرزاق دہلوی تیلیوا ڑہ)

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

ناظرین اخبار اہلحدیث و رسالہ گلدستہ ثنائی سرخی مذکور کے اور ما علیہ سے اچھی طرح واقف ہیں خلاصہ یہ ہے کہ ایک سوال نماز جنازہ جہر سے پڑھنی چاہئے۔ یا آہستہ کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے خفیہ کا شائع ہوا تھا۔ اسپر جناب مولوی عبدالستار حسن عمرپوری نے تعاقب کیا تھا اور ثابت کیا تھا کہ جہر سے چاہئے۔ اسپر جواب تعاقب ہمارے مولانا المکرم منیر خاں صاحب کی طرف سے نکلا تھا۔ کہ خفیہ پڑھنی چاہئے۔ اسپر جواب الجواب تعاقب اس احقر کی جانب سے نکلا تھا۔ کہ جہر سے پڑھنی چاہئے اور یہی سنت ہے۔ اسپر ہمارے مولوی صاحب نے تعاقب کیا تھا۔ کہ خفیہ پڑھنی چاہئے۔ اسپر پھر اس احقر کی طرف سے دوبارہ جواب الجواب تعاقب شائع ہوا تھا کہ جہر سے پڑھنی چاہئے چونکہ بحث بمقولہ الشئی بالشئی یذکر کے دائرہ بحث سے بقول مصنف خارج ہوگئی تھی۔ اس لئے ایک ایک سہ تنقیح مسئلہ پر بحث کی اجازت دی۔ وفالک ما کنا نبغ۔ لہذا ملاحظہ ہوں

عن ابن عباس انہ صلے علی جنازۃ فقرء بفاتحۃ الکتاب وقال لتعلموا انہ من السنۃ وفی روایۃ للشافعی فجہر بالقراءۃ و قال انما جہرت لتعلموا انہا سنۃ (رواہ البخاری وابوداؤد وترمذی وصححہ والنسائی وقال فیہ فقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجہر فلما فرغ قال سنۃ وحق۔ یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ جہر سے پڑھی۔ پھر کہا کہ جہر اس لئے کیا ہے تاکہ تم معلوم کر لو کہ یہ جہر سنت ہے۔ ایضاً وعن فضالۃ بن ابی امیۃ قال قرأ الذی صلے علی ابی بکر وعمر بفاتحۃ الکتاب (رواہ البخاری فی تاریخہ) یعنے جس نے ابوبکر رض و عمر رض کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس نے سورہ فاتحہ کی قرأۃ کی۔ ایضاً عن جابر رض قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکبر علی جنائزنا اربعا ویقرء بفاتحۃ الکتاب (رواہ الشافعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پر چار تکبیر کہتے تھے۔ اور سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ ایضاً وعن عوف بن مالک رض قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وادخلہ الجنۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار (رواہ مسلم) عوف بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ پر یہ دعا پڑھی۔ پس میں نے اوسکو یاد کر لیا اللہم اغفرلہ الخ ایضاً وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی جنازۃ یقول اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا الحدیث (رواہ مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ واخرجہ ابن حبان والحاکم) ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھاتے یہ دعا قرارت کرتے تھے۔ اللہم اغفرلہا الخ اور ابن منذر نے ابن مسعود اور حسن بن علی اور ابن زبیر سے قرءۃ فاتحہ کی مشروعیت× نقل کی ہے۔ کذا فی مسک الختام جلد ثانی صفحہ ۲۴۹ اور یہی مذہب ہے امام شافعی رح واحمد رح و اسحاق رح کا اور سفر السعادت میں ہے کہ جب نماز جنازہ شروع کرے۔ تو سورہ فاتحہ بعد تکبیر کے قرءۃ کرے۔ اور ترجیح دی ہے۔ ملا علی قاری نے بھی اپنے رسالہ میں اور ساتھ اسی کے عمل کرتے تھے۔ شیخ عبدالرحیم محدث دہلوی والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔ کہ سورہ فاتحہ کی قرءۃ کرنی چاہئے نماز جنازہ میں اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ اپنی وصیت نامہ میں لکھتے ہیں۔ کہ میرے جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھنا من یھدہ اللہ فھو المھتد۔

کیا آریہ گزٹ سچ کہتا ہے؟

مولانا حضرت اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آریہ گزٹ لاہور اپنے ۵۔ مارچ ۱۹۳۲ء کے پرچے میں سوامی نمبر کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھتا ہے:۔

ان مبارکبادوں اور شکایات میں ایک خوش کن آواز سنائی دیتی ہے۔ جو ہر ایک آریہ کے دل میں سچا انبساط پیدا کرتی ہے۔ اپنے کان سنتے ہیں کہ رشی دیانند کی فضیلت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مذہبی دور اب وہ لوگ بھی جو رشی دیانند کی زندگی میں اسے اپنا دشمن خیال کرتے تھے رشی دیانند کو انسان لکھنے لگ گئے ہیں۔ کیا یہ کبھی خیال آسکتا تھا۔ کہ ایک معزز۔ عالم۔ فاضل مولوی مسلمان سوامی دیانند کی شان میں یہ شعر کہے۔

ظہور نور رحمانی ندیم خاص ربانی
عروج فیض یزدانی شری سوامی دیانند جی

القاب معزز۔ عالم۔ فاضل مولوی مسلمان سے مجھے شبہ ہوا کہ شاید آریہ گزٹ کا اشارہ آپ کی طرف ہے۔ لہذا آپ سے اور تمام اسلام سے سوال ہے کہ کیا آریہ گزٹ سچ کہتا ہے؟ اور اگر سچ کہتا ہے۔ تو مدعی اپنے دعوے کا ثبوت دیں ورنہ توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ثناء اللہ کو ہدایت دے۔ کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک سوامی دیانند ان القاب کے مستحق نہ تھے۔ میں ہوں آپکا خادم

(ڈاکٹر ہدایت احمد فاروقی سہروردی)

اڈیٹر۔ میں نے تو نہیں کہا۔ اور کسی کی مجھے خبر

× سورہ فاتحہ کی مشروعیت میں اختلاف نہیں سنیت جہر میں اختلاف ہے پھر یہ اقوال آپکو کہاں تک مفید ہوں گے ثنائی کو کہا کہ مختصر میں (اڈیٹر)

نہیں۔ فن شعر اور علم ادب کے لحاظ سے یہ شعر کسی اہل علم کا نہیں معلوم ہوتا۔

اہلحدیث کانفرنس و جماعت اخبار

اصل حدیث

(از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی)

اخبار اہلحدیث کی بندش اور التوا سے جو صدمات ہم کو پہنچا سکتے۔ اس کے اندازہ کا بیان مجھ سے اکیلے تو نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر ہماری تمام جماعت ملکر یکبارگی اس درد کا اظہار کرے تو کچھ ہو سکتا ہے جماعت کو اخبار سے محبت ہے۔ یا یہ اخبار جماعت کا نصیر اور ذریعہ اشاعت ہے۔ اس کے اظہار کی تو چنداں ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو یہ کہ اخبار جماعت کو سنبھالنے میں کہانتک کامیاب ہوا۔ اور جماعت نے اخبار کی کہاں تک خدمت کی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمارے علم میں اخبار کا تو یہی کام یہی مقصد یہی غرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے دینی و دنیوی ترقیوں میں سرگرم و کوشاں رہے۔ بحمد اللہ رہا۔ اور جہاں تک قوم نے اس کی آواز سنی۔ قوم سنبھلی مگر قوم نے اخبار کی کیا خدمت کی؟ میں صاف کہتا ہوں میری جماعت مجھے معاف کرے۔ کچھ بھی خدمت نہ کی ہے۔

بہت سے مقام ایسے ہونگے۔ جہاں اخبار نہیں جاتا۔ جہاں نہیں جاتا۔ وہاں کی جماعت کو کون سمجھائے یہ جماعت کی ترقی کا کچھ دارومدار اخبار کے ترقی پر بھی ہے۔

پس اے میری قوم اخبار کو سنبھال۔ تاکہ تو سنبھل جائے۔ اخبار کو ترقی دے تاکہ تو ترقی پاوے۔

اخبار نے یہ کوشش کی۔ کہ ہر مقام پہ جماعت اہلحدیث کی ایک ایک انجمن ہو چنانچہ دو چار مقاموں پر ہوئیں۔ باقی اندھیرا گھپ۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جماعت نے اخبار کی یہ آواز نہ سننا تھی نہ سنی۔

اخبار کی کوشش کا سب سے بڑا نتیجہ کانفرنس اہلحدیث ہے۔ کانفرنس کیا ہے۔ قوم کو معراج ترقی پر پہنچانے کا کافی ذریعہ ہے۔ مگر جماعت نے کانفرنس سے کیا سلوک کیا؟ وہی جو اخبار سے کیا!

بہت سے مقام ایسے ہیں۔ جہاں کے لوگ کانفرنس کو جانتے بھی نہیں۔ اس کا بھی سبب ہم کے یہی نکالتا ہے۔ اخبار کا دائرہ اشاعت وسیع نہ ہونا کانفرنس کا کام بہت اچھا۔ بہت عمدہ۔ اگر اسقدر جسقدر جماعت کو احساس ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں کانفرنس کو جو کام کرنے ہیں۔ ان میں ابھی بہت پیچھے ہے۔ اور شاید بہت دنوں پیچھے رہے کانفرنس نے خدمت تبلیغ احکام کیلئے سلسلہ وعظ و پند کو وسیع پیمانے پر جاری کرنا چاہا! مگر اس میں بھی ابھی معذور اول۔ واعظین کانفرنس بالکل اصول کے خلاف کام کرتے ہیں۔ گو ان میں خلوص ہے۔ ان میں پرجوش ولولہ اشاعت ہے سب کچھ ہے۔ مگر میں سردست انکو یہی سنا دونگا (حالی)

سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی

چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

آپ اپنی کانفرنس کی شاخیں مختلف مقامات میں قائم کیجئے۔ اخبار کے حلقہ اشاعت کو وسیع فرمائیے جماعت کو تجارت وغیرہ دنیوی ترقیوں کی تدبیریں بتائیے

ایک ضروری سوال سابق کے کسی پرچہ میں کسی کی جانب سے درج ہوا تھا۔ میں چاہتا ہوں۔ دہلی میں اہلحدیث کے متعدد مدارس ہیں۔ ان سب کو ایک کر دیا جاوے۔ تو یہی کافی ہو سکتے ہیں۔ جس میں جملہ علوم پڑھائے جا سکیں اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں آپکی تجویز معقول ہے۔ شورائے اہلحدیث میں بھی دفعہ اس کا ذکر ہوا۔ اللہ کے علم میں جو وقت ہے اس میں ہو جاویگا۔

مجھے مولینا معاف فرما دیں۔ یہ جواب آپ کا بہت عام ہے۔ بفضلہ اکثر سوالات کے جواب میں کام آ جاتا ہے۔ بس اتنا ہمدیا اور چھٹی پا گئے اب میں پھر پوچھتا ہوں کہ اگر حسب فرمودہ جناب تجویز معقول تھی۔ تو اتنک اس کا کچھ انصرام ہوا یا نہیں۔ نہیں تو کیوں؟ مجلس شورے میں ذکر ہوا۔ تو کیا؟ اور اسکا نتیجہ کیا؟ اس کو ایک سال پورا گذرتا ہے۔ مگر اس کی معقولیت تو درکنار ذکر تک ندارد (شمس محمدی)

اڈیٹر۔ دہلی کے مدارس کو یکجا کرنے کے لئے میں پھر یہی کہتا ہوں۔ کہ نہایت معقول رائے ہے۔ اس دفعہ جلسہ میں بھی ان مدارس کے ارباب سے ذکر ہوا۔ خدا کو منظور ہے۔ تو ہو کر رہے گا۔ زیادہ تفصیل میں نہیں دے سکتا۔ ہاں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مجلس شورے اس سے مخالف نہیں۔ آپ اور دیگر احباب بھی دعا کرتے اور گاہے گاہے یاد بھی دلاتے رہیں جزاکم اللہ

ندوۃ العلماء کو دیکھئے

(از مولوی محمد سجاد صاحب مدرس اول مدرسہ انوار العلوم گیا)

مولانا حامی دین متین یادگار سلف صالحین دامت برکاتہم

بعد ہدیہ سلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ زندہ رکھے جناب کی خیر و عافیت کا داعی۔

جناب والا۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد رکھنے والے آپ اور آپ کے ہم خیال بزرگان دین تھے۔ کیا یہ واقعیت نہیں۔ کہ شروع شروع آپ حضرات نے اس کی بنا و استحکام کے لئے چوٹی تک کا زور لگایا تھا۔ مخالفین ندوہ کے سب و شتم جو انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ آپ نے برداشت کئے۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ مسلمانان ہند کی حالت مذہبی حیثیت سے خراب ہو رہی تھی۔ مذہب و علم دین اور علماء کی وقعت اہل دنیا کی نظروں میں کم ہو رہی تھی۔ دہریت کا سیلاب اس زور سے اُمڈا آ رہا تھا۔ کہ جس سے خدانخواستہ اسلام کی عالیشان عمارت کے متزلزل ہونے کا سخت اندیشہ تھا۔ آپ حضرات کے پہلو میں اسلامی دل تھا۔ اور دل میں درد۔ اس لئے ان حالتوں پر نظر غائر ڈالتے ہوئے

اچھا و دلفلسفہ۔ دونوں سطروں پر مفصل بحث۔ خاص طور

فوراً ندوۃ العلماء کی مجلس قایم کی۔ اور ہزاروں مشکلات ومصائب کا مقابلہ کیا۔ ثمرہ نشو آوہ۔ آخر ایکدن پھر وہ روز بد دیکھنا نصیب ہوا کہ جس سے ساری آرزوئیں خاک میں ملگئیں۔ جو چیز کہ اصلاح وفلاح کے لئے تیار کی گئی تھی۔ وہی مادہ فساد ثابت ہوئی۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ آپ حضرات علمائے حقانی کنارہ کش ہوگئے گستاخی معاف! اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اب اصلاح کی ضرورت نہیں باقی رہی۔ اور درحقیقت اگر حاجت باقی نہیں رہی۔ تو کیا آپ مجھے اجازت دیجئے کہ استفسار کرسکوں۔ کہ کون کون سے مقاصد ندوہ حاصل ہوگئے اور اس کے ساتھ میں مسلمانان حال کا اصلی نقشہ جناب کے سامنے پیش کروں۔ اور اگر ضرورت باقی ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ آپ حضرات ندوہ سے علیحدگی فرماکر گوشہ نشین ہوگئے۔ کیا اب آپکے پہلو میں اسلامی دل نہیں یا درد نہیں۔ کیا ایسی صورت میں کہ وہ ندوۃ العلماء جو اصلاح کے لئے قایم کیا گیا تھا۔ مادہ فساد ثابت ہوا۔ اس کا جرم بانیان الندوہ پر عائد ہوگا۔ ہاں اگر اصلاح کی امید نہ تھی۔ بلکہ ندوہ کا مادہ فساد بننے کا قوی احتمال تھا۔ تو ایسی صورت میں اسکو بانی حضرات ہستی سے مٹاکر علیحدہ ہونا چاہئے تھا یا نہیں؟ اور اگر آیندہ ندوہ سے امید فلاح تھی۔ تو اب تو دونوں کے تجربہ نے یہ ثابت کردیا۔ کہ بجائے نفع کے بہت نقصان ہوا اور ہے۔ تو ایسی حالت میں آپ حضرات کا دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہونا! فرض ہے کہ نہیں۔ بالخصوص ایسی صورت میں کہ یہ ندوۃ العلماء اب ایک بڑے انقلاب کیساتھ کروٹ بدلنے والا ہے۔ میں آپکو خصوصیت کے ساتھ ایک بہت بڑا قابل حل سمجھکر اس خاص عریضہ سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدا را ایسے موقع پر کمر ہمت باندھئے اور اٹھ کھڑے ہوجئے۔ یہی وقت ہے۔ موقع کا وقت ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اگر خیال آیا تو پھر بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ نہیں ہوسکتا جناب والا! آپنے اخباروں سے معلوم کیا ہوگا۔ کہ اسوقت تک جن لوگوں کو بذریعہ اخبار اصلاح ندوہ کی طرف دعوت دی جارہی ہے۔ افسوس کہ علمائے کرام کا نام تک اس میں نہیں لیا جاتا۔ ہاں صرف نام لینے کو بعض تحریروں میں دیوبند کے ایک عالم صاحب کو مجملاً یا صراحۃً (یعنی مہتمم مدرسہ دیوبند) دعوت دیگئی ہے۔ یہ کسقدر بڑا ظلم علمائے کرام پر کیا جارہا ہے۔ انکی قایم کی ہوئی چیز اُن کے ہاتھوں سے چھینی جارہی ہے۔ پھر لطف یہ کہ ان ہی علماء کے نام سے ندوہ کام کرے گا۔ جو علماء کے لئے باعث شرم وعار مگر اے افسوس۔ کہ ہمارے علماء کرام میں ایک جنبش تک نہیں ہوتی۔ اے حضرات! کیا میں باور کرلوں کہ اب آپ میں حمیت دینی نہیں باقی رہی۔ یا آپ میں حمیت وباہمی اخوت کا مادہ باقی نہیں رہا۔ فیا للاسف ویا للعار!

خدارا مجھے بتائیے۔ کہ اس سے بڑھکر کوئی موقع آئیگا کہ آپ اٹھیں اور ندوہ کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔ ہاں یہ میں بیشک سمجھتا ہوں۔ کہ آپ اپنے بنا کردہ ندوہ کی ان حالتوں کو دیکھکر ضرور دل ہی دل میں کڑھ رہے ہونگے۔ مگر اے افسوس۔ کہ آج ہم میں کوئی مرد میدان نہیں جو اٹھے۔ اور اپنی ایک اسلامی مجلس اور وہ بھی اپنی بنا کردہ ندوۃ العلماء کی مجلس کی حالت درست کرے۔ فواثم آہ! للہ اتنا ہی ضرور مجھے بتائیے۔ کہ وہ کونسی مجبوری ہے کہ آپ اپنی جگہوں سے نہیں اٹھتے۔ اور اپنی بنا کردہ عمارت کو متزلزل دیکھکر آپ اپنے میں حرکت ونامی نہیں پیدا کرتے زیادہ والسلام مع الاکرام

خاکسار (اڈیٹر)۔ بیشک میں ندوہ کی خام بنیاد سے واقف ہوں۔ اور ہمیشہ اس کی ترقی کا متمنی۔ مگر ساتھ ہی اس کے میں یہ کہنے کے لئے بھی مجبور ہوں۔ کہ معاملہ اب حد سے متجاوز ہوگیا ہے۔ میرے خیال میں ندوہ کو اگر کسی سلطنت سے تشبیہ دی جاسکتی ہے تو سلطنت عثمانیہ سے جس کے دوست دشمن اوس کی طرف نگاہ لگائے بیٹھے ہیں اور خفیہ خفیہ ریشہ دوانیاں ہورہی ہیں یہی ایک نقص ہے۔ جو مسلمانوں کے حق میں مہلک ہورہا ہے۔ کہ جو جماعت اصلاح کیلئے اٹھتی ہے۔ آخر کار وہی اصلاح طلب ثابت ہوتی ہے۔ اناللہ۔ میرے ناقص علم میں تو یہ سب جھگڑے نظامت کے ہیں پھر اس کا فیصلہ کون کرے۔ کریں تو ارکان انتظامیہ کریں۔ دوسرا کوئی کیا کرے افسوس ؎

دوست ہی دشمن جاں ہوگیا اپنا حافظ
نوشدارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

چند سوالات چند علماء سے

(۱) سلف صالحین کی اتباع ضروری ہے یا نہ۔ در شق ثانی احادیث اتباع سلف کا کیا جواب ہے

(۲) اللہ پاک کے ہاتھ اور پاؤں اور موٹھ اور چلنا پھرنا وغیرہ جو آیات قرآنیہ واحادیث رسول محمدیہ سے ثابت ہے۔ اہل اسلام کا اس میں کیا عقیدہ ہے

(۳) حقیقت ومجاز کا اطلاق قرآن شریف میں کرنا کیسا ہے۔ اور حقیقت ومجاز کے بانی مبانی کون تھے۔ اور کب رائج ہوا۔

(۴) سلف صالحین کے پیرو کو لوگ الفاظ بعد سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود بھی امام فخرالدین رازی کی تقلید کرتے ہیں۔ تو کیا فخرالدین سلف صالحین سے اعلیٰ وافضل تھا۔

(۵) فخرالدین رازی کس مذہب اور عقیدہ کا آدمی تھا۔ اور اس کی تفسیر کبیر کیسی کتاب ہے بعض محدثین نے جو یہ کہا ہے۔ کہ تفسیر کبیر میں سب کچھ ہے سوائے تفسیر رسول کے سو یہ مقولہ ہے صحیح ہے یا غلط

(۶) امام بخاری ومسلم۔ وابوداؤد وترمذی۔ ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن قتیبہ وابن تیمیہ وابن قیم وغیرہ متبعین سلف تھے یا نہ۔ اگر تھے۔ تو حق پر تھے۔ یا ناحق پر۔ در شق ثانی کیا دلیل۔

(۷) قرآن کی تفسیر بالرائے کرنا کیسا ہے۔ اور صحابہ کی تفسیر مقدم کی جائے گی۔ یا اہل الرائے فخرالدین یا کاملاً من کان من المخلوقین سوائے صحابہ ومحدثین کے جس میں نبی کریم سے تفسیر نہ ہو۔

نوٹ مزید صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو (اڈیٹر)

(۸) کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں۔ انکو آپ حقیقت مانتے ہیں۔ یا مجاز پر حمل کرتے ہیں۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بلانا۔ اور داوٗد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا اور عیسےٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا

(۹) نقل مطابق عقل ہے یا عقل موافق نقل یا کہیں خلاف اور کہیں موافق۔

(۱۰) استوےٰ علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

تلک عشرۃ کاملہ

مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جواب دیں

(رحیم بخش از مدرسہ عربی دہلی)

نغمہ داوٗدی

برہمنوں کی عزت

منوجی فرماتے ہیں:۔

گئو کی حفاظت سے اوقات بسر کرنے والا۔ ولیش کا کام دینے والا دوسرے کی رسوئیاں بنانے والا گانے والا غلامی کرنے والا بیاج لینے والا۔ جو براہمن ہے۔ اسکو شودر کی طرح جاننا چاہیے۔ منوسمرتی $\frac{۸}{۱۰۲}$

خاکسار۔ منوسمرتی کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رسوئی بنانے والا۔ اور گانے والا۔ غلامی کرنے والا۔ بیاج لینے والا۔ گئو کی حفاظت سے اوقات بسر کرنے والا جو براہمن ہے اسکو شودر جاننا چاہیے۔

اب ولیش کے فرائض اور وہ صفات جو ولیش کا کام ہے جس کے کرنے پر برہمن شودر کی مانند ہوجاتا ہے وہ بھی تفصیل وار ملاحظہ کیجیے۔ منوجی فرماتے ہیں۔

(۱) گئو کے وغیرہ جیوانوں کی پرورش کرنا۔ (۲) علم دہرم (اخلاق) کی ترقی کرنے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۳) اگنی ہوتر کا کرنا۔ (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا (۵) سب قسم کی تجارت کرنا۔ (۶) فی صدی چار۔ چھ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ یا بیس آنہ تک سود لینا اور اصل رقم سے دگنا جسے ایک عمر دیا ہو۔ تو سو برس میں بھی ایکبار سے زیادہ نہ لینا۔ (۷) کھیتی کرنا یہ ولیش کے اوصاف اور عمل ہیں ستیارتھ پرکاش $\frac{۴۷}{۱۱۶}$

اور سنیے۔

ولیشوں کے فرض یہ ہیں۔ کہ ملکوں کی زبانیں سیکھنا کئی قسم کی تجارت کے طریقے۔ اُن کے نرخ جاننا بیچنا۔ خریدنا۔ ممالک غیر میں آنا۔ جانا فائدہ کے لئے کام شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی

ستیارتھ پرکاش $\frac{۷۹}{۱۴۳}$

خاکسار۔ اب کل برہمن خیال کریں۔ کہ تم لوگ اگر گئو کی حفاظت کرو۔ یا رسوئی بناؤ۔ یا غلامی کرو یا بیاج لو۔ یا علم دہرم اخلاق کی ترقی کروگے۔ یا اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں کو کروگے یا وید وغیرہ شاستروں کو پڑھوگے۔ یا کسی قسم کی تجارت کروگے۔ یا ملکوں کی زبانیں سیکھوگے۔ یا ممالک غیر میں آؤجاؤگے یا جن قواعد کا مذکور ہے۔ ان میں سے کوئی کام کریگا وہ براہمن شودر سمجھا جاویگا لہذا کل براہمن بموجب تعلیم منوسمرتی و ستیارتھ پرکاش شودر کی مانند جانے جاوینگے۔ پس جملہ براہمن غور کریں۔ کہ کسقدر وقعت آپ صاحبان کی منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے

خیال کرو یہ اسلام ہی کا حصہ ہے۔ کہ سب کیلئے بلاامتیاز قوم اہل اسلام ایک سے قواعد ہیں تا افراد کی رعایت۔ نہ مفلس کی شکایت۔ اب دیکھئے آریہ سماج کی تیغ اور جھوٹ کی تعریف کہ جھوٹ بولنے کی کیا عمدہ سزا مقرر ہے

جھوٹ بول کر گھر میں آکر سرسوتی دیبی کی پوجا کرے۔ تب جھوٹ بولنے کے پاپ سے چھوٹے

منوسمرتی $\frac{۸}{۱۰۵}$

خاکسار۔ غور کرنیکا مقام ہے کہ ابھی کوئی شخص کسی کا روپیہ قرض لیکر مار لیوے۔ اور جھوٹ بول دیوے۔ کہ میں نے نہیں لیا۔ اور آکر سرسوتی دیبی کی پوجا کرے۔ پس وہ حسب الحکم منوسمرتی جھوٹ کے پاپ سے چھوٹ جاویگا۔ کیسی سزا ہے۔ کہ چار پیسہ کا مال اور پھر جھوٹ بولدیا۔ اور سرسوتی دیبی کی پوجا کرلی۔ اور پاپ سے چھوٹ گئے۔

اگر مخلوق کا عمل منوسمرتی کے حکم پر ہوجاوے تو آج تمام دنیا میں سوائے جھوٹ بولنے کے اور کوئی صورت باقی نہ رہے۔ اور تمام دنیا سے ایمانداری بالکل غائب ہوجائے۔

اب ہمارے مسافر غور کریں۔ کہ کس کے مذہب میں جھوٹ بولنے کی گویا اجازت ہے

(خاکسار منشی محمد داوٗد خان از سرائے ترین سنبھل)

ندوۃ العلماء ندوہ کے مدرسہ کے طلباء اور منتظمین میں آجکل سخت اختلاف ہے۔ جو حد فساد تک پہنچا ہوا ہے۔ طلباء پڑھنا چھوڑ بیٹھے ہیں۔ منتظمین مدرسہ سے ناراض ہیں۔ تحریرات و تقریرات کے ذریعہ ملک میں اس کے متعلق خیالات شائع کررہے ہیں

ہمارے خیال میں یہ نزاع ناظم صاحب کے عہدے اور شخصیت سے ہے۔ ناظم صاحب مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری ہیں جو مولانا شبلی سے ہمیشہ ناراض رہے ہیں وجہ ناراضگی یہ بتلاتے رہے ہیں کہ مولانا شبلی کے عقاید صحیح نہیں۔ غالباً اسی لئے ناظم صاحب نے طلباء کو مولانا شبلی سے صحیح بخاری پڑھنے سے روکدیا جسکی مولانا کو شکایت ہے

ہم اس معاملہ میں رائے نہیں دے سکتے۔ کہ اس کشمکش میں حد اعتدال سے کون فریق متجاوز ہے۔ ہاں ندوہ کی مجلس منتظمہ نے جو مطبوعہ فیصلہ ہمارے پاس بھیجا ہے اوس میں مرکزی بات صرف اتنی ہے۔ کہ مجلس منتظمہ نے طلباء کو یقین دلایا۔ کہ تم لوگ اگر پڑھنا شروع کردوگے تو ہم تمہاری شکایات سننے کے لئے کمیشن مقرر کردینگے طلباء نے کہا۔ کمیشن کے ممبران کا تقرر ابھی سے ہوجائے۔ مجلس کے خوش قسمت ممبروں نے کہا۔ بعد میں ہوگا لیکن ابھی یہ لگا طرح

ندوہ کے طلباء کا حسن طریق سے فیصلہ ہوگیا۔

انتخاب الاخبار

کردستان میں امن (قسطنطنیہ ۸ اپریل) طلبس کا بیان ہے کہ مظہر ہے کہ وہاں ہمہ وجوہ امن ہے اور سپاہ بھی بطلس پہنچ گئی ہے۔

اٹلی و مشرق قریب (روما ۸ اپریل) اکونس سان گنولیانی نے سینٹ میں اپنی تقریر میں کہا کہ انگلستان و اٹلی کا باہمی معاہدہ ایشیائے کوچک اور مشرقی بحیرہ روم میں اقتصادیات کو ترقی دینے کے متعلق اٹلی کی کارروائیوں میں سہولیتوں کا موجب ثابت ہوا ہے۔

مالٹا میں ہوائی جہاز کی ہلاکت (لنڈن ۹ اپریل) فرانسیسی فوجی ہوائی دستے کے ایک کپتان اور ایک کارپورل کی لاشیں وادبرگر میں پائی گئیں۔ یہ کاساپلانکا سے فیض کو آرہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی حادثہ کی وجہ سے وہ ہوائی جہاز سے اتر پڑے اور قریب ترین فرانسیسی چوکی کو جاتے ہوئے معمولی سے لوگوں نے ان کو ہلاک کر دیا۔

مزمل کانت رائے کی رہائی ہائیکورٹ کلکتہ نے مزمل کانت رائے کے مقدمہ کی تاریخ ۲۰ اپریل کے بجائے ۸ اپریل مقرر کر دی تھی چنانچہ اس روز عدالت میں لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا قیدی ۱۱ بجے سے پیشتر عدالت میں لایا گیا۔ اور ۵ منٹ کے اندر مقدمہ ختم ہو گیا۔ آنریبل مسٹر کمنگ ایڈوکیٹ جنرل نے سرکار کی طرف سے مقدمہ سے دستبرداری دی۔ چیف عدالت نے مزمل کانت رائے کو اس شرط پر رہا کر دیا کہ وہ پھر اپنی الزامات میں اپنے آپکو حوالگی کی غرض سے طلب کیا جاویگا۔ مسٹر نارٹن نے عدالت سے بری کئے جانے کی درخواست کی تھی۔ قیدی سیڑھیوں سے اتر کر چلا گیا۔ اس سے لوگوں نے مبارکبادی کے شور میں مسٹر نارٹن کا شکریہ ادا کیا۔ انسپکٹر گھوس کے مقدمہ قتل میں یہ ملزم گرفتار کیا گیا تھا۔ ہر روز علی پور کے جیل سے ایک ٹیکسی موٹر کار میں بٹھا کر ایک مسلح یوروپین پولیس کی حفاظت میں لایا۔ اور شام کو لے جایا جاتا تھا۔ صرف ۲۷ روز میں ٹیکسی کیب کا کرایہ ہی اڑھائی سو روپے کے قریب ادا کیا گیا۔

البانیہ کا مسئلہ (روما ۱۰ اپریل) یہاں بیان کیا گیا ہے کہ اتفاق ثلاثہ البانیہ و جزائر ایجین کے بارہ میں یونانی نوٹ کے جواب میں آسٹریا و ہنگری کے خیالات کی تصدیق کرتا ہے۔ مزید براں دول متحارب آسٹریا کے اس خیال سے بھی متفق ہیں۔ کہ شمالی اپیرس کو خالی کرنے میں یونانیوں کو زیادہ توقف نہ کرنا چاہئے۔ گویا مسئلہ البانیہ کے بارہ میں دول یورپ میں اب کامل اتفاق ہو گیا ہے

(داسنا ۹ اپریل) البانیہ و جزائر ایجین کے متعلق یونانی نوٹ کا جواب اتفاق ثلاثہ کی طرف سے کونٹ برخطولڈ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ اتفاق ثلاثہ وعدہ کرتا ہے کہ اپیر ولاں کی خواہشات کے بر لانے کے لئے وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لائیگا نیز جو جزائر یونان کو تفویض کئے گئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے بارہ میں وہ ذمہ داری کا خواہاں ہے۔

(لنڈن ۱۰ اپریل) شاہ رومانیہ نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا۔ کہ میری دلی خواہش ہے۔ کہ یورپ میں امن و امان قائم رہے۔ بلقان میں اگلی لڑائی نہایت خوفناک ہوگی۔ شاہ مذکور نے توقع ظاہر کی۔ کہ یورپ کی امداد سے بہر حال دنیا کو از سر نو مرتب کرنے میں کامیاب ہونگے۔

(ڈرزو ۹ اپریل) معلوم ہوتا ہے کہ البانی گوریلوں نے کروٹزہ نامی مقام کو قابو میں لے لیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے آپکو حوالے کر دیا ہے۔ اور شورش کو ختم تصور کر دیا جاتا ہے

ترکی مالیات (لنڈن ۱۰ اپریل) ترکی قرض اور دیگر مالی سہولیتوں کے بارہ میں قرارداد پر پیرس میں دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ مالی سہولیتیں ان مراعات کے متعلق عطا کی گئی ہیں۔ جو ترکوں نے فرانس کو مرحمت کی ہیں

عزیز بے کا مقدمہ (لنڈن ۹ اپریل) انگلو مسلمان دنیا اس خبر کی تصدیق ہو جانے سے سخت مشوش ہے۔ کہ مصری افسر عزیز بے جس نے سیرنیکا میں عربی لشکر مرتب کر کے اطالویوں کی مزاحمت کا انتظام کیا تھا۔ اس کی نسبت موت کا فتویٰ صادر ہوا ہے۔ اسپر طرابلس میں گورنمنٹ کے روپے کو برے طور پر استعمال کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ کچھ مدت سے یہ جیلخانہ میں مقید ہے۔ اس کی بہن مقدمہ کی پیروی کے لئے مصر سے قسطنطنیہ گئی ہے۔ لیکن حکم قتل نے سب کو مایوس کر دیا ہے۔

ٹائمز ایک اڈیٹوریل نوٹ میں لکھتا ہے کہ اگر یہ حکم تنسیخ قتل وقوع میں آیا۔ تو ترکی و مصر کے درمیان تعلقات نہایت کشیدہ ہو جائیں گے

جنوبی افریقہ میں مظاہرہ (جوہانسبرگ ۱۰ اپریل) آج مزدور پیشہ جماعت کے مظاہروں اور جلسوں میں بہت خلقت جمع ہوئی۔ اس کے بعد منڈی کے چوک میں ۸ ہزار سے زیادہ لوگوں کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں مسٹر پولوم مین نے ایک تقریر کی۔ اور ایک رزولیوشن اس مطلب کا پاس ہوا۔ کہ پارلیمنٹ میں جو سختی کے قوانین پاس ہوں۔ ان کی پورے طور پر مزاحمت کی جائے۔

ایران میں ڈاکہ (لنڈن ۱۰ اپریل) مانچسٹر گارڈین کو تار پہنچا ہے کہ قزاقوں نے فوجی پولیس کے ایک قافلہ کو سلطان آباد اور قم کے درمیان لوٹ لیا۔ میجر سوئلرز زخمی ہوئے

ریشم کی کاشت جب سے جرمنی والوں نے انیلائن سنگ ایجاد کئے ہیں۔ ہندوستان سے لاکھوں کروڑوں روپے کے نیل کی کاشت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح آجکل معلوم ہوا ہے کہ ریشم جس کی آج دنیا میں ہزار سول پیشوں اور صنعتوں میں ضرورت ہے۔ اور جو مختلف کیڑوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ کیمیائی طور سے بھی تیار ہونے لگی ہے مگر ابھی ریشم کے کاشتکاروں کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ کیمیائی ریشم ابھی بہت گراں طیار ہوتی ہے۔

فوت ہو گئے پنجاب کے مشہور مولوی ولی محمد صاحب جالندہری فوت ہو گئے رحمہ اللہ آپ اہلحدیث جماعت کے ہمیشہ مددگار رہے۔ انا للہ

اہلحدیث کانفرنس کے واعظ

امرتسر میں دیوالی اور بیساکھی کے موقع پر مال مویشی کا بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ دور دراز سے لوگ مال بیچنے اور خریدنے آتے ہیں۔ ان ایام میں عیسائی مشنریوں کی طرف سے تبلیغ کا انتظام ہوتا ہے کچھ عرصہ سے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے بھی اس ضرورت کو محسوس کر کے کہ مختلف اطراف و اکناف سے آمدہ لوگوں کو تبلیغ کی جاوے۔ یہ التزام کر رکھا ہے کہ ہر موقع پر چند واعظ بھیج دئے جاتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں منڈی بیساکھی میں کئی دنوں تک جلسہ وعظ رہا۔ ہزارہا بندگان خدا کو تبلیغ کی۔ چار پانچ واعظ خوش بیان اور ایک خادم تعینات تھے۔ سائبان۔ قنات لگا کر تمام دن جلسہ رہتا تھا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے جا کر پنجابی واعظوں کے وعظ سنے۔ سامعین اچھے جمع رہتے تھے۔ جزاہم اللہ

آریہ سماج بٹالہ میں مباحثہ } آریہ سماج بٹالہ کے سالانہ جلسہ پر مسلمانوں سے مباحثہ کا وقت رکھا گیا تھا۔ مسلمانان بٹالہ نے مولانا ابوالوفا کو بلایا۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ۱۲۔ اپریل کو ۲ گھنٹے کے قریب مباحثہ ہوا مسلمانان بٹالہ کو جو گھبراہٹ تھی۔ سب بمسرت مبدل ہو گئی۔ الحمد للہ۔ (ثناءاللہ)

ایک ہفتہ کی آتشزدگیاں } ہمدرد روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے ۲۰۔ اپریل کو دارجلنگ سے خبر آئی ہے۔ کہ تیستا وادی میں ۲۹۔ مارچ سے اب تک جنگل جل رہے ہیں۔ جو پانچ میل تک جل چکا ہے اور ابھی آگ سالٹ بیڈ (?) میں پھیل رہی ہے۔ اسی تاریخ کو خضر پور (?) کلکتہ کی ڈاک کے شیڈ میں جو آگ لگی تھی۔ اس کے نقصان کا تخمینہ ۲۰ لاکھ بتایا گیا ہے۔ اور اسی تاریخ کو بمبئی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ کل کے کلابہ کے روئی کی گٹھڑیوں کی آگ سے چار لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔ جس میں تین لاکھ کا بیمہ شدہ مال تھا۔ امید ہے۔ کہ یہ سب آگیں احمدی امام (مرزا) کی توہین کی وجہ یا ان کی بددعا سے لگی ہونگی

موٹروں پر لیمپ } پنجاب کی موٹر گاڑیوں کے قانون کی دفعہ ۸ میں یہ اضافہ کرنے کی تجویز ہو رہی ہے کہ میونسپلٹی لاہور یا چھاؤنی کی حدود میں رات کو موٹر گاڑیوں پر گیس یا بجلی کے لیمپ لگائے جاویں۔

کمیٹی تحقیقات } طلبائے میڈیکل کالج لاہور کی شکایات کی تحقیقات کی غرض سے جو کمیٹی لاہور میں اجلاس کر رہی تھی۔ چہارشنبہ کی سہ پہر کو اس کا اجلاس ختم ہوا۔ پرنسپل متعدد پروفیسروں اور سٹاف کے بعض ممبروں کی شہادت لی گئی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ کمیٹی چند دنوں میں اپنی رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجدیگی۔ سر بارڈی لیکس (?) پریذیڈنٹ کمیٹی تحقیقات شب پنجشنبہ کو لاہور سے شملہ روانہ ہو گئے۔

آوارہ گردوں کی گرفتاری } کلکتہ پولیس نے ۲۵۔ ایسے اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جو کسی قسم کے گذارے کی صورت نہیں رکھتے تھے۔

مجوزہ ہائیکورٹ } سر سیکلینڈ کراڈک (?) جو آج کل ناگپور میں ہیں۔ مقامی گورنمنٹ سے پٹنہ ہائیکورٹ کی تفاصیل پر گفتگو کر رہے ہیں۔

سڑک کی بندش } ۴۸ گھنٹوں کی مسلسل بارش سے کشمیر کی ٹانگہ سڑک کئی جگہ پہاڑ کے تودوں کے پھسلنے سے بند ہو گئی ہے۔ دریائے جہلم ۲۴ گھنٹوں میں ۳ فٹ چڑھ گیا اور چنار باغ میں جہاں سیاحوں کے کیمپ نصب ہوا کرتے ہیں۔ چڑھاؤ کے پانی کو روکنے کے لئے جو بند (?) بنائے گئے ہیں ان کے بند کرنے میں غفلت سے ۳ فٹ پانی آ گیا

انگلستان میں عورتوں کی زیادتی کس طرح کم کی جاسکے؟ } ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ

انگلینڈ اور ویلز میں اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کو چھوڑ کر ۱۱ لاکھ ۹۶ ہزار عورتیں بمقابلہ مردوں کے زیادہ ہیں۔ اور آسٹریلیا میں دو لاکھ ۴۷ ہزار عورتیں مردوں سے کم ہیں۔ لیکن انگلینڈ کی زاید عورتوں میں سے چند لاکھ ۵ ہزار ایسی ہیں۔ جو ۴۰ سال سے زیادہ عمر کی ہیں۔ اس لئے ان کے علاوہ جتنی عورتیں ہیں۔ ان سب کے لئے شوہر تلاش کرنے چاہئیں اور انہیں آسٹریلیا وغیرہ نو آبادیوں میں جہاں بیویوں کی ضرورت ہے بھیجا جاوے۔ کیونکہ بہت لوگوں کی یہی رائے ہے کہ انگلستان میں عورتوں کو اپنی شوہر نہ ملنے کی وجہ سے وہ سفرجیٹ (حقوق طلب) ہو گئی ہیں۔ اور ضرورت سے زیادہ شورش پیدا کر رہی ہیں۔ مگر وہ عورتیں بذات خود ایسے الزام کی تردید کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں۔ عورتیں قدرتاً مرد سے بہت [illegible] استعمال کرتے ہیں

انتقال پر ملال } ۲۹۔ ۳۰ اپریل کی درمیانی شب کو سردار ایوب خاں ولد امیر شیر علی خاں سابق والئی کابل نے لاہور میں انتقال کیا۔ نماز جنازہ کے وقت بہت ہجوم تھا۔ نعش پشاور کو لے جائی گئی۔ رحمہ اللہ

ٹرکی و سرویہ کی صلح } یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ترکی اور سرویہ کے مابین جو معاہدہ صلح ہوا ہے۔ اس میں ترکی نے اس تمام علاقہ کے مسلمانوں کے جو سرویہ کے قبضہ میں آیا ہے۔ تمدنی، مذہبی اور اجتماعی حقوق کا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ ایسے مسلمانوں اور سرویہ کی اصلی رعایا کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اب ان دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات اپنی سابقہ حالت پر آگئے ہیں۔

۲۴۔ اپریل کو [illegible] ہوا ۔ بارش کے آثار ہویدا [illegible]

[illegible]

۱۴۔ اپریل کو انجمن اہلحدیث امرتسر کا جلسہ ہوا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی اور دیگر علماء نے تقریریں کیں۔

مومیائی

تازہ شہادات

جناب مولوی شہید الوسیع صاحب آروی لکھتے ہیں میرا دماغ سخت کمزور تھا۔ حافظہ بالکل خراب ہوگیا تھا۔ آپکی مومیائی کے استعمال سے خوب فائدہ ہوا۔

جناب شہادت حسین صاحب کلاتھ شاپ کلکتہ رقمطراز ہیں۔ آپکی مومیائی بہت طاقتور چیز ہے۔ براہ مہربانی پتہ ذیل سے ایک چھٹانک بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمادیں۔ (۲۸۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

جناب محمد خلیل اللہ صاحب مینیجر جمعدار ہیڈ آفس کلکٹر بنگال ناگپور کو تحریر کرتے ہیں پہلے آپ سے جو مومیائی منگوایا تھا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ چار چھٹانک اور جلد بھیجئے۔ (۲۴۔ فروری ۱۹۱۷ء)

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے جوڑ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۵ معہ محصول۔ غیر ممالک سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب سردار حفیظ خان صاحب چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں بندہ نے جناب سے دو دفعہ مومیائی منگائی تھی۔ نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں۔ (۵۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب گماشتہ پورہ الدہ سے رقمطراز ہیں۔ کہ میں نے آپکی مومیائی خود استعمال کی۔ بہت فائدہ پایا۔ اور ایک چھٹانک ارسال فرمادیں۔

منگوانے کا پتہ پروپرائٹر دی میڈیسن احسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

جلدی منگوالیں **پیسہ اخبار کی مطبوعہ نایاب کتب میں رعایت** جلدی کیجئے

تاریخ جہانگیری خاندان مغلیہ کے اس نامور اور نیک دل شہنشاہ کے حالات زندگی و سلطنت تفصیل کے ساتھ درج ہیں اصلی قیمت ۲ رعایتی ۱۲

ذکر شہنشاہ جارج پنجم یعنے حضور شہنشاہ انگلستان و ہندوستان و ملکہ معظمہ میری دام سلطنتہا کے حالات زندگی بمولفہ جناب خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب فیلو الہ آباد یونیورسٹی اصلی قیمت عہ رعایتی

خالد بن ولید حضرت خالد بن ولید سیف اللہ مسلمانوں کے مشہور سپہ سالار کے حالات تاریخ اسلام کے اس نہایت پرجوش اور خالص حصہ کے دنیا کی کیفیت مختلف مہمات اور میدان کے کارناموں کا نقشہ قیمت عہ رعایتی عہ

اورنگ زیب ابو المظفر سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی کے مفصل حالات مولوی احمد الدین صاحب پلیڈر کا نوشتہ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۸

حیات مشتاق نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب سابق آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج کی کامیاب زندگی کے دلچسپ حالات قابل دید اصلی قیمت ۶ رعایتی ۴

علم طب کا نچوڑ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کر دئے گئے ہیں قیمت ۶ رعایتی ۴

علاج نسوان عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت مع اسباب و علامات اور علاج درج ہے۔ ایک امریکن مصنف کی تحقیقات کا اردو ترجمہ قیمت ۶ رعایتی ۴

حیات زیب النساء اورنگزیب عالمگیر غازی کی بیٹی زیب النساء بیگم مخفی مشہور شاعرہ کی زندگی کے مکمل حالات ہیں اس شاعرہ کا نایاب کلام بڑی مشکل سے بہم پہنچایا گیا ہے۔ قیمت ۶ رعایتی ۴

ہیر رانجھا مع تذکرہ شعراء پنجاب پنجابی علم ادب میں یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے جس کے ساتھ مشاہیر شعراء پنجابی کا ایک مدلل و مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے۔ دیباچہ میں بزبان اردو ہیر رانجھا کے تاریخی و تحقیقی حالات درج ہیں۔ اسکے بعد پنجابی نظم میں سید وارث شاہ کے طرز پر ہیر رانجھا کا منظوم قصہ ہے جسپر ہز اکسلینسی یمین السلطنت مہاراجہ سر کرشن پرشاد بہادر یا نقابہم سابق وزیر اعظم حیدرآباد دکن۔ مولانا مولوی فاضل منشی فاضل مولوی محمد الدین صاحب ... کالج لاہور وغیرہ معززین اہل علم و ارباب ذوق نے ... کا اظہار فرمایا ہے۔ اخیر میں پنجابی شعراء کے حالات اور پنجابی شاعری کا ذکر ہے۔ یا پنہم قیمت صرف ...

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

کتبخانہ ثنائی کی چند کتابیں

فتوحات اہلحدیث } چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور الہستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ انکو جمع کیا گیا ہے۔ ۴ر

الہامی کتاب } وید اور قرآن کے الہام پر سلسلہ مباحثہ ۱۲ بڑے عالموں کی دلچسپ گفتگو قابلدید ۴ر

حق پرکاش } ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل معقول۔ دلچسپ اور لاجواب جواب ۸ر

تبر اسلام } مہاشہ دھرم پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا دندان شکن جواب۔ قابلدید ۴ر

ادب العرب } صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھلے۔ اور کامیاب ہوسکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ ۶ر

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ ۔ ۔ ۱ر

تہذیب ہندیوں کے فرائض ۔ ۔ ۔ ۲ر

مناظرہ نگینہ } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۴ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام
عبد الغفور نو مسلم بجواب دھرم پال
جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر
جلد سوم ۵ جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر

اہلحدیث کا مذہب } فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ - احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۴ر

اتباع سلف } سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق لطیف تحقیق ۱۰ر

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۱ر

اسلامی تاریخ } آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات۔ بچوں کے لئے مفید ہے ۱۰ر

اسلام اور برٹش لاء } یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح و آسائش ہوسکتا ہے ۱۰ر

بحث تناسخ } تناسخ اور مادہ کا ابطال ۲ر

ہدایۃ الزوجین } نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۔ ۔ ۔ ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۱ر

رسوم اسلامیہ } رسوم قبیحہ متعلقہ بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۔ ۔ ۔ ۱ر

صحیفہ محبوبیہ } قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا قادیانی کی تردید۔ ۴ر

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

گلزار احمدی } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ۔ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو مومنوں کے لئے نور جان ہے۔ جلد اول از پیدائش تا نزول عمر جلد دوم از نزول تا ہجرت قیمت عمر جلد سوم از ہجرت تا وفات عمر کل پانچوں جلدوں کے خریدار سے صرف للعہ

ملنے کا پتہ

میاں غلام نبی جلد ساز امرتسر بازار ...

اکرام محمدی یعنے تفسیر سورہ والضحیٰ

منظوم زبان پنجابی ۱۲

مصنفہ مولوی عبد الستار صاحب مصنف قصص المحسنین

یہ وہی بینظیر کتاب ہے جس کے چھپنے کا شائقین مدت سے انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ اس کتاب پر مولانا ممدوح نے اپنی پوری محنت صرف کرکے اپنی پہلی تصنیف قصص المحسنین سے بھی کیا بلحاظ پختگی اشعار اور کیا بلحاظ دلچسپی و دلبستگی مضامین ہر پہلو سے بڑھ چڑھکر بنایا ہے۔ اور اول سے آخر تک نہایت عمدہ پیرایہ انداز سے اسکو ختم کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ محصولڈاک ۲ر کل ۱۲ کا وی پی ہوگا۔ رجسٹر پہنچنے سے آٹھ روز کے اندر طلب کرنے والوں کو کتاب گلزار رفاہ منظوم پنجابی جس میں محی الدین ولید کی سوانح عمری مفصل درج ہے مفت ملے گی۔

ملنے کا پتہ

عبد الرحیم عبد الرحمٰن تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

عمدہ عطریات ۱۲

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی صرف تجربہ کرنے ہی سے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ ورنہ کہنے کو تو سینکڑوں دفتر نظر سے گذرے ہونگے۔ لہذا جملہ قسم کے عطریات اور روغنیات و دیگر متعلقات شیشی و کنٹر وغیرہ وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں جسب فرمایش عمدہ و ارزاں خدمت والا میں سوانہ ہوتے ہیں آپ ایکبار منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ پتہ

نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ قنوج محلہ اجے پال متصل تکیہ محبوب شاہ

باہتمام ... پرنٹنگ ورکس ... پریس لاہور ... نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر (۲۶) جلد (۱۱)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جملہ واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔ ۔۔

عام خریداران سے ۔۔ ۔۔

۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

۔۔ ۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

اہلحدیث کانفرنس

گذشتہ پرچوں میں کانفرنس کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئیداد درج ہوچکی ہے۔ آج ہم مطلب کی بات اور ضروری امر کی طرف قوم کو توجہ دلاتے ہیں۔

کانفرنس کی غرض تبلیغ اور اشاعت کو ملحوظ رکھکر ہم بطور اظہار نعمت کہہ سکتے ہیں کہ کانفرنس کے جتنے جلسے ہوئے بڑی کامیابی سے ہوئے خصوصاً پشاور کا جلسہ بہت اچھا ہوا مگر سوال یہ ہے کہ کانفرنس کا مقصد کیا صرف پشاور میں مکمل ہوگیا آئندہ کا اس کا پروگرام پورا ہوچکا؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے کوئی صاحب بھی اسکا جواب مثبت کی صورت میں نہ دینگے۔ بلکہ یہی کہیں گے کہ نہیں ہرگز نہیں کانفرنس کے اصلی کاموں کی تکمیل تو کیا ہنوز شروع بھی نہیں ہوئے۔ وہ کام کیا ہیں؟ انکے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ کئی ایک دفعہ انکا اظہار ہوچکا ہے۔

کانفرنس کا اصلی کام صرف یہ ہے کہ ملک کے ہر حصے میں توحید و سنت کی آواز پہونچے اور ایسے طریق سے پہونچے کہ لوگ اسکو قبول کریں طبقہ اول کے مسلمانوں کا نمونہ دکھا سکیں۔ یہ غرض کہانتک صحیح اور قابل توجہ ہے ہر ایک مسلمان اسکا جواب اپنے دل سے پوچھ سکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جتنی انجمنیں اور کانفرنسیں ہیں ان کی اغراض و مقاصد سے کسی نہ کسی کو اختلاف ہوگا مگر جہانتک ہمارا خیال ہے اہلحدیث کانفرنس کی اس غرض سے کسی کلمہ گو کو اختلاف نہیں ہوگا یا بالفاظ دیگر نہونا چاہیے۔ جماعت اہلحدیث کو تو اس مقصد میں اختلاف خواب میں بھی نہیں آسکتا (بشرطیکہ کوئی امر خاص (ضد نفسانیت وغیرہ) باعث نہو) مگر سوال یہ ہے کہ کانفرنس نے اپنا مقصد جس طرح واضح لفظوں میں بیان کردیا اس کی کامیابی کے اسباب اور قواعد بھی بتلائے ہیں؟ جہاں تک ہمارے بس کی بات ہے بتلائے ہیں اور خوب بتلائے ہیں یا دہو تو آنکو اب بھی بتلاتے ہیں۔

کانفرنس ہر سال اور اخبار اہلحدیث تقریباً ہر دفعہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں تین شخص بھی اہلحدیث کے خیال کے ہوں انجمن اہلحدیث قائم کریں جن کا مقصد یہ ہوگا کہ اس مقام میں جتنے اسلامی اور غیر اسلامی تہوار آویں ان میں تنخواہ دار واعظ بھیجیں یا ممبران انجمن خود تقریریں کریں جن میں مسلمانوں کو توحید و سنت اور نیک اخلاق کی بابت ہدایت کیا کریں زبانی تقریروں کے علاوہ بذریعہ تحریر بھی اشاعت کریں مگر کانفرنس کا یہ رزولیوشن خاص ملحوظ رکھیں جو اس سال کے جلسہ سالانہ میں پاس ہوا ہے وہ یہ ہے:

"کانفرنس ہر دلآزار اور نفرت انگیز مضمون سب وشتم تحریرات وتقریرات پر خصوصاً جو مذہبی مباحث میں استعمال کیجاتی ہیں اظہار نفرت کرتی ہے"

کوئی شخص یا فریق ان کے مقابلہ میں سختی کرے بھی تو بھی اُس کے جواب میں سختی نہ کریں بلکہ انکو ہمیشہ وہی اصول مدنظر ہو جو ہم کو قرآن شریف نے سکھایا ہے۔

قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

جس کا مطلب شیخ سعدی مرحوم نے ان لفظوں میں ادا کیا ہے ؎

سخن آخر بدہان میگذرد موذی را
سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

ہر ایک مقام کی انجمن اگر قواعد ضوابط چاہے تو ہم بھیج سکتے ہیں۔

اس انجمن کو کانفرنس کے ساتھ وابستہ کریں جس کی صورت یہ ہے کہ جتنے ممبر اس انجمن کے ہوں وہ سب کانفرنس کے عام ممبران میں اپنا نام لکھا دیں اور ایک شخص صاحب الراء اس انجمن کے ممبروں میں سے کانفرنس میں بطور وکیل شریک ہوا کرے جو مجلس منتظمہ کا ممبر بنے اسکا نامزد اور مقرر کرنا اس انجمن کا کام ہوگا۔ عام ممبران کو کم از کم دو روپیہ سالانہ چندہ کانفرنس میں دینا ہوگا اور مجلس منتظمہ کے ممبر کو علاوہ چندہ کے بوقت طلبی جلسہ انتظامیہ میں شریک ہونا ہوگا۔[1]

کوئی دن آئیگا کہ اس طریق سے اہلحدیث کانفرنس ایک قسم کی قومی پارلیمنٹ ہوگی انشاءاللہ۔ جہاں ایک طرف وائسرائے کی کونسل دہلی میں ملک کے ہر حصے (پنجاب، ہندوستان، بنگال، مدراس اور بہار وغیرہ) کے ممبران شریک کونسل ہوا کرینگے اہلحدیث کانفرنس کی مجلس منتظمہ میں بھی ہر ایک ملک بلکہ ہر ایک شہر اور مقام سے مقامی انجمن اہلحدیث کے قائم مقام آکر اپنی اپنی مذہبی ضرورتیں پیش کرکے صلاح اور مشورہ کیا کرینگے انشاءاللہ۔

یقیناً اس وقت کسی کے خیال میں شیخ چلی کی طرح معلوم ہو۔ وہ اخبار اہلحدیث کی گذشتہ فائلوں کو اٹھا کر دیکھے تو اس کو تسلی ہو جائیگی۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ اہلحدیثوں میں اس کام کی تحریک ہوئی تھی کہ اہلحدیثوں کی ایک مجلس ہو جس کا نام اہلحدیث کانفرنس ہو اس میں ہر مقام کے ممبر شامل ہوا کریں وہ تمام قومی اور مذہبی ضروریات پر غور کیا کریں وغیرہ۔ اس تحریک کی کوئی

تائید کرتا تھا تو کوئی بوجہ مشکلات کے تردید کرتا تھا۔[2] آخر کار جو ہوا اس کا کسیکو خیال بھی تھا؟ کہ دہلی سے قریباً تین سو میل کا فاصلہ طے کرکے امرتسر میں جلسہ ہوگا وہاں سے قریباً اسی قدر مسافت طے کرکے پشاور میں ہوگا وہاں سے جو چھلانگ لگیگی تو دونوں مسافتوں سے زیادہ مسافت طے کرکے علیگڈھ میں قرار پائیگا آیندہ کا حال خدا کو معلوم

قرآن مجید عجیب منطق کی کتاب ہے۔ اپنے مدعا کے ثبوت میں ہمیشہ نظیر پیش کرتا ہے۔ کفار عرب قیامت کے منکر تھے مردوں کا جی اٹھنا نہیں مانتے تھے بلکہ قریب محال جانتے تھے انکو سمجھانے کے لئے فرمایا۔

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی

کیا انسان سمجھتا ہے کہ بیکار چھوڑا جائیگا کیا وہ کسیوقت منی کی بوند نہ تھا؟ بے شک تھا پھر وہ جمے ہوئے خون کا لوتھڑا ہوا پھر خدا نے اُسکو درست کرکے بنایا اور اُس منی کی بوند سے مرد اور عورت پیدا کئے ؎

یہ کہکر اصل مدعا ان لفظوں میں اظہار فرمایا۔

اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی

کیا جس خدا نے اتنا کام کیا وہ مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا؟

جس طرح قرآن مجید نے انسانی پیدائش کا ذکر کرکے قیامت کا ثبوت دیا ہے اسیطرح جن لوگوں کو اہلحدیث کانفرنس کے آیندہ پروگرام میں شک ہو وہ کانفرنس کے گذشتہ واقعات دیکھکر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ جس خدا نے کانفرنس کو محض کاغذات سے نکالکر وجود پذیر کردیا ہے اور مالک الملک ہے کیا یہ عجیب ہے کہ ہمارے آیندہ پروگرام کو بھی صحیح کردے صرف ہمت اور دعا کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ اہلحدیث کے جملہ ناظرین اپنے اپنے مقام کے اہلحدیث کانفرنس کا ممبر جلدی لکھوادیں اور اپنے اپنے مقامات میں

انجمنہا اہلحدیث قائم کرکے دفتر اہلحدیث میں رپورٹ بھیجیں اور اس مصرع کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جواب دیں!

جناب مرزا صاحب قادیانی نے میرے حق میں جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مولوی ثناءاللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا اسکے بعد پھر جو ہوا وہ ملک کو معلوم ہے مگر قادیانی جماعت نے اس کے متعلق بہت سے شگوفے چھوڑے جن میں سے بڑا شگوفہ یہ چھوڑا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہے۔ اسلئے مولوی صاحب بچے رہے۔

آپکو یاد ہوگا دسمبر گذشتہ میں آپکے مکان پر چند مرزائیوں نے یہ دعوے کیا تھا جس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا تم لوگ اس کا ثبوت دو ورنہ اس دعوے کو غلط مانو اسپر مرزائیوں نے اس دعوے کا ثبوت دینے کے لئے تحریری اقرار نامہ کیا اور ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء تک اس کا حوالہ دکھلانے کے لئے مہلت لی تھی اس کے متعلق آپ سے دریافت ہے کہ ان مرزائیوں نے آپکو اس دعوے کا ثبوت دیا یا نہیں؟

یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ ۱۳ اپریل کو میں اسٹیشن بٹالہ پر تھا تو پلیٹ فارم پر چند مرزائیوں نے کسی کے جواب میں یہی کہا تھا کہ مولوی صاحب نے خود ہی لکھا تھا حرامزادہ کی رسی دراز ہے اسلئے آپ مہربانی کرکے اس معاہدہ کے فیصلہ سے بہت جلد اطلاع دیجئے۔

الہامات مرزا

مرزا قادیانی انجہانی کے جملہ الہامات کی کافی تردید دیکھنی ہو تو رسالہ الہامات مرزا دفتر اہلحدیث سے بقیمت ۵ ر منگوا کر دیکھیں

[2] ہمارے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا قول تھا کہ کام تو ضروری ہے مگر کرنیوالا کون ہے؟ اب جو کرنیوالے بھی ملنے لگے تو صاحب موصوف الگ ہو گئے۔ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ ...

[1] اس ممبر کی شرکت کے اخراجات اسی مقامی انجمن کے ذمہ ہونگے۔

اہلحدیث کی بندش پر اپنے بیگانوں کی رائیں

اخبار اہلحدیث اپنی روش میں ہمیشہ سے ممتاز رہا ہے اس نے اپنی پالیسی کے متعلق کبھی دھوکہ یا مغالطہ نہیں دیا جس کام کی تائید کرنا اس نے اپنا فرض قرار دیا اس کی تائید کرتا رہا جس کی تردید کرنا اس نے اپنے فرائض میں داخل کیا اس کی تردید کرتا رہا اسی لئے اسکے بد خواہوں کو اکثر جبلی طور پر ناگوار گذرا مگر جو لوگ تنگ مزاج ہیں ان کی طبیعت کسی مخالف کی بات سننے کے لئے خواہ وہ کیسی ہی معقول ہو طیار نہیں اسلئے لازمی تھا کہ اہلحدیث جیسا اخبار (جو ان کے مذہب پر معقول نکتہ چینی کرتا ہے) ان کی نگاہ میں پسندیدگی سے دیکھا جاتا؟ چنانچہ ایک مقدس مرزائی (قادیانی) نے فیروزپور سے خط لکھا جو درج ذیل ہے:-

"مولانا ابو الوفا صاحب!

آپکا اشتہار قابل توجہ ضروری مضمون ضمانت دو ہزار و مشورہ طلب میری نظر سے گذرا۔

بجواب عرض ہے۔ مولانا گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ پیا اچھوت ہے۔ صبر سے کیا بنیگا۔

(۲) آپکی اشاعت کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی بہتر ہے بند کر دیا جاوے۔ یا مولا کریم اس سے بہتر سبیل بند کرنے کی نکالدے۔

(۳) اگر اس سے کچھ ہو تو خوب ہے یا اثر پڑے تو بعض کے واسطے آپکی چالاکیوں کا علم کیا باعث کبھی ہوتا ہے یہ متضاد باتیں ہیں۔ جناب کیا دنیا کا کام دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ بند کر دیا جاوے گا۔"

اس خط کا جواب راقم کو لکھا جاتا مگر بیشک نہیں لکھا گیا کہ ادھر اس نے ہم کو لکھا ہوگا ادھر اسکو اطلاع پہونچ گئی ہوگی کہ قادیان کے بدر پریس سے بھی تین ہزار کی ضمانت طلب ہو گئی ہے۔ اسکا جواب ہے اس خبر کو سنکر راقم خط خود ہی شرمندہ ہوگا کہ جو شماتت ہم نے ایک معقول مخالف کے حق میں کی تھی وہ ہمیں آگے آئی گو ہم اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتے کہ ایسی تنگ مزاجی ساری جماعت کی طرف منسوب نہ کیجاتی ہے بلکہ صرف اسی شخص کا اپنا ذاتی خیال ہے اس خط سے پہلے ہم اس راقم کی نسبت بہت کچھ حسن ظن رکھتے تھے۔ برادرم مولوی ابراہیم سیالکوٹی بھی اسکے متعلق حسن ظنی کا اظہار کیا کرتے تھے مگر خدا جانے کس بات کا نتیجہ ہے کہ ایک جنٹلمین مہذب اور شائستہ آدمی بھی اس قسم کی تنگ مزاجی میں مبتلا دیکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر اس بات کا خیال ہے کہ ذیل کا خط آج اہلحدیث کو بدستور زندہ دیکھکر دل میں خیال کرتا ہوگا کہ مولا کریم نے میری دعا قبول نہ فرمائی تو اس کو واضح رہنا چاہئے کہ آپکی دعا پہلے بھی اسی طرح کی قبولیت حاصل کر چکی ہے جب لودہانہ کے مباحثہ میں وہ اور ان کے ساتھی قول سے فتح حق کی دعا کرتے تھے آخر کار کیا ہوا تھا؟ اس کا اظہار ہم اپنے لفظوں میں نہیں کرتے بلکہ خود ان کے اپنے اخبار پیغام صلح لاہور کے الفاظ میں کرتے ہیں جو منشی قاسم علی دہلوی ایڈیٹر الحق کو مخاطب کرکے لکھتا ہے:

"کیا آج سے الہی تین سال پیشتر مولوی قاسم علی اپنے مایہ ناز طریق تبلیغ پر کاربند ہوکر تمام جماعت کے لئے ابتلاء کا باعث ثابت نہیں ہو چکا کیا اسے اپنے اسی طریق تبلیغ کا وہ مزہ یاد نہیں آتا جو اسے لودہانہ میں مولوی ثناء اللہ کے مقابل چکھنا پڑا تھا خدا جانے ہماری احمدی قوم کو کب سمجھ آویگی" (۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۲ کالم ۳)

ہاں اس سے پہلے ایک بڑی دعا بھی ایک بڑے آدمی کی قبول ہو چکی ہے جس کا نام وعلم مرزا ہے جنکا دعوے تھا کہ مجھے الہام ہے **اجیب کل دعاءک** خدا کہتا ہے اے مرزا میں تیری ساری دعائیں قبول کرتا ہوں۔ اور کرونگا

اسی قسم کی بشارت اور اعتماد پر انہوں نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا بذریعہ اشتہار شائع کی تھی "خدایا مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو ہم میں سے جھوٹا ہے اسکو سچے کی زندگی ہی میں موت دے آمین" بس پھر کیا ہوا؟ خدا نے اس بزرگ کی دعا قبول فرمائی ہاں سچ ہے خدا دعا کو ہمیشہ قبول کرتا ہے مگر اسکی قبولیت صحیح معنوں میں ہوتی ہے دعا گو کی مرضی کی پابند نہیں ہوتی۔

پیسہ اخبار سے حدیث کا مطلب

روزانہ پیسہ اخبار مورخہ اپریل میں ندوہ کے طلبا کو سمجھاتے ہوئے ایک حدیث لکھی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ابوک ثلاثة من ولدک وعلمک وزوجک

لیجئے تیرے باپ تین ہیں جس نے تجھکو جنا جس نے تجھے پڑھایا اور جس سے تجھے بیاہا۔

یونکو کوئی اخبار اپنا مافی الضمیر جس طرح چاہے ادا کر سکتا ہے مگر حدیث کا نام جب آیا ہے تو اہلحدیث کا فرض ہے کہ اسکی تحقیق کرے بلکہ اسلئے ہم نے پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو ایک خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے:-

"جس حدیث کا آپنے حوالہ دیا ہے وہ عربی قاعدہ سے بھی غلط معلوم ہوتی ہے اسلئے اسکا پتہ بتائیے کہ کس کتاب سے آپنے لی ہے"

افسوس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار نے اس کی تصدیق یا تکذیب سے اطلاع نہ دی جو بحیثیت ایک مذہبی کام کے اونکا فرض تھا۔

عربیت کے لحاظ سے اسلئے غلط ہے کہ ابوک صیغہ مفرد کا ہے اور ثلاثة جمع ہے مفرد مبتدا کی خبر جمع نہیں ہوسکتی صورت موجودہ میں اسکے معنے یہ ہونگے "تیرا باپ تین ہیں" در صورت صحت عبارت یوں ہوتی "آباءک ثلاثة" تیرے باپ تین ہیں۔

بہرحال ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے اسلامی اخبار اپنی حدود سے آگے تجاوز نہ کیا کرینگے اس قسم کی باتیں جو کسی صحیح روایت پر مبنی ہوں مذہبی رسالوں اور مذہبی اخباروں کے لئے چھوڑ دیا کرینگے آئندہ اختیار۔

اہلحدیث کا مذہب

موحدین کے مذہب اور انکے مسلمات کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

منیجر اہلحدیث۔

خلافت علی اور شیعہ

ناظرین کو شاید یاد ہوگا عرصہ ہوا میں بمعیت جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری بمقام پٹنہ مولوی فرمان علی صاحب (شیعہ) مدرس مدرسہ سلیمانیہ کے ملنے کو گیا تھا وہاں پر مسئلہ خلافت کے متعلق گفتگو چھڑ گئی۔ ہرچند میرا اکھا پڑا ہوا تھا تاہم بفضلہ تعالیٰ دیر تک بحث ہوتی رہی۔ مولوی صاحب نے دعویٰ کیا کہ خلافت بلا فصل حضرت علی کا حق تھا جیسا شیعہ کہتے ہیں اس دعوے پر دلیل لائے آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ اس کا ترجمہ اور مطلب یہ بتلایا کہ تم لوگوں کا حاکم اللہ رسول ہیں اور مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اس کے متعلق بحث ہوتی رہی آخر کار یہ بحث تقریری تحریر کی شکل میں نمودار ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنا مضمون رسالہ اصلاح میں شائع کیا ادھر سے اس کا جواب اہلحدیث میں دیا گیا پھر انہوں نے شائع کیا آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان کا آخری مضمون رسالہ اصلاح بابت ربیع الثانی (مارچ سنہ رواں) میں[1] ختم ہوا جس کا اختصار خود انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"ہم نے اپنے پہلے مقدمہ میں یہ ثابت کر دیا کہ آیت مبارکہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ اِنَّمَا حصر کے واسطے ہے۔ اور ہمارے فراری[2] مخاطب صاحب نے بے چون و چرا اسکو مان بھی لیا تھا۔

اور دوسرے مقدمہ میں یہ بھی اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ آیت مذکورہ میں ولی کے معنے حاکم و کارساز کے ہیں اور ہمارے مخاطب نے بھی مان لیا ہے۔ تیسرے مقدمہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ضمیر کم سے خطاب عبد اللہ بن سلام وغیرہ مومنین کی طرف ہے۔ چوتھے مقدمہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے عام مومنین مراد نہیں ہیں بلکہ بعض مومنین۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وَهُمْ کا واو حالیہ ہے۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ راکعون کے معنے خاشعون کے نہیں ہیں۔ بلکہ رکوع سے رکوع نماز مراد ہے۔ اب بیسیوں متواتر شواہد سے جو کل کے کل اہلسنت کے مستند علماء کے ہیں یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ آیت مبارکہ حضرت علی بن ابیطالب ہی کی شان میں نازل ہوا اور الذین آمنوا سے صرف جناب امیر ہی مراد ہیں۔ اب تمام مقدمات کو یکجا کر کے اس آیت کا صحیح اور محصل ترجمہ یہ ہوا کہ اے ایماندارو تمہارا حاکم و سرپرست صرف خدا ہے اور اس کا رسول اور علی بن ابیطالب۔ اس سے نہ صرف اسی کی تصریح نکلی کہ حضرت امیر حاکم و سرپرست ہیں بلکہ آپکی بلا فصل خلافت کی یہ آیت قطعی نص ہے۔" (اصلاح جلد ۱۷ نمبر ۴)

اہلحدیث — جس شخص کی نگاہ میں قرآن مجید عربی مبین زبان میں ہے اور خود بھی کتاب مبین ہے اور اسکی صفت ہے لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ[3] وہ تو اسکا کیا ہوا ترجمہ ہرگز صحیح نہیں مان سکتا کیونکہ آیت موصوفہ جملہ اسمیہ کی صورت میں ہے جس کا مطلب ایک ایسے وصف کا بیان کرنا ہے جس کا وجود مستمر اور مدام ہو جس سے امت محمدیہ ہر زمانے میں مستفید ہو سکے چنانچہ قرآن مجید کے دوسرے مقامات پر اسکو ہمیشہ ملحوظ رکھا گیا ہے ارشاد ہے۔

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

(اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں)

اور فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

(مسلمان وہی لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دلوں پر خشیت ہوتا ہے)

یہ آیات اور ان جیسی اور بہت سی آیات ہیں جنمیں جملہ اسمیہ کے ساتھ مضمون بیان کیا گیا ہے ان سب سے یہی مقصود ہے کہ اس وصف کو مستمر اور جاری رکھا جا کر جس سے اس امر کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے کہ تمام امت اس وصف میں شریک ہو سکتی ہے نہ کوئی خاص شخص یا کوئی خاص فرقہ یا طبقہ کیونکہ قرآن مجید ایک مذہبی کتاب ہے اس کا تعلق جیسا اپنے نزول کے مخاطبوں سے ہے ما بعد کے لوگوں سے بھی برابر ہے۔ اسلئے جہاں کہیں نجات کا طریق بتلایا گیا ہے یہی فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس اس اصول کے مطابق ہم آیت زیر بحث کو دیکھتے ہیں۔

آیت موصوفہ میں فرمایا اللہ رسول اور مسلمان تمہارے اولیاء ہیں۔ آؤ اس آیت کی تفسیر کیلئے ہم قرآن ہی کی اور آیات کو دیکھیں۔

اسپر کل اہل اسلام بلکہ کل انام کا اتفاق ہے کہ جو معنے یا تفسیر متکلم خود کر دے وہ ہر حال میں مقدم ہیں پس ہم اس آیت کی تفسیر قرآن مجید کے دوسرے مقامات میں دیکھتے ہیں تو ہم کو بہت سی آیات اس آیت کی تفسیر کیلئے ملتی ہیں۔ ہم زیادہ نہیں چند آیات نقل کرتے ہیں۔ مگر نقل شہادت سے پہلے ہم اپنا دعویٰ متعلق آیت موصوفہ متعین کر دیں تو بہتر ہے ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس آیت میں خدا کا اور رسول کا اور آپس میں مسلمانوں کا تعلق بتلانا مقصود ہے یعنی یہ بتلانا مطلوب ہے کہ خدا کے ساتھ تمہارا تعلق کیسا ہونا چاہئے۔ رسول کے ساتھ اور آپس میں کیسا ہونا چاہئے اس مقصود کو مدنظر رکھکر فرمایا۔

"اللہ اور رسول اور مسلمان تمہارے اولیا ہیں"

ابھی ہم نے اولیاء کے معنے نہیں کئے اس کے معنے دیکھنے کو دوسری آیات کی ضرورت ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا۔" (پ ۱۰ ع ۵)

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کر کے اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ سے اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور جن لوگوں نے مدینہ میں جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے **اولیاء** ہیں اور جو لوگ ایمان تو لائے

[1] شیعہ عالم کا مضمون تو اب ختم ہوا مگر غازی آباد کے شیعوں نے بہت دن پہلے ایک فخریہ اشتہار دیا تھا جس میں ذکر تھا کہ اہلحدیث اس مضمون میں خاموش ہو گیا۔ کیسا اوچھا پن ہے۔ (اہلحدیث)

[2] میری طرف اشارہ ہے۔ ناظرین اسکی تصدیق کر سکتے ہیں کہ میں فراری ہوا۔ اور کبھی نہیں ہوں گا یہ میں شیعہ سے (اہلحدیث)

[3] کوئی واقعہ آیندہ کا نہ کوئی پیچھے کا قرآن کو جھٹلا سکتا ہے۔

مگر ہجرت نہیں کی انکی ولایت سے تم کو مطلب نہیں جب تک ہجرت نہ کریں ؎

ایک مقام پر فرمایا:۔

وَالْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (پ ۱۰ ع ۱۵)

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں نیک کاموں کا حکم کرتے اور بُروں سے روکتے ہیں نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں انہی لوگوں پر خدا رحم کریگا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

ان آیات کے ساتھ آیت زیر بحث کی تفسیر بخوبی ہوتی ہے جو مضمون انکا ہے وہی اسکا مطلب ہے یعنی یہ کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے اولیاء (خیرخواہ اور دوست) ہیں انکو ایک دوسرے سے ہمدردی اور سلوک برتنا چاہیئے۔ اس میں نہ خلافت کا ذکر ہے نہ امامت کا اگر ذکر ہے تو محبت کا اور اخوت کا ہے جو ہم کو بھی مسلم ہے۔

آیئے ہم دور نہ جاویں بلکہ اسی آیت کا سیاق و سباق دیکھیں جو شیعہ عالم نے خلافت بلافصل علی کے لئے پیش کی ہے اوس آیت کے ماقبل اور مابعد یوں مذکور ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (پ ۶ ع ۱۲)

اے مسلمانو! جو کوئی تم میں سے اپنا دین چھوڑ دے کچھ حرج نہیں خدا ایک ایسی قوم پیدا کریگا جنکو خدا محبت کریگا اور وہ خدا سے محبت کرینگے مسلمانوں کے حق میں نرم ہونگے اور جنگی کافروں کے حق میں سخت اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرینگے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فراخی والا جاننے والا ہے ؎

اسکے بعد فرمایا:۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

تمہارے ولی اللہ رسول اور ایماندار ہیں جو نماز قائم رکھتے اور خشوع خضوع کیحالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں ؎

اس کے ساتھ ہی فرمایا:۔

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

جو لوگ اللہ رسول اور مسلمانوں سے اپنی ولایت (محبت) کا تعلق پیدا کرینگے وہی اللہ کی جماعت ہو کر غالب آوینگے ؎

اس کے بعد ساتھ ہی یہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔

اے مسلمانو! جو لوگ دین اسلام کو مخول کرتے ہیں یعنے اہل کتاب اور دیگر کفار لوگوں کو اپنے اولیا (دوست) نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو ؎

ناظرین! اگر قرآن مجید فصیح و بلیغ کتاب ہے تو آپ لوگ اس آیت کے باہمی تعلق کو ملحوظ رکھکر اسکی تفسیر معلوم کریں پہلے فرمایا۔

جو کوئی مرتد ہو جائے کچھ حرج نہیں خدا ایسے لوگ پیدا کرے گا جو مومنوں سے بڑی نرمی اور محبت کا برتاؤ کرینگے پھر فرمایا اللہ رسول اور مسلمان تمہارے اولیاء ہیں پھر فرمایا جو لوگ اللہ رسول اور ایمانداروں سے ولایت کا تعلق پیدا کرینگے وہی غالب ہونگے۔ اس کے بعد خاتمہ اور گویا منقطع کلام پر فرمایا:۔

کافر دنکو جو تمہارے دین کو مخول کرتے ہیں اپنے اولیاء مت بناؤ ؎

لہٰذا غور کریں کہ یہ آیت اپنے ماقبل اور مابعد کے ساتھ ملکر کیا معنے بتلا رہی ہے اور اس میں ولایت کے کیا معنے مفہوم ہوتے ہیں وہ کونسی ولایت ہے جو مسلمانوں کو باہمی فرض ہے اور غیروں سے نہیں وہ وہی ولایت ہے جس کو دوسرے مقام پر یوں فرمایا:۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (پ ۵ ع ۹)

؎ اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو ان کو پکڑو اور (جنگ میں) جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا ولی (مخلص دوست) اور مددگار مت بناؤ ؎

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب وہ ہرگز نہیں جو شیعہ عالم نے بیان کیا ہے نہ اُن معنے سے آیت کا جملہ اسمیہ دائمی معنی کے لئے رہتا ہے نہ اسکا جمع کا صیغہ (الذین) اصلی معنے میں رہتا ہے نہ ولایت کا مفہوم دوسری آیات بلکہ خود اسکے سابق اور لاحق سے مطابق ہوسکتا ہے اور جو بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی فقیر کو دی تھی تو انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی یہ سب خوش اعتقادی کی باتیں ہیں ورنہ وہ روایت نہ صحیح ہے (منہاج السنۃ ملاحظہ ہو) نہ قرآن شریف کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کی آیت موصوفہ میں اداء زکوٰۃ کا ذکر ہے اور زکوٰۃ فرضیہ مال ہے حالانکہ نزول قرآن کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا مال کبھی نہیں ہوا کہ اوسپر زکوٰۃ فرض ہوتی دوسرا یہ کہ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ دینے والے کی عادت مستمرہ دائمیہ بیان کرتی ہے یعنے وہ لوگ ہمیشہ رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں پس رکوع کے معنے اس جگہ خشوع اور خضوع کے ہیں چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ:۔

يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ

؎ یعنے اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں دیتے ہیں مگر دیتے ہوئے اس امر سے اُنکے دل ڈرتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف رجوع ہونگے ؎

؎ مطلب یہ کہ دیتے ہوئے بھی خدا سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ قبول نہ ہو۔ ہم حیران ہیں کہ لوگوں نے قرآن مجید کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ کیا قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ ایسی ویسی روایات کا ناسخ ہو جائے حیف صد حیف اللہ اکبر مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ (خدا کی کتاب کی قدر اسکی شان کے برابر نہیں جانتے اور نہ کرتے ہیں) انا للہ۔ کیا کوئی صاحب ہیں؟ جو ہماری طرح آیات بینات سے اپنا دعوے ثابت کر سکے (دیدہ باید)

اہلحدیث کی آمد پر اہلیان امرتسر

آج ہمارے ہاتھوں میں تین ساڑھے تین مہینے کے بعد پیارا اخبار اہلحدیث

پھر موجود ہے جس کے مدبر کی اولوالعزمی ثابت قدمی اور اسکی دوبارہ زندگی کو قدر کی نظروں سے دیکھتے ہوئے ہم صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اگرچہ اہلحدیث کے سرسبز باغ میں خزاں کا جھونکا آگیا تھا مگر الحمدللہ شائقین کی توجہ اور ہمدردی نے جلدی اسکے مرجھائے ہوئے غنچے کو دوبارہ ہرا کر دیا۔ اور اب ہر علم دوست پیارے اہلحدیث کے دیدار کا طالب تھے ؎

کل اس سے ہم نے ترک ملاقات کی تو کیا
پھر اس بغیر کل نہ پڑی دو گھڑی کے بعد

برادران اسلام نے جو ہمدردی و خیر خواہی اہلحدیث کے ساتھ اسکے مصیبت میں کی ہے وہ بہر صورت لائق تحسین و شکر گذاری ہے۔ واقعی بات ہے کہ جو جوہر اخوت و ہمدردی کا مسلمانوں کو عطا ہوا ہے جس طرح اپنی تمام خوبیوں میں جامع ہے اسی طرح اس میں یہ عمدگی بھی ضم ہے کہ اس کا عمل سطحی نظروں کا محتاج نہیں۔ اور نہ سطحی نظروں سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔ البتہ جو لوگ وجدان اور باطنی تعلقات کے راز سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ قدرت نے مسلمانوں کو کیسی نعمت عطا فرمائی ہے اخوت و ہمدردی ایک ایسی پاکیزہ چیز ہے جو تمام مسلمانوں کو ایک قالب دو جان کا مصداق رکھتی ہے۔ اخوت و ہمدردی نے مسلمانوں کی قوت و شوکت کو دوبالا کر دیا ہے۔ اور غیر اقوام و ملل کے لوگ تہ دل سے اور دلی زبان سے تصدیق ملت کا اقرار کرتے ہیں۔

وہ کونسی چیز ہے جو بندگان اسلام کو یکرنگ و متحد دیکھنے کی سبق پڑھاتی ہے۔ وہ کونسا جوہر ہے جس نے ایک معمولی بندۂ اسلام سے لیکر ایک بڑے اور صاحب اقتدار تک کو ایک ہی تعلیم دیکر سب کو یکساں بنا دیا۔ وہ کونسی شے ہے وہ پاکیزہ جوہر وہ مذہبی طاقت وہ قومی اسپرٹ اخوت و ہمدردی ہے جس کی لازوالی اور عظمت شان اور طاقت کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ والحمدللہ اسلام کے پاس ایسی پاکیزہ تعلیم نہ ہوتی

اور وہ اپنے بندگان کو اخوت و ہمدردی اور مصیبت کے وقت جان نثاری کرنا نہ سکھلاتا۔ تو آج اسلام اس قدر ترقی حاصل نہ کرتا اور نہ اسکی اشاعت دور دور از ملکوں میں ہو سکتی۔

اخوت و ہمدردی کی خوبی کے متذکرہ بالا الفاظ کو جو بالکل معمولی ہیں تمام خوبیوں پر نظر غائر ڈالکر تجربات و واقعات اور مشاہدات سے مطابق کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ اخوت و ہمدردی جس پر دنیا کی تمام قوتیں قربان ہیں ایک عجیب و غریب شے ہے جو ایک ہی کلمہ پڑھنے سے حاصل ہوتی۔ اور دشمنوں کی شدید دشمنی کو دور کر کے بھائی بھائی بنا دیتی ہے سبحان اللہ۔

بعض نامی اخبار نویس اپنے پرچہ پر شعر چھاپا کرتے ہیں ؎

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

مگر درحقیقت یہ اقبال کا شعر اہلحدیث ہی کے لئے موزوں ہے کہ جس کے ذریعہ سے دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت باحسن الوجوہ ہو رہی ہے اور انشاءاللہ ہمیشہ ہوتی رہیگی۔

اہلحدیث کو جان سے زیادہ عزیز رکھنے والے اس سچی دلی محبت و الفت رکھنے والے شائقین اور اسکے سچے شیدائی اسکے مذہبی چمن کی بہار سے چند ماہ محروم رہکر اور اسکی مفارقت سے متاسف تھے۔ مگر الحمدللہ ان کی مستجابی دعائیں اور دلی خلوص کی ہمدردی رائیگان نہ گئی۔ اور پھر انکا پیارا مذہبی اخبار اہلحدیث اسی آب و تاب کے ساتھ نکلا۔

سو اہلحدیث کا اجراء اسکی دوبارہ زندگی یا ایک عرصہ کی قید سے رہائی ہے۔ خدا اسکی زندگی کو ترقی کا اعلیٰ زینہ اور مرتبت کا بلند مقام عنایت فرمائے۔ ہمیشہ جمیع بلیات و آفات سے محفوظ رکھے اور اسکو ایک بڑی زندگی دے آمین ؎

مرنا ہے اسکا بہتر جو جیتے جی ہے مردہ
زندہ ہے وہ جو مر جائے اسلام کے لئے

(راقم محمد عبدالعزیز غفرلہ)

مذاکرہ علمیہ

گذشتہ رسالہ گلدستہ شمالی کے نمبر چہارم میں ایک سرخی "شداد کی شہر"

دیکھی جس میں نامہ نگار نے بابت شہر شداد کی جنت دریافت کیا ہے۔ اس کا جواب اگرچہ ہمارے مولانا مؤلف رسالہ نے دو ہی لفظوں میں ادا کر دیا ہے کہ کسی مختصر کو اس میں مختصر کرنے کی جگہ نہیں دی۔ گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا۔ خلاصہ یہ کہ سائل نے اپنے سوال کے دو پہلو و دو شق کر کے جواب طلب کیا تھا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس شداد کی جنت والے قصہ کو اپنی کتاب "فتح العزیز" میں لائے ہیں و نیز حافظ محمد صاحب مرحوم اپنی تفسیر محمدی میں اور نواب صدیق حسن خان مرحوم اسکے منکر و موضوع ہونے کے قائل و مقر ہیں۔ مطلب سائل یہ ہے کہ دونوں فریق کے علماء اہل حدیث ہیں پس کس کو ترجیح دی جاوے ہمارے مولانا مولوی فاضل مؤلف رسالہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اس قصہ کا ثبوت نہیں پایا۔ یہ دو لفظی جواب ایسا ہے کہ جس کو جوامع الکلم کہنا بجا ہے اور یہی منشا ہے قول نواب صاحب مرحوم کا جو مندرج ہے ترجمان القرآن میں اور اسکے قائل و مقر و مثبت ہیں اکثر مفسرین محققین جیسا کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری میں اور اسی طرح مذکور ہے تفسیر جامع البیان میں اور صرف لانا قصہ مذکور کا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی و حافظ محمد صاحب مرحوم وغیرہما نہیں ہو سکتا حجت۔ باوجود نہ کہنے انکے کے صحیح و موضوع من ادعی خلافہ فعلیہ البیان بالبرہان

(راقم عبدالرزاق دہلوی تلمیذ الرحمٰن)

تناسخ کے قیدی کیا کریں

یہ کہ از روئے تناسخ جملہ درختان ہر قسم ثمرہ و غیر ثمرہ و چرند و پرند و جملہ انسان تناسخ کے قیدی ہیں بمعہ نتائج کے لاکھوں اور بے تعداد جرثوموں کی جان تلف کر کے شب باش انسان درختوں ان اپنی شکم پوری کرتے ہیں اور نیز کام میں لاتے ہیں تو آریہ سماج اسکا جواب دے کہ بے تعداد

خون کیوں کر بچ سکتے ہیں جبکہ جملہ حیوانات و انسان کی غذا اناج وغیرہ اشیا ہیں پس ظاہر ہوگیا کہ اگر جانوران ہر قسم و انسان اپنی حیات قائم رکھنا چاہیں گے تو بے تعداد روزانہ تناسخ کے قیدیوں کا خون کرینگے اور اگر اپنی غذا ترک کرینگے تو بھوکے ہو کر مر جائیں گے یہ اچھا تناسخ کا مسئلہ ہے کہ اگر غذا کھاؤ تو بے تعداد خون کرنے والے بنو اور اگر غذا ترک کرو تو مر جاؤ۔ آب یہی دوسری صورت کہ گوشت خور زیادہ خون کرکے اپنا شکم بھر سکتے ہیں یا سبزی خور اسکی بحث بھی نہایت مختصر ہی خیال کرو کہ ایک گائے ہزاروں درخت گھاس کے جو تناسخ کے قیدی ہیں کھا کر اپنا شکم بھرتی ہے اب ملاحظہ کیجئے شیر کو اگر وہ ایک بھیڑ بکری کا شکار کرے تو وہ ایک ہی گائے کو جو تناسخ کی قیدی ہے کھا کر اپنا شکم بھر سکتا ہے اور اس شیر کا پس خوردہ اور جانور بھی کھا کر سیر ہو سکتے ہیں جس سے معلوم ہوگیا کہ بمقابلہ گوشت خور کے سبزی خور زیادہ خون کرکے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور دوسری تمثیل دیکھئے کہ دال کھانے والوں انسانوں اور گوشت خور انسانوں کی غذا کو بھی دیکھئے کہ کون زیادہ خون کرکے اپنا پیٹ بھر سکتا ہے خیال کرو ابھی ایک شخص سیکڑوں پودوں کی جان تلف کرکے پاؤ بھر دال پکا دے اور دوسرا شخص گوشت خور ایک بکری ذبح کرکے پکا دے تو اس کے گوشت سے ایک سو آدمی پیٹ بھر سکتے ہیں۔ اب ملاحظہ کیجئے کہ دال کو ایک شخص بے تعداد جانیں تلف کرکے کھا سکتا ہے اور گوشت خور ایک تناسخ کے قیدی کو ذبح کرکے ایک سو انسان کو کھلا سکتا ہے لہذا اس سے بھی ثابت ہوگیا کہ دال خور تناسخ کے قیدی بمقابلہ گوشت خوروں کے زیادہ خون کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں جب آریہ سماج کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ فعل سماج نہ کرے جس سے زیادہ خون کرنا پڑیں ممکن ہے مہاشہ بجو دھ دت میرے مضمون کا جواب نہ تحریر کرسکیں کیونکہ ان کی عادت ہے کہ میرے مضامین کا جواب نہیں دیتے نہ معلوم وہ کس حالت میں ہیں پرمیشور بڈھے کو زندہ رکھے پھر کبھی نہ ہونے سے ہونا اچھا ہے

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ضعیفی میں جوانی سے زیادہ جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

خاکسار منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(از حکیم عبد الحمید قادری از حیدر آباد دکن)

مندرجہ عنوان سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۴۹ھ میں ایک مختصر مگر مطلب خیز مضمون محررہ عالیجناب مولوی عبد الغنی صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ خانپور ضلع ہوشیار پور ہماری نظر سے گذرا عرصہ سے ارادہ ہو رہا تھا کہ اس مضمون پر کچھ خامہ فرسائی کی جاوے مگر مشاغل کثیرہ اور فرصت قلیلہ اسکے مانع رہیں۔ اب بحمد اللہ کچھ وقت ہاتھ آیا ہے اسلئے ہم اسکو اپنے اور اپنے بھائیوں کے فائدہ کے لئے صرف کرنا چاہتے ہیں۔

بے شک ہمارے زمانہ پر آشوب میں نوے فیصدی ایسے اشخاص نظر آئیں گے جنہوں نے یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ بڑے لمبے چوڑے القاب ازراہ افتخار لگاتے ہیں کوئی ہے کہ قادری چشتی نظامی مجددی لکھ رہا ہے کوئی ہے کہ اپنے نام کے پیچھے فخری لکھکر فخر کرتا ہے کوئی ہے کہ اپنے نام کے ساتھ حنفی شافعی وغیرہ پیوند کرنیکا عادی ہوگیا ہے اور کوئی ہے کہ سید صدیقی۔ فاروقی۔ علوی وغیرہ تحریر کر رہا ہے۔

ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے عرض کرتے ہیں کہ یہ بات ہماری سمجھ میں مطلقاً نہیں آتی کہ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو پیارے نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرے تو اس سے دلی عداوت رکھی جاتی ہے اسکو بہت بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اگر کچھ بھی بس چلتا ہے تو بیچارے کی خوب ہی گت بنائی جاتی ہے اور خدا جانے کیا کیا بلائیں اور سپر توڑی جاتی ہیں اور کیا کیا الزامات اوسکے سر تھوپے جاتے ہیں حالانکہ عقلاً و انصافاً جن اشخاص پر مسلمان ہونیکا اطلاق ہو سکتا ہے یا جن کو مسلمان ہونیکا دعویٰ ہے ان پر لازم ہے کہ اپنی نسبت اپنے سچے مذہب اسلام کے پیارے اور برگزیدہ نبی کی طرف کریں اور اگر کسی نے اسلام کے نبی کی امت میں سے کسی محدث فقیہ پیر وغیرہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا تو ہر ذی فہم آدمی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ایسے شخص سے بڑھکر اور کون احسان فراموش اور محسن کش ہو سکتا ہے لہذا ہم ایسے بھائیوں سے جن کو اپنے نام کے ساتھ کسی ضمیمہ کے بڑھانے کی عادت ہی ہوگئی ہے باادب التماس کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے نام کے ساتھ کسی بزرگ کا نام لگانا چاہتے ہوں تو اونکو چاہئے کہ خیر الناس سید البشر شفیع المذنبین فی المحشر فخر الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی سے اپنے نام کی زینت بڑھائیں گو ہمارے لئے تو وہی نام اچھا ہے جس کو ہمارے خالق ہمارے مالک ہمارے پروردگار اللہ جل شانہ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ بنا بریں ہم کو اپنے نام کے ساتھ کسی اضافہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

ہم نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے اس سے قاریان کرام پر روشن ہو گیا ہوگا کہ اشخاص بالعموم مندرجہ ذیل سہ اصناف میں داخل ہیں۔ اول وہ جن کو کسی بزرگ کی اولاد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ دوم وہ جو کسی معین مجتہد کے مقلد ہونے پر نازاں ہیں اور سوم وہ جو کسی پیر یا ولی کی طرف نسبت کرکے شاداں و فرحاں ہیں۔ لہذا ہم چاہتے ہیں ہر صنف کے اشخاص کے مفصل حالات بیان کرکے یہ ثابت کردیں کہ آیا ایسا کرنا بیجا ہے یا بے جا اور آیا ایسے اس فعل سے انکو کوئی دینی یا دنیوی مفاد حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

پس قسم اول کے اشخاص کو واضح ہو جانا چاہیئے کہ اگر ان کے عمل غیر صالح ہیں تو ان کو کسی بزرگ کیا کسی پیغمبر کی بھی اولاد میں ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیا انکو معلوم نہیں کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت نوح کے اوس بیٹے کو جس کے عمل اچھے نہ تھے انکی

سلہ عبرانی کرکے نامہ نگار سلیس اردو زبان استعمال کیا کریں ہر قسم کے عربی الفاظ سے حتی الامکان

اِس میں شریک نہیں فرمایا تھا ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اسکے تو عمل اچھے نہیں ہیں) اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جن اشخاص کے عمل اچھے نہ ہوں وہ اس بزرگ کی اولاد نہیں ہو سکتے جس کی طرف وہ اپنے آپکو منسوب کرتے ہیں اور اگر ان لوگوں کا یہ خیال ہو کہ جن بزرگ کی ہم اولاد ہیں۔ ان کی وجہ سے قیامت کے روز ہماری بخشش ہو جائیگی سو اس سے بھی ان کو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے کیونکہ اون کے عمل غیر صالح کی بدولت وہ اس بزرگ کی اولاد سے خارج ہو گئے کما مر اور اگر یہ مان لیا جاوے کہ وہ فلاں بزرگ کی اولاد ہیں تو بھی اس سے قیامت کے دن کسی فلاح و بہبود کی ڈھارس نہیں بندھ سکتی کما قال اللہ تعالیٰ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ۔ (پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اس دن نہ لوگوں میں رشتہ داریاں (باقی) رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھینگے) مطلب یہ ہے کہ نہ قرابت مندی کام آئے گی اور نہ کوئی کسی کی مدد کرے گا نفسی نفسی پڑی ہوگی جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ عز اسمہ ہوتا ہے لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (قیامت کے روز تمہارے ناطے اور اولاد (کچھ) کام نہ آئیں گے) تیسری جگہ ارشاد ہے۔ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ (اس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگیگا ان (رشتہ داروں) میں سے ہر شخص کو اس دن کی فکر لگی ہوئی ہے جو اسکے لئے بس ہے) اسی کے مماثل آں حضرت سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ ارشاد فرماتے ہیں من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه (جس کا عمل اسکو پیچھے ہٹاوے اس کا نسب اسے جلدی نہیں پہونچاتا) یعنے نتیجہ یہی کہ اگر کسی کے عمل اچھے نہ ہوئے تو اوسکی عالی نسبی کچھ کام نہ آوے گی اور عالی نسب (مثلاً سیدوں) کا یہ خیال ہو کہ خیر دنیا ہی میں کچھ عزت و وجاہت نصیب ہو جاوے اور اسلئے اپنے نام کے ساتھ سید فلاں لکھتے ہیں تو بھی اون کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (عزت تو اللہ اسکے رسول اور مومنین کی ہے) اور سنئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي ولا لاسود على ابيض ولا لابيض على اسود الا بالتقوى الناس من آدم وآدم من تراب (عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ عجمی کو عربی پر کچھ فضیلت ہے اور نہ کالے کو گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر مگر (صفت) تقوے کے سبب (سب) لوگ آدم (کی نسل) سے (پیدا ہوئے) ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں)۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہیں ہے اور اگر کچھ فضیلت ہے تو محض تقوے کی وجہ سے ہے جیسا کہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (حضرت آدمؑ) اور ایک عورت (حضرت حواؑ) سے پیدا کیا اور (پھر تمہاری) ذاتیں اور برادریاں ٹھہرادیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (ورنہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہے جو تم میں بڑا پرہیزگار ہے) اس آیت سے بھی وہی نتیجہ نکلا کہ کسی شخص کو کسی شخص پر کسی قسم کی فضیلت حاصل نہیں ہے نہ از روئے نسب کے نہ از روئے دولت ثروت وغیرہ کے ہاں اگر فضیلت دینے والی کوئی چیز ہے تو صرف تقوے ہے پس ان لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہیئے جو اپنی عالی نسبی پر پھولے نازاں ہیں کہ انکو اس سے اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دنیا میں کوئی عزت حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ آخرت میں نجات نصیب ہو سکتی ہے اور اگر دنیاوی حیثیت سے بھی اونکی عالی نسبی پر غور کیا جائے تو بھی ایسے لوگ دوسروں سے تفوق فی النسب کی کوئی دلیل نہیں رکھتے اس وجہ سے کہ جیسے وہ حضرت آدمؑ کی اولاد میں اسیطرح دوسرا بھی اونہیں کی اولاد ہے اور اگر حضرت آدمؑ شریف تھے تو ہر شخص جو ان کی اولاد میں ہے شریف ہوا اور اگر (نعوذ باللہ) وہ رذیل تھے تو انکی سب اولاد یکساں رذیل ہوئی اور وہ کہاں سے شریف اور دوسرا کیونکر رذیل ہوا اور حضرت آدم کی شرافت کا بیان خود اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ (اللہ نے پسند کیا آدم کو) پس جب حضرت آدم شریف ہوئے تو اون کی تمام اولاد و احفاد شریف ہوئی اور جو لوگ اپنی عالی نسبی پر فخر کیا کرتے ہیں اونکا فخر اس طرح کالعدم ہو گیا گو ان کے فخر کو رسول اللہ صلعم نے جہالت کی صفت بتائی ہے حیث قال ان الله اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء الخ (آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کا عیب اور باپ دادوں کے ساتھ فخر کرنا (جو جاہلیت کی ایک صفت ہے) تم سے دور کر دی) لہذا مفاخر فی النسب تو کوئی چیز نہ رہی ہاں اگر شرافت کوئی چیز ہے تو تقوے ہے اور اگر حقیقی عزت کوئی چیز ہے تو تقوے ہے اور اگر دولت کوئی چیز ہے تو وہ بھی تقوے ہے اسلئے اگر دوامی دولت کی خواہش ہے تو تقوے اختیار کرنا چاہیئے جیسا کہ اوپر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے اور سنو فرمایا رسول صلعم نے اولی الناس بی المتقون من كانوا وحيث كانوا (یعنے میری ملاقات اور قرب تو پرہیزگاروں کو حاصل ہوگا کسی قوم کے ہوں اور کسی جگہ کے رہنے والے ہوں) ناظرین کرام! متقیوں کی ایسی قسمت ہے کہ وہ البتہ اوسپر جتنا فخر کریں کم ہے اور جس قدر ناز کریں بجا ہے اور درست ہے اور جس قدر خوشی کے راگ گائیں جائز اور چسپاں ہے اسلئے کہ انکو رسول اللہ صلعمؐ کا قرب حاصل ہے یا اللہ ہم کو بھی تقوے سے آراستہ کر اور ہم سے جہالت کی باتیں یک قلم دور کر دے۔ آمین۔

ؐ اتنی اتنی لمبی عبارتیں لکھنے میں کمی نہیں کیجاتی مگر درود لکھنے میں کمی کیجاتی ہے مہربانی کرکے نامہ نگاران درود پورا لکھا کریں۔ (اہلحدیث)

[illegible]

ہم نے جواس قدر آئیں بائیں لکھائی ہے اوس کا خلاصہ اور ماحصل صرف اسی قدر ہے کہ از روئے نسب ایک شخص دوسرے سے اشرف وانجب نہیں ہوسکتا اور اگر اوسکے عمل اچھے نہیں ہیں تو اسکی عالی نسبی کوئی کام نہ آئیگی البتہ متقی صرف شریف ہیں خواہ وہ کسی قوم کے ہوں اور کہیں کے رہنے والے ہوں اور انہی کی فلاح دارین قدم چومنے کیلئے ہر لحظہ ہر آن منتظر رہا کرتی ہے دوسرے صنف کے لوگوں سے (یعنے وہ اشخاص جوکسی معین مجتہد کے مقلد ہیں) بادب گذارش ہے کہ آجکل کی مروجہ تقلید شرک اور بدعت دونوں ہے شرک اسلئے کہ آجکل کے مقلدوں کو اگر کوئی آیت یا ایسی صحیح غیر منسوخ حدیث معلوم ہو یا بتلائی جائے جن کے خلاف اونکے مجتہد کا قیاس یا قول ہے تو وہ اوس میں بدیں سبب کے طرح طرح کی تاویل وتحریف کرکے اس آیت اور حدیث کو امام کے قول یا قیاس کی طرف لیجاتے ہیں اور اس طرح سے اپنے مجتہد کا مذہب نہیں چھوڑتے یا دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہہ ہوگا کہ خدا اور رسول کے احکام پر اپنے مجتہد کے قول کو غالب کردیتے ہیں۔ جو سراسر شرک ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید میں فرماتے ہیں فمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقہاء بعینہ یری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قالہ ھو الصواب البتۃ واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظھر الدلیل علی خلافہ وذالک ما رواہ الترمذی۔ عن عدی بن حاتم انہ قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ قال انھم لم یکونوا یعبدونھم ولکنھم کانوا اذا احلوا لھم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیھم شیئا حرموہ (اور جو شخص انجان ہوا اور فقہاء میں سے کسی ایک کی تقلید کرے یہہ سمجھ کر کہ ایسے شخص سے خطا مشکل ہے اور یہہ جو کہتا ہے وہی ٹھیک ہے اور دل میں یہہ بات ٹھہرا رکھے کہ اسکی تقلید نہ چھوڑونگا اگرچہ اوسکے خلاف پر دلیل ثابت ہو مصداق اس کا وہ حدیث ہے جس کو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ یہ آیت پڑھتے تھے کہ ٹھہرایا یہود ونصاریٰ نے اپنے عالموں اور درویشوں کو پروردگار اللہ کو چھوڑ کر کہا وہ لوگ ان کی بندگی نہ کرتے تھے انکا پر یہہ حال تھا کہ جس چیز کو وہ انہیں حلال بتلا دیتے اسکو حلال جانتے اور جب انکو کوئی چیز حرام بتا دیتے تو حرام جانتے) اسی کے لگ بھگ تفسیر وزیشا پوری۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ فتح العزیز تحت آیت فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا۔ تفسیر مظہری تحت آیت قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آجکل کی تقلید سراسر شرک ہے اور شرک کی کبھی بخشش نہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ اور دوسری جگہ ارشاد ہے مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ (جس نے شرک کیا اللہ کے ساتھ پس اللہ نے اوس پر جنت حرام کی)۔

تقلیدی بھائیو! تقلید کی برائی سن لی؟ اب سنو تقلید بدعت کیوں ہے؟ اسلئے کہ تقلید کا رواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مسعود میں نہ تھا۔ نہ صحابہ نہ تابعین کے زمانہ میں اسکا کہیں پتہ تھا جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد۔ (چوتھی صدی کے پیشتر کوئی بھی کسی خاص مذہب کی تقلید نہیں کرتا تھا) ایسا ہی فرمایا شیخ عبدالحق صاحب دہلوی نے شرح سفر السعادت میں اور چونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (جس شخص نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی نئی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں ہے پس وہ مردود ہے) اسلئے تقلید جو بعد میں نکالی گئی ہے نئی چیز ہوئی اور جب نئی چیز ہوئی تو بدعت ہوئی اور جب بدعت ہوئی تو گمراہی ہوئی جیسا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کل محدث بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (بیشک ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے) اور ایسا شخص ہوا اور بدعتی کے نسبت آنحضرت صلعم کا ارشاد سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ نے اس طرح سے روایت کیا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کرتا اللہ تعالے بدعت والے کا روزہ نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور نکل جاتا ہے وہ اسلام سے جیسے نکلتا ہے بال گندھے ہوئے آٹے سے کہو حضرات مقلدین! تقلید نے تو آپ کو کسی کام کا نہ رکھا یہاں تک کہ اسلام سے بھی نکالکر چھوڑا۔ یہاں پر شائد ہمارے تقلیدی بھائی ہم سے یہ سوال کئے بغیر نہ رہیں گے کہ جو لوگ اپنے آپ کو غیر مقلد یا اہلحدیث کہتے ہیں وہ بھی تقلید سے نہیں بچ سکتے اس واسطے کہ وہ بھی امام بخاری ودیگر محدثین کے علاوہ راویان حدیث کے مقلد ہیں۔ تو گویا ہم (مقلدین) ان غیر مقلدوں سے اچھے ہوئے کیونکہ ہم تو آئمہ مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں اور غیر مقلد غیر مجتہد عام راویوں کے مقلد ہوئے اسکا جواب یہہ ہے کہ تقلید اور اتباع میں فرق نہ کرنے سے یہ غلط اعتراض پیدا ہوتا ہے سنو! کسی شخص کا ذاتی قول بغیر دلیل کے محض حسن ظن کے طور پر تسلیم کرنے کو تقلید کہتے ہیں اور اتباع کہتے ہیں موافقت کرنے کو کسی شخص کے ساتھ باب ہویا استاد یا پیر امر حق میں۔ جو مطابق مرضی خدا اور رسول کے ہو (فتح الباب لعقائد اولی الباب) اگر اسکو تسلیم نہ کیا جائیگا تو پھر سارے ائمہ مجتہدین مجتہد کس اصول پر باقی رہیں گے بلکہ وہ بھی مقلد ہو جائینگے آثار امام محمد اور جامع عبدالرزاق مصنف ابو بکر ابی شیبہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کا بہت بڑا حصہ ابراہیم نخعی کی پر مبنی ہے اس صورت میں حنفی مذہب کے لوگ کیا اس بات کو تسلیم کرینگے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم

اہلحدیث امرتسر [illegible]

نخعی کے مقلد تھے اسی طرح امام مالک نے سعید بن مسیب سے اور امام شافعی اور امام احمد نے امام مالک سے بہت روایات حاصل کی ہیں تو کیا امام مالک سعید بن مسیب کے اور امام شافعی اور امام احمد امام مالک کے مقلد تھے؟ اور اگر یہہ قول صحیح تسلیم نہیں کیا جاتا تو اکابر دین اسلام نے تقلید اور اتباع میں جو فرق بتلایا ہے اوسکو تسلیم کرنا ضروری ہوگا اور جب اُسکے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو اعتراض بالا بھی غلط ہوگیا۔

تاکہ اتباع اور تقلید میں بین فرق معلوم ہوجاوے ہم آپکو ایک مثال پیش کرتے ہیں :-

فرض کرو کہ حنفی لوگ کنز اور قدوری میں کچھ مسائل پڑھکر انپر عمل کرتے ہیں اور اپنے آپ کو حنفی مشہور کرتے ہیں اور اگر اُن سے یہ سوال کیا جاوے کہ اپنے آپکو حنفی کیوں کہتے ہو کنزی اور قدوریہ کیوں نہیں کہتے تو غالباً یہی جواب ملیگا کہ صاحب کنز اور صاحب قدوری کے قول پر ہم نے عمل نہیں کیا جو ہم اپنے آپکو کنزیہ اور قدوریہ مشہور کریں بلکہ صاحب کنز اور صاحب قدوری نے روایت کے طور پر امام ابو حنیفہ رح کے اقوال جو بیان کئے تھے ہم نے اُن پر عمل کیا ہے اس واسطے ہم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں اس جواب سے تقلید اور روایت میں خود فرق نکل آئیگا اور جس اعتراض کا اوپر ذکر ہوا وہ غلط قرار پائیگا۔

ہمارے بھائی شاید اسکے بعد ہم پر یہ اعتراض جڑ دینگے کہ خدا جانے غیر مقلدوں کو تقلید سے کیوں اس قدر بیر ہے کہ جیسے کہ وہ اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں مگر اور کوئی اوسکی برائی کرنے کی جرات نہیں کرتا جواب اسکا یہہ ہے کہ اسکی مذمت اور برائی ہم اپنے منہ سے نہیں بلکہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے سنادیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح اور دیگر ائمہ کے اقوال پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے بھائیوں کو اچھی طرح سے معلوم ہوجاوے کہ تقلید ایسی مذموم چیز ہے کہ اس کی مذمت خود اللہ عزوجل رسول اللہ صلعم اور دیگر ائمہ کر رہے ہیں۔

سنو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

(۱) اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

(منزل من اللہ کے سوا اوروں کا کہا مت مانو)

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ (اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں پھر اگر کسی چیز میں تم آپس میں جھگڑ پڑو تو اوسکو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور آخری روز (قیامت) پر یقین رکھتے ہو) دیکھو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا اچھا فیصلہ صادر فرمادیا کہ جب کبھی امر دین میں جھگڑا ہو پڑے تو اسکا انفصال قرآن وحدیث سے چاہو نہ کسی اور کی کتاب سے (جس میں اقوال ائمہ وغیرہ ہوتے ہیں) جیسا کہ آجکل ہورہا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

(۳) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پس تیرے ہی رب کی قسم ہے کہ جب تک یہہ لوگ باہمی جھگڑے آپ ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور جو کچھ آپ فیصلہ فرمائیں اُس سے کسی طرح دلگیر نہوں بلکہ اوسکو قبول کرلیں) ہمارے بھائیوں کا یہ حال ہے کہ اگر اونکے امام کا کوئی ایسا قیاس ــ حدیث کی عدم دستیابی کی وجہ سے کیا تھا) جو حدیث صحیح کے مخالف ہو بتلایا جاوے اور اُن سے درخواست کی جاوے کہ آپ اس قول کو چھوڑکر حدیث شریف پر عمل فرمائیے تو ہزاروں تاویلات پیش کی جاتی ہیں (حیلہ جو را بہانہ بسیار) اور اوس قیاس کو کالوحی من السماء سمجھکر اُسکا ترک کرنا کبیرہ گناہ نہیں بلکہ کفر سمجھا جاتا ہے خدارا ہمارے بھائی خدا کے واسطے انصاف فرمائیں کہ یہ کتنی بڑی ناانصافی ہے کہ خدا اور رسول کے احکام تو (جو ہر طرح واجب التعظیم وتعمیل ہیں) پس پشت ڈالدیئے جائیں اور اُن پر عمل نہ کرنیکے لئے ایسی ایسی تاویلات اور توجیہات پیش کی جائیں جنکا سر ہونہ پاؤں مگر اپنے امام کے قول پر خواہ وہ حدیث صحیح کے ہی مخالف کیوں نہو بلا خوف وخطر وہڑلے سے عمل کیا جاوے۔ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

(۴) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) اللہ نے اتارا ہے اُسکی اور رسول (خدا) کی طرف چلو کہتے ہیں کہ جسپر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے (وہی طریقہ) ہمارے لئے بس کرتا ہے اگرچہ باپ دادے کچھ نہ جانتے اور نہ راہ راست پر رہے ہوں!) کہاں ہیں آجکل کے دعوے کرنے والے جو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ "بھائیو تقلید شخصی کو چھوڑکر اللہ اور اُسکے رسول کے پورے تابع ہوجاؤ" کہ ہیں! باپ دادا کا مذہب اور طریقہ ہم کیسے چھوڑیں ذرا اس آیت کریمہ کو بنظر انصاف بغور ملاحظہ فرماکر تقلید شخصی چھوڑدیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پورے پورے تابع ہوجاؤ۔

(۵) اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا (ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ اپنے عالموں اور مشائخوں اور حضرت مسیح ابن مریم کو خدا بناکر ٹھہرا رکھا حالانکہ انکو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہیں) اس میں وہ لوگ خوب غور کریں جو اپنے امام کے قول پر ایسے اڑتے ہیں کہ اُسکے خلاف کوئی آیت یا حدیث پیش ہو تو یہہ جواب دیتے ہیں کہ اسکا یہ مطلب نہوگا یا یہہ حدیث صحیح نہوگی یا اس میں کوئی رمز پوشیدہ ہوگی ورنہ ہمارے پیشوا ہرگز اسکے خلاف نہ کرتے لہذا ہم اون کی بہبودی کی خاطر اتنا عرض کرتے ہیں کہ اس آیت میں انصاف کی نظر سے غور کرنا چاہئے اور اماموں پر کوئی الزام نہیں ہے کیونکہ جس قدر امام وغیرہ گذرے ہیں سب ہی نے نصیحت اور وصیت کی تھی کہ خدا اور رسول کے احکام کے سوا اور کسی پر عمل نہ کرنا اور اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ علماء کے قول کا اعتبار ہی نہ کرے یا اون سے مسئلہ ہی

نہ پوچھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصل کی تلاش سے بےفکر نہ ہو یعنے ہر ایک مسئلہ میں یہ بات ڈھونڈھے کہ قرآن وحدیث کے موافق ہے یا نہیں اور جس وقت کوئی آیت یا حدیث کسی امام کے فتوے کے مخالف معلوم ہو تو اُس فتوے کو چھوڑ دے اور آیت وحدیث پر بغیر چون وچرا کے فوراً عمل کرلے (تفاسیر الاحادیث)

(۶) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا (اور جس دن کاٹ کاٹ کھائیگا گنہگار اپنے ہاتھ کہیگا کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسول کے ساتھ راہ اے خرابی میری! کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی) اسلئے چاہیئے کہ ذرا عقل وانصاف سے کام لو اور اتباع رسول میں ثابت قدم ہو جاؤ کیا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے ؎

نہ ارشادِ مرشد کو حدیثِ مصطفےٰ ہوتے
قیاسِ مجتہد چھوڑو حدیثِ مصطفےٰ ہوتے
صحابہؓ کو بھی مت پکڑو حدیثِ مصطفےٰ ہوتے
کسی کا قول کیا یارو حدیثِ مصطفےٰ ہوتے

(۷) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۔ (اور ایک وہ آدمی ہیں جو اللہ کی بات میں جھگڑتے ہیں نہ سمجھ رکھیں نہ سوجھ اور نہ کتاب چمکتی اور جب انکو کہیے چلو اُس حکم پر جو اتارا اللہ نے کہیں نہیں ہم تو چلیں گے اوس پر جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو اور جو شیطان بلاتا ہو انکو دوزخ کی مار کو بھی) ۔

اس آیت میں تقلید کی سخت مذمت ہے کیونکہ اصطلاحِ شرع میں اسی کا نام تقلید ہے کہ دین کے معاملات میں ایسی باتوں پر عمل کرے جو اللہ اور رسول نے نہیں بتلائیں (تفاسیر الاحادیث)

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۔ (اے ایمان والو نبیؐ کی آواز سے اپنی آوازیں بلند مت کرو جیسے تم ایک سے ایک زور زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کرا کرایا اکارت جائے)"

(۹) وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو رسولؐ تم کو دے لے لو اور جس سے منع کرے چھوڑ دو)

بخوف طوالت ہم اتنے ہی پر اکتفا کرکے اور حدیث شریف کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جس میں تقلید کی کافی تردید کی گئی ہے سنو اور غور سے سنو! اور انصاف کرو سنن ابن ماجہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فخط خطا وخط عن يمينه وخط خطين عن يساره ثم وضع يده في الخط الاوسط فقال هذا سبيل الله ثم تلا هذه الآية وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور دو خط دائیں اور دو خط بائیں کھینچے پھر بیچ والے خط پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ خدا کا سیدھا رستہ ہے اور ان چاروں خطوں کے بارہ میں قرآن مجید کی آیت پڑھی کہ اگر اون کی پیروی کروگے تو تم سیدھی راہ سے علیحدہ ہو جاؤ گے) دیکھیے ان چار خطوں سے چار مذہبوں یعنے حنفی مالکی شافعی حنبلی کی طرف اشارہ ہے اسی لئے آپ نے نہ چار سے زیادہ خط کھینچے اور نہ کم۔

امام ہمام ابو حنیفہ رح کا قول بھی ملاحظہ ہو جس کو شاہ ولی اللہ نے عقد الجید میں بروایت صاحب ہدایہ امام زندویسی نے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔ انه يعني ابا حنيفة سئل اذا قلت قولا وكتاب الله يخالفه قال اتركوا قولي بكتاب الله فقيل اذا كان خبر الرسول صلى الله عليه وسلم يخالفه قال اتركوا قولي بخبر الرسول صلى الله عليه وسلم فقيل اذا كان قول الصحابة يخالفه قال اتركوا قولي بقول الصحابة (یعنے امام ابو حنیفہ رح سے پوچھا گیا کہ جب آپ کوئی مسئلہ کہیں اور قرآن اُس کا مخالف ہو جواب دیا کہ میرا قول قرآن کے مقابلہ میں چھوڑ دو۔ پھر پوچھا گیا کہ اگر حدیث مخالف ہو۔ جواب دیا حدیث کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دو پھر پوچھا گیا کہ اگر آثار صحابہؓ مخالف ہوں جواب دیا کہ میرا قول آثار صحابہؓ کے مقابلہ میں چھوڑ دو)

دیکھو انصاف عقل ودانش اور محبت اللہ ورسول اس کو کہتے ہیں اور تقوے اس کا نام ہے اور اگر آپ بھی سچے اور پکے حنفی ہیں تو اپنے امام ہمام کی پوری تقلید کر دیجئے قول بالا پر عمل کرو ورنہ حنفیت کا دعوے غلط۔

مدخل میں بیہقی عبداللہ بن مبارک سے نقل کرتے ہیں قال يعني عبد الله بن مبارك سمعت ابا حنيفة يقول اذا جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم فعلى الرأس والعين واذا جاء عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم نختار قولهم ۔ (عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے (امام) ابو حنیفہ رح کو کہتے سنا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیے تو سر آنکھوں پر (دیکھو سچی محبت اسکو کہتے ہیں) اور جب صحابہؓ سے روایت کرے تو ہم اوسکو اختیار کرتے ہیں) اسی طرح یواقیت والجواہر میں امام عبدالوہاب شعرانی امام احمد اور امام مالک سے اور امام الحرمین نہایہ میں امام شافعی سے اور محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں نقل کرتے ہیں اور شاہ ولی اللہ صاحب نے قول سدید میں فرمایا ہے۔ اعلم انه لم يكلف الله تعالى احدا من عباده بان يكون حنفيا او مالكيا او شافعيا او حنبليا بل اوجب عليهم الايمان بما بعث به سيدنا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم (جان لے کہ اللہ تعالے نے اپنے بندوں میں سے کسی کو حنفی مالکی شافعی حنبلی ہونے کی تکلیف نہیں دی بلکہ اونپر واجب کیا ہے کہ جن احکام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں اونپر ایمان لائیں) اسی طرح ملا علی قاری حنفی حنفی شرح عین العلم میں [illegible] کہا ہے امام ہمام حنفی علامہ ابن امیر حاج علامہ [illegible]

بادشاہ شیخ ابن الحاجب - علامہ محب اللہ بہاری
اور مولانا بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے

شیخ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب الرد علی
من اخلد الی الارض میں لکھتے ہیں هل اباح
مالک وابو حنیفة والشافعی رضی اللہ عنهم
لاحد تقلیدهم حاشا اللہ منهم بل انهم
قد نهوا عن ذلک ولم یفسحوا لاحد فیه
(یعنی) ہرگز نہیں روا رکھا امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی
اللہ عنہم نے کسی کے لئے اپنی پیروی بلکہ بلاشک انہوں نے
اس سے منع کیا اور کسی کو اس بات میں گنجائش نہیں دی)
پس جماعت کے بھائیو! آپ کی مثل تو یہی ہوئی کہ ان
زمان میں تیرا میاں ان کو ائمہ اربعہ تو فرماتے ہیں کہ ہماری
تقلید نہ کرو آپ خواہ مخواہ انکی تقلید کئے جاتے ہیں
اور وہ بھی اس درجہ تک کہ نہ قرآن مجید کی پروا نہ احادیث
کا خیال۔ (باقی دارد)

جماعت اہلحدیث لاہور کا نفاق و شقاق

اس عنوان کا ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس
پہنچا۔ مناسب ہے کہ حسب منشاء مشتہرین ہم اسکو
شائع کر کے جواب دیں۔ (ایڈیٹر)

چند دنوں سے جماعت اہلحدیث لاہور میں اختلاف و
نفاق شروع ہے جو دن بدن بڑھ رہا ہے۔ آئندہ اسکے
بڑھنے کا اور زیادہ خطرہ محسوس کر کے بتعمیل ارشاد
من رای منکم منکرا فلیغیرہ الحدیث ہم
مجبور ہیں کہ اپنی خفتہ قوم کو متنبہ اور بزرگوں سے
استفسار کریں کہ ہماری بہت قلیل جماعت کا جو
پہلے ہی سے بہت ضعیف ہے اور جسنے ابھی تک کوئی
قابل قدر کام سر انجام نہیں دیا۔ بلکہ ابھی تک اپنے آپکو
سنبھال نہیں سکی - اس قدر بڑے شہر میں ان کی
صرف دو مسجدیں ہیں۔ جہاں انکو پناہ مل سکتی ہے
ایک چھوٹی سی درسگاہ ہے جس کے لئے ابھی بہت
کچھ کرنا باقی ہے۔ اس اختلاف عظیم کے بعد کیا حشر
ہوگا۔ اسلئے ہم تمام برادران و بزرگان اہلحدیث خصوصاً
مولانا مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی - مولانا مولوی
ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری و مولوی حاجی
حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و مولوی محمد عبد اللہ
صاحب پشاوری و مولوی عبد القادر صاحب پلیڈر
قصور و خان بہادر منشی سردار خان صاحب و حکیم
غلام محمد صاحب ٹھیکیدار و بابو چنن الدین صاحب
و مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و منشی شمس الدین
صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔ مولوی
کرم بخش صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔ مولانا
حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی سے نہایت زور اور
اصرار کے ساتھ ملتجی ہیں کہ وہ اس اختلاف شدید کے
دور کرنے کے لئے وقت نکالیں اور اپنی مساعی جمیلہ
کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اور اپنی جماعت کی اصلاح
و بہبودی اور اسکی حفاظت کیلئے کرنے کی پوری کوشش
کریں جس سے آئندہ اختلافات کی بنیاد اٹھ جاوے اور
اس کے بعد سے بھائی بھائی بنکر کام کریں - جو لوگ اس
اختلاف میں کسی قسم کا بھی دخل رکھتے ہیں وہ اللہ
سے ڈریں اور اپنے نفسوں کو جو بلاشبہ تمام نافرمانیوں کی
جڑ اور سرکشی کی اصل اور جبر و تشدد کی بنیاد ہیں مغلوب
و مقہور کریں اور اس بے بنیاد حیات دنیا سے دھوکا نہ
کھائیں یا ایها الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم
الحیوة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور۔ اور حضور
علیہ الصلوٰة والسلام کی ان تمام تعلیمات کو جو اتفاق و اتحاد
کے متعلق آپنے فرمائی ہیں مخالفت کر کے من یشاقق الرسول
من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل
المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا
کے مورد نہ بنیں۔ امید ہے کہ اول تو ہماری اس مختصر گذارش
پر فریقین توجہ فرمائینگے یا ہماری قوم کے اعیان و اکابرین کے
اسمائے گرامی اوپر درج ہیں بہت جلد اپنے اثر کو کام میں لائینگے
ورنہ دوبارہ پھر اس سے تفصیل کے ساتھ عرض کرنے کی ضرورت
ہوگی۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما
توفیقی الا باللہ علیه توکلنا والیه انبنا والیه
المصیر۔

خاکساران شیخ احمد تاجر کتب لاہور کشمیری بازار
شیخ عبد الغنی تاجر کتب لاہور کشمیری بازار۔ محمد حسین تاجر کتب لاہور
بازار کشمیری۔ محمد معظم تاجر کتب لاہور کشمیری بازار۔ حکیم
نور محمد لاہور بازار کشمیری - حاجی محمد عبد اللہ سیاح عربستان
منشی محمد عبد الخبیر محرر کتب خانہ اہلحدیث لاہور۔ منشی محمد عبد العزیز
محرر کتب خانہ اہلحدیث لاہور۔

اڈیٹر:۔ واقعی لاہور کی جماعت کا تفرقہ سے دل پر
سخت رنج ہوتا ہے یہ ایسا تفرقہ ہے جس کا سرے سے نہ پیر امرتسری
نزاع بھی ایک نا مبارک تھی مگر تاہم اسکی بنا کہنے میں آ سکتی
تھی کہ مذہبی ہے۔ لیکن لاہوری نزاع کی بنا ہماری سمجھ سے
بالاتر ہے۔ خاکسار ناتوان ہر طرح کوشش کر چکا ہے مگر
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تاہم چونکہ کام کرنا ہے
اسلئے اپنی ناقص رائے کا اظہار کر دیتا ہوں۔

میرے خیال میں فریقین اگر چاہیں تو صلح بالکل آسان ہے
جس کی صورت میں بتلاتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف
میرے خیال میں اس نزاع کے تصفیہ کی صورت یہی ایک
ہے کہ دونوں فریق اپنا جھگڑا مندرجہ ذیل اصحاب کے سپرد کر دیں
خان بہادر منشی سردار خان صاحب پوسٹ ماسٹر
پنشنر۔ خان بہادر بابو چنن دین صاحب پنشنر۔ حاجی شمس الدین
صاحب سکرٹری۔ مولوی کرم بخش صاحب مالک مطبع یا پانچویں
کی ضرورت ہو تو شیخ امیر الدین صاحب یا حاجی عبد الغفار
صاحب خلف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو شریک کرلیں
فریقین ایک عہد نامہ لکھکر مثل انجمن حمایت اسلام کی
ان اصحاب کے سپرد کر دیں۔ ان اصحاب سے بھی توقع ہے
کہ بغرض اصلاح قوم اس خدمت سے انکار نہ کرینگے ہاں یہ بات
ضروری قابل ذکر ہے کہ نزاع کی دو قسمیں ہوا کرتی ہیں ایک
مذہبی دوسری انتظامی۔ اصحاب موصوفین انتظامی وجہ
کا تو فیصلہ جس طرح مناسب جانیں کر دیں رہا اختلاف
مسائل سو اسکی بابت یہ صورت ہو کہ اگر کمیٹی اختلاف
سمجھے تو کسی ایسے عالم سے جسکو فریقین تسلیم کریں اس
امر کا فتویٰ حاصل کرے کہ جن دو فریقوں میں اتنا
اختلاف ہو انکا ملکر کسی مشترک کام کو کرنا جائز ہے یا نہیں
اگر جائز ہے تو بغیر تصرف خیالات کے ملجاویں اور اگر
وہ عالم فتویٰ دیں کہ صورت موجودہ میں کسی مشترک کام
میں ملکر کوشش کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ دونوں فریق اتنے
حصے میں متفق نہوں تو دونوں کو اتنے حصے میں متفق ہونا
چاہئے۔

ہماری یہ رائے بالکل بے لاگ اور انصاف پر مبنی ہے

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ٭ بے دولتی از نفاق خیزد ٭

انتخاب الاخبار

مسجد غزنوی امرتسر کی امامت کا فیصلہ ابھی تو ابھی تک نہیں ہوا۔ البتہ متولی مسجد کی طرف سے مولوی عبدالغفور (برادر زادہ مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم) امام مقرر ہوئے ہیں مگر خاندان غزنوی نے ابھی تک ان کو باضابطہ امام نہیں مانا۔ اللہ تعالےٰ اس خاندان کو اتفاق و محبت کی توفیق بخشے اور مسلمانوں کو ان سے فائدہ پہونچائے۔ سنا جاتا ہے بلکہ بعض خطوط بھی دیکھے ہیں کہ مولوی فقیر اللہ صاحب مقیم پیا پٹہ ہٹ (مدراس) مدرسہ غزنویہ امرتسر میں مدرس ہوکر آنیوالے ہیں۔ تنخواہ کا تصفیہ باقی ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ مولوی صاحب موصوف امرتسر کے مدرسہ کی بے رونقی کے باعث نہونگے۔ انشاء اللہ زہے نصیب

غریب فنڈ کی بابت بعض احباب (نئے خریدار) دریافت کرتے ہیں۔ ان کو واضح ہو کہ یہ فنڈ نادار لوگوں کو اخبار دینے کا ہے۔ ایک روپیہ بغرض محصول ان سے لیا جاتا ہے اور اخبار اس چندہ سے مفت دیا جاتا ہے۔ ۴ر بطور چندہ دفتر سے رعائت کرکے ۱۲؎ غریب فنڈ سے لئے جاتے ہیں۔ چندہ کی صورت یہ ہے کہ سائلین فتوے سے ایک ایک پیسہ فی سوال مطبوعہ اور دو پیسہ فی سوال غیر مطبوعہ اور ۲ر فی سوال وراثت فی بطن لیکر داخل غریب فنڈ کیا جاتا ہے اور ارباب خیر بھی چندہ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ کے فتوی فنڈ سے ۶؎ وصول ہوئے۔ عہ سابقہ کل عہ۔ عہ از منشی عبدالرحمن بیلی (رسائل) میزان کل ہے۔ ایک اخبار بنام مذکور جاری کیا گیا قیمت ۱۲؎ - باقی ۴؎ اصحاب کرم توجہ فرمادیں (محاسب)

ترکی مالیہ۔ لندن ۱۰ اپریل۔ ترکی قرضہ اور دیگر مالی سہولتوں۔ نیز فرانسیسی کمپنیوں کے حق میں ترکی مراعات کے بارہ میں جن معاملات کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی ان پر پیرس میں دستخط ہو گئے۔

طرابلس میں جنگ۔ لندن ۱۱ اپریل۔ چھ سو اہل قبائل نے اطالوی فوج مقیم بنونزل واقعہ طرابلس پر حملہ کیا مگر ایک سو کا نقصان اٹھا کر پسپا ہو گئے۔

اطالویوں کے ۹ آدمی کام آئے۔

حجاز میں شورش۔ بمبئی ۱۴ اپریل۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے کو مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک توسیع دینے اور نوجوان عربوں کو ترکی فوج میں بھرتی کرنے کے متعلق ترکوں اور عربوں میں فساد برپا ہو گیا ہے۔ نیز جدری قبائل کے حملہ آور ہونے کی بھی خبر آئی ہے۔

ترکی قرضہ۔ لندن ۱۴ اپریل۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ترکی قرضہ کے مختلف معاہدوں کے جس مسودہ پر حال میں بمقام پیرس دستخط ہوئے ہیں اس کے مطابق قرضہ کی کل مقدار ۳ کروڑ ۴۵ لاکھ ترکی پونڈ ہے۔

عزیز علی بے مصری افسر کو موت کی سزا کا جو حکم دیا گیا تھا وہ ۱۵ سال قید کی سزا میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

کردستان میں شورش۔ قسطنطنیہ ۱۵ اپریل والی موصل کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ترکی سپاہ اور باغی کردوں کے درمیان جو شیخ عبدالسلام کے ہمراہ تھے خوب لڑائی ہوئی۔ کرد جن کے آٹھ سردار بھی کام آئے سخت نقصان اٹھا کر بھاگ گئے۔ ترکی سپاہ ان کا تعاقب کر رہی ہے۔

البانیہ میں ملیشیہ کی آراستگی۔ ڈوراز و۔ ۱۵ اپریل۔ ملیشیہ سپاہ کو ضروری سامان سے آراستہ کرنے کی تیاریاں سرگرمی سے عمل میں آرہی ہیں اور چند ہفتوں میں ختم ہو جائینگی۔ اس کے بعد شاہ البانیہ بشرط ضرورت سپاہ کو ساتھ لے کر جنوب کی طرف فوج کشی کرینگے اور دول نے جو مقامات البانیہ کے حوالہ کئے ہیں ان پر طاقت کے زور سے قبضہ کرینگے۔

البانیہ و اپائرس۔ لندن ۱۴ اپریل۔ البانیہ نے اہل اپائرس کو فوری اطاعت قبول کرنے کی شرط پر بعض مراعات دینی منظور کی ہیں جن میں ایک حد تک لوکل سیلف گورنمنٹ کے علاوہ تعلیمی اور مذہبی امور کے متعلق بھی خود مختاری کا وعدہ کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ البانیہ کو اطلاع ملی ہے کہ تین سو یونانی والنٹیر باوجود ناکہ بندی کے ساحل سنٹا کورنٹا پر اترے ہیں۔

طرابلس میں جنگ (بنغازی ۱۰ اپریل) دو ہزار عربوں نے کنفدیہ میں اطالوی توپخانہ و پیدل و سواروں کے دستہ پر حملہ کیا جس میں عربوں کا سخت نقصان ہوا۔ اطالیوں کے ۶ مقتول اور ۲۸ زخمی ہوئے (قلم در کف دشمن است)

ترکی معاملات (قسطنطنیہ ۱۰ اپریل) باب عالی نے ایشیائے کوچک کے مشرقی صوبجات کی انسپکٹر جنرلی کے لئے ایک ڈچ ام۔ ام لشٹر ننگ اور دوسرا ناروی کرنل ہوف نامی کو منتخب کیا ہے۔

عزیز بے مصری کی سزا یابی۔ (قسطنطنیہ ۱۱ اپریل) یہاں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ عزیز بے مصری کو معاف کر دیا جائیگا۔

پایونیر کا نامہ نگار راوی ہے کہ امیر افغانستان ۸ ماہ حال کو جلال آباد سے کابل روانہ ہوئے۔ سردار ایوب خاں کی وفات کی خبر سنکر امیر صاحب نے تمام سرکاری دفاتر میں ماتم کے طور پر ایک روز کی تعطیل کا حکم دیا۔

یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ امیر صاحب نے کابل پہنچنے پر گورنر قندھار کے نام حکم صادر کیا کہ ہر ایک قبیلہ میں سے دو دو رئیس کابل کو روانہ کرے کیونکہ اہل قبائل میں سے والنٹیروں کی رجمنٹیں بھرتی کرنے کی تجویز ہے۔ جن کے افسر انہیں قبائل میں سے منتخب کئے جائیں گے۔

محمدیہ کمپنی کا حساب ہو رہا ہے شرکاء مطمئن رہیں

السٹر اور ہوم رول (لندن ۱۴ اپریل) سر ایڈورڈ کارسن نے اہل السٹر کی ہوم المنشرم جمنٹ کو بمقام المنشرم علم تقسیم کئے۔ تقسیم سے پیشتر بشپ آف ڈاؤن نے ان علموں کو برکت دی۔ ۲۸ سو آدمیوں کے بریگیڈ نے جنرل سر رچرڈسن کو باقاعدہ سلامی دی۔ تماشائیوں میں ممبران دیوان خاص و دیوان عام موجود تھے۔ پلٹن کی کمان لارڈ ڈیلمیرن

مولوی دوست محمد صاحب جالندھری کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے مولوی صاحب موصوف ناظرین اہلحدیث سے جنازہ اور دعا مغفرت

کے ہاتھ میں تھی۔ سر ایڈورڈ کارسن نے ایک تقریر میں فرمایا کہ جب تک ہمارے پاس ایک آدمی بھی باقی ہے کوئی شخص ہمیں اپنے حقوق سے محروم نہیں کر سکتا۔

[illegible] پر الزام - سرکاری اور سلطنت میں [illegible] ہے کہ [illegible] انہوں نے سلطنت [illegible] میں بغاوت [illegible] کا نقصان کیا اور سرکاری [illegible] ہوگا۔

ہوائی [illegible] (پیرس ۱۹ اپریل) [illegible] نے [illegible] کی امریکہ کے ساتھ [illegible] ہوائی جہاز کا انتظام کیا ہے [illegible] میں [illegible] ہوگی۔

جاپانی وزارت (ٹوکیو ۲۱ اپریل) کاؤنٹ [illegible] وزیر اعظم جاپان نے وطن پرست اخبارات کو حکومت کا [illegible] بنانے کی [illegible] بیان کیا کہ دستوریت کے [illegible] زمانہ کا آغاز ہو گیا ہے اور امید ہے کہ دفتری [illegible] کی تمام خرابیاں [illegible] ہو جائیں گی۔ کاؤنٹ [illegible] نے [illegible] اور آزاد ممبر مجلس [illegible] مرتب کر لی ہے۔

چین میں بدامنی (شنگھائی ۲۲ اپریل) [illegible] اخبارات سے پایا جاتا ہے کہ تمام [illegible] اور بدامنی کی وجہ سے سرکاری افسروں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ شورشیوں کی تلاش سختی سے جاری ہے جنگی قانون نافذ کیا گیا ہے اور خفیہ پولیس کے آدمی فقیروں اور عورتوں کے بھیس میں پھر رہے ہیں۔ گورنر قتل کے خوف سے اپنے مکان سے باہر قدم نہیں رکھتا۔

مسقط میں بغاوت - مسقط کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اندرونی علاقہ کے باغیوں نے فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے چنانچہ انہوں نے حال میں مقام [illegible] کے شہر اور قلعہ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا تھا جو مسقط سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر واقع ہے۔ انگریزی جہاز فاکس [illegible] مقام [illegible] پر گولہ باری کی۔

نسوانی شرارت (لندن ۱۷ اپریل) مسز [illegible] نے [illegible] میں ایک چبوترے میں آگ لگا دی نقصان کا اندازہ [illegible] ہزار سے ۲۰ ہزار پونڈ کے مابین کیا جاتا ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ ملا جس پر تحریر تھا کہ [illegible] تا وقتیکہ [illegible] حقوق [illegible] ہم کبھی [illegible] نہ کریں گی۔

چینی قزاقوں کو شکست (لکھنؤ ۱۷ اپریل) سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ چینی قزاقوں نے ۴ اپریل کو [illegible] پر حملہ کر کے اسے لوٹ لیا تھا [illegible] کو چین کی سپاہ نے ۱۵ مارچ کو سخت شکست دی جس میں قزاقوں کی ۳ ہزار جانوں کا نقصان ہوا۔

السٹر کی [illegible] سر ایڈورڈ کارسن اور [illegible] کے ریویو کے موقع پر [illegible] نہایت شاندار [illegible] سے استقبال ہوا۔ انہوں نے گورنمنٹ کو چیلنج کیا کہ [illegible] السٹر پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی گئی تو [illegible] ایک ایسا معرکہ شروع ہو جائیگا جو برسوں تک جاری رہیگا۔ گورنمنٹ [illegible] تباہ کر سکتی ہے لیکن [illegible] پارلیمنٹ [illegible] مجبور نہیں کر سکتی۔

ترکی کا قومی بنک - پیرس کے ساہوکاروں کی ایک جماعت کی طرف سے ترکی کے قومی بنک کو حاصل کرنے کے متعلق پیرس میں جو گفت و شنید جاری تھی وہ [illegible] منزل تک پہنچ گئی ہے جس کا انتظام بالکل قریب معلوم ہوتا ہے۔

سنسنی خیز سازش [illegible] بنگال کی [illegible] کی پیشی میں [illegible] حیرت انگیز شہادت [illegible] اور بیان کیا کہ [illegible] بیان کیا کہ [illegible] سال کا عرصہ ہوا [illegible] ایک [illegible] تھی جس کے [illegible] اور [illegible] مدرسہ کے [illegible] تھے۔ [illegible] کی بڑی انجمن کی شاخ تھی جس کی [illegible] اور شخص بھی اسی ضلع میں قائم تھیں۔ گواہ نے بیان کیا کہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ڈاکے ڈالے [illegible] سب [illegible] گواہ [illegible] کے متعلق تھا جنہوں نے خفیہ [illegible] کی ایک شاخ کے [illegible] شہزادہ کے [illegible] کی تحقیقات کی تھی [illegible] سرکار ایک پستول لیکر مجسٹریٹ پر فیر کرنے کے لئے [illegible] آیا مگر [illegible] ڈھا کر پھینک دیا۔ مجسٹریٹ پر حملہ کرنے کی دوبارہ کوشش کی گئی مگر اس وقت [illegible] گواہ نے بیان کیا کہ [illegible] کے بعض ممبر آج کل فرانس۔ امریکہ۔ جاپان اور [illegible] میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سرحدی حادثہ - [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تین [illegible] افسروں پر فیر کئے گئے۔ افسوس ہے کہ ان میں سے ایک بھی جانبر نہ ہو سکا۔ لفٹنٹ [illegible] آر۔ [illegible] تو گولی لگتے ہی ختم ہو گئے۔ کپتان [illegible] زخم پشت سے [illegible] میجر [illegible] کی ران میں گولی لگی تھی وہ بھی حرکت قلب کے بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ قاتل گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ ان فیروں کی وجہ یہ تھی کہ قاتل کے چچا زاد بھائی کا [illegible] سو روپے کا چیک روک دیا گیا تھا۔ [illegible] نے تین سپاہیوں کو بھی [illegible] کیا۔

رومانیہ و اتحاد ثلاثہ - قیصر جرمنی عنقریب شاہ رومانیہ کی ملاقات کی غرض سے آنے والے ہیں۔ سفارتی حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس ملاقات کی وجہ رومانیہ و اتحاد ثلاثہ جرمنی آسٹریا و اٹلی کے مابین تعلقات کو تقویت دینا ہے کیونکہ حال ہی میں روس رومانیہ میں اثر و رسوخ حاصل کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔

اتفاق ثلاثہ - فرانسیسی اخبارات کو توقع ہے کہ ملک معظم جارج پنجم اور زار روس کی مجوزہ سیاحت پیرس اتفاق ثلاثہ (انگلستان۔ فرانس اور روس) کو مزید تقویت اور استقلال بخشنے والی ہوگی۔ اور یہی تمنا تمام اہل فرانس کی ہے۔

مارکوئس ڈی سان گیولیانو وزیر خارجہ اٹلی اور کاؤنٹ برکتولڈ وزیر خارجہ آسٹریا کی ملاقات کو آسٹروی اخبار اتحاد ثلاثہ کی درستی کی دلیل ظاہر کرتے ہیں

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت بڈھے ۔ بچے ۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ۴ ۔ آدھ پاؤ سے ۔ پاؤ بحت سے ۶ مع محصول وغیرہ ۔ غیر ممالک سے محصولڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی عبد الواسع صاحب آروی لکھتے ہیں۔ میرا دماغ سخت کمزور تھا۔ حافظہ بالکل خراب ہو گیا تھا۔ آپ کی مومیائی کے استعمال سے خوب فائدہ ہوا۔

جناب شہادت حسین صاحب کالا کٹھ شاہ گنج سے رقمطراز ہیں کہ آپکی مومیائی بہت طاقتور چیز ہے۔ براہ مہربانی پتہ ذیل سے ایک چھٹانک بذریعہ ویلیو جلد ارسال فرما دیں۔ ۱۴ مارچ سنہ ۱۲ء

جناب محمد خلیل اللہ صاحب ہیڈ منشر سپرنٹنڈنٹ کلکٹر بنگال ناگپور ریلوے تحریر کرتے ہیں۔ جیسے آپ سے جو مومیائی منگوایا تھا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ چار چھٹانک اور جلد بھیج دیجئے (۲۴ فروری سنہ ۱۲ء)

جناب سردار بلند خاں صاحب جھاونی فیروزپور سے ارقام فرماتے ہیں بندہ نے جناب سے دو دفعہ مومیائی منگوائی تھی۔ نہایت مفید ثابت ہوئی ۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بذریعہ ویلیو ارسال فرمادیں۔ (۵ مارچ سنہ ۱۲ء)

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے آپکی مومیائی خود استعمال کیا۔ بہت فائدہ پایا۔ اور ایک چھٹانک ارسال فرما دیں (دھرم سالہ پور ضلع ....)

منگوانے کا پتہ

پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

سیپارہ الم مترجم ۔ نہایت خوبصورت نفیس ضخیم ۱/

بیش بہا جواہرات کوڑیوں کے مول

پیسہ اخبار کی مطبوعہ کتابوں میں رعایت

تذکرہ نسوان ہند } ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو اور دیسی عیسائی عورتوں کے حالات ۔ ایک یوروپین مصنف نے لکھے ہیں۔ اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/

ترکی کی مسلمان عورتیں } انگریزی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب ترکی اور روس کے رسم و رواج ...نام سے موجود ہے جس میں ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی۔ اور یہودی عورتوں کے تابدید حالات درج ہیں اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۴/

فاطمہ علیہ خانم } زمانہ حال کے ترکوں کی سب سے بڑی عالمہ اور فاضلہ خاتون علیہ خانم کی زندگی کے دلچسپ حالات اصلی ۱۲/ رعایتی ۸/

تذکرہ امیر خلد آشیاں امیر عبد الرحمن خان صاحب والئی کابل کے مکمل حالات ۔ سلطنت کابل کے حکمرانوں کا نظارہ ۔ یہ کتاب ایسی عجیب و نادر ہے کہ محتاج بیان نہیں ۔ اصلی قیمت ... رعایتی ...

امام اول علی ابن ابی طالب } کتاب ... امام ... اول مولوی احمد مکرم عباسی چریاکوٹی حسین حضرت علی ... کی پاک اور حیرتناک زندگی کے تابدید حالات اور آپکے بے نظیر ذاتی اوصاف واکتسابات مفصل درج ہیں قیمت ۱۲/ رعایتی ۹/

معجز قرآن } در بیان میراث مسلمانان ۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مسلمانوں میں مروجہ شرعی دقتوں و غلطیوں ، تقسیم ترکہ پر ایک مبسوط نظر کر کے اس میں بہت سوال ... اور گرفتیں از روئے قرآن شریف اٹھائی اور علمائے کرام و اہل نظر سے انکی آراء پر تبصرہ کی خواہش کی ہے ۔ قیمت ۵/

فاتح قادیان } اس مناظرہ کی مفصل کارروائی جو مولانا ابو الوفا ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر اور مرزائی پارٹی کے پریذیڈنٹ لیڈر مولوی قاسم علی ایڈیٹر الحق کے درمیان ہوا جس میں اسلام کی فتح ہوئی اور مولانا ابو الوفا کو تین سو روپیہ انعام حاصل ہوا ۔ قیمت ۱/

ہیر رانجھا } ہیر رانجھا کون تھے کہاں اور کس زمانہ میں ہوئے تھے نقیروں نے انہیں کیا بنا دیا ۔ اس کے متعلق مکمل تاریخی تحقیقی حالات اس کے آگے پنجابی نظم میں قصہ ۔ اور اس کے آگے پنجابی شعراء کا تذکرہ یعنی پنجابی شاعری کی ابتدا کب ہوئی اور اس وقت سے آج تک کون کون ۔ کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں مشہور پنجابی شاعر گذرے ۔ ان کے حالات و عجیب واقعات ۔ تینوں کتابوں کا مجموعہ ۔ قیمت صرف ۱/

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام پر یورپین علما کی رائیں ۔ ۳/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر

گلزار احمدی

{ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات
بلطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب
معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مومنوں
کیلئے نوید جان ہے۔ جلد اول از پیدائش تا نزول
عمر جلد دوم از نزول تا ہجرت عمر
جلد سوم از ہجرت تا وفات عمر کل الحمد
جلدوں کے خریدار سے صرف ملنے کا پتہ
میاں غلام نبی جلد ساز امرتسر بازار

عمدہ عطریات

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی صرف ایکمرتبہ
کے صرف مال سے بنہایت آسان طریقہ سے
ممکن ہے۔ دو شیشے کو سیکڑوں دفتر نظر
سے گذرے ہونگے۔ لہذا ہر قسم کے عطریات
اور سفیدیات و دیگر متعلقات شیشی و کنستر
وغیرہ وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں حسب
فرمائش عمدہ وارزاں قیمت والا میں روانہ ہوسکتے
ہیں ایکبار منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ ملنے کا پتہ
نور احمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ قنوج
ضلع ... متصل تکیہ محبوب شاہ

فہرست کتب فروختنی

الجرح علی اصول الفقہ۔ بالکل نایاب رسالہ ہے
زیر طبع قیمت ۱۰ر
ہدایت النبی۔ مصنفہ مولانا عبد الوہاب صاحب
ملتانی قیمت ۴ر
اقامۃ الحجہ علی ان الفرق بین صلوٰۃ المرء والمرأۃ
مصنفہ مولانا عبد الوہاب صاحب ملتانی قیمت ۲ر
الیضاح الحجہ۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان ۲ر
احکام الحج اللدنی۔ احکام حج میں نایاب رسالہ
ہے قیمت ۴ر وظیفہ خیر قیمت ۱ر
اقوال حنافیہ الکرام فی تحسین قرأۃ الفاتحہ
خلف الامام۔ ہر رسالہ مضمون میں مکمل ہے
پتہ ... دفتر اہلحدیث

اخبار اہلحدیث کی ہائی کی خوشی پر رعایت

تفسیر عزیزی ملقب موعظہ عزیزی قیمت ۲ر
تاریخ کملا ہندوستان کے علما و اولیاء اللہ کی
نویں صدی سے تاریخ قیمت ۸ر
تاریخ شیر شاہ بادشاہ۔ قیمت ۲ر
رسالہ تنقیح تکفیر قیمت ۱ر
حکمت عملیہ اخلاق قیمت ۱ر
تحفۃ الحسن ترجمہ علی حسن قیمت ۱۲ر
رسالہ حرمت طواف قبور قیمت ۱ر
اللعان مصاحب الفرقان۔ قرآن مجید
کلام الٰہی ہونے کا ثبوت عیسائیوں کی کتابوں
کے جواب قیمت ۱ر ملنے کا پتہ
مولوی عبد الغفور دانا پور لال کوٹھی

کتبخانہ ثنائی کی چند کتابیں

فتوحات اہلحدیث۔ چیف کورٹ ہائیکورٹ
پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں
کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے ۱۲ر
الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مباحثہ
آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قابل دید ۱۲ر
حق پرکاش { ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب متعلقہ اسلام کا مکمل معقول
دلچسپ اور لاجواب جواب ۸ر
تبر اسلام { مہاشہ دھرم پال آریہ کے رسالہ تخل اسلام کا دندان
شکن جواب۔ قابل دید ۴ر
ادب العرب { صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو
خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور
کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۶ر
خصائل النبی { شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۱ر
تہذیب۔ مہذبوں کے فرائض ۱ر

مناظرہ نگینہ

{ مشہور معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے
ہوا تھا ...
تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام
عبد الغفور نو آریہ دھرم پال۔
جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر
جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی قیمت ... ۸ر
اہلحدیث کا مذہب { فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ
مسائل کا بیان ... ۱ر
المرقات فی احکام الصلوٰۃ { احادیث کے مطابق
نماز کا مفصل ثبوت ... ۴ر
اسلام و علیکم { اسلامی اسلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلام سے مقابلہ ۱ر
اسلامی تاریخ { آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے حالات
بطرز حکایات بچوں کیلئے مفید ... ۱ر
اسلام اور برٹش لاء { یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ
دکھا کر دلائل واضح ثابت
کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح
آسائش ہوا ہے ... ۴ر
بحث تناسخ { تناسخ اور مادہ کا ابطال
ہدایۃ الزوجین { نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند
کے حقوق کا بیان ... ۱ر
شادی بیوگان اور نیوگ ... ۱ر
رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ متعلقہ بیاہ
شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ

[illegible]

راجپوت ... پریس لاہور میں مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا

Reg. No. L 352   یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے   رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۷   جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

ششماہی ۳ شلنگ۔

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

اہلحدیث اور آریہ گزٹ

لاہور میں ایک اخبار آریہ گزٹ کالج پارٹی کا نکلتا ہے جو آجتک اپنی متانت میں خاص وضع کا پابند تھا لیکن اب زمانہ کے تغیر سے اس میں بھی تغیر آتا جاتا ہے اسلام اور اہل اسلام کی توہین تو خود کرتا ہے اور اہلحدیث اور دیگر اسلامی اخباروں پر خفا ہوتا ہے۔ چنانچہ ۲۲ اپریل کے پرچے میں اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ نے ایک نوٹ لکھا ہے جس کا عنوان ہے "غیر مذاہب اور آریہ سماج" آپ لکھتے ہیں :-

"لوگ شکایت کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی تحریروں میں سخت الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں لیکن افسوس وہ ان تحریرات کو نظرانداز کر دیتے ہیں جو آریہ سماج کے متعلق عیسائی۔ مسلمان۔ ناستک اور لامذہب لوگ لکھتے ہیں ہم گزشتہ پرچے میں ایک عیسائی کی تہذیب کا خاکہ کھینچ چکے ہیں۔ اس ہفتے قادیانی کا اخبار نور ہمارے سامنے ہے۔ جو دیر سے ویدوں پر نکتہ چینی کر رہا ہے۔ اور سوامی جی کے بھاشیہ بھبے جا طور پر شیخی بگھار رہا ہے۔ وہ سوامی جی کے ترجمہ کے سامنے[1] اصلی ترجمہ بھی شائع کرتا ہے جو شاید نور کا ایڈیٹر خود ہی کرتا ہے ایسے ہی اہلحدیث جو اپنی سخت تحریروں کے باعث بند ہو چکا تھا۔ اس ہفتے سے پھر نکل آیا ہے اور پہلے ہی پرچے میں اس نے ویدک دھرمیوں کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ مسمی عبد الغفور عرف دھرمپال کی کتاب "گیان پرکاش" تو سب پر سبقت لے گئی ہے یہ تمام لوگ جو خرافات لکھ رہے ہیں انکی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ لیکن افسوس آریہ سماج کو ہی کہا جاتا ہے کہ وہ تحریر و تقریر میں محتاط ہو۔ اس وندشیہ کو دیکھکر ہمیں حضرت اکبر کا شعر یاد آتا ہے۔ جو اس پر بہت موزوں بیٹھتا ہے ؎

مجھی سے سب یہ کہتے ہیں کہ نیچی رکھ نظر اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر"

(آریہ گزٹ ۲۲ اپریل ۱۴ء)

اہلحدیث :- نہ ہم کسی عیسائی کی تحریر کے جوابدہ ہیں نہ کسی ناستک کے ہاں ہم اسلامی اخباروں کی طرف سے عموماً اور اہلحدیث کی طرف سے خصوصاً کہہ سکتے ہیں کہ اڈیٹر صاحب نے محض وزن شعری کے لحاظ سے ان اخباروں پر نظر عنایت کی ہے **نور** اور **اہلحدیث** ہمیشہ معقولیت سے نکتہ چینی کرنے والے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ ان دونوں اخباروں کے وہ فقرے بھی نقل کر دیتے تاکہ ہم آپکی شکایت کو منصفانہ طور پر تلافی کرنے پر آمادہ ہوتے۔ ہاں آریہ سماج کی سخت تحریروں کی شکایت کسی غیر کو نہیں خود آریوں کو بھی

[1] کیا مہذب لفظ ہے۔ (اہلحدیث)

اور اب بھی ہے۔ گروکل کانگڑی کی آریہ کانفرنس میں یہ بات بطور رزولیوشن کے پیش ہوئی تھی کہ آریوں کا طریقہ تحریر ناموزون ہے (پرکاش ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء) اس میں شک بھی کیا ہے گذشتہ سال کی فائل پرکاش اور آریہ گزٹ کی شہادت دے سکتی ہیں کہ ان دونوں آریہ اخباروں کا جب آپس میں بگاڑ ہوا تھا تو نوبت کہاں تک پہونچی تھی۔ خیر یہ اس سے کیا ہم تو اب بھی بتا سکتے ہیں کہ آریہ گزٹ جیسا متین اخبار جو اسلامی اخباروں کی تحریرات کا شاکی ہے وہ خود کہاں تک دل آزاری کرتا ہے۔ ذرہ ۱۸ اپریل کا آریہ گزٹ نکالکر دیکھئے۔ اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت محمد صاحب نے جب ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنے کی طیاری کی تھی تو انہوں نے ایک لفظ وحی کی آڑ لی تھی اور نئے مذہب کو اپنی مرضی کے مطابق بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً خداوند تعالیٰ سے وحی منگایا کرتے تھے اور وہ وحی بس آخری حکم تصور کیا جاتا تھا" (صفحہ ۶ کالم ۱)

اس سے آگے "دادلائی فرقہ" پیدا کی ہے جس کا پیش کرنا "نوٹس" کا حق ہے۔

جن لفظوں پر ہم نے خط دیا ہے وہ مسلمانوں کے حق میں اتنے دل آزار اور توہین کے ہیں کہ ان کے برابر کوئی ہو نہیں سکتا لطف یہ ہے کہ "اہلحدیث" اور "نور" اور دیگر اسلامی اخبارات حوالجات صحیحہ پیش کر کے لکھیں وہ تو دل آزاری ہو جاوے مگر مہاشہ جی بغیر کسی حوالہ کے ہتک کریں تو وہ متانت اور معقول سمجھی جاوے۔

کسی عیسائی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "دیانندی نیوگ" اڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" ۹ اپریل کے پرچہ میں اُس کی سخت کلامی کی شکایت کرتے ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ مسلمانوں پر بھی ہاتھ صاف کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"آریوں کے اندر تو نیوگ کرنے کے لئے سخت سے سخت رکاوٹیں موجود ہیں لیکن عیسائی اور مسلمانی مذہب میں تو نیوگ ذرا ذرا سی بات کے لئے ہوتا ہے" (صفحہ ۵ کالم ۲)

اسی مضمون میں عیسائیوں کے متعلق جو کچھ اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے اُسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ جانیں اور عیسائی جانیں ہمیں تو صرف یہ دکھانا ہے کہ آریہ گزٹ کا اسلامی اخباروں پر الزام بالکل بیجا ہے اسلامی اخبار جو کچھ لکھتے ہیں معقولیت سے لکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ کتابوں کے حوالجات پیش کر کے لکھتے ہیں برخلاف اسکے آریہ گزٹ جو لکھتا ہے وہ محض دل آزاری اور توہین سے لکھتا ہے اسلئے وہ حوالہ کتاب کا پیش نہیں کر سکتا۔

بھلا وہ سچا ہے تو لیجئے ان الزامات منقولہ کا اسلامی کتابوں سے حوالہ تو پیش کرے لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کی نکتہ چینی معقولیت پر مبنی نہیں ہے بلکہ محض توہین پر ہے۔

آریہ گزٹ ہم پر غلط الزام نہ لگاتا تو ہم اوس کی سختی کا کبھی ذکر نہ کرتے۔ سماجی ستروا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔

ہاں ہم آریہ گزٹ کی اس فریاد میں ہمدردی کرتے ہیں جو اُسنے مہاشہ دھرمپال کے متعلق کی ہے مہاشہ جی کی کتاب "گیان پرکاش" ہم نے بھی دیکھی ہے جس کے متعلق عیسائی اخبار نور افشاں لودہانہ نے ۱۰ اپریل کے پرچہ میں بڑے زور کا تعریفی ریویو کیا ہے اور اپنے ناظرین کو دیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ مختصر مضمون اُس کا یہ ہے کہ میں (دھرمپال) نے آریوں میں نیوگ کر کے تین بچے پیدا کئے جن میں سے ایک مرگیا اور دو زندہ ہیں بیتی نے شادی سے پہلے منکوحہ کے ساتھ . . . کیا ہے تو سوامی دیانند کی تعلیم کے مطابق کیا ہے وغیرہ وغیرہ اسلئے ہم ایسی کتاب کو قابل تعریف نہیں جانتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ آریہ گزٹ محض خفگی کرنے سے اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جب تک مہاشہ دھرمپال کے حوالوں کا جواب نہ دے اور نہ بتلائے کہ ان حوالوں کے معنے یہ ہیں اور دھرمپال نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے۔

بہرحال کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے قابل ہے جو مہاشہ دھرمپال اڈیٹر اندر لودہانہ سے ملتی ہوگی۔

اہلحدیث کی فریاد اہلحدیث کی خدمت میں

حضرات! آپ صاحبان نے اہلحدیث کے مرض الموت میں مسیحائی نفس کا کام دیا۔ مردے کو زندہ کرنا کہا جاوے تو کیا۔ ہمدردی کی۔ دعا کی۔ ہمت بڑھائی۔ مال دیا۔ غرض سب کچھ کیا۔ جزاکم اللہ

اب ایک سوال اور ضروری ہے امید ہے اسکی طرف بھی اُسی تیزی اور محبت سے توجہ کرینگے تو کامیابی بالکل آسان ہے وہ یہ ہے کہ اہلحدیث اپنی تعداد اشاعت کے لحاظ سے بہت قلیل ہے اسلئے ہر ایک بہی خواہ اہلحدیث کو اپنے پر لازم کرنے کہ دو۔ دو خریدار پیدا کر دیگا تو بہت جلد آپ سنینگے کہ اہلحدیث بھی بلحاظ اشاعت ملک کے معروف اخباروں کی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے نیز اس کی آواز کو سننے والے جتنے زیادہ ہونگے اتنی اس کی غرض (اشاعت اور تبلیغ) حاوی پوری ہوگی جن بہی خواہوں نے ہزار دو ہزار روپیہ اسکی ضمانت میں جمع کر دیا ان سے یہ توقع کوئی دور از قیاس ہے کہ اسکی اشاعت میں دل سے کوشش کرینگے۔ ضرور کرینگے انشاءاللہ۔

ندوۃ العلماء اور قومی خیال

آج اخباری دنیا میں ندوہ کا جھگڑا

اچھا خاصہ ایک مباحثہ بن رہا ہے کوئی ارکان ندوہ کی حمایت میں ہے کوئی مولانا شبلی اور اُن کے ہم خیالوں کی تائید میں ہے۔ ہم نے جہاں تک غور کیا نیتوں کا حال تو خدا ہی کو معلوم ہے مگر نتیجہ صاف ہے کہ ان اخباروں کی ایسی تحریروں سے فساد بجائے گھٹنے کے بڑھتا ہے کوئی فریق دل سے چاہتا ہے کہ کام مولانا شبلی کے حوالے کیا جائے کوئی یہ چاہتا ہے کہ کام مولانا خلیل الرحمن صاحب کے سپرد رہے۔ غرض کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ مگر ہم اس میں حیران ہیں کہ ندوہ ایک قومی کام ہے تو اس کے کام کو خاص خاص اشخاص پر کیوں منحصر رکھا جاتا ہے کیا اس بات کی ضمانت کوئی دے سکتا ہے کہ یہ دونوں مولانا جو چراغ سحری ہیں

ہمیشہ تک ندوہ کا ساتھ دینگے پھر اگر آج ان دونوں میں سے کام کسی خاص شخص کے سپرد کیا جائے تو کل کو کون ان کرے گا۔ ہمارے خیال میں یہ تجاویز سب سطحی ہیں تنگی بات درحقیقت ایک یہ ہے کہ بعض ارکان ندوہ کو خیال ہے کہ مولانا شبلی کے عقائد صحیح نہیں (ہم اسکی تصدیق نہیں کر سکتے) بعض خیالات باطلہ کے ایک عقیدہ یہ ہے کہ مولانا شبلی کے خیال میں دنیا کا مادہ قدیم ہے مجھ سے خود مولانا شبلی نے ایک دفعہ کہا کہ مجھ پر الزام لگایا گیا ہے کہ میں دو خداؤں کا قائل ہوں ایک تو اللہ کا دوسرا مادہ کا حالانکہ میری تحریر کا اگر کچھ مطلب ہے تو یہ ہے کہ مادہ قدیم بالغیر ہے قدیم بالذات نہیں ہے میں نے فرمایا کہ یہی میرا اور آریہ کے مذہب کا فرق ہے وہ قدیم بالذات کہتے ہیں اسی قسم کے اور بھی بعض خیالات ہیں جن پر ایک فتوے بھی مرتب ہوا تھا جو پیش نہ ہو سکا دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام کے موقع پر ایک رکن کو پیش کرتے ہوئے سنا تھا۔ اسی بنا پر غالب فریق نہیں چاہتا کہ مولانا شبلی کا ندوہ کے طلباء پر کسی قسم کا اثر ہو کیونکہ یہی طلباء آئندہ کو پیشوایان دین بنینگے اسلئے ان کے عقائد کی خرابی گویا آئندہ مسلمانوں کی خرابی کا باعث ہوگی۔ یہ ہے وہ وجہ جو ارکان ندوہ کے لفظوں سے نکلتی ہے دل کا بھید خدا کو معلوم ہے۔

ہمارے خیال میں ندوہ کی نزاع نہیں اٹھ سکتی جب تک اسکی نظامت کا مسئلہ حل نہ ہو اسکے حل کی صورت یہ ہے کہ ندوہ کے عہدہ دار صرف ایک سال کے لئے رکھیں دوسرے سال قطعاً الگ اسکے سوا اور بھی جو جو خرابیاں ہیں ان سب کی اصلاح کے لئے پانچ آدمیوں کی کمیشن مقرر کیا جائے جن کا فیصلہ ناطق ہو اختلافات ہوا ہی کرتے ہیں اختلاف سے ڈرنا بہادری نہیں بلکہ اختلاف کی صورت میں بڑے استقلال سے کام کرنا چاہئے۔ ہم ان لوگوں کی رائے سے متفق نہیں جو ایسے اختلاف میں زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بہادروں کی شان یہ ہے کہ اختلاف سے کام کو اسیطرح سلامت نکال لے جس طرح ہوشیار ملاح بھنور سے کشتی کو نکال لیا کرتا ہے ہمارے خیال میں مناسب ہے کہ کمیشن مقررہ ان خرابیوں کی فہرست مرتب کرکے شائع کرے جن کی بابت وہ اصلاح کرنا چاہتی ہے اور ایک مدت تک قومی اخباروں میں ان پر بحث کو چھیڑ کر دل سے سنے پھر مناسب فیصلہ کرے ممکن ہے اس طرح ان کو کوئی بات اچھی ملجائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یکجہتی عطا فرمائے۔ آمین سلہ

اسلامی وفد حضور وائسرا بہادر کی خدمت میں

مسلمانوں کو ایک قوم کہا جاتا ہے شرع شریف میں ان کو ایک جسم سے بھی تشبیہ دی گئی ہے مگر آجکل کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے کہ انکا مقصد ہی ایک نہیں نصب العین ایک نہیں گذشتہ ایام میں ایک وفد حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں بمقام دہلی اس غرض سے حاضر ہوا کہ گورنمنٹ سے اپنی وفاداری کا اظہار کرے جس کا جواب میں حضور وائسرائے نے فرمایا گورنمنٹ کو مسلمانوں کی وفاداری پر کبھی شک نہیں ہوا۔ بس اب پولیٹکل اخباروں میں ایک دھوم ہے۔ کوئی کہتا ہے ہمارے لیڈروں نے کیسا فضول کام کیا کوئی کہتا ہے یہ اہل وفد نا قابل تھے۔ جولاہے دھنیئے تھے۔ یہ کہتے وہ کہتے ہم خاموشی سے ان کی باتیں سنتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ جس صورت میں ہماری حالت یہ ہے کہ ایک معمولی سی بات میں اتنا الجھتے ہیں کہ الامان والحفیظ تو بڑے بڑے پولیٹیکل مسائل میں کیا رائے دے سکتے ہیں۔ وفد کے ممبروں کا انتخاب جس خاموشی اور بغیر شورش کے ہوا نہایت ہی معقول تھا اس سے انتخاب کنندوں کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے مانا کہ کوئی قابل آدمی رہ گیا ہو یا کوئی نا قابل آدمی داخل کیا گیا ہو۔ لیکن جب ہم کام کی مشکلات پر نظر کرتے ہیں تو اس قسم کی غلطیوں کو صفر کے سوا کوئی جگہ نہیں ملتی۔

رہا اس وفد کا فائدہ جن کے دماغوں میں علم سیاست خصوصاً آجکل کے علم سیاست نے ذرہ سی بھی ڈالی ہوگی۔ وہ اس کے فائدے سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کا سب سے بڑا حاکم اعتراف کرتا ہے کہ ہمیں مسلمانوں کی وفاداری کی نسبت کبھی شبہ ہوا ہی نہیں۔ بحیثیت پولیٹیکل اصول کے یہ کوئی کم سرٹیفکیٹ ہے۔ اس سے تمام بدگوؤں کی خواہ وہ ہند میں ہوں یا انگلینڈ میں ہمیشہ کے لئے زبان بند ہوگئی ہمارے خیال میں تو یہ بڑا فائدہ ہے دوسرے کسی کے خیال کا ہمیں علم نہیں۔

مولوی فقیر اللہ کا علم مناظرہ

ہمارے ناظرین مولوی فقیر اللہ صاحب کو جانتے ہونگے۔ آپ پنجاب کے ضلع شاہپور (بھیرہ) کے رہنے والے علاقہ مدراس میں مقیم ہیں۔ پنجاب میں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کے شاگرد ہیں۔ آپکو اس ناچیز سے عرصہ سے خلاف ہے آجکل وہ خلاف بڑے بڑے اشتہاروں اور رسالوں کی شکل میں متشکل ہو رہا ہے۔ گذشتہ پرچوں میں بھی آپکا ذکر ملے گا مگر میں چاہتا ہوں کہ اس روز کے جھگڑے کو آج ختم کر دیا جائے۔ اگر مولوی صاحب نے صورت فیصلہ مان لی (جو بالکل معقول ہے) تو ہمیشہ کے لئے آئے دن کے فسادات ختم یا کم از کم کم ہو جاوینگے۔

مگر پہلے اس صورت کے بیان کرنے کے مناسب ہے کہ مولوی صاحب کے علم مناظرہ کا نمونہ بتلایا جائے آپکی طبیعت میں شاید یہ بات سما گئی ہے کہ علماء اصول نے جو لکھا ہے ادلہ شرعیہ چار ہیں یعنے قرآن، حدیث اجماع۔ اور قیاس۔ اس میں کچھ کمی ہے۔ دراصل ادلہ شرعیہ پانچ ہیں چاروں تو یہی ہیں اور پانچویں گالی گلوچ۔ آپکا اصول ہے کہ مخالف کی کسی بات کے جواب دینے سے پہلے بہت ضروری ہے کہ اس کو اتنی گالیاں دو کہ اگر وہ شریف یا کم سے کم شرفا کی صحبت اور طرز سے واقف ہے تو ہمارے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کرے بلکہ سنتے ہی ہماری تحریر کو رکھدے اور ہمارا یہ کہنے کا حق ہو کہ ہمارے سامنے نہیں بول سکا۔

سلہ یہ نوٹ لکھنے کے بعد خبر پہنچی کہ ۱۰ مئی کو دہلی میں باہتمام حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب اصلاح ندوہ کیلئے ایک جلسہ ہوگا خاکسار کو بھی دعوت آئی ہے خدا اسے بابرکت کرے۔ (ایڈیٹر)

گو ہمارے ناظرین خصوصاً وہ ناظرین جو اپنی وضع کے پابند اور علم کی شان اپنے اندر رکھتے ہیں اس قسم کی طرز کلام کو معیوب اور ناقابل تحسین سمجھیں مگر میں تو ایک معنی سے اس کی تعریف کرتا ہوں کیونکہ فاعل کو اس سے ایک حد تک فائدہ ہو جاتا ہے اُس کے معتقدین جو اُس کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں جن کے پیسوں کی اس قسم کے دشنام نامے چھپکر اور نکے اعمال ناموں کی زینت کے موجب ہوتے ہیں وہ تو خوش ہو جاتے ہیں اُن کی مثال بالکل اُس دیہاتی کی سی ہوتی ہے جس کا وکیل مقدمہ ہارتا ہوا فریق ثانی کو بہت کچھ ادھر اُدھر کی باتیں سناتا ہے تو وہ دیہاتی باہر نکلکر کہتا ہے گو مقدمہ ہر گیا مگر ہمیں وکیل نے اوس کے ساتھ بہت بڑی کی اُسکا منہ بالکل بند کر دیا۔ ٹھیک یہی مثال ہمارے ان بھولے بھالے بھائیوں کی ہے جو اس پانچویں دلیل (دشنام) کے استعمال کے لئے پیسے خرچتے ہیں۔

ناظرین منتظر ہونگے کہ اس پانچویں دلیل کا ثبوت ہم دکھیں کیونکہ ان کے دل میں تو یہ بات نہیں آسکتی کہ کوئی شخص عالم ہوکر مذہبی مسائل کی تحقیق میں محض پانچویں دلیل کو استعمال کرے۔ ہم ان کی تسکین خاطر کے لئے مولوی صاحب موصوف کی مطبوعہ تحریرات سے نمونہ دکھلاتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے ایک رسالہ لکھا ہے جسکا نام ہے:۔

"تبصرۃ لاولی الابصار وتذکرۃ لاولی الافکار"

اس رسالہ کے شروع میں بعد حمد و صلوٰۃ یوں لکھا ہے:

"واضح ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب (کمانی الذار لیبین) اپنے آپکو اہلحدیث اور اپنی کتاب کو "مذہب اہلحدیث" اور مطبع کو مطبع اہلحدیث اور اخبار کو اخبار "اہلحدیث" اور اپنے مذہب مخترع اور قول مخترع کو مذہب اہلحدیث لکھتے اور مشہور کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں یہ ایک تماشا ہے۔ اور منافقوں کی طرح چال بازی و اہلفریبی و دغابازی اور گندم نمائی جو فروشی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے انصاف حق شناس بدنام کنندہ نکو نامی چند ہے نا حق اہلحدیث کو

بدنام کر رہا ہے اور مذہب اہلحدیث کو بگاڑ رہا ہے نہ تو یہ سچا اہلحدیث ہے اور نہ اُن سے اس کو کچھ سروکار ہے بلکہ اہلحدیث سے بالکل مخالفت اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے فلاسفہ و نیچریہ اور معتزلہ کا مقلد ہے۔ ناسخ و منسوخ۔ تقدیر معجزات کرامات۔ صفات باری۔ دیدار الٰہی میزان۔ عذاب قبر۔ عرش۔ لوح محفوظ۔ دابۃ الارض طلوع شمس من المغرب وغیرہ وغیرہ جو اہلسنت کے مسائل اعتقادیہ اجماعیہ ہیں اور آیات قرآنیہ اُن پر شاہد ہیں اور علماء اہلسنت نے اپنی تفاسیر میں بالاتفاق جن آیات کی تفاسیر ان مسائل کے ساتھ کی ہے انہوں (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے اُن سب آیتوں کو بتقلید کفرۂ یونان و فرقۂ ضالہ معتزلہ و قدریہ و جہمیہ خذلہم اللہ محرف و مبدل کر کے سبیل مومنین چھوڑ کر آپ کو و یتبع غیر سبیل المؤمنین الآیہ کا مصداق بنا یا اور اہل سنت و جماعت تو کنار اس کو تو صحابہ و تفسیر نبوی سے ہی کچھ سروکار نہیں۔ انتہی بتغییر یسیر۔ غرضکہ منافقانہ کارروائی سے اعتقاد و مذہب اہلحدیث کا تہ و بالا کر رکھا ہے اور اہلحدیث لوگ اوس کی دو رنگی کے فریب میں آکر چشم تحقیق بند کر کے اوس کے مقلد بنگئے اور اوس کی تلبیس و تزویر سے غافل و بے خبر ہیں۔ ٭٭ اس اڈیٹر صاحب کا حال تو دریافت ہی مت کرو کہ وہ کیا کچھ اولٹ پلٹ کر رہا اور مشرق کی مغرب بگاڑ رہا اور زمین آسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور جو کچھ اُس کے جی میں آتا ہے پھیلا رہا ہے اور یہ سمجھ لیجئے کہ اس بیچارے کا علم تو جہاں سے رخصت ہو چکا ہے اور کوئی اُسکا محتسب اور اس سے باز پرس کرنیوالا نہیں رہا ہے یعنی اس آزاد منش شتر بے مہار کو کوئی روکنے والا نہیں ہے ٭٭ اے منصفان لقب اہلحدیث یہ کیا ظاہر اجری نظر آرہا ہے کہ ملحد کشمیری نے دین کو تہ و بالا کر دیا ہے اور مذہب اہلحدیث کی زمین پاک میں لالہ و سنبل طیب کی جگہ حنظل الحاد و درخت آگ بدعت بدبو کا

لگا دیا ہے اور ان ہی قلوب اہلحدیث میں تخم ضلالت لگا کر اسکو ایسا خراب کالسراب بنا دیا ہے کہ اوس پر یہ مثل صادق آرہی ہے ؎

زمین شور سنبل بر نیارد
درو تخم عمل ضائع مگردان

اس ملحد کشمیری نے کیا کیا غضب ڈھایا ہے اور کیا کیا زندقہ و الحاد دین پاک مقدس اسلام یعنی کتاب عزیز ربنا العلام و سنت طیبہ مطہرہ رسولنا خیر الانام میں داخل کر دیا ہے ٭٭ عنقریب ناظرین انصاف آگین پر اس کے الحادات تزویرات واضح و لائح کالشمس فی رابعۃ النہار ہو جائینگے اور اس کا دام ناتمام پر از کذب و زور واوہن من بیت العنکبوت ہو جاویگا کیونکہ اس کا فساد سراپا الحاد بالکل حد سے تجاوز کر گیا ہے ؎

اذا تم شیئ دنا نقصہ ٭ ترقب زوالاً اذا قیل تم

اگر آپ لوگ اس کو اہل سنت میں داخل کرتے ہیں تو پھر ان دجاجلہ ملاحدہ علیہم لعائن اللہ کو بھی معتزلہ و منکر اہلسنت میں داخل کر لو واہ کیا خوب تب تو اہلسنت کا مذہب کیا ہوا کچاؤں لامذہبوں اور ملحدوں کا وا ویلیس فلیس اب سچ جانو کہ والحمد باللہ ثم تاللہ کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کشمیری کا الحاد اچھا خاصہ سکنڈ کلاس ہے اور یہ اہلسنت والجماعت کے اعتقاد و مذہب کے مخرب اور کلام اللہ کے محرف ہیں ٭٭ اس آزاد منش کشمیری ملحد کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ بالکل الحاد و فساد و فتنہ و رد دین باالکل بندہ و آزادی سے رجوع کرے اور توبہ نامہ شائع کرے ورنہ وہی علاج ہوگا جو گذرا یعنی رد فاحش دندان و سر شکن و مخرج مواد فاسدہ از بطن کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ

اہلحدیث: ناظرین! یہ اوس رسالہ کا اختصار ہے جس کا نام ہے "تبصرۃ لاولی الابصار" اب ایک بعید طویل اشتہار کا خلاصہ بھی سنئے۔ گو آپ لوگ

ع۱ ص۳ ع۲ ص۹ ع۳ ص۱۱ ع۴ ص۱۱ ع۵ ص۱۵

اسی کو کافی سے زیادہ سمجھینگے تاہم ذرہ اور بھی سنئے آپ اپنے اشتہار مورخہ ۲۴ ربیع الثانی[1] میں ارشاد فرماتے ہیں :-

" مولوی ثناء اللہ کشمیری و حافظ عبد اللہ غازیپوری (ہداہما اللہ تعالیٰ) نے نام کا اہل سنت والجماعت بنکر اور اہلحدیث بننے کا دعوے بہت زور کا کرکے اپنے تینوں پیشواؤں (سید نیچریہ ۔ مرزا اور چکڑالوی) مذکورہ کا طریقہ تاویل باطل در آیات و الحاد و افساد در کلمات الہیہ و احادیث نبویہ شریفات کا جاری رکھا ہے اور دن بدن ترقی پذیر ہے اگرچہ دس بارہ سال سے علماء و فضلاء نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ملحد و نیچری و ضال و مضل ہونے پر سچے فتوے لگا دئے ہیں۔ لیکن ہنوز عیار کشمیری نے اپنے الحادات و فسادات سے رجوع نہیں کیا بلکہ آگے سے بڑھ گیا اور اسی سبق پر جو وہ اصرار کیا اور رجوع پر تمسخر کیا ہے "

اہلحدیث :- حضرات اب تو آپ لوگوں کو یقین ہو گیا ہوگا کہ ان مولوی صاحب کے دل و دماغ میں یہی سمایا ہوا ہے کہ دلائل سے بالکل بے مطلب ہیں کچھ کار آمد ہے تو دلیل خامس ہے اور بس کیا ہی مزہ ہو اگر کوئی شخص ان کے مقابلہ پر بھی اسی مذہب کا شخص ہو جائے جو پانچویں دلیل کو سب سے زیادہ قوی سمجھتا ہو پھر تو وہی نقشہ ہو جو حافظ شیرازی نے کہا ہے ؎

محتسب خم شکست و من سر او

سن بالسن و الجروح قصاص

مگر ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اس شاعرانہ کے بعد ان پر ہم بکر و نہیں خصوصاً اسلئے کہ اہلحدیث کانفرنس کی روش کے برخلاف ہے ۔

چند روز کا ذکر ہے ایک کارڈ ہمارے پاس آیا جسے دیکھکر ہم حیران ہوئے کہ یہ راقم کیا کہہ رہا ہے مگر آخر کار معلوم ہوا ہے کہ اس کے خواب کی تعبیر بھی ہے اوس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

" حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دام لطفکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

پیارم سیٹ میں چند روز سے ایک فسادی شیطان سیرت مولوی . . . . . بلائے ناگہانی کی طرح وارد ہے جس کی وجہ سے بستی میں نا اتفاقی ہو گئی ہے اور آئے دن لوگوں میں سر پھٹول ہوتا ہے خود اہلحدیث لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا لوگوں کے اخلاق ایسے بگڑ گئے ہیں کہ بے پناہ ۔ جو اسکے تابعدار ہو چکے ہیں نہ کسی کو بستی میں سلام کرتے ہیں نہ کسی کے سلام کا جواب دیتے ہیں یہ کیفیت خود فرقہ اہلحدیث میں باہم ہو گئی ہے فرقہ احناف کا کیا پوچھئے وہ انہیں تو سرے سے مسلمان ہی نہیں سمجھتا ۔ خدا نے تعالے کب اس موذی کو بستی سے خارج کرکے اہل شہر کو اس کے شر سے بچائیگا ۔ اسکا کچا چٹھا بالتفصیل آئندہ آپ کو معلوم کرایا جائیگا "

اہلحدیث :- مولوی صاحب کی قسم کی تحریرات کا جواب دینا ہمارے خیال میں ایسے ہی لوگوں کا کام ہے جن کا یہ خط ہے کسی اہل علم کی شان سے بعید ہی نہیں بلکہ بعید تر ہے کس قدر غضب کا مقام ہے کہ بیچارہ کو تو کچھ کہیں حق ہو گا شاید یہ کہہ بھی سکیں اڈیٹر اہلحدیث نے فلاں وقت ہم کو ایسا لکھا یاد کو خواب ہی میں سنا ہو مگر مسلمانوں کے قابل فخر اور جماعت اہلحدیث کے مایہ ناز مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری جیسے بزرگ کو بھی ساتھ ہی جیپ کر دیا تاکہ یہی شتے ہیں ۔

لعن اللہ الحقم ہو لا تدع مصلیا ولا غیرہ

(خدا ان پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی) جناب حافظ صاحب مدظلہ نے تو کبھی خواب میں بھی کسی کے حق میں بدگوئی نہ کی ہوگی ۔

حضرات ناظرین! کیا ایسے لوگ بھی اس قابل ہیں کہ ان سے کسی مسئلہ کے متعلق بحث کرکے فیصلہ ہو سکے؟ ہرگز نہیں اسلئے یہ حضرت اسی اشتہار میں شکایت کرتے ہیں کہ :-

" اس اڈیٹر (اہلحدیث) کے رد میں رسائل شائع ہو چکے ہیں کسی ایک کا جواب باصواب آج تک نہیں دیا ہے اور نہ دے سکتا ہے "

ہم بصدق مولوی صاحب کے ان فقروں کی خصوصاً فقرہ اخیر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہم آپ کی تحریرات کا جواب نہیں دے سکتے کیوں؟

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

لیکن چونکہ میرا منشا یہ ہے کہ آئے دن کے فسادات مٹ جاویں اسلئے میں مولوی صاحب کی تجویز مانتا ہوں جو اسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ :-

" میرے ساتھ امرتسر ۔ اور وزیرآباد ۔ راولپنڈی میں بحث خاتمی و تحریری عربی عبارت بولکر اور لکھکر ہر مسئلہ میں کرے "

مجھے آپ سے تحریری بحث منظور ہے بشرائط ذیل ۔

(۱) یہ بحث وزیرآباد میں ہوگی مولانا حافظ عبد المنان صاحب کے مکان پر ہوگی ۔ (۲) ہم دونوں کے سوا جس کو حافظ صاحب مذکور اجازت دینگے وہی داخل مکان ہوگا ۔ (۳) بحث تحریری ہوگی ۔ (۴) فریقین کو تحریر پرچہ لکھنے کے وقت محدود ۱۵ سے ۲۰ منٹ تک ہوگا (۵) آپ کو اختیار ہے عربی میں کریں یا فارسی اردو میں کریں یا کشمیری اور پشتو میں کریں ۔ (۶) فریق مدعی کے پرچے پانچ اور فریق ثانی کے چار ہونگے ۔ (۷) وغیرہ وغیرہ بحث یہ ہوگا جو آپ کی تحریرات میں میرے حق میں جگہ جگہ لکھا ہے یعنی ملحد بے دین وغیرہ ہاں آپکو اختیار ہوگا اس دعوے کا ثبوت نہ دے سکیں تو چھوڑ دیں اور میرے خارج از اہلحدیث ہونے کا دعوے کریں اسکو بھی کمر دستے تو میں ہی مدعی بنجاؤنگا کہ میں اہلسنت اور اہلحدیث ہوں ۔ غالباً یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ کوئی اہل علم ان کو دیکھکر میری نسبت کسی قسم کے فرار یا حیلہ جوئی کا گمان نہ کریگا ۔ (۸) ایک منصف مسلم الطرفین ہوگا جس کو جملہ تحریرات دیجائینگی (۹) جملہ اخراجات کرایہ و خرچ خوراک فریق غالب کے ذمہ ہونگے چاہے مدعی ہو یا مدعا علیہ ۔ فریق مغلوب پر نہ ہوگا ۔ (۱۰) اس امر کے وثوق کیلئے مبلغ پچاس پچاس روپیہ فریقین جناب حافظ صاحب یا کسی اور امین کے پاس امانت رکھینگے

---

[1] یہ اشتہار مولوی فقیر اللہ نے میرے پاس نہیں بھیجا ہے جمادی الاول ۱۷۔ اپریل کو اتفاقیہ ایک طالب علم سے ملگیا ۔ نہ بھیجنے میں مصلحت ہوگی ۔ یہ کہنے کا موقع مل سکے کہ ہمارا جواب نہیں دیا ۔ منہ

ہاں آپ نے جو لکھا ہے کہ امرتسر، وزیرآباد اور راولپنڈی میں مباحثہ ہوگا۔ تین مقامات پر مباحثہ کا کیا فائدہ۔ میں پوچھتا ہوں تینوں مقامات پر کامل کامل مباحثہ ہوگا یا ناقص ناقص۔ کامل ہوگا تو تعب دیکھیا۔ جب امرتسر میں مثلاً کامل ہوگیا تو وزیرآباد اور راولپنڈی میں کیا ہوگا؟ ناقص ناقص ہوگا تو اس کا کیا فائدہ۔ کچھ حصہ یہاں کچھ وہاں اگر ایک ہی جگہ ہوگا۔ چونکہ وزیرآباد امرتسر اور راولپنڈی کے درمیان ہے اسلئے بحکم خیر الامور اوسطہا صرف وزیرآباد ہی میں مباحثہ ہوگا اور کہیں نہیں۔ منصف کا تقرر آمنے سامنے بیٹھ کر کیا جاویگا۔ بس اب جلدی کیجئے دیر اچھی نہیں ؎

خبرت کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اسکے جواب میں میں آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا کسی شرط یا دیگر امور مباحثہ میں گفتگو کرنی ہو تو وہ بھی وزیرآباد ہی میں ہوگی۔ بس اب آپکا یہی کام ہونا چاہیے کہ آپ اس اخبار کے پہنچتے ہی ایک ہفتہ کے اندر اندر پہلے مجھے اطلاع دیں اور پہلے امرتسر آجاویں۔ یہاں سے ملکر وزیرآباد چلیں۔ اگر آپ ایسا ہی کریں مبلغ پچاس روپیہ ساتھ لیتے آویں۔ والسلام

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قادیانی مشن میں مخالفت

ہمیں یہ دیکھ اور سنکر سخت حیرت ہوتی ہے کہ قادیانی مشن میں جو خلافت کے متعلق اختلاف پیدا ہوا تھا وہ کم نہیں ہوا بلکہ دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ یوں تو پنجاب خصوصاً لاہور کی سرزمین اختلاف کے لئے بہت اچھی زرخیز ہے تھوڑا سا تخم اس میں بہت سا پھل دیتا ہے گویا اسی کے حق میں کہا گیا ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

مگر ایک ایسی جماعت میں اختلاف پیدا ہو جن کے دل و دماغ میں ابھی چند روز ہوئے تمام دنیا پر علم مسیحائی کو کھڑا کرنے کے ارادے تھے۔ آہ آج اس اختلاف کی بدولت یہ حالت ہو رہی ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے ایسے اچھے کام کو بھی جس پر کل خود ہی فخر کیا کرتے تھے محض رنج کی وجہ سے بنظر حقارت دیکھ رہا ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے کام کی جو وہ انگلستان میں کر رہے ہیں ہم سچے دل سے تحسین کرتے ہیں اور ہمارے منہ سے نہیں بلکہ دل سے جزاہ اللہ خیراً نکلتا ہے کیونکہ ہم قادیانی مشن کے مخالف ہیں تو صرف اسلئے ہیں کہ ان کے قادیانی مذہب کی بنا خام نہیں بلکہ غلط ہے۔ جب ہم ان کی تحریروں میں دیکھتے ہیں کہ اسلام کا نورانی چہرہ دیکھنے کو جناب مرزا صاحب کا چہرہ آئینہ کا کام دیتا ہے تو ہم کانپ جاتے ہیں اور سب سے پہلے ہماری طرف سے آواز نکلتی ہے ؎

گفتہ ندارد کسے باتو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

لیکن بحمد اللہ ہمارے اختلاف نے ہم کو ایسا اندھا نہیں کر رکھا کہ ہم نیک و بد میں تمیز نہ کر سکیں اور قادیانیوں کے ہر ایک کام کی مذمت کرنے لگ جاویں جو بالکل خلاف عقل و نقل ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں نور محمدی کی جھلک ہے جس نے ہمیں سکھایا ہے

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(کسی قوم کے رنج میں عدل اور راست گوئی سے نہ رکا کرو ہمیشہ عدل کرو یہی تقویٰ کے بہت قریب ہے)

اس لئے ہم خواجہ کمال الدین کے مشن کی تعریف کرتے ہیں مگر قادیانی جماعت کے ممبران کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ خواجہ کمال الدین کے کاموں کو بھی بنظر حقارت دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ہمارا پرانا دوست دہلی کا سہ صدی[1] اڈیٹر الحق خواجہ صاحب کی تبلیغ کے کام کو نفرت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ خواجہ صاحب کی تبلیغ میں جناب مرزا صاحب کا دخل نہیں ہوتا۔ بالکل سچ ہے جب تک مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو اسلام کیا؟ بعض شیعہ کہا کرتے ہیں ؎

ہرگز عمل نہ ہونگے مقبول
جبتک علی کے دستخط نہونگے

وہی حالت ہماری قادیانی جماعت کے لاہوری ممبروں کی ہے۔ آجکل آپس میں انہی ہتھیاروں سے لڑتے ہیں جن سے وہ غیروں کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ ایک صاحب نے اخبار مسلم گزٹ لکھنؤ میں اعلان شائع کیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

اعلان ضروری

اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله۔ اما بعد ایہا الناظرین! آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ عین حالت نماز میں حضرت خلیفہ برحق جناب سیدنا مولانا حکیم حاجی حافظ نور الدین صاحب جانشین بلا فصل حضرت مسیح موعود نے بمقام مدینۃ المسیح وفات پائی آپ کے بعد جو امور ناگفتہ بہ دیار مسیح میں خلافت کے بارہ میں گذرے وہ ابد تک وقتاً فوقتاً بہ ناظرین ہوتے رہینگے مگر اس وقت صرف اس قدر عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کا کوئی خلیفہ دوئم ہنوز مقرر نہیں ہوا ہے اور یہ جو مشہور کیا جا رہا ہے کہ مرزا محمود احمد خلیفہ ہو گیا ہے بالکل غلط ہے وہ جماعت عالیہ احمدیہ کا متفقہ خلیفہ برحق نہیں ہے اور اس کو خود اس کی قائم کردہ انجمن انصار اللہ اور اس کے چند ہم خیال لونڈوں اور بعض نفس پرست رشتہ داروں نے مفروضہ طور پر خلیفہ بنا لیا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ وہ غاصب ہے اور اس نے خلافت غصب کی ہے جو جو امور خلیفہ کے لئے حضرت خلیفہ برحق جناب مولانا مرحوم نے اپنی مقدس وصیت میں فرمائے ہیں وہ اس غاصب میں بالکل نہیں پائے جاتے وہ ابھی بالکل طفل مکتب ہے اور اسکی کل حرکات سکنات افعال گفتار

---

[1] مغلیہ سلطنت کے زمانہ میں کوئی پنجہزاری ہوتا تھا کوئی دس ہزاری منشی قاسم علی دہلوی سہ صدی ہیں کیونکہ ہم کو لودیانہ میں سہ صد انعام دیا تھا۔ منہ

نہیں بلکہ خدا سے بڑھتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانوں سے مختصراً آپکے منصفین سے اس امر کے متمنی ہیں کہ وہ کسی کی خاطر نہیں صرف خدا کے لئے ان امور کو ایک تامل تجویز کر دیں۔ لیجئے سنئے

(۱) قبور انبیاء کو مساجد (سجدہ گاہ) بنانے والے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے چنانچہ مشکوٰۃ میں ابن عباس رض سے مروی ہے قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسراج رواہ ابوداؤد (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبور کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر بھی لعنت کی ہے جو قبروں پر مساجد بنالیں (یعنے انپر سجدہ کریں) اور جو ان پر چراغ جلائیں" افسوس اس زمانہ میں تو بزرگوں کی قبور پر بڑے اہتمام کے ساتھ شبانہ چراغ جلایا جاتا ہے اور سال کے بعد چراغاں بڑے کروفر کے ساتھ کئے جاتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کے باعث ہیں اللہم احفظنا۔

دوسری حدیث میں قبور کو مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ مشکوٰۃ میں بروایت مسلم حضرت جندب سے مروی ہے قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذالک (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خبردار ہو جاؤ کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں نے اپنے پیغمبروں اور صلحاء کی قبور کو مساجد بنالیا تھا خبردار تم قبور کو مساجد نہ بنانا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں) کہو پیرجی ایسے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل جو ہے ہے خدا سے ڈرو اور قبور کو سجدہ کرنے سے فوراً توبہ کرو اور اپنے مریدوں کو بھی ہدایت کر دو پیرجی! قبور کو سجدہ کرانے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا برا جانتے تھے کہ آپ نے مرض الموت میں دعا فرمائی تھی "یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے" چنانچہ مشکوٰۃ میں ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد۔ پیرجی! تم کو معلوم بھی ہے کہ ایسی دعا مانگنے کی وجہ کیا تھی؟ سنو اسکی وجہ یہ ہے جس کو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمادیا ہے کہ "اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائہم مساجد (اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر سخت غصہ ہوا (یا ہے) جس نے قبور انبیاء کو سجدہ گاہ بنالیا) یعنے قبور کو سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کے بھی غضب کا باعث ہے اللہم احفظنا۔

(۲) مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں آئیگی قیامت یہاں تک کہ ہلیں سرین دوس کی عورتوں کے گرد ذی خلصہ کے (ذی الخلصہ نام ہے عرب کی ایک قوم کا کہ ان میں ایک بت تھا جس کا نام ذی خلصہ تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں برباد ہو گیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر اس کو ماننے لگیں گے اور عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی سو انکی سرین ہلتے آپ کو نظر آئے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔ یعنے نماز تو فرض اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہے اب اگر کسی اور کے لئے نماز پڑھو گے تو سراسر شرک ہو گا کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ (تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں) پر عمل اسیکا نام ہے کہ صلوٰۃ غوثیہ علانیہ پڑھتے ہو؟ بھائیو! صلوٰۃ غوثیہ کا پڑھنا شرک ہے اسکو چھوڑو اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے

(۴) جو پیر اپنے آپ کو سجدہ کراتے ہیں۔ وہ سنن ابن ماجہ کی وہ حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت معاذ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایسا مت کرو یعنے (مجھکو سجدہ نہ کرو) اسلئے کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا سوا خدا کے اور کسیکو سجدہ کرنے تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے" اس سے صاف معلوم ہوا کہ سجدہ سوا خدا کے اور کسیکو کرنا نہ چاہئے نہ پیغمبر کو نہ ولی کو نہ پیر کو لہذا ہے پیرجی خدا کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو اور لوگوں کو سجدہ مت کراؤ جو کھلا شرک ہے۔

(۵) ایسا وظیفہ پڑھنا سراسر شرک ہے اول تو اس وجہ کہ لفظ "یا" (جو حاضر یا مخاطب کے لئے بولا جاتا ہے) سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وظیفہ خوان کے پاس تشریف رکھتے ہیں یا بالفاظ دیگر اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہ ہر جگہ موجود ہیں۔ حالانکہ سوا خدا جل وعلا کے اور کوئی بھی ہر جگہ موجود نہیں ہے وَاللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ پس یہ خیال تو سراسر شرک ہوا۔ ثانیاً اس کے شرک ہونیکی یہ دلیل ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب الحکم باری تعالیٰ یوں فرمائیں کہ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ (مجھے اپنی جان کے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں مگر جو چاہے اللہ) تو اولیاء کرام میں کیا قدرت ہے کہ کسی دوسرے کو نفع پہنچا سکیں۔ (باقی دارد)

برادران اہلحدیث ذرا توجہ فرمائیں

کسی جگہ کوئی تحریر یا اشتہار یا رسالہ یا کتاب ایسی شائع ہو جس میں مذہب اہلحدیث پر حملہ کیا گیا ہو یا علمائے اہلحدیث پر افترا و بہتان باندھے گئے ہوں یا اہلحدیث کے کسی مسئلہ پر اعتراض کیا گیا ہو یا اہلحدیث کی کسی مستند کتاب یا رسالہ کا جواب ہو یا شرک و بدعت وغیرہ کی تائید میں کسی نے کچھ لکھا ہو اس تحریر یا اشتہار یا رسالہ یا کتاب کو فوراً میرے پاس بھیجدیں تاکہ اسکے متعلق غور کر کے مناسب کارروائی کیجاوے۔

اور ہمارے لائق علماء کرام میں سے جو حضرات صاحب تصنیف تصنیف کے کاموں میں مدد دینا چاہیں وہ مجھکو مطلع کریں کہ وہ کس کس مضمون میں مدد دے سکتے ہیں۔ اور بالعوض کام کرینگے یا بلاعوض۔ بصورت اول معاوضہ کا ایک اندازہ بھی لکھدیں گے۔ فقط

خاکسار محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی سکرٹری

(۱) [illegible]

فتاویٰ

س نمبر ۴۲ - ایک پیش امام کو ایک شخص نے ۸ر پیسہ چندہ مسجد دیا مگر پیش امام سے جسوقت وہ پیسہ تقویا اور متولی نے طلب کیا تو پیش امام نے اون پیسوں کی نسبت صاف انکار کیا۔ بعد دو ماہ کے پیسہ بھیجنے والا آیا اور وقت متولی مسجد نے دونو کا مقابلہ کیا تو پیش امام نے پیسہ مذکور دیا۔ دوسرے نماز میں کلام شریف غلط پڑھتے تھے جس کی نسبت اکثر لوگوں نیز مسافرانہ مسجد میں قیام کرتے تھے پیش امام کی غلط خوانی کی وجہ سے اپنی نماز دوہرا لیتے تھے۔ تیسرے مسجد کے متعلق ایک مدرسہ اسلامیہ تھا اوس کی فیس کو انجمن اسلامیہ نے بغرض ترقی مسجد مسجد میں جمع کرنے کا حکم دیا اور پیش امام صاحب کو وہ روپیہ لڑکے پڑھانے کے سبب علاوہ تنخواہ مقرر کیا مگر پیش امام نے وہ روپیہ لڑکوں کی پڑھائی والا نہیں لیا اور نہ لڑکوں کی فیس مسجد میں جمع کیا۔ مسجد کا نقصان کیا جسوقت متولی مسجد نے ان سب باتوں کی تحریک کی تو اون سے شرعی جواب طلب کیا تو متولی کو کوئی جواب نہیں دیا اور رخصت لیکر چلے گئے ایسے شخص کو پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں (نیز خائف بمبئی)

ج نمبر ۴۲ - ایسے شخص کو معزول کر دینا چاہیئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ایک شخص امام نے بحالت نماز میں کعبہ کی طرف تھوکا تھا جو حضور صلعم کا گناہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو امامت سے الگ کر دیا تھا اتنا تو بڑا گناہ ہے۔

س نمبر ۴۳ - یہاں انجمن اسلامیہ بغرض اصلاح مسجد مقرر ہوئے اور کل انتظام مسجد کا اون کے حوالہ ہے جسوقت زبردست گروہ نے پیش امام مذکورہ استفتا نمبر ۴۲ کو بیجا اور پیش امام کو پسند کیا اسوقت ضعیف گروہ کے اکثر آدمیوں نے پیش امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا ترک کر دیا اوسوقت کمیٹی نے اون لوگوں کو بلا کر پیش امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنے اور مسجد ترک کرنے کا سبب پوچھا ضعیف گروہ کے آدمیوں نے وہی وجوہات جو پیش امام کی نسبت استفتا نمبر ۴۲ میں تحریر کیا ہے کمیٹی میں اظہار پیش کیا اور شرعی فیصلہ چاہا مگر کمیٹی نے شرعی فیصلہ کو نامنظور کیا اور حکم دیا کہ جو چاہتا ہے پیش امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھے اور جو نہیں چاہتا نہ پڑھے۔ پس ایسی کمیٹی کے لئے شرع شریف میں کیا حکم ہے جو شریعت سے انکار کرے (ر ۔)

ج نمبر ۴۳ - شریعت کے فیصلہ سے روگردانی کسی طرح جائز نہیں کمیٹی مذکور نے اگر کیا تو اوسکو توبہ کرنا چاہیئے

س نمبر ۴۴ - اس بستی میں دو گروہ ہیں ایک کثیر اور زبردست دوسرا قلیل اور کمزور۔ زبردست گروہ کا امور دینی کی طرف خیال اور توجہ نہیں۔ کمزور گروہ ہر بات کا شرع شریف سے فیصلہ چاہتا ہے۔ اسی سبب سے مسجد میں ہر وقت فساد ہوتا ہے پس کمزور گروہ اس جھگڑے اور فساد سے بچنے کی غرض سے دوسری مسجد تعمیر کرانا چاہتا ہے۔ شرعاً دوسری مسجد تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں (ر ۔)

ج نمبر ۴۴ - زبردست گروہ کمزور گروہ کو اگر نماز پڑھنے سے روکتا ہے تو کمزور گروہ کو دوسری مسجد اس نیت سے بنانی جائز ہے کہ ہم امن وامان سے نماز ادا کر سکیں اس کے سوا اگر کوئی نیت ہے تو بنا مسجد جائز نہیں بلکہ مسجد ضرار ہے۔ ار داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۴۵ - زید نے اپنی بیوی ہندہ سے جھگڑا کیا اور اوسکو اپنے گھر سے باہر نکل آیا۔ اتنے میں اوس کی عورت نے کہا کہ چچا چچا نکل گئے وہ بھائی ہے اب زید کہتا ہے کہ چچا کہا اور عمر بھی کہتا ہے کہ چچا ہی کہا۔ مگر بکر کہتا ہے کہ نہیں باپ یا ابا کہا۔ اب صورت مسئولہ میں آیا کفارہ لازم ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کس کے اوپر؟ کفارہ ہندہ ادا کرے یا زید؟ اور اگر مسکین وہاں نہوں تو کفارہ کس کو ادا کیا جائے؟ یتیم خانہ میں بھیجا جاوے؟ (مختصر) محمد شفیع ملازم کاٹن ملس کا چھوارہ

ج نمبر ۴۵ - عورت کے کہنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم عند اللہ۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۴۶ - زید وبکر دو بھائی حقیقی نے اپنے باپ مرحوم کی جائداد نصف نصف تقسیم کر لیا۔ زید کے دو بیٹے علیحدہ دوسرے مقام پر صرف تجارت کرتے تھے دوسرے مہاجن سے روپیہ لیکر اور اس تجارت کے منافع سے خرچ مکان بھیجا کرتے تھے جو زید وبکر دونو اون کے اہل وعیال کے تصرف میں آتا تھا اب بکر کا یہ سوال ہے کہ چونکہ ہم سب شراکت میں تھے لہذا زید کے لڑکوں کے پاس جو رقم جمع ہے اوس میں بھی ہمکو نصف حصہ ملنا چاہیئے بہذا سوال یہ ہے کہ از روئے شریعت محمدی زید کے لڑکوں کی پیدا کردہ جائداد میں بکر کا حصہ ہے یا نہیں۔ (راقم ایک مسلمان)

ج نمبر ۴۶ - زید کے لڑکوں کی کمائی میں جو شراکت مذکورہ سے الگ کرتے تھے بکر کا کوئی حصہ نہیں۔

س نمبر ۴۷ - کیا یہ کسی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت جہاد بوقت اشد ضرورت انگلی میں سات تہ کپڑا لپیٹ کر گائے کے گوشت کے پیالہ یعنی شوربہ میں انگلی ڈبو کر کپڑا جدا کر کے صرف انگلی چاٹ لیا تھا اور نہ کبھی آپ نے اس کا گوشت کھایا اور نہ اوس کی قربانی کیا۔ (ر ۔)

ج نمبر ۴۷ - میری نظر سے ایسی حدیث نہیں گذری۔ قرآن شریف میں گائے کی قربانی اور کھانا مذکور ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں صاف مذکور ہے فما لبث ان جاء بعجل حنیذ (حضرت ابراہیم مہمانوں کے لئے فوراً بھنا ہوا بچھڑا لے آئے تاکہ وہ کھا دیں۔ انعام کی قربانی اور کھانا ذکر ہے اور انعام میں گائے بھی شامل ہے۔

س نمبر ۴۸ - قرآن وحدیث میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ تم کسی چمار یا پاسی یا بھنگی یا کا ذکر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرو وہ کلمہ پڑھنے سے پاک ہو جاویگا اس کے ساتھ کھانا پینا سب جائز ہے (ر ۔)

ج نمبر ۴۸ - قرآن مجید میں ہے انما المؤمنون اخوۃ (کلمہ گو سب بھائی بھائی ہیں) حدیث شریف میں الاسلام یہدم ما کان قبلہ (اسلام قبول کرنے سے پہلے [illegible]

انتخاب الاخبار

حساب دوستاں: مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے ۱۵ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔

۸۷ - ۱۲۳ - ۲۶۰ - ۳۳۰ - ۳۸۵ - ۵۸۴ -
۶۵۶ - ۸۷۷ - ۹۵۰ - ۹۶۱ - ۱۱۵۷ - ۱۱۶۸
۱۱۸۱ - ۱۲۱۷ - ۱۳۳۷ - ۱۴۳۹ - ۱۴۶۹ -
۱۵۲۴ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۵ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۵ -
۱۶۶۶ - ۱۷۶۹ - ۱۸۰۷ - ۱۹۳۷ - ۱۹۴۷ -
۱۹۵۳ - ۱۹۵۴ - ۲۱۲۸ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۸
۲۲۹۲ - ۲۲۹۶ - ۲۳۰۶ - ۲۳۱۰ - ۲۳۱۵
۲۳۳۵ - ۲۳۳۴ - ۲۴۳۵ - ۲۳۵۶ -
۲۳۸۲ - ۲۴۴۹ - ۲۴۸۷ - ۲۵۲۸ -
۲۵۶۵ - ۲۶۶۳ - ۲۷۷۳ - ۲۷۸۱ - ۲۷۸۲
۲۷۸۵ - ۲۷۸۷ - ۲۷۸۹ - ۲۷۹۰ -
۲۷۹۲ - ۲۷۹۳ - ۲۷۹۴ - ۲۷۹۷ -
۲۷۹۸ - ۲۸۱۱ - ۲۸۱۳ - ۲۸۱۸ -
۲۸۲۴ - ۲۸۲۵ - ۲۸۶۸ - ۲۹۸۰ -
۳۰۰۸ - ۳۰۱۹ - ۳۲۰۳ - ۳۲۰۴ -
۳۲۰۵ - ۳۲۱۷ - ۳۲۱۸ - ۳۲۲۲ -
۳۲۲۳ - ۳۲۲۴ - ۳۲۲۵ - ۳۲۲۶ -
۳۲۲۸ - ۳۲۲۹ - ۳۲۳۰ - ۳۲۳۱ -
۳۲۳۲ - ۳۲۳۳ - ۳۲۳۴ - ۳۲۳۵ -
۳۲۳۶ - ۳۲۳۸ - ۳۲۳۹ - ۳۲۴۰ -
۳۲۴۶ - ۳۲۴۷ - ۳۲۴۸ - ۳۲۴۹ -
۳۲۵۳ - ۳۲۶۰ - ۳۳۸۶ - ۳۳۸۸ -
۳۳۸۹ - ۳۳۹۷ - ۳۴۰۱ - ۳۴۰۲ -

محمدیہ کمپنی کا حساب مجمل طور پر ہوگیا ہے منافع قریباً سات سو روپیہ اندازہ ہوا ہے لیکن بڑی مشکل یہ آن پڑی ہے کہ شرکاء کمپنی ہمکو بہت تنگ کرتے ہیں۔ خلاف ضابطہ روپیہ مانگتے ہیں جواب طلب پر ناراض ہوتے ہیں حالانکہ زر شرکت کا واپس ملنا بغیر اس کے ممکن نہیں کہ کمپنی توڑ دیجائے اس لئے حسب تجویز ڈائرکٹران شائع کیا جاتا ہے کہ شرکاء کمپنی اطلاع دیں کہ کمپنی کو رکھا جائے یا توڑا جائے اگر توڑنے کی رائے غالب آئی تو توڑ دیجائیگی اور روپیہ جو تقاضوں میں لگا ہوا ہے وصول ہونے پر تقسیم کیا جائیگا اسی لئے سردست آئندہ کے لئے کام بند رکھا ہے۔ اطلاعات جلدی آویں۔ سکرٹری

امرتسر میں ایک انجمن موسومہ ترقی تعلیم ہے اس انجمن کی غرض یہ ہے کہ طلبا کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دئے جاویں چنانچہ بطور قرض حسنہ کے بہت سے وظائف دیتی ہے اس کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا شاہ سلیمان صاحب حسب معمول ۲۵-۲۶ اپریل کو ہوا۔ مولانا ابوالوفا نے اپنی تقریر میں سال گذشتہ کی طرح زور دیا کہ انجمن کو ایک دو وظیفے عربی طلبا کے لئے بھی مخصوص کرنے چاہئے۔ دیگر لیکچراروں اور شاعروں نے بھی اپنے اپنے وقت پر اچھی تقریریں کیں مگر دو باتوں کی وجہ سے انتظام جلسہ اچھا نہ رہا۔ ایک تو مقررین وقت پر نہ آئے یا بعض بالکل نہ آئے دوم مقام جلسہ تھیٹر جس میں تماشہ کرنیوالوں نے وقت سے پہلے ہی خالی کرنے کے لئے تنگ کرنا شروع کیا۔ ہمارے خیال میں انجمن مذکور کا جلسہ اسلامیہ سکول میں ہونا چاہئے۔ غالباً انجمن اسلامیہ کو سکول کے دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

تلاش کتاب: مجھے کتاب موسومہ "راہ جنت" مصنفہ جناب مولانا اولاد حسن صاحب قنوجی والد جناب نواب محمد صدیق الحسن خاں صاحب مرحوم کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہو اور وہ بیچنا چاہتے ہوں تو قیمت سے مطلع فرمائیں اور اگر بیچنا نہ چاہیں تو چند یوم کے لئے مستعار عنایت فرمائیں نقل کرکے واپس کر دیجائیگی۔ یہ کتاب منظوم فارسی ترجمہ مجمل تحفہ ہے۔ اور مطبوعہ نہیں ہے۔ (جان محمد ٹھیکیدار جنگلات مسجد مولوی نصیر اللہ صاحب مرحوم جبلپور)

قبول اسلام: گذشتہ جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد مسٹر ایف لنشن چیف انجینیر ریاست بنارس نے گیان باپی مسجد میں اسلام قبول کیا۔

عزیز بے مصری کی سزائے قید معاف کردی گئی اور وہ اسکندریہ کو روانہ ہوگیا۔

حضور نظام حیدرآباد دکن نے جنگ بلقان کے مسلمان مصیبت زدگان کی امداد کی غرض سے برٹش ہلال احمر سوسائٹی لندن کو تیس ہزار روپیہ عطا فرمائے ہیں۔

گورنمنٹ البانیہ نے بیس ہزار آدمیوں کو سپاہ میں شامل ہونے کو طلب کیا ہے۔

چینی قزاق جو سفید بھیڑیئے کے نام سے مشہور ہیں اون کے لیڈر نے سنسی کے تمام شہروں کے نام یوان شی کائی کے خلاف اعلان شائع کیا ہے اور اپنی قزاقانہ جدوجہد کو بحمایت جمہوریت بتایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ سیانفو پر قابض ہوتے ہی وہ سختی سے عدل و انصاف کو ملحوظ رکھیگا۔

فرانس و ترکی کے معاہدہ کو جس میں فرانس کو مراعات دی گئی ہیں جلالتمآب سلطان المعظم نے منظور کر لیا۔

قیصر آسٹریا علیل ہیں۔ سخت زکام کی علامات میں فرق نہیں آیا۔ لیکن ان کی عام حالت قابل اطمینان بیان کیجاتی ہے۔

ملک معظم جارج پنجم و ملکہ معظمہ کے پیرس رونق افروز ہونے پر پبلک نے گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ جلوس کے بازاروں میں سے گزرنے پر لوگوں نے ممدوحین کو نہایت زور شور سے چیرز دئے۔ جدھر نگاہ جاتی تھی لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے۔ راستہ میں موسیقی نوازدستوں نے انگلستان و فرانس کا قومی گیت گایا۔ فاصلہ سے توپ شاہی سلامی کر رہی تھیں۔ فوجی سپاہیوں نے تمام راستہ میں صف بستہ تھے ممدوحین کی سلامی اُتاری۔ ملک معظم گرینڈ کارڈن آف لیجن آف آنر کا نشان لگائے ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ پریسیڈنٹ فرانس کی بیوی کے ساتھ بگھی

۲۶ اپریل کو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مباحثہ شیعہ کیلئے ضلع گجرات کو تشریف لے گئے

گاڑی میں تھیں اور ملکہ معظمہ دوسری گاڑی میں تھیں
کے ہمراہ تھے۔ ملکہ معظمہ کی گاڑی میں چھوٹے چھوٹے
گلدستے پھینکے گئے۔

پریسیڈنٹ فرانس کی تقریر

حضور ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ معظمہ کو ایلیسی میں شاہی دعوت دی گئی اس میں پریسیڈنٹ فرانس نے ایک مستحکم بالشان اور دوستانہ تقریر کی شہنشاہ اور ملکہ معظمہ کو خیر مقدم کہا۔ آپ نے اہل فرانس کی طرف سے نہایت مسرت سے خیر مقدم کہا اور یہ کہا کہ ملکین کی شاہانہ سیاحت اس اتحاد کو جو تجربہ اور آزمائش سے پوری اتری ہے مزید تقویت بخشنے والی ہے اور یہی اتفاق یورپ کے توازن طاقت کا موجب ہے۔ ملک معظم جارج پنجم نے پیرس کے جلسہ دعوت میں پریسیڈنٹ کے جواب میں فرانسیسی میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر شاندار استقبال کا ان کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور وہ بہت خوش ہیں کہ معاہدہ اتحاد کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر وہ اپنے آپ کو پیرس میں پاتے ہیں۔ معاہدہ مذکور نے دونوں سلطنتوں کے تنازعات کے مسائل کا تصفیہ کر دیا۔ اس معاہدہ سے دونوں کے دوستانہ تعلقات اور بھی مستحکم ہو گئے۔ اور اس اتفاق سے تہذیب و شائستگی و امن کو مزید تقویت نصیب ہوئی۔ ملک معظم نے پریسیڈنٹ فرانس کے اس بیان کا شکریہ ادا کیا کہ شاہ معظم کے والد ماجد ایڈورڈ ہفتم کا نام ہمیشہ اس اتحاد کی بنا کے ساتھ وابستہ رہیگا۔ آخر میں آپ نے فرانس کی نسبت دوستانہ خیالات کا اظہار کیا۔

سر ایڈورڈ گرے اور ایم ڈومرگ نے اپنی بات چیت اور گفتگو کی بابت ایک بیان شائع کیا ہے کہ بہت سے مسائل پر جن سے دونوں کو دلچسپی ہے گفتگو میں خوب غور و خوض ہوا اور تمام امور پر اتفاق رائے کا اظہار ہوا۔

سر ایڈورڈ گرے اور مسٹر ڈومرگ کا اس بارہ میں کامل طور پر اتفاق ہے کہ تینوں دول کا اتفاق بحالت امن قائم و برقرار رہنا چاہئے۔

برٹش اخبارات شاہی سیاحت پیرس کی شاندار کامیابی پر اظہار خیالات کر رہے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دونوں ممالک کا باہمی اتحاد بین الاقوامی نقطہ نگاہ سے اتفاق شاہ کو نئی طاقت و جان بخشنے والا ثابت ہوگا۔

مراجعت:۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ ۲۴ اپریل کو پیرس سے لنڈن روانہ ہو گئے۔

مسئلہ السٹر:۔ سر آرتھر پگٹ نے پیر کو ڈاؤننگ سٹریٹ میں مسٹر ایسکویتھ سے مشورہ کیا۔ مسٹر برل، مسٹر چرچل، کرنل سیلی، لارڈ کریو، مسٹر ہرکورٹ بھی اس کانفرنس میں موجود تھے۔ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ نے بھی ۲۲ اپریل کو مسٹر ایسکویتھ سے طویل مشورہ کیا۔ بعدہ مجلس وزرا کا جلسہ ہوا۔

ہوس آف کامنز کے چھ لبرل ممبروں نے نوٹس دیا ہے کہ وہ ہوس میں تحریک کرینگے کہ آنریبل مسٹر ایسکویتھ کے خلاف اپنے اتہامات کو یا تو ثابت کریں یا ان کو واپس لیں۔

ہوس آف کامنز میں مسٹر ایسکویتھ نے بیان کیا کہ سر آرتھر پگٹ کہتے ہیں کہ انہوں نے افسروں سے ہرگز نہیں کہا کہ پولیس والنٹیروں کے اسلحہ کو ضبط اور برخاست کے پرانے قانون ذیل پر فوج لی لینگی۔

سرحد میں بے چینی:۔ انگلشمین کلکتہ کو معلوم ہوا ہے کہ غلزئی۔ غزنوی اور دیگر افغان جو موسم سرما میں ہندوستان میں تجارت کے لئے آئے تھے وہ بجائے وطن کو مراجعت کرنے کے اب کے ڈیرہ جات و پشاور میں موسم گرما بسر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مرحوم امیر عبدالرحمن کی جابرانہ حکومت کو ان کے جانشین کی بے سروپا حکومت پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہاں لوٹ مار کا بازار گرم ہے اور خوست و قندھار میں مزید بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

درانی سفرا کی ناراضی۔ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان تمام و کمال ہمدردی کر سکتے ہیں وہ درانیوں کی وفاداری ہے لیکن اس فرقے کے بڑے بڑے سردار اس لئے ناراض ہیں کہ اعلیٰ عہدے اپنے خاندانوں کے ممبروں کو عطا نہیں کئے گئے۔

شنواریوں کی خود سری۔ بعض اخبار کا بیان ہے کہ جلال آباد و کابل کے درمیان سڑک پر شنواری قزاق قابض ہیں جو سرکاری عہدہ داروں سے بھی روپیہ وصول کرنے سے نہیں چوکتے۔

یمن میں جنگ:۔ ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے خاص نامہ نگار عدن نے حدیدہ کی تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس کی تصدیق کی ہے کہ حضرت یحییٰ حمید الدین امام یمن اور سید محمد بن ادریس دعویدار مہدویت ساکن عسیر کے مابین القنفذہ کے حوالی میں لڑائی جاری ہے کہا جاتا ہے کہ امام صاحب نے مقامات رازہ و الشغیبہ پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ مدعی مہدویت کے صدر مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دوسری طرف ترکی گن بوٹ نے غزان سیدی کی جیبر صدی متصرف ہے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

انور پاشا کی نصیحت:۔ جب نیبرازک ہواباز سالم بک قسطنطنیہ سے اڑنے لگا تو جناب انور پاشا وزیر جنگ نے آپ کو کہا کہ موت جب آتی ہے ناگہاں آتی ہے اور جب آجاتی ہے تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا۔ ہر ایک شخص نے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے مگر قابل فخر موت اس شخص کی ہے جو اپنے ملک کی راہ میں مرے لوگوں کا خیال ہے کہ فن ہوا بازی بڑا خطرناک فن ہے لیکن جب موت ہر ایک شخص کے لئے مقدر ہو چکی ہے تو تمام قسم کی موتوں کو ایک ہی سمجھنا چاہئے کبھی آدمی سفر کی حالت میں پیاس سے مر جاتا ہے مگر یہ موت کوئی قابل قدر موت نہیں ہے۔ موت ہر وقت آدمی کو دیکھتی رہتی ہے لیکن شریف موت ہر ایک شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی (البرہان)

جناب ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی پسر عبد اللہ صاحب کے لئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ کی استدعا کرتے ہیں۔

اخبار اہلحدیث امرتسر کے گذشتہ نمبروں میں جس قدر کتب پر رعایتی اشتہار ہمیری طرف سے شایع ہوتے رہے ہیں۔ انکی میعاد ۱۵ مئی ۱۹۱۲ء تک مقرر کی گئی ہے یعنی جو خط ۱۵ مئی تک کسی تاریخ کو ڈاکخانہ میں ڈالا جاویگا۔ وہ صاحب گذشتہ اشاعتوں کی مشتہرہ رعایت کے مستحق ہونگے۔ بعد میں نہیں۔ پس آپ اسمیں قدر کو غنیمت سمجھکر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو جلدی کریں۔ ورنہ میعاد گذرنے کے بعد کتابونکی قیمتیں بلا رعایت ہونگی

اسلام اور علمائے فرنگ

اسلام کی فضیلت پر علمائے یورپ کی رائیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۳/

رسائل شبلی

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کے وہ مضامین جو انہوں نے وقتاً فوقتاً کسی مجلسی یا تاریخی مسئلے پر لکھے اور جنمیں سے اکثر آجتک کتاب یا رسالہ کی صورت میں نہیں چھپے صفحات ۲۳۰ قیمت ۱۲/

بشارت فاطمہ ۔ ایک عدیم النظیر دلچسپ مذہبی ناول ہے جسمیں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونیکی تفصیل کیفیت اس انداز سے بیان کیگئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر دیجئے پھر ختم کئے بدون کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہیگا۔ اسمیں اسلام کی صداقت کے بڑے بڑے زبردست اور لاجواب کر دینے والے ثبوت عقلی دلایل اور خود عیسائیوں کی مقدس کتابوں سے دیئے ہیں۔ لہذا یہ کہنا ذرا مبالغہ نہیں کہ بشارت فاطمہ کی تصنیف ایک قابل داد خدمت ہے جسکی محبان اسلام کو ایک خاص قدر کرنی چاہیئے۔ قیمت ۸/

الایمان ۔ اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان ازروئے قرآن کریم کیا ہے اور اسمیں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی اس کتاب کی نسبت فرماتے ہیں میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ رسالہ الایمان نہایت دقت نظر اور تحقیق کیساتھ لکھا گیا ہے۔ نہایت معتدل طریقہ اختیار کیا ہے اور موجودہ زمانہ کی حیثیت سے مفید اور سودمند ہے۔ اس رسالہ نے اردو زبان میں ایک مفید اضافہ کیا ہے۔ قیمت ۴/

ہیر رانجھا پنجابی علم ادب میں یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے۔ ہیر رانجھا کون تھے کہاں اور کس زمانہ میں ہوئے۔ انکے متعلق مکمل تاریخی و تحقیقی حالات بزبان اردو۔ اور اس کے آگے پنجابی نظم میں قصہ ہیر رانجھا اور آخیر میں پنجابی شعرا کا تذکرہ یعنی پنجابی شاعری کی ابتدا کب ہوئی۔ اور اسوقت سے آجتک کون کون کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں مشہور پنجابی شاعر گذرے اور موجود ہیں۔ ان کے واقعات و تصانیف کا دلچسپ حال۔ یہ تینوں کتابیں انکا مجموعہ ۴۰۰ صفحات لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ ڈہاب کھٹیکاں امرتسر

تازہ شہادات

جناب مولوی عبد الواسع صاحب آردی لکھتے ہیں۔ میرا دماغ سخت کمزور تھا۔ حافظہ بالکل خراب ہوگیا تھا۔ آپکی مومیائی کے استعمال سے خوب فائدہ ہوا

جناب شہادت حسین صاحب کلاتھ شاپ کلکتہ سے رقمطراز ہیں۔

آپکی مومیائی بہت طاقتور چیز ہے براہ مہربانی پتہ ذیل سے ایک چھٹانک بذریعہ وی پی جلد ارسال فرماویں۔ ۲۸۔ مارچ ۱۹۱۲ء

جناب محمد خلیل اللہ صاحب پنشنر جمعدار ہیڈ کانسٹبل کلکٹر بنگال ناگپور ریلوے تحریر کرتے ہیں جسے آپسے جو مومیائی منگوایا تھا۔ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ اب چھٹانک ارسال جلد بھیجیئے۔ ۲۸۔ فروری ۱۹۱۲ء

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بیرش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکے لیے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بوڑھے جوان استعمال کریں سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ پانچ روپیہ بکس صر مع محصول غیر ممالک سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ شہادات

جناب سردار بلند خانصاحب چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں۔

بندہ نے جناب دو دفعہ مومیائی منگائی تھی نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ ۲۵۔ مارچ ۱۹۱۲ء

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب گماشتہ پوسٹ مالوہ سے ارقام فرماتے ہیں کہ

میںنے آپکی مومیائی خود استعمال کی بہت فائدہ پایا۔ اور ایک چھٹانک ارسال فرمادیں۔

منگوانیکا پتہ ۔ پروپرایٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

معجزہ قرآن ۔ بیان میراث مسلمانان۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مسلمانوں میں مروجہ شرعی (فقہی فرائض) تقسیم ترکہ

دو آنے میں ایک روپیہ

اعلیٰ قسم کی اخلاقی کتابوں کا ذخیرہ

صرف اس لئے کہ ہر ایک ان کے مطالعہ سے مستفید ہو سکے

نام کتاب	قیمت	رعایتی	نام کتاب	قیمت	رعایتی	نام کتاب	قیمت	رعایتی	نام کتاب	قیمت	رعایتی	نام کتاب	قیمت	رعایتی	نام کتاب	قیمت
گھر کا شفا	[illegible]	[illegible]	تاریخ ابوالفضل	[illegible]	[illegible]	کیسپ بہادر حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سردار چھوٹا	[illegible]	[illegible]	علاج مفتی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نشان	[illegible]	[illegible]	مریم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	علاج بے دوا	[illegible]
نقلی بابو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنت الفردوس	[illegible]	[illegible]	انتقام	[illegible]	[illegible]	جواہرات کی لوٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بائیسکل کا شوقین	[illegible]	[illegible]	ملکہ العزیز ورجینا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سپاہی کی دلہن	[illegible]	[illegible]	حسن انجلینا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نل دمن	[illegible]	[illegible]	حیات جدید	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	انارکلی	[illegible]	[illegible]	خواتین اسلام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انجام ستم	[illegible]	[illegible]	جادوگر	[illegible]	[illegible]	سکندر اعظم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاتح بنگال	[illegible]	[illegible]	زیب النساء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کنیز فاطمہ	[illegible]	[illegible]	نورجہاں جہانگیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	خون ناحق	[illegible]	[illegible]	حیات ٹیپو سلطان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شہنشاہ بابر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نقش اقبال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	آئینہ سکندری	[illegible]	[illegible]	شاہد عبرت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قتل شہزادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کریم اللغات	[illegible]	[illegible]								
شادی کا غم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بامراد عاشق	[illegible]	[illegible]								
شہنشاہ جہانگیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]								

دلاورانِ میدانِ جنگ و رہنمایانِ قوم کی تصاویر

[illegible]

تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو: راجپوت ایجنسی، بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر (۲۹) جلد (۱۱)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً تمدنی و مذہبی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہمیشہ پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط ہرگز واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بصورت ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — [illegible]

رؤسا و جاگیرداران — [illegible]

عام خریداران سے — [illegible]

ششماہی — [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ [illegible] شلنگ [illegible] پنس

ششماہی [illegible] شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قادیانی مشن

باپ کا مخالف بیٹا

[illegible] ارسال کردہ

یہ عجیب بات ہے کہ قادیانی مشن کے ممبر اپنے خلیفہ ثانی کی فضیلت علمیت اور قابلیت پر اتنا ناز کرتے ہیں اخطرہ ہے کسی دن یہ بھی کہدینگے کہ حکیم نور الدین سے بھی بڑھکر ہیں۔ اولوالعزم فضل عمر ان کے نام رکھے جاتے ہیں کئی ایک الہامات مرزائیہ ان کے حق میں لکھے جاتے ہیں۔ الہامات کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے مرزا صاحب کے الہامات کا نمونہ تو ہم اپنے رسالہ "الہامات مرزا" میں دکھا چکے ہیں۔ ہاں خلیفہ ثانی صاحبزادہ بشیر الدین کی علمیت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں اور ان کے ناموں کی بابت حواریوں سے صرف اتنا دریافت کرتے ہیں کہ فضل عمر میں اضافت کیسی ہے؟

قادیانی خلیفہ ثانی مرزا صاحب کے صاحبزادہ ہیں کونسے صاحبزادے؟ اس سوال کا جواب مشکل ہے۔ ہم نہ انکو بڑا صاحبزادہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ بڑے صاحبزادے مرزا سلطان احمد تحصیلدار ریاست بہاولپور ہیں چھوٹے بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ مرزا صاحب نے بشیر الدین کو بڑا شمار کیا ہوا ہے (مواہب الرحمن) غرض ہم ان کے نمبر میں متردد ہیں بہرحال آپ خلیفہ ثانی ہیں گو مرزائی جماعت کے بہت سے اصحاب الرائے آپ کو خلیفہ نہیں مانتے آج ہم جس مضمون پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں وہ ایک ایسا مضمون ہے جس میں بیٹا باپ کے مخالف کہہ رہا ہے خلیفہ ثانی کہتے ہیں۔

"حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ أَحْمَدُ یعنی میرے بعد جو آئیگا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمد کس کا نام ہے احمد وہ ہے جس نے کہا کہ احمد کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کنندوں کو کہا کہ تم احمدی کہلاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا نام تو غلام احمد تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک ایسا لفظ ہے جو ہمارے ملک میں عام طور پر ناموں کے شروع سے چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا چچا کا نام غلام محی الدین بھائی کا نام غلام قادر تھا اور یہ لفظ سب کے ناموں میں مشترک ہے۔ اصل نام وہی ہے جو غلام کو علیحدہ کرکے ہے جس طرح حضور کے بھائیوں اور چچوں کے نام ہیں۔ احمد کا لفظ مشترک ہے۔ لیکن یہ اصل نام نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم احمدی اولاد سے ہیں۔ شاید کوئی کہے کہ حضرت مسیح موعود کے والد نے ان کا تمام نام ہی قرار دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دونوں لڑکوں کے ناموں پر دو گاؤں آباد کئے ہیں جن میں سے ایک کا احمد آباد اور دوسرے کا قادر آباد نام رکھا۔ غلام احمد آباد اور غلام قادر آباد نام نہ رکھے

ہیں (۱) احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنا (۲) جماعت کا نام احمدی رکھنا۔ (۳) گاؤں کا نام احمد آباد رکھا جانا۔ (۴) حضرت مسیح کا احمد نام ثابت کرتا ہے کہ احمد حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام کا ہی نام ہے۔

اہلحدیث ۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا نام درحقیقت احمد ہے اور اسی کی طرف قرآن شریف کی آیت یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ میں اشارہ ہے بہت خوب اب مرزا صاحب کی بھی سنئے آپ اپنی مستند کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:—

"لطیفہ:— چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے "غلام احمد قادیانی" اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں (۱۳۰۰) اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔"

(ازالہ طبع اول ص ۱۸۵، ۱۸۶)

اہلحدیث ۔ اس عبارت کا مطلب کیا ہے؟ محتاج بیان نہیں اس میں مرزا صاحب اپنے دعوے مسیحیت پر بطور دلیل کے فرماتے ہیں کہ علم اعداد کی رو سے بھی میں سچا ہوں کیونکہ میرے نام کے اعداد پورے ۱۳۰۰ ہیں اور میں ۱۳۰۰ھ پر آیا ہوں اور نام جو بتلایا ہے وہ "غلام احمد قادیانی" ہے۔

یہ کلام محل استدلال میں بطور دلیل ہے اسلئے اس میں جس قدر مضبوطی کی ضرورت ہے مخفی نہیں پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب پنجابی اپنا نام غلام احمد ہی جانتے تھے اور محل دلیل میں اسی کو پیش کرتے تھے اگر آپکا نام صرف احمد ہوتا تو یہ دلیل انکی غلط ہو جاتی کیونکہ احمد کے اعداد تیرہ سو نہیں بلکہ (۵۳) ہیں۔

لطیفہ ۔ جناب مرزا صاحب پنجابی کے دعوے تو بذات خود لطیفہ ہیں تو ان کے دلائل کے لطف سے کس کو انکار ہو سکتا ہے مگر اس دلیل میں ایک خاص لطف ہے۔

دعوے تو یہ ہے کہ میں ۱۳۰۰ھ پر آیا ہوں بہت خوب۔ دلیل یہ ہے کہ میرے نام (غلام احمد) کے اعداد پورے ۱۳۰۰ ہیں بہت خوب۔ پھر فرماتے ہیں اس قصبہ میں بجز اس عاجز کے کسی کا غلام احمد نام نہیں۔ بہت اچھا "ہر کہ شک آرد ۰۰۰ کافر گردد" یہ اتنک تو کچھ لطف نہیں لطیف بلکہ لطیفہ تو یہ ہے جو فرماتے ہیں:—

"میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں"

واہ کیا ہی القاء ہے جو دل میں ڈالا گیا پہلے بیان میں جو کہا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے اور اسی سے ۱۳۰۰ اعداد نکلتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام احمد کی غ سے لیکر احمد کی دال پر آپکا نام پورا ختم ہوتا ہے۔ مگر جب القاء قلبی کا ذکر کیا تو اسی پر بس نہیں کی بلکہ نام کے ساتھ "قادیانی" کا لقب بھی بڑھا کر فرمایا "غلام احمد قادیانی" کسی کا نام نہیں، کون کافر ہے جو اس صداقت سے انکار کرے۔

چونکہ آپکو معلوم تھا کہ دنیا میں بہت سے غلام احمد ہیں اگر میں یہ کہوں کہ میرے سوا کوئی غلام احمد نہیں تو گو میرے اور دعوے بھی بدیہی غلط ہیں لیکن یہ تو اجلی بدیہی البطلان (غلط بلکہ اغلط) ہوگا آپنے جہاں تمام دنیا میں اپنے نام کا سکہ جمانا چاہا تو غلام احمد کے ساتھ قادیانی بھی بڑھا دیا گیا کوئی ہے جو کہ اس صداقت کا انکار کرسکے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی جیسے مخالف بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے یہی معنے ہیں

؎ ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا نام "غلام احمد" بتلاتے ہیں اور اسی سے پورے ۱۳۰۰ اعداد نکالکر اپنی سچائی کا ثبوت دیتے ہیں مگر ان کے دوسرے جانشین بشیر الدین انکا نام صرف احمد بتلاتے ہیں جس کے اعداد صرف (۵۳) ہوتے ہیں۔

کیا قادیانی مشن کے ممبر اس پر غور کرینگے؟ (شاید)

اہلحدیث کے بہی خواہ توجہ کریں

کسی گذشتہ پرچہ میں توجہ دلائی گئی ہے کہ اہلحدیث کے بہی خواہوں کی مدد سے اسکو دوبارہ زندگی نصیب ہوئی مگر ایک تو پہلے ہی اس کی اشاعت محدود تھی اسپر تین ماہ کی بندش نے اور بھی کمی کر دی جو لازمی تھی اس لئے مخلص احباب جنہوں نے اس کی زندگی میں مدد دی ہے اسکی اشاعت پر پوری پوری توجہ کریں۔

اہلحدیث کے ایک بڑے مخلص جناب قاضی غلام امیر صاحب رئیس بدایوں لکھتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں نئے خریداروں کی زیادتی مشکل ہے اسلئے ہر خریدار اپنے پاس سے ایک خریدار کی قیمت ادا کر کے کسی غریب کے نام جاری کرا دے۔

میں اس تجویز کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ پسند کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسے احباب جن کے حلقہ اثر میں خریدار نہوں اور وہ بذات خود صاحب ثروت ہوں تو وہ ذات خاص سے اس تجویز پر عمل کریں باقی لوگ اشاعت سے امداد کریں بہرحال توجہ ضرور کریں ورنہ صورت موجودہ ضمانت والی صورت سے زیادہ خطرناک ہے بعض دوست جو متوجہ ہوتے ہیں اون کے اسماء گرامی آئندہ شائع ہونگے انشاء اللہ۔

لالہ منشی رام جی کا حملہ مسلمانوں پر

کیوں نہ ٹھیریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا جاتا ہے

لالہ منشی رام جی جالندھر کے ایک معزز اور مسن بزرگ ہیں عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہوگی۔ پنجاب کے آریوں کی ایک بڑی پارٹی ہیں جو گروکل پارٹی کے نام سے موسوم ہے آپکا بہت کچھ اثر ہے ہردوار میں جو آریوں کا مدرسہ گروکل کے نام سے جاری ہے لالہ صاحب اسکے منتظم اعلیٰ ہیں ہمکو لالہ صاحب کی ذات خاص سے ہمیشہ حسن ظن رہا ہم سمجھتے رہے کہ آپ اپنی سمجھ کے مطابق آریہ دھرم کے پابند ہیں اور دوسرے مذہب والوں کو کسی طرح مسلمانوں سے انکو کوئی دلی کدورت نہیں مگر ایک واقعہ نے ہماری اس رائے کو بہت کچھ صدمہ پہونچایا جس کا ذکر ہم آج کرتے ہیں۔

لالہ صاحب کے پاس چند تحریرات پہونچی ہیں جو ہیں انکل کی شورش کے مطابق گورنمنٹ کے خلاف کچھ تذکرہ ہوگا آپنے صوبہ الہ آباد کے لفٹنٹ گورنر کو ایک خط لکھا جس میں ان خطوط پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے یہ فقرہ بھی جڑ دیا۔

"یہ ہو کسی ایسے شخص کا کام ہے جس میں مسلمانوں کے جہاد کی روح بھری ہوئی ہے" (آریہ گزٹ ۳۰ اپریل)

بس یہی ایک فقرہ ہے جس نے ہم مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر دیا تمام اسلامی اخبارات نے اسپر اظہار نفرت کیا۔ مگر اہلحدیث اپنی حیثیت میں صرف اظہار نفرت پر قناعت نہیں کر سکتا بلکہ کچھ واقعات بھی بتلانا چاہتا ہے۔

لالہ صاحب نے اسلامی جہاد کا ذکر کیا ہم نہیں سمجھے کہ آپنے اسلامی جہاد کو کیا سمجھا ہے غالباً یہ سمجھا ہوگا کہ موجودہ حکومت کے خلاف خیالات رکھنے اور شائع کرنے کا نام جہاد ہے۔ آپکو یاد نہیں رہا اسلامی جہاد ایسا نہیں اسلامی جہاد تو یہ ہے فَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ (جو لوگ مسلمانوں سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو) لالہ صاحب کے عندیہ میں چونکہ ایسا جہاد جائز بلکہ مستحسن ہے جس کا انہوں نے کھلے لفظوں میں ایک دفعہ اظہار بھی کیا تھا اسلئے ان کو اپنے ہی عکس سے غلط فہمی ہوئی۔ لالہ صاحب بھولے ہوں تو ہم انکی وہ عبارت ان کے اخبار سے نقل کر سکتے ہیں جس میں انہوں نے موجودہ گورنمنٹ کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا پس وہ غور سے سنیں۔

لالہ صاحب اپنے اخبار ست دھرم پرچارک ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں بنگالیوں کی شورش کی تحسین کرتے ہوئے اور انکو شاباش دیتے ہوئے اپنے خیالات کو حسب ذیل طریق سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بنگالی بھائیو! یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے۔ تمہارے لیڈروں اور عالم میں انہوں نے سنسار کے اتہاس کا بغور مطالعہ کیا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک قوم جس میں قومی حمیت کا مادہ موجود ہے تقریر اور تحریر کی آزادی کی بڑی قدر کرتی رہی ہے اور اس بیش بہا حق کی رکشا میں خون کی ندیاں بہائی جا چکی ہیں۔ باریسال کانفرنس کے بعد اب تک جو تمہارا رویہ رہا ہے وہ مردانگی کا ہے۔ سارے بھارت (ہندوستان) کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سر فلر کی کاروائیاں زبان حال سے منفصلہ ذیل الفاظ میں تمہیں چیلنج دے رہی ہیں کہ آنکھ جاگو یا ہمیشہ کے لئے سو رہو۔ اگر تم اب دب گئے تو یاد رکھو ہمیشہ کے لئے تم غلام ہی رہوگے اور آزادی کے مزے چکھنا تمہارے لئے سرد کھنا اسمبھو (بالکل محال) ہو جائیگا۔ اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس ملک کی حکومت چلانے کے لئے ہم سے کسی سہایتا کی آشا (امید) رکھے۔ اگر ہمارے ملک کی تعلیمیافتہ جماعت آج تک لیجسلیٹو کونسلوں میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بلا معاوضہ کام کر کے گورنمنٹ وقت کا ہاتھ بٹاتی رہی تو وہ محض اسلئے کہ لارڈ مکلے اور لارڈ رپن جیسے مہاتماؤں کی نشکام بھاؤ سے پریت ہو کر دی ہوئی تقریریں جن میں ہمیں یہ بتلایا گیا تھا کہ انگریز ہندوستان کے فائدے کے لئے ہی اس دیش پر راجیہ کرتے ہیں اور یہ کہ آہستہ آہستہ بھارت کے راجیہ کا بہت سا حصہ بھارت باسیوں (ہندوستانیوں) ہی کے سپرد کیا جاوے گا پڑھ کر اور سنکر ہم بھول گئے تھے کہ ہم ایک ودیشی گورنمنٹ کے ماتحت ہیں اب تو ہمارے حاکم زبانی طور پر بھی ہم کو یہ تسلی نہیں دیتے۔"

لالہ صاحب! اس چٹھی میں جو آپکو کسی انارکسٹ (مفسد) کی بھیجی جس کو آپنے گورنمنٹ میں بھیجا ہے آپنے ان خیالات سے کچھ زیادہ تلخ خیالات تھے جنکو آپنے اسلامی جہاد سے تعبیر فرمایا آہ آپ جیسے بزرگ جن کو لوگ مہاتما کہتے ہیں ایسے غلط الزام لگانے کے مرتکب ہوں اور کروڑہا مسلمانوں کی دل آزاری کے موجب بنیں تو افسوس کیوں نہ ہو۔

سماجی مترو! تم بھی انصاف کرو کہ لالہ صاحب خود تو ایسے جہاد کی تعلیم دیں کہ سب لوگ گورنمنٹ سے تعلق ترک کریں گورنمنٹ ہم سے کوئی امید نہ رکھے بنگالیو! اٹھو سارے ہندوستان کی عزت تمہارے ہی ہاتھ ہے وغیرہ وغیرہ اور شکایت کریں مسلمانوں کی جنہوں نے آجتک اس قسم کی تحریکات میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ کیا ایک قوم کے لیڈر کے حالات اسی طرح دو قسم کے ہونے چاہئیں۔

مہاشہ سمجھو!

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

رفع الزام اور اسکی مزید تحقیق

اہلحدیث مورخہ ۱۹ اپریل میں ایک مرزائی کا خط جس پر فیروزپور شہر کے ڈاکخانہ کی مہر ہے نقل ہوا ہے جس میں راقم خط نے اہلحدیث کی بندش پر اظہار مسرت اور دعا کی تھی اس خط کے متعلق بابو فرزند علی ہیڈ کلرک فیروزپور کا خط آیا ہے کہ وہ خط میرا نہیں نہ میرے ایما یا اجازت

لکھا گیا۔

فیروزپور میں مرزائیوں کی ایک لائبریری ہے اس میں اہلحدیث کہا جاتا ہے اہلحدیث کے متعلق کبھی عدم ... وغیرہ کی بابت جو خط لکھتے ہیں بقول بعض اہلحدیث ہیں یہ خط اس خط والے کے مشابہ ہے جو ہم نے چھاپا ہے اسی بنا پر لکھا بابو صاحب نے بھی ایسا ادا اجازت کی نفی کی اپنے علم کی نفی نہیں کی بابو صاحب اگر اسکے متعلق پوری تحقیق کرنی چاہیں تو ہم وہ خط ان کو کسی دوست کی معرفت بھیج سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اسکی تحقیق کے نتیجے سے ہمیں اطلاع دیں۔ ہاں بابو صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم کو کسی فیروزپوری دوست نے کہا تھا کہ بابو صاحب ایسا خط نہیں لکھ سکتے۔ پس ہم دیکھتے ہیں شبہ ہوتا ہے کہ پہلا بیان متعلق اشتہار بابو صاحب کا بھی محتاج تصدیق ہے نہ ہم نے کسی دوست سے پوچھا نہ کسی نے ایسا کہا اس میں شک نہیں کہ خط کسی مرزائی کا ہے اس میں بھی شک نہیں کہ احمدیہ لائبریری کے کسی متعلق کا ہے مزید تحقیق کے لئے اصل بھیج سکتے ہیں۔

تعاقبات قراءۃ جنازہ پر مختصر محاکمہ

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

گذشتہ شمارہ نمبر ۲۳ میں مضمون در بارہ جواب الجواب تعاقب بر قرأت جنازہ میری نظر سے گذرا۔ اسکو جب بغور پڑھا تو ... کچھ بھی نہیں پایا۔ چونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے تفصیل سے ... لکھا ہے اسلئے میں نامہ نگار ... بحث نہیں کر سکتا ... رہا۔ چونکہ بحث کا ... پس ... سمجھا کہ میں ان تحریروں کا جو اس مسئلہ پر موافق اور مخالف شائع ہو چکی ہیں ایک سچا محاکمہ کروں۔ تاکہ ناظرین کو اس بحث سے نتیجہ پر پہنچنا آسان ہو۔

مجھ کو شک نہیں کہ جناب مولوی محمد منیر خان صاحب نے نہایت تحقیق اور متانت سے کام لیا ہے اور نامہ نگار کے مسلمہ اصول جمہوری مذہب سے ثابت کر دکھایا ہے کہ نماز جنازہ میں قرأت سری ہونی چاہئے اور نامہ نگار نے اس مطالبہ کا جواب کچھ بھی نہیں دیا تھا جہر کی طرف سے آج تک جس قدر دلائل پیش ہوئے ہیں ان میں کوئی بھی مفید مطلب نہیں ثابت ہوئے۔ چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی کی روایت پر بڑا زور تھا مگر نامہ نگار نے بجواب نمبرے صاف لکھ دیا ہے کہ وہاں اتنا احتمال تو بیشک ہو سکتا ہے کہ اوس وقت یاد نہ کیا ہو بلکہ دریافت کرکے کہ فلاں وقت پر فلاں جنازہ پر جو آپ نے دعا پڑھی تھی وہ کس طرح پر ہے دریافت کرکے یاد کر لی ہو گی۔

جب یہ احتمال مسلم ہے کہ اس وقت یاد نہ کیا ہو بلکہ بعد کو دریافت کرکے یاد کیا ہو تو اس بنا پر جہر دعا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ دارمدار استدلال کا صرف لفظ فحفظت من دعائہ پر تھا ... میں دعا سنکر یاد کیا ہو یہ اس احتمال سے صاف ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا آہستہ پڑھی تھی جیسا کہ صاحب سبل السلام نے بھی ذکر کیا ہے اور ... قعدہ کے پرچہ میں مولوی محمد منیر خان صاحب نے لکھ بھی دیا ہے۔

نامہ نگار نے عبارت مرقومہ بالا کے بعد آگے چل کر یہ لکھا ہے کہ۔

"اور رہا اعتراض لفظ اقرأ اور ... کا سو اس میں بھی اہلحدیث کو اختیار ہے کہ کہیں کہیں شافعی ... میں ایسی جس جگہ دعا میں سے پڑھی جاتی ہیں جہر کرتے ہیں"

یہ عبارت بھی صاف بتلا رہی ہے کہ نامہ نگار کا یہ منشا ہے کہ بعض اوقات میں جہر ہوتا تھا جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہے جہر دعا کا مسلم نہیں۔ لہذا اس بنا پر بھی فحفظت من دعائہ سے جہر کا استدلال ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا پس اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث عوف بن مالک رضی سے جہر ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اور جناب مولوی محمد منیر خان صاحب کا یہی مقصود تھا۔

اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جہر قرأۃ کا استدلال بھی صحیح نہیں اسلئے کہ نامہ نگار ...

لما قرأ علیہا اجہر الا لتعلموا انہا سنۃ

قول ابن عباس رضی میں انہا کی ضمیر مؤنث کو لفظ جہر مذکر کی طرف راجع کرنا ... صحیح نہیں ... قرأۃ الحمد ... جو تانیث ... اس کی طرف ضمیر مؤنث کا ارجاع صحیح ہو ... لتعلموا انہا ... پڑھنے کہ تم لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ قراءۃ الحمد نماز جنازہ میں سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی کا یہ فرمانا کہ ... سنت معلوم ہو جاوے یہ صاف بتا رہا ہے کہ مقصود خطاب کا اعلام سنیت قراءۃ الحمد ہے نہ جہر کیونکہ اگر ... مقصود ہوتا تو ... سے پڑھنے کی علت ... پڑھنے کی علت لتعلموا انہا سنۃ ... آہستہ پڑھنے ... پڑھنے کی علت ... تعلیم ... حاصل ہوگی کما لا یخفی۔

پس ... ادنیٰ ... مزاج ... کر سکتا ہے کہ حق کس جانب ہے

اہلحدیث کانفرنس علیحدگی

مولوی محمد ذکریا صاحب ساکن سوجپور ڈاکخانہ فریدنگر ضلع میرٹھ کا تعلق اہلحدیث کانفرنس سے علیحدہ ہو چکا ہے مولوی صاحب مذکور کے ذمہ وصول چندہ یا اور کوئی کام اب کانفرنس کا نہیں ... کی ایک رسید بھی جو ... ہے ... اطلاع کی غرض سے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے

عاجز سید عبدالسلام عفی عنہ
جوائنٹ سکرٹری

تحفہ (؟) الاسلام
آریوں سے ... قابل دید رسالہ
قیمت ۳ر ... مجھ (؟)

ندوۃ العلماء کے متعلق جو ۱۰ مئی کو بہ اہتمام جناب حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب عام جلسہ بغرض الاتحاد ہوا وہ ... صدارت مولانا ثناء اللہ صاحب ہوا جس میں اصلاح ندوہ کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر منظور ہوا۔ مفصل آئندہ۔

کوٹہ میں رضائیہ پارٹی کا وعظ

رضائی پارٹی سے ہماری مراد وہ جماعت ہے جو اعلیحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ہم خیال ہو کر بجز مخالف اوصلی لوگوں کو خواہ وہ حنفی ہوں یا اہلحدیث سب کو کافر جانتے اور سب وشتم سے یاد کرتے ہیں۔

جب سے ہندوستان میں رضائیہ پارٹی کا ظہور ہوا ہے۔ جا بجا عجیب عجیب اقسام کے گل کھلتے ہیں عام طور پر سب وشتم کا بازار تو بہت ہی گرم رہتا ہے چنانچہ کوٹہ راجپوتانہ میں کچھ عرصہ سے ایک مولوی صاحب (رضائیہ مشن کے واعظ) تشریف فرما ہیں۔ اور جا بجا کثرت سے وعظ ہوتا ہے۔ مگر وعظ کیا ہوتا ہے خاصہ تبرا بازی اور افترا پردازی کا کھیل ہے۔ بڑے بڑے اکابر علما حنفیہ دیوبند گنگوہ وسہارنپور ومرادآباد وغیرہ کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور دیوبند اور بیدین کے عدد ملا کر دیوبندیوں کو بیدین کا لقب عطا فرمایا جاتا ہے۔ اور اہلحدیث پر تو خصوصاً نظر عنایت ہوتی ہے۔ اور طرح طرح کے افتراء واتہام باندھے جاتے ہیں۔ اور تقویۃ الایمان وصراط مستقیم خاص نشانہ ہوتا ہے۔ اور ان کی عبارات بالکل برعکس بیان کر کے اہلحدیث پر کفر عائد کرتے ہیں۔ اور اپنی کج فہمی کا پورا ثبوت دیتے ہیں۔ اور قاطع شرک وبدعت حامی توحید وسنت جناب حضرت مولانا ابو الفضل الدین شاہ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مغفور شہید فی سبیل اللہ کو بھی کافر کہا جاتا ہے۔ اور تہذیب وادب میں ایسے سند یافتہ ہیں۔ کہ علما کرام کو اسمٰعیل مولوی رشید احمد گنگوہی نذیر حسین دہلوی اشرف تھانوی کے جیسے القاب سے یاد فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں نہایت گستاخانہ حملے کرتے ہیں۔ کہ جو روز ازل سے ایسے لوگوں کے حصہ میں ہے۔ ہمیں سخت افسوس اور تعجب ہوتا ہے کہ دعوے تو واعظ صاحب مقلدی کا رکھتے ہیں۔ اور کام مجتہد کا دیتے ہیں۔ مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ واعظ صاحب کا دعوئے مقلدی محض غلط ہے اگر مقلد ہوتے تو ہرگز امام صاحب کے قول کے خلاف ہرگز صادر نہ فرماتے۔ اور نہ سب وشتم کو وہ ورد وعظ رکھتے۔ اور اگر حدیث کی بھی پاسداری ہوتی تو سباب المسلم فسوق وقتاله کفر اور لا تسبوا الاموات کو مدنظر رکھ کر کام لیتے نیز اپنے امام عالیمقام کے قول کی عزت کرتے۔ اور جو اہل قبلہ کو کافر سمجھنے کا رویہ بند ہوتے۔ ہم اس جگہ واعظ صاحب کا طرز عمل مخالف امام صاحب کے قول کے ہونا تحریر کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رح فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں۔ لا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرۃ۔ یعنے ہم تکفیر نہیں کرتے کسی مسلمان کی کسی گناہ کی وجہ سے اگرچہ وہ گناہ بڑا ہی کیوں نہ ہو اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رح میں ہے۔ لا نکفر اھل القبلۃ یعنے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ کہئے واعظ صاحب امام عالیمقام کے قول پر ایک کو بھی کیا۔ کیا اب بھی آپ اپنے آپکو مقلد کہلا سکتے ہیں اور کیا یہ دعوے مقلدی صحیح ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ علاوہ ازیں فقہ کی چند کتابوں میں ایسا ہی منقول ہے کہ جن کو ہم آپ کی خاطر نقل کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ فتح القدیر میں مرقوم ہے۔ الحق عدم تکفیر اھل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث یعنے حق عدم تکفیر اہل قبلہ ہے۔ اگرچہ باہمی مذاکرہ میں تکفیر واقع ہو گئی ہو۔ الحمد للہ۔ امام ابن الہمام علیہ الرحمۃ نے باوجود تکفیر واقع ہو جانے کے عدم تکفیر کو ترجیح دینا ہی بتلایا ہے جو آپ کے لئے سم قاتل ہے۔ اور سنئے۔ بحرالرائق میں ہے فی جمع الجوامع وشرحه ولا نکفر احدا من اھل القبلۃ ببدعۃ یعنے جمع الجوامع اور اسکی شرح میں مذکور ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کی کسی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے اور بھی سن لیجئے۔ شرح مواقف میں ہے۔ مرتکب الکبیرۃ من اھل الصلوٰۃ ای من اھل القبلۃ مومن۔ یعنے بڑے گناہ کا مرتکب جبکہ اہل نماز یعنی اہل قبلہ سے ہو مسلمان ہے۔ اور اسی کتاب میں تحریر ہے۔ حکی الحاکم صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفۃ انه لم یکفر احدا من اھل القبلۃ وحکی ابوبکر الرازی مثله عن الکرخی وغیرہ۔ یعنے حاکم صاحب مختصر نے کتاب منتقی میں امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔ کہ وہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے۔ اور ایسا ہی ابوبکر رازی نے امام کرخی وغیرہ سے بھی نقل کیا ہے۔ اور پھر اسی کتاب شرح مواقف میں تحریر ہے جمھور المتکلمین والفقہاء علی انه لا یکفر احد من اھل القبلۃ۔ یعنے جمہور متکلمین اور فقہا اس پر ہیں کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر جائز نہیں ہے۔ فرمائیے واعظ صاحب آپ کس کا مذہب رکھتے ہیں ہم نے تو بالدلائل کتب فقہ سے ثابت کر دیا۔ کہ امام صاحب کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے۔ نیز مذہب ان جمہور متکلمین اور فقہا کا مذہب ہے۔ کہ کسی اہل قبلہ کو کافر کہا جاوے لہذا آپ کا مذہب نہ تو رضائیہ کی طرح حضرت امام صاحب رح جمہور فقہا کے خلاف ثابت ہو گیا۔ ورنہ ثابت کیجئے کہ اہلحدیث کا وہ عقیدہ کونسا ہے۔ کہ جس کی وجہ سے کفر عائد ہو سکتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کا تو وہی قبلہ ہے جو تمام مسلمانوں کا ہے۔ اور جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔

ابھی واعظ صاحب سب وشتم سے کام نہیں چلتا اور سب وشتم کا بنا ایمان ہے۔ اسلئے سب وشتم کو چھوڑ کر عمدہ الفاظ کو اختیار کیجئے۔ اور اپنے امام رح کی تعلیم کا قلادہ گردن میں ڈالئے۔ اور سب حنفی کو خصوصاً امام صاحب کو بدنام کرنے سے باز آیئے۔ افسوس ہے

کیا عقل ودیں سے نہ کچھ کام تم نے
کیا بوحنیفہ کو بدنام تم نے

چونکہ ہم آپ کے عرض کی مد آپ کی کتب فقہ سے نقل کر چکے ہیں سو اب ایک حدیث بھی نقل کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اسکو بھی بغور ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ مشکوۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا نکفره بذنب ولا نخرجه من الاسلام بعمل۔ الخ یعنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ایمان کی جڑ میں جن میں سے ایک یہ بات ہے۔ کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے یعنی مسلمان ہو جاوے اس کے بارے میں زبان کو روک لو اور اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو

اور اوسکو کسی فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج کر دینگے
کیوں واعظ صاحب کیا اب بھی آپ کی تسلی ہوئی یا
نہیں۔ یا کچھ باقی رہ گئی۔ ہاں ضد اور ہٹ دھرمی کیلئے
اگر اس سے بھی زیادہ وجہ بوجہ چند در چند دلائل نقل کئے
جاویں تب بھی کافی نہیں ہو سکتی ورنہ یہ امر تو بحمد اللہ
تعالیٰ بخوبی ثابت ہو گیا کہ کسی مسلمان کو کسی اہل قبلہ کو کافر
نہیں کہا جا سکتا۔

اور بھی سنئے۔ یہ حدیث جو کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذالک الا حار علیہ یعنی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا
کہے۔ اور وہ ایسا نہیں تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آتا
ہے۔ علاوہ اس کے ہم اس کی تائید میں مولوی نقی
علیخان صاحب والد ماجد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی
تحریر جو کہ ہدایۃ البریہ سے پیش کرتے ہیں۔ بغور
سنئے۔ مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"مسلمان کی لعنت کرنے والے کی نسبت وارد ہوا
اگر وہ مستوجب اسکا نہیں تو وہ لعنت لوٹ
آتی ہے۔ اور یہی تکفیر مسلمان کے بارہ میں ہے" ہم
نیز خود مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کہ جن کی شاگردی
کا واعظ صاحب فخر کرتے ہیں۔ الکوکبۃ الشہابیہ علی
کفریات ابی الوہابیہ میں [illegible] پر فرماتے ہیں [illegible]
کسی کلمہ گو کو کافر کہنے [illegible] سے ایک یہ ہے
بالضرور [illegible] کا فرقہ جب
[illegible]
(الکوکبۃ الشہابیہ) جناب [illegible] صاحب بریلوی نے بعض
کلمہ گو کی تکفیر لگائی ہے۔ [illegible] سب جاہل
دین بدعتی [illegible] ہیں۔ کہ خود کلمہ گو ہیں۔ اور ہزاروں
بندگان خدا کو کافر بنا دیا۔ اور اوس پر عامل کر دیا۔
تو اس صورت میں فیصلہ صاف ہے کہ واعظ صاحب کا
یہ طرز عمل یعنی علماء دین و بندگان خدا کو کافر کہنا
اپنے آپ کو کافر بنانا ہے۔ کیا خوب ہے

اچھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

خاکسار احقر العباد محمد سلیمان - از شہر [illegible]

مسلمانوں کی مذہبی زبان

اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا پاکیزہ مذہب ہے کہ
جس نے اپنے ماننے والوں کی ہر قسم کی ضروریات کو دینی
اور کیا دنیاوی نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر کے
ان کو صحیح جذبات کا مآل پاکیزہ فطرت کا جامع اور
نیک خیالات کا سرچشمہ بنا دیا ہے۔ لیکن جب ہم اس
مقدس مذہب کی سچی تعلیمات کو مسلم مان لینے کے بعد
اپنے اندرونی لوگوں کو تاریخ کی روشنی میں زمانہ ماضیہ
کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک دوربین نگاہ سے
دیکھتے ہیں تو قوم کو ایک خاص مرض کا پتہ لگتا ہے
اور وہ یہ کہ مسلمانان ہند کے خیالات وسیع نہیں۔ انکو
اپنی مذہبی زبان کا خیال نہیں۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ مسلمانوں کی قدر و منزلت جب
ہی ہو سکتی ہے جب وہ ہمت صادق اور عزم راسخ
سے اپنے خیالات وسیع کریں۔ اور اپنی آبائی مذہبی عالمگیر
زبان عربی جو مردہ قوم میں جان ڈالنے والی متفرق
قوموں اور مذہبوں کو ایک احاطہ میں لا کر بھائی بھائی
بنانے والی اسلامی زندگی کی بقاء حیات کا موجب
ہے۔ حاصل کرنے میں کوشش کریں۔

اس میں شک نہیں کہ انگریزی زبان کا حاصل کرنا بھی
ضروریات سے ہے کیونکہ ممالک غیر افریقہ امریکہ
یورپ وغیرہ میں اشاعت اسلام باحسن الوجوہ انگریزی
ہی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے اور زبان وہاں کام نہیں
دیتی۔ لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانان ہند
اپنی مذہبی زبان عربی حاصل کریں جو تمام دنیا کے مسلمانوں
کی فطری زبان اور قومی ترجمان بننے کی عزت رکھتی
ہے۔

سو کیا مسلمانان ہند پر یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنی پاکیزہ
زبان جس میں قرآن مقدس نازل ہوا۔ ہمارے
حضرت روحی فداہ کے ارشادات گرانمایہ کا مجموعہ
اسی زبان میں ہے۔ اسلامی دنیا میں پنجوقتہ مؤذن کی
زبان اشہد ان محمدا رسول اللہ اسی پاکیزہ
زبان میں بلند ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے ملاپ کا کلمہ
السلام علیکم اسی زبان میں ہے۔ اصول خداوندی
جو ہمارے لئے نازل ہو کر ہدایت کا سرچشمہ بنے ہوئے
ہیں اور ہماری ہر قسم کی ضروریات میں رہنمائی کرتے
ہیں وہ بھی اسی مقدس زبان میں ہیں۔ ہمارے
شافع اور اہل جنت کی بھی زبان ہے۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کی قدیمی اور مذہبی زبان عربی
ہے اور یہی ایک زبان ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم غیر
ممالک کے مسلمانوں سے اپنا مافی الضمیر ادا کر سکتے ہیں
اس سے بہتر کوئی دوسری زبان اسلامی ممالک کے
مسلمانوں سے تبادلہ خیالات کے لئے موزوں نہیں
ہو سکتی۔

یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں آج جذبات اور [illegible]
تعلق اسلام کی ذاتی زندگی سے بہت دور ہے جس قدر
افراط و تفریط پائی جاتی ہے اور جس اصرار سے [illegible]
اور تجربات جدیدہ پر زور دیا جاتا ہے اگر اسلام
کی اصلی تعلیمات اور اون انسانی فرائض پر توجہ کیجائے
جن کی بجا آوری کی تاکید اسلام کرتا ہے۔ جدت
پسند افراد کی جدت طرازی اور [illegible] دلپسندی آج
جو قیامت ڈھا رہی ہے اوس سے بہی خواہان اور
ہمدردان اسلام کے دلوں پر جو گذر رہی ہے وہ کسی
الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔

کیا مسلمانان ہند کے لئے یہ امر قابل افسوس و شرم
نہیں ہے کہ تمام ہندوستان کے کئی کروڑ مسلمانوں
میں سے ایک بھی عربی کا اخبار یا رسالہ شائع نہیں ہوتا۔
مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ جمود و خمول کی زندگی چھوڑ کر
ایک عربی کا ایسا اخبار یا رسالہ جو اسلامی ممالک کے
مسلمانوں میں سفیر اور ترجمان کا کام دے جس کے
ذریعہ سے ملک میں عربیت کا شوق پیدا ہو جاری کریں
تاکہ اپنے خیالات ان لوگوں پر اور اون لوگوں کے
خیالات اس ملک کے مسلمانوں پر ظاہر ہوتے رہیں۔

لا اشاعت اسلام کی نیت سے انگریزی زبان کے
سیکھنے کی اجازت دینا گویا منع کرنا ہے کیونکہ آجکل جتنے
لوگ انگریزی پڑھتے ہیں سب بہ نیت روزگار پڑھتے ہیں
سیدھی بات ہے کہ انگریزی ایک زبان ہے جسکا سیکھنا جائز ہے
اور آجکل ذریعہ معاش بھی ہے۔ بس زیادہ ایچ پیچ کی
کیا حاجت ہے؟ (اڈیٹر)

امیدکہ اسلامی مجالس کے اراکین عموماً اور انجمن حمایت اسلام ومدرسہ عالیہ دیوبند و انجمن خدام کعبہ کے حاملین خصوصاً اس اشد ضرورت کو محسوس فرماکر ایک عربی کا اخبار یا رسالہ جاری کردینگے کیا ہی اچھا ہو انجمن خدام کعبہ سے جو رسالہ عنقریب خدام کعبہ کے نام سے شائع ہونے والا ہے اگر اوس میں ایک حصہ عربی کا کر دیا جاوے۔

دیکھیں کونسی مبارک مجلس اسلامی ہمدرد اور قومی جوش رکھنے والی اس تحریک پر لبیک کہتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

زبدہ الاحقر بندہ محمد عبدالعزیز غفرلہ جنیدی۔

جامع مسجد دہلی کی بے حرمتی

اسلام جس سادگی کا جامع اور جس صراط مستقیم کا نام ہے اور اسکے بانی نے جس پاکیزہ طریقہ پر اسکی بےلاگ زندگی کو قائم کیاہے اور جس پاکیزہ اور بےلوث مذہب نے دنیا کو حریت والانصاف کا سبق دیا یہی مقدس اسلام اس وقت سے انصاف وعدل کے موتی بکھیر رہا ہے۔

جبکہ دنیا میں اس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ ہزارہا مخالف اسکے استیصال کے درپے ہوئے۔ ظالم مخالفوں نے اسپر چاروں طرف سے حملہ کیا اور اسکے صفحہ ہستی سے مٹانیکا ارادہ کیا لیکن یہی بابرکت مذہب اسلام تھا کہ جس نے اپنی روحانی قوت سے سب کا مقابلہ کیا اور پسپا کیا۔

لیکن اسی مقدس مذہب کے متبعین کی عبادتگاہیں کو جہاں وہ پنجوقت اپنے معبود حقیقی کے دربار میں اپنے سروں کو فخر کے ساتھ جھکا کر۔ سبحان ربی الاعلےٰ۔ سبحان ربی العظیم کے نعرے لگاتے ہوں۔ جنکے ادب واحترام کی نسبت انکے پاکیزہ مذہب نے تعلیم دی ہو۔ غلیظ اور ناپاک جوتوں سے نہ صرف دل آزاری بلکہ مذہبی جذبات کو نقصان پہنچایا جائے۔

ہم یہ نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ ہمارے جذبات احساسات معاملات کی طرف توجہ نہیں کرتی ہے۔ لیکن ہم کو تو اپنے ہی اسلامی برادران سے کہنا ہے کہ جن کے ہاتھوں میں ہماری عبادتگاہوں کی باگ ہے گلہ اور شکایت ہے۔

آہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین لوگ جوتے کے ساتھ شاہی جامع مسجد دہلی میں داخل ہوتے ہیں اور جہاں ہزارہا خلق اللہ نماز پڑھتی ہے۔ اپنے غلیظ اور ناپاک جوتوں سے ملوث کرتے ہیں اور کوئی محافظ ان کو منع نہیں کرتا۔

کیا جامع مسجد دہلی کی منتظمہ کمیٹی کو یہ روزمرہ کے ناگوار دل آزار واقعات معلوم نہیں۔ اگر معلوم ہیں تو وہ کیوں نہیں اسکا تدارک کرتی۔ اور کیوں انگریزوں کو جوتی سمیت مسجد کے اندر داخل ہونے دیتی ہے۔ کوئی رحم دل انگریز نہیں چاہتا کہ میں جوتے کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اور مسلمانوں کی عبادتگاہوں کا خیال ہے مگر کوئی منع ہی نہ کرے تو پھر وہ مجبور ہیں اور اونکا کیا قصور۔ میرا چشمدید واقعہ ہے کہ ایک دفعہ شاہی مسجد دہلی جس میں مدرسہ امینیہ عرصہ سے علمی جواہرات تقسیم کررہا ہے۔ وہاں دو انگریز سیاح آئے اور فرش پر جوتوں کے ساتھ پھرنے لگے۔ ایک طالب علم نے انکو انگریزی زبان میں کچھ کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو داخل ہوتے وقت کسی نے منع نہیں کیا ورنہ ہم ایسے نہیں کہ جوتے کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اور مسلمان لوگوں کے دلوں کو صدمہ پہنچے۔

اس واقعہ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ انگریز ہماری عبادتگاہوں کی بےحرمتی کرنا نہیں چاہتے۔

یہ نہ صرف منتظمہ کا بڑا قصور ہے بلکہ مسلمانان دہلی کی بھی غفلت ہے کہ وہ روزمرہ ایسے ناگوار دل آزار واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں۔

مسلمانان دہلی کے لئے اس سے زیادہ ننگ کی اور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ مسلمانان عالم دہلی کے مسلمانوں کی اس بےپروائی پر نہایت متاسف ہیں۔ اگر انکے دل میں اپنی عالیشان مسجد کی قدر باقی ہے اور انکی دل میں اسلامی حمیت وغیرت ہے اور ضرور ہے تو وہ جلد اس معاملہ کی طرف خاص طور سے توجہ کریں۔ تاکہ یہ عالیشان شاہی مسجد بےحرمتی سے بچے۔ اس کام میں کسی کی شخصیت کام نہیں کرتی بلکہ خدا خود کام کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

کتبہ الاحقر خادم الاسلام بندہ محمد عبدالعزیز غفرلہ جنیدی۔

کسی کا ہو رہا کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(گذشتہ سے پیوستہ)

بوجوہ مذکورہ صدر ہم اپنے پیارے بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ قبور سے مدد مانگنے سے توبہ کریں البتہ قبور کی زیارت بری نہیں جیسا کہ خود حدیث شریف میں ہے "کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تذکرۃ الآخرۃ" (میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب انکی زیارت کیا کرو کیونکہ اونکی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے) پس اگر زیارت قبر کیجاوے تو یہی مقصود ہو نہ یہ کہ فلاں ولی اللہ ہماری مرادیں منتیں حاجتیں پوری کرینگے جو کھلا شرک ہے۔

(۸) عوام الناس آجکل اگر کسی صوفی کی تعریف کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ اس درجہ مقدس ہیں کہ اونہوں نے عمر بھر عقد تک نہ کیا اور تجرد میں عمر گذاری صاحبو! جو فعل خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ہو وہ ہرگز مستحسن نہیں ہوسکتا خواہ وہ بادی النظر میں کیسا ہی عمدہ معلوم ہوتا ہو پس کسی صوفی کا عقد نہ کرنا اوسکی معصیت پر دال ہے یا تقدس پر جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح میرا طریقہ ہے جو کوئی میرے طریقہ پر نہ چلے وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور نکاح کرو اسلیے کہ میں اپنی امت کی کثرت سے فخر کرونگا اور امتوں پر (قیامت کے روز) الخ" روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان حالت قلندری میں اپنے اوقات تلف کرتا ہے اوسکو رسول اللہ صلعم سے کوئی تعلق نہیں اور اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے علیحدہ اور جداگانہ ایک اور طریقہ

انکا الٹ ہے اور اسلیے مستوجب نار ہوا ملاحظہ ہو وَمَنْ
يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ
وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۔ (اور جو کوئی مخالفت کرے رسول
کی جب کھل چکی اوس پر راہ کی بات اور چلے سب
مسلمانوں کی راہ سے سوا ہم اوسکو حوالہ کریں اوسی
طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالیں اوسکو دوزخ میں)
صحیحین میں حضرت انس سے مروی ہے کہ بعض صحابہ نے
کہا میں نکاح نہیں کرونگا بعض نے کہا میں ساری رات
نماز پڑھونگا سوؤں گا نہیں بعضوں نے کہا میں ہمیشہ روزہ
رکھونگا کبھی افطار نہ کرونگا۔ یہ خبر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی آپنے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ایسا
ایسا کہتے ہیں میں تو روزہ کبھی رکھتا ہوں افطار بھی
کرتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں
پھر جو کوئی میرے طریقے سے نفرت کرے وہ میرا نہیں ہے"
عبارت خط کشیدہ کی طرف ہم اپنے صوفی بھائیوں کی
توجہات عالیہ منعطف کرا کے یہ امید کیے بغیر نہیں رہ
سکتے کہ وہ بحکم خداوندی مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قلندری سے تائب
ہو جائینگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
پر (جو نکاح ہے) فوراً عمل کرکے سچے سنی بنجاوینگے
اور قلندری کی تہ ہے (جو من مکائد الشیطان ہے)
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قطع تعلق
کر چکے تھے اب پھر اپنا رشتہ آنسرور (فداہ روحی) سے
جوڑ کر آپکے ہو جائینگے۔

(۹) اس زمانہ کے اکثر بے علم صوفی التزاماً مجالس
سماع منعقد کیا کرتے ہیں جن میں بے ریش خوبصورت
لڑکے گاتے ڈھول اور تالیاں بجاتے ہیں اور اس
راگ کا سننا اون بے علم صوفیوں کے نزدیک بہتر
عبادت اور ذریعہ نجات اور تقرب الی اللہ ہے۔ اگر
ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ
کرام کو اس قسم کی مجالس قوالی منعقد کرنے کے لیے
ضرور احکام عالی نافذ فرماتے مگر آپنے ایسا حکم نہ
دیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کی مجالس
سماع سے اللہ کا قرب نہیں بلکہ بُعد حاصل ہوتا ہے

اور ہمارے اس بیان کی تائید ذیل کی آیات قرآنی اور
احادیث نبوی سے ہوتی ہے جس کی رو سے گانا بجانا
حرام ثابت ہوتا ہے:۔

پہلی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۔ (لوگوں میں
کوئی کوئی ایسا (نالائق) بھی ہے جو (قرآن مجید کے بجے)
لہو ولعب کی باتوں یعنی راگ سننے کو اختیار کرتا ہے
تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے خدا کے رستہ سے بہکائے
اور آیات کی ہنسی اڑاوے ایسے ہی ہیں جن کو (قیامت کے دن)
ذلت کی سزا ہوتی ہے")

صحابہ اور تابعین میں سے عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن
عباس حسن بصری عکرمہ مجاہد سعید بن جبیر قتادہ اور
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ "لہو الحدیث" کے لفظ سے جو
اس آیت میں ہے گانا بجانا مراد ہے ابو الصہبا بکری نے
جب ابن مسعود سے اس آیت کے معنے پوچھے تو انہوں نے
تین دفعہ خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اس آیت میں "لہو الحدیث"
سے گانا بجانا مراد ہے (ملاحظہ ہو تلبیس ابلیس مطبوعہ
مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۲۳۹ اور رسالہ سماع و مزامیر
مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صفحہ ۲)

دوسری آیت وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ (تم غافل ہو)
یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان نے اپنے باپ سے روایت
کیا کہ عکرمہ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ انہوں نے
کہا وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ سے مراد غنا ہے اور مجاہد نے
کہا سامدون کے معنے غنا ہیں (تلبیس ابلیس صفحہ ۲۳۳)

تیسری آیت وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ
مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (اے ابلیس جس کو تجھ سے ہو سکے اپنی
آواز سنا کر اپنی طرف اکھاڑ لے) سفیان ثوری نے
لیث سے روایت کیا کہ مجاہد نے کہا اس آیت سے مراد
غنا و مزامیر ہیں (مزامیر ان باجوں کو کہتے ہیں جو پھونک کر
بجائے جاتے ہیں مثلاً بانسری نفیری شہنائی وغیرہ
اور معازف ان باجوں کو کہتے ہیں جو ہاتھ یا لکڑی
وغیرہ سے بجائے جائیں جیسے دف ڈھول نقارہ
طنبورہ وغیرہ)

وہ احادیث جن سے غنا مزامیر و معازف
کی حرمت ثابت ہوتی ہے:۔

(۱) ابن مالک اشعری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا "میری امت کے لوگ شراب پئینگے اور اسکا
نام شراب نہیں رکھینگے اور انکے سروں پر باجے بجائینگے
اور گانے والی عورتیں راگ گائیں گی انکو خدا زمین
میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر
بنا دیگا (بخاری۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان)

(۲) ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضہ سے روایت
کیا ہے "گانے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جس
طرح پانی سے ترکاری پیدا ہوتی ہے"

(۳) حضرت جابر رضہ سے امام بیہقی نے اپنی کتاب
شعب الایمان میں روایت کی ہے "گانے سے دل میں
نفاق پیدا ہوتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی پیدا ہوتی
ہے"

(۴) ابن مردویہ۔ ضیا۔ بزار۔ اور سعید بن منصور
نے انس رضہ سے اور نعیم اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ
سے روایت کیا ہے "دو آوازیں ہیں جن پر دنیا اور آخرت
میں لعنت کیگئی ہے ایک تو گانے کے وقت باجے
کی آواز دوسرے مصیبت کے وقت رونے کی آواز"

(۵) حکیم نے ابو موسی سے روایت کیا ہے "جو آدمی
گانے کی آواز سنتا ہے اسکو جنت میں روحانیوں کی
آواز سننے کا موقع نہیں ملیگا لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روحانیوں سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا
کہ ان سے جنت کے قاری مراد لیے گئے ہیں"

(۶) دار قطنی نے حضرت علی رضہ سے اور طبرانی نے
حضرت معاویہ رضہ سے اور امام بخاری نے (ادب المفرد
میں) اور امام بیہقی نے (سنن بیہقی میں) انس رضہ سے
روایت کیا ہے کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دف بجانے اور اس باجے کے بجانے سے جو پھونک کر
بجایا جاتا ہے (مزامیر) منع فرمایا ہے"

(۷) طبرانی اور خطیب نے حضرت ابن عمر رضہ سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
گانے اور گانا سننے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے
اور چغلی کی بات کرنے اور چغلی کی بات سننے سے منع فرمایا
ہے"

(۸) "جو آدمی گانا سننے کے لئے کسی گانے والی عورت کے پاس بیٹھتا ہے قیامت کے دن خدا اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالیگا" اس حدیث کو ابن عصری نے حضرت انس رضہ سے روایت کیا۔

(۹) گانا اور لہو ولعب دونوں انسان کے دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں جس طرح کہ پانی سے گھاس پیدا ہوتی ہے اور مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قرآن مجید پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے سے انسان کے دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے جس طرح کہ پانی سے گھاس پیدا ہوتی ہے" اس حدیث کو دیلمی نے بیان کیا ہے۔

(۱۰) تلبیس ابلیس میں علامہ ابن جوزی نے ایک حدیث حضرت نافع سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت ابن عمر نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی جلدی سے اپنی دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور اپنی سواری کو رستہ سے موڑ دیا اور بار بار پوچھتے تھے کہ اے نافع کیا وہ آواز آتی ہے میں کہدیتا تھا ہاں یہ سنکر چلتے تھے جب میں نے کہا وہ آواز نہیں آتی اوسوقت اپنے ہاتھ کانوں سے جدا کئے اور سواری کو رستہ کی طرف لوٹایا اور بولے کہ میرے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چرواہے کی بانسری سنی تھی تو آپ نے یہی عمل فرمایا تھا"

(۱۲) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے اپنے رسالہ "سماع ومزامیر" میں ایک حدیث بیان کی ہے جس کا مضمون یہہ ہے "جو شخص گانا شروع کرتا ہے اور اپنی آواز گانے میں بلند کرتا ہے خداوند عالم دو شیطان اوسپر متعین کرتا ہے جن میں سے ایک شیطان اوسکے شانہ پر اور دوسرا دوسرے شانہ پر ہوتا ہے پھر وہ دونوں شیطان اوسکو لاتوں سے مارتے رہتے ہیں یہانتک کہ وہ خاموش ہوتا ہے"

غرضکہ اور بہت احادیث ایسی ہیں جن سے غنا مزامیر ومعازف کی حرمت ثابت ہوتی ہے مگر ہم یہاں اونکو بخوف طوالت قلم انداز کرتے ہیں اور اپنے صوفی بھائیوں سے نہایت لجاجت کے ساتھ پھر عرض کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے گانا بجانا چھوڑ دو جس کی حرمت قرآن وحدیث میں وارد ہے (جیسا کہ ہمارے بیان بالا سے واضح ہوا) اور بجائے اس کے قرآن مجید کی تلاوت کرو جس سے دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے اور اہل قرآن کو حدیث میں اہل اللہ کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے چونکہ مضمون ناتخن بہت طول ہو گیا ہے اسلئے اب ہم اوسکو زیادہ طول دینا مناسب خیال نہیں کرتے ورنہ ائمہ اربعہ کے اقوال نقل کر دیتے جن سے غنا کی حرمت ثابت ہو سکتی ہے۔

(۱۱) بعض صوفیہ ڈاڑھی مونچھ دونوں کا صفایا کرتے ہیں اور اپنا نام "آزاد" رکھتے ہیں اونکو معلوم ہونا چاہئے کہ اونکا یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف ہے لہذا اس سے انکو فوراً تائب ہوکر ڈاڑھی بڑھانا اور مونچھیں منڈوانا یا کتروانا چاہئے جیسا کہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے جس کو بخاری اور مسلم نے بالفاظ ذیل روایت کیا ہے خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب (مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھی بڑی رکھو مونچھیں کتراؤ)۔

(۱۱) اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ سبز کپڑے زیب تن فرمائے (جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے) مگر گاہے گاہے اور اس سے شہرت اور تکبر مقصود نہ تھا حالانکہ آجکل کے صوفیہ جو رنگین کپڑے پہنتے ہیں اس سے مراد شہرت ہوتی ہے اور شہرت کے کپڑے اور لباس کے متعلق جو وعید آئی ہیں وہ یہہ ہیں:-

(الف) حضرت ابو ذر رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے گا جب تک اوسکو نہ اتاریگا اللہ تعالے اوس سے روگردان رہیگا"

(ب) حضرت ابن عمر رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا قیامت کے دن اللہ تعالے اوس کو ذلت کا لباس پہنائیگا"

اسلئے ہمارے صوفی بھائیوں کو ہمیشہ رنگین کپڑے پہننا چھوڑ کر سفید کپڑے اختیار کرنے چاہئے تاکہ شہرت بھی نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائے جو حسب ذیل ہے:-

(الف) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح (حضرت ابن عباس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑوں کو اپنا لباس بناؤ کیونکہ (سفید کپڑے) تمہارے بہتر کپڑوں میں سے ہیں اور اُن سے ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ب) نسائی اور حاکم نے ایک حدیث حضرت سمرہ سے روایت کی ہے جس کا مضمون یہہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سفید لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اسی میں مردوں کو کفن دیا کرو۔ کن فی الناس کاحد من الناس۔

(۱۲) عرس بدعت ہے کیونکہ اسکا پتہ قرون مشہود لہا بالخیر میں نہ تھا اور اگر یہ اچھی اور محمود چیز ہوتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کا ضرور التزام فرماتے اور صحابہ کرام آنحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا عرس بڑے کروفر اور دہوم دھام سے کیا کرتے مگر بھائیو ایسا نہیں کیا کیونکہ جبکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرس کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ مشکوٰۃ کے باب الصلوٰۃ علی النبی میں حضرت ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے لا تجعلوا قبری عیدا (یعنے میری قبر کو عید (سال بھر کا میلہ یعنے عرس) مت بناؤ) لہذا بھائیو تم بھی عرس جس میں گانا بجانا وغیرہ ہوتا ہے فوراً ترک کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے مطیع اور تابعدار ہو جاؤ۔

(۱۳) لاعلمی کی وجہ سے وہ اس فعل کے مرتکب ہوتے ہیں اگر اونکو علم ہوتا تو حدیث لا صام من صام الابد (جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے گا اوس کا روزہ قبول نہوگا) انکو ضرور معلوم ہوتی اور ہمیشہ روزہ رکھکر انتہا درجہ

کی تکلیف اور مشقت شاقہ میں نہ پڑے جو خدا کے منشا کے خلاف ہے (جیسا کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ اور يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْعُسْرَ اور يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وغیرہ وغیرہ سے صاف پتہ چلتا ہے) اور جو سب کی کرائی غارت کر جاتی ہے کیونکہ اُن کا روزہ قبول ہی نہیں ہوتا لہذا اچھا یہ ہے ہمیشہ روزہ نہ رکھو اور ہم آپ کو ایسی عمدہ حدیث سنا دیتے ہیں جس کی رو سے مہینہ میں صرف تین دن آپ کو روزہ رکھنا پڑیگا مگر اسکا ثواب اس قدر ملیگا جتنا ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب ہے کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) تو گویا تین روزوں کا ثواب (۳×۱۰) ۳۰ گنا یعنی ۳ روزوں کا ثواب ۳۰ روزوں یا ایک مہینہ کے روزوں کے ثواب کے برابر ہوا تو گویا اس طرح سے صائم الدہری کا ثواب ملا قربان جایئے ایسے خدا اور رسول پر جنہوں نے ہمارے لئے کیا کیا سہولتیں مہیا کر دی ہیں اور ہمارے ذرا سے عمل کرنے پر اجر کا خزانہ لٹا دیا ہے پس افسوس ہے ہمارے حال پر کہ خدا اور رسول تو ہمارے لئے آسانیاں مہیا فرمائیں۔ اور ہم خود اپنی جانوں کو مصیبت اور ہلاکت میں ڈال لیتے ہیں۔ خیر یہ بات تو بہت وسیع ہے حدیث سنو۔ عن ابی ذر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نصوم من الشهر ثلثة ايام ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة" رواه النسائى و الترمذى وصححه ابن حبان (حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ میں ۳ دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں کو روزہ رکھا کریں) روایت کیا اس حدیث کو نسائی ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا۔

(۱۴) مشکوٰۃ کے کتاب الصلوٰۃ فی المساجد ومواضع الصلوٰۃ میں ایک حدیث ابوسعید خدری سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدى هذا (نہ باندھے جاویں پالان مگر تین مسجدوں کے لئے مسجد حرام اور مسجد اقصےٰ اور میری اس مسجد کے لئے)۔

رفع الحجاجہ شرح سنن ابن ماجہ میں ہے "ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بہ نیت تقرب اور ثواب سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کا سفر درست نہیں ہے پس ناجائز ہوگا سفر زیارت قبور صالحین اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے لئے ابن تیمیہ اور ابن القیم اور انکے اتباع اہلحدیث میں سے بہت لوگ اس طرف گئے ہیں قاضی حسین اور قاضی عیاض نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ اسی سے لگ بھگ کہا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے کہا ہے مظاہر حق میں کہ حق میرے نزدیک یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کسی ولی کی اولیا میں سے اور کوہ طور سب برابر ہیں نہی میں یعنی ان سب چیزوں کی طرف سفر نہ کرے" صاحبو! اس سے آپ کو معلوم ہوگیا کہ اجمیر یا بغداد یا پاک پٹن اور کسی بزرگوں کے مزاروں کے پاس سفر کر کے جانا جائز نہیں کہ اس میں اسراف ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی ہے جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے لیکن یہ یاد رہے کہ تجارت اور طلب علم کے لئے سفر کرنا ممنوع نہیں ہے۔

(۱۵) اسکے متعلق ہم صرف ترمذی کی روایت کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ مضمون باوجود بڑی کوشش کے بہت طول ہوگیا ناظرین معاف فرماویں "حضرت ثوبان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ کتنی قومیں میری امت میں سے مشرکین سے ملجاویں اور یہاں تک کہ پوجنے لگیں کئی قومیں میری امت میں سے بتوں کو" (وثان کہتے ہیں کسی مکان یا درخت یا پتھر یا لکڑی یا کاغذ کو کسی کے نام کا ٹھہرا کر پوجے یعنی اسکی بڑی تعظیم کرے) یہی وجہ تھی جو حضرت عمرؓ نے جب انکو یہ خبر ملی کہ آدمی اُس درخت کے پاس جس کے نیچے صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نوبت بہ نوبت آتے ہیں کسی شخص کو وہاں بھیجا کہ درخت مذکور کو کاٹ ڈالے پس شخص مذکور نے اسکو جڑ سے اکھاڑ ڈالا (ملاحظہ ہو البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی صفحہ ۸ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور)۔

(۱۶) اکثر قبور پر گنبد بنایا جاتا ہے جو سراسر اسراف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے البلاغ المبین میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھیجا کہ اگر کسی ذی روح کی تصویر دیکھوں تو اوسکو مٹادوں اور اگر کوئی قبر بلند دیکھوں تو اوسکو زمین کے برابر کر دوں" پس جب کہ خود قبر بلند تک کرنیکا حکم نہیں ہے تو گنبد کے بنانے کا حکم کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

(۱۷) حدیث شریف میں ہے لا طاعة فى معصية الله انما الطاعة فى المعروف (کسی کی فرمانبرداری اللہ تعالےٰ کے گناہ میں نہ چاہیے فرمانبرداری تو صرف نیک کام میں ہے)

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب علم صوفی خدا اور رسول کے احکام کے خلاف کوئی حکم کرے تو وہ ہرگز ہرگز نہ ماننا چاہیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے۔

قرآن شریف میں ہے من اطاع الرسول فقد اطاع الله (جس نے رسول کی فرمانبرداری کی اوس نے اللہ کی فرمانبرداری کی) یہی مضمون ایک حدیث کا ہے من اطاعنى فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى الله (مسلم) (جس نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ کی نافرمانی کی) قرآن مجید میں ہے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ (اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو) اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو شخص خدا اور رسول کے احکام کے خلاف اور اپنے مرشد کے احکام کے موافق جو عمل کرتا ہے وہ اپنے

پیدا اور ضائع ہو جاتے ہیں پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اگر کوئی حدیث بغیر تحقیق وثبوت قطب یا ولی کی تحریر سے تو اوس کو ہرگز نہ مانے سعدی صاحب نے کیا اچھا کہا ہے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ہماری تحریر بالا سے شاید کوئی خیال کر بیٹھے کہ خدانخواستہ ہم اولیاء اللہ کے مخالف ہیں مگر یہ بات ہرگز نہیں ہم تو اولیاء اللہ کے بہت بڑے معتقد اور مرید ہیں لیکن اولیاء اللہ کی پہچان صرف ایک ہی ہے کہ اون کے اعمال وافعال کو قرآن واحادیث کی طرف رجوع کرے اور اگر اونکو اون کے موافق پاوے تو بے شک اونکو ولی سمجھے اور انکی اطاعت اور تعظیم واجب جانے اونکو بزرگ مانے اور جانے اور اون کی خدمت کرے اور اگر مخالف پاوے تو شیطان سمجھے خواہ ایسا شخص ہوا میں اوڑتا ہو یا پانی میں چلتا ہو۔

صاحبو! ہمکو اولیاء اللہ سے بڑی محبت ہے اور ان سے عداوت رکھنی اللہ پاک سے لڑائی کرنی ہے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ او فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا فبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی ولئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ۔ (ابوہریرہ رض نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی سو بے شک مجھ سے لڑائی کرنیکے لئے میدان میں نکلا سو بیشک میں نے اسکو لڑائی کی اطلاع دی اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا ایسا قرب نہیں پا سکتا جیسے ادائے فرائض سے اور ہمیشہ میرا بندہ نفل عبادتوں کے ادا کرنے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اوسکو دوست رکھنے لگتا ہوں پس جب میں اوسے دوست رکھتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے پس مجھ ہی سے سنتا ہے اور مجھ ہی سے دیکھتا ہے اور مجھ ہی سے پکڑتا ہے اور مجھ ہی سے چلتا ہے اور اگر کچھ مجھ سے مانگے تو ضرور میں اُسے دونگا اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور میں اُسے پناہ دونگا اور جب میں کوئی کام کرنا چاہتا ہوں کسی چیز سے ایسا تردد نہیں کرتا جیسا اُس مومن بندہ کی جان قبض کرنے سے تردد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسکا دل برا کرنیکو پسند نہیں کرتا اور حالانکہ بندہ کے لئے موت کا ہونا لابدی ہے)

البتہ ہم کو صرف اُن اَن پڑھ صوفیوں سے محبت نہیں ہے جو بوجہ لاعلمی کے قرآن وحدیث کے خلاف عمل کرتے اور اپنے مریدوں سے کراتے ہیں۔ اور اس طرح خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

خدا کے واسطے ایسے صوفیوں کو علم قرآن وحدیث حاصل کرکے پھر خود عمل کرنا اور دوسروں سے عمل کروانا چاہئے کہ قبول ثواب۔ وما علینا الا البلاغ

فقط الراقم العاجز عبدالحمید [illegible] طالب علم حیدرآباد دکن۔

چند سوال معہ جواب

سوال (۱) بعد نکاح کے مسجد میں مبارکبادی کے اشعار پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اور بعد نکاح کے نکاح کرنیوالا شخص اٹھ کر اپنے والیوں سے مصافحہ یا سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟ (زبیر از رنگون)

جواب (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نکاح کرایا اور نکاح پر مبارکبادی بھی مسجد میں دی پس مسجد میں اشعار مبارکباد جن میں کوئی کذب یا مبالغہ نہ ہو پڑھیں تو جائز ہے مصافحہ بوقت سلام آیا ہے سو وقت رخصت ناکح سب کو بعد سلام مصافحہ کرے تو جائز ہے خاص کر نکاح کا مصافحہ کوئی نہیں سلام کی نیت سے جائز ہے۔

سوال (۲) صبح سورج طلوع ہونے کے وقت آنکھ کھلی اور اسی وقت وضو کرکے نماز ادا کرتا ہے اس پر بکر کا اعتراض ہے کہ طلوع یا غروب یا زوال کے وقت حدیث شریف سے نماز کی ممانعت ہے مگر عمر اسکا یہ جواب دیتا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے کہا ہے کہ نماز ہو جاتی ہے اور ایک حدیث بھی پیش کرتا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جب آنکھ کھلے یا جب یاد آئے نماز ادا کرے نماز ہو جاتی ہے یا یہ کہ اتنا ہی پورا ثواب ملتا ہے جتنا وقت پر پڑھنے سے ملتا ہے۔؟ (م)

جواب (۲) قرآن کی آیت ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اس کی تفسیر میں یہ قول بھی ہے کہ جب یاد آوے نماز پڑھ لیوے حدیث شریف میں ہے لا تفریط فی النوم (نیند کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں) جس وقت نیند سے بیدار ہو نماز پڑھ لے فرض ادا ہو جاوے گی وقتی اور باجماعت کے برابر ثواب ہوگا مَن یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔

سوال (۳) حدیث شریف میں ناف کے نیچے کے بال مونڈنے کا حکم آیا ہے بعض کہتے ہیں کہ مختصر زیر ناف تک بال مونڈے جاویں اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد مخصوص کے بال ہیں [illegible] سے جواب دیں کہ کون سا طریقہ صحیح ہے؟ (م)

جواب (۳) حدیث شریف میں عانہ کے بال آئے ہیں اور عانہ انہی بالوں کو کہتے ہیں جو مخصوص کے گرد ہوتے ہیں زیر ناف فارسی ہیں اسکا ترجمہ ہے حدیث کا لفظ نہیں۔

سوال (۴) سرمہ لگانے کی سلائی سونے کی بطور دوا کے مردوں کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟ (م)

جواب (۴) سلائی زیور نہیں نہ پہننے کی چیز ہے نہ کھانے کا برتن خصوصا بطور دوا کے استعمال کرے تو میرے علم میں منع کی دلیل اسکو حاوی نہیں۔

فتاوے

س نمبر ۴۹ - جو شخص کسی چمار یا بھنگی کافر وغیرہ کو مسلمان کرے یا مسلمان ہونے کے لئے کوشش کرے اس کو از روئے قرآن و حدیث کس قدر ثواب ہو گا؟ (راقم ایک مسلمان)

ج نمبر ۴۹ - حدیث شریف میں ہے حضرت علی کو فرمایا اے علی کسی ایک آدمی کو تیرے سبب سے ہدایت ہو جائے وہ تیرے لئے دنیا کی بڑی بڑی نعمتوں سے بھی اچھا ہے۔ اللہ اکبر یہ وقت بھی مسلمانوں پر آنا تھا کہ اسلام پھیلانے کے لئے سوال پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اسلام ابتداء سے یہ فخر کر سکتا ہے کہ وہی ایک مذہب ہے جو دنیا کے تمام بندگان کو ایک نظر سے دیکھتا ہے نہ جیسے میں کوئی برہمن اور شودر کی تمیز ہے نہ اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کا امتیاز مگر آج مسلمانوں کو اس قسم کے سوالات پوچھنے کی ضرورت آ لگی ہے۔

س نمبر ۵۰ - جو شخص باوجود خود مسلمان ہونے کے کسی کافر یا چمار وغیرہ کو مسلمان کرنا پسند نہ کرے اور اوس کو خلاف اسلام اور توہین اسلام کی سمجھے یا اس نو مسلم کو حقیر و ذلیل جانے اسکے ساتھ سلام و سلام و خورد و نوش نہ کرے اور جس شخص نے مسلمان کیا ہے اس کو بھی حقیر جانے اور اوس سے بھی خورد و نوش ترک کرے وہ از روئے قرآن و حدیث کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۵۰ - ایسا شخص شرع شریف میں متکبر سمجھا جاتا ہے۔

س نمبر ۵۱ - جو شخص حلال کو حرام - حرام کو حلال جانے یا پرواہ نہ کرے وہ از روئے قرآن و حدیث کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۵۱ - حدیث شریف میں ہے جو شخص قرآن کے حلال کو حلال نہ جانے اور حرام کو حرام نہ جانے اوسکے ایمان کا اعتبار نہیں۔

س نمبر ۵۲ - مردہ کی تعریف صرف یہ ہے کہ جسم سے روح کا تعلق نہ ہو وہ مردہ ہے۔ تو جس جانور کو ذبح کر کے اسکا گوشت کھایا جاتا ہے وہ بھی ذبح کرنے سے مردہ ہو جاتا ہے۔ وہ کیوں حلال ہے۔ اس سے بہتر اگر کوئی مردہ کی تعریف ہو تو کوئی مسلمان صاحب بتلادیں؟ (ر)

ج نمبر ۵۲ - مردہ اوس جانور کو کہتے ہیں کہ جو بغیر ذبح کے مر جاتا ہے جس کو عربی میں میتہ کہتے ہیں یہ حرام ہے اور جس کو ذبح کیا جائے اسکو ذبیحہ کہتے ہیں۔ دونوں کا نام ایک ہے نہ حکم ایک ہے۔

س نمبر ۵۳ - خدا نے قرآن میں چاند سورج وغیرہ وغیرہ کی قسم کیوں کھائی ہے؟ (ر)

ج نمبر ۵۳ - چاند سورج وغیرہ اشیاء مظاہر قدرت ہیں۔ اسلئے خدا نے ان کی قسم کھائی ہے۔ بحیثیت مظاہر قدرت ہونے کے۔ [illegible] غریب [illegible]۔

س نمبر ۵۴ - ایک شخص کے پاس جائداد منقولہ و غیر منقولہ نقدی وغیرہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ کا ہے جس میں سے دس ہزار روپیہ لوگوں کے پاس بطور قرضہ باقی ہے باقی پانچ ہزار روپیہ کا جنس و نقدی اپنے پاس موجود اب زکوۃ کل کا کل یعنی پندرہ ہزار پر دیا جاوے یا موجود الوقت پانچ ہزار پر ادا کرے؟ (خریدار اہلحدیث ۳۲۰۵)

ج نمبر ۵۴ - فقہا کے حکم کے مطابق تو قرضہ پر بھی زکوۃ واجب ہے لیکن دلیل اسکی میرے علم میں نہیں بلکہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرضہ ادا ہونے تک جتنی مدت قرض رہتا ہے مالک (قرض خواہ) کو اسکا ثواب صدقے جتنا ملتا ہے۔ اس سے امید ہوتی ہے کہ قرض سے مال کی زکوۃ بھی ہو جاتی ہے۔

س نمبر ۵۵ - دوسرا زکوۃ کا حقدار کون ہو سکتا ہے اگر اپنا کوئی قریب مسکین یا مقروض ہو تو اس کو دیجاوے یا نہ اور کس شخص یا کس چیز پر زکوۃ لگانا یا ادا کرنا افضل ہے؟ (ر)

ج نمبر ۵۵ - زکوۃ کے مصارف قرآن شریف میں بیان ہو چکے ہیں قریبی مسکین کو دینے میں دگنا ثواب ہے جس جگہ خرچنے سے فائدہ مزید ہو ثواب زیادہ کی توقع ہے۔

س نمبر ۵۶ - ایک لڑکی کے ساتھ ایک لڑکے کا نکاح کیا گیا ہے اور نکاح کے وقت لڑکی نے جواب دیا کہ میں اسکے ساتھ نکاح کرنا نہیں چاہتی تاہم لوگ جو شریعت کی بات ہوتی ہے کر کے چلے گئے۔ اور اس لڑکی کی والدہ اس لڑکی کو لیکر اور کہیں چلی گئی۔ اور وہاں جا کر دوسرا نکاح کر دیا۔ اب حضور تحریر فرمائیں پہلا نکاح درست ہے یا پچھلا؟ (حافظ بشیر الدین)

ج نمبر ۵۶ - لڑکی کا کوئی ولی (مرد) اگر ہے تو کوئی نکاح درست نہیں اگر کوئی مرد (باپ - چچا بھائی وغیرہ) ولی نہیں ہیں تو دوسرا نکاح جو اسکی مرضی سے ہوا ہے درست ہے پہلا درست نہیں۔

س نمبر ۵۷ - آجکل رشوت خور آدمی بہت ہو گئے ہیں۔ ایک آدمی سپاہی پولیس ہے۔ اس نے ایک گاؤں میں جا کر کچھ آدمیوں کو پکڑ لیا۔ جو گائے بھینس لے جا رہے تھے۔ ان سے دودھ مانگنا شروع کیا۔ انہوں نے جانور کے جو موجود ہوتے ہیں ان سے اس سپاہی کو [illegible] خیر انہوں نے دودھ بھی دیدیا اس لئے اگر دودھ کی کھیر پکا کر بہت سے دوستوں کی دعوت کی۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ ایسی دعوت کھانی کیسی ہے؟ (ر)

ج نمبر ۵۷ - درست نہیں حرام ہے قرآن و حدیث میں منع ہے۔

س نمبر ۵۸ - میری آنکھوں میں ہر وقت ہر کام میں دن ہو یا رات میرے ایک دوست کی تصویر رہتی ہے دل کا رجوع بھی اسی طرف رہتا ہے بوقت نماز بھی مذکورہ حالت رہتی ہے اس لئے میری نماز ہوتی ہے یا نہیں یا مجھکو کیا کرنا چاہئے؟

(محمد سعید از سرچیر - بنگال)

ج نمبر ۵۸ - نماز میں جو کلمات پڑھتا ہے انکا ترجمہ سمجھ کر پڑھا کرے خصوصاً سورہ الحمد کو ایک ایک حرف سمجھ کر پڑھے یا پڑھنے کی کوشش کرے تو نماز درست ہو جائے گی اور عادت بھی بدل جائے گی انشاء اللہ۔

۴ پائی داخل غریب فنڈ۔

اسلامی تاریخ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ بطور حکایات بچوں کے لئے۔ ۱ر منیجر

انتخاب الاخبار

محمد علی کمپنی کے شرکاء سے جو حصہ روپیہ واپس نہ مانگ کر دی کر دیا تھا۔ اور روپیہ کی واپسی کمپنی توڑنے کے بغیر کیسے ہو سکتی ہے۔ اس لئے تو اکثر ممبران کمپنی نے فیصلہ کیا ہے کہ شرکاء سے رائے لی جائے کہ کمپنی رکھی جاوے یا توڑ دی جاوے۔ آج تک جتنی رائیں آئی ہیں ان سے منشاء ایک کے [illegible] روپیہ مانگا ہے۔ باقی حضرات کی راؤں کا انتظار ہے۔ اگر کمپنی کے توڑنے پر کثرت رائے ہوگی تو توڑ دی جاویگی۔ مگر تقسیم اس وقت ہوگی جب تقاضا کا روپیہ وصول ہو جاویگا۔ اور تقسیم مال بھی بک جائے گا۔

غریب فنڈ کی طرف احباب کی توجہ بہت کم ہے۔ اخبار کو باقی [illegible] کی توجہ درخواست ہوتی ہے اس مد میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے بہت سے غربا اور بہت سے غیر [illegible] کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دوست اس فنڈ کے لئے بھی وقتاً فوقتاً کچھ بھیجا کریں۔ اس ہفتہ [illegible] وصول ہوئے [illegible] عبد الرحیم صاحب مقام [illegible] عبد الرزاق از مقام [illegible] ایک اخبار [illegible] مذکور جاری کیا گیا۔ [illegible]

مالیر کوٹلہ سے میاں محمد علی [illegible] لکھتے ہیں کہ یہاں [illegible] مسلمانوں سے مباحثہ کا وقت مقرر تھا چنانچہ مولوی عبد الوہاب صاحب [illegible] اور مولوی شفیع الحسن صاحب [illegible] آبادی سے [illegible] میں تشریف لے گئے اور سوال و جواب خوب ہوئے مسلمان خوش و خرم بخیریت واپس آئے الحمد للہ حق کی فتح ہوئی۔

۸ رمضان کی [illegible] شام کے وقت بارش ہوئی۔

اہلحدیثان لاہور کی نزاع دن بدن ترقی پر ہے۔ افسوس اصلاح [illegible] سے ایک [illegible] رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] فرمائے۔

مراد آباد کی انجمن اہلحدیث کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولوی عبد الوہاب [illegible] مولوی عبد الرحمن مولوی عبد الستار حسن وغیرہ صاحبان اور دہلی تشریف لائے تھے۔ [illegible] تقریریں ہوئیں۔ اثر بہت اچھا ہوا۔ الحمد للہ (ناظم انجمن مذکور)

مسئلہ ہوم رول (لندن ۹ مئی) لارڈ [illegible] نے [illegible] میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسودہ ہوم رول اس [illegible] کا پاس شدہ ہوگا۔ بلکہ آئرلینڈ و انگلستان دونوں [illegible] اس مسئلہ کو [illegible] تصفیہ کے لئے [illegible] انتخاب کے بعد [illegible] پاس [illegible] کوئی [illegible] نہیں رہی۔

دہلی میں مقدمہ قتل دہلی کے مقدمہ سازش بم کے متعلق جو [illegible] پولیس کے ہاتھ آئے [illegible] ان میں سے [illegible] نوجوان [illegible] ایک [illegible] کے الزام میں ماخوذ [illegible] ان میں سے ایک [illegible] مسٹر [illegible] عدالت میں مقدمہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ [illegible] دہلی میں [illegible] کل مقدمہ [illegible] تحقیقات ہو رہی ہے [illegible] نوجوان ایک مشہور [illegible] کو لوٹنے کے ارادہ سے [illegible] اور ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ کی شب کو قتل ظہور میں آیا۔

البانیہ میں جنگی تیاریاں انتشب کا نامہ نگار [illegible] اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے کہ البانیہ میں [illegible] کے ساتھ جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں [illegible] ہفتوں میں ختم ہو جائیں گی۔ اور اگر [illegible] البانیہ کی موجودہ [illegible] قائم رہا تو [illegible]

حکومت عثمانیہ کی رائے [illegible] انتشب کے نامہ نگار نے جو تار [illegible] اس سے [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible]

سفر طہران [illegible]

اسکندریہ کی کیفیت (شملہ ۶ مئی) [illegible]

[illegible] سے اموات ہو جاتی ہیں

درخواست نماز جنازہ مولوی محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ دار الہدیٰ [illegible] شمس الہدیٰ [illegible] فوت ہو گئے ہیں [illegible] دعائے مغفرت

جاپانی افسر فرانس میں (ویسٹ ۸ مئی) دو جاپانی افسر کپتان تحاچا اور لفٹنٹ ہوری بحری مشن پر یہاں وارد ہوئے ہیں۔ انہوں نے میرٹائن پریکٹیکچر کو دیکھا۔ نیز سلح خانہ اور بحری سکول کے معائنہ کی بھی انہیں اجازت دیگئی ہے

کمیٹی ہائی کمشنران جو ہندوستانی طلب تحصیل علوم وفنون کے لئے انگلستان جاتے ہیں۔ ان کی سہولیت کے لئے تجویزات ہیں جو پرانی نیشنل کمیٹی ہائی کمشنران کچھ عرصہ سے معرض وجود میں آئی ہیں۔ گورنمنٹ انکی حالت کو بہتر بنانے اور ہندوستان وانگلستان کی کمیٹیوں کے باہمی تعلقات کو زیادہ مستحکم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے

شملہ میں جدید ٹاؤن ہال جدید ٹاؤن ہال شملہ کے مسئلہ کا ہنوز تصفیہ نہیں ہوا۔ اتفاقی میونسپلٹی نے گذشتہ جلسہ میں رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ وہ سردست اس بارہ میں کوئی قطعی فیصلہ صادر نہیں کر سکتی۔ نیز تجاویز حفظان صحت کے بارہ میں ہنوز شملہ امپرومنٹ کمیٹی کی سفارشات کا بھی انتظار ہے

دوسو البانوی مسلمان مصلوب کئے گئے (دڑاز و ۸ مئی) اہل ایپائرس نے دوسو البانوی مسلمانوں کو بیٹلینی کے قریب یونانی گرجا میں مصلوب کر دیا۔ اور اس کے بعد گرجا کو آگ لگادی گئی

ایپائرس میں لڑائی (الحصنر ۸ مئی) کل مقام کوریا میں سخت خونریز لڑائی ہوئی۔ پانسو البانوی مقتول ومجروح ہوئے۔ اور اہل ایپائرس نے بھی شدید نقصان اٹھایا۔

یونانی جتھوں کی چڑھائی (ڈرازو ۸ مئی) یونانی جتھے توپ خانہ اور کلدار توپیں ہمراہ لیکر مقام بیرات پر چڑھائی کر رہے ہیں۔ ویلونا اور ڈرانسو کی سڑک پر یونانی فوج نظام کی عظیم جمعیت قابض ہے

منصفی کا آیندہ امتحان پنجاب گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ منصفی کے امیدواروں کا امتحان ۱۵-۱۶-۱۷-اکتوبر ۱۹۱۴ء کو لاہور چیفکورٹ کی عمارت میں ہوگا

تباہ کن آتش فشاں پہاڑ ٹوکیو سے خبر آئی ہے۔ کہ کیوک شیشیں اور اکیایاک کے مابین ایک تباہ کن آتش فشاں پہاڑ نمودار ہوا ہے۔ جس سے وقتاً فوقتاً آگ اور دھواں نکلتا رہتا ہے۔ اور سمندر ایک نیا جزیرہ کی صورت میں ہے۔ محکمہ بحری کو اس کی باقاعدہ اطلاع دی گئی ہے۔

کانگرس کا آیندہ اجلاس کانگرس کا آیندہ اجلاس جو ماہ دسمبر میں بمقام مدراس منعقد ہوگا اس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر سر ایس سبرامنیا ایر کے سی۔ آئی۔ ای۔ ایل۔ ایل۔ ڈی مقرر ہوئے ہیں۔ جسے نہایت استحسان کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

گورنمنٹ کا پروگرام (لنڈن ۷ مئی) مسٹر اسکوئتھ نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ اس سیشن میں ہاؤس آف لارڈز کی ترتیب جدید کی نسبت تجاویز پیش کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ کہ دوشنبہ کو ہوم رول ویلش چرچ سے انگلستان کی بر طرفی اور دو ووٹوں کے مسودات کے بارہ میں ضابطہ کے رزولیوشن کی تحریک کریں گے

کردوں کی بغاوت (قسطنطنیہ ۷ مئی) گیارہ کردوں کو جن میں شیخ شہاب الدین بھی شامل تھا۔ تازہ بغاوت کے جرم میں بطلس میں پھانسی دیگئی

مسئلہ السٹر (لنڈن ۸ مئی) اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر اسکوئتھ نے کل مسٹر بونرلا سے ملاقات کی۔ بعدہ مسٹر ریڈمنڈ مسٹر ڈلون اور مسٹر ڈلن سے ملے

مسئلہ السٹر یونینسٹوں کے ایک وفد نے کل مسٹر بونرلا سے ملاقات کر کے مسئلہ السٹر پر مراعات کی مخالفت کی

لنڈن کا تار مستند طور پر بیان ہوا ہے کہ دوشنبہ کے بعد سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ سردست پھر نامہ وپیام وگفتگو کے سلسلہ کے شروع ہونے کی توقع نہیں کی جاتی۔ یونینسٹ اس امر کو نیشنلسٹوں کے رویہ کا نتیجہ بتاتے ہیں

فوجی کمیٹی کے چیرمین نے سنٹ واشنگٹن میں اس مضمون کا رزولیوشن پیش کیا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ امریکہ کو ایک لاکھ تک باقاعدہ سپاہ بڑھانے کا اختیار دیا جاوے۔

مسقط کے باغی عرب اطلاع پہنچی ہے کہ مسقط کے باغی عرب عدفاصل کے سر وعدیوں کو پیش آجاتا ہے۔ اور مسقط کی حالت زیادہ امید افزا ہے۔

جدید صوبہ دہلی جدید صوبہ دہلی کے لئے ضلع میرٹھ کے چند دیہات مطلوب ہیں۔ اس بارہ میں ضروری قانون سازی زیر غور ہے۔

پوست کی بجائے کاشت پلیسہ گورنمنٹ چین بھی گورنمنٹ ہند کی طرح اس اراضی کو جو کاشت افیون کے ترک کرنے سے بیکار پڑی ہے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور پوست کی بجائے اراضی مذکور میں روئی بونا چاہتی ہے

برقی تاروں سے ایک لڑکے کا چہرا اُدھڑ گیا لاہور میں جو الیکٹرک تاروں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے اس کا تھوڑا سا حصہ اکبری دروازہ کے ورے تک بھی جاتا ہے۔ ۹ مئی کی صبح کا واقعہ ہے۔ کہ باغ کے بنگلہ کی تار کیساتھ ایک لڑکا بیٹھنے کے بل کھڑا ہوا تھا۔ کہ تار اوس کے جسم سے چمٹ گئی۔ یہانتک کہ لوگوں نے لڑکے کو مشکل سے کھینچ کر تار سے الگ کیا۔ اس کشمکش میں بیچ بچاؤ کا چہرہ اُدھڑ گیا تھا۔ (روزانہ پیسہ اخبار ۱۰ مئی)

[illegible]

التماس جنازہ وغائبانہ۔ ۳۰ مئی ۱۹۱۴ء کو میری اہلیہ کی والدہ صاحبہ بقضاء الٰہی رحلت کر گئیں ناظرین کرام سے التماس ہے کہ جنازہ غائب پڑھکر دعاء مغفرت سے ہمدردی فرماویں

مومیائی

حکیم مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان۔ آلسی اور وجع جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دوا چاروں میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک للعہ۔ آدھ پاؤ سے۔ پاؤ بھر پختہ سے مع محصول غیر ممالک سے محصول علاوہ

نام شہادات جناب محمد ابراہیم صاحب کا رخانہ نبزی ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں۔ آپ سے مومیائی منگا کر استعمال کیا بفضلہ بہت فائدہ ہوا۔ چند روز ہوا کہ ایک دوست کو منگا دیا ہے۔ آج ایک دوسرے دوست کے نام جن کا پتہ یہ ہے ۔۔۔۔ ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں۔ (۱۷۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی شہادت حسین صاحب کا تقشنا باب کلکتہ سے تحریر کرتے ہیں۔ میں نے آپ کے یہاں سے دو مرتبہ مومیائی منگوائی۔ واقعی بہت ہی قوت باہ کو بڑھانے والی چیز ہے۔ براہ مہربانی ایک پاؤ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرما دیں (۱۷۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

جناب مولا بخش صاحب موضع عبداللہ پور ضلع دو سکا سے ارقام فرماتے ہیں میں نے قبل ازیں دو ڈبیہ مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی۔ خدا کے فضل و کرم سے فائدہ مند ثابت ہوئی۔ براہ نوازش دو ڈبیہ اور بھیج دیجئے (۲۸ اپریل)

جناب جمال الدین صاحب ضلع پونہ سے رقمطراز ہیں:۔ کہ آپکی دوا سے بہت انسان کو فائدہ ہوا۔ دائمی مرض میں ۱۵۔۲۰ برس سے مبتلا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ تین ڈبیہ مومیائی اور مرحمت کریں۔ (۲۹۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

رسائل شبلی

شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے
(۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتب خانہ کی ابتداء و ترقی کے حالات۔
(۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے
(۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن جدولوں پر مقرر ہوا تھا
(۵) الخطبہ۔ قدیم ادبی و علمی تالیفات کا تذکرہ (۶) الانتقاد۔ یورپ کے مؤرخ المستشرقین دار ونشیل کا نفرنس کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتب خانہ کے واقعات اور اصل امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے
(۸) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا باتیں ترجمہ کیں
(۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا
(۱۰) سینکس اور مسلمان۔ مسلمانوں نے کیا کیا ایجادیں کیں۔ قیمت صرف ۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث

اس مضمون میں سات تذکرے ہیں اول۔ مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے زمانے کا حال ہے۔

دوسرے۔ مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب
تیسرے۔ ان چاروں مذہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی
چوتھے۔ ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا باعث
پانچویں۔ اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے۔
چھٹے۔ تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ
ساتویں۔ قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے۔ مصنفہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب مرحوم قیمت ۸/

المراۃ المسلمۃ

یعنی مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی کی عالمانہ تالیف کا اردو ترجمہ و تلخیص جس میں علمی۔ تاریخی۔ اجتماعی۔ عمرانی۔ اور فلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ پردہ عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے۔ ۱۸ فصلوں میں۔ قابل دید قیمت ۸/

بشارت فاطمہ

ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے۔ اسقدر دلچسپ ہے کہ آپ ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔ قیمت صرف ۴/

معجزۂ قرآن

در بیان میراث مسلمانان۔ مصنف نے موجودہ مروجہ تقسیم میراث مسلمانان میں حیرت انگیز اغلاط و اسقام دکھلائے ہیں۔ اور قرآن مجید کی آیات سے تقسیم میراث مسلمانان کا اوری نقشہ دکھلایا ہے۔ ضرورت ہے کہ علماء کرام اسکا مطالعہ کرکے عوام کے لئے بہتر صورت قائم کریں۔ قیمت ۵/

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر صابونیاں**

اسلام اور علمائے فرنگ۔ قابل دید رسالہ۔ اسلام کی عظمت ۳/

گلزار احمدی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ۔ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب مواہب اللدنیہ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو مضمون کے لحاظ سے تین حصوں میں ہے

جلد اول از پیدائش تا نبوت [illegible]

جلد دوم از نبوت تا ہجرت [illegible]

جلد سوم از ہجرت تا وفات [illegible]

کل قیمت [illegible] محصول [illegible]

ملنے کا پتہ

میاں غلام [illegible] بازار [illegible] امرتسر

عمدہ عطریات

خوشبودار اشیاء کی تصدیق بخوبی صرف انگریزی کرم فرمائی سے نہایت آسان طریقے پر ممکن ہے۔ ورنہ پہلے تو سینکڑوں دفعہ تجربے کرنے پڑتے تھے۔ لہذا ہر قسم کے عطریات اور روغن [illegible] وغیرہ [illegible] ہو سکتے ہیں۔ ایک بار منگوا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے

ملنے کا پتہ

نور محمد عبدالغفور جنرل عطر مرچنٹ

قنوج محلہ [illegible] متصل مسجد محبوب شاہ

دردناک حالت

دیگر بہت سارے مردوں کا کام نہیں۔ مقتضا سے حکمت یہ ہے کہ مرد کو [illegible] سوچا جاوے کہ کسی طریق علاج کی بہتری اور [illegible] دل و [illegible] کو انتہا کو پہنچ گئی ہو [illegible] حالت [illegible] سے [illegible] ہے کہ [illegible] اور [illegible] مشکلات کی [illegible] کی جاوے۔ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں تو [illegible] طب کی [illegible] علاج [illegible] اور [illegible] سلطنت دہلی کے مشہور [illegible] طبیب کی [illegible] فرمایا [illegible] ہیں۔ [illegible] مستقل علمی [illegible] ضرورت وقت [illegible] مضامین [illegible] اخبار [illegible] تجربات [illegible] کے متعلق [illegible] جوابات [illegible] الملاقات [illegible] ۱۶ صفحوں پر لکھائی چھپائی کاغذ کے اچھا ہونا [illegible] قیمت سالانہ صرف [illegible] نمونہ مفت [illegible] طلب کریں

منیجر اخبار طبیب دہلی

کتب خانہ ثنائی کی چند کتابیں

رسوم اسلامیہ۔ رسوم متعلقہ بیاہ شادی کی رد اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید [illegible]

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ [illegible] کا جواب اور مرزائی تردید [illegible]

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث ہے۔ [illegible] کی تردید [illegible]

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں [illegible] ہے [illegible] اور منکرین حدیث کی تردید [illegible]

[illegible] عدد [illegible]

سوامی دیانند کا علم و عقل [illegible]

مناظرہ [illegible] بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا [illegible]

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی بعض پیشگوئیوں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب مع جواب [illegible] ۵/

جہاد وید۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت [illegible]

اجتہاد و تقلید۔ دونوں مسئلوں پر [illegible]

تعلیم التقلید۔ فقہ کی مروجہ کتابوں [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن مجید کی قسموں کے اسرار [illegible]

سیرت البخاری۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری [illegible]

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام [illegible]

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] اسلام کا جواب [illegible]

تفسیر ثنائی جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible] جلد چہارم [illegible] جلد پنجم [illegible]

الرؤیات فی احکام الصلوٰۃ [illegible]

[illegible] ثبوت [illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر [illegible] بخدمت جناب

محمد ابراہیم صاحب خیاط [illegible] مسجد شہر

علیگڈھ

ALIGADH CITY

اہلحدیث پرنٹنگ [illegible] پریس امرتسر میں [illegible] گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) [illegible] امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر (۲۰) جلد (۱۱)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بمحصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ۱عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

اصلاح ندوہ کا جلسہ دہلی میں

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے ندوۃ العلماء ایک انجمن ہے جس کا صدر دفتر لکھنو میں ہے اس کے حسب قواعد دو ثلث علماء اور ایک ثلث رؤسا ممبر ہوتے ہیں اس کا ایک مدرسہ بھی ہے جس میں اعلےٰ پیمانہ پر عربی کی تکمیل کرانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ عرصہ سے اس کے ممبران میں اختلاف ہے اس اختلاف اور اس کی غلطیوں کی شہرت تمام ملک میں پھیلی تو جن مسلمانوں کو ندوہ سے سچی ہمدردی تھی انکو رنج ہونا ضروری تھا اسلئے چند بہی خواہان اسلام نے عموماً اور جناب حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلوی نے خصوصاً اسی کو دہلی میں ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا اس جلسہ میں کیا کام کرنا سوچا گیا؟ نقطہ یہ کہ ایک کمیٹی بغرض اصلاح ندوہ مقرر کیجائے جو اُن خرابیوں کو سوچے جو ندوہ میں پیدا ہوئی ہیں اور اُن کی اصلاح بتلائے۔ چونکہ یہ غرض بڑی اہمیت رکھتی تھی اس لئے منتظمین جلسہ نے ملک کے سربرآوردہ اصحاب علماء اور رؤسا کو شرکت جلسہ کی دعوت دی

میں ۹ مئی کو دہلی پہنچا تو سب سے پہلے یہ سنا کہ مولوی شبلی پر علماء نے کفر کا فتوےٰ دیا ہے وجہ کیا؟ یہ کہ مولوی شبلی مادہ عالم کو قدیم کہتے ہیں اور عہدہ نبوت کو اکتسابی مانتے ہیں۔ اسلئے ناظمی میں تبدیلی ہی غرض سب کچھ ہیں۔ ادہر سید عبدالسلام صاحب کی طرف سے ایک اشتہار نظر آیا جو درج ذیل ہے:-

"مولانا شبلی کے عقائد"

بحضرت مولانا شبلی صاحب السلام علیکم

مجھے آپ سے چند سوال پوچھنے ہیں اجازت ہو تو عرض کروں؟

۱- میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی تصنیف الکلام میں مادہ عالم کو غیر مخلوق لکھا ہے کیا آپکا یہ اعتقاد صحیح ہے۔ آپنے تصنیف مذکور میں یہ مسئلہ اپنے مذہب کا لکھا ہے یا کیا؟

۲- آپکا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نبوت کو اکتسابی سمجھتے ہیں؟ یعنی کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک آدمی اکتساب اور محنت سے نبی ہو سکتا ہے؟ یا اسکی اصلیت کچھ اور ہے؟

۳- علاوہ اس کے اور بھی کوئی خیال آپ نے ایسا ظاہر کیا ہے جس کی شہادت قرآن مجید اور صحیح احادیث سے نہ مل سکے؟

آپ جو کچھ جواب دینگے۔ اسکو میں پبلک میں شائع کرونگا۔

عاجز سید عبدالسلام۔ مالک مطبع فاروقی دہلی
۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ

الجواب :- جناب میر صاحب! وعلیکم السلام

ورحمۃ اللہ!

اس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے وہ ملحد اور زندیق ہے۔ میں مادہ کو نہ قدیم بالذات تسلیم کرتا ہوں نہ قدیم بالزمان۔ البتہ میں یہ مانتا ہوں کہ خدا کے تمام اوصاف قدیم ہیں۔

الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں۔ اور اس غرض سے نقل کئے ہیں کہ ان کا رد کیا جائے!۔

۲- نبوت کے متعلق میرا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ وہ اکتسابی ہے۔ اور ہر شخص نبی ہو سکتا ہے۔ میں نبوت کو عطیہ الٰہی سمجھتا ہوں اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیا یقین کرتا ہوں اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے اسکو مسلمان نہیں جانتا۔

۳- باقی میرے عقائد وہی ہیں جو قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہیں۔ میں عقیدتاً اور فقہاً دونوں لحاظ سے اہلسنت وجماعت سے ہوں۔"

شبلی نعمانی دہلی

اس اشتہار سے معلوم ہوا کہ فتوائے کفر صحیح ہے مگر اسکی وجوہات صحیح نہیں یعنی جن وجوہ پر بنا کر کے لکھا گیا ہے وہ وجوہ ثابت نہیں اسلئے یہ کہنا غالباً صحیح ہوگا کہ مولوی شبلی نے بھی گویا اس فتوے پر دستخط کر دیئے۔

۹ مئی کو ۲ بجے دوپہر سے شام تک حکیم صاحب کے مکان پر جلسہ رہا جس میں ندوہ کی دونوں پارٹیوں کے ممبر اور دیگر معززین بھی شریک تھے۔ حکیم صاحب اصلاح طلب فریق یا بالفاظ دیگر شبلی پارٹی کے مطبوعہ اعتراضات میں سے ایک ایک اعتراض پڑھتے پھر اس پر سوال وجواب ہوتے رہتے حق یہ ہے کہ یہ جلسہ بہت ہی لطف کا تھا۔ ہر ایک مسئلہ آرام و آشتی سے حل ہوتا تھا۔ سوالات پیش ہوئے ارکان ندوہ نے قریب قریب ان کو مان لیا اور دلی زبان سے اصلاح کا اقرار بھی کیا جس سے حاضرین کے دلوں میں ایک گونہ خوشی پیدا ہوئی کہ کل کے بڑے جلسے کی شاید ضرورت ہی نہ ہو یا ہو تو صرف یہی کارروائی اس میں سنا دی جائے مگر سرنوشت کچھ اور ہی تھا نماز مغرب کے بعد ارکان ندوہ نے الگ بیٹھکر سوچنے کے لئے مہلت چاہی سب چلے گئے ۹-۱۰ بجے کے درمیان ان میں سے صرف ایک دو آدمی آئے جنہوں نے تمام امیدوں کو مبدل بہ یاس کر دیا کہا کہ ارکان ندوہ یہاں نہیں آتے اور کل بڑے جلسے میں بھی غالباً نہیں آوینگے۔

نواب اسحٰق خان صاحب سکرٹری علیگڈھ کالج نے ارکان ندوہ کے نہ آنے کی وجوہات پر ایک تقریر کی جس کا جواب اسیوقت میں نے دیا پھر سب لوگ چلے گئے۔

صبح ۱۰ مئی کو ۷ بجے جلسہ تھا حکیم صاحب نے فرمایا ارکان ندوہ نے ایک گھنٹہ سوچنے کی مہلت مانگی ہے اسلئے کارروائی ۸ بجے سے ہوگی۔

۸ بجے کے قریب حکیم صاحب نے مجھے فرمایا صدارت جلسہ کے لئے آپکا نام منتخب ہوا ہے گو یہ اعتراض ہوگا کہ ایک اہلحدیث کو صدر کیوں بنایا گیا اسکا جواب ہم دے لینگے میں نے صدارت کی مشکلات کا احساس کر کے اتنا کہا کیا میں اس کا اہل ہوں؟ فرمایا "ہاں" خیر کارروائی شروع ہوئی۔ میں بلکہ ہر ایک شخص دیکھتا تھا کہ جلسہ میں مختلف عناصر موجود ہیں جن کی اغراض بالکل جداگانہ ہیں۔

امام صاحب جامع مسجد نے قرآن شریف پڑھا بعد ازاں پیرزادہ محمد حسین صاحب پنشنر سشن جج نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی کے اپنی تقریر پڑھی جس کا لب لباب یہ تھا کہ ندوہ میں خرابیاں ضرور ہیں جنکے رفع کرنے کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے بعد ازاں صدر کا انتخاب ہوا میں نے اپنی تقریر صدارت میں اخلاص اور نیک نیتی پر زور دیا اور یہ بات ذہن نشین کرنے کی کوشش کی کہ یہ جلسہ اسلامی شرافت مجمع ہے اس لئے اس میں کوئی بے لطفی نہیں ہونی چاہئے میری تقریر کے بعد ایک رزولیوشن پیش ہوا کہ طلباء ندوہ نے جو ہڑتال اٹھا دی ہے یہ جلسہ اوس پر اطمینان اور اظہار مسرت کرتا ہے اسپر بڑی بحث ہوئی ترمیموں پر ترمیمیں پیش ہوئیں آخر بعض وجوہ سے یہ رزولیوشن محرک نے واپس لیا۔

اس کے بعد اصل رزولیوشن پیش ہوا کہ اصلاح ندوہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے جو اصلاح کے متعلق مناسب وسائل اختیار کرے۔ اس رزولیوشن کو ہمارے پنجاب کے قابل رشک نوجوان مولوی غلام محی الدین وکیل قصور نے پیش کیا اور صاحبان ذیل نے اسپر تائیدی تقریریں کیں۔

مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی (تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ کہ اس کمیٹی میں دو ثلث ممبر علما ہوں) مرزا حیرت صاحب اڈیٹر کرزن گزٹ دہلی۔ مسٹر محمد علی اڈیٹر کامریڈ دہلی آنریبل خواجہ غلام الثقلین وکیل میرٹھ۔ مولوی ابو الکلام اڈیٹر الہلال کلکتہ۔ اور تردید میں حسب ذیل اصحاب نے تقریریں کیں۔

مولوی ابو الخیر صاحب غازیپوری۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان علیگڈھی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مولوی ظفر الملک اڈیٹر الناظر لکھنؤ۔ نواب اسحٰق خانصاحب سکرٹری علیگڈھ کالج۔ پہلے میں نے اعلان کیا کہ فریقین کی تین تین تقریریں ہونگی اور ہر تقریر کے لئے پانچ پانچ منٹ وقت ہوگا۔ مگر بمصلحت بعض کو وقت زیادہ بھی دیا گیا اور دفعات بھی تین سے پانچ کیگئیں خیر رزولیوشن پاس ہوا کمیٹی کے ممبر بھی مقرر ہوئے۔

مولوی عبیداللہ صاحب مقیم دہلی۔ بابو نظام الدین صاحب امرتسری۔ مولوی غلام محی الدین وکیل قصور۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب لکھنؤ۔ نواب علی حسن صاحب لکھنؤ۔ حکیم عبدالولی صاحب لکھنؤ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسر۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب میرٹھ۔ مسٹر محمد علی دہلی۔ حاذق الملک دہلی۔ مولوی ابو الکلام کلکتہ۔

جلسہ ہذا میں جو بات خاص قابل دید وشنید تھی وہ صدر جلسہ کی مشکلات تھیں جن کو شرکاء جلسہ ہی جان سکتے ہیں جو لوگ جلسہ کا ہونا نہیں چاہتے تھے یعنی لکھنوی پارٹی وہ تو ہر ایک بات میں روڑا اٹکاتے تھے شور اٹھاتے تھے یا شور اٹھنے کے باعث ہوتے تھے نہ کسی ضابطہ کی پابندی کرتے تھے نہ کرنے دیتے تھے حالانکہ ان میں سب کے سب

* جناب حکیم صاحب کا خیال صحیح نکلا۔ ۹ مئی کے پیسہ اخبار کے صفحہ ۵ میں کسی صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کیا یہ ڈاری تقلیدی تعصب کی رو سے صدر جلسہ نے مولانا ثناء اللہ صاحب کو تقریر کا موقع نہیں دیا۔ انا للہ۔ جس دل میں دو سو وقت اس قسم کا تعصب یا کسی قسم کی تفریق ہو خدا اس پر لعنت کرے

[illegible]

اس جلسہ میں صدر کی مشکلات کا اندازہ [illegible]

[illegible]

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

[illegible]

اس کا اصل واقعہ [illegible]

[illegible]

بہرحال جلسہ [illegible]

[illegible]

اصلاح کی کمیٹی [illegible]

[illegible]

[illegible] آمین

[illegible]

غزل لکھے ہے

[illegible]

[illegible]

اولیاء اللہ اور تصوف

[illegible]

امام ہے۔ باقی سب اس کے پیرو ہیں اور صوفیہ نے جو کچھ سیکھا ہے اس سے سیکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے پہلے بھی شخص ہو گذرے ہیں لیکن ذوالنون پہلا شخص ہے جس نے عبارت کو اشارت میں سمو دیا اور صوفیوں کے مقامات کو حل کیا۔ ابوالحسن کا قول ہے کہ ذوالنون پہلا شخص تھا جس نے مصر میں احوال اور مقامات اہل الولایۃ جیسے غوامض کا ذکر کیا۔ اس خیال کو کہ طریقہ تصوف صرف خواص کیلئے ہے۔ ذوالنون ہی نے کرامات و مراتب ظاہر کیا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ توبۃ العوام اور توبۃ الخواص کی حقیقت بالکل جدا جدا ہے (رسالہ قشیریہ) اور محبت الٰہی ایسا راز ہے جسے زبان پر لانا چاہیے تاکہ عوام کالانعام کے کان اس سے آشنا ہو جائیں (رسالہ قشیریہ) شعرائے متصوفین کے کلام میں شراب اور اس کے متعلقات کا استعمال مجاز اور استعارہ کے طور پر عام ہے۔ اس استعمال کی قدیم ترین سند میں ذوالنون کا کلام پیش کیا جا سکتا ہے جو ایک مقام پر کہتے ہیں کہ عشاق الٰہی کو شراب شوق کا پیالہ دیا جاتا ہے۔ وجد و سماع اور توحید کی سب سے پہلے تعریف ذوالنون ہی نے کی ہے۔[1]

اس قسم کی چند باتیں اور لکھ کر لکھتا ہے:-

(نقشا) جو کچھ اوپر لکھا جا چکا ہے اس سے میرے خیال میں یہ امر کافی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ فن تصوف کی مستقل تدوین و تشکیل ذوالنون مصری ہی نے کی۔ مسٹر ونفلید کا یہ قول کہ عقاید صوفیہ کو با استقلال بایزید بسطامی نے مدون و تشکیل کیا صحیح نہیں معلوم ہوتا اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جن تذکرہ نویسوں نے ذوالنون کی سوانح قلمبند کئے ہیں ان کے بیان کئے ہوئے واقعات سے ان عقاید کے ماخذ کا سراغ بھی معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔

ابن خلکان (ترجمہ ڈی سلین جلد اول صفحہ ۲۹۱) اور جامی نفحات الانس کی روایت کے بموجب ذوالنون کا نام ابو الفیض ثوبان بن ابراہیم یا الفیض بن ابراہیم تھا ان کا باپ جو نوبیا یا اخمیم واقع مصر سعید کا باشندہ تھا پہلے قبیلہ قریش کا ایک غلام تھا جو بعد میں آزاد ہو گیا۔ ذوالنون کی عمر کا ابتدائی حصہ غالباً حجاز میں گذرا کیونکہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے امام مالک بن انس کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا اور امام ممدوح کی تعلیقات سے موطا کا درس لیا[2] ان کو تصوف میں بقول ابن خلکان شقران العابد اور بروایت جامی ایک مغربی صوفی تھا ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ ذوالنون علم و زہد اور حال و ادب میں وحید العصر تھا فلسفہ و حکمت میں بڑا ملکہ رکھتا تھا اور فصیح و شستہ عربی بولتا تھا۔ [illegible] وہ ملامتی تھا۔ اپنے زہد و اتقا پر استتار شرع کا پردہ ڈالے رکھتا تھا اور اکثر اہل مصر اسے زندیق سمجھتے تھے لیکن مرنے کے بعد اس کا نام زمرہ اولیاء میں درج ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء) تذکرۃ الاولیاء میں بہت سی حکایتیں مندرج ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ ذوالنون کے ہاتھ میں آ کر کنکر پتھر جواہرات بن جاتے تھے۔ کتاب الفہرست میں انکا ذکر ان فلاسفہ کے طبقہ میں کیا گیا ہے جو فن کیمیا میں مہارت رکھتے تھے (ص ۳۵۳) اور اسکے چند صفحے بعد اس فن کے متعلق دو تصانیف انہی سے منسوب کی گئی ہیں (کتاب الفہرست صفحہ ۳۵۸)۔ ابن القفطی نے تاریخ الحکماء میں ذوالنون کا ذکر ذیل کے الفاظ میں کیا ہے جن سے ان کی سیرت پر نمایاں روشنی پڑتی ہے:-

ذوالنون بن ابراہیم الاخمیمی المصری فن کیمیا میں دستگاہ رکھتا تھا اور اس کا شمار اسی طبقہ میں ہے جس کو جابر بن حیان کا تعلق ہے۔ علم الباطن سے اسے شغف تھا اور فلسفہ کی متعدد شاخوں میں اسے مہارت تامہ بہم پہنچائی تھی وہ اخمیم کے ایک بربی یعنی پرانے مندر کے کھنڈروں میں اکثر جایا کرتا تھا۔ یہ مندر مصر قدیم کے عہد ہیکل کی ایک بوسیدہ یادگار ہے اور عجیب و غریب اشکال و اصنام کا گھر ہے جو مومن کے لئے عبرت اور کافر کے کفر و ضلالت کی افزائش کا باعث ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس مندر کے اسرار کا انکشاف اس پر بطریق الولایۃ ہوا اور متعدد کرامتیں بھی اس سے صادر ہوئیں۔[3]

مسعودی جس کا انتقال ذوالنون سے کامل ایک صدی بعد ہوا اور جو پہلا مورخ ہے جس نے ذوالنون کے حالات بروایت مستند بیان کئے ہیں خود اخمیم گیا تھا وہاں کے لوگوں کی زبانی جو حالات اسے معلوم ہوئے انہیں وہ حسب ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:-

ابوالفیض ذوالنون المصری الاخمیمی ایک خلوت نشین راہب اور حکیم تھا جس نے ایک خاص طریقہ اختیار کر رکھا تھا اور مذہب میں بھی ایک مسلک خاص رکھتا تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو ان برابی (ویران مندروں) کے تاریخی حالات شرح و بسط سے بیان کرتے ہیں۔ وہ ان کھنڈروں میں پھرا کرتا تھا اور جو شکلیں اور کتبے ان پر منقوش تھے ان کا بغور معائنہ کیا کرتا تھا۔ مسعودی نے مروج الذہب میں ان کتبوں میں سے بعض کے تراجم درج کئے ہیں جنہیں ذوالنون نے حل کیا تھا۔

یہ بیان کہ ذوالنون مصر کے قدیم ویران مندروں کے کتبوں کا بغور مطالعہ کیا کرتے تھے کسی قدر تصریح کا محتاج ہے۔ مسلمان مصر کو کیمیا، سحر اور علوم مخفی کا مخزن سمجھتے تھے۔ ابن الندیم کتاب الفہرست میں لکھتا ہے کہ پہلا شخص جس نے فن کیمیا پر بحث کی ہرمز بابلی تھا جو آگے چلکر فرمانروائے مصر ہو گیا اور اہرام مصر میں سے ایک کے نیچے دفن ہوا۔ بعض دیگر روایات کا بیان ہے کہ ہرمز ان سات کاہنوں میں سے ایک تھا جو سات سیاروں کے مندروں کے محافظ تھے۔ مسلمانوں کے نزدیک ہرمز اور حضرت ادریس ایک ہی ہیں (ابن خلدون نے ہرمس لکھا ہے) اور مصر کے جملہ علوم اور فنون اور مذہب کا بانی ہرمز ہی سمجھا جاتا ہے۔ تاریخ الحکماء میں لکھا ہے کہ ہرمز نے اہرام مصر اور مصر سعید میں برابی کی بنا ڈالی اور ان پر جملہ صناعات و آلات کی شکلیں اور علوم و فنون کے

۱؎ تذکرۃ اولیاء و قشیریہ۔

۲؎ مثنوی معنوی کا ترجمہ و خلاصہ مسٹر ای ایچ ونفلید طبع ثانی مسٹر ونفلید کی تحریرات نے تصوف کی لٹریچر میں گرانقدر اضافہ کیا ہے اور میں نہایت خوشی سے اس فائدہ کا اعتراف کرتا ہوں جو مجھے ان تحریرات سے اٹھا ہے۔

۳؎ انہیں [illegible] تھا تین کتابیں جو اس فن میں انسے منسوب کی گئی ہیں اس وقت موجود ہیں (دیباچہ مسٹر رینلڈ اے نکلسن)

نبابات منقوش و مرتسم کئے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے وہ محفوظ رہیں اور زمانہ کی دست برد سے مٹ نہ جائیں۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے آثار قدیمہ پر جو شکلیں منقوش ہیں وہ ان قدیم اور پر اسرار علوم کے خزائن کی کلید سمجھی جاتی تھیں جن کے عامل اہل بابل تھے۔ یعنی کیمیا، نجوم، اور سحر۔ چنانچہ ابن خلدون نے بھی جو مسلمانوں میں سب سے بڑا روشن خیال مورخ گزرا ہے یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ وہ نہ صرف سحر کی واقعیت کا مدعی ہے بلکہ یہ بھی دعوے کرتا ہے کہ مصر سعید کے ویران معبدوں میں ابھی تک سحر کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس کے موجود ہونے کی کافی شہادت ان سے بہم پہنچ سکتی ہے (مقدمہ ابن خلدون) کتاب الفقہ میں اس کے متعلق حسب ذیل عبارت مرقوم ہے: مصر میں بعض قدیم عمارتیں ہیں جسے برابی کہتے ہیں۔ یہ عمارتیں جن کی تعمیر میں بہت بڑے بڑے پتھر صرف ہوئے ہیں مختلف شکل و صورت کی ہیں اور ان میں دواؤں کے پکانے کوٹنے حل کرنے ترکیب دینے اور مقطر کرنے کے مقامات الگ الگ بنے ہوئے ہیں جن سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عمارات فن کیمیا کے عمل کیلئے بنائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ ان مکانوں میں کچھ شکلیں اور کتبے قبطی اور مصری حروف میں پائے جاتے ہیں جن کی ماہیت معلوم نہیں ہو سکی (یعنی زمین دوز) تہ خانے بھی دریافت ہوئے ہیں جہاں یہ علم نجوم اور نور اور ظلمت سے متعلق سیسے اور تانبے کے پتروں اور پتھروں کی تختیوں پر لکھے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ذوالنون کیمیاگر اور ساحر تھے ساتھ ہی یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں سحر اور کیمیا (کہ دینی سحر کی ایک شاخ سمجھی جاتی تھی) تصوف اور خرق عادت کے لوازمات میں شمار ہوتے تھے۔ یہ لازم فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کے پیروان زمانہ بعد مثلاً آئمبلیکس اور پراکلس میں نمایاں طور سے نظر آتا ہے اور ناسٹک (اور یہ) اور عیسائی طریقوں کی تو ساری تاریخ اس سے بھری پڑی ہے لیکن طریقہ صوفیہ نے سحر اور کیمیاگری کو اپنا لازمہ نہیں قرار دیا۔ لیکن اس امر کا ثبوت بہم پہنچانا چنداں مشکل نہیں کہ خرق عادت اور شعبدہ گری کے متعلق جو خیالات قدیم سے چلے آتے ہیں انہوں نے صوفیت پر بہت بڑا زبردست اثر ڈالا۔ چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حالات تذکرۃ الاولیاء میں درج ہیں ایک کتاب کیمیا اور جفر پر لکھی ان کے شاگرد مشہور و معروف کیمیاگر جابر بن حیان کو جو یہ ہیں جن کے نام سے مشہور ہے جابر صوفی کا لقب دیا گیا تھا اور ذوالنون مصری کی طرح وہ بھی علم باطن سے ذوق رکھتا تھا جو ابن القفطی کے خیال کے مطابق عین تصوف ہے (سیمیا و کیمیا و لیمیا عکس [illegible] ذات اولیاء) صوفی۔ اولیا کے سیر و سوانح سے اور زیادہ قوی شہادت بہم پہنچ سکتی ہے۔ ابراہیم ادھم کے حالات میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ جب وہ جنگل میں سفر کر رہے تھے تو ایک شخص ملا جس نے انہیں اسم اعظم سکھایا اور ابراہیم جب یہ نام زبان پر لائے تو انہیں حضرت خضر کی صورت نظر آئی (رسالہ قشیریہ) ذوالنون کی نسبت بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں اسم اعظم معلوم تھا ان کے ایک شاگرد یوسف بن الحسین نے چاہا کہ وہ اسم ان سے سیکھ لیں لیکن استاد کی آزمائش کے معیار میں پورا نہ اترے (تذکرۃ الاولیاء) خاص خاص اسماء اور کلمات کا معجزہ نما اثر خرق عادت کا [illegible] معرفت کی حقیقت پر ایک قبطی تصنیف ہے جس میں اسم اعظم کی رمز کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسم ہے جس کی تاثیر سے سالک [illegible] تمام اسرار اور رموز سے مستفیض ہو جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالنون اپنے عملیات میں افسوں اور منتروں سے بھی کام لیتے تھے چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جب میں ذوالنون سے ملنے گیا تو دیکھا کہ سونے کا ایک کٹھرا ان کے سامنے رکھا ہوا ہے اور عود و عنبر کی دھونی دی جا رہی ہے۔ اور جب میں اندر داخل ہوا تو ذوالنون نے [illegible] تو اس میں [illegible] حاضر ہوتے ہیں [illegible] (رسالہ قشیریہ)

ے چونکہ یہ اصطلاح (فلسفہ اشراقیہ جدیدہ) اس مضمون میں بار بار آئیگی اور جب تک اس کے معنی اچھی طرح سے سمجھ میں نہ آجائیں اس مضمون کے ایک بڑے حصہ کا سمجھنا دشوار ہے اس لئے ہم ذیل میں اپنے ان ناظرین کی آگاہی کے لئے جو فلسفہ اور علم کلام پر پورا عبور نہیں رکھتے اس اصطلاح کی تشریح کئے دیتے ہیں۔ ذہنیات اور موجودات خارجی میں (باوجود مشائی اور اشراقی توجیہات کے) جو عقلی تناقض مدتوں سے چلا آتا تھا اس کے رفع کرنے کی غرض سے حکماء کے ایک گروہ نے جن کو [illegible] بھی علم کلام کا بانی کہا جا سکتا ہے تیسری صدی عیسوی میں فلسفہ کا ایک نیا مذہب فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کے نام سے اسکندریہ میں قائم کیا اس مذہب کا مقصد یہ تھا کہ عقل اور الہام میں توافق پیدا کیا جائے ہستی علی الاطلاق یعنی خدا کی ذات کا تصور چونکہ انسانوں کے کلیات عقلی کی وساطت سے ہونا محال تھا لہذا فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کے بانیوں نے [illegible] مسئلہ کو رواج دیا۔ اس مسئلہ کا مفہوم یہ ہے کہ [illegible] اجزاء عاقلہ و منعقدہ یعنی نفس ناطقہ اور [illegible] باہم مخلوط و منضم ہو کر ایک ہو جائیں اور انہیں کوئی فرق نہ رہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کی تاویل یوں کی جا سکتی ہے کہ انسان کی تمنا ہے کہ اس کو [illegible] حاصل ہو لیکن اس کے حصول کے لئے خارجی اشیاء کا ادراک یا آلات کا استعمال بیکار ہے علم منطق اس کو [illegible] حاصل نہیں کر سکتا جب تک انسان نفس اور تزکیہ باطن سے محسوسات اور موجودات خارجی وہ تمام قرار دئیے اور بیرونی اثرات سے [illegible] ہو جاتا ہے کہ عالم اور معلوم ایک ہو جائیں اور اس طرح سب چیزوں کا ادراک مکاشفہ یا بصیرت سے ہو جاتا ہے کثرت کے تصور سے جو عقلی مشکلات فلاسفہ کو اکثر پیش آتی ہیں ان سے بچنے کے لئے فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کے بانیوں نے مسئلہ انفصال کو اصول ہمہ اوست کا رنگ [illegible] قرار دیا۔ اس مسئلہ سے مراد یہ ہے کہ کائنات مرئی [illegible] خالق علی الاطلاق سے ماخوذ ہیں اور اس کے مظاہر ہیں۔

ے تاریخ الحکماء صفحہ ۱۹ طبیعیات اور مذہب [illegible]

اس متصوفانہ میلان کی مثال ہے جو [illegible] یورپ کے صوفیوں کو گھیر گیا تھا [illegible] اور ذوالنون مصری کا نقش [illegible]۔ اور یہ [illegible]

غرض ذوالنون مصری راہب تھے حکیم تھے۔ صاحب کرامت تھے قبطی النسل و نوبایئی الاصل تھے اور نویں صدی عیسوی میں قبطیوں میں رہتے تھے اور جیسا ان کے موجودہ ملفوظات اور جامی کی شہادت سے ظاہر ہے تصوف کے استاذ اعظم وہی ہیں۔ باقی دارد

(عبدالسلام مبارکپوری)

تصوف

آجکل تصوف کا بازار گرم ہے ہر مسلمان اس بات کو فخر سے بیان کرنے لگا ہے کہ میں صوفی ہوں۔ مجھے اس وقت زمانہ سلف کے صوفیا کرام کے حالات بیان کرنے مقصود نہیں ہیں کیونکہ اکثر تواریخ اسبات کے شاہد عدل ہیں کہ زمانہ سلف کے صوفیاء۔ عابد۔ زاہد۔ متقی۔ پرہیزگار۔ خداترس۔ نمازی۔ اہل توحید۔ متبع سنت تھے انہوں نے شریعت طریقت وغیرہ کو علیحدہ علیحدہ نہیں سمجھا تھا اگر انہوں نے کوئی کام اور کوئی مناسب طریقہ خدا کی یادگار کا اختیار کیا تھا تو اس میں زمانہ حال کے صوفیوں نے کچھ مرچ مسالہ بھی لگا لیا مجھے اسوقت یاد نہیں ہے کہ کونسی کتاب میں ان بزرگ کا قصہ لکھا ہے مگر اتنا ضرور خیال ہے کہ ایک بزرگ کسی جنگل سے گذرتے ہوئے جھاڑوں کی صرصر آواز پر وجد کی حالت طاری ہوئی انہوں نے اس آواز کو خدا کی یاد پر محمول کر کے خدا کی قدرت کو ذہن میں لایا جو جھاڑوں کی خوش رنگی اور پتوں کی خوش ترتیبی سے متعلق تھا اور یہ خدا کی یاد اس شعر کے مطلب سے علیحدہ نہیں تھی ؎

وفی کل شئی لہ آیۃ
تدل علی انہ واحد (دیوان ابو العتاہیہ)

جس کا ترجمہ فارسی میں یہ ہو سکتا ہے ؎

ہر گیا ہیکہ بر زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

اس حالت وجد کو زمانہ حال کے نادانوں نے ان الفاظ کے ساتھ بدل لیا کہ خدا ہر ایک چیز میں حلول کر گیا ہے۔ اسیطرح جہاں یہ کہا ہے کہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ یعنی جس نے اپنے نفس کو جانا گویا اپنے رب کو پہچانا جس کے ٹھیک یہ معنے ہیں کہ انسان ہر ایک چیز کی خلقت کو دیکھ کر خدا کو خالق واحد مان لے چنانچہ ایک جگہ صاف الفاظ میں خدائی جلال کا اظہار ہوا ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ یعنے کیا آپ لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم (منجملہ خدا کی قدرتوں کے) نہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے اونٹ کو کس طرح پیدا کیا ہے اور آسمان کو کس طرح بلند بنایا اور پہاڑ کو کس طریقہ سے جما دیا اور زمین کو کس طور سے بچھا دیا۔ یعنی یہ قرآنی صریح و صاف الفاظ بتلا رہے ہیں کہ ہر چیز کی بناوٹ و خلقت پر غور کر کے خدا کی وحدانیت کو تسلیم کیا جائے اسیطرح مقولہ مذکورہ کے معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے نفس کو دیکھے کہ کس احسن تقویم سے ترتیب دیا گیا ہے اور غور کرے کہ وہ عقل و شعور تہذیب و اخلاق وغیرہ اوصاف حمیدہ سے کس طرح مالا مال ہے اس غور و خوض سے لامحالہ صانع حقیقی کو تسلیم کرنا پڑیگا اور یہی مقولہ مذکورہ کا اصلی مطلب ہے غرض یہ کہ زمانہ سلف کے صوفیا کرام کے حالات میں حال کے نادانوں نے جھوٹی ترقی بہت کچھ کر لی ہے اسلئے مجھے یہاں صرف زمانہ حال کے خیالات بیان کرنے مقصود ہیں۔ تصوف کا علم ایک نازک علم ہے اسیوجہ سے علامہ عینی نے شرح بخاری میں ایک مقام پر اس علم کو علم دقائق سے تعبیر کیا ہے اور اسکی اصلی غایت یہی ہے کہ جو اہل ذکر راسخ فی العلم تھے وہ "وضع الشیٔ علی محلہ" سے کام لیا کرتے تھے اور حال کے نادان اپنی معمولی فہم سے خود خدا بن بیٹھے ہیں۔ آجکل جن مسائل پر اس تصوف کا ناز کیا جا رہا ہے وہ نصوص قرآنی سے صرف دو ہی ہیں ایک تو وہ مسئلہ ہے جہاں آدم کے لئے خدا نے فرمایا تھا وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ یعنے میں نے آدم میں اپنی روح پھونکا۔ اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ جب خدا کی روح آدم میں پھونکی گئی آدم خدا ٹھہرے مگر یہ مسئلہ نہایت اہم ہے معمولی نہیں ہے اور جس طرح معمولی نہیں ہے اسیطرح صاف سمجھنے میں مشکل بھی نہیں ہے۔ اہم اس طرح سے کہ آجتک کوئی شخص حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آجتک ایسا نظر نہیں آیا جو روح کی حقیقت کو بیان کیا ہو خود جس وقت حضور کے دربار میں روح کا مسئلہ پیش ہوا تو قرآنی آیت نازل ہوئی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ یعنے کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روح ایک حکم رب کا ہے جس کی صورت یہی ہے کہ روح خدا کی ایک محکوم چیز ہے اور حاکم محکوم دو علیحدہ چیزیں ہیں اور دو علیحدہ اشخاص پر استعمال کئے جاتے ہیں اور اس طرح سے حاکم محکوم میں فرق کا ہونا ظاہر ہے ایسی حالت میں اگر خدا نے اپنی روح آدم میں پھونکی تھی تو گویا اپنے ایک محکوم چیز کو اس آدم کے جسم میں ودیعت رکھی تھی اور یہ نسبت خدا کی ذات سے علیحدہ ہونیکی ایک بین دلیل ہے۔ دوسرے جہانتک انسان اپنے خیالات سے روح کی حقیقت کو جانتا ہے وہ یہی ہے کہ روح انسان کے جسم پر دو دیعتاً مفوض ہے جس وقت خدا چاہتا ہے وہ روح اسکے جسم سے علیحدہ ہو جایا کرتی ہے اور ہر جاندار کے جسم سے روح کا نکلجانا ایک ضروری امر ہے اگر ہم اس مقام پر خدا کی روح کا آدم کے جسم میں آنا تسلیم کر لیا اور مان لیں کہ انسان بھی خدائی کے لائق ہے تو لامحالہ اسبات کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ خدا صاحب بھی کسی نہ کسی روز (عیاذاً باللہ) رخصت ہو جائینگے کیونکہ روح ایک متغیر شئے ہوئی جس طرح کہ ہم دیکھ رہے ہیں پھر جب خدا کی دی ہوئی روح انسان کے جسم میں باقی نہیں رہتی اور اسکی بقا پر حقیقت ہی یہ ہے تو پھر خدا سے بھی کسی نہ کسی زمانہ میں علیحدہ ہونی چاہیئے (وھذا المحال) یا یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ خدا جس طرح حی و قایم ہے انسان بھی حی و قایم رہیگا۔ (ھذا الشئی عجیب) غرض دونوں اشکال سے معلوم ہوا کہ ہرگز خدا نے اپنی ذات سے کچھ انسان کو نہیں دیا بلکہ روح ایک علیحدہ ہی محکوم شئے ہے اور یہ بھی کھلی ہوئی واضح بات ہے کہ کوئی نفس اسبات کے تجسس و تحسس میں نہیں پڑ سکتا کہ خدا کیسا ہے اسکی ذات کیسی ہے وہ کس طرح کہتا اور حکم کرتا ہے غرض اسیطرح سے کوئی شخص بھی

تکلم نہیں لگایا سکتا کہ اس نے اپنی روح سے کوئی جز آدم کے حوالہ کیا تھا۔ ان کے علاوہ جو جاندار ہیں ان کی روح بالکل علیحدہ علیحدہ مخلوق ہے جس طرح علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہوتی ہیں اسی طرح مخلوقات مختلف عادات و اخلاق ہوتے ہیں اسی لئے حدیث شریف میں اس کی صراحت آگئی ہے کہ ہر ایک کی روح دوزخ میں یا جنت میں ڈالی جاتی ہے اور ہر ایک کی روح جنت میں رہتی ہے تو عجیب خدا نے اپنی روح سے ہر انسان میں کچھ کچھ جز ڈال رکھا ہے تو اس بات کا اندازہ لگانا مشکل ہو جائیگا خدا کے جسم میں (نعوذ باللہ) کس قدر روح بھری ہوئی تھیں جو تقسیم ہوگئیں یا کس قدر خدا کی ایک روح کے (نعوذ باللہ) اجزاء کئے گئے جن کی قسمت میں ہیں آئی اس کو بھی غالباً کوئی صاحب عقل سلیم نہیں کرسکتا اور دیکھئے کہ کیا یہ نہیں جانتا کہ خدا کی ذات نہایت صاحب اقتدار ہے وہ پاک ہے اور پاکیزہ [illegible] کرتا ہے [illegible] غضب کی آگ [illegible] روح [illegible] موجود ہے [illegible] جبروتی قوت اور قدرت انسان کو بھی حاصل ہونی چاہئے [illegible] کے سوا [illegible] تو اس سے [illegible] آواز دینی شروع کی ہوگا جب خدا کی روح کا کچھ حصہ انسان کو ملا ہے تو جہاں خدا ایک بیل کو پیدا کرتا ہے وہاں انسان ایک مکھی کو کیوں نہیں پیدا کرتا۔ تعجب ہے کہ پھر خدا کی روح کا کچھ حصہ انسان میں کس غرض کے لئے حلول کرتا ہے۔ بہر حال نادان کے صوفیوں نے ایسا ادعیات سے معنی آیات سے اسلام کو بالکل تو دا منسوخ بنادیا اور تصوف بس اتنا ہی رہ گیا ہے کہ تو خدا ہے میں خدا۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو آیت مذکورہ کا مطلب انہیں الفاظ میں ادا کیا گیا ہے جو ہر زبان کا محاورہ اور عادت ہے بالعموم کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں کو اپنی لڑکی دی ہے اپنے [illegible] دیتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ قرآن سلیس ہے

اسلئے عام محاورہ کی بنا پر فرما دیا کہ میں نے اپنی روح آدم میں پھونک دی ہے یعنی جو چیز کہ میری ہے اسکو [illegible] دو حصہ لکھا ہے عام محاورہ کے خلاف اسکو غیر محل پر [illegible] کس قدر اسلام سے دشمنی [illegible] ہے خدا سمجھے اگر آج [illegible] صوفی [illegible] اسلام کی بربادی کے سبب ہوئے [illegible] مسلمانوں کی حالت ان اعمال سے جو وہ خود کو خدا سمجھ کر [illegible] دیگر احکام رسالت ہو چکے ہیں [illegible] آفاق اس کا انسان سے [illegible] ہو جاتی اور اس آیت کے مصداق ہوئے إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ۔

نمبر [illegible] قرآن کے دعاوی و دلائل [illegible] آیت ان صوفیان حال کی ہے نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (یعنی خدا شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے) [illegible] روز مرہ محاورہ [illegible] خود لفظ قریب [illegible] ثابت کرتا ہے [illegible] قریب [illegible] وہ ضرور [illegible] کے پاس اپنی بہت [illegible] دل کے قریب ہوں [illegible] اسی طرح خدا کا [illegible] سمجھے کہ ہم جس وقت اپنے [illegible] ہیں خدا کو پکارتے ہیں تو خدا فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ نصوص قرآن کے علاوہ جتنے احکام شرعی ہیں وہ ایک خدا کی وحدانیت کی تاکید کرتے ہیں جتنے انبیاء و رسل گذرے ہیں انہوں نے اپنی [illegible] اعلان کیا کہ خدا ایک واحد کی پرستش کی تعلیم دی ہے خود حضور کے متعلق کلمہ شہادت کہا ہے کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔ یعنی خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندہ اور رسول ہیں ایک آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرایا۔ غرض ہر قوم اور ہر ملت کا یہی مذہب ہے کہ خدا کی ذات واحد پرستش کے لائق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان صوفیوں نے [illegible] اور ہندو [illegible] کی کاٹ [illegible] اگر انہوں نے [illegible] خدا کی [illegible] تو ان صوفیوں نے ذات میں تشبیہ کر دی [illegible] خدا سمجھ لیا [illegible] ہے کہ ان صوفیوں کی [illegible] خود خدا ہو گئی ہیں [illegible] کوئی فرق ہی باقی نہیں رہا ہے انبیاء و رسل کے [illegible] دیکھنا چاہتا ہے بزرگان دین کے [illegible] کو ملاحظہ کرنا ہو تو ان نادان صوفیوں [illegible] سب سے بڑھ کر خدا [illegible] روح [illegible] کیا [illegible] انبیاء و رسل کے [illegible] و ما علینا الا البلاغ۔ فقط

[illegible] آبادی

بعض آریہ صاحبان [illegible] اعتراض [illegible]

[illegible] آریہ صاحبان [illegible]

[illegible]

اقرار کیا تھا۔ تاکو ابلی؟
(۲) جب روح بغیر قالب کے نہیں رہ سکتی تو عالم ارواح چہ معنے دارد؟

لہٰذا ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی آگاہی کے لئے اور آریہ صاحبوں سے جواب وصول ہونے کی خاطر ان پر کئے ہوئے دونوں اعتراضوں کی تردید کرتے ہیں۔

اعتراض اول کے متعلق عرض ہے کہ آریہ صاحبوں کا اعتراض صحیح نہیں کیونکہ ہر وہ شخص اچھی طرح جانتا ہے جس نے علم طب ( ) کو تھوڑا بھی مطالعہ کیا ہے کہ حافظہ کا تعلق دماغ سے ہے اور جب اول جنم میں آریہ صاحبوں کے اعتقاد کے بموجب جسم تھا تو دماغ بھی تھا اور جب دماغ تھا تو قوت حافظہ بھی تھی پس لازم آگیا کہ (یعنے اول) جنم کے واقعات دوسرے جنم میں اور دوسرے جنم کے واقعات تیسرے جنم میں ضرور بالضرور یاد رہنے چاہئیں برخلاف مسلمانوں کے کہ انکا واقعہ عالم ارواح کا ہے نہ عالم اجسام کا جس میں نہ جسم کا پتہ تھا نہ دماغ تھا نہ حافظہ اس لئے اگر انکو واقعہ روز ازل یاد نہیں تو وہ حق بجانب ہیں۔

اب یا تو آریہ صاحبان یہ کہیں کہ اول جنم میں نہ جسم تھا نہ دماغ نہ حافظہ یا یہ کہیں کہ مسئلہ تناسخ ٹھیک نہیں بہرحال اس کے جواب میں ان کو ایک پھندا ضرور ہے دیکھیں وہ اس سے نکلنے کی کیا فکر کرتے ہیں۔

اب رہا دوسرا اعتراض اسکے متعلق گزارش ہے کہ اگر روح بغیر قالب کے نہیں رہ سکتی تو آریہ صاحبان یہ فرمائیں کہ بموجب تناسخ کے ایک جسم سے دوسرے جسم میں جانیکے لئے روح کو جو وقت درکار ہوتا ہے اس وقت میں روح کہاں رہتی ہے؟ اور اگر روح بغیر قالب کے نہیں رہ سکتی تو قدیم کس طرح ہوئی؟

اب یا تو آریہ صاحبان یہ کہیں کہ روح قدیم ہے تو ماننا پڑے گا کہ وہ بغیر قالب کے رہ سکتی ہے اور اگر یہ کہیں کہ وہ بغیر قالب کے نہیں رہ سکتی تو لازم آئیگا کہ روح قدیم نہیں بہرحال آریہ صاحبوں کو اس سوال کے جواب میں ایک نہ ایک پھندا ضرور ہے دیکھیں وہ اس سے عہدہ برا ہونے کی کیا تدبیر ڈھونڈتے نکالتے ہیں۔ فقط

الراقم العاجز عبدالحمید اثادی حیدرآباد دکن

تنقید وید

نمبر چہارم

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

پرمیشور گیان دیتا ہے:-

"اے دکھ دور کرنے والے سبھاپتی۔ تجھے ہمارا نمسکار ہو۔ اے ہماری پاک تعلیم کے لائق تیرے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ تیری مسلح فوج ہمارے سوا اے دوسروں کو دکھ دینے والی ہو" یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۱

نوٹ خاکسار:- منتر ہذا اگر بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو ماننا پڑے گا کہ پرمیشور سبھاپتی کو نمسکار کر رہا ہے اور سبھاپتی سے دوسروں کو بذریعہ فوج دکھ دینے کی خواہش ظاہر کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کیطرف سے نہ خیال کیا جاوے تو وید کا کلام اللہ ہونا غلط۔

اور سنئے:-

"اے میدان جنگ میں چاروں طرف نظر دوڑانیوالے تیر و کمان سے مسلح فوج کے سپہ سالار تو اپنی کمان کو پھیلا اور دھاردار تیروں کو دشمنوں پر چلا اور انکو ہلاک کر کے ہمیں دلی راحت دینے والے ہو جئے"

یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۳

نوٹ خاکسار:- یہ منتر کسی شرح کا محتاج نہیں ہے اس سے آفتاب نیمروز کی طرح صاف روشن ہے کہ پرمیشور بڑے زور و شور کے ساتھ دشمنوں کو ہلاک کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور انکی ہلاکت کو اپنی راحت جانتا ہے۔ اور سنئے:-

"عالموں کو چاہئیے کہ وہ لین دین سے دھن کو بڑھائیں اس کے بعد دو سپہ سالار بجلی اور آگ کی مانند ہیرے مخالفوں کو اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹکیں"

یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۳

نوٹ خاکسار:- اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا پرمیشور کی جانب سے تسلیم کیا جاوے تو ماننا پڑیگا کہ پرمیشور سپہ سالاروں سے اپنے مخالفوں کو زمین پر پٹکنے کی ہدایت کر رہا ہے لہٰذا منتر ہذا پر حسب ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں (۱) ان دو سپہ سالاروں کا کیا نام ہے اور کس جگہ رہتے ہیں (۲) وہ کون کون مخالف ہیں جن کو پرمیشور سپہ سالاروں سے زمین پر پٹکنے کی ہدایت کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کیطرف سے نہ خیال کیا جاوے تو وید کا کلام الٰہی ہونا معلوم۔

اور سنئے:-

"اے دشمنوں کی جان لینے والی رانی تو اپنی عورتوں کی فوج کے دلوں میں التساہ پیدا کر۔ . . تو اپنی فوج پر اپنے دلی مقصد کا اظہار کر اور دشمنوں کو بھسم کر تاکہ یہ دشمن اپنے دلوں میں غمگین ہو کر رات کی تاریکی کی طرح گمراہ و سرگردان ہوں" یجروید ادھیائے ۱۷

منتر ۴۴

اور سنئے:-

"اے تیر اندازی کے علم میں ماہر اور دیدوں کے جاننے والے سپہ سالار کی استری تو میدان جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جا کر دشمنوں سے لڑائی کر اور ان کو مار کر فتح حاصل کر تو ان دور دراز کے ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی بغیر مارنے کے مت چھوڑ۔" یجروید ادھیائے ۱۷

منتر ۴۵

نوٹ خاکسار:- ناظرین! دیکھا آپنے کیسی زبردست تعلیم ہے۔ آہ جس قوم کی مذہبی کتب میں ایسی جہاد کی تعلیم دیگئی ہو کہ ایک دشمن بھی بغیر مارنے کے نہ چھوڑا جاوے اس کا مسلمانوں کو ہر بات میں ملزم ٹھیرانا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے؟

خاکسار بخش الدین۔ اسلام نگری۔

جہاد وید

اس رسالہ میں وید اور دھرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ آریہ نگار ۲۰ر نمبر

مولنا بٹالوی کا ذکر خیر

بازگو از نجد و از یاران نجد

ہمارے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب سے اپنے نام کے ساتھ حنفی کا لفظ بڑھایا ہے آپ جماعت اہلحدیث سے کھسکتے جاتے ہیں اور حتی المقدور حنفی جماعت میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ وہاں کا داخلہ بھی آپکے لئے بند ہو مگر انسانی کوشش جہاں تک ہے آپ کرتے ہیں حال ہی کا واقعہ ہے کہ ۱۰ مئی کو آپ دہلی کے جلسہ پر گئے تو علماء حنفیہ سے ملتے پھرے پھر دیوبند بھی اتر پڑے اور علماء دیوبند سے ملے خوب باتیں ہوئیں جس پر ہم بھی مولانا کو مبارکباد دیتے ہیں کہ بہت مدت کے بچھڑے دوست آپکو ملگئے۔

میرے ساتھ جو جناب کو اختلاف ہے وہ الحمدللہ بالکل قریب الختم ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ میں نے ایک رسالہ اجتہاد و تقلید لکھا جس کا مضمون تو اسکے دیکھنے ہی پر موقوف ہے میرے خیال میں جب سے تقلیدی بحث چلی ہے اس قسم کا رسالہ نہیں لکھا گیا بڑی خوبی یہ کہ سارے رسالہ میں ایک لفظ بھی دل آزار نہ ملیگا۔ اس رسالہ کی بابت جناب بٹالوی صاحب نے لکھا کہ اس رسالہ نے ہمکو اعتقادی اہلحدیث تو بنادیا اب عمل کی دیر ہے یہ بھی لکھا کہ جس قلم سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے اسکو چوم لینا چاہئے (خدا جانے راقم کا قلم مراد ہے یا کاتب کا یا دونوں کا افسوس اس قلم کا بھی پتہ نہیں ہے بھی یا ٹوٹ گیا) میں نے ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء کے اہلحدیث میں لکھا تھا کہ مولانا کے منشاء سے میں اپنے رسالہ "اجتہاد و تقلید" کے مطابق عمل کرنے کو طیار ہوں آپ تین عالموں کی کمیشن منظور کریں جہاں کہیں میری تحریرات میری اس کتاب کے برخلاف ہوگیا ہوگا اس کمیشن علماء کے فیصلے کے مطابق میں اصلاح کردونگا۔ مولانا بٹالوی کو خدا جزاء خیر دے آپنے اس قصے کو اور بھی مختصر کردیا آپنے ایک مطبوعہ تحریر میں شائع کیا۔

"اگر آپ حاجی عبدالغفار صاحب (دہلی) سبو ایمن کانفرنس کو منظور کریں تو وہ سب سے مقدم ہیں۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱ تحریر مئی ۱۹۱۴ء)

میں مولانا کی اس تجویز کو بڑی خوشی سے منظور کرتا ہوں مجھے حاجی عبدالغفار صاحب کی لیاقت اور دیانت پر بھروسہ ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ بعد فیصلہ میں منصف کے حق میں کوئی ناشائستہ لفظ نہ کہونگا جیسا کہ مولانا بٹالوی نے علماء آرہ کو منصف مانکر بعد فیصلہ لفظ سنائی تھیں۔

ہاں میری تحریر ۱۰ اپریل کے مطابق تنقیح صرف یہ ہوگی کہ میرے مسلمہ اصول مندرجہ رسالہ "اجتہاد و تقلید" کے برخلاف مجھ سے کہیں لکھا گیا ہو تو بعد ثبوت الزام میں اسکی اصلاح کردونگا۔

مولانا! فرمائیے میں کیسا صلح جو اور آپکا مخلص ہوں کہ جو تجویز آپ کرتے ہیں اور جس صاحب کو آپ منصف بناتے ہیں اوسی کو مانتا ہوں خدا کرے اب آپ اس اقرار پر پختہ رہیں جس کا مجھے یقین نہیں کیوں؟ سنئے

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

مولانا صاحب نے لکھا تھا میرے حنفی اہلحدیث کہلانے پر اڈیٹر اہلحدیث مجھ سے نفرت پھیلاتا ہے حالانکہ میرے ہزاروں پیرو ہیں جس کے جواب میں میں نے ۱۰ اپریل کے پرچے میں لکھا تھا کہ ہزاروں نہیں ایک ہی بتادیں جو آپکی طرح اہلحدیث کے ساتھ حنفی کا ضمیمہ لگاکر اہلحدیث حنفی کہلاتا ہو اس کے جواب میں مولانا بالکل خاموش رہے حالانکہ اس مطبوعہ تحریر میں آپنے اس سوال کا ذکر کیا مگر جواب میں ایک حرف نہیں بولے۔ کیونکر بولتے جبکہ کوئی ایک بھی نہیں۔ آہ مولانا! ع

اسکے لئے قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہوکر

لطیفہ۔ اہلحدیث کانفرنس کے پہلے جلسہ دہلی کے موقع پر کسی شخص نے مولوی نذیر احمد مرحوم (مترجم قرآن) کو کہا اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہے۔ مرحوم نے ایک باذاق بزرگ تھے فرمایا کونسے اہلحدیث کا جلسہ ہے حنفی اہلحدیثوں کا یا شافعی اہلحدیثوں کا یا مالکی اہلحدیثوں کا کیونکہ اب تو اہلحدیث بھی تقسیم ہوگئے ہیں سچ ہے

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اڈیٹر "المشیر" مراد آباد کا بلاتحقیق غلط بیان

(از سکریٹری انجمن اہلحدیث مرادآباد)

۲۵۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو اخبار "المشیر" مراد آباد ہماری نظر سے گذرا جس میں ایک مضمون اڈیٹر کے فرض منصب اور صداقت اور دیانت سے خلاف دیکھا اور وہ مضمون یہ ہے :-

"مرادآباد کی نوزائیدہ انجمن اہلحدیث کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اپریل کو سبزی منڈی کی مسجد میں منعقد ہوا جس میں بیرونجات سے متعدد علماء بلائے گئے تھے لیکن افسوس کہ بعض علماء نے اپنے مضامین کا عنوان تو اتحاد و اتفاق رکھا لیکن حنفیوں پر سخت حملے کرکے نفاق پھیلایا۔ مجبوراً گروہ احناف کی جانب سے زبردست مدافعت کیگئی اور مدرسہ قاسم العلوم شاہی مسجد کے ایک طالب علم مولوی عبدالحمید صاحب کے چند استفسارات سے ہی گروہ اہلحدیث کے بڑے بڑے علماء پریشان ہوگئے اور باوجود متعدد بار چیلنج دینے کے بے حجاب گریز کرتے رہے۔ ۲۱۔ اپریل کی شب میں احناف کی جانب سے ایک نہایت شاندار جلسہ مرزا مظفر بیگ صاحب کے مکان پر واقع کاٹ دروازہ میں کیا گیا جس میں گروہ اہلحدیث کی غلط بیانیوں کی قلعی کھولی گئی اور مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کو جو کئی روز سے باوجود دعوے کے مناظرہ سے گریز کررہے تھے مولوی عبدالحمید صاحب نے چیلنج دیا لیکن افسوس کہ انجمن اہلحدیث کی جانب سے اشتہار میں تو مناظرہ کے لئے آمادگی ظاہر کیگئی اور اعلان کیا گیا کہ ہم گفتگو

ہمارے علماء مقیم ہیں حفظ امن کا انتظام کرنے کے بعد مناظرہ ہو سکتا ہے لیکن احناف کی طرف سے جواب دیا گیا کہ ہمارے علماء حصول اجازت کیلئے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں جانے کو تیار نہیں تو افسوس کہ وہ اہلحدیث بھی [illegible] نہ تو کسی شخص کو صاحب مجسٹریٹ کے پاس بھیجا گیا نہ ذکر کیا اور نہ اپنے علماء کو [illegible] اطلاع ہی کی بلکہ ۲ گھنٹہ پہلے اعلان کر دیا کہ ہمارے علماء انتظام کرنے کے بعد چلے گئے حالانکہ مولوی عبدالمجید صاحب اور دیگر علماء احناف برقت مناظرہ کے لئے تیار کرتے ہے اور اب بھی تیار ہیں ۲۳ اپریل کی شب میں مرزا مظفر بیگ صاحب کے مکان پر ایک دوسرا جلسہ ہوا جس میں علماء احناف نے مختلف پیرایوں سے تقلید اور عدم تقلید کے متعلق مفصل وعظ کہے اور مذہب اہلحدیث کو [illegible] ثابت کیا [illegible] افسوس ہے کہ جماعت اہلحدیث کے بعض ناعاقبت اندیش مولویوں کی بدولت [illegible] حنفیوں پر [illegible] اور کوئی [illegible] مسائل ان [illegible] مناقشوں کو [illegible] سے نہیں [illegible]

ایڈیٹر صاحب! مذہب کے چھوٹے چھوٹے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ایمان [illegible] گریبانی [illegible] کی [illegible] مراد آباد کے اہل علم میں ایک سال سے [illegible] اور انتظام [illegible] یہاں اہلحدیث کا جلسہ ہونا چاہیے اور اس [illegible] شریک نہ ہونا چاہیے اگر ایسے ایک دو جلسے شہر میں ہو گئے تو عوام مسلمان بہک جائیں گے چنانچہ [illegible] بھی اہلحدیث کے کسی روز کے جلسہ میں [illegible] کسی عالم کا بیان سنا۔ پھر ان کو [illegible] تصدیق ہوا کہ حنفیوں نے سخت حملے کر کے نفاق پھیلایا اور ان [illegible] مسائل اور عقائد کی تشریح کی کہ جو باعث [illegible] اور نفاق پھیلانے کی ہوئی علماء اہلحدیث نے صرف عقائد و اعمال موافق قرآن و حدیث جو مسلمانوں کا دین ایمان ہے بیان کئے تھے اور بعض مسائل مذہب احناف میں جو داخل ہو گئے ہیں انکی کمزوریاں بیان کی گئیں شاید انہیں باتوں کو آپ نے اپنے انصاف میں حملہ آوری اور نفاق پھیلانا سمجھا ہے اور یہ تو روزمرہ کی سمجھی جاتی بات ہے کہ دنیا میں جس قدر مذاہب موجود ہیں ہر شخص اپنے اپنے مذہب کی بات کو خواہ وہ کیسی ہی ہو صحیح اور ٹھیک سمجھتا ہے اسکو وہ غلط اور نفاق ہی تصور کرتا ہے [illegible] کی کیفیت ہے سو اسے الگ ایک ہی مذہب حنفی مقلدین کی حالت دیکھو تو ان میں بھی دو فرقے ہو رہے ہیں ایک گروہ بریلوی اور دوسرا گروہ دیوبندی ان میں کہاں تک نوبت پہنچ رہی ہے اور ہمیشہ وعظوں اور جلسوں میں شرک و بدعات اور علم غیب کے مسائل میں مناظرات ہوتے رہتے ہیں کبھی کوئی آکر جلسوں میں نہ استفسارات کرنے جاتا اور نہ حملہ کر کے ان کے مکانوں پر چڑھ جاتا ہے اور آپ نے کبھی حنفی مقلدوں کی بعض ناعاقبت اندیشی [illegible] خانہ جنگی پر افسوس کیا [illegible] سے نکالا گیا اور کبھی علماء دیوبند [illegible] آپ مسلمانوں میں کیوں تفرقہ بازی پھیلاتے ہیں چنانچہ مسئلہ امکان کذب دیکھو اور [illegible] کو کہاں تک [illegible] دیا اور [illegible] میں [illegible] ہوئے کے رسائل کس [illegible] شائع کئے گئے مگر افسوس جماعت اہلحدیث کا حنفی مذہب کے بعض مسائل بیان کرنے سے جماعت اہلسنت [illegible] اور [illegible] اور جلسہ میں [illegible] بار ہونگے کبھی [illegible] اہلحدیث کے مقابلہ میں [illegible] ہو گئے لیکن بڑا افسوس کا مقام ہے کہ آپ [illegible] سماعی مضمون اخبار میں لکھ مارا [illegible] اس واقعہ کی تحقیق و تصدیق نہ کی اور یہ لکھا کہ [illegible] کی جانب سے زبردست مخالفت کیگئی اور مولوی عبدالمجید کے چند استفسارات سے ہی یہ بڑے بڑے علماء پریشان ہو گئے اور مناظرہ سے گریز کرتے رہے اسکا بھی آپ نے کچھ تحقیق نہیں کی عبدالمجید طالب علم کہاں سے توپ لائے تھے جو مخالفت کی گئی اور کونسی ایسی معقول پیچیدہ استفسارات کئے گئے جس سے پریشان ہو گئے اور مناظرہ سے گریز کر کے فرار ہوگئے [illegible] بیان [illegible] سچ نہیں ہے لیکن اہل فہم خوب حقیقت جانتے ہیں آخر جب بڑے بڑے علماء کا پریشان ہونا اور گریز کرنا [illegible] تو ضرور ہوگا وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کریں گے اگر آپ ان واقعات کو خود دیکھتے یا کانوں سے سنتے تو غالباً یہ ایک طرفہ مضمون ہرگز نہ لکھتے۔

اصل کیفیت اس واقعہ کی یہ ہے کہ طالب علم عبدالمجید اور [illegible] زبان اور [illegible] جلسہ اہلحدیث میں بھی [illegible] مولانا ابراہیم صاحب [illegible] کے وعظ بیان وعظ میں بعض لوگوں کے اکسانے سے شور و غل کرانا چاہا تھا کہ جلسہ وعظ کا لوٹ جاوے اور مسائل میں [illegible] فساد کرنا چاہا تھا چنانچہ جلسہ کے بہت پہلے سے یہ مشہور کرتا پھرتا تھا کہ میں جلسہ اہلحدیث میں تقلید شخصی کو صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت کر کے دکھا دونگا محض اسکی یہ غرض تھی کہ یہ تمام علماء مناظرین میں مشہور ہو جاوے اور عوام احناف سمجھیں [illegible] ہو جاویں آپ ہی انصاف کیجئے کہ بڑے بڑے علماء نامی گرامی گذر گئے اور ان سے آج تک تقلید شخصی ثابت ہی نہ ہو سکی اب کہاں یہ نو آموز طالب علم عبدالمجید یہاں مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب محدث [illegible] دہلی میں [illegible] طالب علم [illegible] عبدالمجید کا ان سے مناظرہ [illegible] مقابل [illegible] ہو سکتا [illegible] سے [illegible] مولوی عبدالمجید [illegible] اسکا جواب [illegible] وہ انشاءاللہ [illegible] ہو کر [illegible] جواب [illegible] عبدالمجید [illegible] بحث کرنا شروع کی [illegible] مولوی صاحب نے فرمایا اب [illegible] صحیح دیکھا جاویگا [illegible] تاریخ کو بعد [illegible] عبدالمجید ایک رقعہ تحریری بطلب جوابات سوالات اور کچھ [illegible] اور بابت [illegible] مناظرہ کے آیا [illegible] انہوں نے فوراً ہی اس کا جواب باقاعدہ بایں مضمون لکھ کر بھیجدیا [illegible] پہنچا جس کا [illegible] تہذیب کی دلیل ہے ایسوں سے ہی خطاب

کر سکتا ہے جو ایسا ہی ہو علاوہ شب گذشتہ کو تمہاری
شائستگی دیکھی جا چکی ہے سیکڑوں کا مکان میں
گھس جانا اور قہقہے اور پھبتیاں اڑانا تین منٹ
کی اجازت لی اور تین گھنٹہ سے زائد لیا کئے
نماز عشا کی بھی پرواہ نہیں کی پناہ بخدا جو شخص ایسی
دیانت رکھے اور وعدہ کا ایسا سچا ہے کہ تین
منٹ کی اجازت لے اور تین گھنٹہ لگا دے اس کی
کسی بات کا اعتبار کون کر سکتا ہے رہا مناظرہ اس کی
اہلیت چاہئے جس سے مناظرہ کا قوم میں وزن و اعتبار
ہو اور انتظام پولیس ہو محض لونڈوں کی شرارت
اور استہزا نہو اگر تحقیق مسائل منظور ہے تو پیشتر
علماء معتبرین کو آمادہ کر دو اس پر خوش بسم اللہ
طیار ہو جاؤ ہمارے علما ہر وقت طیار ہیں اور
ہماری انجمن ایسے موقعوں پر آمادہ ہے ورنہ لغو بیہودہ
بقیہ سمجھے رفع ہو گئے جب اس کے جواب کا تساہل
ہوا تو پھر ایک اشتہار دیا گیا کہ ہم ۲ گھنٹہ جواب اشتہار
بعد ہمارے علماء اپنے مقام پر تشریف لیجاوینگے
کیا مطابق شرائط ہمارے جواب رقعہ کے عمائد شہر
کے چند نام لکھے اور وہ بھی لفظ ذمہ دار ہو سکتے
ہیں سے اطمینان ہو گیا اور علماء معتبرین میں
سے کونسا عالم تجویز کیا تھا اور حاکم ضلع سے
کس نے اجازت مناظرہ حاصل کی بلکہ یہ اشتہار
نکالا کہ مولوی عبدالحمید ہمہ وقت مناظرہ کو طیار
ہے جب ہمارے ۲۴ گھنٹہ کے ۳۳ گھنٹہ تک انتظار
دیکھنے کے بعد ۲۲ کی شام کے ۵ بجے کی ٹرین میں
مولوی عبدالوہاب صاحب روانہ طرف دہلی کے
ہو لئے ہیں جس کو ۱۲ گھنٹہ بعد مناظرہ سے گریز
اور فرار ہونا مشہور کر دیا گیا ہے افسوس اب
ایک جلسہ احناف کا اول روز مرزا مظفر بیگ
صاحب کے مکان پر اہلحدیث کی ضد پر منعقد ہوا
اتفاقاً مولوی محمد حسن صاحب مخلپوری اسی روز
بھوپال سے تشریف لے آئے اور جلسہ احناف
میں بھی شریک ہوئے اور احناف نے ان کی شرکت
کو بڑی خوشی کا باعث سمجھا تھا مولوی صاحب موصوف
نے جب بیان کرنا شروع کیا مذہب اہلحدیث کی
بڑی حمایت کی تائید کی اور مقلدین کی باہم نااتفاقی
کو بہت برے لفظوں میں بیان کیا اس وقت سے
سارے شہر کے مقلدین مولوی صاحب موصوف
سے پھر گئے اور بدگمان غیر مقلدی کے ہو گئے اب
آپس میں مشورہ ہونے لگے کہ یہ تو مولوی صاحب
بڑا غضب ہی ڈھا گئے کہ اہلحدیثوں کو جتا دیا اور
ہمیں ہرا دیا بالآخر دوسرے روز مولوی صاحب
کے مکان پر بڑے بڑے مقلدین جمع ہوئے اور کہا
کہ آپ نے تو ہمارا بنا بنایا قاعدہ توڑ دیا ہے اسلئے
دوبارہ برخلاف اہلحدیث دوسرا جلسہ ہونا قرار
پایا اور پھر ہوا بھی اور اس میں حدیث رفع یدین اور
مذہب اہلحدیث پر خوب سی تبرا بازیاں اور لعن طعن
اور سب و شتم اور کوس کوس کے دل ٹھنڈے کئے
گئے اور تقلید شخصی کو واجب کہا گیا بلکہ فرض تک
حکم ثابت ہونے کا لگا دیا گیا۔ حالانکہ قرآن شریف و
حدیث میں اور تمام ائمہ مجتہدین اور فقہاء و فضلا
کے اقوال میں تقلید شخصی کا رد موجود ہے بلکہ
جن لوگوں کو آجکل کے حنفیوں نے اپنا پیشوا اور
مقتدا قرار دیا ہے انکا بھی خلاف کیا افسوس
الغرض اصل دین و مذہب مسلمان کا قرآن و حدیث
ہے اور وہی مذہب اہلحدیث کا ہے اور وہی قدیم
ہے اسیکو آپ لوگ نوزائیدہ جماعت فرماویں اور
سوائے اہلحدیث کے دیگر مذاہب حنفی شافعی وغیرہ
کو بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی
میں رائج ہوئے ہیں جو ایک دین مذہب کو چار
ٹکڑوں پر بانٹ لیا ہے آپ لوگ جدید کو قدیم
تصور کریں ہائے افسوس کیسی غلطی ہے اہل فہم ان
دونوں دفعہ کے وعظوں کے مضمون سے بخوبی سمجھ
گئے ہونگے کچھ دال میں کالا ضرور ہے نادانوں
کو کیا سمجھ وہ تو خود ہی جاہل اور اندھے ہیں واقعی
جس کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز ایسے مناقشوں
کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھ سکتا ہے الحاصل
ہمارے اہلحدیث حسب شرائط مذکورہ بالا پختہ ہو جانے
پر عالمانہ طریق سے ہمہ وقت اسوقت بھی طیار تھے
اور اب بھی مناظرہ اور تحقیق مسائل کرنے پر
طیار ہیں " یہ میدان یہی چوگان ہیں گو "
العارض محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مرادآباد

لودہانہ میں جلسات

از ابوبرکت علی صاحب معروف [illegible] لودہانہ

ہم لوگ مدتوں سے مشتاق تھے کہ علماء کرام ہم کو
وعظ و نصیحت سے مستفید فرماویں۔ الحمد للہ بابو
عبدالرحیم صاحب آنریری مجسٹریٹ لودہانہ کے
انتظام سے یہ امید بر آئی۔ ۲۰ اپریل کو جناب
مولانا حافظ عبدالمنان صاحب۔ مولانا عبید الرحمن
صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس اور مولوی عبداللہ
صاحب وغیرہ نے وعظ فرمائے۔ اس کا مدعا یہ
ہے اگر سستی ہے تو اس کا ذمہ دار قوم ہے
جس نے فرط شوق سے مجلس شوری پشاور میں
درخواست کی کہ لودہانہ آج تک اہلحدیث کانفرنس
کے واعظوں سے محروم ہے وہاں کوئی صاحب
اثر شخص بھیجا جائے تاکہ ان سے مشورہ کر کے
لوگوں کو اتفاق کی ترغیب دیجائے اور وعظ
بھی ہوں۔ لیکن خوش قسمتی سے صاحب سکرٹری
نے سفیر صاحب کو حکم دیا کہ ابھی جاویں۔ یہ نہ
خیال کیا کہ ابھی جلسہ پشاور سے سیری ہوئے بعد
انکی چادری پھر کون سمجھیگا۔ کیا ہے جو جلسہ کی
پر زور خواہش کریگا۔ امید ہے آئندہ موسم بہار
میں اور وقت بہاران رحمت واعظان پاک بنیگے
بلکہ پہلے سے سکرٹری صاحب کے مشورہ کافی
سے دس پندرہ روز پہلے معاملے ہوا کریگا۔

* یہ سارا الزام مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی
پر ہے جو آپ کو سیالکوٹ لے گئے اور لودہانہ
کا انتظام درست نہ ہو سکا۔ خیر آئندہ انشاء اللہ
کسر نکال دیجائیگی (اڈیٹر)

الہام الباری

شیعوں کے رسالہ تنقید البخاری حصہ اول
کا معقول جواب قیمت ۱ر

فتاویٰ

سوال نمبر ۵۹ - زید جب نماز میں شامل ہوا تو امام نے سورۃ فاتحہ ختم کرکے دوسری سورۃ شروع کی زید کی ثنا اور سورۃ فاتحہ بسبب قرأت امام چھوٹ گئی۔ اب فرمائیے کہ زید ثنا اور سورۃ فاتحہ کس وقت اور کس طرح پڑھے؟ کیونکہ بغیر فاتحہ اور ثنا کے نماز نہیں ہوتی (لا صلاۃ لمن لم یقرأ بالقرآن) - (راقم ایک ازناظرین اہلحدیث)

ج نمبر ۵۹ - حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ثنا کا ذکر نہیں۔ ثنا خوانی سنت ہے فاتحہ کے درجہ کی نہیں لہذا امام کی سورۃ ثانیہ پڑھتے ہوئے اگر مسبوق مقتدی فاتحہ نہیں پڑھ سکا تو رکعت محسوب نہ کرے۔ (بہت سے علماء صحیح بھی کہتے ہیں)

س نمبر ۶۰ - مسبوق تیسری رکعت میں ملا جب امام نے اپنی چاروں رکعت ادا کرکے بعد سلام پھیرا تو اب مسبوق اٹھکر اپنی باقی پہلی نماز کس طرح پڑھے؟ باقی ماندہ نماز کو وہ اپنی پہلی رکعتیں شمار کرکے ثنا پڑھے یا پچھلی رکعتیں شمار کرکے صرف فاتحہ پر اکتفا کرے۔

ج نمبر ۶۰ - دونوں طرح اقوال ہیں مگر راجح یہ ہے کہ پچھلی رکعتیں سمجھے میرا بھی یہی عمل ہے۔

س نمبر ۶۱ - سوائے خدا تعالیٰ کے کسی نبی، ولی، پیر، شہید، امام، غوث، قطب وغیرہم کو ندا کیکہ (یا) سے پکارنا شرک ہے تو پھر جو السلام علیک ایہا النبی پڑھا جاتا ہے اسکا کیا سبب ہے؟ اور وہ ضمیر سے تشہد میں السلام علی النبی بصیغہ غائب پڑھنا کہاں سے صحیح ہوا اور کس طرح ہوا؟ قبرستان میں پڑھتے ہیں "السلام علیکم یا اہل القبور" الخ یہ کیا جائز ہے اسکا کیا سبب ہے؟ اسی حدیث کی رو سے عوام لوگ پیروں شہیدوں وغیرہ کو پکارنے لگ گئے ہیں اس حدیث کے مطلب سے اچھی طرح آگاہی بخشیں۔ (ر ر)

ج نمبر ۶۱ - صرف حرف ندا سے غیر کو پکارنا شرک نہیں تاوقتیکہ اسکو حاضر و ناظر سمیع نہ سمجھا جائے اگر یہ نہیں تو کسی حکایت یا اشتیاق سوز یا تلذذ سے پکارنا شرک نہیں التحیات میں جو علیک والی روایت ہے وہ حکایت پر مبنی ہے علی النبی والی روایت صحابہ سے آئی ہے صحیح بخاری اخیر پارہ (۲۵) قبرستان میں السلام علیکم بطور تبلیغ الی الغائب ہے جیسا خط میں ہوتا ہے حاضر و ناظر کی نیت سے نہیں ہوتا نیز اپنے نفس کو نصیحت کرنی بھی مقصود ہوتی ہے کہ یہی لوگ تھے جنکو ہم اس صیغہ (کم) سے بلایا کرتے تھے یہی ہیں کہ اب خاموش ہیں اسی دعا میں یہ بھی آتا ہے انتم لنا سلف ونحن لکم تبع (تم ہم سے پہلے آئے ہو ہم تم سے پیچھے آنیوالے ہیں خدا ہمکو اور تم کو سب کو بخشے) پیروں فقیروں کو پکارنے والے ان کو حاضر و ناظر سمیع جان کر دعائیں مانگتے ہیں یہ اصل شرک ہے۔

س نمبر ۶۲ - جو لوگ مردوں کو قرآن مجید یا ایک آدھ سورۃ یا درود یا کپڑا وغیرہ دیکر خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم مردوں کو پہنچاتے ہیں وہ ضرور انکو ملتا ہے۔ کیا یہ ثواب واقعی مردے کو پہنچتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پہنچاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعتقاد اس مسئلے میں رکھتے اور جس طرح قبرستان میں جاکر دعا پڑھا کرتے تھے وہ اچھی طرح سے مفصل تحریر فرما کر مشکور فرماویں؟ (ر ر)

ج نمبر ۶۲ - اس مسئلہ یہ ہے کہ جو کچھ خرچ کرے وہ میت کی طرف سے نیابتاً کرے یعنی اس نیت سے کرے کہ یہ کام میں اسکی طرف سے کرتا ہوں جیسے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے۔ حضرت علی ایک قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے آنحضرت قبرستان میں کھڑے ہو کر دعاء مغفرت کیا کرتے تھے اور ایک صحابی نے اپنی ماں کی طرف سے کنواں لگوایا تو حضور نے فرمایا ہذا لام سعد یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے اس سے بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ سعد نے نیابتاً لگوایا ہے

س نمبر ۶۳ - لوگ پیر پکڑتے ہیں اور اسکو اپنی نجات کا باعث جانتے ہیں یہ شریعت میں کیسا ہے کیا جو شخص قرآن مجید اور حدیث شریف کو دیکھکر عمل کر سکتا ہو وہ بھی پیر پکڑے یا نہ۔ آیت قرآنی ہے اگر تم نہ جانتے ہو تو جاننے والوں سے پوچھ لو۔ کیا اسی ایک پیر سے پوچھ سکتے ہیں دوسرے پیر سے نہیں پوچھ سکتے کیا اہل ذکر وہی ایک پیر ہوتا ہے جو یہ لوگ ایک ہی کے مرید گروہ در گروہ ہوتے چلے جاتے ہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۶۳ - اسکو بیعت کہتے ہیں یہ کئی قسم کی ہے ایک تو مروجہ بیعت پیری مریدی ہے جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ مرید پیر کے صرف سلسلہ میں منسلک ہونا چاہتا ہے اور بس یہ تو فضول محض رسم ہے۔ دوسری بیعت وہ ہے جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے مرشد کی صحبت میں رہکر کچھ نیک عادات اور نیک خیالات سیکھے اس نیت سے جائز ہے حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ایک دفعہ فرمایا میرے ساتھ اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا چوری نہ کرنا زنا نہ کرنا اور اولاد کو قتل نہ کرنا وغیرہ۔

> بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم الحدیث کتاب الایمان بخاری عبادہ بن صامت مشکوٰۃ

اس روایت سے ثابت ہے کہ کسی نیک مرد سے بغرض استفادہ صحبت بیعت ہو تو جائز بلکہ مستحب ہے مگر چونکہ آجکل کثرت سے لوگ جادہ سنت سے دور اور بدعات سے معمور ہیں لہذا بہت کچھ احتیاط ضروری ہے۔

اس نیت سے اگر کوئی بیعت کرے تو اس کو کسی اور ایسے ہی مرد صالح سے مستفید ہونا منع نہیں بشرطیکہ ورد وظائف مسنون ہوں بدعات تصور شیخ وغیرہ سے نفرت ہو غرض ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رہے۔

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ نہایت مفید۔ قیمت ۸/
منیجر اہلحدیث

متفرقات

محمدی کمپنی کی بابت لکھا گیا ہے کہ ہم کو محمدی کمپنی کی بے خبری یا لاپرواہی سے لکھتے

ہیں کہ ہمیں فلاں ضرورت ہے۔ ہمارا روپیہ دیجئے۔ روپیہ کا ملنا بجز اس کے کیسے ہو سکتا ہے کہ کمپنی توڑ کر روپیہ تقسیم کیا جاوے اس لئے پوچھا گیا تھا۔ شرکا اطلاع دیں کہ کمپنی توڑ دی جائے۔ اس اظہار پر متعدد خطوط آئے ہیں جن میں کثرت سے یہی رائے ہے کہ روپیہ ہمکو دیا جائے۔ بعض صاحب بڑی لطیف تجویز لکھتے ہیں۔ کہ کمپنی نہ توڑی جاوے مگر ہمارا روپیہ ہمکو ملجاوے۔ کیونکہ ہمیں ضرورت ہے۔ بھلا جس کمپنی کے شرکار ایسے باہمت ہوں وہ کیسے سرسبز ہو سکتی ہے۔ سب سے باہمت ایک نوجوان شیخ دین محمد سکنہ [illegible] ہیں۔ جو کہتے ہیں کمپنی ہرگز نہ توڑی جائے۔ اس میں اہلحدیثوں کی بدنامی ہے۔ بلکہ اسکو بڑھایا جاوے میں بھی اسی خیال کا موید ہوں۔ باوجودیکہ میرا روپیہ سب سے زیادہ ہے تاہم مجھے کمپنی ٹوٹنے کا سخت صدمہ ہوتا ہے۔ مگر میں مجبور ہوں۔ بقیہ راؤں کا انتظار ہے۔ اس کے بعد جلسہ شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ کیا جاویگا

اسوقت نقد روپیہ کل مبلغ ۱۶ سو امین کے پاس جمع ہے۔ باقی قریب ۳ ہزار کا مال ہے۔ باقی تقاضا جب تک مال فروخت اور تقاضا وصول نہ ہو۔ تقسیم حصص نہیں ہو سکیگا۔ تقاضوں کی وصولی کی کوشش ہو رہی ہے مال کے فروخت کا انتظام چند دنوں تک ہو گا غرض کمپنی کا توڑنا بھی جوڑنے سے کم وقت نہیں لیگا۔ [illegible] والسلام

گذارش۔ تادیباً ادب باوجہ [illegible] بالترتیب۔ تاکہ مجھ کو اعتبار رہے کا اگر کسی صاحب کو شبہ ہو تو بذریعہ اخبار ہذا اطلاع دیں۔ مشکور ہونگا

دعاگو رفیع احمد از میرٹھ

اقتباس روداد جلسہ منعقدہ ۳ مئی ۱۹۱۵ء

انجمن خدام کعبہ

عدہ متعدد صاحبوں نے وہ جملہ خطوط جو باہر سے بغرض اظہار رائے بتفصیل رزولیوشن عدہ مسودہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۵ء متعلق توسیع مدت رکنیت اراکین جلسہ ہذا میں پیش کئے کہ جمعیت ہائے عالیہ و ضلع و حلقہ و عام خدام کعبہ و رشتہ داران رزولیوشن عدہ مذکور بالا سے اتفاق کرتے ہیں۔ لہذا بعد ملاحظہ کاغذات سب اتفاق سے طے ہوا۔

کہ پہلے رزولیوشن عدہ مسودہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۵ء حسب تائید جمعیت ہائے عالیہ کراچی۔ آگرہ۔ اعظم گڑھ۔ حیدرآباد دکن۔ سٹی بمبئی۔ جمعیت ہائے ضلع سہارنپور و میرٹھ۔ و جمعیت ہائے حلقہ بمبئی و دہلی و خدام کعبہ ۸۴ رشتہ داران کعبہ (۱۰) موجودہ اراکین اصلی مدت رکنیت میں مزید توسیع ایک سال کی ۷ مئی ۱۹۱۵ء سے ۷ مئی ۱۹۱۶ء تک منظور کی جاتی ہے۔ دستور العمل کی دفعہ (۲۳) میں بجائے ایک سال، دو سال کا لفظ ترمیم کیا جاوے۔

انچارج دفتر جلسہ

حسب الحکم جناب معتمد صاحب جمعیت عالیہ

سراج الاخبار جہلم کی شکایت

(از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی)

سیف صارم کا مضمون کتاب کی صورت میں اس طرح شائع ہوا کہ ہر ہفتہ اخبار کے ساتھ ایک جز و صفحہ شائع ہوتا تھا۔ تمام مضامین میرے ہمسلسلہ اہل الذکر لکھنو کے رد میں شائع ہوئے جن کا جواب دینے کا میں نے ارادہ کیا تھا۔ قصد تھا کہ ہر مضمون کا بسیط عالمانہ و حکیمانہ و مجتہدانہ جواب دیا جاوے۔ مگر بعض جز و صفحے مجھکو نہیں پہنچے۔ اور سیف صارم کی جلد بالکل غیر مکمل حالت میں مجھے ملی جسکے متعلق چند مرتبہ ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم سے مطالبہ کیا۔ مگر بدقسمتی سے جواب بھی نہ ملا۔ پھر چند خطوط لکھے کہ وہ پوری کتاب قیمتاً عنایت فرمادیں۔ مگر اس کا بھی جواب نہ ملا جس پر یہ مصرعہ پڑا کیونکہ جب ہوا کہ عمر کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

۱۶ اپریل کے اہلحدیث میں سراج الاخبار کے متعلق ایک نوٹ پڑھ کر مجھے پھر اپنی شکایت یاد آگئی کیا ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم اس شکایت کا جواب دے سکتے ہیں۔ (شمس محمدی)

تلاش کہاں ہے؟ نواب صدیق حسن خاں مرحوم [illegible] مسمی حدیث [illegible] جس کا دوسرا نام معلوم نہیں۔ دیکھنے کا مجھ کو اشتیاق ہے۔ اگر کسی کو معلوم ہو تو براہ اطلاع عنایت کہاں سے مل سکتی ہے۔ (عبدالکریم)

ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم کو خصوصاً و دیگر علماء

احناف کو ڈبل چیلنج

کتب فقہ میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض مسائل میں دو دو تین تین اقوال آتے ہیں جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ مثلاً ماء مستعمل وضو کے بارے میں امام ابوحنیفہ پلید غلیظ اور امام ابو یوسف صاحب پلید خفیف کا فتوے دیتے ہیں اور امام محمد صاحب پاک مگر پاک کنندہ نہ کہتے ہیں۔ اور فتوے امام محمد کے قول پر دیا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف صاحبان جو ماء مذکور پلید کے قائل ہیں خواہ غلیظ خواہ خفیف مختلف ہیں۔ امام محمد رحمہ پاک فرماتے ہیں۔ اور قول محمد رحمۃ اللہ کا مفتی بہ قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اکثر کا حکم چھوڑ کر کمتر پر فتویٰ ہے کیا امام صاحب کا فتوے نامقبول کہ [illegible] امام صاحب [illegible] احناف متفق ہیں۔ سو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص امام ان کے اقوال کا پرکھنے والا اپنے منصف و تصحیح کی جانچ و پڑتال کرنے والا کوئی دوسرا ہی ہونا چاہیئے اقوال کو اختلاف اگر ہو تو ترجیح دیکر ایک قول کو مفتیٰ بہ قرار دیتا ہے اور دوسرے قول کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتا ہے۔ چہارم احناف کی نظر دیکھئے پر نظر آ رہا ہے۔ سو خلاصہ عرض یہ ہے کہ وہ صاحب جو اکثر نام نہیں ہوئے ہیں اور انکا کیا نام تھا جنہیں یہ قاعدہ ہے کہ [illegible] سے مفتی اعلم ہوتا ہے سو یہ صاحبان مذکورہ بالا کے اقوال کو دیکھکر مفتی

درخواست علاج ایک طبیب سے سوال ہے [illegible] تین سال سے مبتلا ہے۔ بہت علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ قطرہ قطرہ [illegible] آتا ہے درد رہتا ہے۔ لہذا کوئی علاج بتادیں۔ خاکسار عبدالرحمن موضع [illegible] ضلع غازی پور

انتخاب الاخبار

روس و مشرقی ترکستان ... [illegible]

... [illegible]

طلباء نے میڈیکل کالج کا بائیکاٹ کیا ... [illegible]

... [illegible]

نے اعلان کیا کہ ... [illegible]

... [illegible]

المتجانہ ثنائی کی چند کتب ہیں

رسوم اسلامیہ ۔ رسوم قبیحہ متعلقہ بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۔ ۱/

صحیفہ محبوبیہ ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ مصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید ۔ ۴/

حدوث دنیا ۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث ۔ آریوں کی تردید ۔ ۲/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے ۔ اور منکرین حدیث کی تردید ۔ ۲/

شریعت و طریقت ۔ ہر دو کا بیان ۔ ۱/

حدوث وید ۔ وید کی قدامت کا ابطال ۔ ویدسے ۔ ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل ۔ قابل دید رسالہ ۔ قیمت ۔ ۱/

مناظرہ دیوریا ۔ جو ۱۹۱۱ء میں آریوں کے ساتھ بڑی دہوم دہام سے ہوا تھا ۔ ۸/

الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی زبردست پیشگوئیوں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب مع جواب آئینہ حق نما ۔ ۵/

جہاد و وید ۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت ۔ قیمت ۔ ۲/

اجتہاد و تقلید ۔ دونوں مسئلوں پر مفصل بحث ۔ قابل دید رسالہ ۔ قیمت ۔ ۳/

علم الفقہ ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ تحقیق ۔ ۲/

ثمرات تناسخ ۔ تناسخ کے نتائج ۔ قیمت ۔ ۳/

میل ملاپ ۔ مسلمانوں کو باہمی مل کر کام کرنے کے اصول ۔ ۱/۲

الفوز العظیم ۔ قرآن مجید کی قسموں کے اسرار قابل دید رسالہ ۔ قیمت ۔ ۲/

سیرت البخاری ۔ حضرت امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری ۔ عہ

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہام پر [illegible] کی دلچسپ بحث ۔ ۶/

حق پرکاش ۔ ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا [illegible] معقول ۔ دلچسپ اور لاجواب جواب ۔ قیمت ۔ ۸/

تغلیب الاسلام ۔ مہاشہ دہرم پال کی تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب ۔ جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی یکجا قیمت صرف ۔ ۸/

ملنے کا پتہ ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر ۔ پنجاب

تازہ شہادات

جناب محمد ابراہیم صاحب کارخانہ نہٹری ضلع مونگیر سے لکھتے ہیں :۔

آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کیا بفضلہ بہت فائدہ ہوا ۔ چند شخص ہیں کہ ایک دوست کو منگا دیا ہے ۔ آج ایک میرے دوست کے نام جن کا پتہ ہے ۔۔۔۔ ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں ۔ ۲۷ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء

جناب مولوی شہادت حسین صاحب محلہ تھنہ تالاب کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں :۔

پہلے آپ کے یہاں سے دو مرتبہ مومیائی منگائی ۔ واقعی بہت ہی قوت باہ کو بڑھانے والی چیز ہے ۔ براہ مہربانی ایک پاؤ ڈبیہ وی پی کے ذریعہ ارسال فرمادیں ۔ ۱۷ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء

مومیائی

مومیائی خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی سل و دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور سکر وغیرہ کو دفع کرتی ہے ۔ چوان آلسی اور دوسرے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ جوش کے وقت کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد عورت بوڑھے بچے ۔ جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۔ آدھ پاؤ ۶/ ۔ پاؤ بھر ۱۲/ مع محصول ۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولا بخش صاحب موضع عید پور ضلع دو منہاس سے رقام فرماتے ہیں ۔

میں نے قبل اس کے دو ڈبیہ مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی ۔ خدا کے فضل و کرم سے فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ براہ نوازش دو ڈبیہ اور بھیج دیجئے ۔ ۲۸ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء

جناب جمال الدین صاحب ضلع پونچھ سے رقمطراز ہیں کہ

آپ کی دوا سے بہت افاقوں کو فائدہ ہوا واقعی مرض میں ۱۵ ۔ ۲۰ برس سے مبتلا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی ۔ تین ڈبیہ مومیائی اور مرحمت کریں ۔ ۲۹ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء

ملنے کا پتہ ۔ پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

نہایت مفید و عجیب کتابیں

تربیت اولاد } تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کار آمد ترکیبیں۔ لاجواب کتاب۔ قیمت ۱۲/

ہندوستانیاں } یعنی ہندوستان کی نامور شاہی عورتوں کے حالات و سوانح جس میں قدیم تاریخی زمانہ سے آخری وقت تک کی مشہور عورتوں کے عجیب اور سبق آموز حالات و واقعات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲/

الدین یسر } یعنی فقہ اسلام ... حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل عالمانہ تفسیر ہے جس میں اسلامی فقہ سے ثبوت دیا گیا ہے کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ اور ان میں بھی کوئی دشواری نہیں۔ اسلام کے تمام احکام عمل میں نہایت سادہ اور قریب الفہم ہیں۔ ہر قوم اور ملک کے لئے اسلام کی ... ۳/
(مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی)

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر } شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی بالکل جدید تالیف ہے۔ تاریخی اور واقعات کی تحقیق و تنقید میں مولانا کا پایہ اظہر من الشمس ہے۔ شہنشاہ عالمگیر پر جو الزامات وارد ہوتے ہیں۔ اور بھائیوں کے قتل و باپ کی گرفتاری تعصب مذہبی۔ سنیوں کے ساتھ مخاصمت۔ ... وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ ان اعتراضات کو واقعات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ یا تو پست نظر ... مگر قابل افسانہ نویسوں کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ مولانا نے خود اس عہد کی مستند تاریخوں سے تمام واقعات کی تحقیق کی ہے۔ اور اہل یورپ کی غلط فہمیوں پر روایات کی نظر ڈال کر ہر واقعہ کی اصلیت فلسفہ تاریخ سے دریافت کی ہے۔ قیمت ۸/

[illegible]
[illegible]

معجزہ قرآن } کے نام سے جو کتاب حال میں شائع ہوئی ہے اس میں مصنف نے موجودہ اور مروجہ تعلیم یافتہ مسلمانوں میں الحاد و اسلام دکھلا کر قرآن شریف کی آیات سے اور ہی راہ دکھائی ہے۔ علمائے کرام کو چاہئے کہ اس کی ... جواب لکھیں ورنہ عنقریب آپ پیش کے ... جب وقت کا ... پیش ہوگا۔ تو سابقہ اور موجودہ طریقہ پر نکتہ چینی ہوگی۔ اور نئے تعلیم یافتہ ... بڑی دقت پیش آئے گی ... قیمت فی جلد ۵/

مفتی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں سے منگاؤ

دردناک حالت } دیکھ کر رونا دردمندوں کا کام نہیں مقتضائے حکمت یہ ہے کہ درد کا درماں سوچا جاوے۔ دیسی طریق علاج کی بیکسی اور دیسی طبیبوں کی کس مپرسی کی انتہا کو پہنچ گئی ہو۔ مگر یہی حالت زار ... کے زبان سے بھی نکلتے ہیں اب وقت ہے کہ عقلمندی اور ہوشمندی سے موجودہ مشکلات کی چارہ سازی کی جاوے اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آیورویدک و یونانی طب کی مطلوبہ اصلاح و ترقی کے لئے کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونا چاہئے تو دار السلطنت دہلی کے مشہور ہفتہ وار اخبار طبیب کی مستقل خریداری منظور فرمائیں جس میں فن طب کے متعلق علمی بحثیں۔ فہرست وقت کے اخباری مضامین قیمتی و قابل قدر رپورٹیں۔ مشاہیر اطباء کے نادر تجربات عجیبہ امراض کے متعلق استفسارات جوابات اور طبی اطلاعات ۱۶ صفحوں پر لکھائی چھپائی کاغذ کے اہتمام خاص سے شائع ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ صرف ... نمونہ مفت۔ اس پتہ سے طلب کریں

مینیجر اخبار طبیب دہلی

گلزار احمدی ۹/۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ۔ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو مؤمنوں کے لئے نور جان ہے

جلد اول از پیدائش تا نزول	۳/
جلد دوم از نزول تا ہجرت	۳/
جلد سوم از ہجرت تا وفات	۳/

کل قیمت للعہ/ تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف ... ملنے کا پتہ

میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

عمدہ عطریات ۱۳/

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی حضرت ایکبار بھی کرم فرمائی سے نہایت آسان طریق پر ممکن ہے۔ ورنہ لکھنے کو تو سینکڑوں دفتر نظر سے گذرے ہونگے۔ لہذا ہر قسم کے عطریات اور روغنیات وغیرہ متعلقات مشکی دکنٹر وغیرہ وغیرہ کا ذخیرہ یہاں موجود ہیں حسب فرمائش عمدہ و ارزاں خدمت والا میں روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگوا کر ضرور ملاحظہ فرماویں۔ ملنے کا پتہ

نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ قنوج
محلہ چھپال متصل تکیہ محبوب شاہ

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۳۳۸ بخدمت جناب
[illegible] صاحب [illegible]
ALIGARH CITY

اہلحدیث ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ مینیجر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۱
جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — ۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے " ۸ روپے
عام خریداران سے " " ۴ روپے
" " ششماہی ۲ روپے ۴ آنے
ممالک غیر سے سالانہ شلنگ ۶ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۳ رجب ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس

ایک ظاہر بین کی نگاہ میں ان دونوں (مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس) میں کوئی جوڑ نہیں پھر نہیں معلوم آج ان دونوں کو کیوں ملایا گیا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ان دو میں بہت بڑا جوڑ ہے اور وہ جوڑ ایسا ہے کہ آج تک بیان کرنے کا مجھے کبھی ایک دفعہ خیال آیا لیکن رکتا رہا۔ اللہ کے علم میں آج کا دن اسکے لیے مقرر تھا اسلیے آج لکھتا ہوں۔ مدرسہ دیوبند مع اپنی تمام شاخوں کے اہلحدیث کانفرنس کے ساتھ ایک ایسے کام میں شرکت رکھتا ہے جس کے لیے کانفرنس اپنے دیگر بھائیوں کی ممنون ہے اور کانفرنس مدرسہ کا ہاتھ بٹانے میں ایسی مستعد ہے کہ باید و شاید۔ میرے خیال میں دنیا بھر میں ایک ہی دو سلطنتیں ایسی نکلینگی جنہوں نے یکدل ہوکر غرض واحد کے لیے کسی دشمن کا مقابلہ ایسا کیا ہو جیسا مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس کر رہے ہیں لطف یہ ہے کہ ان دونوں کے حامیان کو بھی اس تحالف اور اتحاد کی خبر نہیں اور جبتک ہم بیان نہ کرینگے شاید ہو بھی نہیں سکتی۔

مناسب ہو کہ ہم اپنے ناظرین کو زیادہ دیر تک انتظار میں نہ رکھیں۔

اہلحدیث کانفرنس کی اصل غرض یہ ہے کہ مسلمانوں میں جو رسوم شرکیہ و بدعیہ مروج ہو گئی ہیں جیسے قبر پرستی تعزیہ پرستی، پیر پرستی، نذر لغیر اللہ، گیارہویں، عرس، بزم میلاد اور دیگر رسومات شادی وغیرہ ان سب کو محو کیا جاوے اور مسلمانوں کو اس شاہراہ پر لایا جاوے جس پر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو چھوڑ کر فرما گئے تھے ترکتکم علی ملتہ بیضاء لیلہا کنہارہا میں تم کو ایسے دین پر چھوڑ چلا ہوں جس کی رات بھی دن جیسی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کا منتہا و مقصد بس یہی ہے بہت خوب۔

مدرسہ دیوبند اس کام میں اہلحدیث کانفرنس کا کہاں تک حامی ہے۔ میرا خیال اور علم ہے کہ جملہ امور میں۔ بلکہ اگر کہا جاوے کہ جس ملک کو کانفرنس فتح کرنا چاہتی ہے مدرسہ دیوبند اس کے لیے فوج اور فوجی افسر طیار کر رہا ہے۔ کیونکہ مدرسہ مذکور بذریعہ تعلیم ایسے علماء طیار کرتا ہے کہ وہ ان سب امور شرکیہ اور بدعیہ کے مخالف اور تردید کنندہ ہوتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ان دونوں فوجوں کا اتفاق ... جو بیہ ہے:—

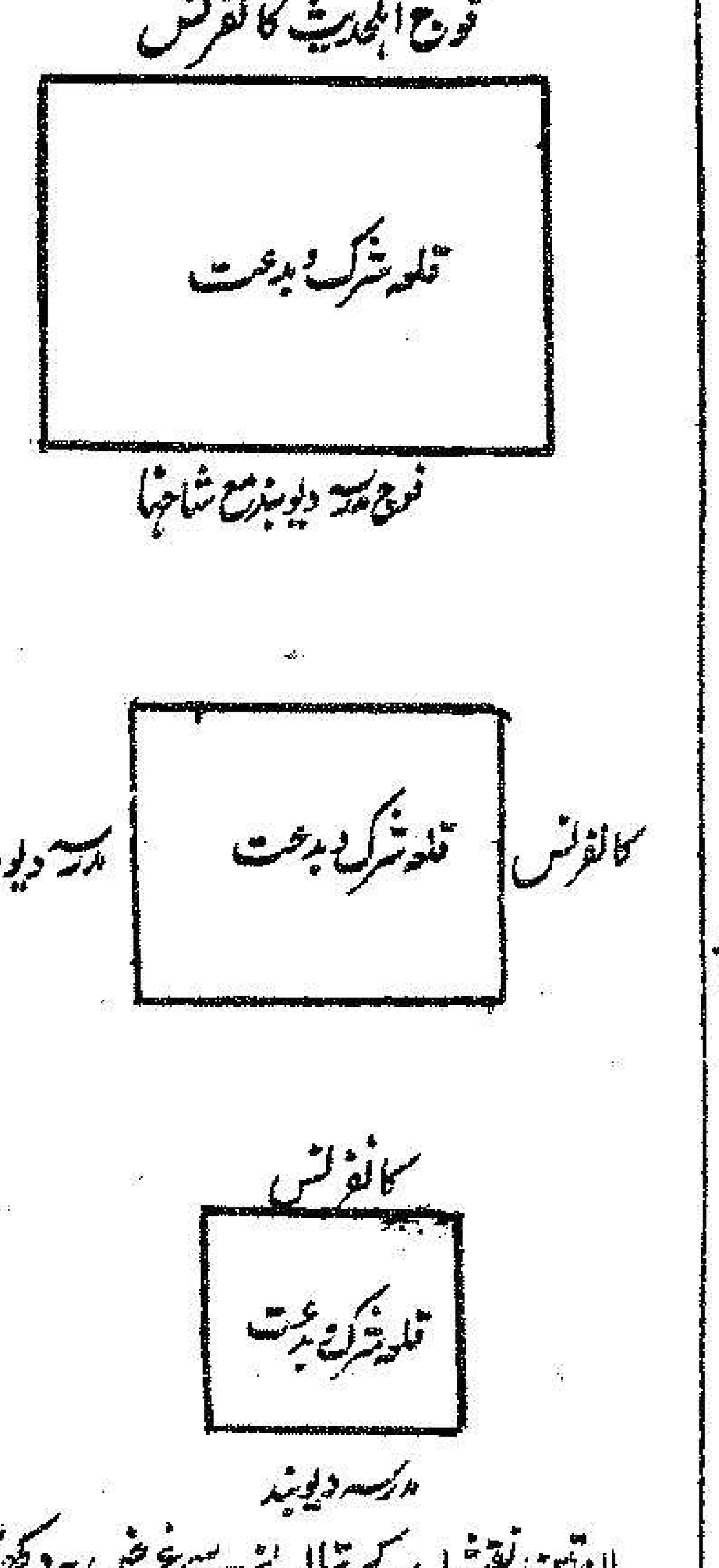

ان تین نقشوں کے تبلانے سے غرض یہ دکھانا ہے کہ ان دونوں کے حملے سے قلعہ شرک و بدعت دن بدن سکڑتا جاتا ہے اور اسکے گرد کی خندقیں فتح ہوتی جاتی ہیں آیت قرآنی افلا یرون[1] انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون اس واقعہ پر خوب چسپاں ہوتی ہے۔

بغور دیکھا جائے اور بحکم ذکرھم بایام اللہ واقعات صحیحہ کو سچی راہنما بنایا جائے تو ان دونوں (مدرسہ دیوبند اور کانفرنس) کے ملاپ کا اور رشتہ کا ثبوت خود ان کے مورث اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی ملتا ہے ہندوستان کے علماء میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے وہ یہ ہے کہ آج حدیث کی سند جس کو ملتی ہے وہ شاہ صاحب تک لکھکر آگے لکھنے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ یہ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ مشہور۔ اسلیئے شاہ صاحب کو استاذ الہند کہا جاتا ہے شاہ صاحب جامع صفات تھے تعلیمی اور تصنیفی طور پر تو آپنے وہی لکھا جو اہلحدیث کرتے ہیں مگر عملی طور پر وہی رنگت رکھی جو دیوبندی کرتے ہیں چنانچہ اس کی مثال کے لئے ہم ایک واقعہ پیش کرتے ہیں حضرت کی مشہور کتاب **حجۃ اللہ البالغہ** ہے اس میں آپنے مسئلہ رفع الیدین کی نسبت اپنی تحقیق ان لفظوں میں لکھی ہے

والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثر و اثبت۔ (حجۃ اللہ مصری جلد ۲ صفحہ ۱۰)	جو رفع یدین کرتا ہے وہ نہ کرنے والے سے مجھے بہت پیارا ہے کیونکہ رفع یدین کی حدیثیں بہت زیادہ اور بہت ثابت ہیں۔"

مگر عمل کی بابت ایک مختصر سا فقرہ لکھا ہے

لا ینبغی للانسان فی مثل هذه الصور ان یثیر علی نفسه فتنة عوام بلده (حوالہ مذکور)	انسان کو نہ چاہیئے کہ ایسے مسائل کے لیے اپنے شہر کے عام لوگوں کا فتنہ اپنے پر اٹھائے (الحمد للہ آجکل کوئی فتنہ نہیں)

جیسا کہ قاعدہ ہے مقسم دونوں قسموں کی صفات کا جامع ہوتا ہے آپکے بعد آپ کی ذریت طیبہ میں دونوں رنگ الگ الگ ہونے شروع ہوئے مولانا شاہ اسحٰق صاحب مرحوم تک تو رنگت کچھ ایسی نمایاں نہ ہوئی مگر آگے اگر جب آپکی دو شاخیں ہوئیں تو ایک شاخ نے گنگوہ میں سرسبزی دکھائی تو دوسری نے دہلی کے پھاٹک حبش خاں میں ایک چھوٹی سی مسجد میں بیٹھکر علم کے دریا بہا دیئے بالفاظ دیگر ایک صاحب کا نام مولانا رشید احمد ظاہر ہوا تو دوسرے کا نام مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہم نمودار ہوا ان دونوں حضرات کے فیض سے علم حدیث کو ہندوستان میں جو چرچا ہوا جس کا جلوہ سے آج ہم مدرسہ دیوبند مع شاخہا اور اہلحدیث کانفرنس کی شکل میں دیکھتے ہیں معلوم نہیں مولوی محمد ابراہیم صاحب مصنف تاریخ اہلحدیث اس سلسلہ کو کہاں پیوست کرینگے اگر یہی تو ان دونوں شاخوں کو قریبی سے جد امجد شاہ اسحٰق صاحب (استاد مولانا نذیر حسین صاحب) میں ملا ہوا دیکھتا ہوں۔

جیسا کہ قاعدہ ہے رشتہ دور ہونے سے اجنبیت آتی ہے ان دونوں چچا زاد بھائیوں میں بھی اجنبیت آنی شروع ہوئی لیکن الحمد للہ اس اجنبیت نے شقاق و نفاق کی رنگت اختیار نہ کی۔ چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم سے ایک سوال ہوا جو مع جواب درج ذیل ہے:۔

"سوال۔ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو جو دہلی میں محدث ہیں جو لوگ اُن کو مردود اور خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور لامذہب کہتے ہیں آیا یہ کہنا اونکا صحیح ہے یا نہیں باوجود صحیح ہونے کے ایسے لوگ فاسق بدکار ہیں یا نہیں اور مولانا صاحب کے عقاید اور اعمال موافق اہل سنت والجماعت ہیں یا نہیں اور حضرت سامی کے عقاید اور مولانا صاحب کے عقاید میں کچھ فرق ہے یا متفق ہیں گو بعض جزئیات میں یا اکثر میں تخالف ہو تو یہ کچھ ایسا امر نہیں ہے جس کی وجہ سے اونکو ایسا گمان کیا جاوے جواب بسط و بسیط کے ارقام فرمائیے کیونکہ ایک عالم اون کو لعن طعن کرتا ہے اور بدتر فاسقین سے جانتا ہے فقط۔

الجواب۔ بندہ کو اُن کا حال معلوم نہیں اور نہ میرے ساتھ اونکو ملاقات ہے بیکم لوگ اُن کے حال کے بیان میں مختلف ہیں اگرچہ اُن کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بیجا سخت بیجا ہے عقاید میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ"

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱)

اسی عدم شقاق و نفاق کی وجہ سے مولانا مرحوم نے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا۔

"سوال۔ اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت میں کھڑا ہو اور رفعیدین اور آمین بالجہر کرتا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہونے سے

[1] کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم انکے ملک کو چاروں طرف سے کم کرتے آتے ہیں کیا یہ پھر بھی غالب آویں گے (ہرگز نہیں)

اسلام اور برٹش لا۔ قوانین انگریزیہ اور سیاست محمدیہ کا مقابلہ اسلامی قانون کی فضیلت کا ثبوت ۔ ۱۲ منیجر

ہماری نمازیں تو کچھ خرابی نہ آئے گی یا ہماری نمازیں بھی کچھ فساد واقع ہوگا؟

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آئیگی۔ ایسا تعصب اچھا نہیں وہ بھی عامل بالحدیث ہے اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے مگر فعل تو فی حد ذاتہ درست ہے" فتاویٰ ... جلد اول ص...

اس میں جو نفسانیت کا ذکر فرمایا ہے ممکن ہے کسی خاص شخص کی طرف اشارہ ہو جس کی نیت کا حال مولانا کو معلوم ہوگا ورنہ عام طور پر اگر یہ قاعدہ جاری ہو تو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ تم نماز نفسانیت سے پڑھتے ہو۔ روزہ بھی نفسانیت سے رکھتے ہو ایسا کہنا تو کسیطرح درست نہ ہوگا (ھذا شفقت قلبہ)

غرض یہ کہ ان دونوں شاخوں میں گو مرور زمانہ سے دوری ہو گئی مگر الحمد للہ نفاق و شقاق پیدا نہیں ہوا۔

میں جانتا ہوں دونوں فریق کے بعض افراد میری اس تقریر اور تشبیہ کو ناپسند کرتے ہونگے لیکن میں جو کہتا ہوں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں جسکو اس امر کا مشاہدہ اور علم ہے کہ مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس عنقریب شرک و بدعت کے قلعہ کو فتح کرلینگی انشاء اللہ۔

مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ بعض اوقات ان دونوں فوجوں کے سپاہی یا افسر بھی باہمی جنگ و جدل پر اتر آتے ہیں مگر انکا ایسا کرنا یا تو بیکاری کا شغل ہوتا ہے یا واقعات سے بے خبری۔ ورنہ ان دونوں کے درمیان مسائل متنازعہ میں اگر کوئی مسئلہ قابل بحث ہے تو تقلید شخصی کا ہے اس مسئلہ ... باوجود ایک ہونے کے دو ... کی بابت بھی اگر وہ اپنی خانگی روایات پر فیصلہ کرنا چاہیں تو انکے ہندوستانی مورث اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کا بیان کافی ہے۔ حضرت ممدوح اپنی مقبول کتاب حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:

اعلموا ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ	یقیناً جانو کہ چوتھی صدی سے پہلے
غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذہب بعینہ (حجۃ اللہ مصری جلد اول ص۱۵۲)	مسلمان لوگ ایک مذہب کی تقلید پر جمع نہ تھے۔

کون نہیں جانتا کہ زمانہ سابق لاحق سے اچھا تھا چوتھی صدی سے پہلے کے لوگ چوتھی پانچویں والوں سے بدرجہا اچھے تھے پس کیوں ہم انہی لوگوں کی روش پر چلیں جنکی روش کو شاہ صاحب نے پسند فرمایا ہے۔

اس سارے بیان میں ہم نے ان دونوں گروہوں اور انکے کاموں کے تعلقات تو بتلائیے اب ایک اور بات بتلانی ضروری ہے امید ہے ہمارے ناظرین بڑے غور سے سنینگے۔

برادری میں دستور ہے کہ چچا زاد بھائیوں سے آدمی ہٹی رہنا کسی طرح پسند نہیں کرتا ہمیشہ یہی کوشش کرتا ہے کہ ان سے اچھی حالت میں ہو بری میں تو کسی طرح نہ ہوں۔ کیا اہلحدیثوں کے لئے یہ غور بلکہ غیرت کا مقام نہیں کہ ان کے چچا زاد بھائی دیوبندی تو اپنے قلعہ (مدرسہ) اور فوج کی آراستگی میں ہمہ تن مصروف اور کامیاب ہوں چنانچہ اون کے مدارس اونکے محافل اونکی جملہ تحریکات تمام سرسبز ہوں مگر اہلحدیثوں کی صرف ایک کانفرنس ہو وہ بھی ایسی کس مپرسی میں جس کا نقشہ شیخ سعدی مرحوم نے کھینچا ہے ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو اسکے اخراجات کی فکر پہلے دامنگیر ہے کہ اتنی آمدنی نہیں کیا جماعت اہلحدیث کے افراد ہمارے [illegible] خدمات کو معمولی [illegible] خود دیکھ [illegible] کھلے لفظوں [illegible] بھی کہنے سے نہیں رکتے بشرطیکہ ناظرین غور سے سنیں ؎

سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ [illegible] طاقت دیدن داری

[illegible] اہلحدیث قائم ہوئے جانے [illegible] کانفرنس

کی مجلس انتظامیہ کا رکن ہو باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبروں میں شمار ہوں جن کے فرائض کانفرنس کی بہی خواہی اور کم سے کم ... سالانہ چندہ ہے جب یہ انجمن اپنے ممبران کو کانفرنس کے عام ممبران میں اور ایک ممبر کو خاص ارکان میں لکھا دیگی تو بس کانفرنس کے ساتھ اسکی وابستگی ہو جائیگی۔ جو اس کی ضرورت ایسی ہوگی کہ اس میں کانفرنس کی امداد کی ضرورت ہو اُس میں کانفرنس مدد کرے گی جیسا کہ آجتک کانفرنس نے عملی طور پر دکھا دیا کہ دور دراز مقامات پر مقدمات مساجد اور دیگر ضروریات میں برادران اہلحدیث کو مدد دی۔

کیا میری یہ رائے میرے دوستوں کی نگاہ میں معمولی کاغذی تجویز سے زیادہ ہوگی؟ بلکہ مجھے امید ہے کہ اس تجویز کو پڑھتے ہی عمل کیطرف متوجہ ہوجائینگے تجویز مذکور کے دو حصے ہیں۔ ایک تو اس انجمن سے تعلق رکھتا ہے جو مقامی ہو دوسرا ہر شخص کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے انجمن سے جو تعلق رکھتا ہے وہ تو اس انجمن کے انعقاد پر موقوف ہے جس کو انجمن منتخب کرکے دفتر کانفرنس میں اطلاع دے وہ مجلس انتظامیہ کا رکن ہو مگر جو ہر شخص کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے وہ بالکل آسان ہے وہ یہ ہے کہ ہر بہی خواہ کانفرنس اگر آجتک ممبری کی اطلاع نہیں دی تو مضمون ہذا پڑھتے ہی ایک کارڈ اپنی ممبری کی منظوری کا لکھدے کہ مجھے کانفرنس کی ممبری منظور ہے میں حسب قواعد پابند رہونگا اور اتنی رقم سالانہ چندہ دیا کرونگا۔ قواعد اگر دیکھنے ہوں تو منگا سکتے ہیں۔

ناظرین! ؎

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

میل و ملاپ
اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ۔
قیمت ۳ر منیجر۔

الحمد للہ کئی جگہ سے قیام کی خبریں آتی ہیں جہلم میں بھی قائم ہوگئی ہے خدا استقامت بخشے

مدافعت حدیث

سراج الاخبار جہلم کا جواب

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ حدیث پر کوئی اعتراض ہماری نظر سے گذرا کریگا تو اس عنوان کے ماتحت اُس کا جواب دیا کرینگے انشاء اللہ۔

ہمارے بہت پرانے عنایت فرما مولوی فقیر محمد صاحب اڈیٹر سراج الاخبار جہلم نے لکھا تھا کہ رسالہ الانصاف فی حق الاحناف[1] جو اسکے رسالہ صیانۃ صاحبہم کا جواب ہے درحقیقت ایڈیٹر اہلحدیث کا لکھا ہوا ہے ثبوت یہ ہے کہ امرتسر کے اسی مطبع میں چھپا ہے جس میں اخبار اہلحدیث چھپتا ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا تھا کہ رسالہ مذکور میرا نہیں نہ اخبار اہلحدیث کے مطبع میں چھپا ہے۔ اہلحدیث لاہور چھپتا ہے اور رسالہ مذکورہ امرتسر میں چھپا ہے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مولوی صاحب کا استدلال ماشاء اللہ ایسا قوی ہے کہ کتب اصول میں بھی نہ ملیگا۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا میرا استدلال امام بخاری کے استدلالوں سے قوی ہے جو بہت سی جگہ حدیث لاتے ہیں جس کا تعلق کچھ بھی نہیں ہوتا چنانچہ آپکے اصل الفاظ درج ذیل ہیں:-

"ہمارے استدلال کا ثبوت بجائے اصول فقہ کی کسی کتاب کے صحیح بخاری کی تبویب میں موجود ہے جس کے اکثر ابواب کو حضرت امام بخاری صاحب نے مستدلہ حدیث کے ساتھ صرف ادنےٰ سی مشابہت ہونے کی وجہ سے منعقد کیا ہے مگر انکے ہمارے استدلال میں فرق صرف یہ ہے کہ انکے استدلال کو باب کے مضمون کے ساتھ تطبیق دینے میں ہرچند شراح صحیح بخاری نے بڑا زور لگایا مگر بعض مقام میں کچھ تطبیق نہیں ہوسکی اور ہمارے استدلالیہ قرائن میں ذرہ بھی غور کرنے پر ثابت ہوسکتا ہے کہ جناب ہی رسالہ الانصاف کے مصنف ہیں نہ عبدالکریم فرضی شخص جس کے مقام سکونت ولدیت وغیرہ تک کا کوئی پتہ نہیں" (سراج الاخبار ۲۸ اپریل)

اہلحدیث - رسالہ کی بابت تو ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور اب بھی وہی کہتے ہیں (وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا) کہ نہ ہم نے تصنیف کیا نہ مشورہ دیا۔ اب آپکا اختیار ہے آپ باور کریں یا نہ کریں آئندہ کو ہم اسکا ذکر بھی نہیں کرینگے ہاں اتنا ضرور کہینگے کہ مولوی صاحب کی قوت استدلالیہ یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ امام بخاری پر بے ربطی کا اعتراض کرتے ہیں اور خود ہی فرماتے ہیں ہمارے استدلال کا ثبوت بخاری کی تبویب میں ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ (بقول آپ کے) جس طرح امام بخاری بعض دفعہ بے ربط و ضبط کلام کرجاتے ہیں ہم نے بھی بے ربط کردیا تو کیا گناہ کیا سچ ہے ؎

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

اگے آپ اپنے دعوے کا ثبوت دیتے ہیں چنانچہ آپکے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

"اب ہم اپنے بیان کی تائید میں صحیح بخاری سے بطور نمونہ دو تین مقام لکھدیتے ہیں تاکہ ہمارے استدلال اور امام موصوف کے استدلالات کے موازنہ کی حقیقت بخاری پرست[2] اصحاب پر منکشف ہوجاوے۔

(۱) صحیح بخاری۔ باب طول القیام فی صلوٰۃ اللیل۔ یعنے یہ باب رات کی نماز میں درازی قیام کے بیان میں ہے۔ اور اس کے ثبوت میں جو حدیث لائی گئی ہے وہ یہ ہے۔ عن حذیفۃ ان النبی کان اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک یعنے حذیفہ سے روایت ہے کہ آنحضرت جب نماز تہجد پڑھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرلیتے تھے۔ دیکھو باب اور حدیث میں صرف لفظ صلوٰۃ اللیل یعنے نماز تہجد کا اشتراک پایا جاتا ہے ان کے مطالب میں کوئی تطبیق نہیں ہوسکتی کیونکہ باب کا مطلب تو یہ ہے کہ اس میں آنحضرت کے نماز تہجد میں طول قیام کا بیان ہوگا لیکن حدیث جو لائی گئی ہے اُس میں بجائے طول قیام کے نماز تہجد کے قبل مسواک کرنیکا بیان ہے" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث - واقعی بات یہ ہے کہ صحیح بخاری میں اتنی مشکلات نہوتیں تو اُسکو اور کتابوں پر فضیلت ہی کیا ہوتی اور امام بخاری کے مجتہد مستقل بلکہ مجتہد گر ہونے کا ثبوت کہاں سے ملتا اور جو لوگ امام ممدوح کو مقلد کہتے ہیں اُن کی صاف اور بین تردید کہاں سے ہوسکتی عفی اللہ عنا و عن سائر المسلمین۔ اسے جناب شراح بخاری نے جو اسکے جوابات متعدد دیئے ہیں جو غالباً ملاحظہ سے گذرے ہونگے مگر میں آپکو ایک مختصر سا جواب دیتا ہوں رات کو نیند سے اُٹھکر کام کرنے کا عام قدرتی قاعدہ ہے کہ جو کام لمبا کرنا ہوتا ہے اوسکے لئے پہلے نیند کو بھی اچھی طرح دور کیا جاتا ہے کسی شخص کو پانی کی پیاس ہے وہ نیند کو اتنا نہیں ہٹاتا جتنا ایک نمازی تہجد خوان ہٹاتا ہے وہ صرف اتنا کرتا ہے کہ آنکھیں کھولیں پانی پیا اور سوگئے غرض جتنا لمبا کام ہوتا ہے اُسی قدر نیند کو پہلے دور کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اس حدیث میں یشوص فاہ لفظ آیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نیند سے اُٹھکر مسواک کے ساتھ بہت اچھی طرح منہ کو صاف کرتے تاکہ نیند بالکل دور ہوجائے۔ امام بخاری جیسا باریک بین اس سے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضور کی نماز بھی لمبی ہوتی تھی ورنہ اگر مختصر سی پڑھتے تو وضو اور مسواک پر اتنی دیر نہ لگاتے۔ فافہم۔ باوجودیکہ یہ مضمون صریح حدیثوں میں ملتا ہے فلا تسئل عن حسنہن وطولہن (آنحضرت کی نماز جو رات کے وقت عمدہ اور طویل ہوتی تھی اوسکی بابت مت پوچھو کیسی ہوتی تھی) مگر امام بخاری تو مجتہد گر اور استاد المجتہدین تھے ایسے صریح دلائل سے کام لینا اونکی شان نہیں وہ تو باریک باتوں سے کام لیا کرتے ہیں اگر کوئی نہ سمجھے تو انکی طرف سے یہی جواب ہے ؎

تو ناشناء حقیقت نئی خطا اینجاست

باقی باقی

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال
ویدے۔ ام نیجر

---

[1] ...
[2] سراج الاخبار کو اہلحدیث کی نسبت تو سخت گوئی اور دل آزاری کی شکایت ہو (۱۲ مئی) مگر آپکے ایسے الفاظ دل آزار نہیں جو خدا پرستوں کو بخاری پرست کہا جاتا ہو

آریہ پریس کے نام کھلی چٹھی!

آریہ سماج امرتسر نے نیا رنگ بدلا

بخدمت اڈیٹران۔ مسافر۔ آریہ مسافر۔ پرکاش۔ آریہ گزٹ وغیرہ وغیرہ

مہاشیو جی! ۱۶-۱۷ مئی کو امرتسر کی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس میں ہم نے عجیب رنگ دیکھا جس نے ہم کو اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر مجبور کیا۔ آریہ سماج کی طرف سے اشتہار میں دھرم چرچا (مباحثہ) لکھا تھا جس کا مضمون بھی سماج نے خود ہی مقرر کر دیا تھا۔ وہ وشواداہ (شادی بیوگان) ہم جب وقت پر گئے تو سکرٹری سماج ہندؤوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے آپ لوگوں میں سے کتنے لوگ حصہ لیں گے تاکہ وقت بانٹ دیا جائے۔ میں حیران تھا کہ ہندؤں ہی کیوں خطاب کیا جاتا ہے آخر میں نے انسکو کہا کہ مباحثہ تو ان دو فریقوں میں ہوتا ہے جن میں اختلاف ہو ہندو اور آریہ تو اس مسئلہ (شادی بیوگان) میں متفق ہیں کہ نہیں ہونی چاہئے اسلئے سارا وقت ہم کو ملنا چاہئے۔ اسکا جواب سکرٹری نے دیا کہ آریہ سماج کی بابت آپکو معلوم نہیں۔ میں حیران تھا کہ مجھے معلوم نہیں کیا یہ منفی سے مثبت کر دینگے۔ آخر کار بات وہی نکلی جس کا ہم گمان بھی نہ تھا یعنی آریہ سماج امرتسر نے مثبت کا پہلو لیا یہ بتایا کہ سماج کے مذہب میں شادی بیوگان جائز ہے پنڈت گورمی شنکر سناتن دھرمی نے ہرچند بتلایا کہ سوامی دیانند نے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے آج سماج کیوں اس کا اقرار کرتی ہے۔

اس بحث کا نتیجہ کیا ہوا انجمن اہلحدیث امرتسر کے اشتہار سے ظاہر ہوتا ہے جو یہ ہے:–

"آریہ سماج امرتسر میں مباحثہ۔

۱۶ مئی کو آریوں اور ہندؤں (سناتن دھرمیوں) کا مباحثہ شادی بیوگان پر ہوا ہندو کہتے تھے آریوں میں شادی بیوگان منع ہے۔ آریہ کہتے تھے ہم میں منع نہیں۔ ہم تعجب سے سنتے تھے۔ کہ آریہ سماجی کیونکر ایسی بات کہتے ہیں جبکہ انکی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ شادی بیوگان منع ہے۔ پنڈت دیانند صاف لکھتے ہیں:–

جس عورت۔ مرد کی محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں۔ اور میل نہ ہوا ہو۔ انکا مکرر ازدواج شادی ہونا چاہئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ برہمن کھشتری اور ویش غرض شریفوں میں جن مرد اور عورت کی مجامعت ہو چکی ہو۔ انکا مکرر بیاہ نہ ہونا چاہئے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲ اردو)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ پر لکھتے ہیں:–

دو جوں (شریفوں) میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔

گو ہم اصل مسئلہ میں ہندؤوں کی راء کے مخالف ہیں۔ مگر مباحثہ کے واقعات پر نظر کر کے کہہ سکتے ہیں کہ ہندؤوں کا پہلو زبردست تھا کیونکہ سوامی دیانند اس سے صاف انکاری ہیں۔

ہم خوش ہیں۔ کہ آریہ سماج شادی بیوگان کے مسئلہ میں انصاف کی طرف آرہی ہے مگر سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش چند دنوں تک انکو ایسا کرنے کی اجازت نہ دیگی۔

بیوگان کی حالت قابل رحم ہے۔ تمام ریفارمروں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ وہ شادی بیوگان کو رواج دیں۔ مگر جب تک ایسے مذہب کے پابند ہیں جن میں اسکی ممانعت صریح لفظوں میں ہے۔ رواج نہیں دے سکتے۔ دعا ہے خدا ان مظلوموں کے حال پر رحم کرنے والا بھی کوئی پیدا کرے۔

خاکسار محمد ابراہیم نائب سکرٹری انجمن اہلحدیث امرتسر۔ (۱۷ مئی ۱۹۱۲ء)

ہندؤوں کو ایک گھنٹہ دیا تھا اور مسلمانوں کو آدھ گھنٹہ آپ نے مختصر وقت میں وہی حوالجات پیش کئے جو اشتہار مذکور میں درج ہیں۔ آریہ مجیب نے جو جواب دیئے ان سے معلوم ہوتا تھا کہ اس دل وہی مانتا ہے جو سوامی دیانند کی تعلیم ہے اور جو امرتسر سماج نے نئی بات نکالی ہے وہ اس کے دل میں نہ ہوگی اسلئے اوسکے جواب میں آمد نہ تھی بلکہ آورد تھی خیر اسکے جواب سے ہمیں مطلب نہیں نہ اس مناظرہ کا اظہار کرنا مقصود ہے بلکہ آریہ پریس ایک استفسار کرنا منظور ہے۔

کیا سوامی دیانند کی تعلیم کے مطابق مدخولہ بیوہ کی شادی جائز ہے؟

امید ہے ہمارے نیک سیرت مخاطب اس سوال کا جواب دینے سے پہلے حوالجات مرقومہ بالا دیکھ لینگے۔ امرتسر سماج نے اب کی دفعہ عجیب رنگ دکھایا ہے یہی نہیں کہ شادی بیوگان کے جواز کا فتوےٰ دیا بلکہ ایک صاحب نے جو علم و فضل بھی کافی رکھتے ہیں اپنے لیکچر میں اس بات پر بڑا زور دیا کہ بھگتی اور پریم بھیاس کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بار بار رومال کی مثال دیتے تھے کہ جس طرح رومال میلا ہو کر صاف ہو جاتا ہے اسیطرح آدمی گناہ کے میل سے بذریعہ عبادت پاک ہو سکتا ہے جو اسلام کا اصول ہے حالانکہ سوامی دیانند صاف لکھتے ہیں کہ ایشور اپنے بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرتا (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۲)

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اعتراضات نے آریہ سماج کے دل پر گہرا اثر کیا ہے چونکہ تعلیم یافتہ اور سمجھدار جماعت ہے اسلئے کوشش میں ہیں کہ جس طرح سے ہو سکے ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ اعتراض وارد نہ ہوں۔

ہمارے خیال میں آریہ سماج امرتسر کے ممبران ایسا کرنے سے بہت بڑی تعریف کے مستحق ہیں کیونکہ اونہوں نے امر حق کے ماننے میں اپنے چھپے اصول کی عمدہ طرح سے پابندی کر کے دکھا دی ہے تو وہ شاباش کے مستحق ہیں مگر ہمارا سوال اپنے مخاطبوں سے صرف یہ ہے کہ آیا سوامی دیانند کی تعلیم کے مطابق یہ دونوں مسئلے (شادی بیوگان اور معافی گناہان) صحیح ہیں؟ امید ہے جواب سے دریغ نہ کیا جائیگا۔

ﮯ چند دنوں سے آریہ سماجوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ مباحثہ کا مضمون خود ہی مقرر کر دیتی ہیں جو ایک معنے سے کمزوری کی دلیل ہے مضمون مقرر کرنا مخالف کا حق ہے (اہلحدیث)

نامہ نگاروں کو اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے اور علی طور پر تاکید بھی کیگئی ہے کہ مضمون لکھتے وقت قوت دلیل سے کام لیا کریں قوت لفظی سے نہیں یعنی کوئی لفظ ایسا نہ لکھا کریں جو کسی فریق کے حق میں دل آزار ہو گورنمنٹ کا قانون تو اب ہوا ہے۔ جو لوگ اہلحدیث کی روش سے واقف ہیں اُن سے مخفی نہیں کہ اہلحدیث مدت سے یہی بتلاتا اور سکھاتا آیا ہے کہ نفس مضمون پر بحث کیا کریں ذاتیات یا دل آزار نتائج اور کلمات سے پرہیز رکھا کریں خصوصاً کسی فرقہ کے حق میں ہرگز نہ ہو۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت معاف

بہی خواہان

اہلحدیث اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے میں کافی توجہ کریں۔ سخت ضرورت ہے۔

لاہوری اہلحدیثوں کیلئے عبرت

مرو با نیک و بد و اندر گوشش
در بہشت بہ بند بر دیوار

اہلحدیثوں کے عموماً اور لاہوریوں کے خصوصاً اختلاف نے یہاں تک صورت اختیار کی ہے کہ اب غیروں کو شماتت (ہنسنے) کا موقع مل رہا ہے سراج الاخبار جہلم ۱۹ مئی میں ایک مضمون بعنوان "غیر مقلدین کا اختلاف" شائع ہوا ہے جسکا مختصر اقتباس درج ذیل ہے :-

"اب مسجد چینیانوالی کے بعض غیر مقلدین نے دنیاوی خواہش اور نفس پروری کیلئے ایک مدرسہ چینیانوالی مسجد میں نیا قایم کیا ہے جو رو سے اہلحدیث کے خلاف ہے۔ اس مدرسہ میں ایک پٹھان مولوی مقرر کئے گئے ہیں جو پہلے منیر خان کی مسجد میں تھا اور کچھ عرصہ حنفی بنکر وہاں رہا آخر وہاں بھی فساد ہوئے چھریاں کلہاڑیاں چلیں۔ پھر یہ پٹھان مولوی آخر وہاں سے نکالا گیا۔ اب کھلم کھلا وہابی یعنے اہلحدیث بنا ہوا ہے اس نے اہلحدیث کو بھی تین تیرہ بنا دیا ہے اور خوب اشتہار بازی کی جو تیوں پیزار

ہو رہی ہے کہ

بھائیو! غور کرو اب بھی اپنا انجام سمجھو

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

شدادی شہر

(از مولوی)

گرچہ دیر آمدم شیر آمدم

برادران اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ بہت مدت کے بعد پیارے اہلحدیث کے آئینے میں آپ کے سامنے آتا ہوں۔ اور اپنے اور آپکے جی کو خوش کرتا ہوں۔

برادران! خاکسار نے بصراحت ذکر کر دیا تھا کہ بعض احباب مذاکرہ علمیہ کے عنوان میں دیگر بزرگان ملت کے ساتھ میرا نام بھی لکھ دیتے ہیں جس سے مجھے نہایت شرم آتی ہے ؎

مجے قطرہ باراں ز ابر چکید
خجل شد چو پہنائے دریا بدید

لیکن گلدستہ ثنائی نمبر چہارم میں ایک صاحب نے عنوان "شدادی شہر" کے ضمن میں دیگر علمائے ذوی الاحترام کے ساتھ مجھے بھی یاد کر دیا ہے۔ اسلئے مجبور آ مجھے یہ چند سطریں گھسیٹنی پڑیں۔

صاحب من! شدادی شہر کا ذکر بے شک بعض معتبر مفسرین نے سورۂ فجر کی تفسیر میں کیا ہے لیکن کسی مصنف کے علم و فضل سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسکی تصنیف کی ہر بات کو بلا تحقیق مان لیا جائے خصوصاً علم روایت میں کہ اس میں تنقید کی بہت ضرورت ہے۔ یہ قصہ شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم سے پیشتر بھی تفسیر بیضاوی و سراج منیر وغیرہ میں مذکور ہے۔ لیکن ان بزرگوں نے اسکی کوئی سند ذکر نہیں کی۔ بلکہ بصیغہ مجہول بعض نے بلفظ قیل اور بعض نے رُوِیَ ذکر کیا ہے اور نواب صدیق حسن خان مرحوم نے جو انکار کیا ہے وہ اس سبب سے ہے کہ اسکی سند کوئی نہیں اور عبداللہ بن قلابہ کی روایت ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہے اور محدثین کے نزدیک ثعلبی کی روایات ناقابل اعتبار ہیں چنانچہ امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح منہاج السنہ میں فرماتے ہیں:

علماء والجمہور متفقون علی ان الثعلبی وامثالہ یروون الصحیح والضعیف ومتفقون علی ان مجرد روایتہ لا توجب اتباع ذلک ولہذا یقولون فی الثعلبی و امثالہ انہ حاطب لیل یروی ما وجد سواء کان صحیحا او سقیما فتفسیرہ وان کان غالبا الاحادیث التی فیہ صحیحۃ ففیہ ما ھو کذب موضوع باتفاق اہل العلم ولہذا لما اختصرہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی وکان اعلم بالحدیث والفقہ منہ والثعلبی اعلم باقوال المفسرین والنحاۃ وقصص الانبیاء فہذہ الامور نقلہا البغوی عن الثعلبی واما الاحادیث فلم یذکر فی تفسیرہ شیئا من الموضوعات التی رواہا الثعلبی (منہاج جلد ۴ صفحہ ۲۵)

جمہور علماء اس امر پر متفق ہیں کہ امام ثعلبی اور اس جیسے دیگر صحیح اور ضعیف ہر طرح کی روایتیں ذکر کرتے ہیں۔ اور اس امر پر بھی متفق ہیں کہ کسی امر کو ثعلبی کا ذکر کر دینا اس امر کی پیروی کو واجب نہیں کر دیتا۔ اسی لئے علمائے (حدیث) ثعلبی وغیرہ کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ حاطب لیل (یعنے رات کے وقت اندھیرے میں ایندھن جمع کرنیوالا ہے جسکے لکڑی اور سانپ میں تمیز نہیں ہوسکتی) جو کچھ اسے ملے وہ اسکی روایت کر دیتا ہے چاہے صحیح ہو چاہے ضعیف پس اسکی تفسیر میں اگرچہ اکثر احادیث صحیح ہیں لیکن اسمیں ایسی بھی ہیں جو باتفاق اہل علم بالکل جھوٹ وضعی ہیں اسی لئے جب امام محی السنہ بغوی نے اسکی تفسیر کا خلاصہ (معالم التنزیل) کیا اور یہ امام ثعلبی کی نسبت حدیث و فقہ کے زیادہ عالم تھے اور ثعلبی مفسرین و نحویوں اور انبیاء کے قصص زیادہ جانتا تھا تو امام بغوی نے یہ سب امر ثعلبی سے نقل کر لئے لیکن احادیث موضوعہ میں سے جو ثعلبی نے روایت کی ہیں کچھ بھی نقل نہ کیا۔

اور اس انکار اور تردید میں نواب صاحب متفرد نہیں ہیں بلکہ نواب صاحب سے پیشتر بھی اہل تحقیق اسپر انکار کر چکے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اور دیگر مفسرین نے بھی اسکی تردید کی ہے۔ چنانچہ جامع البیان میں کہا ہے :-

واما حکایۃ جنۃ شداد بن عاد المشہورۃ فی اکثر التفاسیر فعند المحققین من السلف والمؤرخین انہا من مخترعات بنی اسرائیل ولا اعتبار لہ (سورہ فجر)

شداد کے بہشت کی حکایت جو اکثر تفاسیر میں مشہور ہے محققین سلف و مورخین کے نزدیک بنی اسرائیل کی من گھڑت باتوں میں سے ہے اور بالکل غیر معتبر ہے ۔۔۔۔۔۔

... حالی ۔ واللہ اعلم بحقائق الامور ۔ ہیچمدان ابراہیم سیالکوٹی ۔

گوشت خور اقوام اور منوسمرتی کے احکام

آریہ صاحبان اکثر کہا کرتے ہیں کہ گوشت خوری سخت پاپ ہے اور جانداروں کے ساتھ نہایت ظلم روا رکھا گیا ہے لیکن ہمارے دوستوں کا ایسا کہنا سراسر بیجا ہے کیونکہ ان کے مذہب کی معتبر کتاب منوسمرتی میں گوشت خوری کی بابت بکثرت احکام موجود ہیں مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو منوجی مہاراج فرماتے ہیں:-

پرکشی نام سنسکار سے جو مانس (گوشت) بنتا ہے اور یگیہ (قربانی) ہون کرنے سے جو مانس بچا ہے ان دونوں طرح کے مانس کو بھوجن کرنا چاہئے اور جب برہمنوں کو مانس کھلانے کی اچھا (خواہش) ہو تب شاستر کی بدھ (موافق) بھوجن کریں اور جبکہ بھوک سے جان جاتی ہو اس وقت بھی مانس بھوجن کریں (منو ادھیارہ ۵ شلوک ۲۷)

مبادا کوئی آریہ دوست کہدے کہ یہ تو قربانی سے بچا ہوا اور بخوف جان گوشت کھانا ثابت ہوا لہذا عام آریوں کی بابت بھی احکام ملاحظہ فرمائیے۔

"کھانے کے لائق جانوروں کو کھانے سے کھانیوالے کو دوش (گناہ) نہیں ہوتا کیونکہ کھانے کے لائق جانور کو برہماجی (ایشور ہی) نے پیدا کیا ہے"
(منو ادھیائے ۵ شلوک ۳۰)

اور سنئے:-

حلال جانوروں کے کھانے سے کھانیوالوں پر کوئی گناہ نہیں (ایضاً شلوک ۲۸)

اور سنئے۔ قربانی کے متعلق منوجی کی آگیا (حکم) صاف صاف لفظوں میں اس طرح موجود ہے۔

(۱) قربانی کے لئے ہرن اور پرند مارنا چاہئے اگلے زمانہ میں اگست رشی نے ایسا ہی کیا ہے (منو ادھیائے ۵ شلوک ۲۲)

(۲) ایشور نے جانوروں کو قربانی کے لئے پیدا کیا ہے یہ قتل قتل نہیں کہلاتا۔ (ایضاً شلوک ۳۹)

(۳) اگلے زمانہ میں رشیوں نے قربانی کیلئے ہرن اور پرندوں کو مارا ہے (ایضاً شلوک ۲۳)

(۴) جانور پرند قربانی کئے جانے سے دوسرے جنم میں اعلےٰ درجہ پاتے ہیں (ایضاً شلوک ۴۰)

نوٹ خاکسار۔ آریہ صاحبان غور کر کے جواب دیں کہ منوجی نے گوشت خوری کی بابت جو کچھ تحریر کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ لیکن جواب دینے سے پہلے منوسمرتی کے ادھیائے اول کے تیسرے شلوک کو غور سے دیکھیں جس میں مہا تما ؤں اور رشیوں نے منوجی کے حضور دو زانو ادب سے بیٹھ کر التماس کی کہ

آپ پرچھو خیال سے باہر اور لامحدود اور قدیم وید میں بیان کئے ہوئے جو بہت طرح کے کرم ہیں انکے اصل کے جاننے والے آپ ہی ہیں (منو ادھیائے ۱ شلوک ۳)

دیا نندی دوستو اب رخصت ہوتا ہوں انشاء اللہ پھر حاضر ہونگا۔ (احقر الزمان خاکسار محمد بخش الدین ساکن قصبہ اسلام نگر (بدایون)

ایضاح الحق الجلی فی حکم الغسل من الوطی

ہمارے ایک مکرم دوست نے ہم سے دریافت کیا کہ جب غسل من الوطی کے متعلق دو احادیث (جو آپس میں ایک دوسرے کی متعارض و مخالف ہیں مگر دونوں صحیح) موجود ہیں تو آپ ہی بتلائیے کہ ہم کس حدیث کو ناسخ سمجھیں اور کس کو منسوخ یعنے کونسی ایسی حدیث ہے جس پر عمل کیا جاوے اور اس مسئلہ میں جمہور کا مذہب کیا ہے؟ لہذا ہم نے اس مسئلہ پر اپنی بساط کے موافق روشنی ڈالی جس سے صاحب موصوف کی کما حقہ تشفی ہوگئی اور انہی کے ارشاد کے بموجب یہ مضمون اخبار میں ارسال کیا جا رہا ہے تاکہ اس سے دیگر بھائی بھی منتفع ہو سکیں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ہمارے معزز دوست نے جن حدیثوں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

پہلی حدیث جس کو امام بخاری اور مسلم نے اس طرح روایت کیا ہے کہ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء (پانی پانی سے ہے) یعنے جماع کے وقت اگر انزال ہو تو غسل کرنا چاہئے اور اگر انزال نہو تو نہانا ضرور نہیں۔

دوسری حدیث۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل وان لم ینزل متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ) (حضرت ابوہریرہ ناقل ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے (عورت کے) چار شاخوں (یعنے دونوں ہاتھ اور پاؤں) کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے) اس حدیث کو ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ احمد شافعی ترمذی ابن حبان اور ابن جارود نے بھی نقل کیا ہے مگر انہیں "وان لم ینزل" نہیں ہے۔

قاریان کرام پر واضح ہو گیا ہوگا کہ دونوں حدیثیں ایک دوسری کی مخالف ہیں حالانکہ دونوں حدیثیں صحیحین کی ہیں مگر پہلی میں بغیر انزال غسل واجب نہیں اور دوسری میں بغیر انزال غسل واجب ہے وجہ آپکی تردد کی ہوگی مگر تردد کرنے کی چنداں ضرورت نہیں اس وجہ سے کہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہے جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا گیا ہے۔

(۱) مشکوٰۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ صفحہ ۴۷ میں پہلی حدیث کے بعد مرقوم ہے قال الشیخ الامام محی السنۃ ھذا منسوخ (یعنے امام محی السنہ بغوی نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے)

(۲) مرقاۃ میں ہے کہ حدیث انما الماء من الماء (یعنے پہلی حدیث) دوسری حدیث (جو حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے) اور اس حدیث (جسکی راوی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں) سے منسوخ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضہ نے حضرت عائشہ سے اسکے متعلق مسئلہ پوچھا تو حضرت عائشہ نے روایت کی کہ جب آدمی عورت کے چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور مرد کا ختنہ عورت کے ختنے سے مل جائے

تو غسل واجب ہوجاتا ہے

(۳) کتاب اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث" مصنفہ علامہ ابن جوزی رحمہ مطبوعہ مصر صفحہ ۳ میں ہے۔ روی ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال الماء من الماء ہذا الحدیث کان معمولا بہ فی اول الاسلام ثم نسخ وقال رافع بن خدیج قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم الماء من الماء ثم قال بعد ذلک اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حدیث الماء من الماء (پانی پانی سے ہے) پر ابتدائے اسلام میں عمل تھا پھر منسوخ ہوگئی اور رافع بن خدیج (صحابی) نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الماء من الماء فرمایا تھا اسکے بعد فرمایا، جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہوا)

(۴) منتقی ابن جارود رحمہ مطبوعہ مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن صفحہ ۱۵ اور سنن ابی داؤد مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ صفحہ ۳۲ میں ہے عن ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یقولون الماء من الماء کانت رخصۃ رخص بہا رسول اللہ فی اول الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد الخ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ فتوے کہ کہتے تھے الماء من الماء رخصت تھی جسکی رخصت دی آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں پھر اس کے بعد غسل کرنیکا حکم صادر فرمایا)

(۵) سنن ابی داؤد صفحہ ۳۰ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ میں ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ رخصت ابتدائے اسلام میں بوجہ قلت ثیاب دی تھی پھر آپ نے غسل کرنیکے لئے حکم کیا اور اس سے منع کیا ابو داؤد نے کہا کہ الماء من الماء سے منع کیا۔

(۶) ترمذی اور دارمی میں ہے عن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا (حضرت ابی بن کعب راوی ہیں کہ حدیث الماء من الماء" ابتدائے اسلام میں معمول تھی پھر اس سے ممانعت کیگئی)

(۷) سبل السلام میں ہے "جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث (یعنی الماء من الماء) حضرت ابو ہریرہ (دوسری حدیث) کی حدیث سے منسوخ ہے"

(۸) تلخیص میں علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں "عدم غسل کے متعلق چند احادیث وارد ہیں مگر آخر میں غسل کرنیکی نسبت اجماع ہوچکا ہے"

(۹) مسک الختام میں ہے "دوسری حدیث کے موافق ائمہ اربعہ اکثر صحابہ خلفائے اربعہ تابعین اور دیگر علمائے دین کا مذہب ہے اور جمہور اس (یعنی دوسری) حدیث کو اول حدیث کا ناسخ کہتے ہیں اور انکی دلیل حدیث ابی بن کعب ہے (جس کو ہم نے نمبر ۴ میں ابھی نقل کیا ہے۔

(۱۰) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے "صحیح روایت جس پر جمہور فقہا کا اتفاق ہے یہ ہے کہ جماع کرنے سے دونوں مرد وعورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہوا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انما الماء من الماء کا حکم شروع اسلام میں تھا پھر یہ حکم نہیں رہا"

(۱۱) کتاب الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن میں علامہ حازمی نے الماء من الماء کی نسخ پر ایک طویل بحث کرکے آخر میں جو فیصلہ فرمایا ہے وہ ہدیہ ناظرین ہے:۔

عن الزہری قال سألت عروۃ فی الذی یجامع ولا ینزل قال علی الناس ان یاخذوا بالآخر فالآخر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثتنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ولا یغتسل وذلک قبل فتح مکۃ ثم اغتسل بعد ذلک وامر الناس بالغسل ہذا حدیث قد حکم ابو حاتم بن حبان بصحتہ واخرجہ فی صحیحہ (زہری سے روایت ہے میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں مسئلہ دریافت کیا جو (اپنی عورت سے) مجامعت کرے اور اسکو انزال نہو (عروہ نے) کہا کہ لوگوں کو چاہیئے کہ آخر فعل رسول اللہ صلعم پر عمل کریں، پس آخر امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ہے جس کو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتے تھے (یعنے مجامعت کرتے اور آپ کو انزال نہوتا) تو غسل نہ کرتے مگر یہ عمل آپ کا قبل فتح مکہ کے تھا پھر اس کے بعد (یعنی فتح مکہ کے بعد آپ (ایسا کرنے سے) غسل فرماتے اور لوگوں کو بھی غسل کرنے کیلئے حکم کرتے اس حدیث کو ابن حبان اپنی صحیح میں لائے اور اسکی صحت کی۔

(۱۲) فتح الباری صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ مصر میں ہے "الکل الجمہور علی ایجاب الغسل وہو الصواب واللہ اعلم" یعنی جمہور کا مذہب یہ ہے کہ (اکسال یعنے وہ جماع جس میں انزال نہو) سے غسل واجب ہوجاتا ہے اور وہی ٹھیک ہے واللہ اعلم بالصواب"

(۱۳) شاہ ولی اللہ صاحب شرح موطا امام مالک میں فرماتے ہیں "علی ہذا اکثر اہل العلم ان من جامع امرأتہ فغیبت الحشفۃ وجب الغسل علیہما وان لم ینزل" یعنی اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے اور (اس کے ذکر کا) حشفہ (عورت کی فرج میں) غائب ہوجائے تو مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہوجاتا ہے اگرچہ انزال نہو۔

(۱۴) علامہ شوکانی درر البہیہ میں فرماتے ہیں "الغسل یجب بالتقاء الختانین" یعنے دونوں ختنوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔

(۱۵) النہج المقبول من شرائع الرسول صفحہ ۱۲ مطبوعہ صدیقی بھوپال میں ہے "واجب می شود غسل بملاقات ہر دو ختان اگرچہ انزال نشود"

(۱۶) امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا "امت نے اس بات پر اجماع کیا کہ جماع کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہو"

(۱۷) کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مصنف یعنے علامہ ابن تیمیہ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث ابی بن کعب اور رافع بن خدیج کے اس بات پر کہ حدیث الماء من الماء منسوخ ہے۔

(۱۸) زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ کہا شافعی نے حدیث انما الماء ثابت ہے لیکن منسوخ ہے۔

(۱۹) تعلیق السندی میں ہے "فالجمہور علی ان

اہلحدیث کا مذہب

حدیث الماء من الماء منسوخ بقول ابی بن کعب کان الماء من الماء فی اول الاسلام ثم ترک بعدہ و امر بالغسل اذا مس الختان الختان (جمہور اس امر پر متفق ہیں کہ حدیث الماء من الماء حضرت ابی بن کعب کے قول کہ الماء من الماء اول اسلام میں معمول بہ تھا پھر اسکے بعد اس کو ترک کیا اور ختنہ سے ختنہ ملے تو غسل کرنے کا حکم دیا، سے منسوخ ہے۔

(۲۰) ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ختنہ (مرد کا) عورت کے ختنہ میں چلا جاوے تو غسل واجب ہوتا ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کر کے غسل کیا کرتے تھے)

(۲۱) کتاب الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار میں عن رافع بن خدیج قال نادانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا علی بطن امرأتی فقمت ولم انزل فاغتسلت وخرجت الی رسول اللہ صلعم فاخبرتہ انک دعوتنی وانا علی بطن امرأتی فقمت ولم انزل فاغتسلت وخرجت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیک الماء من الماء قال رافع ثم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک بالغسل رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسے وقت) بلایا (جبکہ) میں اپنی عورت کے پیٹ پر تھا (یعنی اس سے وطی کر رہا تھا) تو میں کھڑا ہو گیا اور مجھے انزال نہوا (لیکن) میں نے غسل کر لیا اور پھر (باہر) نکلا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھے ایسے وقت یاد فرمایا جب میں اپنی بیوی کے پاس تھا (مگر) میں بغیر انزال کے کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ غسل تو جب ہی تجھ پر واجب ہے جب تجکو انزال ہو کہا رافع نے پھر ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

(۲۲) امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا اگر مرد اپنی بی بی سے جماع کرے پھر نکال لے (انزال سے پہلے) . . . . تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں . . . . ایسا کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

(۲۳) مؤطا امام مالک کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر حضرت عثمان بن عفان حضرت عائشہ عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر کا بھی یہی مذہب ہے کہ جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے ملجاوے تو غسل واجب ہوتا ہے خواہ انزال ہو یا نہو۔

(۲۴) مؤطا امام محمد میں ہے قال محمد وبھذا ناخذ اذا التقا الختانان وتوارت الحشفۃ وجب الغسل انزل او لم ینزل وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ (کہا امام محمد نے ہم اسی پر عمل ہے جب ختنہ سے ختنہ ملجاوے اور حشفہ غائب ہو جاوے تو غسل واجب ہوتا ہے خواہ انزال ہو یا نہو اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

ہم نے جو احادیث آثار صحابہ اور اقوال علماء نقل کئے ہیں ان سے ناظرین پر یقین پر آفتاب روشن کی طرح مبرہن ہو گیا ہوگا کہ اکسال سے غسل واجب ہونے کا مذہب قوی ہے اسلئے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (جنکو وطی کے مسائل سے متعلق کل صحابہ سے زیادہ واقفیت تھی اور ہونی بھی چاہئے کیونکہ آپ ازواج مطہرات سے تھیں اور آپ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل سے بوجہ صحبت تادم واپسیں علی طور پر علم تھا اور وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکسال سے غسل فرماتے تھے جیسا کہ آپ پر عمل کیا جائیگا کیونکہ امام زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے اور آخر فعل پہلے فعل کا ناسخ ہوتا ہے") سے اکسال سے غسل کا واجب ہونا بیان کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہی مذہب قوی ہے اور اگر سارے صحابہ تابعین تبع تابعین اور دیگر محدثین یا بالفاظ دیگر کل امت ایک طرف ہوتی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اکیلی ایک طرف ہوتیں تو بھی ام المومنین موصوفہ کا مذہب بوجوہ بینہ سب سے قوی ہوتا مگر جب آپکے ساتھ جلیل القدر صحابی مثلاً خلفائے اربعہ وغیرہ بھی ہیں تو اس مذہب کے قوی ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ تھی کہ جب صحابہ میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا تو عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لاکر اس مسئلہ کے متعلق استفسار کیا اور جب حضرت عائشہ نے انکو کہدیا کہ ختنہ کا ختنہ سے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اب کسی سے یہ مسئلہ نہ پوچھونگا (ملاحظہ ہو مؤطا امام مالک) ثانیاً سنن ابی داؤد کی روایت (جسکو ہم نے مثل میں درج کیا ہے) سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ الماء من الماء کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور پھر منسوخ ہو گیا اور اسکی وجہ قلت ثیاب (کپڑوں کی کمی) تھی چنانچہ اسی کتاب کے باب جماع اثواب ما یصلی فیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ اول (یعنے ابتدائے اسلام میں) اکثر صحابہ کرام کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا حدیث یہ ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان (حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے (کسی نے) ایک کپڑے میں نماز (پڑھنے) کے متعلق مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟) ثالثاً اکثر صحابہ کرام کا حدیث الماء من الماء کا ترک کرنا اور اذا التقا الختانان فقد وجب الغسل پر عمل کرنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ حدیث اول منسوخ ہے اور اسکے خلاف جو حدیث ہے وہی قابل عمل ہے چنانچہ مؤطا امام مالک میں [illegible] کعب عن محمود بن لبید انہ سئل زید بن ثابت عن الرجل یصیب اھلہ ثم یکسل ولا ینزل فقال زید یغتسل فقلت لہ ان ابی بن کعب کان لا یری الغسل فقال زید ان ابیا قد نزع عن ذالک قبل ان یموت (محمود بن لبید انصاری نے

؎ جیسے مضرع مجیب میں؟ (اہلحدیث)

زید بن ثابت سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بی بی سے جماع کرے اور پھر دخول کرے لیکن انزال نہو زید نے کہا غسل کرے محمود نے کہا کہ ابی بن کعب اس صورت میں غسل کو واجب نہیں جانتے تھے زید نے کہا کہ ابی بن کعب اپنی موت کے قبل اس قول سے پھر گئے تھے) رابعاً چاروں مذہبوں کے اصول یہ قرار پائے ہیں کہ مسائل دین کے معلوم کرنے لئے اول دلیل قرآن شریف ہو اور دوسری دلیل حدیث شریف اور تیسری دلیل اجماع اور چوتھی دلیل قیاس پس جب غسل من الاکسال کے متعلق اجماع ہو چکا ہے تو یہ بھی ادلہ اربعہ میں سے ایک دلیل ہوئی اور اسلئے قابل عمل ٹھیری۔

لیکن سعد وغیرہ چند کا مذہب حدیث الماء من الماء کے موافق ہے اور انکی سند حسب ذیل ۳ دلیلیں ہیں اول دلیل ذیل کی تین حدیثیں ہیں۔

اول حدیث جو بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان سے (کسی شخص نے) پوچھا کہ (اگر کوئی) شخص اپنی بی بی سے جماع کرے اور انزال نہو حضرت عثمان نے فرمایا وضو کرے جیسا کہ نماز کیلئے وضو کرتا ہے اور اپنا ذکر دھو ڈالے اور کہا حضرت عثمان رضہ نے اس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

دوسری حدیث مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی ایک انصاری کے گھر سے گذرے پس کسی شخص کو بھیجا کہ اس کو بلا لاؤ پس وہ نکلا (اس حالت میں) کہ اسکا سر ٹپکتا تھا (یعنی پانی سے بسبب نہانے کے) پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید ہم نے تجھکو جلدی میں ڈالا کہا ہاں یا رسول اللہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ تو جلدی میں ڈالا جائے یا انزال نہ کرے پس تجھپر غسل واجب نہیں ہے صرف وضو کرلے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انما الماء من الماء۔

تیسری حدیث بخاری میں ہے کہ کہا زید نے میں نے حضرت علی، زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب سے اس شخص کے بارہ میں سوال کیا جو اپنی عورت سے جماع کرے اور اوسکو انزال نہو پس انہوں نے اسی کا (یعنی ذکر دھونے اور وضو کرنے کا) حکم کیا۔

دلیل دوم حدیث ابی بن کعب (ان الماء من الماء) کی ناسخ ہے) کو یہ لوگ مرفوع نہیں کہتے دلیل سوم کہتے ہیں کہ جس درجہ کی حدیث الماء من الماء ہے اس درجہ کی حدیث ابی بن کعب کی نہیں چہارم دلیل یہ ہے کہ بخاری (جو رئیس المحدثین ہیں) اکسال سے غسل کے وجوب کے قائل نہیں بلکہ غسل کو احوط کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے امام داؤد ظاہری اور خطابی اور تابعین میں سے اعمش کا لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ادلہ ماثورہ کے جوابات بالتفصیل ادا کر دیں تاکہ ناظرین کی کما حقہ تشفی ہو جائے۔

جوابات

پہلی دلیل کی پہلی حدیث مکرر پڑھکر مندرجہ ذیل حدیث جس کو علامہ حازمی رحہ نے کتاب الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار میں نقل کیا ہے ملاحظہ فرمائیے

عن الزهري قال كان رجال من الانصار فيهم ابو ايوب وابو سعيد خدري يفتون الماء من الماء ويقولون انه ليس على من مس امرأة غسل ما لم ينزل فلما ذكر ذالك لعمر بن خطاب ولعثمان بن عفان وعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وابن عمر انكروا الفتيا وقالوا اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل" وهذا يدل على ان اكثر من كان يرى الرخصة لما علم النسخ فزعوا عن ذالك (زہری سے روایت ہے کہ انصار میں سے چند لوگ جن میں ابو ایوب ابو سعید خدری بھی تھے جو یہ فتوے دیتے تھے کہ پانی پانی سے ہے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے اور پھر اس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جبتک کہ انزال نہو پس جب اسکا ذکر عمر بن خطاب عثمان بن عثمان اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کیا گیا تو انہوں نے ان فتوی کا انکار کیا اور (یہ بھی) کہا کہ جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے ملے تو غسل واجب ہو جاتا ہے" کہا علامہ حازمی نے کہ یہ امر کی دلیل ہے کہ اکثر وہ لوگ جو اس مسئلہ میں رخصت کے قائل تھے جب ان کو نسخ کی خبر ہوئی تو اپنے سابقہ مذہب سے پھر گئے) اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت عثمان بن عفان نے (جب اونکو اکسال سے غسل کے وجوب کا علم ہوا تو) اپنا پہلا مذہب ترک کر دیا اور ابی بن کعب وغیرہ نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ پہلی دلیل کی دوسری حدیث کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ واقعہ بھی ابتدائے اسلام کا معلوم ہوتا ہے اور جو بعد کو منسوخ ہو گیا واللہ اعلم بالصواب

تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ امام احمد نے کہا کہ ان پانچوں کا فتوے اس حدیث کے خلاف ثابت ہو لیا ہے (زرقانی)

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کو مرفوع نہ سمجھکر صحابی کا قول خیال کرنا بے دلیل بات ہے کیونکہ جس حدیث کی نسبت صحابی یہ کہدے۔ کہ ہم کو اس سے منع کیا گیا یا یہ کہے کہ ہم کو اس کا حکم کیا گیا تو ایسا حکم آنحضرت صلعم ہی کا ہوتا ہے کیونکہ امر کرنیوالا اور منع کرنیوالا بجز صاحب شریعت کے اور کوئی نہیں ہو سکتا چنانچہ امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں فرمایا ہے جس وقت صحابی کہے کہ ہم فلاں کام کرنے کیلئے حکم کئے گئے یا یہ کہے کہ ہم فلاں بات کرنے سے منع کئے گئے یا یہ کہے کہ فلاں بات سنت ہے پس یہ سب مرفوع ہے" اور کہا ابن صلاح نے صحابی کا یہ کہنا کہ ہم فلاں چیز کرنیکے لئے حکم کئے گئے یا فلاں چیز کے کرنے سے منع کئے گئے پس یہ حکم مرفوع ہے" یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے پس بنظر وجوہ متذکرہ صدر حضرت ابی بن کعب کی حدیث (جس میں یہ الفاظ ہیں ثم نهی عنها یعنے پھر اس سے ممانعت کیگئی) مرفوع ہو گئی فهو المقصود

دلیل سوم کا یہ جواب ہے کہ اگر بالفرض حدیث ابی بن کعب کی تنہا ہوتی اور حدیث اذا جلس احدکم الخ (جو درجہ میں حدیث الماء من الماء کے برابر بلکہ زیادہ ہے) اور حدیث اذا جاوز الختان الخ ابی بن کعب کی حدیث کی تائید نہ کرتیں تو البتہ ہم بھی کہہ سکتے تھے کہ بموجب قاعدہ کے حدیث ابی بن کعب کی ناسخ حدیث الماء من الماء کے نہیں ہو سکتی لیکن احتیاط پھر بھی اس میں ہوتی کہ حدیث الماء من الماء پر عمل نہیں کیا جاتا اور حدیث ابی بن کعب کو بھی عمل کے باب میں مقدم سمجھی جاتی لیکن اب جس حالت میں کہ حدیث اذا جلس احدکم الخ اور حدیث اذا جاوز الختان الخ حدیث الماء من الماء کے معارض موجود ہیں اور حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث انما الماء من الماء ابتدائے اسلام میں تھا پھر بتلائے تو اسکی کیا وجہ ہے کہ حدیث الماء من الماء

ف۔ کیا اتنا کہنے سے نسخ ثابت ہو جاتا ہے؟ (اہلحدیث)

کو منسوخ اور حدیث ابی بن کعب کو اسکا ناسخ نہ سمجھا جاوے (البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین) ﷺ

جواب چوتھی دلیل کا یہ ہے کہ ہم بھی مانتے ہیں کہ بیشک امام بخاری رئیس المحدثین ہیں اور جس قدر حدیثیں اونکو پہونچیں اور کسیکو نہیں پہونچیں مگر آجتک کوئی اس کا بھی قایل نہیں کہ امام بخاری یا اور کسی شخص نے رسول اللہ صلعم کی تمام حدیثوں پر احاطہ کر لیا ہو حتے کہ خلفائے اربعہ رضوان عنہم (جو حضور انور صلعم کی صحبت فیض انتساب میں سفر حضر میں رات دن رہا کرتے تھے) کو بھی بہت سی احادیث نہ پہونچی تھیں (جیسا کہ امام ابن تیمیہ رح کی کتاب رفع الملام عن الائمہ الاعلام کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے) پس جب صورت حال یہ ہو تو ممکن کیا بلکہ یقینی ہے کہ حدیث الماء من الماء کی ناسخ حدیث امام بخاری رح کو نہ پہونچی تھی ورنہ وہ غسل کو احوط نہ فرماتے بلکہ مثل جمہور کے اس کو واجب جانتے لہذا جو شخص اپنے آپ کو امام بخاری رح کا مقلد سمجھے وہ انکی تقلید کرے یعنے غسل کو احوط کہے مگر امام بخاری کی رائے ہمارے لیے حجت نہیں ہو سکتی اور نہ کسی اور محقق کے لیے کیونکہ ہم بخاری رح کے مقلد نہیں کہ آپکی رائے کو مانیں جب کہ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی رائے تک کو نہیں مانتے ؎

نہ لو ارشاد مرشد کو حدیث مصطفی ہوتے
قیاس مجتہد چھوڑو حدیث مصطفی ہوتے
صحابہ کو بھی مت پکڑو حدیث مصطفی ہوتے
کسی کا کیا سخن یارو حدیث مصطفی ہوتے

راقم العاجز عبد الحمید اثادی طالب علم حیدر آباد دکن۔

صدر جلسہ دہلی پر بیجا الزام

دہلی کے جلسہ کی کیفیت اخبار میں حضرات کرام ملاحظہ سے گذر چکی ہے اس کے متعلق ایک فریق دوسرے پر الزام لگاتا ہی تھا مگر صدر جلسہ یعنی خاکسار پر بھی کچھ تھوڑا سا چھینٹا ڈالا گیا۔ ۱۶-۱۷ مئی کے روزانہ پیسہ اخبار میں دو مضامین نکلے جنکے جواب کے لیے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مراسلہ بھیجا جس کی نقل درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

جناب اڈیٹر صاحب روزانہ پیسہ اخبار۔

السلام علیکم۔ ۱۰ مئی کے اصلاحی جلسہ کے متعلق آجکل پیسہ اخبار میں گرم گرم مضامین نکل رہے ہیں مجھے اُن سب کی بابت کچھ کہنے کی غرض نہیں بلکہ مجھے صرف اُن واقعات کے متعلق کچھ کہنا ہے جو میری ذات خاص یا عہدہ صدارت یا اہلحدیث برادری کی نسبت ذکر کئے گئے ہیں۔

میرے مکرم مولانا ناظر حسن صاحب دیوبندی مقیم چھتاری کا ایک مضمون ۱۶ مئی کے روزانہ میں دیکھا گیا مولانا موصوف کی ثقاہت اور متانت کو مد نظر رکھ کر مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ مضمون ممدوح کے قلم کا لکھا ہوا نہ ہوگا کیونکہ اس میں کسی واقع کی غلط فہمی کے الزامات نہیں بلکہ محض غلط الزامات مجھ پر لگائے گئے ہیں مثلاً۔

(۱) حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب نے مولوی ثناء اللہ کو اپنے مکان پر ٹھہرایا۔

(۲) صدر جلسہ ایک فریق سے کانا پہوسی کرتا تھا

(۳) اُس فریق کی تائید کی اور دوسرے فریق کو بہت کم کلام کرنے کی اجازت دی وغیرہ۔

جواب یہ ہے کہ یہ تینوں دعوے غلط ہیں۔ میں چونکہ بغرض شرکت مجالس شوریٰ اہلحدیث کانفرنس عموماً ہر مہینے دہلی جاتا ہوں اسلئے میں اپنے قدیم فرودگاہ (کوٹھی حاجی علی جان مرحوم) پر ٹھہرا تھا میں اس دفعہ تین روز دہلی میں رہا مگر حکیم صاحب کے ہاں ایک وقت بھی کھانا نہیں کھایا تو بحیثیت داعی جلسہ حکیم صاحب کے ہاں ٹھہرنا کوئی معیوب امر نہ تھا مگر افسوس مجھے یہ فخر حاصل نہیں ہوا اہتمام دہلی اسکی شہادت دے سکتی ہے۔

(۲) میں سچ کہتا ہوں فریق ثانی یعنے مولوی شبلی سے میں نے دو دفعہ باتیں کیں ایک دفعہ تو نیچے جلسہ کی مشکلات دکھا کر کہا مجھے کیوں اس بلا میں پھنسایا اسکا جواب مولوی صاحب نے مراقبہ دیا کہ اسلیے آپکو منتخب کیا گیا ہے کہ آپ اسکے متحمل ہیں دوسری دفعہ کا واقعہ یہ ہے کہ مولوی شبلی نے مجھ سے تقریر کرنے کی درخواست کی تو میں نے آہستہ سے انکو منع کر دیا کہ وقت نہیں تعداد پوری ہو چکی ہے اسکے سوا خدا شاہد ہے نہ مجھے اس فریق نے ناجائز کارروائی کرنے کو کہا نہ میں نے انکے منہ سے سنا۔ ندوہ کہہ سکتے تھے

(۳) کسی فریق کو روکنے نہ روکنے کی شکایت تعداد مقررین سے ظاہر ہو سکتی ہے ہر فریق یعنے موافقین اور مخالفین رزولیوشن دونوں کو مساوی حقوق اور دعوات دیگئیں مقررین کے نام لکھے ہوئے ہیں اخبار سہ روزہ میں مفصل کارروائی چھپ چکی ہے پھر بھی یہ الزام کہ ایک فریق کی تائید کی اور دوسرے فریق کو روکا میں نہیں جانتا اس میں کہاں تک صداقت ہے۔

ہاں امر واقع یہ ہے کہ میں نے مولانا ناظر حسن صاحب کو روکا مگر کس لیے کیوں غالباً اسکی وجہ سنکر فیصلہ میرے حق میں ہوگا یعنی باواز بلند کہدیا تھا کہ پانچ پانچ تقریریں تائید اور تردید میں ہوکر عام رائے لیجاوگی چنانچہ ہر فریق کے پانچ پانچ اصحاب جب تقریریں کر چکے تو میں رائے لینے کو کھڑا ہوا اخیر وقت فریق لکھنؤ کی طرف سے مولانا ناظر حسن صاحب سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ مولوی منظور النبی صاحب اور ایک دو اور صاحب نے خواہش کی کہ ہم بھی کچھ بولینگے میں نے ان حضرات کی خدمت میں بہ منت التماس کی کہ وقت ختم ہو گیا تاہم آپ حضرات اپنی جماعت میں سے ایک صاحب کو منتخب کریں تو میں آپکی خاطر سے ایک کو اجازت دے سکتا ہوں افسوس اس تجویز کو لکھنوی فریق نے نہ مانا بلکہ یہی کہا کہ ہم سب حق رکھتے ہیں جس پر مجبوراً مجھے رائے لینے کی ضرورت محسوس ہوئی ناظرین انصاف فرماویں ایسے وقت میں جبکہ دو پہر کے بارہ بج چکے ہوں اور حسب اعلان معدود تقریریں ہو چکی ہوں کسی صاحب کو روکنا صدر جلسہ کے حسن انتظام کی دلیل ہے یا بے انصافی کی علامت ہے؟

میرے دلکو دیکھ کر میری وفا کو دیکھکر * ندوہ منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

۱۷ مئی کے روزانہ میں ایک صاحب نے بڑی خفگی کے لہجے میں تین الزام لگائے ہیں۔ (۱) غیر مقلدین (اہلحدیث) ہمیشہ سب سے زیادہ ندوہ کے دشمن تھے۔ (۲) مولوی ثناء اللہ ہمیشہ ندوہ کی مخالفت میں زیادہ تر مصروف رہے ہیں ہزاروں آدمی اسکے دیکھنے والے موجود ہیں۔ (۳) صدر جلسہ نے غیر مقلدین کیوجہ سے مقلدین علماء کو تقریر سے روکا۔

جواب ۱ ندوہ کی تاریخ میں ایک واقعہ بھی نہیں ملیگا جس میں غیر مقلدوں کی مخالفت ثابت ہو ندوہ کے مقابل جب ندوہ قائم کیا تو حنفیوں نے کیا۔ اخیر تک جنہوں نے تعاقب کیا

بے ثبوت باتوں سے مسلمانوں میں رنجیدگی پیدا کرنے کے سبب بنتے ہیں میں صاف لفظوں میں کہتا ہوں میں نے تقریر کرنے سے کسیکو نہیں روکا مگر اُسی کو جسکو قانون اور قاعدہ نے روکا میری مثال بالکل ریل گاڑی کے گارڈ کی سی ہے کہ مسافر چڑھتے ہیں کوئی نہیں روکتا مگر جب وہ چل پڑتی ہے تو ریلوے ملازم حسب قانون روکدیتے ہیں ٹھیک یہی مثال جلسہ کی ہے مہربانی کرکے الزام لگانے والے حضرات غور فرمائیں مقررین کی تعداد پبلک میں لاکر بتلاویں کس جانب تعداد کم ہے اگر وہ ایسا کر سکیں تو مجھے جواب دینے کی ضرورت نہ ہوگی یہ واقعات چونکہ میری ذات خاص کے متعلق تھے انکا جواب دیا گیا باقی واقعات کا جواب دینے والے بہت ہیں مجھے اُن سے کوئی خاص تعلق نہیں۔ (ابو الوفا ثناء اللہ صدر جلسہ دہلی)

فتاویٰ

س نمبر ۶۴ - ایک شخص کا پہلا نام غلام رسول تھا جب اس نے حدیث میں دیکھا کہ اچھے نام وہ ہیں جن میں اپنی عبودیت اور خداوند تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار ہو جیسے مثلاً عبد اللہ - عبد الرحمٰن - عبید اللہ وغیرہ - اسی بنا پر اس نے بھی اپنا نام بجائے غلام رسول کے غلام اللہ رکھ لیا - اب لوگ اسکو کہتے ہیں کہ اس نے بہت برا کیا جو پہلا نام بدلا - اور دوسرا رکھا - اور رسول کی اطاعت سے باہر نکل گیا - کیا اس نے یہ نام برا رکھا اور دوسرے نام جیسے پیر بخش - سالار بخش غلام النبی - غلام دستگیر - علی بخش - امام بخش وغیرہ برا ہے - جو لوگ اسکو برا کہتے ہیں وہ کیسے ہیں؟ فقط (ایک از ناظرین)

ج نمبر ۶۴ - برے نام کا بدل دینا عین اطاعت رسول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود برے ناموں کو بدلا عبد الرسول شرک ہے عبد اللہ توحید ہے قرآن مجید میں فرمایا مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کوئی نبی نہیں کہہ سکتا کہ میرے عبد بنو ہاں وہ یہ کہیگا اللہ کے عبد بنو اسی لئے صحابہ کرام میں کسی کا نام عبد الرسول یا عبد النبی نہ تھا پیر بخش وغیرہ بھی بوجہ شرک ایسے ہی ہیں لہٰذا نام کو ترک کرنے والا بڑا اچھا ہے جو اسکو برا کہے وہ سخت غلطی پر ہے -

س نمبر ۶۵ - جملہ فرقہائے اسلام کتنے ہو چکے اور کتنے اس وقت موجود ہیں - جو ہو چکے ہیں - وہ کس زمانہ میں ہوئے ہیں انکا بانی کون تھا؟ اور کب تک رہ کر ملیا میٹ ہو گئے اور جو اب موجود ہیں انکے نام اور کس اعتقاد کے ہیں - اور ان میں فرقہ ناجیہ کون شمار کیا جاوے؟ (ر ر)

ج نمبر ۶۵ - جملہ فرقہائے اسلام کو خدا ہی جانتا ہے البتہ ملل والنحل میں بہت سے لکھے ہیں اوسکے بعد بھی کئی پیدا ہوئے ہیں ان سب کے نام تو خدا ہی کو معلوم ہیں کتنی ہوئے کتنی مٹ گئی ہونگے فرقہ ناجیہ وہی ہے جو قرآن اور سنت نبوی اور صحابہ کرام کی روش پر ہے یعنے جس طرح کے صحابہ کرام اعتقاد رکھتے تھے وہی اعتقاد رکھتا ہو جو اعمال کرتے تھے وہی اعمال کرتا ہو - وغیرہ ۲ (داخل غریب فنڈ) -

س نمبر ۶۶ - اختر نے نصیر کی ماں کا دودھ پیا - اختر کے بیٹے مظفر نے نصیر کے سوتیلی ماں کا دودھ پیا - مظفر کا نکاح نصیر کی لڑکی سے جائز ہوگا یا نہ؟ (محمد حسین رمضان پور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۶۶ - نکاح مذکور ناجائز ہے مظفر اور نصیر دونوں ہمشیر ہیں - کیونکہ (دودھ ماں) نصیر کی سوتیلی ماں ہے کیونکہ بموجب انما اللبن من الفحل دودھ کا اصل مالک یعنی نصیر کا باپ ہے -

س نمبر ۶۷ - زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ بالغہ کا عقد برضا مندی خود و ہندہ بکر کے ساتھ کردیا لیکن زید کے بھتیجے بھائی وپٹی دار وغیرہ بکر سے مخالفت کی وجہ سے اس نکاح میں شریک نہیں ہوئے بلکہ کوشش کیا کہ مسماۃ ہندہ بکر کے ساتھ نکاح منظور نہ کرے - حالانکہ بوقت نکاح کے جنگ وجدل وبدکلامی کے ساتھ روکا مگر زید نے نہیں مانا اب وہ لوگ کہتے ہیں کہ مسماۃ ہندہ سے جبراً دلی کرایا گیا لہٰذا یہ نکاح ناجائز ہے - لہٰذا سوال یہ ہے (۱) بحالت موجودہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ (۲) باپ کی موجودگی میں کوئی اور شخص بھائی یا پٹی دار یا رشتہ دار بالغہ یا نابالغہ کا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) جو شخص ایسے شرعی امورات میں بغیر حق شرعی کے دست اندازی کرے وہ از روئے شریعت کیسا ہے؟ (رحمت اللہ نواب گنج گونڈہ)

ج نمبر ۶۷ - صورت مذکورہ میں نکاح جائز ہے باپ کی موجودگی اور لڑکی کی رضا کی صورت میں کسی اور کی ضرورت نہیں -

شرع میں ناحق دست اندازی کرنیوالا سخت گناہگار ہے - (داخل غریب فنڈ) -

س نمبر ۶۸ - کسی شخص نے اپنی کسی متوفی دوست پر قرآن شریف کے چند پارے پڑھکر ثواب اسکا اوس کو بخشدیا ہے - کیا دوست کے عمل کا ثواب بصورت بخشائیش مردہ دوست کو پہونچتا ہے - یا کیا -؟ (خریدار ۳۳۲۲)

ج نمبر ۶۸ - کسی شخص کو کوئی بخشنا اس پر موقوف ہے کہ وہ چیز پہلے واہب کی ہو لے کسی نیک کام پر ثواب ملنا کیونکہ معلوم ہو سکتا ہے جس کو یہ دوسروں کے حق میں بخشتا ہے اسی خوف سے بچنے کے لئے بعض علما نے یہ روش اختیار کی ہے کہ میت کی طرف سے نیابۃً نیک کام کیا جائے تو یہ اعتراض وارد نہ ہوگا - گذشتہ پرچے میں بجواب نمبر ۶۹ بھی اسکا ذکر مفصل آچکا ہے -

س نمبر ۶۹ - بعض اوقات کسی بزرگ ولی متوفی یا کسی دوست کے قبر پر بہ نیت زیارت جا کر مطابق سنت سلام پڑھی جاتی ہے - اور بعد اسکے سورۃ فاتحہ و اخلاص تمام صورت میں پڑھکر اُس کے روح کو بخشا جاتا ہے - یا کسی قدر کلمات طیبات آیا در صورت قرأت فاتحہ وغیرہ درست ہے یا کیا - اور ثواب اسکا متوفی صاحب کے روح کو پہنچتا ہے یا کیا؟ (ر ر)

ج نمبر ۶۹ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میت کے لئے دعاء مغفرت ثابت ہے دعاء مغفرت کا طریق یہ ہے پہلے حمد خدا پھر درود پھر دعا جس کی مثال نماز جنازہ ہے -

س نمبر ۷۰ - ایک آدمی کی دو لڑکی ہیں اور دونوں حقیقی ایک ماں سے ہیں ایک بہن سے لڑکا پیدا ہوا اور ایک سے لڑکی ہوئی اوس کے بعد دوسرے سال یا تیسرے سال جس کے لڑکی ہوئی تھی اوسکے ہاں دوسری لڑکی پیدا ہوئی اُس لڑکے نے اُس دوسری لڑکی کے ساتھ نہیں دودھ پیا اور لڑکے کے ساتھ ہیں جو لڑکی ہوئی اسکے ساتھ میں دودھ نہیں پیا ہے تو اب جو لڑکی پیشتر لڑکے کے ساتھ پیدا ہوئی اُس سے نکاح ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ (خریدار ۱۲۱۰)

ج نمبر ۷۰ - نکاح درست نہیں دودھ ماں ایک ہیں -

متفرقات

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے ۱۲ - جون کا پرچہ ویلو کیا جائے گا - اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو بذریعہ کارڈ اپنی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں - تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو - (منیجر)

۳۲۴ - ۳۳۹ - ۳۴۹ - ۴۴۲ - ۵۷۶ - ۶۱۱ - ۶۲۶
۶۱۰ - ۸۲۲ - ۱۱۹۵ - ۱۲۰۱ - ۱۳۴۳ - ۱۳۹۹
۱۶۶۲ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۷ - ۱۶۸۳ - ۱۶۹۴
۱۶۹۱ - ۱۶۹۵ - ۱۹۰۸ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۶۲
۲۰۶۱ - ۲۰۶۲ - ۲۲۲۹ - ۲۳۳۹ - ۲۳۴
۲۳۴۹ - ۲۳۵۲ - ۲۳۵۶ - ۲۳۵۹ - ۲۳۶۱
۲۳۶۹ - ۲۳۷۱ - ۲۳۹۴ - ۲۴۹۳ - ۲۴۹۸
۲۶۰۱ - ۲۸۱۴ - ۲۸۱۰ - ۲۸۲۶ - ۲۹۳۴ - ۳۱۲۵
۲۸۴۶ - ۲۸۵۲ - ۲۸۷۵ - ۳۰۶۱ - ۳۲۴۱
۳۲۴۲ - ۳۲۵۲ - ۳۲۵۴ - ۳۲۵۵ - ۳۲۵۹
۳۲۶۱ - ۳۲۶۲ - ۳۲۶۳ - ۳۲۶۴ - ۳۲۶۵
۳۲۶۶ - ۳۲۶۷ - ۳۲۶۸ - ۳۲۷۵ - ۳۳۵۶
۳۴۱۱ - ۳۴۱۴

درخواست نماز جنازہ و دعائے مغفرت ہمیشرہ برادرم مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کی نیک بی بی عرصہ دراز سے علیل تھیں۔ شب شنبہ ۱۹ - جمادی الثانی سنہ ۵۲ھ گیارہ بجے انتقال کر گئیں۔

دعا فرمائیے - کہ خدائے غفار مرحومہ کو بخشے - متعلقین کو صبر واجر دے آمین - براہ کرم نماز جنازہ غائب پڑھئے اور پڑھانے کے لئے اہلحدیث میں لکھ دیجئے۔

(قاضی محمد عبدالرحیم انکر نول (مدراس)

ایضاً منشی محمد داؤد خاں ساکن سنبھل ضلع مراد آباد مصنف نمود اوری کی والدہ ہمشیرہ مبارک علی بیگ صاحب، پھوپھی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے - ۔وہ ان کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے خواستگار ہیں

البرزخ فی رد الانموذج اس رسالہ میں ان ۹ سوالوں کے جوابات دئے گئے ہیں جو کسی بدعتی کی طرف سے رسالہ تحفۃ المنجنیق پیر حسن کا اشتہار پیشتر شایع ہو چکا تھا کئے گئے تھے - رسالہ مذکورہ میں آنحضرت صلعم پر بڑا بھائی کہنے کا الزام جو مولانا شہید پر لگایا جاتا ہے - بخوبی رفع کیا گیا ہے - غرض قابل دید ہے - قیمت

تحفۃ الفحول اس رسالہ میں ندائے یا رسول اللہ کہنے - قیام میلاد فاتحہ مروجہ - رجبی وغیرہ بدعات شرکیہ کا مفصل جواب دیا گیا ہے - رسالہ مذکورہ عجیب و غریب قابل دید ہے - السعید کا آخری نمبر قیمت امر دونوں مع محصول ۲ ر کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں یا پیشتر کے رسائل (تحفۃ المنجنیق ۲ - الزہر الباسم امر) کے ساتھ ان دونوں کو بذریعہ ویلو منگوالیں - فروعی ملنے کا پتہ - دفتر السعید وسعید المطابع محمد دانگر نیا دیں شہر

رہبر کامل یہ کتاب ایک اوس کتاب کا ترجمہ ہے جو حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے یعنی نثر الحکم وغرر الکلم یہ کتاب اخلاقی مضامین ایک اچھی ہے - بچوں بلکہ بڑی عمر کے نا واقفوں کے لئے واقعی رہبر ہے - قیمت ۱۰ ؍ پتہ مکتبۂ اسلامی لاہور

ہمارا طرز حکومت نظم و نثر میں اسلامی حکومت کے صحیح واقعات دکھائے ہیں - متعصب مورخوں اور آجکل کے بدگوؤں کے جواب میں لکھی گئی ہے - عام قیمت ۲ ؍ پتہ منشی مرتاض حسین سالک شہر میرٹھ دگڑہ اسٹریٹ

معجزہ قرآن تقسیم وراثت میں پرانی طرز تقسیم کے برخلاف جدید تقسیم باعتماد قرآن پیش کی ہے - شائقین کے لئے قابل دید ہے قیمت مع محصول ۷ ؍ پتہ منیجر ایمان بک ڈپو امرتسر

اعجاز القرآن پادری اکبر مسیح کی کتاب تنویر الاذہان کا معقول جواب - مصنفہ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - قابل دید قیمت ۸ ؍ پتہ - مصنف موصوف شہر سیالکوٹ

شیخ احمد سنوسی نے اعلان فرمایا ہے جس میں آیات واحادیث آثار سلف اور حوالجات کتب فقہ ثبت ہیں کہ کفار مسلمانوں کے ملک پر قبضہ کرکے مصالحت چاہیں۔ تو مصالحت ناجائز ہے - اس لئے سلطنت اٹلی جب تک ہمارا ملک نہ چھوڑے ہم مصالحت نہ کرینگے - بلکہ جب تک جان میں جان ہے لڑینگے - یہی کہتے ہیں

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

اللھم انصرھم وایدھم بروح منک

پرکاش اور وسیال لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کا ستمبر دھرم پال ایڈیٹر ہیں۔ سے بہت عرصہ کا رنج ہے - وہ رنج کسی قسم کا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے - ہمیں بھی اس کی شناخت نہیں ہوئی - ہمیں تو شکایت یہ ہے کہ پرکاش اس لڑائی میں مسلمانوں کا خواہ مخواہ ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اسی کے پرچہ میں دھرم پال کی ایک کتاب کی بابت پرکاش نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے اشارۃً مسلمانوں پر بھی ایک چھینٹا ڈال جاتا ہے - لکھتا ہے

اگر یہ کتاب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق لکھا گیا ہوتا - تو نہ معلوم مسلمان کیا کرتے -

اس سے پایا جاتا ہے کہ مسلمان اس میں دھرم پال کے شریک ہیں - حالانکہ اس قسم کے دوسرے کام میں تو آریہ ہی آگے ہیں

لطف یہ ہے کہ کتابوں میں کئی مواقع ایسے بھی ہیں جہاں مسلمانوں کی بھی دل آزاری کی گئی ہے اچھا جناب اس کتاب میں اگر آنحضرت کی نسبت کچھ لکھا بھی گیا تو پہلے تو آریہ سماج نے دھرم پال کیسے ایک جٹیا سے کر بہت کچھ کیا تھا - اس وقت مسلمانوں نے کیا کیا تھا بجز اس کے کہ ایک کتاب کے دندان شکن جواب دئے تھے جس کا دھرم پال کو خود اعتراف ہے پس اسی طرح آریہ سماج بھی معقول جواب دیکر قائل کرے - اور آنجہانی کی صحیح ہے - تو ذرا دیکھ ترک اسلام - تخلیص اسلام اور تہذیب الاسلام وغیرہ تو ملاحظہ کریں جن میں دلیل قابل نہ اسلام جیسے تحاشا حملے کرتا تھا - تو آریہ سماج کی طرف سے اوسکی پیٹھ ٹھونکی جاتی تھی - اور

تلاش عزیز ایک لڑکا جس کا نام عبدالحفیظ عمر قریباً [illegible]

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتہ فنڈ سے ... وصول ہوتے۔ سابقہ ... کل ۱۵ ... اصحاب کرم توجہ فرمادیں۔ (محاسب)

وعائے صحت حکیم حبیب الرحمن صاحب حسین پوری بیمار ہیں ناظرین اہلحدیث اُن کے لئے دعا کریں۔ کہ خداوند کریم انکو شفا بخشے۔

قادیانی مشن کی ہمت انصاف سے بعید ہوگا۔ اگر ہم مرزائیوں کی ہمت کی داد نہ دیں۔ خواجہ کمال الدین جو کام ولایت میں کر رہے ہیں۔ قابل آفرین ہے اب اُنکی مدد کو لاہوری مرزائیوں نے مولوی صدر الدین مدرس مدرسہ قادیان کو بھیجا ہے۔

ان کے علاوہ قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو عرصہ ہوا تبلیغ اسلام کے لئے جاپان گئے تھے۔ ولایت پہنچ چکے ہیں۔ قاری صاحب محکمہ کمسریٹ میں دو سو روپیہ کے ملازم تھے۔ آپ مذہب کی رو سے قادیانی نہیں۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ قاری صاحب کے اخراجات کا متحمل کون ہوا ہے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے کامیابی کی دعا کریں۔ جزاہم اللہ عنا وعن سائر المسلمین

بعض لوگوں کو شک ہے۔ کہ یہ لوگ ولایت میں مرزائیت پھیلا دیں گے۔ مگر واقعات یہ ہیں کہ وہ لوگ محمدیت پھیلاتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ضمناً مرزا کا ذکر بھی آ جائے۔ تو اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہونگے۔ ہم اتنے بیان کو اُن کا محصول چونگی سمجھکر درگزر کرتے ہیں۔ ہماری ہمت یہ ہونی چاہئیے۔ کہ کام ہونے دیں۔ اگر چند دنوں تک مرزائیت کی اشاعت کی خبر آئی۔ تو رسالہ "اہامات مرزا" انگریزی کرکے بھیجدیا جاوے گا۔ انشاء اللہ سردست روڑا اٹکانا اچھا نہیں۔

اصلاح ندوہ کے جلسہ منعقدہ ۲۴ مئی دہلی میں مولانا ابوالوفا تشریف لے گئے۔ مفصل آئندہ (منیجر)

ترکی پارلیمنٹ (قسطنطنیہ ۱۹ مئی) جمال بے ترکی ایوان کا پریسیڈنٹ منتخب ہوا ہے۔ دوران تقریر میں اس نے ہیئت سے درخواست کی۔ کہ وہ اس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ آنسوئے سرحد انکے ایسے بھائی موجود ہیں جنکو بچانا اور نیز سرحد پار ایسا علاقہ و ملک ہے جسکا واپس لینا ان کا فرض ہے۔

البانیہ میں تازہ مشکلات (لنڈن ۱۹ مئی) ڈرازو میں اہم پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ تقریباً دو ہزار مسلمان اور باغی ڈرازو کے متصل مقام سیکا میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ فوجی خدمت سے ... اور مدارس میں البانی زبان کو ... کئے جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اسد پاشا ... کا الزام لگاتے ہیں۔ اس اثنا میں ... اطالوی سکوڈرن بسرعت تمام ڈرازو پہنچ گیا ہے۔ اسد پاشا اور اس کی بیوی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کس نے انہیں گرفتار کرکے آسٹرین جنگی جہاز پر سوار کرا دیا۔ مارکولس ڈی وزیر صیغہ خارجیہ ڈرازو جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اسوقت حالت نہایت نازک ہے

(بڈاپسٹ ۱۹ مئی) آج کونٹ برچیٹولڈ نے ڈیلیلشن کو اطلاع کیا ہے کہ گذشتہ چند دنوں میں اسد پاشا اور اس کے مخالفین میں دشمنی بدرجہ کمال بڑھگئی ہے جب کیوجہ سے ڈرازو کے گرد و نواح میں پارٹیوں کے دستے قایم ہوجانے سے حالت تشویش انگیز ہوگئی ہے۔ آسٹرین واڈیرن جہاز ات کے کمانڈر نے ... پرنس البانیہ کے دربار کی حفاظت کی غرض سے وہاں بحری سپاہیوں کا اتارنا منظور کرلیا ہے

اسد پاشا کی گرفتاری (روما ۲۰ مئی) مارکوئس ڈی سان وزیر خارجیہ اور سفیر جنیوسٹی نے ڈرازو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبارات اسد پاشا کی گرفتاری پر ناراض ہیں۔ جیونیل ڈی اطالیہ لکھتا ہے۔ کہ جن توپ کا منہ اسد پاشا کے گھر کی طرف کیا گیا تھا۔ وہ اطالیہ کی نہیں بلکہ آسٹریا کی تھیں۔ ٹریبونہ نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ پرنس ولیم آف ویڈ نے اپنے آپکو گمراہ کئے جانے کی اجازت دی ہوگی۔

(لنڈن ۲۱ مئی) اسد پاشا برنڈسی پہنچکر نیپلز روانہ ہوا ہے۔ اس نے حلف اٹھایا ہے۔ کہ آئندہ البانیہ کے معاملات میں دخل نہ دے گا اور نہ بلا اجازت ساحل البانیہ پر کبھی قدم رکھیگا

(لنڈن ۲۲ مئی) نیپلز میں اسد پاشا نے اس بات سے انکار کیا۔ کہ البانیا میں کوئی سازش کی گئی تھی۔ اس نے اپنے آپکو آسٹریا اور ڈچ فوجی افسر کی سازش کا شکار بتایا۔ البانیا کی خود مختاری پر حملے کئے جانے پر اس نے اعتراض کیا۔ اور اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ اس کے بادشاہ نے شرمناک طور پر اسے دہوکہ دیا۔

لنڈن میں سفرجیٹوں سے لڑائی (لنڈن ۲۱ مئی) سفرجیٹوں کا ایک ڈیپوٹیشن جو ملک معظم سے جبکہ وہ الڈرشاٹ سے واپس آرہے تھے ملاقات کی کوشش کر رہا تھا۔ محل بکنگھم کے نواح میں ہزاروں پولیسینوں اور فوجی سپاہیوں سے اس کا سامنا ہوگیا۔ حقوق طلب عورتوں کا جلوس توڑ دیا گیا۔ اور مسز پنکہرسٹ وغیرہ گرفتار کرلی گئیں۔ مسز مذکور کی گرفتاری عین محل کے سامنے وقوع میں آئی۔ سفرجیٹوں نے گوشتہ ہائڈ پارک کا ایک دروازہ کھولنے کی کوشش کی جسپر لڑائی ہو پڑی۔ بعض آدمی مجروح ہوئے۔ ۶۷ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں تین مرد بھی ہیں۔ کل شام وائٹ ہال میں کھڑکیاں توڑنے کے الزام میں مزید عورتیں گرفتار ہوئیں۔ جن کی تعداد ۵۱ ہے۔

جزائر کی نسبت سلطانی خواہش ترکی پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے سلطان المعظم جزائر بحر ایجین کے متعلق دول یورپ کے فیصلہ پر افسوس کرتے ہوا اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ان جزائر پر بادولت کی سیاست قایم رکھنے کی کوشش جاری رکھی جائے گی۔ جو سلطنتیں انگلستان کی طرح ترکی کے زندہ اور مضبوط قایم رہنے کا دعوےٰ کرتی

... ۱۹ء کو ... کا انتقال ہوگیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب کی استدعا ہے۔
... پولیس آفس مسوری

تازہ شہادات

جناب محمد ابراہیم صاحب کارخانہ ہنٹری ضلع مونگیر سے لکھتے ہیں :-

آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کیا بفضلہ بہت فائدہ ہوا چند روز ہوئے ایک دوست کو منگا دیا ہے آج ایک دوسرے دوست کے نام جن کا پتہ یہ ہے . . . . ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں (۲۷ اپریل ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی شہادت حسین صاحب کلانتر تشاب کلکتہ سے تحریر کرتے ہیں۔

میں نے آپکے یہاں سے دو مرتبہ مومیائی منگوائی۔ دوا تو بہت ہی قوت باہ کو بڑھانے والی چیز ہے۔ براہ مہربانی ایک پاؤ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرما دیں

(۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء)

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے

قیمت فی چھٹانک عہ/ ۱۲ آدھ پاؤ سے ۶ پاؤ بھر سے ۱۲ مع محصول ڈاک وغیرہ

غیر ممالک سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ

تازہ شہادات

جناب مولا بخش صاحب موضع عبداللہ پور ضلع دومکا سے ارقام فرماتے ہیں۔

میں نے قبل اس کے دو ڈبیہ مومیائی آپکے یہاں سے منگوائی۔ خدا کے فضل سے فائدہ مند ثابت ہوئی۔ براہ نوازش دو ڈبیہ اور بھیج دیجئے۔

(۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء)

جناب جمال الدین صاحب ضلع پورنیہ سے رقمطراز ہیں کہ

آپکی دوا سے بہت انسانوں کو فائدہ ہوا دماغی مرض میں ۱۵ - ۲۰ برس سے مبتلا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ تین ڈبیہ مومیائی اور مرحمت کریں

(۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء)

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

گلزار احمدی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ۔ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مومنوں کے لئے نور جہاں ہے۔

جلد اول۔ از پیدائش تا نزول وحی	عہ/
جلد دوم از نزول وحی تا ہجرت	عہ/
جلد سوم از ہجرت تا وفات	۸/

کل قیمت للعہ/ - تینوں جلدوں کے خریدار سے قیمت صرف للعہ/

ملنے کا پتہ

میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

عمدہ عطریات ۱۳/۹

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی صرف امتحان سے ہو سکتی ہے۔ فراہمی سے نہایت آسان طریقہ یہ ممکن ہے۔ ورنہ کہنے کو تو سینکڑوں دفتر نظر سے گذرے ہونگے لہٰذا عمدہ قسم کے عطریات اور روغنیات ودیگر متعلقات شیشی دکنٹر وغیرہ وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں۔ حسب فرمائش عمدہ وارزاں خدمت والا میں روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگوائیے۔ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ قنوج محلہ آچی پال متصل تکیہ محبوب شاہ

دردناک حالت

دیکھ کر دو چار مردوں کا کام نہیں۔ مقتضائے حمیت یہ ہے کہ دردمندان ہو جاؤ کہ دیسی طریق علاج کی بے قدری اور ویدوں طبیبوں کی کس مپرسی گو انتہا کو پہنچ گئی ہو مگر ابھی حالت قابل مایوسی بلکہ نازک نہیں ہوئی۔ اب وقت ہے کہ عملی مستعدی اور ہوشمندی سے موجودہ مشکلات کی چارہ سازی کی جاوے۔ اگر آپ معلوم کرنا چاہیں کہ آیورویدک و یونانی طب کی بقا و اصلاح و ترقی کے لئے کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔ تو دار السلطنت دہلی کے مشہور ہفتہ وار اخبار طبیب کی مستقل خریداری منظور فرمائیں جس میں فن طب کے متعلق علمی بحثیں۔ ضروریات وقت کے اخباری مضامین قیمتی و کارآمد نسخے۔ مشاہیر اطباء کے نادر تجربات عجیب و غریب امراض کے متعلق استفسارات و ہدایات اور طبی اطلاعات - ۱۶ صفحہ اعلیٰ پر لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ کا اہتمام خاص سے شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف عہ/ ششماہی ۱۲/ نمونہ مفت۔ اس پتہ سے طلب کریں

منیجر اخبار طبیب دہلی

تحقیقات جدیدہ امراض شدیدہ - یورپ کے موجودہ علم ڈاکٹری کا نچوڑ۔ حکیموں ویدوں اور میڈیکل پریکٹیشنروں کیلئے عمدہ تحفہ قیمت عہ/ ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفا خانہ ڈاک گھر کٹڑہ آہلووالیاں امرتسر

رسائل شبلی

شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں (۱) اسلامی شفا خانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفا خانے بنوائے تھے۔ (۲) اسلامی کتب خانے۔ اسلام میں کتب خانہ کی ابتداء و ترقی کے حالات (۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے۔ (۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔ (۵) المخلفہ۔ قدیم اردو علمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) النظر۔ یورپ کے مورخ مستشرقین (اورینٹل کانفرنس) کے سفرنامہ پر ریویو۔ (۷) کتب خانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتب خانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے (۸) تراجم علمی۔ دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا باتیں ترجمہ کی تھیں۔ (۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا۔ (۱۰) سکندر اور مسلمان

تقلید اور عمل بالحدیث

اس مضمون میں سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اس کا سبب (۳) ان چاروں مذہب کی پابندی کا کس طرح سے لیتے تھی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا باعث (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بنسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنف نواب محسن الملک مرحوم (سابق سکرٹری علیگڈھ کالج) قیمت صرف ۸/

مسلمانوں نے کیا کیا علمی ایجاد کی تھیں قیمت صرف ۱۲/

بشارت فاطمہ

ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے۔ قیمت ۴/

معجزہ قرآن

ایک ایسا رسالہ ہے جس میں مصنف نے موجودہ و مروجہ تقسیم وراثت دینی میں باعتبار قرآن شریف بہت کچھ ترمیم پیش کی ہے۔ قابل دید قیمت ۵/

المرأۃ المسلمہ

ایجوکیٹڈ مسلمانوں کی اس کا مطالعہ ضروری ہے جس میں علمی۔ تاریخی۔ مذہبی۔ اجتماعی اور فلسفی دلائل سے مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی نے ثابت کیا ہے کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے قیمت ۸/

تربیت اولاد

تربیت اولاد کے مسئلہ پر نہایت عمدہ بحث اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی خور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں۔ قابل قدر کتاب ۱۲/

ترجمہ الفاظ جدید

طالب علموں کے لئے نہایت مفید جدید طرز کی سرکاری سائز چھپی ہے۔ ہر خواندہ کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت ۶/

تمام کتابیں منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں سے طلب کرو۔

کتب خانہ ثنائی کی چند کتابیں

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ۵/

القرآن العظیم قرآن مجید کے الہامی ہونے پر ثبوت آریوں کا مقابلہ ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ مفصل ملتقطہ کا کافی جواب۔ قابل دید ۲/

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۱۰/

فتوحات اہلحدیث۔ جھنگ۔ بنگال۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور افغانستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر آریہ عاملوں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل معقول مجیب اور لاجواب جواب ۸/

ترک اسلام مہاشہ دھرم پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا دندان شکن جواب ۴/

ادب العرب صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھی ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب نکال لے۔ اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت ۶/

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۱/

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۱/

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۴/

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو مسلم دھرم پال جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصول صرف ۱۸/

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث کے متعلق مسائل کا بیان قیمت صرف ۳/

منیجر اہلحدیث امرتسر

باہتمام سید ... پنجاب لٹریچر پریس لاہور میں لالہ کرشن گوپال سنگھ ... مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... مالک اہلحدیث امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بجائے واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ شرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۲ جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ۴ روپے
” ” ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۰ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۵ جون سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قادیانی مشن!

باپ کا مخالف بیٹا

نمبر ۲

آجکل قادیانی جماعت میں جو تفرقہ ہو رہا ہے وہ صرف اس بات پر ہے کہ میاں محمود خلف مرزا آنجہانی خلیفہ برحق ہیں یا نہیں فریق محمودیہ یعنے وہ لوگ جو میاں محمود کو خلیفہ مان چکے ہیں وہ اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ میاں صاحب خلیفہ برحق ہیں ثبوت میں ایسے دلائل سے حجت لاتے ہیں جو فریق منکر پر بھی حجت ہوسکے یعنے مرزا صاحب قادیانی کے اقوال اور الہامات گو ہماری رائے صاف ہے کہ جماعت کے لئے ایک امام ہونا ضروری ہے ہم خود چاہتے ہیں اور کوشاں ہیں کہ اہلحدیث جماعت کے لئے بھی کوئی صاحب امام ہوں جو بماتحتی قانون وقت انتظامی معاملات میں متنہار بحث ہوں خدا کرے وہ دن آوے اسلیے ہم اوس جماعت کے خیالات کو اصولاً درست جانتے ہیں جو قادیانی مشن میں امام کے قائل ہیں یہ الگ بحث ہے کہ انکا منتخب امام امامت کے قابل ہے یا نہیں انصاف یہ ہے کہ ہم اس معاملہ میں بوجہ اپنی بیخبری کے رائے بھی نہیں دے سکتے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس دعوے کو ثابت کرنے میں محمودی فریق بعض اوقات مرزا صاحب کی تصریحات سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے یعنی ایسی عبارتیں پیش کرتا ہے جو جناب مرزا صاحب کے منشاء کے برخلاف ہوتی ہیں جنپر یہ کہنا بجا ہے "تاویل الکلام بما لا یرضیٰ بہ قائلہ باطل" (متکلم کے خلاف منشاء معنے کرنے غلط ہیں)

گزشتہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۴ء میں ہم نے اس عنوان کا ایک نمبر لکھا ہے جس میں باپ بیٹے کی مخالفت دکھائی ہے آج دوسرا نمبر لکھتے ہیں

میاں محمود کے اخبار "الفضل" میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک حدیث اس مطلب کی آئی ہے کہ مسیح موعود کے اولاد ہوگی وہ اولاد محمود ہے لہذا یہ خلیفہ برحق ہے چنانچہ اونکے اپنے الفاظ درج ذیل ہیں:-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے بیٹے کے متعلق۔	اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی حجت لوگوں پر پوری

ہو چکی ہے۔ احادیث کا مجموعہ مدتوں پہلے جمع ہو چکا ہے۔ اور آپکی جو باتیں آجکل پوری ہو رہی ہیں انکا وقوع میں آنا کافی اور وافی ثبوت ہے کہ وہ نور نبوت سے نکلی تھیں ورنہ انسان کی کیا بساط ہے کہ وہ سینکڑوں برسوں کے حالات پہلے ہی بتادے کہ انسانی طاقت سے بالکل باہر ہے۔ آپنے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نکاح کریں گے اور انکا بیٹا ہوگا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب

ف بلکہ قادیانی اخبار الفضل میں میاں صاحب کو فخر رسل بھی لکھا ہے (الفضل ۲۷ مئی) اللہ اکبر یہ زمانہ بھی آنا تھا (اہلحدیث)

کوئی پیشگوئی کسی کے متعلق کیجاتی ہے اُس میں اُس کی عظمت تفخیم کا اظہار ہوتا ہے۔ ورنہ لوگ عموماً نکاح کرتے ہیں۔ اور انکے بیٹے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

آپ کے قول دربارہ مسیح موعود یتزوج ویولد له کے پھر کیا معنے ہوئے۔ اس کے صاف یہ معنے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح کرنا اور آپکا بیٹا ہونا اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے نشان ہونگے تاکہ دنیا کے لوگوں پر صداقت اسلام کی ایک تازہ اور قطعی دلیل ثابت ہوجاوے۔ الہام الٰہی کے ماتحت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ السلام نے نکاح کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے موافق انکے بیٹے پیدا ہوئے۔ انکے نام اور انکے کمالات بذریعہ وحی الٰہی آپکو پہلے ہی سے بتادیئے گئے۔ اور آپنے بذریعہ اشتہارات رسالجات اور کتابوں کے جہان کے اطراف میں شایع کردیا وہ مسیح موعود جس کا دنیا انتظار کرتی تھی اور جس امت کے اولیاء اس کی زیارت کے لئے بڑے خواہشمند تھے۔ محض اللہ کے فضل سے وہ ہمارے اس زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہمنے اس کو پہچانا اور اسکو مانا بدقسمت ہیں وہ جنہوں نے اس کے ملنے میں تامل کیا۔ اور اس کی قدر نہ کی وہ اپنا کام کرکے چلا گیا۔ اور اسکے بعد حضرت صدیق اکبر (نور الدین) رضی اللہ عنہ نے بڑی قوت اور طاقت سے اپنے عہد حکومت اور خلافت کو پورا کیا۔ اور اُس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو کہ یولد له کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بیٹا ہوگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس موعود لڑکے کیلئے الہام ہوا تھا کہ وہ "فضلِ عمر" ہوگا۔ اور خدا کی عجیب شان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی تھے اور اب ولد مسیح علیہ السلام بھی خلیفہ ثانی ہوئے ہیں۔ اسلامیوں کے لئے کتنی خوشی کی بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی منصۂ ظہور میں آئی۔ وہ لوگ کیسے غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو اس کو انسانی انتخاب قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ خلیفہ اول سے انہوں نے بارہا سنا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور کسی انجمن نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا۔ اور نہ ہی میں اس کو اسکا اہل سمجھتا ہوں اور میں انجمن کے خلیفہ بنانے پر تھوکتا بھی نہیں ؎ (۱۱ مئی)

اہلحدیث ۔ عبارت منقولہ اپنا مدعا صاف لفظوں میں اظہار کرتی ہے کہ اس حدیث کے مطابق میاں محمود موعود فرزند ہے لہذا خلیفہ برحق ہے بہت خوب مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ توجیہ جناب مرزا صاحب کلاں کی تفسیر کے برخلاف ہے ہم اپنی عادت کے مطابق اپنے لفظوں میں کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ مرزا صاحب ہی کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ مرزا صاحب آسمانی نکاح کا ذکر کرتے ہیں جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی لڑکی سے اونکا آسمان پر ہوا تھا جس کی بابت بڑے زور کے الہامات تھے اُسی کی بحث میں آپ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

"اس پیشگوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں ہے کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو اُنکے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ حاشیہ)

اہلحدیث ۔ مرزا صاحب کی یہ تصریح بہت سے ضروری مسائل پر روشنی ڈالتی ہے کیونکہ اس کا مطلب صاف ہے کہ حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی علامت آئی ہے کہ وہ نکاح کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد ہوگی وہ معمولی نکاح نہ ہوگا نہ معمولی اولاد ہوگی بلکہ اعجازی ہی ہوگی جیسا کہ محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کا ہوتا (اگر ہوتا) یہ نہیں کہ معمولی نکاح سے جو اولاد (محمود وغیرہ) پیدا ہونگے وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہوں گے ناظرین خصوصاً قادیانی پارٹی کے رکن اس عبارت کو غور سے دیکھیں یہ تو اونکا اختیار ہے کہ میاں محمود کو خلیفہ بنادیں اور اُس کا نام اولوالعزم اور فضل عمر وغیرہ رکھیں اور اُسکو خلیفہ ثانی سے تشبیہ دیں جس جناب میں بسلان اوگوسفنادیں ؎ شیر قالیں دگرست شیر نیستاں دگرست ؎ مگر یہ اونکا اختیار نہیں کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی کی تصریحات بگاڑیں۔

نتیجہ ضروری ۔ مرزا صاحب کلاں کی اس تشریح سے صاف ثابت ہے کہ جناب موصوف بھی باقرار اصلاح موعود نہ تھے کیونکہ نہ آپکا یہ اعجازی نکاح ہوا نہ اعجازی اولاد پیدا ہوئی بلکہ اعجازی نکاح کے فراق میں وہ ساری عمر کہتے تشریف لے گئے ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جلسہ دہلی صدر پر اعتراضات

ناظرین کو یاد ہوگا۔ ۱۰ مئی کو جو دہلی میں اصلاح ندوہ کے متعلق عظیم الشان قومی جلسہ ہوا تھا بحکم قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ؎ صدارت پر مجھے بٹھایا گیا جلسہ ہذا کی صدارت کیسی مشکل تھی اس کا اندازہ وہی اصحاب کرسکتے ہیں جو شریک جلسہ تھے ضروری تھا کہ ایسے جلسہ کی صدر کی کارروائی کسی نہ کسی شخص کے خلاف منشاء ہو اسلئے اوس کا حق ہے کہ وہ صدر پر اعتراض کرے جو اخلاقاً وانصافاً قابل ناراضگی نہیں ہوسکتا۔ مگر حق کسی طرح نہیں کہ واقعات کو بگاڑ کے بانئے تصنیف کرے یا غلط بیانی سے کام لے ایسے معترضوں کی مثال گذشتہ اہلحدیث میں بھی ہم دکھا چکے ہیں اور آج بھی دکھاتے ہیں

؎ لاہوری منکر پارٹی کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

آج ہمارے دوست سخن دہلی کے آزاد بلکہ آزاد تر اخبار کرزن گزٹ کے فاضل ایڈیٹر مرزا حیرت صاحب سے ہے مرزا صاحب صدارت جلسہ کی مشکلات کے تو قائل ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی تعریف کرتے ہیں کہ باوجود پے در پے کی جھنجھوڑیوں اور ہچکولوں کے وہ کرسی صدارت پر قائم رہے ورنہ ایسی حالت میں جبکہ ہر طرف سے میر مجلس کی بے خیالی پر آئے ورشت سے درشت لہجہ میں وار کیا جا رہا تھا کوئی شخص بھی خواہ کسی دل گردہ کا کیوں نہ ہوتا ہرگز ایک منٹ بھی نہ بیٹھ سکتا (کرزن گزٹ ۱۵ مئی صفحہ)

باوجود اس کے مرزا صاحب جلسہ اور صدر جلسہ پر بہت کچھ خفا ہیں لیکن افسوس ہے اس خفگی میں مرزا صاحب کی تحریر حیرت افزا ہو گئی آپ پہلے یہ لکھتے ہیں:-

"جتنے رزولیوشن شبلی اینڈ کو کی طرف سے پیش ہوئے وہ گرم گرم مباحثوں کے بعد اچھی پارہ پارہ کر دیئے گئے اور رزولیوشن پیش کرنے والوں نے طوعًا و کرہًا انہیں واپس لے لیا" (صفحہ ۳)

معلوم ہوا کہ سب رزولیوشن پارہ پارہ ہو کر واپس لے لئے گئے تھوڑا ہی آگے چلکر لکھتے ہیں:-

"اصلاحی کمیشن کا رزولیوشن جلسہ کے اتفاق اور پورے اتفاق سے پاس ہو گیا"

مرزا صاحب! آجتک تو علماء منطق کہا کرتے تھے کہ سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ اور موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے"

آج یہ کیا غضب ہے کہ ادھر تو آپ موجبہ کلیہ بولتے ہیں (جتنے رزولیوشن شبلی اینڈ کو نے پیش کئے ٹوٹ گئے) ساتھ ہی اقرار کرتے ہیں کہ اصلاحی کمیشن کا رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا جو صریح پہلے کی نقیض ہے یہ اجتماع نقیضین آپ سے پہلے بھی کبھی کسی نے کیا تھا؟ آہ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تجھ سے زمانہ میں دستور نکلا

ہاں مرزا صاحب (جتنے رزولیوشن شبلی اینڈ کو نے پیش کئے) نمبر دیکر بتلا سکتے ہیں؟ - کیا آپ ایک سے زیادہ رزولیوشن بتلا سکتے ہیں جو واپس لئے گئے ہوں یا لے لئے گئے ہوں؟ اے جناب سارے جلسے میں دو ہی تو رزولیوشن پیش ہوئے ایک طلبا کے ہڑتال توڑنے کے متعلق اظہار مسرت کا دوسرا تقرر کمیشن کا جنہیں سے ایک محرک نے واپس لیا دوسرا پاس ہوا پھر آپ یہ کیا فرماتے ہیں جتنے رزولیوشن پیش ہوئے پارہ پارہ ہو گئے کیا یہ وقائع نگاری ہے یا سہل انگاری۔

آگے چلکر آپنے مجھ پر جو چھینٹا ڈالا ہے میں اسکا شکر گذار ہوں آپ لکھتے ہیں:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ عجیب و غریب فقرے کہے جن سے لوگ متاسف بھی ہوئے اور ہنسی کے مارے دوہرے ہو ہو گئے پہلے تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں میں صرف دو ہی گروہ شرفاء کے ہیں ایک علماء کا اور ایک امراء کا اس پر لوگوں کو تعجب ہوا کہ فرقہ مفسدین اور فاسقین کو آج یہ صاحب شرفاء بیان کر رہے ہیں (اگرچہ کل امراء اور علماء نہ فاسق ہیں نہ مفسد مگر انکا بہت سا حصہ جانا بوجھا فاسق و مفسد ہے) پھر مولوی صاحب نے گھبرا کے یہ کہا کہ ابھی یہاں کی خبریں ٹیلیفون کے ذریعہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گی ٹیلیفون کی ایسی ہوئی کہ سننے والے مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔ اس بے اوسانی کی تقریر سے میر مجلس کی حالت پر لوگوں نے رحم کھایا اور خاموش ہو گئے"

میں نے اگر آپ کو جلسہ میں نہ دیکھا ہوتا تو یہی کہتا "گناہ بگردن راوی" مگر اب تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ آپ خود راوی ہیں پھر میری کیا مجال کہ یہ کہوں۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا وہ دہلی کے اخبار ہمدرد نے قریبًا لفظ بلفظ شائع کیا جیسا واقعہ اور واقع قریبًا پورے کے پورے لکھے لیں میں ہمدردی سے اپنی تقریر آپکو پڑھکر سناتا ہوں آپ ہمدرد کا پرچہ ۱۶ مئی کا لے کر دیکھئے ہمدرد لکھتا ہے:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کا انتخاب صدارت جلسہ کے لئے بالاتفاق عمل میں آیا اور مولوی صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں فرمایا (معمولی تمہید کے بعد)

اس ہیچکارہ کے نام پر اس جلسہ کی صدارت کا قرعہ ڈالا گیا۔ خیر میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ لیکن آپ اس جلسہ کی اہمیت پر غور کریں یہ جلسہ کن لوگوں کا ہے جو اسلامیوں کا زندہ نمونہ شرافت ہیں۔ پس ہندوستان کے مسلمانوں کا ننگ و ناموس اس سے وابستہ ہے۔ اگر یہاں کوئی بےلطفی ہوئی تو ساری قوم پر الزام آئیگا اور لوگ کہیں گے کہ پنجاب ہو یا بنگال مسلمانوں میں ؎

نہیں کوئی شمہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی میں تو ہے اتفاقی

مسلمانوں میں دو ہی طبقہ بفضل خدا معزز ہیں اول علماء دوم روسا و گریجوایٹ یہ دونوں بفضل خدا یہاں موجود ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسے معاملہ کے متعلق جو ہم سب کے دین و مذہب سے تعلق رکھتا ہے ہماری آیندہ دینی و دنیوی فلاح و بہبود پر اثر ڈالتا ہے۔ جس میں کوئی زر۔ زمین۔ یا زن کا جھگڑا نہیں ہے ہم انصاف سے سچی رائے نہ دیں۔ پھر مولوی صاحب نے قرآن مجید کی بعض آیات پڑھکر فرمایا کہ وہ خدا علیم بذات الصدور ہے جس سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی ہم کو سلام

۱؎ میں خداداد فراست سے خوب جانتا تھا کہ چند آدمی جلسہ کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہی ادہر ادہر سے آوازے کستے تھے میں انکو بیمار دل سمجھتا اور انکو کامیاب کرنے والا ہوتا تو صدر ہی کیوں بنایا جاتا۔

مرزا صاحب! ؎

ہم نظر بازوں سے وہ چھپ نہ سکا جان جہاں
وہ جہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

نے روکا ہے اور سختی سے منع کیا ہے کہ تم کسی کی غیبت جستجو نہ کرو تم لوگوں کی دلوں کو نہیں چیر سکتے ایک شخص کوئی رائے دیتا ہے جو تمہارے موافق نہیں۔ کہا جاتا ہے اس کی نیت بری ہے ارادہ فاسد ہے۔ یہ حق تمہیں کہاں سے حاصل ہوا دلوں کا حال خدا جانتا ہے پس آپ کسی کی ذات کسی کی نیت پر حملہ نہ کریں اور جو لکھے دیں اپنی شرافت کو ملحوظ رکھکر دیں شام کو آپکی کارروائی پبلک میں پھیل جائیگی یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو کلکتہ بمبئی تک فوراً خبر پہنچا دینگے۔ پس آپ احتیاط رکھیں کسی شخص کی ضد میں ناحق بات کہنے پر مجبور نہوں خدا تعالیٰ کا حکم ہے جب بات کرو انصاف سے کرو چاہے تمہارا کوئی قریبی رشتہ دار ہی ہو مگر اس کی خاطر انصاف کو نہ چھوڑو میری خاطر نہیں سید الانبیاء احمد مجتبیٰ کے ارشاد کو ملحوظ رکھکر جلسہ کی کارروائی متانت سے ہونے دیجئے میں نہ لیڈر ہوں آپکا خادم ہوں لیکن اگر کوئی بیچ میں بولیگا اس کو منع کرونگا اگر نہ مانے گا تو خود کرسی چھوڑ دونگا۔ اس کے بعد مولوی صاحب کرسی پر متمکن ہوئے۔"

ناظرین! اس تقریر میں کوئی فقرہ ہے؟ جس پر کسی کو (سوا مرزا صاحب کے) تعجب یا تاسف ہو۔

مرزا صاحب! اڈیٹر کا فرض ہے کہ وقائع نگاری میں اپنی ذاتی رائے کو الگ رکھے یہ نہ کرے کہ واقعات میں اپنی رائے کو خلط ملط کرکے ناظرین کی حق تلفی کرے سچ ہے

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا

پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

ہاں یہ آپکو شاید اختیار ہے کہ آپ علماء کو مفسد کہیں اور امراء کو فاسق مگر اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ سب ایسے نہیں میں نے بھی قضیہ مہملہ کہا تھا کلیہ نہیں کہا تھا کہ آپکو تعجب ہوا التعجب تو یہ ہے کہ آپ جیسے دہلی کے فصیح و بلیغ مجھ پنجابی کی اردو سمجھنے میں غلطی کھائی سچ ہے۔

سیہ مستاں منطق الطیر است جانی لبند
جز سلیمانے نباید فہم این گفتار را

مولوی ابراہیم صاحب کا جواب

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۴ اپریل سنہ حال میں بعنوان "مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جواب دیں" ایک استفسار چھپا تھا کہ سیالکوٹ کے بعض مرزائیوں نے دسمبر گذشتہ میں خاکسار کے مکان پر مولانا شیر محمد صاحب نے ذکر کیا تھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی بددعا کے مقابلہ میں خود ہی اپنے اخبار میں لکھدیا تھا کہ خانزادہ کی رسی دراز ہے پس اگر آپ مرزا صاحب کے بعد زندہ رہے تو یہ امر آپ کے حق میں دلیل مفید کیسے ہو سکتا ہے۔ اسپر مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ اگر یہ الفاظ میرے اخبار میں نکل آئیں تو تمکو مبلغ صد روپیہ انعام حق المحنت دونگا۔ اسکے لئے ان مرزائیوں نے اقرار نامہ لکھا کہ ہم اخبار اہلحدیث میں سے یہ الفاظ ثابت نہ کریں تو جس شخص سے میر قاسم علی[1] کی تحریر میں ہمنے یہ پڑھا ہے ہم اس کو کاذب تصور کرینگے۔

اس کے بعد خاکسار نے بہت دفعہ مطالبہ کیا لیکن انہوں نے کچھ بھی پیش نہ کیا آخر انہوں نے عذر کیا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء کا پرچہ کہیں نہیں ملتا اس میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ ان کا عذر توڑنے کے لئے ۲۶ اپریل کا پرچہ بھی مہیا کرکے دیا گیا جس میں سے یہ الفاظ نہ نکلے۔ اور بہت شرمندہ ہوئے۔ لہذا اطلاعاً گذارش کیا گیا والله الہادی۔

اڈیٹر۔ کیا مرزائی اب بھی اس دعوے کو واپس نہیں کریں گے (شرم کی ضرورت ہے)۔

[1] منشی قاسم علی کو میر صاحب مرزائیوں کی اصطلاح میں لکھا ہے ورنہ ہم اور وہ خود خوب جانتے ہیں کہ وہ کون ہیں کیونکہ آپ کی ولادت اور سکونت سیالکوٹ ہی میں تھی۔ منہ

کانفرنس اہلحدیث اور علمائے بنگال

میں ایک خادم القوم اہلحدیث اور خریدار اخبار اہلحدیث

۱۲۶۵ھ ہجری سے میرے دادا صاحب مرحوم مغفور مدرسہ احمدیہ آرہ مولانا مغفور ابراہیم صاحب سے تحصیل یافتہ ہو کر قریب ۳۰ سال کے عرصے سے بنگال میں تشریف لائے تھے جن کی طفیل سے بہت سے جھگڑے فساد برپا ہو کر ہم چند اشخاص جیسی اہلحدیث ہوئے فی الحال ۲۵ گھر اہلحدیث ہیں اور چاروں طرف فقط نام حنفی اور بدعتیوں . . . . . کا بازار گرم ہے۔ اور جہانتک سمجھا ہے ہمارے احاطہ بنگال میں اہلحدیث مذہب کا ظہور ہندوستان کی طفیل سے ہے اور ضرور ہے کہ ہر بنگالی اسکو تسلیم کرے لیکن کیسا شکریہ ادا کیا ہوا کہ ہمارے تبدیل مذہب آزاد اہلحدیث ہمارے تبدیل خصائل وغیرہ ہندوستان کی طفیل ہے لہذا بذریعہ اپنے قومی اخبار اہلحدیث (جو کہ ہندوستان بنگال بلکہ انڈیا میں اتفاق کی نشان ہے) اپنی قومی حیثیت اپنے ملکی بھائی کے لحاظ سے علمائے بنگال سے عموماً اور ضلع رنگپور دیناجپور راجشاہی۔ بگڑا میمن سنگھ فریدپور وغیرہ دیگر اضلاع بنگالہ کے علمائے کرام سے خاصکر لازمی طور پر اپنے حق ظاہر کرکے جواب کے لئے مدعی ہوا چونکہ عرصہ تین چار سال سے دار السلطنت دہلی میں اہلحدیث کانفرنس کی بنا قائم ہے (جس کا اصل مقصود اغراض اشاعت توحید و سنت ہے) اور باوجود کانفرنس کی سالانہ دورہ امرتسر پشاور میں ہو چکا ہے اور رپورٹ وغیرہ سے کانفرنس کی بہت ترقی معلوم ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر اس کانفرنس پر ہمارا حق ہے اور دست انداز کی اختیار ہے تو اپنے مالی و نفسی امداد سے کوشش کرنا لازم ہے اور اگر اس پر نقطہ چینی کی ضرورت سمجھا جائے تو امید ہے کہ ذریعہ اخبار اہلحدیث تصفیہ کیا جاوے۔ اور اگر اختیار نہ ہو تو فقط کانفرنس اہلحدیث ہندوستان ہو تو بسم اللہ قم باذن اللہ ہم بنگالی ایک انجمن اہلحدیث یا کانفرنس اہلحدیث قائم کریں اشاعت توحید سنت کا ڈنکا

بجا ہیں۔ ذرہ نظر کو کھول کر دیکھئے ہر قوم اپنے اپنے ملک اور قوم کے لئے کیا کیا مصیبتیں جھیل کر کے ترقی کے کرشمے دکھا رہی ہیں۔ ہندو۔ آریہ۔ مرزائی۔ اہل قرآن۔ شیعہ وغیرہ کو دیکھئے چند ہی روز میں کہاں سے کہاں تک ترقی کر گئے اور ہم اہلحدیث علمائے بنگالہ اپنے لئے خاموشی کو ترقی سمجھتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں انشاء اللہ ہم بھی اہلحدیث ہیں۔ درست ہے کہ ہماری قوم ہر قوم پر غالب اور مقبول ہے کیونکہ ہمارا خیال اور منشاء اشاعت توحید و سنت ہے بشرطیکہ ہم اپنی قومی ترقی کو لازم سمجھ کر کام کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم ایک انجمن قائم کریں (جسکے سرگروہ چند نامی علماء ہوں کے ماتحت بہت سی جماعت خادموں کی ہو) آمادہ ہوں اگر کانفرنس اہلحدیث دہلی سے ہماری رشتہ داری قومی حیثیت سے پوری ہو تو اس کی ایک شاخ ملک بنگالہ میں چند انجمن یا ضلع انجمن قائم کریں ورنہ جو کچھ سمجھیں کریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

میرے ناقص علم میں ان چند علماء کے نام درج ذیل ہیں امید ہے کہ اپنی اپنی قومی حمیت کے لئے اپنی رائے سے مطلع ظاہر کریں۔ میں اپنی جان و دل سے ہمدردی ظاہر کرتا ہوں۔ اب علمائے کرام جناب مولوی عبدالرحمن صاحب ڈھاکہ۔ مولوی اڈیٹر محمدی محمد اکرم خان صاحب چوبیس پرگنہ۔ مولوی مظہر الحنان صاحب ندیا۔ مولوی عبدالغفور مولوی محمد حسین صاحب بگڑہ۔ مولوی شریعت اللہ صاحب رنگپور۔ مولوی عبدالرحیم مولوی محمد حسین مولوی عبداللہ الباقی صاحب دیناجپور۔ مولوی محمد حسین صاحب راجشاہی عبامیرہ۔ مولوی نعمت اللہ صاحب مرشدآباد۔ توجہ فرمادیں اور جواب دیں۔

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث صاحب سے التجا ہے کہ ضرورت سمجھ کر اخبار میں شائع فرما کر مشکور و ممنون فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ فی الدارین۔ فقط

نیاز مند عبدالمنان خادم القوم اہلحدیث

ضلع رنگپور۔ پوسٹ چھپا ہالی مدرسہ ہدایت الاسلام

اڈیٹر۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ اہلحدیث کانفرنس اور اخبار اہلحدیث بہت دنوں سے اس امر کی تحریک کر رہے ہیں کہ ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہو بنگالہ تو توحید و سنت کا مخزن اور معدن ہے اسلئے بنگالہ کے ہر مقام پر انجمن اہلحدیث ہو کر کانفرنس دہلی سے وابستہ ہو جاویں خدا اس تجویز کو راست لاوے۔

مذاکرہ علمیہ

بابت دعوت ولیمہ

بخدمت شریف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم۔

ولیمہ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

طعام الولیمۃ اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ من سمع سمع اللہ بہ رواہ الترمذی واستغربہ۔ یعنے دعوت ولیمہ اول روز بعد نکاح واجب ہے اور دوسرے روز کی دعوت سنت ہے اور تیسرے روز کی دعوت شہرت ہے اور جو کوئی شہرت کی غرض سے کرے شہرت کریگا اس کو اللہ تعالےٰ سنا کر عذاب کریگا۔ ترمذی نے اس کو غریب کہا۔ اور حافظ ابن حجر بلوغ المرام میں تحریر فرماتے ہیں ورجالہ رجال الصحیح ولہ شاھد عن انس عند ابن ماجۃ یعنے راوی اسکے راوی صحیح بخاری کے ہیں اور اس حدیث کا شاہد ہے انس سے ابن ماجہ کے نزدیک۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ دعوت ولیمہ بعد نکاح دو دن تک سنت ہے بعد دو دن کے ولیمہ کرنا ٹھیک نہیں۔ مجھے یاد آتا ہے کہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کا صاحبزادہ میاں عطاء اللہ کی دعوت ولیمہ نکاح سے بہت دن کے بعد ہوئی کیا مولانا اسکا ثبوت دے سکتے ہیں؟ علماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ نکاح کے تین چار مہینے کے بعد ولیمہ کرنا جائز ہے یا نہیں اگر کوئی اس کو مسنون سمجھ کر کرے تو وہ بدعت میں شمار ہوگی یا نہیں چونکہ یہ طریقہ ہندوستان میں جاری ہے اس لئے اس مسئلے کی تحقیق ضروری ہے۔ امید ہے کہ علمائے کرام ضرور توجہ فرماوینگے۔

احسان اللہ ساکن کوڑی دیناجپور۔

اڈیٹر۔ اس مسئلہ کے متعلق آپ نیل الاوطار جلد ۶ کا صفحہ ۹۳ دیکھ لیتے تو اس سوال کی حاجت نہ ہوتی نہ مذاکرہ کی۔ ولیمہ کی دعوت بعد نکاح ہے یا بعد زفاف اصح یہ ہے کہ بعد زفاف۔ اسلئے عطاء اللہ کا ولیمہ متصل نکاح نہیں ہوا بلکہ بعد ملاپ ہوا۔ فافہم۔

اولیاء اللہ (اور) تصوف

تصوف کی تاریخ مختصرا

(مترجمہ پروفیسر رینالڈ نکلسن)

اس مسئلہ پر کہ تصوف کی ابتدا کب اور کیونکر ہوئی بہت کچھ بحث کیگئی ہے اور مختلف و متضاد قیاسات اسکے متعلق قائم کئے گئے ہیں اور یہ امر چنداں تعجب خیز بھی نہیں کیونکہ کسی نے اب تک اس مسئلہ کے تاریخی پہلو پر نظر نہیں ڈالی۔ حالانکہ اس پہلو کو نظر انداز کر دینا اور عام واقعات و قیاسات سے استدلال کرنا میری رائے میں کبھی سود مند نہیں

لہ البتہ جرمنی کے ڈاکٹر مرکس اس سے مستثنے ہیں جنہوں نے ابو سلیمان الدارانی کے زمانہ تک سبھی تصوف کے نشوونما پر مورخانہ نظر ڈالتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے متصوفانہ عقاید فلسفہ یونان سے ماخوذ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب دیکھنے سے پہلے میں اس مسئلہ پر بطور خود نظر غایر ڈال چکا تھا اور جس نتیجے کا استخراج انہوں نے کیا ہے وہی میں بھی مستنبط کر چکا تھا۔ ۱۲ منہ

اقول یہ رائے اور تحقیق عین ہمارا مدعا ہے۔

حسب السلام

ہو سکتا اور نہ کوئی اور یہ ہے اور مستقل نتیجہ مترتب
ہو سکتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تصوف کے اصول
ویدانت کے اصول سے ملتے جلتے ہیں لیکن یہ عقدہ
کہ آیا تصوف ویدانت سے ماخوذ ہے یا نہیں اس وقت
تک حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تاریخ سے مدد نہ لی جاوے
اس کا یہ طریقہ ہے کہ اول یہ دیکھا جائے کہ جب تصوف
کی ابتدا ہوئی تو اسلامی تخیل پر ہندوستانی تخیل نے
کیا اثر ڈالا تھا۔ دوسرے اس امر پر غور کیا جائے
کہ تصوف کے نشو و نما کے متعلق جو واقعات مسلم و
متحقق ہیں وہ کہاں تک اسکے ہندی الاصل ہونے
کے مؤید ہیں۔ اسی طرح اس قیاس کی نسبت کہ تصوف
ایرانی دماغ کا ماحصل ہے اول یہ ثابت کرنا چاہیئے
کہ جن لوگوں نے خاص خاص متصوفانہ عقاید کی اشاعت
کی وہ ایرانی النسل تھے۔ لیکن ہم کو معلوم ہو چکا ہے
کہ یہ امر ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ
معروف کرخی ایرانی الاصل تھے لیکن تصوف کے
اصول مخصوصہ کی تدوین اول اول ابو سلیمان الدارانی
اور ذوالنون مصری ان کے جانشینوں نے کی اور یہ
وہ لوگ تھے جن کی عمریں شام و مصر میں گذریں اور جنکی
رگوں میں ایرانی خون کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔

فلسفہ اشراقیہ جدیدہ اور تصوف میں جو حیرت انگیز
مطابقت پائی جاتی ہے (اور یہ وہ مطابقت ہے
جو تصوف اور ویدانت کے تطابق باہمی سے بھی
زیادہ اشبہ اور اقرب ہے) بجائے خود اس امر کی دلیل نہیں
ہے کہ ایک مذہب دوسرے مذہب سے ماخوذ ہے
لیکن پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کا
تصوف کے ساتھ تاریخی رشتہ ضرور ہے۔ اور ہم
اپنے اسی یقین کے بعض وجوہ ذیل میں قلمبند کرتے ہیں
تذکرۃ الاولیاء اور دوسری تصانیف کے مطالعہ
سے یہ صریحی نتیجہ نکلتا ہے کہ تصوف کا وہ پہلو جس کا
مقصود بجائے زہد و رضا کے معرفت ذات باری
ہے ترقی کر کے ۲۰۰ھ اور ۲۵۰ھ کے درمیان کے
پچاس سال میں منتہائے کمال کو پہونچ چکا تھا۔
اس نصف صدی میں جو مامون۔ معتصم۔ واثق۔
متوکل کا زمانہ ہے دیکھتا ہے کہ مغربی ایشیا

پر یونانی تخیل نے عموماً اور فلسفہ اشراقیہ جدیدہ
نے کیا اثر ڈالا ہے۔

اس زمانہ میں مسلمانوں پر یونانی تہذیب کا پرتو
جس طرح پڑا اسکا اعادہ تحصیل حاصل ہے ہر وہ شخص
جسنے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے جانتا ہے کہ
یونانی علوم و فنون کی ندی جو ان دنوں چڑھی
ہوئی تھی سرزمین عراق کی طرف تین سمت سے
موجیں مارتی ہوئی بڑھی۔ شام مسیحی خانقاہوں
سے خوزستان کے ایرانی دار العلوم واقع جندی
ساپور سے اور مسوپوٹیمیا کے مشہور مرکز علم حران
سے جو شامی بت پرستوں یعنی صابیوں کا گڈھ تھا
فلاسفہ و اطباء و علماء یونان کی کثیر التعداد تصانیف
کا عربی میں ترجمہ ہوا انہیں لوگوں نے ذوق و شوق
سے پڑھا اور یہی تراجم جدید اکتشافات کی
بنا پر قرار پائے۔ غرض اسلامی علوم و فنون اور
فلسفہ کا سنگ بنیاد حکمت یونان ہے۔

اسلامی فلسفہ کی مجلس کا صدر افلاطون نہیں
ہے بلکہ ارسطو ہے لیکن عربوں کو اصول مشائیہ
اول اول اشراقیین جدید کی شرحوں کے ذریعہ
سے معلوم ہوئے۔ اور جن فلاسفہ کا رنگ اسلامی
فلسفہ میں صاف نظر آتا ہے وہ پلاٹینس۔ فرفوریوس
اور پراکلس ہیں۔ کتاب الٰہیات ارسطو جو نام کو
ارسطو سے منسوب کیجاتی ہے اور جس کا ترجمہ [illegible]
سنہ ۲۲۶ھ میں بزبان عربی ہوا حقیقت میں فلسفہ
اشراقیہ جدیدہ کا ایک دستور العمل ہے۔ بہرحال ہمارا
مقصد بیان اس امر کا اظہار ہے کہ فلسفہ اشراقیہ
جدیدہ کے عقاید نویں صدی عیسوی کے نصف اول میں
عام طور سے شائع ہو چکے تھے۔ اور ہر تعلیم یافتہ
مسلمان کی دسترس کے اندر تھے۔ اور یہ وہ سرزمین
تھیں جو کئی صدیوں سے تصوف اور ہمہ اوست کے
مسلک کا گھر بنی ہوئی تھیں۔ اور اشراقیین جدیدہ
پیروان طریقت اور یہ اور مسیحی ملاحدہ کا ملجا و ماوی
تھیں۔ چھٹی صدی عیسوی کے آغاز پر چند تصانیف
جو اب تک کنج خمول میں پڑی ہوئی تھیں یک بیک
دنیا کے سامنے اس ادعا کے ساتھ پیش کیگئیں

کہ انکا مصنف یونان کی مشہور علمی و سیاسی مجلس
اریوپیگس کا رکن ڈایونیسس ہے جو سینٹ
پال کی تلقین سے مشرف بمسیحیت ہوا تھا عام طور پر
ان تصنیفات کے متعلق یہ خیال کیا گیا ہے کہ ان
منسوبات کا اصلی زمانہ تصنیف یہی زمانہ تھا اور کسی
شامی راہب نے جو غالباً پراکلس سے نسبت تلمذ
رکھتا تھا انہیں تصنیف کیا ہوگا۔ اس قیاس کی
تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ اگرچہ اہل مشرق
نے ان تصانیف کا خیر مقدم عام طور پر نہایت
اشتیاق سے کیا لیکن دنیا کے سامنے ان کے پیش
کرنے والے اور ان کی تائید و توثیق میں خصوصیت
کے ساتھ اظہار جوش و خلوص کرنے والے اہل شام
ہی تھے ڈایونیسس کی ان منسوبات کے حقیقی
مصنف نے اپنے استاذ کا نام ہیرو تھیوس بتایا ہے
اور قرائن سے ثابت کرتا ہے کہ ہیرو تھیوس اور اسٹیفین
بارسوڈیلی جو مشرقی شام کا ایک سر برآوردہ صوفی
اور یعقوب سروجی (۴۵۱-۵۲۱ء) کا معاصر تھا
دو جدا جدا شخص نہ تھے بلکہ ایک ہی تھے اس
اسٹیفن کی دو تصانیف "عشقیہ مناجات" اور
مبادی الٰہیات کے بعض اجزا جعلی ڈایونیسس
کے مکتوبات میں بجنسہ محفوظ ہیں اور ایک مکمل تصنیف
موسومہ "مکتوبات ہیرو تھیوس" در بارہ اسرار
و غوامض ربوبیت کا ایک عجیب و غریب قلمی نسخہ
ہم تک پہونچا ہے جو اس وقت برٹش میوزیم میں
موجود ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ منسوبات ڈایونیسس
کا اصلی و حقیقی ماخذ کیا ہے۔ ان تصانیف کا ترجمہ
لاطینی میں جان اسکوٹس ایریجینا نے کیا جو قرون
وسطے میں مغربی تصوف کی بنا قرار پایا مشرقی
دنیا میں بھی انکا اثر کچھ کم ہمہ گیر نہ تھا۔ چنانچہ ان کے
منظر عام پر آتے ہی انکا ترجمہ شامی زبان میں ہو گیا
اور جو اصول و عقاید ان میں درج تھے وہ اہل ذوق
کے نوک زبان ہو گئے۔ جیسا کہ ان کثیر التعداد
شرحوں اور حاشیوں سے ثابت ہوتا ہے جو شامی مصنفین
نے ان پر قلمبند کئے۔ ضرور ہے کہ ان مباحث کا چرچا
نویں صدی عیسوی میں ہوا ہو کیونکہ ان قلمی نسخوں کا

یہی زمانہ ہے جب سینٹ پولس (واقع فلسطین) سے اڈیسا کو بھیجے گئے سنہ ۵۰ء کے قریب تو بت پرستی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ کنارہ آب دجلہ سے لیکر تا بہ جبل اوڈیانوس کوئی علم دوست شخص ایسا نہ تھا جو پلوٹینس کی تحریرات کو فرسے لیکر نہ پڑھتا ہو۔

لیکن یہ سمجھنا چاہیے کہ فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کے معارف سے مسلمانوں کو لٹریچر ہی نے روشناس کرایا۔ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے کہ شہر حران واقع بوٹیمیا بخلاف شہر ایتھن کے تھا جس کے ذریعہ سے حکمت یونان کا خون اسلام کے بدن میں داخل ہوا اس شہر میں خاص قوم کے لوگ آباد تھے جو حقیقت میں تو شامی بت پرست تھے لیکن نویں صدی عیسوی کے آغاز کے قریب اپنے آپ کو صابی کہنے لگے تھے تاکہ خلیفہ المامون کی ایذا رسانی سے محفوظ رہیں جو بوجہ ان کے شرک و بت پرستی کے ان کے درپے آزار ہو گیا تھا اس قوم کے بہت سے لوگوں نے تو اسلام یا عیسائیت قبول کر لی لیکن انکا جز و غالب اپنے قدیم مشرکانہ عقائد پر جما رہا اور انہیں سے جو تعلیم یافتہ تھے اوسی مذہبی فلسفہ کا اتباع کرتے رہے جو شہرستانی اور دوسرے مسلمان مصنفین کی رائے میں پراکلس اور ایمبلیکس کا جدید اشراقی مسلک ہے اور بس اگرچہ صابی جماعت جس نے بڑے بڑے فضلا حکما اور علماء پیدا کئے ہیں بغداد میں نویں صدی عیسوی کے خاتمہ سے پہلے آباد نہیں ہونے پائے تھے لیکن اس میں ذرا شک نہیں کہ صابی اور مسلمان حکماء میں تبادلہ خیالات بہت پہلے سے شروع ہو چکا تھا قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کو جہاں کہیں یونانی تمدن سے مڈبھیڑ ہوئی انہوں نے فلسفہ اشراقیہ جدیدہ کی مذہب آلودہ حکمت کو اپنے حوالی میں ساری و دائر پایا۔

یونانی تمدن نے جن سرزمینوں میں اپنے قدم مضبوطی اور استحکام سے جمائے تھے وہ مصر اور شام تھیں اور یہ وہ ممالک ہیں جہاں اول اول اسلامی تصوف کا اٹھان ہوا جس شخص نے تصوف کے اس نشو و نما میں سب سے بڑا حصہ لیا وہ ایک فیلسوف اور کیمیاگر بیان کیا جاتا ہے بالفاظ دیگر وہ حکمت یونان کے خرمن کا خوشہ چین تھا اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ جن خیالات کا اظہار اس نے کیا ہے وہ انہیں خیالات کا عکس ہیں جو ڈایونیسیس کی تصانیف میں پائے جاتے ہیں تو اس نتیجہ کے بدیہی ہونے میں کلام نہیں رہتا کہ فلسفہ اشراقیہ جدیدہ اور تصوف میں ایک گہرا تاریخی تعلق ہے جو واقعات کہ اوپر بیان کئے جا چکے ہیں ان سے سوائے اسکے اور کوئی نتیجہ مترتب ہو ہی نہیں سکتا۔ نیز ڈاکٹر مرکس کا یہ مصنفہ ہو کر یہ ثابت ہو چکا کہ صوفیہ کے عقائد کا سراغ حرفاً حرفاً ڈایونیسیس کی تصانیف میں مل سکتا ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ اسلامی تصوف زیادہ تر یونانی حکمت نظری کا ماحصل ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس ابتدائی زمانہ میں بھی نظام تصوف مطلقاً اور تمام تر یونانی نہ تھا۔ کیونکہ چھ صدیوں کے مرور نے خود فلسفہ اشراقیہ جدیدہ میں بعض خارجی اجزا ملا دیئے تھے یہاں اس کا موقعہ نہیں ہے کہ سنہ ۸۰۰ء سے قبل کے تصوف میں جو یونانی اور غیر یونانی عناصر شریک تھے انکا تجزیہ کیا جائے البتہ اتنا کہا جا سکتا ہے کہ معروف کرخی جنکی نسبت ابو المحاسن نے لکھا ہے کان ابواہ من اعمال واسط من الصابئۃ (اوسکے والدین صابی تھے اور ضلع واسط کے رہنے والے تھے) غالباً مندائی تھے۔ مندائیوں کو جو قرآن مجید میں صابئین کے نام سے یاد کئے گئے ہیں مسلمان بوجہ ان کی کثرت شست و شو کے المغتسلہ کہتے تھے۔ یہ لوگ اس مرطوب علاقہ میں رہتے تھے جو واسط اور بصرہ کے درمیان واقع ہے ان کے معبود اعلیٰ کا نام الحی تھا اور جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے وہ ایک قدیم قوم کی یادگار تھے جس کا مذہب "ناسٹک" (ادریہ) تھا۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ معروف کرخی خود مندائی نہ تھے تو اس میں تو کلام نہیں کہ وہ ان صابئۃ البطائح کے اصول و عقائد سے بخوبی واقف تھے چنانچہ معروف کے ملفوظات سے ہے "یا شیخ فرو خوابانید اگر [illegible] از [illegible] بو و بارد" (تذکرۃ الاولیا) [illegible] مندائیوں یا الحمائیوں کے اس عقیدہ کا پتہ چلتا ہے کہ ان [illegible] ذکر [illegible] (کتاب الفہرست ابن الندیم)

ابو المحاسن کے قول کے موافق ابو سلیمان الدارانی بھی واسط کے رہنے والے تھے۔ اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ ذوالنون کی نظروں میں مسئلہ معرفت کی بہت بڑی وقعت تھی۔ ابراہیم ادہم کے قول کے مطابق انسان کو درجہ زہد پر فائز ہونے کے لئے جن چھ عقبات کا طے کرنا لازمی ہے وہ ان سات پھاٹکوں کی [illegible] ہیں جن میں سے ہر ایک یونانی روایت کی بموجب ایک سنتری کا پہرہ ہے اور جو روح کو نجات کے مقدس رستہ میں ملتے ہیں اور صرف اس شخص کے لئے کھولے جاتے ہیں جو علم باطن کا جاننے والا ہو۔ آگے چلکر ان سنتریوں کے نام شہوت حسد اور اسی قسم کے دوسرے جذبات سیئہ رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ناسٹزم (عقائد ادریہ) نے موسویت و مسیحیت اور ساتھ ہی یونانی حکمت سے اثر پذیر ہو کر تصوف کی بنا میں حصہ لیا اور ان دونوں طریقوں میں بہت کچھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ اگر اس بارے میں مزید تحقیقات کی جائیگی تو بہت سی نئی نئی باتیں معلوم ہونگی اتنا البتہ یقینی ہے کہ جس تاریخی [illegible] میں اسلامی تصوف نے جنم لیا اس میں اسکا ہندی یا ایرانی الاصل ہونا نہیں پایا جاتا بلکہ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ وہ یونانی تخیل اور مشرقی مذہب خصوصاً فلسفہ اشراقیہ جدیدہ مسیحیت اور عقائد ادریہ کے باہمی میل کا نتیجہ ہے۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کم از کم دو مسالک پر ایرانی اور ہندی تخیل کا اثر پڑا ہو لیکن یہ ایک دقیق عقدہ ہے جو ابھی حل نہیں ہوا اور شاید کبھی بھی حل نہ ہو۔ ہندی تخیل کا اسلامی تصوف پر براہ راست جو اثر پڑا ہے اسکے اہم ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن تاریخی لحاظ سے اس اثر کو یونانی اور شامی اثرات سے مؤخر اور تابع سمجھنا چاہیے۔

(بقیہ دارد)

عبدالسلام [illegible]

اجتہاد و تقلید ۔ ان دونوں مضمونوں پر مصلحانہ تحریر [illegible] نمبر

قرآن شریف کا معجزانہ کلام

الہ آباد جیسے شہر میں لوگوں کی حالت کا کیا کہنا ہے مختصر یہ کہ جاہلوں اور لچوں کی کان ہے مگر آج جو کچھ خاکسار بیان کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کچھ لوگوں کو اسلامی ارکان واحکام کی طرف توجہ ہوئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں کے ابتری اور تنزل کے کون سے سبب ہیں کہ جسکے سدباب ہیں اس غرض کے سبب ... کل شہر کے مسلمانوں کو ترغیب دیجاوے کہ علاوہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت کریں اور بس۔ پھر کیا تھا اس آواز نے تمام مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کیطرف مدعو کر دیا یہانتک نوبت پہنچی کہ جو لوگ بدمعاشوں کے زمرے میں تھے اُن پر بھی فہمائش ہونے لگی اور تمام لوگوں میں مشہور کر دیا گیا کہ نماز جبراً پڑھائی جاوے جو شخص خلاف ورزی کرے اور نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو اور سکے گھر میں پہنچتی اور جہتر تک بھی نہ جاوے تنگ آمد بجنگ آمد بعض بعض کے ساتھ زدوکوب کا سلوک کیا گیا۔ اب حال یہ ہے کہ جو لوگ بدمعاشوں کی صورت رکھتے تھے وہ لوگ صالحوں میں داخل ہوتے جاتے ہیں (انشاء اللہ) جو شخص کچھ عرصہ کرتا ہے فوراً مسجد میں پلٹ آتے ہیں تقریباً دو ماہ سے یہی حالت ہے خدا کی شان پہلے جو مسجدیں کہ بالکل اجاڑ تھیں اور نماز کیا اذان بھی نہیں ہوتی تھی آج اُن مساجد میں اس کثرت سے لوگ آتے ہیں کہ مسجدیں کھچا کھچ بھر جاتی ہیں تب جاتے ہیں تنگ است ومردماں بسیار اور زبان رکھتے ہیں واقعی دیکھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور لوگوں کو خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مسجدیں بالکل ناکافی ہیں جدید مسجدیں تعمیر ہونی چاہئیں۔ اگر یہی کوشش جدید رہی تو بہت جلد کئی ایک نئی مسجدیں تعمیر ہونگی (انشاء اللہ) اب آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ان نمازوں کے پڑھنے کا نتیجہ کیا ہے اور کیا ہوگا۔ خداوند عالم یوں ارشاد فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (المؤمنون ع) جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہ (اپنے میراث) فردوس کے وارث ہونگے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے اب تو یہ صرف جنت کی خوبیاں ہیں دنیاوی خوبیاں ملاحظہ فرمائیے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ یعنے بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بری بات سے اور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔

واللہ ساڑھے ۱۳ سو برس کے گذرنے پر بھی قرآن شریف کی آب وتاب ویسی ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی اسکا معجزنما کلام ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ واقعی الہ آباد میں جس قدر تاڑی۔ شراب۔ رنڈی بازی۔ قمار بازی وغیرہ کا زور تھا کسی دوسرے شہروں میں بائیدوشائید ہو کیا خوب کلام پاک ہے کیا خوب رحمت کلام ہے هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ۔ (اس کلام پاک کا بیان انسانوں کیلئے ہدایت اور پرہیزگاروں کے لئے وعظ ہے) اگر یہ کوششیں کامیاب ہو گئیں اور دو چار مہینہ اسی طرح جدوجہد جاری رہی۔ تو پھر دیکھئے گا کہ بدافعالیوں کی یونیورسٹیاں عدم کی صورت اختیار کر لینگی یہ بھی افواہ اڑ رہی ہے کہ شراب خانہ والوں نے گورنمنٹ میں درخواست دینے کی ٹھان لی ہے کہ مسلمانوں نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے لہذا مطالبہ لیسنس کم کر دیا جاوے گا کاش ہمارے دیگر اطراف وبلاد کے علماء ومسلمان حضرات اس پر توجہ کریں اور بجائے اسکے گورنمنٹ سے درخواست کریں کہ شرابخانہ تاڑی خانہ رنڈیوں کا چکلہ وغیرہ شہر سے باہر نکلیں صرف مسلمانوں کو نماز کی طرف متوجہ کریں اور جبراً نماز پڑھاویں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ دن آجائیگا کہ سب مسلمان حقیقی مسلمان نظر آوینگے (وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اور جو کوئی مضبوط پکڑے اللہ کو وہ پہنچا سیدھے راہ پر اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیے اس سے ڈرنا۔ اور جب مرو تو مسلمان ہو کر مرو) پھر دیکھینگے کہ کیسی اسلامی شان ظاہر ہوتی ہے اور سب لوگ خود ہی تاڑی۔ شراب رنڈی بازی قمار بازی وغیرہ سے اجتناب کرینگے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

خادم المسلمین حامد حسین الہ آباد خریدار اہلحدیث

تعدد ازدواج اور منوجی مہاراج

مسافر جواب دے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

چونکہ جملہ آریہ صاحبان تعدد ازدواج کو مسلمانوں کا جاری کردہ مسئلہ قرار دیتے ہیں اور اس کو برا کہتے ہیں حالانکہ ان کی مذہبی کتب سے تعدد ازدواج ثابت ہے لہذا خاکسار آج آریہ صاحبان کی مذہبی اور معتبر کتاب منوسمرتی سے تعدد ازدواج ثابت کرتا ہے۔ پس ملاحظہ ہو منوجی ارشاد فرماتے ہیں۔

"اگر ایک آدمی کی چار پانچ عورتیں ہوں اور اُن میں سے ایک صاحب اولاد ہو تو باقی سب بھی صاحب اولاد ہوتی ہیں۔ (منو ۹ کا ۱۸۳)

دیانند جی و بسستو اور سنو منوجی نے تعدد ازدواج کی اجازت دینے کے علاوہ جماع کے قواعد بھی تبلائے ہیں۔ غور سے سنو:۔

پہلی عورت موجود ہو اور جھگڑا سے دولت فراہم کرکے اس روپیہ سے دوسری شادی کرے تو اس (دوسری بیوی) کو صرف جماع کا لطف ملتا ہے اولاد اسکی ہے جس نے دولت دی ہے (۱۱ کا ۵) کیا انصاف ہے۔

سماجی دوستو! ابھی اور سنو۔ منوجی راجہ کے روزانہ کاموں کا پروگرام دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

کھانا کھا کر عورتوں کے ساتھ محل میں پیار کرے اسکے بعد بروقت موقع امور سلطنت کو دیکھے (منو ۷ کا ۲۲۱)

آریہ مترو! ابھی تسکین نہوئی ہو تو اور سنو!۔ آؤ ایک مزیدار قول سنائیں:۔

"پہلی شادی سے جو لڑکا پیچھے پیدا ہوا ہے وہ ایک اچھا بیل اور ادھار لیوے بڑی عورت ہے اس کے پہلے پیدا ہوا ہو تو پندرہ گئو اور ایک بیل لیوے۔ (منو ۹ کا $\frac{123}{124}$)

نوٹ از خاکسار۔ ناظرین! آپ صاحبان نے حوالجات مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم کر لیا ہوگا کہ آریوں کی مذہبی اور معتبر کتاب منوسمرتی میں تعدد ازدواج کی خاص طور سے اجازت ہے۔ لیکن بایں ہمہ ہمارے دیانندی مستر تعدد ازدواج کی مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں۔ دیانندی دوستو! تعدد ازدواج کے مخالفو! تم لوگوں نے کبھی اپنے گرو منوجی مہاراج کے مذکورہ بالا احکامات پر بھی نظر ڈالی ہے یا نہیں۔ یقیناً ایسا نہیں کیا مسٹر مسافر ؎

سکونت کرا مکان بگفتار ہست
بگو اے جوان بلطف و خوشی

خاکسار محمد بخش الدین از اسلام نگر (دہلی)

آداب طعام خوردن

جناب مولانا۔ السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث

میں ایک پرانا مضمون "مہمان و میزبان" شائع ہوا ہے۔ گو وہ مضمون بہت برسوں کا لکھا ہوا ہے مگر اب بھی قوم کے اکثر افراد کی حالت اس کی دوبارہ اشاعت کی متقاضی تھی۔ اور پرچہ اہلحدیث میں اس نے قند مکرر کا کام دیا ہے۔

میں ایک مضمون آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں جس کا عنوان ہے "آداب طعام خوردن" علاحدہ اسی کا ضمیمہ ہونے کا کام دیگا۔ امید ہے کہ آپ اسے آئندہ پرچے میں شائع فرما دینگے۔

بعض ایسی معمولی باتیں اچھے اچھے سمجھدار لوگوں کی زبان اور قلم سے نکلتی ہیں۔ یا ایسے افعال لکھے پڑھے طباع۔ تقریریں کرنے والے کرتے پائے جاتے ہیں جو در اصل غلط اور ناجائز ہوتے ہیں۔

اگر وہ لوگ کسی وقت توجہ کریں تو خود بھی ان افعال کی نادرستی ان پر کھل جائے۔ مگر در اصل یہ بات ہے کہ ان امور کی طرف انہوں نے کبھی توجہ ہی نہیں کی۔ اور توجہ نہ کرنے کا بڑا سبب سہل انگاری ہے۔

دعوتوں میں بارہا کیا علے الاکثر ایسے اشخاص سے جلیس بننے اور ہم نوالہ ہونے کا موقع ملا ہے۔ جو علم اخلاق سے آگاہ ہیں۔ درسی کتابوں پر انہیں عبور ہے مجالس و محافل میں آتے جاتے ہیں۔ اور شیخ سمجھے ہیں۔ درس و تدریس کرتے ہیں۔ اخبار پڑھتے ہیں تقریریں کرتے ہیں تصنیف و تالیف کا دم بھرتے ہیں لیکن آداب طعام خوردن سے واقف نہیں۔

کھاتے وقت ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ساتھ کے کھانے والوں کو ان سے گھن آتی ہے۔ مگر وہ ہیں کہ ان کے کان پر جوں نہیں چلتی۔ اور اس فعل مکروہ کے اعادے سے باز آنا اور ترک کرنا کیسا۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم سے کوئی ایسی بات تو سرزد نہیں ہو رہی جس سے ہمارے جلیس کو کراہت ہوتی ہو۔

مثال کے طور پر عرض ہوتا ہے کہ چاول کھاتے ہوئے جب لقمہ منہ میں ڈال چکتے ہیں۔ تو ہاتھ رکابی کے قریب لاکر جھٹکتے ہیں کہ کف دست اور انگلیوں میں جو چاول لقمۂ دہن ہونے سے بچے رہے ہیں۔ قاب یا تھالی میں پھینک دیں حالانکہ اس طرح کی خواہش ہی سرے سے ناز یبا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ہاتھ کے جھٹکنے میں وہ ذرہ بھر احتیاط نہیں کرتے۔ اور ہم نوالہ جہاں سے کھا رہا ہے۔ وہاں تک یہ چاول کا لقمہ جرادہ منتشر کی صورت میں جا پڑتے ہیں۔ بلکہ بارہا ہم نوالہ کے نوالے میں جبکہ وہ نوالہ منہ میں ڈالنے کو ہوتا ہے۔ پہنچ جاتے ہیں۔

پھر بعض لکھے پڑھے جاہلوں کی یہ عادت دیکھی جاتی ہے کہ روٹی کھاتے ہوئے انگلیوں کو جو شوربا لگ جاتا ہے۔ تو اس روٹی سے جو دونوں صاحب آمنے سامنے بیٹھے کھا رہے ہوتے ہیں۔ انگلیوں کو تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اس طرح پونچھتے جاتے ہیں جس طرح ذابح بوقت ذبح جانور چھری کو پتھر پر رگڑ کر تیز کرتا ہے۔

اول تو انگلیوں کو شوربے کے پیالے میں نہ ڈبونا چاہئے غوطے دینا بھی فعل ناپسندیدہ ہے اس پر روٹی کو منشفہ (تولیہ) سمجھ کر پونچھتے جانا ظلمات بعضہا فوق بعض۔ ان حضرات کو خیال نہیں آتا اسی روٹی کا ٹکڑا میرا شریک پیالہ کیوں کر کھا سکیگا اسکا ساتھی اپنے تئیں مردہ بدست زندہ تصور کر کے ہر لقمہ با دل ناخواستہ زہر مار کرتا جاتا ہے۔ اور دل میں کہتا جاتا ہے ؎

اگر رستم از دست ایں تیر زن
من و کنج ویرانہ پیر زن

سوتے ہوئے کو تو جگایا جاتا ہے۔ پر جاگتے کو کون جگائے یعنے لکھے پڑھے انجان نادان کو کیا سمجھایا بتایا جاوے۔ یا اخلاق جلالی و ناصری کا وعظ سنایا جاوے

دعوتوں میں جب جاؤ جیسی ایک نئی آدمی سے سلسلہ اکل و شرب کرنے کا اتفاق ہوتا ہے اور اکثر کسی مکروہ سے سابقہ پڑتا ہے۔ ابھی پورے دو ہفتے نہیں ہونے پائے کہ میں صاحب مطبع رفاہ علم لاہور کے اصرار سے ان کے ہاں مدعو تھا جہاں کرسیوں پر ٹنگیں اور طعام کے ظروف میزوں پر چنے گئے تھے۔ میرے عدیل نے چھوٹتے ہی اس جگہ سے جو میری طرف تھی لقمہ اٹھانے کیلئے دست درازی کی۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور عرض کی کہ اے جناب حدیث۔ تجاوز اور محافظت بجا پر نگاہ رکھئے۔ خیر انہوں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا۔ لیکن اس سے بڑھکر جو ایک بدعادت ان میں پائی وہ سرتاسر نرالی تھی۔ آپ ہر لقمہ منہ میں ڈالنے کے وقت اپنے منخرین (ناک) سے صوت کریہہ نکالتے جاتے ہیں۔ جس سے میرا حال دگرگوں ہوا جاتا تھا۔ اور انہیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہ ہر بار میرا جی چاہتا تھا کہ بغیر کھانا کھائے باہر چلا جاؤں مگر تہذیب مانع آتی تھی۔

کھانے اور کھلانے میں مسلمانوں کو بہت کچھ اصلاح کرنی چاہئے جس کو اشارۃً تین فقروں میں بطریق اختصار عرض کیا جاتا ہے۔ یوں کہنے اور کرنے کو تو بہت سی باتیں ہیں۔

(۱) دعوتوں میں لوگوں کو کثرت سے مدعو کرنا

ملہ اصلاح کی حاجت کیا؟ کیوں نہ کہئے قرآن و حدیث کے احکام کا رواج دینا چاہئے۔ [illegible]

جاسکتے۔

(۲) تراشیا مثل شوربا وغیرہ کے حتی المقدور نہ برتی جائیں۔ یا بڑی احتیاط کی جائے کہ کھانے والوں پر اور دسترخوانوں پر نہ گرنے پائیں۔

(۳) سب سے بڑھ کر جو واجب التعمیل اور سہل العمل تجویز ہے وہ یہ ہے کہ بلاتمیز ہر آدمی کو تنہا کھانا چاہیئے قرآن میں موجود ہے۔ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (نور ع ۹) یعنے اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ ؎

خاکسار احمد مجددی امرتسری ثم الالہ آبادی۔

قابل توجہ قوم ارائیان

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالوں میں

سناؤں درد دل طاقت اگر ہے سننے والوں میں

بزرگان قوم کی خدمت میں یہ میری پہلی گذارش ہے

امید ہے قوم کے سرکردہ اصحاب ضرور توجہ مبذول فرماکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اسی آیۃ وافی ہدایۃ کے معنے ہیں ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مگر افسوس ہماری قوم کی توجہ ان کلمات ربانی و آیات قرآنی کی طرف مطلق نہیں۔ اور خود ہی اپنی حالت فلکی اور خواب غفلت میں است دل سرگرم ہے ؎

مراد و نصیحت بود و گفتیم

حوالت بخدا کردیم و رفتیم

گذشتہ ماہ میں مجھے ایک قوم کے سالانہ جلسہ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ ایک صاحب میرے جانے کے وقت دربارہ تعلیم تقریر فرما رہے تھے۔ دوران تقریر میں ہماری قوم کو یاں الفاظ کہا گیا کہ حاضرین ارائیں جو آپکی نظروں میں بظاہر ذلیل ہیں۔ کہ وہ مستورات سے سبزی فروشی کا کام لیتے ہیں۔ ۔ ۔ میں یہ کلمہ سنکر دریائے ندامت میں غرق ہوگیا۔ اور واقعی

ہم نادم ہیں۔ کہ ہماری بہنا یقینی ہی اپنی مجلسوں میں ذلت اور حقارت سے یاد کریں اور ہم خواب غفلت میں پڑے رہیں۔ اپنی اصلاح اور درستگی کا کچھ خیال نہ کریں۔ اور اس ناجائز طریق سے مستورات کو سبزی فروشی کے کام پر مقرر کرکے اپنی نفس پروری کریں۔ یہ کہاں تک درست ہے خدا عزوجل تو اپنی پاک کلام قرآن مجید و فرقان حمید میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ (اے نبی کہدو اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور تمام مومنوں کی عورتوں کو اپنی چادریں کرلیں اپنے اوپر نیچے لٹکا کر رکھیں ایسا کام کرنے سے پہچانی جائیں گی نہیں تو تکلیف دیجائینگی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے)

مگر افسوس ہماری قوم اس احکم الحاکمین کے حکم کا سراسر دیدہ دانستہ خلاف کر رہی ہے۔ اور کچھ پرواہ نہیں کرتی۔ کہ ہماری قوم کی مستورات ہاتھ پاؤں کیا بلکہ اور چھاتیاں بھی ننگے شارع عام بازار دل میں دوکان کے لیے بیٹھی ہوئی سبزی فروخت کرتی ہیں۔ اور اکثر ان کا لباس بھی ایسا فاحشانہ باریک جالی ڈورے یا ململ وغیرہ کا ہوتا ہے کہ جس سے پستان تک نظر آتے ہیں۔ اور بعض کمبخت ایسی بھی ہوتی ہیں جو شرم و حیا کو بالائے طاق رکھے ہوئے ہونٹ سرخ اور آنکھیں سرمہ سے پُر کرکے اور زیور لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر بازار میں آتی ہیں۔ غیر مرد خریداروں سے طرح طرح کی باتیں کرتی اور اپنے ناظرین کا دل لبھایا کرتی ہیں۔ افسوس کیا کیا لکھا جاوے ایسے فضول اور خلاف تہذیب و شریعت ناجائز حرکات سکنات کی مرتکب دیکھی جاتی ہیں کہ الامان والحفیظ قلم بھی تحریر کرنے سے شرم کرتی ہے۔

اے بزرگان قوم آپکی خاموشی ابھی کب تک رہیگی خدارا قوم کی خبر لو۔ دوزخ کی طرف جاتی ہوئی کو بچاؤ۔ تدابیر اور تاخیر کا وقت نہیں۔ عملی طور پر جس طرح ہو اس فعل قبیح سے روکو۔ محبت اور نرمی سے بہ سمجھ

دے کہ افراد قوم کو سمجھاؤ جو نہ مانیں انہیں مجبور کرو۔ اور بغرض عبرت جبتک توبہ کرکے راہ راست پر نہ آویں۔ اور اس فعل قبیح مستورات سے سبزی فروشی کا کام لینا ترک نکریں قطع تعلق کرو۔ اور رشتہ ناطہ ہرگز نہ کرو۔ اور تمام جگہ زیر اہتمام بزرگان قوم انجمنیں قائم کرو جن کا سب سے مقدم مقصد یہ ہو کہ قوم کوئی کام خلاف شریعت نہ کرے ؎

بر کریماں کارہا دشوار نیست

اے بزرگان قوم اگر آپ قوم کو پوری ہدایت نہ کرینگے۔ تو آپکو پیش احکم الحاکمین ضرور پرسش ہوگی اور اس گناہ کے گم گشتگان کی رہبری نکرنے کا عتاب ہوگا ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است

اگر خاموش بنشینم گناہ است

اس لئے میں بغرض ادائے فرض عرض کرتا ہوں۔ اس پر توجہ کرنا یا نہ کرنا آپکا اختیار ہے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو

اب آگے جاہو تم مانو نہ مانو

(بشرط ضرورت باقی پھر کبھی)

حررہ خاکسار منشی مہرالدین قوم ارائیں موضع سوہیاں خورد۔ مقیم امرتسر کٹڑہ کنہیاں۔

اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ بابت ۱۳۳۲ھ

(از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری نزیل دہلی)

رسالہ مذکور مرسلہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی میرے پاس پہنچا ابتک تمام وکمال دیکھنے کی نوبت نہیں آئی لیکن وہ مقام بخوبی دیکھا گیا جس موقع پر مولوی صاحب ممدوح نے اپنے رسالہ نصیحت نامہ اور رسالہ اتباع سلف مؤلفہ مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کے متعلق تحریرات و تقریظات نقل فرمائی ہیں خاکسار کی تحریر بھی صفحہ ۴۴ و ۴۵ رسالہ مسطورہ پر نقل کیگئی ہے اور اسکی نسبت اس امر کا افسوس ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس تحریر میں جو جملہ مولوی صاحب بٹالوی کے مخالف تھا اُسکو نکالدیا گیا ہرچند کہ مولوی صاحب

صفحہ ۱۹ میں اپنے آپ کو اس کارروائی (حذف دو حصص) سے بری کیا ہے جو سراسر انصاف کے خلاف ہے لیکن گذارش یہ ہے کہ مولوی صاحب کو خاکسار کے مضمون کا تمام و کمال علم تھا باوجود اسکے اپنے مخالف مضمون کو نکالنا اور موافق کو بجنسہٖ قایم رکھنا شبہ پیدا کرتا ہے اگر تمام مضمون میں ایسا ہی اختصار عمل میں لایا جاتا شاید اس قدر شکایت کا موقعہ ہوتا وہ مضمون خاکسار کا پورا موجود نہیں ہے لیکن اپنی یاد کے موافق ناظرین کی تنبیہ کے لئے وہ حصہ جو حذف کیا گیا لکھا جاتا ہے :-

کہ اصول حدیث میں یہ امر مقرر ہو چکا ہے کہ اگر صحابی کوئی حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرے اور انکا فتوے و قول اُس حدیث کے مخالف ہووے تو حدیث مذکور کو تسلیم کیا جاوے گا اور صحابی کے فتوے کو اس خیال و احتمال سے کہ انہوں نے حدیث مذکور کو منسوخ سمجھا ہوگا اور ناقابل عمل قرار دیا ہوگا اس وجہ سے فتوے انکے خلاف دیا منظور نظر ہرگز قرار نہ دیا جاویگا تمام محدثین کا یہی مسلک ہے البتہ فقہاء حنفیہ صحابی کے فتوے کو احتمال مذکور کیوجہ سے قابل تسلیم قرار دیتے ہیں۔ اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ قول صحابہ حجت شرعیہ نہیں ہو سکتا اور یہ بھی اصول حدیث میں طے ہو چکا ہے کہ اگر صحابی کوئی امر اسور دینیہ میں ایسا بیان کرے کہ اُس میں قیاس و اجتہاد کیلئے گنجایش باقی ہو تو وہ حکماً مرفوع ہوگا اور اگر اجتہاد کے لئے گنجایش ہو تو وہ موقوف قرار دیا جاویگا اور یہ امر بھی بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ اجماع کے لئے سند کا ہونا ضروری ہے کیونکہ دین میں بلا دلیل بات کہہ دینا سخت غلطی و خطا ہے اور خطا و غلطی پر امت مرحومہ کا اجماع عادتاً محال ہے اور سند یا خبر واحد ہونی چاہیے یا قیاس صحیح خبر واحد تو ظنی ہوتی ہے لیکن اجماع کیوجہ سے قطعی ہو جاتی ہے اور قیاس کی یہ مثال بیان کیجاتی ہے کہ صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کیا اس دلیل سے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو امامت صلوٰۃ میں پسند کیا خلافت کو امامت پر قیاس کیا گیا اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اجماع بغیر حدیث مرفوع شرعاً موجود و ثابت نہیں ہو سکتا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر میں آیۂ کریمہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ الآیۃ کے ایسے معنے بیان کئے کہ صحابہ و سلف صالحین میں سے کسی سے منقول نہیں ایسے امام رازی نے تفسیر کبیر میں آیت کریمہ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا الآیۃ کے اس قسم کے معنے بیان کئے جو ان سے پہلے کسی نے بیان نہیں فرمائے علماء اہلحدیث نے اوسکو بخوشی اپنی تالیفات میں نقل کیا اسیطرح اگر کوئی معنے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایسے کئے کہ سلف نے نہ کئے ہوں مگر اُن سے مخالفت و مناقض بھی نہ پایا جاوے تو طعن و تشنیع با موقعہ نہیں واللہ اعلم۔ عبد الجبار عمر پوری۔ مقیم دہلی۔

اہلحدیث پارلیمنٹ میں

اہلحدیث کی ضمانت کا واقعہ چونکہ عجیب غریب اخباری تاریخ میں لکھے جانے کے قابل ہے اسلئے اس کی گونج کی آواز لنڈن کی پارلیمنٹ تک بھی پہونچی تو پارلیمنٹ کے نیک دل ممبر مسٹر مورل نے نائب وزیر ہند سے سوال کیا جو مع جواب ہم انڈین ڈیلی ٹیلیگراف سے نقل کرتے ہیں :-

"پادری ٹامس ہاول کا اثبات کفارہ اور اہلحدیث"

مسٹر مورل نے ہند کے نائب وزیر ہند سے پوچھا کیا آپکی توجہ ایک کتاب کی طرف منعطف کرائی گئی ہے؟ جو نولکشور پریس لاہور میں ۱۹۱۱ء میں طبع ہوئی ہے اور جس کا نام اثبات کفارہ ہے جسکو لاہور کے ایک عیسائی مبلغ پادری ٹامس ہاول نے لکھا ہے کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کتاب میں مذہب اسلام اور نبی کی ذات پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور اسلامی اخبار اہلحدیث کا مضمون جس کے لئے حال میں زیر پریس ایکٹ اس سے ضمانت لی گئی ہے اس حملہ کے جواب میں تھا اور کیا عیسائی مبلغ کی کتاب کے سبب مسیحی اسکے خلاف کوئی نوٹس لیا گیا ہے۔ مسٹر مسٹر روبرٹ نے جواب دیا وزیر ہند اس کتاب کی نسبت معلومات حاصل کر رہے ہیں انکو معلوم ہے کہ اڈیٹر اہلحدیث نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا مضمون مسیحی مبلغین کے حملوں کے جواب میں تھا لیکن مضمون میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ کتاب کے جواب میں ہے۔"

اہلحدیث - گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستانی مصنف خصوصاً مذہبی مضامین لکھنے والے کسی مخالف تحریر کا جواب دو طرح سے دیا کرتے ہیں ایک تو اُس مخالف تحریر کا نام لیکر جو گورنمنٹ کے ملحوظ خاطر ہے دوسرا اُس کتاب کے مضمون کو ذہن میں رکھکر بغیر اظہار نام کے۔ جہاں پر اوس کتاب کو شہرت دینا ناپسند ہوتا ہے وہاں یہی دوسرا طریق پسند کیا جاتا ہے۔

اڈیٹر اہلحدیث کا دعوے تھا کہ یہ مضمون اس کتاب کے مضمون کے جواب میں ہے کیونکہ کتاب کا مضمون ابطال کفارہ ہے علاوہ اس کے دیکھنا تو یہ ہے کہ کتاب مذکور اپنے مضمون میں دل آزار ہے یا نہیں فرض کیا اہلحدیث کے مضمون میں اُس کتاب کا نام نہیں مگر وہ کتاب فی نفسہٖ قابل اعتراض ہے یا نہیں مسٹر مورل ممبر کے سوال کا مطلب جہاں تک ہم سمجھے ہیں یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس کتاب کی بابت کیا فیصلہ کیا ہے۔ العلم عند اللہ۔

ناظرین کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ منسوخی ضمانت کی اپیل مختلف وجوہات لکھکر دو دفعہ گورنمنٹ پنجاب کے حضور بھیجی دونوں نامنظور ہوئیں۔ اب تیسری اپیل تخفیف ضمانت کی بوجوہات لکھکر دی ہوئی ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ اُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ ... دعا کریں۔

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال
وید منتر ... منیجر

فتاویٰ

اطلاع: — اخباری فتوے کی صورت میں فی سوال ایک پیسہ قلمی جواب کے لئے فی سوال دو پیسے غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جنکے مجموعہ سے غربا کو اخبار مفت دیا جاتا ہے۔

ابو الوفاء

س نمبر ۱۔ رسم عقیقہ یا عید قربانی کے روز جو جانور ذبح کئے جاویں۔ اگر ان کے گوشت میں پلاؤ وغیرہ پکا کر قربانی والا صاحب حقوق (خویش و درویش وغیرہ) کو اپنے گھر بلا کر کھلا وے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ اگر ہر دو صنف کا حکم جداگانہ ہے۔ تو بھی ارشاد بالوضاحت فرماویں۔ نیز قربانی اور ضیافت دونوں کا ثواب ملیگا یا نہیں۔ مبادا کہیں بدعت ہو۔ (عبد الغنی اول مدرس مدرسہ ملن تحصیل کھیر)

ج نمبر ۱۔ قربانی اور عقیقہ کے گوشت کو پکا کر کھلانا کسی روایت میں تو نہیں دیکھا لیکن بحکم مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهُ جائز معلوم ہوتا ہے۔

س نمبر ۲۔ کسی کی گائے یا بھینس مر جاوے۔ تو اس کی کھال بیچتے ہیں مالک کو کوئی امر شرعی مانع تو نہیں۔ اگر ہے تو کس طرح اس کو کام میں لاوے (〃)

ج نمبر ۲۔ مردہ گائے بھینس کی کھال اتار کر استعمال کرنا جائز ہے۔

س نمبر ۳۔ ایک شخص نے ماہ رمضان کا روزہ رکھ لیا۔ صبح کو اتفاقیہ سفر درپیش ہوا اس کے واسطے کیا حکم ہے۔ سفر ریل کا ہو یا پیدل یا دیگر سواری جانور کی ہو۔ غرض جواب بالتخصیص مشکور فرماویں (〃)

ج نمبر ۳۔ سفر میں روزہ دار روزہ رکھنے نہ رکھنے میں مختار ہے حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر میں روزہ توڑنے کا ثبوت ہے۔

س نمبر ۴۔ ایک صائم نے بھول کر پانی پی لیا جب روزہ یاد آیا۔ تو یہ جان کر کہ روزہ جاتا رہا بعدہ روٹی بھی کھالی۔ اس کے واسطے شرعی حکم کیا ہے؟ (〃 〃)

ج نمبر ۴۔ بوجہ غلط فہمی کے صرف ایک روزہ قضا کا رکھے۔

س نمبر ۵۔ زید اپنے آپ کو اہلحدیث کہتا ہے اور بکر اس کا مخالف ہے یعنے وہ کہتا ہے کہ اہلحدیث نام رکھنے کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے کبھی اپنے آپ کو اہلحدیث نہیں کہا بلکہ اپنے واسطے مسلم کا لفظ استعمال کیا ہے اب سوال اس بات پر ہے کہ زید حق پر ہے یا بکر؟ (رفیع الدین خریدار ۲۴۳۲)

ج نمبر ۵۔ دونوں کی نیت نیک ہے بکر کا قول صحیح ہے اہلحدیث نام کوئی مسلمان کی طرح مذہبی نہیں بلکہ بمقابلہ دیگر فرقوں کے علمی نام ہے۔ تاہم کوئی شخص اگر یہ نام (اہلحدیث) نہ رکھے اور عمل قرآن وحدیث پر کرے تو وہ کسی طرح خدا کے ہاں ماخوذ نہیں۔

س نمبر ۶۔ ریشم جو کہ شرعاً مرد کو پہننا منع ہے وہ کون قسم کا ریشم ہے کیونکہ آجکل ہر قسم کے ریشم ایجاد ہوئے ہیں۔

بھاگل پوری ٹسر جو کہ مثل ریشم کے ہے اس کا عمامہ باندھنا و لنگی پہننا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں (امیر میاں سرکار کوٹھی محمد پور ضلع مظفر پور)

ج نمبر ۶۔ ریشم وہی ہے جس کو سلک کہتے ہیں اسکی اور ٹسر کی پہچان اور تمیز جاننے کے لئے اردو کی دوسری کتاب دیکھنی چاہئے جو پنجاب یونیورسٹی کے مدارس میں داخل ہے اس میں ان دونوں کی ماہیت۔ کیڑوں اور توالد وتناسل کی بابت مفصل لکھا ہے بھاگل پوری ٹسر ریشم نہیں گو بھاگلپوری دوکاندار بھی اسکو ریشم کہیں۔

س نمبر ۷۔ بہت سے آدمی چشم دید واقع بیان کرتے ہیں کہ ابر سے ایک سونڈ مثل ہاتھی کے دریا میں لٹک کر پانی کھینچتا ہے اور وہی پانی مینہ برستا ہے۔ قرآن وحدیث سے جو اسکے متعلق خلاصہ بات ہو ارقام فرماویں؟ (〃 〃)

ج نمبر ۷۔ یہ روایت تو بالکل غلط ہے قرآن شریف میں پانی کا اترنا صرف بادلوں سے لکھا ہے فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ

س نمبر ۸۔ خطبہ جمعہ کا فرض ہے یا سنت میری طرف بہت اختلاف ہو رہا ہے (سائل علی حسن خان ازاد ساکن برہنڈہ ضلع مظفر پور)

ج نمبر ۸۔ جمعہ کا خطبہ جمعہ کے لئے فرض ہے یعنی اگر خطبہ نہ ہو تو جمعہ ادا نہ ہوگا۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشہ خطبہ پڑھنا اسکی دلیل ہے۔ ۲ روداخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۹۔ ایک رکعت نماز ختم ہونیکے بعد جماعت میں شریک ہوئے اور تین رکعتیں امام کے ساتھ ادا کیئے باقی ایک رکعت جو ادا کیجاتی ہے اس میں سوائے فاتحہ کے دوسری سورۃ ختم کرنا یا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (عبد الستار مدکٹھ ضلع ناندیڑ)

ج نمبر ۹۔ حدیث شریف میں اتنا آیا ہے اقض ما سبقك جتنا حصہ نماز کا تم سے پہلے ہو چکا ہو اس کو پورا کر لیا کرو۔ اس روایت کی تشریح میں دو قول ہیں ایک لوگ تو ترتیب مقتدی کی بلحاظ قضا ہیں اور کہتے ہیں کہ مقتدی کی پچھلی رکعت پچھلی ہے اسلئے وہ بغیر ضم سورۃ کے پڑھے دوسرے صاحب کہتے ہیں امام کے تابع ہے امام کی دوسری سے اسکی دوسری ہے۔ تیسری سے تیسری چوتھی سے چوتھی اسلئے بعد سلام جب الگ ہوگا تو اپنی پہلی قضا کرے یہ بھی قول ہے میرا عمل سابق مذہب پر ہے کوئی صاحب دوسرے پر عمل کریں تو برا نہیں جائز ہے۔

س نمبر ۱۰۔ چار رکعت میں اگر کوئی شخص امام کی چوتھی رکعت میں ملا جو مقتدی کی پہلی رکعت ہے باقیہ تین رکعتاں کس طرح ادا کریں قرآن وحدیث سے مفصل جواب دیا جاوے۔ (〃 〃)

ج نمبر ۱۰۔ باقی تین میں یوں کرے کہ اٹھتے ہی جو رکعت شروع کرے اسکو اپنی دوسری سمجھکر سورۃ ضم کرے اس سے بعد دو کو پچھلی سمجھے۔

متفرقات

جدید قرآن آجکل اخباروں میں ایک دھوم مچ رہی ہے کہ کیمبرج (انگلستان) میں ایک انگریز پروفیسر کو چند مسودات قرآن کے ملے ہیں جو موجودہ قرآن کے برخلاف ہیں۔ جنکو وہ عنقریب شائع کرنے والا ہے۔

جونہی یہ خبر شائع ہوئی۔ تو اسلامی اخبارات میں ایک شور و غل مچ گیا۔ اہلحدیث بڑی سنجیدگی سے اسپر غور کرتا رہا۔ آخر کار اس کے غور نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شور و غل قبل از مرگ واویلا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اوس پروفیسر سے درخواست کریں کہ اون مسودات کو جلدی شائع کرے۔ تاکہ کھرا کھوٹا معلوم ہو سکے۔ اور بس۔

ہاں ایک معنے سے ہمکو خوشی بھی ہونی چاہئے کہ ہمارا قرآن تو اصلی نکل گیا۔ اگر وہ موجودہ قرآن کے خلاف بھی ہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ مگر عیسائی کیا کہیں گے۔ انجیل متی کی بابت اون میں ابتدا سے اختلاف چلا آیا ہے۔ کہ مصنف نے کس زبان میں لکھی تھی جسکا اصلی نسخہ اوس کا آجتک نہیں ملا۔ جو کچھ دنیا میں آجکل مروج ہے۔ وہ سب تراجم ہی تراجم ہیں۔ کاش! عیسائی اپنی انجیل متی کی تلاش میں بھی کسی دن کامیاب ہوں۔ تاکہ یہ اعتراض اون پر سے دور ہو جائے۔

موافقت حدیث کا مضمون اس دفعہ اس لئے نہیں لکھا گیا کہ سراج الاخبار کا وہ پرچہ گم ہو گیا تھا۔ جو باوجود تلاش کے نہیں ملا آئندہ انشاء اللہ

درخواست جنازہ غائب جماعت اہلحدیث کوٹہ (راجپوتانہ) کے مخبر اور رئیس سید جناب حاجی کریم بخش صاحب پیش امام مسجد اہلحدیث بعمر [illegible] بعارضہ [illegible] ۱۸ مئی ۱۹۱۲ء کو انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم نے حال میں مسجد اہلحدیث میں ایک کنواں تعمیر کرایا ہے۔ مگر افسوس کنواں ہنوز تکمیل کو بھی نہ پہنچا کہ اس دنیاء دار فانی سے عالم بقا کو رحلت کر گئے۔ مرحوم نے مسجد کا صحن بھی حال میں تعمیر کرایا ہے۔ مرحوم کے کوئی اولاد صلبی نہیں ہے۔ حضرات ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں (محمد سلیمان از کوٹہ)

شاہجہانپور میں سفیر کانفرنس مولانا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری درخواست پر مولانا عبدالرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس کو شاہجہانپور بھیجا۔ مولانا موصوف کے وعظ سے شاہجہانپوری محظوظ ہوئے۔ ۹ مئی کو مسجد منڈی کی میں اور ۱۰ کو محلہ جو خیل میں ایک جلسہ ترقی دولت میں ہوا۔ ہر جگہ رونق کافی ہوتی تھی۔ وعظ کا مضمون حسب دستور توحید و سنت اور تردید شرک و بدعت تھا امید ہے اسی طرح کانفرنس کے واعظین شاہجہانپور پھر بھی آیا کریں گے۔

(حافظ عبدالکریم از شاہجہانپور)

قابل توجہ ۸ مئی ۱۹۱۲ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان مہمان اور میزبان نظر سے گزرا۔ عموماً جملہ مسلمان اور خصوصاً ناظرین اہلحدیث صاحبان سے التماس ہے کہ جن صاحبوں کی نظر سے یہ مضمون نہیں گزرا وہ ۸ مئی کا اہلحدیث ملاحظہ کریں۔ اور جو صاحب ملاحظہ کر چکے ہوں وہ پھر ایک دفعہ غور کریں اور موجودہ طریقہ مہمانی اور میزبانی پر غور سے توجہ دیں۔ اور جسقدر اصلاح اس میں ضروری ہو۔ وہ عمل میں لاویں (خاکسار [illegible])

دریافت کوئی صاحب براہ مہربانی بتا دیں کہ میڈیکل کالج میں اردو کی پڑھائی ہے یا نہیں اور اگر انگریزی کی ضرورت ہوتی ہے تو کس درجہ تک پڑھے ہوئے جا سکتے ہیں۔ کون کون مہینہ میں نام لکھا جاتا ہے

(محمد شفیق خاں ڈاکخانہ مہنار ضلع مظفرپور)

قبول اسلام جمعہ کے دن مسجد دہانوالہ ڈیرہ دون میں ایک ہندو مرد اور ایک عورت مع ایک بچہ کے مشرف باسلام ہوئے۔ اللہم زد فزد

ضرورت استانیاں انجمن کو ایسی استانیوں کی ضرورت ہے جو قرآن شریف اور دیگر دینیات کی اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھانے کے علاوہ دستکاری میں مہارت رکھتی ہوں۔ اور لڑکیوں کو سکھا سکیں۔ درخواست بذریعہ خط وکتابت تنخواہ کا تصفیہ کیا جاویگا درخواست پتہ ذیل پر آنی چاہئے

(سید محمد عبدالہادی پریذیڈنٹ انجمن)
(فلاح دارین جامع مسجد جبلپور)

کتاب حدیث الغاشیہ وصلاح ذات البین اردو کتب مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم خاکسار سے یا سعید المطابع بنارس سے طلب کریں۔ خادم الطلبا خاکسار حکیم سجاد حسین از بین پوری

آجکل ہزہائینس سر آغا خان کے مرید اپنے ہندوانہ نام تبدیل کر کے اسلامی نام اختیار کر رہے ہیں۔ اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے فرقہ اسماعیلی سے ہیں۔

آئرلینڈ کی خود مختاری کا قانون دارالعوام میں تیسری دفعہ پاس ہو گیا۔ اب ۲۲ جون کو دارالامرا میں پیش ہوگا۔

انتخاب الاخبار

محمدیہ کمپنی کے متعلق خطوط آ رہے ہیں جن میں زیادہ رائیں کمپنی توڑنے پر ہیں جسکا فیصلہ ہنوز نہیں ہوا۔ مگر پشمینہ کا کام بند ہے۔ تقاضا وصول ہو رہا ہے۔ آج تک انکے پاس دو ہزار پانسو روپیہ (؟) پشمینہ تین ہزار سے زیادہ کا ہے جس کی فروخت کے دن ابھی نہیں۔ سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے کہ جو کچھ ہو کے فیصلہ کیا جاوے۔

وکیل کمپنی امرتسر ٹوٹ گئی۔ روپیہ ... آنے حصہ داروں کو ملے۔ افسوس۔ انا للہ

وزیانگرم (مدراس) سے ایک خط سے معلوم ہوا کہ مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی پیارم سٹ کو چھوڑ کر وطن کو چلے آتے ہیں۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے۔ تو پنجاب کا بلا (بدگوئی اور دشنام دہی میں) سب صوبوں سے بڑھ جاوے گا۔ جناب مولوی صاحب یا اُنکے دوست اصل حال سے اطلاع دیں۔

خوم اوٹی (ملابار) کا اسلامی جلسہ زیر اہتمام مولوی سلیمان صاحب اہلحدیث مالیر کوٹلہ بہت کامیابی سے ہوا۔

میکسیکو کی پیچیدگی (واشنگٹن ۲۸ مئی) جرمن جہازات ییرانگا اور یوارنیہ نے پورٹ میکسیکو میں سامان جنگ اتارا۔

(ویراکروز ۲۸ مئی) یوارنیہ یہاں پہنچنے پر جنرل فنسٹن کے حکم سے روکا گیا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی سند نہ تھی۔

(لنڈن ۲۸ مئی) یوارنیہ ۲۰ لاکھ کارتوس اور فیلڈ گن ... ایک قسم کے تاروں کے تین ہزار ... میکسیکو میں لایا ہے

جرمن ہوا بازوں کی گرفتاری (سینٹ پیٹرزبرگ ۲۸ مئی) ایک ہوائی جہاز جس پر دو جرمن افسر سوار تھے۔ پیرم میں اترا۔ دونوں افسر گرفتار کئے گئے۔ فیرل سے ہوائی جہاز کو بھی نقصان پہنچا ہے

جہاز کی غرقابی سے ایک ہزار جانوں کا نقصان (اوٹاوا ۲۹ مئی) کوئیبک میں اس مضمون کا پیغام تار کا پہنچا ہے۔ کہ کنیڈا کی پسیفک کمپنی کا جہاز ایمپرس آف آئرلینڈ ایک کوئلہ کے جہاز سے ٹکرایا اور دونوں غرق ہوگئے۔

دوسرا کوئلہ کا سٹیمر جو خوش قسمتی سے بچ گیا تھا۔ غرق ہونے والے جہازوں کی مدد کو پہنچے۔ اور حتی الامکان جانوں کے بچانے کی کوشش کی۔ سٹیمر کے مسافروں کی تعداد ۱۳۶۰ تھی۔ مکتی فوج کے ڈیلیگیٹ مع کمانڈر و مسز ریس جہاز پر سوار تھے۔

... گھنٹے کے بعد ایمپرس آف آئرلینڈ کے کپتان کی لاش بہتی ہوئی ملی۔ سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ صرف چار سو جانیں بچائی گئیں۔ ان میں سے جو اشخاص ریموسکی پہنچے تھے۔ ان میں سے ۲۲ زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔ بعض کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے ہیں۔ اور سخت تکلیف میں ہیں۔ جو لوگ بچ گئے ہیں۔ ان میں اکثر ملازمین جہاز ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مسافر بچے تھے۔ نیز اول درجہ کے مسافروں میں سے تین بچ سکے۔ مکتی فوج کے ۱۴۸ ڈیلیگیٹ لنڈن کانفرنس میں شمولیت کے لئے آ رہے تھے۔ ایک معزز شخص جو اس حادثہ سے بچ نکلا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ مغروقین کی تعداد ۱۰۳۰ ہے

ونکوور میں ہندوستانیوں کا داخلہ (لنڈن ۲۹ مئی) ٹائمز کو اٹاوا سے تار پہنچا ہے کہ مسٹر روجی وزیر داخلہ و سپرنٹنڈنٹ جنرل معاملات ہندنے برٹش کولمبیا کے ہندوستانیوں کے لیڈروں کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ بنا بر تحقیقات رائل کمیشن مقرر کرے گی اور جہاز کوماگاٹا مارو پر جو ہندوستانی سوار ہیں ان کی نسبت قانون کے لفظ لفظ کی تعمیل کی جاوے گی۔

(ونکوور ۲۹ مئی) عدالت نے فیصلہ کیا جہاز کے ہندوستانی مسافروں کو ساحل پر اترنے کی اجازت دیئے جانے کے لئے ہندوستانیوں نے ایک لاکھ پونڈ نقد بطور ضمانت جمع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے

تین پونڈ کا ٹیکس نٹال میں جو ہندوستانیوں سے تین پونڈ کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی بابت مسٹر گاندھی کی درخواست پر مسٹر سمٹس نے ایک سرکاری چٹھی لکھی ہے کہ جب تک قانون پاس ہو تب تک مذکورہ بالا ٹیکس وصول نہ کیا جاوے

آئندہ پریذیڈنٹ کانگرس چونکہ مسٹر گاندھی ہندوستان آنے والے ہیں اس لئے تحریک کی جاتی ہے۔ کہ انہیں آئندہ نیشنل کانگرس سے اس کا پریذیڈنٹ منتخب کیا جاوے۔

فساد کرانی گنج ڈھاکہ میں مسلمانوں اور گورکھوں میں سخت فساد ہوا۔ کہتے ہیں۔ ایک مسلمان ہلاک ہوا۔ اور دیگر کئی مہلک زخمیوں کے آخری بیانات قلمبند کئے گئے۔ کہتے ہیں۔ کہ مرحوم مسلمان اور ایک گورکھے کے مابین جھگڑے کا آغاز ہوا تھا۔ جس کے متعلق موخر الذکر کو حال میں قید کی سزا ملی تھی۔

بجلی کی ریل ہندوستان میں بہتی طاقت سے اکثر ریلوے چلانے کی تجویز پر میسرز مرز اینڈ میکلیلن نے ایک رپورٹ پیش کی ہے جس پر فی الحال گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے۔

موسم اس ہفتہ سخت گرمی پڑی۔ دوپہر کے بعد لو چلتی رہی۔ ۳۰-۳۱ مئی سے مطلع غبار آلود ہے۔

گلزار احمدی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ۔ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو مومنوں کے لئے نور جان ہے۔ جلد اول از پیدائش تا نزول وحی عمر جلد دوم از نزول وحی تا ہجرت عہ۔ جلد سوم از ہجرت تا وفات قیمت عہ کل ہر سہ جلد کی قیمت للعہ ہے لیکن تینوں جلدوں کے خریدار سے رعایتی قیمت صرف للعہ لی جاویگی۔

ملنے کا پتہ

میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

تحقیقات جدید در امراض شدید

یورپ بھر کی تحقیقات کا نچوڑ ڈاکٹروں حکیموں۔ ویدوں کیلئے کارآمد کتاب قیمت عمر

ملنے کا پتہ **ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر**

مجموعہ عطریات ۱۳ﷺ

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی صرف ایک مرتبہ کر ملاحظہ کرنے سے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ ورنہ کہنے کو تو سینکڑوں دفتر نظر سے گزرے ہونگے۔ لہذا جملہ قسم کے عطریات اور روغنیات و دیگر متعلقات شیشی وکٹر وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں حسب فرمائش عمدہ و ارزان خدمت والا میں روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگوا کر ضرور ملاحظہ فرماویں

ملنے کا پتہ۔ **نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ** محلہ اٹک باب قنوج محبوب شاہ

دردناک حالت

دیکھکر بعد بنا مردوں کا کام نہیں۔ مقتضائے مروت یہی ہے کہ درد کا درمان سوچا جاوے۔ دیسی طریق علاج کی بے قدری اور ویدوں وطبیبوں کی کس مپرسی گو انتہا کو پہنچ گئی ہو۔ مگر انکی حالت زار پر لٹوے بدلنے کے نتائج بھی لگنے لگے۔ اب وقت ہے کہ عملی مستعدی اور ہوشمندی سے موجودہ مشکلات کی چارہ سازی کی جاوے۔ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آیورویدک ویونانی طب کی مطلوبہ اصلاح و ترقی کے لئے کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا ہونا چاہئے تو دہلی سے شائع ہونیوالے مشہور ہفتہ وار اخبار طبیب کی مستقل خریداری منظور فرماویں۔ جس میں فن طب کے متعلق علمی بحثیں۔ ضرورت وقت کے اخباری مضامین۔ قیمتی و قابل قدر رائیں۔ مشاہیر اطباء کے نادر تجربات۔ پیچیدہ امراض کے متعلق استفسارات وجوابات۔ اور طبی اطلاعات ۱۶ صفحوں پر لکھائی چھپائی کاغذ کے خاص اہتمام سے شائع ہوتے ہیں قیمت سالانہ صرف ششماہی ۱۲ر

نمونہ مفت اس پتہ سے طلب کریں

مینجر اخبار طبیب دہلی

پیسہ اخبار کی مطبوعہ کتابوں میں رعایت

پیسہ اخبار کے دفتر میں آتشزدگی سے جس طرح علمی خزانہ خاکستر ہوا۔ سب جانتے ہیں۔ افسوس بعض لوگ انکی قیمتیں چڑھا کر بیچ رہے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کتابیں پھر نہیں چھپ سکتیں لیکن ہم حسب گنجائش رعایت کرینگے تحمل سے کام لیں ہم انکو پھر شائع کریں گے۔

قسطنطنیہ — قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایۂ تخت ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہروں میں سے شمار ہوتا ہے۔ یورپ والے کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات قابل عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین۔ ترکی بازاروں اور محلات وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کی کامل سیر و واقفیت گھر میں بیٹھکر ہو جاتی ہے قیمت عمر رعایتی ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ — یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی بواعث۔ ترکوں کے اعلےٰ فوجی نظام۔ فتح کے پیشتر کے حالات اور کوائف۔ ترکوں اور یونانیوں کے درمیان صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں مجاہدین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی فضیلت کے موازنات اصلی قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰

ابوبکر صدیق — سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار و خلیفہ اول کے مقدس حالات زندگی۔ قابل دید کتاب۔ مسلمانوں کے لئے باعث ایمان و سرور جسم و جان۔ اصلی قیمت عمر رعایتی ۱۲

تاریخ عرب — ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے۔ اس میں عربوں کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات درج ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

تاریخ تیونس و طرابلس — شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری بلاغت اور بڑی عظمت حاصل کر چکی ہیں۔ ان سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ بلکہ دنیا کی بحری تاریخ میں ایک عجیب شوکت رکھتی ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۸

تاریخ مراکش — افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش یا مغرب الاقصےٰ کی مفصل تاریخ۔ مراکش کے سلاطین کی شاندار تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ سلطنت کے باجبروت کارنامے اصلی عمر رعایتی ۱۱

تاریخ بلاد الجزائر — سلطنت الجزائر ایک زمانہ میں ساحل بحیرۂ روم پر نہایت پرشوکت اسلامی بحری طاقت رہ چکی ہے۔ اس کے مطالعہ سے اسلامی شکوہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ رقت خیز حالات اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴

معجزۂ قرآن

تقسیم وراثت مسلمانان کے بیان میں یہ نیا رسالہ ہے جس میں موجودہ مروجہ تقسیم میراث میں اغلاط و اسقام نکالکر باعتماد و اسناد قرآن مجید ایک نئی صورت پیش کی ہے۔ قابل دید رسالہ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تازہ شہادت

جناب محمد ابراہیم صاحب کارخانہ سڑی ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں
آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کیا۔ اللہ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا چند روز ہوئے کہ ایک دوست کو منگا دیا ہے آج ایک دوسرے دوست کے نام جن کا پتہ یہ ہے ۔۔۔ ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں
(۲۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

جناب مولوی شہادت حسین صاحب کلاتھ شاپ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں
میں نے آپ کے یہاں سے دو مرتبہ مومیائی منگوائی واقعی بہت ہی قوت باہ کو بڑھانے والی چیز ہے۔ براہ مہربانی ایک پاؤ فی الفور وی پی جلد ارسال فرماویں (۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

مومیائی

مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی ریشہ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے

قیمت

فی چھٹانک عہ/ ۱۲ آدھ پاؤ ۱۸ پاؤ بحساب ۳ مع محصول۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

تازہ شہادت

جناب مولا بخش صاحب موضع عبداللہ پور ضلع ۔۔۔ سے ارقام فرماتے ہیں
میں نے قبل ازیں ایک روپیہ مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی۔ خدا کے فضل و کرم سے فائدہ مند ثابت ہوئی۔ براہ نوازش دو روپیہ اور بھیج دیجئے
(۲۶ اپریل ۱۹۱۲ء)

جناب اقبال الدین صاحب ضلع پورنیہ سے رقمطراز ہیں کہ
آپکی دوا سے بہت انسانوں کو فائدہ ہوا۔ دماغی مرض میں ۱۵-۲۰ برس سے مبتلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی تین روپیہ مومیائی اور مرحمت کریں
(۲۹-۱ اپریل ۱۹۱۲ء)

کتبخانہ ثنائی کی چند کتابیں

رسوم اسلامیہ } رسوم قبیحہ متعلقہ بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۱/

صحیفہ محبوبیہ } قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید ۴/

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث۔ آریوں کی تردید ۲/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی } دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ اور منکرین حدیث کی تردید ۲/

شریعت و طریقت } ہر دو کا بیان ۱/

حدوث وید } وید کی قدامت کا ابطال دید سے ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ قابل دید رسالہ ہے ۱/

شادی بیوگان اور نیوگ دونوں مضمون قابل دید ۱/

مناظرہ دیوریا۔ جو ۱۹۰۲ء میں آریوں کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا ۸/

الہامات مرزا } مرزا قادیانی کی زبردست پیشگوئیوں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب مع جواب آئینہ حق نما ۵/

جہاد وید۔ ویدوں شاستروں کے حوالجات سے وید کا ثبوت ۲/

اجتہاد و تقلید } دونوں مسئلوں پر مفصل بحث۔ قابل دید رسالہ ۳/

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ تحقیق ۲/

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۲/

سبیل ملاپ۔ مسلمانوں کے باہمی ملکر کام کرنے کے اصول ۱/

الفوز العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کے اسرار قابل دید رسالہ ۳/

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس سوانح عمری ۳/

تغلیب الاسلام۔ دھرمپال کی کتاب ترک اسلام کا دندان شکن اور لاجواب جواب قیمت جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی یکجا قیمت صرف ۸/ علاوہ محصول

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ماہ جیوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ثناءاللہ ۔۔۔ مولوی فاضل مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ ڈاک بحالہ واپس ہوگی۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد (۱۱) نمبر (۳۳۳)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ ۔ صہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ ۔ سعہ
ششماہی ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۷ رجب ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مدافعت حدیث

سراج الاخبار کا جواب

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں اس عنوان کے ماتحت ہم نے سراج الاخبار جہلم کے ایک اعتراض کا جواب دیا تھا جو اس نے امام المحدثین و استاد المجتہدین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر کیا ہے۔

خدا کی شان اگر اہلحدیث کی طرف سے اتنی بات کسی مجتہد کے اجتہاد کی نسبت کہی جائے کہ ان سے تقاضائے بشریت فلاں فلاں مسئلہ میں غلطی ہوئی ہے لہذا ان مسائل میں ان کی تقلید نہ کرنی چاہیے تو ایک شور محشر اٹھتا ہے کہ لوجی آجکل کے یہ لوگ قل اعوذیے ان مجتہدوں پر اعتراض کرتے ہیں کیا تم کو ان سے زیادہ علم ہے؟ بلکہ یہاں تک بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ اماماں دین کی توہین کرتے ہیں لیکن آپ امام بخاری پر اعتراض ہی نہیں بلکہ جرح علی البخاری بھی کریں تو اس الزام سے پاک صاف رہیں یا للعجب وضیعتاً الادب۔

واللہ بالعلم میں اپنی ذات خاص سے اظہار کرتا ہوں کہ کسی مسئلہ کے متعلق کسی عالم سے بغرض فہم مسائل سوال کرنا کسی طرح اس امام یا عالم کی ہتک نہیں جانا احادیث میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اصحاب کرام خود حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سوال کرتے اور جناب بنتؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سوال کا عنوان تو خاص اہمیت رکھتا۔

ایک دفعہ حضور نے فرمایا من حوسب عذب جس کو حساب ہوا وہ عذاب میں پھنسا۔ حضرت عائشہ نے سوال کیا ہے آپ یہ فرماتے ہیں خدا فرماتا ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا آپ کے فرمانے کے مطابق حساب کے جو افراد مستلزم عذاب ہیں اور خدا کے فرمانے کے مطابق بعض افراد حساب کے ایسے نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے۔

سوال کا عنوان بڑا مضبوط اور اپنے اندر خاص کیفیت رکھتا ہے آخر سائلہ مجتہدہ نے فیصلہ کرا ہی لیا (رضی اللہ عنہا وجزاہا عنا) حضور نے فرمایا ذالک العرض اے عائشہ قرآن مجید میں جس آیت پر تیری نظر ہے وہ حساب اور ہے اور میری مراد حساب سے اور ہے وہ تو صرف پیشی ہے کہ بندے سے کہا جاتا ہے تو نے یہ کیا یہ کیا جا ہم نے بخشا۔ یہ حساب آسان ہے اور میں نے جو کہا ہے وہ حساب وہ ہے جس میں کہا جائیگا یہ کام تو نے کیوں کیا ایسا حساب مستلزم عذاب ہوگا۔

ہماری غرض یہ ہے کہ بغرض فہم مسائل سوال و جواب کرنے کی اجازت صحابہ تک کیا ایک امتی رسول پر بھی سوال کرسکتا ہے مگر توہین کی نیت

جائز نہیں۔ ہمارے مخاطب جناب مولوی فقیر محمد صاحب ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم کا اس بحث کا حال خود اسی سے ظاہر ہے کہ گفتگو مجتہد سے اور اعتراض امام بخاری پر جو خبر لکھا اور وہ مانتے ہیں اس قسم کے اعتراضات سے مطلقاً نہیں گھبراتا اسلئے کہ ہمارا مذہب ہی یہ ہے المجتہد قد یصیب وقد یخطی (مجتہد کبھی ٹھیک بات کہتا ہے اور کبھی غلطی کرجاتا ہے) جس صورت میں امام بخاری سے کسی بات میں غلطی ثابت ہو جائے تو ہمیں ہمارے مذہب کی تائید اور زندہ مثال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو ہم نہ کہتے تھے مجتہد سے غلطی ہو جاتی ہے ہم کو اس کا افسوس بھی نہیں ہے بلکہ اسکا تو فخر بھی ہے جیسا کہ امام بخاری سے یہ غلطی ہوئی امام ابو حنیفہ سے بھی ہوئی امام شافعی سے بھی ہوئی۔ ہاں جہاں تک ہو سکے لیے امام کے کلام کو سمجھنا ہمارا فرض ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اعتراض کریں اور ملاء اعلیٰ سے جواب آئے کہ ؎

چو نشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

سراج الاخبار کا دوسرا اعتراض درج ذیل ہے:-

(۲) باب الصلوٰۃ علی الجنائز بالمصلی و المسجد۔ یعنی اس باب میں نماز جنازہ کے مصلی اور مسجد میں پڑھنے کے جواز کا بیان ہے اور اس کے ثبوت میں جو حدیث لائی گئی ہے وہ یہ ہے عن عبد اللہ ابن عمر ان الیہود جاؤا الی النبی ﷺ برجل منہم وامرأۃ زنیا فامر بہما فرجما قریبا من موضع الجنائز عند المسجد یعنی ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہود اپنی قوم کی ایک عورت اور ایک مرد کو جنہوں نے زنا کیا تھا آنحضرت ﷺ کے پاس لائے تب آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ دونوں اس جگہ کے قریب جو جنازوں کیلئے مسجد کے نزدیک مقرر تھی سنگسار کئے گئے دیکھو باب اور حدیث میں صرف لفظ مسجد کا اشتراک پایا جاتا ہے لیکن مطالب میں کوئی مطابقت نہیں کیونکہ باب تو اس امر کا باندھا گیا ہے کہ جنازہ کی نماز مصلی اور مسجد میں پڑھنا جائز ہے لیکن حدیث جو لائی گئی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم سے زناکار یہودی مرد و عورت اس جگہ کے قریب جو جنازوں کے لئے نزدیک مسجد کے مقرر تھی سنگسار کئے گئے۔"

(سراج الاخبار ۲۳ اپریل ۱۹۱۷ء صفحہ ۳)

اہلحدیث۔ شراح حدیث نے اس سوال کو خود ہی کہا ہے اور مختلف جوابات دیئے ہیں۔ میرے نزدیک راجح جواب وہ ہے جو امام ابن بطال نے دیا ہے کہ امام بخاری کی عادت ہے بعض مقام پر مسئلہ اختلافی کے دونوں پہلو بتلایا کرتے ہیں مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام بخاری نے ایک حدیث قائلین کی دلیل نقل کی جس میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت نے مصلی (نمازگاہ) میں جنازہ پڑھا۔ دوسری حدیث جو سراج الاخبار کی محل اعتراض ہے مانعین کی طرف سے دلیل نقل ہے جو اس حدیث سے سند لاتے ہیں کہ اگر مسجد میں نماز جنازہ جائز ہوتی تو جنازہ گاہ مسجد کے پاس کیوں بنائی جاتی۔ اس حدیث کو امام ممدوح مانعین کی طرف سے دلیل لائے ہیں۔ مگر سراج الاخبار کے فاضل اڈیٹر نے اس پر غور نہیں کیا کہ یہ تو ہماری تائید کی حدیث ہے الٹے بگڑ بیٹھے۔ اب جوابات کا خیال کریں گے تو اپنے کئے پر نادم ہوں گے انشاء اللہ۔

بہر حال امام بخاری کا مطلب حاصل ہے اس توجیہ میں یہ کہنا ہوگا کہ امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں یقیناً حکم نہیں لگایا جیسا کہ ابن بطال نے کہا ہے ان الترجمۃ اعم من ان یثبت او ینفی (یعنی باب کے لفظ اثبات اور نفی دونوں سے عام ہیں)۔

میرے نزدیک اس کے علاوہ ایک توجیہ اور بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ امام بخاری کا اصل مطلب اثبات ہے نفی نہیں یعنی وہ یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے چنانچہ ایک حدیث صحیح اس مضمون کی صحیح مسلم میں بھی ہے چونکہ مصنف کی شرط پر نہ تھی جب تک فریق ثانی کی دلیل کا علم اور جواب نہ ہو اختلافی مسئلہ کا فیصلہ اور دلنشین ہونا مشکل ہے اسلئے امام ممدوح نے فریق ثانی کی دلیل کو نقل کرکے اس پر اطلاع کردی کہ یہ حدیث فریق مانع کی دلیل ہے۔ لیکن چونکہ اس دلیل میں دلیل مثبت کا مقابلہ نہیں ہے لہذا پہلی دلیل قوی ہے اور مدعا ثابت ہے۔

اس دلیل میں اتنا زور کیوں نہیں؟ اسلئے کہ پہلی روایت میں آنحضرت سے فعلاً جنازہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے جب تک اسکی صریح نفی نہ آئے وہ قائم رہیگی یعنی حدیث اول کا حکم بحال اور حدیث ثانی نہ اسکی نقیض ہے نہ نفی کی دلیل بلکہ یہ ایک امر واقع ہے کہ مسجد کے قریب جنازہ گاہ تھی۔ اس سے سابق فعل کی نفی نہیں ہو سکتی کیونکہ مطلقہ عامہ کی نقیض مطلقہ عامہ نہیں ہوا کرتا۔

یہ ہے امام بخاری کا اجتہاد اور فہم جس کو ہر ایک کا سمجھنا مشکل ہے۔

ممکن ہے ناظرین اہلحدیث میں سے اہل علم اس کا جواب اس سے بھی کوئی اچھا دیں۔

(باقی باقی)

قادیانی مشن

قادیانی مشن کے ممبروں میں جو اختلاف پیدا ہوا ہے وہ کوئی معمولی نہیں بلکہ نہایت خطرناک ہے صرف مذہبی خیالات تک محدود نہیں بلکہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی ہتک اور گورنمنٹ سے شکایت کرنے تک بھی نوبت پہنچ گیا ہے آئندہ کو آسانی کے لئے ہم ان دونوں گروہوں کا نام قادیانی پارٹی اور لاہوری پارٹی سے تعبیر کیا کریں گے جب تک یہ لوگ خود اپنا نام تجویز نہ کریں۔

خواجہ کمال الدین بھی لاہوری پارٹی میں ہیں جو اس وقت ولایت انگلستان میں ایک ایسا کام کر رہے ہیں جس پر ہم علماء کی جماعت کو غبطہ ہے مگر افسوس ہے کہ اس اختلافات کا قادیانی پارٹی اخبار الحکم اور دہلی کے الحق نے خواجہ صاحب کو جو صلواتیں سنائی ہیں آج تک کسی مخالف نے بھی

نے بھی نہیں سنائی ہوگی یہاں تک کہ گورنمنٹ کو ان کے برخلاف ابھارا ایسا ابھارا ہے کہ شاید سمجھے ہوں بس ابھی پھانسی ہو جائے گی۔ میں سچ کہتا ہوں باوجودیکہ میں قادیانی مشن کا ایک مشہور اور اشتہاری بلکہ انعامی مخالف سمجھا گیا ہوں مگر الحکم کی تحریر متعلقہ خواجہ کمال الدین کے دیکھنے سے مجھے سخت رنج ہوا جس سے میں یہ سمجھا کہ ان لوگوں میں روحانیت مفقود ہے جو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ بیچارہ اپنے تمام دنیاوی منافع کو لات مار کر وہ کام کر رہا ہے جس پر کل تک ہم بھی فخر کرتے تھے آج وہ ہمارے ساتھ معمولی سی بات میں مخالف ہے تو اس کی ذات اور اسکے افعال میں یہ تحقیر کریں مگر یہ تو وہ کرے جس کے دل میں فرقان شریف کی نص نے جگہ پکڑی ہو

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا

دیکھئے رنج میں حق بات کہنے سے مت رکا کرو

یہ ہے ان لوگوں کے آپس کے تعلقات جو کل تک ایک تھے اور آج ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں کیا سچ ہے۔

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

ہمارے خیال میں (جس پر ہم علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں اور جو ہمیشہ سے ہمارا نصب العین اور جس کے سمجھ لینے پر ہم خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں اگر وہ مالک ہم کو یہ اصول نہ سمجھاتا تو کچھ شک نہیں ہم بھی ان تنگ خیال ملاؤں کی طرح ہوتے جو بات بات میں اپنے "اپنے مسلک" کی حمایت کرتے ہیں اور کسی مخالف راوی سے کسی مشترک اور متحد کام میں بھی شریک نہیں ہو سکتے) یہ ہے کہ جو کوئی نیک کام کرے اسکو نیک ہی کہنا چاہیے اس کی مخالفت میں ایسا اندھا نہ ہو جانا چاہیے کہ اس کی تمام نیکیاں برباد سمجھی جاویں۔

قادیانی پارٹی کو بعض ملاؤں کی طرح ایک سخت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ انکا دوسرا گروہ خلافت ثانیہ کا قائل نہیں لہذا انکے سب نیک کام بھی برباد ہو گئے اسلئے وہ کسی مدح یا ستائش کے مستحق نہیں۔

یہی ایک غلط بالکل علم دین اور جہالت سے بھرا ہوا اصول ہے جو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے متنفر کر دیتا ہے ہم چاہتے ہیں اس اصول کی غلطی کا اظہار کریں تاکہ سعادتمند اس سے فائدہ حاصل کریں۔ ایک کام ہے ہمارا اور ایک ہے خدا کا۔ ہم خدائی فوجدار نہیں جو خدا کے کاموں میں دخل دیں کسی شخص کے نیک اعمال اسکے کسی برے کام کی وجہ سے ضائع کر دینے کا حکم لگانا یا ان پر اسکو ثواب دینا یہ خدا کا کام ہے ہمارا نہیں ہم جس کام کو اچھا دیکھیں اچھا کہیں جس کو برا دیکھیں برا کہیں اسکے ہم مامور ہیں۔ قرآن مجید میں بعض یہود اور عیسائیوں کی دیانتداری کی تعریف آئی ہے کہ وہ معاملہ میں ایسے صاف ہیں۔

مِنْہُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّہٖۤ اِلَیْکَ

(بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ اگر ڈھیر مال بھی انکے پاس تو امانت رکھو تو تجھے دیدینگے)

اصول مذکور کے پابند خدائی فوجدار بسبب اپنے مخالف کے جملہ اعمال صالحہ کے ضائع ہونے کا حکم لگا دیتے ہیں چونکہ مخالفت میں فریقین کے حقوق مساوی ہوتے ہیں اسلئے فریق ثانی بھی وہی حق لیتا ہے جو اسنے لیا وہ اس پر حکم لگاتا ہے کہ تیرے اعمال سب ضائع ہیں لہذا تو دوزخی ہے۔ (نتیجہ یہ کہ دونوں برابر) ہم دیکھتے ہیں اس غلط اصول کو مرزا صاحب اور انکے خلیفہ اول نے بھی بہت کچھ رواج دیا جس کا ہمیں سخت افسوس ہے (حسب موقع ہم اس کا بیان مفصل کرینگے انشاء اللہ)

قادیانی مشن کی تنگ ظرفی

قادیانی مشن گو آپس میں بہت کچھ مختلف ہے مگر ہمارے حق میں دونوں برابر ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ امسال اصلاح ندوہ کے متعلق ایک عظیم الشان جلسہ دہلی میں ہوا جس میں علماء فضلاء اور رؤساء غرض ہر طبقے کے لوگ کثیر قادیانی اخباروں نے اس کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ کیا کہا جاوے ہمارے دوست منشی قاسم علی باوجود دہلی میں رہنے کے گونگے ہو گئے۔ کیا ایسا بڑا اسلامی واقعہ کوئی معمولی ناقابل ذکر تھا؟ نہیں بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ اتفاقیہ اس کی صدارت ایک ایسے شخص کے لئے منتخب ہوئی تھی جو ان لوگوں کی رائے میں قادیانی مشن کا دشمن ہے یعنی خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث اسلئے انہوں نے اپنے ناظرین تک اس خبر کا پہنچانا اسی درجے تک گناہ سمجھا جس درجے تک مباحثہ لودہانہ کی خبر کا درج کرنا گناہ کبیرہ تھا ؎

اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْہُمْ

آرین اخبار اور مہاشہ دھرمپال

آجکل جس آریہ اخبار کو اٹھا کر دیکھو دیکھیا ہی مضمون سے یعنی جو دھرمپال کو کوستا ہوا نظر آتا ہے مختلف لفظوں میں اس کو یاد کر رہے ہیں وجہ صرف یہ ہے کہ آریوں کو چھیڑتا ہے ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ چھیڑتا ہے مگر ایسے جواب میں چھیڑنا اسکو کس نے سکھائی؟ سنئے آج پریس ایکٹ حافظ ہے مگر جن دنوں اسلام اور اہل اسلام کے برخلاف اس سے لکھوایا جاتا تھا پریس ایکٹ مانع نہ تھا نیز اس کی عمر بھی چڑھتی جوانی تھی جس کی بابت ہم اس کے جواب میں بارہا لکھ چکے تھے۔

کچھ جوانی ہے ابھی کچھ ہے لڑکپن انکا
دو جفا کار ونکے تسلیم ہیں یہ جوبن انکا

اس زمانہ میں کون اسکی گندی کتابیں چھپواتا تھا اور کون اُسکے دام جیب میں ڈالتا تھا اور کون اس کی پیٹھ ٹھونکتا تھا اس سوال کا جواب واقعات سے ملتا ہے کہ کتابیں (تہذیب الاسلام وغیرہ) لالہ منشی رام جالندہری کے مطبع میں انکے اہتمام اور حکم سے لالہ دیوان چند چھپوا لیتے تھے اور وہی بیچتے اور قیمت جاتا لالہ منشی رام کے خزانہ میں جاتی ہے نہ اس سچ کی لوگ کتنی ہی مخالفت کریں مگر اس حد تک تو سب مانتے ہیں۔

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

سچ تو یہ ہے کہ آریہ سماج ہی نے اس کو لکھنا سکھایا اور اسکے کام آیا مگر چونکہ زمانہ بدل گیا ہے اس کی

مگر بھی زیادہ ہو گئی ہے زمانہ کے نشیب و فراز سے واقفیت اور سرگرم آزمودہ ہو گیا کچھ قانون کی سختی بڑھ گئی اسلئے اُس کی تحریر ایسی کراری تو نہیں جیسی کہ آریہ سماج کی تعلیم کا اثر تھا۔ خدانخواستہ اگر ویسی ہوتی تو ہم تو آجکل اُنہی پر پہنچتے ہیں خدا جانے کیا آسمان سر پر اُٹھا لیتے لیکن اُس کو بھی تاہم کہیں کمینہ کہیں بد ذات کہیں کچھ کہیں کچھ لکھا جاتا ہے۔ ان تحریرات میں سے ایک تحریر ہم یہاں نقل کرتے ہیں جس سے باقی تحریروں کا اندازہ ہو سکیگا۔

رشید الغفور یا دھرمپال کا

ایک نہایت ہی خطرناک آدمی

عبد الغفور نامی ایک جولاہا لدھیانہ کے ضلع کا بی۔ اے تک پڑھ گیا بس کیا تھا اُس کا دماغ بے چراغ ہو گیا۔ آجکل وہ لدھیانہ میں المسلم نام سے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے لگا ہے یہ رسالہ کس قسم کا ہوگا؟ اس کے متعلق عبد الغفور کی گزشتہ زندگی جواب دے سکتی ہے یہ شخص خود ایک جگہ اپنے حالات لکھتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ بڑی بہن کے ناک پر ایک جانور بیٹھے رکھدیا اور وہ غریب چونک پڑی۔ یہ اُس کے بچپن کے حالات ہیں جوانی چڑھا۔ تو بس ختم ہو گئی۔ مسلمانوں سے نکلا تو دیو سماج میں داخل ہو گیا۔ دیو سماج والوں نے دھکا دیکر باہر نکالا تو آریہ سماج والوں کو اُسے چڑھا لیا۔ اُن دنوں پنڈت لیکھرام کی وفات کے باعث آریہ سماجی دکھی ہو رہے تھے۔ یہ شخص جو ایک متحرک بیٹ تھا۔ آریہ سماج آیا۔ تو آریہ سماجیوں نے اس کو آنکھوں پر بٹھالیا اور ضرورت سے زیادہ عزت دیکر اُس کے مزاج کو خراب کر دیا وہ حالانکہ ایک معمولی عقل کا آدمی تھا مگر آریہ سماجیوں کی بیوقوفی سے برہمچاری دھرمپال بنگیا اور آریہ سماج کے ہر ایک معاملہ میں دخل دینے لگا۔ وہ عجیب و غریب قسم کا بھروپ دھارے رکھتا تھا۔ سر سے ننگا بنگالی فیشن ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کوئی بڑا ہی پہنچا ہوا ہنس آدمی ہے۔ اُسکی یہ چالبازی کارگر ہوئی آریہ سماجیوں نے اُس کی عزت کرنے میں کمال کر دکھایا۔ لوگ اُسے پنڈال میں کھڑے کرکے دیکھنے لگے ایک جولاہا جس کو اس قدر بھلے لوگ بیوقوف مل گئے۔ آریہ سماج کی ناک سمجھا جانے لگا۔ اور اُس نے بھی آریہ سماجیوں کو جو اُس وقت بدقسمتی سے دوسرے مذہب پر آکشیپ کرنا اچھا سمجھتے تھے۔ ترک اسلام تہذیب الاسلام وغیرہ کتابیں لکھ کر خوش کیا یہ کتابیں مزخرفات کا ایک پلندہ تھیں مگر اس کی چال چل گئی آریہ سماجیوں نے اس بارہ میں بڑا ہی اُس سے دھوکا کھایا۔

ایک مدت تک تو آریہ سماجیوں کو دھوکا لگا رہا اور وہ اس شخص کی اصلیت سے ناواقف رہے مگر ایک وقت آیا جب ڈھول کا پول کھلگیا۔ اور یہ شخص آریہ سماجیوں کو اسی رنگ میں نظر آیا جس رنگ کا اسکا اپنا اصلی تھا۔ دھرمپال نے بھی یہ بات محسوس کی اور سمجھ گیا کہ اب دال نہیں گلنے کی چنانچہ آریہ سماج کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اور خود ریشنلسٹ بن بیٹھے۔ لوگ حیران تھے کہ ریشنلسٹ صاحب تو یہ کہتے ہیں جو باتیں عقل مانے انکو مانا جاوے مگر یہ شخص سوامی دیانند کو گالیاں دیتا تھا۔ آریہ سماجیوں کو وہ پھکڑ تولتا تھا کہ توبہ بھلی۔ اب آریہ سماجیوں کو اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ اور انہوں نے اس کی عزت وغیرہ کرنا بند کردی دھرمپال جو پہلے برہمچاری مہاتما اور قابل تعظیم شخص بنا ہوا تھا وہی جولاہے کا جولاہا رہ گیا اور اب اُسے اپنی پوزیشن کو قائم رکھنے اور اپنے اخراجات چلانے کے لئے نیا انتظام کرنا پڑا۔ دیو سماج میں وہ داخل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ دھوکہ کھانے والی آسامی نہیں ہیں سکھوں کی طرف ہاتھ مارا۔ اور لائل گزٹ والے نے بہت کچھ مہربانی بھی فرمائی مگر اس سے دھرمپال مطمئن نہ ہوا۔ اسکو اپنا کام ہوتا نظر نہ آیا بس کیا تھا مسلمانوں کی طرف جھک پڑا۔ اور اُن کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماجیوں کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اُس کی طبیعت میں دنوں میں انقلاب عظیم پیدا ہوگیا کہاں تو وہ حضرت محمد صاحب وغیرہ بانیان اسلام کی ہر وقت تضحیک کرتا رہتا تھا۔ اور کہاں اب آنحضرت صلعم کو سچے نبی ماننے لگا اور ان کی تضحیک کی بجائے سوامی دیانند وغیرہ بزرگان آریہ سماج کی کھلے دل تضحیک شروع کردی۔

آریہ سماجیوں کو چڑانے کے لئے اُس نے ایک اور بھی چال چلی اور وہ یہ ہے کہ ایک بیوہ ہندو سارھی بیوہ ہندو عورت سے جس کی عمر ڈھل چکی ہے۔ اور دھرم پال کی عمر کے لگ بھگ ایک بیٹا بھی اپنے پہلے خاوند سے رکھتی ہے۔ ڈنکے سے شادی کرلی اور آریہ سماجیوں کی دل آزاری کے لئے کہنے لگا کہ اس نے نیوگی ہے اسلئے نیوگ کیا ہے۔ سو اُس کے ہاں سوامی دیانند سمجھ لے۔

ایک جولاہا ہے کہ جب وہ اپنی تحریروں میں بیسیوں دفعہ سوامی دیانند کو گالیاں دیتا رہتا ہے سوامی دیانند کے متعلق اس قسم کی تضحیک حد درجہ کی شرارت ہے مگر اُس کی بکواس کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ اس سے اس کا اور بھی حوصلہ ہو گیا ہے۔ اور اب وہ اس قسم کی شرارتوں کا ایک سلسلہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اُس نے ایک رسالہ المسلم کے نام سے چھاپنے کا اعلان کیا ہے۔ اس میں وہ کھلے دل آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کو گالیاں نکالے گا۔ اور اس بات کا بدلہ لیگا کہ آریہ سماجیوں نے اس کی عزت کو پہلے کی طرح برقرار کیوں نہیں رکھا المسلم کا اُس نے جو اشتہار دیا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کمر باندھ بیٹھا ہے۔ اور اپنی طرف سے ہندوؤں کی دل آزاری میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیگا۔

؎ بلکہ ہوشیار لیڈر کا۔ (اہلحدیث)

جب مسلمانوں میں اس کو روٹی نہ ملی۔ تو وہ دیو سماج نے اسکو بھا لیا۔ تو آریہ سماج میں آگھسا۔ اب آریہ سماج پر بھی اس کی کرتوتوں کا حال کھلگیا۔ تو پھر مسلمانوں میں جاگھسا ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ کیا ہندوستانی بیوقوف ہیں جو ایسے خطرناک اور گرے ہوئے شخص کو الو بنانے کا موقع دے رہے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ آریہ سماجیوں نے غلطی کی۔ مگر اگر مسلمانوں کی طرف سے اسے کوئی بھی شہ دیگئی تو یہ دوسری غلطی ہوگی۔ جو پہلی آریہ سماجیوں کی غلطی سے ملکر ڈبل ہو جاویگی۔ اور ہندو مسلمان کے نفاق کو چنگاری لگا دیگی۔

کچھ عرصے سے اخبارات میں مذہبی بحث ہندو اگر اس پیٹ کے بندے نے اپنا کام شروع کر دیا تو وہ خلیج جو اس وقت ہندو مسلمانوں میں موجود ہے اور جس کو عبور کرنے کے لئے ہندو مسلمان شرفا اتحاد کا پل باندھ رہے ہیں اور بھی وسیع ہو جائے گی اور پھر یہ خلیج ناقابل عبور ہو جاوے گی۔ دو ہارک طور پر آریہ سماجی سچے ہیں یا مسلمان۔ اس پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اور اگر سچ پوچھو تو یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ یہ بحث ناقابل فیصلہ ہے پھر ہم نہیں سمجھتے کہ شرارتی شخص کونسی شرارت برپا کرنا چاہتا ہے۔ اس نے دیو سماجی اُلو بنا کر آریہ سماجیوں کو انگلیوں پر نچایا۔ آج مسلمانوں کو

ا٭ ۱۹۰۷ء اسال کی عمر میں دہرم پال مسلمانوں سے اس طرح علیحدہ ہوا تھا کہ فیروز پور میں پڑھتے ہوئے بھولی کے گھر سے نکلکر مدرسہ کے بورڈنگ میں رہنے لگ گیا اس کے بعد دیو سماجی (دہریہ) بنا۔ وہاں سے آریہ سماج میں چلا گیا ایسے حال میں کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں میں اس کو روٹی نہ ملی۔ (اہلحدیث)

٭٭ غالباً ایڈیٹر صاحب کو آریہ اخباروں میں سے خصوصاً مسافر آگرہ اور آریہ مسافر موگہ کی تحریرات نظر سے نہیں گذریں ورنہ دہرمپال کی نسبت یہ نہ لکھتے اگر لکھتے بھی تو ان دونوں کے برابر لکھتے۔ (اہلحدیث)

لوٹنا چاہتا ہے امید ہے کہ ہندو مسلمان ایسے شخص سے جو ہندوستان کی بہتری اور بہبودی کے حق میں روڑے اٹکانا ہی روزگار بنائے پھرتا ہے۔ احتراز رکھیں گے اور اب اس کو اپنا الو سیدھا کرنیکا کوئی موقعہ نہ دینگے۔ اگر یہ شخص نیک نیتی سے ملک کی سیوا کرنا چاہے تو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اچھا لکھنا جانتا ہے مگر افسوس اس کی تمام طاقتیں شرارتوں پر خرچ ہونے لگیں اور یہ شخص ایک ایسا خطرناک شخص ثابت ہوا کہ کوئی عقلمند شخص اس کے متعلق یہ اعتبار نہیں کر سکتا کہ کل کو یہ کس پہلو کروٹ لیگا۔ (روزانہ جھنگ سیال ۲۷ مئی)۔

اہلحدیث - ہم نہیں سمجھتے اس قسم کے الا ہمنے طعنوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ اجی جناب سیدھی بات ہے جس طرح مسلمانوں نے اُسکے جوابات ایک نہیں دو نہیں تین نہیں چار نہیں دہ جنوں عموماً ہر فرقے کی طرف سے دیئے گئے یہانتک کہ وہ مسلمانوں کا لوہا مان گیا اور کچھ عجب نہیں کہ آج جو وہ آریوں کو مسلم ہونے سے ڈراتا ہے وہ انہی تحریروں کا اثر ہو مگر یہ طریق ٹھیک نہیں کہ بجائے جواب دینے کے گالیاں دیجائیں یا گورنمنٹ کو اُس کے برخلاف اکسایا جائے۔ یہ واقع آریہ سماج کی تاریخ میں قابل ذکر رہیگا۔

آجکل جس کتاب پر آریہ سماجیوں کو زیادہ رنج ہے وہ گیان پرکاش ہے ہم نے بھی وہ کتاب دیکھی ہے بلکہ دفتر اہلحدیث سے ۳ر قیمت پر مل سکتی ہے اُس میں اگر کچھ ہے تو اسکے اپنے کیرکٹر (اخلاق) کا ذکر ہے برا ہے تو اچھا ہے غرض کتاب دیکھ کر ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے تاہم ہمارا مشورہ یہی ہے کہ مذہبی طور پر آجکل ہم یہی کر سکتے ہیں کہ جو تحریر مخالف نکلے اسکا جواب دیں اور اگر اس کتاب کو زیادہ ہی زہریلا سمجھا جاتا ہے تو تخل اسلام مصنفہ دہرم پال سے مقابلہ کر لیا جائے پھر جس طرح مسلمانوں نے اُسکا جواب ترک اسلام کا لکھا تھا (جس پر مہاشہ پرکاش نے مخول اڑایا تھا کہ یہ تبر اسلام کے کاٹنے کا نہ ہو)

اسی طرح آریہ سماجی گیان پرکاش کا جواب لکھیں اور بس باقی رہا دہرمپال کا اسلام میں آنا اور مسلمانوں کا اُس کو لینا اور آریوں کا اوسکے لینے سے مسلمانوں کو منع کرنا یہ سب باتیں اصل حال سے ناواقفی پر مبنی ہیں اسلام میں آنا کسی کی اجازت یا سرٹیفکیٹ یا انجمن یا سوسائٹی کے اجتماع سے نہیں ہوتا۔ اسلام چونکہ خدائی تعلق کا نام ہے ایک انسان گھر میں بیٹھا بیٹھا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرکے چپکا سا مسجد میں جاکر نماز پڑھ لیتا ہے کسی کا حق نہیں کہ اُس کو روک سکے کسی سخت سے سخت آریہ کو اگر اس سے انکار ہے تو وہ آزما کر دیکھ لے جمعہ کے روز مسجد جامع مسجد آگرہ یا لاہور میں چلا جائے کسی سے کچھ نہ کہے نماز میں شریک ہو جائے کسی کی مجال نہیں کہ اُس کو ادہر سے ادہر ہونے کو کہہ جائے یہی تو خوبی ہے جو اسلام کو مخاطب کرکے کہلاتی ہے ؎

کیا جانے تجھ میں کیا ہے لوٹے ہیں تجھ پہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسین نہیں

بہی خواہان اہلحدیث توجہ فرماویں

عرصہ سے یہ لکھا جاتا ہے اور بارہا گوش گذار کیا گیا کہ بہی خواہان اہلحدیث نے اپنے اخبار کی دوبارہ زندگی میں جو جو امداد (چندے اور دعاؤں سے) دی ہے اُسکی جزا خدا تعالےٰ اُن کو دے مگر اس مرحلے کے بعد دوسرا مرحلہ جو اہلحدیث کو زندہ رکھنے کا ہے اس کی اشاعت ہے اہلحدیث پہلے ہی سے محدود اشاعت کا اخبار تھا اسکا نام ہی اس کی محدودیت کا اظہار کر رہا ہے مگر ایام فترت (سہ ماہہ بندش) نے اس پر اور بھی اضافہ کیا جس کی زد آجتک برابر جاری ہے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اُس کمی کا ذکر کروں جو ایام بندش میں ہوئی ہے تاکہ بہی خواہان اہلحدیث کے دلوں کو صدمہ نہ پہونچے ہاں نمونۃً ایک دو ماہ کا حساب بتلایا جاتا ہے۔

تمام ماہ مئی میں جب خریدار ۳۰ ہوئے۔ یہ خبر شاید مسرت کی ہوگی۔ الحمد للہ مگر خارج شدگان

اہلحدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۲ء ص ۵

کی تعداد (۹۳۰) ہو لی یعنے ۹۰ کی کمی - اپریل میں ۲۵ کی کمی تھی - اس سے پہلے تو اخبار بند تھا اُن دنوں کی تو کچھ نہ پوچھئے جو تھا وہ خرچ ہی خرچ تھا دخلہ پتا تو کیا ہوتا -

یہ امر بھی درحقیقت ضمانت کا ضمیمہ ہے اس لئے ہمی خواہاں اہلحدیث نے جس طرح ضمانت میں ہمت دکھائی ہے اسی طرح ہر ایک صاحب اپنے پر لازم سمجھیں کہ اہلحدیث کے دو تین خریدار بنا دینگے۔ اللہ توفیق دے -

دیانندی نیوگ

"اس نام کا ایک رسالہ کراچی (سندھ) سے کسی عیسائی نے لکھا ہے اور ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجا ہے ہم اس پر ریویو کرنے کی بجائے مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم عصر پرتاپ اخبار میں اسکے متعلق جو مضمون نکلا ہے وہی نقل کر دیں "

مندرجہ بالا ٹریکٹ کسی صاحب نے کراچی بندر سے آریہ گزٹ لاہور کے دفتر میں بھیج دیا ہے جس کو پڑھکر اخبار مذکور سخت برہم ہوا ہے اور اس کی برہمی میں تین نوٹ یکے بعد دیگرے لکھ ڈالے ہیں پہلے نوٹ میں مختصر تمہید کے بعد یہ متقدر سماجی ارگن لکھتا ہے کہ :-

اس ٹریکٹ کے مصنف کوئی پنڈت ایم - ڈی امرسین صاحب یونیٹیرین کرسچین ہیں ہم نے اس ٹریکٹ کو شروع سے اخیر تک پڑھا جوں جوں ہم اسے پڑھتے جاتے تھے - دل چاہتا تھا کہ اسے فوراً ہاتھ سے پھینکدیں - اس ٹریکٹ میں رشی دیانند کی شان میں ایسے گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جنہیں کوئی آریہ سن نہیں سکتا - ایک شریف آدمی جو غیر آریہ ہو وہ بھی ہرگز برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کے کانوں کو ایسے فحش گندے اور بیہودہ الفاظ سننے پر مجبور کیا جاوے - اس ٹریکٹ میں جیسا کہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے

مسئلہ نیوگ پر نہایت دل آزار پیرایہ میں بحث کیگئی ہے دراصل ہم اسے بحث نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ بکواس ہے جو مصنف کے مذہب اور اس کے دل کا اصلی فوٹو ظاہر کرتی ہے - اگر ہم اُن الفاظ کو اس جگہ نقل کر دیں جو اس ٹریکٹ کے موہنہ پھٹ عیسائی نے مہرشی دیانند کی شان میں استعمال کئے ہیں تو یقیناً آریوں کے دلوں سے دھواں نکلنا شروع ہو جاوے - اسلئے ہم ذیل میں صرف وہ فقرے درج کرتے ہیں جو دیگر فقروں کے مقابلہ میں ذرا نرم ہیں "

آریہ گزٹ نے جو نرم فقرات بھی قریباً نصف کالم میں نقل کئے ہیں اُن کو درج کر کے ناظرین کو پریشان نہ کیجئے سخت و نامعقول الفاظ ہر حالت میں قابل حقارت ہیں - خواہ ایک رشی دسوامی کے قلم سے نکلیں یا ایک مجتہد و مولوی کے بیہودگی ہر صورت میں بیہودگی ہے اس کا عامل کرسچین ہو یا آرین مسلمان ہو یا سکھ - غرض برائی کی حمایت نہیں ہوسکتی - مگر آریہ گزٹ کے دوسرے نوٹ نے ہمیں حیرت میں ڈالدیا ہے جس میں یہ معزز اخبار دعوے کرتا ہے کہ مسئلہ نیوگ ہر ایک قوم و ہر ایک مذہب میں مختلف نام سے پایا جاتا ہے - زن مرد کے تعلقات جائز و ناجائز کی قابلاً تشریح کرتا ہوا اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-

" آریوں کے اندر تو نیوگ کرنے کے لئے سخت سے سخت رکاوٹیں موجود ہیں لیکن عیسائی اور مسلمانی مذہب میں تو نیوگ ذرا ذرا سی بات کے لئے ہو جاتا ہے "

اول تو ہم نہیں سمجھ سکے کہ ایک عیسائی جنٹلمین سے بحث کرتے ہوئے مسلمانوں سے عتاب و خطاب کی کیا ضرورت تھی ؟ دوم ہم یہ جاننے سے بھی قاصر ہیں کہ جب عقد کی طرح نیوگ بھی زن و مرد کے تعلقات جائز کی ایک شکل ہے تو پھر شادی و تزویج کے خلاف اس میں سخت سے سخت رکاوٹیں کس مصلحت سے ڈالی جاتی ہیں - اس سے تو یہی

ظاہر ہوتا ہے کہ حد جائز کے اندر داخل مانے جانے پر بھی نیوگ کچھ ایسی خصوصیات لئے ہوئے ہے کہ اس کے ماننے والوں کو بھی سخت رکاوٹیں ڈالنے کے سوا چارہ نہیں رہا - ؎

آساں ہے نیوگ تو یہ بات سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ذرا ذرا سی بات کے لئے نیوگ ہو جاتا ہے تو اس سے سناتین آریہ کا وہ دعوے کہ نیوگ سرٹا اور بھرم ہے اور زمانہ موجودہ میں زیر عمل نہیں آسکتا خود بخود باطل ہو جاتا ہے - اگر مسلمان اور عیسائی آسانی سے نیوگ کرسکتے ہیں جیسا کہ ہمیں بتلایا گیا ہے اور نیوگ بھی آرین نیوگ جیسا ہے تو پھر آپ مذہب پرستوں کے لئے نیوگ کا قائل ہونے ہوئے اسپر عامل ہونے میں کون امر مانع ہے - آریہ دوست ہمیں بتلاتے ہیں کہ معاہدہ نکاح ایک ناقابل فسخ دائمی معاہدہ ہے - اسلئے زن و شوہر میں تعلقات ازدواجی قائم ہونے کے بعد نہ طلاق جائز ہے نہ دوسرا عقد مباح ہے - زوجین میں سے ایک کے مرنے کے بعد تک یعنے جب تک دونوں فنا نہ ہو جاویں یہ معاہدہ قائم رہتا ہے - جس کی وجہ سے دوسرا عقد ثانی نہیں کرسکتا - اس کے لئے صرف نیوگ کی اجازت ہی ویدک دھرم کے بموجب ہوسکتی ہے اس کے علاوہ شادی بیاہ کے نام جو کیا جاوے وہ حرامکاری و زنا میں داخل ہے یہی نہیں بلکہ دونوں کی زندگی میں بھی بعض خاص حالات میں نیوگ ہو سکتا ہے جس سے تعلقات ازدواجی میں کوئی فرق نہیں پڑسکتا - صورت مسئلہ تو یہ ہے مگر بہت سے آریہ جنٹلمین ایک عورت کے فوت ہو جانے پر عقد ثانی کر کے نیوگ سے دامن بچا لیتے ہیں اور ایک صورت ناجائز کو جائز پر ترجیح دیتے ہیں اگر مسلمانوں اور عیسائیوں میں واقعی نیوگ ہو رہا ہے تو کیا وہاں بھی ایسا ہوتا ہے - ہمارا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب اثبات میں ہوگا -

آریہ گزٹ تیسرے نوٹ کا عنوان "بے غیرتی کا سوال" قائم کر کے رقمطراز ہے کہ۔

"کرسچین مذکور لکھتا ہے کہ کون بے غیرت ہوگا کہ جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس بھیجیگا لیکن یہی کرسچین بتلائے کہ ان کے مذہب میں طلاق کا جو مسئلہ ہے وہ کیا ہے مسلمانوں میں جو طلاق کا مسئلہ ہے وہ کیا ہے۔ ذرا سی نارضامندگی ہوئی۔ طلاق دیدیا اور دوسرے کے ساتھ شادی کرلی۔ کیوں جی! اس وقت غیرت کہاں دم دبا کر بھاگ جاتی ہے؟ ذرا اور بتلائیے! ایک آدمی کی لڑکی کو کوئی بھگا کر لیجاتا ہے وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی آدمی اپنی مرضی سے اپنی لڑکی کی شادی کردیتا ہے۔ کہئے! اس وقت غیرت کہاں جاتی ہے؟"

"دیانندی نیوگ" کے مصنف کی تلخ و تند نکتہ چینی سے غالباً آریہ گزٹ کچھ پریشان ہوگیا ہے کہ وہ نیوگ اور طلاق کو ایک دوسرے سے وابستہ کئے دیتا ہے۔ ورنہ یہ تو بہت صاف معاملہ ہے کہ جن لوگوں میں عقد نکاح کوئی ناقابل فسخ معاہدہ نہیں۔ ضرورت ہو تو وہ طلاق کے ذریعے سے اس معاہدہ کو فسخ کردیتے ہیں اور اسکے بعد زن و شوہر کو اختیار ہوتا ہے کہ جب تک چاہیں آزاد رہیں۔ اور جب چاہیں کسی اور شخص سے نکاح کرلیں۔ حالانکہ نیوگ میں یہ صورت نہیں۔ زن و شوہر ازدواجی سلسلہ کے پابند ہو کر بھی دوسرے سے نیوگ کر سکتے ہیں مثلاً مرد تعلیم یا تجارت کی غرض سے غیر ملک جاتا ہے یا بیمار ہے یا تندرست ہے مگر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہا تو وہ اپنی پارسا و پاکباز بی بی کو اجازت دے سکتا ہے کہ ایک غیر مرد سے نیوگ کر کے اس کے لئے یا اپنے واسطے اولاد حاصل کرے۔ اسی طرح بی بی کی موجودگی میں مرد کسی دوسری بیوہ یا شوہر دار عورت سے اتنی تعداد کی پابندی کے ساتھ جن کا ذکر سوامی دیانند صاحب نے فرمایا ہے نیوگ کر سکتا ہے۔ "دیانندی نیوگ" کے مصنف کا انہیں حالات کی طرف اشارہ ہے اور وہ انہیں باتوں کو منافی غیرت قرار دیتا ہے۔ پس آپ کو اس حصہ کا تحقیقی جواب دینا لازم تھا۔ یا الزامی جواب ایسا ہونا چاہیے تھا جس میں ایک عیسائی یا مسلمان شوہر کا بی بی کو حصول اولاد کے لیے غیر سے تعلق کر لینے کی اجازت دینا پایا جائے۔ مگر جب ایسا نہیں کیا گیا۔ تو پھر نیوگ اور طلاق کو ایک سمجھنا طفل تسلی سے زائد نہیں۔ آریہ گزٹ نے لڑکی کے بھگا کر لیجانے یا والدین کی رضامندی سے شادی کر لینے کی مثال دیکر معاملہ کو قریب الفہم بنا دیا ہے یعنی اگر نیوگ شادی کی طرح بلا تکلف جاری و ساری ہے اور اس کے قائل تاویل و اخفا کا پردہ ڈال کر اسکو چیستان اور معمہ سے لاینحل نہیں بنا رہے تو کسی شخص کو کیا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نیوگ کو شادی کی ایک قسم نہ قرار دے۔ لیکن اگر فلسفی خوبیاں بتلانے اور اخلاقی وصف شمار کر لینے پر بھی اس کے معترف و مداح میدان عمل سے گریز پائی اختیار کرتے ہیں تو نیوگ بلا کسی مزید تشریح کے لڑکی کے بھگا لیجانے کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے۔ آریہ گزٹ انہیں نوٹوں میں سماجی احباب کی تعداد ۵ لاکھ لکھتا ہے۔ وہ تلاش کریگا تو ان میں ۲۵ ہزار ایسے اشخاص نکلینگے جو ویدک دھرم کی تعلیم کے خلاف عقد ثانی کر چکے ہیں۔ مگر شاید ایک ہزار بھی ایسے سماجی نہ پائے جائینگے جنہوں نے نیوگ کیا ہو۔ ایک ہزار کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہیے کہ ایک سو آریہ بھی نیوگ کے قائل نہیں اور اگر ہیں تو وہ اس کا اظہار کرتے ہوئے کسی مصلحت سے گھبراتے ہیں۔ اس صورت میں اپنی پیش کردہ مثال کی تطبیق آریہ گزٹ کو کر کے فیصلہ کرنا چاہیے کہ ضروریات کی موجودگی میں بھی جس مسئلہ پر عمل نہ کیا جائے وہ حسن معاشرت میں کہاں تک مدد دے سکتا ہے۔

ہم نے آج تک کسی شخص کو یہ اقرار کرتے نہیں دیکھا کہ اس نے نیوگ کی اجازت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ حالانکہ کسی متاہل شخص کو شادی کرنے کا منکر نہیں پایا۔ صرف مہاشہ دھرم پال جی ایک ایسے بیباک صاف گو ہیں۔ جو اپنی جدید تصنیف گیان پرکاش میں فرماتے ہیں کہ۔

"میں نے آریہ جاتی کی تعداد میں تین بچوں کا اضافہ کیا جن میں سے ایک مر گیا اور باقی دو مختلف آریہ گھروں میں پرورش پا رہے ہیں" خبر نہیں یہ کون دو آریہ گھرانے ہیں جن کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ذکر مہاشہ جی کر رہے ہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ حقیقت حال ہے یا محض تمسخر و ستم ظریفی۔ کیونکہ گیان پرکاش کا مطالعہ کرنے والا تحقیقی واقعات میں حسن تخیل کی جھلک ضرور پاتا ہے۔ اور سیدالقلم غازی محمود دھرم پال جس کی ذہانت و طباعی کی داد دیتے ہوئے بھی کتاب کے ہر حصہ کو صحیح سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔

ہسٹری کا جھوٹ ہو جاتا ہے اکثر و ہو گا
پھر تو سچ وہ ناول بھی اگر لکھتے ہیں

"دیانندی نیوگ" کا ہم نے مطالعہ نہیں کیا۔ نہ ہمیں یہ علم ہے کہ یہ ٹریکٹ کہاں سے اور کس قیمت پر ملتا ہے اسلیے ہم اس کی مجموعی حالت پر رائے دینے کے قابل نہیں۔ لیکن اگر اس میں سوامی دیانند صاحب کی ذات ستودہ صفات پر حملے کئے گئے ہیں اور جناب ممدوح کو [illegible] رشی اور زنا کاری کی تعلیم پھیلانے والا کہا گیا ہے تو ہم لکھے عیسائی مصنف سے کہینگے کہ آپنے انجیل کی ہدایت پر کاربند ہو کر تحمل و بردباری کا نمونہ نہیں دکھلایا۔

ہمارا خیال ہے کہ بعض آریہ لیکچرار و مضمون نگار حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں یہاں تک کہ سوامی دیانند صاحب اور پنڈت لیکھرام جی کی تحریریں بھی اپنے دامن میں خنجر و نشتر چھپائے ہوئے ہیں مگر کسی کی لغزش کی تقلید کرنا کسی نا راستی کو راستی سمجھنا کسی بلند مرتبت شخص کی غلطی و غلط کاری کو نمونہ بنانا ہرگز قرین عقل نہیں۔

آریہ گزٹ کو شکایت ہے کہ "دیانندی نیوگ" کے مصنف نے ۵ لاکھ آریوں کا دل دکھایا۔ یہ صحیح ہے۔ مگر اسکے ساتھ یہ بھی سچ ہے کہ بعض

سنگدل اور بے درد انسانوں کی تحریریں کروڑوں شرفاء کی دل آزاری کا سبب ہوتی ہیں۔ مگر شاید وہ اپنی نالائق حرکت سے واقف نہیں ہوتے۔ آریہ گزٹ نے اسی نمبر میں جوانوں کا مذہب " والا مضمون لکھکر حضور سرور کائنات پر بلا سبب جو حملہ کیا ہے کاش وہ جان سکتا کہ مسلمان اس کو دیکھکر کس حد تک تکلیف پا سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو دوسری طرز میں بھی اپنا مطلب ظاہر کر سکتا تھا۔ اسی طرح دیگر آریہ اخبارات وواعظ حد تہذیب سے نکل جاتے ہیں۔ جو قابل افسوس ہے۔ (روزانہ پیسہ ۲۹ مئی)

اہلحدیث۔ اس میں شک نہیں کہ رسالہ مذکورہ اپنے اندر نمک مرچ خوب رکھتا ہے البتہ یہ کہنا کہ پریس ایکٹ کی زد میں آتا ہے یا نہیں غالباً ہمارا کام نہیں یہ گورنمنٹ کا کام ہے۔ رسالہ اثبات کفارہ کے متعلق جس قدر پریس نے لکھا یہاں تک کہ وائسرگل کونسل میں اسکا ذکر ہوا حال میں پارلیمنٹ تک آواز پہونچی وہ اخبار کی دنیا سے مخفی نہیں مگر گورنمنٹ نے اُس پر کوئی نوٹس نہیں لیا کیونکہ گورنمنٹ پریس ایکٹ کے بارے میں مستقل رائے رکھتی ہے اسلئے کسی کے توجہ دلانے سے کچھ نہیں ہوتا۔

رسالہ مذکورہ کی قیمت ۳/ پیتہ:- پنڈت ایم ڈی امرسین صاحب یونی ٹیرین کریچن کراچی بندر سندھ

مولوی فقیر اللہ پنجابی پر اقبالی ڈگری

ناظرین کو معلوم ہوگا جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نے فتوے دیا تھا کہ زانیہ اگر دل سے تائب ہو تو اُسکے گناہ معاف ہوکر اُس کا مال جو زنا کی کمائی کا تھا پاک ہو جاتا ہے۔ اس پر مولوی فقیر اللہ پنجابی (مقیم مدراس) نے حافظ صاحب کے جواب میں کئی ایک گندے رسالے اور اشتہارات شائع کئے مگر حافظ صاحب اپنی عادت اور حکم خداوندی (مَرُّوا كِرَامًا) کے مطابق بالکل خاموش رہے جس کا نتیجہ وہی ہوا جو حدیث میں آتا ہے کہ جس مومن کو کوئی گالی دے اور وہ خاموش رہے تو مومن کی طرف سے ملائکہ اُس کو جواب دیتے ہیں الحمد للہ کہ ملائکہ کے جواب کا یہ اثر ہوا کہ خدا نے مولوی فقیر اللہ سے یہ مسئلہ بالفاظ دیگر لکھوا دیا۔ آپ اپنے رسالہ الحق الناطق کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں:-

"کافرہ زانیہ کے مسلمہ تائبہ ہونیکے بعد اُس کا مال کسب زنا کا جو قبل اسلام کے کمائی تھی بحکم حدیث الاسلام یھدم ما کان قبلہ حلال اور پاک ہو جاتا ہے"۔

یعنی کوئی عورت کافرہ زانیہ کفر اور زنا سے توبہ کرے تو اُس کا اسلام بھی صحیح ہے اور اُسکا مال بھی جو زنا سے کمایا ہوا تھا حلال ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے الاسلام یھدم الحدیث۔ یعنے اسلام لانے سے پہلے جتنے گناہ ہوئے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں"۔

اب سوال یہ ہے کہ حدیث مھر البغی خبیث جو عام تھی اس سے خاص ہوئی یا نہیں۔ کیا البغی کے معنے مسلمان رنڈی کے ہیں یا اُس میں کافرہ بھی شامل ہے یقیناً شامل ہے۔ تو بس تخصیص تو آپنے بھی کی۔ پھر وہ خفگی جو جناب حافظ صاحب پر آپ کر رہے تھے وہ آپ پر بھی وارد ہوئی یا نہیں نیز اے جناب مولانا صاحب جس طرح اس حدیث سے آپنے استدلال کیا ہے حافظ صاحب نے بھی اسیطرح دیگر احادیث بلکہ قرآن سے استدلال کیا تھا۔ جو یاد ہو تو سنئے التائب من الذنب کمن لا ذنب له جس میں صاف مذکور ہے کہ گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ اب دونوں لفظوں (یھدم اور لا ذنب له) کو دیکھئے کہ ہم معنے ہیں یا کچھ کم۔ بلکہ قرآن مجید میں تو اس سے بھی صاف ہے يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ یعنے گناہوں سے توبہ کرنے سے صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے بلکہ اُن پر نیکیوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اللہ اکبر۔ یہ ہے حق کا زور کہ مولوی فقیر اللہ جس بات میں جناب حافظ صاحب پر معترض تھے آخر وہی اُنکے قلم سے لکھی گئی۔ اب ہیں مولوی صاحب کو تحدی کرتا ہوں کہ آپ بتلا دیں کافرہ زانیہ کے اسلام لانے سے تو سابقہ جرم (کفر و شرک) معاف ہوتے آپنے جو اُس کے مال کا حلال ہونا بتلایا ہے اور جناب حافظ صاحب نے توبہ سے مومنہ زانیہ کے گناہ معاف ہونے پر مال کو حلال کہا ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے کیا سچ ہے۔ قضی الرجل علی نفسہ۔

راقم ایک طالب علم از دہلی۔

اہلحدیث۔ ہم نے بھی یہ عبارت حوالہ مذکورہ پر دیکھی ہے واقعی حیرت ہے کہ مولوی فقیر اللہ صاحب نے جلدی سے ہتھیار ڈالدیئے ہیں تو اس واقع سے جناب حافظ صاحب کی کرامت یا حق کے زور کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے صاف لکھا ہے کہ کافرہ زانیہ توبہ کرے تو اُس کے گناہ بھی معاف اور مال بھی جو زنا کی کمائی سے کمایا تھا حلال کیونکہ حدیث شریف میں ہے الاسلام یھدم ما کان قبلہ بہت خوب اب ہم دونوں صاحبوں کا دعویٰ مع دلیل سامنے رکھدیتے ہیں۔

مولوی فقیر اللہ	اسلام لانے سے پہلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسلئے کافرہ کے اسلام لانے سے گناہ بھی معاف اور زنا کی کمائی کا مال بھی حلال۔
جناب حافظ صاحب	حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له جس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے پر گناہ کا وجود نہیں رہتا۔ لہٰذا مسلمان زانیہ تائبہ کا گناہ بھی معاف اور مال بھی حلال۔
اہلحدیث	آجتک تو ہم نے جناب حافظ صاحب سے اتفاق نہیں کیا تھا مگر اب تو یہ دیکھکر کہ مولوی فقیر اللہ جیسا اشد دشمن بھی ایک طرح اُن کی مان گیا ہم بھی حافظ صاحب کی طرف مائل ہوئے جاتے ہیں گو ابھی تک مصدق نہیں۔ دیکھیں مولوی فقیر اللہ اور اُن کے امرتسری حامی اور ایجنٹ اس کا کیا جواب اُن سکھاتے ہیں۔ مگر مولوی فقیر اللہ کی حق پسندی سے ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ وہ کسی کے بہکانے میں نہ آئینگے۔

شکر ہے کہ جناب حافظ صاحب سے تو مولوی صاحب کا فیصلہ ہوگیا یا ہونے کے قریب ہوا

مدرسہ
وزیر آباد
پنجاب میں
وزیر آباد
پرانی
درسگاہ
اس میں
کو اہتمام
پڑھایا جا
ضروریات
کمی رہتی
خواہان
حدیث
توجہ فرما
بھیجئے کہ
مولانا حا
صاحب مہتمم
مذکورہ
پنجاب

باقی رہا میرا معاملہ سو اس کے فیصلہ کے لئے وزیر آباد پنجاب میں بموجودگی استادنا و مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی مباحثہ ہوگا تو غالب بہت جلدی فیصلہ ہو جائیگا پھر تو ہم دونوں بلکہ تینوں یکدل ہو کر شرک و بدعت کی تردید میں مشغول ہو جائینگے ؎

جذبۂ عشق بحدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

یہ بات کئی دفعہ لکھی گئی ہے کہ وزیر آباد مباحثہ کے لئے کیوں تجویز ہوا ہے وہ یہ ہے کہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب ہم دونوں کے استاد مکرم ہیں اسی لئے مولوی فقیر اللہ صاحب نے جناب حافظ صاحب موصوف کو خط میں لکھا ہے کہ ہمارا مباحثہ آپ کی زیر نگرانی ہونا چاہیئے امید ہے مولوی صاحب کو اس سے انکار نہ ہوگا۔ ہمیں توقع ہے کہ جس طرح جناب حافظ عبد اللہ صاحب کا اختلاف قریب باتفاق آگیا ہے میرا بھی آجائیگا بلکہ فیصلہ ہو جائیگا۔

تھامے ہوئے کلیجے کو آؤگے آپ سے
مانگے جذب دل میں بھلا کیوں اثر نہیں

میونسپل کمیٹی میں ایک ضروری رزولیوشن

آجکل میونسپل کمیٹی امرتسر کی توجہ اس طرف لگ رہی ہے کہ مویشی (گائے بھینس) شہر سے باہر رکھے جائیں تاکہ انکی بدبو سے شہر میں بیماری نہ پھیلے اس کے متعلق ایک اشتہار دیا گیا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ۱ جولائی تک عذرداری کرنے والے کریں ورنہ بعد نہیں سنی جائیگی۔ اشتہار مذکور میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ کن مویشیوں کے لئے حکم ہے کیا ان مویشیوں کے لئے جو خاص مخصوص گھر ہیں یہ سنتے گوالیوں (گوجروں) کے پاس ہیں یا جو گھروں میں لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں اگر یہ حکم خاص گوجروں کے لئے ہے تو شہر میں دودھ کے قحط کا کیا انتظام ہوگا اور اگر عام حکم ہے تو اس تکلیف کا اندازہ ہر شخص کر سکتا ہے کہ جس کے ہاں ایک گائے یا بھینس ہو وہ شہر بدر ہو تو کون شخص ہے جو اس جسم کا ارتکاب کرے کہ وہ گائے رکھے۔ شہر امرتسر میں اس رزولیوشن نے ایک تہلکہ مچا رکھا ہے۔ گوجروں (گوالیوں) نے بھی ایکا کر لیا ہے خدا اسکا انجام بخیر کرے سلہ

ہم حیران ہیں ہماری میونسپل کمیٹی اس سے زیادہ ضروری باتوں کی طرف تو توجہ نہیں کرتی حالانکہ انکو سمجھائی بھی جاتی ہیں۔

ہم نے بارہا لکھا بلکہ دو تین دفعہ سکرٹریان میونسپلٹی کو ملکر بھی سمجھایا ہیلتھ افیسر کو بھی توجہ دلائی کہ شہر اپنا مکانوں کی غلاظت ٹوکروں میں ڈالکر ٹوکرے ننگے محلوں میں چھوڑ جاتی ہیں جس سے نصف دن تک تمام محلوں میں بدبو پھیلتی رہتی ہے ان کو حکم دیا جائے کہ ایسے ٹوکروں پر ڈھکنے رکھا کریں جس سے بدبو نہ پھیلے اور عملہ صفائی کو حکم ہو کہ ان کی نگرانی کرے مگر کسی صاحب نے آجتک اس طرف توجہ نہیں کی حالانکہ گائے بھینسوں کے گوبر سے یہ زیادہ مضر ہے۔ کیا میونسپلٹی امرتسر اب توجہ کرے گی (شاید)

المسائل والوسائل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

(جناب مولوی صاحب کی قابلیت مسلمہ ہے یہ مضمون آپکی خداداد قابلیت کا زندہ ثبوت ہے ناظرین کرام خاص توجہ سے پڑھیں۔ (اڈیٹر)

امابعد اخبار گوہر بار ممیز طیب وخبیث اہلحدیث مجریہ ۱۷ اپریل سنہ حال میں ایک صاحب رحیم بخش نامی "از مدرسہ عربی دہلی" بعنوان "چند سوالات چند علما" دس سوال کرتے ہیں اور اپنی مجوزہ فہرست علما میں خاکسار ہیچمدان دریوزہ گر علمائے کرام کا نام بھی درج فرماتے ہیں۔ گو خاکسار ان مذکورہ بزرگان و اعیان ملت کے ساتھ ذکر کئے جانے کے لائق نہیں۔ اور انکی موجودگی میں ان مسائل پیش آمدہ کے حل کرنیکے قابل نہیں۔ لیکن چونکہ طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل صاحب کی نظر ایک خاص بزرگ مستغنی عن العبارۃ والاشارۃ کی طرف ہے۔ اور خاکسار کو اس برگزیدہ آفاق کے کمالات علمیہ اور خدمات دینیہ اور تائیدات غیبیہ کی وجہ سے ایک خاص انس اور لگاؤ ہے ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلے
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

اسلئے مجھے بالخصوص ان سوالات کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ضروری معلوم ہوا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سوالات کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو مسائل تطبیق معقول و منقول میں نہایت تردد و حیرانی ہے۔ اور وہ ان دونوں کو ضدان مفترقان ای تفرق سمجھتے ہیں حتی کہ بعض ائمہ کرام کو جنکو اس فن میں خاص مذاق تھا اپنے خیال میں (معاذ اللہ) اہل الحاد بھی تصور کر بیٹھے ہیں۔

تعجب ہے کہ سائل ہو کر اپنی حیثیت و منصب سے تجاوز کر کے معترض بلکہ مفتی بھی بن گئے ہیں۔ جس ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہر شخص اپنے قول فعل کا خود جوابدہ ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا تسبوا الاموات الحدیث۔ حیرانی ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے بعد ہندوستان کے علماء خصوصًا بعض اہلحدیث کو تطبیق معقول و منقول سے کیوں ضد باقی رہ گئی۔ انہوں نے اس نعمت الٰہی کی قدر نہیں کی جس سے خدا تعالےٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے انکے لئے مایۂ ناز اور جائے فخر بنایا۔ شاہ صاحب کا وجود اس مذاق کی خوبی کیلئے کافی ضمانت تھا اور حجۃ اللہ کے تصنیف ہو جانے کے بعد تو کوئی حجت باقی نہیں رہ سکتی تھی۔ پھر یہ اجنبیت کیسی؟ اور اس قدر کیوں؟ ہاں نتیجہ ہے الناس اعداء لما جھلوا اور ع

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند۔

دوسرا امر جو سوالات کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ سائل صاحب جیسے کہ سائل کی حالت ہونی چاہیئے خود سائل نہیں بلکہ کسی کی طرف سے سائل ہے۔ خیر ہمیں اس سے بھی مطلب نہیں۔ ہم تو انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال (جو کچھ کسی نے کہا ہے اُسے دیکھو اور جسنے کہا ہے اُسے نہ دیکھو)

سلہ ۷ - جون کو ۲ بجے مغرب کے ہندو مسلمانوں کا عام جلسہ ہوا جس میں کمیٹی کی اس تجویز کی مخالفت کی گئی۔

پر عمل پیرا ہیں۔

تیسرا امر جو طرزِ بیان اور طرزِ ادا سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ سائل صاحب سوالات کے پیش کرنے اور انکے جواب ملنے سے پیشتر ہی کچھ ایسے خفا ہیں کہ جواب شافی پا لینے پر بھی غالباً تسلیم نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنے دل میں بالبصیرت قطع کر چکے ہیں کہ فریق ثانی ضرور گمراہ اور اہل الحاد ہے۔ اور یہ سوالات ان کی گمراہی پر علامت گروانے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا لیکن ہمیں اس کی بھی پرواہ نہیں ہم تو اس کے قائل ہیں ؎

فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع

ففی الدھر من یرجی بہ الفوز ظافراً

ہم بفضل خدا اپنی تحریر میں اُن بزرگان ملت کے حوالے بھی خاص طور پر ذکر کرینگے جنسے سائلان کو خاص عقیدت ہے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ بزرگ امام بھی جنکے قول و اعتقاد اور علم و عمل کے وہ بیت شیدائی ہیں اسی صبغۃ اللہ میں رنگین تھے

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم

جنید و شبلی و عطار شد مست

میں نے اس تحریر کا نام المسائل والوسائل رکھا ہے۔ مسائل سے مراد وہ مسئلے ہیں جو سائل نے دریافت کئے ہیں۔ اور وسائل سے مراد وہ اصول ہیں جن پر ان مسائل کا سمجھنا موقوف ہے۔ اور بغیر اس اصولی بحث کے ان مسائل کا تحقیقی علم مشکل ہے۔ جسنے غلطی کھائی اور جو کوئی افراط و تفریط میں گرا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ اسنے ان اصول کو نہ جانا یا نہ سمجھا ؎

وکم من عائب قولاً صحیحا

و آفتہ من الفہم السقیم

سوالِ اوّل | سلف صالحین کی اتباع ضروری ہے یا نہیں؟ در شق ثانی احادیث اتباع سلف کا کیا جواب ہے؟

الجواب بالصواب | سائل نے توضیح نہیں کی کہ اتباع کس امر میں ہو۔ آیا امور شرعیہ میں کسی غیر معصوم کے قول و فعل کو خدا کی مقرر کردہ شریعت جانکر اپنے اوپر لازم گردان لینے کے متعلق سوال ہے یا سلف صالحین کی اس روش میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی نسبت سوال ہے کہ وہ صرف نصوص کتاب و سنت کی پیروی لازم جانتے تھے کسی امتی کے فہم و قیاس کو حجت نہ مانتے تھے۔ تاوقتیکہ اس کی دلیل و تائید کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پائیں اور نہ اس امر کی تصریح کی ہے کہ سلف صالحین کی اتباع بلا شرط ضروری کی بابت سوال ہے یا بشرط شئے کی نسبت۔ اگر شق ثانی مراد ہے تو معاملہ صاف ہے۔ اور اگر شق اول ہے تو پیشتر تمہید ذیل کا سمجھ لینا ضروری ہے۔

شریعت کا اعلےٰ رکن اور اہم مقصود معرفت خدا تعالیٰ اور اس کی عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف تو بوجود عقل و فطرت سے بھی ہو سکتا ہے۔ بلکہ قرآن شریف میں جا بجا اسی سے دلیل پکڑ کر منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ (ذاریات پ۲۶)	”زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟“

لیکن خدا تعالیٰ کی شناخت کمال اور اس کی عبادت کے صحیح طریق کا علم جو اسے پسند ہو قیاس سے مقرر نہیں کر سکتے۔ اسلئے ضرور ہے کہ وہ تعلیم خاص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطے کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کے رستے کھولے۔ اور اسکے قلب کو نور علم یقین سے منور اور معرفت تامہ سے لبریز کر دے۔ اور اسکو عامہ خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرے۔ اس کے علمی و عملی قوی میں اعتدال و رسوخ پیدا کرے۔ اور بوقت تبلیغ و تعلیم شریعت غلطی سے بچا رکھے۔ اور اسکے قول و فعل کی ایسی حفاظت کرے کہ کسی خطائے اجتہادی یا سہو کا ارتکاب اس سے ہو تو فوراً تنبیہ و القا [illegible] کرے اور مستمر نہ رہنے دے تاکہ اسکے اقوال و افعال، حرکات و سکنات منظور خدا ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی بنا پر فرمایا:۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب پ۲۱)	”خدا کے رسول میں تمہارے لئے ضرور قابل اقتدا عمدہ خصلتیں ہیں“

خدا تعالیٰ کے اس سلوک و اہتمام خاص کا نام اصطلاح میں عصمت ہے۔ اور یہ مخصوص ہے انبیاء علیہم السلام سے۔ باقی سب محل غلطی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نہ تو کسی غیر نبی کی بابت عصمت کی ضمانت دی اور نہ کوئی بشر ان کے سوا ایسے معصوم ہے۔ پس خدا کی شریعت وہی ہے جو اس نے اپنے رسولوں کی معرفت ظاہر کی اور اس میں کسی دیگر کی شراکت نہیں رکھی۔ بلکہ ہر ایک پر انکی اطاعت و اتباع واجب کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ (نساء پ۵)	”ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی لئے کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے“

پس اگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی امتی کی اطاعت و اتباع بلا شرط واجب جانیں تو ہم دو عظیم امروں کے مرتکب ہونگے۔ اول منصب تشریع و رسالت میں امتی کا حصہ جاننا۔ دوم امتی کیلئے عصمت کا ماننا کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع تب ہی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود معصوم عن الخطاء ہو اور خدا تعالیٰ حاکم حقیقی کا مقرر کردہ ہو۔ اور معلوم و مسلم ہے کہ دونوں امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے میں ماننے جائز نہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام قدوۃ الانام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی بے نظیر کتاب منہاج السنۃ میں فرماتے ہیں:۔

والقاعدۃ الکلیۃ فی ھذا ان لا نعتقد ان احدا معصوم بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل الخلفاء وغیر الخلفاء یجوز علیھم الخطاء (ج۳ ص [illegible])	”اس امر میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہم کسی کو بھی بعد آنحضرت صلعم کے معصوم نہ جانیں۔ بلکہ خلفاء اور غیر خلفاء سب کسی سے خطا کا صدور [illegible]“

ہونا ممکن ہے۔

اور اسی بیان میں عبارت مذکورہ سے تھوڑا پیشتر فرماتے ہیں:-

فالرسول صلى الله عليه وسلم هو الذي فرق الله به بين اهل الجنة واهل النار وبين الابرار والفجار وبين الحق والباطل وبين الغي والرشاد والهدى والضلال وجعله القسيم الذي قسم الله به عباده الى شقي وسعيد فمن اتبعه فهو السعيد ومن خالفه فهو الشقي وليست هذه المرتبة لغيره۔ ولهذا اتفق اهل العلم اهل الكتاب والسنة على ان كل شخص سوى الرسول فانه يؤخذ من قوله ويترك الا رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه يجب تصديقه في كل ما اخبر وطاعته في كل ما امر فانه المعصوم الذي لا ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى وهو الذي يسئل الناس عنه يوم القيامة كما قال تعالى فلنسئلن الذين ارسل اليهم ولنسئلن المرسلين وهو الذي يمتحن به الناس في قبورهم فيقال لاحدهم من ربك وما دينك ومن نبيك ويقال ما تقول في هذا الرجل الذي بعث فيكم فيثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فيقول هو عبد الله ورسوله جاءنا بالبينات والهدى فآمنا به واتبعناه ولو ذكر بدل الرسول من ذكره من الصحابة والائمة والتابعين والعلماء لم ينفعه ذلك ولا يمتحن في قبره بشخص غير الرسول (ص۱۷۵)

پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ ذات ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے اہل جنت اور اہل دوزخ اور نیکوکاروں اور فاجروں میں اور حق اور باطل میں اور برائی اور بھلائی میں اور ہدایت اور گمراہی میں فرق کیا ہے اور انکو اس قابل بنایا کہ انکی وجہ سے بندگان کو دو طرح کے کر دیا ایک شقی اور دوسرے سعید پس جس نے آپکی اتباع کی وہ تو سعید ہے اور جس نے آپکی مخالفت کی وہ شقی ہے۔ اور یہ مرتبہ آپکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں اسی لئے اہل علم جو کتاب و سنت والے ہیں اس امر پر متفق ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوائے ہر شخص کا قول قابل قبول بھی ہو سکتا ہے اور قابل ترک بھی۔ بے شک اس امر کی تصدیق واجب ہے جس کی خبر آپ دیویں اور اس امر کی طاعت واجب ہے جو آپ فرمائیں کیونکہ صرف آپ ہی معصوم ہیں جو اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ بولتے ہیں وحی خدا ہوتا ہے۔ اور آپ ہی وہ ذات ہیں جنکی بابت قیامت کے دن لوگوں سے سوال ہوگا۔ چنانچہ فرمایا "پس ہم ضرور ضرور ان لوگوں کو بھی سوال کرینگے جن کی طرف رسولوں کو بھیجا اور رسولوں کو بھی پوچھیں گے" اور آپ ہی وہ ذات ستودہ صفات ہیں جن کے متعلق قبر میں لوگوں کا امتحان ہوگا پس اس قبر والے سے کہا جائیگا کہ تیرا رب کون ہے۔ اور تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے۔ اور کہا جائیگا کہ تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو تمہارے درمیان نبی کر کے بھیجا گیا پس خدا تعالے مومنوں کو محکم قول پر ثابت رکھیگا اور مومن کہیگا کہ وہ (جو ہمارے پاس آیا) خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے آپ ہمارے پاس روشن دلائل اور ہدایت لیکر آئے پس ہم آپ پر ایمان لائے اور آپکے پیرو ہوگئے۔ اور اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے صحابہ اور ائمہ اور تابعین اور علماء کا نام لیوے جو اسکو یاد آئیں تو یہ جواب اس میت کو نفع نہیں دیگا۔ کیونکہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی دیگر شخص کے متعلق قبر میں امتحان نہیں ہوگا۔"

حاصل کلام یہ ہے کہ خدا تعالے نے ہم پر امر شریعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی کی اتباع بلا شرط و بہر حال واجب نہیں کی۔ ومن ادعی فعلیہ البیان۔

باقی رہا سائل کا یہ قول کہ در شق ثانی احادیث اتباع سلف کا کیا جواب ہے؟ سو اسکا تفصیلی جواب تو تب ہو جب وہ احادیث بیان کی جائیں جنمیں اتباع سلف بلا شرط کا گمان ہے اور وہ سائل نے بیان نہیں کیں۔ اسلئے سر دست صرف اجمالی جواب پر اکتفا کی جاتی ہے کہ ہم کو اب تک کوئی ایسی صحیح حدیث نہیں ملی جس میں آنحضرت صلعم نے امر شریعت میں سلف یا خلف غرض کسی امتی کی اطاعت و اتباع بلا شرط واجب کی ہو۔ کیونکہ اصطلاح میں اتباع کی تعریف یہ ہے:-

الاتباع عبارة عن الاتيان بمثل فعل الغير لاجل انه فعل ذالك الغير (تفسیر کبیر جلد سوم ص۲۳۳ زیر آیت ومن [illegible])	اتباع سے مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے فعل کے مطابق کیا جاوے اس نظر سے کہ یہ اس کا کیا فعل ہے۔

اور تقریر سابق سے خصوصاً عبارت منہاج السنہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ بنا بر رسالت عصمت و اتباع بلا شرط سوائے آنحضرت صلعم کے کسی کا حق نہیں ہے۔

اس امر کو ہم ایک اور لطیف اور دلچسپ طریق پر بھی بیان کرتے ہیں کہ "سلف صالحین کی اتباع" ایک نہایت معزز اور بارعب کلمہ ہے۔ اور کوئی متقی شخص اس کے جواب میں انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن اکثر لوگوں نے اسکے صحیح مفہوم کو نہیں سمجھا۔ اور بعض لفظ پرستی کر کے بہت سے اہل السنہ کو بدنام کر دیا ہے۔

کس نداند کہ منزلگہ مقصود کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ اس میں شک نہیں کہ احکام شرعیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عام خطاب صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوتا تھا۔ اور وہی سلف امت بھی ہیں۔ پس جن آیات و احادیث سے بعض اشخاص نے یہ سمجھا ہے کہ ان میں جزئیات شرعیہ میں صحابہ و تابعین کے اقوال کی اتباع بلا شرط کا حکم ہے۔ وہ احادیث جس وقت آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی تھیں یا جب وہ آیات خدا تعالے نے نازل کی تھیں تو خود صحابہ رضی بھی ان احکام کے مکلف تھے

یا نہیں۔ درصورت مکلف ہونے کے ان کے اقوال و افعال حجت نہیں ہو سکتے۔ اور درصورت غیر مکلف ہونے کے قرآن واٰں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم کس کو ہوتا تھا۔ آیا آنحضرت صلعم صحابہ کو ان سے مستثنےٰ کر کے خلف امت کی نسبت یہ حکم دیتے تھے۔ یہ معاملہ اور صاف ہو جاتا ہے جب ہم کسی ایسے امر میں جس میں کتاب و سنت ناطق نہیں ہے صحابہ کی جماعت میں اختلاف دیکھتے ہیں کہ وہ محض اس خیال سے کہ یہ قول فلاں جلیل القدر صحابی کا ہے بلا شرط تسلیم نہیں کر لیتے تھے بلکہ دلیل اور حجت شرعی پر نظر رکھتے تھے اور بلا دلیل قول سے بہت ڈرتے تھے۔ اسکے نظائر دواوین سنت میں بکثرت ہیں۔ اسی لئے اصولیوں کا متفقہ مسئلہ ہے الموقوف لیس بحجۃ۔ اور اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

لا یقلد احد منهم (اصول بزدوی) ای لا یکون قوله حجة وان كان فيما لا يدرك بالقياس (كشف الاسرار ص۹۳ جلد ثالث)	صحابہ میں سے کسی کی بھی تقلید نہ کی جائے۔ یعنی کسی کا قول حجت نہیں ہے اگرچہ ایسے امور میں سے ہو جو قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتے۔"

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین صفحہ ۱۹-۲۱ جلد اول میں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعض اقوال ذکر کئے ہیں جن کو ہم اس نظر سے پیش کرتے ہیں خود صحابہ خود اپنے اقوال و افعال کو بلا شرط حجت و دلیل نہیں جانتے تھے۔ اور لوگوں کے سامنے با واز بلند کہتے تھے کہ حکم صرف خدا و رسول کا واجب التعمیل ہے ہم اسکے پیرو ہیں اور ہمارا قول بہرحال واجب التسلیم نہیں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

عن ابن ابی ملیکة قال قاله ابوبكر رضی الله عنه ای ارض تقلني وای سماء تظلني ان قلت في آية من كتاب الله برأيي وبما لا اعلم (ص۱۹)	مجھے کونسی زمین قرار دے گی اور کونسا آسمان سایہ کرے گا اگر میں کتاب اللہ کی کسی آیت میں کچھ اپنی رائے سے کہوں یا ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔"

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:-

عن عبد الله بن ابی جعفر قال قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه السنة ما سنه الله ورسوله صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا خطأ الرأي سنة للامة (ص۱۹)	سنت وہ ہے جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کر دی۔ تم رائی کی خطا کو امت کیلئے سنت نہ ٹھیراؤ۔"

اسی طرح حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ سے ایک طویل ذکر میں لکھتے ہیں:-

فاقبل عثمان بن عفان رضی الله عنه على الناس فقال انهيت عنها انی لم انه عنها انما كان رأيا اشرت به فمن شاء اخذه ومن شاء تركه (ص۲۰)	کہ آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے تم کو تمتع حج سے منع کیا ہے؟ میں نے اس سے منع نہیں کیا یہ میری ایک رائے ہے جس کا میں نے اشارہ کیا جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے اسے ترک کر دے۔"

اس کے بعد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فهذا عثمان يخبر عن رأيه انه ليس بلازم ملازمة للاخذ به بل من شاء اخذ به ومن شاء تركه بخلاف سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانه لا يسع احدا تركها لقول احد كائنا من كان (ص۲۰)	پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھئے کہ وہ اپنی رائے کے متعلق صاف فرماتے ہیں کہ اس کو اختیار کرنا امت کے لئے لازم نہیں، بلکہ جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے ترک کرے برخلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے کہ اس کے ترک میں کسی کو بھی گنجائش نہیں خواہ کوئی ہو۔"

اسی طرح حبر امت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

عن ابی فزارة قال قال ابن عباس انما هو كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن قال بعد ذلك برأيه فلا ادري افي حسناته يجد ذلك ام في سيئاته (ص۲۱)	(خدا کی مقرر کردہ شریعت صرف یہی ہے) کہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت اور بس۔ پس جو کوئی اسکے بعد اپنی رائے سے کچھ کہے تو میں نہیں جانتا کہ وہ شخص اپنے اس قول کو اپنی حسنات میں دیکھے گا یا سیئات میں۔"

ان آثار سے ظاہر ہے کہ خود مجتہدین صحابہ اور اعلم امت اور افقہ ملت بھی اپنے قول کو بلا شرط حجت نہیں جانتے تھے اور لوگوں کو اپنے قول کی طرف دعوت نہیں کرتے تھے پس خلف امت کے لئے انکا اقوال محض اس خیال سے کہ یہ انکے قول ہیں کس طرح بلا شرط حجت شرعی ہو سکتے ہیں۔

(باقی باقی)

متفرقات

ضلع فیروزپور (پنجاب) میں بھی تحریک مولانا ابوالوفا صاحب [illegible] انجمن اہلحدیث قائم ہوئی۔ مفصل آئندہ (محمد عمر)

[illegible] فنڈ میں اس ہفتے [illegible] سے ۵ر وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۵ر کل ۲۰ر (مدیر)

رحلة الناسک الی البیت والمناسک حاجی شیخ محمد زکریا صاحب [illegible] نے سفر حج سے واپس آکر حاجیوں کی ہدایت کے لئے یہ کتاب لکھی ہے۔ گھر سے لے کر واپسی کے وقت تک سفر حج میں جن جن باتوں کی [illegible] کو ضرورت ہوتی ہے قریب سب اس میں بیان کی گئی ہیں۔ جن جن مقامات مقدسہ کی زیارت حاجی کو ضروری ہے ان کی تفصیل درج کی گئی ہے۔ اور جو جو دعائیں جہاں جہاں پڑھنی ضروری ہیں وہ بھی درج ہیں۔ امید ہے جو صاحب حج کو جانا چاہتے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ سب عمدہ۔ قیمت [illegible] **ملنے کا پتہ** منشی محمد زکریا صاحب [illegible] ضلع [illegible]

مباحثہ بنارس میں ایک مولوی صاحب عبدالصمد نامی ہیں۔ آپ کچھ دنوں سے اہلحدیثوں کے [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] مولوی محمد ابوالقاسم صاحب نے کہا کہ ہر طرح سے بحث کے لئے تیار ہیں۔ [illegible] مباحثہ کی نظر آئی۔ مولوی ابوالقاسم نے تو منظوری مباحثہ پر فوراً دستخط کر دئے مگر مولوی عبدالصمد نے [illegible] ٹال دیا بس پھر کیا تھا سمجھ گئے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اس واقعہ پر بعض لوگ بدعت سے تائب ہو کر حق قبول کر گئے (عطاء مولا) (از بنارس)

فتح مناظرہ کے لئے دعا ہمارے علاقہ میں حنفیوں کا زور ہے ہمارے مقابلہ کے لئے علماء حنفیہ سب متفق ہیں۔ یہ خاکسار اور مولوی محمد یونس صاحب [illegible] ہیں۔ مناظرہ ہوگا۔ ناظرین اہلحدیث خصوصاً مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مولانا ابراہیم۔ مولانا ابوالوفا صاحب وغیرہ دعا کریں خدا حق کو فتح دے آمین۔ خاکسار عبدالعزیز از سوہاوہ ضلع جہلم

اڈیٹر الحمد للہ الحق واہلہ

انجمن اہلحدیث جمالپور ضلع مونگیر

جب سے اہلحدیث کانفرنس کی تجویز [illegible] اہلحدیث سے آواز اٹھائی ہے کہ ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہو کر تجویز [illegible] کی اشاعت کرے۔ الحمد للہ یہ آواز خالی نہیں گئی۔ ادھر ادھر سے آواز آتی ہے۔ جمالپور میں ۱۶-۱۷ مئی کو انجمن اہلحدیث کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا شاہ [illegible] محی الحق صاحب ہوا مولوی ابوالحسن صاحب مولانا عبدالحکیم صاحب عظیم آبادی مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی وغیرہ نے تقریریں کیں۔ مولانا بنارسی کی تقریر سے تو انجمن ہی پیدا ہوئی تھی۔ مولانا سید ابوالحسن صاحب کی تقریر سے [illegible]

الحمد للہ۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن جلسہ میں پاس ہوئے:

(۱) انجمن ہذا اہلحدیث کانفرنس کے اس رزولیوشن کی تائید کرتی ہے۔ جو یہ ہے کہ کانفرنس ہذا دل آزار اور نفرت انگیز سب قسم تقریرات و تحریرات خصوصاً جو مذہبی مباحثات میں استعمال کی جاتی ہیں اظہار نفرت کرتی ہے۔

(۲) انجمن ہذا انجمن ہدایت الاسلام جمالپور کی خلوص کے ساتھ شکر گذار ہے۔ جو اس نے دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کھولا ہے۔ نیز انجمن ہذا انجمن [illegible] کے اغراض و مقاصد کے ساتھ اتفاق ظاہر کرتی ہے۔ (المشتہر) سید محمد فرخ سیر [illegible] سیکرٹری انجمن اہلحدیث جمالپور

صیانت مذہبی

ضلع مظفرپور میں جو مقدمہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان بابت قربانی گاؤ [illegible] سے درپیش تھا۔ اس کی اپیل کا فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ میں مسلمانوں کے حق میں ہوا۔ اہلحدیث اس فتح کے متعلق جملہ متعلقین مقدمہ کو عموماً اور مولانا عبدالعزیز صاحب کو خصوصاً مبارکباد عرض کرتا ہے

الحمد للہ فتح مبینا

مطلوبہ کتابیں محمد اکبر صاحب سے دریافت [illegible] موجود ہیں [illegible] اور اصلاح ذات البین تصنیف نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپال مرحوم اور مولوی شیخ احمد [illegible] کی کتاب [illegible] کے [illegible] ہے۔ یہ تینوں کتابیں میرے پاس ہیں۔ ضرورت ہو تو لکھیں۔ [illegible]

تلاش [illegible] [illegible] ایک [illegible] اہلحدیث کسی صاحب کو معلوم ہو تو مہربانی اطلاع دیں۔ خاکسار [illegible] مولوی مسجد

ایک اہلحدیث مقام جھنڈ [illegible] **مسجد سے نکالا گیا** یہاں ایک صاحب حاجی دین محمد نو مسلم ہیں۔ حال کا واقعہ ہے کہ انہوں نے مسجد جھنڈ میں آمین بالجہر کہی تو مولوی محمد یوسف صاحب نے حکم لگایا کہ اس کو مسجد سے نکال دو۔ اس لئے نکال دیا گیا تھا۔ سب لوگوں نے مولوی صاحب کے حکم کی تعمیل کی۔ بیچارہ حاجی نو مسلم کہتا رہا کہ آمین بالجہر کوئی گناہ ہے یا کفر ہے؟ مولوی صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ اب [illegible] شہر سے باہر نکالنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ مگر حنفیوں کے سارے لوگ یکساں نہیں۔ سمجھدار بھی ہیں۔ بعض سربرآوردوں نے مولوی صاحب موصوف کو سمجھایا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کے ساتھ بدسلوکی کی جس نے دین کے لئے ماں باپ کنبہ برادری سب چھوڑ دی۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے کہ مولوی صاحب نے آج تک یہ مسئلہ چھپا رکھا تھا۔ (خدا مسلمانوں کو سمجھ دے)

راقم سراج الحق سیاح از مقام جھنڈ

اڈیٹر میں ذاتی طور پر مولوی محمد یوسف صاحب کو جانتا ہوں۔ آپ دیوبندی خیال کے حنفی اور ایک مسن بزرگ ہیں مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی کے مرید ہیں۔ مولانا گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ آمین بالجہر کہنا [illegible]

انتخاب الاخبار

بغداد و ریلوے (برلن ۳ جون) بغداد ریلوے کا بغداد و سویدیہ سیکشن تجارت کے لئے کھل گیا ہے۔ ریلوے کا یہ حصہ ۹۴ میل طویل ہے۔

البانیہ کی بغاوت (دوزو ۳ جون) باغیوں نے کروجے کے قصبہ پر حملہ کیا۔ وفادار افسروں نے فوجی پولیس کے ۴۵ سپاہیوں کے ساتھ خفیف مدافعت کی۔ بعدہ قلعہ کو مراجعت کر گئے جہاں انکا محاصرہ کر لیا گیا۔ باغیوں نے قلعہ پر پانی بند کر دیا۔ بعدہٗ افسران حکام اور ۳۰ فوجی سپاہیوں کو قلعہ سے نکل جانے کی اجازت دی۔ جو بلا کسی مزاحمت کے دوراز و پہنچ گئے۔

البانیہ کی کیفیت (لنڈن ۴ جون) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گریٹ برٹن و جرمنی نے اس صورت میں کہ دیگر دول بھی امن کو خطرے میں پاکر دوراز و کو تسلیم کر لیں گی ... بصورت دیگر البانیہ کو تسلیم کر لیا جائیگا۔

بلغاریہ میں یونان کے خلاف جوش (صوفیہ ۴ جون) صوفیہ وارنہ میں یونانیوں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ اول الذکر مقام میں مجمع یونانی علم اکھاڑ کر لے گیا۔ علم مذکور یونانی گرجے پر لہرا رہا تھا۔ گورنمنٹ بلغاریہ نے اس حرکت پر معافی مانگی۔ وارنا کے لوگوں نے بعدہٗ یونانی گرجوں پر قبضہ کر لیا۔ بلغاری گورنمنٹ نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس میں یونان کے خلاف مظاہرے اس لئے ہو رہے ہیں کہ یونان کے جدید قبضہ شدہ علاقوں میں بلغاریوں پر سخت تشدد ہو رہا ہے۔

حقوق طلب عورتوں کے کارنامے (لنڈن ۴ جون) مقام گارگو دارفیو لیب ویا ٹائر کے کرجا کو سفرجیٹوں (حقوق طلب عورتوں) نے آگ لگا کر جلا دیا ہے۔

(لنڈن ۲ جون) اسٹار اخبار میں لکھا ہے کہ آج کرسٹل پیلس کے قریب ایک بڑے میدان میں جلسہ منعقد ہوا تھا۔ تقریر کرنے والے سفرجیٹ برابر مشغول رہیں۔ کچھ نقصان تقریریں انہوں نے کیں لیکن مار پیٹ میں ہندوستانیوں سے کسی کی ہڈیاں توڑ ڈالیں۔

(۳۰ جون) ایک سفرجیٹ نے ڈوبی گیلری میں دو تصویریں کلہاڑی کی ضربات لگا کر پھاڑ ڈالیں۔ اور ملازم کو بھی سخت مجروح کر دیا۔ تین عورتوں نے جیل خانے کے ڈاکٹر کو باوجود جیل کے باہر گھوڑے کے کوڑوں سے خوب پیٹا۔ اور دو عورتیں بلفاسٹ ٹیلیگراف اور بلفاسٹ نیوز لیٹر کے اڈیٹران پر حملہ آور ہوئیں۔ بلفاسٹ میں ایک مکان جلا ڈالا۔ تین عورتیں گرفتار ہوئیں۔

(۴ جون) کہتے ہیں کہ مسز پنکہرسٹ (لنڈن کی حقوق طلب عورتوں کی لیڈر) نے ایک ایسا گھر لیا ہے جہاں سے محل بکنگھم (شاہی محل) کے میدانوں پر نظر پہنچتی ہے۔ پولیس نہایت مستعد ہے۔ اور حسب دستور مکان مذکور کی نگہبانی میں مصروف ہے۔ میدانوں کے اندر فوجی سپاہیوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔

ڈیلی میل بیان کرتا ہے کہ ایک سفرجیٹ نے والٹن ہال میں صبح کی گشت و ہوا خوری ترک کر دی ہے۔ ۳ جون شب کے دربار کے متعلق پولیس نہایت احتیاط سے کام کر رہی ہے۔ کیونکہ اسے اطلاع پہنچی ہے کہ سفرجیٹوں نے دربار مذکور میں شرکت کی سازش کی ہے۔

(۵ جون) اخبارات کا بیان ہے کہ کل شام ملک معظم کے محل کے جلسہ میں دو خطاب دار لیڈیاں ملک معظم کے سامنے آواز بلند عورتوں کے حقوق رائے کی خواستگار ہوئیں۔

ڈیلی ٹائمز محل بکنگھم میں اس بارہ میں انتہا درجہ کی خاموشی و احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ دو سفرجیٹ عورتیں ایک خطاب دار لیڈی کی لڑکیاں اور نہایت پر جوش ہیں۔

ٹائمز اعلان کرتا ہے کہ تمام عورتوں کے سوشل و پولیٹیکل یونینوں کو چندہ دینے والوں سے تقاضا کیا جاتا ہے وصول کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔

السٹر میں ناجائز اسلحہ کی درآمد (لنڈن ۵ جون) ایک جہاز آٹھ تین ہزار اسلحہ الگزینڈر بلفاسٹ لایا۔ حکام کو کچھ بھی شبہ نہ ہوا۔ والنٹیرز نے رائفلیں جہاز پر سے اتار لیں۔

دوراز و کی نازک حالت (دوراز و ۵ جون) بین الاقوامی مقننہ کمیشن باغیوں سے مصالحت کی گفتگو میں ناکام رہکر یہاں واپس آگئی ہے۔ باغی کسی مسلمان کو پرنس البانیہ بنائے جانے پر مصر ہیں۔ گورنمنٹ نے دوراز و میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔ آبادی مضطرب و پریشان ہے۔ بہت سے جہاز پر سوار ہو رہے ہیں۔

یونانی و بلغاری (صوفیہ ۵ جون) یونانی سٹیمر فلیپو پلا تین سو مسلمان پناہ گزینوں اور متعدد بلغاری مزدوروں کے ساتھ امریکن علم اڑاتا ہوا ورنہ تک پہنچا ہے۔ باشندے جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دکانیں بند ہیں۔ عام الناس نے ایک جلسہ کر کے حکومت سے بلغاریوں کی رہائی اور یونانیوں کو دیدہ قاچ سے خارج کئے جانے کا مطالبہ کیا۔

شیعہ کانفرنس کے متعلق آج کل عجیب غریب بحث ہو رہی ہے۔ شیعیان دہلی نے شیعہ کانفرنس کو دعوت دی تھی۔ کانفرنس کمیٹی نے مولوی سید علی صاحب لاہوری دیوبندی خاندان شیعہ عالم میں کو صدر جلسہ منتخب کیا۔ اس پر داعیان جلسہ بگڑ گئے۔ اور دعوت جلسہ سے انکار کر دیا۔ یہ واقعہ ہندوستانی شیعوں میں تاریخی رہیگا۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ مجلس کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی اور اصل انجمن داعیہ استقبالیہ کمیٹی ہی کی تابع ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ شیعیان دہلی نے اس اہم امر پر غور نہیں کیا۔ اور ایک بہت بڑی نظیر پیدا کر دی۔ شیعہ کانفرنس کو چاہئے کہ اس موقع پر استقلال سے کام لے۔ اور کسی طرح کی بزدلی نہ دکھائے۔ ورنہ آئندہ کے لئے مثال پیدا ہو جائیگی۔ سب کیس مصلحت خویش نکو میداند۔

اخراج مواشی کا حکم اور اوس کے مخالف جلسہ امرتسر میونسپلٹی نے عام طور پر ایک حکم شایع کیا ہے کہ ۱۰ جون تک تمام مواشی (ڈنگر) شہر سے باہر لیجائے جاویں۔ اور وہاں ہی رکھے جاویں۔ اسکی مخالفت میں مسلمانوں کی شام کو ہال دروازہ اسلامیہ ہائی سکول کے میدان میں ایک پبلک جلسہ ہوا

مومیائی

مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان آدمی اور وہ جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ معدہ کو قوت اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ [illegible] استعمال کرنے سے بھی طاقت بحال ہوتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک [illegible]۔ آدھ پاؤ [illegible]۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول

غیر ممالک سے محصول علاوہ

شہادات جناب احمد دم جی الوری بوتھا ایسٹ افریقہ سے لکھتے ہیں:۔ جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بارہا آپ سے مومیائی منگوا کر [illegible] کو دیا۔ خدا کے فضل سے آرام ہوا۔ مومیائی ہر ایک بیماری کے واسطے مفید ثابت ہوئی۔ اب اس خط کے ساتھ [illegible] بھیجتا ہوں۔ چار چھٹانک بھیجئے ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء

سید عبدالحق صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں آپ کی مومیائی [illegible] منگایا تھا جس سے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ ایک چھٹانک بنام [illegible] ۱۹ مئی ۱۹۱۵ء

جناب امیر الدین صاحب ضلع [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ پہلے ایک چھٹانک مومیائی طلب کی تھی۔ کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے ایک چھٹانک بذریعہ وی پی روانہ فرمائیے ۲۰ مئی ۱۹۱۵ء

مولوی احمد حسن صاحب [illegible] لکھتے ہیں قبل اس کے مومیائی ایک عزیز کیلئے منگائی تھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ لہذا تین چھٹانک [illegible] بذریعہ وی پی [illegible] جون ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر مولوی [illegible] کٹڑہ [illegible] امرتسر

معجزہ قرآن کیا ہے؟

ایک نیا رسالہ ہے جس میں اس کے مصنف نے [illegible] مسلمانوں کے اس [illegible] کو جس کی رو سے وہ [illegible] قرار دیا جاتا ہے۔ غلط ٹھہرا کر [illegible] قرآنی آیات سے ثابت کر دکھایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ [illegible] قیمت [illegible]

انسان کامل ہر دو حصہ۔ مصنفہ حضرت [illegible] سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں [illegible] اصول و فروع [illegible] روح۔ کرسی [illegible] شرح و بسط سے لکھے ہیں گویا اسرار [illegible] نصیحت کی ایک جامع و کامل کتاب ہے۔ اصل قیمت [illegible]

تحفۃ النساء یہ کتاب ایک مستند [illegible] جس میں عورتوں کی جملہ امراض [illegible] شکایات کے اسباب [illegible] بچوں کے نشو و نما تربیت اور [illegible] امراض کے علاج [illegible] درج ہیں حضور لیڈی صاحبہ [illegible] منظور و مقبول شدہ ہے گھروں میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت [illegible] ۱۲

لیکچرار وہ لوگ جو مجلس میں تقریر کرنا چاہتے ہوں۔ یا جن کی تقریر میں رکاوٹ کے [illegible] ظاہر ہوتی ہوں۔ ان کے لئے مفید۔ تقریر کی رکاوٹ دور کرکے روانی پیدا ہو جاتی ہے لیکچر اور [illegible] کے متعلق ہر قسم کی ہدایات [illegible] اور روانی [illegible] رعایتی ۱۲

تجربات رمن اس کتاب میں [illegible] مجربات [illegible] درج ہیں۔ ان تمام دواؤں کے نسخے دئے گئے ہیں [illegible] دوا فروش [illegible] رعایتی ۱۰

کریم اللغات سرکاری طرز پر بڑی محنت سے [illegible] چھپی ہے ضروری الفاظ بہت [illegible] ترتیب عمدہ اور مقبول عام و مفید طلبہ [illegible] ہر اردو دان کے پاس ہونی چاہیے ۶

ہیر رانجھا جدید جھنگ سیال کے [illegible] عشق کے حالات لوگوں نے مختلف طریقے سے لکھے ہیں۔ لیکن اس طرز پر جو ہیر رانجھا چھپا ہے اسکا رنگ ڈھنگ ان سے جدا اور مفید ہے [illegible] اور اخبارات نے [illegible] اور ان کے حالات [illegible] اور پنجابی شاعری کا [illegible] تذکرہ [illegible] وہ اس کو بھی دیکھیں [illegible]

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش [illegible] کتب فروش امرتسر

[illegible]

ہزار ہزار شکر ہے

خدا کا

[illegible] کا جسکی مہربانی سے امرت دھارا نے تھوڑے عرصہ میں اس قدر مشہوری حاصل کی ہے کہ امرت دھارا بلڈنگس کے اندر ایک خاص ڈاکخانہ بنام امرت دھارا [illegible]
[illegible] گیا ہے۔ امرت دھارا کارخانہ کے پاس سے جو سڑک گوال منڈی کو نکالی گئی اس کا نام امرت دھارا روڈ رکھا گیا ہے۔ کارخانہ امرت دھارا کی ادویات کے متعلق
[illegible] اور ہر چہار طرف سے امرت دھارا امرت دھارا کی ہی آواز آتی ہے

امرت دھارا کی [illegible] ضرورت پورا کرنے کیواسطے ایک اور [illegible] مکان کی ضرورت ہوئی جو بھی خدا کے فضل و کرم سے نہایت خوبصورت تیار ہوا ہے۔ اس

امرت دھارا بھون کی افتتاحی رسم

[illegible] مسٹر ایف ڈبلیو کینوب صاحب آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر لاہور کے ہاتھوں ۹ مئی سنہ ۱۹۳۸ء کو

شہر لاہور و پنجاب کے بھی اکثر معززین کے بڑے جلسے کے اندر ادا ہوئی

[illegible] رائے بہادر سر ڈاکٹر گوپال چند [illegible] سی آئی ای سابق جج چیف کورٹ پنجاب [illegible] خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر [illegible]

اس بے نظیر خوشی کے اظہار میں

اپنے ہزاروں گراہکوں کو بھی شامل کرنے کیواسطے اعلان کیا جاتا ہے

۱۲ جون سنہ ۱۹۳۸ء سے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء تک امرت دھارا کارخانہ کی دیگر کل ادویات و کتب ⅓ قیمت پر ملیں گی یعنی

⅓ قیمت فی روپیہ چار آنے کی رعایت ہوگی ⅓ قیمت

فہرستیں جن کے پاس نہ ہوں جلدی طلب فرمائیں۔ ایک پیسہ کا کارڈ فہرست کیواسطے لکھنے سے بھیج جاویں گی

[illegible] امرت دھارا کی بڑی شیشی [illegible] کی بجائے [illegible] اور نمونہ کی چھوٹی شیشی [illegible] کی بجائے [illegible] نہیں [illegible] کی رعایت [illegible] آج تک نہیں ہوا۔
[illegible] اچھا وقت ہے۔ رسالہ کام [illegible] ⅓ قیمت یعنی [illegible] کی بجائے [illegible] ملیگا۔ جو کبھی ایسا نہیں ہوا ہے

کارخانہ امرت دھارا کی رعایت ایک نعمت ہے فائدہ اٹھائیے

امرت دھارا - لاہور

پتہ لکھنا ضروری

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... عہ
روساء و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... عہ
... ششماہی ... عہ
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ ... پنس
... ... ششماہی ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۱ — نمبر ۳۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط بغیر جواب واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بغیر محصول ڈاک آنے کے واپس نہ ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قادیانی مشن میں اختلاف

ہمارے دوست پوچھتے ہیں مرزائیوں کے درمیان کن کن باتوں کا اختلاف پیدا ہوا ہے انکی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے اول تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ موجودہ حالت میں کسی امام کی ضرورت ہے یا نہیں لاہوری جماعت کہتی ہے نہیں صدر انجمن احمدیہ سب انتظاموں کیلئے کافی ہے قادیانی پارٹی کہتی ہے بلکہ مثل خلیفۂ اول کے اب بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو انجمن کا بھی اعلیٰ افسر بلکہ مطاع ہوگا۔ لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے۔ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں قادیانی پارٹی مرزا جی کی نبوت کی دعویدار ہے اور لاہوری جماعت منکر ہے۔

تیسرا اختلاف جو دراصل اس دوسرے اختلاف سے نتیجہ ہے یہ ہے کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے یا نہیں قادیانی جماعت کافر کہتی ہے اور لاہوری اس سے منکر ہے۔

یہی ہیں وہ اصول جن پر دونوں جماعتوں کا اختلاف ہے انکے علاوہ بہت سے امور ہیں جو دراصل انہی اصول کے نتائج ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ جتنے مسائل ہیں بلحاظ پابندی مرزائی اقوال کے قادیانی جماعت حق پر ہے کیونکہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے بھی کیا تھا اور یقیناً کیا تھا ایسا ہی انہوں نے اپنے منکروں کو کافر کہا تھا اور صریح کہا تھا۔ امام کی ضرورت بھی ثابت ہے اگر ضرورت نہ ہوتی تو خلیفہ اول مولوی نور الدین ہی کیوں خلیفہ بنائے جاتے۔ پہلے جہاں تک فریقین کے مباحث دیکھے ہیں دنیاوی اقوال مرزا قادیانی پارٹی کو حق پر پایا۔

ایک مثال اس جگہ ہم دیتے ہیں۔ قادیانی پارٹی کے موجودہ امام میاں محمود ولد مرزا صاحب قادیانی نے فتوے دیا ہے جو لاہوری اخبار پیغام صلح کے الفاظ میں نقل ہے:۔

صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا حکم خلاف شرع	صاحبزادہ صاحب نے اپنے مریدوں کو

حکم دیا ہے کہ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ حکم آپ کا بالکل خلاف شرع ہے کیونکہ قرآن کریم کا کھلا ارشاد ہے۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اے مومنو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں ہے۔ صاحبزادہ صاحب کا حکم آپ کی قرآن سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اور امر بالمعروف نہیں اور اپنے مومنوں کی جماعت کو باوجود بیعت

کر چکنے کے اس کی تعمیل نہیں کرنی چاہئے اس ارشاد کی تعمیل میں گوجرانوالہ کے بعض بیعت شدہ احباب نے اس جلسہ میں جو اشاعت اسلام کے لئے کیا گیا۔ ہر ایک قسم کی شرکت سے انکار کر دیا۔ یہانتک کہ ایک بھائی نے ذہین سے حضرت اقدس علیہ السلام کی نظم پڑھنے سے بھی انکار کیا۔ خدا کے کام کبھی رکا نہیں کرتے جلسہ ہو گیا۔ اور بفضل خدا بڑی کامیابی سے ہو گیا۔ لیکن اس محرومی کے جو گوجرانوالہ کے بیعت شدہ احمدیوں کو ہوئی گناہ کا ذمہ وار کون ہے ؎

خدا کے بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(پیغام صلح لاہور ۱۳ مئی)

اہلحدیث — پیغام صلح کی یہ عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ وہ قادیانی فتوے پر خفا ہے ہم بھی مانتے ہیں کہ قادیانی فتوے غلط ہے مگر کس اصول سے؟ قرآن و حدیث سے اسلئے ہم ہمیشہ اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین کے کام میں مدد دینی چاہئے لیکن غور طلب یہ بات ہے کہ قادیانی اصول کیا ہیں؟

ہمارے پاس قادیانی خلیفہ اول کا فتوے ہے جو وہ ہے جس وقت ایک امرتسری بابو نے ان سے سوال کیا کہ امرتسر میں انجمن اشاعت اسلام قائم ہوئی ہے اس میں امداد کرنی چاہئے یا نہیں خلیفہ نور الدین صاحب نے جواب دیا غیر احمدیوں کی اشاعت اسلام میں بھی مدد نہ کرنی چاہئے وہ اس کے اہل ہی نہیں ہیں۔ (الحکم ۔ جنوری ۱۹۱۰ء ص)

ازاں بعد شرط ہے جب قادیانی پارٹی کے مسلم خلیفہ کا فتوے ہے کہ غیر مرزائیوں کی اشاعت اسلام میں بھی مدد نہ دی جائے اور یہ بھی قابل غور ہے کہ قادیانی پارٹی کے نزدیک وجہ عدم بیعت خلیفہ ثانی اور سبب انکار نبوت مرزا قادیانی کے [illegible]

احمدی نہیں ہے تو خلیفہ ثانی اگر یہ فتوے دے جو اس نے دیا تو بہ پابندی اصول مرزائیہ خلیفہ ثانی کو کوئی برا یا ناجائز کام نہیں کیا۔

مختصر یہ ہے کہ قادیانی اختلاف میں بلحاظ قرآن و حدیث عموماً لاہوری جماعت حق پر ہے اور بہ پابندی اصول مرزائیہ قادیانی پارٹی حق پر ہے یہ مضمون ہم نے اپنے دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا ہے ورنہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری رائے دونوں پارٹیوں میں مقبول نہ ہوگی۔

نوٹ - یہ مضمون ہم لکھ ہی رہے تھے کہ لاہور سے ایک اشتہار آیا جو ایک نئے اخبار کا اعلان ہے جس کا نام الفاروق ہوگا یہ اخبار یونہی تو لاہور سے نکلیگا مگر قادیانی پارٹی کی تائید میں ہوگا گو یہ پراسپکٹس (اشتہار) ہے تاہم اس میں بھی مرزائی نبوت اور خلافت پر بحث کر کے قادیانی پارٹی کے خیالات کی تائید کیگئی ہے۔

ہم اپنے نئے معاصر سے اعتدال پسند پالیسی کی امید رکھکر خیر مقدم کرتے ہیں۔

ایک اور الہامی نزاع

جناب مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا تھا "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" چونکہ وہ نہ مکے میں مرے نہ مدینہ میں بلکہ لاہور میں مرے اور مرزائیوں کے اعتقاد میں یہ ضروری ہے کہ مرزا صاحب کا الہام صحیح ہو جیسے کہ ہمیشہ ہوتے رہے اس لئے اس الہام کی تفسیر کے متعلق دونوں پارٹیوں میں اختلاف ہوا لاہوری پارٹی نے اس کی ایک تفسیر کی جس پر قادیانی پارٹی نے بھی اعتراض کیا اس کا جواب لاہوری پارٹی نے دیا بہرحال یہ مناظرہ بھی قابل دید و شنید ہے اسلئے پیغام صلح سے ہم نقل کرتے ہیں:-

الفضل نے جب سے میاں صاحب کی	خدا تعالیٰ کے الہام پر کوئی ہنسی اڑاتے ہیں؟

بیعت اختیار کی تبلیغ کا ٹھیکہ لیا ہے۔ اس کے کالم اکثر حق و حکمت سے معرا نظر آتے ہیں۔ لاہور کو حضرت اقدس کے صریح الہام کے جو [illegible]

لکھنا اس کو بہت ہی ناگوار گذر رہا ہے حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کو ناگوار گذرے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کو جب خدا تعالیٰ نے وفات کی خبر دی تو یہ بھی ایک خاص عنایت کی کہ مقام وفات سے بھی اُن کو مطلع فرمایا چنانچہ وہ الہام یہ ہے کہ "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" ہر شخص جانتا ہے کہ "قادیان" حضرت کا مقام پیدائش تھا جس کو الہام الٰہی نے اگر مجازی رنگ میں مکہ قرار دیا ہے تو آپ کی وفات کے مقام کو "مدینہ" سمجھایا ہے کون ہے جو اس امر سے انکار کر سکے کہ حضور مسیح موعود نے لاہور میں وفات نہیں پائی۔ جب الہام یہ بیان کر رہا ہے کہ حضرت اقدس مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں اور واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی ہے تو کون ہے جو اس صریح الہام کے پورا ہونے سے انکار کر سکے بجز اس کے جس کے دل میں خدا کے کلام اور مامور کی اگلی سی محبت نہ رہی ہو۔ ہم احمدیوں میں ایک وقت وہ تھا کہ حضور اقدس کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر شرح صدر سے خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خداوند تعالیٰ کے صدہا شکر کئے جاتے تھے پر اب یہ وقت ہے کہ بعض مہربان اپنی ذاتی خواہشات کی خاطر مسیح موعود کے کھلے ہوئے الہام کے پورا ہو جانے پر بھی وہ الفاظ لکھنے سے باز نہیں رہتے کہ جن سے خدا کے کلام کی اور پوری ہو چکی ہوئی بات کی توہین لازم آتی ہے الفضل اپنی ۲۰ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:-

اگر پہلے کسی الہام میں یا حضرت اقدس کے کلام میں لاہور کا نام مدینہ آیا ہوتا تو ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں کے متعلق کہا جا سکتا کہ لاہور کے مدینہ ہونے کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ لیکن جس صورت میں اس سے پہلے لاہور کا نام کبھی مدینہ نہیں آیا تو یہ پیشگوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس طرح

تو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے وطن میں مرینگے یا مدینہ میں اس کا نام مدینہ رکھ لیا جاتا ہے۔[1]

(پیغام صلح ۲ جون ۱۹۱۴ء)

اہلحدیث ۔ اس ساری بحث کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ مرزا صاحب کا الہام ہے ہم مکے میں مرینگے یا مدینے میں۔ مگر مرے لاہور میں اسلئے (بقول لاہوری جماعت) لاہور مدینہ ہے۔ قادیانی جماعت خدا جانے اس الہام کے کیا معنے کرتی ہے ہماری نظر سے نہیں گذرے بہر حال وہ بھی کوئی تاویل ہی کرتی ہوگی اس نزاع میں ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ (بنا بندی اصول مرزا) لاہوری جماعت حق پر ہے کیونکہ اس سے پہلے مرزا صاحب کے الہامات اسی طرح سچے ہوتے چلے آئے ہیں۔

پادری عبداللہ آتھم کی بابت الہام تھا پندرہ مہینوں کے اندر ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ جب پندرہ ماہ گذر گئے اور وہ نہ گرایا گیا تو تاویل کیگئی کہ ڈر کے مارے وہ امرتسر سے فیروزپور چلا گیا۔ بس یہی ہاویہ تھا۔[2]

آسمانی منکوحہ مسماۃ محمدی بیگم کے نکاح کا الہام قطعی مبرم ہوگا وہ ہوگا آخر جب ایک فریق مر گیا تو جناب خلیفہ اول نے تاویل کی جو نہایت ہی معقول ہے فرماتے ہیں اس نکاح سے مراد یہ ہے کہ منکوحہ کی لڑکی۔ یا اُس کی لڑکی یا اُس کی لڑکی کی لڑکی سے تا قیامت مرزا کے لڑکے یا لڑکے کے لڑکے تا قیامت تک یا کسی مرید کے ساتھ رشتہ نکاح ہو جائیگا۔ کیا خوب۔ اسیطرح اور کئی پیشگوئیاں جناب ممدوح کی صحیح ثابت ہو چکی ہیں مدینے میں موت والی پیشگوئی بھی اسی اصول کے مطابق تاویل ہو سکتی ہے۔ الفضل اس کو نہیں مانتا تو اُس کی غلطی ہے اُس کا فرض ہے کہ درصورت انکار اس کے کوئی اچھے معنے بتلائے۔

مختصر یہ کہ ہم وسط میں ہیں جو بات جس کی صحیح ہوگی ہم اُس کی تصحیح اور جو غلط ہوگی اُس کی تغلیط کرینگے یہی معنے ہیں اعدلوا ھو اقرب للتقوی۔

[1] رسالہ انوار الاسلام مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۵

[2] رسالہ ریویو بابت جون جولائی ۱۹۰۹ء

قادیانی خلیفہ ثانی کی دوسری شادی

خلیفہ قدم نے کسی مصلحت سے حکیم نورالدین صاحب کی لڑکی ۱۳ سالہ سے نکاح کا پیغام دیا تو

اس کے اولیا نے منظور کر کے نکاح کر دیا۔ اس پر لاہوری پارٹی تو خفا ہے مگر ہم خلیفہ ثانی کو مبارکباد دیتے ہیں خصوصاً اس لحاظ سے کہ جناب مرزا صاحب کلاں تو باوجود الہامات کے نکاح ثانی کے فراق ہی میں چل بسے بیٹے کو فرقت کے لئے صدمے نہیں ہوئے ؎

ہے جا اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

قومی جدوجہد کی ایک تازہ نظیر

اسلامی تاریخ میں انقلاب سلطنت کی مثال میں عباسیہ کی خلافت کو پیش کیا جاتا ہے جس نے بنی امیہ کی جابر سلطنت کو تہ و بالا کر دیا۔ وہ انقلاب گو بظاہر فوری ہوا تھا مگر در حقیقت وہ اسی سال کی محنت کا نتیجہ تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قومی جدوجہد کے لئے اسیقدر وقت کی ضرورت ہے جتنی کہ بہ نسبت افراد کے قوم کی عمر ہوتی ہے۔

یہ تو ایک پرانا تاریخی واقعہ ہے آج ایک تازہ واقع ہمارے سامنے ہے۔

انگریزوں کے ملک میں ایک جزیرہ ہے جس کا نام ہے آئرلینڈ یہاں کے لوگ بڑے جنگلی اور طاقتور ہوتے ہیں ہندوستان میں جتنے لمبے قد کے انگریز نظر آتے ہیں عموماً آئرلینڈ کے ہوتے ہیں یہ جزیرہ پہلے آزاد تھا پھر انگلستان والوں نے اس کو فتح کر کے اپنے ماتحت کیا۔ آئرلینڈ والے گو ماتحت ہو گئے مگر اون کی دلی تمنا یہی رہی کہ کسیطرح آزاد ہو جاویں۔ آزادی دو قسم پر ہے ایک کامل دوسری نیم۔ کامل تو یہ ہے کہ نہ اندرونی طور پر کسی دوسری سلطنت کے ماتحت ہوں نہ بیرونی طور پر جیسے ترکی کسی سلطنت کے ماتحت نہیں بلکہ اندرونی اور بیرونی خود مختار ہیں۔ نیم آزادی یہ ہے کہ اندرونی طور پر آزاد ہوں مگر بیرونی طور پر کسی سلطنت کے ماتحت ہوں جیسے ہندوستان کے راجے اور نواب جو انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ آئرلینڈ نے اپنا دعوے اندرونی آزادی کا کیا چنانچہ ۱۷۸۳ء میں بذریعہ پارلیمنٹ آئرلینڈ کو آزادی دی گئی مگر چونکہ آئرلینڈ میں کثرت سے رومن کیتھلک عیسائی ہیں[1] اسلئے بوجہ اختلاف مذہب پارلیمنٹ ان کی توڑ دی گئی اور انگلستان کی بڑی پارلیمنٹ میں (۱۰۵) ممبر آئرلینڈ کے لئے گئے لیکن یہ شرط رہی کہ یہ (۱۰۵) ممبر فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہوا کرینگے جو آئرلینڈ میں فیصدی بیس ہونگے۔ یہ شرط ۱۸۲۸ء تک رہی لیکن آئرلینڈ والوں کی کوشش اور جدوجہد میں کمی نہ آئی وہ برابر قدم آگے رکھتے رہے ۱۸۲۸ء میں کیتھولک فرقہ کا ایک شخص مسٹر اوکانل پارلیمنٹ کا ممبر بنایا گیا ادھر آئرلینڈ والوں نے ایک انجمن قائم کر لی جس کا نام تھا "کیتھولک ایسوسی ایشن" جسکے لاکھا ممبر تھے تب بخوف خانہ جنگی یہ قانون بدلنا پڑا کہ رومن کیتھولک ممبر نہ ہوا کریں ۱۸۷۴ء میں ایک شخص جو پروٹسٹنٹ فرقہ کا تھا کیتھولک کی طرف سے ممبر نامزد ہوا مگر اپنے فرض منصبی میں اسنے تفریق مذہبی کو دخل نہیں دیا بلکہ آئرلینڈ کی آزادی میں برابر کوشش کرتا رہا یہانتک کہ ۱۸۸۶ء کے انتخاب میں ۸۶ ممبر لکھے ہوئے متفق ہو گئے۔ ادھر انگلستان کے ممبروں میں دو فرقے تھے ایک کا نام آزاد تھا دوسرے کا نام قدامت پسند یہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے پر غلبہ چاہتی تھیں اور اکیلے اکیلے غلبہ نہ پا سکتی تھیں لہذا آزاد گروہ (لبرل پارٹی) نے آئرلینڈ کے ممبران ۸۶ کو امداد دیکر اپنے ساتھ ملا لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

[1] عیسائیوں میں بڑے بڑے دو فرقے ہیں ایک رومن کیتھلک دوسرے پروٹسٹنٹ انگریز عموماً پروٹسٹنٹ ہیں اٹلی اور فرانس وغیرہ رومن کیتھولک ہیں۔

(اہلحدیث)

آزاد گروہ پارلیمنٹ میں غالب آکر برسر حکومت ہو گیا۔

انگلستان میں دستور ہے جس فریق کے ممبر زیادہ ہوں وزیر اعظم وغیرہ اسی گروہ میں سے ہوتے ہیں گویا حکومت بھی اسی گروہ کی ہوتی ہے آئرلینڈ کے ممبروں کو آزاد ممبروں نے دم جھانسا دیکر اپنے ساتھ ملا کر حکومت حاصل کی تو ۱۹۱۲ء میں آئرلینڈ کی آزادی کا سوال پارلیمنٹ میں پھر پیش ہوا آئرلینڈ کے ممبران نے چونکہ آزاد (لبرل) گروہ کی مدد کی ہوتی تھی اور باہمی امداد کا پختہ وعدہ تھا اسلئے آزاد ممبروں نے اس تجویز کی تائید کی اور آئرلینڈ کی آزادی کی تجویز کا مسودہ ایک دفعہ پاس ہوا تو مخالفوں نے شور محشر برپا کر دیا مگر آئرلینڈ والوں کی جد و جہد برابر جاری رہی یہاں تک کہ ۲۵ مئی ۱۹۱۴ء کو دیوان عام میں یہ مسودہ تیسری مرتبہ پاس ہو گیا اور چونکہ قانون ہے کہ ایسی تجویز ۳ مرتبہ پیش ہو کر پاس ہو جائے تو اس کے بعد دیوان خاص (دارالامراء) میں بغرض منظوری جاتی ہے۔ اب وہ دیوان خاص میں جائے گی وہاں کیا ہوگا اللہ کو علم ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیوان خاص میں اسکی سخت مخالفت ہوگی مگر آئرلینڈ والے اس سے ذرہ نہیں گھبراتے ادھر ان کو ایک اور مشکل پیش آئی آئرلینڈ میں چھوٹے چھوٹے چار صوبے ہیں ایک صوبہ السٹر ہے اس میں فرقہ پروٹسٹنٹ کی آبادی زیادہ ہے اونہوں نے اس تجویز کے مخالف آواز اٹھائی ہے کہ ہم آئرلینڈ کی اندرونی آزادی نہیں چاہتے کیونکہ آئرلینڈ میں زیادہ آبادی رومن کیتھولک کی ہے یہ لوگ ہمیشہ ہمارے خلاف منشا قانون پاس کر لیا کرینگے اور ہمارے مذہبی اور قومی جذبات کو نقصان پہونچاینگے۔ اس مخالفت کی آگ انہوں نے ایسی تیز کی ہے کہ اندر اندر جنگی طیاریاں بھی کر لی ہیں فوج باقاعدہ بھرتی کر لی ہے سامان جنگ باوجود ممانعت کے کافی جمع کر لیا ہے اور گورنمنٹ کو دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر آئرلینڈ کو آزاد کیا گیا تو ہم بزور شمشیر مقابلہ کریں گے

مگر آئرلینڈ کے جمہور اس مخالفت کو خاموشی سے دیکھتے ہیں ان کی غرض ہے کہ دیوان خاص سے فیصلہ ہو کر معاملہ یکسو ہو لے تو پھر اس جھگڑے کو نمٹا لیا جاویگا۔ آئرلینڈ والوں کی جد و جہد قومی کام کرنے والوں کے لئے ایک زندہ نمونہ ہے کہ وہ کسی طرح کسی وقت کسی ناکامی پر بھی سست نہوں بلکہ بقول

«کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!»

ہمیشہ کمر ہمت چست رکھکر قدم آگے بڑھاویں اور دل میں یہ سمجھیں ؎

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

مسلمانو! انہی معنے سے ہم کو ارشاد ہے۔

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ

اہلحدیث کانفرنس کی برکات

ہمارے ضلع فیروزپور (پنجاب) میں اہلحدیثوں کی یہ حالت ہے کہ اطراف میں تو بہت ہیں مگر شہر فیروزپور میں بہت کم قریب نفی کے اس کا خیال عرصہ سے تھا اس دفعہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ پر میں گیا تو مولانا ابوالوفاء سے ملاقات ہوئی میں نے فیروزپور کا حال زار سنایا تو مولانا صاحب نے بعد غور فرمایا اچھا میرے دل میں ایک تجویز آئی ہے انشاءاللہ جلدی عمل ہوگا چنانچہ مولانا صاحب نے اس کی صورت کی کہ فیروزپور کے گرد و نواح کے علماء اور زمینداران اہلحدیث کو خطوط لکھے کہ ۵۔ جون کو فیروزپور آویں اور توحید و سنت کی اشاعت کے لئے ایک انجمن اہلحدیث ضلع فیروزپور کی قائم کریں الحمدللہ مولوی صاحب کی آواز سب نے قبول کی، ۵ جون کا دن فیروزپور کی مذہبی تاریخ میں قابل ذکر ہوگا انشاءاللہ صبح ۱۰ بجے سب جمع ہوئے مولانا ابوالوفاء نے انجمن کے اور کانفرنس کے فوائد پر تقریر کی

اور ان دونوں کی وابستگی کی صورت بتلائی تو سب حاضرین نے بصدق دل آپکی تائید کی چنانچہ اوسی وقت انجمن اہلحدیث ضلع فیروزپور کے نام انجمن قائم ہو گئی جس کے صدر جناب مولانا محمد غضنفر صاحب اور نائب صدر جناب قاضی عبدالرحمن صاحب اور سکرٹری منشی خیرالدین صاحب اور نائب سکرٹری بابو عبدالکریم صاحب اور خاکسار رفیق نائب سکرٹری اور خزانچی برادر مکرم جناب حاجی نور محمد صاحب محاسب مولوی محمد علی صاحب مقرر ہوئے۔ اور چند قواعد بھی طے کئے گئے نماز جمعہ مولانا صاحب نے پڑھائی بعد نماز جمعہ اور علماء نے وعظ فرمائے اور بعد نماز عصر مولانا ابوالوفاء نے وعظ کیا حاضری بہت زیادہ تھی۔

خدا کرے ہماری یہ انجمن چلجاوے اور تمام ضلع فیروزپور میں توحید و سنت کی اشاعت ہو آمین۔ (محمد عمر)

اہلحدیث کانفرنس کا صیغہ تصنیف

کانفرنس کے مقاصد میں تصنیف و تالیف بھی ہے اسلئے کانفرنس کو اس صیغے کی طرف بہت خیال ہے جناب مولانا احمد حسن صاحب پنشنر گورنمنٹ نظام مسند امام احمد کی تنقید کر رہے ہیں مگر بوجہ پیرانہ سالی اور ضعف جسمانی زیادہ کام نہیں کر سکتے اسلئے آپ کی مدد کے لئے ایک عالم مولوی شرف الدین صاحب کو جو اس کام میں تجربہ رکھتے ہیں مشاہرہ پر مقرر کیا گیا ہے امید ہے مسند امام احمد عنقریب تنقید ہو کر شائع ہوگی انشاءاللہ

(سید عبدالسلام اسسٹنٹ سکرٹری)

اجتہاد و تقلید

قابل دید تازہ تصنیف ہے

قیمت ۔ ۲ر

منیجر

المسائل والوسائل

گذشتہ سے پیوستہ

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب)

ہمیں غالب امید ہے کہ ہماری یہ تحریر بہت سے لوگوں کے خیالات میں ایک تموج اور انقلاب پیدا کرے گی سو ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ وہ منصب رسالت کو ملحوظ رکھکر امتیوں کو جو نسبت نبی برحق کے ساتھ ہو سکتی ہے اس پر نظر کریں۔ اور غور کریں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی شریعت کا امین صرف اپنے رسولوں کو بنایا ہے۔ باقی سب پر ان کی اطاعت یکساں فرض ہے کسی کو بھی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور منصب تبلیغ میں امتیوں کو رسول کا شریک بنایا ہے اس کے بعد ان سب آیات واحادیث پر غور کریں جن میں ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط کا خیال ہے۔ اور اس امر کو بھی نظر رکھیں کہ کسی آیت وحدیث کا مفہوم اور مطلب نہ بنایا جائے جس سے خود صحابہ رضی کے عمل میں وقت واقع ہو۔ اور نیز اس امر کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ اگر ان دلائل کا مفہوم یہی ہے جو وہ سمجھ رہے ہیں تو صحابہ میں اختلاف کیوں باقی رہا۔ نیز یہ کہ اس اختلاف کے وقت وہ اپنے سے اوپر کسی کی طرف رجوع کرتے تھے یا نہیں تیسرے کمزور صحابیت۔ ومناط لست ہونے میں سب برابر ہیں۔ بعض بعض سے ادنیٰ نہیں۔ اور اگر مجتہد اور مجتہد کا فرق کرکے ترجیح دیجائے جیسا کہ بعض اصولیوں نے اختیار کیا ہے تو خود مجتہدین صحابہ میں بھی یہ دقت دفع نہیں ہوگی۔ مثلاً عمر فاروق۔ عثمان ذوالنورین عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آپس کے اختلاف کے وقت یہ عذر درست نہیں رہیگا خصوصاً جبکہ آپ اکابر تابعین اور صحابہ کے اختلاف پر غور کرینگے جو صحابہ کی موجودگی میں ان کے قول سے اختلاف کرتے تھے (دیکھو کشف الاسرار جلد ۳ صفحہ ۹۴۵) تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو اقوال وافعال صحابہ رضی وتابعین رح سے اوپر ہے۔ اور خود صحابہ رض وتابعین رح بھی خلف امت کی طرح اسکے مکلف اور جوابدہ ہیں۔ اور وہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

نیز اس مقام پر اس امر کو بھی صاف کرنا چاہتا ہوں کہ بعض صاحب ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ دیکھئے صاحب! یہ لوگ اتباع سلف کے منکر ہیں یہ ان کی افضلیت اعلمیت۔ افقہیت کے قائل نہیں ہیں۔ یہ ایسے ہیں ویسے ہیں۔ بدنام کرنے کا طریق تو یہ ہے کہ جب ہم رسوم وعقائد شرکیہ کی تردید میں توحید خالص کا ذکر کرتے ہیں یا تقلید شخصی کو بدعت سمجھتے ہیں تو بدنام کنندہ گروہ اس بار بحث کلام سے مطلب برآری کرتا ہے کہ یہ غیر مقلد لوگ اولیاء اللہ سے منکر۔ ان کی کرامتوں سے منکر۔ ائمہ دین کے تقوے وعلم سے منکر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی منکر ہیں۔ کیونکہ یہ انتظام عالم میں اولیاء اللہ کے اختیارات۔ اجابت دعوات۔ رفع مشکلات وغیرہ تصرفات کے قائل نہیں اور حضرات ائمہ دین کے اقوال کو تسلیم نہیں کرتے بھلا صاحب! دیکھئے ایسے ایسے بزرگ اماموں سے حدیثیں رہ گئیں اور ان کو نہ ملیں وغیرہ ذلک من الاقوال۔ سو اس کے متعلق میں ایک نہایت مختصر گذارش کرتا ہوں کہ جس طرح آپ شرک کرنے والوں اور بدعتیوں کو کہا کرتے ہیں کہ بھائی جان! اولیاء اللہ کی فضیلت دیگر ہے۔ اور انتظام عالم میں تصرف وحصہ شے دیگر ہے۔ اور امامت وتقوے شے دیگر ہے اور عصمت ورسالت شے دیگر ہے۔ اسیطرح آپ اسے بھی یاد رکھیں کہ سلف امت کی فضیلت مسلم ان کی اعلمیت مسلم۔ ان کی افقہیت مسلم ان امور میں ہرگز نزاع نہیں۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ یہ بزرگ جن کو خدا تعالیٰ نے علم وتقوے کی بزرگی بخشی تھی اپنے اقوال میں دربار رسالت کا پیغام پہنچاتے ہیں یا اپنے فہم واجتہاد سے کہتے ہیں۔ اگر پیغام رسالت ہے تو علی الرأس والعین۔ اور اگر اپنے فہم واجتہاد سے کہتے ہیں تو آیا اسے رتبہ وحی دے سکتے ہیں یا حضرت عثمان رضی کے قول کے مطابق جو اوپر گذر چکا خلف امت کو اختیار کرنے یا ترک کرنے کا اختیار باقی ہے۔ (باقی باقی)

ایک فقہی سوال کا نادر اور معتبر جواب

(جسے منشی نور محمد صاحب موضع میاں مختلف الاقوال اور مفتی راجح کو دریافت کرتے ہیں)

مخدومی مکرمی معظمی حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مالک واڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر مجمع فیضکم۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

واضح باد کہ مولوی ابوالعبید محمد عبد المجید صاحب امام مسجد قلعہ ناگاؤں جو کہ ذی علم اور صاحب اقتدار شخص ہیں ان کے ذریعے اور ان کی مہربانی قدیم سے حضور کا اخبار بنام اہلحدیث مطبوعہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ ۔۔۔ میری زیر نظر ہوا مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ایک مختلف الاقوال کے راجح مفتی کی بہ پرسش اور تفحص ہے لہذا یہ خاکسار اگرچہ اس لائق نہیں تاہم ایک ٹوٹی پھوٹی تحریر بخدمت آنحضور بہ معرفت السید مالک واڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث ارسال ہے امید کہ جناب سائل صاحب کو بذریعہ اپنے اخبار اہلحدیث متنبہ فرمائینگے اور یہ ہے جو صلہ انزالی کا موقع دینگے اس کا عوض جزیل آپ کو خداوند تعالیٰ یوم الحشر عطا فرمائیگا اور تا قیامت آپکا مجھپر احسان رہیگا۔

وہ یہ ہے کہ شہادت لکھا یہ ہیں برابر ثابت ہے کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ بڑے ہی محتاط تھے اور احکام شرعیہ میں کمال مرتبہ احتیاط کا لحاظ رکھتے تھے اور جب دو حدیث متخالف ہوں اور دونوں کی دونوں صحیح بھی ہوں اور واجب العمل ہوں تو اس وقت ایسے پر عمل کرتے تھے کہ جس میں احتیاط زیادہ ہوتی تھی باقی وہ مسائل کہ جن میں شبہ ترک احتیاط کا ہوتا ہے ان میں یا تو احادیث مخالفہ امام اعظم کو نہ ملیں یا بسند غیر معتبر ملیں یا ان کے مطلب کے سمجھنے میں فرق

واقع ہوا یا ان احادیث پر اور احادیث کو امام نے ترجیح دی اس وجہ سے انپر عمل نہیں کیا جو شخص اصول اور قواعد ائمہ سے واقف ہوگا وہ سمجھ لیگا کہ ائمہ کو بعض احادیث پر عمل ترک کرنیکا کیا سبب ہوتا ہے اور کس وجہ سے ان احادیث کے خلاف حکم دیتے تھے اور تحقیق حال سند کی کوئی حاجت نہیں اس واسطے کہ خود امام اعظم رح کے تلامذہ نے کتب متعددہ تالیف کئے ہیں امام محمد رح نے جامع صغیر اور جامع کبیر اور مؤطا وغیرہ اور امام ابو یوسف رح نے کتاب الخراج وغیرہ اور حسن بن زیاد نے کتاب المجرد وغیرہ تالیف کیں اور ان میں ان سبھوں نے اقوال امام اعظم رح کو جو بالمشافہ اُن سے سنے تھے یا ایک واسطے سے انہیں سے پہنچے تھے درج کردیئے اور بعد ان کے اور فقہا آئے انہوں نے اقوال امام اعظم رح کو لکھے اور نہیں کتب تلامذہ کے کتب سے اخذ کیے پس جو دریافت کرنا کہ اس کا اصلی مفتی کون ہے تو وہ جماعت فقہاء حنفیہ ہیں اور یہ تلامذہ امام کے اور قدماء فقہا کے کتب دیکھنے سے بہت ہی آسانی سے ظاہر ہوتا ہے بخلاف کتب حدیث کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمع نہیں ہوئیں اور صحابہ نے بھی اپنے زمانے میں جمع نہیں کیں البتہ زمانہ تابعین سے انکا جمع ہونا شروع ہوا پس احتیاج ان میں تحقیق رجال سند کی طرف ہوئی اور جیسا کہ محدثین نے اچھی طرح کوشش کرکے صحیح اور ضعیف اور موضوع میں تفرقہ کردیا اور رجال اسانید کا سب حال لکھدیا اسی طرح فقہا نے اپنے اپنے امام کے اقوال کی تنقیح کردی اور روایات نادرہ اور روایات ظاہرہ معتبرہ میں امتیاز کردیا اور روایت مرجوع عنہا اور روایت مرجوع الیہا کی بخوبی تصریح کردی ہے پس عالم ذی فہم سلیم کو اب اس میں کوئی اشکال باقی نہ رہا اگر اس قدر جواب تسلی بخش اور دل خوش کن نہ ہو تو بندہ بار دیگر بھیجونگا سرِ دست خاکسار نے اس مختصر تحریر پر اکتفا کی۔ فقط

راقم ابو الخلیل محمد اسمٰعیل بن حاجی محمد عبد الرحیم مقیم مالیگاؤں (ناسک) محلہ بیلباغ قریب مسجد قدیم۔

تلاوت قرآن پاک

نمبر اول

(از منشی داؤد خان صاحب از سنبھل)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری سردار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اُس کو دس نیکیاں صرف ایک حرف کے بدلے میں عنایت ہونگی اور دس گناہ معاف ہونگے جناب فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا حرف ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جس نے الم منہ سے نکالا اُس کو تیس نیکیاں عنایت ہوئیں اور اُس کے تیس گناہ معاف ہوئے لیکن اس حدیث میں یہ بات باقی رہگئی کہ وہ دس نیکیاں کیسی اور کتنی ہونگی حضرت امام ابو بکر عسقلانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور ایزدی خداوند عالم کو خواب میں دیکھا منشا میرے دل میں خیال آیا کہ حضور سے سوال کروں کہ جناب کے نزدیک بندی کا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے مگر جلال الٰہی کے ہیبت سے ساکت رہا اور کچھ سوال نہ کرسکا حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر تو ہمارے پسندیدہ عمل کو ہم سے دریافت کرتا ہے۔ عرض کیا ہاں اے پروردگار ارشاد عالی ہوا کہ اے ابو بکر ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل قرآن شریف کی تلاوت ہے پھر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابو بکر تو یہ بھی جانتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا ثواب ہمارے نزدیک کیا ہے عرض کیا نہیں اے پروردگار میں کچھ نہیں کہتا جانتا۔ ارشاد عالی ہوا کہ بلا معنی حرفوں میں ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اور بامعنے حرفوں میں ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں پھر فرمایا کہ اے ابو بکر بھلا تجھے خبر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب کتنا بڑا ہوتا ہے عرض کیا نہیں اے پروردگار مجھے کچھ خبر نہیں فرمایا کہ ایک نیکی ایک ہزار رطل کی برابر ایک رطل ایک ہزار دانق کے برابر اور ایک دانق ایک ہزار درہم کے برابر ایک درہم ایک ہزار قیراط کے برابر ایک قیراط ایک احد پہاڑ کے برابر۔ قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب کئی لاکھ احد پہاڑ کے برابر خدا کے ہاں ملیگا۔

اور ملاحظہ کیجئے روایت حضرت معاذ بن جبل ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر کی چھت پر نور کا خیمہ قائم ہوتا ہے اس خیمہ کو پہچان کر ملائک نازل ہوتے ہیں اور قرآن مجید سنتے ہیں زندگی بھر ایسا ہی ہوتا ہے جب وہ پڑھنے والا مرجاتا ہے تب وہ خیمہ اٹھ جاتا ہے اور ملائک کا آنا بند ہوتا ہے۔ اور آنیوالے فرشتے جمع ہوکر مرنے والے کے لئے مغفرت اور بخشش کی دعا بھی کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید روحانی صورت کے ساتھ اپنے پڑھنے والے کے سینے کے اوپر کفن کے اندر ہوکر قبر میں جاتا ہے جب نکیرین سوال کے لئے زندہ کرتے اور اپنی ڈرانی صورت دکھاتے ہیں مشعل سی آنکھیں چمکاتے بادل کے گرجنے کی سی آواز سناتے ہیں قرآن مجید مرنے والے کے منہ کے سامنے کھڑا ہوکر نکیرین کی مہیب صورت کے دیکھنے سے بچاتا ہے نکیرین کہتے ہیں اے قرآن ذرا ہٹ جا ہم سوال کرلیں۔ قرآن فرماتا ہے میرا یہاں سے ہٹنا ناممکن ہے جب اس نے مجھے عمر بھر نہ چھوڑا اب ایسے وقت میں کس طرح چھوڑ سکتا ہوں میں اپنے رفیق کو تمہاری ڈرانی صورت نہ دکھاؤں تمہیں جو حکم ہے وہ پورا کرلو میری پس پشت سے سوال کرو آج میں اسے جنت میں پہنچائے بغیر نہ جاؤں گا جب نکیرین پس پشت کھڑے ہوکر سوال کرتے ہیں قرآن پاک مردے سے فرماتا ہے کہ بس یہ آخری سختی ہے جو تجھے پیش آئی اس کے بعد ہرگز کسیطرح کا رنج غم نہ ہوگا جب نکیرین سوال کرچکے اور قبر سے رخصت ہوئے تب قرآن مجید کہتا ہے اے میرے دوست مجھے اجازت دے کہ حضور رب العزت میں جاکر تیرے لئے نرم بچھونا لاؤں تاکہ تو آرام سے سوئے تو نے بہت دن تک اپنے بدن کو میری سبب سے

تکلیف دی تھی اور تکلیف میں رکھا ہے مجھے اجازت دی کہ جنت کا ریشمیں حلہ تیرے لئے لاؤں تو موٹا کفن پہنے خاک پر پڑا ہے یہ کہکر اوسی وقت قرآن قبر سے نکلکر آسمان پر پہونچکر حضور رب العزت میں درخواست کرتا ہے اور کچھ مرنے والے سے وعدہ کر جاتا ہے آں کی آن میں لیکر آتا ہے فرماتے ہیں کہ اس وقت دس لاکھ مقرب فرشتے خلعت لیکر قرآن کے ساتھ قبر پر آتے اور مرنے والے کو نہایت آہستہ نرمی سے اوٹھا کر جنت کا نرم بچھونا جس کے اندر خالص مشک سرمہ سا باریک بھرا ہوا ہوتا ہے بچھاتے ہیں اور جنت کا لباس پہناتے ہیں پھر ایک تکیہ ریشمی سرہانے دوسرا ریشمی تکیہ پیروں کے نیچے رکھکر قبلے کیطرف کروٹ دیتے ہیں اور جنت کے نور کے دو چراغ ایک سرہانے دوسرا پیروں کی طرف روشن کرتے اور گلدستہ جنت کے پھولوں کا ناک کے پاس رکھکر رخصت ہوتے ہیں۔ فرشتوں کے جانے کے بعد چار سو سال کے رستے تک قبر فراخ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید مرنے والے سے کہتا ہے کہ لیجئے جنت کی کنجی جو عرض معروض کرکے حضور رب العزت کی سرکار سے تیرے لئے لایا ہوں یہ اپنے پاس رکھو اور نہایت آرام سے سو رہو فرماتے ہیں کہ نہایت کرام سے سلاکر قرآن مجید رخصت ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ صبح و شام تشریف لاکر مرنے والے کی خبر گیری کرتا ہے جس طرح ماں بچے کی۔ راتوں کو جدائی کے آرام کے سامان جمع کرتی ہے اگر مرنے والے کی اولاد سے کوئی نیک کام ہوا اس کی خبر اور بشارت مرنے والے کو سناتا ہے اور اگر بچے ہوں برے تو کچھ خبر نہیں دیتا بلکہ مرنے والے کی اولاد کے لئے دعا کرتا ہے۔

اور ملاحظہ فرمائیے۔ فَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ یعنے جب قرآن پڑھا جاوے تو اس کو سنو تاکہ پڑھنے اور سننے والے پر رحمت نازل ہو۔ پس ظاہر ہو گیا کہ جیسے تلاوت قرآن پاک کی انسان کے لئے رحمت بخش اور فائدہ مند ہے دنیا میں کسی کتاب کے پڑھنے اور سننے سے یہ بات حاصل نہیں ہوسکتی اگر کسی مذہب والے کو یہ دعوٰے ہو کہ ہماری کتاب مقدس کے پڑھنے میں بھی مثل قرآن پاک کے عمدگی ہے تو وہ میدان مناظرہ میں میرے سامنے آجائے جب معلوم ہو کہ راستی اکر ہے۔ کیا آریہ سماج کے بوڑھے کو جرأت بھی مجھ سے مناظرہ کرسکتے ہیں اگر وہ جواب دیں تو پھر کوئی موقع نکالوں کہ جس میں اور وہ مباحثہ کریں اور دنیا دیکھے کہ کون فرار ہوتا ہے باقی پھر حاضری کی ٹھیرے گی

اجمیر۔ راجپوتانہ

امابعد۔ بگرامی خدمت عالی درجت جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) زاد اللہ مجدکم و عم فیوضکم۔ بعد از ابلاغ سلام مسنون الاسلام بندہ ابو صالح محمد عثمان عارض مرام آنکہ جناب کی عطوفت قدیمانہ سے امیدوار ہوں ان ناچیز عرضداشت کو کسی گوشہ اخبار اہلحدیث میں جگہ مرحمت فرماکر بندہ کو ممنون و مشکور فرماوینگے۔

وھوھذا

معزز ناظرین! السلام وعلی من لدیکم

آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ ہندوستان کا شاید ہی کوئی مقام ایسا ہو کہ جس جگہ کے لوگ اسبات کو نہ جانتے ہوں کہ شہر اجمیر علاقہ راجپوتانہ کا ایک قدیمی تخت گاہ ہے۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اور نامی گرامی سورما اور جانثاران دولت ہند نے اس شہر میں بود و باش اختیار کرکے اپنی بہادری اور نیکنامی کا سکہ بٹھا کر اہل عالم کی نظروں میں گھر کر لیا ہے اور وہ وقعت پیدا کی ہے کہ آجتک تاریخ کے صفحات پر ان کی عزت اور شان اپنی جھلک دکھلا رہی ہے۔ مگر بقول کسے

کوئی شے جو پہنچے بحد کمال
تو آخر ضروری ہے اسکو زوال

اور یہ ایسا قدرتی اس قاعدہ ہے کہ زمین آسمان ٹل جائیں مگر اس میں سرمو فرق واقع ہونا قطعی محال ہے۔ وہ ہندی دور دورہ اپنے معراج کمال پر پہنچکر آخر زوال پذیر ہوا اور اسلامی تاجداران ذوی الاقتدار نے اس کو ایسا نیست و نابود کیا کہ اسکا نام و نشان تک بالکل مٹا ڈالا۔ جہاں سوائے نوائے ناقوس کے کوئی آواز کانوں میں نہ آتی تھی صدائے اللہ اکبر ہر چہار سمت گونج کر اپنے مشتاقین کے دلوں کو لبھانے لگی اور اس خارستان کفر و ضلالت میں گلستان ہدایت کے نت نئے پھول کھل کر اپنی نیرنگی کی بہار دکھلانے لگے۔ بجائے جھنڈیوں اور جھنڈوں کے پرچم اسلامی لہرانے لگا ہر طرف اسلامی شان و شوکت جلوہ افروز ہو کر فدائیان اسلام کی آنکھوں کو نور اور دلکو سرور بخشنے لگی۔ رفتہ رفتہ جب اہل اسلام مسلک اسلامی سے بھٹکنے لگے اور ساتھ ہی اس کے جب ان کی اولوالعزمی پست ہمتی سے مبدل ہو گئی اور لوگ خاصکر صراط مستقیم یعنے شاہراہ توحید و سنت سے متجاوز ہونے لگے اور ان کی اس ناسپاسی اور اسلام کی ناقدر شناسی نے وہ گل کھلائے کہ بالآخر ایک شائستہ قوم مغربی ان پر مسلط ہوئی اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر جمیع افراد رعیت پر بلا تفریق و تخصیص کسی ملت و مذہب کے ہر قوم پرور عادلانہ اور پر امن راج قایم کیا کہ بایدوشاید۔ ہر فریق اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے پر بخوبی قادر ہے کسیکی کیا مجال کہ کسی معاملہ میں مداخلت بیجا یا تشدد زبانی عمل میں لاکر کسیکی دل آزاری کرسکے یا کسیکے مذہبی ارکان کی بجا آوری میں خلل اندازی کرسکے مگر افسوس کہ اہل اسلام پہلے تو پہلے ہی سیاسی راحت طلبیوں کے بدولت بیکار محض ہو چلے تھے اور ایسے خواب خرگوش میں مدہوش پڑے تھے کہ گویا حشر تک جاگنا انکو قسم تھا اور اسی غفلت کی بدولت اپنا تمام سرمایہ دولت و عزت برباد کرکے ننگ و ناموس کو بھی خیرباد کہہ چکے تھے یا یوں کہیئے کہ خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق بن بیٹھے تھے

اور غضب تو یہ ہوا کہ اب بھی اپنی پست ہمتی اور ناگفتہ بہ حالت پر مطلق توجہ نہ کی اور اس خداداد نعمت عظمیٰ کی بھی کچھ قدر نہ جانی۔ بلکہ اختراعی مسلک آباء و اجداد کے ایسے گرویدہ رہے کہ سچے اسلام کو جو قدیم سے تعلیم کیا گیا ہے بالکل بھلا بیٹھے ایسا کہ کبھی بھولے سے بھی اسکا خیال دل پر نہ آیا۔ معالم دین متین سے دور رہے مراسم شرع مبین سے نفور رہے۔ بت پرستی کو چھوڑا قبر پرستی اختیار کی۔ تھان اور چہرا پرستی سے الگ ہوگئے لیکن تعزیہ اور طاق پرستی پر تل بیٹھے۔ زنار اتار دی تو بدعتی بگلے میں ڈال لی۔ دیبی دیوتاؤں کے مٹھ چھوڑ دیئے تو درگاہیں اور خانقاہیں کھڑی کرلیں حالانکہ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کرے اللہ تعالےٰ یہود ونصاریٰ پر جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ ٹھہرالیا۔ جائے غور ہے کہ یہود ونصاریٰ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور کو سجدہ گاہ قرار دینے کی بدولت مستوجب عذاب ٹھہرے مگر معلوم نہیں ان ناعاقبت اندیش مسلمانوں کو امتی اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی پروا نہیں کہاں کی گئی۔ آہ افسوس اے نامی مسلمانو! براۃ فی الدین تم جا بجا بہتیری کرتے پھرو الزام سے بری ہو۔ شاید [illegible] رسومات چھوڑ کر اپنا دل نہیں چاہتا ہے۔ اور زمانہ سازی ہر وقت ملحوظ خاطر رہتی ہے چنانچہ نام کو مسلمان کہلا کر بہتیرا اور چاہا ترک کیا تو غوث اور پیر قائم کر لئے گنج بخش اور ہر شاہ کہلاتے تو پیر شخ اخراج کہلائے۔ کسی دیبی دیوتا پر بھینٹ نہ چڑھائی شیخ سدو کا بکرا ہی نذر چڑھا دیا۔ دیبی کے نام کے سانڈ نہ چھوڑے تو بڑے سید احمد کبیر کی گائے ٹھیرائی تیج اور بارہویں سے منہ موڑا تو تیجہ دسواں۔ بیسواں۔ چالیسواں وغیرہ پر نیتی باندھیں۔ کنگت۔ منائی شب برات منائی۔

اہل ہنود کے تیج تہوار ہولی دیوالی دسہرہ وغیرہ ترک کئے تو محرم جیسے کئی تہوار کھڑے کر لئے کھانا آگے رکھکر برہمن سے منتر نہ پڑھوائے تو ملاجی سے فاتحہ ہی دلوادی۔ غرض ہر رسم یہی بات مدنظر رہی کہ کوئی رسم آبائی ہندوی مٹنے نہ پاوے وہ نہیں تو اسکی ہمنام یا قائم مقام ہی ضرور ہونی چاہیئے۔ الغرض یونہی نام کو کہلائے مسلمان لیکن کام وہی اختیار کئے جن سے مسلمانی کوسوں دور ہے اور شرک وبدعت کی بو پیدا ہو یا یوں کہئے کہ راجپوتانہ میں رہکر اپنے آپ کو اچھا خاصہ راجپوت بنا رکھا۔ آہ افسوس کہلائے سنت والجماعت مگر دلوں میں سنت سے نفرت رہی اور بدعت سے الفت رہی۔ کہاں مسلمانوں نے تو اسلام کی رسی کو پارہ پارہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اور اس نور اسلام کے بجھانے میں کوئی کسر نہ رکھی مگر مصداق اسکے کہ۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ جائے شکر ہے علمائے حقانی کے [illegible] سے لوگوں کی توجہ اس طرف مائل ہونے لگی اور رفتہ رفتہ توحید وسنت کو قبول کر کے سچے اسلام پر اپنی گردن جھکانے لگے۔

افسوس کہ مخالفین اس گروہ حقانی کو شرک و بدعت اور رسمی چالوں سے متنفر ہوتے دیکھکر مقصد کو کام میں نہ لاسکے فوراً ان کی مخالفت پر آمادہ ہوگئے اور از راہ عداوت ہر جگہ ان سے نزاع و فساد قائم کئے مگر بفضلہ تعالےٰ اہلسنت ہی کا بول بالا ہوا

الاسم بوتم مطلب

جماعت اہلحدیث [illegible] کے اسباب کی متمنی تھی کہ یہاں اس شوریدہ دشت پر خار میں بھی اشاعت توحید وسنت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اور ان ناواقفوں کو واقف کر کے شاہراہ توحید وسنت پر الانے کی سعی کیجاوے۔ [illegible] الحمد للہ کہ چند افراد اہلحدیث نے اس امر کا مصمم ارادہ کر لیا اور کمر ہمت کو مضبوط باندھکر مولانا مولوی حاجی محمد عبدالحکیم صاحب محدث نصیرآبادی کو وعظ کی دعوت دیکر اجمیر طلب کیا۔ جناب فوراً رونق افروز ہوئے اور سلسلہ وعظ جاری فرمایا۔ سبحان اللہ وہ ایسے بیانات تھے کہ جن کو سنکر حاضرین نہایت محظوظ ہوتے تھے۔ ایک صاحب قاسم علی نام تو پہلا وعظ ہی سنکر [illegible] اور راسخ شرک وبدعت اور مراسم بدعیہ [illegible] سے تائب ہوگئے اور فرمانے لگے کہ آئندہ ہفتہ کو میرے غریب خانہ پر جلسہ وعظ قرار پاوے تو زہے نصیب۔ چنانچہ حسب خواہش ان کے اعلان کر دیا گیا اور بروز مقررہ توحید وسنت کے مضمون پر نہایت آزادی کے ساتھ بیان ہوا اب تو لوگوں کو اس قدر شوق دامنگیر ہوا کہ ہر شخص اس بات کا متمنی ہوا کہ آئندہ جلسہ وعظ میرے مکان پر قرار پاوے چنانچہ ہفتہ وار یکے بعد دیگرے اس کا سلسلہ قائم کیا گیا اور مولانا ممدوح ہر ہفتہ نصیرآباد سے اجمیر تشریف لیجانے لگے۔ اور مختلف مقامات میں وعظ ہوتے رہے۔ اور ہر دفعہ پر ہجوم خلائق ترقی پر رہا چھٹے وعظ کا موقعہ خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے لائق ہے اس دفعہ پر ہر طبقہ کے لوگوں کا مجمع کثیر تھا اور موافق مخالف ہر طرح کے لوگ موجود تھے جب مولانا ممدوح وعظ سے فارغ ہوکر تخت سے نیچے اترے ایک حضرت طالب علم مدرسہ درگاہ خواجہ صاحب سے مولانا ممدوح کے روبرو آکر مزاحم ہوئے۔ جو مکالمہ فیمابین وقوع میں آیا ہدیہ ناظرین ہے۔

طالب العلم - مولانا صاحب! آپ لوگ امام اعظم پر تبرا بازی کیوں کرتے ہو؟

مولانا عبدالحکیم صاحب - آپ نے میرا وعظ اول سے آخر تک سنا کوئی بات ایسا ابعد یا دیگر ائمہ دین کی نسبت تبرا بازی کی سنی۔

طالب - وعظ میں تو آپ نے کوئی بات اس قسم کی نہیں فرمائی۔

مولانا - اگر آج نہیں تو اس سے پہلے کسی وعظ

میں سنی ہو تو کہیئے۔

طالب - جناب وعظ میں تو اس سے پہلے بھی میں نے کوئی بات نہیں سنی۔

مولانا - پھر یہ بہتان کیسا؟

طالب - بہتان نہیں ہے میں نے ایک اشتہار چھپا ہوا دہلی میں پایا جس میں دیکھا ہے کہ آپ نے امام اعظم صاحب پر تبرا بازی کی ہے۔

مولانا - بھائی میں کوئی رافضی نہیں ہوں جو دین کے پیشواؤں پر تبرا بازی کروں میں نے کوئی اشتہار اس مضمون کا آجتک نہیں چھپوایا۔

طالب - میں نے بچشم خود دیکھا ہے اس پر آپکا نام تھا۔

مولانا - کیا عبد الحکیم صرف میرا ہی نام ہے اس نام کے کوئی اور لوگ مولوی نہیں ہوتے۔

طالب - نہیں وہ تو آپ ہی کے نام کا تھا میں خوب پہچانتا ہوں۔

مولانا - جس حالت میں میں انکار کرتا ہوں کہ میرا نہیں کسی اور شخص کا ہوگا پھر آپ مجھ پر کیوں الزام عائد کرتے ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو لائیے اشتہار مجھکو بتلائیے اگر درحقیقت میرا ہی نام ہوگا تو بے شک میں اہل حدیث پر دعوے کرونگا۔ وہ خود ملزم کو عدالت میں پیش کر دیگا۔ اور حقیقت معلوم ہو جاوے گی۔

طالب - اشتہار تو میرے پاس نہیں ہے۔

مولانا - بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب آپ اشتہار دکھلا نہیں سکتے اور اعتبار میرا کرتے نہیں پھر بے ثبوت بہتان مجھ پر عائد کئے جاتے ہیں تو اب راستبازی کیونکر پہچانی جاوے۔ بقول کسے

بے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

خیر یہی بتلائیے کہ اشتہار کا مضمون کیا تھا۔

طالب - اشتہار میں آپنے یہ مضمون درج کیا ہے کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شراب پینا جائز ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

مولانا - توبہ توبہ یہ بات میں نے اشتہار تو در کنار آجتک کسی وعظ میں زبانی بھی نہیں بیان کی ہے یہ سراسر مجھ پر بہتان لگایا جاتا ہے۔ اور یقیناً اگر آپ مجھکو اس مضمون کا اشتہار میرے نام کا بتلا دیں تو اس کی کیفیت بھی دیکھ لیں گے۔ میں بہتان لگانے والے سے کس طرح پیش آتا ہوں۔

طالب - خیر اس بات کو تو جانے دیجئے اور یہی بتلائیے کہ اس مسئلہ کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں۔

مولانا - ہاں اگر آپ اس وقت آگاہ ہو کر پوچھتے ہیں تو جو کچھ معلوم ہے بتلانے میں ہرگز دریغ نہ کرونگا۔

سنیئے - حنفیہ کے نزدیک شراب کی آٹھ قسمیں ہیں منجملہ ان کے چار قسم کی شراب (جنکی تفصیل کتب فقہ حنفیہ میں موجود ہے) امام اعظم صاحب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال طیب ہے اگر قوت حاصل کرنے کی غرض سے پی جاوے۔ مگر صاحبین اس کو حرام خبیث ہی بتلاتے ہیں اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے امام صاحب کا قول اسجگہ متروک ہے (پس جملہ احناف اس مسئلہ میں غیر مقلد ہیں) اور باقی چار قسم کی شراب بالاتفاق حرام اور خبیث ہے۔

طالب - کیا آپ اسکا ثبوت دے سکتے ہیں۔

مولانا - بے شک۔ آپ فقہ حنفیہ کی جونسی کتاب نکالکر دیکھینگے اس میں ہی آپ کو یہ مسئلہ ملجائیگا اور نہیں تو آپ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی حنفی کی مشہور و معروف کتاب مروجہ عام مالا بد منہ کو بھی نکالکر دیکھئے اس میں بھی یہ مسئلہ آپ کو ملجاویگا۔

طالب - اجی یہ تو چھوٹا سا رسالہ ہے یہ کوئی معتبر کتاب حنفی مذہب کی نہیں ہے۔

مولانا - جناب آپ اعتبار نہ کریں تو کیا یہ تو ایک بڑے محقق حنفی المذہب عالم کی معتبر اور مقبول کتاب ہے اور ادنے اعلے اس کو جانتا اور مانتا ہے اور اگر آپ نہ مانیں تو خیر بڑی بڑی معتبر کتابیں فقہ حنفیہ کی۔ ہدایہ۔ شرح الوقایہ۔ در المختار۔ قاضیخان۔ عالمگیری۔ غایۃ الاوطار۔ منیہ۔ قنیہ۔ قدوری۔ وغیرہ وغیرہ ہی کو نکالکر دیکھئے۔

طالب - کیا آپ ان کتابوں میں یہ مسئلہ بتلا سکتے ہیں۔

مولانا - اگر بتلا نہیں سکتا تو کیا ان کتابوں کے نام میں نے دھوکہ دہی کے واسطے بتلائے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) آپ کتاب لائیے اگر میں نہ بتلا سکوں تو جو جی چاہے کہنا وہ میرا جواب آپ سمجھے کیا ہیں

بالحدیث والقرآن اشنا سیم
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب - تو طالب علم صاحب جوش میں آکر اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے اچھا میں ابھی کتاب لاتا ہوں اور مسئلہ نکلواتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد خالی ہاتھ آکر کہنے لگے۔ صاحب کتاب تو نہیں ملی کتب خانہ بند ہے۔

مولانا - کوئی حرج کی بات نہیں آیندہ ہفتہ کو پھر میرا وعظ محلہ الکمن کوٹری میں ہوگا آپ اس مقام پر کتاب لے آئیے اسیوقت نکالدونگا میں کہیں بھاگا نہیں جاتا ہوں اب آپ آدھی رات کو پریشان نہ ہوجیے اور اطمینان کے ساتھ مکان پر جاکر سو رہیئے۔

جملہ حاضرین نے نہایت دلچسپی اور اطمینان کے ساتھ تقریر کو سنا اور بہت خوش خوش آیندہ موقعہ کے لئے انتظار میں اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ رفتہ رفتہ یہ خبر شہر بھر میں تمام اجمیر میں شائع ہوگئی جس کو سنا مولوی صاحب کا مشتاق ہوا جب یہ خبر بعض مہتممین مدرسہ کو پہنچی تو ان کو بڑی تشویش ہوئی کہ مولوی عبد الحکیم صاحب اہلحدیث نے پہلے بھی کئی دفعہ یہاں ہو چکے ہیں اور اس طرح صورت نزاع بھی قائم ہو چلی ہے۔ انہوں نے ازراہ دور اندیشی مصلحت وقت سمجھکر مولوی عبد الحکیم صاحب سے قبل از وقت ملاقات کرنے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ بروز معہود مولانا ممدوح جب اجمیر تشریف لے گئے بعد از عصر مہتمم صاحب نے ملاقات کی۔ اول آپ اہل اسلام کے باہمی تنازع کو خلاف مصلحت اور اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے مولانا ممدوح نے بھی تائید میں جواب مرحمت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھکو اس معاملہ اجمیر میں

آئے ہوئے عرصہ چوبیس سال کا ہوا آجتک کوئی شخص اسبات کو ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی وعظ میں صلح کے برخلاف فتنہ و فساد کی بات بیان کی ہو۔ نہ میری اس قسم کی عادت ہے۔ رہا یہ بات کہ اگر کسی نے آگے ہو کر علاوہ وعظ کے مجھسے کوئی بات دریافت کی ہو تو اس کے بابت میں جو کچھ بھی کتابوں میں دیکھا پڑھا ہے سو جب اپنے علم کے اس کے بیان کرنے میں مجھکو کوئی دریغ نہیں۔ حق بات کا بیان کرنا میرا فرض ہے بیشے جو کچھ کہا اپنی طرف سے نہیں بلکہ بمعہ حوالہ کتاب کے بیان کیا ہے یہی میری عادت ہے۔ خواہ کسی کے موافق ہو یا مخالف جو بات کتاب میں ہو میں اس کو نہیں چھپاتا۔ اور خود آگے ہو کر کسی سے کچھ نہیں کہتا جب کوئی دریافت کرتا ہے۔ تب بتلاتا ہوں۔

پھر گذشتہ موقعہ کا تمام ماجرا جو ان کے مدرسہ کے طالب العلم کے ساتھ واقع ہوا ان کے استفسار کرنے پر بیان کر دیا گیا۔ جب مہتمم صاحب کو معلوم ہو گیا کہ چھیڑ چھاڑ اور رخنہ اندازی خود انہی کے طالب العلم کی طرف سے ہے تو انہوں نے طالب العلم مذکور کی نسبت خفگی ظاہر کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا ہو گا میں انتظام کر دونگا۔ اور پھر اہل مدرسہ میں سے کوئی شخص آپکی تبلیغ میں مخل نہ ہو گا۔ اور مولانا آپ بھی اگر کوئی جاہل اس قسم کے سوال و جواب کرنے پر آمادہ ہو تو جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل فرما کر ایسے شخص سے اعراض فرمائیے۔ مولانا نے فرمایا کہ جناب حتی الوسع تو اس طرف سے پیش قدمی نہیں کی جاتی ہے مگر جب لوگ سر پر ہی چڑھ آتے ہیں اور جواب دینا قرین مصلحت سمجھا جاتا ہے تب مجبوراً جواب دیدی جاتا ہے پھر وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ کتب کے حوالوں کے ساتھ۔ کیونکہ حق بات معلوم ہو کر چھپائی جاوے تو خدا کے نزدیک مشکل پڑ جاوے۔

بالآخر مہتمم صاحب مولٰنا کو اطمینان دلا کر کہ حتی الوسع آئندہ رخنہ اندازی سے باز رکھنے کی کوشش کیجائیگی۔ رخصت ہوئے۔

چونکہ مہتمم صاحب صلح کل طبیعت کے نیک مزاج آدمی ہیں اسلیئے ان کے مدنظر زیادہ تر یہی بات رہتی ہے کہ مسلمان باہمی صلح اور آشتی سے بسر کریں۔ گو ہر فریق اہل اسلام کا اپنے اپنے رویہ پر کاربند رہے مگر حتی الوسع باہمی نزاع سے پرہیز کیا جاوے لیکن جبکہ کسی معاملہ میں خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ تحقیق کر کے معاملہ یکسو کرنے کی کوشش کیجاوے تو کیا قباحت ہے۔ بہرحال جائے مقررہ پر ساتواں وعظ ہوا۔ لوگوں کا مجمع نہایت کثیر تھا بلکہ اکثر لوگوں کو گمان تھا کہ مناظرہ بھی ہو گا۔ اس غرض سے تماشائی کثرت سے موجود تھے۔ رد شرک و بدعت و رسومات جاہلیت و غیر خدا پرستی پر آزادی کے ساتھ بیان کیا گیا۔ حاضرین سنکر نہایت محظوظ ہوئے کوئی کلمہ دل آزار زبان پر نہیں لایا گیا قریب بارہ بجے کے بیان ختم ہوا ہر ایک کی زبان پر کلمہ تعریف و تحسین جاری تھا جونہی مولانا صاحب تخت سے اتر کر چلنے کو تھے کہ وہی طالب علم صاحب روبرو آئے اور بولے۔

طالب۔ جناب مولانا صاحب بندہ حاضر ہے۔

مولٰنا۔ بسم اللہ بندہ بھی حسب وعدہ کتاب دکھلانے کو تیار ہے جونکہ مولانا صاحب خود اپنے ہمراہ چند کتب فقہ نصیر آباد سے لے گئے تھے لہذا بدون ان سے کتاب طلب کرنے کے خود ہی کتاب دکھلانے کو پھر تخت پر جا بیٹھے اور فرمایا آئیے مسئلہ دیکھ لیجیے۔

طالب۔ میں ایک بات اور عرض کرتا ہوں۔

مولٰنا۔ پہلے اگلی بات کا تصفیہ ہو جانے دیجیے بعد میں دوسری بات زبان پر لائیے۔

طالب۔ میں اگلی بات کے متعلق ہی عرض کرتا ہوں

مولٰنا۔ اچھا فرمائیے۔

طالب۔ عرض یہ ہے کہ مجھکو ہمارے مدرسہ کے مہتمم صاحب نے منع فرما دیا ہے کہ آپ سے کلام نہ کروں اسلئے اگر آپ حکم دیدیں تو میں مولوی معین الدین صاحب مدرس ثانی مدرسہ ہذا کو بلا لاؤں میری جانب سے وہ کلام کرینگے۔

مولٰنا۔ بھائی مجھکو غرض نہیں کہ لوگوں کو اکٹھا کرتا پھروں۔ یا کسیکو بلانے کا حکم دوں۔ بلکہ میرا فرض تو یہ ہے کہ جو بات تم نے دریافت کی۔ اسکا جواب تمکو کتاب سے دیدوں۔ اگر ایسا ہی تھا۔ تو پہلے ہی مولوی معین الدین صاحب سے تمنے مسئلہ دریافت کر لیا ہوتا اور دیکھ لیا ہوتا کہ وہ میرے مخالف ہیں۔ یا موافق درصورت مخالف ہونے کے ان کو میرے روبرو لانا تمکو زیبا تھا۔ اور درصورت موافق ہونے کے ان کو میرے روبرو لا کر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہو اور بھائی بہرحال جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اسکے ثبوت میں کتابیں دکھلانے کو اب بھی میں موجود ہوں اور کتابیں بھی میرے پاس موجود ہیں مسئلہ تم خود بھی دیکھ سکتے ہو۔

طالب۔ چونکہ میں آپ سے گفتگو کرنے سے روکدیا گیا ہوں اسلئے میرے بجائے مولوی معین الدین صاحب کتاب دیکھ لینگے آپ اجازت دیں تو بلا لاؤں۔

مولٰنا۔ بھائی میں تو کہہ چکا ہوں مجھکو کوئی غرض نہیں کہ تم کو اجازت دوں اور میں نے تو بموجب تمہارے استفسار کے امام اعظم صاحب کی رائے بیان کی ہے کہ ان کے نزدیک چار قسم کی شراب حلال ہے نہ کہ از روئے قرآن و حدیث اپنا عقیدہ ظاہر کیا۔ اور گفتگو تو اس وقت ہو جبکہ میرا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو یہاں تو امام صاحب کی رائے بیان کیگئی ہے جس کی صحت کے امام صاحب خود ذمہ دار ہیں۔ اور اس رائے کا کتب فقہ میں موجود ہونے کا ثبوت میرے ذمہ ہے۔ اور اس مسئلہ کی نسبت امام کے ذمہ وار اہل فقہ ہیں اب تم کو غرض ہو تو تم جاؤ اور مولوی صاحب کو بلا لاؤ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔ اگر مولانا موصوف پہلے ہی سے تشریف لے آتے تو کیا کوئی روک سکتا تھا۔ ان کے تشریف لانے میں تو کوئی قباحت نہیں۔ نہیں تو مسئلہ کتاب میں دکھلاتا ہے تم دیکھو یا نہیں دکھلاؤ۔

یہ سنکر طالب العلم صاحب لپکے ہوئے بھاگ گئے۔

لوگوں میں حسب عادت نہ معلوم کیا کیا خیالی پلاؤ پکنے لگے۔ کوئی کچھ بولتا ہے تو کوئی کچھ کسیکی آواز موافق ہے تو کسیکی مخالف۔ غرض ان کو ان چہ میگوئیوں سے روکا گیا۔ اور سب لوگ مولوی صاحب کے منتظر رہے کہ دیکھئے اب کیا ٹھیرتی ہے۔ (لوگوں کا شور وشر دیکھ کر اہل پولیس بھی چپ چاپ موقعہ واردات پر آموجود ہوئے) کچھ دیر بعد مولوی معین الدین صاحب تشریف لائے اور مولوی عبدالحکیم صاحب کے قریب تخت پر بیٹھلائے گئے۔ آپ نے اول تو امر متنازعہ فیہ سے لاعلمی ظاہر کی اور اپنی پریشانی اور عدیم الفرصتی کا حال بیان کیا پھر اہل اسلام کی پست حالی پر افسوس کر کے مسلمانوں کو عبرت دلائی کہ باوجود ہنود ونصاریٰ ودیگر اقوام ہند میں اختلاف اصولی ہونے کے وہ سب آپس میں متفق اور تم اہل اسلام محض اختلاف فروعی ہونے پر ایک دوسرے سے آمادہ جنگ وجدال علاوہ ازیں مسایل اسلامیہ میں ذرائع صحت وسقم اور قبول ووثوق کا اس قدر التزام کہ دیگر ادیان میں مطلق اس کا احتمال نہیں۔ پھر مسلمانوں کی بداقبالی اور پست حالی پر تاسف ظاہر کر کے عوام الناس حاضرین کو نصیحت فرمانے لگے۔

زاں بعد امر متنازعہ فیہ دریافت کیا تو مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب نے از اول تا آخر تمام ماجرا بیان کر دیا جب مولوی معین الدین صاحب نے سنا تو اپنے طالب العلم سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہی واقعہ ہے انہوں نے جواب دیا بات تو یہی ہے۔ پھر مولوی معین الدین صاحب نے فرمایا کہ جب مولانا صاحب نے فرما دیا کہ یہ مسئلہ امام صاحب رح کا متروک ہے اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے تو تصفیہ ہو گیا تم کو اب بولنے کی گنجائش نہیں اور واقعی بات بھی یہی ہے جو مولانا نے بیان فرمائی تم فضول کج بحثی کرتے ہو۔ غرض یہ مسئلہ مولوی معین الدین صاحب نے امام اعظم رح سے ثابت مگر متروک اور غیر مفتی بہ ہونا تسلیم کر کے طالب العلم کو لاجواب کر دیا۔ تمام حاضرین مولانا صاحب کی منصفانہ تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے طالب العلم صاحب نے جب دیکھا کہ میرا مقصود تو کچھ نہ بنا الٹا مجھکو خفیف ہونا پڑا تو انکاری ہو کر سرخرو ہونا چاہا کہ مولوی صاحب نے پہلے اس طرح نہیں کہا تھا تو تمام حاضرین موقعہ نے ان کی تکذیب کر کے ان کو ملامت کی۔ بس وہ ناکام واپس رخصت ہوئے کیونکہ ان کی غرض تو فساد برپا کرنا تھا سو اس میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ خدا نے ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ پھر آٹھواں وعظ دہلی دروازہ کے باہر ایک شادی کی تقریب کے موقعہ پر ہوا اس جگہ بجائے مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب ان کی طبیعت علیل ہونے کے باعث خاکسار نے بیان کیا کیونکہ بندہ بھی اس موقعہ پر مدعو تھا آٹھواں وعظ خود مولانا صاحب نے محمد حنیف صاحب تاجر کتب اجمیر کے مکان پر فرمایا اور نواں وعظ محلہ سلاوٹان میں اسی عاجز کا ہوا۔

القصہ آجتک یہ سلسلہ جاری ہے پندرہ وعظ تو مختلف مقامات شہر میں ہو چکے ہیں مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب تو بباعث تیاری سفر حج بیت اللہ کے اور بباعث تبویب مسند امام احمد رح کے جو قریب الاختتام ہے نہایت عدیم الفرصت ہیں لہذا نویں وعظ سے اسی کمترین راقم الحروف کا سلسلۂ وعظ جاری ہے۔

الحمد للہ کہ توحید وسنت اور شرک وبدعت وغیرہ مختلف مضامین پر وعظ ہو رہے ہیں اور حاضرین نہایت محظوظ ہیں اب کسی قسم کا شور وشر پیدا نہیں ہے خدائے لایزال تا دیر اس سلسلہ کو قائم رکھے اور سامعین کے دلوں کو توحید وسنت کی طرف مائل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اب آخر میں ایک مختصر عرض ہے کہ اگر کانفرنس اہلحدیث اس طرف خاص توجہ عالی مبذول فرما کر کوئی معقول اور مستقل ذریعہ اشاعت توحید وسنت کا انتظام فرما دیوے تو امید قوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوشش بہت کچھ پر اثر اور بار آور ثابت کر دکھا دیگا۔ اور بہت سے بھولے بھٹکے راہ راست پر آجاوینگے۔ انشاء اللہ العزیز۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ القدیر رب العالمین والعاقبۃ للمتقین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

راقم الحروف ہیچمدان کمترین بندگان ابو صالح محمد عثمان عفی اللہ عنہ مدرس گورنمنٹ ہائی سکول نصیر آباد راجپوتانہ ضلع اجمیر۔

اڈیٹر۔ اہلحدیث کانفرنس کا خاص کام یہی ہے کہ اس قسم کے مقامات پر توجہ کرے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اہل اجمیر ہمارے مشورے کو غور سے سنیں پہلے تو وہ اپنی جماعت کو انجمن کی صورت میں مجتمع کریں اس انجمن کا نام ہو "انجمن اہلحدیث ضلع اجمیر" جس میں نصیر آباد وغیرہ بھی شامل ہو بعد انعقاد انجمن ہر مہینے اس کے جلسے ہوا کریں جنمیں واعظان کانفرنس اور دیگر علماء باری باری پہونچا کریں خاصکر عرس کے ایام میں توجہ مزید کی جائے امید ہے اہالیان اجمیر ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں سعی کرینگے۔

گلزار احمدی:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ لطف خیز طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مومنوں کے لئے نور جان ہے۔
جلد اول از پیدائش تا نزول وحی قیمت عہ
جلد دوم از نزول وحی تا ہجرت قیمت عہ
جلد سوم از ہجرت تا وفات قیمت ۶؍
کل قیمت للعہ۔ تینوں جلدوں کے خریداروں سے صرف للعہ۔ ملنے کا پتہ
میاں غلام نبی جلدساز بازار امرتسر

فتاوے

س نمبر ۸۱ - اگر کسی شخص نے سورہ نصر پہلی رکعت میں پڑھا اور رکعت ثانی میں سورہ عصر پڑھا ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوا یا کیا (خریدار ۱۵۱۳)

ج نمبر ۸۱ - جائز ہے کوئی حرج نہیں حضرت عمر نے ایسا کیا تھا۔

س نمبر ۸۲ - دعوت ختنہ جائز ہے یا کیا اور ختنہ کے بچوں کو بطور خوشی قرابت دار و احباب کا پھول پہنانا جائز ہے یا کیا جواب مدلل دیا جاوے (ر ر)

ج نمبر ۸۲ - نیل الاوطار میں دعوات مستحبہ میں دعوت ختنہ بھی ہے - پھول پہنانا بھی بطور خوشی کے جائز ہے۔

س نمبر ۸۳ - اس موضع کی مسجد میں جو لوگ پیش امامی کرتے ہیں اُن میں سے ایک شخص گدائی پیشہ یعنی خیرات مانگتا ہے علم سے ناواقف ہے بدعت و شرک کی رسوم میں شریک اور عقائد شرکیہ رکھتا ہے ارکان نماز بھی عجلت سے ادا کرتے زیادہ تر آپ ہی پیش امامی کرتے ہیں۔ شخص موصوف کی امامت سے بوجہ قصبہ کے عام لوگ راضی ہیں۔ صورت مرقومہ میں جماعت کا ترک کرنا یا مسجد میں علیحدہ نماز ایک شخص کا پڑھنا یا مکان میں پڑھنا افضل ہے براہ کرم جواب مدلل دیا جائے۔ (ر ر)

ج نمبر ۸۳ - ترک جماعت ٹھیک نہیں حدیث شریف میں آیا ہے اُس سے کافی تسکین ہو سکتی ہے فرمایا امام نماز میں خراب کریں گے اُن کے ایسا کرنے کا وبال خود انہی کی گردن پر ہوگا تم اُنکے ساتھ ملا کرو۔ ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۸۴ - زید نے مبلغ ۵ر روپیہ بکر سے قرضہ سودی بذریعہ دستاویز کے لیا۔ لغایت تاریخ ادائے کاری مبلغ ۵ر روپیہ سود ہوا بکر نے زرِ اصل لیکر زید کو سود معاف کر دیا۔ مگر کسی درسگاہ کے لئے مبلغ ۵ر روپیہ بطور امداد کے طلب کیا - چونکہ زید کے پاس بروقت روپیہ موجود نہ تھا اس لئے انہوں نے تقاضہ بیلی نوٹ تعمیل کر دیا۔ اگر زید کی نیت ہرگز امدادی روپیہ دینے کی نہیں تھی مگر بخیال معافی سود کے رضا ہونا پڑا ایسا روپیہ مدرسہ میں لگانا کیسا ہے اور یہ روپیہ کیسا ہے۔ (محمد یعقوب از بستی پور)

ج نمبر ۸۴ - بکر نے بڑا اچھا کام کیا اس کا اجر اسکو ملیگا۔ زید نے اگر دل کی خوشی سے دیا ثواب پائیگا ورنہ اسکو ثواب نہ ہوگا حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کا بدلہ نیتوں پر ہے۔

س نمبر ۸۵ - ایک درسگاہ ہے جو زیر سرپرستی ایک انجمن کے ہے چنانچہ انجمن مذکور میں خیرات وغیرہ کے بابت سے مبلغ ۵ر روپیہ بغرض امداد مدرسہ کے جمع ہوا اور وہ روپیہ مہتمم کے سپرد کیا گیا۔ مہتمم صاحب نے خلاف اغراض و مقاصد انجمن کے اس روپیہ سے اپنا مصرف کیا۔ علماء دین اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور ایسے مہتمم کی نسبت کیا فتویٰ ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۵ - مہتمم ایسا کرنے سے خائن ہے اسکو چاہیئے انجمن کے اغراض و مقاصد کے اندر خرچ کیا کرے۔

س نمبر ۸۶ - کیا بکرے کو ذبح کرنے والا اور بوقت ذبح جانور کو پکڑنے والا کیا باعث معافی ہے یا جائز و بہتر ہے۔ اور کیا یہ لوگ بوجہ اس پیشہ قصابیت کے قیامت میں بازپرس اور مستحق نجات و مغفرت نہیں سمجھے جائینگے؟ (راجہ شیخ امام بخش قصاب محلہ شاہ بازار محلہ [illegible] حیدرآباد دکن)

ج نمبر ۸۶ - قصابوں کا پیشہ کرنے والے زمانہ رسالت میں بعض صحابی تھے اسلئے یہ خیال غلط ہے کہ یہ پیشہ گناہ کا ہے۔

س نمبر ۸۷ - باوجود علم کے حاملہ بکری کو ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ یا ذبح کرنے والا گنہگار یا موجب سزا و مستحق عذاب ہوگا۔؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۷ - حدیث شریف سے ایسی بکری کا ذبح کرنا جائز معلوم ہوتا ہے چنانچہ زکوٰۃ الجنین زکوٰۃ امہ یعنی بکری کے ذبح کرنے سے اُس کا بچہ مر جائے تو حلال ہے۔

س نمبر ۸۸ - باوجود علم کے کسی پیر یا ولی کے نام پر چھوڑا ہوا بکرا خرید کر اُس کو کھانا اُس کو بطور تجارت فروخت کرنا جائز ہے۔ یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۸ - چونکہ وہ جانور حرام ہے لہذا اُس کی تجارت بھی منع ہے والعلم عند اللہ۔ ۲ر پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۸۹ - کلکتہ میں غسل کرنے کے لئے حوض بنا ہوا ہے اور اس حوض کی گہرائی ڈھائی یا تین فٹ ہوگی۔ چوڑائی چار فٹ اور لمبائی پچیس فٹ کی ہوتی ہے اور اس میں ہر ایک قوم غسل کیا کرتے ہیں بلکہ بعض عورتیں یا مرد کپڑے بھی اُس میں ڈالکر صاف کر لیتے ہیں اور اس حوض میں پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ تو ہم اس حوض کے پانی کو نفیس کہیں یا ناپاک؟ (خریدار ۳۴۶۴)

ج نمبر ۸۹ - حدیث شریف میں ہے جب پانی قلتین (دو مٹکے) ہو تو استعمال سے پاک رہتا ہے جبتک اُسکی بو، رنگ یا مزہ ناپاکی سے تبدیل جائے۔ اسلئے پانی مذکور پاک ہے خصوصاً جبکہ پانی اُس حوض کا جاری ہے پھر تو کسی حالت میں بھی ناپاک نہیں۔

س نمبر ۹۰ - کھیت رہن لینا جائز ہے یا نہیں اس شہر کا پرکہ زمینداران کو کھیت کا لگان مطلق نہیں ہے اور اس سے رہن رکھائی مگر فی صدی ایک روپیہ پوٹ علاوہ ہے اس میں کیا فتویٰ ہے۔

ج نمبر ۹۰ - رہن رکھنے والا اعانت ادا کرے تو جائز ہے۔

س نمبر ۹۱ - بعد وضع حمل عورت کے پاس کب تک جانا چاہیئے اور کب تک صحبت کر سکتے ہیں؟

ج نمبر ۹۱ - جبتک عورت کو تکلیف نہو جب تکلیف جاوے

متفرقات

شیر شاہی میں جلسہ اس جلسہ میں اہلحدیث کے علماء تشریف لائے تھے۔ مولوی عبدالنور صاحب مولوی ابوالمعالی صاحب مولوی ابراہیم اعظم صاحب۔ مولوی علی حسن صاحب مولوی معز الدین صاحب مولوی موسیٰ صاحب مولوی عبدالغنی صاحب مولوی سیف الدین صاحب مولوی عبدالجبار صاحب مولوی احمد علی صاحب وغیرہ۔ مگر افسوس مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی اور مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی نہ آسکے۔ جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔

(ابوالاشفاق محمد اسحاق شیر شاہوی)

محمدیہ کمپنی کے شرکاء کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ کثرت سے شرکاء کے تقاضا بابت مبلغات سے تنگ آکر ڈائرکٹران نے کام بند کر رکھا ہے۔ اور تقاضا کا روپیہ وصول ہو رہا ہے۔ اسوقت امین صاحب کے پاس نقد روپیہ ہے قریباً تین ہزار کا مال موجود ہے۔ جس کے فروخت کی کوشش ہو رہی ہے جب تمام رقم ساری ہاتھ میں آجائے گی۔ تو اس کے متعلق غور کیا جاویگا۔ کہ شرکاء کو تقسیم کی جاوے یا کوئی اور کام کیا جاوے۔ اس لئے شرکاء مطمئن رہیں۔

ملفوظات حاجی بغلول اس نام سے ایک کتاب مدینہ پریس دہلی کوچہ چیلاں نے شائع کی ہے۔ ملکی امور۔ خفیہ جلسوں۔ لیڈروں کے متعلق نماقیہ مگر نہایت لطیف پیرایہ میں حاجی بغلول کے ملفوظات درج ہیں۔ ۴؍ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر مذکور سے طلب کر سکتے ہیں۔

بیانِ خسرو اس کتاب میں امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ اون کی شاعری اور تالیفات پر مفصل ریویو کیا گیا ہے۔ مولفہ مولانا شبلی نعمانی۔ چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۱۰؍ ملنے کا پتہ دفتر نظام المشائخ دہلی

لیکن ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب نظام المشائخ جن کا کام اشاعت تصوف ہے۔ اگر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے تصوف پر مفصل ریویو لکھواتے۔ اور شاعری و موسیقی پر ریویو دیگر لٹریری رسالوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ تو اس کتاب کی قدر و قیمت ہمارے خیال میں بہت بڑھ جاتی۔ خسرو کی جو قدر بحیثیت اونکی روحانیت کے ہمارے دل میں تھی۔ اس کتاب سے بڑھی نہیں۔ بلکہ بہت کم ہونے کا اندیشہ ہے۔

ایک عجیب مباحثہ اہلحدیث کانفرنس کے نوجوان ممبر شیخ دین محمد امرتسری سگنیلر ہیں۔ آپکو تبلیغ دین کا خاص شوق ہے صدر ملتان اسٹیشن کی مسجد میں آپ نے جمعہ کے خطبہ میں توحید کا بیان کیا۔ تو ایک صاحب معترض ہوئے۔ کہ جو معنے آیتوں کے آپنے کئے ہیں یہ غلط ہیں شیخ صاحب نے کہا۔ پھر کیا معنے ہیں۔ افسوس وہ باوجود مولوی کہلانے کے کچھ نہ بتلا سکے۔ شیخ صاحب نے مولوی فیض اللہ صاحب اہلحدیث ملتانی کو بھی بلا لیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے پھر ان معترض مولوی کو طلب کیا۔ مگر افسوس وہ نہ آئے پھر نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ شیخ دین محمد صاحب کو جزاء خیر دے۔ جو توحید و سنت کا چرچا کرتے رہتے ہیں۔ (احمد الدین از ملتان)

مواشی کے خارج البلد کئے جانے کے خلاف جلسہ ۱۰۔ جون کو بعد نماز عصر ہندو سبھا ہائی سکول امرتسر میں معزز ہندوں کے اہتمام سے جلسہ منعقد ہوا۔ لالہ بلاقی مل ساہوکار و رئیس امرتسر اور دیگر ہندو صاحبان کے اصرار پر مولانا ابوالوفا صدر جلسہ بنائے گئے۔ آپنے پریسیڈنشل تقریر میں فرمایا۔ کہ ہمیں اپنی تکالیف و شکایات میونسپلٹی کے اراکین کی خدمت میں ادب و متانت سے پیش کرنی چاہئیں۔ تقریر مختصر مگر نہایت پرمعنی کی۔ آپنے بحیثیت صدر ہونے کے تاکید و ہدایت کی۔ کہ لیکچرار صاحبان کسی پر کوئی حملہ نہ کریں۔ جو کچھ کہیں۔ نہایت ادب و متانت سے کہیں۔ وغیرہ۔ آپکے بعد حکیم ابوتراب صاحب اور لالہ صاحبدیال جی سکرٹری آریہ سماج اور ڈاکٹر فوق دیگر ہندو صاحبان نے تقریریں کیں۔ آخر میں پھر آپکی تقریر ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ ہندو صاحبان صدر جلسہ سے معترف تھے۔ کہ مولانا کے حسن انتظام سے جلسہ نہایت پرامن اور بارونق ہوا۔ دوسرے دن یعنے ۱۱۔ جون کو علی الصبح ہندو مسلمان کثرت سے ٹون ہال میں جمع ہوگئے۔ جہاں چند اصحاب کے بیانات کھینچ لئے گئے۔ جو مواشی کے خارج البلد کئے جانے کے خلاف تھے

میونسپل کمیٹی نے

جو رزولیوشن مواشیوں کے شہر بدر کرنے کا پاس کیا تھا جس سے اہالی شہر خصوصاً ہندوں میں غیر معمولی ہلچل مچ گئی تھی۔ از راہ دور اندیشی خود ہی مسترد کر دیا۔ (نائب)

وزیر آباد میں مباحثہ وزیر آباد کی جامع مسجد حنفیہ کے امام صاحب نے بڑے زور سے ظہر جمعہ کا اعلان کیا جسپر خاکسار نے ان سے خط و کتابت کے ذریعے ثبوت طلب کیا۔ دو صاحب (سید اکبر شاہ صاحب شیر فروش اور ملک ... صاحب آریہ) درمیانی مقرر ہوئے ان دونوں صاحبوں کی تجویز سے چند شرائط لکھی گئیں۔ ۹۔ جون صبح آٹھ بجے کا وقت بمکان سید اکبر شاہ مقرر ہوا۔ فریقین کے پندرہ پندرہ آدمی بذریعہ ٹکٹ داخل ہونے تجویز ہوئے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بذریعہ تار بلایا۔ غرض وقت مقررہ پر جماعت اہلحدیث مع مولوی صاحب موصوف داخل مکان مباحثہ ہوئے۔ دو گھنٹے تک انتظار کیا۔ فریق ثانی نہ آیا۔ افسوس۔ گو عدم حاضری فریق ثانی سے بھی نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن مباحثہ ہوتا تو لطف آجاتا۔

(شمس الدین از وزیر آباد)

تصحیح کتاب حدیث الغاشیہ مطبوعہ ۵۔ جون ۱۹۱۴ء اخبار اہلحدیث صفحہ ۱۶ کے جواب استفسار کتاب حدیث الغاشیہ و صلاح ذات البین صرف اسقدر تحریر کیا تھا۔ کہ ... صاحب کو ضرورت ہو تو ...

درخواست دعائے صحت جناب مولوی عبداللہ صاحب گیلانوی کی اہلیہ بیمار ہیں ناظرین صحت کی دعا کریں۔

انتخاب الاخبار

مشرق قریب کے مسایل (لنڈن ۔ ا جنوری) طلعت بے ترکی سفیر یونانیوں پر مظالم کی تحقیقات کیلئے سمرنا گئے ہیں۔ نیز یہ وہاں امن و امان قایم کرنے کی بھی کوشش کرینگے۔ باب عالی نے یونان کو اطمینان دلایا ہے۔ کہ سلطنت عثمانیہ میں یونانیوں کی حفاظت جان و مال کی پوری سعی کی جاویگی

(صوفیہ ۱۰۔جون) پولیس پیلفلٹ اس وجہ سے موقوف کیا گیا ہے۔ کہ اس نے عوام کو یونانی گرجے پر مسلط ہونے سے عین وقت پر باز نہ رکھا

(درازو پایہ تخت البانیہ ۱۰۔جون) بغاوت کی جڑ الامکان جلد فرو کرنے کی غرض سے گورنمنٹ نے ہی ایک وقت میں تین اطراف سے پیش قدمی کرنے کی تجویز کی ہے بیشے السنو۔ درازو اور دلونا کی سمتوں سے فوج باغیوں کے خلاف کوچ کریگی۔ پیش قدمی مذکور اس ہفتے میں شروع ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ باغی مقتدر کمیشن سے پھر باب گفتگو وا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں پرنس ویڈ پرنسس نے آج البانوی سپاہ کا ریویو کیا۔ سپاہ نے انتہا درجہ کے خلوص عقیدت کا اظہار کیا

یونان کے خلاف جوش (صوفیہ ۱۱ جون) گذشتہ شام یونان کے خلاف مزید مظاہرہ روک دیا گیا۔ رسالہ شہر میں گشت کر رہا ہے۔ سپاہ یونانی عمارات کی حفاظت پر مامور ہے۔

یونان اور ترکی میں احتمال جنگ سینٹ پیٹرس برگ سے ٹائمز کو اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ ایم سازونوف اور سفیر رومانیا دونوں بخارسٹ روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں ایک نہایت اہم کانفرنس یونان و ترکی کے مابین جنگ کو روکنے کی غرض سے منعقد کی جاویگی۔ جدید ترکی جنگی جہاز کا قسطنطنیہ میں ورود گویا اس لڑائی کے آغاز کا نشان ہوگا۔

یونانیوں پر تشدد (ایتھنز ۱۲۔جون) اینٹیلیئے کوچک میں یونانیوں پر تشدد سے جو نازک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اس پر غور کرنے کی غرض سے کل وزراء کا جلسہ منعقد ہوا۔ پبلک نہایت جوش میں ہے۔

قسطنطنیہ گورنمنٹ یونان نے ایک سخت نوٹ بھیجکر ترکی میں یونانیوں پر تشدد کے انسداد اور نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ عام رائے نہایت مشتعل ہے۔ لوگ فوراً مستعدی سے کارروائی کرنے کی تحریک کرتے ہیں

(قسطنطنیہ ۱۲۔جون) طلعت بے وزیر داخلہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ایوان میں افسوسناک واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جو افسر ادائگی فرائض میں قاصر رہے۔ وہ موقوف کر دئے گئے ہیں۔ وزیر موصوف تشدد کے بارے میں یونانی بیانات کو مبالغہ آمیز بتاتا ہے۔

(ایتھنز ۱۲۔جون) پبلک کا جوش روبہ ترقی ہے۔ وزیر اعظم نے ایوان میں ہزاروں خانماں آوارہ یونانیوں کے وارد ہونے کا اعلان کیا۔ جو ترکی قلمرو سے خارج کئے گئے ہیں اور یہ کہ حالت نہایت سنجیدہ ہے۔ تاوقتیکہ کیفیت تبدیل نہ ہو اس کے اور بھی ابتر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یونان صرف اظہار رنج و تاسف ہی کو کافی نہ سمجھیگا (ڈیلی کرانیکل) مالی اصحاب سے مشورہ کرنے کے بعد گورنمنٹ نے حالات کے غیر تیقن ہونے کی وجہ سے بازار زر کو مسدود کر دیا ہے۔

(والگونڈ ۱۲۔جون) ۱۹۱۱ء کے تمام یونانی ملاحوں کو بحری فوج میں شامل ہوجانے کا حکم ہوا ہے

(اہلحدیث) یونان کا رویہ اچھا نہیں۔ وہ غالباً کوئی عذر تراش کر ترکی سے جنگ چھیڑ دیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب ترکی کے جنگی جہاز آگئے تو ترکی کی بحری طاقت مضبوط ہو جانے پر یونان کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔ خدا ترکی کی مدد و حفاظت کرے۔

باغیوں سے نامہ و پیام (درازو ۱۲۔جون) ایک سربرآوردہ عثمانی مسلمان لیڈر احمد بے ناجی تراتو میں باغیوں سے گفتگو کرنے آیا ہے اس کی مساعی کے ناکام رہنے پر پرنس کو باغیوں کے خلاف

عام پیش قدمی کر دی جاویگی

حقوق طلب عورتوں کے کارنامے (لنڈن ۱۲۔جون) مسٹر میکینا نے ہوس آف کامنز میں لنڈن کی جنگجو حقوق طلب عورتوں کو مالی امداد دینے والوں کی نسبت کہا۔ گورنمنٹ ان کے خلاف فوجداری استغاثہ کے اجراء کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے زیادہ تر متمول عورتیں چندہ دیتی ہیں۔ وہ خود تو آرام و آسایش سے زندگی بسر کرتی ہیں۔ مگر جنہیں چندہ دیتی ہیں۔ انہیں جیل میں بھوکا رہکر مخلصی حاصل کرنے کی سوجھتی ہے۔ مسٹر مذکور کی تقریر کے بعد ایک بم کارونیشن چیئر کے نیچے ویسٹ منسٹر ایبے میں خفیف آواز سے پھٹا۔ جس سے سکون کے جمہور چیئر کو سخت نقصان پہنچا۔ اور بعض ممبر فوراً ایبے کی طرف دوڑے۔ بدبختی سے جبوترہ کو نقصان پہنچا۔ ایک عورت آرز کے صدمہ سے غش کر گئی۔ پولیس نے دو عورتیں گرفتار کیں۔ ۱۲۰ کا تار مظہر ہے کہ وہ رہا کر دی گئیں۔ حقوق طلب عورتوں کے ایک جلسہ میں ملک معظم پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ وہ بھی دباؤ کی پالیسی میں گورنمنٹ کے پشت و پناہ ہیں۔

قبول اسلام ۶۔جون کی شام کو مولانا حافظ ابوالنجم قمرالدین صاحب کے ہاتھ پر مسمی بدھو رام قوم اہیر مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا۔

ایضاً ۸۔جون کو مولوی شکراللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک اور شخص بنگالی مسجد میں مسلمان ہوا اسلامی نام دین محمد رکھا گیا

(محمد ابراہیم صدیقی از رنگون گلی نمبر ۲)

اشتہار طلب طلباء الحمدللہ کہ شہر بہاولپور کی مسجد جامع میں عرصہ چھ سال سے درس ترجمہ قرآن مجید و دیگر کتب درسیہ تفاسیر و احادیث و صرف نحو وغیرہ قایم ہوچکا ہے اول مدرس درس مذکور کے جناب مولانا مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ جو کتب مذکورہ کی تعلیم کیلئے اکمل درجہ کی لیاقت و مہارت رکھتے ہیں۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جن طلباء کو کتب دینیہ مذکورہ کی تعلیم کا شوق ہو وہ ریاست بہاولپور میں پہنچکر درس مذکورہ میں داخل ہو سکتے ہیں

درخواست نماز جنازہ غائب فضل الحق صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ میرا ادرم نورالحق کلکتہ میں فوت ہوگئے ہیں ناظرین اہلحدیث ان کے جنازہ غائب پڑھیں۔

ہزار ہزار شکر ہے

اُس بات پر ہم اُن کا تہِ دل سے ... امرت دھارا نے تھوڑے عرصہ میں اس قدر شہرت حاصل کی ہے کہ امرت دھارا بلڈنگس کے اندر ایک خاص ڈاک خانہ بنام امرت دھارا ڈاک خانہ کھولا گیا ہے۔ امرت دھارا کارخانہ کے پاس سے جو سڑک گوال منڈی کو نکالی گئی اس کا نام امرت دھارا روڈ رکھا گیا ہے۔ کارخانہ امرت دھارا کی ادویات کے متعلق تعریفی سارٹیفکٹ ہر روز چہار طرف سے امرت دھارا امرت دھارا کی ہی آواز آتی ہے

کارخانہ امرت دھارا کی ادویات کی بڑھتی ہوئی ضرورت پورا کرنے کے واسطے ایک بڑے وسیع مکان کی ضرورت تھی جو بھی خدا کے فضل و کرم سے نہایت خوبصورت تیار ہوا ہے۔ اس

امرت دھارا بھون کی افتتاحی رسم

جناب مسٹر ایف ڈبلیو کینیو صاحب آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر لاہور کے ہاتھوں ۹ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کو

شہر لاہور کے بلکہ پنجاب کے بھی اکثر معززین کے بڑے جلسے کے اندر ادا ہوئی

جس میں آنریبل رائے بہادر سر ڈاکٹر پرتول چندر سی آئی ای سابق جج چیف کورٹ پنجاب و خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لا کی دیسی طب کے متعلق اعلیٰ تقاریر ہوئیں

اس بے نظیر خوشی کے اظہار میں

اپنے ہزاروں گاہکوں کو بھی شامل کرنے کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے

کہ ۲۸ مئی سنہ ۳۲ء سے ۲۲ جولائی تک امرت دھارا کارخانہ کی دیگر کل ادویات و کتب پر ¼ قیمت رعایت کی یعنی

¼ قیمت — فی روپیہ چار آنے کی رعایت ہوگی — ¼ قیمت

فہرستیں جن کے پاس نہ ہوں جلدی طلب فرمالیں۔ ایک پیسہ کا کارڈ فہرستوں کے واسطے لکھنے سے بھیج دی جاویں گی

مشہور دوائی امرت دھارا کی بڑی شیشی ... کی بجائے ... میں اور چھوٹی شیشی ... کی بجائے ... آنے میں ملیگی جن اصحاب کو کسی باعث سے ابھی تک آزمانے کا موقع نہیں ہوا۔ ان کے واسطے اچھا وقت ہے۔ رسالہ ... بھی ¼ قیمت یعنی پانچ روپے ... کی بجائے تین روپے بارہ آنے ... میں ملیگا۔ جو کبھی ایسا نہیں ہوا ہے۔

کارخانہ امرت دھارا کی رعایت ایک نعمت ہے فائدہ اٹھایئے

خط و کتابت کا پتہ یہ ہے صرف نام لکھنا کافی ہے

امرت دھارا - لاہور

رسائل شبلی

شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی، تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں (۱) اسلامی شفاخانے، مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسے شفاخانے بنوائے۔ (۲) اسلامی کتب خانے، اسلام میں کتب خانہ کی ابتداء و ترقی کے حالات (۳) حقوق الذمیین، اسلامی حکومت میں غیر مذہب والوں کو کیا کیا حقوق حاصل تھے۔ (۴) الجزیہ، جزیہ کی کیا شکل تھی [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] تراجم علمی [illegible] مسلمانوں نے کیا کیا [illegible] (۸) [illegible] قدیم تعلیم مسلمانوں کی [illegible] کہاں کہاں اور کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں اور ان میں تعلیم کیا نصاب تھا (۱۰) [illegible] مسلمانوں نے کیا کیا [illegible] قیمت ۱۲/

تقلید اور عمل بالحدیث

اس مضمون میں [illegible] سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کیسے جاری ہوئے [illegible] (۲) مذاہب اسلام کی بنیاد [illegible] (۳) [illegible] کی پابندی کا حال [illegible] (۴) [illegible] میں اختلاف [illegible] (۵) اجتہاد و تقلید [illegible] (۶) تقلید اہل حدیث [illegible] (۷) [illegible] قیمت ۸/

بشارات فاطمہ

ایک عیسائی لیڈی کے باسلام ہونے کی دلچسپ تفصیلی کیفیت ۸/

سوانح عمری مولانا روم

مولانا روم کی علمی زندگی [illegible] مثنوی [illegible] فلسفہ و علم کلام [illegible] قیمت [illegible]

حیات خسرو

حضرت امیر خسرو [illegible] کے واقعات زندگی [illegible] اور ان کے کلام [illegible] قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر و صحاب [illegible]

موہیائی

موہیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی ریزش اور بلغم سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان [illegible] اور [illegible] کی کمزوری درد [illegible] دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ [illegible] استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ [illegible] بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: [illegible] ایجنسی کٹڑہ [illegible] امرتسر

شہادات

جناب احمد [illegible] افریقہ سے لکھتے ہیں [illegible] السلام علیکم [illegible] موہیائی منگوایا [illegible] مریض [illegible] کے واسطے مفید ثابت ہوئی [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] موہیائی منگائی [illegible]

جناب [illegible] موہیائی منگائی [illegible]

[illegible] میں [illegible] چھپا اور [illegible] صاحب [illegible] امرتسر سے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۳۵ — جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بلا وصول ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
روساء و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
" " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ یکم شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مفتی صاحب مدرسہ دیوبند کا ایک فتوے
قابل توجہ علماء دیوبند

اہلحدیث مورخہ ۲۹ مئی میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس" اس میں ہم نے یہ ثابت کیا تھا یا کرنے کی کوشش کی تھی کہ یہ دونوں شاخیں دراصل ایک ہی تنے کی ہیں۔ ابھی اس مضمون کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہوگی کہ ہمارے پاس ایک فتوے مفتی مدرسہ دیوبند کا پہونچا جس پر مفتی صاحب کی مہر ثبت ہے۔ تو ہم اس کی نسبت متردد ہیں کہ یہ فتوے کسی دیوبندی عالم کا ہے یا نہیں مگر مہر دیکھکر ہم اسکی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں۔

فتوے مذکور کیا ہے بالکل ایک معمولی خیال کا اظہار ہے ہم کو مدرسہ دیوبند کے علماء سے جیسا حسن ظن ہے اس کے بالکل برخلاف ہماری ذات خاص کا تعلق جو دیوبند سے ہے اس کی بنا پر ہم اپنی ذات خاص کے تو ذمہ وار ہیں مگر یہہ فتوے چونکہ فرقہ اہلحدیث کے متعلق ہے اسلئے بحیثیت منصب خاموش رہنا ہمارے حق میں پسندیدہ نہیں اسلئے مجبوراً اس فتوے کا ذکر کرسکتے ہیں حقیقت میں صحیح واقع یہ ہے کہ اس فتوے سے ہمیں بلحاظ ذات خاص کوئی بہت صدمہ ہوا ہے کیونکہ ہم اس فتوے کو کسی علمی اصول پر مبنی نہیں پاتے ناظرین فتوے مذکور ملاحظہ فرمائیں جو سوال و جواب کی صورت میں درج ذیل ہے۔

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ ہم حنفی مذہب کے ہمراہ شامل صف نماز ہو کر کسی شخص کا پکار کے آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے یا نہیں۔ اگر اسکا آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا باعث کراہت ہے تو حنفی مذہب کی کونسی معتبر کتاب میں لکھا ہے۔

(۲) ایسے شخص کو مسجد کے آنے سے روکنا کہ شریک ہماری جماعت میں نہو بلکہ ہم لوگوں کے مسجد میں نہ آوے اور ایسے شخص کو مسجد پر لعن طعن چہرائی کہنا خارج از ایمان اور واجب القتل سمجھنا اور السلام علیکم ترک کرنا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اس حالت میں آمین بالجہر کہنے والے کو جن لوگوں نے مسجد سے نکال دیا ہو وہ کیا کہے جاوینگے اب وہ لوگ داخل اسلام ہیں یا نہیں۔

(۳) جو حنفی مذہب آمین بالجہر کہنے والے کو ضد نہیں رکھتے انکو وہابی سمجھنا اور درپے

ایذا کا ہونا مشر تھا درست ہے یا نہیں۔

(۵) مثلاً زید آمین بالجہر قریب تین سال سے برابر کہتا چلا آیا ہے۔ اور بکر و عمر اُس کا مخالف ہے یعنے چند روز سے بالغ ہوا بعد ازاں اسکے بکر و عمر نے دعوے کیا مقدمہ فرضی مجسٹریٹ کے یہاں پیش ہوا زید جامع مسجد کے پیش امام صاحب مسمی خالد کے بیان پر اپنے فیصلہ کو منتفی رکھا کہ آپ سے دریافت کر لیا جاوے کہ میں کتنے روز سے کہتا چلا آیا اور کسی نے روک ٹوک نہیں کیا محض اب دو شخصوں نے جس پر پیش امام صاحب نے سراپا غلطی اور جھوٹی شہادت روبرو مجسٹریٹ کے بیان فرمایا۔ کہ زید کو میں نے بارہا سمجھایا مگر یہ آٹھ روز سے کہتا ہے اور اپنی شرارت سے باز نہیں آتا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(۶) نماز میں آمین بالجہر کہنے سے روکا جاوے اور بعد نماز یعنے دعا میں سب لوگ باآواز بلند اللھم امین وثم امین کہتے ہیں اُس آمین اور اس آمین میں کیا فضیلت ہے بینوا و توجروا۔

کمترین شاہ محمد تمباکو فروش۔ انجام زیر جامع مسجد سلطانپور اودھ۔

الجواب

غیر مقلدین کی کم فہمی اور جہالت وغوایت اس سے ظاہر ہے کہ ایک ایسے امر میں جو کسی کے نزدیک بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں استحباب وعدم استحباب کا اختلاف ہے اُس میں اس قدر تشدد کرنا کہ خواہ فساد اور جھگڑا برپا ہو جاوے اور فتنہ قائم ہو جاوے۔ مگر اُس مختلف فیہ امر مستحب کو جس کی عدم استحباب کے لاکھوں کروڑوں علماء و صلحاء اہل اسلام قائل و عامل ہیں ترک نہ کیا جاوے۔ زید جو تین سال سے آمین بالجہر کہتا ہے اس سے پہلے جو

اُس نے نمازیں بدون آمین بالجہر کے پڑھیں وہ نمازیں اُس کی ہوئی یا نہیں کیسی نادانی ہے کہ ایک امر مستحب کی وجہ سے فتنہ اور خلاف مسلمانوں میں قائم ہونا اُس کو پسند ہے مگر آمین بالجہر کو چھوڑ نہیں سکتا حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ البتہ حنفیوں کو بھی یہ چاہیے کہ ایسی بات میں جھگڑا نہ کریں اور لعن وطعن نہ کریں کہ مختلف فیہ مسئلہ ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور بہت سے ائمہ اخفاء آمین کے قائل ہیں اور امام شافعی وغیرہ رحمہم اللہ جہر کے قائل ہیں ایسے مختلف فیہ مسئلہ میں فساد کرنا نہ چاہیے غیر مقلدین کو زبانی سمجھا دیا جاوے لڑائی اور مقدمات نہ کیے جاویں اور اگر آمین بالجہر کہنے والے سے مسجد میں آنے سے عوام حنفیہ کے فساد عقیدہ کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں غیر مقلد آمین بالجہر کہنے والے کو سمجھا دیا جاوے کہ تم ہماری مسجد میں نہ آیا کرو۔ نہ اس وجہ سے کہ آمین بالجہر کہنے سے حنفیوں کی نماز میں کچھ فرق آتا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ عوام حنفیہ کی عقیدت خراب ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ اکثر غیر مقلدین کے عقائد بھی خراب ہوتے ہیں سب سلف وطعن کرنا ائمہ دین پر خصوصاً طعن کرنا امام ہمام حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر ان کا شعار ہے اور روافض کی طرح سلف صالحین کو طعن کر کے اپنا دین و ایمان خراب کرتے ہیں۔ باقی جھوٹا مقدمہ قائم کرنا اور اُس میں جھوٹی شہادت دینا سخت گناہ ہے اور کبیرہ ہے جو شخص مرتکب اس کا ہوا فاسق ہوا توبہ کرے جب تک توبہ نہ کرے گا نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ بعد توبہ کے بلا کراہت نماز صحیح ہے نماز میں اور خارج نماز میں ہر وقت اخفاء ذکر مستحب ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً۔ نماز میں بالخصوص نص اخفاء آمین کی وارد ہوئی ہے اسلئے نماز میں اس کا اہتمام زیادہ ہے فقط واللہ اعلم۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

غرض یہ ہے کہ عدم تقلید سے توبہ کی جاوے جس کی فروعات سے آجکل آمین بالجہر اور رفع یدین ہے۔ اور سبیل مؤمنین پر قائم ہو جاویں۔ والسلام

کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۲ جمادی الثانی۔

اہلحدیث۔ جناب مفتی صاحب کے مسئلہ کا مضمون تو الگ ہے آپکا عنوان اور طرز بیان بھی خاص نوعیت رکھتا ہے کیا ہی لطیف پیرایہ میں فرماتے ہیں:

غیر مقلدین کی کم فہمی اور جہالت وغوایت

گو بہت تجربہ کار یہ بات کہہ گئے ہیں ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

مگر ہم ایسے اصحاب کی رائے سے متفق نہیں کیونکہ بہت لوگ دشنام سنکر جواب نہیں دیا کرتے۔ بلکہ وہ فرمان خداوندی[1]

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

پر کاربند ہوتے ہیں کیونکہ ان کی شان میں وارد ہے وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ[2]

لیکن اس میں شک نہیں کہ شعر مذکور کی ترمیم کسی صاحب نے ان لفظوں میں کی ہے ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اسکی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں کیونکہ اس کے معنے

[1] برائی کو نیکی سے دفع کرو۔

[2] یہ کام وہی کرتے ہیں جو صبر کرنے والے اور بڑے حصے والے ہیں۔

کیا یہی معقول سوال ہے۔ (اہلحدیث)

یہ نہیں کہ وہی شخص برا ہے جس کو برا کہا گیا ہو بلکہ یہ معنی ہیں کہ بدگوئی کہنے والا اپنی بدگوئی کا بدلہ کہیں نہ کہیں سے پالیتا ہے۔ اہلحدیث سے ہرگز یہ توقع نہیں کہ وہ اس کے بارے میں ایسے لفظ بولیں البتہ مذکورہ قانون کے مطابق بریلی سے اس قسم کی آوازیں آنا کچھ بعید نہیں۔ بہرحال یہ باتیں کچھ اہل علم کی نہیں اسلئے ہم ان پر زیادہ وقت بھی لگانا نہیں چاہتے۔

مفتی صاحب نے فتوے تو دیا مگر نہ تو کسی کتاب فقہ کا حوالہ دیا نہ کسی آیت حدیث کا ذکر کیا البتہ ایک عجیب اصول بتلایا کہ ایک اختلافی مستحب کے لئے فساد کرنا ٹھیک نہیں ہمارے خیال میں مفتی صاحب بھول گئے یہ تو مستحب ہے بزرگان دین تو محض جائز کیلئے اتنا فساد اٹھالتے رہے ہیں کہ ملک میں عام غوغا ہو تا رہا کیا مفتی صاحب کو یاد نہیں جب اُن کے مسلم بزرگ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم نے کوّے کا گوشت کھایا تھا۔ تو کتنا شور بپا ہوا تھا حالانکہ کوّا کھانا نہ فرض تھا نہ واجب نہ سنت تھا نہ مستحب بلکہ غایت سے غایت مولانا کے خیال میں جائز تھا مگر چونکہ عوام اس جائز کو ناجائز بتاتے تھے اسلئے مولانا مرحوم نے نہ صرف فتوے دیا بلکہ عمل بھی کر کے دکھایا پھر کیا ہوا اسکا ذکر ضروری نہیں اور وہ [illegible] میں فرقہ زاغیہ کے نام سے ایک جماعت پکاری جانے لگی۔ الامان والحفیظ وہ شور محشر بپا ہوا اشتہار در اشتہار اور رسالوں پر رسالے شائع ہوئے حالانکہ یہ نزاع کسی سنت یا مستحب امر سے متعلق نہ تھی۔ بقول مفتی صاحب لاکھوں اور کروڑوں علماء وصلحا کوّے کی حرمت یا کراہت کے قائل تھے بلکہ ہیں مگر مولانا رشید احمد مرحوم نے حق کے مقابلہ میں ان لاکھوں اور کروڑوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ کیوں؟ اسلئے کہ علماء حقانی کا یہ اصول رہا ہے۔

ایثار الحق علی الخلق

ہم حیران ہیں مفتی صاحب نے فتنہ فساد کے بانیوں کو مسند ور قرار دیکر مظلوموں کو فتنہ کا بانی قرار دیا حالانکہ قانون عدالت اور شریعت دونوں اسپر متفق ہیں کہ جائز کام کرنے والوں کو روکنا فساد ہے اور روکنے والا فسادی اسلئے کہ مستحب یا جائز کام کرنا اگر فساد ہو تو وہ کام جائز یا مستحب کیوں ہو مستحب کے معنے تو یہ ہیں کہ کرنے پر ثواب ملے نہ کہ فساد لازم آئے جائز کے معنے یہ ہیں کہ اسکے کرنے پر گناہ نہ ہو مگر بقول مفتی صاحب مستحب کام کرنے پر بھی فساد لازم آتا ہے جس کی شان میں آلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وارد ہے اللہ اکبر یہ عجیب استدلال ہے جو تمام علماء اور فقہاء کے برخلاف ہے۔ علماء اور فقہاء کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جائز کام کو روکنا فساد ہے نہ کہ جائز کام کرنا فساد۔

۱۹۱۵ء کا واقعہ ہے دہلی کی کسی مسجد میں آمین بالجہر پر جھگڑا ہوا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے ایک شخص اللہ بخش کو چھ ماہ کے لئے حفظ امن کی ضمانت کا حکم دیا وجہ بھی بیان کی جو ہمارے محترم مفتی صاحب نے بیان کی اس کی اپیل چیف کورٹ پنجاب میں ہوئی تو حکم منسوخ ہوا اور فیصلہ میں لکھا گیا۔

دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے کسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ کسی شخص کو اپنے جائز حقوق کے استعمال میں لانے سے منع کرے۔

ہم حکام (ججان چیف کورٹ پنجاب) کا یہ قرار دینے میں اتفاق ہے کہ سائل نے اس وقت کوئی بے جا فعل نہیں کیا جب اُس نے مسجد میں جہاں عموماً اشخاص مقلد آیا کرتے ہیں لفظ آمین باواز بلند کہا اور کہ وہ غالباً نقض امن کا مرتکب نہ ہوگا (فیصلہ ۳۱۔ مئی ۱۹۱۵ء)

کس قدر صفائی اور معقولیت کے ساتھ ججان چیف کورٹ نے فیصلہ کیا جس کا مفہوم اصولی طور پر یہ ہے کہ کوئی شخص جائز کام کرنے والا مفسد نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ جائز کو روکنے والا مفسد ہے۔

مفتی صاحب یا انکے معتقدین دل میں خیال کریں کہ یہ فیصلہ ججان کا ہے کسی شرعی عالم کا نہیں تو انکی خاطر ہم ایک ایسے عالم کا فتوے بھی پیش کرسکتے ہیں جو ہمارے مفتی صاحب بلکہ جملہ علماء اور معتقدان علماء دیوبند کے نزدیک مسلم بلکہ واجب الاتباع ہیں۔

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کی خدمت میں یہی سوال پیش ہوا جو مفتی صاحب کے ہاں پیش ہوا تو مولانا مرحوم نے جو جواب دیا مع سوال درج ذیل ہے:۔

"سوال۔ اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت میں کھڑا ہو کر رفع یدین اور آمین بالجہر کرتا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز میں تو کچھ خرابی نہ آئے گی یا ہماری نماز میں بھی کچھ فساد واقع ہوگا؟۔

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آتی۔ ایسا تعصب اچھا نہیں وہ بھی عامل بالحدیث ہے اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے مگر فعل تو فی حد ذاتہ درست ہے" (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص۔ ۔)

اہلحدیث۔ باوجودیکہ مولانا کو شک ہے کہ کوئی بدبخت بری نیت سے بھی آمین بالجہر کہتا ہے تاہم روکنے کا فتوے نہیں دیا۔ رحمہ اللہ۔

یہ دلیل بھی عجیب ہے کہ آمین کہنے والے سے عوام حنفیہ کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہو۔

چند یوم کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے کہا بریلی میں ایسا واقعہ ہوا ہے کہ دیوبندی خیال کے ایک شخص کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا گیا حالانکہ وہ مقتدی تھا وجہ یہ بیان کی گئی کہ چونکہ تمہارے عقائد ٹھیک نہیں لہٰذا تم کو یا شریک جماعت ہی نہیں جب تم شریک جماعت نہیں تو تمہارے درمیان میں کھڑا ہونے سے صف میں خلل لازم آتا ہے لہٰذا تم صف سے نکل جاؤ۔

منطق ہو تو ایسی ہو اس وقت تو ہم حیران تھا مگر مفتی صاحب کے فتوے سے ہمیں اس کی تصدیق

کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس جواب کا سوال سے کیا تعلق؟ کیا یہی وجہ بیان کرکے ایک بریلوی دیوبندی کو مسجد سے نکال سکتا ہے کہ دیوبندی کے آنے سے لوگ امکان کذب باری تعالے کے قائل ہو جاوینگے آنحضرت کے علم غیب کی نفی کرکے توہین رسالت تک پہنچینگے جو کفر کا درجہ ہے تو کیا ایسے مفتی صاحبوں کے فتوی کی ہمارے مفتی صاحب دیوبندی تصدیق فرماوینگے (ہرگز نہیں)۔

غیر مقلدین کے عقائد خراب ہوتے ہیں یا صحیح ہم اپنے لفظوں میں تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ غیر مقلدین کے عقائد وہی ہیں جو قرآن حدیث نے بتلائے اور سکھائے ہیں۔ لیکن ہمارا بیان صرف مدعیانہ سمجھا جائے گا۔ اسلئے ایک معتبر اور مسلمہ گواہ پیش کرتے ہیں۔

مولانا رشید احمد صاحب مرحوم فرماتے ہیں:-

"مقلد غیر مقلد عقائد میں سب متحد ہیں"

(فتاوے رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱)

مولانا مرحوم کی یہ شہادت معمولی نہیں بلکہ ایک خاص وزن رکھتی ہے اسکے خلاف دل میں لانا معمولی بات نہیں بلکہ مولانا کی نسبت ایک قسم کی بدگمانی بھی ہے۔ غیر مقلدین تو سب سلف کرتے ہیں نہ ائمہ پر طعن کرنا ان کا کام ہے البتہ یہ کہتے ہیں کہ سلف صالح متقی ہیں نہ ائمہ میں سے کوئی امام واجب الاتباع ہے بلکہ واجب الاتباع ایک ہی ذات ستودہ صفات ہے جس کی شان میں ہے:-

اِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا

(اگر تم رسول کی تابعداری کروگے تو ہدایت پا جاؤگے)

اس سے کوئی شخص یہ نتیجہ نکالے کہ یہ لوگ ائمہ کو برا کہتے ہیں تو یہ نتیجہ اسی قسم کا ہوگا جو بریلوی حضرات دیوبندی حضرات کے کلام سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ علم غیب آنحضرت کے قائل نہیں لہٰذا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک اور توہین شان کرتے ہیں ہمارے خیال

میں نہ وہ نتیجہ صحیح ہے نہ یہ درست بلکہ دونوں تعصب پر مبنی۔

آخر میں مفتی صاحب نے خاص مسئلہ آمین پر بھی کچھ روشنی ڈالی ہے اور آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً پیش کی ہے جس کا مطلب یہ ہے خدا سے دعا کیا کرو عاجزی سے اور خفیہ یعنی پوشیدہ۔ مگر مفتی صاحب نے غور نہیں فرمایا کہ آمین کیا چیز ہے آمین دراصل کوئی مستقل دعا نہیں بلکہ اس دعا کی قبولیت کی درخواست ہے جو پیش امام نے پڑھی ہے یعنی سورۃ فاتحہ۔ اسلئے مفتی صاحب کی دلیل میں کچھ اثر ہے تو پہلے اس دعا پر ہونا چاہئے جو پیش امام بلند آواز سے پڑھتا ہے یعنی سورۃ فاتحہ اسلئے ضروری ہے کہ امام نماز کے اندر سورۃ فاتحہ کا آواز بلند پڑھنا چھوڑ دے تو مقتدی آمین بالجہر خود ہی چھوڑ دینگے یہ کیا انصاف ہے کہ مفتی صاحب کی دلیل کا اثر امام کی دعا پر تو نہ ہو مگر مقتدی کی آمین پر جو مستقل دعا نہیں ہو جائے تلك اذا قسمة ضيزى۔

مفتی صاحب نے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ صاحب کا قول ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھا کرو ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر۔

پھلوا خلف کل بر و فاجر

ہماری سمجھ میں یہ مسئلہ کبھی نہیں آیا جو عموماً فقہاء زبان سے سنا جاتا ہے کہ یہ کام مکروہ ہے حالانکہ اسی کام کو امام ابوحنیفہ صاحب نے بلا قید جائز کہا ہوتا ہے مثلاً یہی مسئلہ اقتدا جس کی بابت امام صاحب نے صاف فرمایا ہے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو مگر آجکل کے مفتی صاحبان اس میں کراہت کی قید لگاتے ہیں حالانکہ امام کے قول مطلق کو مقید کرنا انکو کوئی حق نہیں۔

ہم نے اپنے مضمون میں مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس کو ان دونوں کو متحد الاصل کہکر باہمی اختلاف سے روکا تھا مگر آج ہم خود ہی اس اختلاف میں پڑ گئے ممکن ہے ہمارے دوست

ہم کو ملامت کریں۔ لیکن اگر وہ غور کرینگے۔ تو اس سوال کا جواب ہمارے اسی مضمون میں پا دینگے ہم نے صاف لکہا تھا کہ ہم جانتے ہیں ان دونوں گروہوں میں کبھی بعض اوقات نزاع ہو جاتی ہے اس میں اسیطرح اشارہ ہے کہ جس طرح چچا زاد بلکہ سگے بھائیوں میں بھی کبھی نزاع ہو جاتی ہے اسیطرح ان دونوں گروہوں میں ہو جاتی ہے جو انشاء اللہ مولانا جامی کے شعر کی مصداق ہے:-

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

ہماری کھلی چٹھی کا جواب

(آریہ پریس کی طرف سے)

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۹ مئی میں ایک کھلی چٹھی آریہ پریس کے نام لکھی تھی جس میں ہمارے مخاطب آریہ سماجی اڈیٹران مسافر۔ آریہ مسافر پرکاش اور آریہ گزٹ وغیرہ تھے۔

مضمون سوال کا یہ تھا کہ امرتسر کی آریہ سماج نے جو اس دفعہ ہندو مسلمانوں کے مباحثہ میں شادی بیگان کا اقرار کیا ہے یہ بات آریہ سماج کے اصول یعنے سوامی دیانند کی تحریر کے موافق ہے یا آریہ سماج امرتسر کی دفع الوقتی۔ اس کا جواب ہمارے پرانے دوست پنڈت بھوجدت جی نے دیا ہے جسکی بابت ہم انکے شکر گذار ہیں مگر انکا جواب سردست ہم نقل نہیں کرتے بلکہ دوسرے صاحبوں کا انتظار ہے امید ہے اور صاحب بھی اس سوال کی طرف توجہ کرینگے۔

قادیانی مشن میں اختلاف نہیں شقاق ہے

ہم اس امر کو کبھی ایک دفعہ واضح کر چکے ہیں کہ

ہم قادیانی مشن کے ان کاموں کو جو اسلامی خدمات کے متعلق ہیں اچھی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے خصوصاً خواجہ کمال الدین کی خدمات کو

ولایت میں تبلیغ اسلام کے متعلق کر رہے ہیں استحسان ہی نہیں بلکہ امتنان اور شکریہ کی نظر سے دیکھتے ہیں گو ہمارا قادیانی مذہب سے اختلاف ہے مگر ہم اشتباہ نہیں بفضلہ تعالیٰ نیک و بد کی تمیز رکھتے ہوئے نہیں ابھی کل تک تمام مرزائی ان خدمات پر فخر کیا کرتے تھے بلکہ اپنے سلسلہ کی حقانیت کی دلیل پیش کرتے تھے کہ ہم خدا کے ایسے مقبول ہیں اسلئے ہم کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم اس کے دین کی خدمت ایسی جگہ پہنچکر کرتے ہیں جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچا۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ انکی خدمت اور انکی خدمت گذار پر ہزار نفرین کیجا رہی ہے۔ آج ہم اپنے پرانے دوست منشی قاسم علی (سعدی)* کی ایک مفصل تحریر کا اقتباس دکھاتے ہیں جو انہوں نے اخبار الحق ۵ جون میں لکھی ہے۔ منشی صاحب لکھتے ہیں:-

"خواجہ صاحب کی خدمات"

یعنی

سلوک کی منزلیں۔ جیبھی کی ڈبکیاں۔ اور استفراغ

گورداسپور کے مقدمات کے ایام کا نام اگر ہمارے بزرگوار (خواجہ کمال الدین) زمانہ سلوک کی جگہ مرشد سے لوٹ لے سکتے تو زیادہ موزون ہوتا۔ انہوں نے چھ ہزار میل سے ڈنکے کی چوٹ احمدی دنیا کو یہ جتایا ہے کہ انہوں نے اس زمانہ میں مفت مقدمات کی پیروی کی۔ اور حضرت صاحب کی خاطر اپنے جان مال قربان کئے تب جا کر کہیں ان کی سلوک کی منزلیں طے ہوئیں۔ ایک اشارہ اس میں یہ بھی ہے کہ چونکہ وہ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد ایسے مریدان پیروں کے خلیفہ بنا دیئے جاتے تھے پس وہ بھی اس امتحان میں پاس ہو کر مستحق خلافت احمدیہ ہو گیا ہوں۔ یہ ہے مطلب تمام اظہار خدمات کا سو واضح ہو کہ مدعی کا یہ دعوےٰ سراسر جھوٹ ہے۔ اور چونکہ وہ قوم میں ایک بلند پایہ ایسے دعووں سے حاصل کر کے خلیفہ کے برخلاف جوش بھڑکانے میں کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ اسلئے ہر واقف حال کا فرض ہے کہ لوگوں کو ابتلا سے بچانے کے لئے ان معاملات پر روشنی ڈالکر اظہار حقیقت کر دے سو واضح ہو کہ ہمارے سالک نے ان ایام مقدمات گورداسپور میں دونوں ہاتھوں سے اچھی طرح روپیہ بٹورا۔

اب ہم واقعات بیان کرتے ہیں جن سے اس سلوک کی حقیقت کھلتی ہے اور اگر وہ لوگ ہمارے بیانات کو غلط سمجھتے ہیں تو محض انکار کرتے نہیں بلکہ گواہ لا کر اسکی تکذیب کریں پھر ہم انشاءاللہ تعالیٰ نہایت ثقہ گواہی اور بیان اپنی تائید میں پیش کرینگے اور ہمیں معلوم ہے کہ بقول ضرب المثل پنجاب کے خواجہ دے گواہ ڈڈو۔ اگرچہ بہت ٹرائیں گے مگر حقیقت اور نفس الامر سے انکار نہیں کر سکیں گے سو ہم ترتیب وار فی الحال ان موٹی رقوم کا حال بیان کرینگے جو جناب خواجہ صاحب کی فراخ جیب میں پڑ کر ایسی گم ہوئیں کہ اب ان کے اقرار سے بھی آپ کو انکار ہے اور بعد ازاں پھر خدا چاہے گا تو اور مالی معاملات پر بھی نظر ڈالیں گے بشرطیکہ ان کی یا ان کی پارٹی کی تحریری خواہش ہم کو معلوم ہو۔

سو پیشتر اس کے کہ ہم ان رقوم کا ذکر کریں پہلے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وکیل صاحب مذکور کی اس وقت وکیلانہ کیا حیثیت تھی؟ کیونکہ وہی رقوم جو اس وقت ان کی لیاقت و تجربہ اور حیثیت کے مطابق خزانہ قارون ہو سکتی تھیں کسی اور لائق تجربہ کار مشہور یا انگریز بیرسٹر کی نظر میں بالکل معمولی کہلائی جا سکتی ہیں۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ وہ رقوم خواجہ صاحب کی وکیلانہ حیثیت تجربہ۔ لیاقت۔ اور بالکل ابتدائی مشق کی وجہ سے خاص مقدار بلکہ اس سے بھی زیادہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ خواجہ صاحب پاس ہوتے ہی پشاور پریکٹس سیکھنے اور چلانے کے لئے تشریف لے گئے آپ بیرسٹر نہ تھے بلکہ صرف پلیڈر تھے۔ اور آپنے ایک اپنے ہم جماعت کے ساتھ ملکر کام کرنا شروع کیا۔ وہاں چند سال ہی آپ رہے اور وہیں کی پریکٹس کے دوران میں آپنے گورداسپور کے مقدمات میں آنے کی تکالیف برداشت کیں۔ پس آپ صرف نئے پاس شدہ پلیڈر اور کام کی مشق سیکھنے والے ابتدائی ہونے کے لحاظ سے بالکل معمولی وکیل تھے۔

ہاں ہم کو اس بات سے انکار نہیں کہ پشاور میں جاکر آپ کی کچھ شہرت ضرور ہونی شروع ہو گئی تھی مگر اس کی وجہ ان کی کوئی خاص قانونی قابلیت نہیں تھی بلکہ وہ باتیں تھیں جو ان کے ملاقاتیوں نے انکی نسبت مشہور کی تھیں یا جو ان کی وضع قطع اور مشین تراش خراش کی وجہ سے سیدھے سادے سرحدی لوگ خود ان کی طرف منسوب کر بیٹھے تھے مثلاً یہ کہ خواجہ سید یا کسی پیر یا شیخ کی نسل میں ہیں یا کمال الدین جگہ صحابہ کرام میں سے کسی کا نام ان پر موزون کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ اور خود خواجہ صاحب بھی ایسی باتوں کی تردید نہ فرمایا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی دوکانداری کی رونق بڑھاتی تھیں۔ خیر ہمیں اس قسم کی شہرت سے غرض نہیں اصل مطلب یہ ہے کہ وہ وہاں قانونی حیثیت سے کسی طرح ممتاز نہ تھے۔ بلکہ جب سے سرحدی قائم ہو کر سرحدی رستے جہاں محدود سے چند ہوشیار وکیل رکھ کر باقیوں کو پنجاب کی طرف جلاوطن کر دیا تھا تو ہمارے خواجہ صاحب بھی انہی مہاجرین میں سے تھے اور سکھا کیونکہ وہ نئے تھے اسلئے نکالے گئے نہ کہ ادنیٰ لیاقت کی وجہ سے سو اسکا جواب یہ ہے کہ انکا وہ رفیق جس کے ساتھ ملکر انہوں نے پریکٹس شروع کی تھی اور جو ان کا ہم جماعت تھا اس کو وہاں رہنے کی اجازت دے دی گئی تھی حالانکہ وہ بھی ایسا ہی نیا تھا جیسے خود خواجہ جی تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ خواجہ صاحب کی آمدنی بالکل محدود تھی اور وہ اپنے گھر اور بال بچوں کے کل خرچ کیلئے پشاور جیسے شہر میں قریباً ساٹھ ستر روپیہ ماہوار دیا کرتے تھے اور باوجود اپنے تمام ملاقاتیوں کے ہاں بلا تامل جانے اور دعوتوں میں شریک ہونے کے خود بھی کوئی بے تکلف دعوت انکے مقابلہ میں [illegible]

* سعدی کا اس لئے کہ انہوں نے لودہانہ کے مباحثہ میں سعدی کو انعام دیا تھا (اہلحدیث)

(جیسا کہ وہاں دستور ہے) بسبب ابتدائی پریکٹس اور قلت آمدنی کے ایک دفعہ کے بھی دینے کے قابل ہوتے یہ تمام معاملات جن کا ذکر کسی کے لئے بھی موجب فائدہ کا نہیں۔ صرف خواجہ صاحب کی اس وقت کی پریکٹس کا اندازہ لگانے کے لئے بیان کئے گئے ہیں ورنہ اس سے کوئی حملہ یا ہتک نعوذ باللہ ہمارے وہم میں بھی نہ تھیں کیونکہ ہر وکیل رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کسی کی ابتدائی حالت کو اس کی ہتک کے لئے ظاہر کرنا کمال درجہ کی نالائقی ہے۔ صرف مقصود یہ ہے کہ خواجہ صاحب ان مقدمات گورداسپور میں جو کام کرتے تھے تو اگر انکی فیس بھی جب ان کی اصلی حالت اور اس وقت کی ابتدائی لیاقت کے لگائی جاتی تو وہ بالکل ہی معمولی ہوتی اور شاید اسی ناتجربہ کاری کا سبب ہی ہو کہ اول عدالت میں وہ یہ مقدمہ ہار کر نکلے تھے اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے ہاں دوبارہ اوروں کی امداد اور خدا کی نصرت کے وعدہ کے بموجب فتح پائی۔ خیر جب مقدمہ شروع ہوا تو خواجہ صاحب پشاور سے گورداسپور آنے لگے اور چند پیشیاں بھگتیں۔ ایک دفعہ دوران مقدمہ میں انہوں نے حضرت کو ایک خط دکھایا جو انہیں اپنے گھر پشاور سے آیا تھا اور جس میں لکھا تھا کہ خرچ کی تنگی کی وجہ سے [illegible] تکلیف ہے اور حضرت صاحب سے انہوں نے واپس پشاور جانے کی اجازت مانگی۔ اس پر اس رحیم کریم موکل نے اپنے وکیل کو مولوی صاحب کی معرفت قریباً ۵۰۰ نقد حوالہ کیا اور یہی نہیں بلکہ اس کے بعد مقدمات کے اختتام تک [illegible] تک کہ وہ جاری رہے (اور غالباً وہ سلسلہ قریباً [illegible] دو برس رہا تھا) ایک سو (۱۰۰) ماہوار نقد ماہواری اپنے وکیل کو برابر دیتے رہے پھر انہی دنوں [illegible] میں یہ ہوا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل میں شہید کئے گئے اور ان کے اہل و عیال پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ان کے اہل و عیال کے قادیان لانے کے لئے چندہ بھیجا جس میں بہت سا زیور بھی سونے چاندی کا لوگوں نے علاوہ روپیہ کے دیا تھا یہ زیور کی قیمت اور نقد روپیہ سب ملا کر غالباً آٹھ سو یا ساڑھے آٹھ سو کے قریب تھا اور صلاح یہ ٹھہری تھی کہ سید احمد نور کابلی یہ روپیہ ہمراہ لیجا کر مولانا شہید کے پس ماندگان کو اپنے ہمراہ قادیان لے آوے یہ رقم بھی وکیل صاحب موصوف کے پاس امانت تھی اور چونکہ احمد نور مذکور کا جانا نہ ہوا اور وہ بات ملتوی رہ گئی اسلئے وہ آٹھ سو یا ساڑھے آٹھ سو یا اس کے قریب روپیہ وکیل صاحب موصوف کی جیب کی گرمی سے ہی بخارات بنکر اڑ گیا اور پھر وہ ہرگز ہرگز حضرت صاحب کے پاس واپس نہیں آیا۔

چوتھی ایک اور رقم ۵۰۰ روپیہ کی تھی جو مولوی محمد علی صاحب کے پاس سے خواجہ صاحب لیگئے تھے۔ اور جب ایک بزرگ کو حضرت صاحب نے اس کے طلب کرنے کے لئے مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خواجہ صاحب لیگئے ہیں۔ شاید مولوی صاحب اس واقعہ کو یاد رکھتے ہوں یا بھول گئے ہوں۔ یہ روپیہ بھی حضرت اقدس کے پاس واپس نہیں آیا۔ براہ مہربانی مولوی صاحب فرماویں کہ یہ رقم کہاں سے ان کے پاس آئی کتنے دن رہی اور خواجہ صاحب کیوں اور کیسے پھر لیکر لے گئے۔ آپکا حافظہ تیز ہے۔ شاید اس معاملہ پر روشنی پڑ سکے۔ پانچویں ایک کثیر غیر معین رقم چندوں کی اور تھی جو خاص مقدمات گورداسپور کی امداد کے لئے احمدیوں کی گاڑھی پسینے کی کمائی سے حضرت صاحب یا خواجہ صاحب یا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے پاس آتی تھی۔ مگر امین لیکے ہمارے خواجہ صاحب ہی تھے۔ یہ وہ چندہ تھا جو جماعت کے افراد نے بہ تحریک حضرت اقدس اس مصیبت کے وقت خاص طور پر الگ نامزد کر کے بھیجا کرتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ تمام رقم اسی شخص کے پاس جاتی تھیں۔ جو مقدمہ میں مختار بنکر [illegible] آتا تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان چندوں کا [illegible] تک پہنچا تھا یا ہزار [illegible] تک خواجہ صاحب کا حافظہ بہت ہی کمزور ہے وہ کیا بتا [illegible] ہیں۔ بس یہ تو وہ موٹی موٹی رقوم ہیں جو ایام سلوک میں بلا ڈکار لئے ہضم ہوئیں۔ اور جن کا پتہ ہرگز قوم کو نہ لگتا اگر یہ لوگ ان خدمات کو ایسے رنگ میں نہ ظاہر کرتے جس سے پبلک یہ سمجھی کہ گویا سب کام انہوں نے مفت ہی کئے۔

یہ ان لوگوں کی عادت ہی ہے پچھلے دنوں میں "گھر پھونک تماشہ دکھانے کا سہرہ ہر مجلس اور ہر تحریر میں ان کے دوست خواجہ صاحب کے سر پر باندھتے تھے باوجودیکہ صاف جانتے ہیں کہ یہ حضور ایک شخص کے عنایت کردہ دس ہزار روپیہ لیکر ولایت پہنچے ہیں اور پھر علاوہ اپنے ذاتی اخراجات ولایت کے جو خود کثیر ہوتے ہیں قریباً ۳۰۰ روپیہ نقد ماہوار اپنے بچوں کے لئے بھیجتے ہیں ان دہوکہ دینے والی چالاکیوں سے کیا فائدہ ہے۔ خواجہ صاحب کا کل خرچ کم از کم چھ سو روپیہ ماہوار تو ضرور ہوگا۔ اور ان کی آمدنی وکالت کی غالباً یہاں لاہور میں اوسطاً اس سے کم ہی تھی۔ پھر گھر پھونک تماشہ دیکھنا کیسا اور فضول لاف زنیاں کس لئے۔

سنو! ہم بھی جانتے ہیں کہ جو کام کرے گا وہ کھائیگا وکیل کے لئے محنتانہ اور مبلغ کے لئے قوت لایموت کا ٹھکانہ ضرور ہے اور آپ نے اچھا کیا کہ حضرت صاحب سے روپیہ لیا۔ (اگرچہ بعض حصہ بلا اجازت صریح بھی تصرف میں لے لیا) اور بہت ہی عمدہ بات ہے جو آپ اپنے خرچ کے لئے چندوں میں سے لیتے ہیں مگر [illegible] خدا لیکر چھپاتے کیوں ہو اور دکھا کر [illegible] مگر اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ تم جھوٹ چھپاتے ہی نہیں بلکہ الٹا خدمتوں کا احسان جتاتے ہو اور [illegible] ہی نہیں بلکہ الٹا قوم کو اپنا گھر پھونک تماشہ دکھانے کے مدعی ہو اگر تم خاموش رہتے ہو تو ہمیں کریدنے اور حقیقت حال کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ سچ ہیں یہ باتیں اس زمانہ کی معلوم ہیں مگر سچ بتاؤ کہ اشارتاً بھی کسی کے سامنے انکا ذکر کیا؟ مگر تم نے ابتدا کی اور خدا کی قسم ہم اس میں ابتدا کی [illegible] ہم لکھا اور حق لکھا اگر نہ ظاہر کرتے تو تم اگلوں کو فتنہ میں ڈالتے۔ ایک اور حقیر چیز لیجئے قریباً سو روپیہ کا

ریشمی کوٹ بھی آپ نے حضرت اقدس سے مانگ کر لیا تھا۔ یہ وہ جبہ تھا جو مولانا عبداللطیف صاحب شہید نے بطور نذر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا اور پھر آپ نے عرض کیا تھا کہ حضور مجھے کوٹ عنایت کردیں کہ میں عدالت کے کمرہ میں پہنکر داخل ہوا کروں تاکہ مجسٹریٹ پر اور فریق مخالف کے وکیل پر حضور کے تبرک سے میرا رعب پڑے۔ اس طرح سے یہ کام دار خوبصورت قیمتی ریشمی جبہ آپکی نذر ہوا۔ یہ بھی منجملہ مقدمہ گوردا سپور کی مالی فتوحات کے تھا۔" (الحق ۵ جون) (منہ زبانی طاہر)

اہلحدیث ۔ ہم ان واقعات کی تصدیق کرنے کو نقل نہیں کرتے نہ انکی تصدیق سے ہماری کوئی غرض وابستہ ہے بلکہ ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ گروہ اپنے دعوے میں کہاں تک حق پر ہے اور انکا انجام کیا ہوتا نظر آتا ہے۔ جب انکو کہا جاتا تھا حدیثوں میں کثرت سے آتا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے سے مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت متغیر ہو کر بہت کچھ ترقی کرجائے گی تو جواب دیتے تھے کہ ضرور ایسا ہوگا خواہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہو یا ان کے مریدوں کے ہاتھ سے مگر آجکل جو مریدوں کی حالت ہے اس سے تو گمان ہوتا ہے ؎

اگر ماند شبے ماند
شبے دیگر نمے ماند

اہلحدیث کی ضمانت پر کامریڈ کی ہمدردی

مسلمانوں کے ہمدرد مسٹر محمد علی خان علی ایڈیٹر کامریڈ (انگریزی)

اخبار دہلی نے اہلحدیث کی ضمانت پر ۸ جون کے پرچے میں ایک لمبا مضمون لکھا ہے جس کا مختصر ترجمہ درج ذیل ہے۔

فاضل اڈیٹر اپنے مقدمہ کا حوالہ دیکر لکھتے ہیں۔ پریس ایکٹ جن مقاصد (کی خاطر) کے لئے بنایا گیا تھا اس سے زیادہ وسیع کیا جاتا ہے چنانچہ پنجاب کے دو مذہبی اخباروں (اہلحدیث اور ...) پر ... استعمال کیا گیا ہے۔

رسالہ اثبات کفارہ پادری ٹامس ہاول نے لکھا جس میں اسلام اور نبی اسلام پر بڑے سخت منہ زوری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں سخت بے ادبیاں کیں بازاری فاحشہ عورتوں اور جیلخانوں کے قیدیوں کو کلمہ اسلام کا نتیجہ بتلایا حالانکہ اصل مسئلہ اثبات کفارہ سے ان کو کوئی تعلق نہ تھا۔ اہلحدیث نے (جو اہلحدیثوں کا ایک باوقعت مذہبی پرچہ ہے) مسئلہ کفارہ کو بایں طور ظاہر کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بقول عیسائیاں گناہ دو قسم پر ہیں فطری اور کسبی۔ انجیلی حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں قسم کے گناہ یسوع مسیح میں پائے جاتے تھے۔ حوالجات انجیلی نقل کرکے فاضل اڈیٹر لکھتے ہیں۔ ہم کو اس مسئلہ کی صحت سقم سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اہلحدیث کا طرز تحریر پادری صاحب کے طرز تحریر سے الگ اور صاف نہیں ہے؟ مسلمان کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ یسوع مسیح کی شان میں بدگوئی کرے لیکن وہ دلائل دینے کا حقدار ہے جو لوگ مسیح کی پیدائش کی بنا پر اُن کو گناہ سے معصوم سمجھتے ہیں اور اس سے اصول کفارہ وضع کرتے ہیں وہ خود انجیل کی آیات کا خلاف کرتے ہیں اور یہ اس مضمون کے عنوان سے ظاہر ہے بائبل میں کفارہ۔ کیا انجیلی مسیح بے گناہ تھا اس کے بعد اہلحدیث مورخہ ۱۳ اکتوبر کا مضمون مفصل لکھکر کہا ہے کہ اس مضمون کو گورنمنٹ پنجاب نے عیسائیوں کی تحقیر قرار دیا ہے حالانکہ یہ انجیلی حوالے ہیں کیا پنجاب میں اسلامی آبادی نہیں ہے کیا پنجاب کی بیدار مغز گورنمنٹ کو کبھی یہ خیال نہیں تھا کہ اسلامی آبادی کی تحقیر ہوئی ہے جسکی ... نسبت سخت ... کیا گورنمنٹ نے کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جس کے ساتھ ایک ...

بازپرس ہوسکے جو کہتا ہے کہ رنڈیوں کے چکلے اور بازاری عورتوں کو کلمہ پڑھنے سے کیفر ہوتے ہیں۔

ہم نے آجتک اہلحدیث کیس کے متعلق کچھ نہیں لکھا تھا کیونکہ ہمیں اہلحدیث کی اپیلوں کا انتظار تھا۔ جنکو کسی تشریح کی ضرورت نہیں اپیلوں کا جواب یہ ملا کہ لاٹ صاحب حکم ضمانت پر دوبارہ غور کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ اسلئے مالک اخبار نے دو ہزار کی ضمانت داخل کردی۔"

اہلحدیث ۔ جن جن اخباروں نے اہلحدیث کیس کے متعلق ہمدردی کے مضامین لکھے ہیں خواہ وہ اسلامی ہیں یا غیر اسلامی خاکسار (اڈیٹر) ان کا شکر گذار ہے۔

اظہار افسوس | جہانتک ہمارا خیال ہے اہلحدیث کی ضمانت کے متعلق تمام اخباروں نے اظہار ہمدردی اور رسالہ اثبات کفارہ پر اظہار افسوس کیا مگر مسلمانوں کے سب سے پرانے دو اخباروں نے جو اہل اسلام کی ہمدردی کا بہت کچھ دعوی رکھتے ہیں کچھ نہیں لکھا وہ لاہور کے دو معزز اخبار ہیں جنکا نام نامی و اسم گرامی وطن اور پیسہ ہے کیا یہ دونوں صاحب ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ اس مصیبت کے زمانہ میں انہوں نے حق ہمدردی کیا ادا کیا اگر نہیں کیا تو کیا یہ اچھی مثال قایم کی ہے انا للہ

اثبات کفارہ پر توجہ | یہ مضمون لکھا جارہا تھا کہ اخباروں میں خبر آئی کہ مسلمانوں کی آہ وبکا پر گورنمنٹ پنجاب نے رسالہ اثبات کفارہ کی وجہ سے نولکشور پریس کو تنبیہ کردی اور رسالہ کی فروخت بھی بند کردی ہم گورنمنٹ کے شکر گذار ہیں کہ اس نے پارلیمنٹ کے سوال پر خواہ مسلمانوں کی فریاد پر توجہ فرمائی مگر ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ جسطرح ذبح ثنائی کے حق میں صرف تنبیہ کرنے پر کفایت کی گئی ہے مساوات قانونی کا مقتضا یہ ہے کہ اسلامی پرچوں (اہلحدیث اور ...) سے بھی ایسی ہی مذہبی سلوک

کیا جاوے کہ بلا ضمانت تنبیہ کرنے پر قناعت کیجاوے ہماری درخواست یہ نہیں تھی — کہ ہمارے کسی مخالف سے بھی ضمانت طلب ہو بلکہ یہی درخواست رہی ہے اور اب بھی ہے کہ سب قسم کا نرم سلوک رعیت کی اور کسی قوم یا فرد سے کیا جائے ہم بھی بحیثیت رعیت ہونے کے مستحق ہیں یہی معنے ہیں ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

قادیانی فخر رسل

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۵ جون میں ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا کہ قادیانی پارٹی کے اخبار اپنے نوجوان خلیفہ ثانی کو فخر رسل لکھتے ہیں لاہوری پارٹی کا پیغام صلح بھی اس افسوس میں ہمارے ساتھ شریک ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:—

"اخبار الفضل کے مالک میاں (محمود) صاحب خود ہیں اس اخبار میں میاں صاحب کو **فخر رسل** کرکے لکھا جاتا ہے یہ وہ خطاب ہے جو کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے استعمال کرنا بجا ہے چہ جائیکہ ایک غیر مامور انسان کے لئے اللہ تعالے ہمارے بھائیوں کو غلو سے بچاوے آمین" (۱۴ جون ۱۹۱۴ء)

بقیہ المسائل والوسائل

نمبر ۳

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

سوال نمبر ۳۔ اللہ پاک کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور چلنا پھرنا وغیرہ جو آیات قرآنیہ واحادیث رسول حمیدیہ سے ثابت ہیں۔ اہل اسلام کا اس میں کیا عقیدہ ہے؟

الجواب۔ وھو الموفق للصواب۔ جمہور اہل اسلام خصوصاً محدثین واہل سنت کے نزدیک ید وجہ وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں اعضاء نہیں ہیں نہ تشبیہیں۔ معطلین کی روش درست نہیں چنانچہ امام بیہقی اپنی مخصوص کتاب "کتاب الاسماء والصفات" میں ان سب امروں کی نسبت فرماتے ہیں:— باب ماجاء فی اثبات الیدین صفۃ لا من حیث الجارحۃ صفحہ ۲۳۔

پھر اس باب میں آیات واحادیث مناسبہ ذکر کرکے لفظ ید کے مختلف معنے ذکر کرتے ہیں۔

قلت وقد قال بعض اھل النظر فی معنی الید فی غیر ھذا لا المواضع انھا قد تکون بمعنی القوۃ قال اللہ عزوجل واذکر عبدنا داؤد ذا الاید ای ذا القوۃ وقد تکون بمعنی الملک والقدرۃ قال اللہ عزوجل قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وقد یکون بمعنی النعمۃ یقول العرب کم ید لی عند فلان ای کم من نعمۃ لی قد اسدیتھا الیہ وقد یکون بمعنی الصلۃ قال اللہ تعالیٰ مما عملت ایدینا انعاما ای مما عملنا نحن وقال جل وعلا او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح ای الذی لہ عقدۃ النکاح وقد یکون

بعض اہل نظر نے ان مواضع کے سوا دیگر مواضع میں لفظ ید کے معنے میں کہا ہے کہ کبھی تو یہ بمعنے قوت ہوتا ہے جیسے اس آیت واذکر عبدنا داؤد ذا الاید میں جس میں ذا الاید سے مراد ذی قوت ہے۔ اور کبھی بمعنے ملک وقدرت ہوتا ہے مثلاً فرمایا قل ان الفضل بید اللہ (یعنے فضل اللہ کے اختیار وقدرت میں ہے) اور کبھی بمعنے نعمت ہوتا ہے مثلاً عرب کہتے ہیں کم ید لی عند فلان یعنے بہت سے انعام ہیں جو میں نے اسپر کئے۔ اور کبھی یہ لفظ (تاکید کے لئے) زائد بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے آیت مما عملت ایدینا میں کہ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ ہم نے بنائے اور نیز کہا او یعفو الذی بیدہ عقدۃ النکاح یعنے وہ شخص جس کے لئے نکاح

بمعنی الجارحۃ قال اللہ تعالیٰ وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ فاما قولہ عزوجل یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی فلا یجوز ان یحمل علی الجارحۃ لان الباری جل جلالہ واحد لا یجوز علیہ التبعیض ولا علی القوۃ والملک والنعمۃ والصلۃ لان الاشتراک یقع حینئذ بین ولیہ آدم وعدوہ ابلیس فیبطل ما ذکر من تفضیلہ علیہ لبطلان معنی التخصیص فلم یبق الا ان یحملا علی صفتین تعلقتا بخلق آدم تشریفا لہ دون خلق ابلیس تعلق القدرۃ بالمقدور لا من طریق المباشرۃ ولا من حیث المماسۃ وکذلک تعلقت بما روینا فی الاخبار من خط التوراۃ وغرس الکرامۃ لاھل الجنۃ وغیر ذلک تعلق الصفۃ

کا عقد ہوا ہے۔ اور کبھی بمعنے عضو معروف ہوتا ہے جیسے آیت وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ میں۔ یعنے پکڑ اپنے ہاتھ میں جھنڈ لیکن اللہ تعالے کا قول یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی اس میں جائز نہیں ہے کہ عضو معروف مراد لیا جاوے۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ واحد ہے اور وہ تقسیم سے پاک ہے اور نہ اس مقام پر اس لفظ سے قدرت وملک اور نعمت مراد لینا اور نہ اسکو زائد کہنا جائز ہے کیونکہ پھر آدم علیہ السلام اللہ تعالے کے دوست اور اسکے دشمن ابلیس میں اشتراک واقع ہو جاتا ہے جس سے وہ فضیلت جو آدم علیہ السلام کی مذکور ہوئی باطل ہو جاتی ہے اور کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی۔ پس سوائے اسکے کوئی معنے باقی نہ رہا کہ اس مقام پر یدین سے صفات الٰہی مراد لیجائے جن کے تعلق سے آدم علیہ السلام کی پیدائش آپ کو شرافت دینے کے لئے ہوئی سوائے ابلیس کی پیدائش کے کہ اسمیں

بمقتضاها وقد رويناذكراليد في اخبار اخر الا ان سياقها يدل على ان المراد بها الملك والقدرة والرحمة والنعمة او جرى ذكرها صلة في الكلام (صـ ۲۳۳-۲۳۴)

اس صفت کا تعلق نہ ہوا اور یہ تعلق ایسا ہی ہے جیسا مقدور کے ساتھ قدرت کا تعلق ہوا کرتا ہے جس میں ساتھ ملنا اور چھونا ملحوظ نہیں۔ اور اس طرح قدرت کا تعلق ہے اُن امور میں جو احادیث میں توریت کے لکھنے اور اہل جنت کیلئے درختوں کے لگانے میں مروی ہیں یعنے صفت کا اپنے مقتضا سے متعلق ہونا۔ اور دیگر احادیث میں بھی لفظ ید کا ذکر ہے لیکن ان میں سیاق عبارت اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے مراد (حسب موقعہ) ملک و قدرت و رحمت و نعمت ہے یا اس کا استعمال (بطور تاکید) زائد ہے۔“

اسی طرح دوسری صفات کے متعلق بھی ایک ایک کر کے باب باندھے ہیں۔ چنانچہ قدم و رجل کے متعلق روایات لکھکر امام ابو سلیمان خطابی سے نقل کرتے ہیں:۔

قال ابو سليمان وذكر القدم ههنا يحتمل ان يكون المراد به من قدمهم الله للنار من اهلها فيقع بهم استيفاء عدد اهل النار وكل شيئ قدمته فهو قدم كما قيل لما هدمته هدم ولما قبضته قبض ومن هذا قوله عزوجل ان لهم قدم صدق

کہ اس مقام میں قدم کا جو ذکر ہے احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہوں جنکو اللہ تعالٰے دوزخیوں میں سے دوزخ کے لئے قدم بنائیگا پس وہ دوزخیوں کی گنتی پوری کرنے کے لئے ان میں شامل کئے جائیں گے۔ اور ہر شئے جس کو آگے کرے وہ قدم ہے جس طرح اس شئے کو جو ڈھا دیا جاوے ھدم اور جسکو مٹھی میں پکڑا جاوے قبض کہتے ہیں۔ اور اسی معنے میں اللہ تعالٰے کا یہ قول ہے ان لہم قدم صدق عند ربہم (پ۱۱ یونس) یعنے مومنوں کے لئے وہ سب کچھ خدا کے پاس موجود ہے جو انہوں نے اعمال صالحہ آگے بھیجے۔

عند ربهم اي ما قدموه من الاعمال الصالحة وقد روي معنى هذا عن الحسن ويؤيده قوله في الحديث واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا فاتفق المعنيان ان كل واحدة من الجنة والنار تمد بزيادة عدد يستوفي بها عدة اهلها فتمتلي عند ذالك (صـ ۲۵۴)

اور اس کے معنے حضرت حسن بصری سے بھی روایت کئے گئے ہیں۔ اور اس کی تائید حدیث کے اس ٹکڑے سے بھی ہوتی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے لئے اللہ تعالٰے خلقت انشاء (پیدا) کریگا۔ پس دونوں معنے متفق ہوگئے کہ ہر دو جنت اور دوزخ میں اپنے اپنے اہل میں سے اتنی گنتی زیادہ کی جائے گی کہ انکی تعداد پوری ہو جائے پس اس وقت وہ بھر جائینگے۔“

بعد اسکے کئی ایک دیگر تاویلات بھی ذکر کی ہیں اور ہر ایک کی سند میں محاورات زبان عرب اور اقوال علماء ذکر کئے ہیں۔

حدیث قدم کے متعلق ناظرین نے دیکھ لیا کہ امام خطابی نے تاویل کی ہے۔ اور اسکی سند اپنے سے پہلے حضرت حسن بصری سے بھی ذکر کی ہے اور پھر اسکی تائید میں ایک حدیث نبوی بھی ذکر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امام خطابی کے نزدیک لفظ قدم سے خود آنحضرت صلعم کی مراد عضو نہیں ہے۔ بلکہ دیگر صفات کی طرح صفت بھی نہیں ہے لہذا متکلم کے اپنے کلام سے استدلال کرنے سے ثابت ہوا کہ متکلم نے خود ظاہری معنے مراد نہیں رکھے۔ اور تاویل سے یہی مراد ہے کہ متکلم کے کلام پر ظاہری طور پر جو اعتراض آتا ہو اور وہ متکلم اس اعتراض سے بری ہونے کے قابل ہو تو اسکے کلام کو کسی اصل مرجع کی طرف یا اس کی دیگر ترجیح کی طرف لوٹا کر لایا جائے۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں وارد ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس ظالم بادشاہ کے سامنے اپنی بیوی حضرت سارہ کی نسبت کہا تھا کہ وہ میری بہن ہے اور اس سے دین کی بہن مراد رکھی تھی۔ اور یہ مراد آپ کے کذب سے معصوم ہونے کے علاوہ آپکی اس تصریح سے بھی ثابت ہے کہ حضرت سارہ سے آپنے خود ہی فرمایا تھا کہ آج روئے زمین پر میرے اور تیرے سوائے کوئی مومن نہیں ہے۔ میں نے تجھے بہن کہا ہے پس اس ظالم کے سامنے میری تکذیب نہ کرنا۔ پس جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عصمت اور آپکے اپنے قول سے استدلال کرنے میں ہم تاویل کے الزام سے سلامت رہتے ہیں اسی طرح جب کسی آیت یا حدیث کو زیر نظر رکھکر کوئی تاویل کیجائے تو اس میں بھی ملامت نہیں ہونی چاہئے چنانچہ امام بیہقی اسکی نسبت بھی کہ تاویل کی ضرورت کیوں پڑتی ہے امام خطابی ہی سے عبارت مذکورہ سے بیشتر نقل کرتے ہیں۔

قال ابو سليمان ونحن احرى بان لا نتقدم فيما تاخر عنه من هو اكثر علما واقدم زمانا وسنا ولكن الزمان الذي نحن فيه قد حصل اهله حزبين منكر لما يروى من نوع هذه الاحاديث راسا ومكذب به اصلا وفي ذالك تكذيب العلماء الذين رووا هذه الاحاديث وهم ائمة الدين ونقلة السنن

شیخ ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ ہم اس امر کے زیادہ لائق ہیں کہ جس امر میں وہ شخص جو ہم سے علم میں زیادہ اور زمانے میں قدیم اور عمر میں بڑا ہے پیچھا رہا ہم بھی اس میں آگے نہ بڑھیں۔ لیکن جس زمانے میں ہم ہیں اس میں لوگ دو فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ کہ اس قسم کی روایات سے سرے سے انکار کرتا اور ان کو بالکل جھوٹ کہتا ہے۔ اور اس روش میں ان علماء کی تکذیب لازم آتی ہے جنہوں نے یہ احادیث روایت کیں حالانکہ وہ دین کے پیشوا اور آنحضرت صلعم کی سنتوں کے نقل

والواسطة بيننا وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم والطائفة الاخرى مسلمة للرواية فيها ذاهبة في تحقيق الظاهر منها مذهبا يكاد يفضي بهم الى القول بالتشبيه ونحن نرغب عن الامرين معا ولا نرضى بواحد منهما مذهبا فيحق علينا ان نطلب لما يرد من هذه الاحاديث اذا صحت من طريق النقل والسند تاويلا يخرج على معاني الاصول الدين ومذاهب العلماء ولا نبطل الرواية فيها اصلا اذا كانت طرقها مرضية ونقلتها عدولا (ص ۵)

کرنے والے ہیں اور ہم میں اور رسول اللہ صلعم میں واسطہ ہیں۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جو ان روایات کو تسلیم تو کرتا ہے لیکن ان کے ظاہری معنے مراد لیکر تشبیہ کے قریب ہو جاتا ہے اور ہم ان دونوں امروں سے بیزار ہیں۔ اور کسی کو بھی مذہب اختیار کرنا پسند نہیں کرتے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہم ان احادیث کی جو از روئے نقل و سند رتبۂ صحت کو پہنچ جائیں کوئی ایسی تاویل کریں جس کی بنا اصول دین پر اور مذاہب علمائے سلف پر ہو اور جو روایت صحیح طریق سے مروی ہو اور اسکے راوی عادل بھی ہوں اس کا ابطال بھی نہ ہو۔

امام خطابی کا زمانہ چوتھی صدی ہے چنانچہ آپ کی وفات ۳۸۸ھ میں ہوئی۔ امام حافظ ذہبی رحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور ان کا رتبہ محدثین میں مع بارہ علم سنت اور فقاہت دین اور اتباع سنت و تقویٰ مسلم ہے۔ ان کی اس تحریر سے ہر اہل الحق کو تسلی ہو جانا چاہیے جو اللہ تعالے اور اسکے رسول پاک کے کلام کو اعتراض کے غبار سے پاک جانتا ہے اور ان کے بیان کو حق اور مدلل جانتا ہے اور ذکر خطاب و تکلیف کو معقول و بامعنی اعتقاد کرتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ تاویل جا بجا نہ کی جائے۔ جا بجا تغییر کی جائے اور نصوص کے خلاف اتباع ہوئی اور اپنی رائے سے کچھ اختراع کی جائے لیکن جس جگہ قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہوں یا نصوص سے تاویلی مسلک کی تائید ہوتی ہو اسے رد کر دینے سے یا کم از کم اسکے قائلین کو برا کہنے سے بھی ڈرنا چاہیے۔ واللہ الہادی۔

اسی طرح امام بیہقی رحمہ نے وجہ کے متعلق بھی باب باندھا ہے اور لکھا ہے:۔

باب ما جاء في اثبات الوجه صفة لا من حيث الصورة (ص ۲۲۱)

اسکے بعد عین کے متعلق باب باندھا ہے اور لکھا ہے:۔

باب ما جاء في اثبات العين صفة لا من حيث الحدقة (ص ۲۲۹) اور اتیان و اقتراب کی نسبت شیخ ابو سلیمان سے نقل کیا ہے:۔

واما الاقتراب والاتيان المذكوران في الخبر فانما يعني بهما اخبارا عن سرعة الاجابة والمغفرة كما روينا عن قتادة (ص ۳۰۲)

اقتراب و اتیان جو حدیث میں مذکور ہوئے ہیں ان سے انکی مراد جلد قبول کرنا اور مغفرت کرنا ہے۔ جیسا کہ ہم قتادہ سے روایت کر چکے۔

ان عبارات سے اصل مسئلہ معلوم ہو جانے کے علاوہ یہ بخوبی واضح ہے کہ محدثین عظام نے بعض جگہ تاویل کی ہے اور بعض جگہ نہیں۔ پس نہ تو تاویل بہر حال مذموم ہے اور نہ ہر جگہ تفویض ضروری ہے اسکی مثال میں ہم آیت معیت یاد کراتے ہیں۔ کہ محدثین اس میں تاویل کو ضروری کہتے ہیں۔ چنانچہ امام بیہقی نے ص ۴۳ پر حضرت سفیان ثوری۔ ضحاک اور مقاتل سے روایت کیا ہے کہ معیت سے مراد معیت علم و قدرت ہے کہ کوئی جہاں بھی ہو اللہ تعالے کا علم و قدرت اسے محیط ہے۔

اس بیان کے بعد ہم سائل صاحب کو ایک تنبیہ کرتے ہیں کہ جن بزرگوں کے نزدیک آیات صفات میں خوض کرنا اور ان کی تاویل کے پیچھے لگنا قابل پرہیز ہے۔ انکے نزدیک ان الفاظ کا ترجمہ و تفسیر بھی جو صفات الٰہی میں وارد ہوئے ہیں قابل حذر ہے خواہ وہ ترجمہ و تفسیر کسی دیگر زبان میں ہو خواہ عربی ہی میں بالفاظ دیگر کیونکہ ان الفاظ سے مراد صفات الٰہی ہیں نہ اعضاء کا انکار ترجمہ دوسرے لفظوں میں کر سکیں چنانچہ امام بیہقی اس کی نسبت بھی امام سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں:۔

عن اسحاق بن موسى الانصاري قال سمعت سفيان بن عيينة يقول ما وصف الله تبارك وتعالى بنفسه في كتابه فقراءته تفسيره ليس لاحد ان يفسره بالعربية ولا بالفارسية (ص ۲۳)

اسحاق بن موسے انصاری کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ اللہ تعالے نے اپنی ذات کو جن صفات سے اپنی کتاب (قرآن) میں موصوف کیا ہے انکی قرأت ہی ان کی تفسیر ہے اور کسی کو جائز نہیں کہ ان کی تفسیر عربی میں (بالفاظ دیگر) یا فارسی میں کرے۔"

پس سائل صاحب کا سوال ہیں اللہ تعالے کے لئے الفاظ [illegible] اور [illegible] پھر تاویل [illegible] استعمال کرنا خلاف مذہب [illegible] سلف [illegible] واللہ الہادی۔

(باقی باقی)

اہلحدیث کا مذہب اس رسالہ میں اہلحدیث کے مسائل کا بیان ہے قیمت صرف ۳/ منیجر

اخبار اہلحدیث اور اردو لٹریچر

اخبار ہذا کا ظاہری حسن اور باطنی خوبی ہر حیثیت دلحاظ سے مسلم ہے۔ زبان سادی اور اچھی۔ اور طرز تحریر دلکش ہے لیکن لبا اوقات بعض نامہ نگاروں کے مضامین اور تحریریں اس کے صاف اور ستھرے چہرے پر بدنما داغ لگا دیتی ہیں۔ ہمارے لائق نامہ نگاروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے مضامین جن کی تحریر و تہذیب میں دلوں کے خون اور دماغوں کے روغن نیبیتے کرکے ہیں۔ اردو علم ادب کے لحاظ سے پاکیزہ اور لطیف بنانے کی کوشش کریں۔

ہمارے محترم اڈیٹر صاحب کا بھی فرض ہونا چاہئے کہ وہ ایسے مضامین کو جو بلحاظ اردو لٹریچر کے گرے ہوئے ہوں۔ درست فرما کر حوالۂ کاتب کیا کریں۔

شلاہ جون کے پرچہ میں بنگال کے کسی شخص کی ایک تحریر طبع ہوئی ہے جس میں علاوہ تذکیر و تانیث کی غلطیوں کے اردو لٹریچر کی مٹی پلید ہے۔ اور ہے "نقطہ چینی" سونے پر سہاگہ ہے۔ یا اکس پرچہ میں کسی پنجابی کا جلد رکسفتا میں الا باقیہ تین رکعتان "مظلوم اردو کے گلے پر ستم کی چھری پھیر رہا ہے۔

کاش ہمارے محترم اور بزرگوار اڈیٹر صاحب جہاں اس اخبار کی اور خوبیوں کے لئے سعی بلیغ فرما رہے ہیں۔ اس غریب اردو پر رحم فرما کر اسکا بھی خاص انتظام فرما دیں۔ تو یہ پرچہ ہندوستان میں لاثانی ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

محمد ابو القاسم بنارسی

اڈیٹر ۔ لبا اوقات دانستہ اصلی حالت پر رکھا جاتا ہے۔ اور اصلاح نہیں کی جاتی تاکہ وہ عبارت بجائے خود اپنا ثبوت دے کر میں فلاں ملک کے باشندہ کی ہوں۔ اصلاح کی صورت میں بدگمانی کی مجال ہے کہ اڈیٹر خود ایسے مراسلے لکھ لیتا ہوگا بہت سے لوگوں کو بنارسی اردو پر بھی اعتراض

ہوتا ہے۔ کس کس کا منہ بند کیا جاوے دربار دہلی میں جملہ مہمان والیان ریاستہا اپنے ملکی لباس میں آیا کرتے ہیں تاکہ مجمع مختلف احباب کا نظر آئے۔ اہلحدیث بھی ایک مجمع احباب ہے۔ لہٰذا اسکا اپنی اصلی شکل میں نظر آنا بہتر ہے۔ (آئینہ دیدہ باید)

پرمیشور

؎ یہ حقیقت نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
آخر کو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

ناظرین۔ آریہ سماج کا بڑے زور شور کے ساتھ دعوےٰ ہے کہ ہم پرمیشور کو غیر مجسم مانتے ہیں یا بالفاظ دیگر ہماری مذہبی کتب میں پرمیشور کو غیر مجسم کہا گیا ہے۔ لہٰذا خاکسار وید سے پرمیشور کا مجسم ہونا ثابت کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ثبوت بھی کیا خوب فراہم کیا ہے کہ جس کی وجہ سے آریہ سماج کا کوئی ممبر خلاف نہ کر سکے۔ وھو ھذا

جس پرماتما میں ہزاروں کے بیشمار سر آنکھیں اور پاؤں موجود ہیں وہ مکمل بالذات سے وہ سرو دیشی ہے۔ وہ سرو دیاپک ہے وہ پانچ لطیف اور پانچ کثیف عناصر سے بنے ہوئے جگت کے اندر اور باہر موجود ہے

(رگوید ادھیاء ۴ منتر پہلا)

نوٹ از خاکسار ناظرین۔ دیکھئے یہ منتر کس زور شور کے ساتھ پرمیشور کو مجسم ثابت کر رہا ہے منتر ہذا میں پرمیشور کے بیشمار سر۔ آنکھیں اور پاؤں بتلائے گئے ہیں۔ اور سنئے

میرا پران یا سر میں رہنے والی ہوا میرا ہوان یا کمر میں رہنے والی ہوا میرا اپان یا ناف سے نیچے حرکت کرنے والی ہوا۔ میرا سمان یا ناف میں رہنے والی ہوا۔ میرا ویان یا جسم کے جوڑوں میں پہنچنے والی ہوا۔ میرا دہنچے یا جسم کے خون میں گردش دینے والی ہوا۔ میرا ناگ اور دوسری ہوائیں۔ میرا چت اور بدھی۔ میرا گیان

اور گیان کی چیز۔ میری کلام اور سننا۔ میرا من اور میرا اہنکار۔ میری آنکھ اور بینائی۔ میرا کان اور دید کا گیان۔ میری چترائی اور میرا دھیان۔ میرا بل اور میرا پراکرم یہ سب دھرم کے انوشٹھان سے سامرتھ ہوں (یجر وید ادھیاء ۱۸ منتر ۲)

نوٹ خاکسار ۔ اس منتر سے بھی پرمیشور کا جگر۔ گلا۔ ناف۔ جوڑ۔ خون۔ عقل۔ گیان کلام۔ سننا۔ آنکھ۔ کان۔ چالاکی۔ اور طاقت ثابت ہے اور سنئے:۔

میرا دستو اور پیارے پدارتھ۔ میری بستی اور نوکر چاکر میرا کام اور کام کرنے والے میرا ساھن۔ اور میرا پریم۔ میرا تمام پدارتھوں کا اکٹھا کرنا اور اکٹھا کرنے والا۔ میرا اچھا یتن اور بدھی میری وہ ریتی جس سے میں دیو ہاروں کو جانتا ہوں۔ اور نیکی میری چال اور بھلا نکیں مارنا وغیرہ کریا یہ سب پدارتھ شاستر کے انوشٹھان سے سامرتھ ہوں

(یجر وید ادھیاء ۱۸ منتر ۱۵)

نوٹ خاکسار ۔ المختصر منتران مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہے کہ پرمیشور مجسم ہے سماجی دوستو۔ کیا اب بھی آپ صاحبان پرمیشور کو غیر مجسم ہی کہیں گے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا کہ دنیا عقلمندوں سے خالی نہیں ہے۔ امید کہ سماجی کچھ جواب دینگے۔ دیدہ باید۔ یار زندہ صحبت باقی ہے

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

خاکسار حافظ محمد بخش الدین ساکن قصبہ اسلام نگر

غریب فنڈ ۔ اس فنڈ کی طرف اصحاب کرام کی توجہ بہت کم ہے ضرورت ہے کہ دردمند اصحاب امداد فرما کر غریب لوگوں کے نام اخبار جاری کرائیں۔

فتاوے

اطلاع :- بارہا لکھا گیا ہے کہ ہم نے خریداران اور ناظرین کے لئے اطلاع ہے کہ جواب مطلوب کے لئے فی سوال ایک پیسہ۔ علمی کے لئے فی سوال دو پیسے۔ تقسیم وراثت کے لئے فی بطن (درجہ) ۲۔ ۴۔ غریب فتنے کے لئے چار آنے جن کا حساب شائع ہوتا رہتا ہے اور غریب شائقین کو مفت مل جاتا ہے جس کا اجر دینے والوں اور دلانے والوں کو ملتا ہے انشاء اللہ (ابو الوفا)

س نمبر ۹۲ - کل مذاہب والے اپنے اپنے مذہب کو اعلیٰ بتلاتے ہیں اور ثبوت در ثبوت دیتے دیتے پاتال تک پہنچ جاتے ہیں۔ اب یہ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ چار مصلے اور چار طریقے برحق ہیں یا ان میں سے کوئی ایک۔ اور یہ چار مصلے یعنی حنفی حنبلی مالکی شافعی قائم ہوئے تو کیوں اور کب۔ امید کہ آپ مفصل جواب سے سرفراز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۲۶۹)

ج نمبر ۹۲ - بات تو بالکل سیدھی ہے کہ مذاہب اربعہ اور چار مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ خلافت راشدہ میں نہ تھے بلکہ ترکوں کے زمانہ میں جب ان لوگوں نے باہمی لڑنا جھگڑنا شروع کیا ترکی بادشاہ نے ان مذاہب والوں کو الگ الگ کر دیا پھر اس زمانہ کے علماء خاموش تھے مگر حکومت کی طرف سے ایسا ہونے پر سب لوگ خاموش ہو گئے گو کہ یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے موافق نہیں اس لئے شرع شریف میں اسکی کوئی قدر نہیں۔ ہمارا تو مصلیٰ وہی ہے جسکو قرآن شریف میں مصلے کہا گیا ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی باقی مصلے سب پیچ ہیں۔ مزید اہلحدیث

س نمبر ۹۳ - میں نے چار ماہ سے زائد ہوا کہ اپنی عورت کو تین طلاق دی تھی جس کا اصل مضمون یہ ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دیتا ہوں۔ طلاق طلاق طلاق۔ اتنے عرصہ کے بعد بھی یہ بائن ہے یا نہیں بعضوں نے کہا کہ بائن ہو گئی۔ جواب فی سبیل اللہ پرچہ اہلحدیث میں تحریر کر دیں خریدار سید رحیم بخش کی معرفت مل جائیگا۔ (رکاب گنج حیدر آباد ملک مالوہ)

ج نمبر ۹۳ - صورت مرقومہ میں بموجب حدیث ابن عباس طلاق رجعی ہے گزرنے عدت گزر جانے پر بائنہ ہوگی۔ بعد عدت فریقین کی مرضی سے نکاح ہوسکتا ہے۔ قبل عدت رجوع کافی ہے۔

س نمبر ۹۴ - ایک شخص اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر افریقہ ملک میں چلا گیا۔ آٹھ نو سال بلکہ زیادہ گزر گئے نہ خود آیا اور نہ اپنی منکوحہ کو لے گیا اور نہ خبر گیری کی آخر اس کی منکوحہ نے اپنی بیوہ کی بابت چند بار عرض معروض کی کہ میرے بسانے کی کوئی تجویز کرو۔ مگر نہ ہوئی۔ اور اس کے خاوند نے کبھی خط کا جواب دیا تو بطور یہ ہوکہ میں اب فلاں ماہ فلاں تاریخ تک ضرور آؤنگا۔ جتنی مدت کہہ کر آؤنگا اتنی مدت نکل جاتی مگر نہ آیا۔ اسی طرح چند بار تحریر کرتا رہا مگر وعدہ ایفا نہ ہوا۔ آخر امام مولانا مولوی حمید اللہ صاحب مرحوم میرٹھی وغیرہ سے فتوے طلب کئے گئے۔ ان صاحبان نے آیت کریمہ فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا۔ اور آیتہ فامساک بمعروف او تسریح باحسان اور آیتہ فامسکوھن بمعروف او فارقوھن بمعروف اور حدیث ثابت بن قیس جو روایت ابو داؤد وغیرہ کی قصہ گزشتہ سے دلیل لیکر فرمایا کہ وہ عورت مذکورہ اپنا نکاح فسخ کرلے سو ان صاحبان کے حکم کی بھی تعمیل کی گئی اور ایک خط جسٹری شدہ اس کی منکوحہ نے روانہ فرمایا کہ آپ یہاں آجاویں یا مجھکو اپنے پاس بلوا لیویں یا طلاق دیدو۔ ورنہ انقضاء کے بعد میعاد کے شریعت سے نکاح فسخ کرلونگی چونکہ مجھکو شریعت نے اجازت دی ہے خلع کے طور پر سو اس نے پھر بھی بے پروائی کی اور کچھ بھی نہ کیا۔ سو بعد میعاد گزشتہ فسخ نکاح کا خط بصیغہ جسٹری بھیجدیا۔ تو پھر وہ صاحب افریقہ لکھتا ہے کہ مجھکو شریعت کا حکم منظور اور میری جانب سے طلاق و آزادی۔ مگر میرے بھائی سے نکاح کرنا۔ سو اس عورت مذکورہ نے بعد عدت ایک اور شخص سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ شخص صاحب افریقہ بھی عدت کے بعد آ پہنچا۔ آن کر سرکار میں اوس عورت اور اوس کے خاوند پر دعویٰ دائر کیا۔ اب یہ سب لوگ شریعت کے طور پر فیصلہ کیا چاہتے ہیں۔ سو اب کیا کیا جائے اور کس طرح پر حکم ہوا درست ہے۔ والملتمس آپکا دعاگو محمد سلیمان۔

ج نمبر ۹۴ - مولانا حمید اللہ مرحوم کا فتویٰ صحیح ہے۔ حدیث میں آیا ہے لاضرر ولاضرار فی الاسلام (یعنی اسلام میں کسی قسم کا ضرر دینا جائز نہیں)۔

س نمبر ۹۵ - کسی شخص نے اپنی دختر کو دودھ پیتی بطور شگون کہیں ناطہ کر دیا یعنی سگائی کی۔ بیوست فریقین میں کسی طرح سے تفرقہ پڑ گیا اور اب وہ اپنی دختر کو وہاں نہیں دیتے بلکہ صاف جواب دے دیا ہے کسی اور دوسری جگہ پر کرنے پر تیار ہیں سو اب اون کے لئے کیا حکم ہے اب دوسری جگہ اون کا ناطہ کرنا شرعاً جائز ہوگا یا نہیں۔

ج نمبر ۹۵ - منگنی اسی لئے ہوتی ہے کہ کچھ مدت فریقین ایک دوسرے کے حالات سے مزید واقفیت حاصل کر سکیں۔ اسلئے منگنی کے بعد کسی معقول وجہ پر رشتے سے انکار کر جاویں تو جائز ہے۔ اور نکاح بالجبر کا حکم اوس وقت تک ہے جب تک کوئی امر مانع پیدا نہ ہو۔

س نمبر ۹۶ - میرے ایک دوست نے مجھکو ایک کاغذ جس میں سورہ الحمد کی چند آیات لکھی ہوئی ہیں بھیجا ہے اور ہدایت کی ہے کہ پانچ روز میں اوس کی نقل کرکے تم بھی نو آدمیوں کو تقسیم کرنا ورنہ نقصان ہوگا۔ لہذا براہ کرم اس کی اصلیت سے ذریعہ اخبار مطلع فرمایا جاوے تو سب عمل ہو اور عوام کو ہدایت کا باعث ہو۔ اوس دعا کی نقل یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یہ دعا دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اسکو پانچ روز کے اندر ۹ آدمیوں کو تقسیم کرنا۔ اگر یہ نہ کریگے تو بہت نقصان اٹھاؤگے۔ دعا کا نتیجہ ۹ یوم کے اندر ملیگا۔ یہ دعا مکہ شریف سے آئی ہے (سائل منشی سید جعفر خریدار نمبر ۱۸۱۵ احمد آباد دکن)

ج نمبر ۹۶ - یہ بیہودہ کسی نے چھوڑا تھا جو بہت مشہور ہو گیا بلکہ کوئی مسلم بھی نہیں لیتا اس قسم کے شگون کوئی شرعی حکم نہیں رکھتے۔

متفرقات

اہلحدیث فنڈ کی مقدار مع گلدستہ ثنائی دو ہزار ۳ سو ستر روپے دس آنہ تھی — ۱۰ — (۲۰۱۷)

اہلحدیث ۱۰-اپریل میں تین سو چودہ روپے ۳۱۴ لیداز ان مندرجہ ذیل۔

منیجر حق داد خاں صاحب از اندور ہے

مولوی نورالدین صاحب از لکھو کے ضلع فیروزپور عہ

محمد رمضان صاحب باہر ضلع پٹنہ ضمہ

معرفت محمد یعقوب صاحب از بکینس فیلڈ جنوبی افریقہ عہ

خوشحال پٹیل از مقام فلکسبرگ جنوبی افریقہ ۲۰۰ عہ

میزان ——— ۳۱۴

میزان کل تین ہزار ایک سو تر سٹھ روپیہ دو آنہ خدا حامیان اہلحدیث کو جزاء خیر دے۔ آمین۔

توقع ہے جسطرح اس فنڈ میں مالی امداد دینے سے انہوں نے اپنے اخبار کو زندہ رکھا ہے۔ اسی طرح اشاعت سے اخبار کی ترقی میں مدد دینگے جزاھم اللہ

جنازہ غائب اس ہفتہ ہمارے دو بھائی ہم سے جدا ہوگئے یعنے: منشی [illegible] خاں صاحب ٹھیکیدار جودھپوری۔ اور مولوی ابوظفر محمد عمر صاحب واعظ اسلام مقام بھدکس۔ ناک اڑلیسہ۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلھما وارحمھما۔

زمیندار کی اپیل پر دعا۔ اخبار زمیندار کی ضبطی کی اپیل دائر عدالت العالیہ چیفکورٹ پنجاب ہے جس کی بحث ہوچکی ہے۔ فیصلہ ہنوز ظاہر نہیں ہوا چونکہ یہ معاملہ خود صرف زمیندار کا نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ بحیثیت قانونی کل ہندیان کا ہے۔ اس لئے ناظرین دل سے دعا کریں۔ خدا مہربانی کرے۔ زمیندار کی اپیل منظور ہوجائے

ربنا افتح بیننا بالحق وانت خیر الفاتحین

واعظان کانفرنس خاکساران حسب الحکم میلہ جھنگی شاہ ضلع ہوشیارپور پنجاب میں پہنچے۔ موسم بڑا گرم میلہ بھی بھرپور۔ ۱۰ رجب سے ۱۲ تک میلہ رہا۔ یہ میلہ ایک بزرگ کے مزار پر ہوتا ہے۔ جہاں ہر قسم کی خرابیاں ہوتی ہیں سجدہ۔ طواف۔ دعا۔ وغیرہ غرض ہر قسم کی رسومات شرکیہ اور کفریہ بے سمجھ لوگ کرتے ہیں۔ وعظ برابر ہوتے جنہیں ہر قسم کی شرکیہ امور کی برائی اور توحید وسنت کی اشاعت کی گئی۔ خدا بانیاں اور ممبران اور معاونان کانفرنس کو برکت دے جنہوں نے ایسے ایسے مواضع پر خدا کے نام کی منادی پہنچائی۔ خاکساران رحمت اللہ۔ محمد امین واعظان پنجاب۔ اہلحدیث کانفرنس

کتاب الرد جو مصنف ابن ابی شیبہ کا ایک حصہ ہے جس میں مصنف نے امام ابوحنیفہ صاحب کے بعض مسائل کی تنقید یا تردید کی ہے۔ میرے دوست مولوی عبدالحمید صاحب نے حیدرآباد سے بغرض طبع روانہ کی ہے جس کا ذکر اخبار اہلحدیث یکم مئی میں انہوں نے اپنے مضمون کے ضمن میں کیا ہے۔ اور ناظرین اہلحدیث کو فرمائش کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ بعض اصحاب کے خطوط بھی فرمائش کے موصول ہوئے ہیں۔ ان کے جواب میں بذریعہ اخبار ہذا معروض ہوں کہ کتاب مذکور چونکہ بہت ضخیم ہے۔ اور مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ اپنے سرمایہ سے اوسکو طبع کروں۔ لہذا کم سے کم دو سو خریدار اوس کے ایسے ہوں۔ جو ۳ روپیہ ۲ آنہ پیشگی اوسکی قیمت کا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں تاکہ مبلغ ۔۔ سو روپیہ بھی نقد جمع ہوجائے۔ تو اوس کے طبع کا انتظام کیا جاوے بغیر اس صورت کے اوس کا طبع ہونا ممکن نہیں لیکن احباب سے بعید بھی نہیں۔ کہ رقم مذکورہ فراہم کردیں۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

منیجر سعید المطابع پریس دارانگر بنارس

حج کے جانیوالوں کو خوشخبری سفر حج میں مسافروں کو اثناء راہ میں اور خاصکر کامران کے قرنطینہ اور پھر حجاز میں بوجہ عدم واقفیت اور زبان نہجاننے کے جسقدر تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے اسکو رفع کرنے کے لئے قدرت سے ایک سہل طریق پیدا ہوگیا وہ یہ کہ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کا سفرنامہ حج جسے انہوں نے اپنے سفر مبارک میں مرتب کیا تھا طبع ہوکر شایع ہوگیا ہے۔ اس سفرنامہ میں بمبئی سے لیکر حجاز تک کے کل حالات مفصل اسطرح پر لکھے گئے ہیں کہ اس کے مطالعہ کرنیوالے کی نظر میں اول تمام مراحل کا سچا نقشہ جنکو اوسے طے کرنا ہے۔ پورے طور سے جم جاتا ہے۔ اس کتاب کو محض دیکھ لینے سے اسقدر واقفیت کامل حاصل ہوسکتی ہے جتنی ادس شخص کو ہے جو ایکبار حج کر آیا ہے۔ بلکہ اوس سے کہیں زیادہ یہ کتاب حاجیوں کے لئے رہبر کامل ہے باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت علاوہ محصول ۴/

ہاں جو صاحب اہلحدیث اس سال سفر حج کے لئے تیار ہوں وہ صرف ایک آنہ محصول کا بھیجکر کتاب ہذا مفت طلب کرلیں

منیجر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس

حساب دوستاں کی مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ۱۰ جولائی کا پرچہ وی۔پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو۔ منیجر

۵۹ - ۳۶۰ - ۶۳۱ - ۶۶۹ - ۸۵۲ - ۸۶۸

۹۲۶ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۷ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۳۲۵

۱۳۳۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۹۵۶

۱۸۸۲ - ۱۹۸۳ - ۱۹۹۰ - ۲۰۰۲ - ۲۳۷۵

۲۳۸۶ - ۲۳۹۷ - ۲۴۰۲ - ۲۴۱۵ - ۲۴۵۴

۲۴۵۷ - ۲۶۳۴ - ۲۸۳۹ - ۲۸۵۳ - ۲۸۵۴

۲۸۵۹ - ۲۸۶۰ - ۲۸۶۲ - ۲۸۶۳ - ۲۸۶۵

۲۸۶۶ - ۲۸۷۰ - ۲۸۷۱ - ۲۸۷۴ - ۲۸۷۸

۲۸۸۶ - ۲۸۹۲ - ۲۸۹۴ - ۲۸۹۸ - ۲۹۰۸ - ۲۹۱۹

۳۰۶۴ - ۳۰۸۳ - ۳۰۵۹ - ۳۱۲۱ - ۳۱۵۸ - ۳۲۲۹

۳۲۴۰ - ۳۲۶۲ - ۳۲۶۷ - ۳۲۶۴ - ۳۲۷۷ - ۳۲۸۰

۳۲۶۹ - ۳۲۸۰ - ۳۲۸۳ - ۳۲۸۴ - ۳۲۸۵ - ۳۲۹۹

انتخاب الاخبار

ترکی و یونان (قسطنطنیہ ۱۸ جون) یونانیوں پر تشدد کے جرم میں گورنر سمرنا ... داری ... فوجی پولیس کا ایک افسر موقوف کیا گیا۔ سرویہ کے سفیر متعینہ نے باب عالی کو یونانیوں کی ناگوار حالت پر توجہ دلائی تھی۔ اور ظاہر کیا تھا کہ اس بارہ میں سرویہ یونان کے ساتھ متفق ہے۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ وہ اپنی گورنمنٹ کو مطلع کرے گا۔ چند دنوں میں امن و امان قایم ہو جائے گا۔

(لنڈن ۱۸ جون) دول کی مداخلت کی وجہ سے ترکی ہر صورت سلیس اور جتنیوں پر قابض ہونے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ بنا بریں وہ محافظ سواحل سے یونانیوں کو [illegible] نکال رہی ہے۔

ترکی بحری افسروں کی ایک جماعت انگلستان میں [illegible] کوئلہ اور پانچ جہاز [illegible] خریدنے کی غرض سے وارد ہوئی ہے۔

[illegible] (دار الحکومت رومانیہ) ۱۸ جون بادشاہ نے آج پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ رومانیہ بلقان میں توازن طاقت کو برقرار اور امن یورپ کو بحال رکھنے کے لئے کام کرنے کا عزم کر چکا ہے۔

(قسطنطنیہ ۱۸ جون) یونانی نوٹ کے متعلق باب عالی کا جواب آج یونانی سفیر کو دیا گیا ہے اس کا لہجہ مصالحانہ ہے۔

(برلن پایہ تخت جرمنی ۱۸ جون) جرمنی نے باب عالی کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ دول کے سفراء متعینہ قسطنطنیہ کا کمیشن ایشیائے کوچک میں یونانیوں کی حالت کی تحقیقات کرے۔

دراز و پایہ تخت البانیہ کا محاصرہ — (لنڈن ۱۸ جون) دراز و میں حالت نازک ہے۔ ہڑ و اسٹول اور مالیسوریوں کی سخت شکست کے بعد باشندے مضطرب و پریشان ہیں۔ ڈچ میجر [illegible] کل صبح مالیسوریوں سے کمک کے ساتھ [illegible] پہنچے۔ انہوں نے فوج کا چارج لے لیا۔ کل شام دراز و میں اطلاع پہنچی ہے کہ باغیوں نے کل گھیر کر ایک ہزار ہڑ و اسٹول اور مالیسوریوں کا صفایا کر دیا۔

(لنڈن ۱۸ جون) ہڑ و اسٹول اور مالیسوریوں نے باغیوں (البانوی مسلمان) کے کوہستانی مورچوں پر چھاپہ مارا تھا۔ مگر باغیوں نے [illegible] کر جلد چلنے والی توپ سے ان کے سات سو آدمی ہلاک کر دئے۔ [illegible] دراز و کے قریب [illegible] نقلیں ہیں [illegible] گزشتہ شب پھر حملہ ہوا۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہی۔

دہلی سے ایک خط [illegible] سے معلوم ہوا کہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] جنہوں نے [illegible] نہیں کی [illegible] صاحب [illegible] کا انتقال ہو گیا [illegible]

ترکی و یونان (قسطنطنیہ ۱۹ جون) باب عالی نے یونان کے نوٹ کا جو جواب دیا ہے اگرچہ وہ مصالحانہ ہے۔ تاہم اس میں لکھا ہے کہ ایشیائے کوچک میں بے چینی کا باعث وہ لاکھ مسلمان [illegible] مقدونیہ سے یونانیوں کے تشدد سے جلا وطن ہو کر وہاں پہنچا ہے۔ امن و امان قایم کرنے کی غرض سے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی توقع ظاہر کی ہے کہ یونان بھی اسی طرح مسلمانان مقدونیہ سے منصفانہ سلوک کرے گا مگر یونان کے اس مطالبہ پر کہ یونانیوں کو پھر اپنے گھروں میں آباد کیا جاوے۔ اور انکی جائداد ان کو واپس دی جاوے۔ پہلو بچا کر کوئی جواب نہیں دیا۔

حالت بدستور تاریک ہے (لنڈن ۱۹ جون) اگرچہ یورپ میں اب تک یونان و ترکی کی حالت کو چنداں موجب تشویش تصور نہیں کیا گیا تاہم ایشیائے کوچک کے سواحل کے روشنی کے میناروں پر روشنی نہیں ہوتی۔ اور ترکی فوج مقدونیہ کے دو طبقے طلب کئے گئے ہیں۔ ترکی میں تاریک خیالات کا اثر بڑھتا جاتا ہے۔ سرویہ نے یونان کی تائید میں جو اعتراض کیا ہے۔ اس کا باب عالی پر بہت بڑا اثر ہوا ہے۔

ترکی سفیر متعینہ لنڈن تصدیق کرتا ہے کہ ڈریڈ ناٹوں کے بارہ میں ترکی بحری افسر یہاں موجود ہیں۔ مگر اسے یا سفارت کو جہاز خریدنے کے ارادہ کا کچھ علم نہیں۔

دراز و کا محاصرہ — (لنڈن ۱۹ جون) آج سہ پہر کو دراز و میں سکون تھا۔ اطالوی اور آسٹری بحری سپاہیوں کے کشتی سے واپس طلب کر لئے گئے ہیں۔ ایک آسٹرین جہاز نے جو گورنمنٹ البانیہ نے کرایہ پر لیا تھا۔ آج صبح ساحل کی گشت کی۔ اور باغیوں کے مورچوں پر گولے برسائے۔

مس پنکھرسٹ کا دھرنا (بجواب ہندوستان) میں کا دھرنا مارنا — بعض کورٹ ہی [illegible] پاجھری [illegible] دکانوں اور مکانوں پر دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک اتنی رقم یا فلاں چیز نہ ملے گی۔ ہم تو یہاں یا ایک کے پاس بیٹھے رہیں گے۔ بالکل یہی طریقہ اب مس سلویا پنکھرسٹ لنڈن کی مشہور حقوق طلب عورت نے اختیار کیا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب تک مسٹر اسکوتھ سفریجٹوں (حقوق طلب عورات) کا ڈیپوٹیشن قبول نہ کریں گے۔ میں بھوک کا دھرنا مارے رہوں گی۔ چنانچہ لنڈن ۱۹ جون کی خبر ہے۔ کہ مس پنکھرسٹ کل شام ہالو وے جیل سے رہا کی گئی۔ وہ موٹر میں سوار ہو کر ہوس آف کامنز میں گئی۔ وہاں ایک کوچ پر لیٹ گئی۔ دس منٹ کے بعد مسٹر لنسبری نے اسے اطلاع دی کہ مسٹر اسکوتھ نے آج ایسٹ اینڈ کی کام کرنے والی عورتوں کے وفد سے ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے۔ اپر

مومیائی

فی تولہ ۵؍

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ رینٹھ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ بختہ ۵؍ خرچ محصول۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

شہادات

جناب احمد آدم جی الوری یوکتا یوگنڈے افریقہ سے رقمطراز ہیں جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک بار آپ سے مومیائی منگوایا جس بیمار کو دیا۔ خدا کے فضل سے آرام ہوا۔ مومیائی ہر ایک بیماری کے واسطے مفید ثابت ہوئی۔ اب اس خط کیساتھ دس شلنگ بھیجتا ہوں۔ چار چھٹانک بھیج دیجئے (۲۵۔ اپریل ۱۹۱۲ء)

سید عبد الحق صاحب انام فرماتے ہیں۔ آپکی مومیائی دو چھٹانک آسن سول میں منگایا تھا جس سے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ اب ایک چھٹانک بنام ..... تھانہ (زیادہ دگیا) بھیجدیں (۱۹۔ مئی ۱۹۱۲ء)

جناب امیر الدین صاحب ضلع بردوان سے تحریر کرتے ہیں۔ ایکدفعہ ہمنے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی طلب کی تھی کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے اسلئے جلدی ایک چھٹانک بر پتہ ذیل روانہ فرمائیے

مولوی احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ قبل اس کے مومیائی ایک عزیز کیلئے منگائی تھی۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ لہذا تین چھٹانک الگ الگ ڈبیہ میں ایک پارسل کرکے روانہ فرمادیں (یکم جون ۱۹۱۲ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

رسائل شبلی ۱۲؍ شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی و تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں۔ (۱) اسلامی شفاخانے مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانوں کی ابتدا و ترقی کے حالات (۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے (۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا (۵) الخطبہ۔ قدیم ادبی علمی تالیفات کا تذکرہ (۶) النظر۔ یورپ کے مؤتمر المستشرقین یعنے اورینٹل کانفرنس کے سفرنامہ پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے (۸) تراجم علمی۔ دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا باتیں ترجمہ کی تھیں (۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قایم کی تھیں۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا۔ (۱۰) میکنکل اور مسلمان۔ مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں ۱۲؍

تقلید اور عمل بالحدیث ۱۲؍ اس مضمون میں سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال۔ (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اس کا سبب (۳) ان چاروں مذہبوں کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی۔ (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد۔ اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بنسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ جناب نواب محسن الملک مرحوم بہادر سید مہدی علی آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج۔ ۸؍

بشارت فاطمہ ۴؍ ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی دلچسپ تفصیلی کیفیت

سوانح عمری مولانا روم ۱۲؍ مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفہ تاریخ کی روشنی میں لائے گئے ہیں اور فلسفہ و علم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع بحث کر کے دکھلایا ہے کہ آج یورپ کو جس فلسفہ جدید پر ناز ہے۔ مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں

حیات خسرو ۱۲؍ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات زندگی پر بسیط روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ سعدی کی ملاقاتوں کا ذکر۔ [illegible] سوانح عمری ہر طرح سے دلچسپ و دلکش ہے۔ اخیر میں نظام الاولیاء محبوب الٰہی کے حالات اختصار کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ [illegible] ۱۲؍

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش تاجر کتب امرتسر

کتب خانہ ثنائی کی چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو (تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن) نہایت سلیس پیرایہ میں لکھی گئی ہے
زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کا کافی علاج ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

جلد اول۔ سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲؍
جلد دوم ۔ آل عمران و نساء ۱۲؍
جلد سوم ۔ مائدہ انعام و اعراف ۱۲؍
جلد چہارم ۔ نحل ۱۲؍
جلد پنجم تا سورۂ فرقان ۱۲؍
جلد ششم تا سورۂ یٰسین ۱۲؍
چھ جلدوں کی یکساتھ خریدارے مع محصول ۴؍
تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ مع محصول ۱۲؍

ادب العربیۃ۔ عربی صرف و نحو کا اردو معلم مشکل امور کو آسان کر دیا ہے۔ اردو دان احباب اچھے طور پر عربی سے کمال و لیاقت حاصل کر سکتے ہیں ۸؍

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن شریف کا مقابلہ آریہ اور مسلمان عالموں کی دلچسپ بحث ۱۰؍

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۳؍
مباحثہ نگینہ یعنی وہ مباحثہ جس میں آریوں کو شکست اور مسلمانوں کو نمایاں فتح حاصل ہوئی ۴؍
شادی بیوگان اور نیوگ نام ہی سے ظاہر ہے ۱؍

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ یہ رسالہ اگرچہ چھوٹا ہے لیکن مضامین کے لحاظ سے قابل دید ہے ۱؍

تقلیب الاسلام
پنڈت لیکھرام کی تہذیب الاسلام کا جواب لاجواب جس کو آریہ دیکھ نہیں سکتے تھے چار جلد میں جلد اول ۵؍ جلد دوم ۷؍ جلد سوم ۵؍ جلد چہارم ۵؍ چاروں جلدوں کے یکساتھ خریدار سے علاوہ محصول صرف ۸؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲؍

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی کی مشتمل نماز سے اہل الفرقان کا جواب ۲؍
الہامات مرزا مرزا قادیانی کی بابت پیشگوئیوں اور الہاموں کی لاجواب تکذیب مع جواب آئینہ حق نما ۵؍

اسلام و برٹش لا۔ سیاست اسلامیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھلا کر بالوضاحت ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح ہے ۳؍

حق پرکاش۔ بجواب ستیارتھ پرکاش ۴؍
اہلحدیث کا مذہب۔ موحدین کے مسائل مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا علاج ۴؍
سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس سوانح عمری ۱۲؍
الفوز العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کے اسرار قابل دید رسالہ ۳؍
سبیل الرشاد۔ مسلمانوں کے باہمی ملاپ کا کام کرنے کے اصول ۳؍
ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۳؍
علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور مسلم پر عالمانہ تحقیق ۲؍
اجتہاد و تقلید۔ دونوں مسئلوں پر مفصل بحث۔ قابل دید رسالہ ۳؍
جہاد وید۔ ویدوں شاستروں کے حوالجات سے جہاد کا ثبوت ۱؍
مناظرہ دیانند یا جستہ جستہ مضامین ... کے ساتھ ... ہوا تھا ۸؍
حدوث ... وید کی قدامت کا ابطال ۱؍
شرلیت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۱؍

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیح متعلقہ بیاہ و شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۱؍
صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید ۱؍
حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث۔ آریوں کی تردید ۲؍
اسلامی تاریخ۔ بچوں کے لئے مفید۔ لطف نکالا قیمت ۱۰؍
خصائل النبی۔ ترجمہ شمائل ترمذی ۱؍
ہدایت الزوجین۔ خاوند بیوی کے حقوق کا ذکر۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے ۱؍
اسلام علیکم۔ جملہ مذاہب کے مسئلوں کا مقابلہ کر کے اسلام کے مسئلوں کی فضیلت دکھلائی ہے ۱؍
آیات متشابہات۔ اصول تفسیر ۳؍

ملنے کا پتہ
مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عمدہ عطریات

عنوان بالا کی تصدیق بجز اس صورت اگر تجربہ کرم فرمائی کی جاوے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ ورنہ کہنے کی تو سینکڑوں دفعہ نظر سے گذرے ہونگے۔ لہٰذا جملہ قسم کے عطریات اور روغنیات و دیگر متعلقات مشک و عنبر وغیرہ کارخانہ ہذا میں موجود ہیں۔ حسب فرمائش عمدہ و اعلیٰ خدمت والا میں روانہ ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں

ملنے کا پتہ
نور محمد عبد الغفور تاجران عطر حیرت
محلہ بے بال عجیب شاہ قنوج

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام ... چھپا اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار
اہلحدیث

نمبر ۳۶ جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۴ شلنگ ...
ششماہی ۷ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۸ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

دافع حدیث

سراج الاخبار جہلم کا جواب

نمبر ۳

ناظرین کو یاد ہوگا جہلم کا سراج الاخبار بہت پرانا اہلحدیثوں کا مہربان ہے ہمارے ساتھ باتوں باتوں میں الجھتے ہوئے صحیح بخاری کی پچ تین اعتراض جڑ دیئے جن میں سے دو کے جوابات تو آج سے پہلے دیئے گئے آج تیسرے کا جواب بھی درج ذیل ہے فاضل ایڈیٹر سراج الاخبار جناب مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی کے اعتراض کی عبارت یہ ہے:۔

(۳) باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال۔ یعنے مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر لگتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں جو حدیث لائی گئی ہے وہ یہ ہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا واذا سمعتم نہیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فانہ رأی شیطانا۔ یعنے ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جب مرغ بانگ دیوے تو اسوقت اللہ سے مہربانی کی درخواست کرو کیونکہ اس مرغ نے فرشتہ کو دیکھا ہے اور جب گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو اللہ کے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ اس گدھے نے شیطان کو دیکھا ہے۔ دیکھو اس حدیث کو باب کے مضمون سے ذرہ بھی لگاؤ نہیں ہے۔ علی ہذا صحیح بخاری میں اور بہت سے ایسے استدلال ہیں جن کے استدلال اور ماخذ میں کچھ تعلق نہیں مگر ہم انہیں پر اکتفا کر کے عرض کرتے ہیں۔ (سراج الاخبار ۲۸ اپریل سنہ ۱۴ء)

اہلحدیث۔ علماء نے کہا ہے فقہ البخاری فی تراجمہ امام بخاری کی سمجھ اس کے ابواب میں ہے اسلئے شراح بخاری نے ابواب بخاری پر بہت توجہ کی ہے مگر علماء کا طریق سمجھ کر ہم اس تیسرے کو ذرہ تفصیل سے ہم بیان کرتے ہیں۔

صحیح بخاری میں صرف حدیثیں ہی جمع نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں ایک خاص بات ہے جو کسی اور کتاب میں نہیں یعنے امام المحدثین بخاری اول حدیثوں سے اپنی طرف سے ایک باب ایسا باندھتے ہیں کہ اس کی مطابقت اس حدیث سے کبھی تو واضح ہوتی ہے مگر اکثر باریک اسلئے علماء حیران ہوتے ہیں کہ اس حدیث کو اس باب سے کیا تعلق۔ امام ممدوح کی غرض ہوتی ہے کہ طالب علم کو حدیث دانی کے ساتھ فن اجتہاد بھی سکھایا جائے اسلئے

امام بخاری کے القاب میں "استاد المحدثین" بھی ایک لقب ہے۔ یہ مناسبت بعض اوقات ایسی غامض ہوتی ہے کہ مخالف کو اعتراض کا موقع دیتی ہے۔ ان مشکلات کا احساس بہت پہلے علمار محدثین اور شراح حدیث کو ہوا اسلئے انہوں نے ان مشکلات کے حل کرنے کے لئے ابواب بخاری کو بہت غور سے دیکھ کر چند اصول لکھے ہیں۔ ان اصول میں سے ایک قاعدہ خاص اس سوال سے تعلق رکھتا ہے جو اڈیٹر صاحب سراج الاخبار نے پیش کیا ہے جس کو استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ سے مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری نے مقدمہ صحیح بخاری میں نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

ومنها انہ قد یجمع فی باب واحد احادیث کثیرۃ کل واحد منہا یدل علی الترجمۃ ثم یظہر لہ فی حدیث واحد فایدۃ اخری سوی الفائدۃ المترجم علیہا فیعلم ذلک الحدیث بعلامۃ الباب ولیس غرضہ ان الباب الاول قد انقضی بما فیہ وجاء الباب الاخر راسا ولکن قولہ باب ہنا الخ بمنزلۃ ما یکتب اہل العلم علی الفائدۃ لفظ تنبیہ او لفظ فائدۃ او لفظ قف مثالہ فی کتاب بدء الخلق باب قول اللہ وبث فیہا من کل دابۃ ثم قال بعد سطر باب خیر مال المسلم

امام بخاری کبھی ایک باب میں بہت سی حدیثیں لاتے ہیں جن میں سے ہر ایک حدیث باب پر دلالت کرتی ہے اسی اثناء میں ان کو کسی حدیث میں کوئی خاص فائدہ نظر آتا ہے جو اس باب کے سوا ہوتا ہے جس کی ذیل میں وہ احادیث لائے ہیں۔ اس فائدہ کے بتلانے کے لئے امام موصوف ایک اور باب لکھ دیتے ہیں جس سے غرض ان کی یہ نہیں ہوتی کہ پہلا باب ختم ہو گیا اور دوسرا باب آیا ہے بلکہ یہ باب اس طرح کا ہوتا ہے جیسے آجکل کے مصنف فائدہ وغیرہ لکھا کرتے ہیں۔ مثال اسکی وہی دی ہے جس پر

غنم یتبع بہا شعف الجبال (الخ)
(مقدمہ صحیح بخاری صفحہ ۵)

سراج الاخبار نے اعتراض کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ صحیح بخاری کے ابواب میں کبھی کوئی ضمنی باب بھی ہوتا ہے اس باب کے متعلق ایک دو حدیثیں لکھکر پھر اصل باب کی طرف رجوع ہوتا ہے مگر جو لوگ صحیح بخاری کسی محدث سے نہیں پڑھے ہوتے یا جنکو کسی وجہ سے امام بخاری کے ساتھ سوء ظن ہوتا ہے یا واقع میں انکی سمجھ میں نہیں آتا وہ ایسے مقامات پر جھٹ اعتراض کر دیتے ہیں جو اہل علم کی نگاہ میں باعث ندامت ہے۔ مختصر یہ کہ جو حدیث معترض صاحب نے نقل کی ہے ہم بھی مانتے ہیں کہ اس کو اس باب سے تعلق نہیں جس سے وہ چاہتے ہیں مگر واضح رہے کہ یہ باب ضمنی ہے جس کے لئے امام بخاری دو حدیثیں لائے ہیں تیسری میں باب کا ذکر نہیں ہے۔ باقی حدیثیں اصل باب کے ساتھ متعلق ہیں جو یہ ہے باب قولہ عز وجل وبث فیہا من کل دابۃ۔

تعجب ہے اڈیٹر صاحب سراج الاخبار اعتراض کرنے کے کیسے شائق ہیں کہ مقدمہ صحیح بخاری تک نہیں دیکھ سکے اور جھٹ سے اعتراض کر دیا آگے اعتراضات کی اصلیت معلوم کرنے کو مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی کا مندرجہ ذیل اعلان پڑھئے۔

"اڈیٹر صاحب سراج الاخبار اور صحیح بخاری" اندنوں سراج الاخبار جہلم میں جو اعتراضات صحیح بخاری پر بابت عدم مطابقت حدیث و باب طبع ہوتے ہیں۔ یہ در اصل رسالہ الجرح علی البخاری مؤلفہ حکیم حنفی چشتی سے نقل کر کے شائع کئے گئے ہیں خاکسار کی طرف سے رسالہ الجرح علی البخاری کا جواب بہت بسط و تحقیق سے لکھا گیا ہے جو زیر طبع ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ دو ہفتہ میں طبع ہو کر شائع ہو جاوے گا اس کے دیکھنے سے یکل اعتراضات یکلخت رد ہو جاویں گے۔ اور صحیح بخاری کا اصح الکتب ہونا اور امام بخاری کا کمال و اجتہاد و دقت نظر و قوت استدلال سب کچھ آفتاب نیم روز کی طرح آشکارا ہو جائیگا قیمت صرف ۱۲ر محصول ڈاک علاوہ ہے۔ یہ کتاب جس شخص کے پاس ہوگی وہ بلا تکلف ہر ایک معترض کی تردید بآسانی کر سکنے پر قادر ہو جائیگا۔ پس معترضین کو چاہئے کہ انتظار کریں۔ فارتقبوا انی معکم رقیب۔ خاکسار ابو القاسم بنارسی۔

صحیح بخاری سے بہت سے لوگ خصوصاً شیعوں سے بھی ایک رسالہ "تنقید بخاری" لکھا تھا جس کا جواب اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے مسمٰی بہ "ارشاد الامام الباری" چھپ چکا ہے جو بہت کم قیمت قریب لاگت پر مل سکتا ہے۔ مع محصول ڈاک ۱۲ر بھیجکر منگاویں۔ پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر یا دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

قادیانی مشن

موعود بیٹا

۵ - جون کے اہلحدیث میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا باپ کا خلاف بیٹا۔ اس میں قادیانی دعوے کی تردید کی گئی تھی جو کہتے ہیں یتزوج و یولد لہ والی پیشگوئی میاں محمود قادیانی خلیفہ ثانی کے حق میں ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ حدیث شریف میں حضرت مسیح موعود کی بابت آیا ہے یتزوج و یولد لہ یعنی مسیح موعود نکاح کرینگے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چونکہ مسیحیت کا دعوے کیا اسلئے لازمی تھا کہ یہ پیشگوئی بھی آپ ہی کے حق میں ہوتی لہذا انہوں نے اسکو اپنے حق میں بتلایا اور رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں صاف لکھا کہ یہ نکاح وہ ہے جو آسمان پر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی لڑکی سے ہوا ہے

اور اولاد سے مراد وہ اولاد ہے جو اس سے پیدا ہوگی چونکہ مرزا صاحب بتصریح لکھ چکے ہیں کہ حدیث اس نکاح اور اولاد سے متعلق ہے اسلئے آج قادیانی پارٹی کا اس پیشگوئی کو میاں محمدی سے متعلق کرنا خود مرزا صاحب کے منشاء کے برخلاف ہے۔

اسکا جواب قادیانی اخبار الفضل نے دیا ہے:-

"یہ نکاح جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھدیا ہے۔ منسوخ ہوچکا ہے۔ پس اب اسی کے ساتھ خاص اولاد بھی اس سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ یتزوج و یولد لہ کی پیشگوئی دوسری بیوی سے متعلق ہوگئی۔ اور وہ بھی ایک نشان ہے کیونکہ سادات میں وہ نکاح ہوا" (اسی صفحہ کے کالم ۳ میں لکھا ہے "نکاح حسب اعلام الٰہی منسوخ ہوگیا") (الفضل ۸ جون)

اہلحدیث - کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب ہمارے ہاتھ میں ہے اوسکے صفحہ ۱۸۷ پر لکھا ہے:-

"نکاح والی پیشگوئی کے وقوع میں تاخیر ڈالدی"

پھر اسی کتاب کے ضمیمہ میں لکھا ہے:-

"نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑگیا (صفحہ ۱۳۳)"

ان دونوں حوالوں میں سے کہیں بھی یہ نہیں ملتا کہ "اعلام الٰہی سے فسخ ہوا ہے" یہ ٹھیک ہے کہ واقعی یہ نکاح فسخ ہوگیا بلکہ پہلے حوالے میں تو صرف التوا ہے دوسرے میں دونوں احتمال (فسخ یا تاخیر) ہے بہت خوب۔ اب ہم کو مرزا صاحب کی اور تحریر سے ملانی چاہیئے آپ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں:-

"اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا"

کتاب شہادۃ القرآن کا صفحہ ۸۰ بھی پیش نظر رکھئے جہاں لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی آسمانی منکوحہ والی خاص مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے

پھر اس کے اجزا کو کھول کھول کر لکھا ہے یہانتک کہ اپنی زندگی میں نکاح کا ہونا ضروری بتلایا ہے خیر یہ تو مرزا صاحب کی زندگی کی باتیں ہیں جناب کے مرنے کے بعد آپکے خلیفہ اول نے اس پیشگوئی کی کیسی شرح اختیار کی جسنے اس نکاح کو صحیح قرار دیا یا بحال رکھا آپکی مستند جیسی تحریر سے ثابت ہو سکتا ہے:-

"... اور کیا آپکے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں دیا جا سکتا اور کیا مرزا کی اولاد ... میاں محمدی کو اگر حضرت کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میرے عقیدے میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ ... والحمد للہ رب العالمین" (ریویو ...)

اس اقتباس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خلیفہ اول نکاح کو منسوخ نہیں مانتے بلکہ بحال جانتے ہیں ... کو فتویٰ ... ہیں۔

انصاف طلب ہے جس نکاح کی طرف تمام دنیا کو متوجہ کیا یہانتک کہ اسکے ہونے پر اپنا صدق موقوف رکھا اور نہ ہونے پر بدتر ہونا تسلیم کیا۔ اسکے جانشین اول نے اس نکاح کو بحال رکھا مگر آج خلیفہ ثانی کہتا ہے کہ نکاح بحکم الٰہی منسوخ ہوگیا افسوس۔

مطالبہ - ہم منتظر ہیں کہ ہمکو حقیقۃ الوحی میں سے یہ لفظ دکھایا جائے کہ یہ نکاح "اعلام الٰہی" سے فسخ ہوگیا جیسا کہ الفضل نے دعویٰ کیا ہے۔ آخر میں کیا ہی منطق چھانٹی ہے لکھتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی یہ کہے کہ پھر ضمیمہ انجام آتھم میں کیوں ایسا لکھا تھا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اس وقت مدلولات صحیح نہ ہوئے تھے جن سے وہ نکاح مشروط بشرائط تھا بوجہ عدم تحقق شرط فسخ ہوا۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ نکاح موقوف تھا سلطان محمد کی وفات پر اور اس کی وفات موقوف تھی اس کی شوخی دکھلانے پر چونکہ اس نے شوخی نہ دکھلائی۔ بلکہ اظہار عقیدت کیا جیسا ثابت فی ... اس لئے وہ فوت نہ ہوا اور جب فوت نہ ہوا تو پھر وہ نکاح بھی نہ ہو سکتا تھا" (الفضل ۸ جون ص ۳)

اہلحدیث - یہ سب تکلفات اسلئے بنائے جاتے ہیں تاکہ موجودہ صورت میں حرف الزام نہ آئے کیونکہ نکاح تو ہوا نہیں نہ اولاد پیدا ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب اپنے دعوے کے مطابق مسیح ہیں نہ مہدی نہ انکی اولاد موعود ہے نہ کچھ بلکہ سارا کارخانہ ہی خانہ ساز ہے اس لئے بات بنانے کو کہا جاتا ہے کہ نکاح فسخ ہوگیا ہمارے خیال میں اس سے اچھا جواب حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول کا ہے جنہوں نے نکاح بحال رکھا گو قیامت تک اسکو ملتوی کیا بہر حال ناامیدی تو نہیں کی۔

مختصر یہ کہ حسب تصریحات مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے حدیث نبوی یتزوج و یولد لہ نکاح مسیح موعود کی علامت ہے جبتک نکاح مذکور ہو کر اولاد پیدا نہ ہو یہ علامت متحقق نہ ہوگی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ حسب تصریح حدیث نبوی مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ثابت نہیں ہوسکے نہ انکی اولاد موعود ہوئی۔

صحیفہ محبوبیہ

قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کے جواب میں

بقیہ المسائل والوسائل

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

سوال نمبر ۳

حقیقت ومجاز کا اطلاق قرآن شریف میں کرنا کیسا ہے اور حقیقت ومجاز کے بانی مبانی کون تھے اور کب رائج ہوا۔؟

الجواب

یہ سوال جیسا کچھ معقول ہے۔ اور معترض بصورت سائل کے علمی مذاق پر جیسی شہادت دیتا ہے۔ اسکی رو سے یہی دل میں آتا ہے کہ بموجب نصیحت سعدی اسے لاجواب چھوڑا جائے۔ لیکن انکی تفہیم کے لئے کچھ مختصر سا بیان کیا جاتا ہے۔

سوال کی ظاہر عبارت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو جس طرح مجاز سے انکار ہے اس طرح حقیقت سے بھی ہے۔ لیکن اصل میں انکا منشاء یہ ہے کہ قرآن شریف کے الفاظ کے معانی صرف حقیقی لئے جائیں اور کسی موقع پر بھی مجازی معنے نہ لئے جائیں مگر بوجہ کم علمی کے وہ اس مضمون کو ادا نہیں کر سکے۔ سنئے! صاحب!

(۱) قرآن شریف اس زبان میں اترا جو اسکے اُترنے سے پہلے بولی جاتی تھی۔ اور اس میں وہی محاورات مستعمل ہوئے جو اُس زبان میں شائع تھے۔ اور اس کا طریق ادا اور طرز بیان اور اسلوب تفہیم اور لطف معانی اور الفاظ کی چستی اور معانی کی درستی جسے فصاحت وبلاغت کہتے ہیں اُسی روزمرہ کے مطابق ہوئی جو اس میں مروج تھا۔ نہ تو خدا تعالےٰ قدیر نے اپنے کلام کے لئے نئے الفاظ وضع کئے اور نہ اُنکے طریق بیان روزمرہ کو [illegible]۔ بلکہ قرآن کریم کو ایسی وضع پر نازل کرنے سے ان پر حجت پوری کی ورنہ فہم خطاب ہی نہ دارد ہو تو حجت کیسی؟ چنانچہ فرمایا:—

وَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ (دخان پ ۲۵)

سوا اس کے کوئی بات نہیں ہے کہ ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ اس سے نصیحت پکڑیں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (شعراء پ ۱۹)

نیز فرمایا۔ (یہ قرآن) فصیح عربی زبان میں [illegible] ہے)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف پ ۱۲)

نیز فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن (کی صورت میں) نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھو۔

قرآن مجید کے علاوہ دیگر سب انبیاء علیہم السلام کی نسبت بھی یہی فرمایا کہ—

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراہیم پ ۱۳)

ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اسکی قوم کی زبان میں تاکہ وہ رسول اُن لوگوں کو واضح طور پر سمجھا سکے۔

پس جس طرح عرب اپنے کلام میں حقیقت ومجاز تشبیہ واستعارہ۔ صراحت وکنایہ وغیرہ امور فصاحت وبلاغت کا استعمال کرتے تھے اور انہی امور کے برمحل استعمال میں ید طولیٰ اور مہارت تامہ رکھنے کے سبب اپنے آپ کو عرب (خوشگو) اور دیگر ممالک والوں کو عجم (گونگے) کہتے تھے۔ اور نثر ونظم عبارت میں جو خطبہ وقصیدہ کی صورت میں ہوتی ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے اور اُس پر فخر کرتے تھے اُسی طرح قرآن حکیم میں بھی حقائق ومجازات تشبیہات واستعارات اور کنایات کا استعمال ہوا۔ اور انکا فخر وناز توڑا گیا اور بطور تحدی کہا گیا:—

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل پ ۱۵)

(اے پیغمبر!) ان سے کہدو کہ اگر سب انسان اور سب جن اس بات پر اجتماع کر لیں کہ اس قرآن کی مثل بنا لاویں تو ہرگز اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہو جاویں۔

اگر قرآن شریف ان امور مذکورہ سے خالی [illegible] جائے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن مجید معاذ اللہ [illegible] سے [illegible] ہے جن کا مدار علیہ یہی امور [illegible] تھا کہ عرب [illegible]

سامنے سر خم نہ کرتے۔ بلکہ طرح طرح کی پھبتیاں اڑاتے تعالی اللہ عما یقول الظالمون۔

(۲) حقیقت کی تعریف یہ ہے کہ جس معنے کے لئے کوئی لفظ اصل میں وضع کیا گیا ہو اس سے وہی معنے مراد ہوں۔ اور مجاز کی تعریف یہ ہے کہ حقیقی معنے سے تجاوز کر کے دوسرے معنے مراد لئے جائیں بشرطیکہ پہلے یعنے اصل معنے اور دوسرے یعنے مجازی معنے میں کچھ مناسبت ہو۔ مجازی معنے کو منقولی بھی کہتے ہیں پس اگر ناقل (جسنے حقیقت کو چھوڑ کر مجاز مراد لی ہے) شرع ہے تو اسے منقول شرعی کہینگے مثلاً صلوٰۃ (نماز) کہ اصل لغت میں اس کے معنے مطلق دعا کے ہیں لیکن عرف شرع میں اسکے معنے نماز معروف کے ہو گئے۔ اور صوم (روزہ) کہ اصل لغت میں اسکے معنے مطلقاً امساک کے ہیں اور عرف شرع میں اس سے مراد روزہ معروف ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور اگر ناقل کوئی خاص طائفہ ہے تو اسے منقول اصطلاحی کہینگے مثلاً مصطلحات علم صرف ونحو ریاضی وطب وغیرہ اور اگر ناقل عام عرف ہے تو اسے منقول عرفی کہینگے مثلاً نکاح کہ اصل لغت میں اسکے معنی وطی کے ہیں (بلکہ وطی کے اصل معنے بھی پاؤں سے تاڑنے کے ہیں اور عرف عام میں اس سے مراد فعل مخصوص ہے اسی طرح نکاح سے مراد عقد معروف ہے۔ بلکہ خود عقد کے معنے اصل میں گانٹھنے کے ہیں اور عرف میں اس سے مراد نکاح معروف ہوتا ہے۔

اس بیان سے واضح ہو گیا کہ قرآن شریف میں حقائق بھی ہیں اور مجازات بھی ہیں اور اسکے بانی وہی لوگ ہیں [illegible] زبان میں قرآن اترا اور اگر کہا جاوے کہ اس کے قواعد تو زمان نبوت سے پیچھے مدون کئے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قواعد کا مدون ہونا دیگر امر ہے اور ان کا استعمال امر دیگر ہے۔ جیسے علم صرف ونحو کے قواعد کتابی صورت میں آنحضرت صلعم کے بعد ہوئے لیکن قرآن وحدیث کی زبان ان ہی قواعد پر ہے۔ فافہم۔

(باقی باقی)

ایک مٹنے والی قوم

ٹائمز آف ... جو سرحد کا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء کے نمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "ایک مٹنے والی قوم" اور اس سے اس کی مراد ہندو قوم ہے ... اس میں مسٹر ... قوم قرار دیا ہے ... مردم شماری ... ہندوؤں کی تعداد میں ... کمی ... [illegible] ... مردم شماری کی رپورٹ ... آبادی میں ... دوسرے ... سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں ہندوؤں کی آبادی ... کم ہو گئی ہے ... ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات میں ہندوؤں کی آبادی کس قدر کم ہو گئی ہے۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
پنجاب	۸۸ فیصدی	۱۷ فی صدی	۷۸ فیصدی
یو پی علاقہ	۸۴ فیصدی	۸۴ فی صدی	۸۲ فی صدی
مدراس	۷۵ فی صدی	۹۸ فی صدی	۸۸ فی صدی
بنگال	۷۷ فی صدی	۸۸ فی صدی	۳۳ فیصدی
صوبجات متوسط	۷۸ فی صدی	۸۴ فیصدی	۸۵ فیصدی
بمبئی	۷۴ فی صدی	۷۶ فیصدی	۷۵ فی صدی
کل برٹش انڈیا	۷۴ فی صدی	۷۰ فی صدی	۷۰ فی صدی

گو یہ کمی تمام ہندوستان میں واقع ہوئی ہے مگر ... ہندوؤں کی تعداد پنجاب میں گھٹتی چلی جا رہی ہے ... اس کی نظیر دوسرے صوبجات میں ... نہیں ملتی ... اور ... اس ... سے ... کہ سکتا ہے کہ ہندو قوم اگرچہ آہستہ مگر ... سے ... طور سے نابود ہو جانے کی راہ پر جا رہی ہے ... مسٹر ... مردم شماری ہندوستان نے اس

خطرناک حالت کے دو اسباب بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ ہندو لوگوں کو مسلمان اور مسیحی اپنے اندر جذب کر رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے مہتمم مردم شماری نے یہ اندازہ کیا ہے کہ صرف پنجاب میں گذشتہ دس سال کے عرصہ میں ... ہزار ... ہندو ... مسلمان ... [illegible] ... دوسرا سبب ... ہندوؤں کی ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible] ... [illegible] ... دوسری ... بیوہ ... شادی ... اولاد ... [illegible] ... جو اولاد ان سے پیدا ہوتی ہے ... [illegible] ... ہندوؤں کی تعداد ... اولاد پیدا کرنے کے ... [illegible] ... اپنی قوم ... [illegible] ... قوم ... تعلیم ... [illegible] ... بیوہ کی شادی ... [illegible] ... مذہب ... [illegible] ... ذات ... اس کی اجازت نہیں ... [illegible] ... [illegible] ... تعداد ... [illegible] ... نہیں ... [illegible]

ہو جاتی ہیں۔ کہ بعض صورتوں میں ایسے مردوں کو بھی اجازت دیدی ہے جن کی استریاں زندہ ہوں اور ہمیں یہ دیکھ کر سخت تعجب آتا ہے کہ باوجود یکہ پنڈت دیانند نے اپنی کتاب میں صریحاً بیوہ کے نکاح کو ... [illegible] ... کے نا جائز قرار دیا ہے۔ اور اس کی جگہ نیوگ پیش کیا ہے جس کو اس نے بیواؤں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی بعض حالات میں جائز ٹھہرایا ہے۔ مگر پھر بھی ... [illegible] ... حکم کی مخالفت ... [illegible] ... کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا معلوم ... [illegible] ... کہ ان کی فطرت نیوگ سے ... [illegible] ... مخالفت کے قرآن ... [illegible] ... پر عمل کرنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف کی تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ ... [illegible] ... اسلام اور مسیحیت قبول کر رہے ہیں ... [illegible] ... ہندو مذہب ... [illegible] ... [illegible]

کہ اس طریق میں بھی سوائے مایوسی کے اس کے لئے اور کچھ مقدر نہیں۔ کیونکہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ جو ہندو مہاتما غیر مذہب کی عورتوں سے ناجائز تعلق بھی قائم کرتے ہیں۔ تو وہ عورتیں خود ہندو مذہب میں داخل ہونے کی بجائے ان ہندو مہاتماؤں کو اپنے مذہب میں کھینچ لاتی ہیں۔ چنانچہ خود اڈیٹر آریہ پتر کا نہایت حسرت کے ساتھ یہ امر تسلیم فرماتے ہیں۔ اور ایک مثال بھی نقل فرماتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ "فرداً فرداً لوگوں کو ہندو مذہب میں داخل کرنے کے لئے ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ مسلمان اور عیسائی عورتوں کو ہندو بنا کر ان سے ایسے لوگ شادی کر لیا کریں۔ جن کو اپنے مذہب میں استری میسر نہیں آتی۔ مگر نہایت ہی حسرت کا مقام ہے کہ اس پہلو میں بھی ہندو ہی گھاٹے میں ہیں۔ اور جیسے شملہ کی پہاڑیوں اور دوسرے مقامات میں دیکھا ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو برابر اسلام اور مسیحیت میں داخل کیا جا رہا ہے۔ مردم شماری کی رپورٹ کا مندرجہ ذیل فقرہ ملاحظہ ہو۔"

اس سے آگے اڈیٹر صاحب رپورٹ مردم شماری میں سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس میں مہتمم مردم شماری لکھتا ہے "جب ایک ہندو مرد یا [illegible] اور ایک مسلمان عورت یا مرد سے [illegible] ہو جاتی ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے [illegible] نکاح کر لیتے ہیں اگر [illegible] اسلام قبول کرے۔ اور اگر ان کے مخفی تعلقات [illegible] ظاہر ہو جائیں۔ تو اس کا بھی آخر یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ ہندو فریق اسلام میں داخل ہو جاتا ہے [illegible] میرے پاس [illegible] ایک ہندو ایک مسلمان عورت سے شادی کرنے کے لئے مسلمان ہو گیا اور [illegible] سے علیحدہ ہو کر میرے پاس آگئی" [illegible] کی بیہودگی ملاحظہ ہو۔ آپ لوگوں کو فرداً فرداً ہندو مذہب میں داخل کرنے کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ عورتوں کو ہندو بنایا جاوے اڈیٹر صاحب سے کوئی پوچھے کہ مردوں کو کیوں ہندو نہ بنایا جاوے۔ مگر سچ اس کا جواب یہی ہے کہ مرد ہندو مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ (یا دوسرم پال جیسے نمونے دیکھ کر اڈیٹر کا دل کھٹا ہو گیا ہے) اور عورتوں کو طرح طرح کے لالچ دیکر پھندے میں لایا جا سکتا ہے۔ اڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اگر عورتوں پر بھی بات کھل گئی ہے۔ تو اب ہندو مذہب کی خیر نہیں اور جیسا کہ وہ ابھی فنا کی راہ پر جا رہا ہے۔ اسی طرح چلتے چلتے ایک دن نابود ہو جائیگا۔ اب اسکی خیر نہیں

ہندو مذہب کی تعریف

مختلف صوبجات کی مردم شماری کی رپورٹوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مردم شماری کے مہتمموں کو اس امر کے فیصلہ کرنے میں کہ ہندو مذہب کس چیز کا نام ہے۔ بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اس رسالہ میں بعض نامی ہندوں کی تحریروں کی بناء پر یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ ایک بھی ایسا عقیدہ یا عمل پیش نہیں کیا جا سکتا جس کا ماننا ہر ایک ہندو پر فرض ہو اور اس کے قبول کرنے کے بغیر کوئی شخص ہندو نہ کہلا سکتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مردم شماری کے مہتمموں کو اپنے تفتیشات شائع کرتے میں ہندو لفظ کے معنوں کی تعیین میں بہت دقت پیش آئی ہے ریورنڈ ڈبلیو ہے ڈکنس اپنی کتاب ماڈرن ہندو ازم کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔

"بعض لوگوں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ وہ اس سوال کا صفائی سے جواب نہیں دے سکتے کہ ہندو مذہب کسے کہتے ہیں۔ اور واقعہ میں اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا [illegible] جس طرح یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس سے کوئی خاص عقاید نہیں سمجھے جاتے۔ اور نہ کوئی خاص قوم مراد ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک عام لفظ ہے جس میں کوئی حد بندی نہیں۔ اور اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو خالص ویدانت مذہب کے پکے معتقد ہیں۔ اور وہ نوجوان بھی شامل ہیں جو مغربی تعلیم کے اثر سے خدا کی ہستی کے بھی قائل نہیں۔ اور وہ نیم وحشی پہاڑی لوگ بھی اسی مذہب کے پیرو تسلیم کئے جاتے ہیں۔ جو بغیر تمیز کے ہر ایک چیز کو جو ان کو ملجائے۔ کھا لیتے ہیں اور وہ ہندو دیوتوں اور دیویوں سے ایسے ہی بے خبر ہیں۔ جیسے وہ پتھر بے خبر ہیں۔ جن کی وہ بیماری اور خطرہ کے وقت پرستش کرتے ہیں۔"

اب یہ لفظ ایسا بے معنی ہو گیا ہے۔ کہ سر ڈینزل (سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب) کو سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ میں یہ لکھنا پڑا۔ کہ

"ہر ایک دیسی آدمی جو اپنا مذہب بیان نہ کر سکا یا جس نے اپنے تئیں مروجہ مذاہب میں سے کسی ایک مذہب یا کسی خاص فرقہ کا پیرو بیان نہ کیا اسکو ہندو ہی قرار دیا گیا۔ اور نقشوں میں بھی اسکو ہندو ہی دکھایا گیا۔"

یہ تحریر سر ڈینزل ابٹسن صاحب نے سنہ ۱۸۸۱ء میں لکھی لیکن اس تحریر کے بعد جو عرصہ ۳۰ سال کا گذرا ہے اس عرصہ میں لفظ ہندو [illegible] بے معنی ہو گیا ہے [illegible] جن دنوں مردم شماری کا کام جاری تھا۔ ان دنوں میں ایک ہندو یا [illegible] پنڈتوں سے اس امر کی [illegible] کی کہ لفظ ہندو کی کیا تعریف ہے۔ اور چونکہ وہ کوئی ایسا عقیدہ یا [illegible] تعیین نہ کر سکے جس کا ہر ایک ہندو میں پایا جانا لازمی ہو۔ اور جسے ہندو مذہب کا معیار کہہ سکیں۔ [illegible] اس مشکل کو اس طرح حل کرنے کی کوشش کی۔ کہ جو شخص اپنے تئیں ہندو کہے۔ اور جو شخص [illegible] اور خاص مذہب کا پیرو نہ ہو۔ اسکو ہندو بنایا جاوے۔ مہتمم مردم شماری نے بعض ایسا [illegible] کئے جن کے ذریعہ ہندو [illegible] یا [illegible] (جو [illegible] میں بھی [illegible] تسلیم کرتے ہیں) اور دوسرے لوگوں میں جو ہندو کہلاتے ہیں۔ تمیز ہو سکے مگر پنڈتوں کی سبھا نے ان تمام معیاروں کو رد کر دیا۔ ان واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک بھی ایسا عقیدہ یا [illegible] نہیں ہے جس کے ذریعہ ایک ہندو اور غیر ہندو میں تمیز ہو سکے

(در [illegible])

نظم

بڑائی خدا کی سنائیں گے ہم
بتوں کا تفاخر گنوائیں گے ہم

دلوں میں جگہ دی ہے قرآن کو
نہ ہرگز اوسے اب بھلائیں گے ہم

خلاف شرع گر بتاسے کا کوئی
نہ ہرگز ادھر دل لگائیں گے ہم

خطاؤں کو رکھیں گے بالاستحقاق
تفوق کو دل سے گنوائیں گے ہم

نبی کا جہاں طبلہ ڈھو لک ستار
قدم واں نہ ہرگز جمائیں گے ہم

کسی کو نہ مرشد بنائیں گے اپنا
نبی پاک سے لو لگائیں گے ہم

خداوند کا جب ہوا فضل ہم پر
مدینہ میں حضرت کے جائینگے ہم

اذاں دینگے اللہ کے نام کی
نمازیں پڑھیں اور پڑھائیں گے ہم

خدایا بس اب تو یہ کہتے ہیں ہم
نہ شیطان کی راہوں پہ جائینگے ہم

چلیں گے نہ ہرگز خلاف شرع
یہی شعر عنواں بنائیں گے ہم

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

میر حق کی مشعل دکھائیں گے ہم
ضلالت جہالت مٹائیں گے ہم

بہت ہیں جو بدعت پہ مائل رہے
سبھوں کو مسلماں بنائیں گے ہم

ہے اب تک مرقدوں پہ پوجتے
لحد کی پرستش چھڑائیں گے ہم

بھٹکتے رہے کفر و ظلمات میں
رہ راست سب کو دکھائینگے ہم

چھڑائیں گے قندیل و ابرک کی پوجا
پرستش خدا کی سکھائیں گے ہم

نشان علم تحزیہ وست دیا
یہ باطل پرستی مٹائیں گے ہم

پھنسے تھے بہت شرک اور کفر میں
سبھوں کو موحد بنائیں گے ہم

جو گنگا کی لہروں پہ مرتے رہے
اونہیں جام وحدت پلائینگے ہم

جو کرتے ہیں شک پاک قرآن
تو ان کو یہ سورۃ سنائیں گے ہم

جو کہتے ہیں توحید کامل نہیں
اونہیں قل ھو اللہ سنائیں گے ہم

ولایت گئے ہیں جو خواجہ کمال
نصاریٰ کو کلمہ پڑھائینگے ہم

جہاں کے ہر اک سمت اور گوشے میں
صداقت کا ڈنکا بجائیں گے ہم

چلیگا جو۔ حامد خلاف شرع
اوسے قول سعدی سنائینگے ہم

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

(خاکسار عبد الاحد خاں۔ حامد۔ الہ آباد)

پرمیشور مجسم ہے

سے اور ہر اک مسافر سفر کو نہیں
تو ٹھیرا رہا ہم جو آنا نہیں

ناظرین! ہمارے آریہ بھائیوں کا بڑے زور شور کے ساتھ دعوےٰ ہے کہ ہم پرمیشور کو غیر مجسم مانتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ہماری مذہبی کتابوں میں ایشور کو غیر مجسم بتلایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ دعوےٰ از سرتا پا غلط ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم کے حامی ہمیشہ سے پرمیشور کو مجسم مانتے آئے ہیں۔ اور پرمیشور کے متعلق ویدک دھرم کا عقیدہ صرف یہی رہا ہے کہ پرمیشور انسان کی طرح مجسم ہے یہ اور بات ہے کہ موجودہ زمانے کے آریہ دوست علماء اسلام سے پے در پے بحث مباحثوں میں شکست فاش کھانے کی وجہ سے آج عام طور پر پرمیشور کو غیر مجسم بتانے لگے ہیں۔ اس لحاظ سے تو ان صاحبان کو اسلام اور حضرات علماء اسلام کا مشکور ہونا چاہئے تھا۔ لیکن بقولے کہ

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

انشاءاللہ ہم ہی پر ہاتھ صاف کرینگے۔ چونکہ یہ صاحبان ستیارتھ پرکاش اور ویدوں کو اپنے مذہب کی مستند کتابیں مانتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے دعوے (تجسیم پرمیشور) کو ان ہی کتب سے ثابت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

برہم ہر جگہ کامل ہے۔ اسی میں مکت جیو بغیر روک ٹوک وگیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔ اس کا جسم کثیف نہیں ہوتا۔ حقائق ارادے وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں۔ مادی تعلق نہیں رہتا۔
(ستیارتھ سمولاس ۹ صفحہ ۳۱۳)

اس لئے ذات اور معلول عوارض کے ساتھ ترکیب دینے سے برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے بلکہ ایشور نام برہم کا ہے اور برہم سے علیحدہ اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود (جیو) کا نام جیو ہے
ستیارتھ صفحہ ۲۲۲

مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں نہیں ملتا جدا رہتا ہے کیونکہ اگر ملجاوے۔ تو مکتی کا سکھ کون بھوگے۔
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۰

مکت جیو شاہی محیط کل برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے
ستیارتھ صفحہ ۲۸۱

نوٹ از خاکسار۔ عبارت مندرجہ بالا سے صاف طور سے عیاں ہے۔ کہ جیو مکتی کی حالت میں برہم یعنے ایشور میں رہتا ہے۔ اور یہ بھی مسلم ہے۔ کہ جیو اور ایشور ایک نہیں

ہوتے۔ بلکہ دونوں علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں پس اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ ایشور کے درمیان مثل آدمیوں کے پیٹ کے ایک بہت بڑا جوف یا میدان ہے۔ جس میں کروڑہا جیو آنند کے ساتھ انتڑیوں کی ہوا کی طرح گھومتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ جیو مظروف ہے۔ اور ایشور ظرف۔ جیسے بوتل اور عرق۔ جسطرح عرق بوتل میں رہتا ہے۔ اور دونوں ایک نہیں ہوتے۔ پس ایشور کا ظرف ہونا لازم آیا۔ اور چونکہ ظرف کو جوف کا ہونا ضروری ہے۔ اور جوف کے لئے مکانیت۔ اور جسم میں مکانیت پائی جاوے اس کا حادث ہونا محتاج دلیل نہیں۔ لا محالہ حادث ہوگا۔

ناظرین اب آپکو بخوبی علم ہوگیا ہوگا۔ کہ پیروان ویدک دھرم کا عقیدہ پرمیشور کے متعلق یہی تھا کہ وہ خدا کو مجسم جانتے ومانتے تھے۔ جیسے کہ سوامی جی کی مذکورہ بالا تحریر سے بھی پرمیشور مجسم ثابت ہوتا ہے۔

سماجی بھنوا۔ وید اور ستیارتھ پرکاش پر ایمان رکھنے والو۔ کیا آپ صاحبان کہہ سکتے ہیں کہ جو مذہب خداوند قدوس کی نسبت ایسی بے زیب اور بھدی تعلیم دیتا ہو۔ کہ وہ قادر مطلق جو کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ خود بھی مادی جسم کے اندر قید ہے۔ تو ایسا مذہب قابل قبول ہے یا قابل ترک

(خاکسار محمد بخش الدین از اسلام نگر)

گلزار احمدی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ بلطف غیر طریق سے پنجابی نظم میں کتاب معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مومنوں کے لئے سنجیون جان ہے جلد اول از پیدائش تا نزول وحی عمر
جلد دوم از نزول وحی تا ہجرت قیمت عمر
جلد سوم از ہجرت تا وفات۔ قیمت
کل قیمت للعمر تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف للعمر
ملنے کا پتہ
میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

مصنف سیف الصارم و مولوی عبدالرحیم کٹڑیوالہ سے خصوصاً اور دیگر علمائے احناف سے عموماً ایک سوال

مقلدین احناف تقلید کے وجوب ہونے کے قائل ہیں۔ بلکہ فرضیت بھی ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پیر مارتے ہیں۔ جو اہل بصیرت پر پوشیدہ نہیں۔ اب خاکسار انکی معتبر کتب سے انکی طرف سے دلیلیں وجوب ہونے تقلید کی پیش کرتا ہے۔ اور بعد کو اپنا سوال پیش کرکے جواب طلب ہے

قال ابن الہمام فی فتح القدیر فبھذا ظہر ان الصواب ما ذھب الیه ابوحنیفه و ان العمل علی مقلدیه واجب ولا افتاء بغیرہ لا یجوز لھم

ترجمہ۔ کہا ابن الہمام نے بیچ فتح القدیر کے پس ساتھ اس کے ظاہر ہوا۔ کہ بے شک صواب وہ ہے۔ کہ گئے ہیں اوسکی طرف ابوحنیفہ اور بیشک عمل کرنا اوس کے مقلد پر واجب ہے۔ اور فتوے دینا بغیر اس کے جائز نہیں۔ انکو اور کہا۔ مولف تفسیر احمدی نے بیچ تفسیر ففھمناھا سلیمان کے اذا التزم احد مذھبا یجب علیه ان یدوم علی مذھب التزمه ولا ینتقل الی مذھب اٰخر۔

ترجمہ۔ جب لازم کرلیا کسی نے کوئی مذہب سو واجب اسکو یہ کہ ہمیشہ رہے اس مذہب پر کہ لازم کرلیا ہے اوسکو اور نہ رجوع کرے مذہب دوسرے پر انتہیٰ۔

اور شرح عین العلم میں ملا علی قاری سے مرقوم ہے۔ فلو التزم احد مذھبا کابی حنیفة او الشافعی لم فلزم علیه الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلة من المسائل

ترجمہ۔ پس اگر لازم کرلیا کسی نے کسی مذہب کو مانند ابوحنیفہ رحمہ کے یا شافعی رحمہ کے۔ پس لازم ہے اوسکو ہمیشگی۔ پس تقلید نہ کرے غیر مذاہب کی کسی مسئلہ میں منقول ہے۔

سو میرا بیان کرنا ان عبارتوں کا یہ ہے۔ کہ فقہ کی کتابوں میں جن پر احناف کا عملدرآمد ہے ایسی کئی ایک عبارتیں موجود ہیں۔ جن سے حنفیہ وجوب تقلید کا ثابت کرتے ہیں۔ نہ کہ ہم وجوب کے قائل ہیں۔ بلکہ ہم تو تقلید شخصی کو ممنوعات میں داخل سمجھتے ہیں۔ سو بقول احناف تقلید واجب ہے مقلدین نعمانیہ پر امام نعمان بن ثابت کی سو ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ وجوب کے ترک کرنے سے انسان گنہگار ہوتا ہے۔ اس لئے مقلد پر لازم ہے۔ کہ ہمیشہ اپنے امام کی تقلید پر قائم رہے ورنہ ان کا وجوب ہوگا۔ اور تقلید امام سے خارج سمجھا جاوے گا۔ اور عقل بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ جس کی تقلید واجب یا فرض سمجھی جاوے۔ اس کی تقلید سے باہر نکلنا کسی صورت میں درست نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم اہلحدیثوں کا مذہب ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ہم پر فرض ہے۔ اور سوائے حکم جناب شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی غیر طرف جانا منع ہے اور نہ ہم سوائے تقلید پیغمبر خدا کے اپنے پر واجب یا فرض سمجھتے ہیں۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

سو اسی طرح پر برادران احناف کو ضروری والابدی امر ہے۔ کہ سوائے اپنے امام کے غیر کا فتوے کسی مسئلہ میں نہ دیویں۔ کیونکہ وجوب تقلید اسی کا نام ہے۔ سو خلاصہ عرض یہ ہے۔ کہ جن مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمہ نے توقف کیا۔ جیسے ختنہ کرنے کی مدت یا اولاد نابالغ کفار مشرکین فوت شدہ قیامت کو کہاں ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ سو ایسے مسائل میں حنفیہ کس کے قول پر فتوے دیوینگے۔ جبکہ اُن کے امام کا فتوے موجود نہیں۔ اور غیر کے فتوے پر فتوے دینا تقلیدی صاحبان کو جائز نہیں ہے۔ سو تقلیدی صاحبان کو بڑا محال ہے۔ کہ اب کہاں جاویں۔ اور توقف والے مسائل میں کیا جن میں امام سے روایت ہی نہیں آئی۔ کہ

تشریف لے جاویں۔ یا ایسے مسایل میں غیر کی طرف رجوع کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ تو کس دلیل سے سمجھتے ہیں۔ سو اڈیٹر سراج الاخبار جہلم مولف سیف الصارم و عبدالرحیم کمشر لوالہ خصوصاً اور دیگر جملہ حنفی عموماً جواب دیکر مشکور فرماویں۔ اور جس پرچہ میں جواب تحریر کریں۔ اس پرچہ میں پہلے بندہ کی جملہ عبارت شایع کرکے ذیل میں جواب دیں۔ میں ہوں علمائے اہلحدیث کا غلام نورمحمد عفا اللہ عنہ از موضع ممیاں ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم

جواب الجواب

۹ رجون ۱۹۱۴ء کے سراج الاخبار جہلم صفحہ میں ہمارے قدیمی کرم فرما مولوی فقیر محمد صاحب اڈیٹر سراج الاخبار نے ہمارے مضمون مندرجہ ۲۲ مئی ۱۹۱۴ء کے اہلحدیث جو بسرخی "اڈیٹر سراج الاخبار جہلم کو خصوصاً اور دیگر علمائے احناف کو عموماً ذیل چیلنج" کے ضمن درج ہوا تھا۔ اس کے جواب میں لبعنوان "نامہ نگار اہلحدیث کا کج فہمی سے چیلنج" عجیب طرح سے تردیدی مضمون دھر گھسیٹا ہے۔ اور اصل سوال سے بالکل ہی مونہہ پھیر کر پلڑا چھوڑانا چاہتا ہے۔ اور مضمون پڑھکر از حد حیرانی ہوئی ہے کہ مولوی صاحب نے سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ پر بھی پانی پھیر دیا اول تو خاکسار کا مضمون بعینہ درج کیا ہی نہیں۔ دوسرا کچھ خلاصہ لکھکر اصلی جواب سے روگردانی کرکے اور ہی مضمون سے دو کالم سیاہ کر دئے تیسرا خاکسار پر کئی ایک جگہ محض ازراہ خفگی سے مسخری اڑائی ہے۔ بھلا یہ تو آپکی تہذیب کا نمونہ ہے۔ اب اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ سوال تو یہ تھا۔ کہ بعض مسایل میں مختلف اقوال ہر سہ اماموں کے آتے ہیں۔ اور فتوئے ایک پر ہوتا ہے۔ باقی اقوال کو رد کیا جاتا ہے۔ منجملہ ان مسایل میں سے ایک ماء مستعمل وضو کا مسئلہ ہے۔ جس میں ہر سہ امام جدا جدا ارشاد فرماتے ہیں

سو آپ نے یوں جواب دیا ہے۔ کہ یہ ہر دو مذاہب امام صاحب ہی سے ہیں۔ شاگردوں کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ سو جناب من اگر ہر دو قول امام ابوحنیفہ کے ہی ہیں۔ تو پھر امام ابو یوسف و امام محمد صاحبان رح کی طرف کوئی قول منسوب کرنا چہ معنے دارد۔ کیا امام ابوحنیفہ رح صاحب نے ایک آن میں یہ ہر دو قول بیان کئے ہیں یا تقدیم تاخیر کا زمانہ ہے۔ اگر فرضاً امام صاحب ہی کے ہر دو قول تسلیم کئے جاویں تو پھر یہ ضروری ولازمی امر ہے۔ کہ تقدیم و تاخیر کا زمانہ معلوم ہو۔ اور جس قول سے امام صاحب نے رجوع کیا ہو۔ وہ قول بخوبی ظاہر ہو۔ تاکہ پہلے متروک اس پر عمل کیا جاوے۔ اب کس روایت امام صاحب کو اخیری قول تسلیم کیا جاوے۔ اور کس قاعدہ سے دوسرے کو چھوڑا جاوے۔ آپ نے تو صرف یہ ہی لکھ مارا ہے۔ کہ ماء مستعمل میں ہر دو روایتیں امام صاحب ہی سے ہیں۔ اور تقدیم تاخیر کا کچھ ذکر تک بھی نہیں کیا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ صاف صاف لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ یہ قول فلاں صاحب کا ہے پھر اوس کی طرف نسبت کرنا توجیہ سے خالی نہیں جو آپنے ہدایہ وغیرہ کی عبارت لکھی ہے۔ وہ خاکسار کو بھی معلوم ہے سو خاکسار کے سوال کا جواب نہ دینا جیسا کہ لازم تھا۔ یہ آپکی علمیت پر دال ہے۔ کیونکہ کمترین نے تو اختلافات کے سبب سے مسئلہ دریافت کئے تھے۔ مگر آپ نے وہی اختلاف بحال رکھکر عبارت ہدایہ وغیرہ لکھدی۔ جس میں سوال لاینحل کی صورت میں رہا۔ اب خاکسار اسی مضمون سابقہ کو دیگر لباس پہنا کر ہدیہ ناظرین کرتا۔ امید ہے کہ عمر رسیدہ اڈیٹر سراج الاخبار جہلم ٹھنڈے دل سے غور فرماکر پورے طور پر تسلی بخش جواب سے سرفراز فرماکر مشکور فرماوے گا۔ اور ناظرین کو ہنسی کا موقع نہ دے گا۔ برادران مقلدین اہل علم کی خدمت میں عموماً اور مولف سیف الصارم کو خصوصاً لکھا جاتا ہے۔ کہ آپکے ہر دو مقلدین بھائیوں میں اس مسئلہ میں باہم بحث ہو رہی ہے۔ زید کہتا ہے۔ کہ میں مقلد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا ہوں

اور تقلید کو واجب جانتا ہوں۔ لیکن جب میں کتب فقہ مثلاً کنز۔ قدوری۔ مختصر۔ وقایہ۔ ہدایہ وغیرہ میں کسی مسئلہ کے درمیان اختلاف دیکھتا ہوں توجس کے قول پر مفتی کا فتوئے ہوتا ہے۔ اسپر عمل کرتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ تمام روایات میرے ہی امام کی ہیں۔ اسی سبب سے میں اپنے امام کا مقلد اور پابند اور قایم اپنے مذہب پر ہوں۔ لیکن تو اے عمر جو کہ کوئی حدیث کسی کتاب میں یا کسی اہلحدیث سے دیکھ سن لیتا ہے۔ تو فوراً بلا تحقیق کرنے صحیح ضعیف سے اور ناسخ منسوخ اور مرفوع موقوف سے بیجا یا قول اپنے امام کا حدیث کے مقابلہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور حدیث کو اپنا مذہب سمجھکر آپ کو حنفی کہتا ہے۔ سو تو جھوٹا ہے۔ عمر کہتا ہے۔ کہ میں بھی مقلد امام ابوحنیفہ کا ہوں۔ اور تقلید کو مباح سمجھتا ہوں لیکن میں جب کوئی حدیث شریف پالیتا ہوں۔ اور اپنے امام کا قول غیر حدیث صحیح کے مخالف پاتا ہوں تو میں اس قول کو بارشاد اپنے امام کے چھوڑ کر حدیث شریف پر عمل کرتا ہوں۔ اس سبب سے میں اپنے امام کے مذہب کا پابند ہوں۔ اور جب تو مقلد ہے۔ امام صاحب کا۔ اور تقلید کو واجب جانتا ہے۔ اور معنے یہ کرتا ہے۔ کہ امام کے قول پر عمل کرنا بلا حجت۔ تو پھر جب امام صاحب کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پاتا ہے۔ یعنے امام محمد یا امام یوسف یا امام زفر تو مفتی کے کہنے پر عمل کرکے فوراً اپنے امام کا قول غلط اور باطل سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ ماء مستعمل کا مسئلہ الماء المستعمل لرفع حدث او قربۃ اذا استقر فی مکان طاھر لا مطہر کنز ۱۲۔ اس میں تین طرح کا اختلاف ہے ایک یہ کہ ماء نجس مستعملاً دوسرا مثل لیس بہ مستعملاً۔ تیسرا ماحکمۃ یعنے کیا چیز مستعمل کرتی ہے۔ حدث کے رفع کرنے نے یا ثواب کی نیت سے ابوحنیفہ کے نزدیک ہر دو حالتوں میں مستعمل ہوجاتا ہے۔ اور کسی وقت مستعمل ہو [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب عضو [illegible]

ہے - اور کیا حکم ہے - پس نزدیک امام ابوحنیفہ کے پلیدی غلیظہ ہے - اور امام ابو یوسف کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے - اور امام محمد کے نزدیک پاک مگر پاک کنندہ نہ ہو۔ کہتے ہیں - اور فتوے امام محمد کے قول پر ہے - دوسرا مسئلہ - جن کنوئیں میں جس سے کوئی نجاست یا کوئی حیوان نکلا - اور وقت گرنے کا معلوم نہ ہو - اور حیوان پھولا پھٹا ہو - تو نزدیک امام صاحب کے ایک دن رات کی نمازیں اعادہ کی جاوینگی اگر حیوان پھولا یا پھٹا ہو - تو تین دن رات کی نمازیں اعادہ کریں گے - جو اس پانی سے پڑھی گئی ہوں - اور صاحبین کے نزدیک جب کوئی پلیدی یا کوئی حیوان کنوئیں میں پایا جاوے تب ہی حکم نجس کا ہوتا ہے - اعادہ نماز کی کچھ ضرورت نہیں - اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے

تیسرا مسئلہ ہے - جو کیل بالخصوص اور بالقبض کے باب میں لکھا ہوا ہے - کہ وکیل بالخصومۃ کو پہنچتا ہے - کہ مدعا علیہ سے مال وصول کرکے اپنے قبضہ میں لیوے - نزدیک ہمارے [illegible] کے لیکن امام [illegible] ابو یوسف و امام [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] صاحب کے [illegible] یا [illegible] معلوم اتفاق [illegible] [illegible] فتوے امام صاحب کے [illegible] کے مقابلہ میں کبھی ابو یوسف اور کبھی امام [illegible] اور کبھی [illegible] اور کبھی امام زفر [illegible] چھوڑ دیا ہے - کبھی امام صاحب کا قول [illegible] ابو یوسف کا قول اون کے [illegible] [illegible] عجیب کی بات ہے [illegible] [illegible] پر فتوے ہوتا ہے - اور [illegible] [illegible] ہے - لیکن مفتی صاحب ایک کی [illegible] [illegible] بتاتا ہے کہ وہ مفتی کون تھا - اور [illegible] ہوا ہے - اور کہاں کا رہنے والا تھا اور کس درجہ کا عالم تھے مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب

یا عامی تھا - جس کے حق میں صاحب رد المحتار شامی کا قول وارد ہے - ان العامی لا مذھب لہ - اگر اسی طرح پر ہے - تو بتلا دیں - کہ آپ کس کے مذہب پر ہو سکتے - اب آپکو لازم ہے - کہ بعد ملاحظہ کے اس ہر دو تقریر کے جواب باصواب تسلی بخش ارقام فرما دیں (خاکسار منشی نور محمد عفا اللہ عنہ از موضع ممیاں)

کھلی چٹھی

بنام

مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث

وممبر اصلاحی کمیٹی ندوۃ العلماء

بغرض اشاعت اہلحدیث

جناب من - جب میرے خط کی نقل جلسہ انتظامیہ میں پیش ہوکر درج روداد اسٹرائک کی گئی - اوس وقت میں نے یہی مناسب سمجھا - کہ بغیر کسی بحث ومباحثہ کے نفس خط کا اعتراف کر لوں - لیکن اب جبکہ قوم کی طرف سے تمام معاملات ندوہ کی تحقیقات کے لئے ایک منصف جماعت مقرر ہو گئی ہے - اور آپ بھی اوس کے ممبر ہیں - میں اوس خط کی توثیق کی غرض سے آپ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں -

میرا خیال ہے - کہ اوس خط کی نقل میں ایک ایسی خطرناک تحریف کی گئی ہے جس سے خط کا مفہوم بالکل بدل گیا ہے - خط کی جو نقل درج روداد کی گئی ہے - اوس میں اسٹرائک وغیرہ کی تحریک کے بعد یہ فقرہ درج ہے کہ یہ مولانا کا حکم ہے کہ اس فقرہ میں کہہ کر ایک اہم اشارہ سے ثابت ہوتا ہے - کہ اوس کی تمام تحریکیں مولانا شبلی کے حکم سے کی گئی ہیں - حالانکہ جہاں تک مجھے یاد آتا ہے میں نے ان تمام تحریکات کے بعد لکھا تھا - کہ مولانا فرماتے ہیں کہ اس خط کی کسی کو خبر نہ ہو - اس جملہ میں مولانا کے فرمانے کا تعلق صرف اخفاء خط سے ہے - نہ تمام تحریکات سے - اور میں نے مولانا کے منشا سے اسی اخفاء پر زور ڈالنا چاہا تھا -

یہ ایک ایسی تحریف ہے جس کا اثر مولانا شبلی کی ذات پر بلکہ نفس معاملہ پر براہ راست پڑتا ہے اس بناء پر میری درخواست ہے - کہ آپ اصل و نقل کی مطابقت کرکے جو نتیجہ ظاہر ہو - اوس سے پبلک کو اپنے اخبار کے ذریعہ سے مطلع فرما دیں اور اگر ناظم صاحب اصل خط کے دکھانے پر آمادہ نہ ہوں - تو اون کے انکار پر سے قوم کو مطلع فرمائے - ہر مجرم کی جائز خواہشیں پوری کی جاتی ہیں - پس میری یہ خواہش جب آسانی سے پوری ہو سکتی ہے تو کیوں نہ پوری کیجاوے

والسلام - عبدالسلام ندوی ۱۰ - جون ۱۹۱۴ء

اڈیٹر - سردست اصلاحی کمیٹی اصلاح دستور العمل میں مشغول ہے - اگر یہ چٹھی کا ذکر کسی جلسہ میں آیا - تو اصل چٹھی دیکھنے کی کوشش کی جاویگی - انشاء اللہ

نغمہ داودی

عورت - آریہ سماج اور اسلام

جس لڑکی کا بھائی نہ ہو یا جس کے بھائی کا نام معلوم نہ ہو - ایسی لڑکی سے ویواہ نہ کرے
منوسمرتی ص ۶۶

شودر کی لڑکی کو اپنے پلنگ پر بٹھانے سے براہمن نرک میں جاتا ہے منوسمرتی ص ۹۹
عورت کے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاوے
منوسمرتی ص ۱۲۴

حیض والی عورت سے بات نہ کرے
منوسمرتی ص ۱۳۴

حیض والی عورت کا چھوا ہوا بھوجن نہ کرے - منوسمرتی ص ۱۵۱

عورت کو صلاح ومشورہ کے وقت اپنے پاس نہ بیٹھانے نہ رکھے منوسمرتی ص ۲۵۳

عورتیں کو [illegible] نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان کی عقل ایک حالت پر قایم نہیں رہتی ص ۲۶۲

اسلامی احکام اور دیگر مذاہب کے اصول سے مقابلہ

عورتیں خود مختار ہونے کے لائق نہیں ہیں۔
منوسمرتی صفحہ ۲۲۵

عورت صورت اور عمر کا لحاظ نہیں کرتی بلکہ مردی کا لحاظ ہوتا خواہ بدصورت ہو یا خوبصورت لیکن مردی رکھتا ہو۔ اسی سے بھوگ کرتی ہیں۔ منوسمرتی صفحہ ۳۲۹

جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے
منوسمرتی صفحہ ۲۲۹

چارپائی پر عورت کے ساتھ نہ سووے
منوسمرتی صفحہ ۲۲۴

عورت کے ساتھ ایک برتن میں کھانا نہ کھاوے۔ منوسمرتی صفحہ ۲۲۴

خاکسار۔ ناظرین تحریر محولہ الصدر کو دیکھ کر آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ منوجی نے کسقدر عورتوں کی تحقیر فرمائی ہے۔ اب ملاحظہ کیجیے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۲

بچہ اس کرنے والی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیے۔ صفحہ ۱۰۲

خاکسار۔ ممکن ہے۔ کہ میں عورات کے بارہ میں کچھ اسلامی تعلیم پیش کروں۔ حدیث میں آیا ہے۔ تم اپنی عورتوں کو نیکی کی نصیحت کرو۔ اون کی ناموس تمہارے ہاتھ ہے۔ اون کا نان و نفقہ زیادہ کرو گے تو حق تعالےٰ تمہارا رزق اور عمر زیادہ کریگا۔ جیسا سلوک تم اون کے ساتھ کروگے۔ ویسا ہی خدا تمہارے ساتھ کرے گا۔

حدیث دوم۔ مرد کو نماز کی پرسش کے بعد جورو اور لونڈی غلام کے حق کی پرسش ہوگی اگر جورو کو خوش رکھے گا۔ اور باندی غلام کے ساتھ احسان کرے گا۔ تو خدا اوس کے ساتھ احسان کرے گا۔

سوم حدیث۔ جو شخص اپنی بی بی کو ایذا دے گا۔ تو حق تعالےٰ اوس کی توبہ اور نیک عمل کو قبول نہ کریگا۔

چہارم۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ عورت پر ظلم نہ کرے۔ نہ زیادتی کرے۔ اگر عورت زیادتی کرے۔ یا زبان درازی۔ تو مرد صبر کرے۔ اور غصے میں آکر کچھ موہنہ سے نہ کہہ بیٹھے۔ مرد کے صبر سے عورت شرمندہ ہو کر خود بدخوئی نہ کرے گی۔

روایت ہے۔ کہ ایک شخص اپنی عورت کا شکوہ لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر پہنچا دیکھا۔ کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ سے زبان درازی کرتی تھیں۔ یہ خیال کرکے کہ یہ خود اس بلا میں گرفتار ہیں۔ دروازے سے لوٹا حضرت عمر کو جب معلوم ہوا۔ تو اوسکو بلایا۔ اور سبب پوچھا کہا کہ میں اپنی جورو کا گلہ کرنے آیا تھا جب آپ کو بھی اس بلا میں دیکھا۔ تو لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ میری بی بی کے مجھپر بہت حق ہیں۔ اسوجہ سے میں نے اوسکو معاف کیا اول وہ میرے اور دوزخ کے درمیان میں آڑ ہے کہ حرام سے محفوظ ہوں۔ دوسرے وہ میری نگہبان ہے جب میں کہیں جاتا ہوں۔ تو میرے مال کی وہ حفاظت کرتی ہے۔ تیسرے وہ میری دھوبن ہے جب میں نہاتا ہوں۔ تو وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھے۔ میرے بچے کی دایہ ہے کس محنت سے پرورش کرکے دودھ پلاتی ہے۔ پنجم میری بھٹیاری ہے۔ کھانا پکانے کے وقت سستی نہیں کرتی۔ یہ سنکر اوس نے کہا کہ میری عورت کے بھی حقوق مجھپر ایسے ہی ہیں میں نے بھی معاف کیا۔

اب ناظرین غور کریں۔ کہ سوامی کا تو یہ قول کہ بچہ اس کرنے والی سے شادی تک نہ کرو جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ کنوارہی رہے تاکہ عصمت و عفت کو تاحیات بدوقی (؟) ہے۔ اور اسلام کی یہ تعلیم کہ اگر عورت زیادتی کرے۔ یا کبوا اس زبان درازی کرے۔ تو مرد صبر کرے۔ وہ لبد کو خود شرمندہ ہو کر خاموش ہو جائے گی۔ کہیوں صاحبان سوامی جی کی سزا معقول ہے۔ یا اسلام کی۔

اے آریہ صاحبان! انصاف سے کہئے۔ کہ آپکی تعلیم کیسی ہے۔ کیوں عورتوں کی حق تلفی کرتے ہو۔ کیا آپ کو ثابت نہیں ہوا کہ اہل اسلام کے یہاں کسقدر عورتوں کی قدر و منزلت ہے اب تو بنڈت کھوجدت جی بہت لیس و پیش میں ہونگے۔ کہ عورتوں کی قدر کیا کریں۔
(خاکسار منشی محمد داؤد خاں از سرائے ترین)

ایک بہت مفید مشورہ

(از اخبار ملت لاہور)

لاہور کا اخبار ملت اسلامی ہمدردی میں مشہور ہے گو اوس کے مخالف اوسکو بدنام کرنے کے لئے ملت فروش کہا کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے اخلاص اور ہمدردی میں اگر بکر کوئی نہ کوئی مفید مشورہ مسلمانوں خصوصاً ترکوں کو دیتا رہتا ہے۔

حال میں جو ترکی یونانی جنگ کا احتمال ہو رہا ہے اس کی بابت (بقیہ خبر) ملت مشورہ دیتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند اپنے بادشاہ سلامت سے درخواست کریں اور بالیانی (؟) ترکی دربار کو بھی لکھیں۔ کہ وہ انگریزوں سے درخواست کریں کہ جنگ ٹلا دیں۔ تو ہمارا بادشاہ ضرور بیچ میں پڑیگا۔

ہم بھی اس تجویز کو مستحسن جانتے ہیں مگر اتنی ترمیم کے ساتھ ... اخبار ملت بھی اوس درخواست پر دستخط کریں۔ تو امید کیا یقین ہے کہ کامیابی ضرور ہوگی۔ (خاکسار مولانا بخش کشتہ امرتسری)

کتاب حدیث الفاشیہ و صلاح ذات البین کے خریداروں کو اطلاع

جناب حکیم سجاد حسین صاحب مین پوری نے اخبار اہلحدیث میں ہر دو کتب مرقومہ بالا کی بابت یہ اشتہار شایع فرمایا ہے کہ دونوں سعید المطابع پریس بنارس سے ملیں گی

واضح ہو کہ ہر دو کتب مذکورہ گو سعید المطابع پریس بنارس ہی کی مطبوعہ ہیں۔ لیکن عرصہ دو سال کا ہوا کہ بالکل تمام ہو گئیں۔ اب تک میں انہیں دونوں کا ایک

فتاوے

س نمبر ۹۶ - بے نمازی مرد ہو یا عورت ہو۔ تو اس کی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ جواب بدلیل حدیث و قرآن ہونا چاہئے۔ [illegible]

ج نمبر ۹۶ - نماز جنازہ کا پڑھنا اپنے مسلمان کی [illegible] ہے [illegible] کلمہ گو [illegible] فرمایا ہے [illegible] الصلوٰۃ [illegible] حدیث شریف میں آیا ہے [illegible] لا [illegible] ماننے والوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے [illegible] اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے [illegible] ایمان اور کفر کا محل قلب ہے [illegible] حدیث میں کفر کا لفظ آیا ہے [illegible] کافر نہیں [illegible] رسول کی تصدیق ہو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔

حدیث میں آیا ہے۔ جو لا الہ الا اللہ پڑھے [illegible] اس کا جنازہ بھی پڑھو۔

س نمبر ۹۷ - جمعہ کے دن نماز جمعہ میں خطبہ جمعہ کا پڑھنا فرض ہے یا سنت [illegible] بدلیل قرآن و حدیث تحریر فرمائیے (م م)

ج نمبر ۹۷ - جمعہ کے دن خطبہ پڑھنا نماز جمعہ کے لئے ضروری ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پڑھا ہے

س نمبر ۹۹ - بغیر ولی کے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ بدلیل قرآن و حدیث تحریر فرمائیے (م م)

ج نمبر ۹۹ - حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی [illegible] بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں [illegible] لڑکی بیوہ ہو۔ تو [illegible] لڑکی کی رضا [illegible] ہو گی۔

س نمبر ۱۰۰ - کسی شخص نے [illegible] عورت سے زنا کیا [illegible] حمل ہو گیا [illegible] وہ مرد اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ [illegible] حالت میں [illegible] نکاح درست ہو گا یا نہیں [illegible] مشکوٰۃ شریف میں کتاب النکاح [illegible] مسلم شریف کی حدیث [illegible] جو روایت ہے [illegible] اس کا مطلب [illegible] حدیث خاص ہے یا عام [illegible] الاستبراء کی پہلی فصل میں جو حدیث مسلم شریف کی ابو الدرداء سے روایت ہے [illegible] فصل میں [illegible] ابوداؤد [illegible]

ج نمبر ۱۰۰ - [illegible] تو نکاح درست ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له [illegible] حدیث میں [illegible] نکاح [illegible] اولاد [illegible] یہ ہے کہ کسی مصلحت سے حاکم مناسب سمجھے۔ تو زانی کو جرم کے ساتھ درے بھی لگا دے۔ اور کنوارے کو دروں کے ساتھ سال بھر جلا وطن بھی کر دے۔ ابوداؤد کی حدیث کا مطلب وہی ہے [illegible] کرے۔

س نمبر ۱۰۱ - ایک شخص مر گیا۔ اور اس کے [illegible] اور اس کے وارثوں نے خوشی سے کہا کہ آپ لوگ [illegible] چاول و دال وغیرہ دیتا ہوں۔ تم لوگ [illegible] کھانا کھاؤ۔ یا مٹھائی وغیرہ [illegible] دیتا ہوں [illegible] تو یہ کھانا جائز ہے یا نہیں (م م)

ج نمبر ۱۰۱ - [illegible]

س نمبر ۱۰۲ - حدیث شریف میں ہے کہ زانی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے [illegible] مگر [illegible] حدیث مسلم کی روایت [illegible] ایک مولوی نے [illegible] کہا کہ چالیس دن تک ایمان نہیں آتا [illegible] مولوی صاحب کے پاس گئے اور پوچھا۔ [illegible] ہم نے مولوی صاحب سے حدیث طلب کی۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا [illegible] حدیث [illegible] ایسی حدیث [illegible] (ذہیر از نگون)

ج نمبر ۱۰۲ - حدیث شریف میں زانی کی بابت جو آیا ہے [illegible] جو سوال میں نقل ہوا ہے [illegible] تو ایمان آ جاتا ہے [illegible]

س نمبر ۱۰۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] تاریخ [illegible] شریف میں [illegible]

ج نمبر ۱۰۳ - [illegible]

س نمبر ۱۰۴ - شعبان کی [illegible]

متفرقات

ایک معقول شکایت حکیم خیر محمد صاحب رئیس ڈیرہ غازی خاں اہلحدیث کی شکایت کرتے ہیں۔ ناظرین خصوصاً نامہ نگاران غور سے سنیں حکیم صاحب موصوف اہلحدیث کے پرانے بہی خواہوں میں سے ہیں۔ پہلے آپکی شکایت کے دفع کرنے کیطرف توجہ ہونی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بخدمت جناب مولانا صاحب زاد اللہ فکم السلام علیکم۔ آج پرچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷۔ رجب ۱۳۳۷ھ صفحہ ۵ کالم ۳ پر مضمون ”بہی خواہان اہلحدیث توجہ فرماویں“ کا دیکھا گیا۔ اور قبل ازیں بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ جسکا جواب عرض کرتا ہوں۔ گوش ہوش سے توجہ فرماویں۔ باقی ملکوں کی تو مجھکو خبر نہیں۔ کہ وہ کیوں ترقی اخبار اہلحدیث کی نہیں کرسکتے۔ اور ہمارے علاقہ کا تو یہ حال ہے۔ کہ کوئی مضمون اخبار شریف کا آسان نہیں ہوتا جو ہر ایک بشر کے فہم میں ہو۔ اور کوئی عالم سمجھے تو سمجھے۔ ورنہ عام فہم ہرگز نہیں۔ اگر کوئی عربی ہے۔ تو کسی جگہ عربی کا ترجمہ ہے۔ اور کسی کا نہیں۔ اگر کوئی آیت ہے۔ تو کوئی ٹکڑا ہے اور کوئی ٹکڑا ترک کیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی حدیث ہے تو وہ بھی علی ہذا القیاس۔ اور اگر حدیث پوری ہے۔ تو اوسکا ترجمہ کوئی نہیں۔ اور جو مضامین دہرم شاستر کے ہیں۔ آریہ کے۔ اون کے نہ تو لفظ فہم میں آتے ہیں۔ نہ اون کے معانی معلوم ہوتے ہیں۔ علی ہذا القیاس انگریزی۔ الفاظ۔ اخبار کی تحریر و تقریر ایسی ہونی چاہئے۔ جو ہر کوئی بآسانی سمجھ سکے جو آدمی اخبار کو دیکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمکو پوری سمجھ نہیں آتی۔ ہم کیوں خرید کریں۔

اہلحدیث۔ یہاں تو اس شکایت کا خیال رہیگا امید ہے آپ بھی اپنے ہاں اسکا انتظام فرماوینگے۔ کہ اخبار بین لوگ اردو کی چند کتابیں پڑھ لیا کریں خصوصاً اہلحدیث کے مذہبی رسالے تاکہ اونکو اردو خوانی کی استعداد پیدا ہو سکے

الرشید مدرسہ دیوبند سے ایک رسالہ القاسم ماہوار نکلتا ہے جس میں مضامین مذہبی اور علمی نکلا کرتے ہیں۔ اب اوسی وزن کا ایک اور رسالہ الرشید نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس میں بھی مضامین اوسی رنگ کے ہوا کریں گے۔ لکھائی۔ چھپائی کا انتظام معقول۔ قیمت سالانہ ۲ روپے

لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ ایک ہی موضوع پر دو رسالوں کے اجراء کا کیا باعث ہے۔ ہم اپنے تجربہ کی بناء پر خوف کرتے ہیں۔ کہ الرشید سے القاسم کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ خدا کرے ہمارا خیال غلط ہو

عصر جدید بہت پرانا اصلاحی ماہوار رسالہ تھا۔ جو ملک کے مشہور اہل قلم خواجہ غلام الثقلین صاحب لیڈر کی اڈیٹری میں نکلتا تھا۔ کچھ مدت بند رہ کر اب بشکل جدید (ہفتہ وار) میرٹھ سے جاری ہوا ہے۔ مضامین اخلاقی اور ملکی نفیس ہوتے ہیں قیمت سالانہ (للعہ) پتہ مینیجر صاحب عصر جدید میرٹھ

مہاشہ دہرمپال کے لیکچر بٹالہ میں ۱۳-۱۴ جون کو بٹالہ میں مہاشہ دہرمپال کے لیکچر بڑے زور شور سے ہوئے۔ آریہ سماجیوں نے پولیس میں رپورٹ کی۔ کہ فساد ہو جائیگا۔ اس پر افسر پولیس نے دوسرا لیکچر بند کر دیا۔ مگر مسلمانوں نے کوشش کر کے اجازت حاصل کر لی۔ لیکچر ہوا۔ نہ کوئی فساد ہوا نہ جہاد۔ تعجب ہے بعض افسر اس قسم کی رپورٹوں پر کیونکر اعتبار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت حال صرف اتنی ہوتی ہے کہ جو لوگ اندیشہ فساد کی رپورٹ کرتے ہیں وہ اس قسم کے جلسوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور بس۔ سو اسکا علاج آسان ہے۔ کہ ایسی رپورٹ کرنے والوں کو جلسہ کے وقت پولیس میں حاضر رہنے کا حکم دیا جاوے۔ اگر اسکو وہ شاق سمجھیں۔ تو حکم دیا جاوے۔ کہ جب تک جلسہ رہے۔ تم اپنے گھروں میں رہو باہر مت نکلنا ورنہ فساد تمہارے نام لکھا جائیگا پھر دیکھیں فساد ہوتا ہے یا نہیں۔ امرتسر کے سابق کوتوال صاحب نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا تھا۔

اہلحدیث کے شائق ایسے بھی ہیں بابو کمال الدین صاحب اوورسیر از مقام گھورا دلی ضلع مرزاپور لکھتے ہیں:۔ کہ

مکرم و معظم جناب مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ عرض ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث ختم کرنے پر جی نے اس کے کہ پیاس کم ہو۔ بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ حجم کم ہے اگر حجم ڈبل کیا جاوے۔ تو قیمت اخبار بھی ڈبل یعنے چھ روپے (عہ) سالانہ کر دی جاوے امید ہے کہ سب خریدار متفق ہونگے۔

اڈیٹر۔ خریداروں کی طرف سے کون اظہار کر سکتا ہے۔ کریں تو وہ خود ہی کریں

سکھوں اور آریوں میں کش مکش سکھوں اور آریوں میں آجکل بہت کشیدگی ہو رہی ہے: فریقین کے اخبار ایکدوسرے پر الزام دہرتے ہیں۔ پٹیالہ کے آریوں نے ایک کتاب ”خالصہ پنتھ کی حقیقت“ لکھی ہے جس پر ریاست کی طرف سے اس کے مصنفوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ کتاب ہمارے پاس بھی پہنچی ہے۔ لیکن ابھی ہم اسکی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔

کراچی کا مقدمہ کراچی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تصویر کا تماشہ ایک انگریزی کمپنی نے دکھایا تھا اسپر ناراضگی کے جلسے تمام ملک میں ہو رہے ہیں امرتسر میں بھی ہوئے۔

مگر ۲۰۔ جون کو افسوسناک خبر آئی۔ کہ کراچی کے سٹی مجسٹریٹ نے وہ مقدمہ جو مسلمانوں کیطرف سے توہین مذہبی کی بناء پر انگریزی کمپنی کے خلاف چلایا تھا۔ خارج کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تفصیل کا انتظار رہے

اخبار زمیندار کی دونوں اپیلیں نامنظور جن اپیلوں پر اسلامی نہیں ہندوستانی پبلک کی آنکھیں لگ رہی تھیں۔ جن کی منظوری کے دل سے خواہاں تھے افسوس ۲۳۔ جون کو نامنظور ہوئیں۔

اسلامی اور ملکی ہمدردی کے علاوہ اخبار کی برادری

انتخاب الاخبار

غریب افسر ہیں اس وقت آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے صوبہ کے گورنر (حال قیمتی) سے ملنے کے لئے ہوا سے جنوبی افریقہ کا سفر اختیار کرنے والے ... افسر گئے ہیں۔ ان کی تمام جائیداد ... ضلع ... ایک شخص مولوی ... طالب علم ... محمد حسین امام مسجد ... گوجرانوالہ (ملتان) سے ... ان کی ... ساکنوں کے نام اخبارات کو بھیجا گیا ہے۔ باقی ۵ روپیہ ...

درخواست جنازہ مولانا عبداللہ صاحب کیلانی ضلع منٹگمری کی اہلیہ اور حاجی شیخ فضل الٰہی صاحب ... ضلع منٹگمری فوت ہو گئے۔ ناظرین سے نماز جنازہ اور دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہما وارحمہما

البانیہ میں جنگ (وسائی ۲۲ جون) باغیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے پرنس البانیہ نے دو روز کے لئے جنگ بندی کر دی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈچ افسر پرنس کے اندر جنگ کی کارروائی کو ناپسند کرتے تھے۔ ... سرکاری سپاہ ... باغیوں سے لڑ رہی ہے۔

یونان کے لئے (واشنگٹن ۲۳ جون) یونان کے جنگی جہاز ... پریذیڈنٹ ولسن (امریکہ) کو تحریک کی گئی ہے کہ وہ جنگی جہازات کے فروخت میں مزاحم ہوں۔ پریذیڈنٹ ولسن نے کہا کہ میں بڑی خوشی سے ... اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ... بہت قریب سے جاتے ہیں۔

ترکی سے جہازات ذکر کے فروخت کئے جانے کا ... ہے۔

... جنگی جہازات یونان کے ... کی اجازت کے حق میں دے گئے۔

ترکی ولایات (... ۲۳ جون) یونان نے ترکی کو ... ایشیائے کوچک ... اور لکھا ہے کہ ...

کر دیا جاویگا۔ اور معاملہ ختم ہو جاویگا۔ یونان ... ترکی و یونان سے متعلق ... دونوں کے باہمی معاملات کی تجویز ... جرمنی کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔ یونان نے ... لی ہے۔

ترکی و ایران کی سرحد (لندن ۲۲ جون) روسی سرکاری ... سے معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی ترکی و ایران حد بندی کی کمیشن جنوبی علاقہ کی حد بندی سے فارغ ہو گئی ہے۔

یونان کے لئے جنگی جہاز (واشنگٹن ۲۳ جون) ... جنگی جہازات یونان کے پاس فروخت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

اہلحدیث انجمنوں کو چاہئے کہ تقریب شب برات پر اشتہارات دیکر مسلمانوں کو رسوم قبیحہ سے بچادیں

... کہ ... جو جنگی جہاز یونان کے پاس فروخت کر دئے گئے ہیں وہ ایک ... ہیں یونان کو منتقل کر دئے جاویں گے۔ ان میں ایک جہاز ... ہے۔

البانیہ میں باغیوں کی کامیابی (لندن ۲۵ جون) البانی باغیوں نے ... اور ... کے قصبات پر قبضہ کر لیا اور ڈچ افسروں کو قیدی بنا لیا۔

البانیہ میں (لندن ۲۶ جون) البانیہ میں بدامنی کی حالت روز بروز بڑھتی ہوئی جاتی ہے۔ ملکہ ... البانیہ کی شہزادی کو لکھا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ... بھیجے تاکہ وہ وہاں محفوظ و مطمئن رہیں جن قصبات کو باغیوں نے ... کر لیا ہے۔ ... کی علم ...

اطلاع ... ہے۔

(۱) اہلحدیث ... اگر یہی سمجھ لیا جاتا ... کو نقصان پہنچتا۔ اور ... پیش اپنی ... پر حکمران ہوتا۔ ... اب بھی بہتر صورت کرتے۔ اور ... کی ... مضمون لکھ ... لیا ہے۔

ہندوستانی تارکان وطن اور کینیڈا (... ۲۲ جون) افواہ گرم ہے کہ ایک ... کلکتہ میں ہندوستانیوں کو ... جمع کر رہا ہے ... کہ ایک ... اس ہم ... کا انتظام کیا ہے۔ ... تارکان وطن کا خیال ہے کہ ... سے صرف طاقت زور سے ... حاصل کی جا سکتی ہے۔ تاہم یہ ... معلوم نہیں ہوتی۔

ہندوستانی اور ... ۲۲ جون ... کینیڈا کو ... کی طرف سے ... کی جانب سے ... اس مضمون کا ... ہے کہ ... ہندوستانی تارکان وطن کی وجہ سے ... کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی نظر آتی ہے۔

(... ۲۳ جون) ... ہندوستانی ... اور ... کے جلسے میں قرار پایا کہ ... سے درخواست کی جاوے کہ وہ ہندوستانی ... تارکان وطن کی سختی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ ... تارکان وطن کی حالت میں اصلاح نہ ہو تو ہندوستانی ... تمام تارکان وطن ... سے ... کہ ... اس بارہ میں ... بھیجا جاتا ہے۔ ... جہاز ... کو ... کے احکام ... ہیں لیکن جہاز کی واپسی ... نظر نہیں آتا۔

بارش ۲۸ جون کو ... سے ... بارش شروع ہوئی۔ اور ... لکھنا ... کہ ... بارش ... اچھی ہوئی ... مطلع ابر آلود ہے۔

مومیائی ۲ ۴

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سِل ودق۔ دمہ کھانسی۔ رعشہ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان باکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے

قیمت

فی چھٹانک عہ / آدھ پاؤ بیہ / پاؤ بھر عنہ مع محصول۔ علاوہ محصول [illegible]

تازہ شہادات

جناب محمد صدیق صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں۔ میرے ایک دوست کے پاس سے میں نے تمہاری مومیائی لی تھی اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ اب جلدی میرے واسطے دو تولہ بھیجنا۔ [illegible] کے پوسٹل آرڈر سے لینا (۹ مئی ۱۹۲۴ء)

جناب فدا حسین خان صاحب [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں کہ چار چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی کے مرحمت فرماویں۔ درحقیقت جو کچھ مومیائی کی بابت آپنے لکھا۔ اس سے زیادہ ہر ایک بات کے واسطے مفید ہے (۲۲ جون ۱۹۲۴ء)

جناب حکیم عطا محمد صاحب [illegible] تحصیل نکودر سے تحریر کرتے ہیں۔ آپکی مومیائی نہایت اعلیٰ اور مفید پائی ہے۔ تحریر کردہ امراض کے علاوہ مستورات کے مرضوں میں بھی مفید پائی اسواسطے مشکور ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں (۲۳ جون ۱۹۲۴ء)

جناب ڈاکٹر قسمت احمد صاحب [illegible] سے ارقام فرماتے ہیں۔ آپکی مومیائی مفید ثابت ہوئی۔ براہ مہربانی ایک پاؤ [illegible] ویلیو ارسال فرماویں (۲۰ جون ۱۹۲۴ء)

منشی [illegible] صاحب [illegible] بنگال ناگپور ریلوے تحریر کرتے ہیں۔ میرے ایک بزرگ کے [illegible] دوست آپکی مومیائی کی تعریف کی۔ ایک چھٹانک عنایت فرماویں (۲۱ جون ۱۹۲۴ء)

حاجی محمد عثمان صاحب مرچنٹ [illegible] سے لکھتے ہیں۔ آپکی مومیائی کو میں نے کئی بار استعمال کیا۔ اور اکثر احباب کو استعمال کرایا۔ سب کو نہایت فائدہ بخشا۔ مقوی و مصفی خون کے لئے بہت ہے براہ مہربانی دو ڈبیہ اور بھیجئے (۲۳ جون ۱۹۲۴ء)

ملنے کا پتہ۔ سپرنٹنڈنٹ میڈیکل ایجنسی کٹرہ [illegible] امرتسر پنجاب

معجزۂ قرآن ۴ پیسہ

یہ ایک نیا رسالہ ہے جس میں مروجہ اسلامی تقسیم میراث کو غلط ٹھہرا کر یتیم پوتے کا دادا کی جائداد سے وراثت بحکم قرآن ثابت کیا ہے۔ قابل دید رسالہ

رسائل شبلی شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی، تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں قیمتی مضامین شامل ہیں (۱) اسلامی کتب خانے (۲) مسلمانوں کی [illegible] کتب خانے [illegible] (۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی حکومت میں ذمیوں کے حقوق (۴) کیا [illegible] حضرت عثمان [illegible] (۵) الجزیہ (۶) [illegible] (۷) [illegible] کا تذکرہ (۸) انگریز یورپ [illegible] (۹) کتب خانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتب خانہ کے واقعات [illegible] مسلمانوں نے [illegible] (۱۰) تراجم علمی۔ دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے ترجمے کیا (۱۱) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم مسلمانوں نے کہاں کہاں [illegible] قائم کئے اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۱۲) [illegible] مسلمانوں نے کیا [illegible] ایجاد کی قیمت ۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث اس مضمون میں [illegible] (۱) تقلید کا احوال (۲) مذاہب اربعہ کے بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اس کا سبب (۳) ان چاروں مذہبوں کی پابندی کا [illegible] کس طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث [illegible] مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے۔ مصنفہ جناب [illegible] قیمت ۴ر

بشارت فاطمہ ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی عجیب تفصیلی کیفیت قیمت ۲ر

سوانح عمری مولانا روم مولانا روم کی علمی زندگی کے [illegible] تاریخی [illegible] ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت دلچسپ بحث کی گئی ہے [illegible] فلسفہ جدید [illegible] مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں قیمت عہ

حیات خسرو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات زندگی [illegible] ان کے کلام کے [illegible] پیش کیا گیا ہے حضرت شیخ سعدی اور [illegible] ذکر [illegible] کتاب ایسی دلچسپ ہے [illegible] قیمت ۱۲ر

نظام الاولیاء حضرت نظام الدین کے حالات [illegible] قیمت ۱۲ر

تحفہ تشخیر [illegible] اثبات وجود باری تعالیٰ [illegible] خدا کے وجود سے منکر ہیں [illegible] طرق سے وجود باری تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دیا گیا ہے [illegible] ایسے لوگوں کو اس کا مطالعہ بالخصوص نہایت مفید ہوگا [illegible] قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ۔ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر [illegible]

[illegible]

اعلان شوکت

مشکل کتابوں اور یونیورسٹیوں کے کورسوں کی شرحیں

شرح قصائد خاقانی کورس منشی عالم پنجاب یونیورسٹی مع محصول ۱/۴

شرح قصائد خاقانی کورس منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی جس کے دو حصے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم [illegible] دونوں جلدوں کی قیمت [illegible]

شرح ایف اے کورس الہ آباد یونیورسٹی [illegible] خاقانی [illegible] نظامی کے قصائد کی شرح ہے [illegible]

حل لغات حضرت مرزا عبد القادر صاحب بیدل [illegible]

شرح کلیات اردو مرزا غالب دہلوی قیمت [illegible]

شعراء کو اطلاع

جو صاحب اردو، فارسی، عربی میں شاعری [illegible] شاعر [illegible] دیوان [illegible] نظم و نثر [illegible] پاک کرانا چاہیں [illegible] فصیح و بلیغ ترجمے کی [illegible] پہلے [illegible] یا ترجمے کے نمونے بھیجیں۔ [illegible] کلام [illegible]

سید احمد حسن شوکت میرٹھ

فہرست تصانیف اردو [illegible]

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائی کی چند کتابیں

تقابل ثلاثہ (توراۃ، انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ) قیمت مع محصول ۸/

ادب العرب عربی صرف و نحو اور علم [illegible] کو آسان کر دیا ہے۔ [illegible] ۸/

الہامی کتاب وید اور قرآن شریف کا مقابلہ [illegible] ۱/

بحث تناسخ [illegible] ۴/

[illegible] ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ [illegible] ۱/

[illegible]

تغلیب الاسلام [illegible] جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible] جلد چہارم [illegible] چاروں جلدوں کے [illegible]

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲/

شریعت و طریقت [illegible] کا بیان ۱/

حدوث وید [illegible] وید کی قدامت کا ابطال [illegible] ۱/

مناظرہ دیوریا [illegible] ۸/

جہاد و [illegible] جوابات [illegible] ۲/

اجتہاد و تقلید [illegible] ۲/

علم الفقہ [illegible] ۲/

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۲/

سبیل الرشاد مسلمانوں کے باہمی [illegible] کے اصول قیمت ۲/

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ [illegible] کا جواب اور مرزا کی تردید ۲/

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کی [illegible] پیشگوئیوں [illegible] ۴/

اسلام اور برٹش لا [illegible] ۲/

الفوز العظیم [illegible] ۲/

[illegible] اسلام [illegible] ۱/

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عمدہ عطریات

[illegible]

ملنے کا پتہ

نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ

محلہ [illegible] قنوج

[illegible] چھاپا اور [illegible] امرتسر سے شائع کیا

پہلا اخبار ہفتہ وار صرف جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ روپے
عام خریداران سے ۵ روپے
ششماہی ۳ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ مع محصول
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۱ — نمبر ۳۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بمحصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

امرتسر مورخہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عریضہ مکشوفہ

بخدمت جناب مکرم مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر عربی کالج لاہور

السلام علیکم۔ جناب والا آپ گو پنجابی الاصل نہیں مگر دیرینہ اقامت کی وجہ سے آپ گویا پنجابی ہیں اسلئے پنجاب جن بزرگ علماء پر فخر کر سکتا ہے آپ ان میں برگزیدہ ہیں۔ گو آپ حنفی مقلد ہیں مگر آپکے علم و فضل کے اہلحدیث بھی معترف ہیں آجکل ایک عام معاملہ دیکھنے اور سننے میں آرہا ہے اسلئے اس کی بابت آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں ایک پیر صاحب ہیں جنکا نام ہے حافظ جماعت علی شاہ صاحب یوں تو وہ آپکے شاگرد ہیں مگر آجکل وہ ترقی میں یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ آپ کو اپنے جلسہ کی شرکت پر نقری تحفہ دیتے ہیں چنانچہ اس دفعہ (مئی سنہ ۱۴ء) کے جلسہ کی کیفیت جو اخباروں میں مشتہر ہوئی ہے اس میں آپکی شرکت اور تحفہ نقری ملنے کا ذکر بڑی وضاحت سے ملتا ہے۔ ہم بھی اس تحفہ کی آپ کو مبارک دیتے ہیں۔ اس مبارکباد کے بعد ایک بات کی طرف آپکو توجہ دلاتے ہیں کیا عجب کہ آپ کے ذریعہ سے اس امر کی بھی اصلاح ہو جائے آپ اخبار کو ہماری غلطی سمجھیں تو ہماری اصلاح کریں۔ حافظ صاحب کی غلطی ہو تو ان کو اطلاع دیں اور اگر خدانخواستہ آپ کی اپنی غلطی ہو تو آپ کو اپنی اصلاح سے بھی سوائے تامل نہیں۔

اب ہم وہ واقعات عرض کرتے ہیں جن میں ہم غلطی محسوس کرتے ہیں مگر ابھی تک ہم کسی طرف اس کو منسوب نہیں کرتے ہم عرصہ سے دیکھتے ہیں کہ حافظ جماعت علی اپنے مریدین سے اپنی مدائح سنکر خوشی کے ساتھ سنتے ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر ان مدائح میں بعض اشعار ہم کو کھٹکتے ہیں جو آپکی خدمت میں عرض ہیں۔

> اے عالم ازلی واقف اسرار غیب
> قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبراں
> اولیا ہوئے تو دنیا میں بہت ہیں اولیا
> آپکی سیرت آپکی صورت آپکی کاؤ کاکہاں

(الفقیہ ۲۱ مئی ۱۹۱۴ء)

ان دونوں شعروں کا مطلب صاف ہے کہ حافظ صاحب دنیا میں بے نظیر ہیں۔

اور ملاحظہ ہوں

> فلک پہ روز چمکتے ہیں نقد مہر و قمر
> کہ تیرا دست سخا ایسا بھی ہے ازلی
> کمی نہیں ہے کسی شے کی تیری حضرت میں
> ہر ایک شخص ہے پا تا مراد من مانی
> ہے کیا مجال کہ ٹلجائے تیری بات کبھی

(الفقیہ ۱۱ جون)

ف یہ اشارہ حافظ صاحب کی طرف ہے۔

ہر ایک لفظ ہے گو باقتضاء زبانی
تو وہ ہیچ نفس ہے کہ قیم اگر کہدے
رہے ہرگز نہیں مردے کو عذر بے جانی
مجال کیا ہے کہ کشتی دین بلجائے
ہوا ہے حکم کہ ساکت ہو باد طوفانی

ان اشعار کا مطلب خیال تھے کہ کسی حاشیہ یا شرح کی حاجت نہیں ۔ اور توجہ فرمائیے ؎

فرشتے تیرے جاہ سے سیراب ہو کر
کھے جا رہے ہیں جماعت علی شاہ
تیری پیشقدمی میں حور و جاں ہیں
کہے ہیں دست بستہ جماعت علی شاہ

اور سنئے ! ؎

قطب عالم غوث اعظم تو امام الشرع ہے
اک جہاں قائل ہے کچھ تیری خدائی کا نہیں
وارث ختم نبوت صاحب تاج ولا
کس دل میں یہ تیری استدلائی نہیں
کوئی تجھ سا ہے زمانے میں دکھا دو کوئی
اور کیا ہے گر یہ تیرا وصف یکتائی نہیں

اور بھی توجہ فرمائیے ؎

صد شکر کہ دارین میں روسیاہ نہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
دنیا ہے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اشعار مذکورہ بالا میں تو ولایت اور نبوت تک پہنچے ہیں مگر مندرجہ ذیل شعر میں خدائی کے مرتبے پر پہنچے ہیں ذرا غور سے سنئے ؎

مطلع: دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
حال دل غرض مطلب یاں میرا احتیاج گویائی نہیں

ان اشعار کی نسبت یہ خیال کرنا صحیح نہیں کہ حافظ جماعت علی کے مرید ایسا کہتے ہیں حافظ جی کو شاید خبر ہو ۔ کیونکہ رسالہ انوار الصوفیا سے ہمیں ثبوت ملتا ہے کہ یہ اشعار حافظ جی نے سنے اور سنکر خوش ہوئے یہاں تک کہ ایسے اشعار پڑھنے والوں کو انعام اور خرقہ خلافت دیا (ملاحظہ ہو رسالہ مذکورہ نمبر ۶ جلد ۲ صفحہ ۲۲)

اس لئے جناب (مفتی عبداللہ ٹونکی) سے گذارش ہے کیا ان اشعار کا مطلب کسی امتی خصوصاً حافظ صاحب جیسوں کے حق میں صحیح ہے ۔ کیا صوفیا کرام کا یہی طریق تھا کہ اپنی تعریفات سنکر خوش ہوتے اور تحفہ اور خرقہ خلافت دیدیتے تھے ؟ کیا جناب بھی حافظ جماعت علی کو ان اشعار کا مصداق جانتے ہیں اگر نہیں جانتے تو آپ کیسے شریک جلسہ ہوئے اور تحفہ نقری قبول کیسے کئے اور انکے مریدوں میں انکی بابت جو جو خیالات پیدا ہوتے ہیں کیا آپ خدا کے نزدیک ان غلط خیالات کے ذمہ دار ہونگے یا نہیں ۔ اگر آج سے پہلے آپکو ان اشعار کا علم نہیں تھا تو آج علم ہونے کے بعد بھی آپ شریک جلسہ ہونگے ؟ آخری سوال یہ ہے کہ ان اشعار کے مجموعہ مطلب کو مدنظر رکھکر مرزا صاحب قادیانی کے دعوے سے انکا مقابلہ کیا جائے تو کیا فرق ہے مہربانی کرکے ان اشعار کو ملاحظہ فرمائیے ۔

نیز حافظ جماعت علی شاہ کے دیگر عقاید کو بھی زیر نظر رکھئے مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں علم غیب کا اعتقاد حضور ممدوح سے استمداد کا عقیدہ رسم میلاد کا اعتقاد قبور پرستی کا ایمان وغیرہ کیا جناب (مفتی صاحب) بھی حافظ صاحب کے ان عقائد میں مصدق ہیں ؟ مہربانی کرکے ان سب سوالات کے جوابات عنایت کریں نہایت مشکور ہونگے ۔

نوٹ ۔ اس قسم کے اشعار کا مجموعہ ایک اشتہار کی صورت میں جمع کیا گیا ہے جو ۴ ر سیکڑہ قیمت پر دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے ۔

قادیانی مشن

لاہوری پارٹی جواب دے !!

قادیانی جماعت میں یہ متفقہ اصول ہے کہ جو کوئی مومن کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اس کے بعد دونوں جماعتوں میں یہ اختلاف یوں نمودار ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی تو مرزا صاحب کے منکر کو مطلق کافر جانتی ہے مگر لاہوری پارٹی کا خیال ہے کہ مرزا صاحب کا محض انکار کفر نہیں بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جو مرزا اور مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے

اس خیال کو مرزا صاحب نے بہت جگہ درج کیا ہے سو درست ہیں یا نہیں اسکی صحت یا غلطی سے مطلب نہیں (آئندہ کسی پرچے میں ہم اس اصول پر بحث کرینگے انشاء اللہ) بلکہ اس موقع پر ہمیں خاص لاہوری پارٹی سے ایک سوال ہے امید ہے اس سوال کا جواب دینے میں لاہوری پارٹی اسی جرأت سے کام لیگی جس جرأت کی وہ قادیانی پارٹی کے ان ممبران سے توقع رکھتی ہے جو لاہوری جماعت کے حق میں قادیانی خلیفہ کی بدگوئی کو اچھا نہیں جانتے ۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ قادیانی خلیفہ اور انکے اخبارات لاہوری پارٹی کو بہت بڑے بڑے لفظوں میں یاد کرتے ہیں مثلاً ۔ فاسق ۔ شریر ۔ منافق ۔ کافر ۔ ابلیس وغیرہ لاہوری پارٹی کو خبر ملی ہے کہ بہت سے لوگ قادیانی پارٹی کے بھی لاہوریوں کے حق میں اس قسم کے القاب کا استعمال ہونا جائز نہیں جانتے اس لئے لاہوری پارٹی ایسے ہی لوگوں سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ آپ لوگ ہمارے حق میں اس قسم کے القاب ناپسند کرتے ہیں اسلئے آپ انشاء اللہ جرأت کرکے ناراضگی کی آواز اٹھائیں اس امر میں ہم بھی لاہوریوں کی تائید کرتے ہیں ۔ ٹھیک اسیطرح ہم بھی لاہوری پارٹی کی خدمت میں سوال کرتے ہیں اور اسی جرأت سے جواب کے متمنی ہیں جس جرأت سے وہ قادیانی پارٹی سے خواہشمند ہیں کہ ہم کو اس سوال کا جواب دیں وہ سوال یہ ہے :-

آپ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم (مرزائیوں) کو کافر کہتا ہے وہ بحکم حدیث نبوی خود کافر ہے قادیانی پارٹی جو لاہوریوں کو القاب مذکورہ (فاسق منافق کافر اور ابلیس) سے یاد کرتی ہے (ملاحظہ ہو پیغام صلح ۲۵ جون سنہ کالم ۲) حالانکہ آپ لوگ اپنے نزدیک مسلمان بلکہ کامل مسلمان ہیں تو قادیانی پارٹی آپ لوگوں کو ایسا کہنے سے منافق اور کافر بلکہ ابلیس

ہوگی یا نہیں؟ مہربانی کر کے جرأت سے جواب دیجئے گا اگر یہی تو آپ لوگوں کو احمدی کہنا چاہئے یا نہیں اگر وہ کافر نہیں ہوتے تو دوسرے لوگ کافر کہنے سے کیوں کافر ہوتے ہیں۔ اس تفریق کی وجہ کیا قادیانی پارٹی جواب دے گا

قادیان کا اخبار الفضل لاہوری جماعت کی توہین کرتے ہوئے اونچی قلت جتلانے کو کہتا ہے کہ تم چند سو آدمی ہو (الفضل ۱۸ جون صفحہ ۳ کالم ۲) مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ۲۱ جون کے پرچے میں وہ خود ہی لکھتا ہے کہ ۸۰ فیصدی خلیفہ دوم سے مل چکے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فی صدی ۲۰ لاہوری جماعت ہے پھر اسی پرچہ میں مرزائی جماعت کی تعداد چار لاکھ بتاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لاہوری جماعت کی تعداد ۸۰ ہزار ہے۔ پھر ۲۱ جون کے پرچے میں لاہوری جماعت کو سینکڑوں میں کیوں جتایا یہ غلط بیانی نہیں تو کیا ہے۔

نورافشاں اور کفارہ مسیح

لودھیانہ کا عیسائی اخبار نورافشاں نے کسی وجہ سے اہلحدیث سے بلکہ دیگر اخباروں سے بھی تبادلہ بند کر دیا ہے مگر چونکہ ہمیں اُن کے خیالات معلوم کرنے کی ضرورت ہے ہم نورافشاں بادا قیمت لیتے ہیں اسلئے ہیں تو اُس کی تحریرات نظر سے گذرتی ہیں معلوم نہیں اہلحدیث نورافشاں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے یا نہیں خیر یہ اُس کا کام ہے۔ مطلب کی بات یہ ہے کہ نورافشاں نے ۲۶ جون کے پرچے میں ایک مضمون لکھا ہے جسکی سرخی ہے "خدا کی بادشاہت کا اخلاقی پہلو" اس مضمون میں اسنے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح کے کفارہ سے اخلاقی احکام منسوخ نہیں ہوئے باقی ہیں شرعی کی بابت اسنے کچھ ذکر نہیں کیا۔ شرعی کیا ہیں اور اخلاقی کیا۔ شرعی وہ ہیں جو عبادات کے متعلق ہوں جیسے نماز روزہ وغیرہ اخلاقی وہ ہیں جو انسانوں کے باہمی تعلقات ہوں جیسے راستگوئی ادائے حقوق وغیرہ چونکہ شریعت نے ایسے امور کے متعلق بھی حکم دیا ہوتا ہے لہذا بعض اوقات ایسے اخلاقی احکام کو بھی شرعی کہا جاتا ہے جو یہاں مراد نہیں بلکہ یہاں وہی معنے مراد ہیں جو ہم نے ابھی بتلائے ہیں۔

نورافشاں نے کھلے لفظوں میں اخلاقی پہلو کے متعلق اقرار کیا ہے کہ اس کی ضرورت ہے چنانچہ اصل الفاظ درج ذیل ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

"خداوند مسیح کی تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خدا کی بادشاہت کے زیر سایہ رہنے والوں سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خدا کی شریعت کی پوری پوری فرمانبرداری کریں یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ یہاں جو انبیا کا ذکر ہوا ہے جو شریعت کی اخلاقی تشریح کرتے اور لوگوں پر اُس کے عمل کرنے کا زور ڈالتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا بھی منشاء شریعت کی اخلاقی اصلیت کو ظاہر کرنا ہے۔ مسیح نے خود اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسولوں پر اُس کے پورا کرنے کا زور ڈالنے اور اُن کو اس امر میں طاقت دینے سے اس کے زور اور ضرورت کو کھول واضح کر دیا۔ اس معنے میں وہ خدا کی بادشاہت کے فرزندوں سے اس راستبازی کی طلب کرتا ہے جو فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے بہتر اور کامل تر ہے کیونکہ وہ لوگ حرف کی زیادہ عزت اور توقیر کیا کرتے تھے مگر شریعت کی روح اور اصلیت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس سے تجاوز کیا کرتے تھے (متی ۵: ۲۰) اس کے برعکس خداوند مسیح مرضی الٰہی کی مطلق تابعداری طلب کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے متی (۷: ۲۱)"

(نورافشاں ۲۶ جون صفحہ ۵)

اہلحدیث:۔ نورافشاں کے اس بیان میں دو لفظوں پر ہم نے خط کھینچا ہے جو ابھی مخالف بلکہ منشا مقصود ہیں یعنی لفظ (پوری پوری فرمانبرداری کریں) صاف بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح تقاضا کرتے ہیں کہ شریعت کی پوری پابندی کی جائے جس کے معنے جو ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں یعنی احکام شرعیہ کے کسی حکم کو ترک نہ کیا جائے حضرت مسیح نے اس مطلب کو صاف کرنے کے لئے اسکے متصل ہی فرمایا ہے:۔

"جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب پورا نہ ہو۔ (انجیل متی ۵ باب فقرہ ۱۸)

ایڈیٹر صاحب نورافشاں نے دوسرے لفظوں میں صرف اخلاقی حصہ کو لیا ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ شریعت کا شرعی حصہ جسکے متعلق عبادات ہیں آپکے نزدیک ضروری نہیں حالانکہ بجا انجیلات مذکورہ بالا ضروری ہے اور سنئے نورافشاں کہتا ہے:۔

"خدا کی اس مرضی کو پورا کرنے کے لئے نفس کشی کی ضرورت ہے یعنی خودغرضی کو جو طبعی انسان کا خاصہ ہے ترک کرنا لازمی ہے کیونکہ گناہ کی اصلیت یہی ہے اور خداوند مسیح بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کا شاگرد اپنی خودی سے انکار کرے جو گناہ کے ساتھ منسلک ہوئی ہے یعنی خودغرضی۔ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے وہ اُسے کھوئیگا۔ اور جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئیگا وہ اُسے پائیگا (متی ۱۶: ۲۴ و ۲۵) جو شخص مسیح کا شاگرد بننا اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ اپنی خودی

انکار کرے یعنی اپنی گناہ آلودہ خودی پر فتوے لگائے اور اس کو نفرت سے دیکھے اور چھوڑ دے۔ گویا کہ اب اس کا حق نہیں ہے۔ کہ وہ مجھ میں رہے اور مجھ پر حکمرانی کرے۔ مگر اس فتوے کو عملی صورت دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ بغیر صلیب اٹھائے خودی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی سچے طور پر اپنے پڑوسی سے محبت کرتا ہے۔ تو خودی سے ضرور انکار کریگا جیسا کہ مسیح نے جس نے کہ دنیا کو سچے طور پر پیار کیا اور اپنی خودی سے انکار کیا۔ اور صلیب اٹھائی تھی خودی کو صلیب دینا ہے مسیح کی خدمت میں جو شخص صلیب اٹھاتا ہے۔ اور جس کی سچی طور پر پڑوسیوں کی خدمت میں ظاہر کرتا ہے۔ اس سے خودی ہلاک ہو جاتی ہے اور اس کی زندگی میں سچی محبت اور عمل کا ظہور ہوتا ہے۔ پس لازم ہے کہ مسیح کا جو شاگرد خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتا ہے یا ہونا چاہتا ہے۔ وہ روز روز اس کے نقش قدم پر چلے۔ اس راہ سے ہرگز گمراہ نہ ہو جس پر کہ وہ چلا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ بھی مسیح کی طرح ہو اور اپنے آپ کو خالی کرے یعنی خادم کی صورت اختیار کرے۔ اپنے آپ کو پست کرے یہاں تک فرمانبردار رہے کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کرے۔ اور تب اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسیح ہی طرح وہ بھی بہت سربلند ہوگا۔ اُن سے ایسا نام ملیگا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔"

(نور افشاں ۲۶ جون ۱۹۱۳ء)

اہلحدیث:- اس ساری تقریر کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اس فقرہ کا مقصد جس پر ہم نے خط دیا ہے قابل غور ہے۔

گناہوں کو نفرت سے دیکھے اور چھوڑ دے بالکل ٹھیک ہے لیکن گناہ کیا چیز ہے؟ ہم بتلاتے ہیں شریعت کے حکم کو توڑنا گناہ ہے۔ پس گناہ کو چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے احکام کی پابندی کرے چنانچہ جناب مسیح خود فرماتے ہیں:۔ "اگر تو زندگی چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔" (انجیل متی ۱۹ باب فقرہ ۱۶-۱۷)

ہم اہل اسلام بھی یہی کہتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ دینا چاہئے آجتک عیسائیوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہوتی رہی اور اس عقیدہ کی تہ میں کفارہ مسیح کا کام کرتا تھا الحمد للہ کہ نور افشاں نے کھلے لفظوں میں اس اصول کو تسلیم کیا ہو جو عرصہ سے اہل اسلام پیش کرتے تھے یعنی:

بہتری در قبول فرمان ست
ترک فرمان دلیل حرمان ست

اب ترکوں کی قدر ہوئی یا نہ؟

جب تک ترکوں کی سلطنت علاقہ بلقان پر رہی یہی سنتے رہے کہ وہاں امن امان نہیں سلطنت کا انتظام ٹھیک نہیں تجارت نہیں زراعت نہیں یہ نہیں وہ نہیں چنانچہ یورپ نے اسی بہانے سے ترکوں کے صوبے پر صوبے آزاد کرانے کی ٹھانی جس سے غرض صرف یہ تھی کہ ترکی سلطنت کو آہستہ آہستہ کمزور کیا جائے مصر کو الگ کرایا یونان کو جدا کرایا۔ بلغاریہ کو جدا کیا۔ سرویہ۔ مانٹی نگرو۔ رومانیہ کو اب آخر میں البانیہ کو آزاد کرایا تاکہ ملک میں امن امان رہے یورپ میں بھی ایک لفظ جامع ہے جو ہمیشہ دوسری سلطنتوں کو کمزور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے خیر البانیہ آزاد ہوا۔ ناظرین کو یاد ہوگا جنگ بلقان کی پہلی وجہ یہ بتلائی گئی تھی کہ مقدونیہ کو آزاد کر دیں اُس وقت البانیہ کا ذکر بھی نہ تھا مگر جب بلقانیوں کو فتح ہوئی صوبہ مقدونیہ یونان اور سرویہ نے دبا لیا اب اوس کی آزادی کا کوئی نام بھی نہیں لیتا ساتھ ہی اس کے البانیہ کو ٹھہرایا گیا کہ یہ بھی آزاد ہو کیونکہ ترکوں کا انتظام کشت و خون کو نہیں روک سکتا چنانچہ یورپ کی تجویز سے جرمن کا ایک عیسائی شہزادہ البانیہ کا بادشاہ بنایا گیا چاہئے تھا کہ جنگ نہ ہوتی لڑائی اور رنگ سرخ ہوتا مگر خدا کو منظور تھا دنیا کو دکھا دے کہ ترکوں کا انتظام کیسا زبردست تھا البانیہ کے الگ ہوتے ہی بادشاہ اور رعایا کی باہمی جنگ شروع ہو گئی ایسی ہوئی کہ الامان البانیہ کے لوگ چونکہ بکثرت مسلمان ہیں اس لئے انہوں نے اپنے علاقہ میں بڑی خوشی سے ترکی جھنڈا بلند کر دیا اور وہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہمارا بادشاہ مسلمان ہوگا اس کے سوا ہم کسی کو نہ مانیں گے واہ مولا! تیری قدرت کے کرشمے یہی سمجھ ان البانیہ والوں کو پہلے آئی ہوتی تو اسلامی سلطنت کی اتنی خرابی کیوں ہوتی اچھا خدا کرے یہ سمجھ بحال رہے اور خود غرض لوگوں کا جو خود ان میں ہونگے جادو نہ چلے اب تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ترکی انتظام ایسا زبردست تھا کہ البانیہ کے شورہ پشتوں کو قابو رکھنا اُسی کا حق تھا اور کسی کا نہیں۔

بقیہ المسائل والوسائل

نمبر ۴

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ حصہ در اصل اُس مضمون کے متعلق ہے جو اہلحدیث مورخہ یکم شعبان (۲۶ جون) میں نکلا ہے چاہئے تھا کہ ۳ جولائی کے پرچہ میں یہ نکلتا مگر غلطی سے اُس میں درج نہ ہوا تاہم اس مضمون کی خوبی میں کوئی قصور نہیں آتا کیونکہ باوجود ضمیمہ ہونے کے مستقل بھی ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں۔ (ایڈیٹر)

تذییل۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تاویل کے متعلق بھی کچھ علمی فوائد ذکر کر دوں کیونکہ اس زمانہ میں اس کا استعمال ایسا بے ڈھنگ ہو گیا ہے۔ کہ نہ تو محل و بے محل میں تمیز رہی اور نہ جائز و ناجائز کی پرواہ۔ ہر کس و ناکس اپنے آپ کو اس کا اہل جاننے لگ گیا ہے۔ چاہے وہ

محل وموقع کو جانتے یا نہ جانتے اور قواعد حقیقت ومجاز کو سمجھے یا نہ سمجھے بلکہ عالم بھی ہو یا نہ ہو۔ اور چاہیے وہ تاویل نصوص قرآنیہ واحادیث صحیحہ کے بالکل خلاف ہو اور اصول دین اسکی ہرگز اجازت نہ دیتے ہوں۔ بلکہ عقائد اسلام کے منافی ہو جیسا کہ سب بدعتی فرقے اپنے مخصوص مسائل کے استدلال میں کرتے ہیں۔ حالانکہ تاویل ایک ایسا مشکل امر ہے کہ بڑے بڑے ماہرین اس میں حیران ہو کر سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم کہہ اٹھتے ہیں اور جرأت نہیں کرسکتے۔ یہ طوفان بے تمیزی یہاں تک پہنچا کہ بعض اصحاب ظواہر نے اس سے تاویل کو ایسا برا جانا کہ وہ اسکے نام سے گھبرانے لگے۔ حالانکہ علماء کے نزدیک تاویل میں ماہر ہونا ایک نہایت ہی قابل فخر اور لائق تحسین امر ہے جس کے سبب سے وہ اپنے ہمعصروں میں ممتاز شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے پچھلوں کے نزدیک قابل اقتدا گنے جاتے ہیں۔ اور انکا راسخ العلم اور صحیح الفہم اور سلیم الفطرت اور صائب الرائے ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ان علوم ظاہریہ عقلیہ ونقلیہ میں ماہر ہونے کے علاوہ انکے ذہن کی رسائی اور فہم کی قوت اور دقیقہ شناسی اور نکتہ رسی پائی جاتی ہے کہ وہ نصوص کتاب وسنت کو زیر نظر رکھ کر اللہ ورسول کے کلام پاک کو صحیح محل پر رکھتے اور صحیح مراد پہنچتے ہیں جس سے وہ کلام پاک صحیح وکلام کے اعتبار سے پاک وصاف رہتا ہے۔ غرض کوئی تو ایسی افراط میں پڑا کہ ناجائز تاویلات کو دیکھ کر ۱؎ ناواقفی یا نالائقی کے ناجائز موقع پر بھی بلکہ برخلاف نصوص صریحہ تاویل ہی سے کام چلانے لگا اور کوئی ایسی تفریط میں گرا کہ ناجائز تاویلوں کو دیکھ کر وہ باطل ہی مناسب وجائز محل بلکہ بعض وقت ضروری موقع سے بھی انکار کرنے لگا۔ سو مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوا کہ اس مقام پر تاویل کا اصل نشاء وبیان کردوں اور اس کے صحیح قواعد وجائز محل بھی بتادوں تاکہ ہر سمجھدار شخص ان آیات واحادیث کو بخوبی سمجھ سکے جن میں تمام بدعتی فرقے مشبہ، جہمی، معتزلہ، جبریہ، قدریہ، چکڑالوی اور رافضی وغیرہ وغیرہ خلاف قاعدہ تاویل کرتے ہیں:-

تحقیق لغوی | لفظ تاویل اَوْل سے مشتق ہے۔ جس کے معنے رجوع کے ہیں لفظ آل جو اردو میں بولا جاتا ہے انجام سے متعلق ہے اسی سے ہے چنانچہ قاموس میں ہے آل الیہ اولاً ومآلاً رجع اور لسان العرب میں ہے۔ الاول الرجوع آل الشیء یؤول اولاً ومآلاً رجع اور تاویل کا معنے ہیں لوٹ آنا چنانچہ اسکے اصل کی طرف رجوع کرنا اسکی تفسیر کرنا اسکے سمجھ کے مطابق کرنا اور اس کے صحیح مفہوم تک پہونچنا۔ چنانچہ قاموس میں ہے۔ اول الکلام تاویلا وتاوله دبره وقدره وفسره۔ اور لسان العرب میں ہے اَوَّل الیه الشیء رجعه (الیه) نیز لکھا ہے اول الکلام وتاوله دبره وقدره واوله وتاوله فسره۔ تعبیر خواب کو بھی مذکورہ بالا معانی ہی کے رو سے تاویل کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے ویعلمک من تاویل الاحادیث (یوسف) اور قاموس میں ہے۔ والتاویل عبارة الرؤیا۔

اصطلاح | یہ تو لفظ تاویل کی لغوی تحقیق ہے اور اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے:-

نقل ظاهر اللفظ عن وضعه الاصلي الى ما يحتاج الى دليل لولاه ما ترك ظاهر اللفظ (لسان العرب بر لفظ تاویل)	ظاہر لفظ کو اس کی اصلی وضع سے نقل کرکے اس امر کی طرف لانا جو محتاج دلیل ہے کہ اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو اس لفظ کا ظاہر معنے ترک نہ کیا جاتا۔

ایسا ہی علامہ سید شریف کتاب التعریفات میں فرماتے ہیں:-

التاويل الترجيع وفي الشرع صرف اللفظ عن معناه الظاهر الى معنى يحتمله اذا كان المحتمل الذي يراه موافقا بالكتاب والسنة مثل قوله تعالى يخرج الحي من الميت ان اراد به اخراج الطير من البيضة كان تفسيرا وان اراد اخراج المؤمن من الكافر او العالم من الجاهل كان تاويلا	تاویل رجوع کرانے کو کہتے ہیں اور شرع میں لفظ کو اس کے ظاہر معنے سے ایسے معنے کی طرف پھیرنے کو کہتے ہیں جس کا احتمال ہو بشرطیکہ وہ احتمالی معنے موافق قرآن وحدیث ہوں مثلاً قول الٰہی یخرج الحی من المیت میں اگر الحی سے پرندہ کا انڈے سے نکالنا مراد ہو تو تفسیر ہے اور کافر سے مومن یا جاہل سے عالم کا پیدا کرنا مراد لیں تو تاویل ہے۔

اور علامہ تاج الدین سبکی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں۔

التاويل حمل الظاهر على المحتمل المرجوح فان حمل لدليل فصحيح او لما يظن دليلا ففاسد او لا لشيء فلعب لا تاويل (جمع الجوامع)	تاویل اسے کہتے ہیں کہ ظاہری معنے ترک کرکے لفظ کو ایسے احتمالی معنے پر حمل کریں جو بہ نسبت ظاہر کے مرجوح ہے پس اگر تاویل کسی دلیل سے ہو تو صحیح ہے اور اگر صرف ظن سے ہو تو فاسد ہے اور اگر بلا مطلب ہو تو تاویل نہیں بلکہ کھیل ہے۔

اس بیان سے واضح ہوگیا کہ جب تک عبارت میں کوئی ایسا قرینہ حالیہ یا مقالیہ موجود نہ ہو جو متکلم کی مراد کی نسبت یہ ظاہر کرے کہ اسکے نزدیک یہاں مجازی معنے مراد ہیں تب تک تاویل کرنی جائز نہیں۔ نیز یہ ظاہر ہوگیا کہ جو تاویل قرآن وحدیث کی نصوص وتصریحات ودلالات کے برخلاف ہو وہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں بیان شرع میں تخالف پایا جاتا ہے جس سے شریعت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰة والتحیہ بالکل پاک ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا۔

۱؎ جیسی قادیانی تاویلات۔ منہ

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (نساء پ۵)

کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔ اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ لوگ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اختلاف ہونے کی نفی کی ہے اور جسے اختلاف نظر آئے اسے چاہیے کہ تدبر کرے۔ لفظ تدبر دبر سے نکلا ہے جس کے معنے پیچھے کے ہیں پس تدبر کے معنے یہ ہوئے کہ سلسلہ کلام اور سیاق عبارت کو دیکھ کر جو مفہوم ذہن میں آئے اسے اختیار کیا جائے۔ سلسلہ کلام اور سیاق عبارت کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ یہ بھی سمجھ میں آجائیگا کہ اسی طرح متکلم کی دیگر تصریحات جو اس امر میں ہوں اور اس کے خارجی حالات جن سے اس کے اقوال یا افعال میں تطابق پیدا کیا جائے ان سب کو زیر نظر رکھنا ہوگا۔ کیونکہ ہم متکلم کا ارادہ سوائے اسکے اپنے کلمات کے یا اسکے دیگر خارجی حالات کے یا اس کے دیگر تصریحات کے معلوم نہیں کر سکتے اسلئے واجب ہے کہ سلسلہ کلام پر نظر کرکے اور دیگر تصریحات کو سامنے رکھ کے سمجھنے کی کوشش کریں اگر باجازت قواعد تاویل جائز نظر آئے تو کریں ورنہ اسے حقیقی معانی پر حمل کریں۔ ایسا نہیں کہ بغیر پابندی قواعد کے جہاں جی چاہا اور جیسا جی میں آیا جیسا اپنا مطلب دیکھا ویسی تاویل بنالی۔ اسیکو اتباع ھویٰ اور تفسیر بالرائی کہتے ہیں جس سے حدیث شریف میں سخت ممانعت وارد ہے۔ اور ایسے شخص کے حق میں سخت وعید کی خبر ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا:۔

مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔	جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

تفسیر بالرائی کی پوری تشریح ہم انشاءاللہ سائل کے سوال نمبر۲ میں کرینگے۔

اگر قواعد و شروط تاویل کا لحاظ نہ کیا جائے اور محل و غیر محل میں تمیز نہ کیجائے تو قرآن و حدیث کو محض دفاتر بےمعنی سمجھ کر چھوڑ کر جملہ شرعیات سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ بعض بدعتی فرقے مثلاً باطنیہ وغیرہ ملحدین اسی روش کے ہوئے ہیں کہ صوم و صلواۃ اور حج و زکواۃ سب اسلامی فرائض کو جواب دے بیٹھے بلکہ انہوں نے محرمات ابدیہ کے ساتھ نکاح بھی جائز کر دیا۔ اگر قواعد کی پابندی نہ کی جائے تو ایسا کرنا بعید نہیں۔ چنانچہ ہم حال میں بھی بدعتی فرقوں مرزائیہ چکڑالویہ نیچریہ وغیرہم میں دیکھتے ہیں کہ انہوں نے انہی بے عنوانیوں سے کفر و اسلام سنت و بدعت اور شرک و توحید میں کوئی تمیز اٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے علماء اہل سنت کو کہ انہوں نے جانب افراط و تفریط سے بچکر اور نقطہ اعتدال پر قائم ہوکر ہر بات کے لئے اصول و قواعد منضبط کئے اور انکے جائز و ناجائز محل بتائے۔ اور دین اسلام کو اس کی اصلی حالت میں دکھایا۔

چنانچہ عقاید نسفی میں لکھا ہے:۔

وَالنُّصُوْصُ تُحْمَلُ عَلٰی ظَوَاھِرِھَا وَالْعُدُوْلُ عَنْھَا اِلٰی مَعَانٍ یَدَّعِیْھَا اَھْلُ الْبَاطِنِ اِلْحَادٌ بَکُفْرٍ	نصوص (شرعیہ) کو ظاہر معانی پر حمل کرنا چاہیے اور ظاہر کو چھوڑ کر ان معانی کی طرف رجوع کرنا جن کا ادعا اہل باطن کرتے ہیں کفر کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اور علامہ تفتازانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں **مالم یصرف عنھا دلیل قطعی**۔ یعنے (نصوص شرعیہ کو ظاہر معانی پر حمل کیا جائے) جب تک کوئی قطعی دلیل ان کو ظاہر معانی سے نہ پھیرے۔ یعنے تاویل کی قطعی دلیل کے عدم کے وقت ظاہری معنے چھوڑ کر مجاز یا تاویل کی طرف جانا جائز نہیں۔ اور **مولوی کستلی** اپنے حاشیہ علے شرح العقائد میں لفظ نصوص اور ظواہر پر فرماتے ہیں:۔

وَالْمُرَادُ مِنَ النُّصُوْصِ ھٰھُنَا اَلْفَاظُ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ وَالْمُرَادُ مِنْ ظَوَاھِرِھَا مَا یَدُلُّ بِحَسْبِ الْاَوْضَاعِ اللُّغَوِیَّۃِ عَلَی الْاَسَالِیْبِ الشَّائِعَۃِ (حاشیہ کستلی صفحہ ۱۰ مطبوعہ قسطنطنیہ)	اس مقام پر نصوص سے مراد قرآن اور حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ظاہر سے مراد وہ معانی ہیں جو بموجب وضع لغوی اور عام محاورہ زبان کے ہوں۔

بیان بالا میں تاویل اصطلاحی کی تعریف میں اور شرح عقاید کی عبارت میں تاویل کی جو اجازت پائی جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تاویل اس وقت جائز ہے جب ظاہری معنے بروئے قطعی دلیل کے باطل ہوں یا متکلم کی اپنی تصریح ان کے برخلاف موجود ہو۔ وہ دلیل جس کے رد کو تاویل کیجائے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی بشرطیکہ دونوں قطعی ہوں اور اگر ظاہری معنے کو کوئی عقلی یا نقلی دلیل قطعی رد نہیں کرتی یا متکلم کی اپنی تصریح اس ظاہری مفہوم کے برخلاف موجود نہیں تو تاویل اور ترک ظاہر ہرگز جائز نہیں۔ اس کے متعلق ہم ایک نہایت نکتہ کی بات لکھتے ہیں۔ جو اجازت تاویل اور ضرورت تصریح کی تشریح میں بہت دلچسپ ہے اور ہمنے اپنے رسالہ اعجاز القرآن میں آیات متشابہات کے متعلق لکھی ہے۔

شریعت اسلامی کا نازل کرنے والا اللہ تعالےٰ ہے جو علم میں کامل اور قول میں صادق اور تعلیم میں صراط مستقیم کا سکھانے والا ہے۔ اور ہم پر اس شریعت کے ظاہر ہونے کا ذریعہ وہ اسکا رسول مقبول علیہ الاف التحیات والتسلیمات ہے جو علم نبوت میں کامل اور قول میں صادق اور عمل میں راستباز اور تعلیم میں حق کا ہادی ہے لیس ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالےٰ کوئی ایسی بات رسول مقبول پر نازل کرے جو باطل ہو۔ چنانچہ فرمایا۔

وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ	بےشک یہ غالب کتاب ہے جس میں نہ تو اس زمانہ موجودہ میں باطل کو دخل

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (حم فصلت پ ۲۴)

اور نہ آیندہ کو ہوگا۔ یہ خدائے حکیم وحمید کی نازل کردہ ہے۔

اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس رسول مقبول سے کوئی قول سے کوئی قول یا فعل ایسا سرزد ہو جو باطل ہو۔ حتے کہ خطائے اجتہادی پر بھی یہ انتظام ہے کہ خدائے علیم وخبیر اسے قائم نہیں رہنے دیتا کیونکہ پھر وصف عصمت اور انتخاب نبوت میں فرق آتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ خدا ورسول کے کلام کو باطل سے پاک مانا اور بتایا جائے۔

عبارت مذکورہ میں صفت کمال علم کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ کوئی بے علم یا ناقص العلم شخص ایسی بات کہ سکتا ہے جو باطل ہو۔ لہذا اس کی تاویل کی ضرورت ہی نہیں۔ اور وصف صدق کا ذکر اسلئے کیا کہ کاذب ومفتری شخص دوسرے کو غلطی میں ڈالنے یا اپنا مطلب نکالنے کے لئے کوئی فاسد بات کہ سکتا ہے۔ لہذا اسکی بھی تاویل کی حاجت نہیں۔ اور تعلیم حق کا وصف اسلئے لکھا گیا کہ کوئی فاسد الاعتقاد شخص فاسد اعتقاد کی تعلیم دے سکتا ہے اس کے کلام کی بھی تاویل ضروری نہیں۔ اور مفہوم ظاہری کے برخلاف تصریحات ودلائل صارفہ کے موجود ہونے کی شرط اسلئے رکھی گئی کہ پھر ظاہری مفہوم کو ترک کرکے صحیح مطلب کے لئے کس کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ تاویل کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی ایسا یقینی مرجع ہو جس کی طرف باطل مفہوم سے بچکر رجوع کیا جائے۔

دیگر اسلئے کہ یہ تصریحات اس بات کی دلیل ہوتی ہیں کہ جو معنے ظاہر سے مفہوم ہوتے ہیں وہ خود متکلم کے نزدیک بھی مراد نہیں۔ پس متکلم اس الزام سے بالکل بری ہے جو ظاہری مفہوم سے اس کے کلام پر وارد ہوتا تھا۔ اس بیان سے واضح ہوگیا کہ تاویل سے اصل مقصود یہ ہے کہ متکلم کو اس کے علم وصدق ودیانت وعدل کے اعتبار سے اس اعتراض سے بچایا جائے جو اسکے ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں اور نیز یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کی تصریحات ومجملات ومشکلات منطبق ہوکر سب ایک ہی صحیح مدلول کے ضمن میں داخل ہیں۔ اور چونکہ یہ کام نہایت مشکل اور سخت دشوار ہے اسلئے سوائے علمائے راسخین کے اس میں کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا اور نہ کسی اور کو جائز ہے۔ اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ آیت وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم میں اسم اللہ پر وقف کے قائل نہیں ہیں اور الراسخون کو اس پر معطوف مانتے ہیں۔ فاکسار اس بیان کو ان افراط وتفریط پر دو گروہ کی ہدایت کے لئے کافی خیال کرتا ہے اور اس بحث کو دو تنبیہات ذکر کرکے ختم کرتا ہے:۔

اوّل۔ لفظ تاویل کی تحقیق لغوی اور اصطلاحی اور اسکی شروط وقواعد کے علم کے بعد اس امر کا جاننا بھی ضروری ہے کہ لفظ تاویل ان اصطلاحی معانی میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں عام طور پر مروج نہیں تھا۔ اور نہ قرآن وحدیث میں ہر جگہ اصطلاحی طور پر مستعمل ہوا ہے بلکہ اکثر جگہ تو لغوی معنوں میں وارد ہوا ہے اور بعض جگہ میں اصطلاحی معنے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ بوجہ اس علاقہ کے جو لغت اور اصطلاح میں ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ امام ہمام رئیس ائمۃ الاعلام ماہر فنون عقلیہ ونقلیہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی مشہور وبے نظیر کتاب موافقۃ صریح المعقول لصحیح المنقول میں فرماتے ہیں:۔

وقد ذكرنا في غير موضع ان لفظ التاويل في القرآن يراد به ما يؤول اليه الامر وان وقع موافقا لما دل اللفظ ومفهومه الظاهر ويراد به تفسير الكلام وبيان معناه وان موافقا له وهو اصطلاح المفسرين المتقدمين كمجاهد وغيره ويراد به صرف اللفظ عن الاحتمال الراجح الى الاحتمال المرجوح لدليل يقترن بذلك وتخصيص لفظ التاويل بهذا المعنى انما وجد في كلام بعض المتأخرين فاما الصحابة والتابعون لهم باحسان وسائر ائمة المسلمين كالائمة الاربعة وغيرهم فلا يخصون لفظ التاويل بهذا المعنى بل يريدون بالتاويل المعنى الاول او الثاني احدهما اول (بحواشی المنہاج صفحہ)

ہم نے یہ امر کئی جگہ ذکر کیا ہے کہ قرآن شریف میں لفظ تاویل سے مراد مآل الامر ہے اگرچہ ظاہری معنے و مفہوم کے موافق ہو۔ اور نیز اس سے مراد تفسیر کلام اور بیان معنے ہے اگرچہ ظاہر کے موافق ہو اور یہ مفسرین متقدمین کی اصطلاح ہے جیسا کہ مجاہد وغیرہ اور کبھی اس سے یہ بھی مراد ہوتا ہے کہ لفظ کو اسکے راجح احتمال سے مرجوح کی طرف پھیرا جائے بشرطیکہ کوئی دلیل اسکے ساتھ موجود ہو۔ اور اس معنے میں لفظ تاویل کی تخصیص صرف بعض متاخرین کے کلام میں پائی گئی ہے۔ لیکن صحابہ اور تابعین اور باقی ائمہ مسلمین مثل ائمہ اربعہ وغیرہ کے لفظ تاویل کو اس معنے میں مخصوص نہیں کرتے۔ بلکہ انکی مراد تاویل سے پہلے معنے یا دوسرے ہوتے ہیں۔ [illegible]

دوسری تنبیہ یہ ہے کہ بیان بالا سے یہ [illegible] ہے کہ وہ دلیل جس سے [illegible] ہیں واجب ہے خواہ شرعی ہو خواہ نقلی [illegible] کہ قطعی ہو یا شبہ اس سے کسی دوسرے کا مرجع ملے کہ یہ [illegible] سمعیات کی تاویل عقلیات سے کرنی جائز ہے یا نہیں اسلئے [illegible] گذارش ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے صرف اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک مستقل تصنیف کی ہے کہ تعارض عقل ونقل کی صورت میں اور [illegible] کتاب میں اس مسئلہ پر امام ممدوح نے نہایت بسیط تقریر کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] میں تعارض نا ممکن ہے خواہ وہ دونوں عقلی ہوں خواہ دونوں نقلی خواہ ایک ان میں سے عقلی ہو اور دوسری نقلی۔ ہاں [illegible]

پڑے دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو اس کے فہم کا قصور ہے اور یا دونوں دلیلوں میں سے ایک قطعی ہے دوسری ظنی۔ پس ظنی کو چھوڑ کر قطعی کو پکڑنا چاہیئے۔ خواہ وہ دلیل عقلی ہو خواہ نقلی چنانچہ فرماتے ہیں:-

وان کان احد الدلیلین المتعارضین قطعیا دون الاخر فانہ یجب تقدیمہ باتفاق العقلاء سواء کان ھو السمعی او العقلی فان الظن لا یدفع الیقین (جلد اول صفحہ …)	اگر دو متعارض دلیلوں میں سے ایک قطعی ہو اور دوسری نہ ہو تو بالاتفاق قطعی کو مقدم کرنا واجب ہے چاہے وہ دلیل سمعی ہو چاہے عقلی۔ کیونکہ ظن یقین کو رد نہیں کر سکتا۔

(باقی باقی)

وحی اور الہام[۱]

لغت میں وحی الہام۔ اشارہ۔ رسالت۔ الہام۔ دلی جذبات و تخیلات کو کہتے ہیں اکثر مواقع پر اس وحی کا استعمال بلحاظ لغت کیا گیا ہے اور ہر شخص اسی مناسبت سے اس کی ضرورت نہیں کہ وہ نبوت کا دعوے بھی کرے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھ پر وحی آئی یعنے ایک خیال اس طرح کا میرے ذہن سے گذرا مگر کسی حالت میں عیاذاً باللہ یہ کہنے کا مجاز نہیں ہو سکتا کہ مجھ پر وحی اس طرح سے آئی ہے جس طرح کہ انبیاء کرام پر آیا کرتی تھی یا عیاذاً باللہ میں نبی ہوں چنانچہ لغتی معنے کے ساتھ خداوند عالم نے بھی اکثر حیوان ناطق و مطلق پر اس کا یکساں اطلاق فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ۔ یعنے اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے پروردگار نے شہد کی مکھی کے قلب میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں اور درختوں اور اونچے مقام پر چھتے بنائے اور حضرت عیسے کے حواریوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ۔ یعنے عیسے کے حواریوں کو القاء کیا کہ وہ میرے اور میرے پیغمبر پر ایمان لائیں۔

اس قسم کے وحی کا مقصود محض لغتی معنے پر مبنی ہے اور یہ ایک خدا کا فضل ہے جو انسان کو سیدھے رستہ کی رہنمائی کرتا رہتا ہے اور دوسرے الفاظ میں آسمانی وحی سے خارج ہونے کی وجہ سے اسکا نام الہام رکھا گیا ہے۔ مگر حال کے مدعیان وحی نے ادعاء وحی کے ساتھ ادعاء نبوت کو لازم قرار دیا ہے اور الہام و وحی میں کسی قسم کا فرق نہیں بتایا اور یہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے جس کا ثبوت خدا نے چاہا تو ابھی پیش کرونگا مگر مجھے سب سے پیشتر وحی اور الہام میں فرق دکھانا ہے۔ وحی اصطلاحاً اس کلام کا نام ہے جو بواسطہ یا بلا واسطہ خداوند عالم کے جانب سے اپنے انبیاء پر نازل ہو اور اسی نزول کا نام ہے وحی آسمانی اسیلئے ایک عام محاورہ ہے کہ قرآن وحی آسمانی ہے دوسرے یہ کہ اس قسم کی وحی اپنے خاص معنی میں کبھی خطا کو نہیں پہنچ سکتی اسیلئے انبیاء کے جو خواب بیان کئے گئے ہیں اسکا روز روشن کی طرح صبح کو ظاہر ہونا ثابت کیا گیا ہے قرآن مجید نے جہاں ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا ذکر کیا ہے وہاں اس بات کو بھی صاف معنے میں بیان کر دیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے خواب کے موافق اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا کی راہ میں ذبح کرنے کی آمادگی ظاہر کر دی تھی اور خواب کو صرف خواب ہی نہیں بلکہ اس خواب کو ایک آسمانی حکم خیال فرمایا تھا اسیوجہ وحی آسمانی کا جو انبیاء کے مقدس ذوات کے ساتھ مخصوص ہے خاصہ یہ ہے کہ وہ کبھی خطا نہ کرے اس میں کسی قسم کی لفظی اور معنوی غلطی نہو اسیوجہ انبیاء کرام کے جملہ دعاوی اور جملہ احکام اپنے محل اور ٹھکانے کو پہنچ گئے اور قوم نے اسی صداقت کی بدولت ان کی رسالت و نبوت کو مانا اور تسلیم کیا۔ مگر الہام کے لئے جو حقیقتاً وحی کی ایک قسم ہے یہ ضرور نہیں کہ وہ ہمیشہ صواب کے پہونچتی رہے اس جگہ پر وضاحت کے ساتھ آپ کو الہام کے معنے سمجھانیکے لئے وحی کی اس تقسیم کا ذکر کرونگا جو اصول اسلام کی رو سے مسلم ہو چکی ہے

(۱) ایک وہ وحی ہے کہ جس کا قلب میں القاء بلا واسطہ ہو۔ بیٹھے بیٹھے ایک بات دل میں گذر جائے اور اسکی ضرورت نہیں کہ وہ عین الیقین کو بھی پہونچے جیسے کہ خدا نے موسیٰ کی ماں کو وحی بھیجی تھی جسکا ذکر اس طرح کیا گیا ہے اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى یعنے تیری ماں کی طرف وحی بھیجی۔

(۲) دوسری وحی وہ ہے جو واسطہ کے ساتھ ایک خدا کے فرستادہ نے اپنی قوم کو پہونچا دیا ہو اور اس وحی کا نام اصطلاحاً وحی آسمانی رکھا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ذاتی خیال لازمی طور پر صحیح و غلط ہوتا رہتا ہے مگر ایک وہ واقعہ جو کسی کی زبان سے سنا جائے وہ بحیثیت نقل کے زیادہ قابل اعتماد مانا جاتا ہے خداوند کریم نے میرے اس دعوے کی تائید ان الفاظ میں کر کے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا۔ یعنے بدکاری اور پرہیزگاری کی باتیں سمجھ و خیال کے لئے ہیں اسبات کو ثابت کر دیا سو الہام بدی اور نیکی صواب اور خطا پر مبنی ہے پس ظاہر ہوا کہ وحی اور الہام اصطلاحاً دو علیحدہ چیزیں ہیں اور ادعاء نبوت کے لئے مخصوص وحی آسمانی ہے جو باواسطہ نازل ہوا کرتی ہے اور اسکے متعلق یہ ایک آسمانی دعوے ہے کہ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ یعنے آسمانی وحی میں کسی قسم کا شک نہیں ہو سکتا۔ اب اس فرق کے بتلانے کے بعد مجھکو اس وقت وحی آسمانی سے بحث کرنی مقصود ہے۔ وحی آسمانی نے جب قوم میں یہ دعوے کیا کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ تو اس کے ساتھ ہی قوم کو عاجز بنا کر انکو مجبوراً اسکا قائل کرایا۔ دعوے کرنا آسان ہے مگر اس دعوے پر دوسروں کو اس کا قائل بنانا سخت مشکل ہے پس اس جگہ سے انبیاء سابقہ کے احوال کو نظرانداز کر کے محض حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کی جانب آپکی توجہ منعطف کراتا ہوں۔ حضور نے

[۱] از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآبادی۔

جب اپنی قوم میں رسالت کا دعوے کیا اور خدا کا کلام سنایا تو قوم کوئی ایسی جاہل نہیں تھی کہ وہ آنکھ موند کر جلدی سے تسلیم کر لیتی۔ قوم علم و عقل سے بالکل عاری نہ تھی کہ وہ اپنی لاعلمی کی بدولت دعویٰ قرآن کو مان لیتی اون کا دعوے تھا کہ وہ فصاحت بلاغت علم و فضل میں اپنی آپ نظیر تھے میں لبطور نمونہ مشت خروارے ایک مشہور فصیح عرب کا کلام سناتا ہوں جس سے اونکی برجستہ کلامی اور اونکی فصاحت و بلاغت کا اندازہ ہوسکتا ہے عرب میں دستور تھا کہ لونڈی سے جو اولاد ہوتی وہ بحیثیت غلام کے ہوتی اور جس وقت باپ اپنے بیٹے کی جوانمردی دیکھتا تو اس کو اپنے فرزندی میں داخل کرتا ایکدفعہ جب قبائل نے بنی عبس کے اونٹ چوری لے چلے جب بنی عبس تعاقب کرنے لگے تو ان قبائل نے ان کا سختی کے ساتھ مقابلہ شروع کیا اس وقت عنترہ کے باپ نے عنترہ سے کہا۔ کر یا عنترہ یعنے اے عنترہ حملہ کر عنترہ نے جس فصاحت آمیز الفاظ میں جواب دیا ہے وہ قابل غور ہے العبد لا یحسن الکر انما یحسن الحلاب والصر یعنے غلاموں کا کام لڑنا نہیں صرف دودھ دوہنا اور تھنوں کا باندھنا ہے اس کے بعد جب خوب بڑھکر اپنی شجاعت کو ثابت کیا تو اسکے باپ نے اس کی فرزندی کا اعتراف کیا غرض صرف یہ ایک غلام کا کلام تھا اسی غلام کی نظم سن لیجئے عنترہ جب اپنی چچا کی بیٹی عبلہ بنت مالک پر عاشق ہوا تو اس عشق کو اپنی نظم میں جس فصاحت سے ظاہر کیا وہ قابل داد ہے کہتا ہے :-

دموع فی الخدود لہا مسیل +	رخسار دنپر آنسو جاری ہیں
وعین نومہا ابداً قلیل +	نیند آنکھ میں بہت ہی کم ہے
فکم ابلی بامجاد و بین +	کبتک میں فراق کی مصیبتیں لونگا
وتشجینی المنازل والطلول +	اور کبتک مجھے مکان ویرانہ رنجیدہ کرینگے
طلبت من الزمان صفاء عیش +	زمانہ سے عیش کا خواستگار ہوں
وحسبک تدرما یعطی البخیل +	اور یاد رکھ کہ بخیل کی دی ہوئی وہ عطیت ہے

غرض یکہ عرب کے مرد اور عورتیں جو کلام کیا کرتے تھے وہ فصاحت و بلاغت سے خالی نہ ہوتا تھا اونکا کلام نہایت مدقق مغلق ہوا کرتا تھا انہوں نے اپنی اس ترقی علم کی بدولت سوائے قطعہ عرب کے دنیا کو اور دنیا کی زبانوں کو اور دنیا کے علمی حالت کو جہالت اور عجمی حالت سے تعبیر کیا تھا۔ ایسے زعم کرنے والوں کے روبرو حضور کا دعوے کہ خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوا ہے اونکو بغیر اسکے کب ساکت کرتا کہ وہ اونکے مبلغ علم سے بڑھ چڑھ کر ہو اور اونکو عاجز بنا دے بظاہر آپ قرآن کی ایک آیت کو پڑھ کر دیکھیے کہ کس قدر آسان اور صاف الفاظ میں ہے لیکن جو فصاحت اور بلاغت کہ اس میں بھری گئی ہے وہ (واللہ) اونہیں بلغاء و فصحاء کے ماننے ہوئے دلوں سے سبق لینے کے قابل ہے۔ خدا نے صاف الفاظ میں فرما دیا۔ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے اگر جن اور انسان اسبات پر کوشش کریں کہ اس قرآن کے مثل کوئی قرآن لاویں نہ لاوینگے ایسا قرآن اگرچہ ایک کی ایک مدد بھی کریں۔ مگر کوئی تھا کہ اُس زمانہ میں یا آجتک اس تیرہ صدی میں کوئی ایسا کلام بنا بھی لیتا جب اونکے دلوں پر سکوت کی مہر جم گئی اور وہ اس قرآنی معجزہ سے بالکل عاجز ہوگئے تو انہوں نے اس کلام ربانی کو وحی آسمانی مانا۔ اور ایک گروہ کی گروہ نے کلام ربانی اور حضرت کی رسالت کو تسلیم کر لیا اور اس قوم کا اعجاز لامحالہ اون کو تسلیم کرا کر چھوڑا کہ وہ خدا کا کلام مان لیں۔ تواریخ اسبات کے شاہد عدل ہیں کہ وہ ملاحدہ جنہوں نے حضرت کی رسالت پر ایمان نہیں لایا وہ اس بات سے بھی بالکل عاجز تھے کہ کلام ربانی کی فصاحت و بلاغت سے انکار کرسکیں انہوں نے اس انکار سے قطع نظر کر کے اپنے کفر ان کی ایک اور وجہ نکالی تھی کہ حضور پر جبرئیل کے آنے سے انکار کیا جیسے کہ ہمارے زمانہ میں بعض روشن خیال نام نہاد مسلمانوں نے یہ شبہ نکالا ہے کہ غار حرا میں جبرئیل کس طرح آسکتے تھے اور یہ کیسے ممکن تھا کہ فرشتہ آسمان سے ایک بشر پر نازل ہوسکتا گو یہ اعتراض ایک حد تک انبیاء سابقہ کے آسمانی کتب پر بھی حملہ کرنے والا ہے جہاں جبرئیل علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا گیا ہے مگر اس وقت مجھے یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہے کہ جب اعجازی طور پر اور معجزات قرآنی یعنے اُس کی فصاحت و بلاغت سے سبھوں نے خدا کا کلام تسلیم کر لیا تو اول تو اسبات کے تحقیق کی چنداں ضرورت نہیں کہ کس نے پہونچایا کہاں سے آیا اگر اسپر غور و خوض کرنا ہی چاہیے تو یہ امر قابل غور ہے کہ کیا اُس قرآن کے اوراق آسمان سے اڑ اڑ کے حضرت تک پہونچ گئے تھے جس پر احکام قرآنی کی تبلیغ ہوئی۔ یا کوئی تار آسمان سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈیوڑھی مبارک تک ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف منصوب تھا جہاں سے خدا نے اپنا کلام سنایا۔ یا کوئی آواز غیبی کا سلسلہ صبح و شام مدینہ مکہ کے وادیوں میں لگا تار چلا آرہا تھا جس میں کلام ربانی کا القاء حضور کے قلب مبارک پر ہوا۔ بہرحال جس قدر باتیں سننے اور بیان کرنے کے متعلق ہوسکتی ہیں اونکے طے کرنے کے بعد یہ آسان امر لامحالہ قابل تسلیم ہوگا قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجیے کہ اس قرآن کو آپکے پروردگار کی جانب سے روح القدس یعنے جبرئیل لایا ہے۔ با احادیث میں جس کا داخلہ ہے کہ جبرئیل نے حضور پر کلام نازل فرمایا تھا اس بحث سے میرا مقصود یہی ہے کہ وحی جو حضور پر آئی وہ بحیثیت یقین کے بیان کرتی ہے کہ اوس پر عمل کیا جائے قرآن نے جو کچھ پچھلے اور اگلے حالات کا اظہار کیا ہے وہ فلق صبح کی مانند ظہور میں آچکے اور آرہے ہیں اس وحی کے جامع اور مانع تعریف کے بعد اب ہر مدعی وحی کو اس بات کا ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ اوسنے بذریعہ وحی اپنے ادعا کو قوم کے روبرو پیش کر کے قوم کو عاجز بنا دیا اور قوم نے عاجز ہو کر اُس کلام کو کلام ربانی تسلیم کر لیا اوسکے دعوے کو بلاشک

مشتبہ مان لیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضور اور حضور سے قبل جتنے انبیا گذرے ہیں اول کے سوا جس شخص نے جھوٹا دعوے کیا وہ ہرگز اپنے دعوے میں ثابت قدم نہ رہے اور انہوں نے جو کلام قوم کے روبرو پیش کی وہ عموماً غلط ثابت ہوئی۔ ہم کو اس موقع پر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے مرزا غلام احمد نے اول تو جو دعوے نبوت کا کیا ہے وہ بقول خود [illegible] غلط یا بالکل ناقابل تسلیم ٹھہر سکتا کیونکہ اصول اسلام کے لحاظ سے جب نبوت ختم ہو چکی تو مسلمانوں کو اس نبوت کے ماننے میں لامحالہ تامل کرنا پڑیگا ختم نبوت کے متعلق بہت سی آیات مسلمانوں کے پیش نظر ہے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي۔ اپنے خدا فرماتا ہے کہ دین محمدی کو مکمل کر دیا اور نعمتوں کو کمال طور پر تمام کو پہنچا دیا۔ پس جس کے یہ معنے ہیں کہ اب کسی نبی دوسرے نبی کے بعد اتمام دین اور اتمام نعمت کے لئے آیا کرتے تھے اس کی ضرورت اب باقی نہیں رہی اور حدیث کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ لا نبی بعدی سے حضرت نے صاف فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اب ان دلائل کے مقابلہ میں یہ تسلیم کرنا مشکل ہے کہ غلام احمد صاحب نبی تھے مگر آپ کے اخلاص اور مرزا پر فرضی خیال ہم تسلیم بھی کر لیں تو آپ کے دعاوی اور الہام کی وہ وحی جو ایک معیار صدق و کذب ہو سکتے ہیں بالکل غلط ثابت ہو گئیں عجیب کرتے ہیں کہ مرزا صاحب سوا اس دعوے کے غلط مان لیں مثلاً انہوں نے اپنی وحی میں اکثر اس کلام کو پیش کیا ہے جو خود حضور پر نازل ہو چکا تھا اور جس کو دنیا سے کل عمل ہو چکا اگر وہی کلام آج کوئی قوم کے روبرو پیش کرکے خود پر نازل ہونا ثابت کرے تو ایسے شخص کے اوپر کو ثابت نہیں ہو سکتی اور اس سے بجز اس کے کو رفع کرنا مقصود ہے [illegible] جس طرح سے مرزا صاحب کر چکے ہیں [illegible]

دین محمدی کو مکمل نہیں سمجھتا ایسی صورت میں مرزا صاحب کو لازم تھا کہ جو ایک بھی لفظ الہام ادا کرتے تو وہ بالکل سابقہ دین محمدی کے الفاظ سے جدا ہوتا [illegible] کسی کتاب آسمانی میں یہ نہیں دیکھا کہ کوئی الفاظ ایک ہی ہوں ہر نبی نے جب کلام پیش کیا تو [illegible] الفاظ میں قوم کی زبان اور قوم کی حالت کو مد نظر رکھا [illegible] مگر افسوس کہ مرزا صاحب پر انہیں الفاظ میں وحی ہوئی [illegible] جو تیرہ سو برس پیشتر حضور پر آ چکی تھی اور جس سے تیرہ سو برس سے مسلمانوں کے کان آشنا تھے بطور نمونہ [illegible] مرزا صاحب کے چند وحی سنئے۔

(۱) دافع البلاء کے صفحہ (۵) میں خدا کی وحی جو مرزا صاحب پر نازل ہوئی اور جس کے الفاظ یہ بیان کئے گئے ہیں۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔

(۲) اربعین کے صفحہ ۳۲ میں وحی کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ۔

(۳) اور اربعین صفحہ ۳۳ میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ۔ آپ صرف اس پر غور کریں کہ قرآن کا دعوے دین محمدی کے مکمل ہونے کا ہے اسلئے جس حد تک اس کی رو سے دین ابھی مکمل نہیں ہوا یہ فرض نبی تھا کہ وہ اپنے دعوے میں بالکل انوکھا ہوتا جب یہ کلام پیش کرتے اس کے بجائے تعجب ہے کہ وہی کلام قوم کے روبرو پیش کیا گیا ہے جس کو ہم تیرہ سو برس سے سن رہے ہیں اور جس پر خود ہمارا ایمان ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بار دعاوی سے قوم کو کس قدر جدید طور پر نفع پہنچا اور اس جھوٹے دعوے نے کس قدر ان کے رسالت پر قوم کا اعتماد ثابت کرایا۔ اس قسم سرقہ کلام کرنا تو [illegible] ہر شخص کو یہ آسان ہوگا کہ وہ کلام اللہ کی آیات کو اپنی وحی سے نسبت دے اب رہا وہ وحی جس میں بالکل نئی باتیں تھیں جدید طور پر قوم کے روبرو پیش ہوئیں اگر وہ وحی

مانی جائیں تو اس اصول سے جو ہم نے ابھی ابتداء مضمون میں ذکر کیا ہے اپنی غلطی اور کذب کی وجہ سے تعریف وحی سے بالکل خارج ہو جاتی ہے کیونکہ خدا کی وحی کی شان یہ ہے کہ [illegible] پھر جو وحی کہ بطور معیار صدق و کذب قائم کی گئی ہے اور وہ قوم میں تکذیب [illegible] سے تو ہرگز قابل قبول یا اس کا ماننا قابل تسلیم نہیں ہو سکتا انبیاء سابقین کو قوم جب عذاب کے دعوے پر عذاب مانگتی تھی تو عذاب ضرور پہنچ کر ان کو تباہ و تاراج کر دیا کرتا تھا اس قسم کے صدہا ان گنت حالات خود انبیاء کے دعووں کی تکمیل کا اعتراف کراتی ہیں مگر مرزا صاحب کا جب آسمان پر ایک بی بی سے نکاح ہوا تو وہ بی بی صاحبہ کا عقد دوسرے شخص سے کیوں ہو گیا اور خدا سے وہ اس کا خاوند اور اس کے بچے وغیرہ کس طرح بچے اور کیسے خدا نے ایسی بڑی زبردست وحی جس پر صدق و کذب کا معیار ہو سکتا ہے جب قوم کے روبرو پیش کی گئی تو خدا کی غیرت کا اقتضا (عیاذاً باللہ) کیسے ہوا کہ مامور من اللہ کے اس دعوے کی تکمیل نہ ہوئی اور خدا کی جبروتی طاقت نے [illegible] زمین کو جس پر [illegible] بی بی سے ایک دوسرے شخص کے ساتھ عقد ہو چکا کیوں الٹا پھیر کر دیا

دوسری وہ وحی جو صاف الفاظ میں معیار صدق و کذب تھی یعنی ہمارے پیشوا مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سے مقابلہ جن الفاظ میں مرزا صاحب نے کیا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ثناء اللہ صاحب کے روبرو مر جاؤں اور اگر ثناء اللہ جھوٹے ہیں تو میرے روبرو مر جائیں گے کون ایمان دوست اور انصاف پسند ہوگا جو ایسے الہامی الفاظ کو دیکھ کر مرزا صاحب کے انتقال اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی (خدا رکھے آمین) زندگی سے نتیجہ اخذ نہ کرے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں جھوٹے تھے۔

بہرحال یہ وحی نہیں ہو سکتی کہ قوم میں آسمانی وحی کر کے ساتھ پیش کیا گیا ہے وہ غلط ثابت ہو بلکہ عجیب بات ہے کہ جو پیشگوئی مرزا صاحب نے کسی مخالف

کے متعلق کی بس وہ یہی کہ فلاں شخص مرجائیگا مگر میں جہانتک انبیاء سابقہ کے حالات پر نظر ڈالتا ہوں انکی پیشگوئی ایک عذاب آسمانی اور ایک حیرتناک واقعہ پر مبنی ہوا کرتی تھی مگر عادتاً کسی بیمار قریب الموت کے قرائن موت سے واقف ہو کر موت جو ہر شخص کے لئے لازمی ہے وہ بطور پیشگوئی قوم میں پیش کرنا کوئی لائق تحسین یا قوم کے حق میں لائق اعتبار نہیں ہو سکتا لہٰذا قطع نظر جس نقص کی تکمیل کو مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ بھی حالہ قائم ہے بلکہ اس سے زائد ہم یہ نفاق کی شکل مسلمانوں میں دیکھتے ہیں کہ علاوہ پچھلے اختلافات کے ایک جدید فرقہ حضور انور فداہ ابی وامی صلے اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ ختم نبوت سے منکر ہو کر ایک دوسرے نبی کا ماننے والا قائم ہو چکا۔ یہی مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے بعد مسلمانوں میں سلسلہ نفاق کو ترقی ہوئی اور چھاپنے کی کیا بات ہے غیر اقوام کو حاوی ہونیکا زیادہ تر موقع ملا۔ بہرحال جو کوئی بھی آسمانی وحی کا دعوےٰ کرے اس کو اپنے دعوے میں سچا ہونے کے لئے آسمانی وحی کی وقتاً فوقتاً بحیثیت اعجاز کے قوم میں تصدیق ہونی چاہئے چونکہ ہم مسلمانوں کے عقاید یہ ہیں کہ آسمانی وحی کا سلسلہ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے اسلئے یہ سخت مشکل ہے کہ کوئی گروہ بھی دین محمدی کا نقص ثابت کر کے اسکی تکمیل کا ٹھیکہ دار کسی شخص کو بنائے۔ فقط

راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے چند چھوٹے چھوٹے

دینی رسائل جن کے نام تعلیم الایمان۔ تعلیم الصلوٰۃ تعلیم الصیام۔ تعلیم الزکوٰۃ۔ تعلیم الحج[1] ہیں جو بلا قیمت اشاعت کی غرض سے شایع کئے گئے ہیں تاکہ عامہ مسلمین کو دینی مسائل سے صحیح واقفیت ہو جائے مسلمان ہو کر فرائض

اور اوامر و نواہی کو نہ جاننا بڑے شرم کی بات ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ لاکھوں مسلمانوں میں ایسے شاید چند مسلمان ہوں۔ جو پورے طور سے دینی مسائل پر عبور رکھتے ہوں۔ اسکی بڑی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی اس عام ناواقفیت کو واقفیت سے بدلا جائے۔ یہ خدمت اہلحدیث کانفرنس دینے کو تیار ہوئی۔ چنانچہ یہ عام فہم اور مستند رسالے بلا قیمت اسکی طرف سے شایع کئے گئے۔ اب یہ عامہ مسلمین کا کام ہے کہ وہ دیہات و قصبات تک میں ان رسائل کو پہونچائیں۔ جہاں تک کہ کانفرنس کے واعظین کے امکان میں ہے ان رسائل کو تقسیم کیا جائیگا مگر ہندوستان ایک وسیع ملک ہے برادران اسلام کا فرض ہے کہ براہ حمیت دینی اپنے بیخبر بھائیوں کو آگاہ کرنے کی غرض سے جس وسعت کے ساتھ ممکن ہو۔ ان رسائل کو شایع کرتے رہیں۔ اس قسم کے رسائل کی اشاعت ہی اس کانفرنس کا مدعا نہیں ہے بلکہ یہ کانفرنس اس سے بھی زیادہ پائیدار اور مستحکم ذرایع اشاعت اسلام و حفاظت توحید و سنت کی غرض سے اختیار کر چکی ہے۔ لایق واعظین کی ایک جماعت اگرچہ ابھی تک اس وقت تک مختصر ہے۔ اس کانفرنس کی طرف سے اور اسکی ہدایات کے موافق قصبوں اور گاؤں میں اسلام کی اشاعت کرتی اور ناواقف از دین مسلمانوں کو جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ بتاتی ہے۔ کہ اسلام کیا ہے؟ اسکے اوامر اور نواہی کیا ہیں؟ اور صداقت اسلام کو ان کے فہم کے موافق دلائل کے ساتھ ان کے دلنشین کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ مخالفین اسلام ان مسلمانوں کی ناواقفیت اور بیخبری اور اسلام سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی تعداد میں شامل نہ کر سکیں۔

بعض مخالفین اسلام کا مقصود درحقیقت ایک سیاسی ہے یعنے وہ اس قسم کے لوگوں کو اپنی جماعت میں اس غرض سے ملانا چاہتے ہیں تاکہ انکی جمعیت اس حد تک ترقی کر جائے کہ انکی سیاسی آرزوؤں کے پورا ہونے کا سامان پیدا ہو جائے۔ اس لئے کہ ان مخالفین میں جس قدر تعلیم ترقی کرتی ہے اسی قدر ان کے سیاسی خیالات میں جوش و طغیانی پیدا ہوتا ہے۔

پس آج ہندوستان میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ دیہات و مضافات میں جا بجا جو کروڑوں مسلمان دین کے نام اور اسلام کے نام سے محض ناواقف ہیں اور جن کو مخالفین آسانی سے شکار کر لینا چاہتے ہیں واعظین بھیج بھیج کر انکی اس ناواقفیت کو دور کیا جائے اور ان کے اعتقاد و ایمان میں پختگی پیدا کر دیجائے۔ تاکہ مخالفین کے دام میں وہ نہ آسکیں۔ چونکہ اس خدمت کو انجام دینا اس کانفرنس کی سب سے بڑی غرض ہے۔ لہٰذا تمام محبان اسلام خصوصاً حضرات اہلحدیث سے امید کیجاتی ہے کہ وہ دامے درمے۔ قدمے۔ سخنے۔ اس کانفرنس کی اعانت کر کے ہندوستان میں اسلام کو خطرہ سے بچانے میں شریک ہوں گے۔ اور انصار اللہ کی فہرست میں اپنے ناموں کو لکھوائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

عاجز سید عبد السلام عفی عنہ جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔ بازار بلیماراں۔

ایڈیٹر۔ بارہا عرض کیا گیا کہ اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہے کام اوسکا شروع ہے ملک میں اوازہ اسکی مشہور ہو چکی ہے اب اس حال میں احباب اہلحدیث جو اپنی کانفرنس کو پھلا پھولا دیکھنا چاہتے ہیں وہ کیوں خاموش ہیں کیوں حسب توفیق اس کے لئے چندہ نہیں لکھواتے بانیان نے صرف نقشہ کا نمونہ دکھایا بلکہ ایک خام سا ڈھیر بھی کھڑا کر دیا اسکے بعد کارکنان نے بھی حسب ہمت اسکی خدمت کی اب جس حال میں وہ ایک خام سے مکان کی صورت میں نمایاں ہے اب کیوں طاقت نہیں بڑھتی۔

ناظرین! میرے دل کے خیالات سن لیں ممکن ہے میں پھر کبھی نہ سناؤں اہلحدیث کانفرنس کا خام سا نقشہ جو میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ کانفرنس کے لئے ایک مکان کی ضرورت ہے جس میں اسکا ایک بڑا کتبخانہ ہو دار التصنیف ہو جس میں مصنفین بیٹھکر حسب فرمایش کتابیں لکھا کریں اسی مکان میں ایک مختصر سا مدرسہ ہو جس میں منتہی اور فارغ التحصیل طلباء کو مناظرہ اور تبلیغ کا طریق اور ہندوستان کے مختلف ممالک کی زبانیں سکھائی جاوینگی اسی مکان میں کانفرنس کا

[1] ایک چھوٹا سا رسالہ ناگری زبان میں "الیشور بانی" شایع کیا تھا جس علاقہ میں ہندی کا رواج ہو بغرض تقسیم وہاں کے اصحاب منگالیں۔ دفتر اہلحدیث۔

طلاق سکران

بخدمت فیضدرجت مولانا محمد ابو طاہر صاحب
بہاری کرم فیضہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عرض ہے کہ ایک استفسار حضور کی خدمت شریف
میں ارسال ہے اسکا جواب تحریر فرماکر اور دوبارہ
مرحمت فرماکر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث کے شائع فرماکر
نہایت ممنون ہونگا۔ امید کہ اس عرض کو بہت
ضرور قبول فرمائینگے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص تاڑی پیکر اس قدر مدہوش بے شعور ہوگیا کہ بلا سبب اثنائے کلام میں اپنی بیوی کو کہا کہ (تو میری ماں ہے یا یہ میں نے تجھے طلاق دیا) اس مضمون کو تین بار بکواس کیا اور جب ہوش ہوا اور لوگوں نے کہا کہ تونے طلاق دیا ہے تو سکر کی وجہ سے سخت انکار کیا اور کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔ پس مذہب حنفیہ کی تحقیق کے موافق ایسے شخص کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور بلحاظ حدیث واقع ہوگا یا نہیں بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل
السائل غلام رسول بھیا سعدی بہاری

الجواب ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سکران کی طلاق کے متعلق فقہاء حنفیہ کا اختلاف ہے ایک گروہ قائل ہے کہ سکران کی طلاق واقع ہوگی اور ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ سکران کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ امام طحاوی اور امام کرخی جو اکابر علماء احناف سے ہیں ان دونوں نے عدم وقوع طلاق کو اختیار کیا۔ کیونکہ درمختار میں ہے ولا یقع طلاق السکران واختارہ الطحاوی والکرخی
ترجمہ۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ نشہ والے کی طلاق نہیں واقع ہوگی۔ اسی قول کو اختیار کیا ہے امام طحاوی اور امام کرخی نے اور فتاوی تاتارخانیہ میں تفرید سے نقل کیا ہے کہ اسی قول پر احناف کا فتوی ہے۔ اسی قول مختار کے تحت میں علامہ شامی لکھتے ہیں وکذا محمد بن سلمۃ وھو قول زفر۔ یعنی محمد بن سلمہ حنفی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید امام زفر کا بھی یہی قول ہے۔ اور کفایہ شرح ہدایہ میں لکھا ہے ولو شرب من الاشربۃ التی تتخذ من الحبوب او من العسل فسکر وطلق امرأتہ لا یقع طلاقہ عند ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ۔ ترجمہ۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی شراب پئے جو حبوبات اور شہد سے بنائی جاتی ہے اور نشہ ہو جائے پھر عورت کو اپنے طلاق دے اس کی طلاق امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک واقع نہ ہوگی۔ اور باتفاق احناف تاڑی اشربہ محرمہ سے نہیں ہے اسی واسطے اس کے قلیل اور کثیر پر ایک حکم نہیں ہے۔

اور ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں ہے قال بعدم وقوعہ القاسم بن محمد وطاوس وربیعۃ بن عبد الرحمن واللیث واسحاق بن راھویہ وابو ثور وزفر وقد ذکرنا ان عن عثمان رضی اللہ عنہ وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وھو مختار الکرخی والطحاوی ومحمد بن سلمۃ من مشائخنا وجہ الاول ان صحۃ التصرف بالقصد لانہ حکمہ ما یختص بلفظ القصد الصحیح او الطلاق ولیس کذلک ذلک وھو السکران الا انہ اذا تناول یسقط خطاب السکران وصار کونہ بالبنج والدواء وھو الاصوب وکون زوال عقلہ بسبب ھو معصیۃ الاول والاصح انتھی۔ ترجمہ۔ اور سکران کی طلاق واقع نہیں ہوگی قائل ہوئے ہیں قاسم بن محمد اور طاؤس اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور لیث اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور امام زفر اور ہم نے اسی قول کو نقل کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے اور اسی قول کو اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ میں سے امام کرخی اور امام طحاوی اور محمد بن سلمہ نے اور اسکا سبب یہ ہے کہ عاقل در حالیکہ بالغ ہو تو صحیح ہو تصرف ساقط نہیں ہوتا اگرچہ ہے حکم اس کا اس قسم میں سے کہ جو تعلق رکھتا ہے ساتھ صحیح ارادہ وقصد صحیح کے یا گویا کہ اور زوال ہو کر سکران کو جیسے کہ نائم نہیں ہوتا ہے کیونکہ اسکا حال نائم سے بدتر ہے کیونکہ نائم جب جگا یا جائے تو جاگ جاتا ہے بخلاف سکران کے۔ پس یہ صورت ہوگی مثل اس مدہوش کے کہ زائل ہوجائے عقل اسکی اور دوسری قسم کی دوا سے جیسے افیون اور بھنگ وغیرہ اسکی عقل کا زوال اسی سبب سے ہوا ہے جو معصیت ہے جس کا کوئی اثر نہیں۔ اور اگر طلاق صحیح ہو تو مرتد ہونا بھی صحیح ہوگا حالانکہ سکران کا ارتداد معتبر نہیں یہ سب روایتیں کتب فقہ کی ہیں اور انہیں روایتوں کی تائید کرتی ہے حدیث۔ حدیث صحیح میں ہے رفع القلم عن ثلاث الخ یعنی تین شخصوں سے احکام شرعیہ مرفوع ہیں ایک سونے والا جب تک جاگے نہیں سوم مسلوب العقل۔ اور ظاہر ہے کہ سکر کامل مسلوب العقل ہو جاتا ہے پس مرفوع القلم میں محسوب ہوگا۔ اور طلاق نہ پڑے گی۔ شرح النقایہ میں ہے پس اس کی ارتفاع کی صورت کو عدم ارتفاع پر ترجیح ہوگی علاوہ بریں سکران کے وقوع طلاق اور عدم وقوع طلاق کا مسئلہ اجتہادی ہے کہ مجتہدین نے اس امر میں اختلاف کیا ہے اور اجتہادی مسائل کی نسبت حضرت مخدوم شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات کی مجلس ششم میں فرماتے ہیں اما آنچہ از ہر دو حد مجتہد فیہ است وخلق دراں مبتلا شدہ اند بر خلق اندر دشوار نگیرند چنانچہ آساں تر باشد دراں چیز حکم کنند پھر چند سطر کے بعد فرماتے ہیں ہر چہ اجتہادی است فتوی بدیں جہت بایدکہ خلق را آسان باشد و حرج بدیشاں نرسد۔ و ایں حکم از قرآن ثابت است قال اللہ تعالیٰ وما جعل علیکم فی الدین من حرج پس جب تحقیق حضرت مخدوم بہاری بلحاظ سہولت و دفع حرج فتوے عدم وقوع طلاق پر دیا جائے جیسا امام کرخی اور امام طحاوی اور امام زفر وغیرہ کا مسلک ہے اور جب طلاق واقع نہ ہوئی تو ظہار کا لفظ بھی لغو و لاطائل ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع

۱؎ مولانا صاحب کسی وجہ سے فتوے نہیں لکھ سکے تھے یہ بھی ایک فتوے ہے ناظرین اسی فتوے کو اس صفحہ کا عوض سمجھکر پڑھیں (نائب)

متفرقات

احباب کرام توجہ فرماویں

یہ بات پہلے بھی دفعہ ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اہلحدیث اپنی سہ ماہی بندش کے زمانے میں بہت کچھ تنزل کر گیا۔ اگرچہ اس کے دلی دردمندوں نے اس کا دامن نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس کی ضمانت میں بھی مدد دی جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ مگر سارے یکساں نہیں ہوتے۔ اس لئے بہت سی کمی ہو گئی۔ اسی لئے مخلص اور بہی خواہ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اہلحدیث کے جدید خریدار پیدا کرنے میں سعی کریں۔ ماہ حال میں (۱۰) نئے خریدار ہوئے۔ ماعد (۲۳) نکل گئے۔ امید ہے ہمدردان اہلحدیث دل سے متوجہ ہو کر نہ صرف کمی کو پورا کرینگے۔ بلکہ مزید ترقی پر پہنچا دیں گے

حافظ تراویح } کسی مقام پر تراویح کے لیے حفاظ قرآن خوان کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا میں اطلاع کریں حافظ ایسے ہونگے جو موقع بموقع وعظ بھی سنایا کریں گے

تلاش مصاحب حج } جناب مولنا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام اقبالہ گذارش ہے کہ بندہ امسال حج کو جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے آنجناب کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اور کوئی صاحب حج کو جانے والے ہوں تو وہ اپنے حالات سے اطلاع دیں (شیخ عمر قطبی الجنز آمدی)

تلاش عزیز } عرصہ [illegible] میرا بھتیجا [illegible] نامی تخمیناً ڈیڑھ سال سے مفقود الخبر ہے۔ اس کا باپ اس کے درد میں نہایت ہی ناچار ہے۔ عمر اس کی تخمیناً ۱۲ سال ہے۔ قد چھوٹا۔ بدن دبلا۔ رنگ سانولا۔ ٹھوڑی پر تلی جس صاحب کو معلوم ہو مہربانی کر کے اطلاع دیں۔ راقم الحروف محمد حسین از مقام لکھو کے ضلع فیروزپور پنجاب

احباب بہت توجہ فرماویں } مصنف ابن ابی شیبہ کے حصہ جامع کتاب الرد [illegible] متعلق جو اہلحدیث ۲۳- جون کے صفحہ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے متعلق مولوی ابوالکلام صاحب ایڈیٹر الہلال نے ملاحظہ فرما کر ایک عنایت نامہ ارسال فرمایا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں کہ مصنف ابن ابی شیبہ کا یہ حصہ نہایت اہم ہے۔ جہاں تک جلد ممکن ہو شایع کر دیجئے۔ میں محض بطور اعانت مبلغ دس روپیہ پیش کرتا ہوں۔ اور بعد اشاعت بھی کئی نسخے لونگا۔

آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے۔ اگر اسی طرح اور احباب بہت اٹھ کھڑے ہوں۔ اور یکمشت رقم سے امداد فرما دیں۔ تو کتاب مذکور جو ایک نادر الوجود تھی طبع ہو کر پبلک میں آجاتی۔ لطف یہ ہے کہ اس کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ جو ساتھ ہی شایع ہوگا جس سے ہر خاص و عام یکساں فایدہ اٹھا سکتے ہیں

(خاکسار محمد ابوالقاسم مالک سعید المطابع پریس بنارس)

ایڈیٹر- میری رائے میں اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ دس دس روپیہ کے دس حصے شرکت [illegible] کئے جاویں۔ نفع میں سے نصف [illegible] منیجر کو دیا جاوے۔ باقی اصل رقم شرکاء پر تقسیم ہو۔ اس تجویز کے مطابق ایک حصہ [illegible] میں بھی لیتا ہوں

دعا صحت } مولوی محمد شفیع [illegible] صاحب سکندر آبادی عرصہ سے علیل ہیں۔ ناظرین [illegible] سے دعا صحت کے خواہاں ہیں۔ خدا شفا عاجل [illegible]۔

اخبار اہلحدیث اور اردو زبان } [illegible] کے اہلحدیث میں مولوی ابوالقاسم صاحب [illegible] بالکل [illegible] مشورہ دیا ہے کہ اہلحدیث [illegible] میں [illegible] کے جو مراسلے [illegible] ان کی زبان درست کر دی جاوے اس کے بعد ان کو چھاپا جاوے۔ ایڈیٹر صاحب نے اس مشورہ کو قبول نہیں کیا۔ اور کچھ عذر کئے [illegible] جن میں کم از کم مجھے اتفاق نہیں۔ اب بنگال اور پنجاب میں بھی اچھی اردو لکھنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر اہلحدیث میں کسی بنگالی کا مراسلہ چھپے۔ اور وہ سلیس زبان درست ہو تو اس سے ایڈیٹر صاحب پر بد گمانی نہیں ہوگی کہ انہوں نے لکھ لیا ہوگا (سید عبدالسلام دہلوی مالک مطبع فاروقی)

ایڈیٹر- آئندہ کوشش کی جاویگی

انجمن اہلحدیث چھابڑا پورہ } کے نایب سکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۲- جولائی کے اہلحدیث میں جو مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی کی تقریر سے انجمن کا پیدا ہونا درج ہوا ہے۔ وہ دراصل غلط فہمی ہے۔ ورنہ مولوی صاحب موصوف کی تقریر بالکل صاف تھی۔ کسی قسم کی اس میں الجھن نہ تھی۔

درخواست اخبار } کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث میرے نام جاری کرا دیں۔ میں اس کے بغیر سخت مضطرب رہتا ہوں (محمد علی از مقام پارسی [illegible] قلعہ اکولہ ملک برار مدرسہ ہندوستانی)

دعاء بارش } محمد شفیع خاں از مہار ضلع مظفر پور اپنے علاقہ میں بارش کے لئے ناظرین سے دعا کے طالب ہیں۔ اللھم اسق عبادک وبھائمک آمین

پٹیالہ میں آریوں پر مقدمہ } ایک کے [illegible] مدتوں ہوئی سکھوں کے برخلاف ایک کتاب لکھی ہے جس کی وجہ سے ریاست پٹیالہ میں مصنف پر مقدمہ بنایا گیا ہے۔ اس مقدمہ نے جیسا کہ قومی ہمدردی کا حق [illegible] سے آگ لگا دی ہے بحیثیت [illegible] ہمدردی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ [illegible] سنکر ہماری رائے بدل گئی ہے۔ مگر اس شور و شغب میں آریہ اخباروں نے جو مضامین لکھے ہیں۔ ان میں ہمیں دو باتوں پر خوشی ہوئی۔ ایک تو یہ کہ مہاشہ دھرمپال نے جو کتاب گیان پرکاش لکھی تھی۔ اور سیر آریہ پریس نے بڑا زور دیا تھا کہ یہ کتاب ضبط ہونی چاہئے۔ ہم نے لکھا تھا ضبطی کی درخواست فضول ہے۔ مناسب ہے آریوں کی طرف سے اس کا جواب دیا جاوے اس وقت ہماری یہ رائے کاٹ کو سخت بری لگی۔ مگر آج خود آریہ پریس کہتا ہے۔ کہ سکھ ہماری کتاب خالصہ پنتھ کی حقیقت ضبط کرانے کی کیوں درخواست کرتے ہیں۔ ہمارے ہیں تو

اور اس کا جواب دیں (ریرکاش ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۵) خدا کا شکر ہے اس قسم کے مذہبی مباحثات میں جو ہمارے [illegible] تھی وہی آخر کار آریہ پریس کو بھی ماننی پڑی۔ جو بالکل ٹھیک ہے۔ امید ہے آیندہ کو گیان پرکاش کی ضبطی کی درخواست [illegible] نہ کی جاوے گی۔ دوسری بات جس سے ہم کو [illegible] ہے کہ اہل اسلام کہا کرتے تھے۔ خدا اپنے بندوں کی آزمایش کرتا [illegible]

[illegible]

انتخاب الاخبار

اس ہفتے کی سب سے زیادہ گرم خبر سلطنت آسٹریا کے ولیعہد کا قتل ہے۔ ولیعہد اور اوسکی بیگم جلوس کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستہ میں اون پر بم چلا۔ اس سے پہلے تو پستول سے ہلاک کئے گئے۔ قاتل ریاست سرویہ کا باشندہ ہے جو پچھلے دنوں ترکوں سے برسر پیکار تھی۔

اس قتل سے یورپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ تمام شاہان یورپ نے شاہ آسٹریا کو تعزیت کے پیغام بھیجے۔

شاہ آسٹریا تمام شاہان یورپ میں بڑی عمر کا ہے۔ اس لئے ولیعہد کے قتل کا اسکو بہت صدمہ ہوا۔ جو قدرتی بات ہے۔

شاہ کی صلبی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے مقتول (بھتیجے) کو ولیعہد کیا تھا۔ اب اوس کے بھتیجے کو کیا ہے۔ سچ ہے (انہ ھو اضحک وابکی)

لارڈ ہارڈنگ (وائسراے ہند) کی ملازمت کی توسیع میعاد کو اخبار ٹائمز لندن ناپسند کرتا ہے۔ اخبارات انگلستان لارڈ ہارڈنگ کی جگہ لارڈ کچنر سابق کمانڈر انچیف افواج ہند اور حال ریذیڈنٹ مصر کو ہندوستان کا وائسراے بنانے کی تحریک کرتے ہیں۔

البانیہ کے مسلمانوں نے شہزادہ وڈ سے گفتگو سے مصالحت کرنے سے انکار کر کے جانے کی درخواست کی جس پر شہزادہ نے امیر البحر انگریز کے ساتھ کرنل فلپ کو روانہ کیا۔ مسلمان اپنے مطالبات پر بدستور قائم ہیں۔ اور وہ مسلمان بادشاہ چاہتے ہیں۔

طرخان پاشا وزیر اعظم البانیہ روما دارالخلافہ اٹلی پہنچ گئے ہیں۔ ان کے سفر کی غرض یہ بتائی جاتی ہے کہ اٹلی و آسٹریا کو البانیہ پر قبضہ کر لینے کی تحریک کریں (خدا کرے غلط ہو)

سر اڈورڈ گرے (وزیر انگلستان) نے مسلم لیگ لندن کو لکھا ہے کہ وہ بلقان میں دوبارہ جنگ کے نقصانات کو بخوبی محسوس کرتے ہیں۔ اور انگلستان دوسری سلطنتوں کے ساتھ مل کر جنگ کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مہاجرین مقدونیا کے متعلق ترکی یادداشت کا جواب یونان نے دوستانہ پیرایہ میں دیا ہے۔ مالکان وطن کے مسئلہ کے حل کے متعلق ترکی کی تحریک سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے کہ پھر ایسا ناخوشگوار واقعہ نہ ہوگا۔

سر اڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بغداد ریلوے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم جرمنی اور ترکی سے متفق ہیں کہ لائن بصرہ و خلیج فارس سے ہرگز نہ بڑھے۔

ایران کی فوجی پولیس کی ادائگی تنخواہ کے لئے گورنمنٹ انگریزی پچاس ہزار پونڈ ایران کو قرضہ دینے والی ہے جس میں سے نصف ہندوستان ادا کرے گا۔ رگڑ دی ہوا۔ (انا للہ)

انگلستان نے ترکی بحری جنگی میں چار نیفٹی کا اضافہ منظور کیا ہے۔

میڈرڈ (سپین کا دار الخلافہ) کے کاریگروں کی مجلس نے مراکو میں لڑائی کے خلاف عام سٹرائک کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ وہاں افواہ اڑی تھی کہ سیوٹا کے متصل کئی سو ہسپانوی آدمی جنگ میں مقتول و مجروح ہوئے۔

مسٹر فشر وزیر بحر و محصولات نیوزیلینڈ نے ایوان میونسپلٹی میں ایک مسودہ پیش کیا ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ انگریزی سلطنت کے ایشیائی مقبوضات اور ہندوستان سے لوگوں کی آمد و رفت بند کی جائے۔

امیر البحر عقب سر اڈمنڈ سلیڈ اینگلو پرشین آئل کمپنی کے ایک ڈائرکٹر منجانب گورنمنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ دوسرا ڈائرکٹر غالبا کوئی سویلین نامزد کیا جاویگا۔

سر اڈورڈ گرے نے دیوان عام میں تقریر کرتے ہوئے اینگلو پرشین آئل کمپنی کے اجارہ کی پرزور حمایت کی

بنگال سے پھر ڈاکہ زنیوں کی خبریں آنے لگی ہیں۔ ۲۵-جون کا تار مظہر ہے کہ مرشد آباد اور باقر گنج میں دو ڈاکے پڑے

پیکن (دار السلطنت چین) کے نواح میں سخت سیلاب آیا جس سے بیسیوں گاؤں بہ گئے۔ اور ہزاروں آدمی خانماں برباد ہو گئے۔

ہنگولین واقع جزیرہ سماٹرا میں پہلے زلزلہ آیا۔ اس کے بعد خوب زور کی بارش ہوئی جس سے کارخانے اور درخت تباہ ہو گئے۔ علاوہ مکانات کے گرنے سے بہت سے آدمی ہلاک ہو گئے

گورنمنٹ پنجاب نے ایک گشتی چٹھی کے ذریعہ تمام افسروں کو تحائف اور ڈالیاں قبول کرنے کی ممانعت کر دی ہے

اخبار ٹائمز کو ڈبلن دار الخلافہ آئرلینڈ سے اطلاع پہنچی ہے کہ آئرلینڈ کی حفاظت کے لئے اسلحہ خریدنے کا فنڈ ۲۴-جولائی کو کھولا جاویگا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آئرلینڈ کے قومی والنٹیروں کی تعداد چودہ ہزار تک پہنچ گئی ہے

ٹائمز کے نامہ نگار برلن کے بیان کے مطابق بغداد ریلوے کا ایک اور حصہ جرابلس سے تل ابیض تک یکم جولائی کو کھل گیا

جنوبی افریقہ کی سینٹ میں ہندوستانیوں کی رفع شکایات کا مسودہ تیسری مرتبہ پڑھا گیا

تبت کے وسطی صوبہ میں امساک باراں سے قحط کے آثار نمودار ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ تجویز کر رہی ہے کہ زمینداروں کو تمام فصلات بارانیہ لانے کی ہدایت کی جاوے۔

ترکوں اور یونانیوں کی کمیشن جو دونوں ملکوں کے مہاجرین کا تصفیہ اور معاوضہ مقرر کرے گی۔ ۲۴-جولائی کو سمرنا روانہ ہوئی۔ بطور ثالث ایک غیر سلطنت کا فرد بھی ان میں شامل ہوگا۔ جو باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔

امرتسر

مولانا ابو الوفا صاحب حسب معمول اپنے مکان پر صبح کے وقت قرآن مجید کا درس دیا کرتے ہیں لیکن موسم گرما میں نماز شام کے بعد باغیچہ میں جو ترجمہ سناتے ہیں اس میں قدیم و جدید سب نکات حل کئے جاتے ہیں۔ حاضرین کی تعداد معقول ہوتی ہے۔ ہر جمعہ کو بعد نماز عشاء عام

بارش ۳ جولائی میں امرتسر بلکہ پنجاب بھر میں اچھی بارش ہو گئی۔ ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ ۴ جولائی کو بیاس کا پل پانی سے ڈوبا ہوا تھا۔ اسلئے بمبئی میل رکی رہی۔

سومیانی ۲/۴

یہ سومیانی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ کھانسی۔ ضیق النفس۔ کمزوری معدہ کو نفع کرتی ہے۔ جریان۔ بواسیر اور وہ سب جن کی کمر میں درد ہوتا ہے نکے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار روز میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے اسکا معمولی کر شمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲/۴ پاؤ ۶/ مع محصول۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

شہادت تازہ

جناب محمد صدیق صاحب احسانی جوہانسبرگ ٹرانسوال سے لکھتے ہیں میرے ایک دوست کے پاس سے میں نے تمہاری سومیانی لیا اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ اب جلدی میرے واسطے دو ڈبہ بھیجنا۔ ۹ شلنگ کے پوسٹل آرڈر خط سے لینا (۹ مئی ۱۹۱۳ء)

جناب فدا حسین خاں صاحب۔ شاہجہانپور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ چار چھٹانک سومیانی بذریعہ وی پی کے مرحمت فرمائیں۔ درحقیقت جو کچھ سومیانی کی بابت آپنے لکھا۔ اس سے بہت زیادہ ہر ایک بات کے واسطے مفید ہے (۱۲ جون ۱۹۱۳ء)

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب گاشت پور ضلع الہ آباد سے ارقام فرماتے ہیں آپکی سومیانی مفید ثابت ہوئی۔ براہ مہربانی ایک پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جون ۱۹۱۳ء)

منشی محمود الرحمن۔ ایبا ساحی آدہ بنگال تاگیو رہائیو تحریر کرتے ہیں۔ میرے ایک ہر گنگ پور کے رہنے والے دوست نے آپکی سومیانی کی تعریف کی۔ ایک چھٹانک روانہ فرمائیے (۱۳ جون ۱۹۱۳ء)

حاجی محمد عثمان خاں صاحب سب کنٹریکٹر اپر ہاسے رقم کرتے ہیں۔ آپکی سومیانی کو میں نے کئی بار استعمال کیا۔ اور اکثر احباب کو استعمال کرایا۔ سب کو بڑا فائدہ بخشا۔ مقوی و مصفی خون کیلئے تیر بہدف ہے براہ مہربانی دو ڈبیا اور بھیج دیجئے (۱۳ جون ۱۹۱۳ء)

المشتہر ڈاکٹر اے ڈی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

معجزہ قرآن ۹/۵۲

یہ ایک نیا رسالہ ہے جس میں مروجہ اسلامی تقسیم میراث میں استحکام و اضافہ دکھلا کر یتیم پوتے کا وارث دادا کے موجودگی میں باسناد قرآن ثابت کیا ہے۔ قابل دید رسالہ

رسائل شبلی ۵/

شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی۔ تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جس میں مندرجہ ذیل رسالے شامل ہیں (۱) اسلامی شفا خانے مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں کہاں اور کیسے کیسے شفا خانے بنوائے۔ (۲) اسلامی تعلیم نے اسلام میں کیونکر ابتدا و ترقی کے حالات (۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے۔ (۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا اور کن لوگوں پر مقرر تھا (۵) المخطب۔ قدیم عربی علمی تالیفات کا تذکرہ (۶) اتنکرو نیچ موجودہ مستشرقین یعنے اورینٹل کانفرنس کے سفرنامہ پر ریویو (۷) کتب خانہ اسکندریہ اس مشہور کتب خانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانیوالے مسلمان نہ تھے (۸) تراجم علمی۔ دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمہ کی تھیں (۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۱۰) میکنکل اور مسلمان۔ مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔ قیمت ۱۲/

تقلید اور عمل بالحدیث ۱۲/

اس مضمون میں سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اس کا سبب (۳) ان چاروں مذہبوں کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید و عمل بالحدیث کے۔ مصنفہ جناب نواب محسن الملک بہادر

بشارت فاطمہ ۸/

ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی دلچسپ اور تفصیلی کیفیت قابل دید۔ قیمت

سوانحعمری مولانا روم ۱۴/

مولانا روم کی تمامی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات نہایت دلچسپی سے لکھے گئے ہیں اور فلسفہ و علم کلام میں اس عظیم الشان کارنامہ کو نہایت وسیع تنقید کر کے دکھلایا ہے کہ آج یورپ کو جس فلسفہ جدید پر ناز ہے۔ مولانا روم بھی اسکے بانی ہیں۔ قیمت ۱۲/

چہار خسرو دہلی ۲/

نغمہ ولی و درویش حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی واقعات زندگی کا دلچسپ تذکرہ اور معاملات کلام کے پر ہنر کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ سعدی اور دیگر خدا رسیدہ بزرگوں کی ملاقاتوں کا ذکر۔ غرض کتاب ایسی دلچسپ اور مفید ہے کہ ہر مضمون سے ایک نیا اسرار پیدا ہوتا ہے۔ اخیر میں نظام اللہ اولیاء حضرت محبوب الٰہی کے حالات طیبہ سونے پر سہاگہ۔ قیمت ۱۲/

رسالہ خیر تحفہ در اثبات وجود باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا ثبوت عقلی۔ نقلی۔ علمی۔ اخلاقی مسائل اور سائنٹفک طریق سے دیا گیا ہے۔ منکرین ذات باری کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ۲/

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کتب فروش اعظم امرتسر** ڈاک خانہ کٹڑہ کنال

اخبار ہمدرد

بکمال مسرت ناظرین کو یکم جولائی ۱۹۱۲ء سے دگنا چوگنا نفع بہ ایں وجہ حاصل ہوتا ہے کہ اکثر اخبار کا رسم الخط بجائے عربی ٹائپ کے

مقبول عام نستعلیق میں لایا گیا

جس میں سابق کی بہ نسبت مضمون کی گنجائش زیادہ ہو گئی ہے۔ قیمت میں بقدر نصف تخفیف کر دی گئی ہے۔ [illegible] عام ہو گئی ہیں۔

[illegible] سے خرید سکتے ہیں [illegible] مسائل [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] فوائد حاصل ہوں گے

ہمدرد کا مقصد

اس کی نسبت مختصر لفظوں میں صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس کا ہر ایک پرچہ

ملک و قوم کی خالص ہمدردی کا سپرٹ لیے ہوئے

ہوتا ہے۔ اور اس میں ہر فرقہ و ہر طبقہ کے لوگوں کی [illegible] دلچسپی کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ ایک پرچہ [illegible] دفتر سے نمونہ منگائیں۔ [illegible]

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلاں دہلی

تحفۂ جدید در امراض [illegible]

امراض [illegible] بطریق ڈاکٹری مفصل بحث کر کے علاج و مجربات درج کیے گئے ہیں۔ [illegible] تحقیقات کا نچوڑ ہے۔ ڈاکٹروں، حکیموں [illegible] کے لئے نہایت مفید دکانداروں قیمت ۱۲؎

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈاکٹر [illegible] امرتسر

کتب خانہ ثنائی کی چند کتابیں

تقابل ثلاثہ توراۃ، انجیل، اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قیمت مع محصول ۱۲؎

الہدیٰ والعربی [illegible] دونوں کا [illegible] ایک مسلم مشکل [illegible] اپنے طور پر عقلی [illegible] کا فیصلہ [illegible] کرتے ہیں ۸؎

الہامی کتاب [illegible] اور قرآن شریف کا مقابلہ [illegible] اور مسلمان عالموں کی دلچسپ بحث ۱۰؎

بحث تناسخ تناسخ [illegible] کا ابطال ۳؎

مباحثہ نگینہ [illegible] مباحثہ ہے جس میں آریوں کو شکست اور مسلمانوں کو نمایاں فتح حاصل ہوئی ۴؎

شادی بیوگان اور نیوگ نام ہی سے ظاہر ہے ۱؎

سوامی دیانند کا علم و عقل کا بلدید رسالہ قیمت ۱؎

تقلیب الاسلام دہرم پال کی تہذیب الاسلام کا جواب جو چار جلدوں میں ہے۔ جلد اول ۵؎ جلد دوم ۵؎ جلد سوم ۵؎ جلد چہارم ۵؎ چاروں جلدیں ایک ساتھ خریدار سے صرف ۱۸؎

حدیث نبوی اور تقلید شخصی [illegible] کا بیان ۱؎

حدوث وید وید کی قدامت کا ابطال [illegible] قیمت ۱؎

مقدمۂ دیوبند [illegible] ۱۹۱۲ء میں آریوں سے جو [illegible] ہوا تھا۔ قیمت ۸؎

جہاد وید وید کے مفسروں کے حوالہ جات سے جہاد کا نظارہ [illegible]

اجتہاد و تقلید مسائل متعلقہ پر مفصل [illegible] رسالہ ۳؎

علم الفقہ فقہ کی مروجہ کتابوں اور مسلم پر عالمانہ تحقیق ۲؎

ثمرات تناسخ

تناسخ کے نتائج و نمونے [illegible] ۲؎

معقول مطالب مسلمانوں کے باہمی [illegible] کے اصول۔ قیمت ۳؎

صحیفۂ محبوبیہ قادیانی رسالہ [illegible] کا جواب اور [illegible] کی تردید ۴؎

الہامات مرزا مرزا قادیانی کی خود ساختہ پیشگوئیوں اور الہاموں کی تحقیق [illegible] جواب ہے ۵؎ قیمت

اسلام و برٹش لا سیاست اسلامیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ ۳؎

الفوز العظیم قرآن مجید کی قسموں کے اسرار۔ قابل دید رسالہ ۳؎

رسوم اسلامیہ رسوم قبیح متعلقہ بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ۱؎

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عمدہ عطریات

عنوان بالا کی تصدیق بخوبی صرف ایک شیشی منگوانے سے نہایت آسان طریقہ پر ممکن ہے۔ [illegible] سینکڑوں دفتر نظر سے گزرے ہوں گے۔ لہٰذا ہر قسم کے عطریات اور [illegible] متعلقات شیشی وغیرہ کا کارخانہ میں موجود ہیں۔ [illegible] فرمائش [illegible] ہو سکتے ہیں۔ ایکبار منگوا کر ضرور ملاحظہ فرما دیں

ملنے کا پتہ

نور محمد عبد الغفور جنرل عطر مرچنٹ
محلہ چپال تکیہ محبوب شاہ قنوج

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۲۳۱۵

جناب حکیم [illegible] الدین [illegible] بازار [illegible] شہر

علیگڈھ

ALIGAD

راحت پرنٹنگ ورکس لاہور میں بلحاظ مکردن گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا۔ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک و پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین و رسائل بغرض طبع بند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین بمحصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۸ جلد ۱۱

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ...
... ششماہی ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خطوط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مدافعت حدیث

زمیندار کا جواب

۲۲ مئی کے پرچہ زمیندار میں دار العلوم ندوہ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے فاضل اڈیٹر کے قلم سے مندرجہ ذیل فقرات بھی نکل گئے۔

وقوم کی یہی خواہش نہ تھی کہ طلبہ ندوہ کو جو تعلیم دی جائے گی۔ اس میں مذہب کے نام سے ایک یہ رنگ بھی دکھایا جائے گا کہ ایک عورت آسمان پر چڑھ کر وہاں ستارہ کی شکل میں چمکتی ہے۔ اور

سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را

کی دلچسپیاں دکھلاتی ہے۔ ایک پیغمبر نے بتوں کی تعریف کی تھی۔ اور جادوگروں کا جادو بھی ان پر چل گیا تھا۔ ایک دوسرے پیغمبر نے اپنے مہمانوں کو مشرکین کی شرارتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی بیٹیاں ان کے حضور میں پیش کی تھیں۔ کہ اہل شرک ان مہمانوں کو تو چھوڑ دیں۔ مگر ان پیغمبر زادیوں کو تصرف میں لائیں۔ ایک اور پیغمبر خدا کے بھیجے ہوئے فرشتہ موت سے لڑے تھے اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تھی۔ نعوذ باللہ من الهفوات

(زمیندار ۲۲ مئی ۱۹۱۴ء)

اہلحدیث:- ۲۲ مئی کے پرچہ کے جواب کے دیر لگنے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس عنوان کے ماتحت سراج الاخبار جہلم کا جواب پہلے شروع ہوچکا تھا جس کا ختم کرنا ضروری تھا۔

فاضل اڈیٹر نے اس بیان میں پانچ باتوں کا ذکر بطور طعن کے کیا ہے جن میں سے پہلی بات بطریق صحت روایت کے ثابت نہیں یعنے کسی عورت کا زہرہ بننا کسی صحیح روایت میں ثابت ہے نہ کسی پیغمبر کا بتوں کی تعریف کرنا صحت کے ساتھ آیا ہے اسلئے ہم اس کی مدافعت کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے۔

باقی تین اعتراضوں میں سے ایک اعتراض قرآنی ہے اور دو حدیثی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ فاضل اڈیٹر زمیندار نے ایسے مضمون پر بھی کیوں اعتراض کیا جو قرآن مجید کے صریح الفاظ میں ملتا ہے اسلئے پہلے ہم اسی اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت لوط کا قصہ ان لفظوں میں مذکور ہے:-

وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ قَالَ	(جب فرشتے ان کے پاس آئے تو) شہر والے لوگ خوشی خوشی لوط کے مکان پر پہنچے حضرت لوط نے کہا دیکھو یہ میرے مہمان ہیں انکے حق میں مجھے شرمندہ نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور

...هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ. لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ ۱۴ ع ۵)

مجھے رسوا نہ کرو وہ بولے کیا ہم نے تجھکو لوگوں کی مہمانی کرنے سے منع نہ کیا تھا (پھر تو نے وہی بہانہ کیا)

حضرت لوط نے کہا یہ میری لڑکیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو مگر وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔

سورہ ہود میں اس قصہ کو یوں بیان کیا ہے:—

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ (پ ۱۲ ع ۷)

حضرت لوط کی قوم کے لوگ اس کے پاس آئے اور وہ اس سے پہلے بدکاری (لواطت) کیا کرتے تھے حضرت لوط نے کہا اے میرے بھائیو! یہ میری لڑکیاں ہیں جو تمہارے حق میں بالکل پاک ہیں پس تم اللہ سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے بارے میں ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی نیک آدمی نہیں۔

ان آیات کا ترجمہ ہی اپنا مطلب بتلانے کو کافی ہے صاف الفاظ ہیں کہ یہ میری لڑکیاں تمہارے لئے پاک صاف ہیں، مضمون قرآن کے صاف لفظوں میں مذکور ہے اس پر اگر یہ شبہ ہوتا کہ پیغمبر بغیر نکاح کے اپنی بیٹیاں کیسے دے سکتا ہے تو یہ شبہ ایک معقول اور قرآن مجید کے سمجھنے سے تعلق رکھتا لیکن اڈیٹر صاحب نے تو کمال یہ کیا کہ سرے سے اس بیان کو سفوات (جھوٹ) سے شمار کیا، جو موجب افسوس ہے۔

مناسب ہے کہ ہم از خود اس کا جواب دیدیں حضرت لوط کے کلام پر غور کیا جائے تو خود اسی میں اس سوال کا جواب مل سکتا ہے حضرت لوط نے اپنی لڑکیوں کو اَطْهَرُ کہا جس کے معنے ہیں (پاک صاف) قانون شریعت کے لحاظ سے وہی عورت مرد کے حق میں پاک ہوتی ہے جو بقاعدہ شریعت نکاح میں آئی ہو۔ غور سے سنئے۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ۔ اس آیت میں نکاح کو اللہ تعالیٰ نے موجب طہارت بتلایا ہے۔

حضرت لوط اپنی قوم کے سرگروہوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ میری لڑکیوں سے تم نکاح کر لو مگر میرے مہمانوں کو مت چھیڑو وہ جواب دیتے ہیں:—

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ (پ ۱۲ ع ۷)

"تو جانتا ہے ہمیں تیری لڑکیوں سے مطلب نہیں اور جو ہم چاہتے ہیں وہ بھی تو جانتا ہے"

کیونکہ ان کو لواطت کی عادت تھی اس لئے وہ عورتوں کی طرف کم راغب تھے۔

اس بیان پر اگر کچھ شبہ ہو سکتا ہے تو یہ کہ قوم کے افراد تو بہت سے ہونگے حضرت کی لڑکیاں اتنی کہاں ہونگی کہ سب شادی کر سکتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گو قوم کے افراد بہت سے ہونگے لیکن چند لوگ ان کے سرگروہ تھے حضرت لوط ان سرگروہوں کو لڑکیاں بیاہنا چاہتے تھے باقی ماتحت تو خود ہی ہٹ جاتے۔ جن لوگوں نے بَنَاتِيْ سے مراد امت کی لڑکیاں کہا ہے خاکسار ان سے متفق نہیں۔

فاضل اڈیٹر صاحب نے حدیثی اعتراض دو کئے ہیں ایک تو آپ نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے جو صحیح بخاری میں آیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من بني زريق يقال له لبيد بن الاعصم حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخيل اليه انه يفعل الشيء وما فعله. الحديث (بخاری جلد دوم ص ۸۵۷)

حضرت عائشہ کہتی ہیں ایک شخص بنی زریق میں سے تھا جس کا نام لبید تھا اس نے آنحضرت پر جادو کیا آپکی حالت یہ ہوئی کہ کسی وقت آپکو خیال ہوتا کہ فلاں کام میں کر چکا ہوں حالانکہ نہ کیا ہوتا۔

\+ + + +

\+ + +

\+ + +

\+

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک شخص نے جادو کیا اس کا اثر یہ ہوا کہ بعض اوقات کسی کام کے کر گذرنے کا خیال ہوتا حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا تھا۔ مگر یہ حالت ہر وقت نہ رہتی تھی بلکہ کسی ایک وقت ایسی حالت آپ پر آئی ہمارے اس دعوے کا ثبوت خود اسی حدیث سے ملتا ہے اسی روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں الکنہ دعا ودعا یعنی حضرت نے اس تکلیف کے رفع ہونے کے لئے بہت بہت دعا کی۔ دعا کرنا بتلا رہا ہے کہ حضور کو اپنی اس حالت کا علم تھا اور اس کے رفع کیلئے کوشش بھی کرتے تھے جس سے صاف ثابت ہے کہ سحر کا اثر آپ پر نہ تو زیادہ دیر رہا اور نہ ہر وقت رہا۔ اس حدیث پر اگر کوئی نقلی سوال ہو سکتا ہے تو اس آیت قرآنی سے ہو سکتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:—

قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا

کفار کہتے ہیں تم مسلمان ایک مسحور شخص کے پیچھے چلتے ہو۔

اس آیت میں کفار کا کلام نقل ہے کہ تم (مسلمان) ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جو مسحور (جادو شدہ) ہے اگر حسب روایت بخاری آنحضرت پر سحر ہونے کا یقین کیا جائے تو کفار کے ساتھ ہم خیالی لازم آتی ہے جو کفر ہے اسکا جواب یہ ہے کہ کفار کا مطلب مسحور کہنے سے یہ تھا کہ اس (نبی) کی تعلیم ایسی ہے جیسی کوئی بہکی بہکی باتیں کیا کرتا ہے مطلب یہ کہ اس کی تعلیم (معاذ اللہ) بیہودہ ہے چنانچہ دوسرے مقام پر اس کی تفصیل یوں ملتی ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ

کافروں نے کہا کیا ہم تمکو ایک ایسا شخص بتلا دیں جو کہتا ہے تم مر کر زمین میں پارہ پارہ ہو کر پھر زندہ ہو گے کیا یہ اللہ پر افترا کرتا ہے یا اس کو جنون

جنت۱۲ (پ ۶ ع)
ہے ۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفار کلام تعلیم نبوی کو سحرانہ خیال کرتے تھے ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی نسبت وہ عاقلانہ خیال رکھتے تھے کسی متکلم کی ذات خاص کی نسبت عقلمندی کا خیال اور چیز ہے اس کی کسی خاص گفتگو کو پاگلانہ بکواس جاننا اور امر ہے ان دونوں میں فرق ہے پس حدیث مذکور اور آیت موصوفہ میں مخالفت نہ رہی کیونکہ آیت میں بقول کفار تعلیم نبوی کو جو خدا کی طرف سے تھی مسحورانہ کہا گیا ہے۔ جو مسلمان نہیں کہسکتا اور مسلمان بموجب حدیث جس سحر کا قائل ہوسکتا ہے وہ ذات والا کی نسبت ہے نہ تعلیم کی نسبت فافترقا فافہم سحر کی تحقیق تفسیر کبیر میں زیر آیت ہاروت ماروت مل سکتی ہے ۔

دوسرا حدیثی اعتراض اڈیٹر صاحب زمیندار کا اس حدیث پر ہے جو صحیح مسلم کی روایت سے آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

عن ابی ھریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام فلما جاء صکہ ففقاء عینہ فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال فرد الیہ عینہ وقال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ثم قال ثم الموت قال فالان (الحدیث) (صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۶۱)	ابوہریرہ کہتے ہیں ملک الموت حضرت موسی کی طرف بھیجے گئے جب ان کے پاس آئے تو موسے نے مکے سے اسکی آنکھ پھوڑ دی وہ وہ لوٹ کر جناب باری میں عرض کی تو نے مجھے ایک بندے کی طرف قبض روح کیلئے بھیجا وہ موت نہیں چاہتا خدا نے اس کی آنکھ درست کردی اور فرمایا تو جاکر کہدے کہ بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوینگے ہر بالوں میں سے ایک ایک بال کے عوض میں ایک

ایک سال تجھکو عمر ملیگی حضرت موسے نے کہا پھر؟ کہا پھر موت حضرت موسے نے کہا تو پھر ابھی سہی ۔

اس حدیث کے سمجھنے کے لئے سورہ مریم کی ایک آیت کو پہلے سمجھنا چاہیے جو یہ ہے :-

اَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا (پ ۱۶ ع ۵)	ہم (خدا) نے مریم کی طرف فرشتہ جبرئیل بھیجا وہ پورے آدمی کی شکل میں اوسپر ظاہر ہوا ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتہ انسانی شکل میں آسکتا ہے اسیطرح عزرائیل فرشتہ بغرض قبض روح حضرت موسے کے پاس انسانی صورت میں آیا اور حضرت ممدوح نے اوس کی شکل سے اوسکو ہوتا بار دیکیا جب اوس نے قبض روح پر اصرار کیا تو حضرت موسے نے اپنے خیال میں جو اُس کی نسبت بشر ہونے کا رکھتے تھے جوش میں اگر ایک مکا رسید کیا اُس سے اوسکو زخم چشم پہنچا فرشتہ چونکہ مامور تھا اوسنے مقابلہ نہ کیا بلکہ بارگاہ الٰہی میں واقع عرض کردیا ۔

حضرت موسیٰ کا فعل بعینہ اُس فعل کی مانند ہے جو اُنہوں نے ایک قبطی کے ساتھ کیا تھا جسنے ایک اسرائیلی پر ظلم کیا تھا تو حضرت موسے نے ایک مکا رسید کیا پھر کیا ہوا فَقَضٰی عَلَیْهِ الْمَوْتَ (وہ مرگیا) حضرت موسے کے اس فعل کو اور سورہ مریم کی آیت کو ملحوظ رکھا جائے تو حدیث مذکور پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا (فتدبر)

نتیجہ :- ہم امید رکھتے ہیں کہ ندوہ کے طلباء قرآن وحدیث کی تطبیق میں ایسے ماہر نکلینگے جو اس قسم کے اعتراضات کو حل کرسکیں خدا نے چاہا تو ہماری یہ امید کسی دن پوری ہوگی اُس وقت ایڈیٹر صاحب زمیندار اپنے اس قسم کے اعتراضات یا تو پیش ہی نہ کرسکینگے یا طلباء ندوہ ہی اُن کو جواب دے سکیں گے انشاء اللہ ۔

تہذیب ۔ قابل دید رسالہ ۔ ۱ سر
منیجر

مولانا بٹالوی اور ہم

ہمارے ناظرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو جانتے ہونگے جو بہت عرصہ تک جماعت اہلحدیث کی خدمات کرتے رہے آخر میں جب پنشن کے قریب پہونچے تو آپنے اپنا رویہ بدل دیا یعنے کہاں تو اہلحدیث کے مذہب کے بڑے دلدادہ اور حامی تھے کہاں اب اپنی سابقہ خدمات کی تردید یا بخیال مقلدین سابقہ غلطیوں کی تلافی کرنے کو اپنے نام کے ساتھ حنفی کا ضمیمہ لگانے لگے ہیں مولوی صاحب کے اس خیال کی ہم بھی اس خیال سے تحسین کرتے ہیں کہ ایک معنے سے گویا ترقی ہے کسی شخص نے عرصہ پچیس سال کا ہوا مولوی فاضل کی سند حاصل کی ہو آج وہ محنت کرکے منشی فاضل بھی بنجاوے تو کیا حرج ہے مگر سوال یہ ہے کیا واقعی مولوی صاحب حنفی ہیں؟ اس سوال کا جواب دینا اونکا کام ہے اونکے فرمودہ کو مان لینا ہمارا فرض. چونکہ پبلک اہلحدیث اس لقب (حنفی) کا اہلحدیث کے ساتھ ملانا پسند نہیں کرتی اسلئے خاکسار اڈیٹر اہلحدیث نے بحیثیت نیابت قوم اس کے برخلاف آواز اٹھائی جو مولوی صاحب کو سخت ناگوار ہوئی یہانتک کہ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ (مرحوم) کی جلد ۲۳ کے صفحہ ۱۶۴ پر گورنمنٹ تک فریاد کرچکے ہیں ۔ خیر یہ تو ہوئیں تھوڑی دیر کی باتیں ۔

ہم نے سمجھا تھا مولوی صاحب کی آتش غضب سرد ہوگئی ہوگی ناگاہ ۲۶ جون کا روزانہ پیسہ اخبار اور ۲۳ جون کا کرزن گزٹ ہماری نظر سے گذرا جس میں مولوی صاحب موصوف نے دل کھولکر غصہ نکالا ۔

ناظرین کو یاد ہوگا ۔ ابھی سنہ رواں کو دہلی میں اصلاح ندوہ کے متعلق زیر اہتمام جناب حاذق الملک حکیم اجمل خانصاحب وغیرہ شرفاء دہلی جلسہ ہوا تھا جس میں بہت سے علماء فضلاء رؤساء وغیرہ شریک تھے خدا جانے کیا امر مقدر تھا کہ منتظمین جلسہ کے خیال میں اس عظیم الشان جلسہ کی صدارت

کے لئے مجبیز نگاہ پڑی چنانچہ میں منتخب کیا گیا
غیر جلسہ میں جو ہوا اس کا بیان شائع ذائع ہو چکا
ہے۔ آسمان کی شاید نگاہ نہ پڑی تھی کہ مولوی
محمد حسین صاحب بھی وہاں ہیں۔ بس پھر کیا تھا
جوش غضب جنون کے درجے تک چڑھ گیا تو بہت
دنوں کے بعد ایک مضمون پیسہ اخبار وغیرہ میں لکھ
مارا جس کی بابت صاحب علامہ شبلی کے حق میں
وقف ہے۔ اس کا جواب میرے ذمہ نہیں اور غالباً
علامہ شبلی بھی نہیں دینگے کیونکہ انکا اصول ہے کہ

[illegible] ننگ گردن بفراز جدل
نہ تصدیق بیانش نہ تحقیق کن

مولوی صاحب نے اپنی عادت پرانا کے مطابق
خاکسار کی نسبت اپنی رائے اس شعر میں ظاہر کی
ہے :-

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیہدیہم طریق الہالکینا

یعنی کوا جس قوم کا رہنما ہوگا وہ انکو تباہی کی
طرف لیجائے گا۔ یہ شعر آپنے میرے حق میں لکھا
ہے۔ فرمایا کہ اسلئے جلسہ ناکام رہا کہ ثناء اللہ
جیسا کوا اس کا صدر تھا۔ جلسہ کی کامیابی کا تو سب
کو اقرار ہے اسلئے اس کی بابت جواب دینا
ضروری نہیں البتہ یہ عرض کرتا ہوں کہ شعر کا مضمون
آپنے نہیں سمجھا [illegible] ہم تو سمجھے
ہیں [illegible] قوم [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible] تمام
ہادیوں کو [illegible] ہے اسلئے شعر کا یہ مطلب نہیں
جو آپ سمجھے البتہ کوا ایک مشہور جانور ہے جو
[illegible] کی وجہ سے [illegible] ہو جاتا ہے
اب سوال یہ ہے کہ ہم میں کوا کون ہے اور انکا
سیاہ کیا ہے ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مولانا
بٹالوی کے لفظوں میں بتلاتے ہیں۔
آپ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں فرماتے ہیں :-
"مسائل شرعیہ میں کسی کو منصف ماننا اگر [illegible]
ہے" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ - صفحہ [illegible])
اب ہم اس کو منطقیانہ شکل میں لیتے ہیں۔

صغریٰ (۱) مولوی صاحب بٹالوی نے مباحثہ
کانپور گذشتہ میں مولانا عبدالحی مرحوم کو منصف بنایا۔
کبریٰ - جو منصف بنائے وہ گدھا ہے۔
صغریٰ (۲) مولوی صاحب موصوف نے میری نزاع
میں علماء آرہ کو منصف مانا اور ان کے فیصلہ پر
اپنے خیالات سے رجوع کرنے کا اقرار کیا (اشاعۃ السنہ
جلد ۱۲ صفحہ [illegible])
کبریٰ - جو منصف بنائے وہ گدھا ہے
صغریٰ (۳) مولوی صاحب بٹالوی نے میری نزاع
میں مولوی محمد بشیر مرحوم مولوی ابو محمد عبدالحق
صاحب دہلوی مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری
کو منصف بنایا۔
کبریٰ - جو منصف بنائے وہ گدھا ہے۔
صغریٰ (۴) - مولوی صاحب موصوف نے میری
نزاع میں مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو
منصف بنایا (گو بعد میں منصف صاحب نے
فیصلہ میں دیر کی تو [illegible] شیخ [illegible]
صاحب اور مولوی عبداللہ امام مسجد [illegible]
معزول کر دیا)۔
کبریٰ - جو منصف بنائے وہ گدھا ہے۔
صغریٰ (۵) - مولوی صاحب بٹالوی نے میری نزاع
میں حاجی عبدالغفار صاحب دہلوی کو منصف
بنایا۔
کبریٰ - جو منصف بنائے وہ گدھا ہے۔
نتیجہ ع اگر گویم زباں سوزد
باوجود اس کے میں مولوی صاحب موصوف کو
ایک بزرگ جانتا ہوں اسلئے مجھے انکی کسی بات
کا دلی رنج نہیں حال ہی میں سنا کہ آپنے لاہور
میں کسی مجلس کے [illegible] کہا کہ میں
حتی المقدور زور لگاؤں گا کہ اخبار اہلحدیث بند
ہو جائے اور ثناء اللہ کسی نہ کسی بلا میں ماخوذ ہو۔
جب تک میں زندہ ہوں اس میں ہی کوشش کرونگا
اہل مجلس میں سے کسی زندہ دل نے کہا مولانا
ایسا کیوں نہیں کرتے کہ اوس پر ایک بم پھینکدیں
یہ بات سنکر بھی میری رائے مولانا صاحب
سے متغیر نہیں ہوئی کیونکہ میں انکو بزرگ جانتا
ہوں اور بہت زیادہ بزرگی کا لازمہ ہے کہ دماغ
ماؤف ہو جائے چنانچہ قرآن مجید اس کی تصدیق
کرتا ہے لکیلا یعلم من بعد علم شیئا۔
دیکھئے آجکل آپ ایک بڑے ضروری دینی کام
میں مشغول ہیں وہ یہ ہے کہ انجمن اہلحدیث لاہور
میں جو میرا نام ممبری میں درج ہے اس کو نکلوا دیں
تاکہ کہیں تو یہ کہنے کا موقع ملے کہ تو نے ثناء اللہ
کو نکلوا دیا حالانکہ میں عرصہ سے لاہوری انجمن میں
استعفا پیش کر چکا ہوں کہ مجھے ممبری سے
سبکدوش کرو لیکن وہ نہیں مانتے۔ میں بھی مولوی
صاحب کا مشکور ہونگا اگر وہ مجھے لاہوری انجمن
کی ممبری سے سبکدوش کرا دینگے۔
جلسہ دہلی کے متعلق باقی باتوں کا جواب خود
دہلوی ناظم [illegible] منتظم جلسہ نے پیسہ اخبار میں
دیدی ہے جو ذیل ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

دہلی کا جلسہ صدر ثناء اللہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالہ	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی [illegible] بزرگ ہیں۔

جو پہلے اہلحدیث تھے اور اب اپنے آپ کو حنفی
اہلحدیث قرار دیتے ہیں، اور جماعت اہلحدیث
سے سخت ناراض رہتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مولوی
صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کی تکفیر کا بیڑا
اٹھایا۔ پھر ایک وقت آیا کہ عدالت میں مرزا صاحب
کے مریدوں کی تکفیر سے دستبردار ہو گئے [illegible]
[illegible] دنوں کے بعد [illegible] فیصلے [illegible]
ایک وقت تھا کہ اہلحدیث میں آپکے نام کا طوطی
بولتا تھا۔ مگر اب وہ بات کہاں؟ جب سے مولوی
ثناء اللہ صاحب نے جماعت اہلحدیث کی [illegible] کا
بار اٹھا رکھا ہے مولوی محمد حسین صاحب [illegible]
اب مولانا کا مستقل شغل مولوی ثناء اللہ صاحب
کی مخالفت ہے۔ اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی۔
بڑے بڑے علماء اہلحدیث اس میں شریک ہوئے
مگر مولوی محمد حسین صاحب [illegible] یہی وجہ ہے کہ مولوی
ثناء اللہ صاحب کانفرنس کے سکرٹری ہیں کانفرنس
کی شرکت سے سخت انکار رہتا ہے۔ ندوہ کے جلسہ کے لئے

مولانا دہلی تشریف لائے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی مخالفت کا پشتارہ مولانا کے بغل میں تھا۔ حاجی عبد الغفار کو حکم قرار دیا۔ مگر جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی حاجی صاحب کو حکم (ثالث) منظور کر لیا۔ تو مولانا نے انکار کر دیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی مخالفت میں مولانا کو یہاں تک غلو ہے کہ گورنمنٹ کو ان سے بدگمان کرنے میں بھی تامل نہیں کرتے۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ نے [illegible] کے واسطے مبلغ [illegible] کا انعام منظور کیا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا کہ ثناء اللہ گورنمنٹ کو دھوکا دیتا ہے۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ اس مجلس شوریٰ میں شریک بھی نہ تھے جس نے یہ انعام منظور کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کانفرنس کے ایک جلسہ میں مسجد مچھلی بازار کانپور کے فیصلہ پر حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا اور ایک ریزولیوشن پاس کرایا۔ تو آپ نے لکھ دیا۔ کہ یہ بھی ثناء اللہ کی ایک چال ہے۔ غرض کوئی [illegible] کام بھی اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کریں۔ تو مولانا محض اس کی مخالفت اور تردید کو آمادہ ہو جاتے ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذلت اور تحقیر کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ جلسہ ندوہ [illegible] ہوا۔ اس کی [illegible]

[illegible]

فوراً ہی حرام قرار دینگے۔ اہلحدیث ہونے کے لحاظ سے [illegible] مولانا کے طرز عمل کو ہر ایک [illegible] دیکھا جاتا ہے۔ اور ان میں ان باتوں سے ظاہر کرنے پر مجبور ہوں کہ مولانا غریب اہلحدیث کے سود و بہبود کی [illegible] ملانے کی کوشش کے بعد دوسرے [illegible] ملامت پر بھی محض مولوی ثناء اللہ صاحب کی وجہ سے عنایت کی نظر فرمانے لگے ہیں خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک اینٹ کے لئے مسجد ہی کیوں نہ منہدم ہو جائے۔ مولانا نے کسی [illegible] یا اصلی اہلحدیث علی محمد نامی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس جلسہ میں جلسے کے صدر بنائے گئے تو انہوں نے جلسہ سے ایک دن پہلے مجلس شوریٰ میں یہ کہا تھا۔ کہ مولوی شبلی صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا دیا جائے۔ مولانا! خدا سے ڈریئے! آپ اب آفتاب لب بام ہو گئے۔ ہرگز اس غریب نے یہ بات نہیں کہی۔ جو آپ نے اس کی ذات سے منسوب کی ہے۔ میں خدا لگتی کہتا ہوں میں شروع سے آخر تک مجلس شوریٰ میں شریک رہا۔ مولوی شبلی کی نظامت [illegible] کا کوئی سوال پیش ہوا نہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بات سوجھائی۔ پھر مولانا نے سید عبد السلام صاحب کا نام لکھا ہے کہ ان کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے بیان پر بٹھا دیا [illegible] مولانا کو بٹھا دیا گیا تھا۔ اگر معلوم ہوتا کہ [illegible]

[illegible]

اس کے بعد مولانا نے مولوی شبلی کے [illegible] بحث کی ہے۔ اور چونکہ [illegible] تکفیر [illegible]

کبھی [illegible] سنتے ہیں [illegible]
جو تھے جہاں [illegible]
[illegible]

ممدوح کا ہمیشہ سے خاص شغل رہا ہے۔ اس لئے میری کیا مجال ہے کہ میں مولانا کو اس بات سے روکوں اور عرض کروں کہ مولوی شبلی جبکہ [illegible] کے اعتقاد کو کفر اور زندقہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ تو انہیں کافر اور زندیق ہی قرار دیجئے مولانا کہاں کی ایمانداری ہے۔ مولوی شبلی صاحب کے اعتقاد سے مجھے یوں بھی سروکار نہیں ہو سکتا کیونکہ مولانا شبلی سیرۃ النعمان کے مصنف ہیں اور میں اہلحدیث تاہم کسی مسلمان کو کافر کہنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اس کے بعد مولانا [illegible] صاحب نے [illegible] جلسہ کی نسبت بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے مگر کوئی نئی بات ارشاد فرمائی ہے

گرچہ تندی سخن کو منہ دیا تو کیا ہوا
وہ صباحی میں نہیں وہی آگے [illegible]

مولانا کو حامیان ندوہ کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی طرف سے سراپا کذب وافترا اعتراض [illegible] گئے تھے اور مولانا کے لئے یہ بات آسان ہو گئی کہ ان غیر مستند غلط بیانیوں کے دفتر سے چند باتیں لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب صدر جلسہ کی اہانت کا فرض ادا کریں اور جلسہ کو خراب اور صدر جلسہ کو ناکامیاب کہہ دیں۔ [illegible] ناظم صاحب جلسہ میں [illegible] کانفرنس کے [illegible]

[illegible] کے اہل نہیں نکلے ہمارے نزدیک [illegible] صاحبین ندوہ کا شخص ہرگز اتنی قیمت نہیں رکھتا تھا کہ اتنے کثیر التعداد قائم مقامان قوم کا قیمتی وقت اور صرفہ سفر اور قبول [illegible]

جیسی چیزیں اس جنس نایاب "تمسخر" کے معاوضہ میں دیدی جائیں اور ہو جائے کہ کفر کے فتووں سے ملتوی نہ ہو سکا۔ نقص اس کی دھمکیوں سے نہ رک سکا۔ تخویف کے خوفناک سے خوفناک دباؤ سے بند نہ ہو سکا (وہ حضرات جو اس جلسہ کا روکنا اپنے اغراض کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ یہ تمام حربے استعمال کر چکے تھے) وہ جلسہ چند اصحاب کے چہرہ اور منہ کی ایک بگڑی ہوئی ادا دیکھنے ان کے تمسخر سے رک جاتا۔

مسد جانئے اگر ایسے خطرناک جلسہ کا انتظام قائم رکھا اور ایسے جلسہ کو آخری منزل تک پہنچا دیا۔ تو اس کا گناہ بے شک مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذمہ ہو تو کیا مولوی محمد حسین صاحب کے ذمہ ہوگا۔

کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا جاتا ہے

روزانہ پیسہ ۲۶ جون۔ از عبد الکریم دہلوی

فلاسفر

دنیا میں بعض القاب ایسے ہیں کہ ہر ایک شخص ان کو چاہتا اور پسند کرتا ہے خواہ وہ اس کا اہل نہ بھی ہو۔ انہی میں سے ایک لقب حکیم اور فلاسفر بھی ہے لاہور سے ایک آریہ اخبار فلاسفر کے نام کا نکلتا ہے جس کے نام سے توقع ہو سکتی ہے کہ وہ فلسفیانہ رنگ میں کچھ لکھے گا۔ مگر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور ہم چاہتے ہیں کہ فلاسفر کے فلسفہ کا نمونہ دکھا دیں۔ فلاسفر نے ایک عنوان لکھا ہے "قرآن اور اخلاق" اس میں کیا لکھا ہے؟ درج ذیل ہے :۔ (اڈیٹر)

(قرآن اور اخلاق) اخلاق کا تعلق انسان سے ہے انسان روح اور جسم کے اجتماع کا نام ہے۔ جب تک یہ اجتماع قائم رہتا ہے انسان زندہ کہلاتا ہے۔ انسانوں کے مجموعے کا نام قوم ہے۔ ہر فرد واحد کام کرنے کی شکتی رکھتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے کام کرتا ہے۔ چونکہ کام کرنے میں ہر ایک انسان فعل مختار ہے۔ اسلئے اس کے کام میں ایک دوسرے سے اختلاف رہتا ہے۔ بعض کام ایسے ہیں جن کو ایک انسان اپنے لئے مفید خیال کرتا ہے مگر دوسرا ان کو غیر مفید سمجھ لیتا ہے۔ ایک فعل ایک کی نظر میں عمدہ ہے تو وہی فعل دوسرے کی نظر میں گرا ہوا فعل کہلاتا ہے جو چیز کسی کو مفید نہیں ہوتی ہے وہ اول تو خوشی سے لینا بھی پسند نہیں کرتا۔ بلکہ الٹا اس سے نفرت کا اظہار اس کے دل میں قدرتاً یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ فلاں شخص بد ہے یا کہ وہ برائی کا مرتکب ہوتا ہے۔ گو یا جب تک انسانی خیال ایک دوسرے کو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ تب تک ان افعال کو بداخلاقی پر محمول نہیں کیا جاتا۔ مگر جہاں فرق ہوگا۔ وہاں ایک دوسرے کو بداخلاق کے نام سے پکاریگا۔ اس حالت میں لازمی امر ہے کہ نفاق کو دور کر کے ایک روشنی یا کسوٹی مقرر کیجاوے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے کو بداخلاق کہنے کا موقع نہ پا سکے۔ وہ کسوٹی کونسی ہونی چاہئے یہ سوال ہے جس کا جواب ملنا چاہئے۔ اس وقت ہم اور لوگوں کو چھوڑ کر محض قرآن شریف کو لیتے ہیں۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ قرآن کا اخلاق سے کہاں تک تعلق ہے۔ قرآن اخلاق کی کہاں تک ہدایت کرتا ہے۔ قرآن کے ماننے والوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن اخلاق کی جامع کتاب ہے قرآن ان ہدایات پر مشتمل ہے۔ جو انسانی قواعد کے لئے ضروری ہیں۔ انسان ہم جیسا کہ بتلا آئے ہیں روح اور جسم کا اجتماع ہے روح تمام افعال جسم کے ذریعے کرتا ہے مگر جسم نکما ہو جاتا ہے۔ جبکہ روح اس میں سے پرواز کر جائے روح کیلئے جسمانی حواس علم حصولی کا ذریعہ ہیں مگر انسانی حواس خراب ہو جانے پر روح کو [illegible] ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا علم غلط ہو جیسے زرد آنکھوں والا سب کو زرد دیکھتا ہے مگر دیکھنے والی ساخت کا خراب ہونا تو ناممکن ہے۔ اگر دیکھنے والی طاقت کا ذریعہ معلومات اعلیٰ اور وسیع ہے تو لازمی ہے کہ وہ طاقت اپنے جسم کو باقاعدہ رکھ سکے۔ ان کے بعد جو افعال اس سے سرزد ہوں وہ اخلاق کے نام سے منسوب کئے جاویں۔ قرآن شریف خدا کا کلام کہا جاتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ انسان کے آتما کو کہاں تک مکمل علم دیتا ہے۔ چونکہ قرآن کا وجود میں آنا دو صورتوں سے ہو سکتا ہے۔ اول بلا وسیلہ۔ دوم با وسیلہ اگر قرآن شریف بلا وسیلہ الہام ہوا تھا تو تمام فرشتوں پر پانی پھر جائے گا اگر با وسیلہ نازل ہوا ہے تو کس صورت میں۔ اگر بصورت کتاب نازل ہوا ہے تو ناممکن ہے اگر بصورت کتاب نہیں بلکہ خدا نے محمد صاحب کے دل میں علم پیدا کر دیا تھا۔ اور اس سے خود بخود آئتیں بن گئیں تو کہنا کہ قرآن کی مثل کوئی آیت نہیں بن سکتی۔ فضول ہو جائیگا۔ اگر آیات خدا نے خود بولی تھیں تو خدا مجسم۔ اگر خدا نے نہیں بولیں۔ تو محمد صاحب کو ان کا خیال کس طرح اتپن ہوا۔ اور کہ وہ آئتیں خدا کی یاد میں تو محمد صاحب کو کہیں لکھی ہوئی تھیں۔ [illegible] اس منطقیانہ بحث کو چھوڑ کر یہ بتلانا چاہتے کہ آیا ان تمام اختلافات کو مٹا سکتا ہے یا نہیں۔ تو اس کا جواب خود قرآن دیتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک امت میں پیدا کرتا۔ مگر خدا نے سب کو مختلف فرقوں میں پیدا کیا ہے۔ تو اخلاق کا ایک ہونا ناممکن ہے اگر ایک ہونا ناممکن ہے۔ تو قرآن کی آئتیں کی ضرورت نہیں۔ قرآن کا نام انسانی روحوں نے کے واسطے روحانیت اور صحیح واقفیت بہم پہنچانے میں قاصر ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر قرآن صحیح اور مکمل واقفیت نہیں بتلا سکتا تو وہ فرق ہی دور کرنے کی کسوٹی کیونکر نہیں دکھا سکتی۔ اسلئے نہیں یہ ماننا پڑیگا۔ کہ قرآن اخلاق سکھلانے میں کبھی ناممکن ہے۔ (فلاسفر)

(۳۰ جون صفحہ ۱۱)

اہلحدیث - کہاں اخلاق کہاں الہام کہاں نزول قرآن پھر لطف یہ ہے کہ اس کج بحثی کا نام منطقیانہ بحث کہتے ہیں بہرحال ناظرین اس نمونہ سے لطف اٹھائیں۔

رہا اصل مضمون یعنے اخلاق سو اس پر ہم مفصل مقابلہ کرنے کو طیار ہیں فلاسفر کی منظوری آنے کی دیر ہے مگر پہلے اخلاق کی تعریف کا طے ہو جانا ضروری ہے ہمارے نزدیک اسکی تعریف یہ ہے اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ دنیا میں ایک انسان کا دوسرے انسان سے تعلق ہوتا ہے اس تعلق کی قسمیں مختلف ہیں ایک باپ سے ہے تو دوسرا بیٹے سے ایک ماں سے ہے تو دوسرا بیٹی سے ایک بہن سے ہے تو دوسرا بیوی سے غرض ان مختلف تعلقات کی تعلیمات کا نام ہے اخلاق۔

یہ تعریف اخلاق کی ہے فلاسفر کو اگر یہ منظور ہے تو بسم اللہ اس کے مطابق ہر ایک خُلق پر ویدک منتر دلیے اور آیات قرآنی ہم سے لیجئے پھر دیکھیں اخلاق کی جامع کتاب کونسی ہے۔ کیا فلاسفر حوصلہ کریگا؟ اس کا جواب آئندہ زمانہ دیگا۔

اہل دہلی کو مبارک

عرصہ ہوا اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جسکا عنوان تھا "اہل دہلی خبردار!" وہ جس خطرے کے لئے لکھا گیا تھا اس کا ظہور آج ہو گیا یعنے جناب مرزا حیرت صاحب اڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنی خلافت حقہ کا بڑے زور سے اعلان فرما دیا ہے جسکے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

"میں آیا ہوں کہ تمہاری ہر قسم کی خدمت انجام دوں جس خدمت کی کوئی اجرت میں تم سے نہیں چاہتا میں تمہارے روحانی امراض ہی کا طبیب بن کے نہیں آیا ہوں بلکہ اس لئے بھی مبعوث ہوا ہوں کہ اپنی دلسوز دعاؤں سے تمہارے جسمانی امراض اور تمہاری دنیاوی ضرورتوں میں تمہیں مدد دوں میں کسی قسم کی دعا کی اجرت تم سے نہیں چاہتا۔ کسی وظیفہ کے لئے کوئی رقم تم سے نہیں مانگتا۔ تم ہر ضرورت کیلئے میری طرف رجوع ہو میں اللہ سے دعاء کرونگا اگر خداوند تعالے نے اپنا فضل کیا اور تمہارا کام پورا ہو گیا تو جو کچھ تم سے بن آئے اور تمہیں گراں بھی نہ گذرے قرآن مجید انگریزی کے فنڈ میں عنایت کر دینا جبراً اعانت کی تم سے درخواست نہیں کیجائے گی۔ صرف تمہاری خوشی پر موقوف ہے۔

ہر قسم کی بیماری۔ ہر قسم کا دکھ۔ بے روزگاری غرض جو ضرورت تمہیں پڑے تم خلیفۃ اللہ[۱] کی طرف رجوع ہو۔ وہ جو کچھ ہدایت کرے اس پر عمل کرو۔ وہ تمہارے لئے خداوند قدیر کے حضور دعا کرے گا امید ہے کہ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ۔ سنا گیا ہے کہ جالبین نامی گاؤں میں ایک فقیر صاحب ہیں وہ اپنی انگلیاں جس پانی میں ڈال دیتے ہیں اس پانی سے بیمار اچھے ہو جاتے ہیں اگر یہ بات صحیح بھی ہو تب بھی ان فقیر صاحب اور خلیفۃ المدین بعد المشرقین ہے یہ عاجز فقط ایک نظر پانی پر ڈال دیتا ہے اور جہاں تک تجربہ ہو چکا ہے وہ پانی صحت بخش ثابت ہوا ہے جس کا جی چاہے آزما لے۔

دلگیر نہ ہو اللہ نے تم پر فضل کیا اور اب کوئی اڑی تمہاری نہیں رہنے کی انشاء اللہ سوچنے غور کرنے اور تجربہ کرنے سے پہلے میری باتوں کو ہنسی ٹھٹھے میں نہ اڑاؤ کیونکہ قرآن مجید کے فیصلے کے مطابق سنجیدہ مہذب اور شائستہ آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ جاہلوں کا کام ہے جب تمہیں معلوم ہوگا کہ دعاء میں کتنی قوت ہے پھر تمہیں کچھ اچھا نہیں رہنے کا۔ یہ تو سمجھو کہ تم سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا۔ وظیفہ یا دعا کی کوئی قیمت نہیں مانگی جاتی۔ تم آزمائش کر لو شاید خداوند قدوس تم پر اپنا فضل کرے اور تمہاری ضرورت رفع ہو جائے۔

آؤ آؤ ناپاک خیالات دل سے نکال دو اور اپنے دل اور پوری قوت سے خداوند قدوس کی طرف رجوع ہو۔ اور اسی کے ہو کے رہ جاؤ" (کرزن گزٹ ۲۳ جون صفحہ ۷)

اہلحدیث - مضمون صاف ہے مطلع روشن گو ہم پنجابیوں کو اہل دہلی سے رقابت ہونی چاہئے تھی کہ ابھی چند روز کا ذکر ہے پنجاب میں نبوت اور خلافت کا ستارہ چمکتا تھا اور پنجاب کے ایک قصبے سے آواز آتی تھی ؎

چہ گویم با تو کز آئی چہ اور قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

آج وہی آواز دہلی سے آنے لگی گو خدائی کاموں میں رشک کرنے سے کیا نفع ہے۔ [illegible] دہلی پر گو بڑے بڑے حادثات آئے مگر وہ چونکہ بزرگوں کی جگہ ہے اسلئے خدا نے دنیاوی طور پر جیسی اسکو عزت دی روحانی طور پر بھی وہی معزز ہوئی یعنے خلیفہ برحق (الشکل مرزا حیرت) اسی میں مبعوث ہوئے جل جلالہ ممکن ہے بعض لوگوں کو قادیانی نبوت و خلافت کے تجربے نے مکدر خاطر کر دیا ہو سو ایسے لوگوں کا یہی جواب ہے جو ہم ہمیشہ سے ایسے معاملات میں دیا کرتے ہیں میاں جلدی نہ کرو خلیفہ صاحب کو ان کے حال پر چھوڑ دو جب وہ خلافت کا کام کرینگے خود ہی خلیفہ کہلانے کے مستحق ہو جائینگے سردست انکا صرف دعوے ہی دعوے جانئے۔

اس سے زیادہ نہیں رہا خلیفہ صاحب نے چونکہ سب لوگوں کو اظہار حاجات کی اجازت بخشی ہے ہم بھی ایک حاجت عرض کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر اور پوری تشریح کی ہم کو ضرورت ہے مہربانی کر کے فوراً توجہ کیجئے شاید آپ ہی کے ذریعہ سے اس کی تفسیر ہم کو مل جائے۔

[۱] یعنی خود بدولت مرزا حیرت۔

بہر حال وہ آیت یہ ہے:-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مدت ہوئی پشاور سے افواہ آئی تھی کہ حضرت امیر کابل مرحوم کی خدمت میں قادیانی مسیح نے اپنی بیعت کی تبلیغ بھیجی تھی جس کے جواب میں امیر مرحوم نے اتنا فرمایا کہ مارا عمر باید نہ مسیح۔ یہ ایک فقرہ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کا دفتر ہے جس نے اہل مذاق کو تڑپا دیا تھا اگر خلیفہ ثانی نے ہماری پیش کردہ آیت کی صحیح تفسیر ہم کو نہ دکھائی تو ہم بھی یہی کہنے پر مجبور ہوں گے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

مطلب خدا کرے خلیفہ دوم کی ناداری سے ثابت ہو اور ہماری نحوست کے ایام جلدی ختم ہوں ایسا نہ ہو کہ قادیانی بھی سے ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ع
ایں خانہ ہمہ آفتاب است "

قادیانی مشن

نبوت مرزا کی بحث

آجکل قادیانی مشن میں بڑی علمی اور ایمانی کشمکش ہو رہی ہیں منجملہ ان کے ایک ضروری بحث یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نبی تھے یا نہیں۔ قادیانی پارٹی ان کی نبوت و رسالت پر تلی بیٹھی ہے۔ چنانچہ ۲۷ مئی کے قادیانی اخبار الفضل میں لکھا ہے:-

"اگر ہم نبی نہیں تو مرنے کا مقام ہے"

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے وہ قادیانی پارٹی کو یوں الزام دیتی ہے:-

"ہم صاحبزادہ (میاں محمود) صاحب کی کون سی بات صحیح مانیں یہ نہ مامور نہ نبی نہ ملہم نہ محدث نہ امام ہمیں افسوس اور رنج ہے کہ جو طریق آپ جاری کرنا چاہتے ہیں وہ طریق باطل اور امر تکذیب کی طرف ہی لے جانے والا ہے۔ اور جو مسئلہ آپ نے نکالا ہے نیا ہی نکالا ہے۔ بطور مثال چند ایک مسائل ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) دوسرے تمام جہان کے مسلمانوں کا نام بلا استثنا کافر کہنا اور اس میں یہاں تک تشدد دکھانا کہ اگر کوئی دل میں حضرت مرزا صاحب کو سچا یقین کرے۔ اور زبان سے بھی آپ کے دعوے کا انکار نہ کرے لیکن بیعت میں ابھی توقف کرے۔ تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ پہلا مسئلہ ہے۔ جو خلاف تعلیم اسلام و خلاف تعلیم حضرت مسیح موعود آپ نے ایجاد کیا۔

(۲) حضرت مرزا صاحب کو جو آں حضرت صلعم کی امت میں سے فرد ہیں آپ کی تعلیم کے خلاف نبی اللہ بنایا اور آپ کی نبوت اور محمد رسول اللہ کی نبوت میں کوئی فرق نہ کرنا۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے جو آپ نے نکالا ہے۔

(۳) آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی پیشگوئی کا مصداق محمد رسول اللہ صلعم کی بجائے حضرت مرزا صاحب کو سمجھنا یہ تیسرا مسئلہ ہے۔ جو آپکی اختراع ہے۔

(۴) حضرت مرزا صاحب کو ان نبیوں اور رسولوں میں داخل کرنا جن کو خدا نے جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دیا ہے اور حضرت مرزا صاحب کو جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دینا یعنی جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے نبی اللہ ہونے کا اقرار نہ کیا جائے تب تک کسی کو مسلمان نہ سمجھنا یہ چوتھا مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اسلام کے پانچ رکنوں کے علاوہ اسلام کا چھٹا رکن بنانے کے لئے نکالا ہے۔

(۵) حضرت نبی کریم کے بعد ۱۳۰۰ برس کے بعد آج یہ ماننا کہ ہم میں نبی آیا اور آئندہ بھی (نبی) آئیں گے اور اسباب کو بلاواسطہ فرشتہ کے خدا کا کلام بتانا یہ پانچواں مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اپنے الہام کی بنا پر بنایا ہے۔

(۶) تمام گذشتہ انبیاء کی نبوت کو آنحضرت کی اعطا سمجھنا اور یہ کہنا کہ تمام انبیاء آنحضرت کی طفیل نبی ہوئے ہیں۔ اور معطی کا بغیر وجود کے معطی ماننا یہ چھٹا مسئلہ ہے۔ جو آپنے حضرت مرزا صاحب کو گذشتہ انبیاء کے زمرہ میں شامل کرنے کے لئے نکالا ہے۔

(۷) تمام انبیاء کو ظلی نبی قرار دینا اور آں حضرت کو اصلی نبی قرار دے کر ظل کو اصل سے پہلے بتلانا یہ ساتواں مسئلہ ہے۔ جو آپنے نکالا ہے۔ اسی طرح قریباً ۱۹ مسئلے ہیں۔ جو صاحبزادہ صاحب نے قرآن اور حدیث کے خلاف اور نیز حضرت اقدس کی تعلیم خلاف حضرت اقدس کے بعد نئے نکالے ہیں۔ ہم صاحبزادہ صاحب کے کن کن مسئلوں کو تسلیم کریں۔ اور کن کن نئے الہاموں کو مانیں۔ جبکہ صاحبزادہ صاحب جیسے غیر ماموروں کے الہاموں نے آگے ہی دنیا میں اندھیر مچایا ہوا ہے۔ تو اب اس ظلمت کے اٹھانے میں سوائے اندھوں کے دوسرا کوئی کیونکر گرویدہ ہو"

(پیغام صلح ۱۲ جولائی ۱۴ء)

اہلحدیث | فرمان خداوندی اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا[1] پر ہمارا ایمان ہے اس لئے ان دونوں پارٹیوں میں ہم خدا لگتی کہا کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک لاہوری پارٹی حق پر ہے یعنی

[1] جب بولو عدل سے بولو۔

اون کا خیال قرآن و حدیث کے مطابق ہے مگر مرزائی اقوال کی بنا پر قادیانی حق پر ہے کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا صاحب کے اقوال قادیانی پارٹی کی تائید کرتے ہیں۔ خدا معلوم اون کے پاس کیا کیا اقوال ہیں مگر ہمارے پاس جو ہیں وہ ہم پیش کرتے ہیں۔

(۱-۴) اول اور چہارم نمبر کا مطلب درحقیقت ایک ہے اس کے جواب میں بدر کا حوالہ کافی ہے۔

"حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالے نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہونچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں" (بدر ۹ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزا صاحب کا یہ دعوے بعینہٖ اس حدیث کا ترجمہ ہے جس میں حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار (مشکوٰۃ باب الایمان)

یعنی جس کسی نے میرا حال سنا اور ایمان نہ لایا وہ جہنمی ہوگا۔

یہی دعوے جناب مرزا صاحب نے دوسرے لفظوں میں کیا ہے اسلئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول نے فتوے دیا تھا کہ مرزا صاحب کا ماننا لا الہ الا اللہ کے اندر داخل ہے اور آپ کے انکار سے تفریق بین الرسل لازم آتی ہے جس کی اس آیت میں ممانعت ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء صـ)

(۲) جناب مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں دعوے نبوت کیا اخبار بدر میں آپکے الفاظ یہ ہیں۔

"ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے × × ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالے کے کئی نشان اسکے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسلئے ہم نبی ہیں امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء صـ۲)

غالباً یہ حوالہ کسی مزید توضیح یا تشریح کا محتاج نہیں صاف الفاظ میں دعوے ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں یہ الفاظ کوئی بہت پرانے بھی نہیں بلکہ قریب انتقال کے ہیں اسکے بعد قریباً تین مہینے مرزا صاحب زندہ رہے پس کوئی ایسی عبارت اس دعوے کی مناقض یا منافی نہوگی جو اس سے پہلے کی ہو البتہ اس کے بعد کی کوئی تصریح اسکو کاٹ سکتی ہے گو یہ کہنا صحیح ہوگا لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

(۳) کچھ شک نہیں مرزا صاحب نے اپنے آپکو آیت کریمہ اسمہ احمد کا مصداق بتایا چنانچہ ازالہ اوہام میں آپکے الفاظ یہ ہیں۔

"محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنے جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (یعنے خود بدولت مرزا صاحب) ازالہ طبع اول صـ۶۷۳

اسعاس آیت کا مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہا تھا میرے بعد ایک رسول آئیگا جس کا نام بہت تعریف والا ہوگا۔ یعنی (محمد) پھر جب وہ آگیا تو اس کو جادوگر کہتے ہیں۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق میں ہے۔

اسٹیشن بٹالہ کے ایک دوست نے اس آیت کے معنے پوچھے تھے ان کو اطلاع رہے۔

(اہلحدیث)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے بکمال ادب کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس آیت کی پیشگوئی کے مصداق بننے سے علیحدہ کر دیا آپ کی تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آیت کا مصداق وہ شخص ہے جو صرف احمد ہو اور آنحضرت صرف احمد نہیں لہذا وہ مصداق نہیں بات بالکل صاف ہے اسلئے تو مولوی سعد اللہ لودھانوی مرحوم نے لکھا تھا۔

غلامی حبیبم اگر احمد بیا تو
رسول حق باستحکام مرزا

لاہوری پارٹی اس عبارت کی کوئی اچھی توجیہہ سنائے گی تو ہم بھی سنینگے۔

(۵) یہ حوالہ بھی مرزا صاحب کے ازالہ اوہام میں ملتا ہے کہ میرے بعد سلسلہ الہام جاری رہیگا جو ان کی اصطلاح میں نبوت کا مرادف ہے۔

(۶) اسکا حوالہ ہمیں نہیں ملا مگر ہمارا گمان ہے کہ قادیانی پارٹی کوئی ایسا دعوے نہیں کریگی جس کا ثبوت مرزا صاحب کے اقوال میں نہو لہذا توقع ہے کہ وہ اسکا جواب دینگے۔

(۷) اس نمبر کا مطلب ہم بخوبی نہیں سمجھے قادیانی اخباروں سے امید ہے وہ اس پر کافی روشنی ڈالیں گے۔

لاہوری پارٹی ان حوالجات کو غور سے دیکھے پھر وہ انصاف کرے کہ جن وجوہات پر وہ اس قسم کے دعووں سے گھبراتے ہیں انہی وجوہات سے علماء اسلام مرزا صاحب سے گھبراتے اور مخالفت کرتے تھے جو شکر ہے آج لاہوری پارٹی کے ہاں بھی صحیح ہیں اس لئے ہم خوشی سے کہنا چاہتے ہیں

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد

شریعت اور طریقت

بقیہ المسائل والوسائل

از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

نمبر ۵

سوال نمبر ۴ - سلف صالحین کے پیرو کو لوگ لفظ مقلد سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود بھی امام فخر الدین رازی کی تقلید کرتے ہیں۔ تو کیا فخر الدین سلف صالحین سے اعلیٰ وافضل تھا؟

الجواب

اس سوال کا جواب کیا دیا جائے۔ نہ معترض معلوم نہ معترض علیہ۔ ہمیں اسکے متعلق کوئی شرعی حکم نظر نہیں آتا کہ جو خود مقلد ہو کر دوسرے کو مقلد کہے اسے کیا کہا جائے نہ ہم کو آجتک یہ معلوم ہوا کہ امام ہمام فخر الملۃ والدین کی تقلید کے متعلق کوئی فرقہ قائم ہوا ہو۔ اگر سائل کے علم میں ہو تو ہمیں انکے اصول سے اطلاع دیں۔ سردست اس قدر کافی ہے کہ جو حکم امام ابوحنیفہ وغیرہ متقدمین ائمہ دین کی تقلید کا ہے وہی امام رازی وغیرہ متاخرین کی تقلید کا ہے۔ باقی رہا بعض لوگوں کا آپ کو مقلد کہنا سو آپنے بھی اُن کو مقلد کہ لیا۔ بس عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ اب شکایت کیسی؟ ہاں سلف صالحین کی پیروی کا نام تقلید رکھا جانے سے آپ کو انکار معلوم ہوتا ہے۔ سو اس کی نسبت گذارش ہے کہ اتباع اسے کہتے ہیں کہ کسی دوسرے کی مثل فعل کیا جائے اس خیال سے کہ اُسنے کیا ہے جیسا کہ بحوالہ سوال اول کے جواب میں گذر چکا۔ اور یہ صرف رسول برحق سے مخصوص ہے امر شرعی میں کسی اور کی اتباع اپنے اوپر لازم کر لینی درست نہیں۔ کیونکہ یہ منصب تشریع میں شرک ہو جاتا ہے اور تقلید اسے کہتے ہیں کہ کسی غیر رسول کے قول و فعل کو بغیر دلیل کے تسلیم کر لیا جائے۔ پس چونکہ سلف صالحین رح رسول نہ تھے اسلئے کسی امر شرعی میں انکے قول وفعل کو بغیر دلیل کے قبول کر لینے کو تقلید ہی کہینگے نہ کہ کچھ اور۔ اور تقلید کا حکم آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ بعض صورتوں میں شرک بعض میں کفر اور بعض میں بدعت ہے۔ امام رازی رح کی افضلیت واعلمیت کی نسبت جو آپنے سوال کیا اس کی نسبت معروض ہے کہ فضیلت دو طرح کی ہے۔ اول درجہ اور کثرت ثواب میں دیگر علم وتقوی میں۔ درجہ اور کثرت ثواب کی فضیلت تو سماعی ہے قیاسی نہیں۔ یعنے صاحب شرع سے جس کی جو فضیلت ثابت ہو اُسے تسلیم کریں۔ اور خود وجوہات تلاش نہ کریں۔ لہذا بموجب تصریحات قرآن وحدیث صحابہ وتابعین اپنے بعد کی امت سے افضل ہیں۔ اور دوسری قسم یعنے علم وتقوی کی فضیلت وہ کسی زمانہ سے مخصوص نہیں ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ متاخرین متقدمین سے بڑھ گئے اور اصل اس کا یہ حدیث ہے۔ رب مبلغ اوعی من سامع (بخاری) یعنے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص کو کسی کے واسطے سے علم پہنچے وہ بیواسطہ سننے والے سے علم وفہم میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ کلمات طیبہ آنحضرت صلعم نے اس وقت فرمائے تھے جب خطبہ منی میں حج کے مجمع عام میں صحابہ کو تاکید کی تھی کہ جو کچھ مجھ سے سنا ہے وہ غائبین کو پہنچا دینا کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ۔ الخ۔ گویا تبلیغ کی تاکید کے بعد اس کا فائدہ بھی فرما دیا۔ فتح الباری وغیرہ شروح حدیث میں اس حدیث کے ذیل میں صاف لکھا ہے کہ اس حدیث کے رو سے کوئی متاخر امت اپنے متقدم سے علم وفقاہت میں افضل ہو سکتا ہے۔ گو ہم اس کا فیصلہ علی تعیین الاشخاص نہ کر سکیں لیکن اس سے کسی کو انکار نہ ہو گا کہ بہت سے ائمہ متاخرین بہت سے متقدمین سے علم وفقاہت میں بڑھ گئے۔ جن میں سے امام رازی رح بھی ہو گذرے ہیں۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(باقی باقی)

❀

تشفید وید

وید میں ایشور گیان دیتا ہے۔

میرا کڑچھا اور اوس کی شدھی۔ میرے یگیہ کے برتن اور اون کی پرارتھنا میرے یگیہ کی کریا کے کلش اور اندازہ کرنیوالے برتن۔ میرے سل بٹہ وغیرہ پتھر اور اوکھلی موسل میرے سوم لتا گھوٹنے پیسنے کے سادہن اور کوٹنا پیسنا۔ میرا اناج صاف کرنیوالا چھاج اور چھاڑو۔ میرا دھونے کا برتن . . میری ہوم کرنے کی لیدبیدی اور میرا چار کونوں والا کشا کا آسن۔ میرا یگیہ کے لائق پدارتھ۔ اور میرا یگیہ کے اختتام کے بعد کا نہانا اور چندن وغیرہ کا لیپ کرنا . . یہ سب ہوم کرنے کی کریا سے سامرتھ ہوں

(یجر وید ادھیاء ۱۸ منتر ۲۱)

نوٹ از خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو لابد تسلیم کرنا پڑیگا کہ پرمیشور کے پاس کڑچھا۔ عام برتن اندازہ کرنے والے برتن۔ سل بٹہ۔ پتھر۔ اوکھلی۔ موسل۔ چھاج۔ جھاڑو۔ دھونے کا برتن۔ ہوم کرنے کی بیدی۔ چار کونوں والے کشا کا آسن اور چندن وغیرہ اشیاء موجود ہیں جن کو اپنے ذاتی خرچ کے علاوہ ہوم وغیرہ میں بھی کام میں لاتا ہے۔ گویا آریہ سماجی اصول کے موافق پرمیشور کو ایک اچھا خاصہ گرہست آدمی کہہ سکتے ہیں اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا باطل۔ اور سنئے۔

میرا پتھر اور ہیرا وغیرہ رتن۔ میری اچھی مٹی اور معمولی مٹی۔ میرے میگھ اور بادل۔ میرے چھوٹے بڑے پہاڑ اور پہاڑوں میں ہونیوالے پدارتھ۔ میری بڑی بڑی ریت (بالو) اور چھوٹی چھوٹی ریت (بالو) میرے پیڑ وغیرہ ورخت میرا سب قسم کا سونا اور میری چاندی میرا لوہا اور لوہے کے ہتھیار میرا سیسہ اور

پکھراج۔ میرا سونا اور دیگر چمکدار دھاتیں میرا سیسہ اور لاکھ میرا جست اور پیتل وغیرہ یہ سب کے سب تنگ کرنے کے لائق وبوہار سے سامرتھ ہوں۔ (یجروید ادھیا ۱۸ منتر ۱۳)۔

نوٹ از خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا پرمیشور کی جانب سے مانا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ پرمیشور پتھر، ہیرا، معمولی مٹی، اچھی مٹی، بادل، چھوٹے بڑے پہاڑ، بڑی بڑی ریت (بالو) اور چھوٹی چھوٹی ریت، بڑ وغیرہ درخت، چاندی اور ہر ایک قسم کا مال، لوہا اور لوہے کے ہتھیار، شیلم، پکھراج، سیسہ، لاکھ، جست، اور پیتل وغیرہ کو اپنے کام میں لاتا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو وید کو خدا کی کلام کہنا بالکل غلط ہے اور منتر:

"میری پیٹھ سے بوجھ اٹھانے والی ہتی اونٹ وغیرہ ندہ جانور اور ان کے سمبندھی میری پیٹھ سے بوجھ اٹھانیوالی اونٹنی گھوڑی وغیرہ ... میرا دیریہ سینچنے میں طاقتور سانڈ اور دیریہ دھارن کرنیوالی گائے۔ میری بندھیا (بانجھ) گائے اور میرا دیریہ ہین (بوڑھا) بیل۔ میرا طاقتور بیل اور طاقتور گائے میری حمل استاط کرنیوالی گائے اور میری بوڑھی گائے۔ میرا ہل اور گاڑی چلانے والا بیل اور گاڑیاں۔ میری نئی بیائی دودھ دینے والی گائے اور اسکو دوہنے والا سب کے سب پشو پالن ودیا کے کرم سے سامرتھ ہوویں"

(یجروید ادھیا ۱۸ منتر ۲۷)

نوٹ خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر مذکور پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ مانا جاوے تو تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور کے گھر ہاتھی، اونٹ، ندہ جانور، اونٹنی، گھوڑی، سانڈ، گائے، بانجھ گائے، بوڑھا بیل، طاقتور بیل، حمل استاط کرنیوالی گائے، ہل اور گاڑی چلانے والا بیل اور گاڑیاں، دودھ دینے والی گائے وغیرہ بھی موجود ہیں جنکو وہ اپنے کام میں لاتا ہوگا۔ اور اگر پرمیشور کی جانب سے نہ مانا جاوے تو وید انسانی کلام ثابت ہوگا اور [illegible]

میرا مالک ہونا اور میری ملکیت۔ میرا الکھیان اور میری شانتی۔ میرا کرودھ اور سہن شیلتا۔ میرا گھر اور گھر کے پدارتھ۔ میرا جل اور دودھ وغیرہ پدارتھ میرا جیتنا اور فتح پانا ... میرا اعلیٰ برتاؤ۔ میرا پھیلاؤ اور پھیلے ہوئے پدارتھ۔ میرا بڑھاپا اور لڑکپن میری بزرگی اور میری خوردی۔ میرا بہت سا دھن اور تھوڑا دھن ... سامرتھ ہوں۔ یجروید ادھیا ۱۸ منتر چوتھا۔

نوٹ خاکسار۔ منتر ہذا اگر پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ مانا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ پرمیشور ملکیت، شانتی، غصہ، گھر، پانی، دودھ، جیتنا، فتح پانا، بڑائی، اعلیٰ برتاؤ، پھیلاؤ، بڑھاپا، لڑکپن، بزرگی، خوردی، بہت سا مال، تھوڑا مال بھی رکھتا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ تسلیم کیا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا باطل۔ اور منتر:

"میرے تمام روم، میری جلد، میرا ماس، میری ہڈیاں، میری ہڈی کا گودا سب کے سب صحت و تندرستی بڑھانیوالا اور مجھے پرشارتھی اور سہن شیل بنانے والے ہوں (یجروید ادھیا ۲۰ منتر ۱۳)"

نوٹ از خاکسار۔ اس منتر سے اگر بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے پرمیشور کے جلد۔ گوشت، ہڈیاں اور انکا گودا ثابت ہے۔ اور اگر پرمیشور کیطرف سے نہ مانا جاوے تو وید کلام اللہ ماننا عین نادانی۔ کیا مسافر الیسیہ پرمیشور کا مکان بتلا سکتا ہے؟ شاید۔ باقی باقی۔

احقر العباد محمد بخش الدین ساکن قصبہ اسلام نگر (ضلع [illegible])

بدعات العرس والقبور

(از ہوشیار پور)

ہمارے ضلع ہوشیار پور کی شمالی جانب میں ایک قصبہ [illegible] کے نام سے مشہور ہے جس میں عرصہ تقریباً ۲۵ - ۳۰ سال سے ایک بزرگ احمد خان نامی المعروف ([illegible]) بظاہر نیک بخت و پارسا۔ لیکن باطن کا حال خدا کو معلوم ہے۔ قیام فرما تھے۔ اس عرصہ مسطورہ میں انہوں نے تقریباً [illegible] آدمی کے مختلف بلاد و امصار میں جا جا کر مرید کیا۔ [illegible] انکی طریقہ یہ تھا کہ ہر جگہ کے عرسوں مثلاً اجمیر، پیران کلیر، داتا گنج بخش، پاک پتن وغیرہ وغیرہ پر پہنچ کر سرگرمی سے قبل از وقت پہنچتے اور وہاں جا کر اپنا لنگر کھانا کھلانے کا جاری کرتے۔ جس کے سبب لوگ جوق در جوق مرید ہوتے چلے جاتے۔

آخر الامر پیر صاحب موصوف بحکم كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۱۲ء وفات پاگئے چونکہ ہندوستان میں انکا ہزارہا مرید تھا اسلئے انکی لاش کو ہندوستان کے عقیدت کیش مریدوں کی زیارت کیواسطے ایک رات اور دن رکھا گیا جب وہ مرید آچکے تو پیر صاحب کو ایک بہت بڑے چوبی صندوق میں بند کر کے حوالہ قبر کیا گیا۔ اور اوپر سے ایک خاصی اونچی پختہ اینٹوں کی قبر بنا دی گئی۔

رسوم تیجہ۔ دسواں اور چہلم کی تقریبات۔

(تیجہ کے دن مردہ پیر کی کرامت)

کہتے ہیں کہ تیجہ کے دن جبکہ کثرت سے لوگوں کا اژدحام تھا ایک جھنڈے نے کسی مہترانی کے سر سے ایک پھول اتار لیا پھول کا اتارنا تھا کہ مہتر اندھا ہو گیا جب پیر صاحب کی قبر کی طرف جاوے تو بینا اور جب گھر کا ارادہ کرے تو نابینا۔

جب چہلم کا موقع آیا تو علاوہ مریدوں کے تمام لوگوں کا اجتماع تھا اور بہت بڑا میلہ تھا جس میں باقاعدہ مجالس سرود اور بہت سے لہو و لعب اور کھیل تماشے کی مجالس منعقد ہوئیں۔

ہر مرید قبر پر پہلے سجدہ کرتا اسکے بعد علیحدہ علیحدہ اعضاء متعددہ مثلاً ناک، منہ، آنکھ، ماتھا اور پیشانی وغیرہ کا بوسہ دیتا اور جو کچھ چڑھاوے و نذر و نیاز وغیرہ اپنے ساتھ لایا تھا قبر پر چڑھاتا اور پیچھے کو الٹے پاؤں مودب پیچھے کو آتا۔ فرقہ اناث بھی بڑی دھوم دھام کی زیارت کرتی تھیں اور اسکے سبب اوباش۔ بدمعاش لوگوں کا بھی اجتماع تھا۔ اتنے بڑے عرس پر کوئی عالم تھا نہ کوئی واعظ کہ انکو اس شرک کرنے سے روکتا۔ آجکے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس اہلحدیث کے واعظ ہر جگہ کے عرسوں پر جاتے اور کامیابی کے ساتھ [illegible] اللہ [illegible] کا نعرہ بلند کرتے [illegible] اس لئے [illegible] بھی [illegible] تاریخ [illegible] ۲۷ [illegible] بھیج دیجئے [illegible] خاکسار غلام احمد [illegible] ہوشیارپور

فتاوے

اطلاع - بارہا لکھا گیا تاہم سنئے ناظرین کے لئے اطلاع ہے کہ جواب مطبوعہ کے لئے فی سوال ایک پیسہ ٹکٹ کے لئے فی سوال [illegible] پیسہ [illegible] فتاوی آنے چاہئیں [illegible] اور [illegible] (ابوالوفاء)

س نمبر ۱۰۵ - [illegible]

[illegible]

ج نمبر ۱۰۶ - ان سب سوالات کا جواب ایک ہی حدیث ہے جو صحیح بخاری میں مذکور ہے جس پر امام بخاری نے پیشہ قصاب کا باب باندھا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں -

عن ابن مسعود قال جاء رجل من الانصار یکنی ابا شعیب فقال لغلام له قصاب اجعل لی طعاما یکفی خمسة الحدیث (صحیح بخاری جلد اول ص ۲۷۹)

ابن مسعود (صحابی) نے کہا انصار میں سے ایک شخص ابو شعیب آیا اور اپنے قصاب غلام کو کہا اتنا گوشت پکا جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو سکے میں حضور کی دعوت کرنا چاہتا ہوں -

اس حدیث سے امام بخاری نے قصاب کا پیشہ ثابت کیا ہے اس سے زیادہ کیا چاہئے -

س نمبر ۱۰۷ - حاملہ بکری یا گائے بھینس کے ذبح کرنے کا جواز سمجھ میں نہیں آتا اس کی وضاحت کیجئے؟ ([illegible])

ج نمبر ۱۰۷ - اس کا مطلب یہ ہے کہ حاملہ بکری کو اگر ذبح کرنے سے اس کا بچہ بھی اس کے پیٹ میں مر جاتا ہے [illegible]

[illegible]

یا نہیں؟ (راقم ایک خوشدل)

ج نمبر ۱۰۸ - عورت مطلقہ کی عدت تین طہر یا تین حیض ہیں اگر حاملہ ہے تو وضع حمل ہے۔ [illegible] عدت چار ماہ دس روز ہے اس عدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح نہیں ہوتا کرنے

یا کرانے والے سخت گناہ گار ہوں گے شرعی حکومت ہو تو بہت سی سزا کے بھی مستوجب ہیں اگر شریعت کے انکار سے ایسا کیا تو کافر ہیں اور نکاح ان کا فسخ ہے بے خبری سے کیا ہے تو سخت گناہگار ہیں قرآن مجید میں حکم ہے لا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله جب تک عدت پوری نہ ہو عقد نکاح مت باندھو -

س نمبر ۱۰۹ - خوشبو سے رنگا ہوا کرتہ [illegible] (عبدالرؤف از دہلی)

ج نمبر ۱۰۹ - جائز ہے مگر بے رنگ کا تیز اولویت ہے [illegible] جمعہ کے دن کسی کے پاس خوشبو نہ ہو تو [illegible] سے خوشبو لگا لے [illegible]

س نمبر ۱۱۰ - [illegible]

[illegible]

متفرقات

شب برات قابل توجہ گورنمنٹ — شب برات کے موقع پر آتش بازی کا رواج ایسا ہے کہ مذہب کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔ نہ اخلاق کی رو سے۔ جس میں علاوہ روپیہ کے نقصان جان بھی بہت دفعہ ہوتا ہے۔ امرتسر میں ۱۰ جولائی دن کو دیکھنے کے قریب محلہ ... میں آتش بازی کی ایک ... جس کو ... تک ... بجھائی گئی ورنہ خدا جانے کیا ہوتا اس قسم کے واقعات اکثر ہی بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ... کرنے پر ... بھی ساتھ ہی آگ ... ہو جاتی تھی۔ باوجودیکہ یہ رسم ... میں بہت چالی اور مذہبی رنگ پکڑ چکی تھی۔ تاہم گورنمنٹ نے نقصان جان کے خیال سے اس کو بند کر دیا۔ تعجب ہے کہ شب برات کی آتش بازی کو گورنمنٹ کیوں بند نہیں کرتی۔

امرتسر میں ایک بابو ابوالفتح خاں صاحب جیسے ... سپرنٹنڈنٹ پولیس سے امید رکھتی ہے کہ وہ دیگر ... آتش بازی وغیرہ جس کی طرح اس قبیح رسم کی طرف ... توجہ فرما کر اہل شہر خصوصاً مسلمانوں کو ... ممنون فرمائیں گے۔

حاجیوں کے لئے گورنمنٹ ہند نے اعلان شائع کیا ہے کہ جہازات کا ... کسی خاص کمپنی کو نہ ہوگا۔ واپسی ٹکٹ کا خریدنا بھی لازمی نہیں۔ اگر کوئی لیگا۔ تو خرچ ... روپیہ لیا جاویگا۔ ... کی طرف سے ... سو پچیس۔

درخواست اخبار کوئی صاحب فی سبیل اللہ ... بنام ... جاری کرا دیں۔ گذشتہ سال جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب ... ناباہ سے ... کی تھی۔ ... امیدوار ہوں۔ محمد عبد الصمد خاں ... قصبہ ... ڈاکخانہ ...

محمدیہ کمپنی کی بابت پہلے کئی ایک دفعہ لکھا گیا ہے کہ بعض شرکا بوجہ ناواقفی کے بوقت ضرورت روپیہ واپس لینگے ہیں۔ جواب باقاعدہ ملنے پر خفا ہوتے ہیں۔ اسلئے ڈائرکٹران نے اس سال کام بند کر کے روپیہ فراہم کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ لیکن مال بھی تمام فروخت کر دیا ہے۔ آج تک حاجی غلام حسین نور احمد صاحبان سوداگران چرم امرتسر ... کمپنی ہذا کے پاس کل رقم ... بھیج دی ہے۔ ... باقی جو وصول ہونے پر مناسب کارروائی ہوگی۔ ... کا ... رہا۔

اخبار مسلمان کی بابت عرصہ سے ... کرتے ہیں ... اس سے کوئی تعلق نہیں ... کہ اگر کبھی چھپتا ہے بھی۔ تو ہمارے پاس نہیں آتا ... اس کا ... ہم سے ... مسلمان اخبار ہمارے پاس آتا ہے نہ ہم کو اس کے چھپنے کا ... علم ہے ... دریافت کرتے ہیں ... انتظار ... رہے۔

خدا کا حکم بنگال اور بہار میں بارش کی کمی کی خبریں آ رہی ہیں۔ ادھر پنجاب کے بعض علاقوں میں ... ہوئی ہے۔ ضلع کانگڑہ اور ... میں ۴ جولائی کو اتنی بارش ہوئی کہ بڑی بڑی عمر کے لوگ کہتے ہیں ہم نے ایسی بارش نہیں دیکھی تھی۔ الامان۔

ضرورت نکاح میرے ایک دوست کریم بخش کی عمر ۴۵ سال ہے۔ اولاد نہیں ... دم میں ... ہیں۔ اگر کسی ایسی عورت سے نکاح ... جس کی عمر ... سال کی ہو جو ان کے ساتھ ... کرے خط و کتابت کا پتہ۔ رحیم بخش عرف دیوان ... متصل تالاب معرفت میجر ڈی ... صاحب

اسلامی روزہ کی فلاسفی اس رسالہ میں روزہ کی حکمت ذکر ہے۔ قیمت ۲ / پتہ دفتر ضیاء الاسلام مراد آباد۔

انجمن اہلحدیث شہر میرٹھ کے سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ ۱۳-۱۴ جون ۱۹۱۲ء بروز شنبہ و یکشنبہ مسجد اہلحدیث واقعہ محلہ ... دروازہ شہر میرٹھ میں منعقد ہوا۔ جناب مولانا حافظ عبد الجبار صاحب عمرپوری مولوی عبد الستار حسن صاحب۔ مولانا عبد الوہاب صاحب غزنوی۔ مولانا حافظ عبد الوہاب صاحب دہلوی۔ مولانا احمد اللہ صاحب مقیم دہلی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مختلف عنوانات پر تقریریں فرمائیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء مولانا ... میرٹھی نے علماء کرام کے خیر مقدم میں ایک ... نظم پڑھی طلباء دار الحدیث میرٹھ کی ... تقسیم ... شکر کے ... مولانا ثناء اللہ صاحب ... نے ... فرمایا۔ کہ میرٹھ میں کوئی شخص ایسا معلوم نہیں ہوتا جس کو اسلام میں شک ہو ... اسلام کی صداقت بمقابلہ دیگر مذاہب ... فرمائی۔ اور ... اتفاق اور اتحاد کی ... جماعت اہلحدیث ... شہر میرٹھ ... عرصہ ... جماعت اہلحدیث میں قائم ... مولانا ... اعتراض کی ... رسالت کی ... مولانا ... اہلحدیث ... مولانا ... جلسہ نہایت ... حمد و ثنا ... اختتام ... شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا (سکرٹری انجمن مذکور)

انتخاب الاخبار

بقول اخبار ایکو دی پیرس وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ نے ۲ ڈریڈ ناٹ جدید ۵ ایبرڈنٹ کی قسم کے ۲ حمیدیہ کی طرز کے جہاز ۱۲ تباہ کن کشتیاں اور چند جھوٹا سا حال کشتیوں کے بنانے کی منظوری دیدی ہے۔

البانیہ میں جنگ - کورٹزہ میں روزانہ جنگ ہوتی رہی آخری حملہ میں ایپائرس نے البانیوں کو شکست دی

ترکی و یونان - مہاجرین سے سلوک کے متعلق بالمقابلی کے ایک نہایت مصالحانہ نوٹ سے یونان کا اطمینان ہوگیا ہے۔

عدالت کینیڈا نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون برٹش نارتھ امریکہ کی رو سے کینیڈا کو اختیار ہے کہ کسی انگریزی رعایا کو خارج کردے۔

جہاز کاگاٹا مارو کے مسافروں نے شہر وینکوور اور گورنمنٹ اوٹاوہ سے مالی اعانت کی درخواست کی ہے۔ اور جہاز کے لئے سامان رسد مانگا تاکہ سفر مراجعت شروع کیا جاوے۔ **لیکن** گورنمنٹ کینیڈا اخراجات برداشت کرنے سے انکار کردیا ہے۔

گورنمنٹ اس واقعہ کو آیندہ کے لئے ایک مثال بنانا چاہتی۔ تاکہ پھر کوئی شخص داخلہ کینیڈا کی کوشش نہ کرے۔

السٹر کے متعلق آج کل پھر سخت تشویش پھیل رہی ہے بلفاسٹ میں سواروں کی پولیس کا ایک دستہ بنایا گیا ہے۔ جو گولیوں کے کارتوسوں سے مسلح ہے محکمہ جنگی کے افسروں نے ایک جہاز میں کارتوس کے دو سو پالیس قبضہ میں کئے ہیں۔

مسٹر جیل آئرلینڈ کے والنٹیروں کی تعداد ایک لاکھ چھتیس ہزار بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں السٹر کے والنٹیروں کی تعداد ۸۵ ہزار بتاتے ہیں۔ لیکن اہل السٹر کے والنٹیروں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی متجاوز بتاتے ہیں۔

۹ جولائی کو لنڈنڈری میں ۷ ہزار روپے کے اسلحہ گرفتار کئے گئے ہیں۔

والنٹیر اس سامان کے گرفتار کرنے والوں کو روکنے کے لئے بہت جلد جمع ہوگئے۔

السٹر کی اتحادی کونسل نے ایک عارضی حکومت کے قایم کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ امپیریل گورنمنٹ کے اٹھ جانے سے امن میں خلل نہ آئے۔

سر اڈورڈ کارسن کے بلفاسٹ پہنچنے پر بلفاسٹ میں ایک عام تعطیل منائی گئی۔ جناب موصوف ایک مسلح دستہ کی حفاظت میں کونسل میں گئے۔

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور کی قسطنطنیہ میں بہت عزت افزائی کی گئی چنانچہ موصوف نے ترکی جہازوں اور ... کا بھی معاینہ کیا۔

اطلاع

اخبار اہلحدیث کی ترقی کے لئے
ہی خواہان کو بہت دلوں سے
توجہ دلائی جا رہی ہے جس پر بعض احباب
نے توجہ کی ہے جزاہم اللہ۔
محض اخبار کو ترقی دینے کے لئے شایع کیا جاتا ہے کہ آج
کی تاریخ سے آخیر رمضان تک جو صاحب جدید خریدار ہونگے۔ ان سے
قیمت صرف ایک سال کے لئے مع محصول ڈاک عہ لی
جاویگی۔ جو آئندہ کے لئے نظیر نہ ہوگی۔ امید ہے
اس تخفیف سے خریداروں کی وہ کمی
پوری ہو جاویگی جو ایام
بندش میں ہوئی
اڈ

جہاز کاماگاٹا مارو پر جو ہندوستانی کینیڈا گئے تھے۔ اور گورنمنٹ کینیڈا نے انہیں اپنی سر زمین پر اترنے نہیں دیا۔ اسپر سردار گوردت سنگھ کے ۲ لاکھ روپے خرچ ہوگئے۔

شمالی مشرقی روس کے جنگلات میں آگ لگی جس سے بہت سا نقصان ہوا۔

ڈاکٹر مارنسن نے ایوان تجارت لندن کو چٹھی لکھکر اس افواہ کی تکذیب کی ہے کہ چین میں بدامنی پھیل رہی ہے۔

ولیعہد اور ولیعہد بیگم آسٹریا کے قتل کے باعث آسٹریا اور سرویہ میں کشیدگی بڑھ گئی ہے

اخبار نیوز دنیر تلگرامات رقمطراز ہے۔ کہ ولیعہد و ولیعہد بیگم کے قتل میں سازش رکھنے والوں کی سزا کا عنقریب سرویہ سے مطالبہ کیا جاویگا۔

ٹائمز میں بلغراد دارالحکومت سرویہ کا ایک تار شایع ہوا ہے۔ کہ آسٹریا کی سپاہ سرحد سرویہ پر مجتمع ہورہی ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ - دارالحکومت روس میں ایشیائی اور یورپی روس کے مسلمانوں کے چالیس سربرآوردگان نے جمع ہوکر اسلامی مذہبی اور تعلیمی مسایل پر بحث کی۔

روضہ شریف سے ایک سطرانی اشتہار وصیت نامہ (آواز) کے نام سے ہمیشہ نکلا کرتا ہے جس میں مذکور ہوتا ہے کہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے آواز آئی ہے کہ اس سال اتنے لاکھ مسلمان مرے ہیں۔ ان میں سے کل اتنے آدمی بخشے گئے۔ باقی سب دوزخی ہیں۔ اس اشتہار کی بابت ہمیشہ لکھا جاتا ہے کہ یہ کسی صاحب کا اپنا خیال ہے۔ حقیقت حال خدا کو معلوم تاہم بعض دوست دریافت کرتے ہیں سو انکا جواب یہی ہے۔ کہ اس قسم کی تحریروں کا کوئی اعتبار نہیں۔ واللہ اعلم۔

گلبرگہ (حیدرآباد دکن) میں جس مسجد کی عمارت کو پہلے باہتمام غیر مقلدیت تعمیر باہتمام مسجد ضرار بحکم منتظم صاحب امور مذہبیہ روکا گیا۔ اس کی بابت بیشگاہ حضور آصف جاہ سے اجازت ہوگئی ہے۔ بلکہ امداد دینے کا بھی حکم فرمایا۔ رعایا نوازی اور انصاف پروری کی بے مثال نظیر ہے

اہلحدیث بانیان مسجد کو مبارکباد کہتا ہے

بارش - ۱۲ جولائی کو امرتسر میں نماز صبح کے وقت بہت اچھی بارش ہوئی۔ آس پاس کے دیہات و قصبات سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں بہت بارش ہوئی ہے۔ خدا کرے کہ جہاں بارش کی قلت سختی سے محسوس ہورہی ہے وہ سرزمین بھی نزول باران رحمت سے سیراب ہو

رعایتی اشتہار اہل اسلام کے واسطے اخیر رمضان مبارک تک

معارج النبوۃ کا ترجمہ طبع ہو گیا ہے

لِلّٰہِ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست۔ آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر۔ عاشقان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ سناتا ہوں کہ کتاب شریف معارج النبوت کا ترجمہ بزبان پنجابی لفظ بلفظ طبع ہو گیا ہے تین جلد میں موسوم بہ اظہار کمال محمدی المعروف گلزار احمدی از تالیف مولوی غلام نبی صاحب حنفی قادری کا نوری امام مسجد کٹرہ موتی رام امرتسر جس میں حالات و واقعات مفصل مسطور ہیں۔ جلد اول میں واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از جناب آدم علیہ السلام تا نزول وحی۔ جلد دوم میں واقعات از حال نزول وحی تا دو سال ہجرت مدینہ منورہ۔ جلد ثالث از شروع غزوات و جہاد آنحضور تا وفات مفصل و مبسوط مسطور ہیں۔ کتاب کیا ہے۔ اہل ایمان کی جان ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حضوری مجلس کا جس نے لطف دیکھنا ہو۔ ان کتابوں کا ضرور مطالعہ کرے۔ اس کتاب کا پڑھنے والا بلا واسطہ مجلس حضور علیہ السلام میں حاضر ہو کر کیفیت ملاحظہ کرتا ہے۔ اس لئے لازم و واجب ہے۔ کہ اس کتاب سے کسی مسلمان کا گھر خالی نہ رہے۔ تاکہ حالت و طرز و طریقہ سنتِ نبویہ ہر ایک مومن کو معلوم ہو جائیں۔ جو کچھ اس کتاب پر محنت و جانفشانی اور زر کثیر صرف ہوا ہے۔ وہ ناظرین پر خود بخود ظاہر ہو جاویگا۔ عمدہ کاغذ پر اور خوشخط و واضح چھپی ہے۔ باایں ہمہ صفات قیمت بالکل کم رکھی ہے۔ تاکہ عوام اور غریب لوگ بھی اس مبارک کتاب سے محروم نہ رہیں۔

جلد اول حجم ۲۳۶ صفحہ قیمت صرف عـ۸ جلد دوم حجم ۴۰۰ صفحہ قیمت عـہ جلد سوم حجم ۶۴۴ صفحہ قیمت صرف عـہ کل قیمت للعہ تقطیع ۲۰×۲۹ کلاں

اصلی قیمت کامل کتاب للعہ — **نمونہ اشعار گلزار احمدی** — **رعایتی قیمت اخیر رمضان تک للعہ ہے**

واقعہ دیگر از وقایع سال پنجم فرستادن ابوسفیان مردے را بمدینہ برائے قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واپس غزوہ خندقوں ہو ابوسفیان
لیوے بدلہ اسانتھا صورت نہیں مان
اوس حالت وچ مارنا او سدا ہے آسان
تقویت میری بجے کریں تا ایہ کم کران
خاطر توشہ راہ دے دتا اک شتر
خبر نبی دی پچھیا وچ مدینے آ کر
وچ مسجد اس قوم دی بیٹھے پاک رسول
ایہ تحقیق ہے عذر دا رکھدا کچھ خیال

وچ قریشیاں بیٹھ کے اکدن کرے بیان
اکلا وچ بازار دے جے اوہ جاندا ہر بار
اک اعرابی اوس نوں کہیں سد ایہ بیان
رستے میتوں یاد ہین ہر جنگل سر تھل
کیہا ظاہر نا کریں ہرگز ایہ امر
نبی الاشہل دی قوم وچ دین نبی گیا
وعظ نصیحت وچ سن آں ہو رہے مشغول
ایہہ بیٹھا اوں وچ حال لطف جلال

ایسا کوئی تساں وچ نہیں ہووے مرد ہوشیار
تبلیغ رسالت وچ ہووے اسیا مشغول
گھر وچ ابوسفیان دسے جا کے فرصت پا
خنجر میرے پاس ہے رکھا خاص بنا
کیتوں باہر بھیجیا اندر رات چھپا
بدھا کر مضبوط تا دوہے اونٹ اک جا
بھیجے ابوسفیان نے دوروں ڈٹھا آ
اعرابی نزدیک آ پچھیا ایہ گل تاں

وچ مدینہ جا کے فرصت کرنا
دوست دشمن دی انہاں خبر رکھدے ول
گوشے بیٹھے اوس نوں دینا بات سنا
ابوسفیان نے وعدہ کی کرنا خوش تا
اعرابی چلے کر منزلاں مدینے پہنچیا آ
ڈھونڈ کے حضرت پاک رسول نوں اوہ گیا
جمعیاں نوں فرمایا اوہنوں نبی خدا
بیٹا عبد المطلب ہے ایہہ وچ لشکر

ملنے کا پتہ — میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

تازہ شہادات

حاجی محمد عثمان صاحب [illegible] امیرپور سے لکھتے ہیں [illegible] مومیائی [illegible]
[illegible]

مومیائی

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے [illegible] سل دق [illegible] کھانسی۔ ریزش اور کمزوری [illegible] جریان [illegible]
[illegible]

تازہ شہادات

جناب [illegible] صاحب [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں۔
[illegible] مومیائی [illegible]
[illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

پبلک کی دلچسپی و فائدہ رسانی

کا سامان بہم پہنچانا اور خالص ہمدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار

ہمدرد

کا اہم اور ضروری مقصد ہے۔ اور اس مقصد کو زیادہ وسعت و سہولت کے ساتھ انجام دینے اور [illegible] تک پہنچانے کی خاطر ہمدرد نے [illegible] عربی ٹائپ کے

بجائے اب

مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا ہے

جس میں دو بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتھوگراف مشینوں پر اعلیٰ درجے کے اہتمام سے چھاپا جاوے گا اس تبدیلی رسم الخط کے باعث

مضمون میں دگنی گنجائش پیدا ہو گئی

اور ہندوستان و ممالک غیر کی خبروں [illegible] [illegible] اس کے ساتھ ہی

قیمت بھی پہلے کی نسبت بقدر نصف گھٹا دی

[illegible]

روزانہ ہمدرد [illegible] [illegible] سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] [illegible] بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں۔ آپ بطور آزمائش ایک پرچہ خرید کر یا دفتر سے نمونہ منگا کر دیکھیں

المشتہر

مینیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

تحقیقات جدیدہ امراض شدیدہ

امراض شدیدہ [illegible] [illegible] مفصل بحث کر کے علاج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ڈاکٹر حسن [illegible] شفاخانہ [illegible]

امرتسر

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں سعی کرو

ALIGARH [illegible]

اہلحدیث [illegible] پریس لاہور میں [illegible] چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... ہے
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ہے
" ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۱ — نمبر ۳۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قرآن مجید اور آریہ سماج

جب سے سوامی دیانند نے قرآن شریف پر ستیارتھ پرکاش میں اعتراضات کئے ہیں آریوں کو اعتراض کرنے کا حوصلہ ہوگیا۔ انہوں نے سمجھا کہ قرآن پر اعتراض کرنا کیا مشکل ہے کچھ ادہر سے کاٹ دیا کچھ ادہر سے اڑا دیا درمیان کی عبارت پر اعتراض جڑ کر مختصر سا رسالہ شائع کر دیا جس کا ادنےٰ فائدہ یہ ہے کہ ملک کے مصنفوں میں شمار ہوگئے۔

ہمارے ایک محترم بزرگ نے ہمارے پاس دو رسالے کسی آریہ سماجی کے بغرض جواب بھیجے ہیں جن میں سے ایک کا نام ہے "قرآن اور حضرت محمد" دوسرے کا نام ہے "اللہ میاں اور گناہ" یہ دونوں رسالے (ٹریکٹ) ہمارے دعوے کی شہادت کامل ہیں کہ آریوں کے اعتراضات کی نوعیت یہی ہے

جو ہم نے بیان کی پہلے رسالے میں مصنف نے از روئے قرآن شریف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معاذ اللہ کچھ اچھے کے انسان نہ تھے بلکہ . . . .

مصنف نے اپنے دعوے پر پہلے وہ آیات لکھی ہیں جن میں ذکر ہے

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔	انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔	انسان بڑا ناانصاف ناشکر ہے۔ وغیرہ

ان آیات کو پیش کر کے لکھا ہے:-

"آنحضرت انسان تھے تو قرآن شریف کے مذکورہ بالا فیصلے ان پر بھی صادق آتے ہیں پھر ان کی موجودگی مسلمانوں کا آنحضرت کو تمام کمزوریوں سے پاک بتلانا سراسر غلطی ہے" صفحہ ۳

اہلحدیث سوامی دیانند نے کیا خوب لکھا ہے کہ جو لوگ مذہب کے تعصب میں عقل کھو بیٹھتے ہیں وہ متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنے کیا کرتے ہیں (دیباچہ ستیارتھ صفحہ ک)

آیات مذکورہ میں انسان کا لفظ انہی معنے میں اسی طرز سے مستعمل ہے جس طرح اردو کے مندرجہ ذیل شعر میں ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انسان
تھا وہ کافر کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

کیا کوئی اردو دان اس شعر کو عام اور تمام انسانوں کے حق میں سمجھیگا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس قسم کا بیان مجمل کہلاتا ہے جس کو منطقی اصطلاح میں مہملہ کہتے ہیں اس قسم کے بیانوں میں ایک مجمل حالت اس نوع کی بیان کرنی منظور ہوتی ہے جس کا ذکر اس کلام میں ہوتا ہے جیسے آجکل کے واعظ اور قوم کے لیکچرار اپنی اپنی قوم کو ابھارنے کے لئے

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ دکھا کر قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عمر - منیجر

کیا کرتے ہیں مسلمانوں کا حال ایسا بدتر ہو گیا ہے آجکل کی آریوں کا حال ایسا ہو رہا ہے کہ ضد سے ہمیشہ کرو جانیں شوخیاں کریں حالانکہ شکل مسلمان ایسے ہوتے ہیں شکل آریہ اسیطرح قرآن مجید کی آیات کا مطلب سمجھے کہ اس کے متعلق لکھ چکا ہوں۔

مصنف نے اس دعوے (آنحضرت کی ذات ستودہ صفات) پر دوسری دلیل میں وہ آیت پیش کی ہے جس میں (ترجمہ) بتایا ہے کہ نیک لوگوں کے ماں باپ اور اولاد بھی جنت میں جاوینگے یہ حوالہ لکھکر لکھتا ہے:-

"یہاں قرآن شریف نے بہشت میں جانیکی یہ شرط٭ رکھی ہے کہ [illegible] ماں باپ دادا بھی بہشت میں جائینگے آنحضرت چونکہ مسلمانوں کی نظر میں مکمل نیک ہیں اسلئے ضروری ہے کہ آنحضرت کے باپ دادا بھی بہشت میں گئے ہوں حالانکہ حدیث اسکے خلاف شہادت دیتی ہیں۔" (صفحہ ۳)

اہلحدیث: مصنف صاحب کو جس آیت پر اعتراض ہے اسکے الفاظ یہ ہیں۔ (نیک بختوں کے حال کا ذکر کرکے فرمایا ہے)

اولئک لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم (رعد ع۳)

لوگوں کے لئے ہمیشہ کی جنت ہیں جن میں یہ داخل ہونگے اور انکے باپ دادوں اور بیٹیوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوگا وہ بھی انکے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

مصنف نے سمجھا ہی نہیں اس اعتراض اور اس آیت کو دیکھکر مجھے قرآن مجید کی ضرب المثل یاد آگئی کہ قرآن مجید نے پہلے ہی ہم کو بتلا رکھا ہے۔

ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا (الفرقان)

جب کبھی کسی قسم کی کوئی مثال تیرے پاس لاوینگے ہم اس کی بہت اچھی تفسیر بھیجا کرینگے۔

آریہ کے اعتراض کو سامنے رکھکر آیت قرآنی کو دیکھئے تو [illegible] خود آیت کے الفاظ سے صاف جواب نکلتا ہے صاف آیت میں من صلح کا لفظ مذکور ہے جس کے معنے ہیں کہ ان لوگوں کے وہ باپ دادا داخل جنت ہونگے جو صالح ہونگے یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس مشرک کافر سب داخل ہونگے کیا کوئی شخص جس کے دل میں ذرہ بھر بھی انصاف ہو کہہ سکتا ہے کہ آریہ مصنف نے یہ اعتراض دیانتداری سے کیا ہے کیا اسکو لفظ صلح کا پاس کا ترجمہ نظر میں نہ آیا ہوگا لیکن اس کی غرض تو یہ تھی کہ ہو نہ ہو اپنے سوامی کے کلام کی تصدیق کرے جو [illegible] نقل کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ دادا چونکہ صالح اور موحد نہ تھے اسلئے ان کا جنت میں نہ جانا آنحضرت کی صداقت پر کوئی اعتراض نہیں۔ (باقی باقی)

جیل خانوں میں مذہبی احکام کی عزت

آجکل پنجاب میں جیل خانوں میں [illegible] بات کا چرچہ ہو رہا ہے کہ جیل خانوں میں مسلمانوں کو [illegible] وہاں بار بار [illegible] ہی جاتی ہیں [illegible] سے پہلے انجمن حمایت اسلام لاہور نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ [illegible] پولیس اس کی تائید کرتا ہے۔

[illegible]

میرے خیال میں اسکا اچھا جواب یہ ہے کہ جو لوگ نہ منڈانا چاہیں ان پر جبر نہ کیا جاوے موجودہ صورت میں ہم سمجھتے ہیں بعض نیک بخت آدمی کسی جرم میں یا فیصلہ کی غلطی سے قید ہو جاتے ہیں انکا بھی منڈا دیا جاتا ہے حالانکہ وہ ناپسند کرتے ہیں ایسی صورت کا خاص لحاظ ہے۔

اس درخواست کے منظور کرنے میں گورنمنٹ کا کوئی حرج نہیں بلکہ [illegible] اس لئے امید قبولیت ہے۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

یہ ایک مصرعہ ہے ان اشعار کا جو انصار مدینہ نے حضور سرور کائنات [illegible] گایا تھا [illegible]

ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم [illegible] شہر مبارک [illegible] شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر (الحدیث)

[illegible]

٭ اس بیان کو شرط لکھنا مصنف کی لیاقت کا اظہار ہے۔

۲۳ جولائی ۱۹۶۲

مناظرہ قادر آباد کے متعلق ایک شیعہ مجتہد کا غلط بیان

قادر آباد ضلع گجرات میں اہلسنت اور شیعہ [illegible] مناظرہ [illegible]

[illegible]

فیصلہ منصف ثالث [illegible]

مباحثہ درمیان اہلسنت والجماعت و شیعہ جماعت بمقام قادر آباد ضلع گجرات [illegible]

[illegible]

لطیفہ [illegible]

[illegible]

لطیفہ [illegible]

[illegible]

اہلحدیث [illegible]

[illegible]

ہ کیا اس لیاقت کے آدمی بھی منصف ہو سکتے ہیں (اہلحدیث)

فرماتا ہے:-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

ہم نے جو رسول بھیجا ہے اُس کی قوم کی زبان پر بھیجا ہے جس کی طرف وہ رسول ہو کر آیا تاکہ اُن کی ہم زبانی کی وجہ سے اُن کو صاف بیان کر کے سمجھا سکے۔

یہ ہے وہ فلسفہ جس کو وہی جان سکتا ہے جو قرآن مجید کو مانتا اور پڑھتا ہو۔ لیکن جس کو رونے پیٹنے سے فرصت نہ ہو وہ کیا کریگا۔

خیر ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ ہردوانہ کے مہربان مباحثہ کے بعد یہ دوسرا موقع ہوگا کہ ہم شیعہ سے ایک ہزار روپیہ انعام پاوینگے انشاء اللہ

جواب باصواب کا منتظر ابو الوفاء ثناء اللہ

آریوں کے چند سوالات

جناب فاضل اجل اہلحدیث

السلام علیکم

فضول آرزو نے قدم بوسی کے عوض کمترین یہ ملتمس ہے کہ سلطانپور (اودھ) میں آریوں کا جلسہ تھا اور دور سے بہم پہونچے ... گئے تھے جہانتک سنا گیا گوشت و انڈا پر ان کا زیادہ اعتراض تھا خصوصاً انڈا کھانے والے پر زیادہ ... بالفاظ ... کہا اور سالہا سال کی ... مسلمانوں کی ہتک ہوئی۔ (۱) ماس خور محض نفس پلنے کی غرض سے کسی معصوم جاندار کو قتل کرنا اور اس کا ماس کھانا خدا کیسے خوش ہوگا جب ہم دوسرے کی جان ... ہیں۔

(۲) ماس انسان کی غذا نہیں ہے کیونکہ اگر خون آلودہ گوشت کا انبار کسی درندہ جانور کے آگے رکھا جاوے مثلاً کتا وغیرہ فوراً کھا لیگا اور انسان ... جاویگا حضرت انسان کو مصالحہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کی غذا گوشت نہیں ہے۔

(۳) جو جانور ماس خور ہیں وہ موسم گرما میں انکو منہ سے رال ٹپکتی ہے اور ہانپتے ہیں حضرت انسان اس سے بری ہے پس معلوم ہوا کہ انسان کی غذا گوشت نہیں ہے ایسے ثبوت پیش کرتے ہیں۔ غرضکہ ماس خوری سے بڑھکر اور کوئی پاپ نہیں ہے۔

(۴) دوسرے انڈے پر سخت اعتراض ہے گورنمنٹ نے شہروں میں میونسپلٹی کا محکمہ بنایا ہے جو اگر نہ مقرر ہوتے تو یہ کوڑا کرکٹ پیشاب پاخانہ انواع و اقسام کی زہریلی چیزیں کون صاف کرتا ورنہ ایک لحظہ میں شہر کے اندر رہنا دشوار ہو جاتا۔

(۵) دیہات اور صحرا میں کون صاف کرتا ہے دیہات میں مرغے مسور ... میں مچھلی و دیگر مچھ و مینڈک وغیرہ یہ خالق کے میونسپلٹی کے جو مقرر ہیں دیہات میں صبح ہوتے ہی سب سے پہلے ... کوڑوں کو منتشر کر دیا اور غلیظ و دیگر بدبودار زہریلی چیزیں کھا کر صاف کر دیا ورنہ انسان صدہا قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتے۔ اور دریا میں جو کچھ کوڑا کرکٹ ناک بہاکے مردے پھینکے جاتے ہیں ان سب کو دریائی جانور کھا کر پانی کو پاک صاف ستھرا کر دیتے ہیں۔

(۶) مسلمان نماز پڑھتے ہیں ذرا سی نجاست لگجاوے اپنا پیشاب وغیرہ فوراً کپڑے سے صاف کرتے اور غسل کرتے ہیں۔ مانا صفائی بہت اچھی چیز ہے اور پھر کھاتے کیا ہیں مرغی کا انڈا اس میں کیا ہے بڑی بھاری ہے مرغے کی منی مرغی کے حیض کا خون۔

راقم نیاز خاکسار محمد بخش سوداگر عفی عنہ از سلطانپور

جواب ۔ گوشت خوری پر دو پہلو سے اعتراض ہوتا ہے ایک عقلی دوسرا طبی۔ آریہ معترض نے بھی ان دونوں قسم سے اعتراض کئے ہیں۔

عقلی جواب یہ ہے کہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں انسان سب چیزوں پر حاکم ہے ملکی قانون بھی یہی ہے کہ ان کی زندگی اور موت کا مدار انسان ہی پر ہے اسکے ماتحت ہیں ... نے اونکے رزق کا انتظام کر رکھا ہے کھیتی باڑی وغیرہ میں وہ انسان کے ساتھ شریک ہیں۔ ہم انکے بدلہ میں ... تمام چیزوں سے خدمت لیتا ہے کسی کا دودھ ... تو کسی پر سواری کرتا ہے اسیطرح جس جانور کو چاہتا ہے کھا لیتا ہے جن لوگوں کو جانوروں کے کھانے کی وجہ سے ان پر رحم آتا ہے وہ اُن کی سواری پر کیوں رحم نہیں کرتے۔ نہ اُن کی دیگر خدمات پر انکو رحم آتا ہے۔

طبی اعتراض کی بنیاد معترض نے یہ رکھی ہے کہ گوشت انسان کی غذا نہیں کسی چیز کو کسی کی غذا سمجھنے کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ وہ کھانے اور کھانے سے ہضم ہو کر جسمانی طاقت پیدا کرے یہ تعریف گوشت پر صادق آتی ہے کہ آدمی اس کو کھا کر ہضم کرتا ہے اور وہ اسکے بدن میں قوت پیدا کرتا ہے۔

اسی سوال کو بالفاظ دیگر معترض نے یوں ظاہر کیا ہے کہ موسم گرما میں گوشت خور جانوروں کے منہ سے رال ٹپکتی ہے انسان کے منہ سے نہیں ٹپکتی اسلئے یہ گوشت خور نہیں۔ ایسے معترضوں کی لیاقت پر ہمیں ہمیشہ تعجب ہوتا ہے جو اصل مطلب کو نہ جانیں اور جاننے کے مدعی بنیں۔

گوشت خور کے دو معنے ہیں ایک اُس جانور کو گوشت خور کہتے ہیں جو سوا گوشت کے اور کچھ نہ کھائے جیسے شیر۔ دوسرے معنی گوشت خور کے یہ ہیں کہ وہ دوسری چیزوں کی طرح گوشت کو کھا جاوے جیسے بلی۔ مرغی۔ کتا۔ چیل وغیرہ۔

اب سوال یہ ہے کہ معترض نے گوشت خور کے منہ سے موسم گرما میں رال نکلنے کا ذکر کیا ہے تو گوشت خور کس معنے سے مراد لیا ہے اول یا دوم۔ ظاہر ہے کہ انسان اول معنے سے گوشت خور نہیں ہے کہ سوا گوشت کے اور کوئی چیز کھاتا ہی نہیں بلکہ دوسرے معنے سے گوشت خور ہے کہ مثل اور چیزوں کے گوشت بھی کھاتا اور ہضم کرتا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ گوشت خور انسان کے منہ سے گرمیوں میں رال ٹپکتی ہے۔ گوشت خور جانوروں کے منہ سے ٹپکتی ہے تو ... دل گرمی کے جانوروں سے ٹپکتی ہوگی ... نہیں ہیں۔

انڈے کا سوال ہم حیران ہیں کہ آریہ سماجی ... سے کام لیتے ہیں جانوروں کے گوشت

کھانے پر یہ سوال کہ ان کی جان ضائع جاتی ہے۔ اول تو جان بھی نہیں پھر اس پر کیا اعتراض [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] کی کھاد [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا [illegible] اصل نہیں [illegible] چیز کیوں کھاتے ہو۔

تنداں [illegible] کا جواب یہ ہے کہ [illegible] جانوروں کو کھانے والے . . . . . .

[illegible] جانور کافی ہیں۔ تم دیکھتے نہیں باوجود گوشت خور کثرت سے گوشت کھاتے ہیں تاہم جانور ختم نہیں ہوتے ختم کیسے ہوں جبکہ گوشت خود ان کی نسل بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

اخیر میں ہم آریوں اور ہندوؤں کے مسلم پیشوا منوجی کا پرمان (حکم) گوشت خوری کے متعلق سناتے ہیں جو انصاف پسند لوگوں کو مفید ہوگا انشاء اللہ۔

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کیواسطے اچھے ہرن اور پرندے جانور مارنا چاہیئے اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا ہے۔ (۵ باب کا فقرہ نمبر ۲۳) [illegible]

بقیہ

المسائل والوسائل

(از مولوی ابراہیم [illegible])

سوال [illegible] فخر الدین رازی کس مذہب [illegible] اور ان کی تفسیر کیسی [illegible]
[illegible] تفسیر رسول کے [illegible]

الجواب [illegible] امام [illegible] ہوگی [illegible] اور ان کے [illegible] صاحب!

امام [illegible] رضی اللہ عنہ عقیدہ [illegible] مسلمان اہل سنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے جو اسم بامسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر نہیں پائی گئی۔ نہ متقدمین کی نہ متاخرین کی۔ اور مقولہ جس کی نسبت آپنے پوچھا وہ جس محدث کا ہے اس کا نام لیا ہوتا۔ کسی ایسے اہلحدیث کا ہوگا جس کی نسبت امام ہمام ابن تیمیہ کتاب العقل والنقل میں جہال اهل الحديث خطاب تجویز کرتے ہیں۔

ہم امام کے وصف میں ورق کے ورق بھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تعریف میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن وہی خیال آیا کہ اہل علم کے لئے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔

ہاں صرف اتنا کہونگا کہ میرے استاد مکرم جامع [illegible] مولانا مولوی عبید اللہ غلام حسن صاحب [illegible] جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں [illegible] فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی [illegible] قرآن شریف کے اسرار علوم ہوتے گا

لہٰذا ایسے [illegible] خالق اکبر نے اس بزرگ کو ایسے پیدا کیا تھا کہ اس [illegible] عزیز کے اسرار [illegible] ہو جاتے ہیں۔

اور خود امام [illegible] کی نسبت [illegible] کافی ہے۔ جو طبقات الشافعیۃ [illegible]
[illegible]

[illegible] الراغب [illegible]
[illegible] فخر الدین الرازی فی اساس التقدیس
ذکر الاصولی ان ابا القاسم الراغب من ائمۃ السنۃ وقرنہ بالغزالی قال وھی فائدۃ حسنۃ فان کثیرا من الناس یظنون انہ معتزلی
(صفحہ ۳۹۲)

[illegible] اور اسکو [illegible] کا قرین کیا۔ شیخ [illegible] کہتے ہیں کہ یہ [illegible] فائدہ ہے (جو امام رازی کی تحریر سے حاصل ہوا) کیونکہ اکثر لوگ راغب کی نسبت یہ ظن رکھتے ہیں کہ وہ معتزلی تھا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام رازی اس درجے کے مسلم اہل سنت ہیں کہ ان کی تصدیق سے دوسرے شخص اہل سنت ملنے جاتے ہیں۔ دیگر یہ کہ قاضی ابن خلکان نے امام رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں ذکر کیا۔

فرید عصرہ ونسیج وحدہ فاق اهل زمانہ فی علم الکلام والمعقولات وعلم الاوائل لہ التصانیف المفیدۃ فی فنون عدیدۃ۔

کہ (امام رازی) اپنے زمانہ میں یگانہ و فرید [illegible] اپنے ہم عصر علماء پر علم کلام و معقولات و علم اوائل میں فوقیت [illegible] آپ کی تصانیف [illegible] مفید ہیں جو مختلف فنون [illegible]

وقال ایضاً —
وکان لہ تصانیف ممتعۃ
وانتشرت تصانیفہ
فی البلاد ورزق فیھا
سعادۃ عظیمۃ فان
الناس اشتغلوا
بھا ورفضوا کتب
المتقدمین وھو اول
من اخترع ھذا الترتیب
فی کتبہ واتی فیھا
بما لم یسبق الیہ وکان
لہ فی الوعظ الید البیضاء
[illegible] باللسان العربی
[illegible]
[illegible] فی حالۃ الوجد
البلاد وکان یحضر
مجلسہ [illegible]
ارباب المذاھب
والمقالات ویسألونہ
وھو یجیب کل سائل
باحسن اجابۃ ورجع
بسببہ خلق کثیر من
الطائفۃ الکرامیۃ
وغیرھم الی مذھب
اھل السنۃ وکان
یلقب بھرات شیخ
الاسلام (طبقات [illegible])

اور آپکی سب کتابیں
مفید و مشہور ہیں۔ اور تمام
شہروں میں منتشر
ہوگئیں اور ان میں
لوگوں کو بہت بڑی
سعادت حاصل ہوئی
کیونکہ لوگ ان کے مطالعہ
میں لگ گئے اور متقدمین
کی کتابوں کو چھوڑ دیا
[illegible]
اور آپ پہلے
شخص ہیں جنہوں نے
اپنی کتابوں میں نئی
ترتیب کی رعایت کی
اور ان میں ایسی باتیں
ذکر کیں جو پہلوں سے
رہ گئی تھیں۔ اور آپکو
تقریر و وعظ گوئی میں
نہایت مہارت تھی
چنانچہ آپ [illegible]
فارسی اور عربی [illegible]
کرتے اور حالت وجد
میں آپکو بھی وجد ہوجاتا
اور شہر ہرات میں
آپکی مجلس میں تمام
مذاہب والے آکر
حاضر ہوتے اور ہر قسم کے سوالات کرتے آپ ہر سائل کو نہایت عمدہ جواب دیتے۔ چنانچہ آپکی برکت سے بہت سے لوگ کرامیہ وغیرہ مذاہب سے تائب ہوکر اہل سنت ہوگئے اور ہرات میں آپکا لقب شیخ الاسلام تھا۔
نیز فرماتے ہیں —

وکان لہ [illegible] | [illegible] سب سے مشہور
من السلاطین [illegible] | کئے علماء آپکے پاس
[illegible]

سفر کرکے آئے تھے۔"
اور خاتمہ پر آپکے حسن عقیدہ کی نسبت
لکھتے ہیں —

وقد ثبت انہ وصیتہ [illegible]
[illegible]
[illegible] احمد
[illegible]
حسن العقیدۃ
(صفحہ [illegible])

یعنی آپکی [illegible] سے ثابت ہوتا ہے [illegible] آپکے حسن اعتقاد کی دلیل ہے۔

[illegible] ثبوت ان کے عقیدہ [illegible] ان کی دیگر کتب کلامیہ [illegible] بدعتی فرقوں کی [illegible] سائل کے لئے شافی ہے بلکہ [illegible] امام ابن تیمیہ و ابن قیم رحمہما اللہ [illegible] دونوں بزرگوں سے بھی [illegible] اہل سنت [illegible] چنانچہ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اجتماع الجیوش میں اور امام ابن تیمیہ نے تعارض العقل والنقل [illegible] میں آپکے یہ شعر نقل کئے ہیں —

نہایۃ اقدام العقول عقال
واکثر سعی العالمین ضلال
وارواحنا فی وحشۃ من جسومنا
وحاصل دنیانا اذی ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا
سوی ان جمعنا فیہ قیل وقالوا

اس کے بعد امام ابن تیمیہ [illegible] امام کی یہ نثر عبارت بھی نقل کی ہے —

لقد تاملت الطرق الکلامیۃ والمناھج الفلسفیۃ فما رأیتھا تشفی علیلا ولا تروی غلیلا ورأیت اقرب الطرق طریقۃ القرآن اقرأ فی الاثبات

یعنی علم کلام کے طرق اور فلسفہ کے تمام مناہج پر خوب تامل کیا۔ پس ان کو ایسا نہ پایا کہ کسی بیمار کو شفا بخشیں یا کسی پیاسے کو سیراب کریں۔ اور سب سے قریب قرآن کے طریق کو پایا ہے

الرحمن علی العرش استوی
الیہ یصعد الکلم
الطیب والعمل
الصالح یرفعہ واقرأ
فی النفی لیس کمثلہ
شیء ولا یحیطون
بہ علما ھل تعلم لہ
سمیا ومن جرب
مثل تجربتی عرف
مثل معرفتی (رضی اللہ عنہ)

اثبات صفات میں پڑھتا
ہوں الرحمن علی
العرش استوی اور الیہ
یصعد الکلم الطیب
اور نفی میں پڑھتا
ہوں لیس کمثلہ
شیء اور لا یحیطون
بہ علما اور ھل تعلم لہ
سمیا اور جس شخص
نے میری طرح تجربہ کیا
میری طرح معرفت حاصل کرلیگا۔

اثبات صفات خصوصاً استواء علی العرش [illegible] حضرات ابن تیمیہ و ابن قیم رحمہما اللہ کے نزدیک [illegible] اہل سنت کے مسائل ہیں اور ان کی مستند تصانیف میں [illegible] صاف ظاہر ہے کہ امام [illegible] والدین امام رازی رضی اللہ عنہ اہل سنت سے تھا غفر اللہ لنا ولہ ولسائر المسلمین۔

سوال نمبر [illegible]

امام بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن تیمیہ و ابن قیم [illegible] وغیرہ محققین سلف تھے یا نہ اگر مقلد تھے تو [illegible] تھے یا ناحق پر۔ و شق ثانی کی دلیل ہے۔

جواب

یہ بزرگ امام [illegible] سوائے آنحضرت صلعم کے اتباع کے کسی دوسرے کی اتباع [illegible] واجب نہ جانتے تھے۔ انکی تصانیف اور ان کا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال [illegible] سے الگ کرنا اور [illegible] اس کی کافی دلیل ہے۔
باقی باقی

تہذیب
[illegible]
[illegible]

* [illegible] امام بخاری کو مجتہد نہ کہنا اور امام رازی کو اہل سنت نہ ماننا [illegible] (اہلحدیث)

شریعت و طریقت

(از [illegible] صوفی)

ارباب طریقت نے آجکل لوگوں کو سب سے بڑا
دھوکہ یہ دے رکھا ہے کہ شریعت کو تھوڑی طریقت
بتلاتے ہیں اور اس میں مغالطہ یہ ہے کہ شریعت جس چیز
دو چیز ہے جو قرآن پاک اور حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے کلام و ہدایت اقوال سے واضح ہے
اس لئے شریعت احکام الٰہی اور فرمان رسالت پناہی
سے مستنبط ہوئی وہ تو سب کا سب شرع شریف
میں موجود ہے ۔ طریقت اگر اسکے علاوہ یا اس
پر زائد کوئی چیز ہے تو وہ زیادہ علی الدین ہے
جو کسی طرح جائز نہیں ۔ ایسا ضرور ہے کہ وہ معین
شریعت ہو اور اگر انکے بیچ میں شریعت زائد ہو تو
تو پھر سمجھ ہوگا وہ زائد ہی ہوگا ۔ [illegible]
کہ محض ایک منطقی مغالطہ ہے جس طرح کہ قاضی
مصر کے بارے میں بعض لوگوں نے حضرت
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی جانب ایک فیصلہ
کو منسوب کر دیا ہے کہ آپ نے عمرو بن عاص رضی اللہ
عنہ کو تحریر فرمایا کہ اگر وہ کتابیں قرآن کے موافق
ہیں تو کتاب اللہ کافی ہے اور اگر مخالف ہیں تو
بہرحال ایسی کتابیں کسی کام کی نہیں ۔ بہر حال ہیں
ضائع کر دینے کے قابل ہیں ۔ غلط مقدمات کو
ترتیب دیکر دھوکہ دیدینا ہی کیا کم معصیت
ہے کہ اس کے ساتھ اتنی بڑی جرات بھی کیجائے
کہ ایسا غلط فیصلہ کسی زبردست مقتدا اور جلیل القدر
اصحابی رسول اللہ صلعم کی جانب منسوب کر دیا جائے ۔
طریقت کے بارے میں ایسا مغالطہ ہونیکا اصلی
سبب یہ ہے کہ اہل باطن صاحبان حال ہیں انہیں
قیل و قال سے بحث نہیں اور مدرسہ کی زق زق
بق بق سے ہمیشہ الگ رہا کرتے ہیں اس سبب
سے اہل ظاہر کی صحبتوں میں انکی نسبت لوگ
جو چاہتے ہیں کہہ جاتے ہیں اور انہیں خبر نہیں
ہوتی وہ ایسے لفظی اور خیالی اعتراضات کی
پرواہ کبھی نہیں کرتے ورنہ طریقت کی اصلیت
اور ضرورت بیان کرنا اور اسے شرعاً ثابت
کر دینا کوئی دشوار امر نہیں ہے ۔

دنیا کے فتنے مٹانے اور لوگوں کو راہ راست پر لگانے
کے لئے ہمیشہ سے دو قسم کے لوگ ہوتے آئے
ہیں جن کی ضرورت ہر گروہ ہر ملک اور ہر طبقہ
میں تسلیم کی گئی ہے ۔ ایک وہ جو جرائم و معاصی
کی تشریح بیان کر کے ان سے لوگوں کو روکتے
ہیں جن میں بتا دیا جاتا ہے کہ ہر اچھے کام کا کیا
انعام و صلہ اور ہر برے کام کی کیا عقوبت و سزا
ہے ۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو
پند و نصائح اور اپنے پر اثر و پر جوش کلام سے
اہل عالم کے دلوں میں ایک ایسا رنگ پیدا کرتے
ہیں جس کی قوت سے وہ لوگ خود ہی اچھے کام
کرنے پر آمادہ ہوتے اور برے کاموں کو ترک
کر دیتے ہیں ۔ یونان میں جبکہ [illegible] کے
قوانین مروج تھے اور اُن کی رو سے تمام بد
بدکاروں کو سزا دی جاتی تھی ۔ افلاطون الٰہی
ایسا صاحبدل پیدا ہوا جس نے تعلیم دیا کہ
عاقل کا یہ کام نہیں ہے کہ [illegible] کے ڈنڈے سے
لوگوں کو کسی برے کام کے کرنے سے روکے بلکہ
اس کا یہ کام ہے کہ لوگوں میں خود ہی ایسی قوت
ممیزہ پیدا کر دے جس کی برکت سے وہ لوگ نیکی
اور جرائم سے باز آجائیں ۔ اگر تاریخ میں جستجو
کی جائے تو اس قسم کے دو گروہ ہر جگہ اور ہر امت
میں مل جائیں گے ۔

پس یہی فرق شریعت اور طریقت کا ہے صاحبان![1]
شریعت کا صرف یہ کام ہے کہ لوگوں کے لئے
برے بھلے کاموں کا ایک نقشہ بنا دیں اور
صرف بتا دینے کے بعد اُن کی حجت تمام ہو جاتی ہے
اُن کے ہاتھ میں کوئی قوت نہیں ہوتی جس کے ذریعہ
وہ لوگوں کو کسی اچھے کام کے کرنے یا کسی معصیت
سے باز رہنے پر مجبور کر سکیں ۔ اُن کی [illegible] قوت
اپنے مذہب کی حکومت ہوتی ہے ۔ اگر سلطنت
موافق اور ہم مذہب ہوئی تو اسکی فوج اور [illegible]
پولیس کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنے احکام کی پیروی
پر مجبور کر سکتے ہیں ۔ اور اگر سلطنت موافق نہ ہوئی
تو ان کے ہاتھ میں کوئی قوت باقی نہیں رہتی وہ
اپنے پیروؤں اور مقتدیوں تک کو معاصی و جرائم
میں مبتلا دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے [illegible]
بخلاف اس کے صاحبان باطن اور ارباب معرفت
و طریقت کا کوئی شرعی قانون نہیں ہے نہ
حسنات و معاصی کا کوئی دستور العمل مرتب کرتے
ہیں بلکہ صرف اپنے پیغمبر کی تعلیم اپنی ذاتی زہد و
تقویٰ سے اپنے معرفت کے جمال و جلال اپنی
[illegible] کی برکت سے [illegible]
دل کی زبردست تاثیر اور اپنے کہے اور الفاظ
اور اپنی [illegible] کے اثر سے مریدوں اور
حقیقت کی جستجو کرنے والوں کے دلوں پر ایسا
قدسی اور [illegible] اثر ڈالتے ہیں کہ وہ خود ہی معاصی
سے محترز اور زہد و اتقا کے دلدادہ و شیدا
ہو جاتے ہیں ۔ ایک حکیم عرب کا قول ہے بات
دل سے نکلتی ہے تو دل ہی پر جاکے ٹھہرتی ہے
اور زبان سے نکلتی ہے تو کانوں سے آگے نہیں

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کے
نزدیک شریعت سے مراد فقہ ہے کیا اچھا ہو تاکہ
آپ اپنا عنوان یوں رکھتے "فقہ و طریقت"
کیونکہ شریعت اس کا نام ہے جو حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا یا کیا حضور نے
دونوں کام کئے چنانچہ تھوڑا آگے چلکر راقم مضمون
خود بھی تسلیم فرمائینگے ہمارے خیال میں مضمون نگار نے
مقسم کو قسم کی جگہ رکھ دیا ہے خیر یہ کوئی غیر معمولی
غلطی نہیں علماء منطق بھی ایسا کیا کرتے ہیں مطلق
تصور کی تقسیم کرتے ہوئے العلم اما تصور او تصدیق
کہدیا کرتے ہیں حالانکہ تصور تصدیق کا قسم نہیں بلکہ
مقسم ہے اسلئے پہلے اس میں (فقط) کی قید بڑھاتے
ہیں راقم مضمون اگر اسکا خیال رکھتے کہ شریعت
بوجہ جامع ہونے کے مقسم ہے اور فقہ و طریقت قسمیں ہیں
تو یہ غلطی انکو نہ ہوتی ۔

(اہلحدیث)

بڑی ہی [illegible] فرق اہل باطن و اہل ظاہر [illegible] اہل شریعت و اہل طریقت میں ہے۔

علماء [illegible] ظاہر اپنی صحبت وعظ میں ہزاروں [illegible] چلتے ہیں مگر وہ سب ایسے [illegible] کے کان [illegible] ہوا کے ساتھ اڑ جاتی ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہوتی جس کا اثر دونوں [illegible] کے لئے بھی باقی رہتا ہو۔ مگر [illegible] سب [illegible] جاتی ہیں لیکن اہل ذوق و معرفت ایک چھوٹی سی بات یا ایک کلمہ بھی کسی [illegible] حق سے [illegible] پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے اور مٹائے نہیں مٹتا۔

حضرت رسالت علیہ السلام چونکہ توحید کا [illegible] وکمال [illegible] شرک و کفر کی بنیاد ڈھانے دنیا کو ایک نئے سرے سے [illegible] رونق دینے اور [illegible] خلق اللہ کے آئین و قوانین جاری فرمانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے لہذا آپ کو بارگاہ [illegible] سے دونوں فضیلتیں عطا ہوئی تھیں۔ [illegible] ظاہر بھی [illegible] اور [illegible] باطن [illegible] کا منشاء [illegible] چاہ سکتا ہے کہ آپ [illegible] اور بادشاہ [illegible] تھے۔

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمای حدوث تو و لیلای قدم را

اس شعر میں حدوث [illegible] کا مطلب [illegible] چاہیں سمجھیں مگر میں [illegible] چاہتا ہوں کہ حدوث سے آپکا وہ فرض نبوت مراد ہے جو نظام دنیوی درست کرنے اور قوانین حکومت جاری کرنے سے متعلق تھا اور قدم سے وہ اصلی فرض نبوت مراد ہے جو تعلیم حقیقت کے ذریعہ سے نفوس انسانی کو اس عالم کی ابدی و سرمدی زندگی بخشنے سے متعلق تھا
الغرض ان دونوں جہتوں کی وجہ سے ضرور تھا کہ آپ کی ذات بابرکات سے یہ دونوں شانیں [illegible] خدمتیں پورے کمال کے ساتھ تکمیل کو پہنچیں اور حضرت رب العزة نے جو دو خدمتیں آپکے نور نبوت سے وابستہ کی تھیں وہ دونوں پوری کی [illegible]

جہاں آپ نے ایک طرف ممالک پر حکومت حاصل کر کے قوانین شرعی مدون کئے جو محض اس غرض کے لئے تھے کہ [illegible] دنیاوی معاشرت کے پابند [illegible] کے اندر [illegible] اور [illegible] اخلاق و عادات اور حرکات و [illegible] روحانی تعلیمات کے مخالف اور ان سے متناقض ہوں جن کی تعلیم اصل مقصود تھی اور دوسری طرف ان مواعظ و نصائح سے کام لیکر ان رموز حقیقت کی تعلیم فرمائی جو حقیقت محض حال تھے اور سوائے اس کے کہ اپنے سینہ صافی سے نور حقیقت کی شعاعیں صحابہ کے دلوں پر ڈالیں کہ ان کے سینوں کو منور بنا دیں اور کسی طرح ان کی تعلیم ہو بھی نہیں سکتی تھی۔

آپ کے معجزات جو ہر قسم کی آیات بینات کا کام دیتے ہیں اور آپکے الفاظ و کلمات کا اثر جس نے بڑے بڑے سنگدل دشمنوں کو ایک آن میں پانی کر دیا۔ ابوجہل بن ہشام جو آیا اس غرض سے تھا کہ آپ کو ایذا دے مگر باوجود عداوت کے بہت ہی [illegible] واپس گیا۔ اور عمر فاروق جنہوں نے [illegible] دی تھی کہ اندر [illegible] آپ کی زندگی کا خاتمہ کر دیں [illegible] مگر ایک کلمہ [illegible] ایسے [illegible] شیدا ہو گئے کہ ان سے [illegible] جان نثار نہ تھا۔ اور پھر ساری قوم عرب کا جو درندوں اور بھیڑیوں کی طرح باہم الجھی رہتی اور [illegible] خون کا [illegible] زبان [illegible] خیال [illegible] سر جھکا دینا [illegible] تھے۔ اس روشن ضمیری [illegible] روحانی قوت۔ اس صفائے باطن [illegible] معرفت کے جس کے حقیقی وارث [illegible] پوچھئے تو یہی ارباب باطن یہی نفوس قدسیہ یہی اولیاء اللہ اور یہی حضرات صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم ہیں۔

یہ دونوں متضاد قسم کے اوصاف محض معجزہ نما طریقے سے آپ کی ذات بابرکات میں مجتمع ہو گئے تھے جس اجتماع کا مکمل نمونہ سوا آپ کی ذات کے آپ سے پیشتر کے انبیاء [illegible] میں دنیا کو کبھی نہیں نظر آیا تھا۔ اور بعد تو قطعاً آسکتا ہی نہیں۔ اس لئے کہ نبوت و رسالت کا آپ پر خاتمہ ہی ہو گیا۔ لہذا یہ غیر ممکن تھا کہ آپ کے پیچھے یہ دونوں صفات جن کا [illegible] نہایت ضروری تھا کسی [illegible] میں [illegible] جمع ہو جائیں۔ اور آخر مجبوری سے خدا کی مرضی کے مطابق یہ دونوں اوصاف [illegible] دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

جو نبوت کا [illegible] ہیں۔ علماء کے ظاہر نے [illegible] شریعت کی خدمت اپنے ذمے لی [illegible] کہ بہت اچھی طرح [illegible] ذخیرے [illegible] تنقید [illegible] نہایت [illegible] مکمل واجب العمل قانون شریعت بنا دیا۔

مگر [illegible] اور معرفت و حقیقت جنہیں اعلیٰ شریعت کہنا چاہئے۔ ان کا بار اٹھانا دشوار تھا۔ اس میں ریاضت تھی۔ اور نفس کشی تھی۔ فقر تھا اور فاقہ تھا۔ شہوات و لذات کا چھوڑنا [illegible] سے بھاگنا۔ راضی برضا ہونا۔ ریاکاری و نفس پرستی سے دور رہنا۔ اور الفاظ نہیں بلکہ عمل۔ قول نہیں بلکہ حال تھا۔ اس کو اپنے ذمہ لینا کچھ آسان کام نہ تھا۔ اور گو ان فرائض کا [illegible] نہایت دشوار تھا مگر خداوند تبارک و تعالیٰ کی مرضی کچھ یونہی ہوئی۔ اور بمصداق

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اس [illegible] کا بار اولیاء اللہ صوفیہ صافیہ اور صاحبان حقیقت و عرفان نے تائید ایزدی سے اپنے سر [illegible] لیا۔

اس طریقہ سے دین اسلام کے فرائض [illegible] تقسیم ہو گئے اور دونوں گروہوں پر [illegible] جہاں تک [illegible] نظام سلطنت

[illegible] دیتے کے وقت یہ خیال نہ تھا یہ خیال تو ہمشیرہ کے گھر پہنچ کر [illegible] (الحدیث)

[illegible] جہاد و سپہ گری، تدوین قوانین، آداب معیشت و معاشرت اور عام [illegible] تعلق رکھتا ہے [illegible] ظاہر کے متعلق [illegible] اور اسلام جس قدر [illegible] تسلیم [illegible] نفس کشی، ریاضت، پند و نصیحت، تبلیغ، ہدایت، روشن ضمیری، پاکی باطنی اور مجاہدہ نفس سے علاقہ رکھتا تھا، بزرگان طریقت، مشائخ [illegible] معرفت اور [illegible] حقیقت کے سپرد کیا گیا۔

قرآن پاک اور احادیث نبوی میں جن آیات و عبادات میں احکام ظاہری اور نظام تمدن و معاشرت [illegible] ہے وہ سب ارباب ظاہر کے فرائض منصبی اور انکے اغراض ذہنی سے علاقہ رکھتے ہیں اور جس [illegible] موثر اور دل پر اثر کرنے والے [illegible] بیان کئے گئے ہیں، مرشد وحدت سے بحث ہوتی ہے۔ السجل [illegible] قدرت اور عالم کے [illegible] محسوسات [illegible] مناظر پیش کر کے توحید و معرفت کی تعلیم دی گئی ہے ان سب [illegible] باطن خدا پرستوں کی [illegible] سے تعلق ہے۔

کلام [illegible] حضرت رسالت [illegible] [illegible] اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے [illegible] حقیقت [illegible] [illegible] رسالت [illegible] روشن ضمیر [illegible] اور دو مرے [illegible] صحابہ کبار کے [illegible] شریعت [illegible] باطن ولیوں کی ایک [illegible]

جانے والی نگاہ اور آنکھ کے ایک نقش ہو جانے والے نقطے [illegible] بڑے بڑے ظاہر پرست علماء کے تسامحات [illegible] کے دفتروں اور ضخیم جلدوں میں نظر نہیں آتا۔

یا اس سے بھی زیادہ نمایاں طریقے سے شریعت و طریقت کا فرق [illegible] اور دونوں کا دارو مدار ثبوت [illegible] بلکہ ذہن نشین کیا جا سکتا ہے کہ اسلام دو چیزوں کا نام ہے، اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان یعنی زبان سے (توحید و نبوت کا) اقرار کرنا اور دل سے ان باتوں پر یقین رکھنا۔ اس سے صاف طور پر ایمان کے دو رخ نظر آگئے۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ انہیں دونوں میں سے ظاہری رخ کو علمائے شریعت سے تعلق ہے۔ اور باطنی رخ کو ارباب حقیقت و معرفت اور صاحبان طریقت سے ملانے کا [illegible] دعویدار ہیں یا [illegible] [illegible] کسی شخص کو اسلام کا ظاہری لباس پہنا سکتے ہیں مگر اس کے دل تک ان کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ دل میں نہیں سکتے کہ آیا وہ دل سے مومن ہے بھی یا نہیں۔ دل تک رسائی [illegible] روشن ضمیر بزرگوں کی ہوتی ہے جو مجاہدہ نفس سے اور قوت روحانی [illegible] مکاشفہ کی بدولت دلوں اور سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو دریافت کر لیتے ہیں۔ اور مراقبہ میں سر جھکا کے سخت سے سخت دلوں کو اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور اپنی سیر روحانی میں اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے۔ [illegible] معرفت و طریقت کا خاص [illegible] اور اس کا ماخذ اور خاص [illegible] ثابت ہو گیا ہوگا۔ اور [illegible] سمجھ گئے ہونگے کہ اس کی کیا اور کس قدر ضرورت ہے۔ اور اس کی حقیقت اور اصلیت کیا ہے۔ لہٰذا اپنی اس تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(صوفی)

بادل کا سمندر سے پانی پینا

جناب مولانا صاحب زاد اللہ علمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اہلحدیث نمبر ۳۴ جلد ۱۴ مورخہ ۶ جون [illegible] صفحہ ۱۱ سوال [illegible] کا حسب ذیل جواب ارقام فرما دیں جو بالکل صحیح اور مستند بات ہے۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ہمارا جہاز [illegible] سے [illegible] آ رہا تھا۔ ایک میل کے فاصلہ پر سے ایک شکل ہوبہو ہاتھی کے سونڈ کی طرح جس کا طول میرے خیال میں پچاس ساٹھ فٹ [illegible] کے درمیان ہوگا۔ جب نیچے سمندر کے سطح سے چند فٹ اوپر تھا [illegible] سمندر میں جوش ہوا اور ایسا معلوم ہوتا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بعد وہ اوپر [illegible] اور جہاز کے قریب آ کر بکھر گیا۔

انگریزی میں اس کو [illegible] کہتے ہیں۔ ہر بحری مسافر اس سے واقف ہے۔ ویبسٹر کی ڈکشنری میں اس واقعہ کی تصویر موجود ہے۔

یہ روایت مطلق صحیح ہے۔ رہا شہادت قرآنی سورہ نور کی جس آیت کا حوالہ جناب نے تحریر فرمایا ہے اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ پانی صرف بادلوں سے اترتا ہے اور زمین سے بادلوں میں نہیں جاتا۔ [illegible] والے خوب واقف ہیں کہ حرارت سے ابخرات اوپر جا کر بادل کی شکل بنجاتے ہیں اور بحکم الٰہی کیمیاوی تبدیلی سے بارش بنکر جہاں حکم بارش کا ہوتا ہے بارش برساتے ہیں۔

زیادہ وضاحت کے لئے سورہ نازعات [illegible] اخرج منہا ماءھا ومرعاھا [illegible] [illegible] فرما دیں اور نیز علم الافلاک و القرآن [illegible]

ملہ یہاں [illegible] مراد نہیں جو عام طور پر [illegible] کئے گئے ہیں۔
ملہ بلکہ شریعت ان دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ [illegible] طریقت داخل شریعت ہے [illegible] فانہ [illegible] من المقصرین (اہلحدیث)

[illegible] شرح شریف [illegible] ہے [illegible] [illegible]

دفعہ بمورخہ ۲۶ رجون ۱۹۱۴ء کا نمبر دوسرا ملاحظہ کریں
آیت قرآنی سے صاف واضح ہے پانی زمین ہی سے
بادلوں میں چڑھتا ہے اگر بادل زمین سے آتے ہیں تو
سارا کا سارا پانی [illegible] اس قدر کہاں سے۔
خریدار نمبر ۱۱۲۰ صوفی اسٹیشن ماسٹر [illegible]

(اہلحدیث)
اہلحدیث: آپکے پیش کردہ واقعات [illegible]
[illegible] بادل [illegible]
[illegible] بادل [illegible] پانی [illegible]
[illegible] سمندر [illegible]
[illegible] پانی [illegible] خالی اور
بیکار [illegible] سمندر [illegible] قریب
پانی کے آیا تو پانی میں سے [illegible]
پہنچا جو اوپر کو گیا اوپر جا کر وہ برس گیا اس کا
مطلب یہ نہیں کہ عام قانون قدرت یہ ہے کہ
بادل سمندر سے پانی لیکر برستے ہیں سوال یہ تھا
کا مطلب یہی تھا کہ عام قاعدہ یہ ہے جس کی تردید
کیگئی۔

قادیانی مشن

اندرونی اختلاف

قادیانی مشن کا اندرونی اختلاف اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ [illegible] کیا۔ مسائل میں اختلاف ہوتا ہے اور ہوگا یہ قدرتی بات ہے یہ کسی حد تک مضر نہیں مگر جب ایک دوسرے کی بدخواہی اور ہتک پھیل جائے تو سمجھو کہ خیر نہیں۔ قادیانی مشن اب اس حد تک آپہنچا ہے ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود انہیں کے الفاظ میں ان کی باہمی بدخواہی سناتے ہیں لاہور کا

اخبار پیغام صلح لکھتا ہے۔ (اہلحدیث)

کیا خواجہ کمال الدین کا } الحکم اور الحق کے مطالبے
مطلب یہی ہے؟ } معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ کمال الدین

صاحب اور مولوی محمد علی صاحب و مولوی صدرالدین صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب سید محمد حسین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ وغیرہ وغیرہ جنہوں نے جناب حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت کی تصدیق نہیں کی اور صرف صدر انجمن احمدیہ کو رسالہ الوصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین سمجھ کر اس کے ممبر کو امیر سمجھا ہوا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے حضرت مولوی صاحب قبلہ کو اپنا امیر مقرر کرلیا ہے اور میں خود بھی آپ کو امیر سمجھتا ہوں اور اسی شرائط؟ کا مرید ہوں۔ وہ لوگ غدار اور منافق بلکہ اس سے بھی زیادہ وغیرہ وغیرہ سخت الفاظ کے مستحق مستحق ہی نہیں بلکہ افواج محمدیہ کے بہادر سپاہیوں کو ان (نعوذ باللہ) غداروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنا لازم اور فرض بتایا جاتا ہے۔ میں اس قسم اس طرز کلام و تحریر کا ذکر نہیں کرتا۔ جو پیغام یا کسی دوسرے اخبار کی طرح جناب ایڈیٹر الحق نے اختیار کر رکھی ہے۔ وہ طرز جو حقیقتاً ایک مہذب اور ایسی قوم کی جس نے مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ کلام اور حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کی حکمت اور موعظۃ الحسنیٰ سے بھری ہوئی گفتگو کو دیکھا یا سنا ہو۔ شان کے بالکل برخلاف ہے ان بزرگوں کی شان میں جو الحکم اور الحق کی قلم سے نکلا ہے۔ وہ درحقیقت ایک خواہ مخواہ کی زیادتی اور تقویٰ سے بالکل بعید امر ہے۔ میں صد آفرین ان بزرگوں اور ان کے حامیوں کو کہونگا جنہوں نے دشنام کا جواب دشنام میں نہیں دیا جب الحق اور الحکم کو پڑھا جاتا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اس طرز کو حکمت اور موعظۃ الحسنہ کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں کیونکہ یہ مسخرہ پن کی گفتگو یا تحریر جس کو قرآن نے بھی منع فرمایا ہے۔ کبھی کبھی نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کلام میں اور نہ حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کی تحریر و تقریر میں دیکھی گئی اور نہ سنی گئی۔ پھر اس کو جو الحق نے اختیار کیا ہے کیا یہ حق ہے افسوس کیا ہوگیا۔ کیوں سمجھ نہیں آتی۔ اپنے ہاتھوں جنگ [illegible] کرانا کونسی عقلمندی ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور اس امر کی توفیق دے کہ بجائے بھائی کو بھائی سے الگ کرنے کے وہ اس امر کی توفیق پا سکیں کہ بھائی کو بھائی سے ملادیں۔ کم از کم جماعت احمدیہ بظاہر تو [illegible] کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی [illegible] کہ انسان پرستی کی جڑھ کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر باہر پھینک دیا جاوے [illegible] وہ کامیاب [illegible] خدا کا فرستادہ وہ اس امر میں کامیاب بھی ہوا [illegible] کی خدائی کو خاک میں ملا دیا۔ [illegible] کم از کم احمدی قوم کو ایسی نفرت دلائی [illegible] اور [illegible] وہ نہ صرف [illegible] آزاد ہوا بلکہ اس نے [illegible] مذہب کے [illegible] پہنچے آزاد [illegible] پھر جب ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے آقا کی تعلیم کے خلاف پھر ایسی حرکت کریں جس سے ہم نکال سکتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم پھر شیعیت کے اصول پر قدم ماریں گے۔ جبکہ شیعیت کے اصولوں ہی کی تردید اس نے قرآن اور احادیث سے کرکے دکھا دی پس ہم یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہم صرف اسی امر کو مدنظر رکھکر ایک شخص کی بیعت کرلیں کہ وہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ہے۔ خلافت کے لئے قابلیت اور قربانی کی ضرورت ہے ہمیشہ خلفا مہاجرین میں سے ہوئے۔ مولوی محمد علی صاحب جبکہ مہاجرین میں سے ہیں۔ اور ان کی قربانی اور قابلیت بھی کم از کم قوم کی نظر سے پوشیدہ نہیں تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ان کی موجودگی میں (اگرچہ وہ خود بھی اس بات کا خواہشمند نہیں) ایک ایسے شخص کو خلافت دی جاوے جنہوں نے کبھی خدا کی راہ میں اپنا وطن نہیں چھوڑا حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہم انصار کی فہرست

میں ڈال سکتے ہیں۔ مگر جناب انکی یہ عزت خدا کے ہاں ہے وہ قرآن سے بیان ہو چکی جس کا ترجمہ خود خدا نے قرآن میں زیادہ کیا ہے۔ ان کو غدار اور منافق کہنا صریح ظلم ہے۔ [illegible] کے متعلق [illegible] نہیں کرنا چاہا۔ اگر دیکھے بالا عنوان کے متعلق [illegible] الحکم اور الحق سے [illegible] کر [illegible] امید ہے کہ وہ ان کا جواب باصواب دینگے۔

اگر خواجہ غدار اور منافق [illegible] کا سوال ہے تو جیسا کہ الحکم اور الحق [illegible] ہیں کیا حضرت امیر معاویہ بھی غدار اور منافق تھے؟ حالانکہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے خلافت راشدہ میں حضرت امیر معاویہ کو [illegible] لکھی ہے [illegible] اور ایک [illegible] قرآن کو [illegible] کیا ہے اور لکھا ہے کہ وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ [illegible] الارض شام کی زمین پر صالح حکمران ہوں گے جیسے حضرت امیر معاویہ وغیرہ۔ پس قرآن حضرت امیر معاویہ کو صالح کہہ رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ خواجہ اگر لندن کے معاویہ ہیں تو پھر وہ [illegible] سے غدار ہو سکتے ہیں اور منافق۔ [illegible] کہنا شیعیت کی رگ کا اثر ہے بلکہ خواجہ صاحب ایک صالح مرد ہیں جن کو الحق نے لندن کا معاویہ تحریر کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا ان کو بھی ایک زمین ورثہ میں ملی ضرور ہے [illegible] زمین روحانی بادشاہی کرنے کے واسطے [illegible] ملی ہے آج تیرہ سو برس گذر گئے ہیں [illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز بلند کرنے کے [illegible] کوئی ایک بھی نہیں گیا تھا حقیقتاً [illegible] ورثہ میں آئی سوچنے والوں کے واسطے [illegible] ایک چمکتا ہوا نشان ہے جس نے خواجہ صاحب کی صداقت ثابت کرکے بتایا [illegible] مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ [illegible] پس ثابت ہوا کہ وہ غدار نہیں [illegible]

وہ ایک صالح مرد ہے جو مقصد مسیح موعود علیہ السلام کو پورا کرنے کے لئے عیسائیت کے مرکز میں بانگ جاء الحق وزھق الباطل سنا رہے ہیں۔ خدا را [illegible] کرو کہ آج سے پہلے بھی کوئی ایسا غدار یا [illegible] گذرا ہے جس نے تبلیغ اسلام [illegible] کا ایسا [illegible] اسی پکا ہوا ہو جیسا کہ خواجہ کے سر پر ہے [illegible] منافق [illegible] الا اللہ [illegible] کو سنانے جاتے اور یہ منافقی کا دعوٰی ہیں کامیابی بھی دیکھ رہا ہوں کیا منافق اپنی کار روائی میں کامیاب بھی ہو [illegible] ہیں؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ کو ایسی قسم کی تعلیم ملی ہے؟ کچھ خوف کرو خدا سے اور بغض کی وجہ سے جو ہے میں ایک [illegible] نہیں۔ اگر ایسی تمام غداری اور منافقت کا [illegible] ہے تو پھر ایک ضرور شرم چاہیے۔ الراقم حکیم ڈاکٹر احمد حسین لائلپوری حال وارد بمبئی۔ (پیغام صلح ۱۳ جولائی)

شودر کی عزت

عدی قائل وہی مخبر وہی خود منصف بھی
اولیاء میرے کریں خون کا دعوی کس پر

منوجی کا ارشاد ہے۔

"برہما نے شودر کو برہمنوں کی خدمت کے واسطے بنایا ہے اس واسطے خواہ شودر خریدا ہوا یا لازم ہو خواہ نہ ہو اس سے کام ہی لینا چاہیے۔ (ادھیاء ۸ کا ۴۱۳)

نوٹ از خاکسار۔ شودر صاحبان غور کریں منوجی مہاراج نے ان کی کس درجہ ہتک کی ہے کہ خواہ وہ ملازم یا غلام ہوں یا نہوں تب بھی خدمت ضرور لیجاویگی اور سنیئے۔

"برہمن اس شودر سے دولت لے لیوے اس میں کچھ بیچار نہ کرے کیونکہ وہ دولت کچھ اس کی ملکیت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے وہ جو دولت فراہم کرے اس دولت کا مالک

اسکا سوامی ہے۔ (ادھیاء ۸ کا ۴۱۷)

شودر طاقت رکھتے ہوئے بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس دولت [illegible] وہ برہمن کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (اور ستانا ہے)

(ادھیاء ۱۰ کا ۱۲۹)

(نوٹ خاکسار) شودر صاحبان دیکھیں کہ اگر خدانخواستہ کبھی ہندوؤں کی حکومت قائم ہو گئی تو برہمن لوگ آپ کو [illegible] کرکے خدمت لیں گے کیونکہ جو ہے وہ آپ کا [illegible] اور شودروں کی خدمت کرنا نہ چاہیے اور سنیئے۔

جو شودر [illegible] ہے اور اپنی [illegible] [illegible] ہو [illegible] کو ان [illegible] پرانی چارپائی وغیرہ [illegible] دینا چاہیے۔ (ادھیاء ۱۰ کا ۱۲۵)

(نوٹ خاکسار) دیکھئے شودروں کی [illegible] کہ گھر کا [illegible] اسباب پرانا خراب بھی تجویز کیا گیا ہے یہاں تک کہ جو [illegible] دینے کا حکم ہے۔ اور سنیئے۔

برہمن کو سچ کی قسم اور کشتری کو [illegible] اور ہتھیاروں کی اور ویش کو گئو اور [illegible] سونا کی اور شودر کو تمام پاپوں کی قسم دلاوے

(ادھیاء ۸ کا ۱۱۳)

نوٹ خاکسار یہاں پر بھی شودروں کو ہی [illegible] سے قعر ذلت میں دھکیلا گیا ہے۔ اب شودروں کو اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ [illegible] شریں ہیں [illegible] انما [illegible] اخوۃ کا [illegible] اور [illegible] اسلام کا [illegible] آواز بلند پکار کر [illegible]

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پایا نہ کبھی
گر چہ ڈھونڈ دسکے چراغ [illegible]

احقر العباد محمد بخش امرتسری [illegible]

[illegible] سب کا بھائی ہیں [illegible]

فتاوے

س نمبر ۱۱۲- اس شہر میں [illegible] سے چمڑا خرید کر [illegible] نفع [illegible] اور اس [illegible] زیادہ [illegible] چند نفوس [illegible] روپیہ [illegible] دیا کہ اس روپیہ [illegible] چمڑا خرید کر لاؤ [illegible] چمڑا [illegible] اور سادر سے خریدار بلا کر معقول نفع کے ساتھ فروخت کا [illegible] اور بقیہ [illegible] اپنا حق المحنت [illegible] چمڑا [illegible] یا فروخت کرنے [illegible] کوئی مدت معین نہیں کی چمار [illegible] لیکر چلے گئے اور جتنے [illegible] چمڑا [illegible] کے نزدیک لے آئے زید نے اپنی حفاظت میں مال رکھ لیا۔ اور دوبارہ چماروں کو روپیہ دیکر دیہات روانہ کیا۔ اس طرح سے [illegible] چمار لوگ روپیہ لیجاتے اور چمڑا خرید کر کے لاتے رہے۔ جب کافی تعداد چمڑہ کی جمع ہو گئی تو زید نے خود سادر جاکر یا خطوط وغیرہ لکھ لکھا چمڑہ کا خریدار تلاش کیا اور ایسے شخص کے ہاتھ چمڑا فروخت کیا جس نے دیگر خریداروں سے زیادہ دام دیئے۔ پس زید نے چماروں کی موجودگی یا عدم موجودگی میں برضامندی چماران چمڑا فروخت کر کے خریدار سے قیمت وصول کر لی۔ خریدار کے لانے میں یا بلانے میں یا خورد و نوش میں جو کچھ خرچ ہوا زید نے اپنی نزدیک سے خرچ کیا اور جو [illegible] چمڑا جمع کر گئے تھے ان کو سب کو جمع کر کے ہر ایک کا حساب کیا اور زید کا جتنا روپیہ چماروں کی طرف تھا اصل روپیہ اور بعدہ من حق المحنت کا فروخت شدہ مال میں سے وضع کر کے باقی [illegible] چماروں کو دیدیا۔ چماروں کو بھی معقول نفع ہوا اور زید کو بھی حق المحنت مل گیا۔ اور بعدہ کو پھر اسی طرح کا لین دین جاری رہا۔ دیہات میں اکثر [illegible] چمار [illegible]

[illegible] کو [illegible] حق المحنت [illegible] کوشش کرنے کے [illegible] چونکہ اس لین دین کے [illegible] میعاد مقرر نہیں کی گئی جب چمڑا [illegible] معقول نفع ہوا فروخت [illegible] مال [illegible] ہوا اور [illegible] نہیں [illegible] جمع ہوا اور [illegible] معاوضہ [illegible] الیں تجارت [illegible] جائز ہو سکتے یا ناجائز [illegible] (حاجی [illegible])

ج نمبر ۱۱۲- [illegible] میں زید دلال ہے [illegible] خریدار اس [illegible] اور [illegible] اس کا خاص [illegible]

س نمبر ۱۱۳- مردار کی چمڑا جو حلال جانور کا ہو اس کی تجارت اور اس کی جانماز بنانا بغیر دباغت کے جائز ہے کہ نہیں؟ (" ")

ج نمبر ۱۱۳- بیع جائز ہے استعمال منع ہے جب تک رنگا نہ جائے حدیث میں یہ الفاظ ہیں اذا اذبغ الاھاب فقد طھر اس میں دباغت کا نتیجہ طہارت فرمایا ہے معلوم ہوا بیع قبل دباغت بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۱۴- بچہ پن کے موقع پر جو زنانہ حال میں رائج ہے چیز دینا یعنے جم غفیر کے ساتھ تالی بجانا کیا ہے؟ (" ")

ج نمبر ۱۱۴- غیر مسلموں کا رواج ہے اس لئے قابل ترک ہے لیکن اگر کوئی محض خرچ کی نیت سے بغیر نیت ثواب کرے تو فضول رسم ہے بدعت بیشک نہیں۔

س نمبر ۱۱۵- زید نے بکر کو روپیہ دیا کہ اس سے تجارت کرو ایک مہینہ تک اس روپیہ سے جس قدر مال خرید کرو گے اور اسکو اسی مہینہ میں فروخت کرو گے [illegible] مہینہ کے اندر کل کاروائی کر لینا دوسرے [illegible] میں بھی اسیطرح کرنا۔ غرض ہر ماہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ ایسی تجارت جائز ہے کہ نہیں

ج نمبر ۱۱۵- [illegible] مالک کر [illegible] جائز [illegible] کا اختیار ہے [illegible] نہو کرنے پائے۔

س نمبر ۱۱۶- [illegible] بیان ہے کہ [illegible] اسی [illegible] فقر [illegible] ہے [illegible] علماء [illegible] اس کو ذکر کیجئے؟ (" ")

ج نمبر ۱۱۶- [illegible] روایت [illegible] (کہنا) صحابہ کی شان سے بعید ہے [illegible] جب حدیث پیش کریگا تو ہم بھی دیکھ لیں گے۔ (۲۱ رجال غریب فقط)

س نمبر ۱۱۷- اگر بیوی تہجد وغیرہ نوافل ادا کرنے کو شب بیدار رہے یا اپنی ذات خاص کے نفع کیلئے کوئی محنت مشقت کر کے شب بیدار رہے تو بہتر ہے یا خاوند کی اطاعت میں شب بیدار رہنا بہتر ہے؟ (خریدار ۳۵۲۱)

ج نمبر ۱۱۷- حدیث شریف میں ہے ایک عورت نے شکایت کی تھی کہ میرا خاوند دن کو مجھے روزہ رکھنے نہیں دیتا رات کو نفل پڑھنے سے روکتا ہے خاوند نے اپنی ضرورت کو پیش کیا تو آنحضرت نے فرمایا کوئی عورت بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ نہ رکھے نہ نفلی نماز [illegible] پڑھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کو (بوجہ علالت وغیرہ) ضرورت ہے تو اس کی خدمت میں رہنا نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

س نمبر ۱۱۸- بہ نیت خیرات دو تین آدمی کی خوراک دس پانچ متقی نمازیان مسجد کو کھلانا بہتر ہے یا دو تین فاسق بے نمازی بھوکے کو کھلانا [illegible]

ج نمبر ۱۱۸- حدیث شریف میں ہے کہ

متفرقات

تقریظات

تربیت اولاد۔ اس رسالہ میں مذہبی اور قومی طریقہ اولاد کی تربیت کا مضمون ہے۔ رسالہ مفید ہے۔ قیمت ۱؍ پتہ دفتر البشیر اٹاوہ

ختم رسل۔ اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی بحث قابل دید ہے قیمت ۵؍ پتہ مولوی عبدالحنان صاحب مصنف گیلانی ڈاکخانہ بیر گیہ ضلع مونگیر

حل مشکلات بخاری حصہ اول یعنی حنفیوں کے اعتراضات [illegible] کا جواب [illegible] پتہ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ قیمت ۸؍

ایضاح المنہج یہ رسالہ اعتقادات شرکیہ اور بدعیہ کی اصلاح میں لکھا گیا ہے۔ مثلاً غیر اللہ کو دافع البلاء وغیرہ سمجھنا غیر اللہ کو پکارنا وغیرہ قیمت ۲؍

التقلید یہ بدایوں سے ایک رسالہ الصول [illegible] نکلا تھا جس میں شرک و بدعت کے مضامین درج تھے۔ اس کا یہ جواب ہے۔ قیمت ۱؍

الافکار علی الاذکار۔ اذکار مسنونہ کی تائید اور غیر مسنونہ [illegible] کی تردید میں قیمت ۱؍

چاروں رسالوں کی یکجا قیمت ۱۲؍

پتہ سعید المطابع شہر بنارس محلہ دارا نگر

ایک اور انجمن اہلحدیث۔ مقام [illegible] ضلع [illegible] مولوی [illegible] نے مسائل [illegible] [illegible] اہلحدیث نے مولوی محمد علی صاحب کو مقام [illegible] ضلع [illegible] سے بلایا [illegible] مولوی کو مباحثہ ہوا [illegible] گفتگو میں حقیقت کا علم ہو گیا۔ [illegible] نواب الدین نے تحقیق کی شروع کی۔ تو حسب [illegible] مباحثہ بند کر کے فیصلہ لکھ دیا کہ بچہ تیز کلامی مولوی نواب الدین کا فرار ثابت ہوا مولوی محمد علی صاحب نے اہلحدیث کو ترغیب دیکر انجمن اہلحدیث قائم کی جس کے عہدہ دار حسب ذیل مقرر ہوگئے۔ اللہ استقامت بخشے (راقم نامہ نگار)

مہاشہ دھرمپال جی نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کھلے لفظوں میں کر دیا۔ اور اس مضمون کو اپنے نئے رسالہ المسلم میں لکھا ہے۔ آریہ جی مسلمانوں کو اس کے لینے سے روکتے ہیں۔ ہم بھی ابھی تائید کرنے سے متامل ہیں۔ کیونکہ دھرمپال کو پوچھنا معلوم ہے کہ اسلام میں آنا کسی آدمی کی اجازت پر موقوف نہیں سکتی اسی طرح ہی دھرمپال کی [illegible] خیال تھا کہ اپنے ہی مکان میں دو دفعہ [illegible] حضور جی سے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام کا اقرار کر لیا۔ اب کوئی کون ہے۔ جو اس کو [illegible] مہاشہ جی کا سوال۔ سو وہ پہلے [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ کر چکا ہے۔ [illegible]

جنازہ غائب حافظ فتح محمد صاحب [illegible] مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کا پوتا دریا میں غرق ہو کر انتقال کر گیا۔ ایسا ہی محمد سلیمان صاحب [illegible] ساکن [illegible] کا بھی انتقال ہو گیا ہے ناظرین سے درخواست ہے کہ دونوں مرحومین کے حق میں دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفرلھما

شب برات کے موقع پر احباب اہلحدیث نے اپنے اپنے موقع پر رسوم قبیحہ کے متعلق خوب تقریریں کیں۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی بابو محمد [illegible] ملتان وغیرہ خاص قابل ذکر ہیں۔ جزاھم اللہ خیرا

اہلحدیث ہفتہ میں دوبار اہلحدیث کے شائقین عموماً کل مصر ہیں کہ اہلحدیث کی [illegible] شائق ہے۔ اس لئے ہفتہ میں دو مرتبہ [illegible] چاہئے۔ دیکھئے باقی احباب کیا کہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں سب سے پہلے مقدم ہے کہ اہلحدیث کی اشاعت اتنی ہو جائے کہ یہ بھی دوسرے طرح اپنی ہستی کا دعوےٰ کر سکے۔ رمضان شریف میں ایک روپیہ کی رعایت اسی لئے کی گئی ہے کہ جو خواہ [illegible] اشاعت کرنے میں آسانی ہو۔ پس سب کو چاہئے کہ کوشش سے دریغ نہ کریں

انجمن اسلامیہ امرتسر نے بتحریک مولانا ثناء اللہ صاحب پاس کیا ہے کہ شہر کے مختلف علاقوں میں جلسہ ہائے وعظ ہوں جن میں مسلمانوں کو فہمائش کی جائے کہ رمضان شریف کی عزت بحال رکھنے کے لئے روزہ رکھیں اور جو نہ رکھیں وہ بھی علی الاعلان نہ کھائیں پئیں چنانچہ یہ جلسے مختلف محلوں میں بڑی رونق سے ہوتے۔ الحمد للہ۔

تلاش مجرم۔ حاجی محمد [illegible] صاحب سوداگر [illegible] اطلاع دیتے ہیں کہ [illegible] اہلحدیث میں ملازمت کا اشتہار دیا تھا [illegible] کرایہ [illegible] [illegible] جس [illegible] موسی پور ضلع جالندھر [illegible] مہربانی کر کے جالندھر [illegible]

درخواست کتب کریم بخش صاحب [illegible] [illegible] کتابیں [illegible] میں ایک [illegible] مسلم [illegible] کا شائق ہوں۔ قرآن مجید [illegible] شریف [illegible] ثنائی [illegible] اسلم معرفت مولوی عبدالکریم صاحب دیناگر ضلع گورداسپور

تلاش کتاب۔ الاشارات [illegible] (دہلی) بھیجے اس کتاب الاشارات کی [illegible]

غریبانہ فنڈ میں اس ہفتے اندر آئے کے الاؤنس مقام [illegible] دجنولی (افریقہ) ۱۲ از فتح [illegible] [illegible] مولوی نادر شاہ [illegible] سیالکوٹ [illegible] مقام [illegible] مذکور جاری ہوا باقی بذریعہ فنڈ [illegible] رمضان شریف میں [illegible]

انتخاب الاخبار

لیڈی ہارڈنگ کا انتقال [illegible] صاحبہ کا انتقال [illegible]

[illegible] یونان کے تمام افواج [illegible]

[illegible]

آسٹریا اور سرویا [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible]

البانیہ [illegible]

[illegible]

قرین قیاس نہیں۔

ترکی افسر [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] کو فتح کر لیا۔

یونان کی [illegible]

[illegible]

البانیہ کے [illegible] قریب مقام [illegible]

[illegible]

[illegible] ترکی افواج [illegible]

[illegible]

وزیر جنگ [illegible]

[illegible]

حقوق طلب عورتوں [illegible]

[illegible]

ایران [illegible]

[illegible]

مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی [illegible]

[illegible]

یونانیوں کا فساد [illegible]

[illegible]

حقوق طلب عورتوں [illegible]

[illegible]

ریاست بڑودہ [illegible]

[illegible]

حیدرآباد [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۵ [illegible] ہوگا

موہیانی ۲۲

موہیانی جو تن سپلائی اور فرشتا کو بڑھاتی ہے بینائی
کو روشن کرتی ہے ... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

[illegible]

اشتہارات

[illegible]

(مع ...) [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible] دوا خانہ [illegible] امرتسر (پنجاب)

تجربات سیوطی

[illegible]

کلید اسرار

[illegible]

بادشاہ دہلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

R.L. № 352

اہلحدیث امرتسر

اعلان! رمضان و شوال میں چوتھائی تخفیف مجوزہ

فہرست جدید کتب اردو فروختنی موجودہ کتبخانہ سعیدیہ شہر بنارس

قیمت	نام کتاب مع خلاصہ مضامین
	مولفہ نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم
۴/-	منجیات و مہلکات۔ نجات دینے اور ہلاک کرنے والے افعال
۴/-	دواء القلب القاسی۔ قلب کی سختی کو دور کرنے والی
۱۰/-	اقتراب الساعۃ۔ قیامت کے علامات و نشانیاں
۸/-	ہادی القلب السلیم۔ جنت کے مفصل حالات
۱۰/-	عاقبۃ المتقین۔ وہ اعمال جن سے جنت ملے۔
۶/-	زیادۃ الایمان۔ ایمان کی شرح شافی
۴/-	سبیل الرشاد۔ ضروری مسائل شرعیہ
۴/-	محو الحوبہ۔ فوائد استغفار و فضائل توبہ
۱/-	تحصیل الکمال۔ عرش کا سایہ کیونکر ملیگا
۱/-	تبشیر العاصی۔ گناہ کیونکر مٹتے ہیں اور اشراک بدعات مع اقسام شرک
۰/-	تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کا بیان۔ تعلیم الصیام۔ روزہ کا بیان۔ تعلیم الحج۔ حج کا بیان
	مصنفہ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم
۹/-	ہادی المبتدعین حصہ اول دوم۔ محجۃ المسکین۔ آمین بالجہر کی مدلل بحث
۱/-	کشف الغطا۔ بحث علم غیب۔ فرحۃ الاخیار۔ دس سوالوں کا جواب
۱۰/-	کشف الارتیاب۔ جواب مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ثبوت تحریری۔ متعلق تقلید
۳/-	جو تقلید پر بمقام دہلی مباحثہ ہوا تھا اس میں مدلل فتاویٰ ہیں۔
	مصنفہ مولانا محمد ابو القاسم صاحب
۱۲/-	الامر المبرم۔ صحیح بخاری کے ۱۷۵ راویوں پر جرح کا مقدمہ
۱/-	ماتحقیقہ تعلیم جنتی بٹنوی کے اشتہار کا جواب بابت صحیح بخاری
۴/-	شرح ام المقدمہ۔ کے اشتہار کا مختصر جواب
۸/-	الدعو المعقول۔ بٹنوی کے اشتہار کا مفصل جواب
۴/-	الصولۃ القاہرۃ۔ بٹنوی کے اشتہار کا مکمل جواب
۴/-	الخزی العظیم۔ بٹنوی کے اشتہار کا جواب
۸/-	حل مشکلات بخاری حصہ اول جواب رسالہ الجرح علی البخاری قابل دید
۴/-	تنویر العینین۔ قرآن مجید کے سوالات کا جواب۔ لولو الشیخ
۸/-	ہدی الثقلین۔ اثبات رسالت محمد رسول اللہ
۱/-	ذکر اہل الذکر۔ اہل الذکر کی تشریح

قیمت	نام کتاب
۶/-	تحریر الطرفین۔ تراویح کی تحقیق
۱/-	تحکیم الہی۔ الصراط المستقیم کے جواب کا جواب قابل دید
۲/-	تذکرۃ السعید۔ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم کی سوانح عمری لاجواب
۲/-	کشف الستر۔ علم غیب کی تحقیق ایک بنارسی بدعتی کا جواب لاجواب
۱/-	جوابات ۱۲ سوالات۔ چند شبہات بدعیہ کا دفعیہ
۱/-	الصول الشدید۔ ایک بدعتی کا جواب۔ السعید کی تائید
۲/-	علاج درماندہ۔ کیفیت مباحثہ
۱۲/-	سفرنامہ حجاز۔ مولانا ابو القاسم کے سفر حج کی کیفیت مع ارکان
۲/-	صحیفۃ المخنیق۔ قبرپرستی و میلاد کی کامل تردید ایک بنارسی کا جواب
۰/-	البرزخ فی رد الامر المفزوج۔ مذکورہ پر چند سوالوں کا جواب
۱/-	تحفۃ الصبور۔ میلاد وغیرہ کی تردید ایک بنارسی کا جواب
۰/-	الافکار علی الاذکار۔ ایک بنارسی کے رسالہ اذکار پر فیصلہ
۳/-	ایضاح المنہج۔ ایک جنتی کے رسالہ اقامۃ الحجۃ کا لاجواب جواب
۲/-	جلب المنفعۃ۔ مکمل سوانح عمری قابل دید
۱/-	التسدید علی التہدید۔ رسالہ الصول الشدید مذکور کے جواب کا جواب

تالیفات دیگراں

قیمت	نام کتاب
۲/-	تعلیم القرآن قاعدہ الف بے۔ ابجد محمدی قاعدہ الف با
۳/-	شہید اللغات۔ لغت الفاظ مع مادہ مختلف۔ مسئلہ ویانتدی آریہ کی کامل تردید
۳/-	نور الابصار۔ گاؤں میں جمعہ کا ثبوت
۱/-	تجویز مقدمہ علی بخش۔ بابت مخالفت تعزیہ
۱/-	تجویز مصطفیٰ پیپی۔ بابت آمین بالجہر
۸/-	قرۃ العیون۔ حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳/-	تنقید المعیار۔ بزرگان دین پر افتراؤں کا معقول جواب قابل دید

چند عربی کتابیں مفت

نزل الابرار، صحیح مسلم الترتیب الاردی، رسالہ صیام، عمدۃ الرفیق، یہ کتابیں صرف محصول ڈاک کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہونگی۔ جلد طلب کیجئے

ملنے کا پتہ
دفتر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر بنارس (۱۰)

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۱۵۲۳
جناب حکیم الدین علیم الدین سوداگران بازار چوک شہر
ALIGADH CITY

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
روساء و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]

اجرت اشتہارات

[illegible] بنام ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ایڈیٹر و مالک اخبار اہلحدیث امرتسر آنا چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

[illegible]

نمبر ۳۴ — جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) ہر قسم کے خطوط وغیرہ بنام [illegible]
(۳) مضامین [illegible] بشرط پسند ہفتہ وار درج ہونگے [illegible]

امرتسر مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ[1] مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۱۴ء روز جمعہ

اہلحدیثان لاہور میں سخت اختلاف

لاہور پنجاب میں دارالخلافہ ہے کیا بلحاظ اسلامی آبادی کے اور کیا بلحاظ علمی شادابی کے پنجاب کے تمام اضلاع پر فوقیت رکھتا ہے مگر یہ عجیب اتفاق ہے کہ لاہور کی آب و ہوا میں قومی مجالس کی [illegible] اور [illegible] حال ہے اون کی بیماری کے پیدا کرنے میں کافی سے زیادہ مدد دیتی ہے۔ آریہ سماج کو دیکھو تو اختلاف ہے ایسا اختلاف ہے کہ دونوں پارٹیوں کے سالانہ جلسے ایک ہی تاریخ میں ہوتے ہیں نہ وہ ادہر آویں نہ یہ ادہر جا سکیں۔ دیوانی جماعت میں بھی اختلاف ہے۔ انجمن حمایت اسلام میں تنازع ہے۔ شیعوں میں بھی سخت [illegible]

نہ پہنچی یہاں تک کہ جماعت اہلحدیث بھی اس شہر کے اثر سے محفوظ نہ رہی شہر لاہور کیا ہے گویا اس شعر کا مصداق ہے:

بلکہ صدرات دل ہے یا کہ ستہ پاہی
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمین نہیں

گو دونوں اہل پارٹیوں کے اختلاف کی وجوہات تو ہمیں معلوم ہیں اہلحدیثوں کے اختلاف کی وجہ معلوم نہیں حالانکہ ہماری برادری کا یہ کلام [illegible] ہے۔

لاہور کے اہلحدیثوں میں عرصہ سے اختلاف کا دہواں اٹھ رہا تھا مگر اب تو خاصی شعلہ دار آگ سلگ پڑی ہے فریقین سے اشتہار بازی ہو رہی ہے جن میں ایک دوسرے کی تردید بھی تو ہیں بھی ہے مگر وجہ اختلاف کوئی نہیں۔ [illegible] جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے پارٹیاں دو ہیں ایک انجمن اہلحدیث لاہور کے چہرہ ممبران دوم

سید اہلحدیث جماعت [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] کے مقتدی [illegible] ہم کو معلوم ہوا ہے انجمن کی طرف سے علیحدگی نہیں تھی انجمن دوسری پارٹی کو اپنے میں ملانا چاہتی ہے [illegible] دوسری پارٹی [illegible] شرع [illegible] کی بیان کرتا ہے۔

دنیا [illegible] قرآن شریف [illegible] تا [illegible] انجمن [illegible] سے الگ رہنا چاہتی ہے [illegible] کیا وہ کے پاس بڑی معقول وجہ [illegible] آج تک ہم کو کوئی وجہ نہیں سنی۔ [illegible] انجمن کے سکرٹری کے ساتھ [illegible] ہے یا بقول بعض ابو الوفا امرتسری [illegible]

[1] اخبار میں تاریخ جنتری کے حساب سے لکھی گئی ہے امرتسر میں بسبب ابر چاند دکھائی نہیں دیا۔ شاید اور مقامات پر دیکھا گیا ہو۔

واقعات کو تاسیس ہے۔

ہمارے نزدیک یہ دونوں باتیں اٹھ سکتی ہیں کچھ مشکل نہیں کہ جو امر ہماری ذات خاص کے متعلق ہے اس کی بابت ہم اعلان کر چکے ہیں کہ ہم اب [illegible]

[illegible]

زیادہ مشکل ہے جس پر آج دنیا بھر کے مسلمان عمل کریں [illegible] ہم مسلمان خصوصاً اہلحدیث اتباع سنت پر بڑا ناز رکھتے ہیں مگر اس حدیث کو [illegible] اگر آج ہم اس پر عمل کریں [illegible]

[illegible]

ما انا علیہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

قادیانی مشن

لاہوری پارٹی جواب دو

آجکل قادیانی مشن میں اصولی بحث چھڑ رہی ہے اور نہایت معقول صورت میں بحث ہے قادیانی پارٹی جناب مرزا صاحب قادیانی کو [illegible] نبی رسول اور [illegible] لاہوری پارٹی [illegible] آیت قرآنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول منقول ہے [illegible] اسمہ احمد

[illegible]

اہلحدیث — اس مسئلہ میں بھی ہمارا وہی فیصلہ ہے جو پیشتر کئی ایک دفعہ ہم نے ظاہر کیا ہے کہ بلحاظ قرآن و حدیث لاہوری پارٹی حق پر ہے اور بلحاظ اقوال مرزا صاحب قادیانی پارٹی کا دعویٰ صحیح ہے کیونکہ مرزا صاحب نے انجیل کی اس آیت کو کئی لفظوں میں اپنے حق میں پیشگوئی کہا ہے (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۷۳) ثبوت رسالت مرزا پر مفصل بحث اہلحدیث ۷ جولائی میں مع نقل حوالہ مذکور ہو چکی ہے یہاں ہمارا مطلب اس بحث سے نہیں بلکہ لاہوری پارٹی سے ایک سوال کا جواب لینا مطلوب ہے وہ یہ کہ جس طرح آیت کریمہ میں رسول کا لفظ آیا ہے جو مرزا صاحب کے حق میں بوجہ ان کے رسول نہ ہونے کے صادق نہیں اسی طرح حدیثوں میں مسیح موعود کے حق میں نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے پھر وہ حدیثیں مرزا صاحب کے حق میں کیسے صادق آسکتی ہیں اور مرزا صاحب ان احادیث کی رو سے مسیح موعود کیونکر ہو سکتے ہیں (ملاحظہ ہو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۴۰۰ و یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام) اہلحدیث کی روایات میں جن میں حضرت مسیح موعود کی بابت نبی اللہ کا لفظ آیا ہے چونکہ مرزا صاحب بقول مصنف نہ رسول ہیں نہ نبی۔ تو مسیح موعود کیسے؟

کیا لاہوری پارٹی ہمارے سوال کا جواب پہلے سوالوں کی طرح خوشی سے دے گی اور کیا [illegible] آئندہ پر عمل کریگی؟ (دیدہ باید)

مولوی حشمت علی صاحب رشدی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ دہلی میں پنجاب کے ایک مولوی صاحب جن کا نام مولوی حشمت علی صاحب ہے [illegible] انہوں نے [illegible] آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے—

"فقیر نے روزہ کے متعلق [illegible] [illegible] اور [illegible] اس نتیجہ پر پہنچا کہ رمضان المبارک کے تیس روزے جو عام طور پر رکھے جاتے ہیں قرآن مجید سے ثابت نہیں تمام امت سے [illegible] گیا ہے اور [illegible] بہ صراحت تیس روزہ ثابت ہیں فقیر چاہتا ہے کہ تمام اسلامی دنیا اس تکلیف ملا یطاق سے جو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نہیں چھٹ جاوے جس [illegible] روزہ [illegible] جس پر [illegible] ہر ایک بھائی مسلمان کا دل چاہے فقیر سے اس کا اطمینان کرے اور اگر کوئی مولوی صاحب قرآن مجید سے تیس روزہ ثابت کر دیں تو فقیر پچاس روپیہ بطور ہدیہ ان کی خدمت میں گزارنے کے لئے تیار ہے۔"

اڈیٹر — مولوی صاحب موصوف اگر یوں ہی جواب مانگتے تو کیا تھا مگر چونکہ انہوں نے انعام کی دعوت نکالی ہے جس نے ہمکو ان کے [illegible] مجبور کیا ہے اس لئے التماس ہے کہ مولانا صاحب موصوف اپنا انعام پچاس روپیہ دہلی کے امین حاجی علیجان صاحب کی دکان پر امانت رکھوا دیں اور امین صاحب کو ایک تحریر دیدیں کہ ہم دونوں (حشمت علی اور ثناء اللہ) میں سے جس کے حق میں فیصلہ ہو، تم اس کو دیدیں۔ اس کے بعد فیصلہ کی صورت معین فرما دیں کیا ہوگی۔ صرف میرے کہنے سے یا آپکے فرمانے سے یا کسی ثالث اہل علم کے فیصلہ سے پہلی دو صورتیں تو کیسے ہونگی ناچار تیسری صورت ممکن ہے۔

بہرحال جو کچھ بھی ہو آپ سے بذریعہ خط یا بذریعہ اشتہار مطلع فرما دیں تو میں آپ کو ایک ماہ کامل کے روزے فرض ثابت کر دونگا۔ [illegible]

آپکا [illegible] ابوالوفا

اہلحدیث کا مذہب
قیمت ۳ر

اہلحدیث کانفرنس کی مدد کیجئے

رمضان کا مبارک مہینہ آگیا ہے [illegible] اس مہینے میں صدقہ و خیرات [illegible] اس مہینہ مبارک کی [illegible] ہے۔ اہلحدیث [illegible] کہ آپ [illegible] کیا آپکو اہلحدیث کانفرنس کا نام یاد دلائیں؟ اور [illegible] اس مبارک مہینے میں آپ جہاں اور جہت سے دین کے کام کریں گے خدا کی جناب میں [illegible] وہاں آپ [illegible] یاد رکھیں [illegible] اس کانفرنس کو بھی چندہ دیں۔

اہلحدیث کانفرنس کا [illegible] زکوٰۃ — زکوٰۃ کی مد کا روپیہ اس کانفرنس کو [illegible] سکتے ہیں [illegible] وہ [illegible] پر صرف ہوگا [illegible] اس کانفرنس [illegible] سکتے ہیں۔

اس سال [illegible] کانفرنس [illegible] ترغیب سے مسلمان [illegible] طرف سے [illegible] وعظ [illegible] سے [illegible] کہ اسلام کا [illegible] توحید و سنت کی اشاعت کریں [illegible] عرصہ میں [illegible] کانفرنس کی طرف سے [illegible] تعلیم الایمان۔ تعلیم الصلوٰۃ۔ تعلیم الحج۔ تعلیم الزکوٰۃ۔ [illegible]

اس سے زیادہ مفصل حال اس کانفرنس کا دریافت کرنا ہو تو سالانہ رپورٹ دفتر سے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

اس کانفرنس کی آپ کو ہر طرح مدد کرنی چاہئے یقین فرمائیے کہ آپ جو روپیہ اس کانفرنس کو دیں گے وہ دین کی خدمت پر صرف ہوگا اور آپ کو اللہ [illegible]

کی جناب میں اجر عظیم کا مستحق بنائے گا۔ اگر آپ اپنے چندہ کو کانفرنس کے کسی مقصد کے لئے خاص کردیں تو وہ اسی مقصد پر صرف ہوگا۔

آپ خود چندہ عنایت فرمائیں۔ اور دوسرے برادران اہلحدیث کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ بھی اپنی کانفرنس کو مدد دیں۔ خاص اس مبارک ماہ رمضان کو خالی نہ جانے دیں۔

یہ کانفرنس بہت بڑے کام کرسکتی ہے۔ اور ہندوستان میں اسلام کی بہت سی ضروری خدمت انجام دے سکتی ہے۔ اگر اس کانفرنس کا سرمایہ کافی حد تک پہونچ جائے۔ اس وقت تک جتنے کام بھی آپ کی کانفرنس کرسکی ہے وہ اسی ناکافی سرمایہ سے کئے ہیں۔ جو برادران اہلحدیث کو احساس دینی کی بدولت اس کانفرنس کو حاصل ہوا۔ ضرورت یہ ہے کہ کم سے کم دو مستقل واعظ اس کانفرنس کی طرف سے مقرر ہوں۔ جن کا یہ کام ہو کہ ان دیہات اور قصبات میں جائیں جہاں اسلام واعظین عموماً نہیں جاسکتے ہیں اور ان قصبات اور دیہات کے لوگ جو تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو اسلام کی روشنی میں لائیں۔ [illegible] اور آریہ واعظ تمام ہندوستان میں پھیل سکتے ہیں۔ اور پھیلتے جاتے ہیں۔ اور ان کی [illegible] سے ان کروڑوں مسلمان دیہاتیوں پر جو اسلام سے باخبر نہیں ہیں۔ اور آسانی سے [illegible] اسلام کا شکار بن سکتے ہیں

برادران اہلحدیث! آپ اس میدان میں مقدم ہوسکتے ہیں۔ اسلام کی اس مقدم ضرورت کو پورا کریں۔ آپ سے صرف تھوڑی توجہ چاہی جاتی ہے کہ آپ جہاں اور کاموں میں روپیہ صرف کرتے ہیں۔ شادی غمی کے موقعوں میں اور دین دنیا کے اور کاموں میں۔ وہاں اس کانفرنس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ روپیہ کی امداد دیں۔ آپ کی امداد اس کانفرنس کے بازوؤں میں قوت پیدا کریگی۔ اور اہلحدیث کانفرنس اشاعت اسلام و توحید و سنت کو پوری وسعت کے ساتھ انجام دینے کے قابل بنا سکے گی۔

ہندوستان میں لاکھوں مسلمان جماعت اہلحدیث میں داخل ہیں اور ہر سال لاکھوں روپیہ یہ جماعت زکوٰۃ ہی میں سے خیرات کے کاموں میں صرف کرتی ہے۔ آپ ان کاموں کو بھی روپیہ دیں۔ اور ضرور دیں۔ مگر اہل حدیث کانفرنس کو بھی کچھ مدد دیجئے۔

قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا دیجئے مگر سب صاحب دیجئے۔

مہر عبدالسلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماراں۔

اڈیٹر۔ گذشتہ جلسہ پشاور میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ہندوستان بھر کے اہلحدیثوں کو عیدین کے موقع پر فی کس کم از کم ایک آنہ اور زیادہ سے زیادہ جتنا چاہیں دینا چاہئے تجویز مذکور سے پہلے بھی ہمیشہ تحریک کی جاتی تھی اس تحریک کا نام ہے۔ "برادران اہلحدیث آنہ فنڈ" نوجوانان اہلحدیث اس کام پر کمر ہمت باندھیں تو کچھ مشکل نہیں گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اشتہار چھاپنے کا ارادہ ہے جس جس صاحب کو اشتہار درکار ہوں وہ اطلاع دیں عید سے پہلے ایک دو دن اشتہار شائع کردیں اور عید کی نماز کے بعد ہی چندہ جمع کرنا شروع کردیں تو انشاء اللہ بہت کچھ ہوسکتا ہے۔

واقعی تعجب کی بات ہے کہ ہندوستان کے تمام اہلحدیثوں کی کانفرنس اور پیٹ سے بھوکی ہو حق تو یہ ہے کہ ابھی تک اہلحدیثوں کو توجہ نہیں ہوئی ورنہ بہت کچھ ہوسکتا ہے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ شعبان / ۱۰ جولائی کے صفحہ ۱۱ پر میں اعلان کرچکا ہوں کہ ہمارے مکتبہ میں کانفرنس کو عمارت مکان اور دیگر ضروری سامان کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے چندہ کی تجویز ہے مگر کئی خواہاں ابھی سے طیار ہیں اس چندہ کا نام ہرگاہ "اہلحدیث عمارت فنڈ" ہے جو صاحب ابھی کہ اس میں شریک ہونا چاہیں وہ اس فنڈ کا نام سے ابھی سے بھیج سکتے ہیں۔ خدا توفیق دے۔

سود کی حد بندی

خدا بھلا کرے آنریبل خواجہ غلام الثقلین کا جنہوں نے صوبہ الہ آباد کی کونسل میں سود سے جنگ کا اعلان کیا یعنی سود کی لامحدود طاقت کو محدود کرنے پر بڑی لمبی بحث کی جس کا جواب آپ کو یہ ملا کہ یہ کام وائسریگل کونسل کا ہے۔ اس وقت تو یہ رد کیا جواب سنکر خواجہ صاحب بہت دل برداشتہ ہوئے تھے مگر خدا کے علم میں ان کی کامیابی کا وقت رکھا گیا تھا۔ اب خبر نکلی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے صوبوں کی گورنمنٹوں سے دریافت کیا ہے کہ سود کی لامحدود طاقت کو کس طرح محدود کیا جائے ہم اس سوال پر بھی خواجہ غلام الثقلین صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں اور کامیابی پر ڈبل مبارک کہینگے۔ انشاء اللہ۔

بقیہ

المسائل والوسائل

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

سوال نمبر ۔ قرآن کی تفسیر بالرائے کرنا کیا ہے۔ اور صحابہ کی تفسیر مقدم کی جائیگی یا اہل الحاد فخرالدین یا کائناً من کان من المخلوقین سوائے صحابہ و محدثین کے جب میں نبی کریم سے تفسیر نہ ہو۔

جواب ۔ تفسیر بالرائے حرام ہے۔ اقوال کی تفسیر میں اختلاف ہو تو فیصلہ خدا و رسول کے کلام کے مطابق ہوگا جس طرف قرآن و حدیث سے قوت پہنچے وہ اقول مقبول ہوگا اس کے خلاف مردود۔ اور بعض وقت قواعد عربیت کی بنا پر مختلف قول ہوتے ہیں اور وہ صحیح ہوسکتے ہیں اس اختلاف کا کوئی ضرر نہیں بعض وقت تفسیر بمصداق میں اختلاف ہوتا ہے اس کا بھی کوئی حرج نہیں بعض وقت شان نزول کی بنا پر اختلاف ہو جاتا ہے

اور الفاظ قرآن بوجہ عام ہونے کے سب کے حامل ہو سکتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ عام لوگ وجوہ اختلاف سے بے خبر ہو کر سب ایک دوسرے پر تفسیر بالرائے کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں اور وہ خود اس میں اپنی رائے سے بغیر علم کے فتویٰ لگاتے ہیں جو حرام ہے۔

تفسیر بالرائے کے متعلق ہم ایک بات نکتہ کی لکھتے ہیں، امید ہے ناظرین اس سے لطف اٹھائیں گے۔ اول یہ دیکھنا چاہیے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات "من فسر القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار" میں کل امت مخاطب ہے یا صرف متاخرین مخاطب ہیں۔ اور متقدمین صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اس سے مستثنیٰ ہیں؟ ظاہر اس کا جواب ہر ایک ہوشمند کے نزدیک یہی ہوگا کہ تمام امت اس کی مخاطب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو بلا استثناء کے ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنا۔ پس صحابہ و تابعین ومن بعدہم سب اس حکم میں برابر ہیں۔ اسی لئے صحابہ و تابعین تفسیر بالرائے اور قول بالرائے سے بہت ڈرتے تھے۔ جیسا کہ سوال اول کے جواب میں گذر چکا۔ لہٰذا صحابہ و تابعین کے اقوال کو تفسیر قرآن میں دلیل گرداننا اور ان کے سوائے دوسرے قول کو خواہ وہ قواعد عربیت و اصول دین کے بالکل موافق ہو تفسیر بالرائے قرار دینا ہرگز درست نہیں۔ یہ ایک نہایت بدیہی امر ہے جس سے مدعیان اتباع سلف بالکل بے خبر ہیں۔ چنانچہ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔

وليست السنة إنما في الحقيقة لمذهب خاص من الكلام ولكن المسائل التي اختلف فيها أهل القبلة بعد اتفاقهم لضروريات الدين على قسمين قسم نطقت به الآيات وصحت به السنة وجرى عليه السلف من الصحابة والتابعين فلما ظهر إعجاب كل ذي رأي برأيه وتشعبت بهم السبل اختار قوم ظاهر الكتاب والسنة وذهب قوم إلى التأويل وقسم لم ينطق به الكتاب ولم تستفض به السنة ولم يتكلم فيه الصحابة فبقي مطويا على غره فجاء ناس من أهل العلم فتكلموا فيه واختلفوا فكان خوضهم فيه إما استنباطا من الدلائل النقلية وإما لتوقف الأصول الموافقة للسنة عليه وتعلقها به بزعمهم وإما تفصيلا وتفسيرا لما تلقوه من الكتاب والسنة فاختلفوا في التفصيل والتفسير بعد الاتفاق على الأصل كما اتفق على إثبات صفتي السمع والبصر ثم اختلفوا فقال قوم هما صفتان راجعتان إلى العلم بالمسموعات والمبصرات وقال الآخرون هما صفتان على حدتهما وراء العلم وقالوا لا ندري ما هذا الذي تدل عليه الكلمات وهذا القسم ليست استقصاء الفهم فيه على صاحبها بأنه على السنة كيف وأن أهل السنة هم تاركو الخوض في هذه المسائل رأساً وإنما الخوض فيها للسلف ورسما أن يدرسوها بالتبع إلى زيادة البيان فليس كل ما استنبط من الكتاب والسنة صحيحا وراجحا ولا كل ما استقر الخوض فيه مستحسنا لرفضها في الحقيقة ولا كل ما جاء به من التفصيل والتفسير أحق مما جاء بخلافه ومما ذكرنا من أن كون الإنسان سنيا معتبر بالقسم الأول دون الثاني ترى علماء السنة يختلفون فيما بينهم في كثير من الثاني كالأشاعرة والماتريدية

در حقیقت علم کلام میں سنت کسی خاص مذہب کا نام نہیں ہے لیکن وہ مسائل جن میں اہل قبلہ باوجود ضروریات دین میں متفق ہونے کے مختلف ہوئے دو طرح پر ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہے جس میں آیات قرآنیہ ناطق ہیں اور صحیح حدیثیں وارد ہیں۔ اور سلف امت یعنی صحابہ و تابعین اسی پر گذرے۔ پس جب وہ زمانہ آیا کہ ہر صاحب رائے اپنی رائے پر ناز کرنے لگا اور ان میں کئی طریقے ہو گئے تو ایک گروہ نے تو ظاہر کتاب و سنت کو پکڑے رکھا اور دوسرے نے اس کی تاویل کی۔ اور دوسری قسم کے وہ مسائل ہیں جن میں نہ تو قرآن شریف کی آیات ناطق ہیں اور نہ مشہور احادیث وارد ہیں اور نہ ان میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کلام کیا پس وہ یونہی خود لاینحل رہے پس اہل علم میں سے ایسے آدمی پیدا ہوئے جنہوں نے ان میں کلام کیا اور وہ ان میں آپس میں مختلف ہوئے اور ان مسائل میں ان علماء کا خوض یا تو دلائل نقلیہ سے استنباط کرنے کے واسطے تھا۔ اور یا اس لحاظ سے کہ وہ اصول جو موافق سنت ہیں انہی پر موقوف ہیں اور ان کے خیال میں ان کا انہی سے تعلق ہے۔ اور یا ازروئے تفصیل (جزئیات و شرح مطلب) و تفسیر (اجمال) کے جو ان کو کتاب و سنت سے پہنچا۔ پس ان کا اختلاف صرف تفصیل و تفسیر میں ہوا اور وہ اصل میں متفق رہے اور سب اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے لیکن اختلاف صرف اس میں ہے کہ ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ ان دونوں صفتوں کا رجوع مسموعات و مبصرات کے علم کی طرف ہے اور دوسرے کہتے ہیں کہ یہ دونوں صفتیں علم سے علیحدہ صفات ہیں۔ اور بعض نے ان کو اسی طرح لاینحل رہنے دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے۔ اور اس قسم کی نسبت میں ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو ترجیح نہیں دے سکتا کہ کونسا ان میں سے سنت پر ہے کیونکہ اگر خالص سنت مراد لیجئے تو وہ یہ ہے کہ سرے سے ان مسائل میں خوض کرنا ترک کیا جائے جیسا کہ سلف نے ان میں خوض نہیں کیا اور جو زیادہ تشریح کی ضرورت

وتری الخرافات من العلماء فی کل قرن لا یحتجزون من کل دقیقة یخالفها السنة وان لم یعمل بها المتقدمون (حجۃ اللہ مصری صفحہ [illegible])

آپڑی ہے۔ تو جو کچھ ایک نے لیتی نے کتاب و سنت سے استنباط کیا ہے وہ ضرور نہیں کہ سب کا سب صحیح ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر امر جس میں انہوں نے بوجہ مشکل ہونے کے خوض نہیں کیا وہ درحقیقت مشکل ہی ہو۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر امر جو انہوں نے تفصیل وتفسیر کے بارے میں بیان کیا ہے دوسروں کی نسبت زیادہ مستحق ہو اور اسی لئے ہم نے بیان کیا کہ کسی انسان کا مستحق ہونا صرف قسم اول کے مسائل کے ساتھ ہے آپ علماء سنت کو دیکھتے ہیں کہ وہ کثرت سے قسم ثانی میں آپس میں مختلف ہیں۔ مثل اشعریوں اور ماتریدیوں کے اور آپ ہر زمانے کے کامل انصاف علماء کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ ہر ایسے باریک امر کے بیان کرنے سے کبھی نہیں رکتے جو کتاب و سنت ہو اگرچہ متقدمین نے کہا نہ ہو۔

حضرت شاہ صاحب مجدد وقت مجتہد عصر کی عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جن امور میں قرآن و حدیث ناطق ہیں ان میں تو کسی کو گنجائش کلام ہے نہیں۔ لیکن جن میں آیات و احادیث ناطق نہیں ہیں ان میں علماء کے استنباط و تفصیل و تفسیر کا نتیجہ ہیں مذہب اہل سنت کا مدار ان پر بنانا درست نہیں نیز کوئی ایسا جدید نکتہ و توجیہ ذکر کرنی جو مخالف نصوص کتاب و سنت ہو منع نہیں ہے اگرچہ متقدمین میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہ گذرا ہو۔

اگر سائل صاحب بزرگ شناس ہیں تو شاہ صاحب کی اس عبارت کے بعد ہم ایک خاص نکتہ رس و دقیقہ شناس بزرگ امام المتکلمین کا کلام بھی پیش کرتے ہیں کہ ان کا مسلک بھی تفسیر کے متعلق وہی تھا جو شاہ صاحب کا ذکر ہوا چنانچہ وہ بزرگ زیر آیت فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ع (پ نساء) فرماتے ہیں:-

انا بینا فی اصول الفقہ ان الاستنباط تاویل جدید فی الآیۃ لم یذکرہ المتقدمون جائز (کبیر جلد [illegible])

ہم نے اصول فقہ کے بیان میں صاف بیان کر دیا ہے کہ کسی آیت میں کسی جدید تاویل کا استنباط جسے متقدمین نے ذکر نہ کیا ہو جائز ہے۔"

اس امر کو ہم واقعات میں بھی نہایت سہولت سے دکھاتے ہیں کہ تفاسیر میں مختلف اقوال منقول ہیں۔ وہ جس جس کی طرف منسوب ہیں اس قائل اول سے پہلے وہ قول کسی نے نہیں کہا ہوتا ورنہ اسکی طرف نسبت کرنے کے کیا معنے؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سلف میں تفسیر بالرائے کا معیار یہ نہیں تھا کہ ان کے اقوال سے باہر نہ نکلا جائے۔ بلکہ اس کا معیار صرف کتاب و سنت ہے جس کی موافقت سلف و خلف تمام امت پر واجب ہے اور شاہ صاحب نے بھی یہی لکھا ہے کہ ہر زمانے کے ماہر علماء ایسے نکتے کے بیان سے نہ رکتے تھے جو سنت کے موافق ہو اگرچہ متقدمین نے نہ کہا ہو۔

قرآن شریف نے اپنی تفسیر کے اصول خود بتائے ہیں پس انکی پابندی سے تفسیر کرنی خدا کو منظور ہے اور ان سے تجاوز کرنا تفسیر بالرائے اور تحریف ہے۔ اول ان میں سے لغت عرب کی رعایت ہے جس میں قرآن نازل ہوا چنانچہ فرمایا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (زخرف پ ۲۵) اور قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ (زمر پ ۲۳) اور بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ (شعراء پ ۱۹)

دوم قرآن شریف کی اپنی تصریح و تفسیر ہے جو مجملات و اشارات کے بیان میں اس نے خود کی ہے۔

سوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان و توضیح ہے جن کا کام تعلیم قرآن کا طریق بتانا اور اس کے کلیات کی جزئیات اور جزئیات کی کلیات اور تعیین مصداق وغیرہ وغیرہ امور پر آگاہی کرنا ہے چنانچہ فرمایا وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ (نحل پ ۱۴)

پس جو ان تینوں سے باہر ہے وہ تفسیر بالرائے ہے جس سے حضرت ابوبکر وغیرہ اکابر سلف پرہیز کرتے تھے۔ (باقی باقی)

مولود شریف اور وعظ پر سوال!

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب حفظکم اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ چند سطور ذیل جناب اہلحدیث میں شائع فرما کر جواب باصواب سے ہم لوگوں کو مطلع فرمادیں۔ میں موضع جمال پور ضلع شاہ آباد آرہ کے قریب کا باشندہ ہوں ہماری اطراف میں اکثر بالکل سوائے مولوی حکیم عبدالواسع صاحب مدظلہ کے حنفی المذہب ہیں اور اکثر ہم لوگوں کے یہاں مجلس مولود شریف ہوتی ہے اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں۔ ابھی چند دنوں کا عرصہ ہوتا ہے کہ ہماری بستی میں ایک جگہ جہاں پر دعوت تھی تو لوگوں کی رائے سے اس تقریب میں مولود کے علاوہ وعظ کی بھی ہوئی چنانچہ اس کام کے لئے مولانا حکیم عبدالواسع صاحب مدظلہ تجویز ہوئے کیونکہ آپ ایک باخلاق واعظ ہیں۔ الغرض مولانا موصوف تشریف لائے اور مجلس مولود میں بھی شریک ہوئے ہم لوگ مولود میں قیام بھی نہیں کرتے ہیں اس کے بعد مولانا حکیم عبدالواسع صاحب کا بیان شروع ہوا آپ نے اس طرح تقریر شروع کی لوگ حالت وجد میں تھے اور بیان شروع کیے مولانا ابراہیم کا ساتھ الگ بیٹھے خوش ہو رہے تھے آپ نے آخر تقریر میں مولود کی تردید کی اور شب برات میں نیاز کی تردید کی اور کہا کہ حدیث مولود شریف میں تلاوت ہوئی تھی جیسے لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ نوری کو موضوع

حدیث قرار دیا ہے ہم حنفی المذہب میں سے بعض آدمیوں کو غلط معلوم ہوتا ہے امید ہے کہ حضور جواب دیں گے کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں یا کیا اور بغیر قیام کے مولود کرنا جائز ہے یا نہیں اور نیاز شب برات میں ناجائز ہے یا نہیں اور اگر مولود شریف ناجائز ہے تو مولانا عبدالواسع صاحب گنہگار ہوئے یا نہیں امید کہ حضور حنفی مذہب کے رو سے جواب دینگے اور اس کو شائع ضرور کریں تاکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاوے۔

الراقم ق۔

اہلحدیث ۔ کسی مجلس میلاد میں جانا نہ چاہئے۔ حدیث اول ما خلق اللہ نوری کی روایت ان لفظوں سے مواہب اللدنیہ میں عبدالرزاق کے نام سے نقل کی ہے جس کی صحت معلوم نہیں اور لولاک لما خلقت الافلاک کسی کا قول ہے جو لوگوں کے زبان زد ہے۔ اصلیت اس کی کچھ نہیں۔

پوشیدہ نکتہ چینی یا مضحکہ

اخبار اہلحدیث مجریہ پنجم شعبان میں ایک مضمون (اردو لٹریچر) جناب مولوی محمد (ابوالقاسم) صاحب بنارسی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس نے فی الحقیقت بعض (اردو تحریری روش سے ناواقف مگر) قوت علمیہ سے معمور حوصلہ مند اور متجسس طبائع و معلومات کی لبریز ہستیوں کے اشہب کو ان کے معلومات وخیالات کو معرض بیان میں نہ لانے کے لئے بڑی زبردست ایڑ لگائی ہے جس کا نتیجہ سوائے اس کے ... اور کیا ہو سکتا ہے کہ بسا اوقات خیالات بعض کے بعض پر ظاہر نہ ہو سکینگے جیسا کہ آگے بیان آتا ہے مولانا ثناء اللہ صاحب نے اگرچہ کافی روشنی ڈالکر پردہ اٹھایا ہے مگر یہ پہلو جو آج کے کالم میں ثبت ہوگا اور نظر ضروری معلوم ہوا ہے اسے توجہ ذکر نے کی وجہ سے میں اپنے خیالات کے گھوڑے کو میدان بے پایاں میں چھوڑتا ہوں مگر بے لگام۔ تاکہ کوئی صاحب بصیرت و اعلےٰ کیرکٹر والے حضرات دست درازی کی تکلیف نہ فرمادیں۔

مضمون مذکور میں مولوی صاحب ممدوح نے اردو لٹریچر کے ساتھ اپنی غائیت درجہ کی ہمدردی ظاہر کی ہے اور اسی بحر ہمدردی میں حضرت موصوف تیرتے ہوئے ایسے ساحل تک پہنچے ہیں جو ان کے احاطہ سے باہر ہے۔ پس حضرت ممدوح کو اپنے پاکیزہ اور شاندار جذبات اور احساسات کے لحاظ سے ایسے حضرات کے مضامین کو (جو چمن اردو کے مکین نہیں بلکہ چند دنوں تک مختلف چمنوں کی ہوا خوری سے محظوظ ہوتے رہے ہوں) مدنظر رکھکر زبان اردو کے ساتھ بطور ہمدردی قلم اٹھانا جس سے پوشیدہ نکتہ چینی یا مضحکہ مترشح ہوتا ہو و نیز آئندہ کے لئے اس قسم کے ہزاروں انسانی ہستیوں کو اس کے قابل قدر معلومات وخیالات کے صفحہ وجود میں لانے کے لئے حاجب ہونے کا خطرہ ہو ہرگز شایاں نہیں ہے۔

اہلحدیث آجکل پنجاب و بنگال میں بھی بڑے بڑے علامہ فنون عربیہ کے ماہر عالی حوصلہ قابل قدر معلومات و پاکیزہ خیالات کے مخزن۔ قومی کاموں کو بوجہ احسن انجام دینے اور ان سے بہترین نتائج حاصل کرانے کے کوشاں موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ زبان اردو کے روش سے ناواقف ہیں (اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ایسے حضرات ایک دولت بے بہا سے محروم ہیں عام اس سے کہ یہ ان کی بدقسمتی ہو یا خوش قسمتی) محض اس وجہ سے کہ ان کے مادری زبان بنگلہ میں تذکیر ضمائر و تانیث میں کچھ مابہ الامتیاز نہیں ہے جس سے وہ اردو میں بھی اسی روش پر چلانا چاہتے ہیں۔ نہ عدم قابلیت کے وجہ سے وہ اس غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہی کافی ہے کہ وہ اپنی قوم میں اعلےٰ جذبات والے قوت سے مردہ و غیر متحرک مادہ کے اشیا میں حیات و قوت پیدا کرنے کے منازل طے کرنے میں اکثر کامیاب نظر آتے ہیں اور ان کے سامنے مصنوعی و مصنوعی طاقتیں (جو گاہے بگاہے ادھر ادھر سے آجاتی ہیں) سراب کے کاغذ کے مانند سرنگوں ہو جاتی ہیں۔

اب ہمارے مولانا نے اپنے قابل افتراض مضمون نگار کی معذوری کو کافی طور پر اندازہ کر لیا ہوگا۔ باقی رہا فاضل اڈیٹر کا اصلاح دینا میرے خیال میں اڈیٹر ممدوح ہرگز اس کا مجاز نہیں رہتا جبکہ کوئی امر خلاف قانون گورنمنٹ ہر ... (جیسا کہ خود فاضل اڈیٹر نے اپنے نوٹ کو قابل تحقین جامہ پہنا کر سامنے کر دیا ہے)۔

فقط خادم الفقراء عبدالعزیز۔ میاں کیپری (?)

مولانا عبدالسلام صاحب۔

اڈیٹر ۔ میں سمجھتا ہوں ہمارے انشائی ... ابوالقاسم نے نامہ نگاروں کو لکھنے سے نہیں روکا بلکہ اڈیٹر کو اصلاح کرنے کی اصلاح دی ہے ... عبدالسلام صاحب دہلوی نے بھی ... نامہ نگار کے حق میں ... قرار دیا ہے جناب مولوی عبدالسلام صاحب ... کی اس کا فیصلہ فرمادیں ... کہ ... صحیح ہے ... دونوں کو ... سمجھتا ہوں نامہ نگار حتی المقدور اچھی اردو لکھا کریں اڈیٹر صاحب لفظی اصلاح کر دیا کریگا۔ (انشاء اللہ) چنانچہ اس مراسلہ میں بھی کی گئی ہے۔

سیرت البخاری ۔ امام بخاری کی سوانح عمری ... قیمت ...

**تحریک ... ** ... کی تاریخ ... قیمت ...

تہذیب الاسلام جواب تہذیب الاسلام ... جلد اول ... جلد دوم ... جلد سوم ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س نمبر ۱۱۹۔ یہاں بہت لوگ ایسے ہیں جو ننگے ہو کر غسل کر لیتے ہیں یہ کارروائی دیکھ کر یہاں ایک مولوی صاحب جن کا نام مولوی محمود … ہے یہاں آ گئے تھے انہوں سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ ہمارے مذہب حنفی میں ننگا ہو کر غسل کرنا درست ہے ہمارا غسل ٹھیک ہے اور اس کی ترتیب ہم سے یوں … تمام اعضاء دھونا یعنے بدن دھونا اور غسل کی نیت کرنا ابد یا باہر کے یا غسل خانہ میں پھر وضو کرنا ایسا کہتے ہیں ہم نے دوبارہ دریافت کیا تو کہنے لگے کہ ایسا نہیں پہلے جو کپڑا نجس ہو اس کو اتارنا اور ایکدم کھلا ہو کے غسل کرنا ہمارے ہی مذہب میں نہیں بلکہ چاروں مذہب میں درست ہے بعد ہم نے پوچھا کہ اس پر ثبوت چاہیے تو کہنے لگے کہ امام بخاری صاحب شافعی مذہب رکھتے تھے اون کی حدیث سے ثبوت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ثابت بتلایا اور حضرت ایوب علیہ السلام سے ثابت بتلایا اور کہنے لگے کہ ہاں رستے میں ننگا نہانے والے پر لعنت کی ہے پھر اس کمترے نے کہا کہ حضرت … کس طرح اوڑھیگا تب کہنے لگے کہ … کیونکہ حمام کو چاروں طرف … آدمی غسل کر لیتا ہے۔ (راقم … احمد … برگ (جنوبی افریقہ)

ج نمبر ۱۱۹۔ پردہ کے اندر غسل کرے تو کپڑا باندھنے کی حاجت نہیں صحیح بخاری میں … حضرت موسیٰ پردے میں نہاتے تھے لیکن جہاں کسی آدمی کی نظر پڑے وہاں بے کپڑا نہانا جائز نہیں ہے۔ غسل کا طریق جو مولوی صاحب نے بتلایا وہ صحیح ہے پہلے کپڑا … دھوئے پھر آلودہ جسم صاف کرے پھر وضو کرے پھر بدن پر پانی ڈالے۔ مولوی صاحب نے امام بخاری کو شافعی کہا یہ ٹھیک نہیں امام بخاری کسی کے مقلد نہ تھے۔ صرف قرآن و حدیث کے پابند تھے صحیح بخاری میں انہوں نے امام شافعی کا رد بھی کیا ہے مگر جن لوگوں نے صحیح بخاری نہیں پڑھی یا مذہبی تعصب رکھتے ہیں وہ امام بخاری کو شافعی مذہب کا مقلد کہتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ ایک شلنگ (۱۲؎) داخل غریب فنڈ۔

رسالہ نماز اربعہ نہیں رہا۔ چھپیگا انشاء اللہ۔

س نمبر ۱۲۰۔ کسی شخص کا کھیت یا مکان یا باغ رہن دخلی رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ (راقم منشی الٰہی بخش چاندپوری)

ج نمبر ۱۲۰۔ مال گذاری مرتہن رہن لینے والے پر ہو تو جائز ہے واللہ اعلم

س نمبر ۱۲۱۔ بدعتی اور مشرک کی اولاد اور بے دین کی اولاد جو نابالغ عمر میں مر جاتے ہیں وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور انکے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ ؟ (ر- ح)

ج نمبر ۱۲۱۔ نابالغ بچے سب کے سب جنتی ہیں خدا ایک کو بے گناہ دوزخ میں نہیں بھیجتا مَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ۔

س نمبر ۱۲۲۔ زید نے عمرو سے دو بیگہ زمین رہن رکھ لیا اور عمرو کو ایک سو روپیہ دیا زمین مذکورہ زید کے قبضہ میں ہی زید اس زمین کو آباد کرے گا خرچ وغیرہ خرچہ بھی دیتا رہیگا اور عمرو کے ساتھ یہ کتابت ہو گئی کہ جس روز عمرو کی زمین عمرو کو ملیگی تو اس صورت میں زید کو زمین اپنے قبضہ رکھنا اور آباد کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ (راقم محمد اکرام خریدار نمبر ۲۰۶۳)

ج نمبر ۱۲۲۔ نمبر ۱۲۰ میں جواب مل سکتا ہے

س نمبر ۱۲۳۔ مسماۃ غفورن بنت عباد اللہ مقام … میں سکونت رکھتی ہے اور مسمی بہورا ولد نکو مقام … میں رہتا ہے اور مسمی بہورا کی شادی مسماۃ غفورن کے ساتھ ہوئی اور وقت عقد فیما بین یہ شرط ہوئی کہ مسمی بہورا اپنی سسرال میں مقام … رہے اور غفورن مقام ساگر نہیں جاوے گی اور نکاح کے وقت مسمی بہورا نے اس بات کو قبول کر لیا تھا اور عرصہ کئی سال کا منقضی ہوتا ہے کہ مسماۃ غفورن اپنے والدین کے ساتھ مقام … میں رہتی ہے اور اپنے خاوند مسمی بہورا کے گھر مقام ساگر نہیں جانا چاہتی شرط کی تعمیل چاہتی ہے سو ایسی حالت میں جو شرط درمیان فریقین ہوئی تھی جائز ہے یا ناجائز اگر جائز ہے تو شرط کی تعمیل کہاں تک ہو سکتی ہے۔ جواب باصواب فرمایئے (ایک از ناظرین)

ج نمبر ۱۲۳۔ حدیث شریف میں ہے جو شرط نکاح کے وقت مقرر ہو جائے اسکا ایفا بہت ضروری ہے اسلئے مسمی بہورا کو سسرال میں ان رہنا پڑیگا ہاں مسماۃ غفورن اس شرط کو چھوڑ دے تو اسکا اختیار ہے۔

س نمبر ۱۲۴۔ رفع یدین کونسی معتبر حدیث سے ثابت ہے دعائے قنوت آمین بالجہر زیر ناف ہاتھ باندھنا کرنا یہ سب باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی معتبر حدیث سے ثابت ہے؟ (مرزا اسمٰعیل از کلکتہ)

ج نمبر ۱۲۴۔ یہ سب باتیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں ملتی ہیں ان کے کرنے والوں کو جو لوگ وہابی کہتے ہیں اُن کی غلطی ہے مسئلہ کا ثبوت جب کتابوں میں ہے تو عمل کرنے والا وہابی کیوں ہوا بلکہ محمدی ہوا جس طرح پیروان اسلام دنیا کی مجموعہ آبادی میں تھوڑے ہیں اسیطرح پیروان سنت بھی تھوڑے ہیں یہی مطلب ہے قرآن مجید کی اس آیت کا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ تھوڑے بندے شکر گذار ہیں۔

تہذیب

ہندوؤں کے فرائض کا بیان - ۱ر
منیجر

متفرقات

تمام شیعوں کو چیلنج اس مضمون کا ایک اشتہار شاہجہانپور سے حافظ محمد حبیب اللہ صاحب نے دیا ہے۔ جو دراصل شیعوں کے ایک اشتہار کا جواب ہے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ لکھنؤ سے ایران تک شیعوں کو چیلنج ہے۔ کہ ہم سے مباحثہ کر لیں۔ اڈیٹر صاحب اصلاح کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔

سکھوں اور آریوں میں سخت فساد

آج کل پنجاب میں ان دونوں قوموں میں سخت نزاع ہو رہا ہے۔ ریاست پٹیالہ میں دو آریوں پر مقدمہ قائم ہوا۔ اس سے تمام آریوں میں قومی جوش ہو رہا ہے۔ جو واقعی ہمدردی کا ثبوت ہے آریہ لیڈروں کی طرف سے سکھوں کو طریق فیصلہ بتایا گیا ہے۔ کہ ایک مشترکہ کمیشن میں فریقین کی مطبوعہ تحریرات پیش ہو کر پنچایت میں فیصلہ کرایا جاوے تجویز معقول ہے۔ دیکھئے سکھوں کی طرف سے اسکا جواب اخبارات میں ملتا ہے یا نفی میں۔

حالت موجودہ یہی رہی تو خطر ہے کہ گورنمنٹ اس میں مداخلت نہ کرے۔

ہم اس بات کو نہایت ہی مکروہ سمجھتے ہیں کہ مذہبی امور میں ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ گورنمنٹ کو دخل دینا پڑے۔ اس سے مذہب بدنام ہوتا ہے۔ اور اہل مذہب کی توہین۔ موجودہ نزاع میں ہم اپنی رائے کا اظہار اسی قدر کر سکتے ہیں۔ کہ

نزدیک من صلح بہتر جنگ

دوا مرگی ضرورت ہے میری اہلیہ کو ہر سال ایک دفعہ ضرور سا مرض ہوتا ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ایسی دوائی یاد ہو جس سے یہ مرض بالکل جاتا رہے تو بذریعہ اخبار ہذا اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

خاکسار میر محمد سوداگر اور پیٹ سنگل ضلع امرتسر

پریس ایکٹ

اور

مسلم پریس کانفرنس

موقر معاصر زمیندار اور معاصر عصر جدید نے آج کل دو تجویزیں پیش کی ہیں۔ اہلحدیث دونوں کو بنظر تحسین دیکھکر لبیک کہتا ہے۔ زمیندار کی تجویز ہے کہ پریس ایکٹ کی سختی سے جو تمام ہندوستانی نالاں ہیں۔ اس کی سختی کا اظہار کرنے کیلئے پریس کی طرف سے قائم مقامان کا وفد حضور والسرائے کی خدمت میں پیش ہو کر پریس ایکٹ کے متعلق عرض کریں اہلحدیث کی رائے میں اس کام کو جلدی کرنے کیلئے احسن تجویز یہ ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی میں پریس کی طرف سے جو دس ممبر قائم مقام منتخب ہوں۔ مسلمانوں کی طرف سے وہی اس وفد میں شریک ہوں۔ ہندوؤں کی طرف کا سب انہی کو اختیار ہے

عصر جدید کی تجویز ہے کہ مسلم پریس کی طرف سے ایک کانفرنس ہو۔ جو مسلم پریس کے متعلق مفید تجاویز سوچا کرے۔ اہلحدیث مدت سے اس کانفرنس کا متمنی ہے۔ اس سے یا یاں کانفرنس کو ملی اور وی مسلم ایسوسی ایشن سے سبق لیکر کام شروع کرنا چاہئے الحمد للہ ہوکر قرآن مجید کی آیت کا لا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ کا نقرنس بصداق آئے حفظنا اللہ

اہلحدیث انجمنوں کو چاہئے کہ رمضان شریف کے آخر جمعۃ الوداع (و قضاء عمری) اور عید الفطر کے موقع پر بذریعہ اشتہارات تبلیغ کریں جس میں جمعۃ الوداع اور قضاء عمری کی بدعات اور عید الفطر کی مسنونات کا ذکر ہو۔ مضمون اشتہار کی ضرورت ہو تو دفتر اہلحدیث میں بہت پہلے اطلاع دیں۔

صاحب دہستان کی مندرجہ ذیل جواب کی قیمت ۱۸ اگست میں ختم ہے۔ ۱۹ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدا نخواستہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی واپسی کی کارڈ اطلاع دیجئے

شکریہ فرمادیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔

۴۷ — ۳۹۰ — ۱۰۶۴ — ۱۲۲۲ — ۱۲۳۵ — ۱۲۳۹
۱۲۵۰ — ۱۵۰۴ — ۱۵۰۹ — ۱۵۱۰ — ۱۵۱۲ — ۱۵۱۵
۱۵۹۵ — ۱۶۳۸ — ۱۶۰۵ — [illegible]
۱۶۹۰ — ۱۶۹۳ — ۱۸۵۹ — ۱۹۹۹ — ۲۰۰۰
۲۰۲۳ — [illegible]
۲۲۱۱ — ۲۲۱۲ — [illegible]
۲۲۱۹ — ۲۲۲۲ — [illegible]
۲۲۳۹ — [illegible]
۲۲۶۱ — ۲۲۶۲ — ۲۲۶۷ — [illegible]
۲۲۸۵ — ۲۲۹۱ — ۲۲۹۲ — ۲۲۹۳ — [illegible]
۲۲۹۵ — [illegible]
۳۲۹۳ — ۳۲۹۴ — ۳۲۹۵ — ۳۲۹۶ — ۳۲۹۹
۳۲۹۷ — ۳۲۹۸ — ۳۲۹۹ — ۳۳۰۰ — ۳۳۰۱ — [illegible]
۳۳۰۲ — ۳۳۰۳ — ۳۳۰۴ — ۳۳۰۵ — [illegible]
۳۳۰۶ — ۳۳۰۹ — ۳۳۱۰ — ۳۳۱۱ — ۳۳۱۳ — [illegible]
۳۳۱۴ — ۳۳۱۵ — ۳۳۱۹ — ۳۳۲۲ — [illegible]
۳۳۲۳ — ۳۳۹۰ — ۳۵۰۱ — [illegible]

مسلم یونیورسٹی میں مسلم پریس کی طرف سے دس قائم مقاموں کی تجویز پاس ہوئی تھی جس کے مطابق ہر ایک اخبار کی طرف سے اپنے قائم مقام کا نام بتایا گیا۔ ان کی فہرست سکریٹری صاحب نے درخواست کی گئی۔ [illegible] کی بابت رائے دیجئے۔ دفتر اہلحدیث میں بھی [illegible] کی فہرست آئی تھی۔ اڈیٹر اہلحدیث نے [illegible] مندرجہ ذیل اصحاب کے لئے رائے دی۔

(۱) مولوی [illegible]
(۲) مولوی [illegible]
[illegible]
(۴) مولوی [illegible]
(۵) [illegible]
[illegible]
چونکہ [illegible]

دعا صحت مولوی ثناء عبد العزیز صاحب بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمادیں (خاکسار [illegible])

انتخاب الاخبار

سنبھار ضلع مظفر پور میں ایک حلوائی ہے جس کی عمر بہت ہی ہے۔ اس کے پہلی دانت گر گئے تھے دانت نکلنے شروع ہوئے ہیں (محمد شفیق خان از سنبھار)

فرانس کے ایک انجینیئر نے ہوائی ریل تیار کی ہے [illegible] ہوائی ریل میں [illegible] سفر ہو سکتا ہے [illegible]

مسلمانان [illegible] کے نام ایک چٹھی میں [illegible] کہتے ہیں [illegible] ترکی [illegible] (دارالحکومت) [illegible] [illegible] ممالک [illegible] [illegible] غسان [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

ازمیر کی مقامی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو یونانی ہجرت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے تین دن کے اندر اندر روانگی شروع نہ کر دی۔ تو ان کے مکانات مسلمان مہاجروں کو رہنے کے لئے دیدیئے جائیں گے

مالونیکا کا ایک نیم سرکاری اخبار رقمطراز ہے کہ بلغاری کاشتکاروں نے بلغاری ملوکہ اراضی میں یونانیوں کی قبریں کھود کر ان کے کفن اور دانت نکال لئے۔ اور پھر انہیں بازار میں لیجا کر بیچ ڈالا۔

(کوئی مسلمان کرتا۔ تو پھر دیکھتے۔ اسلام کو کیا کیا [illegible])

(انتخاب ختم)

کلمہ طیبہ اور راہ نجات

یہ دو مفید رسالے ہیں جن میں پہلے میں کلمہ اسلام کی پوری تشریح ہے۔ دوسرے رسالہ میں توحید و تثلیث اور کفارہ وغیرہ پر مفصل بحث ہے۔ شائقین تبلیغ کو ان رسالوں کا مفت شریعت میں تقسیم کرنا بہت بڑا اجر ہے فی سیکڑہ اول عہ دوم فی سیکڑہ عہ

شعبان کی پہلی تاریخ ہندوستان میں عام طور پر جمعہ کی تھی۔ عدن میں جمعرات کی مصری اخبارات سے معلوم ہوا کہ وہاں بدھ کی تھی۔

امرتسر میں جمعہ ۲۹ شعبان کو ابر محیط ہونے کی وجہ سے ہلال کو رویت نہ ہوا۔

جمعہ کو بعد مغرب کا نپور سے تار آیا کہ رویت ہلال ہو گئی ہے۔

جمہور علماء نے اس تار پر روزہ کا حکم نہ دیا۔ سوائے مولوی احمد اللہ صاحب کے۔ حالانکہ یہ بزرگ [illegible] کے مدعی ہیں مگر اس حکم میں نہ حدیث کی پرواہ کی [illegible] کرہ اناللہ۔

[illegible] نامہ نگار [illegible] امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے

افغانستان میں داخل ہونے والے اشخاص بغیر پروانہ راہداری کے [illegible] افغانستان میں داخل نہ ہو سکیں گے [illegible] افغان [illegible] داخل ہو سکیں گے

نواب [illegible] استعفا [illegible]

[illegible] ہو گئے ہیں

گورنمنٹ [illegible] مسلمانان [illegible] سالانہ [illegible]

[illegible] قائم کر دیا جائے گا

[illegible] جرنیل اور کمانڈر [illegible]

[illegible] لیفٹیننٹ [illegible]

[illegible] ملک میں داخل [illegible]

[illegible] یونانی [illegible]

[illegible]

افغانستان [illegible] مطالبات [illegible]

[illegible] اعلان [illegible]

[illegible]

[illegible] گرفتار کیا گیا [illegible]

[illegible]

آسٹریا کی [illegible]

[illegible] آسٹریا [illegible] اجازت نہ دینگے

[illegible] اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ تام کرینگے۔ اور عصر کی تخفیف سے فائدہ اٹھاویں گے۔

قابل دید اسلامی کتابیں

چار ضخیم جلدیں تاریخ اسلام صفحات ۱۱۰۰

نہایت محنت تحقیق اور مطالعہ سے سترہ سال تک [illegible] اور دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ بڑے بڑے نقادوں کے ساتھ اور بلا خوف تردید دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اردو زبان میں اس سے بہتر اور جامع تاریخ اسلام نہیں لکھی گئی۔ اس سے بڑھ کر کسی اور تعریف کی کیا ضرورت ہے کہ مستند تاریخ ہمارے مشہور و معروف ملا [illegible] جناب فصیح مرحوم سیالکوٹی کے زور قلم کا سب سے آخری نمونہ ہے [illegible] کے مشہور اہل علم حضرات اس کی نسبت اظہار پسندیدگی فرماتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ اسلام اس کے مطالعہ سے ہوتا ہے [illegible] اس سے بہتر الفاظ میں نہیں ہو سکتا کہ میں اوقات دو دو [illegible] بلا ناغہ پڑھتا رہا۔ اور اس کا اثر میرے دل پر [illegible] رہتا ہے۔ غرض کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت چاروں جلد کے مجلد ...... للعہ

خلفائے اسلام - ۲۵ خلفائے اسلام کے قابل دید حالات ۱۰

تعلیم القرآن - کہ تمام مذاہب عالم کی تعلیمات سے افضل ثابت کیا گیا ہے ۱۰

عصمت انبیاء - انبیاء کرام کی نسبت جو غلط قصے مشہور ہیں ان کا ابطال ۸

عصمت و نبوت - ایک پادری کے جواب میں - قیمت ۵

اخلاق محمدی - نہایت قابلیت اور قابل قدر کتاب قیمت ۸

اعجاز القرآن - دجواب تنویر الاذہان مصنفہ مسٹر آئیر عیسائی) قرآن شریف کے بے مثل اور معجزانہ حد تک فصیح و بلیغ ہونے کا لاجواب ثبوت قیمت ۸

اسلام اور اوہام کی حقیقت - اسلام کے کل اصول و عقائد کی فلسفی رعایتی قیمت ۲

نماز اور اس کی حقیقت - رعایتی ۳

روزہ اور اس کی حقیقت ۲

نیک کا ناول - ۲ - ۱ پاپی کے عشق کا عجیب فوٹو قیمت ۲

رعایتی

اسلامی تہوار و عبادات کی فلاسفی جم صفحہ

دینیات کے موضوع پر زبان اردو میں ایک قابل قدر تحفہ یہ ہے۔ اس میں تمام اقسام عبادات مالی و بدنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، عقیقہ، ختنہ، صدقۃ الفطر اور شادی بیاہ کی رسومات اور دیگر جزئیات دین کے ساتھ مسائل طہارت کی بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ انگریزی خواں نوجوانوں میں جو غیر مذہبی احکام دین کے متعلق جو شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ انگریزی تعلیم کے سبب سے دینیات کی طرف اعتقادی طور پر جو بیان کر دینا کافی نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ تمام امور کو فلسفیانہ طور پر پیش کیا گیا اور سو وجوہ ثابت کیا گیا ہے۔ تمام خوبیوں کی [illegible] یہ ہے کہ اس کے لائق مصنف مولانا ابو الفتح احمد [illegible] اسلام دینیات میں [illegible] کے ساتھ اعلیٰ انگریزی میں بھی [illegible] رکھتے ہیں۔ صفحات کے بیسٹ ہیں کاغذ بہترین لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ قیمت رعایتی مجلد

پیارے دل کے پیارے رسالے حجم ۲۵۲ صفحات

یا

سوانح عمری حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

اس میں حضرت کے تمام حالات ولادت سے وفات تک با ترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ کرامات، ارشادات، مکتوبات، ملفوظات، کلمات اور قصاید حضرت کے دیوان کے انتخاب، نصائح و مواعظ مفصل طور پر نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں لکھے گئے ہیں

شرح قصیدہ

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مجلد

ملنے کا پتہ

مالک عبد الغنی و شیخ محمد [illegible] کمپنی

مشہور سیالکوٹ [illegible]

اخیر ۱۲ رمضان تک رعایت

انوار کمال محمدی اور گلزار احمدی

یہ کتاب شریف مولانا [illegible] صاحب [illegible] [illegible] جلد اول میں واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم تا [illegible] [illegible] [illegible] نزول وحی تا وصال [illegible] اور شرح [illegible] [illegible] [illegible] ملفوظات مفصل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اہل ایمان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مجلد

اخیر رمضان المبارک تک رعایتی [illegible]

ملنے کا پتہ

میاں غلام محمد اینڈ سنز تاجران کتب لاہور

[illegible] کتب [illegible] رجسٹری [illegible]

رعایتی کتابیں

دینی کتابیں جن کے نام نیچے لکھے جاتے ہیں ایسی کتابیں ہیں جو گویا [illegible] الجواہرات [illegible] ہیں [illegible] زیادہ تعریف کی گنجائش نہیں۔ مختصر لکھی جاتی [illegible]

احسن التفاسیر اردو [illegible] قرآن پاک کی تفسیر [illegible] جس کے بعد کسی تفسیر کے دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی [illegible] مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب دہلوی [illegible] رعایتی قیمت [illegible]

تیسیر المسائل کامل اردو [illegible]

[illegible]

کلیات [illegible] اردو [illegible]

تحفۃ [illegible] ۸

[illegible] ۹

حیات ولی اردو [illegible] ہندوستان کے [illegible] مولانا شاہ ولی اللہ صاحب [illegible] قیمت [illegible]

دیوان حافظ [illegible]

الفاروق [illegible] حضرت عمر فاروق رضی اللہ [illegible] کے حالات از علامہ شبلی نعمانی [illegible] قیمت [illegible]

المامون [illegible] مامون رشید کے [illegible] حالات [illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر مطبع فاروقی بلیماراں دہلی

آپ کو سچے مونس و غمخوار کی تلاش ہے

تو

دار السلطنت دہلی کے مشہور و معروف روزانہ اخبار

ہمدرد

کی مستقل خریداری قبول کریں۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کے [illegible] پرچے کی تمام [illegible] سے آراستہ ہے [illegible]

خالص تاریخی ملک و قوم کا بہترین مشورہ

ہر روز زندگی کی ہر حالت میں آپ کا بہترین مشیر ثابت ہوگا۔ ہر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپ کی مدد دیگا۔ آپ کا فالتو وقت گذارنے کے لئے بہترین سامان تفریح مہیا کرے گا۔ نہایت دلچسپ طریقے سے [illegible] معلومات بڑھا دیگا اور آپ [illegible] ملک و قوم کا درد [illegible] دل میں پیدا کرے گا۔ ہندوستان کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں [illegible] بنا دیگا۔ ان خوبیوں کے [illegible] زیادہ [illegible]

ہمدرد بہترین ٹائپ خط نستعلیق

میں نکلنے لگا ہے

مضمون کی [illegible] سے زیادہ [illegible] کے ساتھ قیمت میں [illegible] تخفیف کر دی گئی ہے

آپ اپنے [illegible] ہمدرد [illegible]

ایک پیسہ فی پرچہ

[illegible] سالانہ چندہ [illegible] بمع محصول ڈاک [illegible]

المشتہر

منیجر اخبار ہمدرد دہلی

کوچہ چیلان

وعظ کی پہلی کتاب

مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد ظہیر الدین صاحب [illegible] بچوں کو پڑھانی [illegible] مسلمانوں [illegible] جلسوں میں تقسیم کریں۔ کتاب کی [illegible] مولانا مولوی ابو عبد اللہ [illegible] صاحب محدث سیالکوٹی اور جناب مولانا [illegible] حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی اور جناب شیخ الاسلام مولانا مولوی حافظ محمد [illegible] سیالکوٹ اور مولانا [illegible] غلام [illegible] اس کتاب کی [illegible] تصدیق کر دیا [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

بچوں کی [illegible] پیارے حالات اول [illegible]

بچوں کی [illegible] پیارے حالات حصہ دوم [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

مولوی ابو المظفر علی [illegible] مہتمم مدرسہ

اسلامیہ [illegible] سیالکوٹ

[illegible] قیمت [illegible]

اہلحدیث پرنٹنگ پریس [illegible] لاہور میں [illegible] مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ...
ششماہی ...

اجرت اشتہارات

[illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) ... اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کی ... کرنا۔

قواعد و ضوابط

[illegible]

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱ ۔ نمبر ...

امرتسر ۔ روز جمعہ ... رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ مطابق ... ۱۹۰۴ء

ایک سوال کا جواب

[illegible]

اس فقرہ کی تشریح کو سوال کے حل ہونے میں بہت دخل ہے۔

قرآن مجید پر تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے سوا بھی کچھ اقوال (بشرط صحت ثبوت) حجت اور واجب العمل ہیں صحابہ کرام ان دونوں کی تعمیل میں ہرگز فرق نہ کرتے تھے ان میں جو صحابہ خدا داد مزید فہم رکھتے تھے وہ دونوں میں تطبیق دینے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت ام المومنین رئیسۃ المجتہدین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن ایسا تو اس میں خاص مذاق تھا کوئی حدیث خواہ زبان الہام ترجمان نبی علیہ السلام سے سنیں فوراً قرآن کے مضامین پر اس کی تطبیق اور جہاں تک تطبیق نہ دلیں جب تک نہ رہتیں سماع موتیٰ اور حساب یسیر وغیرہ تھے مشہور ہیں ایسا ہی آپ کا یہ فقرہ "حدیث صحیح کے پرکھنے کا معیار صرف شریف ہی کو سمجھتا ہوں" بھی تشریح طلب ہے۔

قرآن مجید حدیث کا مصدق ہو گیا یعنے اس مضمون کی کھلے لفظوں میں تائید کرتا ہو یا یہ مطلب کہ اس مضمون کی تردید نہ کرتا ہو۔ آپ چونکہ بیرسٹر ہیں اسلئے آپکو قانونی اصطلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں ایکٹ اور قانون میں جو نسبت ہے یہ آپکے خیال میں موافقت کی ہے یا مخالفت کی دوسری صورت تو آپ نہیں کہیں گے ورنہ قانون کو رد کرنا پڑیگا ایکٹ ایک مجمل بیان ہوتا ہے قانون اس پر مبنی مگر حرف بحرف آپس میں ایک نہیں ہوتے اسیطرح قرآن اور حدیث میں مطابقت ماننے سے سوال حل ہو سکتا ہے یہی مذہب تھا امام شافعی کا (ملاحظہ ہو اتقان)

اس اصول سے امام مہدی کا سوال یوں حل ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اسکا ذکر مجمل بہت اجمال سے یوں آیا ہے۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ
ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ
وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ
(پ ۲۷ ع ۱۴)

[illegible]

ایسے لوگ پہلے طبقے سے بہت اور پچھلے سے کم ہونگے۔"

اس آیت میں یہ بتلایا ہے کہ پچھلے لوگوں میں بھی بعض لوگ پہلے لوگوں کے مشابہ ہونگے اسی مضمون کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ اس (پچھلے) زمانہ میں ایسے ایسے امام پیدا ہونگے جن کے اثر صحبت سے لوگ ہدایت پاوینگے۔

رہا یہ کہ امام مہدی کا ماننا جزو ایمان ہوگا یا نہیں یہ ایک ایسا سوال ہے کہ نہ قرآن میں اس کا ذکر ہے نہ حدیث میں ہاں قرآن نے اپنے مذاق کے مطابق اسکا مختصر ذکر یوں فرمایا ہے۔

"كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"

یعنے اے مسلمانو! صادقین کا ساتھ دیا کرو اور ساتھ ہوا کرو۔"

پس جس شخص کو ہم دین کی کوشش میں صادق پاویں ہمارا فرض ہے کہ اسکا ساتھ دیں اسی کلیہ میں امام مہدی کی اطاعت اور اقتدا بھی داخل ہے۔

پس آپکا یہ اعتقاد
"قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سب کچھ آچکا ہے"

بتشریح بالا بالکل صحیح ہے خدا تعالیٰ آپکو اس پر قائم رکھے اور ہم سب کو اسی پر چلائے آمین۔
۲۳ رمضان ۵۱ھ غریب ثناء اللہ۔

بقائے ہستی اسلام کی اب کون صورت ہے؟

[illegible]

ہمارے علما اسلئے پر کفر تمسکر و ہیں
ہماری ہستی موہوم بھی ہے ناگوار انکو
نشان خاک تربت اسلئے چلا رہے ہیں
مٹائے دیتے ہیں اب نام بھی اسلام و ایماں کا
الٰہی کام ہو آسان غمخوار ان قرآں کا
رسول اللہ امت آپکی قابل مصیبت ہے
حضور امیدوار یوں پہ عجب شام مصیبت ہے
در دولت یہ ہے جو تمہاری داد خواہ ہوگی
قیامت آگئی سرکار اسکا نام شفاعت ہے
بعد ثروت عدو ہیں متفق ہم کو مٹانے پر
بقائے ہستی اسلام کی اب کون صورت ہے
عدو ہیں سربسر احباب جینے کی لالے ہیں
کوئی یہ بھی خدا را قیامت میں قیامت ہے
جنہوں نے عمر بھر دیکھیں ترے اسلام کی آنکھیں
وہی آنکھیں کھٹکتی ہیں الٰہی تیری قدرت ہے
دبایا جس نے آکر دہر میں کفر و ضلالت کو
اسی اسلام پر اب حملۂ کفر و ضلالت ہے
ترے الطاف و عدہ کی ابھی مشتاق دنیا ہے
اگر اسلام اتری عمر تھوڑی ہے قیامت ہے
بٹھائے جو تجھے تیرے اسلام پر آفت کا سنسناجا
الٰہی دل جلوں کی کچھ نہ تجھ تک فریاد سناجا
نہیں شیوہ ہمارا ہم کریں شکوہ مصیبت پر
مگر جور و ستم کی حد کہیں ہے مرحم اشارت ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہاں کا نقشہ دیا اسکا حکم تیرے رحمت اری
نگہ جب پر کس طرح بیٹھیں ٹریپولی کی حسرت پر
ٹھہر لے دیدۂ خوں بستہ رو تلے محشر تک
ابھی بخت مراکش پر ابھی ایراں کی حالت پر
تجھے لازم صبر دینا ہے تو دے ان خود پسندوں کو
نہیں تو صبر ہی دے لے میرے اللہ بندوں کو
ہماری خانہ آبادی فلک تجھکو نہیں بھائی
کمائی تو نے صدہا سال کی اک پل میں لٹوائی
خس و خاشاک ہوں گلزار رنگیں دامن صحرا
یہی غربت زمانے میں ہے انجمن شہیداں کی
لگے تھے زخم جو پہلے ابھی بھرنے نہ پائے تھے
کہ اوس پر اور بھی دست ستم نے کی نمک پاشی
نہ شہیدان لاشوں کو بے گور و کفن رکھا
نہیں تو کیا نہ ملتی تھی زمیں صحرا کی دو گز بھی
اگر [illegible] چادر لے رحمت [illegible]
کہ ان ایماں کے [illegible]
نکل [illegible] دل [illegible]
[illegible] طاقت [illegible]
[illegible]
ہوئے ہیں سر فروشان وطن اسلام کے [illegible]
فلک [illegible] کب ہوگا
[illegible] کب ہوگا
نہیں [illegible] مظلوم [illegible]
[illegible] ہوگا
[illegible] کی
[illegible] کب ہوگا
[illegible] کی پاس [illegible] کی
وہ فردا [illegible] کب ہوگا
ہماری آہ [illegible] گردوں سے
[illegible] کب ہوگا
[illegible] احساس کا دفتر
[illegible] کب ہوگا
[illegible]
[illegible] کب ہوگا
[illegible] ہوگی صف محشر
[illegible] کب ہوگا

(الشفیاء)

مذاکرہ علمیہ
بابت دعوت ولیمہ
(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار مفید طبیب و خدمت اہلحدیث مجریہ ۵ جون سنہ حال میں عنوان معنونہ [illegible] مسئلہ الدسکے ولیمہ پر ایک صاحب نے [illegible] ترمذی پر اعتراض کیا ہے کہ [illegible] کی دعوت ولیمہ نکاح سے [illegible] ہو گیا مدّنا اس کا ثبوت دے [illegible] سلف کرام کی عادت [illegible] نکاح کے تیسرے [illegible] ولیمہ کرنا جائز ہے یا نہیں [illegible] فاضل ایڈیٹر صاحب نے بجواب [illegible] اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ دعوت ولیمہ بعد زفاف ہونی چاہیے [illegible] گو اس جواب کی بنا اقوال الرجال پر ہے لیکن خیر [illegible] فاضل ایڈیٹر صاحب نے [illegible] سے کام لیا اور [illegible] کے متعلق کچھ تنقید نہ کی حالانکہ اس زمانہ میں روایات کی تنقید کی سخت ضرورت ہے اور حدیث النبی صلعم اور اقوال الرجال میں تمیز کرنے کی بہت ضرورت [illegible] اور [illegible] تو عام علما کی بھی [illegible] کہ جو مسئلہ [illegible] خواہ [illegible] صدرت [illegible] کافی [illegible] کے درپے ہونا [illegible] ایک حد تک [illegible] تیزی کے [illegible] مسئلہ توقیت [illegible] ذکر کروں۔

ترمذی کی [illegible] طعام الولیمۃ اول یوم حق و طعام یوم الثانی سنۃ و طعام یوم الثالث [illegible] اور نہ [illegible]

چنانچہ امام ترمذی اسکو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث زیاد بن عبد اللہ و زیاد بن عبد اللہ کثیر الغرائب والمناکیر سمعت محمد بن اسمعیل یذکر عن محمد بن عقبۃ قال قال وکیع زیاد بن عبد اللہ مع شرفہ یکذب فی الحدیث۔ یعنی ہماری یاد میں یہ حدیث سوائے زیاد بن عبد اللہ کے کسی نے مرفوعاً روایت کی نہیں کی اور وہ ایسا شخص تھا جو حفاظ متقنین کے خلاف اور اجنبی روایتیں کثرت سے روایت کیا کرتا تھا۔ میں نے امام محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد بن عقبہ کہتے تھے کہ وکیع نے کہا کہ زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے روایت میں جھوٹ بھی بولتا تھا۔ اور امام نسائی نے کتاب الضعفاء والمتروکین ص۱۳ میں کہا ہے زیاد بن عبد اللہ البکائی لیس بالقوی۔ اور معترض صاحب نے جو اس روایت کے متعلق کہا ہے کہ حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہا ہے رجالہ رجال الصحیح سو اس کی نسبت یہ معروض ہے کہ خود حافظ صاحب نے فتح الباری میں اس روایت کے متعلق علاوہ زیاد بن عبد اللہ کے مجروح ہونے کے اسکے شیخ عطاء بن سائب کی نسبت لکھا ہے [illegible] زیاد منہم [illegible] عطاء سے زیاد کا سماع اس وقت ہوا جب اس کے حافظہ میں اختلاط ہو گیا پس اس روایت میں یہ بھی [illegible] محمد بن اسمعیل امیر یمانی رحمہ نے سبل السلام شرح بلوغ المرام میں حافظ صاحب کے قول رجالہ رجال الصحیح کے ذیل میں حافظ صاحب ہی کا کلام ذکر کر کے بہ بارہ جرح زیاد و اختلاط عطاء نقل کر کے کہا ہے قلت وحینئذ فلا یتم قولہ ان رجالہ رجال الصحیح یعنی [illegible] حافظ ابن حجر خود [illegible] روایت کے [illegible]

[illegible]

[illegible] معترض نے اس روایت [illegible]

بلوغ المرام سے نقل کیا ہے ولہ شاھد عن انس عند ابن ماجہ سو اسکے جواب میں شارح مذکور نے کہا ہے وفی اسنادہ عبد الملک بن حسین وھو ضعیف وفی الباب احادیث لا تخلو عن مقال یعنے اس کی اسناد میں ایک راوی عبد الملک بن حسین ہے جو ضعیف ہے اور اس بارے میں اور بھی روایتیں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی جرح سے خالی نہیں ہے بلکہ فتح الباری میں خود حافظ ابن حجر رح صاحب بھی اسی شاہد ابن ماجہ کی نسبت فرماتے ہیں وفیہ عبد الملک بن حسین وھو ضعیف جدا یعنے اس روایت میں عبد الملک بن حسین ہے اور وہ نہایت ہی ضعیف ہے ؂

اس بیان سے واضح ہوگیا کہ ترمذی کی محولہ روایت ہرگز ہرگز صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ پس اسکی رو سے اعتراض کیسا؟!

تنبیہ وتدقیق۔ اس تحقیق وتنقید کے بعد ایک تنبیہ بطور تدقیق کرنا چاہتا ہوں کہ معترض صاحب نے جو معنے اس روایت کے سمجھے ہیں کہ نکاح سے تیسرے روز ولیمہ کرنا ناجائز ہے یہ معنے غلط ہیں اور عام لوگ اس روایت کے یہی معنے کرتے ہیں اور فاضل اڈیٹر صاحب نے بھی اسی مفہوم کو لحاظ میں رکھکر جواب دیا ہے ورنہ اس روایت کے یہ معنے نہیں ہیں اور نیل الاوطار ص ۹۳ میں جو بحث بنسبت وقت ولیمہ کہی ہے وہ اس حدیث کے مفاد سے زائد ہے۔ فافہم۔ بلکہ اس روایت کا مفاد اس سوال کا جواب ہے کہ دعوت ولیمہ کتنے روز تک جاری رکھنی چاہیے آیا ایک ہی دن میں سب لوگوں کو بلا کر کھلا دیا جاوے یا چند روز تک متفرق طور پر بھی بلا کر کھلا سکتے ہیں۔

چنانچہ یہ امر سبل السلام کی عبارت ذیل سے ظاہر ہے۔ جو امیر یمانی رح نے اس حدیث کے ذیل میں لکھی ہے ؂

والحدیث دلیل علی شرعیة الضیافة	یہ حدیث دو دن تک دعوت ولیمہ کرنے پر ہے

فی الولیمة یومین ففی اول یوم واجبة کما یفیدہ لفظ حق لان اثابت اللازم وتقدم الکلام فی ذلک وفی الیوم الثانی سنة ای طریقة مستمرة یعتادہ الناس فعلھا لا یدخل صاحبھا الریاء والسمع وفی الیوم الثالث ریاء وسمعة فیکون فعلھا حراما والاجابة کذالک وعلیہ اکثر العلماء فقال النووی اذا اولم ثلاثا فالاجابة فی الیوم الثالث مکروہ وفی الثانی لا تجب مطلقا ولا یکون استحبابھا فیہ کاستحبابھا فی الیوم الاول وذھب جماعة الی انھا لا تکرہ فی الثالث لغیر المدعو فی الیوم الاول والثانی لانہ اذا کان المدعو کثیرین وھو یشق جمعھم فی یوم واحد فدعا فی کل یوم فریقا لم یکن فی ذلک ریاء ولا سمعة وھذا اقرب وجنح البخاری الی انہ لا باس بالضیافة لو الی سبعة ایام

مشروع ہونے کی دلیل ہے پس پہلے دن کی دعوت قبول کرنی تو واجب ہے جیسا کہ لفظ حق بتلاتا ہے کیونکہ حق ثابت اور لازم کو کہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق سابقاً ذکر ہو چکا اور دوسرے دن کی دعوت سنت ہے یعنے ایسا مستمرہ طریقہ ہے جس کے لوگ معتاد ہیں۔ اس میں صاحب دعوت پر ریا اور سمعہ کا الزام نہیں آسکتا اور تیسرے دن کی دعوت میں ریا اور سمعہ پایا جاتا ہے پس وہ حرام ہے۔ اور اسی طرح اس دعوت کا قبول کرنا (بھی حرام ہے) اور اسی پر اکثر علما ہیں۔ امام نووی نے کہا جب کوئی تین دن تک دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنی مکروہ ہے اور دوسرے دن کی قطعاً واجب نہیں اور اس کا استحباب پہلے دن کے استحباب کی طرح نہیں ہے۔ اور ایک جماعت علماء اس طرف بھی گئی ہے کہ تیسرے دن کی دعوت ایسے شخص کے حق میں جو پہلے اور دوسرے دن نہیں بلایا گیا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ جب مدعو بہت ہوں اور ایک دن میں سب کو جمع کرنا شاق ہو تو ہر

حیث قال باب حق اجابة الولیمة والدعوة ومن اولم سبعة ایام ونحوہ ولم یوقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما ولا یومین واشار بذلک الی ما اخرجہ ابن ابی شیبة من طریق حفصة بنت سیرین قالت لما تزوج ابی دعی الصحابة سبعة ایام والیھا اشار البخاری بقولہ ونحوہ وفی قولہ ولم یوقت ما یدل علی عدم صحة حدیث الباب عندہ قال القاضی عیاض استحب اصحابنا اھل السعة کونھا اسبوعا فاخذت المالکیة بما دل علیہ کلام البخاری (سبل جلد ۲ ص ۴۹)

دن ایک فریق کو بلائے تو اس میں ریا اور سمعہ نہیں۔ اور یہ امر ذہن کے بہت قریب ہے۔ اور امام بخاری کا میلان اس طرف ہے کہ اگر سات روز تک یہی سلسلہ ضیافت جاری رکھا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی صحیح میں اس کے متعلق باب باندھا ہے کہ اس امر کی دلیل کہ ولیمہ اور عام دعوتوں کا قبول کرنا واجب ہے اور اس امر کا بیان کہ کوئی سات یا زیادہ روز تک ضیافت کرتا ہے اور آنحضرت صلعم نے اس کے لئے ایک دن یا دو دن کی حد مقرر نہیں کی ؂

اس میں امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جو ابن ابی شیبہ نے حفصہ بنت سیرین کے طریق سے روایت کی کہ جب میرے باپ نے نکاح (ثانی) کیا تو صحابہ کی سات روز تک دعوت کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آٹھ روز تک کی اور اسی کی طرف امام بخاری (لفظ نحوہ (مثل اس کی) سے اشارہ کیا ہے اور امام بخاری نے جو یہ کہا کہ آنحضرت صلعم نے کوئی حد مقرر نہیں کی اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ انکے نزدیک یہ حدیث (ترمذی) صحت کو نہیں پہنچی۔ قاضی عیاض نے کہا ہمارے اصحاب نے اہل وسعت کیلئے ایک ہفتہ تک دعوت کرتے رہنا مستحب جانا ہے پس مالکیوں نے اس امر کو پکڑا جس پر امام بخاری کا کلام دلالت کرتا ہے یعنے یہ کہ اس کی کوئی حد نہیں ہے ؂

؂ نامہ نگار صاحبان درود پورا لکھا کریں جہاں مضامین اتنے طویل ہوتے ہیں تو درود میں اختصار کیوں؟ (اڈیٹر)

اسی طرح امام شوکانی نے نیل میں اور حافظ ابن حجر نے فتح میں اس حدیث کے ضمن میں اس کا یہی مفہوم لکھا ہے۔ پس معترض صاحب کا اس روایت کے رو سے اعتراض درست نہ رہا۔ کیونکہ جو معنے اس کے انہوں نے سمجھے ہیں وہ غلط ہیں اور جو صحیح معنے ہیں اس کے خلاف عمل نہیں ہوا اور جو اصل اعتراض ہے اس کا جواب مولانا ثناء اللہ نے خود بحوالہ نیل الاوطار دیدیا ہے۔ فتدبر

خاکسار سیالکوٹی۔

اہل تقلید و اہل تحقیق کا مناظرہ

مہربانی کر کے سطور ذیل کو بغرض افادہ عام شائع فرماویں :-

مضافات اعظم گڈھ میں مہوارہ نامی شہر یکی ایک مشہور بستی ہے وہاں کے شرفاء شرافت خاندانی کے علاوہ دولت علم سے بھی مالامال ہیں۔ یہ بستی ہمیشہ سے معدن علوم و مخزن صنائع رہی ہے چنانچہ اس وقت بھی بہت سے علماء دین موجود ہیں مولوی حکیم خلیل الرحمن صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ آپ نے عرصہ تک مدرسہ اہلحدیث دہلی میں علوم عربیہ کا درس دیا ہے اور چند روز تک سفارت کانفرنس کا کام بھی انجام دیا ہے اور اب ہر قسم کی ملازمت سے آزاد ہو کے اپنے وطن اصلی (مہوارہ) میں قیام کر کے اشاعت توحید و سنت میں مشغول ہیں۔ اگرچہ اس نواح کے علماء، صلحاء عوام و خواص متبع رسوم آبا و اجداد ہیں مگر آپ بلاخوف لومۃ لائم بذریعہ تحریر و تقریر تردید شرک و بدعت میں مصروف ہیں۔ اتفاق سے مولوی عبد الحی صاحب (جو ایک نوجوان حنفی المذہب دیوبندی الخیال ہیں) دیندار اور علماء حنفی المذہب مہوارہ میں وارد ہوئے پھر کیا تھا مخالفین کے گھروں میں گھی کے

چراغ جلگئے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اب ہم کامیاب ہو گئے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی عبد الحی صاحب سے تنہائی میں ملاقات کی اور سمجھایا کہ اس نواح میں عموماً مسلمانوں کے عقائد خراب ہیں کوئی تعزیہ پرست ہے تو کوئی قبر پرست کوئی شرک میں مبتلا ہے تو کوئی بدعت میں گرفتار ہے۔ مجھے اور آپکو چاہیئے کہ دونوں ملکر امر مشترک یعنی اصلاح عقائد میں کوشش کریں۔ جب اس سے فارغ ہوں تو تقلید یا عدم تقلید وغیرہ مسائل میں مناظرہ کریں مولوی عبد الحی صاحب اس وقت ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ مگر آخر کار کسی وجہ سے بحث کرنے کے واسطے مستعد ہو گئے مولوی صاحب موصوف مسجد میں بیٹھے تھے یار لوگ مولوی عبد الحی صاحب کو لیکر وہیں پہونچے بعد قیل و قال بسیار مولوی عبد الحی صاحب نے تقلید شخصی کے اثبات کا بار اپنے گردن پر لیا اور حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

(مولوی عبد الحی صاحب) یوں تو تقلید بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے مگر میں بطریق اختصار صرف ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس سے تقلید کا حقہ ثابت ہو جاوے گی حاضرین غور کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے اتبعوا السواد الاعظم اس میں نص صریح حکم دیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں جو بڑی جماعت ہو اسکی پیروی لازم ہے[1]۔ اور ظاہر ہے کہ

مقلدین کی جماعت مانعین تقلید سے بہت بڑی ہے لہذا مقلدین کی اقتداء کر کے مقلد ہونا ضروری ہوا میرے خیال میں اس دلیل کے بعد اور کسی دلیل کی ضرورت نہوگی۔

(مولوی خلیل الرحمن صاحب) مولانا آپکی دلیل بہت معقول ہے مگر افسوس کہ امام ابو حنیفہ رح زبان حال سے اسکو رد کر رہے ہیں۔ دیکھئے جمہور (صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعینؒ) تو نماز وتر کو سنت کہتے ہیں مگر امام صاحب سواد اعظم کو چھوڑ کر نماز وتر کو واجب فرماتے ہیں۔ خود امام صاحب کے شاگرد بھی اس مسئلہ میں اپنے استاد کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر بعد امام ابن الہمام حنفی مذہب کے ایک رکن ہو کر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں اگرچہ امام ابو حنیفہ رحکا ہم خیال کوئی نہیں مگر کیا پروا ہے جب دلیل امام کی مؤید ہے مولانا غور کیجئے کس دلیری سے سواد اعظم کو چھوڑتے ہیں۔ بعد ازاں تمام احناف جس میں آپ (مولوی عبد الحی) بھی داخل ہیں اس سواد اعظم کو چھوڑ کر اکیلے امام ابو حنیفہ رح کی پیروی کر کے نماز وتر کو واجب کہتے ہیں۔

نمبر۲ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں تقلید کا نام و نشان نہ تھا صدیوں کے بعد جن لوگوں نے تقلید کو رواج دیا وہ اس حدیث کے مخالف ہوتے کیونکہ اُنہوں نے سواد اعظم کا خلاف کیا۔ اور مقلدین زمانہ پوچھتے ہیں کہ تو مقلد کیوں ہوا وہ کہتا ہے سواد اعظم کی تابعداری کا حکم ہے میں اسلئے مقلد ہوا حالانکہ سواد اعظم اس کے شامل ہونے سے ہوا ہے جو متبوع کا درجہ ہے پس نتیجہ یہ ہوا کہ مقلد اپنی تقلید کی دلیل یوں بیان کرتا ہے کہ میں اسلئے مقلد ہوا ہوں کہ میں مقلد ہوں۔ ایسی دلیل پر کون اہل علم ہو کر نہ ہنسیگا حقیقت یہ ہے کہ جبتک تابع (مصداق ضمیر مخاطب) اور متبوع (مصداق سواد اعظم) [illegible] حدیث مذکور کے معنے نہیں سمجھے جاوینگے تب اس حدیث کو اہل علم کے سامنے بطور مذاکرہ علمیہ کے پیش کرنا [illegible] عام اس سے مقلد ہوں یا غیر مقلد اس [illegible] کریں۔ ہر ایک صاحب کے خیالات [illegible]

[1] یہ حدیث گو از رو سے روایت صحیح نہیں لیکن معنے میں صحیح ہے مگر افسوس کوئی صاحب اس کے معنے بیان کرتے اور اسکو دلیل بناتے ہوئے اسکی مشکلات پر غور نہیں کرتے۔ قاعدہ ہے ایک شخص یا فریق تابع ہوتا ہے تو دوسرا شخص یا فریق متبوع (جس کی تابعداری کی جاتی ہے) اب سوال یہ ہے کہ سواد اعظم جو بموجب حدیث مذکور متبوع ہیں کون ہیں اور اتبعوا میں جو بصیغہ خطاب تابع ہیں کون ہیں؟ کچھ شک نہیں کہ حسب منشا مستدل بعید مقلدین سواد اعظم سے مراد جماعت مقلدین ہے۔ جو کثیر ہے تو تابع کون ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک مقلد سے

جو بزرگ متقدمین کی پیروی کرتے ہیں وہ بھی اس گروہ کے پیرو ہیں جو حدیث اتبعوا السواد الاعظم کا مخالف اور سواد اعظم (صحابہ و تابعین و تبع تابعین وائمہ مجتہدین) کے خلاف تھا۔

نمبر ۳۔ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں کوئی بھی حنفی نہ تھا صدیوں کے بعد جن لوگوں نے تقلید کا قلادہ گردن میں ڈالا وہ بھی سواد اعظم کے مخالف ہوئے۔

نمبر ۴۔ جو لوگ تحقیق حق کو اپنا نصب العین اور آیت و حدیث کو اپنا پیشوا بنائے ہوئے ہیں وہی لوگ سواد اعظم کے بھی متبع ہیں کیونکہ سواد اعظم سے اہل حق (جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین) وائمہ مجتہدین و نیز تمام علمائے محققین داخل ہیں) مراد ہیں۔ اور مذکور الصدر لوگ انہیں کے متبع ہیں۔

(مولوی عبدالحی صاحب) چونکہ ہر شخص آیات واحادیث کا مطلب نہیں جانتا لہذا کسی امام کی تقلید کرنی چاہئے کیونکہ بے سمجھے ہوئے آیات واحادیث پر عمل کرنا مشکل ہے۔ ائمہ رحمہم اللہ نے حدیثوں کا مطلب واضح کر دیا ہے۔

(مولوی خلیل الرحمن) مولانا آپنے پہلی دلیل سے بالکل گریز اختیار کیا جب تک آپ میرے جواب کی صحت اور اپنی دلیل کے سقم کو تسلیم نہ کریں دوسری دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

(مولوی عبدالحی صاحب) خیر اب اس کو جانے دیجئے آپ اس دلیل کا جواب دیں۔

(مولوی خلیل الرحمن صاحب) مطالب آیات تو مفسرین نے بیان کئے اور مطالب احادیث شراح حدیث نے واضح کئے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی آپ تقلید کرتے ہیں انہوں نے کوئی کتاب تفسیر کی تصنیف کی نہ شرح حدیث کی اگر آپ لوگ مطلب سمجھانے کی وجہ سے مقلد ہوتے ہیں تو مفسرین و شراح حدیث کی تقلید کریں۔ میں چند آیتیں اور چند حدیثیں لکھکر پیش کرتا ہوں آپ ان کا وہ مطلب بیان کیجئے جو امام صاحب نے بیان کیا ہو خواہ ان کی کتاب میں ہو یا ان سے بنقل صحیح کہیں منقول ہو۔ اور آپکو اجازت دیتا ہوں کہ جس آیت یا حدیث کا مطلب چاہیں مجھ سے دریافت کریں میں پابندی قواعد علوم عربیہ حسب بیان مفسرین و شارحین انشاء اللہ العزیز بیان کرونگا۔

مولوی خلیل الرحمن صاحب یہاں تک پہنچے ہی تھے کہ چند آدمیوں نے شور و غل کیا آخر بعض دوراندیشوں نے درخواست کی کہ اس وقت گفتگو ختم کی جاوے دوسرے وقت پھر گفتگو ہوگی۔ باقی آئندہ۔ راقم حاضر الوقت عبدالغفار بجوادی

معقول شکایت کا مقبول جواب

اخبار اہلحدیث مجریہ ۳۔ جولائی ۱۶ء صفحہ ۱۲ کالم ۱ پر ایک مضمون زیر متفرقات بعنوان "ایک معقول شکایت" منجانب جناب حکیم خیر محمد صاحب رئیس ڈیرہ غازیخان دربارہ شکایت اہلحدیث کہ کوئی مضمون اخبار شریف کا آسان نہیں ہوتا درج ہے جس سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حکیم صاحب ممدوح نے باوجود علم و ادب عربیہ بہی خواہ پیارے اہلحدیث ہوتے ہوئے مضامین (جو درج اخبار ہوتے رہتے ہیں اور بالکل آسان اور عام فہم ہوتے ہیں) اخبار اہلحدیث کی آسانی اور عام فہم ہونے کی نفی فرما دی ہے جس پر کوئی بھی صاد نہیں کر سکتا۔ میری عقل ناقص میں پرانے بہی خواہ اہلحدیث ہونے سے مراد ہے کہ بہت مدت سے خریدار ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو پھر یہ شکایت معقول نہیں ہے میں نے صرف قریب دو سال سے پیارے اہلحدیث سے آشنائی کا شغل ہے میں کوئی اردو۔ فارسی۔ عربی (عربی سے بے بہرہ ہیں) بہت مہارت نہیں رکھتا معمولی پریکٹس (مہارت) ہے۔ باوجود اپنے میں اتنے نقائص رکھنے کے میں نے ابتدا آشنائی سے آجتک کوئی ایسا مضمون پیارے اہلحدیث میں نہیں دیکھا جو جناب حکیم صاحب ممدوح کی نفی کی زد میں آسکتا ہو میری تحریر حقیر پر اگر چنداں بار نہ ہو۔ تو میں ایسی تحریریں بشہادت اور اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہوں جس سے کسی بھی صاحب انصاف کو امکان انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ کہ اہلحدیث کی جدائی کے عرصہ اور پھر دوبارہ اجرا پر کس قدر غمزدہ خطوط اہلحدیث کے فراق میں اور پھر کس قدر مسرت آمیز مکتوبات اہلحدیث کے وصل میں خاص دفتر اہلحدیث میں موصول ہوئے اور وقتاً فوقتاً درج اخبار ہوتے رہے ہیں۔ کیا حکیم صاحب ممدوح ٹھنڈے دل سے غور فرما کر کسی ایسے نتیجہ پر قدم رنجہ فرما ہونگے جو قریب قریب میری گذارش سے ملے۔ اگر بقول جناب حکیم صاحب ممدوح پیارے اہلحدیث کے کل مضامین کی آسانی کی نفی خریداران کے دل میں ہوتی تو اخبار مذکور کو بندش اور پھر دوبارہ اجرا پر ایسے خطوط دفتر اہلحدیث میں ہرگز نہ آتے۔ میں اسبات کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ حکیم صاحب ممدوح نے اور ملکوں میں آسان اور عام فہم ہونے یا نہ ہونے کی بھی لاعلمی بیان فرمائی ہے۔ مگر عرض ہے کیا صرف ایک ڈیرہ غازیخان کا علاقہ ہی دنیا میں ایسا ہے جہاں نرالی طرز کی اردو وغیرہ خوانندہ ہیں۔ حکیم صاحب کے پرانے بہی خواہ اہلحدیث ہونے سے بھی تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اخبار اہلحدیث کی عمر بھی اس علاقہ میں زیادہ ہے۔ پھر آسانی اور عام فہمی مضامین کی نفی چہ معنے؟ پرانا نہیں تازہ مثال یہ ہے کہ میں شروع جنوری ۱۹۱۶ء میں بمقام کورانی ضلع الہ آباد میں ملازمت پر آیا (رخصت سے واپس ہوکر) اور تین ماہ یعنی آخر مارچ ۱۹۱۶ء تک وہاں رہا پھر یہاں بمقام کھنڈاول ضلع مرزاپور میں تبدیل ہوکر آیا آجتک سارا ہی چھ ماہ عرصہ گذرا۔ جتنے اخبار اہلحدیث کورانی اور یہاں کھنڈاول میں مجھکو وصول ہوئے ہیں وقتاً فوقتاً سب دوست و آشنا کو دکھائے

سب نے قبولیت کی نظر سے دیکھے۔ آپ اخبار مذکور کی نسبت سچ ہی کہا ہے

نظیر اسکی نہیں ملتی یہاں پر نظر کرکے دیکھا
بھلا کیونکر نہو عمدہ کلام ابو الوفا ہے

میری خاص ذات سے ہمیشہ پیارے اہلحدیث اور اڈیٹر صاحب کے حق میں حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر نکلتا ہے اور نکلتا رہا ہے

جزاک اللہ عن شر النوائب
جزاک فی الدارین خیرا

آخر میں گذارش ہے کہ میں اس معقول شکایت کی مضمون طرازی اور آشفتہ بیانی کی نسبت تو ہرگز کچھ نہیں عرض کر سکتا۔ ہاں اس معقول شکایت کا اثر اشاعت اخبار پر بُری طرح پڑنیکا سخت احتمال ہے۔ کیونکہ معقول شکایت تو مجھ صاحب ممدوح کو بہت مدت کے بعد سوجھی اور ڈیرہ غازیخان سے یہ اُبلی تک پیدا ہوتے ہی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اللھم احفظ اھلحدیث من ھذا و زد فی اشاعتھا۔ آمین

تابعدار خریدار ۲۹۰۵ از گھوراول۔

جنازہ بے نماز

اہلحدیث مورخہ ۸ رشعبان کے صفحہ ۱۲ کالم ۱ میں فاضل اڈیٹر نے بذیل ذکر اس مسئلہ کے کہ بے نماز کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے یا نہیں فرماتے ہیں۔ خاکسار کی تحقیق میں بھی بے نماز کافر نہیں رہتا بلکہ اس کے دل میں خدا اور رسول کی تصدیق ہو اسلئے جنازہ اُس کا جائز ہے حدیث میں آیا ہے جو لا الہ الا اللہ پڑھے اسکے پیچھے نماز پڑھو اور اُسکا جنازہ بھی پڑھو۔ فاضل اڈیٹر کے تحقیق کے متعلق گذارش ذیل ہے۔

اول۔ اولاً یہ کہنا اس مسئلہ (بے نمازی کا جنازہ) کی بنا اس پر ہے کہ تارک نماز کافر ملت ہے یا نہیں مشکوک فیہ ہے۔ کیونکہ بعض افراد مسلمین مرتکبین بعض جرائم پر ترک صلوۃ جنازہ وارد ہے جیسے قاتل نفس کما فی حدیث مسلم[1] اور ثانیاً میں نماز جنازہ نہیں پڑھنے کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ کافر ملت ہو اور لا الہ الا اللہ کا قائل نہ ہو۔

دوم۔ کفر اور اسلام کے احکام ایک دنیوی ہوتے ہیں اور ایک اُخروی نماز جنازہ اُن حقوق میں سے ہے جو دنیا میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ہے اس موقع پر صرف یہ دیکھنا ہے کہ تارک نماز کے ساتھ اسلامی برتاؤ (جس میں نماز جنازہ بھی ہے) حق ہے یا نہیں اور ہمکو اپنا مسلمان بھائی اُس کو سمجھنا حق ہے یا نہیں اللہ پاک فرماتا ہے فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ۔ یعنی تمہارا اسلامی بھائی وہ ہے جو کفر سے توبہ کرے اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے یہ آیت نص صریح ہے اس بارہ میں کہ بے نمازی اسلامی بھائی نہیں ہے پھر حقوق اسلامی کا وہ کیونکر مستحق ہو سکتا ہے۔

یہاں اس کا بالکل موقع اور محل نہیں ہے کہ بے نمازی کے کفر ایمان کی بحث کی جائے اور قائل لا الہ الا اللہ کے نجات کی بحث کی جائے کیونکہ یہ بالکل فیصلہ سے خارج ہے یہاں بحث احکام دنیوی کی ہے نتیجہ آخرت کی۔ باقی رہی وہ حدیث جس کا حوالہ مولانا ثناء اللہ صاحب دیتے ہیں اسکی سند اور تنقید سند کی ضرورت ہے۔ علاوہ یہ مضمون کہ تارک نماز کے پیچھے نماز پڑھو بے محل معلوم ہوتا ہے[2]

(مولوی) عبد الوہاب از کانپور

نکاح زانیہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ معروض آنکہ فقیر کا اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ رشعبان ۱۳۳۴ھ کے سوال نمبر ۱ کے جواب میں چند شبہات ہیں بروہ گذارش جناب والا انکو رفع فرماویں دیگر آنکہ زانیہ حاملہ کے نکاح میں فقیر کو ہمیشہ تردد رہتا تھا جناب والا کی قلم سے جائز معلوم ہوا لہذا اس کو ضرور حل فرماویں اور بے فائدہ سمجھکر نہ چھوڑ بیٹھیں۔ میری نیت اس مسئلہ میں محض تحقیق حق ہے خدا کے واسطے کے لئے اسکو حل فرماویں۔

جزاک اللہ فی الدارین خیرا

آپکے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ زانیہ حاملہ اگر اپنے زانی کے ساتھ نکاح کرے تو باوجود حمل کے بعد توبہ نکاح صحیح ہے اور وطی بھی جائز ہے اور اگر حمل غیر کا ہے تو ملاپ نہ کرے نکاح صحیح ہے۔

فدوی کی ناقص تحقیق میں قبل وضع حمل نکاح صحیح نہیں خواہ حمل اسی ناکح کا ہو یا غیر کا اور وطی تو فرع نکاح ہے۔ ملاحظہ ہو آیت وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ اسکے عموم سے امام جلال الدین سیوطی رحمہ نے دلیل پکڑی ہے کہ زانیہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے دیکھو تفسیر درمنثور۔ اور مسک الختام صفحہ ۵۵۳ میں ذیل الاولات سے نقل کرکے تحریر کیا ہے وقال ابو حنیفۃ یعتد بوضعہ ولو کان من زنا لعموم الآیۃ ترجمہ کہا امام ابو حنیفہ رحمہ نے بلکہ حاملہ زانیہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ حمل زنا سے ہو واسطے عموم آیت وأولات الأحمال کے۔ اور مسک الختام صفحہ ۵۵۳ میں ہے "و موید عموم است حدیث سعید ابن المسیب انصاری که مردے از انصار نزد ابوداؤد مروی گفت بری گرفتم زن دوشیزہ را در پردہ او پس داخل شدم بروے ناگاہ وے آبستن است پس ذکر حدیث را گفت مفارقت کرد آنحضرت میان ہر دو" اور عون المعبود شرح ابوداؤد کے صفحہ ۲۰۷ میں زیر شرح اس حدیث کے لکھا ہے قال الامام الخطابی فی المعالم فی الحدیث حجۃ ان ثبت لمن رای الحمل من الفجور یمنع عقد النکاح۔ اور سفیان ثوری رح اور ابو یوسف اور احمد رح اسحٰق رح کا یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کا مذہب جواز کی طرف ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے اور حدیث میں ہے انہ فرق بینھما ولو کان النکاح وقع صحیحا

[1] سلہ رفع مقدم رفع تالی کو مستلزم نہیں فافہم (اڈیٹر)
[2] سلہ یہ کس نے کہا؟ (اڈیٹر)

لم یجز التفریق لان حدوث الزنا بالمنکوحۃ لا یفسخ النکاح ولا یوجب للزوج الخیار والحدیث سکت عنہ المنذری انتہیٰ (محمد عاشق از رنگیلپا نوالہ ضلع لاہور)

اڈیٹر۔ زانیہ حاملہ کے نکاح کی دو صورتیں ہیں ایک تو اسی شخص سے ہو جس کے زنا سے وہ حمل ہے دوسرا اُس کے غیر سے ہو۔ دوسری صورت میں تو میں بھی وضع حمل کے انتظار کا قائل ہوں اور جن بزرگوں کے اقوال آپنے نقل کئے ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں ائمہ حنفیہ کا فتویٰ کتب فقہ میں صاف ہے کہ زانی کا اپنے مزنیہ حاملہ کے ساتھ نکاح جائز ہے بہر حال آپ کو جو اشتباہ پیدا ہوا ہے تو وہ دو صورتوں کے ملا دینے سے ہوا ہے حالانکہ دو الگ الگ ہیں۔

رمضان شریف کی آمد

رمضان شریف کا مہینہ آگیا ہے مسلمانوں کو اس سارے مہینہ میں روزے رکھنے چاہئیں روزہ سے مراد صرف کھانا سے پرہیز کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب اپنے آپکو تمام برائیوں سے بچانے کا بھی ہے یومیہ نماز اور تراویح روزوں کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب اسلام میں بعض نئی رسومات رواج پاتے جاتے ہیں اسلام کی بنا رسومات اور ظاہر داری پر نہیں ہے لفظ اسلام کے معنے ہی تن دادن و گردن نہادن کے ہیں۔ گذشتہ شرارت کو ہمیں یہ دیکھکر نہایت مایوسی ہوئی کہ بہت سے دیہاتی مسلمان اس تہوار کو منانے کے لئے حلوا روٹی اور فاتحہ خوانی میں مصروف تھے۔ جب تک کہ ایسی رسومات جیسا کہ پیر صاحب کی خانقاہ کے سامنے فاتحہ پڑھنا شیرینی تقسیم کرنی اور منت ماننا بند نہیں ہونگیں تب تک مسلمان اسلام کی حلاوت سے بے بہرہ رہیں گے۔ حلاوت اسلامی جو کہ خدا تعالیٰ نے اسلام

میں ودیعت کی ہے اُس سے وہ لوگ کبھی محظوظ نہیں ہو سکتے جو رسومات کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ جب ایک غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے تو اُسکے ایمان کا اصول اول لا الہ الا اللہ ہوتا ہے لیکن تعجب ہے کہ جو لوگ نسلاً بعد نسل مسلمان چلے آتے ہیں وہ اِس مقدس اصول کو پس انداز کر دیتے ہیں جو کہ اسلام کی اصل جڑ ہے اُنکا عقیدہ ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ پیر صاحب ہمارے نجات دہندہ ہیں ہمیں مسلمان ہونیکا دعوےٰ ہے پس ہمیں اُس خدا کے اوپر ایمان رکھنا چاہئے جو ہر ایک کی فریاد سنتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جو کوئی میرے پاس فریاد کریگا میں اُسکی فریاد

> **بہی خواہان اہلحدیث**
>
> **رمضان شریف میں اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ تام کرینگے۔ اور عصر کی تخفیف سے فایدہ اوٹھاوینگے؟**

سنونگا (أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ) خدائی وعدے کبھی جھوٹے نہیں ہوتے۔ ہمیں خدا کے پاس آرزو کرنی چاہئے۔ اور یقیناً ہماری فریاد سنیگا ہمیں اسیکا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے اور وہ ضرور ہمارے لئے کھولیگا۔

لفظ رمضان کے معنے جلنے کے ہیں یعنے وہ مہینہ جس میں روزہ اور نماز کی وجہ سے خدا کے فضل کے دروازہ کھل کر تمام دنیا کے گناہ خاکستر ہو جاتے ہیں۔ عبادت کے معنے صرف سر کو نیچا کرنا نہیں ہے بلکہ عبادت ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے خالق سے ہمکلام ہو سکتا ہے مسلمانوں کا طریقہ عبادت دنیا کے تمام

مذاہب کی عبادتوں سے اچھا ہے ہمیں ہوش کرنی چاہئے کہ ہم دن بدن فنا کے گھڑے میں کھینچے جا رہے ہیں۔ ہمیں اپنے دل میں سوچنا چاہئے کہ خدا نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہمیں ہمیشہ خدا کی رضا کو تسلیم کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو مومن ثابت کرنا چاہئے۔ آؤ ہم سب ملکر آیندہ رمضان مبارک کا خیر مقدم کریں اور اُن برکات سے محظوظ ہوں جو وہ ہمارے لئے لا رہا ہے اور خدا کی رحمت سے مستفیض ہوں اور امریکن ڈاکٹر کی علی طور پر تصدیق کریں جو کہتا ہے کہ روزوں سے تمام بیماریاں دور ہو جاتیں ہیں اور آٹھ پہر تک کھانا نہ کھانے سے آدمی بیماریوں کی تمام شکایات سے بچ جاتا ہے۔ آؤ ہم دنیا پر اس بات کو واضح کردیں کہ قرآن مقدس کی تمام تعلیم حکمت پر مبنی ہے لارڈ ہیڈلے وغیرہ انگلستان میں مشرف باسلام ہوئے ہماری دعا ہے کہ تمام یورپ خدا کے فضل سے اسلام کے پرامن مذہب کے زیر سایہ ہو جاوے آمین۔

شیخ غلام غوث ڈاکخانہ پوری
ملک اوڑیسہ

اہلحدیث آنہ فنڈ

اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور میں یہ تجویز پاس ہوئی تہی کہ کانفرنس کے لئے ہر عید کے موقعہ پر فی کس کم سے کم آنہ وصول کیا جایا کرے اسکا نام ہے اہلحدیث آنہ فنڈ اس کی صورت آسان یہ ہے کہ دو چار جوان ملکر نماز عید کے موقعہ پر یا اُسکے متصل ہی مسلمانوں سے چار فی کس ایک آنہ یا جتنا کوئی زیادہ دے وصول کرلیں اس کے متعلق اشتہارات بھی طبع ہو گئے جس جس صاحب کو جتنے جتنے مطلوب ہوں منگوا لیں مگر جلدی وقت قریب ہے ابو الوفا ء سکرٹری

متفرقات

ہیضہ سے بچو (۱) ہیضہ کے کیڑے کھانے اور پینے کے ذریعہ سے اندر داخل ہوتے ہیں۔

(۲) تازہ میوہ جات آج کل کے موسم میں نہیں کھانے چاہئیں۔ اگر کھاویں تو پکا کر کھانے چاہئیں۔

(۳) سبزیات خام نہیں کھانی چاہئیں۔ اونکو بھی اچھی طرح پکا کر کھانا چاہئے۔

(۴) صرف نلکہ کا پانی پینا ہیضہ سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ چاہ ات کا پانی استعمال کرنا سخت خطرناک ہے۔ اس لئے اوسکو استعمال نہیں کرنا چاہئے اگر ان ہدایات پر عمل کیا جاوے۔ تو ہیضہ سے ضرور بچا جا سکتا ہے۔ المشتہر سلیجۃ آفیسر صاحب میونسپلٹی امرتسر

اہلحدیث۔ مفید اشتہار کے استعمال کی ہدایت بھی کر دی جاتی۔ تو یہ اشتہار زیادہ مفید ہوتا

محمدیہ کمپنی کی بابت بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ بہت شرکا کے تقاضا سے کاروبار بند کر کے روپیہ جمع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج دہم اگست تک بینک کے پاس چار ہزار آٹھ سو چودہ روپے جمع ہیں۔ قریباً بارہ تیرہ سو روپیہ کا تقاضا باقی ہے شرکا مطمئن رہیں۔ حفاظت روپیہ کی بہت کوشش کیجاتی ہے

مضمون روزہ اخبار نور قادیان نے روزہ کے متعلق مضمون مفصل لکھا ہے جو عام فہم ہونے کیوجہ سے مفید ہے۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے اوس میں افطاری اور سحری کے اوقات لکھنے میں سخت غلطی کھائی ہے پہلی تاریخوں میں سوا سات بجے فطار لکھا ہے۔ یہ وقت کلکتہ میں تو صحیح ہو سکتا ہے۔ پنجاب میں تو سوا سات بجے سورج اتنا اونچے ہوتا ہے۔ کہ بہت سے کاہل نمازی اوس وقت نماز عصر پڑھا کرتے ہیں۔ مذکورہ پرچے کی قیمت ایک آنہ ہوگی۔ پتہ دفتر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

آمین سے منع نہیں کیا ۱۲۔ جون کے اہلحدیث میں ایک مضمون مفتی صاحب جنید کے آمین بالجہر سے منع کرنے کے متعلق نکلا۔ اوس کے جواب میں محمد عبد العزیز صاحب جنیدی مفتی صاحب کی طرف سے لکھتے ہیں۔

"جامع مسجد میں حاجی دین محمد نے جمعہ کی نماز میں آمین بالجہر کہی۔ لوگوں نے اسکو خلاف (عادت) آمین پکار کر کہنے سے منع کیا۔ تو وہ سب کے سامنے بد تہذیبی سے تالیاں مارنے لگا۔ اور گردن کی رگیں پھیلا کر زور زور سے بولنا شروع کیا۔ عوام نمازیوں نے اوسکی اس حرکت ناشائستہ کو دیکھکر اوسکو سمجھایا۔ اور کہا بھائی اگر لڑنا ہو۔ تو باہر جاکر لڑنا یہ مسجد عبادت خانہ ہے بس اس گستاخی کے باعث اوسکو یہ ہدایت کر دی تھی۔ ورنہ مسجد سے نکالنے کی کس کی مجال ہے۔ اور بخدا

تقویت الایمان کا سندہی ترجمہ

اہلحدیث کانفرنس نے تقویت الایمان کا سندہی میں ترجمہ کرایا ہے۔ اب اوس کے طبع کرانے کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب سندھی پریسوں سے واقف ہوں۔ تو اطلاع دیں مگر پریس ایسا ہو۔ کہ ترجمہ کی اصلاح اور کاپیوں کی تصحیح کا بھی ذمہ وار ہو سکے۔

(ابو الوفاء)

اسکا یہ آمین پکار کر کہنا محض حسد اور عناد سے تھا کیونکہ یہی حاجی قاضیوں کی مسجد میں مدت سے نماز پڑھتا ہے۔ وہاں پر اس نے کبھی آمین پکار کر نہیں کہی۔ اور مسجد اسٹیشن پر دو چار جمعہ پڑھے وہاں پر بھی آمین نہ کہی۔ اب اس کا اچانک آمین پکار کر کہنا کسی کے بہکانے یا حسد کی بنا پر تھا۔ ورنہ ہم پکار کر آمین کہنا نعوذ باللہ برا نہیں سمجھتے

(ذرہ الاحقر خیرہ محمد عبد العزیز)

حسد اور عناد دل کا فعل ہے جسپر سوا عالم الغیب کے کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اسکا خیال بھی کرنا چاہئے اگر حسب تعلیم مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی آمین کو فتنہ انگیز کہتے۔ تو ہم بھی آپکو جزاکم اللہ کہتے۔ (اہلحدیث)

مدرسہ ہوڑہ کی امداد کرو سید نصیر الدین صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ ہوڑہ (کلکتہ) محلہ فیلخانہ اپنے مدرسہ کی حالت زار بیان کر کے اصحاب اہلحدیث سے استمداد کرتے ہیں۔ ایسے غریب مدرسہ کی امداد ہو جائے۔ تو کار خیر جاری رہ سکتا ہے۔ جزاکم اللہ

دو سوال جواب طلب سوال (۱) کپڑے کے اوپر نا کلی کی سیاہی کا دھبہ دفع کرنے کی ترکیب درکار ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع کریں۔

سوال (۲) سنا تھا کہ جس لیتے دیا سلائی لال مصالحہ والی یکم جولائی سنہ ۱۹۱۶ء سے بند ہو جاویگی۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ یہ بات کہانتک ٹھیک ہے اور اسپر کب عملدرآمد ہوگا۔ (ایک سائل از تحصیرہ دولت)

ایک سوال کوئی اخبار یا رسالہ ایسا نکلتا ہے جس میں زیادہ تر ریلوے یا انجنیری کی بابت مضمون ہوں (محمد سعید از کھارچہ ضلع ندیا)

عجیب سوال ایک صاحب (منشی نور محمد از موضع میان ضلع جہلم) دریافت کرتے ہیں کہ حنفی بھی اپنے امام کے قول پر اعتماد کلی رکھتے ہیں۔ اور مرزائی بھی مرزا صاحب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ نہ وہ براہ راست آیت حدیث کو دیکھتے ہیں نہ یہ سنتے ہیں۔ اسلئے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ اس سوال کے مخاطب مولانا حافظ صاحب وزیر آبادی اور مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری غرض جس جس کا نام اہلحدیث میں دیکھا۔ سب کو مخاطب کیا مع ان کے خاکسار ایڈیٹر کو بھی۔ اس لئے جواب ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے والے اونکو نبی یا رسول۔ ابن اللہ وغیرہ جانکر اون کے اقوال کو حجت مانتے ہیں حنفی اپنے امام کو اس خیال سے نہیں مانتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ عالم تھے۔ محقق تھے۔ وہ اپنے مسائل پر دلائل رکھتے تھے

انتخاب الاخبار

شیخ [illegible] میں ابنا بابو جان محمد صاحب امرتسری [illegible] رمضان صاحب [illegible] انتظام [illegible] مراد [illegible] ۲۳ [illegible] مولوی احسن [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] بنگال [illegible] ریاست [illegible] رسالہ [illegible] تمام اخبار [illegible] اعلان رمضان [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] تمام دنیا [illegible]

[illegible] جرمنی [illegible]

[illegible] انگلستان [illegible] سے بھی [illegible]

ایسا ہی معاہدہ کے پابند ہیں۔ اس لئے تمام سلطنتیں فوجوں اور جنگی بیڑوں کی آراستگی میں مصروف ہو گئی ہیں۔

ان تمام سلطنتوں کی اس تیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنکوں، تجارتی منڈیوں اور جہاز ران کمپنیوں وغیرہ پر بہت برا اثر پڑا ہے۔

لوگ بنکوں سے روپیہ نکال رہے ہیں جس سے بینکوں اور ساہوکاروں [illegible] کمپنیوں کا دیوالہ نکل چکا ہے۔

جہاز ران کمپنیوں کا تمام [illegible] نظر نہیں آتی۔

چونکہ [illegible] سلطنتوں کی تجارت [illegible] اس لئے تمام دنیا [illegible] شروع ہو گیا

[illegible] انگلستان [illegible] اعلان کر دیا ہے۔

ہندوستان میں بھی [illegible] بمبئی [illegible] ہیں۔ دریائے [illegible]

اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible] جرمن سے [illegible] نہیں دیکھ سکتے۔

اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ فرانس [illegible] اٹلی [illegible] جنگ [illegible] شروع ہوئی ہے [illegible] جنگ کا [illegible] جو کسی [illegible] عداوت کا نتیجہ ہے [illegible]

خبر آتی ہے کہ روس اور جرمنی [illegible] کی طرف

بڑھ رہی ہیں۔

اخبار پاونیر الہ آباد کو لندن سے تار ملا ہے کہ برطانیہ فرانس کو اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ الگ تھلگ رہے۔ اور جرمنی کو روس کے خلاف آسٹریا کی مدد کرنے کا موقع دے کہ جرمن بیڑا بحر شمالی سے جنوبی جانب آ سکے۔

لندن کی خبر ہے کہ روس کے فوج اور بیڑہ کی تمام آمادگی کے اعلان پر قیصر ولیم [illegible] جرمنی میں [illegible] قانون کا اعلان کر دیا ہے۔

فوجی نقل و حرکت کی [illegible] آخر [illegible] صوبہ [illegible] ذخیرہ کو محفوظ رکھنے کی درخواست کی ہے۔

وائنا [illegible] گورنمنٹ آسٹریا کے اخبارات سے پایا جاتا ہے کہ آسٹریا کی افواج دریائے ڈینیوب کو [illegible] بلغراد [illegible] ہو گئی ہیں [illegible] ہو گئی ہے۔ اور آسٹریا [illegible] پیش قدمی کر رہی ہے۔

[illegible] بلغراد میں آسٹریا کی توپوں کی گولہ باری سے [illegible] اٹھی ہے اور وہ جل رہا ہے۔

ایران میں ابتری کا انسداد

۳۱ جولائی گورنمنٹ ہند نے کراچی کے ایرانی تجارت کو یقین دلایا ہے کہ [illegible] ایران کی گورنمنٹ جنوبی ایران میں ابتری کے انسداد کی پیش بندی کر رہی ہے۔ اس لئے [illegible] گورنمنٹ ہند کی جانب سے کسی کاروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

[illegible]

قابل دید اسلامی کتابیں

تاریخ اسلام

پانچ ضخیم جلدیں — صفحات ۱۱۳۲

نہایت محنت۔ تحقیق اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور عجیب پیرایہ میں لکھی گئی ہے جسے بڑے زور کے ساتھ اور بلا خوف تردید اعلان کیا جا سکتا ہے کہ زبان اردو میں اس سے پیشتر ایسی مرتب تاریخ اسلام نہیں لکھی گئی۔ اس کی مزید کسی اور تعریف کی کیا ضرورت ہے کہ یہ شاہکار تاریخ ملک کے مشہور و معروف جادو رقم انشا پرداز جناب شیخ مرحوم سیالکوٹی کے زور قلم کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ کے مشہور اہل علم حضرات اس کی نسبت اظہار پسندیدگی فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ

"جو خوشی اس کے مطالعہ سے ہوتا ہے اسکا اظہار میں اس سے بہتر الفاظ میں نہیں کر سکتا کہ بسا اوقات دوران مطالعہ میں چشم پر آب ہو جاتا ہوں۔ اور اس کا اثر میرے دل پر کئی کئی دن تک رہتا ہے۔ خدا کرے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہے۔" قیمت پانچ جلد للعہ

علمائے اسلام - ۲۵ کی پانچ نامور اہلحدیث کے قابل دید حالات ۱۰

تعلیم القرآن - کو تمام مذاہب عالم کی تعلیمات سے افضل ثابت کیا گیا ہے ۱۰

عصمت انبیاء - انبیاء کرام کی نسبت جو غلط قصے مشہور ہیں۔ انکا ابطال ۸

عصمت نبوت - ایک پادری کے جواب میں۔ قیمت ۵

اخلاق محمدی - نہایت قابلقدر اور ضروری کتاب۔ قیمت ۸

اعجاز القرآن (بجواب تنویر الاذہان مصنفہ مسٹر اکبر مسیح عیسائی) قرآن شریف کے بے مثل اور حد اعجاز تک فصیح و بلیغ ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۸

اسلام اور اوسکی حقیقت - اسلام کے کل اصول و عقائد کی فلاسفی رعایتی قیمت ۶

نماز اور اوسکی حقیقت - مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ رعایتی قیمت ۳

روزہ اور اس کی حقیقت رعایتی قیمت ۳

نیرنگ کا ناول - عربوں کے مسلمانوں کا دلچسپ ناول۔ قیمت رعایتی ۴

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

حجم ۵۸۰ صفحے

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادت مالی و بدنی۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ قربانی عقیقہ ولیمہ۔ صدقۃ الفطر اور شادی۔ غمی کی رسومات اور دیگر ضروریات دین کے ساتھ مسائل طہارت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں لوجہ بے خبری احکام دین کے متعلق جو شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس سے دینیات کو صرف اعتقادی طور پر ہی بیان کر دینا کافی نہیں سمجھا گیا بلکہ تمام امور کو فلسفیانہ طور پر سہل اور مدلل صورت میں ثابت کیا گیا ہے۔ تمام قبیلوں کی تقلید ...[illegible] ... مصنف مولانا

الواضح احمد - علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں بھی درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ سفید چکنے کے بہت عمدہ ولایتی کاغذ پر قابل تعریف لکھائی۔ چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ قیمت رعایتی بلا جلد ۱۲ مجلد ۱

پیارے ولی کے پیارے حالات

(حجم ۵۲۵)

یا

سوانح عمری حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

اس میں حضرت کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ الہامات۔ کرامات۔ ارشادات۔ مکتوبات۔ ملفوظات۔ تعلیمات۔ اور قصائد۔ حضرت کے دیوان کے انتخاب۔ درود وظائف نصائح وعظ۔ مفصل طور پر نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں ذکر ہیں۔

غرضیکہ

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے کہ جو ایسے عجیب طریق سے مفصل لکھی گئی ہے۔ کاغذ نفیس۔ لکھائی۔ چھپائی دیدہ زیب دیکھتے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔

قیمت رعایتی بے جلد ۱۰ مجلد ۱۲

جملہ کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیے

حاجی عبدالغنی منیجر حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ پنجاب

R. L. No. 35

ضروری اعلان مندرجہ ذیل کتب کی بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں ختم ہوا چاہتی ہیں [illegible] جلدی منگوا لیجیے

اتقان [illegible] امام جلال الدین سیوطی [illegible] الاتقان فی علوم القرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الانتقاد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست کتب [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے [illegible]
روساء و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
[illegible]
ممالک غیر سے [illegible]
[illegible]

اجرت اشتہارات

کالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
قاضی [illegible] ایڈیٹر اخبار اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد (۱۱) نمبر (۴۳)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں خصوصاً اہلحدیث کی [illegible] خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں میں [illegible] کو مضبوط کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) ہر [illegible]
(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]

امرتسر مورخہ ۲۲ رمضان ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قادیانی مشن

مسئلہ تکفیر

ایک شخص خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مگر اس کے کسی عقیدہ یا عمل کی وجہ سے علماء اس کو کافر کہیں تو اس کو تکفیر کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو جو حقیقتاً مسلمان ہے کافر کہنے والا خود کافر ہے یا نہیں۔ یہ ایک سوال ہے جس کو حل کرنے کے لئے (حسب [illegible]) آج یہ عنوان تجویز ہوا ہے۔

قادیانی مشن میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے یا نہیں۔ قادیانی پارٹی اس کو کافر کہتی ہے لاہوری پارٹی محض انکار سے کافر نہیں کہتی بلکہ جو لوگ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں ان کو کافر کہتی ہے کیوں؟ اس کا جواب

مرزا صاحب کی تحریر بہت ہی قابل قدر ہے آپ اپنے رسالہ تاج الرسالہ (؟) میں لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ محمد حسین صاحب ابو سعید بٹالوی نے [illegible] جس سے کہ شاید ہو کہ [illegible] آپ کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سے جس کا لفظی نتیجہ اعداء الفریقین کا کافر ہونا ہے اس خط میں سلام مسنون سے یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہیں کرسکا۔" (صفحہ ۲۴۱)

اس حوالہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک بحکم حدیث مومن کا مکفر خود کافر ہے چونکہ اس بیان میں حدیث کا حوالہ ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ پہلے ہم وہ حدیث نقل کریں پھر اس کا جواب دیں۔

حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

ایما رجل قال لاخیہ کافر	جو کوئی کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو وہ کفر کا کلمہ (؟)

فقد باء بہا احدہما
(بخاری جلد [illegible])

(قائل اور مخاطب) میں سے ایک پر عائد ہوتا ہے یعنی مخاطب اگر واقعی کافر ہے تو وہ ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے؟

اس حدیث کی طرف مرزا صاحب نے اپنے استدلال میں اشارہ کیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس حدیث کے معنے امام بخاری کی تشریح سے بتائیں ہم لاہوری پارٹی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تارک الصلوٰۃ کے حق میں جو اختلاف ہوا ہے کہ وہ کافر ہے یا نہیں بہت سے ائمہ کیا اسکو کافر کہتے ہیں اور بہت سے علماء اسکو کافر نہیں بلکہ مومن جانتے ہیں تو کیا جو لوگ اسکو مومن جانتے ہیں انکے نزدیک پہلا گروہ جو بے نماز کو کافر جانتا ہے کافر ہے؟ کیونکہ انہوں نے مومن کی تکفیر کی ہے یا آپ لوگوں کے نزدیک بھی وہ کافر ہیں اگر ہیں تو صاف کہئے اگر نہیں ہیں تو اس حدیث کا کیا جواب ہے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حاطب بن ابی بلتعہ صحابی رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی کہ مکہ والوں کو آنحضرت کے ارادہ کی خبر دی وہ خط پکڑا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب کو منافق کہا حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ مومن ہے ایسی صورت (مومن کی تکفیر) پیدا ہو گئی حالانکہ حضرت عمر حاطب کو ایسا کہنے سے نہ منافق ہوئے نہ کافر نہ حضور نے عمر کو کسی بات کی تنبیہ فرمائی۔

اس قسم کی مشکلات محدثین واقف ہوتے ہیں اگر وہ کسی حدیث کو سمجھا کرتے ہیں تو اپنی وسعت نظر سے چاروں طرف نظر ڈالا کرتے ہیں۔

جناب مرزا صاحب چونکہ علوم دینیہ میں کسی استاد کے شاگرد نہیں تھے بلکہ محض مطالعہ (یا بقول خود علم لدنی) کا نتیجہ تھا اس قسم کے مشکل مقامات پر ہنوز تشریح کی ضرورت ہے ہم اس حدیث کی تفسیر او تشریح اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ امام المحدثین استاد الفقہاء امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ کی تفسیر پیش کرتے ہیں جس سے امام ممدوح کی دقت نظر اور فن حدیث میں قادر الکلامی کا بھی اندازہ ہو سکے۔

امام بخاری نے اس مضمون کے لئے دو باب تجویز کئے ہیں ایک کا نام رکھا ہے باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال۔ دوسرے باب کا نام رکھا باب من لم یر اکفار من قال متاولا او جاھلا۔ پہلے باب کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دوسرے مسلمان کو بغیر تاویل کے کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ دوسرے باب کا مطلب ہے کہ جو کوئی تاویل سے یا بے خبری سے کسی مسلمان کو کافر کہے وہ کافر نہیں۔ امام بخاری اسی باب میں حضرت عمر اور حاطب کا قصہ لائے ہیں صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۹۰۱ ملاحظہ ہو۔

اس تقریر کو عام فہم بنانے کے لئے ہماری تشریح کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ آدمی کسی دوسرے شخص کو صرف غصے اور رنج سے کافر کہتا ہے اس کہنے کے لئے اوسکے پاس کوئی شرعی وجہ نہیں ہوتی بلکہ محض اپنا غصہ اور بیہودہ پن ہوتا ہے اس کی علامت اور ثبوت یہ ہے کہ ایسے شخص پھر صلح وصحبت کے دوسرے وقت اسی شخص کو مسلمان بھی سمجھنے لگ جاتے ہیں ایک وقت میں اس کے ساتھ سلام کلام ترک کر کر دوسرے وقت اسی سے سب کچھ جاری ہے۔

بعض لوگ کسی دوسرے شخص کو اس وقت کافر کہتے ہیں جب ان کے نزدیک اوسکا کوئی فعل ایسا ہو جس پر کوئی آیت یا حدیث وارد ہو یا انکا فہم بطریق دیانت اون کو راہنما ہو کہ یہ کام کفر ہے اگرچہ دل میں اس شخص خاص کی عداوت یا غصہ اس کہنے کا باعث نہیں ہوتا اس کی پہچان یہ ہے کہ اونکو اس شخص سے کوئی سابقہ تعارف بھی نہیں ہوتا۔ تاہم وہ اوسکو کافر کہتے ہیں پہلی قسم کے لوگ بے تاویل ہیں دوسری قسم کے لوگ متاول ہیں اسلئے پہلے لوگ خود کافر ہیں (اور صورت دوسرے شخص کے کافر ہونے کی) کیونکہ اونکی بنا محض نفس امارہ پر ہے دوسری قسم کے لوگ متاول ہیں اسلئے وہ کافر نہیں خواہ وہ شخص جس کے حق میں انہوں نے فتوے کفر دیا ہے مومن بلکہ حاطب بن ابی بلتعہ جیسا صادق مصدوق بدری مسلمان بھی ہو کیونکہ انکی بنا نفس امارہ پر نہیں بلکہ اس فہم خالص اور نیت صادق پر ہے جو آیت یا حدیث سے مستنبط ہے گو محل کی تعیین میں ان سے غلطی ہوئی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضاہ نے حاطب جیسے صادق ومصدوق مومن کو منافق کہا باوجود اس کے عمر فاروق خود منافق یا کافر نہ ہوئے۔

خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ بحکم حدیث نبوی انما امرء ما نوی ہر آدمی کو اپنی نیت کا بدلہ ہے جسکی نیت کسی شخص سے عداوت اور محض نفسانیت کی ہے وہ تو اس کو کافر کہنے سے خود کافر ہے کیونکہ وہ شرعی حدود کی پروا نہیں کرتا۔ اور جسکی نیت عناد اور نفسانیت کی نہیں بلکہ محض نیک نیتی سے وہ کافر کہتا ہے جیسے حضرت عمر نے حاطب کو کہا اور امام شافعی وغیرہ بے نماز کو کافر کہتے ہیں تو ایسا شخص کافر نہیں خواہ وہ شخص جسکو اسنے کافر کہا ہے پکا مومن ہو۔

یہ تقریر جو بالکل صحیح واقعات اور ائمہ حدیث کی تصریحات پر مبنی ہے پیش کر کے ہم قادیانی مشن کی اوس پارٹی سے پوچھتے ہیں (جو مرزا صاحب کے منکروں کو کافر نہیں کہتے بلکہ مکفر کے کافر کہتے ہیں) کہ آپکے اور مرزا صاحب کے خیال کے مطابق حضرت عمر اور امام شافعی امام حنبل وغیرہ بزرگان دین کافر ہیں؟ کیا آپ لوگوں کا یہی اعتقاد ہے اگر ہے تو ہم بھی مان لینگے کہ آپ لوگ اپنے اصول کے پکے پابند ہیں اور اگر نہیں کہتے تو ہم کہینگے تلک اذا قسمۃ ضیزی (یہ تقسیم غلط ہے)

نتیجہ یہ ہوا کہ گو مرزا صاحب آپ لوگوں کے خیال میں پکے مومن ہیں تاہم اونکی تکفیر کرنے والوں کو آپ لوگ کافر نہیں کہہ سکتے۔

لاہوری پارٹی کے ممبروں سے ہمیں حسن ظن ہے کہ وہ ہماری معروضہ تقریر کو غور سے دیکھکر نتیجہ سے اطلاع دینگے۔

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

ساری دنیا کا جنگی مطلع

یورپ کے بادشاہوں میں لڑائی کی خبریں آ رہی ہیں گو ہم اسکو تمام دنیا میں جنگ قرار دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آج دنیا کی کیفیت یہ ہے کہ تمام دنیا پر یورپ کی حکومت ہے۔ حکومت تین طرح کی ہے۔ ملکی جیسی ہندوستان میں انگریزی حکومت ہے۔ دوسرے اخلاقی جیسی افغانستان میں انگریزی اثر ہے۔ تیسری تجارتی۔ یہ تیسری قسم کی حکومت آج یورپ کو تمام دنیا پر حاصل ہے کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی ضلع یورپ کی اشیاء سے خالی نہیں یہاں تک کہ رات کو روشنی حاصل کرنے کے لئے دنیا یورپ کی محتاج ہے اسکو ہماری غفلت کہو یا کمزوری سمجھو بہرحال

واقع یہی ہے کہ اس وقت تمام دنیا پر یورپ کی حکومت ہے یہی وجہ ہے کہ لڑائی تو شروع ہوئی روس۔ فرانس اور جرمنی میں مگر اثر اوس کا ہندوستان میں بھی پہنچا کر تجارت بند بہت سے لوگ بیکار تمام حلقوں میں گھبراہٹ بنکوں میں روپیہ کی کمی قوموں اور دوکانوں پر اثر۔ ابھی خبر ملی ہے کہ کانپور میں چمڑے کے متعلق چھ سو آدمی بیکار ہو گیا ہے الاماں غرض ہر ایک قوم اور ہر ایک فرد اس سے خائف ہے فرمان خداوندی

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً[1]

ایسے ہی موقع کے لئے ہے۔ شروع شروع میں افواہ تھی کہ تین سلطنتیں (آسٹریا۔ جرمنی اور اٹلی) ایک طرف ہونگی روس۔ فرانس اور انگلستان دوسری طرف۔ سب سے پہلے آسٹریا نے قدم رکھا اوسکو روس نے دھمکی دی ادہر جرمنی کو دیکھا ابتو فرانس اور انگلستان کے مبتلا ہونے کی بھی تصدیق ہو گئی حدیث شریف میں ملحمہ عظیمہ (بڑی جنگ) کی بابت جو خبر آئی ہے کیا عجب کہ یہی ہو اس قسم کی لڑائی کی بابت یہ کہنا صحیح ہے لا عین رأت ولا اذن سمعت نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی سمندر کا رنگ سرخ ہو جانے کا خطرہ ہے یاجوج ماجوج کی طرح

هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

کا نظارہ ہو گا۔ بری اور بحری جنگیں اپنا اثر دکھا دینگی غرضکہ دنیا کا جغرافیہ نیا بنیگا اور خون کی ندیاں جاری ہوں گی پانی کے بجائے خون پینے کو ملیگا۔

ابھی سے ایک سلطنت دوسری کو الزام دیکر قیامت کے نقشہ بَيَّتَلاًا وَمُوْنَ کی تصدیق کر رہی ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ خوشی سے اس جنگ میں کوئی شریک نہیں ہوا بلکہ کوئی زبردست طاقت انکو اس میں مبتلا کر کے خطاب کرتی ہے

ذٰلِكُمْ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ

یہ تمہارے کاموں کا نتیجہ ہے

ابھی کل کا واقع ہے ترکی سلطنت کو تقسیم کرنے کے سمجھوتے ہو رہے تھے آج یہ کیفیت ہے کہ ہر ایک سلطنت منت کرتی ہے کہ ترک ہمارے ساتھ رہیں اس موقع پر ترکوں کی فراست بھی قابل دید ہے کہ کیا کرتے ہیں گو یہ خبر یورپ کو کم وحشت میں ڈالنے والی نہیں کہ ترک بھی اپنی فوجی طیاری میں مشغول ہیں جہاز پر جہاز بنوا رہے ہیں لیکن یہ یقین کرنا کہ اونکا رخ کدہر کو ہے سخت مشکل ہے غالباً وہ اس شعر پر عمل کرتے ہونگے ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک کو چاہت بتائی جاتی ہے

اس وقت یورپ کی سلطنتوں میں کوئی سلطنت ایسی ہو گی جس میں کل سلطنتوں کے سفیر موجود ہوں کیونکہ اعلان جنگ ہونے پر بحکم

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

سب سلسلے قطع ہو جاتے ہیں سفیر اپنا بوریا بستر باندھ کر رفو چکر ہو جاتے ہیں مگر ترکی سلطنت میں سب موجود ایک دوسرے کی تاک میں لگے ہونگے وہ باب عالی میں گیا کیا کر گیا۔ وہ گیا کیا کر آیا۔

گو پولیٹیکل حلقوں میں اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ ترک جرمنی کی طرف ہونگے کیونکہ سوا جرمنی کے باقی ہر ایک سلطنت نے ترکوں کو کوئی نہ کوئی نقصان پہونچایا ہے مگر ہماری رائے یہ ہے کہ ترکوں کے دماغ میں اگر عقل ہو تو شیخ عطار مرحوم کی نصیحت پر عمل کریں جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے ؎

چون رسیدی بر دو پایان راہ اضطرار
در میان شاں نہ آئی زینہار

خیر دنیا میں تو جو کچھ ہو گا وہ ہو گا غور کیا جائے تو یہ کوئی نئی بات بھی نہیں دنیا میں بہت عرصہ سے اعلان ہو چکا ہوا ہے:

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

جس کا مطلب شیخ سعدی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

جہاں در مندی مکن عبر کہاں
کہ بریک نمط مے نماند جہاں

دنیا ایک چکر ہے جو ایک جگہ نہیں رہتا اسلئے ہم ہندوستانیوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے بھلے کی دعا کرنی چاہیے۔ خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہم پہلے ہی سے مردہ ہیں ہم میں کسی قسم کی زندگی نہیں تو ہی ہم کو آفات سے محفوظ رکھکر زندگی بخش۔

تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

"ٹھکانا ایک بستر کا"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی مدینۃ رسولک یعنی اے خدا مجھکو اپنے رستے میں شہادت دے اور مجھے مدینہ شریف میں موت دیجیو اس آرزو کو ایک اہل درد نے نظم میں لکھا ہے جو یہ ہے:۔ (ایڈیٹر)

مجھے دولت کی پروا ہے نہ مجھکو فکر ہے زر کا
نہ کھٹکا مجھکو دوزخ کا نہ خدشہ روز محشر کا
میری آنکھوں میں نقشہ ہے ہمیشہ روضے اطہر کا
تمنا ہے جو کچھ دل کی تو سودا ہے وہی سر کا
میں چاہتا ہوں مدینے میں ٹھکانا ایک بستر کا
مجھے جلدی بلا لو یا حبیب اللہ میں تنہا ہوں
غم فرقت سے بیٹھا ہند میں مدت سے روتا ہوں
نہ دل میں چین آتا ہے نہ شب ہی کو میں سوتا ہوں
تڑپ کر لوٹ کر دیں بھر کو اپنی گھٹاتا ہوں
تمنا ہے لے ور پر ٹھکانا ایک بستر کا
تب دوری سے میرا حال روز افزوں ہے گو ناگوں
کبھی ہوتا ہے مجھے آپ گلہ ہے وحشی یا مجنوں
اگر یوں ہی کی مرغ بسمل سا تڑپ کر جان سے جاؤں
تو کیا امید ہے کبھی سرزمین پاک کو پاؤں
ترے کوچے میں کافی ہے ٹھکانا ایک بستر کا
ہوس جینے کی رکھتا ہوں نہ مرنے کی تمنا ہے
مجھے آٹھوں پہر یثرب کی بستی کو ترستا ہے

[1] اس فتنہ سے ڈرو جو خاصکر ظالموں کو نہیں بلکہ کل لوگوں کو پہنچیگا۔ (قرآن)

ہمیشہ درد فرقت میں تڑپنا اور رونا ہے
میرے مولا میرے آقا تیرا کیسا مدینہ ہے
ملے اس جا مجھے یارب ٹھکانا ایک بستر کا
مجھے جنت کی خواہش ہے نہ پروا حور و غلماں کی
حقیقت روبرو میرے نہیں کچھ باغ رضواں کی
میں جھاڑوں اپنے پلکوں سے زمیں اس ارض بطحا کی
کہ جس در پہ جھکی جاتی ہے پیشانی سلیماں کی
مجھے اس در پہ ملجائے ٹھکانا ایک بستر کا

صبا جب جائیگی طیبہ تو کچھ ہیں کام لیجانا
درود و قدس کا بھی تحفۂ عظام لے جانا
میری پیغام میری یہ عرض خام لے جانا
شکست آرزو کا آخری پیغام لے جانا
وہ ارض پاک میں چاہئے ٹھکانا ایک بستر کا

میں دربار رسالت میں ہوں استادہ ٹھوکر کے
تیری سرکار پایا ہوں نہیں بے جستجو کرکے
تجھی سے عرض کرتا ہوں میں خود کو روبرو کرکے
در دولت پہ آیا دور سے ہوں آرزو کرکے
میں پاؤں آپکے پائیں ٹھکانا ایک بستر کا

شفیع المذنبیں مولا غریبوں کے ہو تم داتا
تمہاری نظر رحمت کا گنہگاروں میں ہے چرچا
ہے میرا آپکے سرکار عالی ایک معروضا
قبول افتد زہے قسمت اگر یہ مدعا دل کا
مجھے روضہ پہ ملجائے ٹھکانا ایک بستر کا

حریم پاک میں جاؤں تو محشر ہی بپا کردوں
لپٹکر روضۂ انور سے اپنی جاں فدا کردوں
کبھی آنکھوں کا تحفہ دوں کبھی کچھ ماجرا کردوں
کبھی دلکے کروں ٹکڑے کبھی سر کو فدا کردوں
عوض میں جسم و جاں کے لوں ٹھکانا ایک بستر کا

قیامت میں شفاعت کے لئے سرکار آئینگے
پس از بخشش بہت سے خلد کے محلوں میں جائینگے
بہت حور و قصور و جنتی انعام پائینگے
تو اسدم بندۂ درگاہ یہ عرضی سنائینگے
ملے سرکار سے مجھکو ٹھکانا ایک بستر کا

میرے مولا بجز تیرے میرا اب کون والی ہے
کہاں جاؤں کہ دنیا سر بسر الفت سے خالی ہے
مدینہ کی زمیں صل علیٰ شان جمالی ہے
خداوندا تیری سرکار کیسی بے مثالی ہے
عطا ہو ارض طیبہ میں ٹھکانا ایک بستر کا

یہی ہے التجا ناجی شہنشاہ مدینہ سے
مجھے ملجائے تھوڑی سی زمیں ارض مدینہ کی
چلی آتی ہے بوئے جاں فزا سمت مدینہ سے
الٰہی خاص الفت ہے مجھے کوچۂ مدینہ سے
دلادے فضل سے اپنے ٹھکانا ایک بستر کا

(صوفی)

پیغام محمدی

سوال گندم جواب چنا

اس عنوان کے نیچے منشی محمد بخش الدین اسلام نگری کے مضامین درج ہوا کرینگے۔

سوامی دیانند پر سوال ہوا۔

پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے اسلئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے جس طرح وہ جیسا تیقن کریگا اسی طرح جیو کام کریگا اسوجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے تیقن ہوتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے۔ ستیارتھ صـ۲۵۳

نوٹ از خاکسار! ناظرین سوال کا مطلب صاف ہے کہ خدا کو تینوں زمانوں کا علم ہے۔ نہ کہ یہ مطلب کہ خدا کا علم متغیر ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایک وقت میں وہ تینوں زمانوں کے واقعات کو جانتا ہے یہ ایک سوال ہے جو کہ سری سوامی دیانند جی سرسوتی بانی آریہ سماج سے کیا گیا۔ اب دیکھئے آپ جواب میں کیا ہی خوب ارقام فرماتے ہیں۔ غور سے سنئے۔

جواب۔ ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہوکر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہوکے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہوکر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہوکر نہیں رہتا یا نہ ہوکے ہوتا ہے

(ستیارتھ صـ۲۵۳)

خاکسار۔ جملہ آریہ صاحبان عموماً اور مسافر آگرہ خصوصاً بتلا سکتے ہیں کہ سائل کے سوال سے اس جواب کو کس قسم کا تعلق ہے اور کہ سوامی جی نے سوال کے سمجھنے اور جواب دینے میں کس قدر ذہن خرچ کیا ہے سوامی جی نے کیا معقول جواب دیا ہے کہ چونکہ زمانہ متغیر ہے اس لئے خدا کو تینوں زمانوں کا علم نہیں ہو سکتا ورنہ علم الٰہی میں تغیر آجائیگا۔ افسوس مجھے اتنا نہ سمجھا کہ زمانہ کا تغیر اور بات ہے اور علم کا تغیر اور بات ہے۔ کیا جناب مسافر بتلا سکتا ہے کہ انکے جو کل کے واقعات یاد ہیں کل کا زمانہ بدلنے سے وہ کیوں نہیں بدلے۔ اور کیا سوال گندم جواب چنا اسی کو تو نہیں کہتے؟ خاکسار محمد بخش الدین از اسلام نگر ضلع بدایوں۔

لٹھ داؤدی

روئے زمین کے آریوں سے دو سوال

(۱) سنئے اور پڑھے کئے بغیر ہم کسی دن کو بھی دن کیسے جان سکتے ہیں اگر جان سکتے ہیں تو ثبوت آریہ سماج پیش کرے اور اگر نہیں جان سکتے تو ویدوں کی تاریخ کیسے آریہ سماج نے قائم کرلی۔
ضمیمہ الہام مسافر اور کل آریہ بعجلت جواب دیدیں

(۲) کال چکر میں کتنے کلپ ہیں۔ کل آریہ جواب دیں دو ہفتہ تک آریہ سماج جواب دے دی نہ دیا تو یہ متصور ہوگا کہ ویدوں وغیرہ جملہ کتب آریہ سماج کی تواریخ بالکل بے ثبوت ہے

خاکسار محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مرادآباد

جہاد وید

ویدوں سے جہاد کا ثبوت - ۲/

منیجر

چند سوالات قابل غور

علماء یہود و مسیحی اور علماء اسلام کی خدمت میں متعلق لفظ مسیا اور مسیحا

(از جناب مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

عیسائیوں کے مناظرہ کے متعلق یہ مضمون اچھوتا ہے شائقین مناظرہ عیسائیاں اسکو بغور پڑھیں (ایڈیٹر)

ذیل کے چند سوالات متعلق لفظ مسیح یہودی عیسائی اور مسلمان علماء کے خدمت میں برائے جواب بار آور بھیجے جاتے ہیں کیونکہ اس لفظ کا تعلق ان سب دینوں کے ساتھ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ احباب یہود و پادری صاحبان و مولوی صاحبان دل کھولکر اس مضمون پر خامہ فرسائی فرماکر ملک کو اور بالخصوص مجھ جیسے طالبان حقیقت کو ممنون فرمائینگے۔ اور ہر سہ قسم کے علماء میں سے کسی نے تسلی بخش جواب نہ دیا تو پھر خاکسار حتی الوسع اس مضمون پر روشنی ڈالیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

وہ سوالات یہ ہیں کہ

(۱) مریم صدیقہ کے پسر کا کیا نام ہے؟

(۲) جو نام مریم صدیقہ نے رکھا آیا وہ نام انکا اپنا تجویز کردہ تھا یا خدا ئے پاک کا مقرر کردہ؟

(۳) حضرت صدیقہ کونسی زبان جانتی۔ بولتی اور سمجھتی تھیں اور ان کی مادری زبان کونسی تھی

(۴) جو نام ابن مریم کے لئے تجویز کیا گیا خواہ مریم کی طرف سے خواہ خدائے پاک کی طرف سے وہ نام کس زبان میں رکھا گیا۔ بعبارت دیگر ابن مریم کا نام عبرانی زبان میں رکھا گیا تھا یا یونانی عربی رومی۔ لاطینی یا سریانی زبان میں۔

(۵) کیا سریانی زبان اور عبرانی زبان میں کچھ فرق ہے۔ اگر ہے تو کیا؟

(۶) کیا کسی نبی سابق نے پیشگوئی کی ہے کہ ایک کنواری بیٹا جنے گی اور اسکا نام عمانوایل رکھے گی۔

(۷) اگر کی ہے تو کیا وہ کنواری یہی مریم صدیقہ ہی ہیں؟ اگر وہی ہیں تو کیا انہوں نے اس پاک نوشتہ کے مطابق اپنے بیٹے کا نام عمانوایل رکھا۔ اگر رکھا تو صحیح پتہ کتاب و باب اور درس کا دیا جاوے۔

(۸) اگر انہوں نے عمانوایل نام نہیں رکھا تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(۹) کیا باوجود عمانوایل نام نہ رکھنے کے پہلے نبی کی پیشگوئی پوری ہوئی؟ اگر پوری نہیں ہوئی تو کیا مریم صدیقہ کے وقت میں اس کے پورا ہونے کا وقت نہیں آیا تھا۔؟

(۱۰) کیا صدیقہ سے پہلے یا پیچھے کوئی ایسی کنواری اب تک ہو چکی ہے جس نے اپنے بیٹے کا نام عمانوایل رکھا ہو۔

(۱۱) کیا وہ کنواری ابھی ظہور پذیر ہونے والی ہے۔

(۱۲) اصل زبان میں کنواری کے لئے کیا لفظ ہے؟

(۱۳) کیا مریم صدیقہ نے اپنے پسر کا نام یشوع یا یسوع رکھا۔

(۱۴) اگر رکھا تو کیا یہ نام عبرانی ہے یا سریانی ہے؟ یونانی ہے یا عربی ہے؟ یا کیا ہے؟

(۱۵) اگر عبرانی ہے تو کیا مفرد ہے یا مرکب اور اس کے معنے کیا ہیں۔

(۱۶) کیا یہ نام آنجناب نے کسی پیشگوئی کی بنا پر رکھا یا معمولی طور پر خود بخود تجویز کیا؟

(۱۷) اگر اس نام کے متعلق کوئی پیشگوئی موجود نہیں ہے اور آنجناب نے بھی خود بخود یہ نام تجویز نہیں کیا تو کیا فرشتہ کی ہدایت کے مطابق رکھا؟

(۱۸) اگر فرشتہ کی ہدایت کے مطابق رکھا تو کیا یہ فرشتہ وہی فرشتہ تھا جس نے پہلے نبی کو یہ خبر سنائی تھی کہ کنواری اپنے بچہ کا نام عمانوایل رکھیگی یا یہ فرشتہ کوئی اور تھا۔

(۱۹) اگر فرشتہ وہی تھا تو کیا پہلے نبی کی پیشگوئی اسکو یاد نہ رہی۔

(۲۰) کیا اس فرشتہ کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ پہلے نبی کی پیشگوئی کے مطابق مریم صدیقہ سے کہتا کہ اپنے پسر کا نام عمانوایل رکھے نہ کہ یشوع

(۲۱) کیا لفظ عمانوایل اور لفظ یشوع میں کسی طرح تطبیق ہو سکتی ہے تاکہ فرشتہ کی بات اور سابق پیشگوئی میں کسی قسم کا تخالف نہ ہو اور دونوں باتیں صحیح قرار دی جاویں۔

(۲۲) فرض کرو کہ دونوں اسموں میں تطبیق ہو گئی کہ عمانوایل اور یشوع دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں تو پھر سوال پیدا ہوگا

(۲۳) کہ یشوع کے ساتھ لفظ مسیح کیوں لگایا گیا؟

(۲۴) کیا لفظ مسیح مثل لفظ یشوع عبرانی ہے یا سریانی۔ یونانی ہے یا رومی یا لاطینی یا عربی وغیرہ وغیرہ۔

(۲۵) اگر یہ لفظ عربی ہے تو پھر یشوع عبرانی نام کے ساتھ مسیح عربی نام کس نے ضم کردیا یا کس زمانہ میں کیا اور کیوں کیا؟

(۲۶) کیا مسیح (عربی نام) عبرانی زبان میں مسیا نہیں ہے؟

(۲۷) اگر یہ صحیح بات ہے تو کیا پھر عبرانی میں یشوع مسیا یا مسیا یشوع نہیں ہے۔

(۲۸) اگر یہ پورا اور صحیح نام ہے تو عہد قدیم کی کتب مقدسہ میں لفظ مسیا آتا ہے۔

(۲۹) اگر آتا ہے تو اسکا مفہوم کیا ہے۔

(۳۰) علم صرف کے رو سے یہ لفظ اسم مشتق ہے یا جامد۔ اگر مشتق ہے تو اسکا مصدر اور مادہ کیا ہے اور اس مصدر اور مادہ کے معنے کیا ہیں پھر آیا اسم فاعل ہے یا اسم مفعول۔ یا دونوں۔ دونوں صورتوں میں اس کے معنے کیا ہیں اور اگر جامد ہے تو بھی اس کے معنے کیا ہیں۔

(۳۱) کیا اس لفظ کا اطلاق عہد نامہ عتیق میں اشیاء ذیل پر آتا ہے:۔

(۱) شعائر اللہ مثلاً خدا کے گھر کے برتن۔ خدا کے گھر کے پتھر۔ خدا کے گھر کی لکڑیاں۔

(۲) بنی اسرائیل میں سے ہر ایک برگزیدہ اسرائیلی

(۳) سردار کاہن۔
(۴) مطلق بادشاہ۔
(۵) مطلق نبی۔
(۶) نبی و بادشاہ دونوں۔
(۷) کیا کوئی ایسا آخر زمان نبی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ سب نبیوں سے کرتا چلا آیا جس کی انتظار کی سب نبیوں اور امتیوں کو لگی رہی۔

(۳۲) اگر لفظ مسیا اس قدر وسیع الاطلاق ہے کہ بے جان چیز سے لیکر اعلیٰ درجہ کے ممتاز انسان تک اس کے مفہوم کے اندر داخل ہیں تو اب سوال یہ ہے کہ کتب عہد عتیق یعنی عہد قدیم میں یہ لفظ حضرت یشوع کے لئے بھی آیا ہے یا نہ۔ اگر آیا ہے تو کتاب و باب و درس کا حوالہ دیا جاوے۔

(۳۳) اگر آنجناب کے لئے یہ لفظ نہیں آیا ہے تو پھر آنجناب کے نام یشوع کے ساتھ لفظ مسیا کیوں لگایا جاتا ہے۔ یہ تجویز کس زمانہ میں پاس ہوئی۔

(۳۴) سب سے اول کون شخص تھا جس نے یہ نام آپ کے لئے تجویز کیا۔

اگر مطابق سوال نمبر ۳۱ لفظ مسیا کبھی آخر الزمان نبی کے لئے آیا ہے تو کیا آپ مسیا موعود کا انتظار ختم سمجھتے ہیں [illegible] نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لے آنے [illegible] دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کیا آپ مسیا موعود کی آمد کی بشارت جو انبیاء سابقین شروع سے [illegible] چلے آئے کیا اسی مسیا موعود کی تشریف آوری کی طرف تمام انبیاء کی آنکھیں شروع سے لگی چلی آئیں کیا اسی مسیا موعود کے بعض اوصاف کتب مقدسہ کے رو سے حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابد تک سردار کاہن۔
(۲) خداوند تعالیٰ اُس کے دشمنوں کو اس کی پاؤں تلے کی چوکی بناویگا۔
(۳) اس کے سینگ کو اللہ تعالیٰ بہت اونچا کریگا کہ اس سینگ سے وہ اپنی دشمنوں کو چکنا چور کر دیگا۔
(۴) قیدیوں کو رستگاری دینے والا۔
(۵) خداوند تبارک و تعالیٰ اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالیگا۔
(۶) اس کی تعلیم تزکیہ نفوس کی تاثیر یہ ہو گی کہ اُسکے اصحاب سب کے سب صادق۔ عادل۔ قدسی۔ جاں نثار۔ نیکوں۔ جنگلیوں سمندروں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و بلا خوف و خطر کرنے والے وغیرہ وغیرہ ہونگے۔

(۳۵) کیا علماء یہود کو یحییٰ کے وقت میں ایسے مسیا موعود المنتظر کا انتظار نہ تھا۔

(۳۶) کیا علماء یہود نے خاص طور پر یحییٰ سے یہ سوال نہیں کیا کہ کیا تو مسیا موعود ہے۔

(۳۷) کیا یحییٰ نے ان علماء کو یہ جواب نہیں دیا کہ میں مسیا موعود منتظر میں نہیں ہوں بلکہ وہ میرے پیچھے آئیگا اور اس کی عالیشان کا یہ حال ہے کہ میں اس کی جوتی کے بند کھولنے کی بھی لائق نہیں ہوں۔

(۳۸) کیا ایسے مسیا موعود منتظر کی بابت یحییٰ نے قید خانہ میں سے اپنی دو شاگرد خدمت بابرکت حضرت یشوع میں بھیجکر حضرت یشوع سے یہ سوال نہیں کیا تھا اور کیا آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔

(۳۹) کیا یحییٰ نے اپنی موت تک حضرت یشوع کو یا کسی اور شخص کو مسیا موعود و منتظر تسلیم کیا۔

(۴۰) کیا یحییٰ کا آخری حصہ عمر میں حضرت یشوع سے یہ استفسار کرنا کہ آیا تو ہی مسیا موعود ہے یا ابھی اُسکے ظہور کا وقت نہیں آیا کافی دلیل اس امر کی نہیں ہے کہ وہ حضرت یشوع کو مسیا موعود تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(۴۱) کیا یہودیوں کو کبھی دفعہ آنجناب کی بابت یہ گمان نہیں ہوا کہ یہی مسیا موعود منتظر ہے۔ اور کہ یہی مسیا ابدی سلطنت کرنے والا ہے یہ ہمیں رومیوں کی حکومت سے آزاد ہو کر حضرت یشوع کو اپنا بادشاہ بنا دیں۔

(۴۲) کیا یہودیوں کا اعتقاد نہیں تھا کہ مسیا موعود منتظر داؤد کی اولاد میں سے ہوگا۔

(۴۳) کیا یہودیوں کو معلوم نہیں تھا کہ حضرت یشوع داؤد کی اولاد میں سے ہیں۔

(۴۴) کیا یہودیوں کے اس گمان (کہ یہی یشوع مسیا الموعود و منتظر ہے) اور اس اعتقاد (کہ مسیا موعود و منتظر داؤد کی اولاد میں سے ہوگا) کی تردید حضرت یشوع نے علماء یہود کو بلا کر اس طرح پر نہیں کی کہ تم لوگ کیونکر مسیا موعود و منتظر کو داؤد کا بیٹا کہتے ہو جبکہ وہ خود ہی روح القدس کی ہدایت سے مسیا موعود کو اپنا خداوند (سید مولا۔ آقا۔ آقا) کہتے ہیں جیسا کہ زبور میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میرے خداوند (مسیا موعود) سے کہا ہے کہ (اے مسیا) تو میری داہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ بنادوں۔

(۴۵) جب حضرت یسوع داؤد کی اولاد میں سے ہیں جب حضرت یسوع کا اعتقاد ہے کہ مسیا موعود داؤد کی اولاد میں سے نہیں ہوگا تو کیا حضرت یسوع کو مسیا موعود کہنا خود حضرت یسوع کے اعتقاد کی تردید کرنا نہیں ہے۔

(۴۶) کیا خود حضرت یشوع نے اپنے شاگردوں سے خاص طور پر یہ نہیں پوچھا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں اور جب شاگردوں نے اون کی بابت سنایا وہ سب [illegible] کر کیا پھر خاص طور پر شاگردوں سے نہیں پوچھا کہ تم لوگ مجھے کیا سمجھتے ہو۔ کیا شاگردوں میں سے خاص طور پر پطرس نے آگے بڑھکر نہیں کہا تھا کہ تو خدا کا مسیا ہے۔ کیا پھر حضرت یسوع نے اپنے تمام شاگردوں کو ہدایت نہ کی کہ خبردار مجھے مسیا موعود نہ کہنا۔

(۴۷) کیا حضرت یسوع کا خود بخود اول عام طور پر علماء یہود کو بلا کر اُن کو یہ سمجھانا کہ مسیا موعود داؤد کی اولاد میں سے نہیں ہے۔ و لہذا میں مسیا موعود نہیں ہوں۔ پھر اپنے شاگردوں کو خاص طور پر یہ سمجھانا کہ مجھے مسیا موعود نہ کہنا۔ ان دونوں باتوں سے یہ یقینی نتیجہ نہیں نکلتا کہ حضرت یسوع السلام نبی اپنے فرض منصبی کو کس عمدہ طرح سے ادا کر گئے

جو خطرہ اور خدشہ ان کو اپنی نسبت گزرا تھا یعنی یہ کہ لوگ آپ کو مسیح موعود خیال کرنے لگے ہیں اس خدشہ اور خطرہ کو آپ نے پبلک میں بھی اور اپنی پرائیویٹ مجلس میں بھی اپنی مسیح موعودیت سے انکار کر کے دور کر دیا۔

(۴۸) جب حضرت یحییٰ بھی مسیح موعود ہونے سے انکاری ہیں۔ اور جب حضرت یسوع بھی مسیح موعود ہونے سے انکاری ہیں۔ تو کیا مسیح موعود ان حضرات کی اس انکار کے بعد ان کے زمانوں میں پیدا ہوا۔ اگر ہوا تو اس کا نام کیا تھا؟ کب اس کو حضرت یحییٰ یا یسوع نے مسیح موعود تسلیم کیا؟

(۴۹) اگر پیدا نہیں ہوا۔ تو کیا آپ صاحبان نے کبھی بھی انبیاء سابقین کی طرح اپنی اپنی امت کو یہ وصیت بطور بشارت کی کہ مسیح موعود ہمارے بعد اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا۔

(۵۰) کیا یحییٰ نے صاف صاف علماء یہود سے نہیں کہہ دیا کہ مسیح موعود میرے بعد آئیگا اور کہ میں اسکے پاؤں کی جوتی کے تسمے بھی کھولنے کے لائق نہیں ہوں۔

(۵۱) کیا حضرت یسوع نے کبھی یہ وصیت نہیں کی کہ میرا جانا ہی تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ جب تک میں نہ جاؤنگا تب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مددگار نہیں بھیجیگا۔

(۵۲) جس موعود کے آنے کی بشارت حضرت یسوع نے دی اس موعود کا علم۔ لقب۔ نام آپ نے کیا بتایا۔

(۵۳) آنجناب کی مادری زبان کیا تھی۔ اور آپ کون کون سی زبان بولتے سمجھتے تھے کیا سریانی اور عبرانی کے علاوہ یونانی بھی جانتے تھے؟

(۵۴) سریانی زبان میں لفظ منحمنا کے کیا معنے ہیں۔ کیا یہ لفظ سریانی انجیل میں آتا ہے؟

(۵۵) عبرانی زبان میں لفظ محمدیم کے کیا معنے ہیں۔ کیا یہ لفظ عبرانی عہد قدیم کے کسی صحیفہ میں آتا ہے۔

(۵۶) عبرانی زبان میں لفظ حمدت کے کیا معنی ہیں۔ کیا یہ لفظ عبرانی عہد قدیم کے کسی صحیفہ میں آتا ہے؟

(۵۷) عبرانی میں لفظ مسیحا کے کیا معنے ہیں

(۵۸) جس شخص نے کسی انجیل کا متن یونانی زبان میں لکھا اوس نے ان سریانی یا عبرانی لفظوں کا ترجمہ کیا کیا۔

(۵۹) کیا یونانی زبان میں منحمنا کا ترجمہ بارکلیتس یا پرکلیطس۔ فاسقلیط یا فارقلیطس نہیں کیا گیا۔

(۶۰) لفظ بارکلیتس کا انگریزی ترجمہ کبھی تو کیا جاتا ہے شفیع کبھی شافی کبھی وکیل۔ کبھی مددگار کبھی تسلی دہندہ۔ کیا منحمنا اور مسیحا کے بھی یہی معنے ہیں۔

(۶۱) کیا عیسوی موعود کوئی کامل انسان ہے یا محض روح بلا قالب انسانی۔

(۶۲) اگر وہ موعود کوئی کامل انسان ہے تو اگر منحمنا۔ محمدیم۔ حمدت کے معنے ہوں محمد۔ احمد۔ محمود حمد کردہ شدہ ستودہ۔ تعریف کیا گیا ہے۔ تو کونسی وجہ ہے کہ اس سریانی محمدیم و حمدت و منحمنا کو عربی محمد واحمد قرار نہ دیا جاوے۔

(۶۳) بنا بریں اگر کوئی شخص منحمنا۔ محمدیم۔ حمدت اور بارکلیتس اور مسیحا کے ایک ہی معنے تسلیم کر کے یہ کہے کہ حضرت یسوع نے مسیح موعود منتظر کا نام احمد بتایا ہے تو کیا وہ حق بجانب نہیں ہے؟

(۶۴) اگر موعود عیسوی کوئی کامل انسان نہیں ہے بلکہ صرف مجرد روح ہی روح ہے تو کیا اس اعتقاد کی بنا آغاز عیسویت میں تھی۔ اگر تھی تو حوالہ دیا جاوے۔

(۶۵) کیا پہلی صدی میں اور پھر دوسری صدی میں بعض لوگوں نے یہ دعوے نہیں کیا کہ بارکلیتس یا فارقلیط یا منحمنا موعود ہم ہی ہیں۔ اور کیا ان مدعیان فارقلیطی کے ہزارہا عیسائی لوگ معتقد و مرید نہیں بنے تھے حتی کہ بعض مستند اور نامی گرامی پوپ بھی ان کے دعوے کو تسلیم کر کے ان کی امت میں داخل ہو گئے۔

(۶۶) اگر یہ صحیح ثابت ہو تو کیا کم از کم اتنا ماننا نہ پڑیگا کہ صدر عیسویت میں یہ اعتقاد تھا کہ موعود عیسوی کوئی کامل انسان ہے نہ کہ مجرد روح۔

(۶۷) بالفرض تسلیم کر لیا جاوے کہ وہ موعود عیسوی کوئی مجرد روح ہے تو کیا آج تک وہ کبھی نازل ہوئے۔

(۶۸) فرض کرو کہ روح القدس عید کے دن حواریوں پر نازل ہوئی تو کیا اس روح نے کبھی اُن فرائض کو ادا کیا جو اس موعود کے ذمہ لگنے کی بیان کئے جاتے ہیں مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو اس کے پاؤں کے تلے کی چوکی بنا دیگا وہ دنیا سے نہیں اٹھ سکیگا جب تک کہ اس کا دین قائم اور مستحکم ہو جاویگا۔ اس کی شریعت ابد تک قائم رہیگی وہ دنیا میں عدل و انصاف جاری کریگا اس کی قرن کے لوگ صادق اور صدوق ہونگے۔ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو پاک کریگا اور وہ فوراً پاک ہو جاوینگے۔ وہ ساری باتیں لوگوں کو کھول کر بتائیگا عیسے کی بزرگی کریگا۔

(۶۹) کیا عید پنتکوست کے دن روح القدس نے جو کام کیا وہ یہی نہ تھا کہ اوس نے مختلف بولیاں حواریوں کو سکھا دیں۔ اگر یہ سچ مانیں ہو تو کیا یہ کام موعود عیسوی کے کاموں میں داخل ہے۔

(۷۰) کیا بقول پطرس حواری اس روح کا کام اس پیشگوئی کے مطابق ہیں جو یوایل نبی نے کی تھی (اعمال باب ۲) (۷۱) اگر یہ کام موعود عیسوی کے کاموں میں داخل نہیں ہے بلکہ بقول پطرس صرف یوایل نبی کی پیشگوئی ہی ہے تو پھر کیا اس میں اب بھی شک ہے کہ رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ والتسلیمات ہی مسیحا موعود منتظر ہیں جن کی آمد کی بشارت جملہ انبیاء علیہم السلام شروع سے لیکر حضرت عیسے تک اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے جن کے ظہور پر نور کا انتظار تمام امتیں کرتی ہی آئیں جنکے انتظار میں حضرت یحییٰ قید خانہ میں جان بحق ہوئے جنکو آنے کی اطلاع

حضرت یسوع کے مرفوع الی السماء ہو گئے جس کی
قرن کے لوگ سب کے سب صادق بیان کئے گئے
تھے۔ خود بھی مسیحا یسوع یوں فرماتے ہیں۔
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم
الذین یلونہم۔ الحدیث
یہ زمانہ نہایت ہی آزادانہ طور پر تحقیق کرنے
کا زمانہ ہے۔ اس وقت عیسائی علماء سے ہم کو
توقع ہے کہ وہ جواب با صواب سے مشکور فرماویں گے
(مسیحا لکولی)

نوٹ ثنائی:—

یسوع عبرانی نام ہے۔ عیسیٰ عربی نام ہے
اسی طرح مسیحا عبرانی نام ہے مسیح عربی نام ہے
پس یسوع مسیحا عبرانی ہے عیسیٰ مسیح یا مسیح
عیسیٰ عربی ہے۔ مسلمان علماء بھی لفظ مسیح اور عیسیٰ کے
متعلق علمی بحث کر کے خاکسار کو اور جملہ مسلمین
بلکہ خلائق حق طلب کو ممنون و مشکور
فرماویں۔ اور قرآن مجید کی آیت اسمه المسیح
عیسی ابن مریم (الآیۃ) کی پوری پوری تفسیر
کر کے طالبان تحقیق کا حق ادا فرماویں۔

فتویٰ

کفن پر عہد نامہ لکھنا

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کی ان مسائل میں
کہ اس قصبہ بہار کے اکثر مشائخین کے یہاں یہ رواج
ہے کہ مردہ کے کفن پر عہد نامہ (جسکا ایک جزء کلمہ
طیبہ بھی ہے) لکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے
سبب سے مردہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ بعض
مشائخین سے میں نے اس کا ثبوت طلب کیا تو کہا
کہ فقہ حنفی کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مردہ کی
پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا جائے تو امید
ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو بخش دے۔ اس کی دلیل یہ
ہے کہ کسی شخص نے وصیت کی تھی کہ میری پیشانی
اور سینہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دینا۔ پس حسب
اس کی وصیت کے مرنے کے بعد لکھ دی گئی بعد ازاں
کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا
اس نے کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا تو میرے پاس عذاب
کے فرشتے آئے پس جب انہوں نے میری پیشانی پر بسم اللہ
لکھی دیکھی تو انہوں نے کہا کہ تو خدا کے عذاب سے
مامون ہو گیا۔ پس اسی قیاس پر مردہ کے کفن وغیرہ
پر عہد نامہ بھی جائز ہوگا۔ اور بعض نے عہد نامہ کفن پر
لکھنے کی دلیل بیان کی کہ حضرت عمرؓ کے اصطبل میں
گھوڑوں کے رانوں پر "حبیس فی سبیل اللہ تعالیٰ" لکھا ہوا
تھا۔ پس انکے دلائل صحیح ہیں یا نہیں جو امر حق ہو فرمایا جاوے۔
نیز میں نے اکثر لوگوں کو مٹی یا کنکریاں پڑھ کر قبر
میں مولیٰ کے دفن کے وقت ڈالتے دیکھا ایک واقعہ میں
میں نے اس کی دلیل طلب کی تو ایک مولوی صاحب
نے فرمایا کتاب النورین میں ہے من اخذ من تراب
القبر بیدہ وقرأ علیہ سورۃ القدر
وترکہ فی القبر لم یعذب صاحب القبر
دیکھو طحطاوی۔ پس آپ لوگوں سے یہ بات دریافت
طلب ہے کہ شریعت میں اس کی کوئی اصلیت ہے
یا نہیں بینوا توجروا۔

السائل عبد الشکور عظیم آبادی۔

الجواب:— (۱) اللہم الہمنی الحق والصواب۔ خواب سے
ثبت احکام شریعت نہیں ہو سکتا علاوہ ازیں خواب
دیکھنے والا ایک مجہول شخص ہے اور علامہ شامی
نے ردالمحتار حاشیہ درمختار میں فتاویٰ ابن حجر
مکی سے نقل کیا ہے کہ علامہ موصوف سے کفن پر عہد نامہ
کے لکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو جواب دیا کہ فقیہ ابن عجیل
نے اس کے جواز کا فتویٰ بایں دلیل دیا ہے کہ
زکوٰۃ کے اونٹوں پر اللہ کا لفظ لکھنا جائز ہے پس
کفن پر بھی عہد نامہ کا لکھنا جائز ہوگا یہ قیاس فقیہ
مذکور کا قیاس مع الفارق ہے۔ اسلئے کہ زکوٰۃ
کے اونٹوں پر اللہ کا لفظ لکھنے سے مقصود تمیز
ہے جیسے حج کے اونٹ کے لئے اشعار اور تقلید
ہوتی اور یہاں لکھنے سے مقصود تبرک ہے پس اسی
سے حضرت عمرؓ کے گھوڑوں کے رانوں پر اللہ لکھے
ہونے سے کتابت عہد نامہ پر استدلال صحیح نہیں
فتامل وتدبر ولا تکن من الغافلین۔ اور فتح القدیر
میں مذکور ہے کہ قرآن اور اسمائے الٰہی کا لکھنا روپیہ
اور محرابوں اور دیواروں اور فرشوں پر مکروہ ہے
وجہ یہ ہے کہ یہ سب چیزیں محترم ہیں اور اشیاء
مذکورہ پر انکے لکھنے سے انکے پامال ہونے اور
اہانت کا خوف ہے۔ پس مردہ کے بدن یا کفن پر انکا
لکھنا بطریق اولیٰ مکروہ ہوگا جب تک کہ احادیث
صحیحہ سے اسکا ثبوت نہ ملے اور وہ من احدث
فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد کا
مصداق ٹھہریگا اور شامی نے یہ بھی لکھا ہے
کہ بعض حاشیہ والوں نے فوائد الشرجی سے صرف
انگشت شہادت سے بدون سیاہی کے لکھنا
نقل کیا ہے مگر اسکی کوئی سند نہیں بتائی اور طحطاوی
میں ہے اخذ من ذلك جواز الكتابة ولو
بالقرآن ولم يعتبر ما يكون مآله الى التنجيس
بما يسيل من الميت وانظر هذا امر لا اقدم
الكتابة على المحاريب وجدران المساجد
اور یہی شامی نے علامہ ابن الصلاح سے نقل کیا
ہے کہ انہوں نے کفن پر سورۃ یٰسین و سورۃ کہف
و دیگر اسماء مقدسہ کے لکھنے کو ناجائز ہونے کا فتویٰ
دیا ہے اور دلیل یہ لکھی ہے کہ خوف ہے کہ یہ سب اشیاء
متبرکہ مردہ کی آلائش و نجاست میں آلودہ ہو جاویں
پس مختصر یہ ہے بالاستدلال یہ امر متحقق ہو گیا کہ کفن
پر عہد نامہ لکھنا مکروہ و ناجائز ہے۔ پس ہر
شخص کو احتراز کرنا واجب و لازم ہے۔ واللہ اعلم
بالصواب۔

جواب (۲) مٹی یا کنکریوں پر کچھ پڑھ کر قبر میں ڈالنا اسکی
کوئی اصلیت اور سند شریعت شریف میں نہیں پائی
جاتی ہے اور کتاب النورین ایک غیر مشہور کتاب ہے

ہاں محدثین رحمہم اللہ بھی عجیب قسم کے محقق اور حکیم
تھے۔ انہوں نے لطیف اصول موضوعہ اصول علم حدیث
میں بالاتفاق و جمیع صحابہؓ کو صدق تسلیم کیا۔ انبیاء
سابقین کی پیشگوئیاں اور محدثین رحمہم اللہ کا یہ اصول
موضوعہ کیا آپس میں ایک دوسرے کی مؤید اور
مصدق ہیں۔ اللهم اجعلنا من هؤلاء الكرام آمین

[illegible] صرف ان البتہ طحطاوی نے اس عبارت کو نقل کیا ہے لیکن اسکی کوئی سند نہیں لکھی ہے لہذا یہ قابل قبول نہیں ہے علاوہ اس کے کوئی فعل حسن نہیں ہو سکتا جبتک
کہ اس کا حسن ہونا شرع سے ثابت نہ ہو جائے اس اصل کو ہمیشہ ملحوظ و پیش نظر رکھنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ فقط حررہ محمد ابو طاہر

متفرقات

امرتسر میں ہیضہ } دن بدن تیز ہوتا جاتا ہے عموماً مسلمان مرتے ہیں۔ ہیلتھ افسر صاحب کی طرف سے ہدایت جاری ہوئی۔ کہ کنوؤں کا پانی نہ پئیں۔ بلکہ نلکوں کا پئیں۔ اور مریض کے فضلے قے۔ دست وغیرہ کو نالیوں میں نہ ڈالیں۔ بلکہ زمین میں دبا دیا کریں

امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر اور ہیلتھ افسر نے مختلف مقامات پر جلسے کر کے ہدایات جاری کی ہیں لیکن روزوں کا ذکر درمیان میں آنے سے بعض بے سمجھ مسلمان کشیدہ خاطر ہو رہے ہیں

جنازہ غائب } شیخ علی حکیم ساکن کیکری مرتضیٰ ضلع بارہ بنکی اور سید عبد البصیر برادر محمود صاحب مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدانی ضلع فرخ آباد اور مولوی عبد الرحمن بنگالی شاگرد مولوی عبد الرحیم صاحب (ضلع بیرہم بنگال) انتقال کر گئے ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

قاضی محمود (دو رسالہ) اطلاع دیتے ہیں کہ میرے رسالہ المسلم کے پہلے پرچے کی قیمت ۸ ہے مع محصول ڈاک ۸ ہے پتہ دفتر المسلم لودہانہ

اسلامی ناموں کا مجموعہ } ایک مجموعہ اسلامی ناموں کا جو بلحاظ تاریخ ۱۳۳۲ھ ہو۔ درکار ہے کوئی صاحب اطلاع دیں۔ (شیخ محمد حسن سوداگر تنباکو خانہ سلطان پور (اودھ)

اڈیٹر۔ ایسے کام پر انعام ہونا چاہئے

انجمن اہلحدیث لاہور کے سکرٹری منشی عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ اہلحدیثان لاہور کے مابین اڈیٹر اہلحدیث کی ممبری کی وجہ سے اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ اصل اختلاف مولوی عبد الواحد کی وجہ سے ہے۔ جو امامت حقیقیہ کے مدعی ہیں اور لوگوں سے اپنی امامت اصلیہ منواتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ ان کی امامت صلوۃ کے علاوہ دوسری امامت نہیں مانتے۔ ان سے اختلاف ہے مگر سلسلہ بہت لمبا ہے ہم نے دانستہ اور مصلحتاً مختصر نوٹ لیا ہے۔ اسی مرحلہ میں منشی صاحب موصوف نے سکرٹری صاحب کے عہدے سے اپنا استعفا دیدیا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ خدا ہمارے بھائیوں کو اپنے بھلے کی سمجھ دے

سانپ کے ڈسنے کی دوا } ع ر رمضان میں جس نے اپنی بیوی کے لئے سانپ کے ڈسنے کی دوا دریافت کی تھی۔ ایک صاحب نے اس کا پورا پتہ دریافت کیا ہے۔ سو واضح ہو کہ اس کا پورا پتہ نہیں ہے۔ جو لکھا ہوا ہے

مفت۔ مفت۔ مفت

اخبار اہلحدیث کے جدید خریدار جن کو ماہ رمضان المبارک اور شوال المکرم میں صرف ایک آنہ محصول ڈاک وصول ہونے پر حسب ذیل کتب مفت روانہ کی جاوینگی۔

النصح السدید لوجوب التوحید۔ حصول الغامن۔ الاستبصار بالمار۔ البراہین القاطعہ فی رد انوار الساطعہ۔ فتاوے دواہ۔ ترنواد الثنائیہ الحجۃ الکاملہ۔ اکسیر الصبیان۔ مسائل حقیقت حقہ۔ کان جین زبان جین۔ عمارت الاوقات لوظائف العبادات۔ فتوے مولود و عرس وغیرہ جواب خط مولوی عبد السمیع متعلق مجلس میلاد۔ رد بدعات سماعیہ و مجلس میلاد و چاریہ۔ فتاوائے مفید المسلمین (نظم) جواب مولوی محمد قاسم صاحب درباب تقلید و تراویح وغیرہ۔

مذکورہ بالا کتب ان اشخاص کو مفت دی جاوینگی جو شوال المکرم کے آخر تک اہلحدیث کے جدید خریدار ہونگے۔ درخواست کے ہمراہ منیجر اہلحدیث کی تصدیق کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ شکایات ہو۔ محمد عبد الکریم خریدار اہلحدیث نمبر ۲۳ محلہ بڈھانہ دروازہ شہر سرہند

سکھوں اور آریوں میں جنگ

بدستور جاری ہے۔ بلکہ اب تو اور بھی تیز ہوگئی ہے۔ لاہور میں ایک آریہ پنڈت دینا ناتھ اڈیٹر مسافر پر ایک سکھ نے فوجداری استغاثہ کردیا۔ کیونکہ اس نے ایک رسالہ نانک جی کے نام سے چھپوایا تھا جس میں سکھوں کا رد تھا۔ ابھی تک مقدمہ مذکور پیش عدالت بھی نہیں ہوا۔ دیکھئے یورپ کی جنگ پہلے ختم ہوتی ہے۔ یا پنجاب کی ان دو قوموں کی۔ افسوس۔

زیادہ افسوس اس لئے کہ سکھوں میں بھی دو فرقے ہیں۔ جو توحید کا دم بھرتے اور بت پرستی سے بیزار ہیں۔ انہی میں یہ کیفیت ہے۔ تو دوسروں کا خدا حافظ

دریافت } تفسیر جامع التفاسیر مصنفہ نواب قطب الدین دہلوی بزبان اردو کہاں سے دستیاب ہوگی۔ کوئی صاحب بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیں گے تو نہایت مہربانی ہوگی۔ (حکیم محمد عبد المجید موضع [illegible] ضلع فیروز پور)

اہلحدیث کا نوٹس } کے رسائل چندہ دہندگان اہلحدیث اور بہی خواہان کو مفت بھیجے جائے تجویز ہوئے الہام باری۔ تعلیم الصلوٰۃ۔ تعلیم الزکوٰۃ۔ تعلیم الصیام۔ تینوں کے لئے محصول ڈاک ۱؍ بھیجکر منگالیں۔

نسخہ } جس کپڑے پر تارکول کا داغ پڑ جائے۔ اس داغ کو کڑوا تیل لگا کر خوب ملنا چاہئے۔ بعد ازاں صابن لگا کر گرم پانی سے دھو ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ ضرور داغ معدوم ہو جائے گا۔ بندہ کا آزمودہ نسخہ ہے۔ مجرب ہے (شیخ محمد حسین سولن ضلع شملہ)

اہلحدیث کی ترقی اشاعت کے لئے پوری کوشش کیجئے۔

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتہ از دفتری فنڈ ۸ر از حاجی عبدالحق صاحب دہلوی عــہ از حاجی عبدالرحیم صاحب سوداگر ترچڑا ضلع بلندشہر عــہ از محمد اسمٰعیل (سائل) دہلی عــہ حافظ عبدالکریم (سائل) شاہجہانپوری عــہ منشی عبداللہ نومسلم ضلع گورداسپور (سائل) عــہ داؤد حسن احمد نانوتہ شیخ آباد سائل عــہ مولوی عبدالرؤف گورہ بازار رشید آباد (سائل) عــہ محمد علی سرحدیہ عــہ مولوی شفیق موضع ترڈی بالوالہ ضلع شاہپور (سائل) عــہ شہاب الدین موضع بالسیوہ حصار سائل عــہ سابقہ ۱۳ میزان جمیع عــہ رخیرات مندرجہ ذیل جاری کئے۔ حکیم عبدالحق چلی۔ مذکورہ سائلین اور ایک اخبار بنام مولوی عبدالرزاق موضع باڑیوال ضلع لدھیانہ۔ جملہ سائلین کو اخبار جاری ہوا۔ قیمت بحساب رمضان فنڈ سے محفوظ بدفتر۔ سائلین باقاعدہ درخواست کریں تاکہ رمضان میں آسانی سے جاری ہوسکیں

آخر ایک طویل مشورہ کے بعد گورنمنٹ انگلستان نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

لیکن بہت سے ارکین سلطنت مثل لارڈ مارلے مسٹر جان برن وغیرہ انگلستان کے اعلان جنگ کو مستحسن نہیں سمجھتے۔

بلجیم اور ہالینڈ نے اعلان کیا ہے۔ ہم اس جنگ میں بے تعلق رہیں گے۔

جرمنی سفیر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم ہالینڈ کی بے تعلقی کا احترام کریں گے۔

لیڈ کی خبر ہے۔ کہ جرمنی نے بلجیم کی گورنمنٹ سے درخواست کی تھی۔ کہ اپنے ملک میں جرمن فوجوں کو گذر کر فرانس کے خلاف کارروائی کرنے دے لیکن بلجیم کی گورنمنٹ نے اسے منظور نہیں کیا۔

جرمن فوجیں بلجیم کی سرحد میں داخل ہوگئی ہیں۔ بلجیم کی فوجوں نے جرمن فوجوں کو روک کر طرح جنگ ڈالدی ہے۔ خوب لڑے ہے

شاہ جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس کا ارادہ چونکہ بلجیم سے گذر کر جرمنی پر حملہ کرنے کا تھا۔ اسلئے جرمنی نے مجبوراً ایسی کارروائی کی۔ اور جرمنی جنگ کے بعد بلجیم کے نقصان کا تاوان ادا کریگی

بلجیم کے ایک ہوا باز نے غبارہ پر سوار ہوکر بڑی ہوشیاری سے ایک جرمن ہوائی جہاز پر حملہ کیا۔ اور اس کے دو ٹکڑے کرڈالے۔ سو جرمن ہوائی جہاز کے سوار ہلاک ہوگئے۔

پیرس اور لندن کے سفیر دونوں جگہوں سے روانہ ہوگئے۔ لڑائی شروع ہوگئی

ترکی فوجیں بھی نقل وحرکت کررہی ہیں لیکن ترکی گورنمنٹ نے بے تعلقی کا اعلان کردیا ہے اور فوجی نقل وحرکت کو احتیاط پر مبنی بتایا ہے

اٹلی نے آغاز جنگ سے پہلے اعلان کیا تھا کہ اگر روس لڑائی میں کود پڑا۔ تو اٹلی جرمنی۔ اور آسٹریا کی مدد کرے گی۔

لیکن لڑائی کے شروع ہوتے ہی اس نے اسکے خلاف غیر جانبداری کا اعلان کردیا ہے

کلکتہ میں تو افواہ اڑی تھی۔ کہ اٹلی کا بیڑہ فرانسیسی بیڑے کے ساتھ شامل ہوگیا ہے۔ لیکن لیڈ کی تار نے اس افواہ کی تردید کردی

قیصر جرمن نے اٹلی کو اپنے ساتھ ملانے کی مکرر کوشش کی لیکن اس نے جنگ میں شامل ہونے سے انکار کردیا۔

انگلستان نے جنگ کیلئے ۷۵ کروڑ اور جرمنی نے ایسے چار ارب روپے کا خرچ منظور کیا ہے

محکمہ بحر انگلستان نے دو ترکی جنگی جہازوں (رشادیہ اور سلطان عثمان) اور سلطنت چلی کے دو آہن پوش جہازوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ یہ چاروں انگلستان کے کارخانہ آرمسٹرانگ میں تیار ہوئے تھے اور ابھی سلطنت ترکی اور چلی کو تفویض نہیں ہوئے تھے۔

روسی اور جرمن بیڑے میں جزائر آلینڈ (واقع خلیج فن لینڈ بحیرہ بالٹک) کے قریب جنگ ہوئی روسی بیڑہ خلیج فنلینڈ میں بھاگ گیا۔ اور جزائر پر جرمنوں نے قبضہ کرلیا۔

جرمن جنگی جہاز اسبرگ نے مقام لیباؤ (روسی بندرگاہ واقعہ بحیرہ بالٹک) پر گولہ باری کی جس سے بندرگاہ میں آگ لگ گئی

انگلستان کے محکمہ جنگ میں ارل کچنر اور لارڈ رابرٹس وزیر جنگ بنائے گئے۔

بحر شمالی کے بعض جزائر میں جو ساحل برطانیہ کے قریب واقع ہیں۔ سمندر میں سخت گولہ باری ہونے کی آواز آرہی ہے۔ شہنشاہ معظم محکمہ بحری میں تشریف لے گئے۔ ازدحام خلائق نے زور سے تالیاں بجائیں۔

انگلستان اور فرانس میں نہایت مخلصانہ بحری اور فوجی اتحاد کی کارروائی عمل میں آرہی ہے

حضور پرنس آف ویلز مصیبت زدوں کے لئے قومی اپیل فرمارہے ہیں

سر اڈورڈ گرے نے ۴ اگست کو ان انگریزی جہازوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جو جرمنی بندرگاہوں میں روک لئے گئے ہیں

مسٹر اسکوتھ نے دیوان عام میں اعلان کیا۔ کہ لارڈ کچنر نے درخواست کی ہے کہ انہیں فوج میں ۵ لاکھ کے اضافہ کا اختیار دیا جاوے۔

جزائر آرکینی (منتہائے شمال برطانیہ) کے مشرق کی طرف سمندر میں بحری لڑائی ہورہی ہے۔ تمام سہ پہر کو مسلسل گولہ باری کی آواز آتی رہی

انگریزی امٹ کروزر ایک بحری سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ ایک انگریز پے ماسٹر اور ۱۴۹ ہلاک اور کپتان ۱۶ افسر اور ۱۳۰ آدمی بچا لئے گئے

جرمنی کا ایک جہاز جس میں لندن اور پیرس کے لئے بیس لاکھ پونڈ موجود تھے۔ اور جسے مستور انگلستان میں پہنچنے والا تھا۔ ایک گھنٹہ پہلے اطلاع پاکر اپنی سمت کو بدل کر امریکہ کے ساحل کو بھاگ گیا۔

روسی جنگی جہاز اور جرمنی جنگی جہاز ایمڈن (چین کے قریب) باہم جنگ کرتے ہوئے غرق ہوگئے۔

جرمنی نے اٹلی کو اس مضمون کا الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر اپنے حلیفوں سے نہ ملا۔ تو جنگ شروع کردیجاویگا

جرمنی نے بلجیم پر حملہ کردیا۔ خوب معرکے کی جنگ ہوئی

پریسیڈنٹ ولسن امریکہ نے دول یورپ میں صلح کرانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

اعلان خبریں بالکل محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ جو کچھ آتا ہے بالکل خطف الخطفۃ ہے۔ ناظرین اس اصول کو یاد رکھیں۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو
سل۔ دق دمہ کھانسی۔ رعشہ۔ لقوہ۔ فالج اور کمر درد وغیرہ کو دفع کرتی
ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جس کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت
دیتی ہے سلسل البول اور احتلام کو دفع کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشتا ہے کمزوری کو رفع کرکے جو اس کا استعمال کرے اس میں طاقت کمال
رہتی ہے چوٹ کے درد کو فوراً دور کرتی ہے۔ مرد عورت۔ لڑکے
بچے جوان کو مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے
قیمت فی چھٹانک عمر نصف چھٹانک سے ۸ چار چھٹانک
سے ۸ مع محصول ڈاک عمر علاوہ محصول علاوہ

شہادات

جناب مولوی ابوالحسن الفت حاجی مدرس مدرسہ حسن العلوم
تا لدہ ضلع فیض آباد سے تحریر فرماتے ہیں

جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم...

یہ مومیائی بہت عمدہ ہے بلکہ اپنے تمام مومیائی دیکھی ہیں ان سب سے عمدہ اور اصلی ہے
کرتی ہے منافع اہلحدیث کی نظر میں اس سے زیادہ اعلیٰ کے علاوہ دوسری
ہیں۔ واللہ اعلم اس مومیائی میں کوئی قائم ہے۔ یا اخبار اہلحدیث کی
صحت کا شبہ ہے جیسا کہ جناب ...
جناب محمد عبدالرحیم صاحب ... ریاست نظام سے
لکھتے ہیں کہ آپکی روانہ کردہ ... مرتبہ مومیائی منگوائی۔
بڑا فائدہ ہوا ... ۲۲ جولائی
حکیم محمد صاحب ... جالندھر ... ارقام فرماتے ہیں
آپکی مومیائی بہت عمدہ اور اصلی پائی ہے ...
... ایک چھٹانک اور
بھیج دیں ... ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر پنجاب

مسلمان بچوں کیلئے عموماً اور اہلحدیث کیلئے خصوصاً نہایت مفید و کارآمد

سلسلہ کتب اسلام

مصنفہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم مصنف امام مسجد اہلحدیث (لاہور)
اسلام کی پہلی کتاب مع فرہنگ اس میں ذات و صفات باری تعالیٰ پیغمبروں
فرشتوں۔ اور قیامت وغیرہ کے بیان ہیں۔ قیمت
اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ اس کتاب میں نماز۔ روزہ
طہارت۔ اعتکاف وغیرہ کے متعلق ۱۴ باب لکھے گئے ہیں قیمت
اسلام کی تیسری کتاب مع فرہنگ۔ اس کتاب میں حج
زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں
اسلام کی چوتھی کتاب مع فرہنگ اس میں خرید و فروخت تجارت
زراعت۔ صدقہ۔ نذر۔ قصاص۔ دیت۔ فرائض وغیرہ
کے متعلق ۱۰ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت
اسلام کی پانچویں کتاب مع فرہنگ اس میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے خطوط اور ان کے
... اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ جس کے ضمن میں حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ... کی کل فتوحات
کا ذکر ... قیمت
اسلام کی چھٹی کتاب مع فرہنگ۔ اس میں قرآن شریف کی کل
دعائیں ... نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...
... درج ہیں قیمت
اسلام کی ساتویں کتاب مع فرہنگ اس کتاب میں اخلاص نیت
... تعظیم ... اور ... قیمت
... وغیرہ مسائل درج ہیں قیمت
مذکورہ بالا کتب کے پڑھانے سے بچوں کو صرف علمی لیاقت ہی حاصل ہوتی
بلکہ دینیات میں پوری واقفیت ہو جاتی ہے جس سے اخلاق و افعال پر
نہایت مفید اثر پڑتا ہے۔ مسلمان بچوں کو یہ کتابیں پڑھنی چاہئیں

معجزہ قرآن

اس رسالہ میں مروجہ قانون تقسیم میراث میں ... آیات قرآن شریف ...
... کا ورثہ جائز قرار دیا گیا ہے۔ نہایت مفید رسالہ ہے ۵
کریم اللغات یہ لغات جدید سرکاری طرز پر نہایت عمدہ لکھائی چھپائی
کے ساتھ شائع ہوئی ہے ... قیمت ...
تربیت اولاد۔ تربیت اولاد کے مسئلہ پر ... اور بچوں کی جسمانی
اور اخلاقی ... کتاب

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں

رجسٹرڈ R. L. No. 3562

قابل دید اسلامی کتابیں

مجموعہ تالیفات مولانا [illegible]

[illegible] کتاب ہے [illegible]
[illegible]

فضائل [illegible]

[illegible]
[illegible] ڈاکٹر شیخ محمد اقبال
صاحب ایم اے [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible]
کر لیا اوقات [illegible]
ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا اثر [illegible] دل پر [illegible]
[illegible] ہے۔ خدا کرے کوئی مسلمان [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
خلفائے اسلام ۔ [illegible]
[illegible]

تسلیم القرآن کو تمام مذاہب عالم کی
[illegible] مفصل ثابت کیا گیا ہے ۱۲
عصمت انبیاء ۔ انبیاء کرام کی نسبت جو غلط

تعلیم [illegible]
عصمت [illegible] نبوت [illegible] کے جوابات
قیمت ۱۲
اخلاق محمدی [illegible] تالیف [illegible]
کتاب۔ قیمت ۱۲
اعجاز القرآن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت ۱۲
اسلام اور [illegible] اسلام کے
[illegible]
[illegible] قیمت ۱۲
[illegible]
[illegible] قیمت ۱۲
[illegible] کا اول [illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

اسلامی عبادات [illegible]

[illegible]
[illegible] زبان اردو کے لئے
[illegible]
[illegible] حج۔ زکوٰۃ
[illegible] روزہ [illegible]
[illegible] دیگر ضروریات دین کے ساتھ
مسائل طہارت کو پوری وضاحت سے بیان کیا گیا
ہے [illegible] انگریزی خوان نوجوانوں [illegible]
بے خبری [illegible] دین کے متعلق [illegible]
پیدا ہو [illegible]
[illegible] بیان کر دیا گیا [illegible]
سمجھایا گیا [illegible] فلسفیانہ طور [illegible]
[illegible] ثابت کیا گیا ہے۔ تمام خوبیوں کی

قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیارے نبی کے پیارے حالات

[illegible]
سوانح عمری حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اردو زبان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دل خوش ہو جاتا ہے

قیمت [illegible] ۱۲

جملہ کتابیں [illegible]
پتہ سے منگوائیے

حاجی عبد الغنی مینیجر [illegible] بک ایجنسی شہر سیالکوٹ پنجاب

[illegible] پرنٹنگ [illegible] لاہور میں [illegible] صاحب [illegible] سے [illegible] شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) اور گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ ہرگز واپس ہونگے
(۳) مضامین حسب اجازت ایڈیٹر بلا قیمت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۴۳
جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... ۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ۴
... ششماہی ... ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
... ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

یورپ کی جنگ پر

انجیل اور قرآن کا مقابلہ

انسانوں کی پیدائش کے موقع پر ملائکہ نے انسان کی اغراض پر نظر کر کے قیافہ سے ایک پیشگوئی کی تھی اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ (یعنی اے خدا! حضور ایسے لوگوں کو پیدا کرتے ہیں جو ملک میں فساد کرینگے اور ایک دوسرے کا خون بہائینگے) اس پیشگوئی نے ابتداء دنیا سے اپنی صداقت کا سکہ منوا لیا۔ دنیا کی تاریخ پتہ دیتی ہے کہ جنگ و جدل ابتداء سے ہوتے آئے ہیں دنیا کی کتب خانہ میں اس وقت سب سے پرانی کتاب وید ہے اس میں بھی جنگ کے متعلق قومی گیت اور ترغیب اور دعائیں بہت سے اشعار پائے جاتے ہیں وید وں کو بوجہ کثرت احکام جنگ کے جنگ نامہ یا ملٹری قانون کہا جائے تو بجا ہے۔

ویدوں کے بعد منو سمرتی کا نمبر ہے جس میں جگہ جگہ راجہ کو حکم ہے کہیں راجہ پرجا کو حکم دیتا ہے کہیں افسر فوج کو ترغیب دیتا ہے کہیں مال غنیمت کے احکام ہیں قدیم ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کا کیا ذکر؟ بڑی جنگ جس کا نام مہابھارت ہے ہندوستان کی تاریخ کا ہیبت ناک نظارہ اتک دکھاتی ہے جس میں نصف ہندوستان ایک طرف تھا اور نصف ایک طرف ہندوستان سے باہر بائیبل کی تعلیم نے بھی اس فن (جنگ) میں زیادتی کی کمی نہیں کی غرض یہ کہ قوموں اور سلطنتوں کی رقابتیں ابتداء سے جنگ کی صورت میں نمودار ہوتی چلی آئی ہیں خصوصاً سلطنت کا کام تو یہاں تک مشکل ثابت ہوا کہ فارسی میں عام مثل مشہور ہے ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند یعنی سلطنت کرنے کے لیے جنگ کرنا ضروری ہے ورنہ بغیر جنگ کے سلطنت کا وجود نہیں رہ سکتا۔

اس اصول کو یورپ کی سلطنتوں نے خوب سمجھا روس جس کی دھاک تمام دنیا میں بیٹھی رہی ہے کیوں اتنی عزت پا گیا؟ اسلئے کہ ہمیشہ لڑتا رہا آج اس کی ترکی لاوس سے کہیں فتح تو کہیں شکست۔ کون نہیں جانتا کہ ہندوستان میں جس وقت لارڈ کلائیو (انگریزی سپہ سالار) مٹھی بھر فوج کے ساتھ دشمنوں کے نرغہ میں پھنس گیا تھا اس وقت وہ بہادری کے جوہر نہ دکھاتا تو آج انگریزی قوم کو یہ عروج کیسے حاصل ہوتا۔

دنیا کے واقعات پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قوموں کا عروج و زوال اسی جنگ میں کمال اور بے کمالی سے ہے گویا یہ ایک قدرتی اصول ہے ابھی کل کی بات ہے جرمنی چھوٹی سی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھی جس کی یورپ میں کوئی عزت نہ تھی

ہوا خواہان اہلحدیث کانفرنس توجہ کریں کہ عید الفطر کے موقعہ پر آپ چندہ کی طرف سے ہرگز ہرگز غافل نہ ہوں ورنہ بہ ایام میں سخت حرج ہوگا چندہ کی بہت کمی ہے اور کام بڑھتا جاتا ہے ... بس اے مردان بکوشید و جامہ زناں نہ پوشید

اہلحدیث ۔ ۲۱ اگست ۱۹۱۴ء ۔ ص ۱

ایک ہو کر آج اپنی طاقت کے گھمنڈ میں روس فرانس اور شیر انگلستان جیسی عظیم الشان سلطنتوں سے برسر جنگ ہے۔

واقعات دنیا بتلا کر مذہبی طور پر ہمیں ایک سوال اٹھانا ہے کہ اس وقت دنیا میں کونسا مذہب ہے جو اس جنگی ضرورت کے لحاظ سے قدرتی تعلیم دیتا ہے یعنی عیسائی مذہب یا اسلام؟

عیسائی مذہب کی مستند کتاب انجیل شریف ہمارے سامنے ہے جس کو ہم عزت سے دیکھتے ہیں وہ اس کے متعلق جو کچھ تعلیم دیتی ہے نہایت پاکیزہ نہایت مقدس ہے مگر انسانی طبائع اور ترقی کے مناسب حال نہیں۔ ہاں اس قابل ہے کہ جو شخص یا قوم اس پر عمل کرے وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہ مار سکے بلکہ ہمیشہ قعر ذلت میں پڑی رہے ہم اس جگہ انجیل شریف کے چند فقرے نقل کرتے ہیں۔ مسیح فرماتے ہیں:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو تیرے گال پر تمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی چاہے کہ تجھ پر نالش کر کے تیری قبا لے کرتے کو بھی اُسے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لیجائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا"

(انجیل متی باب ۵ فقرہ ۳۸ تا ۴۱)

یہ ہدایت بجائے خود کیسی ہی اعلےٰ درجہ کی ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ انسانی طبیعت اور دنیا کی حالت کے مناسب حال ہے؟ کچھ شک نہیں کہ نہایت شریفانہ تعلیم ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جی خوش کرنے کے سوا عملی رنگ نہیں دکھا سکتی۔

نوٹ۔ ایک دفعہ ایک پادری صاحب میرے پاس آئے اور بائیبل وغیرہ ایسی طرح رکھیں کہ مجھ کو قریب ہو گئیں باتوں باتوں میں میں نے کہا میں دیکھنا چاہتا ہوں آپ لوگ انجیل پر کیسے عمل کرتے ہیں یہ کہکر کتابوں کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا پادری صاحب نے ہنسکر کتابیں جلدی اٹھا لیں کہا آپ نے عملی طور پر دکھایا کہ انجیلی تعلیم پر عمل نہیں ہو سکتا محض دل خوش کن ہے اور کچھ نہیں۔

آج خبر آئی ہے کہ جرمنی نے روس کے فلاں فلاں مقامات لے لئے فرانس پر حملہ کیا۔ آسٹریا نے سرویہ کے دار الخلافہ کو جلا دیا۔ کیا اس انجیلی تعلیم کے مطابق روس۔ فرانس اور سرویہ وغیرہ پر فرض نہیں کہ باقی ملک بھی فاتح کے حوالہ کر کے آپ گوشہ گمنامی میں بیٹھ جاویں یا کل کو کوئی سلطنت جرمنی کا کوئی حصہ فتح کرے تو جرمنی کا فرض نہیں؟ کہ باقی علاقہ بھی سپرد کر کے آپ گوشہ نشین ہو بیٹھے کیا یورپ کی کوئی قوم اس تعلیم پر عمل کر سکتی ہے؟ جہانتک واقعات سے شہادت ملتی ہے اس سوال کا جواب نفی کے سوا دوسرا نہیں۔ یعنے ہرگز کوئی قوم انجیلی تعلیم پر عمل نہیں کر سکتی اگر کرے تو ترقی نہیں کر سکتی سبحان اللہ۔ قرآن شریف جو بانی فطرت کا کلام ہے انسانی جذبات کو کہانتک ملحوظ رکھکر حکم دیتا ہے کہ دل سے واہ واہ نکلتی ہے۔

کیا ہی ارشاد ہے:-

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (پارہ ۲ - ع ۸)	جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسیقدر کرو اور ناحق ظلم کرنے میں اللہ سے ڈرو۔

اس تعلیم کو لیکر کوئی قوم یا شخص کبھی اپنے دشمن کے مقابلہ میں ذلیل نہیں ہو سکتا۔

یورپ کا مذہب کہنے کو عیسائی ہے مگر عمل اسکا قرآن مجید پر ہے اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آج یورپ کی قوموں کو جو ترقی ہے وہ اسیلئے ہے کہ وہ قرآن شریف پر عمل کرتی ہیں اور مسلمانوں کی سلطنتوں کو جو زوال ہوا یا ہو رہا ہے وہ بھی اسیلئے ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قرآن!

کیا جانئے تجھ میں کیا ہے کہ لوٹتے ہیں تجھی پر
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں؟

قادیانی مشن

نبوت کی بحث

آجکل قادیانی مشن کے اخباروں میں مرزا صاحب کی نبوت پر بڑی گرما گرم بحث ہو رہی ہے لیکن اب مسئلہ قریب تصفیہ کے آگیا۔

لاہوری پارٹی کہتی تھی کہ مرزا صاحب کی نبوت مستقلہ نہیں بلکہ بروزی محمدی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے آپ نبی ہوئے ہیں۔ قادیانی پارٹی کے پہلے بیانات کچھ اس کے خلاف تھے۔ چند روز ہوئے قادیانی خلیفہ نے لکھنؤ میں ایک شخص کو خط لکھا جس میں انہوں نے نبوت مرزا کی نسبت لکھا کہ مستقلہ نہ تھی بلکہ اتباعی تھی اس خط کو لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح میں چھاپ دیا اور اعلان کیا کہ خلیفہ قادیان دل سے ہمارے ساتھ ہے اسکا جواب خلیفہ قادیان نے دیا کہ لاہوری پارٹی خوشیاں نہ منائے ہمارا تو ابتدا سے یہی مذہب ہے کہ مرزا صاحب مستقل نبی نہ تھے بلکہ بروزی نبی تھے۔

نوٹ۔ قادیانی اصطلاح میں نبوت دو قسم پر ہے ایک مستقلہ جو کسی نبی کے اتباع سے نہیں بلکہ ابتدا ہی سے خدا کسی کو نبی بنا دیتا ہے جیسے حضرت موسیٰ عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام۔ دوسری نبوت بروزی یا اتباعی ہے جو مستقل نبی کے اتباع سے ملسکتی ہے کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص مستقل (بلا واسطہ آنحضرت کے) نبی نہیں ہو سکتا ہاں اتباع محمدی میں نبی ہو سکتا ہے جس کو قادیانی اصطلاح میں بروزی نبی کہتے ہیں۔ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھنا چاہئے کہ آنحضرت کو واسطہ فی الثبوت قسم اول کہتے ہیں۔ دونوں پارٹیوں کا اتفاق ہو گیا کہ مرزا صاحب بروزی نبی تھے بہت اچھا اب اس امر میں اختلاف رہا ہے کہ اصلی اور بروزی نبی کے منکروں میں کیا فرق ہے؟

لاہوری پارٹی کہتی ہے کہ ان دونوں میں یہ فرق ہے مرزا صاحب کی نبی کے منکر کافر ہیں۔ بروزی نبی کے منکر کافر نہیں۔ قادیانی پارٹی دونوں کے منکروں کو کافر کہتی ہے۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے منکر قادیانی پارٹی کے نزدیک تو کافر ہیں۔ لاہوری پارٹی کے نزدیک کافر نہیں۔

ہماری رائے اس بارے میں صاف ہے کہ ازروئے دلائل عقلیہ ونقلیہ لاہوری پارٹی کا خیال صحیح ہے مگر مرزائی اقوال قادیانی پارٹی کی تائید میں ہیں مرزا صاحب نے بارہا لکھا ہے کہ جو مجھ کو نہ مانیگا وہ جہنمی ہوگا۔ اس قسم کے حوالجات اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ لکھے جا چکے ہیں۔

خدا کی شان جو جماعت اس غرض کو لے کر اٹھی تھی۔ کہ دنیا میں اسلام پھیلائے۔ آخر کار اسلام کو محدود کرنے کی مدعی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک سوا ان چند لوگوں کے جو قادیانی نبوت کے قایل ہیں۔ باقی سب لوگ کافر ہیں ایسے کافر ہیں۔ کہ ان کے پیچھے نماز درست ہے۔ نہ جنازہ جایز نہ سلام روا نہ خوش خلقی سے کلام مباح۔ انا للہ

دوست ہی دشمن جان ہوگیا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

حریفان جنگ کی طاقتوں کا موازنہ

سرویہ

آبادی ۲۵ لاکھ فوج بحالت امن ۳۵ ہزار بحالت جنگ ۲ لاکھ ۳۰ ہزار۔ ۲۱ سال سے ۴۵ سال تک فوجی خدمت ہر سرویہ پر لازمی ہے۔

آسٹرو ہنگری

آبادی ۴ کروڑ ۲۵ لاکھ ۴۲ ہزار ۹۸۵ بحالت امن فوج ۸ لاکھ ۹۵ ہزار بوقت جنگ ۱۰ لاکھ جنگی جہاز ۷۲ تارپیڈو کشتیاں ۵۶ [illegible] ہوائی جہاز ۹ ۔ ۱۹ سال سے ۴۲ سال تک فوجی خدمت ہر شخص پر لازمی ہے۔

روس

آبادی ۱۶ کروڑ [illegible] لاکھ فوج بحالت امن ۱۹ لاکھ بوقت جنگ ۴۰ لاکھ ۲۱ سال سے ۴۴ سال تک فوجی خدمت لازمی ہے بحری سپاہی ۸۰ ہزار جنگی جہاز ۳۳۔ تارپیڈو جہاز ۳۰۔ تارپیڈو ڈسٹرائرز ۱۰۴۔ ایک درجن ہوائی جہاز۔

جرمنی

آبادی ۶ کروڑ اسی لاکھ بوقت امن فوج کی تعداد ۸ لاکھ ۵۰ ہزار۔ بوقت جنگ ۴۳ لاکھ ۵۰ ہزار بحری سپاہ ۷۳ ہزار جہاز ۱۱۳ تارپیڈو کشتیاں ۱۵۴۔ تباہ کن شیمبر ۱۵۴۔ ہوائی جہاز ۱۰۰۰۔ ۵ ہوائی کشتیاں جو سمندر میں بھی کام دے سکتی ہیں۔ ۱۷ سال سے ۴۵ سال تک فوج میں اور بحر میں خدمت لازمی ہے۔

اٹلی

آبادی ۳ کروڑ ۳۵ لاکھ بوقت امن فوج ۳ لاکھ بروقت جنگ ۱۵ لاکھ۔ جنگی جہاز ۲۴۔ تارپیڈو کشتیاں ۲۔ سرنگیں بچھانے والی ۳۳ تارپیڈو کشتیاں مختلف قسم کی ۱۰۴ کشتیاں۔ ہوائی جہاز ۳ ہوائی کشتیاں جو آسمان اور سمندر دونوں جگہ کام دے سکیں۔ ۵۰ بحری سپاہ ۸۴ ہزار۔

برطانیہ عظمی

آبادی تمام سلطنت برطانیہ کی ۴۰ کروڑ فوج ۷ لاکھ ۹۹ ہزار ۷۵۔ جنگی جہاز ۲۳۸ تارپیڈو جہاز ۱۷۔ تباہ کن جہاز ۹ تباہ کن کشتیاں ۱۳۱ نئے ختم کے تارپیڈو ۲۳ ۔ اسکے دیگر جہازات ۱۰۳ ہوائی جہاز [illegible] ایک [illegible] چھوٹے پانچ مکمل [illegible] مکمل [illegible] ۲۵ ہوائی اور کشتیاں [illegible]

[illegible]

یورپ کے تمدن کا لہولہان پیرہن

خداوند قہار کی قہاری

صلیب خون کے دریا میں غرق

جب مظلوموں کی آہیں آسمان پر جا کے درِ اجابت کو کھٹکھٹایا اور بے گناہوں مقتولوں کی فریاد نے چیخ پکار سے شور محشر برپا کر دیا۔ تو خدا بندوں کا خداوند اور بیکسوں کا دادرس اپنے پورے غصہ میں بھر آیا۔ اور اس نے چاہا کہ ظالموں کو ان کی بدکرداری اور مظالم کی پوری سزا دے قہار خداوند قدوس کی دودھاری تلوار میان سے نکلی۔ جس سے کرہ ارض کانپ گیا۔ اور قیامت ہی قیامت ہر جگہ اور ہر سمت برپا ہوگئی۔ خون کی ندیاں۔ خون کے دریا بلکہ خون کے سمندر بن کے کھڑے ہوگئے زمین و آسمان سب انسانی خون میں تر بتر ہی نہیں بلکہ ڈوب گئے ظالم اور ملحد خداوند قدوس کی غصہ کی آوازیں سننے لگے۔ اور انہیں معلوم ہوگیا۔ کہ خداوند تعالی کے قہر آلود لب ہلنے لگے ہیں۔ اور اس کی زبان دہکتی ہوئی آگ کی طرح مشتعل ہوگئی ہے اس کا گرم گرم سانس اور سانس کے بھبکارے دور دور تک جہاں سوز ثابت ہوں گے۔ گروہ کے گروہ اس کی زد میں آئینگے۔ اور گنہگار بے گناہ اس جہان سوز آتش میں جل جائینگے۔ متمدن اور بظاہر متمدن قوموں کے جبڑے توڑے جائینگے۔ اور ان قوموں کی پسلیاں اکھیڑی جائینگی جو طرابلس۔ مراکو۔ ایران اور بلقان میں اپنے ہاتھ بیگناہوں کے خون سے رنگ چکے [illegible] خداوند قدوس کی قہاری اور جباری کی آواز کانوں سے سنائی دیگی وہ بپھنے قہر کی شدت آتش سوزان کے [illegible] گرج کڑک اور سکرات الموت کی بھیانک صورتیں اپنا ہاتھ اونچا کر کے دکھائیگا۔ ہاں ہاں خداوند کی ہولناک اور کڑکتی ہوئی آواز متمدن یورپ کے بہت حصہ کو برباد کر دے گی [illegible] خدا کی یہ آواز الہی جو جباروں کی گولیوں سے زیادہ [illegible]

(باقی)

نقشہ میدان جنگ
فرانس
ہنگری
ترکی

مشین کی توپوں کی مار سے زیادہ صفایا کرنے والی سواروں کے نیزوں اور پیدلوں کی تلواروں سے زیادہ کاٹ کرنے والی ہے چلے گی اور خوب چلیگی جس کی کہیں پناہ نہیں اور جس کی مدافعت سے دنیا کیا کائینات کی مشترکہ قوت عاجز ہے انپر واویلا اور افسوس ہے جو اس بے آواز لاٹھی سے بچنے کے لئے اپنی توپوں ہوائی جہازوں اور بیڑوں پر اتراتے ہیں اور اپنے سامان اسلحہ ۔ فنون جنگ اور آلات حرب پر بھروسہ کرکے اس بے آواز لاٹھی کو موہوم اور لاشے سمجھتے ہیں ۔ اور یہاں آیات بینات خداوند قدوس کے رحم کے طالب نہیں ہوتے ۔ مگر آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ شریر کو اس کی شرارت کا پورا مزا چکھایا جائے گا اور متمدن یورپ کا بڑا حصہ خون خون پکار اٹھے گا ۔ خداوند قدوس اپنے قول سے نہیں ٹلتا ۔ اسکا فیصلہ ابداً آباد تک یکساں جاری وساری ہے ۔ وہ ظالم اور شریروں کے مالک پر اور ان پر جو ان کی حمایت کرتے ہیں چڑھائی کریگا اسکی خونخوار فوجیں کو اہل بصیرت اور متقی اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے مگر اور کوئی نہ دیکھ سکے گا ۔ جب ظالموں اور سفاکوں پر چڑھائی ہوگی وہ انسانی کمزوری میں مبتلا ہیں ۔ ان کے گھوڑے گوشت اور استخوان کی ساخت رکھتے ہیں ۔ روح نہیں ہیں ۔ جب خداوند قدوس اپنا ہاتھ بڑھائیگا تو حمایتی گر جائے گا ۔ اور جس کی حمایت کیگئی ہے وہ پست ہو جائیگا اور وہ سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہو جائینگے ۔ خداوند قدوس کہتا ہے کہ جس طرح شیر کا بچہ ایک بھیڑ کو گلہ میں سے پکڑ کے دبوچ لیتا ہے اور چٹان پر چڑھ جاتا ہے اور گڈریئے کی ہانک پکار سے نہیں ڈرتا بلکہ غصہ میں غراتا اور نیلی پیلی آنکھیں نکالتا ہے اسی طرح رب الافواج آسمان سے اتر کے متمردوں اور ظالموں کو دبوچ لیگا اور ویرانہ کر دے گا ۔ اور ان سب کو ضعیف ظالم کے پیس ڈالیگا ۔ پھر ظالم گر جائے گا ۔ خود اس کی تلوار اسے ہلاک کرے گی ۔ وہ تلوار کی نوک سے بچنا چاہے گا مگر نہ بچ سکیگا وہ خوف سے اپنے حصین اور استوار قلعوں میں پناہ لے گا ۔ اس کے فوجی افسر اس کے اس کے سبز رنگوں جھنڈے کو دیکھ کے لرز جائیں گے مگر یہ خوف وہراس انہیں ان کی مصیبت سے رہائی نہیں دلوائیگا

(کرزن گزٹ)

غازی محمود اور اڈیٹر مسافر

اڈیٹر مسافر آگرہ غازی محمود کے اظہار اسلام پر کھسیانے ہو کر لکھتا ہے کہ شیخ عبدالغفور ہمارے اعتراضات کے جواب چار سال تک نہیں دے سکا حالانکہ اس کا فرض ہے کہ وہ (اڈیٹر مسافر کو) بھی اسلام کی تبلیغ کرے وغیرہ ہم پوچھتے ہیں آپ (اڈیٹر مسافر) نے سوال کیا کریں گے جنکے جوابات پہلے نہیں دیئے گئے سوامی دیانند کی ستیارتھ کا جواب حق پرکاش دفتر اہلحدیث سے دیا گیا ۔ ترک اسلام مصنفہ دھرمپال نے اس میں کچھ اضافہ کیا تھا اسکا جواب بھی علمی اور عملی دونوں طرح سے دیا گیا اب کونسا اعتراض ہے جو مسافر نیا پیش کریگا ہاں باوجود اس کے ہم دونوں بہادروں کا اکھاڑا دیکھنا چاہتے ہیں مگر نہ اس طرح جس طرح ناہن نیر پنڈت جی نے دکھایا تھا کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا ۔ بلکہ ایک قاعدہ جنگ کی صورت میں جیسا کہ علم داروانوں کا کام ہے وہ یہ ہے ۔

غازی محمود کی طرف سے قرآن مجید کی حقانیت کا دعوے ہو کر دلائل پیش ہوں مسافر کی طرف سے ویدوں کی حقانیت کے دعوی پر دلائل لائے جائیں اسکے بعد فریقین ایک دوسرے کے دلائل پر اعتراض کریں مگر بحث کے دائرے سے باہر نہیں جانا ہوگا اس طرح سے اگر کریں تو اہلحدیث بھی دونوں کے سامنے اپنی خدمات پیش کر سکتا ہے ۔

سوامی دیانند کا علم و عقل ۔ ا

ہندو بیواؤں کی حالت زار

مسافر آگرہ لکھتا ہے :-

ہم بصر آریہ متر راوی ہے کہ نصیر آباد کے گودام محلہ میں ایک بدھوا استری رہتی تھی ۔ اس کا ایک مسلمان دوست تھا مجسٹریٹ ضلع کے سامنے بدھوا نے جا کر عرضی دی کہ میں اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہتی ہوں آخر اس بدھوا نے اس مسلمان کے ساتھ بیاہ کر لیا ہے ۔ اور اب اس کے گھر رہتی ہے ۔ اور بچے کو بھی سینے کا مشن کر رہی ہے ۔

(۲) اوجین شہر سے ایک بکیوالہ ایک بدھوا برہمنی کو مسلمان کر کے لے آیا ۔ اس عورت کو ایک اور مسلمان نے چھین لیا ۔ مقدمہ چلا ۔ اوجین سے قاضی جی بلائے گئے ۔ آخر کو مجسٹریٹ نے اوجین سے لانے والے مسلمان کو خرچ دلا دیا ۔ اور وہ برہمنی چھیننے والے کے پاس ہی رہی ۔

(۳) ایک بدھوا برہمنی سڑک پر پانی پلاتی تھی اس کو ایک یکہ والے نے مسلمان بنا لیا ۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے بدھوا نے مجسٹریٹ کے ہاں عرضی دلوا دی کہ میں خوشی سے مسلمان ہوتی ہوں ۔ مجسٹریٹ نے پوچھا کہ تم مسلمان کیوں ہوتی ہو کسی برہمن کے ساتھ شادی کیوں نہیں کر لیتی ہو؟ جواب میں برہمنی نے کہا میں ہندو قوم سے نفرت کرتی ہوں ۔ اب وہ استری مسلمان ہو گئی ہے ۔

(۴) اسی طرح پچھلے ہفتہ ہمارے پاس متھرا سے خبر پہنچی ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کی کنیا پاٹھشالہ کی ایک ادھیاپکا جو نوجوان بیوہ برہمنی ہے عنقریب ہی بپتسمہ لینے والی ہے ۔

(۵) تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں اسیطرح ایک بیوہ برہمنی علیگڈھ میں ایک قصائی کے ساتھ بیاہی گئی ۔ آہ آریہ دیویوں کی یہ دردناک حالت دیکھکر کلیجہ کانپ اٹھتا ہے ۔ مگر واہ رے ہندو قوم تیرے کان پر جوں تک بھی نہیں رینگتی ۔ ۲۴ جولائی

اہلحدیث ۔ آخر اس مصیبت کا علاج کیا؟ ہندو اور آریہ دھرم میں تو اسکا علاج نیوگ دوبارہ بیاہ بیواؤں کی آہ پر کان نہیں دھرتے سوامی دیانند

بھی بیواؤں کو شادی سے منع کرتے ہیں چنانچہ ۱۲- جون کے مسافر میں آپکو بھی اسکا اقرار ہے تو اب اسکا علاج کیا؟

ہماری سنیں تو ہم تبلاتے ہیں قرآنی تعلیم پر عمل کریں

اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ

بیوگان کی شادی کردیا کرو

عتاب نامہ

ایک عنایت فرما عنایت نامہ بصورت عتاب نامہ لکھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ میں اسکو شائع نہ کرونگا مگر ان کو معلوم نہیں کہ اڈیٹر اہلحدیث کا دعوے ہے کہ اخبار نہ میری ملک ہے نہ میری ذاتی راء کا مجموعہ بلکہ قوم کی ملک ہے اور قوم ہی کی آراء کا مجموعہ۔ اسلئے سوال پوچھنا یا اعتراض کرنا تو منع نہیں البتہ بدوضعی اور بداخلاقی سے پوچھنا پھر اوسکو شائع کرنے کی درخواست کرنا عجیب ہے اہلحدیث بارہا ظاہر کرچکا ہے کہ سوال پوچھنا یا اڈیٹر کی راء پر تعاقب کرنا ناپسند نہیں مگر بدوضعی کو شائع کرنے کے جواب دینا گویا عام ناظرین پر بدوضعی کا اثر پہونچانا ہے اسلئے ایسی تحریرات کو اگر بدیں وجہ شائع نہ کیا جائے کہ ناظرین پر انکا اخلاقی حیثیت سے اثر اچھا ہوگا اور جو طرز تحریر اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث قوم کو سکھانا چاہتے ہیں اس میں ایسی تحریریں مخل ہونگی تو کوئی اعتراض کا محل نہیں۔ تحریر مندرجہ ذیل جس طرز کی ہے اس کے دیکھنے سے اوسکا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں ذاتی طور پر مجھے اس کا کوئی اثر نہیں اثر ہے تو اس بات کا ہے کہ ناظرین پر برا اثر ہوگا اس لحاظ سے چاہیئے تھا کہ اسکا جواب قلمی دیدیتا مگر دل میں آیا کہ ایک دفعہ نمونہ دکھا کر اعلان کیا جائے کہ اس قسم کے تیز مزاج حضرات کو مطبوعہ جواب کی توقع نہ رکھنی چاہیئے آئندہ کو ایسی طرز کی تحریرات کا جواب دینا ضروری ہوگا تو قلمی دیا جائیگا تاکہ دوسرے لوگوں پر برا اثر نہو اور راقم تحریر کی نسبت بھی بدگمانی پیدا نہو سکے۔

میں عرض کرچکا ہوں سوال اور تعاقب سے منع نہیں دلخراشی اور بدزبانی سے روک ہے۔ بہرحال وہ تحریر یہ ہے:-

(اڈیٹر)

جناب مولانا صاحب۔ عرض یہ ہے کہ آپ کے اخبار گہربار میں ایک فتوے خاکسار کے نظر سے گذرا جو کہ آپ سائل کے جواب میں فرماتے ہیں "تمباکو امریکہ میں پہلے پیدا ہوا تھا۔ حقہ کا موجد معلوم نہیں کسی آیت یا حدیث میں اسکی حرمت ثابت نہیں پی کر کلی کرکے منہ کی بدبو دفع کرے تو نماز پڑھ سکتا ہے" (اہلحدیث جلد ۱۱ نمبر ۔۔) افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپکے فتاوی زیادہ محض قیاسی ہوا کرتے ہیں سائل بیچارہ تو پوچھتا ہے کہ "حقہ پینے والا گنہگار تو نہیں ہوتا؟" آپ جواب دیتے ہیں "کسی آیت یا حدیث میں اس کی حرمت ثابت نہیں"[1] مولانا صاحب اچھا یہ تو فرمائیے کہ اس کی حلت کس حدیث سے ثابت ہو رہی ہے ہاں یہ تو فرمائیے یہ کس آیت یا حدیث کا ماخذ ہے کہ کلی کرکے نماز پڑھ سکتا ہے[2]۔ اف کیسی زبردست غلطی ہے کیا مدعی اہلحدیث ایسے ہی ہوتے ہیں۔ آپکا دعوے ہے کہ "حدیث و قرآن کے علاوہ سارے قول اقوال ہیچ ہے" تو پھر محض قیاس سے کیوں کہدیا کرتے ہیں۔ یہ تو ایک محقق عالم کی شان سے بعید ہے۔ حالانکہ آپ اس سے بیشتر ۱۹۰۸ء کے مطبوعہ اہلحدیث میں فرماتے ہیں "تمباکو کی حرمت کوئی قطعی یا منصوصی نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے کہ نشہ لانیوالی یا دماغ میں فتور چڑھانے والی چیزوں کو استعمال نہ کیا کرو بہت سے علماء تمباکو کو اس میں شامل کرتے ہیں" (اہلحدیث جلد ۵ نمبر ۔۔) پھر ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تمباکو پینا اور کھانا میرے ناقص علم میں مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو چیز دماغ میں فتور لائے اس سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے۔ لہذا اسکا استعمال کرنا اچھا نہیں" (اہلحدیث جلد ۵ نمبر ۱۱) اب جناب غور فرمائیں کہ ایک جگہ مکروہ بنا کر سخت ممانعت کی جاتی ہے دوسری جگہ عام اجازت[3] (اینچہ بوالعجبی است)

---

[1] جناب! آپنے علم اصول اور معقول پڑھا ہوتا تو اعتراض نہ کرتے دعوے کے قائم مقام دلیل ہوجایا کرتی ہے۔ دعوے یہ ہے کہ گناہگار نہیں دلیل یہ ہے کہ کسی آیت یا حدیث سے اسکی حرمت ثابت نہیں۔ یہ طریق قرآن مجید میں بہت سی جگہ پایا جاتا ہے سنئے:- قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِکَ دعوی محذوف ہے فقد خاب وخسر یعنی جو جبرئیل کا دشمن ہے وہ ذلیل و خوار ہے کیونکہ اسنے تیرے دل پر قرآن اتارا ہے اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ حلت کا ثبوت آیت حدیث سے نہیں مانگا کرتے۔ اشیاء خوردنی میں حلت اصلی ہے جبتک حرمت کا ثبوت نہو غور سے سنئے خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

[2] حدیث شریف میں ہے کچا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو کیونکہ اس کی بو سے آدمیوں بلکہ فرشتوں کو بھی ایذا ہوتی ہے اس میں علت بدبو کو فرمایا بدبو رفع کرکے آوے تو منع نہیں اسیطرح پیاز کے علاوہ اور کسی چیز میں بھی بدبو ہو تو وہ بھی اسی حکم میں ہے یہ بات بالکل کھلی صداقت ہے اس کو محض قیاس نہیں کہتے محض قیاس وہ ہوتا ہے جس کی نظیر اور علت شرعی دلیل میں نہ ہو۔ ۔۔ تمام اسی قسم کے قیاسات سے بھری پڑی ہے آپ بنور بنظر کریں۔

[3] میں اب بھی کہتا ہوں کہ تمباکو پینا سخت مکروہ ہے لیکن مکروہ کے معنے ناپسندیدہ امر کے ہیں۔ شرعی کراہت یا حرمت اسی وقت ہوگی جب شرع سے اسکا ثبوت ملیگا۔ حدیث مذکور چونکہ صحیح نہیں اسلئے قطعی طور پر اسکو دلیل نہیں بنا سکتے۔ اس قسم کے اختلافات تناقض نہیں ہوتا بلکہ اختلاف بیان ہوتا ہے جس کو سمجھدار آدمی مطابق کرلیتے ہیں

آج آپ تمباکو کھانے پینے کی اجازت دے رہے ہیں کلھ کو بھنگ - افیون - چرس - گانجہ - مدک - چنڈو - ببو - تاڑی - سیندھی - کوکن وغیرہ وغیرہ کو کھانے پینے کی اجازت دینگے - اور پرسوں یوں فتویٰ دینگے کہ - الّو - چمگادڑ - مکڑی - مکھی - پشو - مچھر - سانپ - کیچوا - بندر - بچھو - بلی - عقاب - سرطان - گیدڑ - چرگد - چیونٹی - لنگور - مگر وغیرہ وغیرہ کھانا جائز ہے اور یوں ارشاد فرمائینگے " اس کی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں " (انا للہ) افسوس آپ جیسے اہل علماء کی یہ حالت ہو رہی ہے ؎

مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے[۵]

حالانکہ تمباکو کی خرابیوں سے آجکل بچہ بچہ واقف ہے اور جس طرح تمباکو کا استعمال دنیا کے ہر چہار اطراف پھیل رہا ہے محتاج بیان نہیں اسی تمباکو کی بدولت اکثر مکانات آگ کی نذر ہو جاتے ہیں اکثر محفلوں میں فرش فروش جلکر خاکستر ہو جاتے ہیں کبھی کبھی آدمی کے دامن میں لگ کر حملہ کرتی ہے یہ سب مذموم تمباکو کی بدولت ہوتا ہے میں آپکو وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آج تمباکو کے خلاف آواز بلند کیا جاوے تو ۵۰ فیصدی اس مہلک مرض سے مطلع ہو کر رہائی پا سکتے ہیں اسکے استعمال سے

(۱) آتش زدگیاں اکثر وقوع میں آتی ہیں -

(۲) ہزارہا مہلک امراض مثلاً کھانسی - زکام - دمہ - تپ - کف - بلغم - کمزوری دماغ - کمزوری مثانہ - گردہ - دل و کلیجہ پھیپھڑا وغیرہ -

(۳) فضول خرچی - تمباکو کی کس اوسط - مر روزانہ اور بمبئی کلکتہ جیسے شہروں میں بیڑی اور سگرٹ کے پینے والے ۳ روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں -

(۴) سگرٹ کی بدولت لاکھوں روپیہ فضول

دیگر ممالک کو چلا جا رہا ہے[۵] -

مولانا ! میں نے بارہا دیکھا ہے کہ آپکے فتاوؤں کا دارومدار زیادہ تر قیاس پر رہتا ہے - تمثیلاً عرض کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں :-

(۱) " دعا گنج العرش مصنوعی دعا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام سے ثابت نہیں - وظیفہ وہی کرنا چاہیئے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہو " (اہلحدیث ۳ جلد ۱۱) بس آپکی یہی ساری تحقیق ہے سائل پوچھتا ہے کہ " دعائے گنج العرش پڑھنے سے ثواب ہوتا ہے یا گناہ " آپنے یہ جواب دیا کہ آنحضرت اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں (چہ خوش) بھلا یہ تبلایئے کہ دعا گنج العرش بھی کوئی مشرکانہ کلام ہے[۶] شاید آپ یہ بھی فتوے دینے لگیں گے کہ دعا صرف عربی میں کرنی چاہیئے کیونکہ حضور اور صحابہ کرام عربی میں دعا مانگتے تھے - لہذا ہندی میں دعا مانگنا بدعت ہے (بریں عقل و دانش ....)[۱]

---

۵ جتنی وجوہات آپنے تبلائی ہیں میں ان سے زیادہ کہا کرتا ہوں مگر ان وجوہ پر بنا کر کے حکم لگیگا تو عقلی لگیگا شرعی حکم نہیں لگ سکتا - جبتک شرعی دلیل آیت حدیث نہو - اس راز کو آپ جانتے تو اعتراض نہ کرتے -

۶ اس کی صورت بھی سوال اول کی سی ہے اور جواب بھی وہی - الحمد للہ میں اس اصول پر بشدت مصر ہوں کہ ؎

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

زمانہ سابق میں اختلاف ہوا ہے کہ حسن قبح افعال کا عقلی ہے یا شرعی معتزلہ وغیرہ عقلی کے قائل ہیں مگر علماء محدثین و اہل سنت شرعی کہتے ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ جبتک شرع کسی چیز کو اچھا نہ کہے دینی حیثیت سے ہم بھی اچھا نہ کہینگے - خواہ ہماری عقل اس کی بابت یہی فتوے دے کہ یہ بہت اچھی ہے میں بھی اسی اصول کا پابند ہوں کسی چیز یا فعل کو شرعی طور پر اوسی وقت اچھا جانتا ہوں جب شریعت میں اُسکو اچھا کہا گیا ہو اگر شرعی طور پر اچھا نہیں کہا گیا

اور عقل اسکو اچھا جانتی ہے تو میں اُسکو عقلی اور تجویزی طور پر اچھا جانتا ہوں مگر شرعی حیثیت سے نہیں - اور یہ اصول قرآن کی اوس آیت سے ماخوذ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ

رکھا دین میں جس بات کی اونکو اللہ نے اجازت نہیں دی انکے شریکوں نے اوسکی اجازت دی ہے میں نے اپنا اصول صاف لکھدیا ہے امید ہے آپ اور آپ جیسے دیگر احباب بھی ہمیشہ اسکو ملحوظ رکھا کرینگے -

۷ مقام مذکور کو آپ غور سے دیکھیں تو سود کی اجازت دی ہے نہ سود کے پیسے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے - بلکہ صرف یہہ لکھا ہے کہ ڈاکخانہ سے جو سود ملے وہ کسی غریب کی حاجت روائی کی نیت سے دیدے تو شاید گنہگار نہ ہوگا - تبلایئے اس کا مطلب یہی ہے جو آپنے سمجھا کتنی احطیات سے جواب دیا گیا -

۸ اس کی دلیل وہاں ہی دی ہوئی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے اسلئے میں اسکو بدعت نہیں کہتا تبلایئے اس سے زیادہ کیا ہو ملاحظہ ہو اہلحدیث ۱۰ شوال ۱۳۳۱ھ صفحہ ۲۵ جواب نمبر ۲۷۲ -

۹ اس کی دلیل بھی وہاں ساتھ ہی مرقوم ہے جو مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت آئی ہے

(۲) اہلحدیث ۲۴ جلد ۱۰ میں سود کا لینا اور سود کے پیسے سے زکوٰۃ دینا جائز تبلاتے ہیں حالانکہ صاف مرقوم و احل اللہ البیع و حرم الربوٰ[۷]

(۳) بعد فرض ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا حدیث سے ثابت نہیں ہے مگر آپ من مانی جائز تبلاتے ہیں (اہلحدیث ۵ ستمبر ۱۹۰۳ء)[۸]

(۴) اہلحدیث نمبر ۱۴ و ۲۴ جلد ۱۰ میں سائل سوال کرتا ہے " کسی عورت کا دودھ بالغ مرد کو پینا جائز ہے یا نہیں " مگر آپ بلا دلیل جائز تبلاتے ہیں حالانکہ شرع میں بالغ نامحرم مرد کے سامنے عورت کا آنا سخت منع ہے[۹]

---

۵ یہ ہے محض قیاس جس سے آپکو نفرت ہے اور خود ہی کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے چونکہ تم نے آج بکرے کا گوشت کھایا ہے لہذا کل کو سور کا بھی کھاؤ گے - آج تم نے پانی پیا تو کل شراب بھی پیوگے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اعتراضات کا جواب کچھ نہیں آئندہ زمانہ خود اس کی تصدیق یا تکذیب کریگا -

سلہ میرا مذہب تو یہ ہے خدا ہر زبان میں سنتا ہے -

(۵) آپ کو دوبارہ جمعہ پڑھنے میں کوئی حدیث نہیں ملی مگر اوٹ پٹانگ یہ لکھدیا کہ " اور نماز میں جماعت ثانیہ جائز ہے اسی طرح نماز جمعہ بھی جائز ہے جب تک کوئی نص اس کے مخالف نہ ملے " آپکو چاہیئے تھا کہ کوئی نص اسکے موافق یا مخالف ڈھونڈھتے مگر آپ ہیں کہ بلا دلیل من گھڑت بتلا رہے ہیں شلہ

(۶) سائل کہتا ہے " خطبہ جمعہ ہو رہا ہے اور مقتدی پہنچے تو چپ چاپ بیٹھ رہے یا کہ سنت پڑھ کر بیٹھے " جواب ملا " جب کوئی ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعت پڑھ لے " حالانکہ یہ نہ ہونا چاہیئے چونکہ امام خطبہ میں آیات قرآنی پڑھ رہا ہے لہذا قولہ آیت " وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ " چپکا بیٹھا رہے سلہ

خیر کہاں تک عرض کروں المختصر یہ کہ آپکے فتاوی زیادہ تر ایجاد بندہ ہوتے ہیں - آپ جیسے محدث علماء کو نہ چاہیئے - امید ہے کہ اس ناچیز سے جو کچھ نادانستہ بے ادبی ہوئی ہو معاف فرمائیں گے

ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۴ رمضان ۱۳۵۱ھ صفحہ ۲۴ جواب نمبر ۲۵۶ تبلایئے اس سے زیادہ کیا لکھوں -

سلہ آپکو اس اصول کے سمجھنے میں بڑی غلطی لگی ہے حالانکہ یہ عام طور پر محدثین و مجتہدین میں مروج ہے کہ جس کی نظیر موجود ہو اسکے منع کے لئے دلیل کی حاجت ہوتی ہے اس کے جواز کے لئے حاجت نہیں

سلہ حدیث صحیح میں بھی آیا ہے اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیرکع رکعتین خفیفتین آپکو علم منطق میں اگر دخل ہے تو اتنا کافی ہے کہ اذا سورہ کلیہ کا نہیں بلکہ مہملہ کا ہے پس آیت اور حدیث میں تعارض نہ ہو اگر خود نہیں جانتے تو کسی عالم سے دریافت کر لیجئے -

سلہ اب تو صاف ثابت ہو گیا کہ اہلحدیث کے فتوے دلائل پر مبنی ہوتے ہیں جو لوگ جلد بازی میں ان پر رائے زنی کرتے ہیں اون کی عدم علمی کا قصور ہے وہ باوجودیکہ عالم نہیں علماء بنتے ہیں فافہم

خاکسار اس لائق نہیں ہے کہ علماؤں کی جا و بیجا نکتہ چینی کرے امید کرتا ہوں کہ کامل غور کرکے اس ناچیز کے پراگندہ خیالات کی تردید فرما کر اخبار اہلحدیث میں شائع فرمائینگے - شاید آپ شائع کرنے سے پہلو تہی کرینگے کیونکہ یہ آپکی ذات خاص پر حملہ ہے - (۳۲۹ ازالہ آباد) سلہ

فتاوی

س نمبر ۱۲۵ - آدمی عاشق رسول ہو یا کہ عاشق اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیئے ؟ (مرزا احسان اللہ از کلکتہ)

ج نمبر ۱۲۵ - سب سے زیادہ عشق خدا کا ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے - وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ - یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اون کو سب سے زیادہ اللہ کی محبت ہوتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی محبت کا حکم اسلئے ہے کہ آپ اللہ کی طرف بلاتے ہیں مختصر یہ کہ مخلوقات میں سے رسول خدا کی محبت بڑھکر ہونی چاہئے اور خدا کی محبت رسول خدا سے بھی زیادہ چاہیئے یہی مطلب ہے قرآن و حدیث کا لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (کبھی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک میں (رسول خدا) اوسکو اسکے ماں باپ بچوں اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہوں) حضرت بلال بھی اسیطرح تھے -

س نمبر ۱۲۶ - مولود کس طرح کرنا چاہیئے - اور قیام کرنا منع ہے یا درست ہے اور اگر تعریف واسطے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے تو کونسی کتاب سے ہے ؟ (" ")

ج نمبر ۱۲۶ - مولود مروجہ بدعت ہے قیام بھی بدعت ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مروج نہ تھا - رسول خدا کی تعریف قرآن اور حدیث (کتاب مشکوٰۃ وغیرہ) میں کافی ہے -

س نمبر ۱۲۷ - امام زین العابدین ہمیشہ غم پدر میں رویا کیا - یہ صحیح ہے یا غلط - ؟ (" ")

ج نمبر ۱۲۷ - یہ ثابت نہیں مرثیہ خوانوں کی من گھڑت ہے وہ روتے تھے مگر اللہ کے خوف سے یاروں نے بنالیا کہ باپ کے غم میں خود سوچنا چاہیئے کہ اللہ والوں کی کیا شان ہوتی ہے اللہ کے خوف سے رونا یا رشتہ داروں کے غم میں رہنا ہرگز نہیں -

س نمبر ۱۲۸ - میت پر کتنے روز تک غم کرنا چاہیئے بحوالہ حدیث کا دیجئے گا ؟ (" ")

ج نمبر ۱۲۸ - تین دن تک - عورت اپنے خاوند کے لئے چار ماہ دس روز قرآن مجید کا حکم ہے -

س نمبر ۱۲۹ - قبل نماز مغرب سنت پڑھنا چاہیئے کہ نہیں ؟ (" ")

ج نمبر ۱۲۹ - نماز مغرب سے پہلے اذان کے بعد دو رکعت نفل کی ثابت ہیں -

س نمبر ۱۳۰ - امام کے مقابل خطبہ جمعہ کے لئے اذان دینا روا ہے یا نہیں اور کہاں اذان دینا چاہیئے ؟ (" ")

ج نمبر ۱۳۰ - حدیث میں باین ہلا یہ آیا ہے یعنی امام کے سامنے قریب دروازے کے ایک مقام تھا وہاں اذان کہی جاتی تھی - العلم عند اللہ -

س نمبر ۱۳۱ - ظہر احتیاطی کیا ہے وہ کب پڑھنی چاہیئے ؟ شبیر محمد سارٹ ارتسر

ج نمبر ۱۳۱ - ظہر احتیاطی یہ ہے کہ جمعہ کے دوگانہ کے بعد چار رکعتیں اس نیت سے پڑھتے ہیں کہ جمعہ اگر جائز نہ ہو تو یہ چار رکعتیں ظہر کی ہو جاویں یہ بدعت ہے اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں فقہ کی معتبر کتاب در مختار میں بھی منع لکھا ہے -

س نمبر ۱۳۲ - چار سنتوں اور چار فرضوں کے پڑھنے میں کیا فرق ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - بڑا فرق تو یہ ہے کہ فرضوں کی جماعت ہوتی ہے سنتوں کی جماعت نہیں - نیز سنتوں کی چاروں رکعتوں میں بعد فاتحہ کے سورت ملائی جاتی ہے فرضوں کی صرف دو رکعتوں میں -

۲ ر داخل غریب فنڈ

سلہ مضمون ہذا کی طوالت کی وجہ سے فتوے پورے صفحے میں نہیں آئے - (ایڈیٹر)

متفرقات

جنگ کے متعلق گورنمنٹ ہند نے اخباروں کی اطلاع بھیجا ہے کہ انگریزی فوج کی نقل و حرکت - جائے قیام - جنگ کے نقشوں وغیرہ کی بابت کوئی خبر شایع نہ کی جائے جب تک گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع نہ ملے جو اخبار یا رسالہ اسکے خلاف کریگا - اوس کے اڈیٹر اور چھاپنے والے وغیرہ ہر ایک کو ایک ایک سال کی قید یا ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجاوینگی (انتظامی باتیں)

اہلحدیث کانفرنس آرہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب لاہوری انتظام سے کر دیا گیا ہے ہیں - کہ کانفرنس کا فرض ہے کہ لاہوری نزاع میں دخیل ہو کر مصالحت کرائے - کیونکہ کانفرنس کی اغراض مقاصد میں رفع نزاع داخل ہے -

خاکسار اڈیٹر بحیثیت ذات خاص اس تجویز کا موید ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ متنازعین میں بہت سے صاحب ایسے ہیں جو کانفرنس سے بھی اوسی قدر نزاع رکھتے ہیں جتنی اپنے فریق مخالف سے رکھتے ہیں - پھر ایسی صورت میں کانفرنس کا اوپر کیا اثر ہوگا -

تاہم جو فریق مصالحت کرنے میں کانفرنس کی مداخلت چاہتا ہے - وہ دفتر کانفرنس دہلی میں اس مضمون کی ایک درخواست بھیجدے تو مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر بعد غور و فکر فیصلہ کیا جاویگا

رفیق حج کی تلاش کوئی صاحب اہلحدیث ماہ شوال میں حج کو جانا چاہیں تو مہربانی کرکے خاکسار کو اطلاع دیں (منشی عبد الرزاق تیلیواڑہ دہلی)

اخبار مسلمان کی بابت بابو کمال الدین صاحب احمد نا پور سے بڑے سخت لہجہ میں لکھتے ہیں کہ ہم سے قیمت وصول کی گئی مگر اخبار نہیں آتا - ایسا ہی اور صاحب بھی دریافت کرتے ہیں - ایسے صاحبان کو واضح ہو کہ اخبار مسلمان کو ہمارا سمجھنا بہت غلط ہے - ہم نے اوسکو بلکہ اوس کے جدید مالک کو اپنی گود میں پرورش کیا مگر زمانہ کے انقلاب سے کہ آج ہمیں ان دونوں کے حال سے کوئی خبر نہیں - کہ اخبار جاری ہے یا بند - اور اسکا مالک کس حال میں ہے - نہ ہم سے اوسکی ملاقات ہے نہ کوئی مشورہ - ہاں شنید ہے کہ اخبار مسلمان بند ہے - خدا کرے یہ شنید غلط ہو

غریب فنڈ میں اس ہفتہ غلام محی الدین عبد الغفار ضلع ملتان از ملکان سے ۱۲ - مولوی محمد یحیٰ ... ضلع ... سے ... بقایا سابقہ ... کل ...

اہلحدیث ۲ صفحوں پر
فہرست رمضان شریف تک ہے - آئندہ پرچہ کو بعد رمضان کے ہے - مگر اوسکی طیاری میں بھی رمضان اور عید کو دخل ہے - اس لئے وہ بھی ۱۲ صفحوں کا نکلیگا - اوس کے بعد بدستور ۱۶ صفحات ہونگے رمضان شریف میں جن احباب نے اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ کی ہے - جزاہم اللہ فہرست داخل خارج آئندہ پرچہ میں ہوگی - انشاء اللہ

اخبار بنام ... مذکورین ایک سال کے لئے جاری کیا گیا - قیمت حسب اعلان رمضان تک باقی رہے -

تلاش کتب کے مندرجہ ذیل کتب کی مجھکو تلاش ہے کوئی صاحب اطلاع دیکر ثواب پاویں - تمہید ابن عبد البر - سنن کبریٰ بیہقی - محلی ابن حزم - مجمع الزوائد - مصنف ابن ابی شیبہ - مسند عبد الرزاق - مسند سعید بن منصور - تخریج ہدایہ زیلعی و ابن حجر - جمع الجوامع -

(عبد الحکیم اڈیٹر ہلال ڈاکخانہ ... ضلع فیروزپور)

اڈیٹر - تخریج زیلعی لکھنؤ - فرنگی محل مفتی محمد یوسف صاحب سے اور ابن ... اور مجمع الزوائد مولوی لطف حسین صاحب پھاٹک حبش خان دہلی سے مل سکتی ہیں - محلی ابن حزم

کتبخانہ رامپور میں قلمی نسخہ ہے جس کی نقل حکیم نور الدین کی کرائی ہوئی قادیان میں بھی ہے

تعزیت عنایۃ اللہ ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب گنج منڈا ... والے اہلحدیث کے بہت پرانے خیر خواہوں میں ہیں آپکا صاحبزادہ نوجوان انتقال کر گیا جس سے آپکے شیشہ دل کو سخت چوٹ لگی ہے - ناظرین مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں - اللھم اغفرلہ وارحمہ - اور ڈاکٹر صاحب کے لئے دعاء تسکین - خدا آپکو صبر جمیل بخشے - آمین

حقہ حرام ہے؟ بنارس سے ایک صاحب نام بنام علمائے کرام سے دریافت کرتے ہیں - کہ حقہ حرام ہے یا مباح (عبد الواسع)

امرتسر میں ہیضہ بدستور جاری ہے مجموعہ اموات اوسط ۵۰ - ۶۰ کے درمیان ہے - حالانکہ صحت کی حالت یہ ہے ۱۵ - ۲۰ کے درمیان اموات ہوتی ہے پہلے تو صرف ... لوگ ہی ہیضہ سے مرتے تھے - مگر اب کچھ اثر ... مسلمانوں میں بھی جا پہونچا ہے - محکمہ صفائی اور افسر حفظان صحت کی طرف سے بڑی کوشش ہو رہی ہے ڈاکٹر شریف حسن صاحب نے بھی ایک رسالہ ہیضہ کی تحقیقات کا مفت شایع کیا ہے - جزاہم اللہ - دفتر اہلحدیث کے اردگرد بہت سی واردات ہو چکی ہیں - اور ہو رہی ہیں - ناظرین سلامتی کی دعا کریں

آریوں اور سکھوں کی نزاع بدستور جاری ہے

پٹیالہ میں جو دو آریہ مصنفوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے اوسکے علاوہ لاہور میں بھی ایک آریہ مصنف پر سکھوں کی طرف سے استغاثہ کیا گیا - اس کے علاوہ اخبار ... آگ سلگ رہی ہے ہر فریق اپنی مظلومی کی شکایت کرتا ہے سکھوں کی شکایت تو صرف یہ ہے کہ آریہ سماجیوں نے ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیکر ہمکو رنج پہنچایا ہے اس موقع پر ہم کو اسلام کی تعلیم یاد آتی ہے - تو دنگ رہ جاتے ہیں - کہ اسلام کیسا جامع اخلاق مذہب ہے جس میں اس قسم کے اعلےٰ اخلاق سکھلائے گئے

انتخاب الاخبار

نوٹ۔ جنگ کی خبروں پر سخت نگرانی قائم ہے۔ اس لئے تمام صحیح صحیح خبروں کا ملنا تو محال ہے۔ لیکن جس قدر محکمہ نگرانی سے پاس ہو کر شائع ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمن۔ فوجیں بلجیم میں داخل ہو کر لیج (لیشر) کے قلعوں پر بلجیمی فوجوں سے لڑ رہی ہیں۔ اور ابھی تک انہیں فتح نہیں کر سکیں۔ ہاں شہر پر قابض ہو گئی ہیں۔

ایک جرمن فوج لیج کے شمال میں محاصرہ کے واسطے تیار کر رہی ہے۔

بلجیم میں متفرق جرمن فوجیں مختلف مقامات پر [illegible] سپاہ سے لڑ رہی ہیں۔ جن میں انہیں ہر جگہ ناکامی ہوئی۔

[illegible] میں جرمن کی آٹھ ہزار فوج نے بلجیمی فوج پر حملہ کیا۔

[illegible] تو بلجیمی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ لیکن جلدی ہی [illegible] پہنچنے پر وہ پھر ڈٹ گئی۔

آخر بلجیمی فوج کو فتح حاصل ہوئی۔ اگرچہ شہر کو سخت نقصان پہنچا۔

[illegible] کا نامہ نگار اس جنگ کی چشم دید تفصیل اس طرح لکھتا ہے۔

جرمن دو ڈویژن میں کئی سڑکوں پر آگے بڑھے تا کہ مقام ڈیسٹ تک پہنچ جاویں۔

بلجیموں نے انہیں مقام ہیلن پر روک لیا گیارہ بجے توپخانہ کی لڑائی شروع ہوئی۔

بلجیم دو ہزار میٹر کے فاصلے سے گولے پھینکتے تھے جن سے جرمنوں پر سخت زد پڑتی تھی۔

رسالہ کی لڑائی سہ پہر سے پہلے شروع ہوئی۔

بلجیموں نے نا ہموار میدان میں جرمنوں پر [illegible] کر کے انہیں دو حصوں میں منتشر کر دیا۔

[illegible] جرمنوں نے ایک بیباکانہ حملہ [illegible] کی طرف پیشقدمی کی [illegible] کے چھوٹے چھوٹے [illegible] ان کی قطاریں ٹوٹ [illegible]

[illegible] سپاہ [illegible] کی لاشوں سے

پٹ گئے۔

پیچھے ہٹے تو جرمنی شکست کھانے پر مجبور ہوئے اور نا مگرس کی طرف بھاگ گئے۔

بلجیموں کی بہادرانہ مدافعت پر مسٹر اسکوئیتھ وزیر اعظم اور سر اڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ بلجیم کو مبارکباد کے تار دیئے۔

برلن۔ دار السلطنت جرمنی میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ السیس میں ہزار فرانسیسی سپاہی گرفتار کئے گئے۔ اور السیس فرانسیسیوں سے بالکل پاک ہے۔

پیرس۔ دار السلطنت فرانس میں السیس کے فرانسیسی نقصان کثیر سے انکار کیا گیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی السیس کے بالائی حصہ پر کافی فوج کے ساتھ قابض ہیں ملہوسن جس پر فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر جرمنی پھر قابض ہو گئے۔

سلطنت ترکی۔ ہالینڈ اور بلغاریہ نے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنیوں نے دستور بنا رکھا ہے۔ کہ جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں کے ڈاکخانوں اور بنکوں کے روپیہ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

فرانسیسی سرحدوں پر ابھی جرمن فوجیں فرانسیسیوں سے سرگرم پیکار ہیں۔ لیکن فرانسیسی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے انہیں ہر جگہ مار کر ہٹا دیا ہے۔

جرمنی سپاہ مقام کیلز علاقہ روس میں داخل ہو گئی ہے۔

روسیوں نے ۳۰ جرمنی اور ۱۷ آسٹروی تجارتی جہاز روسی بندرگاہوں میں گرفتار کر لئے۔

روسیوں نے قبضہ سوکال واقعہ آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔

دہلی نیوز کلکتہ کو لندن سے تار آیا ہے۔ کہ [illegible] ایک لاکھ بیس ہزار فوج لڑ رہی ہے [illegible] جاری ہو چکی ہے جس میں [illegible] جرمن شہزادہ [illegible] کا بیٹا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سپہ [illegible]

ایک آسٹروی فوج براستہ باش جرمنی کی امداد کو آ رہی ہے۔

دو جرمن کروزر گیبلن اور برسلا جو درہ دانیال میں گھس آئے تھے۔ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دونوں ترکی گورنمنٹ نے خرید لئے ہیں۔

آسٹروی۔ جنگی جہازوں نے مانٹی نگرو کی ناکہ بندی کر دی ہے۔

مانٹی نگرو۔ کی فوجیں آسٹریا کے مقام کتارو پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

انگریزی۔ جنگی جہاز برمنگھم نے ایک جرمن زیر آب کشتی کو غرق کر دیا۔

سرویا کے افسروں کا بیان ہے۔ کہ آسٹریا کی فوجوں نے سات مختلف مقامات سے حملے کئے مگر سروی توپخانہ نے انہیں مار کر ہٹا دیا۔ دریائے سیو اور ڈینیوب کی وادیاں آسٹروی لاشوں سے بھری پڑی ہیں۔

۱۲۔ اگست کی نصف شب سے آسٹریا اور انگلستان کے درمیان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔

جرمن باشندے ٹوکیو اور یوکوہامہ میں بنا پر روانگی تیار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ انہیں جاپان اور جرمنی کے مابین جنگ چھڑ جانے کا احتمال ہے۔

نیو یارک ہیرلڈ بیان کرتا ہے۔ کہ برلن میں امریکن سفیر کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی گورنمنٹ سے خط و کتابت نہ کرے۔

گشنر۔ سندھ نے چھوٹی کشتیوں کے مالکوں کے نام اس مضمون کا اعلان جاری کیا ہے کہ اگر وہ تاریکی میں بندرگاہ کی طرف واپس آئینگے۔ تو ان پر گولہ باری کی جائیگی۔

جرمنی۔ کی شہرہ آفاق فرم کے مہتمم وان پولین جو تمام یورپ کی سلطنتوں کو توپیں اور بندوقیں مہیا کرتے تھے۔ آج کل انگلستان میں [illegible] وہ [illegible] سپیڈ ہیرو [illegible] فرانس [illegible] اور دیگر مقامات کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مومیائی

فی تولہ ۵۲ عہ

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سِل و دِق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ۔ تین یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی حالت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے بچے ۔ جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے

قیمت فی چھٹانک ۸ عہ دو چھٹانک ۱۶ عہ چار چھٹانک ۳۲ عہ مع محصول و غیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

شہادات

جناب مولوی ایس ۔ ایف ۔ ایچ فخری مدرس مدرسہ عین العلوم ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے تحریر فرماتے ہیں :۔ کہ

جناب حکیم جی صاحب السلام ۔ مزاج شریف ۔ عجیب زود اثر تیر بہدف ہے مومیائی ہے ۔ جو مجھ کو بلکہ اپنے تمام مونہہ لگوں کو بار بار خریداری پر مجبور کراتی ہے ۔ ناظرین الحدیث کی نظر میں اصل تریاق اعظم کے علاوہ دوسری دواسیں ہیچ ہیں ۔ واللہ اعلم اس مومیائی میں منجملہ کونسی فائدہ ہے ۔ یا اچھا گر یار اہلحدیث کی صحبت کا اثر ہے

جمال ہمنشیں در من اثر کرد ۔ وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

حکیم عطا محمد صاحب ننگل نمبردار ڈاکخانہ شاہکوٹ ضلع جالندھر راقم فرماتے ہیں ۔ آپکی مومیائی نہایت مفید ۔ عمدہ اور اعلےٰ پائی ہے ۔ آپنے جن امراض پر لکھا ہے ۔ وہ تو سوا ۔ دیگر امراض مستورات وغیرہ میں بھی از حد مفید پائی ۔ ایک چھٹانک احمد منہ کے نام ارسال فرمادیں (۲۱ ۔ جون ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام و علمائے فرنگ یعنی اسلام کی عظمت پر یورپین مدبروں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

نہایت مفید ضروری اور کار آمد کتابیں

حمایل شریف معرّا نہایت خوشخط عمدہ کاغذ ۔ اعلےٰ لکھائی نفیس چھپائی ۔ ملفوظ لفظ علیحدہ ۔ بڈھوں ۔ بچوں ۔ لڑکیوں ۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید مع فہرست مضامین قیمت ۱۲ مع محصول

سفری جیبی حمایل شریف مترجم ۔ کارڈ کے برابر تقطیع ۔ سفر و حضر میں کار آمد جلد خوبصورت ۔ ترجمہ صاف و سلیس اردو میں مع محصول ۸

لغات القرآن قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اسکے معانی مصادر ماخذ مجرد درج ہیں شروع میں گرامر عربی کے قواعد ہیں مع محصول ۱ عہ

انسان کامل اردو ۔ ہر دو حصہ عارف ربانی سید عبد الکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ جسمیں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے وحدت الوجود ۔ عما ۔ قلب ۔ روح ۔ کرسی ۔ لوح ۔ قلم ۔ فرشتگان کے معانی و اسرار کا مفصل ذکر مع محصول ۲

شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جامی اہل تصوف کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو جو شہرت ہے ۔ وہ شاید ہی کسی اور کتاب کو حاصل ہوا ہوگا ۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے اسپر مولانا جامی کی عربی شرح سونے پر سہاگہ ہے مع محصول ۔ عہ

تفسیر اتقان خاتم المحدثین امام الہمام مولانا جلال الدین سیوطی کی مستند مقبول عام کتاب اردو ہر دو جلد الاتقان فی علوم القرآن کا سلیس اردو ترجمہ جسمیں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام مثلاً عام ۔ خاص ۔ مجمل ۔ مبین ۔ محکم ۔ متشابہ ۔ ظاہر ۔ نص وغیرہ مع محصول ۱۲ عہ

معجزہ قرآن یہ ایک مفید رسالہ ہے جسمیں یورپ کے ۔۔۔ مستند کر کے قرآن کی جامعیت ثابت کیا گیا ہے ۔ اور مروجہ مجوزہ تقسیم میراث ۔۔۔ کئے گئے ہیں علاوہ محصول ۵

تفسیر ورانتبات وجود رب قدیر ۔۔۔ اعتراضات کے جوابات مدلل عقلی و نقلی ۔۔۔ ۔ ۹

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر یہ کتاب ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف ہے جسمیں بچوں و عورتوں کے ابتداء سے بڑھاپے تک ہر قسم کے امراض و شکایات ۔ تجربات کا بیان کر کے انکا علاج ۔۔۔ ضروری نقشے بھی دئے گئے ہیں ۔ ہر گھر میں اس کتاب کی نہایت ضرورت اور خیر و برکت کا باعث ہے ۔ علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

لیکچر ارسطو ۔ لیکچرار ۔ اسپیکروں کیلئے نہایت کار آمد ۔ تقریر میں کاوٹ کے اسباب بیان کر کے ان کی تدابیر و ہدایات و علاج درج ہے ۔ قیمت ۱۳ر

تجربات و وصفتی ۔ اسمیں تقریباً تمام اشتہاری ادویہ مثلاً بال اڑانے کا لوشن ۔ تیل ۔ صابن ۔ خضاب ۔ پیپر منٹ ۔ ۔۔۔ بنانا ۔ موم بتی ۔۔۔ صحیح نسخے مع تراکیب درج ہیں ۔ دولت کا خزانہ ۔ قیمت ۱۰ر

فرہنگ اللغات جدید ۔ اسکی تعریف ۔۔۔ مختصر یہ کہ اردو میں اس سے بہتر ۔۔۔ کوئی لغات نہیں جدید طرز کی ۔ قیمت ۹ر

حفظ حیات علم حیات ۔ بلوغت ۔ احتلام ۔ نامردی ۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوجاتی ہیں ۔ ان کے اسباب و علامات کی قدیم و جدید تحقیقات کی بنا پر بیان ۔ اور علاج مفید مجرب نسخہ جات ۔ ہدایات ۔ قیمت ۹ر

کتابیں منگوانیکا پتہ منشی غلام بخش ۔۔۔ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تاریخ اسلام

مع جغرافیہ عرب

مولفہ

منشی غلام قادر صاحب فصیح

چار ضخیم جلدیں

حجم ۱۱۰۰ صفحات

قیمت

اصلی بے جلد للعہ مجلد للعہ

رمضان المبارک سے شوال المکرم تک

رعایت

بے جلد ۱۴ مجلد للعہ ۱۲

(۱) نہایت محنت تحقیق۔ اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی گئی ہے۔ (۲) زبان شستہ و شگفتہ گویا آب کوثر میں دھلی ہوئی۔ ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش ہے (۳) فتح شام و عراق جیسی آویزہ اور بدیع المثال انداز بیان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ فصیح صاحب کی مخصوصات میں سے ہے (۴) خالد بن ولید (سیف اللہ المجید) ابو عبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق۔ حضرات عمرو بن عاص فاتح مصر [illegible] نامداران اسلام کے کارنامے عجیب دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہیں۔ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا (۵) دیگر مورخوں کی غلطیوں کا ازالہ بڑی قابلیت سے کیا گیا ہے (۶) خلفائے اربعہ خصوصاً حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی الفت پر مبسوط دلائل ہیں جو کسی تاریخ میں نہیں مل سکتا (۷) ہمارا دعوےٰ ہے کہ ایسی شاندار تاریخ

چہار ولی کے پیارے حالات

حجم ۲۵۰ صفحات

(مع تذکرہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت کی مبارک زندگی کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کے الہامات ملفوظات۔ مکتوبات۔ قصائد اور دیوان سے انتخاب نہایت دلکش پیرایہ میں مذکور ہیں کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب

قیمت اصلی عہ رعایتی بے جلد ۱۲ مجلد عہ

اردو زبان میں

آجتک نہیں لکھی گئی۔ انہیں اوصاف کو دیکھکر ملک کے مشہور اہل علم حضرات علامہ شبلی نعمانی۔ مولینا عبداللہ العمادی ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے۔ شیخ عبدالقادر بی اے ایڈیٹر رسالہ مخزن نے عمدہ اظہار پسندیدگی فرمایا ہے

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

حجم ۵۸۰ صفحات

جملہ اقسام عبادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ قربانی وغیرہ احکام دین کے ساتھ مسائل طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا [illegible] کاغذ لکھائی چھپائی کی لطافت نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ مجلد عہ

اہلحدیث امرتسر خریداری نمبر ۲۳۰۸ بخدمت جناب محمد ابراہیم صاحب خیاط مولوی [illegible]
علیگڑھ [illegible]
ALIGARH CITY

ملنے کا پتہ
منیجر حاجی عبدالغنی منیجر حجاز بک ایجنسی
بک ڈپو

مطبوعہ [illegible] امرتسر میں باہتمام [illegible] چھپا اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب [illegible] مولوی فاضل نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۱ نمبر ۴۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ [illegible]
ششماہی [illegible]

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۶ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۸ اگست سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

یورپ میں جنگ کیوں چھڑی

یہ ایک سوال ہے جس کی ایک سطح ظاہری ہے اور دوسری باطنی۔ سطح ظاہری سے مراد وہ حالات و اسباب ہیں جو ظاہری مبصرین کی تحقیق کا نتیجہ ہیں مگر وہ اسباب اس قسم کے ہیں کہ خود ان پر بھی تنقید ہو سکتی ہے وہ تنقید اس سوال کی دوسری سطح ہے اس دوسری سطح کا جواب دینا مذہب خصوصاً قرآن مجید کا کام ہے۔

اتنی بڑی لڑائی کہ پناہ خدا الامان والحفیظ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر ایسی مہیب جنگ جس میں نہ صرف یورپ مبتلا ہو بلکہ تمام دنیا آفات و آلام میں مبتلا ہو جائے۔ کچھ شک نہیں کہ دنیا عالم اسباب ہے اس میں کوئی کام بغیر کسی سبب کے وقوع پذیر نہیں ہوتا اسلیے ضروری ہے کہ اس جنگ کا سبب بھی کوئی ایسا ہی عظیم ہو جیسی یہ جنگ ہے مبصرین ہم کو بتلاتے ہیں کہ اس لڑائی کا سبب ان ملکوں کی کچھ تجارتی رقابتیں اور کچھ توسیع ملک کی ہوس ہے مگر اس جنگ کے نقصانات جو ہم کو فریقین کے حق میں نظر آتے ہیں وہ اس سے بالاتر ہیں کہ کسی تجارتی رقابت کو یا ملک گیری کی خواہش کو اس کا سبب بنایا جائے کون نہیں جانتا کہ اس عظیم الشان جنگ میں جو فریق غالب رہیگا وہ بھی بہت عرصہ تک نیم مردہ سا رہیگا۔ اُس کی حالت بھی اس سے زیادہ نہ ہوگی جیسے ایک شیر خوار بچہ مرض ام صبیان کے صدمے کے بعد ہو جاتا ہے کیا یہ خطرات جنگ فریقین کو نہ سوجھتے تھے ہم تو جب اس جنگ کے نقصانات پر غور کرتے ہیں تو مبصرین کی تلاش سے ہم کو تسکین نہیں ہوتی اللہ اکبر ایسی جنگ کہ خشکی پر بھی گویا سیر سائیے جنے پہاڑ نہ صرف کانپتے ہیں بلکہ پھٹ جائیں سمندر کے پانی پر گویا جہازوں سے گولوں کی آواز آوے تیسری قسم خاص یہ کہ پانی کے اندر ہی اندر ایک دوسرے کو تلاش کرتا پھرتا ہے اور اندر ہی اندر ایک دوسرے کو نقصان پہونچاتا ہے یہ تین قسم کی جنگ جو اصحاب تثلیث نے ایجاد کی ہیں کوئی معمولی ہیں؟ خدا کی پناہ یقینی بات ہے کہ ان سلطنتوں کا تمام اندوختہ (افواج سامان اور روپیہ مع اور قرضے کے) اس جنگ میں کام آجائیگا۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ یورپی فوج کے ایک ایک سپاہی پر ایک ایک ہزار پونڈ خرچ ہوتا ہے تب جا کر وہ میدان جنگ میں بھیجے جانے کے قابل ہوتا ہے سامان جنگ گولہ بارود جہازات اور قلعہ جات وغیرہ بے انتہا لاگت کے علاوہ ان بڑی بڑی سلطنتوں کو جو بے انتہا آمدنی ہے جنگی خرچوں پر خیال کیا جائے تو ایسے بیانات نہیں [illegible]

اسمبلی جنگ کے شروع ہوتے ہی مزید قرضہ اور چندے کی حاجت پڑ جاتی ہے۔ لڑائی ابھی شروع ہوئی ہے بلکہ بقول بعض ایک معنے سے ابھی شروع بھی نہیں ہوئی تاہم قرضوں اور چندوں کی اپیلیں شائع ہو رہی ہیں کیونکہ اسلیے کہ امن کی حالت میں سلطنتوں کو اخراجات جنگ اٹھنے نہیں دیتے تو حالت جنگ میں کیا کچھ ہوگا ۱۸۔ اگست کی خبر ہے کہ حضور وائسرائے ہند نے بھی والیان ملک نوابان و راجگان اور دیگر رؤسا کو بنام جملہ ہندیان سے ضروریات کے لئے چندے کی اپیل کی ہے اس سے اس جنگ کی ہیبت اور عظمت معلوم ہوتی ہے اس سے بھی ہمارے دعوے کی تائید ہوتی ہے کہ اس جنگ کے اسباب تلاش کرنے میں مبصرین قاصر ہیں کوئی صاحب اس جنگ کی شان اور عظمت کے برابر سبب متعین نہیں کر سکتا۔

اس عالم اسباب سے ایک عالم بالا ہے جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے پہلے وہاں اسکا فیصلہ ہو لیتا ہے آؤ ہم اُس عالم بالا سے اس کا سبب تلاش کریں۔

ابھی کل کا ذکر ہے اخبارات خبریں دیتے تھے اور لوگ سمجھتے تھے کہ یورپ سب متفق ہو کر مسلمانوں (ترکوں) کی حکومت یورپ سے مٹا دیں بالفاظ دیگر مسلمانوں کو یورپ سے نکال دیں لوگوں کا خیال تھا کہ یورپ کی عیسائی سلطنتیں سب متفق ہیں لیکن جن لوگوں کو قرآن مجید کا علم اور یقین ہے وہ اس خبر کی تصدیق نہ کرتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ ہرگز یورپ متفق نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید نے ہم کو بتلا دیا ہے کہ عیسائی متفق نہیں ہو سکینگے۔

عرصہ ہوا میں نے ایک دوست سے (جو آج فوت ہیں) اس امر کا ذکر کیا تو اسنے حیرانی سے پوچھا کیا واقعی قرآن مجید میں ہے؟ میں نے سند جو ذیل تھی پڑھی:

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ۔

(پارہ ۶ ع ۷)

(ترجمہ) عیسائیوں سے بھی ہم (خدا) نے دین کی مضبوطی کا وعدہ لیا تھا پھر جو وہ نصیحت کی باتوں کو بھول گئے تو ہم نے اُن (عیسائیوں) درمیان بغض و عداوت ڈالدی جو قیامت تک اونہیں، رہیگی اور اللہ ان کے کاموں سے انکو خبر دیگا۔

دوست مرحوم نے جب یہ آیت سنی تو اوسکی پریشانی دور ہوگئی۔

یہ ہے اس جنگ کے سبب کی دوسری سطح جو مذہبی نقطۂ خیال سے ایک مسلمان کہہ سکتا ہے کہ یورپ کی قوموں میں چونکہ دین عیسوی اور نصیحت مسیحائی کا اثر نہیں رہا بلکہ وہ بالکل مسیحائی تعلیم کو بھول گئے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اونمیں بغض و عداوت کی آگ ہمیشہ کیلئے خدا کے حکم سے جلائی گئی ہے۔ پس مذہبی نقطہ خیال سے اس جنگ کا باطنی سبب یہی ہے جو قرآن مجید نے عام طور پر بتلایا ہے جسکے ماننے اور ظاہر کرنے سے ایک مسلمان کسیطرح رک نہیں سکتا۔

نوٹ۔ یہ عداوت اور بغض جسکے وجود کی خبر عیسائیوں میں قرآن مجید نے دی ہے عیسائیوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں قانون الٰہی عام ہے کہ جو قوم الٰہی تعلیم سے گردن کشی کرکے اپنے آپ کو اپنے خیالات کا تابع کرے اُن میں ہمیشہ کیلئے جنگ کی آگ جل جاتی ہے۔ یعنی ان کے اغراض و مقاصد کا اختلاف قدرتی طور پر اس اختلاف کا موجب ہوتا ہے جو چند دنوں میں جنگی صورت میں نمودار ہو جاتا ہے اس قانون شکنی میں سب برابر ہیں عیسائی ہوں یا موسائی مسلمان ہوں یا ہندو کیونکہ جبتک کوئی قوم خدا کے احکام کی ماتحت رہتی ہے اوسکی مثال اُس فوج کیطرح ہوتی ہے جو باوجود مختلف الخیال اور مختلف النسل ہونے کے ایک افسر کی ماتحتی میں مشترک کام میں دل و جان سے سعی کرتی ہے اور جب اسکا افسر مر جائے یا بہت دیر تک غائب رہے یا وہ اپنے آپکو اُس افسر کی ماتحت نہ جانتے تو پھر ان میں وہ وحدت نہیں رہتی پھر وہ ذرہ ذرہ سی باتوں پر آپس میں سر پھٹول کرنے لگجاتے ہیں۔ بعینہٖ یہی حالت ہے اُس قوم کی جو اپنے آپکو مع تمام طاقتوں اور حیثیتوں کے خدا کے ماتحت سمجھیں اور نہیں اگر کوئی نفسانی شرارہ اٹھتا بھی ہے تو اعلیٰ افسر (خدا) کے خوف سے وہ بجھ جاتا ہے۔

نتیجہ آجکل جو بعض علماء اور انکے طفیل انکے معتقدین میں ناچاقیاں ایک دفعہ پیدا ہو کر رفع نہیں ہوتیں ناظرین یکسو ہو کر غور کرینگے تو اسکی وجہ بھی یہی پاوینگے۔ ورنہ جو دو آدمی اپنے کو ایک مالک کا غلام سمجھیں وہ اتنے جدا ہیں کہ آپس میں مل کر اس کے سامنے کھڑے بھی نہ ہوں۔ ہرگز نہیں انا للہ

قادیانی مشن

جنگ یورپ کی پیشگوئی

بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہو جا
کسیطرح سے تو مٹجائے ولولہ دل کا

بعض احباب کو ذکر کرتے سنا گیا کہ ایسی عظیم الشان جنگ کی بابت کسی نجومی نے پیشگوئی نہ کی تعجب ہے۔ یہ خیال بجا تھا کہ ہمارے مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو کوئی نہ کوئی پیشگوئی نکال لیتے لیتے ہی سننے میں آیا کہ قادیانی مشن کے اخباروں نے اس خیال کو پورا کر دیا۔

سب سے پہلے پیغام صلح لاہور نے مرزا صاحب کی پیشگوئی شائع کی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

مگر حوالہ نہ بتلایا بغرض تحقیقات اور پیغام صلح کو جوابی کارڈ لکھا کہ حوالہ بتلایئے تاکہ تحقیق ہو سکے کارڈ کا جواب تو ابھی نہ آیا تھا قادیان سے رسالہ ریویو پہنچا جس میں اس پیشگوئی کا پتہ بتلایا کہ حضرت مرزا صاحب کو یہ الہام ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا حوالہ مذکورہ دیکھنے سے ثابت ہوا کہ الہام واقعی اسطرح درج ہے

"۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

مگر اسکے ساتھ کوئی توضیح یا تشریح نہیں کی گئی کہ مراد کیا ہے۔ مرزا صاحب کے الہامات اپنی گولائی میں اس قدر ترقی یاب ہوتے ہیں کہ جبتک انکی تشریح خود بدولت نہ کریں سمجھ میں نہیں آتے بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ تشریح کے بعد بھی تشریح کی حاجت رہتی ہے۔

اس کی مثال میں ہم مرزا صاحب کی متعدد مشہور پیشگوئیاں پیش کر سکتے ہیں

جناب کو الہام ہوا - شاتان تذبحان - دو بکریاں ذبح ہونگی (بہت خوب) دو بکریوں سے کیا مراد ہے - ضمیمہ انجام آتھم میں آپنے اس کی تفسیر فرمائی - مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد - مگر چند دنوں بعد جب آپکے دو مرید کابل میں مارے گئے - تو رسالہ تذکرۃ الشہادتین میں یہی الہام اون دو پر چسپاں کر دیا - شاتان تذبحان

مرزا صاحب کو الہام ہوا - بنگالیوں کی دلجوئی کی جاویگی جن دنوں مشرقی بنگال کے لفٹنٹ گورنر سر فلر صاحب کا استعفا منظور ہوا تو مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو اس واقعہ پر چسپاں کیا - مگر دربار دہلی کے موقع پر جب شاہ معظم نے تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان فرمایا - تو مرزا صاحب کے بعد مرزائیوں نے اوس پیشگوئی (بنگالیوں کی دلجوئی کی جاویگی) کو اس واقعہ پر چسپاں کر دیا -

اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں - کہ مرزا صاحب کے الہامات اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج!
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

اس لئے اس کشتیاں والی پیشگوئی کو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا معنے ہیں - اور انکا مصداق کیا ہے کیونکہ کشتیوں سے مراد - اگر اصلی معنے کی کشتیاں ہیں اور کشتیوں سے مراد بھی اصلی معنے ہیں - یعنے پہلوانوں کا دنگل - تو مطلع صاف ہے کہ کسی دریا کے کنارہ پر پہلوانوں کا دنگل ہوگا جس کے دیکھنے کے لئے لوگ کشتیوں پر سوار ہوکر دنگل دیکھنے جاوینگے - جو آج تک خدا جانے کہیں ہوا نہیں نہیں ہوا تو کب ہوگا -

اور اگر کشتیوں سے مراد جہاز ہیں - اور کشتیوں سے مراد جنگ ہے - تو یہ معنے مجازی ہیں - جو بغیر قرینہ کے مراد لینا صحیح نہیں - اگر کوئی قرینہ پیدا ہو جاوے تو پھر یہ سوال ہوگا - کہ موجودہ جنگ کی کیا خصوصیت ہے - اس سے پہلے طرابلس کی جنگ میں اٹلی کے جہاز چلے - اوس کے بعد بلقانی جنگ میں چلے - اور خوب لڑائیاں ہوئیں - پھر اون کو چھوڑ کر اس جنگ کے ساتھ اس پیشگوئی کو متعلق کرنا زبردستی نہیں تو کیا ہے

بہرحال ہم مرزا صاحب کے اس بات میں تو قائل ہیں - کہ اون کے الہاموں کی گولائی روپیہ کی گولائی کو بھی مات کرتی تھی ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

جنازہ کے لئے نماز

(از مولوی حکیم شعبان ابو سمیع صاحب [illegible])

جناب مولانا ابو الوفا ثناءاللہ صاحب دام ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - امید کہ یہ مضمون مبارک اہلحدیث میں شائع فرماویں گے - ۱۴ رمضان کے پرچہ میں ایک تحریر بابت نماز جنازہ شائع ہوا ہے جنازہ بے نماز - میرے خیال میں فاضل اڈیٹر کی تحقیق ٹھیک ہے اور مولوی عبدالوہاب صاحب کی تحقیق ایک حد تک بے تحقیق ہے - میں اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں امید کہ جناب مولوی صاحب غور سے پڑھیں گے فاضل اڈیٹر نے بتلایا تھا - کہ جس کے دل میں خدا و رسول کی تصدیق ہو - نماز جنازہ اوسکی جائز ہے اس لئے کہ سرکار کا فرمان ہے - کہ خدا کے ایک جاننے والوں کی نماز پڑھو - اس سے ظاہر ہے - کہ خدا و رسول کی تصدیق کرنیوالا کافر نہیں ہے جسکو مولوی صاحب مسطور صدر لکھتے ہیں ھذا من التسامح

دوسرے یہ کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں - کہ دیکھنا یہ ہے کہ تارک نماز کے ساتھ اسلامی برتاؤ کا حق ہے یا نہیں - اسکا بھی صاف وہی جواب ہے جو اوپر مذکور ہے - کہ قائل وحدانیت کا جنازہ پڑھو جس سے ظاہر ہے - تارک نماز ہونے سے اسلامی برتاؤ میں خلل نہیں پڑتا - کافہم - مولوی صاحب ایک آیہ شریفہ پیش کرتے ہیں - کہ جو توبہ کرے نماز پڑھے زکواۃ دے - وہی اسلامی بھائی ہے - اور اسلامی برتاؤ کا مستحق ہے - اب سوال یہ ہے کہ ایک شخص ہے - جو جہاد کرتا ہے - حج کرتا ہے - نیز روزہ رکھتا ہے - خدا و رسول کا قائل ہے - نماز نہیں پڑھتا ہے - زکواۃ نہیں دیتا - بتلائیے یہ اسلامی بھائی ہے - یا نہیں - یقینی ہے - پھر ان لوگوں کے جنازے کی نماز پڑھیں گے - غالباً آپکے خیال میں نہیں - ناصر انکا دل کو چاہئے کہ غور و فکر کو فرض سمجھیں

شہید کمیٹی { حضرت شرکا کمیٹی بعد سلام مسنون گذارش ہے کہ مبلغ للعہ کمیٹی میں شرکت کی غرض سے بھیجا گیا - مگر واپس آیا مولانا ثناءاللہ صاحب نے کوئی بندوبست فرمایا - کہ شرکا اپنا روپیہ واپس مانگتے ہیں لہذا کمیٹی توڑ کر واپس کیا جاوے مجھے سخت افسوس ہوا - اور خیال ہوا کہ جہاں مسلمانوں کی ابتری کے اور اسباب ہیں منجملہ اوسکے ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ صبر و استقلال نہیں - اگر یہ ادنی مواسات فرما دیں - تو یہاں کیوں نہیں رہ سکتا - کہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے کہ اپنی خود قائم کردہ کمیٹی جسکو بہت ناز سے قائم کیا تھا آج ہم خود توڑ رہے ہیں - آخر روپیہ منگانے کی وجہ کیا ہے - اگر یہ ہے کہ نفع قلیل ہے - تو یہ بھی واضح ہے کہ قلیل منافع میں برکت ہے - اور صحابہ کرام سلف صالحین کی بیسیوں مثالیں ہیں جن سے صاف ظاہر ہے - کہ وہ قلیل منافع پر اکتفا کرتے تھے - مولانا ہم شرکا کمیٹی جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب برادرم احمد حسن و حامد حسن و عبداللطیف و حافظ نور اسلام صاحبان وغیرہ بہت خوشی سے منظور کرتے ہیں کہ کمیٹی جسطرح ہو توڑی نہ جاوے - ہم انشاءاللہ جلد جدید شرکا کمیٹی کے اسم گرامی سے آپکو مطلع کریں گے - راقم ایک از شرکا کمیٹی

دہلی میں خلیفۃ اللہ کی ولادت باسعادت

ابھی ہندوستان کے مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعاء نبوت پر مباحثات کرنے اور اسلامی اختلافات پڑھنے اور جھیلنے سے فرصت نہیں ملی تھی - کہ مرزا حیرت صاحب نے اپنے خیالات کے شب و روز کی ترقی سے جس کا ایک زمانہ شاہد تھا - دعوائے خلافت کا اظہار کر دیا - ایک وہ زمانہ تھا - کہ مرزا صاحب دہلوی کو مرزا صاحب قادیانی کی

تلاش عزیز { حافظ عبدالغفار خاں ٹانڈہ ضلع فیض آباد والے عرصہ سے مفقود الخبر ہیں - کسی صاحب کو پتہ ہو تو اطلاع دیں خدا جزا دیگا

تکذیب سے فرصت نہیں ملتی تھی اور اب وہ زمانہ ہے کہ خود مدعی خلافت بن گئے ہیں ہم کو اس سے بحث نہیں ع مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ۔ مگر رونا یہ ہے کہ ان معمولی دعاوی سے مسلمانوں کے اختلافات اور مسلمانوں کے تنازعات کا طرح طرح سے ازدحام ہو رہا ہے رات اور دن کا رونا ہے کہ صاحب آمین رفعیدین تقلید غیر تقلید چشتی قادری طریقوں کے جھگڑوں اور آپس کے سب و شتم سے فرصت نہیں ملتی اب یہ مزید برآں رونیکا موقع ہے کہ ہندوستان میں ہر سال ایک نہ ایک مدعی اپنی ایک جدی امت قایم کرنے لگتا ہے خدا کی شان ہندوستان ہی پر خدا کی کچھ رحمت زیادہ سایہ فگن ہوگئی ہے کہ کوئی نہ کوئی نبی یا خلیفہ پیدا ہو ہی جاتا ہے عربستان کی سرزمین کو اب وہ فخر حاصل نہ رہا شاید آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کا نزول خاص سرزمین عرب ہی کے لئے تھا مسلمانو! عبرت کا مقام ہے مسلمانو! افسوس کی جگہ ہے کہ تمہاری اوہام پرستی تمہاری اندھی من مانی پیروی نے تمہیں ان مدعیوں کا شکار بنا دیا ہے۔

خیر تو جو کچھ تھا وہ مسلمانوں کی موجودہ رفتار کا ذکر تھا اب یہ غور طلب بات ہے کہ ان اشخاص کی برأت ادعاء نبوت اور خلافت پر کیسے آجاتی ہے بظاہر ایک تو سبب یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی غفلت اور انکے اسیطرح کی عادت نے جو مشائخ اور ملاؤں کی اندھی تقلید پر قایم ہوگئی ہے وہ ان کو اس بات کی جرأت دلاتی ہے کہ آئے دن نیا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ دوسرے عوام کالانعام نے حضور سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و مرتبت کو نہ پہچانا حضور کا منصب صرف تبلیغ رسالت ہی نہ تھا بلکہ آپکو جو عظمت دوسرے انبیاء پر حاصل ہے وہ یہی تھی کہ آپکے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو جائیگا کیونکہ کسی نے اپنے قوم کو سوائے اسکے کہ اونہیں احکام اوامر و نواہی سے واقف کرایا جاوے اپنے ذمہ نہ لیا کہ انبیاء سابقہ

کی اوس میں تعریف کیجائے انبیاء سابقہ کے دین کی موجودہ دین سے مقابلہ کرکے اپنی فضیلت کو قوم کے روبرو پیش کیا جائے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہر وقت ایک نبی آتا تھا اور وہ خدا کی توحید اور اوامر و نواہی سے مقامی ضرورت کے لحاظ سے واقف کرا دیا کرتا تھا اُن کو اس بات کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ خواہ مخواہ اگلے پچھلے بکھیڑے اپنے ذمے لیں مگر حضور کے لئے ارشاد ہو چکا تھا کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس لئے آپ اپنے اس منصب کی وجہ سے کہ اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسالت کا دعوے کر سکتا ہے اور کسی قسم کا نقص باقی رہا ہے نہ رہیگا جس کی وجہ سے تکمیل دین کے لئے کوئی ادعاء نبوت یا خلافت کرے حضور پر جو آسمانی وحی نازل ہوئی تھی اوس نے اگلے پچھلے مذاہب اور طریقوں کے حالات کو صاف صاف بیان کر دیا حتیٰ کہ معمولی باتوں کو بھی یعنی کہیں یہودیوں کی عداوت کو مسلمانوں کے ساتھ رہیگی اور کہیں نصاریٰ کے محبت کو جو اسلامیوں کے شامل حال رہیگی اور مسائل میں سود کے نقصانات بالتفصیل بیان کرکے دین کے تکمیل کا علانیہ دعویٰ کر دیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ اگر مسلمان حضور انور کی عظمت و منزلت کی قدر کرتے تو وہ یقینی اس فرمان رسالت لا نبی بعدی کو ضرور تسلیم کر لیتے اور صاف الفاظ میں ان مدعیوں کا جواب تحریری و تقریری الفاظ قالوا سلاما میں دیتے بہرحال اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ بالخصوص ہندوستان کے مسلمان ایسے مدعیوں کے دام تزویر سے بچنے کی کوشش اوسی اصول کی بنا پر کرتے رہیں جس کا پہلے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے زبان خداوندی اور احکامات رسالت پناہی کی اطاعت کے سوا نہ کسی کے قول کو ماننے کی ضرورت سمجھی جائے اور نہ اُن کے پیچھے پڑنے کا کچھ لحاظ رہے ایسے سیکڑوں اسود عنسی مسیلمہ کذاب متنبی شاعر وغیرہ گذر چکے

ہیں اور حال ہی میں جو تردید مرزا قادیانی کی کیگئی ہے اوسکو بھی ابھی کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا ہے پس جہاں مرزا جیرت نے کچھ دعوے کیا تو اُسکا شمار بھی انہیں گذشتہ لوگوں میں کر لیا جائے ؎

پوچھ مت راہ وفا اُس نگہ پرفن سے
رہنمائی کی نہ رکھ چشم والا رہزن سے

راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی۔

مسلمانوں کی عموماً حالت زار

حضرات ناظرین! السلام علیکم و علی من لدیکم۔ آج عرصہ سے یہ رونا ہر جگہ رویا جا رہا ہے کہ مسلمان ابتری کی حالت میں ہیں جس شہر یا قصبہ یا دیہات میں دیکھو یہی مرض ہر جگہ موجود ہے جس شہر کا اخبار یا جس اخبار کا کالم غور سے دیکھو سکا شکوی شکایت ہے کسی ادنے سے ادنے مقام پر بعد خوض و فکر کے اگر کوئی حکم لگایا جا سکتا ہے تو اسی بات کا کہ یہاں کے مسلمان قعر ذلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں میں دن بدن ابتری کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ ذلت کے اسباب خود ہی اپنے لئے فراہم کر لیے ہیں۔ افسوس۔ ہماری حالتیں تباہ ہو رہی ہیں۔ ہم میں کے عزیز ذلیل ہو رہے ہیں شریف خاک میں مل رہے ہیں۔ افلاس کی گھر گھر سیکا پی ہو رہی ہے۔ اخلاق بگڑ رہے ہیں۔ تعصب اور فساد کی گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ علم کا خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ رسم و رواج کی بیڑیاں پیروں میں پڑتی جاتی ہیں۔ بیجا تقلید کا قلادہ گردنوں میں پڑتا جاتا ہے آخرش اس کی وجہ کیا ہے۔ اصل وجہ اس کی جو کچھ آپ حضرات تجویز فرماویں قرب قیامت یا اور کچھ مگر میں تو یہی کہونگا کہ یہ ہماری کرتوتوں کا ثمرہ ہے یا آئے دن کے شہر شہر دیہات دیہات گھومنے والے لمبی لمبی عبا قبا (طنبو تنبات) کے پہننے والوں کی لچھے دار تقریر گرما گرم اشعار کے پڑھنے والوں کے فیوض باطنی ہیں۔ افسوس صد افسوس ؎

اس گھر میں آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب شاہ صاحب سال چھ مہینے میں جہلا کی بھری

اسلامی کتب ۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مناظرہ آریوں کا رد ۔ ۶ / ...

مجلس میں رونق افروز ہوئے دام تزویر پھیلا کر اپنی جیب روپیوں سے بھر رہے ہیں اسلامی پونجی انکو بھی افعال شرکیہ کا مرتکب بنا کر دین دنیا سے محروم کر کے چلتے بنے اگر کسی مقام پر کسی زندہ دل شخص نے مسلمانوں کو عقاید حقہ کی تعلیم کی فوراً سے پیشتر چلتی ٹرین میں روڑا اٹکانے کے لئے مستعد۔ بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو وہابی۔وہابی کی ڈراؤنی صورت کا سین دکھا کر بڑے زوروں سے وصیت کر جاتے ہیں کہ انکے دام میں نہ آنا یہ لوگ بزرگوں کو نہیں مانتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں چنانچہ عرصہ ہوا ایک صاحب تشریف لائے وہ فرمانے لگے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں جو شخص "محمد رسول اللہ" کہیگا وہ مشرک ہو جاویگا۔ مگر لوگوں نے اس پر بالکل یقین نہیں کیا آخرش منہ کی کھا کر رہ گئے اور انکا جھوٹا الزام لوگوں پر ثابت ہو گیا۔ وہی صاحب ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ کسی وہابی بزرگوں کے دشمن نے کہا ہے ؎

خدا نزدیک قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

اور اس پر بہت ناخوش ہوئے۔ مجھ سے گفتگو آئی میں نے کہا کہ آخرش اوسی نے یہ بھی تو لکھا ہے ؎

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ غرضیکہ اسیطرح بے سروپا کتنے جھوٹے الزام بزرگوں پر لگے اور ابھی کیا عجب ہے اور انکا لگا کر ایسے لوگ اپنے اعمال نامے سیاہ کرینگے۔ روز بروز ان کٹھ ملاؤں کا زور ہوتا جاتا ہے۔ خود شیطانی حرکت کریں اوپر سے علماء اہلحدیث و دیوبند پر کفر و شرک کے فتوے لگا دیں گنہگار بندوں کو شفاعت محمدی کا نظارہ دکھا کر اعمال حسنہ سے متنفر کرنا ایزد متعال کے صفات رحیم و رحمانیت پر ایک جاروب ڈگری دیکر جہلا کو عقاید شرکیہ پر ڈھیٹھ کرنا انکا شیوہ ہے۔ اللہ اللہ کہاں [1] تو مسلمانوں میں خود ہی جوش اسلامی دلوں سے مفقود ہوتا جاتا تھا۔ رہی سہی تھوڑی بہت امید تھی وہ بھی ان ظالموں کے ہاتھ سے ستیاناس ہو گئی۔ ہم ہیں کہ اپنی نفسانی خواہشوں میں ایسے منہمک ہوئے کہ آج نہ تو اتباع محمدی کا خیال رہا نہ سلف صالحین کے طور طریقہ (چال چلن) پر۔ مستعدی ہے خداوند تعالیٰ کے احکام کو ابیا ہو سے۔ کہ فرائض نماز و روزہ رمضان شریف کے نام تک لینے سے گریز کرتے ہیں حقوق العباد جانتے ہی نہیں کہ کیا ہے اگر جانتے ہی ہیں تو کرنے سے اس قدر گریز کہ اوسی احکام الٰہی احکام الٰہی ہی نہیں سمجھتی۔ زمانے کی خوبی پر ورنہ ہم ہیں کہ وہ لوگ تھے کہ حقوق اللہ والعباد پر مرمٹنے والے تھے۔ آج دنیا کو ثابت کر دیا کہ اگر کوئی فرقہ کوئی جماعت کوئی مذہب حقوق خداوندی کا پورے طور سے ماننے والا ہے تو وہ مسلمانوں کا فرقہ ہے۔ ہم اگر ان بزرگان دین کے افعال سے اپنی حرکات بیجا کا موازنہ کر کے غور کریں تو زمین آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ ہمارے ہی اسلاف میں سے بزرگان دین گذرے ہیں جن کی حیرت انگیز کوششوں کی سبب سے اسلام کا جھنڈا قیصر کے قصر اور کسریٰ کے ایوان پر اڑتا تھا۔ ایک ہم ہیں کہ اپنی ہی دلوں سے نہیں بلکہ اور دو چار کے دلوں سے خدا داد نعمت ایمان و اسلام کو کھوچنے کے کوشاں رہا کرتے ہیں۔ ایک وہ تھے جن کی بدولت ایشیا کے میدانوں اور یورپ کے پہاڑوں میں اللہ اکبر کی پیاری صدا گونجتی پھرتی تھی کما قال قائل ؎

اندلس کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

ایک ہم ہیں کہ مسجدوں میں مدتیں گزر گئیں مگر کبھی بھولے سے بھی اذان دینے کا نام نہ لیا۔ بہتیرے تو اذان کے ملفوظات تک درست نہیں سیکڑوں ہیں کہ اللہ اکبر کے معنے سے آشنا نہیں۔ ایک وہ حضرات تھے جن کی محنت اور مشقت سے اسلام اس تیزی سے پھیلا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے مسلمانوں کی جماعت دن دونی رات چوگنی ترقی پذیر ہوتی گئی (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا) آج ہم اور ہمارے علماء ہیں کہ ایک پارٹی گروہ کی گروہ متقی حقہ ادا اہلحدیث کثیر اللہ سوادہم کے نام ناجی واسطے ہی کو کفر کے رجسٹر میں درج کر کے مسلمانی دفتر سے نام خارج کر دیا۔ کیوں نہو مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا۔ دوستو! انہیں حضرات کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے جو آج چار دانگ عالم میں ہم اسلام کا نقارہ بجتا ہوا دیکھتے ہیں اگر وہ اس طرف توجہ نہ مبذول فرماتے آج خدا کے نام کی منادی جنگل غار پہاڑ و ویرانہ آبادی میں کوئی خدا کی پاک کلام کا نام لیوا نہ ہوتا انہیں کی وہ کیمیا دینے والی تقریریں تھیں جنہوں نے عرب جیسے سنگدل جنگجو کے دلوں کو موم کر دیا۔

انہیں کے وہ پاک کلام تھے جنہوں نے وحشیوں کے دلوں کو اسلام کے پاک عقیدہ سے روشن کر دیا۔ انہیں کی بدولت بتخانوں میں مکروہ صدا کے بدلے اللہ اکبر کی پیاری آواز آنے لگی۔ آج ہمارے علماء ہیں جن کی بدولت مسجدوں مدرسوں میں وعظ جیسے متبرک مجالس میں تبرہ بازیاں اور علمائے دین پر لعن و طعن۔ الامان والحفیظ۔ علماء کرام جن کی عمریں اسلامی خدمات کرتے کرتے گذر گئیں اونپر اور سب و شتم العیاذ باللہ سلف صالحین انار اللہ برہانہم کی مجالس مشرکہ ہوتی تھیں جہاں سے مسلمانیت اور محمدیت کا تحفہ ملتا تھا آج ان کی مصنوعی مجالس مولود سے کفر کا تحفہ شرک کی ڈگری بدعت کا تحفہ تقسیم ہوتا ہے۔ کجا وہ اصحاب کرام جن کی اونکے توجہ سے آتشکدہ میں بجائے آگ کے خدا کے کلام کی روشنی پھیلتی تھی آج یہ ہیں کہ اسکے بجائے اپنی موضوعی قبروں پر آگ کی روشنی کرتے ہیں مثل ہنود شب برات میں چراغاں جلاتے ہیں اللہ اکبر کہاں وہ گروہ حقہ جنکی وجہ سے شرک و بدعت کی تاریکی دنیا سے دور ہوئی۔ ایک یہ چون و بے چگون بے شبہ و بے نمونہ خدا کی

[1] میں اس رائے سے متفق نہیں [illegible] تنزل ہی دیکھو اہلحدیث ۲۹۔ مئی [illegible] (اڈیٹر)

منادی جہان میں پھر گئی۔ بتخانے ویران ہو گئے آتشکدہ ٹھنڈے ہو گئے۔ تثلیث کا طلسم ٹوٹ گیا وہر ہب کا باطل خیال باطل ہو گیا۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ایک آج اونکے ناخلف ہم ہیں جن کے سبب سے توحید اور سنت کی روشنی دنیا سے دور ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون بجائے خدا کی منادی کے یاخواجہ معین الدین چشتی یا پیر غوث الاعظم کی آواز نکل رہی۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اگر ہم بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے اور حسن عقیدت اور حسن عمل کے ساتھ اسلام کے احکام کی اشاعت میں سرگرم رہتے تو غالباً آج کوئی خطہ زمین کا ایسا نہوتا جہاں خدا کا نام نہ پکارا جاتا اور اسلام کا پرچم نہ لہلہاتا ہوتا۔ مگر افسوس ہم ہیں بجز نام کے کوئی خصلت کوئی عادت بھی اون کی باقی نہ رہی۔ آہ زمانہ اُن سے خالی ہو گیا۔ ہائے افسوس کیا ہوئیں وہ بستیاں جہاں ایسے ایسے جانباز سچے مسلمان پیدا ہوئے تھے کہاں ہیں وہ مسلمان جنکی اسلام اور مسلمانیت کی دہوم دنیا میں پھیلی تھی۔ دیارھم خالیۃ وعظامھم بالیۃ (بستیاں خالی ہیں ہڈیاں بوسیدہ ہوئیں) ؎

تبددھم ایام البلا یا فتبددت
وفرقھم ریب المنون ففرقوا

افسوس کہ مصیبتوں اور زمانہ کی بلاؤں نے انکو تباہ کردیا اور موت نے اونکو مٹادیا۔ کیا خوب حالی نے ہمارے حال پر کہا ہے ؎

وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا
لقب جنکا امت میں خیر الامم تھا
وہ ملت کہ گردوں پہ جن کا قدم تھا
ہر اک کھونٹ میں جسکا برپا علم تھا
نشاں اوس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں
وگرنہ ہماری رگوں میں لہو ہیں
ہمارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں

طبیعت میں فطرت میں عادت میں خو میں
نہیں ایک ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہے کسی میں تو ہے اتفاقی

وہ محترم مکرم اصحاب تشریف لے گئے مگر کوئی اپنا جانشین نہ چھوڑا۔ دنیا کو خیر باد کہہ گئے مگر اپنا خلیفہ نہ چھوڑا اور اگر کوئی وارث ہوئے تو ہم جیسے ناخلف فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ۔

مسلمانو! خود ہی اپنی حالتوں کا اندازہ لگاؤ ذرا آنکھ کھول کر اسلامی دنیا کو عبرت کی نظر سے دیکھو کیا پاؤ گے کوئی خطہ زمین کا جہان کے مسلمانوں میں اسلام کا عشق اسلام کا درد اسلام کا شوق ہو کیا دیکھو گے کسی ملک میں کسی فرقہ کو ایسا جسکو اسلام کی اشاعت اسلام کی حفاظت اسلام کی حقانیت اسلام کی حمایت کا کچھ بھی خیال ہو۔ نہیں ہرگز نہیں کیا ہے کسی شہر کسی ملک کسی قصبہ میں مخالفان توحید وسنت کا سرکوبی کیلئے کوئی جماعت جو ان گمراہان کو توکیا انکے گمراہ کردہ کو شاہ راہ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم پر لاتی ہو۔ دوستو! جلد ہوش میں آؤ ورنہ ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹجائے نہ اسکا
مدت سے لیے دور زماں میٹ رہا ہے

میری اس نصیحت کو جلد مانلو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آئے دن جہالت سے جنگ درپیش رہا کرتی ہے۔ مخالفین کا تیر زدہ ہے۔ پڑوسی بھائی کہیں قومی تعصب سے کہیں مذہبی تعصب سے تمہارے حقوق کو تمہاری آبرو تمہاری دولت کو پامال کر رہے ہیں یہ وقت نہایت ضبط واستقلال کے ساتھ اسلام کی حفاظت کا ہے تم اپنی حد اعتدال سے قدم باہر نہ نکالو۔

بے شک تمہارے دینی مخالف نہایت سخت کلامی و درشت گوئی و دریدہ دہنی سے تیر نہیں بلکہ سچی اور پاک مذہب اسلام اور اس کے مبلغ حضور پر نور سید یوم النشور جناب احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی لہ الفداء پر بڑے زوروں سے حملے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے ہمارے قریبی رشتہ دار حضرات شیعہ حضرات رضائیہ بریلویہ آرام سے بیٹھنے نہیں دیتے جہلا مسلمانوں کو آبائی رسوم کی پابندی کی تعلیم دیتے پھرتے ہیں کن کن مصائب کا ذکر کروں انشاء اللہ سے اک نہ اک سامنا بلا کا رہا۔

در دو سر حبیب گیا بخار آیا

مخالفین سے مقابلہ کرنے کی میری ذہن میں دو صورتیں آتی ہیں۔ اول اینکہ بالکل تیار ہوکر امثل حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاتح شیر پنجاب وغیرہ) میدان کارزار مناظرہ میں ھل من مبارز کی چیخ لگاویں۔ دوم ہم اپنی جماعت کو اتنا مضبوط کر لیں کہ مخالف ہم پر حملہ ہی نہ کرسکے اسلئے دوسری شق اختیار کرنے کی مجھے جرأت ہو سکتی ہے۔ اس کی اس طرح تفصیل سمجھئے کہ مخالفین اسلام کی سرکوبی کے لئے اول الذکر حضرت مولانا جیسوں کو رہنے دیجئے اور ہم سب مخالفین حامیان بدعت لوگوں کو ہدایت کا راستہ بتلانے کی کوشش کریں۔ ہمیں اسی پر کاربند ہوں اور ہونگا اور میرا یہی مشورہ ہے گو بعض کوتاہ نظر اصحاب اس رائے کی مخالفت کریں جیسا کہ بعضوں کا مقولہ ہے کہ اس تو تو میں میں کو چھوڑ کر سب ایطرف متوجہ ہوجاویں کہ مخالفین اسلام سے مقابلہ کریں غرض یہ ہے کہ باہر سے آنے والی موذیوں کو روکنا اور گھر کے دشمنوں کو مہلت دینی کونسی عقلمندی ہے یہ ایک کارخانہ ہے جس میں کچھ لوگ سامان نکالنے کی فکر میں ہیں کچھ اسکے صاف کرنے والے لوگ ہیں کچھ بعد صاف ہونے کے اسے استعمال کرنے کے لائق بنانے کے درپے ہیں۔ غرضیکہ ہر کس را بہر کارے ساختند میل اورا در دلش انداختند پر بھی نکلکر ہی۔ دیوالی مخالف کچہریاں ہوتی ہیں۔ میں نے جوان اصحاب بدعت والے لوگوں کی مخالفت کا بیڑا اوٹھایا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ میرے نزدیک یہ گروہ مثل اُس کیڑے کے ہے جو لکڑی کو اندر ہی اندر کاٹ کر خراب کردیتا ہے۔ مجھے دوسروں سے اتنا رنج نہیں جتنا

ان مدعیان سے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

میرے نزدیک سب سے پہلے انکو نصیحت کیجاوے جس کی وجہ سے ایک عالم خراب ہو رہا ہے علانیہ شرک کی تعلیم دی جا رہی ہے حدیث تو حدیث صریح آیات قرآنیہ کی تحریف اور تکذیب ہو رہی ہے جہاں کہیں دین احکام کے مسائل (جنسے انکے کان بوجہ جہالت کے ناآشنا ہیں) علماء کرام صوفیائے عظام نے بیان کیا بس کیا ہے فوراً او ہابی کہکر جہلاؤں کو متنفر کرنا شروع کیا۔ ایکمرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں نے کہا کہ ہاں بعض علماء فرماتے ہیں کہ دیہات میں جمعہ نہ پڑھنا چاہیے (باوجودیکہ یہ مسئلہ حنفیوں کا ہے) فوراً مولوی صاحب نے فرمایا نعوذ باللہ اب وہابی جمعہ پڑھنے سے بھی منع کرنے لگے۔ فیا للعجب۔ اور اگر کہیں آمین یا رفعیدین کر دیجئے پھر کیا ہے گویا انکی سات پشت کو گالی دیدی۔ مختصر یہ کہ ہم اہلحدیثوں کا ہمیشہ کے لئے ایک باقاعدہ اور مکمل پروگرام ہونا چاہیئے جس میں مذہبی ضرورتوں کا داخلی اور خارجی انتظام ہو سکے کیا ہماری کانفرنس اس طرف توجہ کرے گی۔ ضرور انشاء اللہ

خاکسار فخر الحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

اہلحدیث پر عتاب

از عصر جدید میرٹھ

تقسیم کار کا مسئلہ آج دنیا نے تسلیم کیا ہوا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ فوجی آدمی فوج میں اور ملکی آدمی ملک میں کام کریں یہی اصول اخباری دنیا میں ہے بعض اخبار ملکی معاملات پر بحث کرنے والے ہیں بعض اخلاقی مسائل پر لکھتے ہیں بعض مذہبی معاملات پر جو مذہبی معاملات پر لکھنے والے ہیں وہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو عام اسلامی مسائل پر لکھتے ہیں ان میں کسی خاص فرقہ کا ذکر نہیں ہوتا۔ جیسے چند دن پہلے دفتر ہمارے اخبار مسلمان نکلتا تھا بعض خاص فرقوں کے ضمن میں مسائل لکھتے ہیں جیسے شیعوں کا رسالہ اصلاح شیعہ۔ اور سنیوں کا النجم اور اہلحدیثوں کا اخبار اہلحدیث اور مرزائیوں کا الحکم اور الفضل وغیرہ ہماری نگاہ میں یہ سب اخبار بحکم تقسیم کار اچھا کام کر رہے ہیں (درشت الفاظی اور دل آزاری کے ہم مستحسن نہیں) ہمارے نزدیک کسی اخبار یا رسالہ کی عمدگی یہ ہے کہ وہ اپنے موضوع کو شائستگی سے نبا ہے مگر ہمارے مکرم معاصر "عصر جدید" میرٹھ کو یہ بات خدا جانے کیوں ناگوار ہے وہ لکھتا ہے:-

"اہلحدیث جو کبھی (آریوں۔ مرزائیوں حنفیوں اور شیعوں وغیرہ سے) لڑائی لڑتا ہے اب زمانہ آگیا ہے کہ اہلحدیث اس قسم کی جو کبھی لڑائی سے پرہیز کرے اور صرف دین اور اخلاق کے اعلے مباحث میں لوگوں کو مشغول کرنے کا عمدہ نمونہ قایم کریں (۱۳ اگست)

اہلحدیث اپنے محترم دوست کی نصیحت کا شکریہ ادا کر کے صرف اپنی صفائی میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ اہلحدیث اپنے موضوع کو اپنے نام میں ظاہر کر رہا ہے یعنے یہ بتلاتا ہے کہ میں اُس فرقہ کے خیالات کا آرگن ہوں جسکا نام اہلحدیث یا بالفاظ دیگر غیر مقلد ہے اسلئے بحکم تقسیم کار اسکا فرض ہے کہ ہر ایسے مسئلہ پر لڑائی کرے جو اس فرقہ کے خیالات سے تعلق رکھتا ہو اثباتاً ہو یا نفیاً مگر چونکہ اسلامی پرچہ ہے اسلئے حقوق عامہ برادری کو بھی ہاتھ سے نہ دے۔ یہ ہے اس اخبار کا نصب العین یا بالفاظ دیگر پراسپکٹس۔ اب اسکا طریق عمل سنئے کوئی شخص خدا کا منکر ہے اُسکا جواب دینا بھی اسکا فرض ہے جس طرح خدائی کے مدعی کا جواب دینا فرض ہے کوئی نبوت محمدیہ کا منکر ہے تو اُسکا جواب دینا بھی اسکا فرض ہے جس طرح مدعی نبوت اور اُسکے معتقدین کا جواب دینا اسپر واجب ہے اسیطرح جو کوئی خلافت راشدہ کا منکر ہے اُسکے سامنے بھی سینہ سپر ہونا اس کا حق ہے جس طرح دشمنان اہل بیت کی سرکوبی کرنا اس کے واجبات سے ہے علے ہذا القیاس ہر ایک سنت ثابتہ کی تائید اور بدعت کی تردید کرنا بھی اسکا فرض ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اصول عامہ اسلامیہ کی حفاظت کا مسئلہ بھی چونکہ اس کے اہم مقاصد سے ہے اسلئے اسکے چار نمبر نہیں بلکہ کسی ایک نمبر میں بھی لڑائی اسکو لڑنی پڑتی ہے لیکن اہلحدیث کے ناظرین سے مخفی نہیں کہ یہ اپنے مقاصد میں کہاں تک مستقل مزاجی سے قدم رکھتا ہے۔ ختم نبوت قادیانی کے مسئلہ میں ایسا سینہ سپر ہے کہ باید و شاید۔ مگر یہی قادیانی جب اشاعت اسلام کریں تو جہاں اور انکے اپنے بھائی بھی اُن سے پیچھے رہجاتے ہیں اہلحدیث اشاعت اسلام کے مسئلہ میں انہی قادیانی مبلغین کا ساتھ دیتا ہے اور انکے کام کی تحسین کر کے مسلمانوں کو انکی امداد پر آمادہ کرتا ہے۔

جہاں مسلمانوں کا خدا کے حضور ملکر نماز پڑھنے کا مسئلہ پیش ہوتا ہے اُس موقع پر اہلحدیث ہی ایک جواں مرد نقش ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے (جو امامت کرا رہا ہو) بے خوف کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی تعلیم دیتا ہے خواہ وہ پیش امام کوئی ہو شرط صرف یہ ہے کہ نماز کو فرض جانکر ادا کرتا ہو۔ اللہ اکبر [illegible] قدر جرأت کسی میں ہے میرا گمان ہے کہ عصر جدید جیسے آزاد منش اخبار کے چیف اڈیٹر خواجہ صاحب بھی اتنی جرأت کر کے اتحاد اسلامی کا ثبوت نہ دے سکیں گے غرض یہ کہ اہلحدیث اپنے فرائض کو خوب جانتا ہے اور بفضلہ تعالے بڑی چستی سے ادا کرتا ہے اسلئے اسکا حق ہے کہ اپنے مکرم معاصر جدید کو مخاطب کر کے کہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رخِ زیبا لیکر

ہاں عتاب اُس صورت میں ہوتا اگر اہلحدیث حقوق عام برادری ادا کرنے میں قاصر ہوتا الحمد للہ ایسا نہیں بلکہ اُسکا اعلان ہے کہ میں اہل منطق کے مذہب پر ہوں جو یہ ہے کہ نوع کی صورت میں اپنے قسیم کا مقابل ہوں۔ جنس کے درجہ میں ایک ہوں اور یہ کہتا ہوا وحدت کا ثبوت دیتا ہوں ؎

جذبۂ عشق بحدیست میانِ من و او
کہ رقیب آمد و نشناخت نشانِ من و او

فتاویٰ

اطلاع: بارہا لکھا گیا ہے کہ سائلین فتویٰ کی طرف سے فی جواب مطبوعہ کے لئے ایک پیسہ اور قلمی کے لئے دو پیسے برداشت کے لئے فی بطور ۲ ۴ ٹکٹ بند کے لئے آنے چاہئیں مگر بعض لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ پیسے خیرات ہیں چونکہ ان کے لئے موجب ثواب ہیں (اڈیٹر)

س نمبر ۱۳۳ - پرچہ اہلحدیث مورخہ ۷ اجولائی ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۱۲ پر سوال نمبر ۱۰۹ و جواب نمبر ۱۰۹ کی تفصیل سمجھ میں نہیں آئی براہ کرم مفصل احوال تحریر کرکے آگاہ فرماویں۔ آپ کی عین عنایت ہوگی (محمد رمضان از بھاٹی)

ج نمبر ۱۳۳ - اس کا مطلب یہ ہے کہ رنگدار خوشبو مردوں کو لگانی جائز ہے اور اس میں رنگا ہوا کپڑا پہننا بھی جائز ہے منع کی دلیل گذرچکی ہے بعض صحابہ نے اس قسم کے رنگے ہوئے کپڑے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنے آپ نے منع نہیں فرمایا عبدالرحمن صحابی کا قصہ بعد نکاح مشہور ہے۔

س نمبر ۱۳۴ - نیاز خدا کی کہے مگر گیارہویں والے کی یہ کھانی جائز ہے یا کہ نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۳۴ - اس قسم کی نیازیں سب حرام ہیں جبتک خالص خدا کے لئے نہ ہو ایصال ثواب کی نیت سے کسی کا خیال دل میں رکھنا جائز ہے مگر جو لوگ گیارہویں والے کا نام ظاہر کرتے ہیں ان کی نیت صاف نہیں ہوتی کم سے کم ایک رسم ہے جس کا مٹانا ضروری ہے۔ در داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۳۵ - محراب کب بنا اور کس نے بنایا سنت ہے یا نہیں؟ (قاضی رحم علی ۳۱۳۱)

ج نمبر ۱۳۵ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محراب نہیں بنایا نہ آپ کے زمانہ میں بنا اسلئے سنت نہیں جو لوگ بناتے ہیں وہ جگہ کی تنگی یا نشان وسط کی وجہ سے بناتے ہیں ثواب سمجھکر بناوینگے تو بدعت ہوگا۔

س نمبر ۱۳۶ - زکوٰۃ کا روپیہ مسکین عازم حج کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ محمد مبین خریدار ۱۲۷۰

ج نمبر ۱۳۶ - زکوٰۃ دینے والا اپنی طرف سے حج کی شرط نہ لگاوے خواہ لینے والے کی نیت معلوم ہو تو بحیثیت مسکین دینا جائز ہے والمساکین کا ایک فرد ہے۔

س نمبر ۱۳۷ - جس شخص کو نسیان کی بیماری ہو اور نماز بارہا سکھلائی جاوے اور نہ یاد ہو تو نماز ہوگی کہ نہیں البتہ وقت کی پہچان ضرور ہے اور غلط سی الحمد بھی یاد ہے؟ (محمد یعقوب خاں و محمد رضا از راجگڑھ ریاست الور)

ج نمبر ۱۳۷ - ایسے آدمی کے لئے بہت مختصر سا سبق حدیث میں آیا ہے سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھ دیوے اور باقی اوراد و نماز یاد کرنے کی کوشش کرے۔

س نمبر ۱۳۸ - ایک شخص نماز سے پہلے فراغت ہوکر آجاوے اور استنجا بھی خوب خشک کرے پھر بھی قطرہ پیشاب کا آجاوے اور ہوا نکل جاوے نماز نہ ہوگی۔ یہانتک کہتا ہے کہ جب میں بیٹھا رہتا ہوں باد نہیں آتی اور جہاں آدھا وضو کیا اور ہوا ہوتی ہے یعنے ضعف معدہ ہے یہ ایک بیماری ہے لہذا جواب تحریر کریں۔

ج نمبر ۱۳۸ - ایسے بیمار کے لئے اجازت ہے کہ ایک وضو سے ایک نماز پڑھ لے چاہے درمیان میں قطرہ یا باد نکل جائے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۳۹ - ایک شخص راجپوت بچہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا ہے اور داماد اسکا سسرال میں آنا چاہتا ہے تو بسبب لحاظ دنیاوی وہ راجپوتی کے گھر سے آنے نہیں دیا کسیطرح وہ گھر پر آبھی گیا تو اس پر نہایت سیخ پا ہوتا اور اپنی دختر کو سولہ سترہ سال کا ہونے کے ... اسکے پاس ہرگز جانے نہ دیا اور پوری حفاظت رکھا اور جو کوئی کہے کہ کیا تو نے اسکو نکاح نہیں دیا تو اس شخص کے ساتھ غصہ ہوتا بلکہ دنگا و فساد کرتا اور کہتا کہ ہم کیا بے شرم و کمینے ہیں ایسی بات کو ہم جائز رکھیں جب ہمارا دل ہوگا تب بھیجیں گے مگر ایسی بیحیائی نہیں کرینگے۔ ایسا شخص کیسا ہے؟ (محمد سلیمان ساکن روڑی تحصیل سرسہ ضلع حصار)

ج نمبر ۱۳۹ - شخص مذکور اچھا نہیں قرآن مجید میں عورتوں کو خاوندوں سے ملنے سے روکنا منع ہے لَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ داماد کو اپنے گھر میں نہ آنے دینے کا سبب اگر یہ ہے کہ دوسری لڑکیاں جوان ہیں تو یہ منع نہیں اور اگر محض ضد ہے تو برا ہے۔

س نمبر ۱۴۰ - اگر بسبب ابر وغیرہ ۲۹ شعبان کو چاند رمضان کا نظر نہ آیا اور بعد صبح ۳۰ شعبان شہادت رویت ہلال رمضان کہیں قریب و بعید دور سے پختہ خبر پہنچ گئی کسی نے تو حسب قاعدہ کھا پی لیا ہے اور کسی نے نہیں سو اب وہ کس طرح کریں جنہوں نے نہیں کھایا و پیا اور جنہوں نے کھا پی لیا ہے ان کا کیا حکم ہے یعنے بعد رمضان قضا روزہ رکھینگے یا نہیں اگر ۲۹ روزہ ہوں تو کیا حکم اگر اٹھائیس ہوں تو پھر کیا؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۴۰ - حکم یہ ہے کہ رویت ہلال اگر قریب کی ہے جس کو ایک ہی ضلع کہا جائے تو روزہ سب پر فرض ہے جنہوں نے کھا پی لیا وہ ہر حال میں ایک روزہ قضا کریں خواہ اٹھائیس ہوں یا انتیس۔

س نمبر ۱۴۱ - رمضان شریف میں جملہ حسنات بہت مدارج رکھتی ہیں۔ اگر کوئی اس ماہ مبارک میں بھی سیئات سے نڈر کے بلا خوف کرتا ہی رہے کیا اسکی برائیاں بھی دوسری مہینوں سے بڑھ چڑھ کر ہونگی یا مثل مثلہا ہی رہینگی (ر ر)

ج نمبر ۱۴۱ - گناہوں کی زیادتی کا ذکر کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا۔ اسلئے ہم نہیں کہہ سکتے ... کہیں گے فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا عام ہے۔

متفرقات

ہندوستان کی بدقسمتی سے جنگ کے آثار دن بدن سخت ترین پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ تجارت بند ہے۔ اشیاء گراں ہو رہی ہیں۔ سند سیہ کی سخت تنگی۔ اسپر موسمی بیماریاں بھی اپنا زور دکھا رہی ہیں۔ گویا اَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔ ہم ہندوستانیوں کے حق میں وارد ہے۔ حضور وائسرائے بہادر نے ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ فوجی ضروریات کے لئے چندہ دیکر گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا دیں۔ ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ضلع کے متمول اصحاب کا ایک عام جلسہ ہو کر چندہ کیا جائے۔ تو سب سے آسان اور مفید تر ہو۔ گورنمنٹ ہندوستانیوں کی وفاداری کی مشکور ہے۔ کیا عجب کہ بوقت امن وامان انکی شکایات متعلقہ پریس ایکٹ وغیرہ پر بھی توجہ فرمائے

امرتسر میں ہیضہ بدستور جاری ہے۔ اس ہفتہ میں روزانہ اموات ۷۰ سے بھی متجاوز رہی ہیں ہمارے اردگرد بلکہ خاص محلہ میں بہت زور ہے مسلمان زیادہ مرتے ہیں کمیٹی اور محکمہ حفظان صحت کی طرف سے سرتوڑ کوشش ہو رہی ہے دفتر اہلحدیث کی طرف سے اشتہار دیکر مسلمانوں کو میدان میں بلاکر دعا بھی کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ناظرین دعا کریں

ممالک متحدہ اودھ و آگرہ کی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہواخواہان کانفرنس اُن سے تعلیمی نقشہ جات منگا کر اونکی تکمیل کرکے اپنی تعلیم کو ترقی دیں۔ اور شریک جلسہ بھی ہوں تواریخ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ہیں۔ فیس ممبری وزیٹری عمر رقعہ خط و کتابت۔ منشی بشیر الدین سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مقام اٹاوہ

ڈیرہ دون سے ایک مرزائی (احمدی) نے ایک کار ڈ بے رنگ مضمون بھیجا ہے مگر گمنام بہتر ہے کہ وہ اپنا نام لکھکر بھیجے۔ یا کسی اپنے مذہبی اخبار میں اپنا مضمون چھپوا دے۔ تو جواب دیا جاوے گا مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا کے منکر کافر ہیں

اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے آجکل مندرجہ ذیل واعظوں کو فراہمی چندہ کی اجازت ہے۔ مولوی عبدالغنی۔ مولوی رحمت اللہ مولوی محمد امین صاحبان۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب آجکل رخصت پر ہیں۔ ان کے سوا اور کسی کو فراہمی چندہ کی اجازت نہیں۔ آئندہ جس صاحب کو ہوگی۔ وہ اعلان کر دیا جاویگا۔

(سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری از دہلی)

آنہ فنڈ کی آمدنی کانفرنس اہلحدیث میں خرچ ہوتی ہے۔ اس میں اخبار اہلحدیث کا کوئی حصہ نہیں۔ ماسٹر عابد علی صاحب وغیرہ مطلع رہیں۔ ۳ پیکٹ ہم رسید وصول۔

غریب فنڈ میں اس ہفتے از قسم فنڈ وغیرہ وصول ہوئے۔ از محمد موسیٰ طالب علم از ریاست بہاولپور (رسائل) ۸ر حافظ عبداللہ بخش از موضع پیپل لشتوباں ضلع مرادآباد (رسائل) عمر سابقہ سے میزان ۔ اخبار بنام مذکورہ سائلین جاری کیا گیا۔ قیمت حسب اعلان رمضان للعمر باقی ۔

دعاء صحت۔ منشی محمد داؤد صاحب سنبھلی نامہ نگار نصرت داؤدی بہت بیمار ہیں۔ ناظرین اون کیلئے دعاء صحت فرمائیں۔ اللھم عافہ واعف عنہ

امرتسر میں **عید** پیر (دوشنبہ) کو ہوئی۔

حساب دوستاں مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے ۱۲ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان ہو۔ خاکسار منیجر

۵ ۷۳ - ۸۵۳ - ۹۱۲ - ۹۵۰ - ۱۰۶۱ - ۱۲۵۱ ۱۲۷۷ - ۱۵۱۳ - ۱۵۰۳۶ - ۱۶۱۵ - ۱۹۰۵ ۲۰۳۳ - ۲۰۵۳ - ۲۰۶۰ - ۲۰۸۰ - ۲۱۴۱ ۲۲ - ۲۳۱۸ - ۲۴۴۸ - ۲۴۷۳ - ۲۴۸۰ - ۲۶۷ ۲۶۹۹ - ۲۷۱۱ - ۲۷۱۹ - ۲۹۱۲ - ۲۹۱۷ - ۲۹۲۱ ۲۹۲۶ - ۲۹۳۰ - ۲۹۳۳ - ۲۹۳۱ - ۲۹۳۵ - ۲۹۴۹ ۲۹۴۲ - ۲۹۵۹ - ۳۳۱۳ - ۳۳۱۸ - ۳۳۱۹ - ۳۳ ۳۳۳۲ - ۳۵۳۶

شائقین کتب کو مژدہ

سفرنامہ حج اردو۔ یہ عازمان سفر حج و شائقان زیارت کا رہبر کامل ہے۔ اسمیں ایسی باتیں ایسی دلکش ذکر ہیں جو کسی سفرنامہ میں نہیں رعایتی قیمت ۸ر

ہدایۃ الحجاج اردو۔ اس میں سفر حج کی ہدایتوں کا ایسا لب لباب ہے کہ اسکو مالک پیسہ اخبار لاہور نے بھی مفید سمجھکر طبع کیا ہے قیمت ۲ر

تحفۃ الحاج اردو۔ سنت کے مطابق حج اور عمرہ کے مسائل ۲ر

ضروریات عرب اردو۔ اسمیں مقامات حرمین کے متعلق باتیں ہیں ۲ر

تسہیل المنہج فی مسائل الحج عربی۔ یہ امیر یمانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ عربی کا خلاصہ ہے۔ سنت کے موافق حج کے مسائل ہیں علماء اہلحدیث کو مفید ہے۔ ۱ر

شفاء المتمیل فی مسئلۃ ظہر المتنفل عربی۔ ظہر متنفل کی سنت موافق تحقیق شرح وقایہ پڑھنے والوں کو بہت مفید

زبدۃ المقاصد فی تاذین یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد سنت کے موافق جمعہ کی اذان مسجد کے دروازہ پر ہونا چاہئے اردو رسالہ قیمت ۱ر

نافع الاحناف اردو فی تقلید اور بدعت کی تردید قیمت ۲ر

کاشف الغموم عن علاج الحمیر بالقوابض ...

۱۴ اردو۔ بحثیں کے علاج کی حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں دہلوی اور حکیم عبدالعزیز لکھنوی مرحومان نے تحقیق لکھی ہے۔ قیمت ۱ر

حرف المعفون فی علاج الطاعون طاعون کا علاج اور اس کے نسخے لکھے گئے ہیں قیمت ۲ر **مصباح اللغات المصریہ** عربی۔ اردو۔ اسمیں مصری عربی لفظوں کا جدید کا ترجمہ۔ قیمت حصہ اول ۱۰ر حصہ دوم ۲ر **مرغوب القلوب**۔ اس میں سب غلے و سب قسم کی ترکاریاں اور انواع پھلوں اور گوشت اور دودھ و گھی و تیل و پانی و قہوہ و چار وغیرہ جملہ ماکولات و مشروبات کے افعال و خواص و ان کے نفع و ضرر مذکور ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں اول ہے۔ ۱۳۰ صفحہ رعایتی قیمت ۸ر واضح رہے کہ کتب مذکورہ لقیت مندرجہ بالا علاوہ محصول ڈاک بہ نشان ذیل ملیں گی۔ جناب حکیم حاجی مولوی محمد عبدالغفور ضلع مونگیر ڈاکخانہ بیگو سرائے رمضان پور سے

انتخاب الاخبار

نوٹ: آج تک جنگ کے متعلق جسقدر خبریں شایع ہوئی ہیں۔ وہ محکمہ احتساب سے گذر کر ہم تک پہنچی ہیں اور ان کے صحیح یا غلط ہونے کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اب تو محکمہ فوجی انگلستان نے میدان جنگ سے تمام انگریزی نامہ نگاروں کو واپس بلا لیا ہے۔ تاکہ انگریزی۔ فرانسیسی۔ بلجیمی افواج کی نقل و حرکت پوشیدہ رہے

جرمن دو جرمنی جنگی جہازوں گوبین اور بریسلا کو ترکوں نے خرید لیا ہے۔ اس سے یونان پریشان ہے کہ کہیں ترکوں نے ان جہازوں کو اس کے برخلاف استعمال کرنے کے لئے نہ خریدا ہو

ترک اپنی فوجیں [illegible] (سرحد یونان) پر جمع کر رہے ہیں

بلغاریہ نے اپنے ملک میں حالت محاصرہ کا اعلان کر دیا ہے۔

یونان نے سلطنت ترکی سے پوچھا ہے۔ کہ ترکی افواج کے اجتماع کا کیا باعث ہے

اگر ترکوں نے تسلی بخش جواب نہ دیا۔ تو یونان بھی اپنی فوجیں جمع کر لیگا۔

آسٹریا کی چار لاکھ فوج نے دریائے سیوا سے عبور کر کے سرویہ کے ایک مقام شباٹز پر قبضہ کر لیا تھا۔ جہاں سرویہ اور آسٹریا کی فوجوں میں سخت لڑائی ہوئی۔

بعد کی سرویہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے آسٹریا کی فوج کو شکست فاش دیکر ۱۴ توپیں اور بہت سا سامان جنگ چھین لیا ہے۔ بقول فرانسیسی سرکاری اعلان آسٹریا کی فوج ۸۰ ہزار تھی۔

فرانسیسی سرکاری بیان شایع ہوا ہے۔ کہ اس کے بیڑے نے بحیرہ ایڈریاٹک میں گشت کر کے ایک آسٹریا کے جنگی جہاز کو غرق کر دیا ہے

روسی دریائے [illegible] اور [illegible] کے بالائی حصہ سے آسٹریا میں داخل ہو گئے ہیں

روس نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کو روس کے ماتحت حکومت خود اختیاری عطا کی جاویگی۔

ملک پولینڈ کی کسی زمانہ میں اپنی زبردست حکومت تھی جس کو روس۔ جرمنی۔ اور آسٹریا نے فتح کر کے آپس میں بانٹ لیا تھا۔

روس کو خوف تھا کہ اہل پولینڈ جو آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ روسی فوجوں کے رستہ میں روڑے نہ اٹکائیں۔ اس نے اس لئے یہ چال چلی کہ ان کو خود مختاری دیدی۔ اور اعلان کیا۔ کہ جو حصہ جرمنی اور آسٹریا کے قبضہ میں ہے۔ وہ بھی اس میں ملا دیا جاویگا۔

اسطرح ایک کانٹا نکال کر روس نے قصبات مقبوضہ اور گرد و نواح سے ملک جرمنی پر حملوں کا آغاز کر دیا ہے اور ۱۸ اگست تک ۵ قصبوں پر قبضہ کر چکا ہے

شاہ جرمنی اپنے اسٹاف کو لیکر خود میدان جنگ کو روانہ ہو گیا ہے

پیرس میں یہ اطلاع ملی ہے۔ ولیعہد جرمنی جو سواروں کی پہلی ڈویژن کے ساتھ تھے۔ زخمی ہو کر ایلا شاپل کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جہاں شاہ جرمن انہیں دیکھنے جا رہے ہیں

انگلستان نے نہایت خاموشی سے اپنا ایک بہت بڑا لشکر فرانس کے مقام بولون پر اتار دیا ہے اس انگریزی فوج کے سپہ سالار فیلڈ مارشل سر جان فرینچ ہیں

انگریزی فوج کا اسطرح نہایت خاموشی سے سمندر کو عبور کر کے ساحل فرانس پر اترنا تاریخ جدید کا نہایت غیر معمولی کارنامہ سمجھا جاتا ہے

کہتے ہیں۔ قریباً تمام انگریزی اخباروں کو اس فوجی نقل و حرکت کی خبر تھی۔ لیکن انہوں نے اخبار میں اسکا اشارہ تک نہیں کیا۔ اور اپنے خاموش رہنے کے عہد کو نباہا۔

جاپان نے جرمن کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام جنگی جہازوں کو جو جاپان اور چینی سمندروں میں ہیں یا تو واپس بلا لے یا غیر مسلح کر دے۔ اور کیاچو کا علاقہ جاپان کے حوالے کر دے۔

۲۳ اگست کی دوپہر تک اس الٹی میٹم کی میعاد ہے۔ اگر تسلی بخش جواب نہ آیا تو جاپان ضروری کارروائی کریگا۔ اور کیاچو پر قبضہ کر کے آخر میں چین کے حوالہ کر دیا جاویگا۔

جاپان کے اس اعلان کو چین میں شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ چین ارادہ کر رہی ہے کہ مقام کیاچو پر قبضہ کر لے۔

فرانسیسی فوجیں صوبجات السیس اور لورین میں پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے جرمن کی پوری فوج کے علاوہ اور کئی جگہ پر دیگر جرمن افواج کو شکست دیکر ان مقامات پر قبضہ کر لیا ہے

اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت میدان جنگ میں دس لاکھ فوجیں بلجیم اور فرانسیسی جرمن سرحد پر مصروف پیکار ہیں۔

ترکوں نے اپنی سلطنت میں ہر ایک بالغ مرد پر جنگی خدمت لازمی کر دی ہے۔

تاروں میں ہر روز جرمن افواج کی شکست کی خبریں ہوتی ہیں۔ لیکن بقول ہمدرد دہلی بعض مقامات پر جرمن بڑھ گئے ہیں

قلعہ جات لیج بابت ۱۰-۱۸ اگست کی تاریں مختلف ہیں بعض ان قلعوں کے فتح ہونے کی تصدیق اور بعض تردید کرتی ہیں

روسیوں نے مقام گمبنین پر قبضہ کر کے بہت سے جرمنوں کو قید کر لیا ہے۔ اور ۱۲ توپیں بھی قبضہ میں کر لیں

بلجیم کی ایک مبہم طویل مراسلت شایع ہوئی ہے جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ بہت سی جانیں وقت اور ساز و سامان ضائع کر کے جرمن لشکر دریائے میوز کے دونو کناروں پر قابض ہو گیا ہے

روس نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے آسٹریا کے رسالہ کو صف گرد وک کے مقام پر پانچ گھنٹہ کی لڑائی کے بعد شکست دیدی

ٹوکیو دار السلطنت جاپان میں اس مطلب کے تار پہنچ رہے ہیں۔ کہ جاپانیان مقیم جرمن سے حد درجہ کی بدسلوکی کیجاتی ہے۔ ان خبروں سے جاپان میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

تاریخ اسلام

مع جغرافیہ عرب

مولفہ

منشی غلام قادر صاحب فصیح

چار ضخیم جلدیں حجم صفحات ۱۱

قیمت

اصلی بے جلد للعہ مجلد للعہ

رمضان المبارک سے شوال المکرم تک

رعایت

بے جلد ہے مجلدات ۱۲ روپے

(۱) نہایت محنت۔ تحقیق۔ اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی گئی ہے۔ (۲) زبان شستہ و شگفتہ گویا آبِ کوثر میں ڈھلی ہوئی ہے۔ ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش ہے۔ (۳) فتح شام و عراق پر جس دل آویز اور بدیع المثال انداز بیان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ فصیح صاحب کی مخصوصات میں سے ہے (۴) خالد بن ولید (سیف اللہ المجید) ابو عبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق۔ ضرار بن اسود عمرو بن عاص فاتح مصر اور تمام جانبازان اسلام کے کارنامے عجیب دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہیں۔ ایک دفعہ شروع کرکے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ (۵) انگریز مورخوں کی غلطیوں کا ازالہ بڑی قابلیت سے کیا گیا ہے (۶) خلفائے اربعہ خصوصاً حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی لائف پر مبسوط ریویو ہیں جو کسی تاریخ میں نہیں ملسکتا (۷) ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ایسی شاندار تاریخ

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

حجم ۵۰۰ صفحہ

جملہ اقسام عبادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ قربانی وغیرہ احکام دین کے ساتھ مسائل طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بادد و شاید۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

قیمت

اصلی عہ رعایتی بےجلد عہ مجلد عہ

اردو زبان میں

آجتک نہیں لکھی گئی۔ انہیں اوصاف کو دیکھکر ملک کے مشہور اہل علم حضرات علامہ شبلی نعمانی۔ مولینا عبداللہ العمادی۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے۔ شیخ عبدالقادر بی اے ایڈیٹر رسالہ مخزن وغیرہم اظہار پسندیدگی فرما چکے ہیں

پیارے ولی کے پیارے حالات

حجم ۲۵۲ صفحہ

(سوانحعمری حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ)

حضرت کی مبارک زندگی کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کے الہامات ملفوظات۔ مکتوبات و قصائد اور دیوان کے انتخاب نہایت دلکش پیرایہ میں مذکور ہیں۔ کاغذ نفیس۔ لکھائی۔ چھپائی۔ وغیرہ عمدہ

قیمت

اصلی عہ رعایتی بے جلد ۱۲ ار مجلد عہ

حاجی عبدالغنی مینجر حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ پنجاب سے طلب کریں

رعایت کا حوالہ دیجئے

نہایت ضروری - مفید اور کارآمد کتابیں

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ سلف گورنمنٹ (خود مختاری حکومت) کے کیا فوائد ہیں - ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملیگی - اور ہمیں اپنی حکومت حاصل کرنیکے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں ان کا مفصل ذکر ۶

سیر دیہات زمینداروں کی ذلت و ادبار - سرکاری اہلکاروں کے مظالم - انکی لوٹ کھسوٹ - خلاف قانون کا مستعمل دہقان کی جا جا بے لبسی - سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے سرکاری ٹیکس فیس - مشرکانہ رسوم کی وجہ سے تباہی کے اسباب کا بیان اور انکا علاج - انکی قیمت ۸؍ رعایتی مع محصول ۱۰؍

دنیائے اسلام اور سیاسیات اسلام نے کسطرح اپنے ابتدائی دور سے سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی - اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل جاپان کے ایک فاضل مورخ پروفیسر نے اس نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جو جاپان کے تعلیمی نصاب میں داخل ہے اسمیں فاضل مصنف نے سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر اور آنے والے زمانہ پر ایک قابل دید تبصرہ کیا ہے ۴

رسائل شبلی شمس العلماء مولانا شبلی کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے رسالے شامل ہیں (۱) اسلامی شفاخانے مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے - اسلام میں کتبخانے کی ابتداء و ترقی کے حالات (۳) حقوق الذمیین - اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے - (۴) الجزیہ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا - اور کن اصول پر مقرر تھا (۵) الخطبہ قدیم ادبی علمی تالیفات کا تذکرہ (۶) الانتقاد لیورپ کے

مؤتمر المستشرقین (اورینٹل کانفرنس) کے سفرنامے پر ریویو (۲) کتبخانہ اسکندریہ - اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے (۸) تراجم - علمی دنیا کی کن کن زبانوں کی کتابوں کے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمے کئے - (۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسے کیسے درسگاہیں قائم کی تھیں اور انمیں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۱۰) سیکشنری مسلمان سے مسلمانوں نے کیا کیا کام ایجاد کئے تھیں قیمت صرف ۱۲

تقلید - اور عمل بالحدیث مصنفہ نواب محسن الملک مرحوم اس میں سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو الشمس سالق - ایچ فخری پرنسپل معین العلوم ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے تحریر فرماتے ہیں :- کہ

جناب حکیم جی صاحب تسلیم - مزاج شریف -

عجیب نادر اشیاء - تیر بہدف - یہ مومیائی ہے جو مجھی کو نہیں بلکہ اپنے تمام مومیا لکوں کو بار بار فرمایش پر مجبور کرتی ہے - ناظرین اہلحدیث کی نظر میں اصل تریاق اعظم کے علاوہ دوسری دوائیں ہیچ ہیں - والعلم اس مومیائی میں عجب کی فائدہ ہے - اخبار اہلحدیث کی صحبت کا اثر ہے نقوے کہ سے

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

مومیائی ۵؍۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے - اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل - دق - سدہ - کھانسی - دمہ - اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - فی الواقع یاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشتا اس کا معمولی اثر ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد عورت - بوڑھے - بچے - جوان کو یکساں کو مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے

قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ دو چھٹانک ۱؍ چار چھٹانک ۲؍ معہ محصول - غیر جاک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

حکیم عطا محمد صاحب نتگل اسپتال ڈاکخانہ شکرگڑھ ضلع جالندھر ارقام فرماتے ہیں - آپکی مومیائی نہایت مفید - عمدہ اور اعلیٰ پائی ہے - آپنے جن مرضوں پر لکھا ہوا ہے - وہ تو سوا دیگر امراض مستورات وغیرہ پر بھی از حد مفید پائی -

ایک چھٹانک اور بھیجدو کے تمام ارسال فرمائیں - (راقم عطا محمد)

بسبب عدم گنجائش کے مزید شہادتیں درج نہیں ہو سکتیں - آئندہ انشاء اللہ شہادات لکھی جاویںگی -

ملنے کا پتہ پروپرائٹر سٹوڈی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں کتاب مدن گوپال سنگھ نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
نذر سالار و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ بحصول
ششماہی [illegible] شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث

نمبر ۴۵ — جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بمحصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مسئلہ تثلیث کے متعلق عیسائیوں کی تشریح

مسئلہ تثلیث بہت دنوں سے مذہبی مباحثات میں زیر بحث چلا آتا ہے نزول قرآن مجید کے وقت بھی چونکہ یہی مسئلہ عیسائیوں کا اعتقاد تھا اسلئے قرآن میں بھی اس کا ذکر آیا ہے اور اس کے جواب میں عیسائی مصنف بھی ہمیشہ لکھتے رہے مگر آج جو مضمون ہم نقل کرتے ہیں وہ سب سے واضح تر ہے اس میں تثلیث کی تشریح اور اس کی تصریح سمجھ میں آنیوالی ہے اسلئے بغرض واقفیت ہم اپنے ناظرین کو اسکے سنوانا چاہتے ہیں۔

رسالہ مسیحی تجلی الہ آباد میں ایک مضمون کسی انگریزی رسالہ سے نقل ہوا ہے جس میں مسئلہ تثلیث کی تشریح کا دعوے کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ تثلیث کے معنے ہیں تین خدا کہنا۔ یا تین خدا ماننا عیسائی اصطلاح میں اسکو ثالوث بھی کہتے ہیں راقم مضمون نے بھی لفظ ثالوث کا استعمال کیا ہے پس ناظرین اسکو غور سے پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں

راقم مضمون لکھتا ہے (اہلحدیث)

خداوند مسیح نے کبھی اس مسئلہ کی بابت [illegible] تعلیم نہیں دی ہے [illegible] ہوتا ہے۔ خداوند مسیح کے [illegible] شاگرد [illegible] باپ بیٹا اور روح القدس کا علاوہ [illegible] باپ اور بیٹا [illegible] باپ [illegible] شاگرد [illegible] بیٹے تھے جس [illegible] مسیح تھا۔

اسلئے وہ تنہا باپ آیا ہے۔ مسیح کا خدا کے ساتھ جو فرزندگی کا رشتہ تھا عجیب و غریب تھا۔ شاگرد نہ تو اس سے واقف ہوئے تھے وہ باپ کے ساتھ ایک تھا۔ اسلئے صرف باپ ہی کی تعلیم دی بلکہ وہ روح القدس کا بھی ذکر کیا کرتا تھا جسے اس نے اس دنیا میں اپنے سے بھی بہتر ٹھہرایا۔ اور جس کے خلاف کفر معاف نہیں ہو سکتا مختصر یہ مسیح نے روح پاک کو بھی خدا ٹھہرایا۔ جب دنیا سے جانے کو تھا تو اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ تسلی بخشنے والا آئیگا۔ جو کہ بیٹا اور شاگردوں کے نزدیک مسیح کا قائم مقام تھا گو روح پاک ایک شخص الٰہی تھا جس سے شاگردوں کو رفاقت رکھنے کی ایک یگانگی تھی مگر تو بھی وہ تینوں مقدس شخص میں تیسرا ہے جو باپ اور بیٹے کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ روح کا نزول مسیح [illegible] نہ تھا بلکہ اس کی حضوری کو مکمل کرنے کے لئے تھا۔ روح کے ساتھ بیٹا

بھی دیکھا۔ اور بیٹے کے ساتھ باپ بھی نمایاں ہوا اور وہ ان پر یوں بھی ظاہر ہوا کہ یہ تینوں الگ الگ نہ تھے جو ایک دوسرے سے الگ ہو کر کوئی کام کرتے ہوں بلکہ ان کے درمیان کبھی نہ ٹوٹنے والا اتحاد قائم ہے "وہ تمہارے پاس آئیگا میں تمہارے پاس آؤں گا ہم تمہارے پاس آئیں گے" (یوحنا ۱۴ باب ۱۶ تا ۲۳) اسے سمجھنا آسان نہیں ہے۔ مگر رفتہ رفتہ رسولوں کے دل میں باپ بیٹے اور روح پاک کا خیال پیدا ہوگیا۔ جو خدا کی ذات میں متحد ہیں۔ خدا ایک واحد کا نام باپ بیٹا اور روح پاک ہے۔ جیسا بپتسمہ کے فقرہ سے ظاہر ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ خدا کی ذات کے ثالوث کی بابت رسولوں کو کوئی عقلی دقت پیش نہ آئی تھی ان کی بابت آسانی یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ تجربہ میں جو بات آجاتی ہے۔ اس کی منطقیانہ تشریح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ذاتی تجربہ کا منطقیانہ اور عالمانہ بیان دینے میں ہم قاصر رہ جاتے ہیں۔ مثلاً ہماری ذات میں تین روحانی خاصیتیں ہیں۔ جو ارادت، عقل اور تصور کے نام سے مشہور ہیں۔ یا جسم کا عقل سے کیا علاقہ ہے لیکن عالمانہ تشریح نہ کرنے سے ہم دیکھی بھالی باتوں کی حقیقت سے منکر نہیں ہو سکتے۔ رسولوں کی حالت پر غور کرو۔ انہیں پہلے بیٹے کا۔ پھر اس کے وسیلہ سے باپ کا اور بعد ازاں روح پاک کا تجربہ ہوا اور یہ نہایت واضح اور سچا تجربہ تھا کہ اس سے انکار کرنا یا اسے جلد بھولنا محال تھا۔ اندرونی اور بیرونی تجربہ کی وجہ سے منطقی اصول بنانا غیر ضروری تھا۔ جب بدعتیوں کی وجہ سے بعد ازاں کلیسیا میں ثالوث کا اصول وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو بھی اس اصول کو اس معذرت کے ساتھ تیار کیا۔ کہ انسانی علم اور زبان بعید الفہم خدا کی صفات کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ اصول ان حقیقتوں کی اظہار کے لئے وضع ہوا تھا جو مسیح یسوع کی ذات سے ظاہر ہوئی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا کی وحدت پر خاص زور دیا گیا تھا۔ تینوں اشخاص ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے سے بالکل متحد ہیں۔ اور ان کا عمل بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہے۔ مثلاً اگر خدا پیدا کرتا ہے۔ تو باپ بیٹے کے روح کے وسیلے سے یہ فعل ہوتا ہے۔ اگر وہ نجات دیتا ہے تو باپ فضل کا منبع ہے بیٹے کی روح کے وسیلہ سے اسے تکمیل دیتا ہے۔ اگر روح آتی ہے تو اس کے ساتھ بیٹا اور باپ بھی آتے ہیں۔ کیونکہ دائمی ترتیب و ماتحتی میں تینوں ایک ہیں۔ اسباب کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ اگر خدا کی بابت ہمیں کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ تو صرف اسی صورت میں کہ خدا اپنا گیان (علم) ہمیں دے۔ ہم تلاش کرنے سے خدا کو نہیں جان سکتے۔ اگر انسان خدا کی شکل پر بنا ہے۔ اور اگر اس کی عقل الہی کی تابع ہے۔ تو یہ امر ظاہر ہے کہ اسرار بھی معقول ہونے چاہئیں۔ مثلاً سینٹ ٹامس اکوائنس کہتا ہے کہ ہم اصول ثالوث کو برہان رسمی سے ثابت نہیں کر سکتے۔ مگر یہ اصول عقل کے بالکل خلاف نہیں ہے عقل کے سچے استحقاق کی بابت ہرمن لوٹس کہتا ہے۔ اگر عقل آپ سے آپ اعلیٰ ترین سچائی نہیں معلوم کر سکتی۔ اگر عقل آپ سے آپ اعلیٰ ترین خدا نہیں معلوم کر سکتی۔ اگر عقل الہام کی حاجتمند ہے۔ تو عقل میں اتنی قابلیت ہونا چاہئے۔ کہ وہ الہام سے ظاہر کی ہوئی سچائی کو سمجھ سکے۔ اس میں ان خیالات کی مانند بلند پروازیوں کا تسلی بخش سلجھاؤ معلوم کرے۔ جنہیں وہ شروع کرتا ہے مگر سرے پر نہیں پہنچا سکتا۔ اصول ثالوث عقل سے تو معلوم نہیں ہو سکتا مگر ہے اس کے عین موافق۔ یہ خیال کی بلند پروازیوں کے مطابق ہے جو عقل سے شروع ہوتی ہیں۔ مگر ان کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جن وجوہات سے ہم خدا مانتے ہیں۔ انہی سے ہم اسے روحانی ہستی قرار دیتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ قسم کی زندگی۔ روحانی زندگی ہے اور یہ عقل ارادت اور محبت کے عمل سے مرکب ہے۔ خداوند میں ارادت عقل اور محبت کی زندگی مسلم ہے۔ مگر کیا یہ زندگی بے تعلق ہونا چاہئے؟ اس کا کسی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہونا چاہئے؟ محبت کا رشتہ لازم و ملزوم ہے یعنی محبت دو شخصوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ایک محب اور دوسرا محبوب اگر خدا محبت ہے تو اس کی محبت کا موضوع بھی دائمی ہونا لازم ہے۔ اسی طرح عقل کی زندگی بھی بالواسطہ رشتہ باہمی پر دلالت کرتی ہے اس میں بھی جاننے والا اور جانا ہوا یعنی عالم اور معلوم ہونا لازمی ہے۔ ازلی و ابدی عقل کا مضمون بھی کوئی قسم کا قدیم اور لازوال ہونا چاہئے۔ اسی طرح ارادت کی زندگی بھی ہے جس میں ارادت اظہار پاتی ہے۔ وہ چیز کو پیدا کرنے میں خوش ہوتی ہے مگر قدیم ارادت کے لئے معمول بھی اسی نوع کا ہونا چاہئے۔ پس جب انسان کا خیالی بلند پروازی کرتا ہے۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی ہستی میں کوئی ازلی وجود اس کی ارادت کا نعم البدل ہونا ضروری ہے۔ اس سے اس کے علم کا معلوم۔ اس کی محبت کا موضوع اور تخیل کا مضمون اسی کی ذات کے اندر رہتا ہے۔ اور یہ یوحنا کے قول کے مطابق کلمہ ہے جو خدا کی ہستی کا ازلی مظہر اور اس کے ساتھ دائمی رفاقت رکھتا ہے "کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا" (مسیحی تجلی)

اہلحدیث ۔ یہ تشریح بجائے خود محتاج تشریح ہے پہلے دعوے کیا ہے کہ یہ مسئلہ مسیح نے صاف لفظوں میں نہیں سکھایا بلکہ اس کے شاگردوں کا استنباط یعنی مفہوم ہے۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ مدار نجات نہیں ورنہ حضرت مسیح اور دیگر انبیاء سلام اللہ علیہم اس کو صاف اور کھلے لفظوں میں ارشاد فرماتے یہ ممکن نہیں کہ ایک ایسا مسئلہ جو مدار نجات ہو صاحبین شریعت اس کو صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں نہ پہنچا دیں۔

دوسرا دعوےٰ یہ کیا ہے کہ تثلیث عقل کے موافق ہے یہ دعوے ہماری عقل میں نہیں آتا اس لئے ہم تثلیث کی اصلی تصویر سامنے رکھتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو بھی اس کی بابت صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے۔

عیسائیوں کا عقیدہ اقانیم ثلاثہ مشہور ہے جس کو مدار نجات کہا جاتا ہے اوس کی تشریح ہم عیسائیوں کی نماز کی کتاب سے نقل کرتے ہیں۔

جو یہ ہے:-

باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔ باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود۔ باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔ اسیطرح تین غیر محدود نہیں اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔

باپ خدا۔ بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔ تس پر بھی تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا وغیرہ

(دیکھو صفحہ ۲۴)

یہ ہے عیسائی ثالوث (تثلیث) کی صحیح تصویر اب ناظرین اندازہ کریں کہ تینوں غیر مخلوق غیر محدود ازلی۔ اور خدا کہکر پھر نفی کیگئی" اگر یہ عقیدہ عقل کے خلاف نہیں تو پھر دنیا میں کوئی بات بھی عقل کے خلاف نہیں ہوسکتی یہاں تک کہ اجتماع نقیضین بھی جس کو دنیا کے کل عقلا محال اور خلاف عقل کہتے ہیں خلاف اور محال نہیں ہوسکتی۔

مسیحی دوستو! عقل کے موافق ہم سے سنو!

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ

اللہ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اوس نے کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا۔ نہ اُس کی مثل کوئی ہے" اس لئے حکم ہے ؎

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اوسیکی ہے سرکار خدمت کے لائق
اوسیکے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
لگاؤ تو لو اُس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُسکے آگے جھکاؤ

قادیانی مشن

(نبوت مرزا)

اہلحدیث ۲۱۔ اگست میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مشن میں نبوت مرزا کے متعلق جو اختلاف تھا وہ رفع ہوگیا ہے یعنے دونوں فریق (قادیانی اور لاہوری) اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ مرزا صاحب اصلی نبی نہ تھے بلکہ بروزی اور ظلی نبی تھے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے مرزا صاحب نبی ہوئے تھے۔

یہ عقیدہ صحیح ہو یا غلط اس بحث سے قطع نظر دفتر الفضل قادیان سے ایک خط آیا کہ آپنے جو لکھا ہے یہ غلط ہے یہ بھی لکھا کہ ۲۳۔ اگست کے الفضل میں ہم نے مفصل لکھ دیا ہے اوسکو دیکھکر اپنے ناظرین کو ہمارے عقاید کے متعلق صحیح اطلاع دیں انصاف بھی یہی ہے کہ ہر قوم یا فرقہ کا مذہب وہی سمجھنا چاہئے جو وہ خود بیان کرے نہ وہ جو اُس کے مخالف بیان کریں اسلئے ۲۳ کے الفضل سے نبوت مرزا کا مضمون درج ذیل ہے:-

"مسیح موعود کی نبوت کا مسئلہ"

"پیغام[1] کی پشیمانی۔ کذب کی نشانی"

پیغام والے مسیح موعود کی نبوت سے قطعی انکار کرتے ہیں	منکران خلافت کے ارتداد

عقیدہ نبوت مسیح موعود کی داستان بہت لمبی مگر نہایت دردناک ہے۔ آہ! یہ ہمارے بھائی جنہیں اب برادران یوسف کہنا چاہئے ایک وقت تھا کہ اپنے اخبار پیغام میں خدا کی قسم کھاکر یہ اعلان شائع کرتے تھے۔ (دیکھو پیغام نمبر ۴۳ صفحہ ۲ کالم ۳) کہ

"ہم حضرت مسیح موعود۔ مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں" یا آپ فرماتے ہیں کہ اس خدا کے مقدس نبی کو نبی کہنے والوں کو غلو کرنے والے۔ گمراہ اور تفرقہ انداز

[1] لاہوری پارٹی کے اخبار کا نام پیغام صلح ہے جسکو پیغام کہتے ہیں

مسیح کی تعلیم بگاڑنے والے پکارتے ہیں آہ! اب یہ احسان فراموش مرشد کی گالیاں دینے والے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہرگز ہرگز نبی نہ تھے اگر بھولے سے کہیں ظلی نبی لکھ بھی دیا ہے۔ تو اس ظلی کے معنے بھی ذرا سن لیجئے۔

ظلی کے معنے پیغام والوں کے نزدیک	ملاحظہ ہو پیغام ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء۔

"ماحصل کلام یہ کہ حضرت صاحب ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ اگر نبی تھے تو اسیطرح کے تھے جس طرح کے کہ محدث ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوتے ہیں۔ یا اسی طرح کے نبی تھے جس طرح کے حضرت علی حضرت امام حسن حضرت سلمان فارسی صحابی جزوی نبی تھے۔ یا اسی طرح کے نبی تھے جس طرح کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ظلی اور بروزی نبی تھے۔ یا اسی طرح جس طرح کہ مریم علیہا السلام جبرائیل فرشتے کی معرفت خدا سے وحی اور مکالمہ اور مخاطبہ پاتی تھی۔

(پیغام ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء)

آپ فرمایئے کہ اس کا نام ارتداد نہیں تو اور کیا ہے۔ پہلے جسے اس زمانہ کا نبی اور رسول مانتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی قسم کھاکر اعلان کرتے ہیں۔

(یاد رہے۔ کہ یہ اعلان اڈیٹر کی طرف سے نہیں۔ بلکہ لکھا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے) اب اسی کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھ رہے ہیں۔ کہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ ہاں محدث تھے۔ اور اس کی مثال حضرت علی۔ امام حسن حضرت سلمان۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی سے دیتے ہیں۔ گویا ظلی نبی ان کے نزدیک صرف ایک محدث ہوتا ہے۔ اور محدث بھی جیسے امام حسن یا حضرت سلمان۔ مگر حضرت اقدس جو کچھ فرماتے ہیں وہ بھی سن لو دیکھو ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵۔

"اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیبت کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیبت نہیں ہے"

آپ بتائیں کہ مسیح موعود کو ہم محدث کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ محدث کے لئے اظہار غیبت شرط نہیں۔ پھر سنو حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۱۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"

"[illegible] اور دوسرے تمام لوگ مستحق نہیں" اور دو لفظوں پر خوب غور کیجئے اور بتائیے کہ اگر [illegible] تھے جو پیغام والے [illegible] تو پھر آپ نے یہ کیوں لکھا کہ دوسرے تمام لوگ اس نام (نبی) کے مستحق نہیں۔ اور کیوں فرمایا۔

"[illegible] جو مجھ سے پہلے گذر چکے [illegible] وہ نبی کہلانے کے مستحق ہیں [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں [illegible] واقع ہو جاتا [illegible] ان بزرگوں [illegible] پانے سے روک دیا [illegible] احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

اس عبارت [illegible] اور احادیث صحیحہ اور ایک [illegible] الفاظ قابل غور ہیں۔ اور پھر اس ساتھ اپنا عقیدہ [illegible] مسیح موعود ہرگز ہرگز بھی

نہیں۔ ملاکر پڑھو۔ اور تھوڑا سا شرما چھوڑ دو کہ تم لوگ کیوں دیدہ دانستہ ضلالت کے گڑھے میں گر کر دوسروں کو بھی گرانے کی کوشش کر رہے ہو" (مختصر از الفضل)

اہلحدیث ۔ ہم تو خوش ہوئے تھے کہ دونوں پارٹیوں میں اتفاق ہو گیا مگر اس مضمون کو اور خط کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہنوز دلی دور است۔ قادیانی پارٹی نبوت مرزا پر بڑے سرگرم ہیں اور لاہوری پارٹی اسکو مجازی طور پر نبی جانتے ہیں وہ بھی محض جاننے کو نہ کہنے کو۔ جیسے اولیاء اللہ امام حسن بصری، سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ تھے ویسے ہی (بقول انکے) مرزا قادیانی تھے مگر قادیانی پارٹی اس کو گوارا نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ مرزا صاحب گو ظلی نبی تھے مگر ایسے تھے کہ امت محمدیہ میں ان جیسا کوئی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

مرزا صاحب کے اقوال کو دیکھا جائے تو ان کی تعلیم بھی یہی معلوم ہوتی ہے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں:۔

"ان قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ"

"میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر سب بلندیاں ختم ہیں"

ایک پیغام پر لکھتے ہیں:۔

"لا تقیسونی باحد ولا احدا بی"

"مجھے کسی کے ساتھ قیاس نہ کرو اور نہ کسی کو میرے ساتھ سمجھو"

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"انا شمس لا یحجبھا دخان"

"میں سورج ہوں مجھکو دھواں نہیں چھپا سکتا"

رسالہ دافع البلا میں آپکا الہام ہے۔

"انت منی بمنزلۃ اولادی"

یعنی خدا فرماتا ہے اے مرزا تو میرے نزدیک میری اولاد جیسا ہے"

اسلئے ہم مانتے ہیں کہ مرزائی اقوال کے لحاظ سے قادیانی پارٹی کا خیال صحیح ہے گو قرآن و حدیث کے ساتھ غلط ہے۔ واللہ الہادی۔

مولنا بٹالوی کے پیچھے پڑ گئے

ہمارے بعض دوست ہم کو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت کچھ لکھنے سے منع کرتے ہیں انکی رائے میں مولانا بوجہ کبرسنی کے ایک معذور بزرگ ہیں اسلئے اون کی رائے ہیں ان کو بالکل بھول جانا چاہیئے۔ ہم بھی ایک حد تک اس رائے سے متفق ہیں مگر آج جس مضمون کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں وہ ایک معنی سے ناظرین کو اطلاع ہے۔

مولانا موصوف نے کرزن گزٹ دہلی مورخہ ۱۵ اگست میں ایک مضمون جلسہ دہلی متعلق ندوہ کا آگ چھیڑ دیا ہے چونکہ وہ باسی کڑھی میں ابال اور بے وقت کی راگنی ہے اس لئے اس کو تو میں چھوڑتا ہوں البتہ مولانا ممدوح نے اس مضمون کے ایک نوٹس دیا ہے کہ اگر کبھی اخبار اہلحدیث میں کسی اسلامی فرقے خصوصا حنفی گروہ یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت شان کے خلاف جیسی کہ پیشتر حیدر آبادی اور آرادی مصنفوں کی تصنیف سے تحریر میں آئی ہے تو میں ضرور گورنمنٹ کو توجہ دلاؤنگا۔ یعنی چغلی کرونگا۔

مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی ابراہیم صاحب آروی وغیرہ بھی آپکی اس عادت سے خائف رہتے تھے۔ اسلئے ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ پہلے کی نسبت مزید احتیاط رکھا کریں۔

ہاں مولانا تو فرمایئے آپنے جو جملہ اسلامی فرقوں کی بابت اور حنفیوں کی بابت خصوصا نوٹس دیا ہے کیا اس عموم میں اہلحدیث مرزائی نیچری معتزلی اور چکڑالوی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ شامل ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اخبار سراج الاخبار جہلم کا نوٹس نہیں لیتے جو اہلحدیثوں کو بخاری پرست لکھتا ہے فاین الثبوت ہے۔ اچھا مولانا سنئے ہمارا ایمان ہے:۔

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا

ہوگا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ باعہد مہربان ہو جائیگا

ملک برار میں توحید و سنت کی اشاعت

امراؤتی صوبہ برار کا صدر ہے اور اب یہاں کی آبادی ملک برار کے دیگر مقامات اور قصبات سے زیادہ ہے۔ عہد حکومت اسلامیہ میں شہر ایلچپور تمام صوبہ برار کا صدر مقام تھا اور وہاں کی آبادی بھی سب سے بڑھ چڑھ کر تھی لیکن زمانہ حکومت انگریزی میں اس شہر پر تباہی آئی اور ویرانی بڑھتی چلی۔ اب شہر مذکور کی آبادی گھٹتے گھٹتے صرف چھبیس ہزار رہ گئی ہے چونکہ حال میں وہاں ریل گاڑی جاری ہوئی ہے اس سے امید ہوتی ہے کہ وہاں کی آبادی پھر بڑھنے لگے۔

اس مقام امراؤتی میں خاکسار سابق میں متعدد دفعہ آیا اور تھوڑے تھوڑے دن رہکر واپس چلا گیا۔ اقوام ہنود اور قوم بواہر وغیرہ نے جو اصلاحات کیں اور کر رہے ہیں اس پر سے گمان ہوتا تھا کہ غالباً اس مقام کے اہل اسلام نے بھی پہلو بدلا ہوگا اور شرک و بدعت واہیہ بیہودہ سے بھی ترک کردی ہوگی لیکن یہاں پر زیادہ عرصہ تک قیام کرنے اور مسلمانوں کے حالات معلوم ہونے سے وہ گمان بالکل غلط ثابت ہوا یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے۔ علی العموم اس ملک برار و دکن میں شرک و بدعت و غیرہ زور و شور کے ساتھ جاری ہے لیکن کہیں کہیں موحدین و متبعین سنت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہاں موحدین کے نام سے صفر ہے۔ یہاں کے اہل اسلام دو قسم کے ہیں ایک تو وہی رسوم و رواج اور طریقہ آبائی کے دلدادہ و شیدائی جنہوں نے احکام خداوندی اور اتباع شرع شریف نبوی کو رسم و رواج زمانہ اور طریقہ آبائی پر قربان کر دیا ہے اور پرانی لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ دوسرا گروہ انگریزی خوان نیچری خیالات والوں کا جن کے نزدیک مذہب کی پابندی محض ایک ڈھکوسلہ ہے۔ ان دونوں گروہوں سے ہمارے مقدس اسلام کو جو ضرر پہنچ رہا ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ یہاں کے اہل ہنود نے شادی بیاہوں کی فضول خرچی ایک حد تک بند کردی اور کرتے جاتے ہیں۔ برہمنوں میں بیوہ کی دوسری شادی کو بڑا پاپ یعنی گناہ عظیم سمجھا جاتا تھا اب ان میں بھی بیوہ کی دوسری شادی کا رواج ہو چلا ہے۔ برار دکن۔ ممالک متوسط۔ وسط ہند۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ اور ریاست حیدر آباد دکن کے چند شہروں یعنی اورنگ آباد۔ پربھنی۔ جالنا اور ہنگولی وغیرہ میں قوم بواہر کی آبادی ہے۔ یہ لوگ تجارت کے بڑے شائق اور آزادانہ طور سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ شیعہ مذہب اور فرقہ اسماعیلیہ اور سلیمانیہ سے ہیں ان لوگوں کو ہمارے برادران اسلام کافر کہتے ہیں اور ان سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔ اب ان لوگوں کا حال سنئے۔ یہ لوگ ہر سال مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ بیوہ کا نکاح لازم و ملزوم سمجھتے ہیں۔ ڈاڑھیاں منڈانے کو گناہ عظیم جانتے ہیں۔ ہر قسم کی مسکرات سے سخت پرہیز اور اجتناب کرتے ہیں حتیٰ کہ تمباکو تک کو بھی نہیں چھوتے۔ شادیوں میں ناچ اور باجا گاجا نہیں ہوتا۔ برات آتشبازی وغیرہ کچھ بھی نکالی اور اڑائی نہیں جاتی۔ نکاحوں میں مہر کم باندھے جاتے ہیں اور جلد ادا کئے جاتے ہیں۔ اپنے احباب کی وقتاً فوقتاً ضیافتیں اور دعوتیں کیا کرتے ہیں۔ اب ان کے خلاف ان حضرات کو لیجئے جو آپکو سچا اور پکا اہل سنت والجماعت اور حنفی المذہب قرار دیتے ہیں زکوٰۃ کے نام سے بالکل صفر ہے بلکہ بعض زکوٰۃ کے معنے اور مطلب سے بھی محض بے خبر ہیں دینا تو رہا درکنار۔ بیوہ کے نکاح کو باعث ننگ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاندانی شرافت میں بٹہ لگتا ہے اکثر نوجوانوں میں ریش تراشی حال کے فیشن میں داخل ہو گئی ہے۔ شراب اور دیگر مسکرات کا رواج روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ شادیوں میں ناچ رنگ۔ باجا گاجا۔ تیل۔ مہندی۔ برات اور آتشبازی وغیرہ ضروری اور لازمی ہے اسکے بغیر کچھ لطف حاصل نہیں ہوتا۔ نام و نمود کی غرض سے نکاحوں میں مہر بہت زیادہ باندھے دیئے جاتے ہیں کیونکہ ادائی کی توفکر ہی نہیں آخر جورو جی سے بخشوا لینگے۔ اہل اسلام سے ان خرابیوں کو دور کرانے کی غرض سے مولوی عبدالرحیم صاحب پشاوری نے محلہ ... کی مسجد میں عرصہ سے ایک دینی مدرسہ کھول رکھا ہے جس سے طلبار کو فی الجملہ بہت کچھ فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ اب اس مدرسہ کی دینی تعلیم اور طلبار کی طاقت علمی کو دیکھ اور سنکر یہاں کے بدعتی اور ... ملاں بہت بگڑے ہوئے ہیں اور اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اس اسلامی مدرسہ کا وجود ہی نہ رہے۔ جو مولوی صاحبان کہ سابق مدرسہ میں تشریف لاتے اور طلبار کی تعلیم کا معائنہ کرکے خوش ہوتے اور صدر مدرس مولوی عبدالرحیم صاحب کو شاباشی دیتے اور تعریف کرتے وہی اب مدرسہ کی تخریب اور صدر مدرس صاحب کی بدنامی کے درپے ہیں اور انواع و اقسام کے جھوٹے اتہام لگاتے ہیں اور یہ سب تو طیبہ بندی اور افترا پردازی حسد کی وجہ سے ہے ناظرین اہلحدیث دعا کریں کہ اس مدرسہ کی وجہ سے تمام ملک میں توحید و سنت کی اشاعت ہو اور اسکے حامیوں اور مددگاروں کی مدد کرے۔ آمین۔ (عاجز عبدالرؤف نائب مدرس)

چند سوال

حدیث لو کان المخصوصا الرازقی کیسی ہے اور کس کتاب میں ہے۔

امام نسائی کا قول امیر معاویہ کے حق میں لا اشبع اللہ بطنہ کیا ہے اور اس کو معنی کیا ہیں مذمت ہے یا مدح و الحمد ہی کی حدیث جو امیر معاویہ کی تعریف میں ہے اسمیں کیا تطبیق ہوگی حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو غسل کیوں دیا اور بوقت شب کیوں دفن کیا مرحومہ کی اپنی وصیت تھی۔

حدیث انا بنی کا مفہوم صحیح ہے یا نہیں بہر حال اسکے معنی کیا ہیں یاسین و طٰہٰ کو کہتے ہیں سورتوں کے نام بھی آتے ہیں اگر کم بیش دیتے ہیں تو ان میں جو سورتیں حضرت نبی پیغمبر کے نام کیوں نہیں

یورپی جنگ غضب خدا ہے

دنیا میں مانی ہوئی بات ہے کہ آجکل کل دنیا سے مسلمات دنیا میں بہترین دانا یورپی قومیں ہیں جو بال کی کھال اتار سکتی ہیں۔ آئے دن ہر قسم ایجادیں کرتی ہیں سامان دنیا کو اعلے معراج پر پہونچایا اور پہونچا رہے ہیں باوجود اس کے جنگ کی بلاء عظیم میں مبتلا ہو سکتے ہیں حالانکہ یقینی جانتے ہیں کہ امن و امان کی صورت میں جنگ سے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ کیا یہ بات کھلی صداقت نہیں؟ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے جرمنی اور آسٹریا کی تجارت کو صرف ہندوستان میں کروڑہا روپیہ کا نقصان پہونچا ہے جنگ کے مصارف الگ نقصان مالی اور جانی الگ۔ اصل حال اللہ کو معلوم ہے مگر جنگ کے تجربہ کو خیال کر کے یہ اندازہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ ساری جنگ میں جو آسٹریا سے بیلجیم اور فرانس کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے اوسط روزانہ ۲۵۰۰۰ ہزار آدمی مرتے ہونگے اور بیشمار یا کم و بیش زخمی ہوتے ہونگے۔

دنیا کے مدبرین (پالیٹیشن) حیران ہیں کہ یہ کیا ہنگامہ برپا ہو گیا جس کی نظیر سابق میں نہیں ملتی۔ سلطان صلاح الدین مرحوم کے زمانے میں بے شک بڑی لڑائی ہوئی تھی جس میں قریباً تمام یورپ بیت المقدس کو مسلمانوں سے چھڑانے کے لئے مسلمانوں کے مقابلہ پر جمع ہو کر لڑا تھا۔ انگلستان کا شیر دل بادشاہ ان سب کا افسر تھا مگر ان دنوں نہ تو یورپ کی سلطنتوں کی یہ حیثیت تھی جو اب ہے نہ ان میں یہ قوت تھی جو اب ہے نہ سامان حرب ایسے تھے جو اب ہیں خدا کی پناہ ایک کشتی پانی کے اندر دشمن کی تلاش میں پھرتی ہے ایک جہاز کرہ نما پانی کے اوپر تیر رہا ہے ایک جہاز ہوا میں اڑ رہا ہے کہ دشمن کو تباہ و برباد کرے العظمۃ للہ۔

موجودہ جنگ کو ہولناک کہا جاتا ہے مگر سچ یہ ہے کہ جنگ نے ابھی تک پوری ہولناک شکل اختیار نہیں کی ابھی تو صرف خشکی پر لڑائی ہو رہی ہے جس کا نتیجہ جو آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے یہ ہے کہ جرمنی کے فرانس پر حملہ کرنے میں ریاست بلجیم درمیان میں روک تھی اوس کو اس نے اٹھا دیا اب جو لڑائی ہوگی فرانس کی سرحد پر ہوگی۔ ہماری (انگریزی) فوجیں بھی فرانس کے ساتھ متفق ہیں دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے دنیاوی مدبر اپنی اپنی تدبیروں میں ہیں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے اسلئے اس کی راہ وہی ہے جو مذہب (قرآن) نے بتلائی ہے کیونکہ بقول ؎ ملا کی دوڑ مسجد تک اہلحدیث کی انتہا معلومات قرآن ہے قرآن مجید نے اس قسم کی جنگ کے لئے بندوں کو ان لفظوں میں ڈرایا ہے

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ۔

(یعنی اے نبی تو کہہ دے اللہ قادر ہے اسپر کہ اوپر سے تم پر عذاب لائے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے یا تم کو ایک دوسرے کے مخالف کر کے ایک کو دوسرے کا عذاب چکھا دے)

اللہ اکبر یہ آیت کے معنے جنگ کے ہی ہیں مطلب آیت کا یہ ہے کہ خدا کا عذاب تین قسم پر ہوتا ہے اوپر سے آوے یا نیچے زمین سے جیسے زلزلے اور قحط امراض وغیرہ تیسری قسم باہمی جنگ۔ نعوذ باللہ یہ سب سے بڑی اور بری قسم ہے وہی قوم جو باہمی متفق ہو کر ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور آسائیاں پیدا کرتی ہے جب انہی میں لڑائی چھڑ جاتی ہے تو وہی ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر تل جاتے ہیں یہی حال آج یورپ کا ہے خدا محفوظ رکھے ہر قسم کے آلات حرب بنی نوع انسان کے ہلاک اور تباہ کرنے میں استعمال ہو رہے ہیں اخراجات اتنے ہیں جو حساب میں نہیں آسکتے ہیں

بعض داناؤں کا اندازہ ہے کہ جنگ کے اخراجات اتنے ہونگے کہ جتنی زمین پر جنگ ہے اوس پر سونے کے پونڈ بچھا دیئے جاویں تو وہ اندازہ پورا ہو سکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اس جنگ کے نقصانات کا اندازہ لگانا انسانی طاقت کا کام نہیں ایسا ہی اس کی مدت اختتام کا وقت بتلانا بھی صحیح نہیں۔ اہلحدیث تو یہ کہکر خاموش رہتا ہے۔

لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ

(خدا ہی کو معلوم ہے اور کسی کو نہیں۔)

فرض کرو جنگ ختم ہوئی آج ہوئی یا مہینے کو یا سال کو یا چند سال کو مگر اس کے بعد دنیا کا نقشہ اور طریق عمل کیا ہوگا اتنے دنوں کی فاقہ مستی جو تمام دنیا میں ہوئی ہوگی اس کا اثر کیا نکلیگا۔ غور کے لائق بات ہے کہ ہندوستان میں جو چیزیں یورپ کی آتی تھیں اونکے نہ آنے سے یہاں کے کاروبار بند ہیں جب انکا یہ حال ہے تو وہاں کے لوگ اونکو بنا کر بیچتے تھے انکا کیا حال ہوگا۔ ہندوستان اور یورپ کی تجارت کی نوعیت عموماً یہ ہے کہ ہندوستان کی قدرتی چیزیں (غلہ چمڑہ وغیرہ) جاتی ہیں اور ادھر سے مصنوعی چیزیں آتی ہیں۔ داناؤں کی رائے میں ہندوستان کی تجارت پر جو اثر ہوا ہے اس سے بہت زیادہ بدتر اثر خود یورپ پر پڑا ہے اور پڑیگا مگر چونکہ اون کی سلطنتیں قوی ہیں اسلئے تجارت سے بے کار ہو کر جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں بخلاف ہم ہندوستانیوں کے جو ادھر کے نہ ادھر کے رہ گئے

دونوں جہان کے کام سے ہم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اللہ تعالے اس بلاء عظیم کو جلدی دور کرے اور بندگان کو امن امان نصیب فرماوے۔ آمین۔

(اہلحدیث)

جہاد وید

وید اور دہرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت
آریوں کی تردید قیمت ۲/
منیجر

سفرِ رنگون

ایک مدراسی گریجوائٹ سے گفتگو

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

مغل سرائے سے ریل گاڑی کے جس کمرے میں میں بیٹھا تھا۔ اس میں ایک لکھنوی عیسائی جوڈا صاحب نامی ضلع مونگیر کے محکمہ ابکاری کے انسپکٹر بھی آئے۔ پہلے ایک مدراسی گریجوائٹ بھی تشریف رکھتے تھے۔ یہ گریجوائٹ بالکل ابتدائی عمر کا جوان تھا۔ قوم کا برہمن تھا۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو خاکسار نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں گاڑی کسی سٹیشن پر ٹھیری۔ وہاں سے کئی ایک سواریاں نئی سوار ہوئیں آگے مدراسی جنٹلمین کے ساتھ ایک مارواڑی آ بیٹھا تھا۔ مارواڑیے نے نئے مسافر کو اپنے پاس جگہ نہ دی حالانکہ جگہ تھی۔ میرے ساتھ جوڈا صاحب بیٹھے تھے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ نیا مسافر بیچارہ بہت کہتا رہا۔ لیکن مارواڑیے اسکے گرد ہو گئے قریب لڑائی تک نوبت پہنچ جاتی اگر جوڈا صاحب بیچ بچاؤ کر کے رفع دفع نہ کر دیتے۔ خیر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو نئے مسافر کو اپنے پاس جگہ دی۔ اور مارواڑیے کو نصیحت آمیز ملامت کی۔ کہ بھائی دیکھو! انٹر کلاس میں بڑا فائدہ یہی ہے کہ یہاں شرفاء بیٹھتے ہیں اور نئے آنیوالے کو دھکے نہیں ملتے۔ ورنہ جگہ کے لحاظ سے اس میں تھرڈ کلاس سے کچھ زیادہ گنجائش نہیں ہوتی تم لوگ عموماً دوسروں سے خلق وسلوک سے پیش نہیں آتے۔ تم کو چاہئے کہ اس درجے کا ٹکٹ نہ لیا کرو جہاں پر دھکے ملتے ہوں اسی جگہ بیٹھا کرو۔ غرض اسی طرح کی باتوں سے اُسے سخت شرمندہ کیا اور کہا کہ تم کو اپنی نسبت یاد ہے کہ کیسی منتوں سے بیٹھے تھے۔ اور کس قدر ہاتھ جوڑتے تھے۔ تم لوگ بہ خود غرض اور اپنے مطلب کے ہو۔ دوسرے کے نہیں ہو۔

مدراسی جنٹلمین چونکہ دوسرے صوبہ کا تھا اسلئے مجھے فکر لگی کہ شاید یہ ہمارے ملک کی نسبت برا ریمارک کریں اسلئے میں نے ان سے انگریزی زبان میں کہا کہ صاحب پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں۔ یہ قوم ایسی ہی بدخلق ہے۔ سب کی نسبت ایسا ہی خیال نہ رکھنا۔ کیونکہ وہ اردو زبان سے بالکل بے خبر تھا۔ اور میں نے جوڈا صاحب سے بھی افسوس کیا کہ جب تک ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ اسپر مدراسی صاحب جوڈا صاحب سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے سارے سفر میں ایک ہی آدمی دیکھا ہے جسے میں نیک کہہ سکتا ہوں اس کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی فلاسفر ہے خیر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگا جناب آپ کہاں جاتے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں۔ کیا آپ کوئی بیوپار کرتے ہیں۔

خاکسار۔ جناب میں رنگون کو جاتا ہوں اور آدمیوں (نیکوں) کی خریداری کرتا ہوں۔

مدراسی۔ (جوڈا صاحب سے مخاطب ہو کر) ہیں! یہ آدمیوں کی تجارت کرتے ہیں۔ شاید کوئی ایمی گرنٹ (EMIGRANT) ہیں۔

جوڈا صاحب۔ نہیں جناب! یہ کوئی COOLY CONTRACTOR (قلی کنٹریکٹر) یعنی مزدوری پیشہ لوگوں کے ٹھیکہ دار ہونگے۔

خاکسار۔ (مسکرا کر) نہیں جناب میں مزدوروں کا خریدار نہیں بلکہ آپ جیسے جنٹلمین لوگوں کا گاہک ہوں۔ اور مال و زر سے نہیں خریدتا بلکہ زبان سے خریدتا ہوں۔

مدراسی صاحب:۔ تو آپ مہربانی کر کے جلدی اپنے مشن سے اطلاع دیں تاکہ ہماری حیرانی دور ہو۔

خاکسار:۔ میں ایک پبلک پریچر ہوں جو (باوجود خود سیاہ کار ہونیکے) لوگوں کو خدا کی معرفت و عبادت اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ احسان وسلوک کی تلقین کرتا ہوں۔ جسنے میری نصیحت کو مان لیا بس میں نے اسے خرید لیا یہی میری تجارت ہے اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔

مدراسی صاحب بعد جوڈا صاحب ہر دو۔ تو کیا آپ اس خدمت کو کسی سوسائٹی کے ماتحت کرتے ہیں جو آپکے اخراجات کی کفیل ہے۔

خاکسار۔ نہیں جناب اکوشش کر رہا ہوں کہ خداتعالےٰ مسلمانوں کو یہ سمجھ دے کہ وہ اپنے مبلغین کو دوسرے علاقوں میں بھیجیں اور کوئی جمعیت عام (کانفرنس) قایم کریں۔ ہم نے تھوڑی مدت سے اس مقصد کیلئے ایک جمعیت بنام اہلحدیث کانفرنس قائم کی ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے ملک میں خصوصاً ہماری قوم میں ابھی قومیت کی قدر جیسی کہ چاہیے نہیں ہے اسلئے اس کے قلیل خزانے میں سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتے۔ اور اس سے کام بھی خاطر خواہ نہیں ہوتا۔ میرے سفروں میں مقاصد کانفرنس کی اشاعت بھی ملحوظ رہتی ہے۔

مدراسی گریجوائٹ:۔ یہ کام نہایت نیک ہے اور ایسے آدمی ملک اور قوم کے لئے بہت مبارک ہیں۔

خاکسار:۔ خاکسار کس لائق ہے کہ ملک اور قوم کی کوئی خدمت کر سکے۔ لیکن دل میں ایک درد ہے۔ جس کے سبب سے بیکار بیٹھا نہیں جاتا ؎

وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

میں آپ کو اس کی فلاسفی بھی بتاؤں کہ مارواڑیے لوگ کیوں بدخلق و خود غرض ہوتے ہیں۔

مدراسی صاحب اور جوڈا صاحب:۔ ہاں ضرور! ہم آپکی باتیں سننے کے بہت مشتاق ہیں۔

خاکسار:۔ مارواڑی لوگ عموماً سود خوار ہیں اسلئے احسان و مروت کا مادہ نہیں رکھتے۔ خود غرضی انکی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے۔

مدراسی صاحب و جوڈا صاحب:۔ بے شک یہ پیشہ نہایت مہلک اور مروت سوز ہے۔

خاکسار:۔ اب میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس نئے مسافر کو جس سے یہ سلسلہ کلام شروع ہوا اپنے پاس کیوں جگہ دی۔

مدراسی صاحب اور جوڈا صاحب:۔ ہاں ضرور۔ آپ نے تو ہم کو علم اخلاق کی فلاسفیوں سے حیران کر دیا۔

خاکسار نے اپنے ٹرنک (آہنی صندوق) کو کھولا اور اس میں سے پامر صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن شریف جو مجھے میرے مکرم دوست چودھری اجیر الحق صاحب رئیس بختیار پور نے گذشتہ سال دیا تھا۔ نکالا۔ اور سورہ نساء کی آیت وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا نکالکر مدراسی صاحب کے آگے رکھدیا۔ انگریزی ترجمہ اسلئے نکالا کہ مدراسی صاحب اردو زبان بالکل نہیں سمجھ سکتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا۔ اور یہ ساری گفتگو انگریزی میں ہوتی تھی۔ گو مجھے انگریزی مطالعہ چھوڑے سے تقریبًا اٹھارہ سال گذر چکے ہیں اور آزادی سے بولنے میں دقت ہوتی ہے اور خاصکر مذہبی لٹریچر کی اصطلاحات بھی مشکل ہوتی ہیں لیکن اُس وقت خدا تعالےٰ نے کچھ ایسی برکت بخشدی تھی کہ میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مطلب نکال لیتا تھا۔

سورۃ نساء کی پیش کردہ آیت کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس کے بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں۔ ان (سب) کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترائیں اور بڑائی مارتے پھریں"

مدراسی صاحب نے قرآن شریف کے اس مقام کو دیکھکر بہت خوشی ظاہر کی۔

خاکسار نے جب معلوم کیا کہ انکی طبیعت خوش ہوئی ہے تو بقول "سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا" سورہ انعام کی یہ آیات نکالکر سامنے رکھدیں کہ لیجیے ایک اور انتخاب پیش کرتا ہوں:۔

"(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (ادہر) آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر واجب کی ہیں (وہ) یہ کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی (کے ڈر) سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو کیونکہ ہم (ہی) تم کو (بھی) رزق دیتے ہیں اور انکو (بھی) اور بیحیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور جان جس (کے مارنے) کو اللہ نے حرام کر دیا ہے (اسکو) مار نہ ڈالنا مگر حق پر یہ ہیں وہ باتیں جن کا خدا نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طور پر کہ اسکے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچے۔ اور انصاف کے ساتھ پوری پوری ماپ کرو اور (پوری پوری) تول ہم کسی شخص پر اس کی سمائی سے بڑھکر بوجھ نہیں ڈالتے اور (گواہی دینی ہو یا فیصلہ کرنا پڑے) جب بات کہو تو گو (فریق مقدمہ اپنا) قرابت مند (ہی کیوں نہ ہو انصاف (کا پاس) کرو۔ اور اللہ کے ساتھ جو عہد کر چکے ہو اُسکو پورا کرو یہ ہیں وہ باتیں جن کا خدا نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اسنے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہی ہمارا سیدھا رستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے رستوں پر نہ پڑ لینا کہ یہ تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا کر تتر بتر کر دینگے (غرض) یہ سب وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"

ان آیتوں کے مطالعہ کرتے وقت مدراسی صاحب نے ان الفاظ کو بار بار دہرایا:۔

"اور بیحیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں اُن میں سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا"

خدا جانے وہ اس میں کیا سوچتے رہے۔ کچھ ذکر نہیں کیا تھا۔ اس انتخاب پر انہوں نے آگے سے بھی زیادہ خوشی ظاہر کی۔ اور کہا کہ مینے کبھی قرآن شریف پڑھا نہیں تھا اور نہ میں اسکے مضامین سے واقف تھا کہ اس میں ایسی عمدہ باتیں لکھی ہیں۔

ہاں میرے دل میں ایک بات کھٹکی ہے کہ قرآن خودکشی کو حرام کرتا ہے۔ کیا سچ مچ خودکشی کرنا حرام ہے اچھا اگر ہے تو کیوں؟ مہربانی کرکے میری تسلی کیجیے آپ اپنے مذہب کے بڑے بھاری عالم معلوم ہوتے ہیں۔

خاکسار:۔ بیشک خودکشی کرنا حرام اور گناہ ہے لیکن میں ابھی آپ کو قرآن مجید میں سے اور انتخابات بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ اسکے بعد آپ کی تسلی کردونگا اور فلسفیانہ طریق سے سمجھادونگا کہ خودکشی کیوں گناہ ہے"

اس کے بعد مینے سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیتیں پیش کیں:۔

"اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ (لوگو!) اس کے سوا کسی کی عبادت نکرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (اے مخاطب!) اگر والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو انکے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ انکو جھڑکنا۔ اور پیٹ میں رکھنے کے علاوہ دو برس میں جاکر اُسکا دودھ چھوٹتا ہے اس لحاظ سے ہم (خدا) نے انسان کو حکم دیا ہے کہ ہمارا بھی شکرگذار رہ اور اپنے والدین کا بھی آخر کار ہماری طرف تم سب کو لوٹ کر آنا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھکو اس بات پر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائے جس کا تجھے علم نہیں تو اس میں انکا کہا نہ ماننا مگر ہاں دنیا میں ان کی رفاقت کرنا"

ان آیات کے مطالعہ سے مدراسی صاحب بہت خوش ہوئے اور قرآن شریف کی تعریف کرنے لگے۔ کہ اس کی تعلیم بہت اچھی ہے۔ اس کے بعد میں نے خاص شرک کی برائی اور توحید کی خوبی سمجھانے کے لئے سورت لقمان نکالکر کہا

کہ اس ساری سورت کو پڑھ جائیے جس میں سے خاص آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"ایک وقت وہ بھی تھا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت کہا تھا کہ بیٹا! کسیکو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا اس میں شک نہیں کہ شرک بڑے سے ہی ظلم کی بات ہے اور ہم نے انسان کو اوسکے ماں باپ کے حق میں تاکید کی تھی کہ ہر دو کا ادب ملحوظ رکھے اور اس کی ماں نے تھکتے تھکتے اوٹھا کر اوسکو پیٹ میں رکھا اور پیٹ میں رکھنے کے علاوہ دو برس میں جاکر اُسکا دودھ چھوٹتا ہے اس لحاظ سے ہم (خدا) نے انسان کو حکم دیا ہے کہ ہمارا بھی شکر گذار رہ اور اپنے والدین کا بھی آخرکار ہماری طرف تم سب کو لوٹ کر آنا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھکو اس بات پر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھ کسی چیز کو شریک بنا دے جس کا تجھے علم نہیں تو اس میں اونکا کہا نہ ماننا مگر ہاں دنیا میں اون کی رفاقت کرنا۔"

قرآن شریف کے اخلاقی انتخابات دکھانے سے میری یہ غرض تھی کہ پہلے اخلاقی تعلیم کی خوبی سے قرآن شریف کو ان کے دل نشین کروں کیونکہ اخلاقی تعلیم میں مذہبی تعصب دخل نہیں کر سکتا۔ اور پھر اسکے بعد توحید کی آیتیں بتاؤں جو مقصود ہیں۔

سورہ لقمان کے مطالعہ سے مدراسی صاحب نہایت محظوظ ہوئے۔ اور قرآن شریف کی تعریف کرنے لگے۔

خاکسار نے کہا کہ بس قرآن شریف کا مقصود اعظم یہی توحید الٰہی ہے۔ اور سب اعتقاد و اعمال صالحہ اسکے ماتحت ہیں۔ ان سب باتوں کے بعد میں نے کہا کہ لیجیے اب میں آپ کو خودکشی کے حرام ہونے کی وجہ بتاؤں۔

سورہ نساء میں سے خودکشی کی حرمت کی آیت نکالکر انکے آگے رکھدی اور کہا کہ پڑھیے جب وہ پڑھ چکے تو میں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان شدت اور مصیبت سے گھبرا کر خودکشی کر لیتا ہے۔ حالانکہ اُسے بلحاظ کمال انسانی کے صبر و استقلال سے اُس مصیبت کے دور کرنے یا برداشت کرنے میں اپنی ہمت کو لگانا چاہیئے تھا۔ اور بلحاظ خدا پر ایمان ہونے کے اپنی مشکلات کے آسان ہونے کی امید ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ صبر و استقلال اور تحمل و برداشت کو چھوڑ کر خدائے رحیم کی مہربانی سے ناامید ہو کر اور اس سے منہ موڑ کر اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ جو خدا کی نظر میں نہائت بد اعتقادی کا گناہ ہونیکے علاوہ نظام عالم میں بھی فساد اور بُرا اثر ڈالنے والا فعل ہے۔ کیونکہ جب تک آدمی صبر اور استقلال کی صفت حاصل نہ کرے کوئی ترقی نہیں کر سکتا ہو وہ کسی مزاحمت و مصیبت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اگر مصائب پر خودکشی کر لینا جائز رکھا جائے تو نظام عالم الٹ پلٹ ہو کر تھوڑے عرصے میں دنیا کا صفایا ہو جائیگا۔ باقی باقی

(سیالکوٹی)

سلف جنکے ایسے خلف انکے کیسے؟

(از الفیسار لاہور)

یاد ایام کہ ہم بھی تھے جہاں کے سرور
صاحب طبل و علم مالک گنج و کشور
ایشیا۔ یورپ و افریقہ کے مالک ہم تھے
ربع مسکوں تھا غرض زیر نگیں سرتاسر

حکمرانی کے ہر ایک راز کے واقف ہم تھے
پالی ٹیشن نہ ہوا کوئی بھی ہم سے بڑھکر
پارلیمنٹ کے بانی ہوئے ہم دنیا میں
حریت ہمنے سکھائی ہے جہاں کو یکسر
اپنی ہی قوم پہ خود ہمنے حکومت کی ہے
پارلیمنٹ ہماری تھی ہمیں تھے ممبر
غیر قوموں کو دیئے ہمنے حقوق ایسے تھے
کہ مساوات کا انداز تھا انمیں مضمر

گو شہنشاہ تھے پر فقر بھی تھا اپنا شعار
کبھی تسبیح تھی ہاتھوں میں کبھی تھا خنجر
سر بسجدہ کبھی دیکھا ہے ہمیں دنیا نے
سر پہ اپنے نظر آیا کبھی زریں افسر
مدعا تھا بس اک اسلام کی خدمت کرنا
اسمیں ماتحت ہو کوئی کہ ہو کوئی افسر
نور ایمان تھا ہر فعل میں اپنے پنہاں
صدق و اخلاص تھا ہر ایک عمل میں مضمر

ہاں شجاعت میں یگانہ تھے ہمارے جرنیل
پیش کردے تو کوئی لاکے ذرا اور عمرؓ
اپنی تاریخ شہادت کے لیئے ہے موجود
حال کہتا ہے شجاعت کا ہماری خیبر

علم کی روشنی اسلام میں تب پھیلائی
معرض جہل و توہم میں تھی جب نوع بشر
اہل مغرب طرفدار نہ ہائیں تو یہی
پائی یہ روشنی مغرب نے کہاں سے کیونکر
بس اسی شمع سے اسلام جسے کہتے ہیں
آن کی آن میں روشن ہوئے سب بحر و بر
وہ تمدن تہا ہمارا کہ جدھر کو دیکھو
رنگ اپنا ہی تھا ہر چار طرف جلوہ گر
مصر میں شام میں ایران میں جاکر دیکھو
فن تعمیر کے کیا کیا ہیں کھلے واں گل تر
گو بہت سے گل تر سوکھ گئے ٹوٹ گئے
تاہم اس وقت بھی رکھتے نہیں اپنا ہمسر
ہند میں تاج محل جامع دہلی دیکھو
جن سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی خوش منظر

جملہ اسباب ترقی پہ نظر تھی اپنی
ہم میں حاکم بھی تھے عالم بھی تھے اور سوداگر
ہم ہر اک علم سے واقف تھے اور اسکے عامل
ہم سے پوشیدہ نہ تھا کوئی سا فن کوئی ہنر
ماہر فن زراعت تھے ہمارے اسلاف
عامل علم صناعت تھے ہمیں میں اکثر

ہم ہر اک کام کو کرتے تھے ہر اک حرفت کو
نہیں ہوتا تھا کسی کام سے عزت کو ضرر
کاہلی ہم میں نہ تھی جیتے تھے چالاک تھے ہم
گھر سے اٹھتے ہیں تو کر آتے ہیں دنیا کا سفر

ترک دنیا کا سبق واعظ دیں دیتے تھے
تھی ہر اک کام میں دنیا کی ترقی مضمر
دل میں جو کچھ ہو زباں پر وہی آجاتا تھا
آبگینہ کی طرح حال تھا اندر باہر
دیکھکر اپنی ترقی کو عجب حیرت تھی
دیکھکر ہم کو اس عالم میں تھا عالم ششدر
بس زمانہ میں ہمیں ہم تھے کوئی اور نہ تھا
ہاں اگر سر پہ کوئی تھا تو خدائے برتر

ہم سے توحید کا عالم میں بجا ہے ڈنکا
ہم نے دنیا سے اٹھا دی ہیں سب اصنام کی گھر
عیسوی موسوی مذہب ہیں ہمارے ممنون
جسنے توحید کی تکمیل کی ان میں یکسر
راستی سب کو سکھا دی وہ بتا دی توحید
جملہ ادیان کا اسلام کو کیئے مسطر
الغرض دولت کونین کے مالک ہم تھے
ہم شہنشاہ سے اور صوفی و سالک ہم تھے

ایک مرزائی کی غلط بیانی

اخبار الحق دہلی میں ایک مرزائی نے لکھا ہے کہ میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو خط لکھکر دریافت کیا کہ اگر مرزا صاحب آپکے نزدیک جھوٹے ہیں تو آپ خدا کی قسم سے تحریر فرما دیں لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے قسم نہ کھائی صرف یہ لکھ دیا کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ اس لئے مرزا صاحب جھوٹے ہیں کیونکہ وہ مر گئے۔ اس کے بعد مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں قسم موکدہ اُٹھانے کیلئے تحریر کیا تو حکیم صاحب نے حلفیہ لکھا کہ مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ اس لئے میں نے بیعت کر لی؟

([illegible] اگست)

اہلحدیث۔ یہ بیان سراسر غلط ہے۔ اگر راقم مضمون سچا ہے تو میرے خط کی پوری نقل شائع کرے۔ اڈیٹر الحق اپنے الحق کی پاسداری سے نامہ نگار کو مجبور کریں کہ تمہارے الحق کی لاج رکھنے کو خط کی پوری نقل شائع کرو۔ نقل شایع ہو مگر اصل دفتر الحق میں موجود رہے تاکہ مطابقت کرانے میں دقت نہ ہو۔ کیا نامہ نگار اور اڈیٹر ایسا کریگا؟

(دیدہ باید) (اہلحدیث)

علماء کرام حنفیہ سے جواب مطلوب ہے

جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارے یہاں دو شخصوں میں شراب کے بارے میں کئی دفعہ گفتگو ہوئی ہے۔ ایک تو قوت حاصل کرنے کی غرض سے شراب کا پینا جائز کہتا ہے۔ دوسرا مطلقاً حرام۔ اب ذیل کا مسئلہ علماء حنفیہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث دریافت کرتے ہیں۔ کہ ہر دو فریق میں سے کون حق پر ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ براہ مہربانی درج اخبار فرما کر مشکور فرماوینگے والسلام۔ آپ کا تابعدار العاجز ایس۔ ایم۔ عبداللہ از ہانگ کانگ خریدار ۲۶۰۶

سوال یہ ہے کیا فرماتے ہیں علماء حنفیہ اس مسئلے میں کہ ایک شخص سوائے انگوری شراب کے باقی سب شرابوں کا پینا جو آجکل بکتی ہیں قوت حاصل کرنے کی غرض سے حلال سمجھتا ہے جب کہا جاتا ہے کہ شراب کا پینا چھوڑ دو۔ کیونکہ شراب کا پینا از روئے حدیث مطلقاً حرام ہے۔ تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ چونکہ ہم مقلد ہیں اس لئے ہمیں اپنے امام کی تقلید واجب ہے ہماری فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شہد۔ جو۔ جوار۔ گیہوں۔ انجیر وغیرہ چھوں قسم کی شراب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے بشرطیکہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے پی جائیں۔ نہ بطور کھیل مستی کے۔ جب کہا جاتا ہے کہ یہ قول امام صاحب کا قابل عمل نہیں کیونکہ حدیث کے خلاف ہے تو وہ پھر جواب دیتا ہے کہ درمختار میں ہے کہ ہمیشہ امام کے قول پر فتوے دیا جاوے پس جب ہم مقلد ٹھیرے تو ہمیں اپنے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید بھی واجب ہوئی اگر ہم اُن کے قول کو چھوڑ کر دوسروں کے قول پر عمل کرینگے تو مقلد اور غیر مقلد میں فرق ہی نہ رہا۔ ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر وہابی بننا پسند نہیں کرتے ہیں۔ پس علماء کرام حنفیہ اس مسئلہ میں یفتی علی قول الامام مطلقاً کے اصول کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ عمل کی کیا صورت ہوگی؟ اگر امام کے قول کو چھوڑتا ہے تو غیر مقلد یعنے وہابی بنتا ہے اور اگر امام کے قول پر عمل کرتا ہے تو حدیث کے خلاف ہوتا ہے پس عمل کی احسن صورت بتائیں۔ فقط۔ عبداللہ از ہانگ کانگ

سواد اعظم کون ہیں؟

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۴ رمضان ۱۳۳۲ھ میں جو مضمون بعنوان "اہل تقلید اور اہل تحقیق کا مناظرہ" شایع ہوا ہے۔ وہ ہماری نظر سے گذرا۔ مولوی عبدالحی صاحب مقلد نے سواد اعظم سے جو مراد اصحاب تقلید لی ہے وہ صحیح نہیں۔ اسواسطے کہ کسی محدث نے نہیں بیان کیا۔ کہ سواد اعظم سے مراد تقلید ہے۔ بلکہ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ سواد اعظم سے مراد کیا ہے؟ (۱) بعضوں نے تو کہا کہ سواد اعظم سے مراد جماعت کثیر ہے (۲) بعضوں نے کہا سواد اعظم سے مراد وہ فرقہ ہے جو حق پر ہو اگرچہ انکا عدد کم ہو اور یہی قریب الی القیاس ہے اس لئے کہ دوسری حدیثوں میں اشارہ ہے کہ آخر زمانہ میں فساد پھیل جائیگا۔ اور متبعین حق کم ہو جائینگے (۳) اور بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فرقہ حق پر ہو اُس میں اگر کسی مسئلہ میں اختلاف واقع ہو تو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب اہل حق میں سے اکثر لوگ اسطرف گئے ہیں تو گمان غالب ہوتا ہے کہ حق انہیں کی طرف ہوگا۔

پس سواد اعظم کا مطلب ہم نے (۲) و (۳) میں نقل کیا ہے وہ اوس مفہوم سے مرجح اور صحیح ہے جو (۱) میں نقل کیا گیا ہے کیونکہ مطلب (۲) کی تائید تو دوسری احادیث سے ہو رہی ہے اور (۳) کی تقویت کا پتہ ما انا علیہ واصحابی سے کما حقہٗ چل رہا ہے اور ظاہر ہے کہ ما انا علیہ واصحابی کا حقیقی اطلاق تعامل اہلحدیث پر ہی ہو سکتا ہے جو قال اللہ اور قال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی اور کے قول کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتے کہ "ہم رجال ونحن رجال" اور مقلدین کی روش

ما انا علیہ و اصحابی سے قابل اصلاح ہے جو صحیح احادیث موجود ہوتے ہوئے انہی اماموں کی تقلید پر بے سبب اور بلا دلیل اڑے ہوئے ہیں۔

بفرض محال اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ سواد اعظم سے مراد اصحاب تقلید شخصی ہے تو یہ مطلب بچند وجوہ صحیح نہ ہوگا کیونکہ

(۱) جب تقلید کا پتہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ تھا تو تقلید بدعت ٹھہری اور جب بدعت ہوئی تو ضلالت ٹھہری۔ پھر آپ ہی انصاف فرمائیے کہ تقلید سے کیونکر مراد سواد اعظم ہو سکتی ہے اور کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بدعت اور ضلالت پر عمل کرنے کے لئے حکم نافذ فرماتے۔

(۲) جب سواد اعظم سے مراد تقلید ہے تو لازم آئیگا کہ صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سواد اعظم سے باہر اور خارج ہیں اور (نعوذ باللہ) انہوں نے سواد اعظم کا خلاف کیا کیونکہ وہ مقلد نہ تھے ؎

الٹے لینے کے دینے اور الٹے خون بہا کیا
دیت دینی پڑیگی بخشش باز وئے قاتل کی

(۳) جب سواد اعظم سے مراد تقلیدی اصحاب ہیں تو لازم آئیگا کہ صحابہ تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدین و جملہ محدثین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مقلدین کہیں برتر اور فائق ہیں۔

(۴) جب سواد اعظم سے مراد آپکا تقلید لیجاتی ہے تو لازم آئیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم صادر فرمایا کہ تم میری نہیں بلکہ میرے بعد جو ائمہ دین ہوں اون سب کی نہیں بلکہ صرف چار اماموں کی پیروی کرنا اور اگر کہو کہ اس حکم کی تعمیل کے لئے صرف صحابہ کرام کو کیوں مخصوص کیا جارہا ہے اور کل امت کو کیوں اس کا مخاطب قرار نہیں دیا جاتا تو ہم کہینگے کہ بیشک حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ کا ہر ایک حکم کل امت کے لئے ہر زمانہ اور ہر ملک میں بغیر کسی چون و چرا اور تاویل کے یکساں واجب التعمیل ہے (مولوی صاحب فرمائیے آپ اسکو مانتے ہیں؟) اور آپ مانیں گے کیسے نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا" پس جب ہر حکم ہر فرد اور ہر فرقہ یا جماعت امت کیلئے ہر زمانہ میں واجب التعمیل ہوا تو صحابہ کرام پر بھی اس کی تعمیل واجب ہوئی کیونکہ وہ بھی تو آخر امت محمدیہ کی ایک جماعت ہیں اور اگر یہ کہو کہ اس حکم کی تعمیل غیر صحابہ پر واجب ہے تو ہم کہینگے کہ

(۱) ثبوت کیا؟

(۲) خوب! جنکو بالمشافہ حکم دیا جاوے وہ تو اوس کی تعمیل سے مستثنےٰ ہوں اور بعد میں آنے والوں پر واجب!!!

(۵) جب سواد اعظم (یعنی جماعت کثیرہ) سے مراد اصحاب تقلید لیجاتی ہے تو جسوقت تقلید کی بنیا ڈالی گئی اس وقت سواد اعظم سے کیا مراد تھی؟ کیونکہ اوسوقت مقلد معدودے چند تھے اور غیر مقلد لاتعداد ولاتحصیٰ اور اگر کہو اور یقیناً کہو گے کہ اس وقت سواد اعظم کا مفہوم غیر مقلد سے تھا تو ہم پوچھینگے کہ پھر سواد اعظم کے اختلاف کا بانی کون تھا؟ اور اگر آپ منصف مزاج ہیں تو جواب عنایت ہوگا کہ تقلید (فرمائیے مولوی صاحب یہ کیا ہوگیا؟)

(۶) جب سواد اعظم سے تقلید مراد لیگئی ہے تو کیا مولوی عبدالحی صاحب فرمائیں گے کہ مشرکین مبتدعین مقلدین کی جماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ اگر کہو اور یقیناً کہو گے کہ نہیں تو ہم کہینگے کہ مقلدین میں ۹۰ فیصدی قبر پرست تعزیہ پرست وغیرہ ہیں۔ اگر سواد اعظم سے مراد بڑی جماعت ہی لیجائے تو مقلدین نہیں بلکہ مشرکین سواد اعظم کے مصداق قرار پائیں گے۔ ہم مقلدین کو مشرک نہیں کہتے بلکہ اُن قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں کو مشرک کہتے ہیں جن کو خود مقلدین بھی یہی کہتے ہیں۔

ہمارے بیان بالا سے ناظرین پر بخوبی واضح ہوگیا ہوگا کہ سواد اعظم سے مراد بڑی جماعت (یا بقول مولوی عبدالحی صاحب "اصحاب تقلید") ہرگز نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ فرقہ ہے جو ہم نے ضمن (۲) میں نقل کیا اور سواد اعظم کا ایسا مطلب لینے پر اتبعوا السواد الاعظم کی پوری تعمیل کل امت محمدیہ (یعنی صحابہ کرام سے لیکر قیامت تک ہر زمانہ اور ہر ملک میں) سے آسانی تمام ہو سکتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر سواد اعظم سے مراد تقلید لیجائے تو لازم آئیگا کہ (نعوذ باللہ) صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین جملہ ائمہ مجتہدین و محدثین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس حکم کا خلاف کیا۔ جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں۔ ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

الراقم العاجز عبدالحمید انادی از حیدرآباد دکن
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ

پیغام محمدی

تنقید وید وید میں الشور کا ارشاد ہے:۔

"میرا ستیا رتھ و گیان اور اسکو سدھ کرنیوالا ویدانتہ میرا گیہ سے بچا ہوا اناج اور پینے کے لائق رس میرا تپ وغیرہ امراض سے محفوظ جسم اور روگ کو دور کرنیوالے کام میری روگ سے بہت عمر اور اس کی سدھی کرنیوالی دوائیں میرا جینے کا عمل اور طرز زندگی میری طبعی اور برہمچریہ میری منترا ونگیتی پاٹ ویشتی کا کام میری زبانیا اور بہادری میرا آنند اور آنند کے سادھن میری نیند اور نیند لانیکے اسباب میری صبح کا وقت اور اس وقت کے کام میرا دن اور دن کے تمام کام یہ سب نیک اعمال سے سارتھک ہوں"

(یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۱)

نوٹ از خاکسار۔ اس منتر سے اگر بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے) پرمیشور کیلئے یگیہ سے بچا ہوا اناج پینے کو لائق رس تپ دق سے محفوظ جسم بیماری کو دور کرنے والا کام۔ دوائیں طرز زندگی۔ طبعی برہمچریہ آنند نیند لانیکے اسباب صبح کے وقت کے کام اور دن کے کام ثابت ہیں۔ اور اگر پرمیشور کی جانب سے تسلیم کیا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا بالکل باطل ٹھہرتا ہے۔ اور سنئے "میرا اچھی طرح سے پکا یا ہوا اور خوشبودار شربت۔ میری شیریں کلامی اور راست گفتاری میرا دودھ اور اچھی طرح سے پکائی ہوئی اوشدھی میرا اناج میرا رس اور خوشبو سا را اور اوشدھیوں سے نکلا ہوا رس میرا گھی اور گھی سے بنی ہوئی چیزیں۔ میرا شہد اور کھانڈ شکر وغیرہ میرا ایک ساتھ بیٹھ کر میرا ایک ساتھ کھانا پینا اور چوسنے کو لائق پدارتھ میری زمین کی جتائی اور گیہوں وغیرہ اناج۔ میری بارش اور ہوم کی آہوتیوں سے ہوا کی صفائی۔ میرا جیتنے کا سوبھاؤ اور فوائد دان صفا فرحت۔ میری زمین توڑ پھوڑ کر نکلنے والی جڑی بوٹیاں اور پھل پھول یہ سب پدارتھ تمام رسوں اور کرموں کے بڑھانے والے کرم سے سارتھک ہوں (یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۹)"

فتاوے

اطلاع سائلین بغرض ثواب سوال بھیجتے ہوئے غریب فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں۔

کفار خیر ہے۔

س نمبر ۱۴۲۔ کفار کے میلوں میں بغرض تجارت شریک ہونا کیسا ہے؟

ج نمبر ۱۴۲۔ حدیث شریف میں ہے من كثر سواد قوم فهو منهم (جس کی وجہ سے کسی قوم میں کثرت ہو جائے وہ اُسی قوم میں سے ہے)۔ اس سے حتی الامکان نہ جانا چاہیے۔

س نمبر ۱۴۳۔ تیجہ چوتھا وغیرہ بعد مرنے کے کیسے ہیں ان میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۳۔ یہ سب امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مروج نہ تھے۔ اس لئے ان افعال کو کرنیوالے اگر ثواب سمجھتے ہیں تو بدعت ہے۔ اگر بغیر نیت ثواب کے کرتے ہیں تو محض رسم ہے بہرحال قابل ترک ہے انمیں شریک نہیں ہونا چاہیے۔

س نمبر ۱۴۴۔ ولایتی مرکبات کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ اس شبہ پر کہ اس میں کسی ناجائز چیز کی ملاوٹ ہو۔

ج نمبر ۱۴۴۔ ولایت والے ہر ایک مرکب چیز کے اجزا لکھدیا کرتے ہیں۔ اُن اجزا میں اگر کوئی چیز ناجائز ہے تو نہ کھانا چاہیے۔ محض وہم پر بنا نہیں کرنی چاہیے۔

س نمبر ۱۴۵۔ جو عورتیں برقعہ یا چادر میں باہر جاتی ہیں اور جا کر تماشیوں کو اپنا لباس اور صورت دکھلاتی ہیں اور اُن کا خاوند اور عزیز بھی جانتے ہیں۔ ایسی صورت میں اُن کے واسطے دن قیامت کے کیا ہوگا؟

ج نمبر ۱۴۵۔ قرآن و حدیث اور اقوال علماء کرام سب اس پر متفق ہیں کہ عورت کو غیر محرم مرد سے پردہ چاہیے۔ يدنين عليهن من جلابيبهن۔ اس لئے جو عورت ایسی پھریگی اُس کی سزا قیامت کے روز یہ ہوگی کہ وہ ننگی کیجاوے گی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے رب كاسية في الدنيا عارية يوم القيامة۔ بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑا پہننے والی قیامت کو ننگی ہونگی۔ وہی ہونگی جو غیر محرم لوگوں کو اپنا آپ دکھاوینگی۔

س نمبر ۱۴۶۔ ایک شخص نے جنوری میں کسی کو پچاس روپے قرض دیا ہے اور اقرار یہ ہے کہ ماہ ہاڑ میں تم سے فی روپیہ ۱۲ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ بیع قرآن و حدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔ اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

(حافظ محمد سعید خریدار اخبار اہلحدیث۔ از [illegible]سنگھ)

ج نمبر ۱۴۶۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے +

س نمبر ۱۴۷۔ ایک چھوٹی بستی ۳۰ یا ۴۰ گھر کی ہے اُس میں جمعہ واجب ہے یا کیا۔ جواب بطور حنفی خیالات ہو۔

ج نمبر ۱۴۷۔ حنفی مذہب کی رو سے ایسی بستی میں جمعہ جائز نہیں۔ اہلحدیث والوں کے نزدیک جائز ہے۔

س نمبر ۱۴۸۔ حسب ذیل اشعار کا پڑھنا کیسا ہے؟

(۱) خدا اگر محمد کو پیدا نہ کرتا
قسم ہے خدا کی خدائی نہ ہوتی
(۲) علی کو جو مشکل کشا حق نہ کرتا
تو مشکل کی عقدہ کشائی نہ ہوتی

(یکے از خریداران پرچہ اہلحدیث)

ج نمبر ۱۴۸۔ یہ شعر غلط ہیں پہلا تو محض غلط ہے دوسرا کفر و کذب کا مجموعہ ہے۔ نہ خدا نے علی کو مشکل کشا کیا نہ خدا کے سوا کوئی مشکل کشا ہے نہ ہو سکتا ہے خدا فرماتا ہے۔ امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء۔ میرے سوا کون ہے جو عاجزوں کی فریاد قبول کرتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔

س نمبر ۱۴۹۔ ایک عورت جس کا شوہر قریب ۳ سال سے تلاش روزگار غیر ملک کو گیا تھا اُس کی کوئی خبر کہ آیا زندہ ہے یا مر گیا معلوم نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مسماۃ نکاح کر لے تو کوئی جرم شرعاً اس کے ذمہ ہوگا یا نہیں۔ امید کہ آپ جواب سے جلد چھاپ کر ممنون فرماوینگے۔

(آپکا خادم حامد حسین۔ بدایون)

ج نمبر ۱۴۹۔ بموجب فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چار سال کے بعد چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں بھی بوقت ضرورت اس پر عمل کرنا جائز لکھا ہے۔

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۰۔ ایک عورت عرصہ چھ سات سال سے ایک غیر مرد کے گھر رہتی ہے اور زنا کاری میں اُسنے یہ مدت بسر کی ہے۔ اب اُس کے اصلی خاوند نے طلاق دے دیا ہے۔ اب وہ زانی جس کے پاس وہ مدت سے ہے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا شریعت میں اس عورت کی عدت مقرر ہے یا نہیں جس طرح حکم ہو صادر فرمایا جاوے۔

ج نمبر ۱۵۰۔ قرآن مجید میں ہے والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت عورت طلاق سے موصوف ہوتی ہے اُس وقت سے اس کو عدت لازم ہوتی ہے پس مسماۃ مذکورہ عدت پوری کرے۔

س نمبر ۱۵۱۔ نفلی نماز کی جماعت میں فرض ادا ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب بھی باسند ہو۔

ج نمبر ۱۵۱۔ امام متنفل (نفل خواں) کے پیچھے مقتدی مفترض کی نماز ہو جاتی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بزمانہ و باطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۵۲۔ ایک مولوی صاحب چھچھ ہزاروی فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے جمعہ کو چاند اپنے چھچھ ہزارہ میں دیکھ کر بروز ہفتہ روزہ رکھا اور یہاں ہم نے ہفتہ کو چاند دیکھا اور اتوار کو روزہ رکھا۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ کیا ہمارے لئے چھچھ ہزارہ کی رویت چاند کفایت کرتی ہے یا نہیں۔ چھچھ ہزارہ ہم سے تین ضلع دور واقعہ ہے۔ فقط والسلام۔

(سائل محمد حسین۔ ضلع لائلپور)

ج نمبر ۱۵۲۔ حدیث کے مطابق اتنی دور کی شہادت کافی نہیں۔ ترمذی میں ہے لكل بلد رؤيتهم

(۲ پائی داخل غریب فنڈ) +

توحید و تثلیث اور راہ نجات

اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے۔ قابل دید۔ قیمت ۲؍

مینجر اہلحدیث

متفرقات

رفع غلطی ۱۲ رمضان کے اہلحدیث میں بابو عبدالکریم صاحب میرٹھی کا اعلان تھا کہ جدید خریداروں کو چند کتب دی جاویں گی۔ مطلب یہ تھا کہ اس اعلان کو دیکھ کر جو لوگ خریدار بنیں۔ ان کے لئے وہ کتابیں مفت دیں گے۔ اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ اہلحدیث کی اشاعت ہو۔ اس لئے جو صاحب اس اعلان سے پہلے کے خریدار ہیں وہ مستحق نہیں۔ بابو صاحب اگر دیں تو ان کی فیاضی ہے۔

اہلحدیث آئندہ فنڈ کی بابت کتنی کوشش کی گئی۔ اشتہارات بھی بھیجے گئے تاہم اتنی کامیابی نہ ہوئی جتنی کامیابی کی [illegible] کیا باوجود اس کے بنیاد پڑ گئی۔ اس سے توقع ہوتی ہے کہ آئندہ کو جماعت اہلحدیث اس ضرورت کو محسوس کر کے زیادہ متوجہ ہوں گے۔

(روپئے)

از دہلی [illegible] - از امرتسر [illegible]

از پٹیالہ [illegible] از لاہور [illegible] از [illegible]

از اجمیر [illegible] از [illegible] باقی احباب کی طرف سے ابھی اطلاع نہیں آئی جلدی بھیجیں۔

دعا طلبی میرے ان بچہ بیمار ہے [illegible] مولانا عبدالعزیز۔ مولانا حافظ عبداللہ۔ مولانا حافظ [illegible] مولانا حافظ عبدالمنان وغیرہ صاحبان [illegible] کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار شیخ [illegible] جنت فروش امرتسر

جنازہ اور دعا افسوس ہے اس ہفتہ میں [illegible] ہم سے جدا ہو گئے۔ اہلیہ [illegible] ابراہیم صاحب پٹیالہ۔ اہلیہ سید ناظر حسن صاحب [illegible] عبداللہ طالب علم (چھپرہ) ہمشیرہ مولوی احمد اسمٰعیل صاحب [illegible] ضلع [illegible] میاں حسین خان [illegible] شیخ کرامت علی صاحب [illegible] غلام محمد خان [illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے پسماندگان کی درخواست ہے کہ ناظرین اہلحدیث جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم

تلاش عزیز میرا لڑکا جس کا قد میانہ رنگ گورا نام فتح حسین ہے اڑھائی سال سے گم ہے کسی صاحب کو پتہ ملے تو فی سبیل اللہ اطلاع دیں۔ محمد علی چٹھی رسان دیہاتی مقام بنگا [illegible] ضلع لائلپور

تلاش کتاب قرۃ العینین شرح سرور المحزون کی تلاش ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ غلام ربانی محرر کنٹونمنٹ مجسٹریٹ ایبٹ آباد

امرتسر میں ہیضہ احباب کی دعا سے امرتسر کے ہیضہ میں کمی ہے۔ اس ہفتہ جملہ اموات کی تعداد یومیہ ۹۰ سے ۲۴ تک رہی جن میں سے ۱۱-۱۲ ہیضہ کے ہوتے تھے۔ محلہ دفتر اہلحدیث میں اب قریباً بالکل آرام ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ از شیخ [illegible] امرتسر [illegible] خواجہ عبدالعزیز محمد اکبر [illegible] محمد عبدالسبحان صاحب رائے پور مالک [illegible] متوسط [illegible] قادر بخش صاحب آگرہ [illegible] شیخ عبدالجلیل [illegible] میزان [illegible] سابقہ [illegible] میزان کل [illegible] سائلین درخواستیں بھیجیں

انجمنہائے اہلحدیث نے اس دفعہ [illegible] پر کچھ کچھ کام کئے۔ امید ہے ہر مقام کی انجمن اپنے فرائض کی طرف توجہ کرے گی۔

مدرسہ کمیٹی کی بابت بارہا لکھا گیا کہ جو رقم آتی ہے۔ وہ امین صاحب حاجی غلام حسین نور احمد صاحب سوداگران چرم امرتسر کے پاس جمع ہوتی ہے تخمیناً ۱۲۰۰ سو روپیہ کا تقاضا باقی ہے۔ دعا کریں جلدی وصول ہو جائے۔ تو معاملہ کچھ کیا جائے۔

سفر حج ملتوی بمبئی سے انجمن خدام [illegible] وغیرہ کے تار پر تار آتے ہیں کہ جنگ کی وجہ سے جہازوں کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے حاجیان حج اس سال سفر حج ملتوی کریں۔ کیونکہ راستہ پر خطر ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت نامی کتاب جس پر سکھ ریاست پٹیالہ نے آریوں پر مقدمہ چلایا تھا۔ اس کی ضبطی کا اعلان گورنمنٹ نے گزشتہ ۱۷ اگست میں کیا ہے دیکھئے مقدمہ کا انجام کیا ہو۔

شائقین کتب کو مژدہ

سفرنامہ حج اردو یہ عازمان سفر حج و شائقین زیارت کا رہبر کامل ہے۔ اسمیں ایسی باتیں ایسی ایسی مذکور ہیں جو کسی سفرنامہ میں مذکور نہیں رعایتی قیمت ۸/

ہدایۃ الحجاج اردو اس میں سفر حج کی ہدایتوں کا ایسا لب لباب ہے کہ اسکو مالک [illegible] لاہور نے بھی مفید سمجھ کر طبع کیا ہے قیمت ۲/

تحفۃ الحجاج اردو سنت کے مسائل حج او[illegible] کے مسائل۔ قیمت ۳/

ضروریات عرب اردو اس میں [illegible] کے متعلق باتیں ہیں۔

تسہیل الحج فی مسائل الحج عربی یہ امیر یمانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ [illegible] سنت کے موافق حج کے مسائل ہیں۔ علماء اہلحدیث کو مفید ہے قیمت ۱/

شفاء الغلیل فی مسئلۃ طہر المستعمل عربی [illegible] سنت کے موافق تحقیق۔ شرح وقایہ پڑھنے والوں کو بہت مفید قیمت ۲/

زبدۃ المقاصد فی اذان یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد سنت کے موافق جمعہ کی اذان مسجد کے دروازہ پر ہونی چاہئے۔ قیمت ۱/

دافع الاحناف اردو تقلید وغیرہ کی تردید قیمت ۲/

کاشف الغوامض عن علاج الحمیر بالقوابض [illegible] کے علاج کی حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان دہلوی اور حکیم عبدالعزیز لکھنوی مرحومین نے تحقیق لکھی ہے۔ قیمت ۱/

تعریف الماعون فی علاج الطاعون اردو طاعون کا علاج اور نسخے لکھے گئے ہیں قیمت ۲/

مصباح اللغات المصریہ عربی اردو اس میں مصر کی عربی لغتوں جدیدہ کا اردو ترجمہ ہے قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم ۱/

مرغوب القلوب اس میں سب غلے و اجناس و سب قسم کی ترکاریوں اور انواع پھلوں اور گوشت دودھ گھی و مچھلی و پانی شربت چائے وغیرہ جملہ ماکولات و مشروبات کے افعال و خواص اور ان کے نفع

نوٹ: [illegible] روپیہ [illegible] ان کے وصول ہوتے وقت مولانا [illegible] نے سخاوت [illegible] فرمائی جزاھم اللہ

انتخاب الاخبار

خبریں گو مبہم آتی ہیں۔ تاہم اتنا یقین ہے۔ کہ لڑائی ہو رہی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

جاپان نے بھی جرمنی سے لڑائی شروع کردی ہے کیاؤ چو مقام جو جرمنی کے پاس تھا جاپان اس سے لینا چاہتا ہے۔

جرمنی نے مقابلہ کی ٹھان لی۔ اور جنگ شروع ہوگئی ہے

آسٹریا نے بھی جاپان سے سفارتی تعلقات قطع کرلئے ہیں۔

آسٹریا اور اٹلی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے آسٹریا اٹلی کو الزام دیتا ہے۔ کہ اس نے فرانسیسی اور انگریزی بیڑے کے لئے بحیرہ اڈریاٹک میں آسٹریا کے خلاف کارروائی میں آسانیاں پیدا کیں

اٹلی کا بیان ہے۔ کہ آسٹریا نے اٹلی کی سرحد پر بیشتر ہزار فوج جمع کر رکھی ہے

کونٹ [illegible] اٹلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی اخیر دم تک غیر جانبدار رہیگی

انگریزی مدبر حلقہ کا بیان ہے۔ کہ اٹلی جلد ہی آسٹریا کے برخلاف اعلان جنگ کرکے متحدہ سلطنتوں کے ساتھ مل جائیگی۔

آج [illegible] کی اہم خبر ہے۔ کہ نامور کے قلعے جرمنوں نے [illegible] لئے ہیں۔

[illegible] بلجیمی سپاہ فرانسیسی رجمنٹ کی حفاظت میں [illegible] فرانسیسی فوج سے جا ملی ہے۔

[illegible] کے گرد مضبوط قلعے تھے۔ اور امید تھی کہ کم از کم دو ہفتہ تک [illegible] جرمن فوجوں کو روکے رہینگے

جرمن امپیریل [illegible] کا کمانڈر انچیف پرنس فریڈرک [illegible] کو نامور کے حملہ میں ایک گولہ سے ہلاک ہوگیا

بیان کیا گیا ہے۔ کہ [illegible] سپاہیوں کا ایک دستہ جو مقام [illegible] (ریاست بلجیم) میں گرفتار ہوا۔ ان کا [illegible] قیصر جرمنی کا بھتیجا تھا

[illegible] (ریاست بلجیم) کی لڑائی میں انگریزی فوج نے [illegible] دکھایا ہے۔ توپخانہ کی قادر اندازی نے جرمن کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ اگرچہ اسکا اپنا بھی ۳ فی صدی نقصان ہوا۔

بلجیم کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ ۲۴ اگست تک بلجیمی سپاہ نے دس ہزار آدمیوں کا نقصان اٹھایا۔

جنرل جوفرے (سپہ سالار فرانسیسی افواج) کے حکم سے فرانسیسی اور انگریزی سپاہ بلجیم سے پیچھے ہٹ کر اپنے عقبی مورچوں میں آگئی ہے۔

ارل لیون سکاٹش گیریزن کے افسر سخت زخمی ہوگئے ہیں۔

بلجیمی افسر جنرل لیمان جس نے لیج کے قلعوں کو بڑی بہادری سے بچا کر جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔ لیج کے ایک قلعہ کے کھنڈر میں سخت ناتوانی کی حالت میں پڑا ہوا پایا گیا۔

سپاہی اسکو اٹھا کر جرمن جنرل [illegible] کے پاس لیگئے تو اس نے جنرل لیمان کو اسکی بہادری کے صلہ میں اسکی تلوار واپس دیدی

فرانس نے فوجی مدد کے علاوہ ایک کروڑ [illegible] دینے کا وعدہ کیا [illegible] روپے بھی بلجیم کو قرض [illegible] کے لئے دے دیئے ہیں۔

جرمنوں نے برسلز دار الخلافہ بلجیم پر قبضہ کرلیا ہے۔

جرمن کمانڈر نے برسلز کی دیواروں پر اعلان چسپاں کیا ہے۔ کہ فوجی امداد کے لئے اہالی برسلز ۸۰ لاکھ پونڈ ادا کریں۔

شہر لیج کے باشندوں سے جرمنوں نے ۲۰ لاکھ پونڈ جنگی اخراجات کے لئے طلب کئے ہیں

جرمنی میں روسی فوج ۰۰ میل سے بھی زیادہ گھس آئی ہے۔

روسی فوج کا ارادہ ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے جلد سے جلد برلن دار الخلافہ جرمنی تک پہنچ جائے۔

الجیریا شمالی افریقہ میں فرانس کے زیر حکومت ایک ملک ہے۔ جس کی تمام آبادی عرب ہے۔ فرانسیسیوں نے وہاں کے عربوں کی جو فوج بھرتی کر رکھی ہے۔ اس نے اسی جنگ میں جرمنوں کی دست بدست لڑائی سے ایسی شہرت حاصل کی ہے۔ کہ تمام دنیا انکی بہادری کے کارنامے دیکھکر عش عش کر اٹھی ہے

سرویہ اب آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے ۲۶ اگست کو افسوس سے اعلان کیا ہے۔ کہ ہماری سپاہ کا بہت نقصان ہوا ہے

روس انگلستان اور فرانس نے سلطنت ترکی کو یقین دلایا ہے۔ کہ ترکی علاقہ میں مداخلت نہیں ہوگی

البانیہ میں مسلمان ہر جگہ کامیاب رہتے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ پرنس ویڈ تخت سے دست بردار ہوجاویگا۔

روس و آسٹریا۔ روسی کونسبرگ کی طرف کوچ کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور انہوں نے قلعہ بند فوج کی گارڈ کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ اور [illegible] روسیوں نے [illegible] کے آس پاس بہت سے مقامات اپنے قبضہ میں کرلئے

جرمن کروزر کی غرقابی۔ دار العوام میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا۔ کہ ہز مجسٹی کے کروزر ہائی فلائیر نے جرمنی کے مسلح تجارتی جہاز قیصر ولہیم ڈر گراس کو غرق کردیا ہے۔

جنگ شارلیر۔ آج شارلیر پر فرانسیسی و جرمنوں میں ایک غضبناک جنگ ہوئی۔ کہ [illegible] لاشوں سے اب کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کہ بقول نامہ نگار ٹائمز لاشیں لاشوں کے تودوں سے سیدھی کھڑی تھیں

فرانس کی مسلمان الجیری سپاہ نے جرمن سپاہ پر حملہ میں سخت شجاعت کا ثبوت دیا۔ اور ۹۰ فی صدی کا صفایا کردیا۔

ریاست [illegible] نے انڈین ریلیف فنڈ میں ۵۰ لاکھ روپیہ دیا۔

دہلی کا مقدمہ سازش۔ ابھی تک چل رہا ہے گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر آسٹن پیروکار کو ۱۰۰۰ روپیہ یومیہ فیس دی جاتی ہے۔ ملزمان کی طرف سے کئی ایک وکیل بیرسٹر پیروی کر رہے ہیں۔ وکلا کی بحث کے بعد جب سشن جج فیصلہ سنائیں گے۔ دیکھئے کب فیصلہ ہو۔

چار ضخیم جلدیں حجم صفحات ۱۱۔۔

قیمت

اصلی بے جلد للعہ مجلد للعہ

تاریخ اسلام ۱۳

مع جغرافیہ عرب

خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

رمضان المبارک سے شوال المکرم تک

رعایت

بے جلد ۱۲۔ مجلد ۱۳۔

(۱) نہایت محنت تحقیق۔ اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی گئی ہے (۲) زبان شستہ و شگفتہ گویا آب کوثر میں دھلی ہوئی۔ ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش ہے۔ (۳) فتح شام و عراق پر جس دل آویز اور عدیم المثال انداز بیان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ فصیح صاحب کی مخصوصات میں سے ہے۔ (۴) خالد بن ولید (سیف اللہ المجید) ابو عبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق۔ ضرار بن ازور۔ عمرو بن عاص فاتح مصر اور تمام جانبازان اسلام کے کارنامے عجیب دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہیں۔ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ (۵) انگریز مورخوں کی غلطیوں کا ازالہ بڑی قابلیت سے کیا گیا ہے۔ (۶) خلفائے اربعہ خصوصاً حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی لائف پر مبسوط ریویو ہے جو کسی تاریخ میں نہیں مل سکتا (۷) ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ایسی شاندار تاریخ

اردو زبان میں

آج تک نہیں لکھی گئی۔ انہیں اوصاف کو دیکھ کر ملک کے مشہور اہل علم حضرات علامہ شبلی نعمانی۔ مولینا عبدالماجد العمادی۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے شیخ عبدالقادر بی اے اڈیٹر رسالہ مخزن لاہور وغیرہم اظہار پسندیدگی فرما چکے ہیں

پیارے ولی کے پیارے حالات حجم ۲۵۲ صفحات

(سوانح عمری حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ)

حضرت کی مبارک زندگی کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کے الہامات ملفوظات۔ مکتوبات۔ و قصائد اور دیوان کے انتخابات نہایت دلکش پیرایہ میں مذکور ہیں کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب

قیمت

اصلی عہ رعایتی بے جلد ۱۲ مجلد عہ

اسلامی طہارات و عبادات کی فلاسفی

حجم صفحات

جملہ اقسام عبادات۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ قربانی وغیرہ احکام دین کے ساتھ مسائل طہارت اور رسومات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بالفرد شاندار کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

قیمت

اصلی عہ رعایتی بے جلد عہ مجلد عہ

اخبار کا حوالہ دے کر پتہ ذیل سے طلب کریں

حاجی عبدالغنی مینیجر حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ

نہایت ضروری مفید اور کارآمد کتابیں

الامثال [illegible] اس کتاب میں نہایت نفیس طریق سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تربیت اولاد [illegible] تربیت اولاد کے مسئلہ پر [illegible] [illegible] [illegible] اخلاقی اور روحانی [illegible] کی سہل اور کارآمد کتاب ہے

الطریقۃ المستقیمہ [illegible] مصر کے نامور فاضل فرید وجدی [illegible] کی تالیف کا اردو ترجمہ [illegible] [illegible] [illegible] فلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے [illegible]

بشارات فاطمہ ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے حضرت ... اسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے۔ [illegible]

سوانح عمری مولانا روم اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ [illegible] فلسفہ تاریخ کی روشنی میں دکھائے گئے ہیں۔ اور فلسفہ علم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع بحث کر کے دکھایا گیا ہے کہ مغربی خیال کے مقابلہ میں علم کلام کی آج کل زمانہ کو ضرورت ہے اور فلسفہ جدید کے جو مسائل آج یورپ کی ایجاد سمجھے جاتے ہیں مولانا روم اس کے بانی ہیں۔ اور مثنوی معنوی میں اس کی پوری توضیح موجود ہے۔ مولفہ علامہ شبلی

حیات خسرو حضرت امیر خسرو دہلوی کو اہل ایران بھی ... مانتے ہیں۔ فارسی لٹریچر کے مجتہد اور ایک خاص طرز کے موجد تھے ... ہندی اور سنسکرت [illegible] [illegible] [illegible] اس کتاب (حیات خسرو) میں آپ کے واقعات زندگی پر ... روشنی ڈالی گئی ہے [illegible] [illegible] [illegible] حضرت محبوب الٰہی نظام الاولیاء کے حالات [illegible] [illegible]

قیمت

ملنے کا پتہ ... مولانا ... امرتسر ... [illegible]

موميائی

١/ ٥٢

یہ موميائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ استعمال سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان [illegible] اور وجع جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے [illegible] [illegible] استعمال کرنے سے ہی طاقت نکل آتی ہے۔ چوٹ اور درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بوڑھے بچے جوان کیلئے مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند منفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک دینے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار

اہلحدیث

نمبر ۴۵ 46

جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
روساء و جاگیرداران سے " [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
" " " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" " " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

شیعوں کے چند سوال

ہمارے ایک مکرم دوست نے علاقہ مدراس سے شیعوں کی طرف سے ایک مسودہ چند سوالات کا بھیجکر جوابات طلب کیے ہیں سوالات بہت طول طویل عبارت میں لکھے گئے ہیں جن کا مطلب بہت تھوڑے لفظوں میں آسکتا ہے۔

یہ مسودہ ایک قلمی رسالہ کی صورت میں ہے اس سارے مسودہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے حق دار تھے مگر دلائل ایسے کمزور ہیں کہ انکو دیکھکر ہنسی آتی ہے کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہمارے مخاطب کون ہیں انکو اندازہ کرنا چاہیئے کہ ہم جس مخاطب سے گفتگو کرتے ہیں وہ کس قسم کے دلائل کو مانتا ہے اور کس قسم کے دلائل کو شرعی جانکر ناقابل توجہ قرار دیتا ہے خیر جو کچھ راقم مسودہ سے ہو سکا وہ درج ذیل ہے:-

(الف) حضرت علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گویا نفس مقدسہ تھے کیونکہ آیت مباہلہ میں حضرت ممدوح کو نفس رسول کہا گیا ہے چنانچہ وہ آیت یہ ہے:-

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

(اے نبی تو کہہ کہ آؤ ہم (مباہلہ کے لئے) بلائیں اپنے بیٹوں تمہارے بیٹوں۔ اپنی بیٹیوں تمہاری بیٹیوں۔ اپنے نفسوں اور تمہارے نفسوں کو بلائیں ؂)

کہتے ہیں اس آیت میں نفس سے مراد حضرت علی ہیں تو ثابت ہوا کہ حضرت علی حضور علیہ السلام کے گویا نفس مقدسہ ہیں یہ دلیل کا ایک مقدمہ ہے دوسرا مقدمہ (بقول انکے) صاف روشن ہے کہ جو شخص حضور کا نفس مقدس ہے وہ خلافت کا زیادہ بلکہ وہی حقدار ہے دوسروں کو اس کے مقابلہ میں مقرر کرنا گویا خود رسول خدا سے مقدم کرنا ہے یہ ہے اون کی بڑی لمبی چوڑی دلیل کا خلاصہ۔

الجواب۔ ساری غلطی اس سے پڑتی ہے کہ لوگ قرآن مجید کے معنے کرنے میں قرآن شریف کی اصطلاحات خاصہ کی پرواہ نہیں کرتے آؤ ہم دیکھیں کہ قرآن شریف میں اَنْفُس کا لفظ کن معنی میں آتا ہے۔

ایسے مواقع پر اَنْفُس بھائیوں پر بولا جاتا ہے جس سے مراد حقیقی بھائی نہیں ہوتے بلکہ مذہبی اور قومی برادر چنانچہ مندرجہ ذیل مقامات قابل ملاحظہ نقل ہیں:-

فَتُوبُوا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ پ ۱ ع ۶
تُخْرِجُونَ اَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ

سیرۃ الفاروق۔ حضرت عمر کی مفصل سوانح عمری قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پ ۱ ع ۱۰

ان آیات اور ان کے سوا اور بہت سی آیات کی شہادت سے آیت متنازعہ کے یہ معنے ہوئے کہ آں حضرت کو حکم ہوتا ہے کہ مباہلہ کے وقت اپنے بیٹوں بیٹیوں اور قومی بھائیوں تابعداروں کو (سب کی ضرورت نہیں چند بھی کفایت کر سکتے ہیں) ساتھ لیکر نکلیں یہ معنے کوئی نئے بھی نہیں بلکہ پرانے ہیں۔ چنانچہ تفسیر معالم وغیرہ میں ان معنے کا ثبوت ملتا ہے۔

پس آیت موصوفہ کا مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آں حضرت سے اپنی اولاد اور ایماندار ساتھیوں کے ساتھ میدان مباہلہ میں پہونچنے کا اعلان کرایا ہے اور بس نفس یا بھائی یا ہم قوم ہونے سے خلافت کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور نہ ان معنے سے کوئی شخص مبرا النفس ہونے سے بیں بنجاتا ہے۔

تعجب ہے شیعہ اپنے معنے کی خرابی نہیں سمجھتے بھلا اگر حضرت علی نفس رسول ان معنے سے ہیں جو شیعہ کہتے ہیں تو (اول) نبوت میں بھی شریک ہونگے (دوم) بعد انتقال آنحضرت بموجودگی علی کے نبوت دنیا سے مرتفع نہوئی ہوگی (سوم) درصورت بعینہ نفس ہونے کے بنت رسول سے نکاح کیسے ہو سکتا تھا (چہارم) دو چیزیں جو اپنے حیز میں ہیں وہ حقیقی معنے سے ایک کیونکر ہو سکتی ہیں۔ وغیرہ پس آیت کے اصلی معنے سے ہم کو انکار نہیں اور وہ شیعہ کے دعوے کے مثبت نہیں۔

عقلی دلیل اسی مضمون میں ایک عقلی دلیل بھی خلافت علی پر دیگئی ہے جو یہ ہے۔ جس طرح نبی کی بعثت خدا کی طرف سے ہے اسیطرح خلیفہ کا مقرر کرنا بھی خدا کی طرف سے ہے لہٰذا علی مرتضیٰ ہی خلیفہ برحق ہیں کیونکہ (انکو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے)۔

پہلا حصہ دلیل کا بھی ثبوت طلب ہے دوسرا اس سے زیادہ۔

خلیفہ کا تقرر خدا و رسول کی طرف سے کیوں ہو؟ جبتک خلیفہ کے اختیار کا فیصلہ نہولے اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے ایسے وقت میں تشریف لے گئے کہ دین کی بابت یہ ارشاد حضور نے سن لیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

"میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی"

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبوت احکام خداوندی کی پوری تبلیغ کر چکی تھی تبلیغ احکام دو طرح سے ہوتی ہے ایک خدا سے براہ راست اطلاع پا کر۔ دوم نبی کے بتلائے ہوئے احکام کی اشاعت پہلی قسم کی تبلیغ خاص نبی کا کام ہے جو حضور علیہ السلام کے وصال کے ساتھ ہی ختم ہو چکا دوسری قسم کی تبلیغ کرنا خلفاء اور علماء امت کا کام ہے چنانچہ قرآن مجید خلافت کے فرائض خود ہمکو بتلاتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (پ ۱۷ ع ۱۳)

ہم اگر ان لوگوں (صحابہ) کو زمین پر حکومت دینگے تو یہ نماز قائم کرینگے زکوٰۃ دینگے اور دلوائینگے نیک باتوں کا حکم کرینگے اور بری باتوں سے روکیں گے۔ اور انجام سب کاموں کا اللہ کے ہاتھ ہے۔

اس آیت نے خلفاء کے فرائض متعلقہ مذہب کا پورا بیان کیا ہے پس اس نص قرآنی سے ثابت ہوا کہ خلیفہ وقت کو منصب شریعت میں کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ بطور سیاست احکام شرعیہ کی تعمیل کرنا اور کرانا اسکا فرض ہوتا ہے پھر معلوم نہیں خلیفہ کے فرائض میں کونسا امر زائد داخل ہوتا ہے جس کے لئے اس کا تقرر خدا کی طرف سے ہونا ضروری ہو۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ خلیفہ کے لئے سب سے مقدم اور سب سے ضروری اور سب کا موقوف علیہ ایک ہی اور صرف ایک ہی چیز ہے جس کو سیاست یا حکومت کہتے ہیں اگر یہ ہے تو خلیفہ سب کچھ کر سکتا ہے اگر یہی نہیں تو نہ وہ خلیفہ ہے نہ امام چاہے امام زادہ بلکہ ائمہ دوازدہ کیوں نہوں۔

جنگ یورپ

بذا قضت الایام ما بین اهلها

مصائب قوم عند قوم فوائد

چوتھی صدی ہجری کا عربی شاعر متنبی گو فلاسفر نہ تھا تاہم کوئی کوئی شعر اسکا طبعی فلسفیانہ رنگ کی جھلک دیجاتا ہے مندرجہ عنوان شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ

"دنیا نے بہت مدت سے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اس عالم اسباب میں ایک قوم کے نقصانات سے دوسری قوم کے فوائد ہوا کرتے ہیں"

یہ اس نے سیف الدولہ کی لڑائیوں کے ذکر میں کہا ہے بغور دیکھا جائے تو یہ بالکل سچ ہے دو جنگی گروہوں میں ایک فاتح ہوگا دوسرا مفتوح فاتح عروج پاویگا مفتوح ہمیشہ کے لئے یا کچھ مدت کے لئے قعر ذلت میں گریگا۔

یورپ کی موجودہ جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے

لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ[1]

ہاں یہ بالکل صحیح ہے کہ جو مفتوح ہوگا اس کا وہی انجام ہوگا جو کلام پاک نے بتایا ہے۔

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً

جو قوم فاتحانہ حیثیت سے کسی ملک میں

[1] خدا کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا۔

داخل ہوتی ہے وہ اُس ملک کو برباد کردیتی ہے اور وہاں کے عزت داروں کو ذلیل بنا دیتی ہے"

آج اس جنگ میں ہمارے سننے میں آگیا جرمنی لوگ بلجیم میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوئے تو اونہوں نے وہاں کیا کیا کارروائیاں کیں سننے سے کلیجہ کانپتا ہے بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیاں برباد کردیں بڑے بڑے معزز لوگ نان شبینہ کے محتاج ہوکر فرانس پہونچے جہاں اونکو اصطبلوں میں رکھا گیا الاماں والحفیظ - جنگ کے نتائج ابھی سے ہولناک ہیں چاروں طرف سے خبریں آرہی ہیں وہاں لڑائی ہوئی وہاں ہوئی - لڑائی کیا ہے -

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ

(خدا کی طرف سے آگ ہے جو دلوں پر اثر پہونچاتی ہے)

گو نتیجہ کلی ہنوز ظاہر نہیں ہوا خدا ہمارے حق میں اچھا کرے اس ابتدائی تکلیف کا اثر ہندوستان پر جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ تمام کاروبار قریباً بند ہیں -

امرتسر تجارت کی بڑی منڈی ہے - بازار یوں سونے پڑے ہیں جیسے ہولیوں کے دنوں میں ہوتے ہیں -

چمڑے کی تجارت بالکل بند ہے - کپڑا ابھی قریب قریب نہیں آتا گرم کپڑا عموماً جرمنی سے آیا کرتا تھا وہ بھی بند پشمینہ پہلے امرتسر اور کشمیر میں اصلی بنتا تھا چند سالوں سے دیسیوں کی بدبختی جو سوار ہوئی تو انہوں نے اپنا چھوڑکر جرمنی کا مال ہندوستان میں بلکہ بنگال میں بھی دہوکہ سے دیسی بتلا بتلا بیچنا شروع کیا اس کا اثر یہ ہوا کہ دیسی ساخت کو سخت نقصان پہونچا کاریگر بھی نہ رہے تمام پشمینہ جرمنی کا ہوگیا یہاں تک کہ پشمینہ پر جو کام یہاں بنتا تھا اُس کے لئے تاگہ بھی جرمنی سے آتا تھا اب جو جنگ شروع ہوئی تو نہ جرمنی سے پشمینہ (رفل) کی چادریں آویں نہ کام کے لئے تاگہ ملے نتیجہ یہ ہے کہ سوداگر بھی بیکار ہیں اور کاریگر بھی بھوکے انا للہ - یہ نتیجہ سارا ہماری غفلت کا ہی کہ ہم نے ملکی صنعت کو ترقی دینے کی طرف مطلق خیال نہ کیا - جس کا خمیازہ ہم جلد ہی اُٹھائینگے -

کہ نہ ہمارے پیروں میں بوٹ (جوتا) ہوگا نہ سر پر چھتری اور نہ پگڑی ہوگی نہ جاڑے میں گرم کپڑا ہم کو میسر ہوگا نہ ہمارے گھروں میں روشنی ہوگی کیونکہ دیا سلائی اور مٹی کا تیل بھی میسر نہو گا - نہ چھاپنے کو کاغذ نہ پتھر نہ روشنائی ملیگی - نہ کچھ نہ کچھ - امرتسر کی میونسپلٹی نے پانی کے نل لگوائے ہوئے ہیں اونکے لئے نالیاں نہیں ملتیں اسلئے بہت سے علاقوں میں پانی نہیں جاسکتا بنارسی کپڑا بننے والے بھی کلابتوں کی تار ولایت سے منگاتے ہیں - سونا بھی ولایت سے صاف ہوکر آتا ہے چمڑہ یہاں سے جائے مگر وہاں سے آئے تو ہمارے کام آوے حجاموں کے آلات حجامت بھی ولایت سے آویں کونسی چیز ہے جو براہ راست یا بالواسطہ غیر ملک کی نہیں ہاں بیں ایک بڑی ضروری چیز بھولا کپڑا سینے کی مشین تو بھلا بڑی چیز ہے چھوٹی سی سوئی بھی تو باہر سے آوے تو ہمارے پھٹے کپڑے کو سیئے -

آہ افسوس ہمارے ہندوستان جیسا بھی کوئی ملک غافل اور غفلت شعار ہوگا جو تمام ملکوں کو رزق دے مگر آپ بھوکا رہے - آہ ہندوستان یہ تیری فیاضی یا بالفاظ دیگر غفلت کبتک چلیگی اب تو اس جنگ میں تونے کافی سبق پالیا اب تو تو بالغوں کی طرح اپنے پیروں پر کھڑا ہو یا ابھی کچھ کسر ہے ؟ ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

جنگ کی حالت خبروں کے صفحہ میں ملاحظہ کریں -

جہاد و یدہ - ویدوں میں جہاد کی تعلیم آریوں سے
[illegible]

قادیانی مشن

نبوت مرزا پر ایمان لانا ضروری ہے

قادیانی مذہب کی دونوں جماعتوں میں جو بڑا اختلاف ہے وہ نبوت مرزا پر آکر جمع ہو جاتا ہے باقی قریباً سب اس کی فروعات ہیں قادیانی پارٹی بشدمد مصر ہے کہ جناب مرزا صاحب کی نبوت میں اور حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں کچھ فرق نہیں وہ کہتے ہیں گو مرزا صاحب ظلی نبی ہیں مگر ظلی کے معنے غیر اصلی نہیں بلکہ اصلی ہیں اس کی مثال میں وہ کہتے ہیں جیسے عکسی قرآن جو بالکل اصل ہوتا ہے یہ نہیں کہ ہم اصل کو تو قرآن مانیں مگر عکسی کو قرآن نہ مانیں - وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو ماننا بعینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننا ہے اور مرزا صاحب کا انکار کرنا بعینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا ہے کیونکہ مرزا صاحب بشکل ثانی وہ اصل محمد رسول اللہ ہیں چنانچہ قادیانی مشن کے اخبار الحق دہلی میں ایک صاحب نے اس کی تقریر مفصل کی ہے جس میں سے اقتباس درج ذیل ہے :

"ہر ایک نبی کا ایک بعثت[1] ہے مگر سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مہدی موعود اور مسیح موعود پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے"

پھر فرمایا

"یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض خیار صحابہ پر جاری ہوا - ویسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا"[2]

پس جبکہ مسیح موعود نبی کریم کی دوسری بعثت کے مورد ہیں اور آپکی جماعت بغیر کسی فرق ایک

[1] یعنی نبی ہونا - [2] یعنی مرزا صاحب

ذرہ کے خاص نبی کریم کی ہی فیض یافتہ ہے
تو پھر حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ اور رسول اللہ
ہونا متحقق ہے۔

پس مسیح (مرزا) کو خدا کا نبی نہ یقین کرنے والو!
خدا را سوچو۔ جب حضرت مسیح موعود بغیر
فرق ایک ذرہ کے روحانی حقیقت کی
رو سے خود محمد رسول اللہ صلعم بھی ہیں تو
ایک منٹ کے لئے بھی حضرت نبی کریم
کو غیر نبی مقرر کرنا اور آپ سے نبوت کو منفک
شدہ ماننا ایک صریح کفر نہیں تو اور کیا
ہے اور اگر حضرت مسیح موعود[1] نبی کریم کی
بعثت ثانی کے مورد ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ اور
اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے
نبی ہیں۔ اور آپ کی نبوت کا دامن قیامت
تک وسیع ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو یقیناً
مسیح موعود کا نبی اور رسول ہونا بھی متحقق
ہے۔ منکران نبوت کہتے ہیں کہ مسیح موعود کو
حقیقی معنوں میں نبی ماننے سے حضرت نبی
کریم کی ہتک لازم آتی ہے مگر میں علی وجہ البصیرت
کہتا ہوں کہ مسیح موعود[1] کو حقیقی معنوں میں نبی
اللہ اور رسول اللہ نہ ماننا صریح طور سے کفر کا
ارتکاب کرنا ہے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر ایک خطرناک حملہ کرنا ہے
کیونکہ خطبہ الہامیہ میں مسیح موعود[1] فرما چکے ہیں
رد اور حیران کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث
ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت
اختیار کر کے چھٹے ہزار کے اخیر میں مبعوث
ہوئے پس جس نے ان سے انکار کیا اسے
حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ
ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت
چھٹے ہزار کے اخیر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت
ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے
بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے[2]
پس ان صریح حوالجات کے ہوتے ہوئے
منکران نبوت مسیح موعود[1] کا یہ کہنا کہ مسیح موعود
ہرگز نبی اللہ نہ تھے اور نہ ہی وہ ایمان
کی چوتھی شرط رسل میں داخل ہیں ایک
خطرناک گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ جو سخت
قابل مواخذہ ہے۔ ملخصاً الحکم

اہلحدیث ۔ ہمارا ابتدا سے یہی طریق رہا ہے
کہ ہم حق گوئی کی حمایت سے ایک منٹ کیلئے بھی کسی
تعصب یا ضد کی وجہ سے الگ نہیں ہوئے اور نہ ہو
سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کے اقوال کو جو ہم دیکھتے ہیں
تو بے شک انہیں اسی معنے کی تائید پاتے ہیں جو
اس وقت قادیانی پارٹی کہتی ہے۔ علماء اسلام
جو مرزا صاحب کی مخالفت پر تلے بیٹھے تھے اون کی
مخالفت بے وجہ نہ تھی وہ جانتے تھے کہ جناب
مرزا صاحب اپنی نبوت کا درجہ حضرت سید الانبیاء
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ملاتے ہیں۔ مرزا صاحب
کا قول تھا ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب ص ۳)

جن لوگوں کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جیسا کہ قرآن شریف کی
نص صریح ہے وہ ان جھگڑوں میں کسی طرح نہیں آسکتے
اسلئے بہت عرصہ ہوا مسلمانوں نے یہ کہہ دیا تھا ؎

مسلمانوں سے تجھکو واسطہ کیا؟
پڑا کہلا نبی تا نام مرزا!
تو ہے اک انبیاء میں سے
سلف کو دیکھ رہا دشنام مرزا!
(سعدی لدھیانوی مرحوم)

اسلئے مسلمان تو ان باتوں کے جواب دینے سے
سبکدوش ہیں البتہ لاہوری پارٹی کا فرض ہے کہ
ان حوالجات کا جواب دے یا ان سے انکار کرے۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر اچھا نہیں۔

الہامات مرزا جس میں مرزا صاحب
قادیانی کے الہاموں کی کافی تردید ہے۔
قیمت ۵ر منیجر

آریہ بھائیوں کی شدھی

(از ستاتن دہرم پرچارک)

آریہ بھائی کچھ ایسے ناتجربہ کار دہوبی کی مانند ہیں جو
کپڑے کی ذات سے ہی ناآشنا ہے۔ اور جن کو
روپ رنگ۔ اور ذات پات سے دشمنی ہے۔ آریہ
بھائی اسی طرح کپڑے دھونے چاہتے ہیں کہ
تمام شہر کے کپڑے جو ان کو دھلنے کے لئے دیئے
جائیں۔ چاہے ان میں کالے ہوں۔ چاہے خاکی
اور چاہے سفید تمام کو ایک رنگ کر دیا جائے
بھلا جو کہ سفید کپڑے میلے تھے۔ وہ تو دھل کر سفید
ہو گئے۔ اب کالے اور خاکی وغیرہ کیونکر سفید ہو
سکتے ہیں۔ آخر ہزار کوشش سے جب ان کو پتھر پر
پٹکا تو سیاہ اور سرخ اور خاکی کپڑے تمام دھبے دھبے
ہو گئے۔ کہیں سے رنگ اڑ گیا اور کہیں بدستور رہا۔
اب جس وقت کپڑے صاف کر کے مالک کو پاس گئے
تو اپنے رنگدار کپڑوں کو بدرنگ دیکھکر اول تو مالک
نے دھوبی کو برا بھلا کہا اور مزدوری جرمانہ کر دیا اور
جب مالک نے وہ رنگ برنگ کا لباس پہنا تو جدہر
سے وہ گذرتا تھا لوگ اس پر ہنستے تھے۔ عین یہی
حال میرے دوستوں کا ہے۔ پیارے ایشور نے جسکو
جو ورن دیا ہے۔ اوسکو بدلکر کیوں اس کی قدرتی خوبصورتی
کو خراب کرتے ہو۔ ابھی جنم کے مسلمان دہرمپال
کو ایسا شدہ کیا۔ اور ایسا صابن لگایا کہ وہ بدرنگ
پھر رہا ہے کوئی اس بے چارے کو عبد الغفور کہتا ہے
کوئی دہرم پال۔ کوئی برہمچاری کہتا ہے کوئی غازی محمود
ایسے ہی آپ کے ہاتھ سے شدھ کئے ہوئے کئی
بدرنگ پھر رہے ہیں جس سے سخت بے چینی ہو رہی
ہے۔ لیکن سناتن دہرم عیسائی کو عیسائی رہتا ہوا
اوسکو اپدیشوں کے ذریعے پاپ چھڑا کر گناہوں
سے شدھ کرتا ہے۔ اور مسلمان کو مسلمان ہوتا ہوا اور
برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شودر کو شودر رکھتا ہوا
ان کے چال چلن اور ان کے دلوں کو صاف شدہ
کر دیتا ہے جس سے ان کی ذات میں تو فرق نہیں
آتا لیکن وہ دہرماتما اور نیک چلن ہونے کے باعث
اپنی ذات اور ورن کے لئے فخر ہو جاتا ہے۔ آہا ہا![3]

[1] یعنی مرزا صاحب۔

[3] تو پھر ان سے کہاں یاں میں چھوت چھات کیوں کیجاتی ہے (اہلحدیث)

اچھی شدہی ہے۔ کیسی پیاری شدہی ہے۔ کہ جس کے پرچار میں سناتن دھرم ہمہ تن مصروف ہے۔ اور جس شدہی کا میں شیدائی ہوں اس لئے پیارے ناظرین سے

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

(سناتن دھرم پرچارک)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

ہندوستان سے مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے بمبئی سے عدن تک ایک ہزار سات سو میل تک دریائی مسافت ہے۔ عدن سے جدہ چھ سو میل ہے۔ عدن سے کامران جانا پڑتا ہے کامران سے جدہ تک چار سو ستر میل کا فاصلہ ہے اور رستہ میں کوہ یلملم کے محاذات واقع ہوتے ہیں جس کے پاس ایک گاؤں سعدیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے یلملم جدہ سے اسی میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک خشکی کا راستہ ۲۷ کوس ہے یا یوں کہو کہ ۵۳ میل ہے اور جدہ و مکہ معظمہ کے درمیان جہاں قافلہ کی منزل ہوتی ہے وہ مقام حدہ کہلاتا ہے جس سے مکہ معظمہ ۱۲ کوس اور جدہ ۱۵ کوس ہے بمبئی سے عدن ۸ یا ۹ روز میں جہاز پہونچتا ہے اور ایک یا دو روز ٹھیرا ہوتا ہے۔ یہاں سے باب اسکندریہ میں ۸ سے ۱۰ گھنٹہ میں اور کیمران میں ۲۰ یا ۲۴ گھنٹہ میں جاتا ہے یہاں قرنطینہ ہوتا ہے محاذات یلملم ۲۷ گھنٹہ جدہ ۱۶ یا ۱۷ گھنٹہ میں پہونچ جاتا ہے۔ کنارہ سمندر پر شہر جدہ واقع ہے جس کی عمارتیں پتھر اور لکڑی کی رومی طور کی ہیں بازار اکثر پٹا ہوا ہے جس میں دھوپ نہیں آتی حضرت حوا کی قبر اسی مقام پر ہے جو تین سو ہاتھ لمبی ہے۔ سر کی طرف ایک عمارت اور ناف پر گنبد اور پاؤں کی طرف ایک دروازہ بنا ہے۔ ہوائی چکی ہے یہاں آٹا پیسا جاتا ہے آبادی جدہ کے باہر تالاب اور خندق کلان کھودی ہوئی ہے۔ بارش کا پانی جو وہاں بھر جاتا ہے وہی فروخت ہوتا ہے۔ آبادی یہاں کی قریباً تیس ہزار کے ہے مکہ مکرمہ کی اصلی آبادی پہاڑوں کے بیچ اور نشیب میں واقع ہے اس میں بازار و باغات و مقامات تفریحات مثل ہند کے نہیں نہ وسیع راستے ہیں نہ گاڑی بگھیوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ وسط آبادی میں حرم محترم ہے جو ایک وسیع اور عالیشان عمارت ہے مسجد بیت اللہ شریف میں ۳ سو ۱۱ استون پتھر کے اور ایک سو چالیس کلس اور ایک سو ۵۲ قبے اور ایک ہزار ۳ سو ۸۰ کنگرے اور چار سو ۹۲ چھجے دروازے ۲۰ اور ۱۷ دروازے کلان اور سات منارے موجود ہیں اس مسجد میں ڈھائی لاکھ آدمی کی گنجائش ہے۔ روئے زمین پر اس سے بڑھکر کوئی عبادتگاہ وسیع نہیں ہے۔ یہاں کے باٹ اور پیمانوں کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ مثقال ۴ ماشہ کا ہوتا ہے۔ رطل پونے آٹھ چھٹانک۔ رطلان نصف چھٹانک کم سیر۔ وہاں کا سیر ۳۴ روپیہ بھر وزن کا ہوتا ہے۔ انکا سوا سیر۔ کیلا ڈھائی سیر۔ گز [illegible] فٹ ۳ انچ انگریزی کا ہوتا ہے جس کو اندازہ کہتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ گیارہ منزل حسب ذیل ہے اول وادی فاطمہ۔ دوم خلیص۔ سوم [illegible] پنجم رابغ ششم مستورہ ہفتم [illegible] ہشتم [illegible] نہم بیر عباس۔ دہم بیر [illegible] یازدہم مدینہ منورہ۔ مدینہ منورہ کا سفر اکثر گیارہ روز میں ختم ہوتا ہے بعض منزلیں بہت سخت ہیں ظہر سے سوار ہوکر تمام رات چلتے ہیں اور دوسرے دن آٹھ نو بجے جاکے قیام پہنچتے ہیں مدینہ منورہ کے ناموں کی تعداد علماء اور ارباب تواریخ نے ایک سو تک بیان کی ہے۔ مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کی آبادی تخمیناً [illegible] ہزار ہے لیکن برکت والا شہر ہے بڑا با رونق صفائی اس میں ایسی ہے کہ دیگر کسی شہر میں نہیں دیکھی گئی اس شہر کی بہت بڑی فصیل ہے جس پر توپیں چڑھی ہوئی ہیں شہر کے مغربی طرف ایک حصار بھی ہے دونوں حصار کے درمیان جو آبادی ہے اسکو قبائلہ کہتے ہیں اس میں ایک بہت بڑا بازار ہے جس میں ہر قسم کی دوکانیں موجود ہیں۔ شہر کے گرد [illegible] دروازے ہیں ہر دروازہ بہت بڑا [illegible] ہے جس پر ترکی پہرہ رہتا ہے۔ چار ہزار فوج از طرف سلطان المعظم یہاں رہتی ہے اس شہر کے حاکم کو حاکم بباعث روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہتے بلکہ اوس کو محافظ کہتے ہیں جو ہر روز مغرب کے وقت مسجد نبوی میں تشریف لاتے ہیں اور سب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ باب جبرئیل کے پاس ایک چبوترہ ہے وہاں آپ کی نشست ہے [illegible] یہاں کی عمدہ ہے پردہ کمال درجہ کا ہے۔ کوئی عورت بازار میں نہیں پھرتی عورتیں اپنے مکانات کے اندر بیٹھی رہتی ہیں۔ روضہ مبارک مع مسجد نبوی شہر کے اندر واقع ہے۔ مسجد نبوی اور حرم شریف [illegible] اراضی میں واقع ہیں۔ یہ زمین دس دینار کو سنہ ایک ہجری میں بارشاد رسول اکرم حضرت صدیق اکبر نے قوم بنی عمرو بن عوف سے خریدی تھی جس پر آں حضرت صلعم نے مسجد کی بنیاد ڈالی۔ مسجد آنحضرت کے اصحاب نے تیار کرائی دیواریں کچی اینٹوں کی اور کڑیاں پہلوے یعنی کھجور کے درخت کی [illegible] جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو حضرت عمر بن خطاب نے اسکو وسیع کیا پھر حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ خلافت میں تمام دیواروں کے بجائے پتھر اور گچ سے پیراستہ اور مستحکم ہوئی۔ اس کے بعد ولید بن عبد الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اور وسیع کی گئی۔ اس کے بعد مامون الرشید نے اسکو پورا آراستہ کیا۔ اس کے بعد شاہان سلف اپنے اپنے وقت میں اسکو بڑھاتے رہے تمام آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسجد کی تیاری میں اسی لاکھ روپیہ صرف مزدوری کاریگروں میں صرف ہوا ہے۔ اس میں روشنی کی یہ کیفیت ہے کہ ہر جگہ مسجد میں بیٹھکر درود وظائف قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ شمعدان قندیلیں وغیرہ چاندی سونے کی بہت ہیں لیکن [illegible] قندیل سبز سو [illegible] کے قریب دو دو من پختہ کے اور دروازے میں آدمی کے قد سے کچھ کم اونچے اور نیچے چوکی چاندی کی ہے یہ بھی وزن

سلہ خود آنحضرت نے خریدی تھی [illegible] ۱۲ اہلحدیث

میں قریب دو دو من پختہ سے کم نہ ہونگی اور ایک ہیرا یعنی الماس سفید جو کہ عرض و طول میں قریب چار انگشت کے ہوگا۔ یہ الماس روبروئے قبر شریف بطرف کعبہ معظمہ کے اور گنبد کی دیوار میں جڑا ہوا ہے اوس کی روشنی درمیان ایک بالشت کے ہے۔ ایسا الماس کبھی نہ دیکھا ہے نہ سنا اور دو عدد موتی اس ہیرے کے نیچے جڑے ہوئے ہیں۔ شب چراغ بیضہ مرغ سے کم نہ ہونگے وہ بھی روشنی دیتے ہیں۔ یوں جواہرات بہت کچھ مزار شریف کے اطراف میں جڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے ہیں لیکن ان دونوں قطعات مذکورہ بالا سے بیش قیمت کوئی نہیں۔ مسجد کے در جو پر گنبد ہیں جن میں قرآنی آیات درج ہیں نیچے کا فرش بسنگ مرمر کا ہے اور مسجد میں سنگ مرمر کا ایک منبر ہے۔ شیشے کا عمدہ سامان ہے۔ جھاڑ فانوس خوب لگے ہیں اور دیواروں پر مینا کاری ہوئی ہے۔ سونا ہزار من چڑھا ہے۔ جو ہانڈیاں مسجد میں لٹکتی ہیں اون کی زنجیریں چاندی کی اور حجرہ مطہرہ میں ہیں اون کی سونے کی ہیں روضہ مبارک کے اندر سونے اور چاندی کا بہت سامان ہے۔ روضہ مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کے بائیں طرف ہے جس میں ایک پیتل کی جالی ہے جس پر بیش قیمت سبز اطلس کے پردے پڑے رہتے (جھالر لگا ہوتا ہے) بیچ ہوئے ہیں اس جالی کے اندر دو ڈیڑھ گز کی مقدار کی زمین ہے جس میں سنگ مرمر کا فرش ہے درمیان میں روضہ اطہر ہے جس پر سبز پردہ پڑا نظر آتا ہے۔ روضہ مبارک میں چراغ جلانے کے لئے صرف سادات میں سے کوئی شخص جاتا ہے۔ اور صفائی خواجہ لوگوں کے ذمہ ہے حرم شریف سے بعد نماز عشاء سب کو نکال دیتے ہیں پھر کوئی غیر آدمی اندر نہیں رہتا بجز مجاوروں کے خواجہ سرا مجاور ہیں۔ سال میں تین دفعہ غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اول ۲۰ رجب المرجب معراجی۔ دوم یکم ربیع الاول تولیدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول وفاتی۔ خوجی لوگ اور پاشا صاحب غسل کراتے ہیں اور کسی کا دخل نہیں ہوتا۔ پانی غسل کا تبرکاً جمع رکھا جاتا ہے۔ غسل حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے۔ یہ زیارت عام کو نصیب نہیں ہوتی خاص خاص کو ہوتی ہے۔

(سراج الاخبار)

لہ یہ محض رسم ہے شرعی حکم نہیں (اہلحدیث)

آسمان پر پہونچنے کی لگاتار انسانی کوشش

انسان کی جب پہلے پہل دنیا میں آنکھ کھلی ہوگی اور اس نے اس نیلگون سقف فلک کی طرف نظر اٹھا کے دیکھا ہوگا تو اس کی عجیب حالت ہوئی ہوگی۔ ہم اس بالائی طلسم کو دیکھتے دیکھتے عادی ہو گئے ہیں اور ہمارے دلوں کو صبر آگیا ہے۔ کہ ع

کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

لیکن اس وقت انسان کی متجسس طبیعت کو کیسے اس معمہ کی خبر نہ تھی۔ وہ بڑے بڑے دعوے رکھتا ہوگا اور جانتا ہوگا۔ کہ ہم سب کچھ کرسکتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اس وقت اس طلسم فلک کا راز معلوم کرنے کے شوق نے سخت ہی پریشان کیا ہوگا کہ دن کو تو اس گنبد نما سقف مدور میں ایک ہی قندیل روشن ہوتی ہے جس کی تیز روشنی سے ہر طرف اجالا ہوجاتا ہے مگر رات کو جب وہ دن والی بڑی قندیل غائب ہوجاتی ہے تو جابجا بے ترتیبی سے سینکڑوں چراغ روشن ہوجاتے ہیں۔ اور پتہ نہیں چلتا کہ کیوں روشن ہوتے ہیں۔ اور انہیں کون روشن کرتا ہے۔ پہلا خیال یہ تھا کہ یہ قندیلیں اس لاجوردی چھت میں قائم ہیں۔ مگر مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ نہیں یہ چلتی پھرتی ہیں اور ایک جگہ قائم نہیں۔ یہ دیکھکر اور حیرت ہوئی دل نے کہا کہ اس سے تو یہ سمجھ میں آتا ہے۔ کہ کچھ لوگ مقرر ہیں جو آسمان پر ان چراغوں کو لئے پھرتے ہیں۔

جب نظر اس راز قدرت کو کسی طرح نہ پاسکی اور یقین ہوگیا۔ کہ اب یہ حال بغیر پاس جاکر دیکھے نہیں کھل سکتا۔ تو انسانوں نے بڑی بے صبری کے ساتھ اس بات کی کوشش شروع کی کہ جس طرح بنے اس چھت پر چڑھیں جہاں تک رسائی ہوسکی ڈھونڈا اور تلاش کیا۔ مگر کسی جگہ کوئی زینہ نہ ملا جس پر سے ہوکر وہ چڑھ جائیں۔ سیڑھی بنانے کی کوشش کی مگر بہت سے بانس اکٹھا کر دیکھے۔ کوئی آسمان تک نہ پہونچا۔ آخر سب نے ملکر ایک مینار بنانا شروع کیا۔ اور اس دھن میں لگ گئے کہ جب تک آسمان نہ ملیگا۔ ہم اس مینار کو اوپر کرتے ہی جائینگے۔ اس مینار کے بنانے میں انہوں نے بڑی بڑی مستعدیاں دکھائیں۔ نہ دن کو دن سمجھے اور نہ رات کو رات لیکن ایسے جس قدر بلند کرتے جاتے تھے۔ اسی قدر آسمان اور اونچا ہوتا جاتا تھا۔ آخر ہاتھ پاؤں محنت سے رہ گئے ساری کوششیں بیکار گئیں۔ ہمتیں پست ہوگئیں اور نظر آگیا کہ کسی ایسے برج کے بنانے کا خیال کرنا جو آسمان سے جا لگے محض جنون ہے۔

لیکن انسان سعی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اب یہ سب برج بنانے کی کوشش میں عاجز ہوئے تو اس راز کے حل کرنے کی دوسری کوششیں کرنے لگے ظاہر میں نظر آرہا تھا۔ کہ چاروں طرف آسمان کے کونے سطح زمین کے کونوں سے ملے ہوئے ہیں۔ بنانے والے نے اس نیلگون گنبد کو دیواروں پر نہیں قائم کیا۔ بلکہ ایک گول پیالہ ہے جو فرش زمین پر اوندھا دیا ہے اس کے ساتھ آسمان و زمین کے کنارے جہاں پر ملے تھے۔ وہ مقام کچھ دور نظر نہ آتا تھا۔ بہت سے اولوالعزموں نے کہا۔ مگر ہم آسمان پر سیڑھی نہیں لگا سکتے۔ کوئی ایسا برج و مینار نہیں بنا سکتے جس کی چوٹی اس نیلی چھت کو چھو سکے تو ہم افق کی طرف جائیں گے جس طرح بنے گا گرتے پڑتے پہنچینگے۔ اور اس اوندھے پیالے کے کنگروں کو چھو ہی لیں گے۔ چنانچہ ہر شخص اپنی

عرصے کے موافق کسی نہ کسی طرف چل کھڑا ہوا کسی نے پورب کی راہ لی۔ اور کسی نے پچھم کی۔ کوئی اتر کی طرف چلا۔ اور کوئی دکھن کی طرف۔ مگر سب حیرت سے دیکھتے جاتے تھے۔ کہ جس قدر آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اسی قدر افق پیچھے ہٹتا جاتا ہے۔ تیزی سے قدم اٹھایا۔ وہ بھی اسی تیزی سے دور ہونے لگا۔

اسی دھن میں یہ لوگ منزلوں چلے گئے ہزاروں کوس آگے نکلگئے۔ مگر افق اتنی ہی دور تھا جتنی دور کہ گھر سے چلتے وقت نظر آیا تھا آخر بعض کو سمندر نے روکا اور اپنی لہروں سے چیں بجبیں ہو کر قدرت کی طرف سے ڈانٹا۔ کہ "تادب" بعض کو سر بفلک پہاڑوں نے روکا۔ اور عظمت و جبروت کے لہجہ میں کہا۔ "زیادہ حد ادب" لیکن افق کی جستجو میں اتنی دور نکل آئے تھے کہ پاؤں نے جواب دیدیا گھر واپس جانا محال تھا جہاں پہونچے وہاں کے ہوگئے مگر اپنی متجسس طبیعت سے مجبور تھے۔ دھن اب بھی یہی تھی کہ کسی طرح آسمان کو چھو لیں۔

ہوس آمیز امید نے اب ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ اگر گوشہ فلک کو چھو لینگے تو اس کے اوپر چڑھنے کی کوئی راہ بھی ضرور نکل آویگی کوئی دروازہ یا کوئی کھڑکی موجود ہی ہوگی پس ہم اس کے پار ہوئے اور آسمان پر چڑھ گئے جن کے پاؤں سمندر نے پکڑ لئے تھے انہوں نے سوچتے سوچتے مدتوں میں دریا پر سفر کرنے کے مخدوش ذریعے پیدا کر لئے کشتیاں بنائیں اور ان پر سوار ہو کر ڈگمگاتے اور موجوں کے تھپیڑے کھاتے ہوئے آگے بڑھے کہ افق فلک تک پہونچیں جو سامنے ہی ہے۔ افق تو اب بھی نہ ملا اپنی وضع کے مطابق دور ہی ہوتا گیا مگر صدہا جزیرے مل گئے جن میں جا جا کر انہوں نے سکونت اختیار کی اور کوئی ایسا مقام باقی نہ رہا جہاں پہونچ نہ گئے ہوں۔

جن لوگوں کو پہاڑوں نے روکا تھا وہ پہلے تو ہیبت کھا کر اور خوف زدہ ہو کر کچھ دیر ٹھہرے پھر غور سے جو دیکھا تو پہاڑوں کی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی نظر آئیں اور دل میں کہا کہ یہ تو آسمان پر پہونچنے کے اچھے خاصے زینے موجود ہیں ہم نے وہ برج بنانے کی فضول ہی کوشش کی تھی فوراً پہاڑوں پر چڑھنے لگے اب اس سعی لاحاصل میں لگے ہوئے ہیں ٹھوکریں کھا کھا کر گرتے ہیں ہانپ ہانپ کر قدم اٹھاتے ہیں مگر چڑھتے ہی چلے جاتے ہیں آخر الامر چوٹیوں پر جا کر نظر آیا کہ یہاں سے بھی آسمان اتنی ہی دور ہے جتنی دور کہ زمین پر سے تھا مگر بعض جن کی نہایت بلند پہاڑوں کی برف آلودہ چوٹیوں تک رسائی نہ ہو سکتی تھی انہیں یقین ہو گیا کہ اوپر جا کر بھی متصف فلک کو نہ چھو سکینگے۔ لیکن پھر بھی رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا کہ اس برف کے سمندر کو پھاند کر اوپر پہونچ جائیں تو شائد آسمان کی حقیقت یہاں سے کچھ زیادہ معلوم ہو سکے اسی خیال سے اور اوپر چڑھنے کی ہوس میں بہتوں نے جانیں دے دیں مگر آسمان کو کوئی نہ چھو سکا۔

اس جستجو لاحاصل سے انسان کی آرزو تو نہ بر آئی مگر خدا کا جو منشاء تخلیق تھا وہ آپ ہی آپ بڑی خوبی کے ساتھ پورا ہوتا گیا۔ لیکن اس تھکنے اور عاجز ہونے پر بھی انسان اپنی جستجو سے باز نہ آیا۔ اب اس نے زمین ہی پر بیٹھے بیٹھے آسمان میں ٹکٹکیاں لگانا شروع کیں غور کرنا شروع کیا آخر یہ طلسم کیا ہے اس سقف زرنگار پر کون لوگ رہتے ہیں آخر غور اور سوچ نے اسے دھیان اور مراقبے کی برکتیں دکھانی شروع کیں اور خیالات نے پرورش پا کے واقفیت اور حقیقت کے ایسے ایسے لباس پہنے کہ اسے اپنی روحانی سیروں اور باطنی جستجوؤں کا یقین آگیا اور سمجھا کہ ہم آسمان پر جا کر جو کچھ معلوم کر سکتے ہیں اسے یہیں گردن جھکا اور آنکھیں بند کر کے چشم حقیقت بین سے دیکھ لیا کرتے ہیں۔ دنیا میں انسان کو جنگلوں پہاڑوں اور سمندروں میں بہت سی ایسی چیزیں نظر آتی تھیں جن کی عظمت سے مغلوب و خائف ہو کر اس نے خیال کر لیا تھا کہ ان میں کوئی غیر مجسم قوتیں موجود ہیں جو اپنی صورت تو نہیں دکھاتیں مگر ہم کو اپنا رعب دبا کرتی ہیں جب ان قوتوں کا اسے بہت زیادہ یقین ہوا تو کبھی کبھی اس کے خیال کی آنکھوں نے ان روحانی قوتوں کی صورتیں بھی دیکھ لی تھیں اب اس کا خیال اس جانب مائل ہوا کہ یہ سقف فلک انہی باطنی اور مخفی قوتوں کا نشیمن ہے اس خیال کی طرف توجہ ہونے کے بعد جب انسان نے مراقبہ و مکاشفہ کے قاعدوں سے اس کو خوب پرورش کیا تو آسمان پر اس سے بڑے بڑے تماشے نظر آنے لگے اس کی باطنی جستجوؤں نے سقف فلک کے اوپر جس روحانی عالم کا پتہ لگایا تھا وہ ایک بڑا وسیع عالم نظر آیا جس میں دیوتا رہتے تھے اور دیویاں اپنی اپنے لازوال ابدی حسن کے کرشمے دکھا رہی تھیں ان کے رہنے کے محل ان کے سیر کرنے کے چمن اور انکے سارے ساز و سامان دنیوی تعلقات سے بدرجہا زیادہ بڑھے چڑھے نظر آئے۔

زیادہ غور و خوض اور مزید توجہ نے اس بات کو بھی محسوس کر لیا کہ آسمانی تاروں کی حرکتیں نئی نئی اور جداگانہ ہیں اور سب ایک ہی مسافت پر نہیں بلکہ نسبتاً قریب و بعید ہیں کوئی بہت زیادہ دور ہے اور کوئی بہ نسبت اس کے نزدیک ان نئی باتوں کے معلوم ہوتے ہی انسان کی جستجوؤں نے رفتہ رفتہ اس سقف فلک پر ایک بڑا بھاری نو کھنڈا محل بنا کر کھڑا کر دیا اور چونکہ اس نو منزلی عمارت میں سب درجوں کے تارے اور ان کی حرکتیں نیچے سے بخوبی نظر آسکتی تھیں اس لئے یہ بھی فیصلہ ہو گیا کہ ساری عمارت صاف اور شفاف شیشے کی بنی ہوئی ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سقف فلک کا یہ نو منزلہ محل فرشتوں اور دیوتاؤں کا عالی شان شیش محل بن گیا جس میں سے سروشستان کی ابدی کنواریاں اور دنیا پر تصرف کرنے والی دیویاں جھانک جھانک کر دنیا داروں کے ہر فعل اور ہر حرکت کو دیکھتی رہتی تھیں۔

ان خیالات کے ساتھ عقیدت نے دنیا کا رنگ ہی بدل دیا ساتوں سیاروں میں سے ہر ایک دیوتا یا دیوی بنگیا۔ مراقبوں روحانی سیروں اور جستجوؤں نے ان دیوتاؤں کی صورتیں نکالیں۔ اور ان کے

لباس ان کے رنگ اور ان کے بالنے (شعار) بتاکر ان ساتوں ستاروں کے جیسے شیش محل سقف فلک پر نظر آتے تھے۔ دنیا میں بننے اور تیار ہونے لگے۔ اور بڑے زور شور سے ان میں پرستش ہونے لگی سب کو یقین آگیا کہ دنیا داروں کا روحانی کمال یہی ہے۔ کہ یہ جسم جو بوجھل ہونے کی وجہ سے اوپر اڑنے نہیں دیتا۔ اس سے الگ ہو کر اور لطیف روح بنکر انسان سقف فلک کے اس شیش محل میں پہونچ سکتا ہے۔ اور یہی اس کی نجات ہے یہیں سے روحانیت کا عالم قائم ہوا جس نے محققین مابعد کی جستجوؤں سے ہر عہد اور ہر زمانہ میں نیا رنگ بدلا اور نئی شان دکھائی۔

یہ نو کھنڈا شیش محل ہزارہا سال تک قائم رہا اگرچہ اس بارے میں کہ اس میں کیا ہے اور کون اور کیسے لوگ رہتے ہیں۔ بعد کی جستجوؤں نے اختلافات پیدا کر دیئے ہر گروہ ایک نئے نتیجے کو پہونچا اور جس طرح بادشاہوں کی دست برد سے دنیا کا جغرافیہ بدلا کرتا ہے اسی طرح سقف فلک کا جغرافیہ بھی ہر گروہ اور ہر مذہب کے خیال کے مطابق بدلتا اور کچھ سے کچھ ہوتا رہا۔ لیکن پرانے محققوں کا بنایا ہوا شیش محل بدستور قائم تھا۔ اور امید تھی کہ قیامت تک برقرار رہیگا کیونکہ نو ہو کر کنارا اسکا عرق والیام تک محال تھا۔

لیکن دور جدید کی تحقیقات اور دوربینی کے نئے اوزاروں کی ساخت نے ایک اور ہی صورت پیدا کر دی تیز سے تیز دوربینوں نے بتلا دیا کہ اس آسمانی چھت سا اور چھور کچھ بھی نہیں ہے محض خلا ہی خلا ہے اور ہوائی جہازوں کی تباہی نے اس دعوے کو اور بھی پایہ ثبوت تک پہنچا دیا اور بتلا دیا کہ اس آسمانی چھت کے راستے میں چند میل اوپر چڑھ کر انسان کو سانس لینے کے لئے بھی ہوا نہیں ملسکتی۔ اور اس کے لئے اس آخری حد سے اوپر اوپر جانا ناممکن ہو جاتا ہے لاچار حضرت انسان اپنا سر مار کر بیٹھ رہے اور حد میں آگر سر بلا بلا کر کہنے لگے

بڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں ملا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے
(انتخاب)

❋

اہل حدیث کانفرنس کے لئے چندہ رمضان المبارک میں

دہلی کے اہلحدیث نے کانفرنس کا شروع ہی میں خیر مقدم کیا۔ اور اب تک برابر کانفرنس کی خدمت میں مصروف ہیں اور روپیہ دے کر اور وقت دے کر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوشش کر رہے ہیں۔ تجویز ہوئی کہ مولانا ابو الوفاء کو رمضان میں تکلیف دیجائے چنانچہ آپ ۱۱۔۱۲ تاریخوں میں دہلی رہے ان دونوں میں علاوہ مجلس شوریٰ کے آپنے متعدد جگہ وعظ فرمائے جن میں چندہ کی تحریک ہوتی رہی اصحاب ذیل نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اور روزہ کی حالت میں چلچلاتی دہوپ کی پرواہ نہ کر کے کانفرنس کے لئے چندہ وصول کرنے کو گشت کیا۔

حاجی شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر صدر بازار دہلی
حاجی محمد صدیق صاحب باڑی سوداگر صدر بازار دہلی۔
حافظ محمد حسن صاحب سوداگر کوچہ لال بیگ دہلی۔
حاجی بشیر الدین صاحب سوداگر جفت۔ چاندنی چوک دہلی۔

چندہ شہر دہلی
نام چندہ دہندگان

حاجی شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر صدر بازار دہلی - - - - للعہ
شیخ عزیز الرحمن صاحب معرفت حاجی محمد صدیق صاحب باڑی۔ دہلی - - - للعہ
شیخ محمد اسماعیل و نبی بخش صاحب سوداگر صدر بازار۔ دہلی - - - - للعہ
محمد خلیل صاحب و نبی بخش صاحب سوداگر کشن گنج دہلی - - - - - - - - -
محمد عمر صاحب گلدستے والے۔ دہلی - - - - - -
حاجی کرم الٰہی و محمد شفیع صاحب سوداگر دہلی -
شیخ محمد صدیق و ملا رحیم اللہ صاحب سوداگر صدر بازار دہلی - - - - - - - - -
عبد الوہاب صاحب سوداگر۔ لالٹین صدر بازار دہلی - - - - - - - - -
حاجی ضمیر الحق صاحب کلاہ فروش نئی سڑک دہلی - - - - - - - - -
حاجی عبد الغفار صاحب کوٹھی حاجی علی جان مرحوم۔ دہلی - - - - - - -
شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب۔ صدر بازار دہلی
شیخ خلیفہ عبد اللطیف محمد اسحاق صاحب دہلی
حاجی محمد بشیر الدین صاحب چاندنی چوک دہلی
حاجی شیخ عبد اللہ و ثناء اللہ صاحب سوداگر
شیخ نور الٰہی و مقبول الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار دہلی - - - - - - -
شیخ احسان اللہ عبد الوہاب صاحب سوداگر
حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی۔ سوداگر صدر بازار - - - - - - - - -
شیخ فضل الٰہی و محبوب الٰہی صاحب سوداگر۔
شیخ عبد العزیز صاحب سراج الدین صاحب سوداگر
شیخ محمد اسماعیل صاحب کلاہ فروش چاندنی چوک دہلی - - - - - - - - -
شیخ محمد صدیق صاحب پتھر والے صدر بازار دہلی - - - - - - - - -
حافظ محمد تقی صاحب سوداگر - - - -
ایک بندہ اللہ معرفت حاجی بشیر الدین صاحب محاسب کانفرنس - - - - - -
ایک بندہ اللہ معرفت حاجی بشیر الدین صاحب محاسب - - - - - -
از خدا بخش و الٰہی بخش صاحب صدر بازار

شیخ محمد صدیق صاحب چاندنا پھاٹک حبش خان دہلی - - - - - عمہ ر
محمد صدیق صاحب ورق والے - ۴ ر
برکت اللہ صاحب - - - - - ۴ ر
ایک بندہ اللہ - - - - - - عہ ر
ایک بندہ اللہ - - - - - - ۸
سعید الدین صاحب کوٹہ والے - - عما
حاجی محمد صدیق صاحب ولد حاجی احمد صاحب پھاٹک حبش خان - - - - صہ ر

از عبد اللطیف صاحب ڈاکخانہ چکلدہ ا۔ ضلع امراؤتی - - - للعہ ر
محمد عبد الکریم صاحب عشہ کرشاپ اسکندر اسٹریٹ - - - عہ ر
نیو ٹاون ۔ رپن بلڈنگ ۔ مدراس۔
از رحمت اللہ صاحب بلہاری ۔ صہ ر
از خیر الدین صاحب مقام جوٹھیاں ریاست پٹیالہ - - - - ۸

چندہ شہر بنارس معرفت مولانا مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی بذریعہ منی آرڈر:۔
حافظ عبد الرحمن صاحب بنارس للعہ
حافظ عبد الرحیم صاحب بنارس ۔ عنہ
حافظ سلیمان صاحب بنارس - - للعہ
عبد العزیز صاحب بنارس - - - عہ ر
عبد الرزاق صاحب بنارس - - - عہ ر
شیخ اکرام الحق صاحب بنارس .. عما
چندہ معرفت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری
از حکیم عبد الحفیظ صاحب اچھاور ریاست بھوپال - - - - - لیہ
از بابو محمد ابراہیم صاحب کلرک دفتر نہر بہاول پور - - - - - عا
از حاجی عبد الرحیم صاحب سوداگر تروڑا ضلع ناگپور - - - - للعہ ر
از بابو اسحاق خانصاحب بدایونی از مرزاپور ہے
از حکیم عبد الحمید صاحب حیدر آباد دکن - عہ ر

از ابراہیم صاحب فیتہ والا ۔ از مقام کرلا تھانہ بمبئی - - - - - عنہ
اللہ دتا صاحب موضع کوٹلہ ضلع سیالکوٹ سے

میزان کل

۸۹۶ للعہ

چونکہ ماہ مبارک رمضان شریف کا حساب ۳۰ تاریخ کی شام کو حسب قاعدہ بند کر دیا گیا تھا اس لئے اہل حدیث ارفنڈ صیغہ میں یکم شوال کو جس قدر چندہ آیا۔ اس کا حساب شوال کے گوشوارے میں دکھایا جائے گا۔

آخر میں میں کانفرنس کی طرف سے چندہ وصول کرنے والوں اور چندہ دینے والوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے مالوں میں برکت دے۔

عاجز سید عبد السلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

”ہمہ اوست“

یہ ایک عجیب خوش کن جملہ ہے جس نے اصحاب تصوف کو بیخود کر رکھا ہے۔ اونکو یقین ہے کہ چونکہ خداوند تعالےٰ نے تمام عالم کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے اس لئے وہ نور مجھ میں بھی موجود ہے اس اعتقاد نے ان کے دلوں میں اس قدر اثر کیا ہے کہ اب اکثر حضرات خطوں اور کتابوں پہ یا جہاں کہیں اونہیں لکھا ہوا تحریر کے سرنامہ پر بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اپنے پیروں کے نام کو زینت دیتے ہیں۔ آگے نہیں معلوم آپ نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بعض تو ”ہو المنعم“ لکھتے ہیں بعض ”یا رشید“ بعض ”ہو المجیب“ بعض ”ہو الکل یا معین“ اور بعض نے تو صاف اللہ اکبر ہی لکھ ڈالا ہے۔

ناظرین! آپ حضرات کو تعجب ہوگا کہ منعم حقیقی تو خدا ہی ہے پھر ھو المنعم لکھنے میں کیا خرابی ہے مجھ سے سنئیے۔ یہاں ھو المنعم لکھنے والے حضرت منعم پاک کے سلسلہ میں منسلک ہیں لہٰذا اس اظہار کے لئے کہ وہ (منسلک) منعمی ہیں۔ ھو المنعم لکھا کرتے ہیں حالانکہ صرف ”منعمی“ لکھنا اس مقصد کیلئے کافی تھا اب آپ انہیں کس منعم کا بندہ کہیں گے یہی لوگ ہیں ع

بدنام کنندہ نکو نامے چند

اسیطرح ھو المجیب لکھنے والے خاندان مجیب کے پیرو ہیں لہٰذا ھو المجیب ارقام فرماتے ہیں یہی حال یا رشید اور ھو الکل یا معین لکھنے والوں کا ہے۔ اللہ اکبر سے اپنے خطوں اور تحریروں کے سرنامہ زینت دینے والوں نے خوش قسمتی سے اکبر نام پایا ہے جو اس اظہار کے لئے کہ وہ اکبری ہیں سرنامہ پر اللہ اکبر لکھا کرتے ہیں آہ! افسوس کسی کی عقل نے رہبری نہ کی جو مانع ہوتی۔ یہ کھلا کھلا شرک نہیں تو کیا ہے ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اکبر بادشاہ نے جب دین الٰہی ایجاد کیا تھا جس کا یہ دستور تھا کہ ایک شخص اللہ اکبر کہتا تھا تو دوسرا جل جلالہٗ) تو باوجود بادشاہ ہونے کے لوگ اعتراضوں سے باز نہ آتے تھے چنانچہ ایک قصیدہ ہجو ملیح کا ایک شعر یہ ہے ؎

شاہ ما امسال دعوےٰ نبوت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اور یہاں بلا قبل از دعویٰ نبوت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوگئی ؎ شان ہے تیری کبریائی کی۔

آہ وہ اسلام جو نور توحید کو پھیلانے اور شرک و کفر کی ضلالت کو دور کرنے کے لئے اس دنیا میں آیا تھا آج اسی کے پیرو (نام کے مسلمان) نور توحید کو مٹانے اور شرک و کفر کو ترقی دینے میں کوشاں ہیں کیا مسلمان عہد یوم میثاق کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔

تمام کتب سماوی اور تمام پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام توحید کے قائم کرنے اور شرک کے مٹانے کے واسطے دنیا میں آئے تھے۔ اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ سورہ انبیا کے

رکوع میں ہے (قال اللہ تعالیٰ) وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ۔ ترجمہ:۔ اور نہیں بھیجا ہم نے اے نبی پہلے تجھ سے کوئی رسول مگر اس کی طرف ہم نے یہی وحی بھیجی کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے میرے پس خاص میری ہی عبادت کرو۔ خداوند تعالےٰ کو شرک بہت ناپسند ہے کوئی گناہ اسکے برابر نہیں۔ اسیواسطے فرمایا۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ۔ تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے اس امر کو کہ شریک ٹھہرا لیا جاوے اُس کے ساتھ اور اس سے نیچے جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا تشرک باللہ شیئاً وان قتلت او حرقت۔ ترجمہ:۔ مت شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو اگرچہ تجھکو کوئی مار ڈالے یا آگ میں جلاوے اللہ اکبر۔ ذرہ غور کرنے کا مقام ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یوں ارشاد فرمائیں کہ اگر کوئی تم کو مار ڈالے یا آگ میں جلا دے لیکن تم اُس وقت بھی شرک مت کرنا اور آجکل کے ان نام کے مسلمانوں سے جب کہا جاتا ہے کہ تم ایسے شرک عظیم کے کیوں مرتکب ہوتے ہو اور کیوں بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اپنی تحریر کے سرنامہ پر اپنے پیر کا نام لکھکر پیر کے بندے بنتے ہو تو کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح کرتے آئے ہیں اور ہمارے قبلہ و کعبہ مرشد صاحب کا بھی یہی حکم ہے اس لئے ہم تمہارے کہنے سے اپنے باپ دادا کی رسموں اور اپنے پیر کے حکم کو نہیں چھوڑ سکتے۔ مشرکین مکہ بھی یہی کہا کرتے تھے (قال اللہ تعالیٰ) بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا۔ قیامت کے دن حضرت عیسےٰ سے تثلیث کے متعلق سوال ہوگا۔ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ۔ اے عیسی بیٹے مریم کے کیا تم نے .... لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھکو اور میری ماں کو بھی دو خدا مانو۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام عرض کرینگے۔ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ۔ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ الخ۔ اے میرے پروردگار تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں تیری شان میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں ہے اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو میرا کہنا تجھکو ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا کیونکہ تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے اور تیرے دل کی بات میں نہیں جانتا غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے۔ تو نے جو مجھکو حکم دیا بس وہی میں نے ان لوگوں کو کہہ سنایا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو یہ جواب دینگے معلوم نہیں یہ حضرات جنہوں نے یہ شرک پھیلا رکھا ہے کیا جواب دیں گے۔ خدا کا نور تو تمام مخلوق میں ہے اس سے کیا مخلوق خالق ہو جائیگی ہرگز نہیں۔ چراغ کی روشنی چراغ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ مولانا خرم علی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے :-

اشعار توحید

خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

خبر قرآن میں ہے یہ محقق
نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق

اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو

مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو

وہ مالک ہے سب اوس کے آگے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

بیانِ شرک سُن کہتے ہیں مردک
کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلاشک

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

خدا لعنت کرے اُس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغضِ پیغمبر

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو مانو یا نہ مانو

راقم عبد القدوس اٹاوی ابن مولانا حافظ کریم الدین مرحوم۔

جواب تعاقب۳ اڈیٹر سراج الاخبار جہلم

اخبار سراج الاخبار جہلم مورخہ ۲۴۔ اگست سنہ رواں کے پرچہ کا ایک ورق (ص۳ و ص۴ وتدرے از ص۵) پنجاب سے ایک دوست نے میرے پاس بھیجدیا۔ جس میں میرے رسالہ "حل مشکلات بخاری حصہ اول" کا ذکر خیر تھا اور مولانا امرتسری کی مدافعت حدیث ۱۳ کا (بخیال خود) جواب۔

اڈیٹر سراج الاخبار نے ۲۸۔ اپریل کے پرچہ میں صحیح بخاری کے باب خیر مال المسلم غنم الخ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اس سے اس کی حدیث کو مطابقت نہیں ہے۔ باب کا مضمون یہ ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر لگا رہے۔ اور حدیث کا مضمون یہ ہے کہ "جب مرغ بولے تو خدا سے فضل کا سوال کرو اور اگر گدھا بولے تو پناہ مانگو" (ملخصاً)

فاضل اڈیٹر اہلحدیث نے ۳ جولائی کے پرچہ

اہلحدیث میں اس کا مفصل جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "صحیح بخاری کے ابواب میں کبھی کوئی ضمنی باب بھی ہوتا ہے اس باب کے متعلق ایک دو حدیثیں لکھکر پھر اصل باب کی طرف رجوع ہوتا ہے (الی قولہ) یہ باب ضمنی ہے جس کے لئے امام بخاری دو حدیثیں لاتے ہیں جن میں اس باب کا ذکر ملتا ہے باقی حدیثیں اصل باب کے ساتھ متعلق ہیں جو یہ ہے باب قولہ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ (صـ۲ـ کالم ۲)

اڈیٹر سراج الاخبار سے یہ تو نہ ہوا کہ اس کا معقول جواب دیتے۔ بس یہ کہکر ٹالدیا کہ "مجیب نے غور و تدبر سے کام نہیں لیا۔ یہ دفع الوقتی کی کارروائی ہے۔ اس کی وقعت طفل تسلّی سے زیادہ نہیں" یہ جملہ اصل میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی پر ہے کیونکہ اڈیٹر اہلحدیث کے جواب کا مضمون حضرت شاہ صاحب کے مضمون سے مستفاد ہے۔ آگے چلکر اڈیٹر سراج الاخبار نے اس امر کا ثبوت طلب کیا ہے کہ امام بخاری سے پیشتر کے مصنفین میں یہ رواج دکھلاؤ۔ فائدہ اور تنبیہ لکھنے کا دستور تو آجکل کے مؤلفین کا ہے" پھر یہ بتلایا ہے کہ نسفی اور اسماعیلی کے نسخوں میں باب مذکور نہیں ہے اور اس کے ثبوت میں شیخ الاسلام و عینی کی عبارتوں کا اقتباس پیش کیا ہے۔ یہ تو سب کچھ ہو گیا۔ لیکن ذرا میری بھی سنئے اور ٹھنڈے دل سے سنئے۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حدیث مذکور و باب مرقوم میں بڑی لطیف مناسبت ہے لیکن سمجھنے کے لئے عقل و فہم درکار ہے۔ دل و دماغ سے کام لیا جائے تو آسانی سے یہ عقدہ حل ہو سکتا ہے۔ ہم باب و حدیث مذکور کی مطابقت پر حل مشکلات بخاری کے حصہ دوم میں مفصل بحث کر چکے ہیں اور کئی وجہ سے مطابقت ثابت کی ہے (حصہ دوم و سوم عنقریب طبع ہو کر شائع ہونے والا ہے) چنانچہ خلاصہ اس کا ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

امام بخاری نے باب مذکور میں (جو کہ در اصل حدیث کا ٹکڑہ ہے) پہاڑ کی چوٹی پر مابین اہل غنم خیر ہونیکا ذکر کیا ہے اور حدیث صیاح الدیک و نہیق الحمار میں اس طرف اشارہ ہے کہ مابین اہالی دیک و حمار سکونت پذیر ہونا (یعنے شہر یا گاؤں میں رہنا) بھی جائز ہے (مرغ اذان کیوقت بانگ دیا کرتا ہے) لیکن خیریت اہالی غنم میں شعف الجبال پر اقامت کرنے میں ہے۔ کہئے اکیسی باریک مناسبت ہے؟

دوسرے طریق سے سنئے۔ یہ باب کتاب بدء الخلق میں واقع ہے اس باب سے امام بخاری کا مقصود یہ بھی ہے کہ ایسے مواشی جن سے انسانی حوائج رفع ہو سکتے ہیں اون میں غنم (بکری) بدرجہا افضل ہے اور وجہ فضیلت یہ بتلائی ہے کہ ایام فتنہ میں سوائے بکری کے اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ انسان اُسے لیکر دنیا سے یکسو ہو کر پہاڑ کی چوٹی پر بسر کرے۔ اور حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرغ اور گدھے وغیرہ مواشی بھی رفع حوائج انسانی ہی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن ان سے پہاڑ کی چوٹی پر وہ حاجت انسانی (اکل و شرب) پوری نہیں ہو سکتی جو بکری سے ہوگی کیونکہ لبن غنم خورد و نوش دونوں کے لئے کافی وافی ہے لہذا خیریت غنم ہی میں ہے۔ فرمائیے کیسی دقیق مناسبت ہے؟

تیسرے طریق سے ملاحظہ ہو اصل باب تو آیت قرآنیہ کا باب وبث فیہا من کل دابۃ ہی ہے اور وہ جو زیر بحث ہے (یعنے خیر مال المسلم غنم الخ) اس کے ماتحت میں دوسرا باب ہے پہلا باب عام زمینی جانداروں کے متعلق ہے جس میں اس باب کی اور اوس کے تابع بابوں کی سب حدیثیں شامل ہیں۔ اور دوسرا باب اس امر کی تنبیہ کے لئے ہے کہ ان زمینی جانداروں میں سے بعض مبارک ہیں یعنے اُن سے نیک سبق حاصل ہوتا ہے اور بعض منحوس ہیں اُن سے ایذا پہنچتی ہے مبارک جانوروں میں سے ایک تو بکری ہے کہ آدمی فتنہ کے وقت اُس کو باہر جنگل میں چرانے کے سبب سے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے دوسرا مرغ ہے یہ سحر کیوقت بانگ دیتا ہے اور زاہد لوگ اوس کی بانگ سے وقت کا اندازہ کرکے عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔ منحوس جانوروں میں ایک تو گدھا ہے کہ اس کی عادات بھی خراب ہیں اور آواز بھی منکر ہے۔ ایک چوہا ہے جو گھر کے اسباب اور کھیتوں کو بہت نقصان پہونچاتا ہے۔ ایک چھپکلی ہے کہ موذی ہے۔ ایک سانپ ہے جو زہریلا جانور ہے۔ ان سب (مبارک و منحوس) جانوروں کا ذکر اس باب زیر بحث میں کیا گیا ہے۔ اور ترجمۃ الباب گو خاص ہے لیکن ان مذکورہ بالا جانوروں کو اس سے برابر تعلق ہے۔ کیونکہ جو مبارک جانور ہیں اون کو تو جنسیت کے لحاظ سے تعلق ہے۔ اور جو منحوس ہیں اون کو ضدیت کی رو سے۔ اور یہ امر کہ کسی شئے کے ذکر میں اس کی جنس یا ضد کو ذکر کرنا قرآن مجید میں عام طور پر ہے اور فصحاء کے نزدیک متعارف ہے بس دیکھئے کہ کس لطیف طریق سے مناسبت ثابت ہو گئی والحمد للہ علی ما الہم و انعم۔

آگے چلکر اڈیٹر سراج الاخبار نے مقدمہ فتح الباری سے (جس کو انہوں نے غلطی سے مقدمہ صحیح بخاری لکھا ہے) ابو الولید باجی مالکی کا قول نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

"جامع بخاری ناتمام تھی بہت جگہ سفید یعنی خالی تھی۔ کہیں ترجمہ باب تھا تو حدیث ندارد اور کہیں حدیثیں ہیں تو باب نہیں۔ ناسخین نے اُن سب کو آپس میں ملا دیا (ملخصاً)"

اس کا مفصل جواب ہم حل مشکلات بخاری حصہ اول میں از صـ۳ـ تا صـ۸ـ دے چکے ہیں اور چار قوی دلیلوں سے اوس کا غلط ہونا ثابت کر چکے ہیں

(باقی باقی)

خاکسار

محمد ابو القاسم بنارسی

محلہ دارانگر۔

فتاوے

س نمبر ۱۵۳ - صدقہ کے مال کو تعمیر مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ مصارف صدقات جو قرآن شریف میں مذکور ہیں اون میں یہ نہیں ہے۔ (راقم ابو عبد المنان محمد نعمان آرہ)

ج نمبر ۱۵۳ - آیت قرآنی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ میں ایک لفظ فی سبیل اللہ بھی ہے اوس کے معنے میں جمہور مفسرین کا قول یہی کہ اس سے مراد جہاد کے اخراجات ہیں ان کے نزدیک تو جائز نہیں کہ تعمیر یا مرمت مساجد وغیرہ میں لگایا جائے بعض اس لفظ کو عام لیتے ہیں اور وہ فی سبیل اللہ کے معنے کرتے ہیں عام نیک کام کچھ بھی ہو اسلئے اون کے نزدیک جائز ہے تفسیر معالم وغیرہ میں یہ قول ملتا ہے خاکسار کا رجحان بھی ادہر ہے۔

س نمبر ۱۵۴ - کیا جناب رسول خدا کی بیٹیاں جو عتبہ وعتیبہ وغیرہ کے نکاح میں تھیں جب ان کا نکاح ہوا تو عتبہ وغیرہ مسلمان تھے؟ (راقم جلال الدین سکنہ خانیوال)

ج نمبر ۱۵۴ - یہ نکاح مشرکوں سے نکاح کرنے کی ممانعت سے پہلے کے تھے ابو العاص سے بھی اسی زمانہ نکاح ہوا تھا۔ جو اوس کے مسلمان ہونے پر دوبارہ نکاح کرایا گیا۔

س نمبر ۱۵۵ - حضرت عمرؓ نے وفات کے وقت فرمایا۔ ہم عذاب اس قدر ہو رہا ہے کہ اس وقت میرے پاس زمین برابر سونا ہو تو خیرات کر دونگا۔ یہ عذاب کیا باعث ہے کہ ایسے شخص کو عذاب ایسا ہو۔؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۵۵ - یہ روایت میری نظر سے نہیں گذری یہ یقیناً دشمنان فاروق کی گھڑی ہوئی ہے البتہ یہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ دعا کرتے تھے خدایا سلطنت کے متعلق میری

نیکیوں اور برائیوں کو برابر کر دیجیو اور مجھ سے سوال نہ کیجیو (خوف خدا کی بات ہے رضی اللہ عنہ)

س نمبر ۱۵۶ - اونٹ کے گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے معلوم نہیں ہوتا۔ (محمد تسیر الدین - ضلع دیناجپور)

ج نمبر ۱۵۶ - اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے لبقول امام نووی خلفاء اربعہ اور ائمہ ثلاثہ (مالک۔ ابوحنیفہ اور شافعی) رضی اللہ عنہم اور جمہور علماء اس کے منکر ہیں جو لوگ اس کے قائل ہیں اون کی سند حدیث ہے جس میں فرمایا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیا کرو لیکن اس کی عقلی وجہ میری ناقص سمجھ میں نہیں آئی میں تو ایسے امور کو تعبدی امور جانتا ہوں۔

س نمبر ۱۵۷ - ہندوستان میں کعبہ کی پہچان قطب تارہ پر ہے کہ اگر دائیں کندھے یعنی شانہ پر ہے تو منہ کعبۃ اللہ کی طرف ہے لیکن اس جگہ بالکل برخلاف یعنے دریائے فرات کے کنارہ یہ جگہ آباد ہے یہاں قطب تارہ کو بائیں کندھے کے پیچھے کی طرف کرکے نماز پڑھتے ہیں اس کے واسطے بھی کچھ حکم ہے یا نہیں یہاں یہ سب اہل شیعہ ہیں اور بالکل بے علم نہ وضو کریں اور جو نماز پڑھیں وہ ایسی کہ خدا پناہ یعنی راستوں میں جس جگہ چاہا وہاں نماز شروع کر دی اور سامنے اپنے خاک شفا کی ٹکیہ رکھ لی اب ہم اہل سنت جماعت کس طرح سے ان کی پیروی کریں اگر سوال کریں کہ کعبہ کس طرف ہے تو ہاتھ سے اشارہ کر دیتے ہیں کہ اس طرف اگر وجہ اور دلیل دریافت کریں تو جواب ندارد اس وجہ سے آپ سے دریافت طلب یہ مسئلہ ہے اور ہم چند اہل سنت جماعت ہندوستانی عالموں کے طریقہ پر نماز ادا کر رہے ہیں اگر یہ عمل ادنکے کہنے کے بموجب سمت کعبہ درست ہے تو ہماری نماز درست ہے یا نہیں اگر نادرست ہوئی تو ہم کو اس کی قضا کرنی چاہئے یا نہیں؟ (عبدالرزاق ٹائم کیپر - عبادان

انگلو پرشین کمپنی ڈاکخانہ محمرہ - خلیج فارس)

ج نمبر ۱۵۷ - ایران چونکہ صحابہ کرام کے زمانہ سے اسلامی ملک ہے اس لئے قرین قیاس ہے کہ کعبہ کا رخ جو اس ملک میں مروج ہے ٹھیک ہوگا مزید تسکین کے لئے قبلہ نما کو دیکھ لیا کریں بس اس سے زیادہ فکر کی بات نہیں۔

س نمبر ۱۵۸ - مسبوق اگر امام کے ساتھ رکوع پالے تو وہ رکعت پوری ہوگی یا نہیں جواب قرآن وحدیث سے ہو اس مسئلہ میں علماء اہلحدیث میں اختلاف ہے قول محقق کیا ہے۔؟ (راقم محمد عیسیٰ موضع بڑمبا ضلع ہوگلی بنگال)

ج نمبر ۱۵۸ - اختلاف ہے میرا عمل یہ ہے کہ میں اس رکعت کو محسوب نہیں کیا کرتا کیونکہ دو رکن (قیام اور فاتحہ) فوت ہوتے ہیں یہی قول محقق ہے رکعت ہونے کی دلیل نہیں ملتی۔

س نمبر ۱۵۹ - آیت اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ سے دریائی کل جانور حلال مفہوم ہوتا ہے اور حدیث ھو الطھور ماءہ والحل میتتہ سے دریائی کل جانور مردہ حلال معلوم ہوتا ہے چنانچہ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے فقط مینڈک وغیرہ کو بعضوں نے حرام کہا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے ہاں حنفیہ کے نزدیک سوائے اقسام مچھلی کے اور جانور دریائی حرام ہے دلیل اون کی اُحِلَّ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ۔ زاد المعاد نے اس حدیث کو حسن بھی کہا ہے کیا اس حدیث سے عموم کی تخصیص نہیں ہوسکتی جیسا کہ احناف تخصیص کرتے ہیں اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟ (ر ر)

ج ۱۵۹ - دونوں روایات میں تعارض نہیں تو تخصیص کہاں تخصیص فرع تعارض کی ہے الحل میتتہ ان جانوروں کے حق میں ہے جو دریا کے اندر رہیں کما لفظ الا صلاحیتہا احل لنا میتتا ... بیرون دریا مراد ہے فلیتفکر

التصحیح

متفرقات

مسلم پریس کانفرنس ہمعصر [illegible] کے ایڈیٹر نے بر موقع تحریک کی ہے کہ مسلمانان پریس کی ایک انجمن ہونی چاہئے۔ اہلحدیث کا چونکہ اصول ہے۔ جو علماء منطق یا بالفاظ دیگر صاحب شرع نے سکھایا ہے۔ کہ باوجود اختلاف کے مشترک قومی کاموں میں سب ایک ہو جایا کرو۔ اللہ اکبر کیسا سنہری اصول ہے۔ ھو ید اللہ علی الجماعۃ (اہلحدیث) یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے مشترک کاموں میں غیروں کے سامنے ایک ہاتھ ہوا کریں۔ ہماری حالت کیسی افسوسناک ہے۔ کہ ہم نے شرعی احکام تو چھوڑے تھے۔ یورپی تمدن کی بھی پرواہ ہم کو نہیں رہی جس کے علوم کے طفیل سے ہم دوسروں پر فخر کیا کرتے ہیں۔ آج یورپ میں ہر ایک قوم اور سوسائٹی کی مجالس اور کانفرنسیں ہیں۔ نہیں ہیں تو ہماری۔ ہمارے نزدیک یہ مسئلہ قابل بحث نہیں۔ اسکو عملی شکل میں لانے کے لئے جلدی کرنی چاہئے۔ آسان صورت یہ ہے کہ معزز اڈیٹر ہمعصر [illegible] لاہور آئیں۔ لاہور کی اسلامی اخبارات کو جمع کرکے قواعد ضوابط بنا دیں۔ مناسب ہو تو صوبہ پنجاب (مع دہلی) کے اسلامی اڈیٹران کو بھی بلا لیں۔ بس یہی ایک صورت ہے۔ اسلامی پریس کے قیام کی۔ مضامین لکھنے سے کچھ نہ ہوگا۔ تحریک کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔

اہلحدیث کی رفتار

بہی خواہان اہلحدیث سنکر خوش ہونگے۔ کہ انکی کوشش سے جولائی اور اگست کی رپورٹ اچھی ہے یعنی دو مہینوں میں خارج (۵۲) اور داخل (۱۹۴) ہوئے۔ مگر اس کثرت میں رمضان کی تخفیف قیمت اور غریب فنڈ کو بھی بہت کچھ دخل ہے لیکن باوجود اس کے اخبار اپنی سابقہ حالت پر ابھی نہیں پہنچا جس پر ضمانت سے پہلے تھا۔ اس لئے احباب کو اس کی ترقی اشاعت سے غافل نہ ہونا چاہئے۔

چاہئے جن جن احباب نے توجہ فرمائی ہے جزاھم اللہ

خانگی کیفیت عبداللہ امرتسری [illegible] کی بہت کمی ہے۔ میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ جو زندہ ہے۔ عزیز عطاء اللہ اور [illegible] کے گھر میں بھی لڑکی پیدا ہوئی جو پیدا ہوتے ہی مر گئی۔ انا للہ

اہلحدیث اندفنڈ گزشتہ اشاعت کے بعد از امرتسر [illegible] سابقہ [illegible] کل [illegible] از قصبہ [illegible] مرسلہ محمد یعقوب صاحب [illegible] مرسلہ حافظ محمد [illegible] صاحب رحیم آباد از [illegible] مرسلہ مولوی اسمٰعیل صاحب [illegible] اہلحدیث فنڈ کو ترقی دینے کیلئے تجویز زیر غور ہے۔ کہ عید مبارک کے کارڈ چھپوائے جاویں۔ اس کے علاوہ کوئی عمدہ تجویز کسی صاحب کے خیال میں آوے تو اطلاع فرماویں۔

غریب فنڈ [illegible] از محمد یعقوب صاحب [illegible] از شیخ عبدالرزاق صاحب از [illegible] از فتوے فنڈ [illegible] از عبدالحمید شاہ کوٹ [illegible] ضلع کیمبل پور (سائل) [illegible] کل [illegible] ایک اخبار بنام سائل [illegible] اور ایک اخبار بنام کفیل الدین موضع پانچ گرے ضلع پورنیہ بنگال۔ قیمت [illegible] باقی [illegible]

دعاء صحت محمد بخش الدین نامہ نگار اہلحدیث عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ناظرین سے دعا کے ملتجی ہیں۔ اللھم عافہ واعف عنہ

قبول اسلام رنگون میں عید کے روز ایک مدراسی لڑکی بطیب خاطر مسلمان ہوئی۔ نام فاطمہ رکھا گیا۔ اور محمد قاسم کے ساتھ نکاح کیا گیا

دعاء غائبانہ اہلحدیث کے بڑے حامی اور بہی خواہ بابو جان محمد صاحب امرتسری کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور اور بابو عبدالکریم کلرک ملٹری [illegible] میرٹھ۔ اور بابو غلام محمد صاحب [illegible] راولپنڈی وغیرہ [illegible] خدمات پر جانے والے ہیں۔ ناظرین دعا کریں کہ بخیر و عافیت واپس آویں۔

جنازہ غائبانہ مولوی احسان احمد صاحب [illegible] کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے دوست [illegible] اہلحدیث [illegible] کہ احباب اہلحدیث سے نماز جنازہ اور دعاء مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اللھم اغفرلہا

تقریظات

اسلام کی صداقت و اسرار اسلام کی خوبیاں [illegible] اسلام کی ترقی و اسرار اسلام کے حسنات اور اسلامی حقوق اور اسلام کا اخلاق اور اسلام کے نواہی اور [illegible] سب کتابیں نوجوانوں کو پڑھنے کے قابل ہیں۔ پتہ منیجر رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد

اراکین میگزین اس میں قوم کی اصلاح و ترقی کی بابت ایک ماہواری رسالہ لاہور سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ دفتر امرتسر میں ہے۔ سالانہ [illegible] پتہ منیجر اراکین میگزین امرتسر

تاثیر کتب سیف الموحدین۔ اظہار سنت کہاں سے ملتی ہیں۔ زبان اردو میں کوئی ایسی کتاب جس میں معنے الفاظ کے علاوہ ہر ایک لفظ کے ساتھ مصادر بھی درج ہوں۔ ایسا کوئی ماہوار رسالہ جو معلم و متعلم دونوں کو مفید ہو کہاں سے مل سکتا ہے۔ محمد یعقوب از قصبہ [illegible]

اعلان برائے طالبان احقر نے کتاب [illegible] دفاع ذات البین وقاطع الفجار جسکو احباب اہلحدیث نے طلب فرمایا تھا۔ بذریعہ وی پی روانہ کئے۔ لیکن میرے احباب نے انکار کیا۔ احقر کا نقصان کرایا۔ لہذا چند خطوط کتابوں کی طلبی میں میرے پاس آتے ہیں۔ انکو جو روانہ کرنے سے مجبور ہوں۔ [illegible] دو نسخہ میرے پاس تھے۔ الخصوص ولایت احمد [illegible] باوجود [illegible] موجود ہونے کے واپس کیا۔ [illegible] روانہ کرکے معافی چاہتا ہوں۔ شکایت باقی نہیں فقط [illegible]

جواب [illegible] رمضان المبارک میں [illegible] تفسیر جامع [illegible] نواب قطب الدین صاحب [illegible] موجود ہے۔ [illegible] تصنیف [illegible] موجود ہے [illegible] فقرے [illegible] خرید [illegible]

اطلاع عام رمضان میں جو اہلحدیث کی قیمت میں تخفیف کی گئی تھی۔ اس کی میعاد گذر گئی (احباب مطلع رہیں)

انتخاب الاخبار

اسوقت دو طرف جنگ زوروں پر ہے جن میدانوں میں روسیوں سے آسٹریا اور جرمن فوجیں برسر جنگ ہیں۔ اونکو مشرقی رزمگاہ کہتے ہیں۔ اور یہ میدان آسٹریا اور جرمنی کے مشرق میں ملک پولینڈ اور گلیشیا میں واقع ہیں۔ اور بلجیم اور فرانس میں جہاں جرمنی۔ فرانس اور انگلستان کی فوجوں سے لڑ رہا ہے۔ اسکو مغربی رزمگاہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس ہفتہ کا سب سے افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ حضور وائسرائے ہند کے صاحبزادے لفٹنٹ ہارڈنگ فرانس کے میدان جنگ میں زخمی ہوگئے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے جرمنی جنگی جہازوں پر حملہ کرکے اس کے تین کروزر اور دو تباہ کن جہاز غرق کردیئے۔

انگریزی جہازوں میں سے کسی کا بھی نقصان معلوم نہیں ہوا۔

جرمنی کا ایک جنگی جہاز میگڈے برگ روسی ساحل کے قریب بالٹک میں دھنس گیا۔ اسپر دو روسی جنگی جہازوں نے حملہ کرکے اسکو تباہ کردیا۔

جرمنوں نے بلجیم کے شہر لووین کو جلا کر نیست و نابود کردیا۔ اس شہر کی آبادی ۴۵ ہزار کی تھی۔ اس کا کتب خانہ اور یونیورسٹی بلجیم میں مشہور تھے۔

ہندوستان کی دیسی فوجیں بھی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔ ولایت میں اسپر اظہار خوشی کیا گیا

بحر شمالی میں جرمنوں نے جو سرنگیں بچھا رکھی ہیں ان سے پانچ جہاز غرق ہوگئے جن میں سے دو انگریزی جہاز تھے۔

جرمن فوجیں بڑی بے جگری سے انگریزی فوجوں پر حملہ کرتی ہیں۔ کیونکہ برطانیہ کے فرانس کی حمایت کرنے پر جرمنوں کو سخت رنج ہے

انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کے اوپر بار دیگر جرمنوں نے ایسے بیباکانہ اور خوفناک حملے کئے۔ کہ انہیں اپنی جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

بلجیم میں انٹورپ کے سوا تمام ملک پر جرمن فوجیں قابض ہوگئی ہیں۔ اس لئے اب وہ انٹورپ کا بھی محاصرہ کرنے پر آمادہ ہیں

جرمن فوجوں نے برسلز دارالحکومت بلجیم کو مورچہ بند کرلیا ہے۔ اور وہاں کی انگریزی آبادی کو ۲۴ گھنٹے کے اندر شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

جرمن فوجیں چونکہ بڑی تیزی سے پیرس دار السلطنت فرانس کی سمت بڑھ رہی ہیں۔ اسلئے فرانسیسی گورنمنٹ پیرس سے مقام بورڈو کو جو پہلے دارالخلافہ سے قریباً تین سو میل دور ہے۔ منتقل کردی گئی ہے

جرمن فوجیں پیرس سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ (یوم اشاعت اخبار کا حال خدا جانے؟)

پیرس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عورتیں اور بچے یہاں سے چلے جاویں۔

پیرس کے گرد بیرونی قلعوں کا حلقہ ۸۰ میل کے قطر میں ہے

۱۸۷۰ء میں فرانس اور جرمنی میں جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس میں یکم ستمبر کو جرمن فوجوں نے بمقام سیڈان فرانسیسیوں کو سخت شکست دیکر سلطنت فرانس کو دیوالا کردیا تھا۔ اس لئے اس لڑائی میں بھی جرمن فوجیں اس واقعہ کو تازہ کرنے کے لئے بڑی بے جگری سے لڑ رہی ہیں

فرانس کا پریذیڈنٹ پیرس سے بورڈو نئے دار الخلافہ کو روانہ ہوگیا ہے۔

پیرس پر ایک جرمن ہوائی جہاز بم کے گولے پھینک رہا تھا۔ دو فرانسیسی ہوائی جہازوں نے اسپر حملہ کیا۔ لیکن جرمنی کا ہوائی جہاز اتنا اونچا ہوگیا۔ کہ فرانسیسی ہوائی جہاز اس تک نہ پہنچ سکے۔

اس کے بعد ان فرانسیسی ہوائی جہازوں نے ایک اور جرمن ہوائی جہاز پر حملہ کیا۔ اور دو جرمنوں کو مار ڈالا۔

فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے سنگورسٹ اور لونگوی کے علاقہ میں ولیعہد جرمنی کی فوجوں کو پسپا کردیا ہے۔

ملک معظم شاہ جارج کے بڑے بیٹے ولیعہد سلطنت بھی اپنی فوج کے ساتھ میدان جنگ کو جانے والے ہیں

جرمنی کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ روسی پیشقدمی کو روکنے کیلئے جرمن بہت بڑی فوج جمع کر رہا ہے

روسی سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ روسیوں نے ملاسب اور وارسا میں آسٹریوں کو سخت شکستیں دی ہیں

روسی سٹاف نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی پروشیا میں روسیوں کی شکست کا باعث یہ ہوا۔ کہ جرمن فوجوں کو یکایک کمک پہنچ گئی۔ ساتھ ہی جرمنوں کی محاصرہ کی توپیں بھی پہنچ گئی ہیں

اس لڑائی میں روسی جنرل سیمسن کاف مارا گیا

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹریا ڈویژن مقیم زولوکزد کو شکست دی جس میں آسٹریا کمانڈر مارا گیا۔ ۱۰۰ افسر ۴ ہزار سپاہی ۳۰ توپیں۔ روسیوں کے ہاتھ آئے۔

روسی سرکاری اعلان کے مطابق لمبرگ کے نواح میں روسیوں نے آسٹریوں کو شکست دیکر ان کی ۱۵۰ توپیں گرفتار کرلی ہیں

برسلز میں جرمن سپاہی نہایت شائستگی سے گذرتے ہیں۔ اور بازار سے جو خریدتے ہیں۔ پیسے دیکر خریدتے ہیں

بقول اخبارات پیرس میں ہر وقت جرمنی کے پہنچنے کا خطرہ لگ رہا ہے۔

جاپان۔ کیاؤچاؤ (چین کا جرمن علاقہ) کے سات جزیروں پر قبضہ کرلیا ہے

محکمہ بحری سے حضور وائسرائے کو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ انگریزی جہازات سپیڈی اور لنسٹیل سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئے۔

فرانسیسی جنرل گیلینی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں آخری دم تک پیرس کی مدافعت کرونگا۔

جرمن افواج پیرس سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں

پیرس کے قلعے جرمن سپاہ کو ۱۶ میل تک ہٹاتے رکھیں گے

دہلی کے مقدمہ بم کا حکم ۱۵ اکتوبر کو سنایا جاویگا

البانیہ کے مسلمان دورازو (دار السلطنت البانیہ) پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

مومیائی

۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور دیگر دماغی سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب حاجی محمد عثمان صاحب مرچنٹ تہانہ ی اپنے باسے رقمطراز ہیں:۔ کہ جناب حکیم جی صاحب۔ السلام علیکم۔ عرض ہے کہ جناب کی مومیائی مجھے اور میرے احباب کو بہت مفید ثابت ہوئی۔ از رو کرم چار چھٹانک چار ٹکیہ مومیائی بذریعہ ویلو ارسال فرمادیں (۵ اگست ۱۹۲۴ء)

جناب مولوی محمد صدیق صاحب وکیل ضلع نظام آباد (دکن) تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ جنابمن۔ بعد از سلام مسنون واضح ہو۔ از ین قبل ایک چھٹانک مومیائی منگوائی گئی جس کا استعمال جاری ہے۔ بفضل الٰہی فائدہ ہوا۔ براہ مہربانی اور ایک آدھ پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی بپتہ ذیل بھیجکر ممنون فرمادیں (۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ)

قیمت فی چھٹانک عہ ۲ روپیہ دو چھٹانک سے چار چھٹانک تک مع محصول۔ غیر ممالک سے محصول وغیرہ علاوہ

ملنے کا پتہ
پروپرائٹر طوبی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام وعلمائے فرنگ۔ اسلام کی فضیلت پر یورپین علماء کی آرا کا مجموعہ ۔ ۴ر

نہایت مفید و قابل قدر کتابیں

۵۲

قسطنطنیہ قسطنطنیہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایۂ تخت ہے بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات قابل دید عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک محلوں اور بازاروں کے درج ہیں۔ رعایتی ۱۲ ر

فتح قسطنطنیہ یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی بواعث ترکی کے اعلیٰ فوجی نظام فتح کے مختصر حالات وکوائف۔ ترکوں اور یونانیوں کے عہد و پیمان صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خدمت کے موازنات قیمت اصلی ۱۴ر رعایتی ۱۰ر

تاریخ عرب ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے۔ اس میں اہل عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات درج ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۴ر

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ سخت انگیز مناظر اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

تاریخ ٹیونس وطرابلس شمالی افریقہ کی یہ دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت بحری و بری بلاغت و عظمت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں بلکہ دنیا کی بحری تاریخ میں ایک عجیب شوکت رکھتی ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر

تاریخ بلاد الجزائر سلطنت الجزائر ایک زمانہ میں ساحل بحیرۂ روم پر ایک بہت پرشوکت اسلامی بحری طاقت رہ چکی ہے۔ اس کے مطالعہ سے اسلامی شکوہ کا جلوہ نظر آتا ہے رقت خیز حالات۔ اور معلومات کا خزانہ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

حالات ایران ہر دو حصہ مملکت ایران کے حالات۔ دلچسپ رسومات و عادات۔ اور انتظام وغیرہ کا مرقع اندرونی و بیرونی حالات کا فوٹو مفصل حالات مع ایک شجرے کا ذکر۔ قیمت ہر دو حصہ عہ رعایتی عہ

ترکی کی مسلمان عورتیں سلطنت ترکی کی ہر قوم مسلمان یہودی عیسائی وغیرہ مستورات کے رسم و رواج اور قابل دید حالات اصلی عہ رعایتی عہ

فاطمہ علیہ خانم زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ فاضلہ ترکی خاتون کے دلچسپ و سبق آموز حالات اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر

شہنشاہ جارج پنجم یعنی شہنشاہ انگلستان و ہندوستان جارج پنجم و ملکہ معظمہ میری دام اقبالہما کے حالات زندگی مولفہ خان بہادر قاضی عزیز الدین دہلوی۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

جلد پیر پنجاب تذکرہ شعرائے پنجاب اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر
جن لوگوں نے حضرت وارث شاہ صاحب کی ہیر رانجھا پڑھا یا سنا ہے۔ وہ اس کتاب کو دیکھیں جس کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ فاضل اہل علم اور معتبر ہیر اور دوسرے ادبی خیالات کی ہے۔ کہ یہ قصہ کیا دلچسپی مفید معلومات۔ زبان کی سلاست کے لحاظ سے [illegible] شروع میں پیر رانجھا کی سوانح عمری اور وسط میں اور آخر میں پنجاب کی شاعری کی ابتدا [illegible] تمام پنجابی شاعروں کے حالات مذکور ہیں۔ درمیان میں پنجابی نظم [illegible]

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ

[illegible]

تاریخ اسلام

۱۳

مع جغرافیہ عرب

خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

چار ضخیم جلدیں حجم صفحات ...

قیمت

اصلی بے جلد للعہ مجلد للعہ

رمضان المبارک سے شوال المکرم تک رعایت

بے جلد ۱۲ مجلد اعلیٰ ...

(۱) نہایت تحقیق اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی گئی ہے۔ (۲) زبان شستہ و شگفتہ گویا آپ کوثر سے دھلی ہوئی۔ ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش ہے۔ (۳) فتح شام و عراق پر جس طرح مفصل اور بلیغ المثال انداز بیان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ فصیح صاحب کی خصوصیات میں سے ہے (۴) خالد بن ولید (سیف اللہ المجید) ابو عبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق۔ ضرار بن ازور عمرو بن عاص فاتح مصر اور تمام جانبازان اسلام کے کارنامے عجیب عجیب پیرایہ میں مذکور ہیں۔ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ (۵) انگریز مورخوں کی غلطیوں کا ازالہ بڑی قابلیت سے کیا گیا ہے (۶) خلفاء اربعہ خصوصاً حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی لائف پر مبسوط ریویو ہے۔ جو کسی تاریخ میں نہیں مل سکتا (۷) ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ایسی مستند تاریخ

پیارے رسول کے پیارے حالات

حجم ۲۵۲ صفحات

(مولفہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ)

حضور کی مبارک زندگی کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کے الہامات ملفوظات۔ مکتوبات۔ و قصائد اور دیوان سے انتخاب۔ نہایت دلکش پیرایہ میں مذکور ہیں۔ کاغذ نفیس لکھائی۔ چھپائی دیدہ زیب

قیمت اصلی عہ رعایتی بے جلد ۱۲؍ مجلد عصہ

اردو زبان میں

آج تک نہیں لکھی گئی۔ انہیں اوصاف کو دیکھ کر ملک کے مشہور اہل علم حضرات علامہ شبلی نعمانی۔ مولانا عبداللہ العمادی۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے شیخ عبدالقادر بی اے اڈیٹر رسالہ مخزن وغیرہم اظہار پسندیدگی فرما چکے ہیں

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

حجم ... صفحہ

جملہ اقسام عبادات۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ قربانی وغیرہ احکام دین کے ساتھ مسائل طہارت اور طہارت اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی وغیرہ کو بالتفصیل ایسی خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ... کاغذ لکھائی۔ چھپائی کی درستی سونے پر سہاگہ ہے

قیمت اصلی عہ رعایتی بے جلد ۸؍ مجلد عہ

ملنے کا پتہ

حاجی عبدالغنی منیجر حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ سے طلب کرو

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اخبار اہلحدیث

جلد ۱۱ — نمبر ۴۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جمع واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رئیساں و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداران سے عہ
ششماہی ہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۸ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۷ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ایک ضروری سوال

ایک مخلص دوست نے سوال کیا ہے کہ اہلحدیث اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ چونکہ سوال و جواب عام ناظرین اور جماعت اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

مولانا ادام فیوضکم

السلام علیکم۔ آپکا اور مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہم کا دعوےٰ ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں۔

اہلحدیث کون تھے؟ اس ہیچمدان کے خیال میں اہلحدیث وہ لوگ تھے جو کسی خاص مجتہد کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مسئلہ کو پہلے قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ صحابہ کرام کے عمل سے تلاش کرتے۔ پھر مجتہدین کی عرق ریزی سے فائدے اٹھاتے۔ پھر اپنا دماغ خرچ کرتے۔

(نوٹ۔ اصل مذہب بھی یہی ہے۔ احقر بھی اسی کو قابل عمل یقین کرتا ہے)

کیا وہ اہلحدیث کہلاتے ہے؟ میرے خیال میں اس وجہ کہلانے اپنے آپ کو اس نام سے بالکل نہیں گردانا بلکہ دوسرے علماء نے واسطے شناخت ان کا نام ایسا رکھ دیا۔ کیونکہ حنفی مالکی۔ شافعی حنبلی کے مقابلہ میں انکا نام اہلحدیث رکھا۔ انہوں نے اپنے نام ساتھ یہ لفظ بالکل نہیں لگایا۔

کیا عامی لوگ بھی اہلحدیث کہلا سکتے ہیں؟ جو ہر ایک قسم کے جوہری وہ ہے جو ہر ایک قسم کے جوہر میں پوری مہارت رکھتا ہو۔ ہر فرد جوہری نہیں ہے۔ مولوی وہ ہے جو کہ علوم شرعیہ عربی۔ فارسی سے واقف ہو۔ ہر آدمی مولوی نہیں کہلا سکتا۔ بالکل اسیطرح اہلحدیث وہ ہیں جو کہ مذکورہ تعریف پر پورا اترے۔ جس کو قرآن مجید پڑھنا نہیں آتا۔ یا بالکل ان پڑھ ہے وہ اہلحدیث کس طرح ہوسکتا ہے۔

آجکل کے اہلحدیث ان پڑھ یا معمولی لیاقت کے آدمی کیا ہیں حضرت مولانا۔ آپ صاف فرمادینگے۔ اگر احقر آپ کے پیروی کو اپنا مقلد کہے۔ جو کہ در اصل صحیح ہے کیا وجہ ہو اسکا جواب یہ ہے کہ میں قرآن مجید کو نہیں جانتا اور نہ ہی حدیث شریف کو۔ لہذا میرے لئے ضروری ہے کہ میں آپ کے علم پر بھروسہ کروں اور آپکے فتوے پڑھ کر اس کے مطابق عمل کروں۔ بس اسی کو مقلد کہتے ہیں لہذا اس بات سے بخوبی ثابت ہے کہ عامی لوگ مقلد ہوتے ہیں۔ خواہ آپکے یا مولوی ابراہیم صاحب کے یا اپنے شہر کے قاضی کے۔

اطلاع۔ گذشتہ پرچہ کا نمبر غلطی سے ۴۵ لکھا گیا تھا ناظرین اسکو ۴۶ سمجھیں۔ (ایڈیٹر)

کیا اپکا مقلد اچھا ہے یا ائمہ اربعہ کا؟	میرے خیال میں ائمہ اربعہ کا مقلد آپ کے

مقلد سے اچھا ہے ۔ کیونکہ وہ عالم بے بدل فاضل اجل تھے ۔ اُن کے علم میں اور تقوی میں کسیکو کلام نہیں ۔ انہوں نے اپنی زندگیاں فی سبیل اللہ خرچ کردیں اور اپنے مرشد کامل و پیر اکمل حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے فقہ تدوین کی اور نہایت جانفشانی دیانتداری اور ہر طرح کی مصیبت جھیلنے سے ہر ایک مسئلہ کی بال کی کھال نکالی اور کتابیں تصنیف کیں ۔ تاکہ عام مسلمین ان کی تصنیفات سے مستفید ہوویں ۔ اور جو کچھ کیا فی سبیل اللہ کیا ۔ اور آپ بھی اون ہی بزرگوں کے خوشہ چین ہیں ۔

نتیجہ

لہذا صاف ثابت ہے کہ عامہ مسلمین کا مقلد ہونا ضروری ہے اور ائمہ اربعہ کا مقلد موجودہ عالموں کے مقلدوں سے اچھا و افضل ہے ۔

مذاہب خمسہ

مذاہب اربعہ لکھا جاتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ ان چاروں اماموں کے مقلدین نے اہل سنت والجماعت کو چار ٹکڑوں میں تقسیم کردیا ہے اور یہ تقسیم نہایت ہی بری ہے ۔ وغیرہ وغیرہ لیکن جب سے ایک گروہ نے دعوے کیا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں ۔ اور ہم ہی اصل مسلمان ہیں اور ہم سے ہمارے پانچ گروہ ہوگئے ہیں حنفی شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی ۔ اہلحدیث اس قسم کے الزام میں جیسے کہ ایک حنفی پر تشنیع کی جاسکتی ہے ۔ بالکل اتنی ہی کا اہلحدیث بھی مستحق ہے ۔ سرمو فرق نہیں ہے لہذا بالکل واضح ہوگیا کہ مذکورہ بالا پانچ گروہوں میں شامل ہوجنہوں نے اہل سنت والجماعت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر ڈالا ہے ۔

ہم کو کیا کہلانا چاہیئے؟	اس بات میں ہمکو کسی پیر اور شخص ۔ عالم ۔ مجتہد ۔ بادشاہ

امیر کی تابعداری نہیں کرنی چاہیئے بموجب اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ۔ اب دنیا کی ساری کتابوں کو الگ رکھ دیجئے کہ قرآن کریم ہمارا نام کیا رکھتا ہے ۔ کیونکہ لڑکے کا نام اُس کا باپ ہی رکھتا ہے ۔ آیئے قرآن مجید کھولئے ۔ اور پڑھئے ۔

(۱) وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ (۱۴ ۔ ۹۱) (۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (۶ ۔ ۱۶۳) (۳) فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۱۰ ۔ ۷۳) (۴) وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ (۲۲ ۔ ۷۸)

قرآن مجید میں شاید پچاس دفعہ مسلمین کا لفظ آیا ہے اگر اور زیادہ فہرست دوں تو بہت لمبی ہوجاویگی ۔ درخانہ اگر کس است یک حرف بس است ۔ مولانا آپ عالم فاضل ہیں بلکہ باریک بین ہیں ۔ میرے خیال میں یہ بھی ایک ٹھوکر ہے ۔ جو کہ ہم نے کھائی ہے اور فرقہ فرقہ مبارک اسلام کو کردیا ہے کوئی اہلحدیث ہے کوئی حنفی کوئی حنبلی وغیرہ وغیرہ ۔

نتیجہ

ہم کو مسلمان کہلانا چاہیئے اور شرع میں

مقدم قرآن مجید ۔ پھر حدیث شریف پھر اصحابہ کرام کے اقوال و افعال پھر ائمہ مجتہدین کی محنت اور جانفشانی کی قدر کرنی چاہیئے اور دعا مانگنی چاہیئے توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۔ آمین ۔ والسلام ۔

احقر العباد غلام حسین کلرک محکمہ نہر

اہلحدیث ۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں سچا مذہب اسلام وہی ہے جس کی تعلیم حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو دی اور اپنے سامنے عمل کرتے اوسکو دیکھا وہ کیا تھا ۔ قرآن اور سنت نبی علیہ السلام ۔ اصل دین اسلام بس یہی دو ہیں اور بس ۔ انہی دو کی وجہ سے ہمارا نام مسلمان تھا یعنی تابعدار آج اگر اس صورت اور شکل کو دیکھنا ہو کہ اسلام جو کچھ حضور علیہ السلام سکھا گئے تھے کہاں ہے تو اس کی پہچان صاف ہے کہ ہر ایک فرقہ کے انتسابات کو دیکھا جائے کہ وہ کس کس طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یعنی جو فرقہ اسلام کی ہیئت میں ایسے کچھ اجزاء داخل کرتا ہے جنکا دخول نہ حضور کے حکم سے ہوا نہ حضور کے زمانہ میں تھا تو وہ سمجھا جائیگا کہ وہ فرقہ اسلام میں بوجہ چند باتیں اضافہ کرنے کے جدید اور جو فرقہ اپنے اندر کسی زائد بات کو یہانتک کہ اپنی نسبت کو بھی داخل نہیں کرتا وہی اسلام کا نمونہ اور وہی قدیم ہے آج جس فرقہ کا نام اہلحدیث ہے اس کا دعویٰ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

یہ فرقہ نہ تو اپنی نسبت کسی غیر کی طرف کرتا ہے نہ کرنا جائز جانتا ہے اس فرقہ کا نام (اہلحدیث) بھی اسی بنا پر ہے کہ یہ لوگ سوائے قرآن و حدیث کے کسی اور کلام کو حجت شرعی نہیں جانتے ہاں یہ بات میں صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ اس فرقہ کا نام جو اہلحدیث بولا جاتا ہے یہ نام مسلمان کی طرح مذہبی اسم یا لقب نہیں بلکہ علمی طریق کا اظہار ہے اسلیئے کوئی شخص اگر قرآن و حدیث پر عمل کرے اور اپنی نسبت کسی غیر کی طرف نہ کرے

علم الفقہ ۔ علم فقہ کی لطیف بحث ۔ شافعی مذہب ۔ ۔۔۔

تو گو وہ شخص اہلحدیث نہ کہلائے تاہم وہ اہلحدیث کی اصطلاح میں اہلحدیث ہے گو وہ اپنا نام مسلمان ظاہر کرے اور مسلمان کے سوا کوئی دوسرا نام اپنے پر بولنا پسند نہ کرے اس سے ثابت ہوا کہ اہلحدیث مذہبی نام نہیں مذہبی نام صرف مسلمان ہے اور یہ نام عملی ہے اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ ایک شخص جس کا نام والدین نے ابراہیم رکھا ہے اس کی علمی زندگی کے لحاظ سے اسکو مولوی ابراہیم کہا جاتا ہے اگر وہ اپنے دستخطوں میں صرف ابراہیم لکھے تو بھی وہ مولوی ابراہیم ہے

عام و خاص میں کیا فرق ہے؟

رد المختار میں شامی نے لکھا ہے حنفی وہ ہے جسے مذہب حنفی میں بصیرت اور واقفی ہو جس کو مذہب سے واقفی نہیں اس کا اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہنا ایسا ہے جیسے وہ اپنے آپ کو نحوی یا منطقی کہنے لگے (جلد ۳ مصری صفحہ ۱۹۶) اس تعریف سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان میں حنفیوں کی تعداد ہزار پانسو سے زیادہ نہ ہوگی کیونکہ ایسے لوگ جو مذہب حنفی میں براہ راست بصیرت رکھتے ہوں اسی قدر ہونگے۔ واللہ اعلم۔

تو کیا ہمارے حنفی بھائیوں کو یہ شمار منظور ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اپنا شمار کروڑوں تک پہنچاتے ہیں کیونکہ اس طرح کہ حنفی کی تعریف اُن کے نزدیک ایک تو یہ ہے جو علامہ شامی نے کی ہے جس کو اصطلاح خاص میں رکھکر ایک اور اصطلاح بیان کرتے ہیں حنفی وہ ہے جو امام ابوحنیفہ کی فقہ کا تابع ہو عام اس سے کہ اپنی واقفیت سے ہو یا کسی دوسرے کے بتلانے سے ہو (بہت خوب) یہی اصطلاح اہلحدیث کے متعلق ہے ایک تو وہ اصطلاح ہے جو آپنے لکھی ہے جو قرآن و حدیث کے واقف پر اطلاق پاتی ہے دوسری اصطلاح یہ ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کی تابعداری اپنے نفس پر واجب جانکر عمل کرتا ہو عام اس سے کہ وہ قرآن و حدیث کا خود واقف ہو یا کسی کے بتلانے سے واقف ہوا ہو ان معنے سے وہ عام لوگ بھی جو آجکل اہلحدیث کہلاتے ہیں اہلحدیث ہیں۔ جیسے کہ آجکل عوام حنفی ہیں اسی اصطلاح کو ہم اور ذرہ وسیع کریں تو مسلمان پر بھی اس کا اجرا ہوتا ہے۔ مسلمان وہ ہے جو مذہب اسلام میں براہ راست واقفی حاصل کرکے اُس کا تابعدار ہو ان معنے سے مسلمانوں کی تعداد جتنی ہو گی ظاہر ہے دوسرے معنے مسلمان کے یہ ہیں کہ جو شخص اسلام کا تابعدار ہو عام اس سے کہ خود واقف ہو یا کسی کے بتلانے سے واقف ہوا ہو۔

رہا یہ مسئلہ کہ ائمہ اربعہ کے مقلد آجکل کے اہلحدیث سے جو علماء کو پوچھکر عمل کرتے ہیں اچھے ہیں قابل غور ہے کسی کی اچھائی اور برائی کا علم تو اللہ کو ہے مگر قواعد علمیہ سے جو معلوم ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اصلی مقصود حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت ہے یہی معیار ہے اچھائی اور برائی کا۔ پس اس اصول سے معلوم کرنا آسان ہے کہ مقلدین کو اس منزل تک پہونچنے میں کتنے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں اور اہلحدیث کو کتنے - کچھ شک نہیں آجکل کا مقلد آجکل کے علماء کو پوچھیگا ایک مرحلہ یہ ہوا پوچھیگا تو یہ کہ ہمارے امام نے اس مسئلہ کی بابت کیا ارشاد فرمایا ہے تاکہ ہم انکی پیروی کرکے اطاعت رسول کی منزل پر پہونچیں یہ دو مرحلے ہیں۔ اہلحدیث کو حضور نبوی میں پہونچنے کے لئے صرف ایک مرحلہ ہے یعنی اپنے زمانہ کے عالم کو پوچھکر عمل کرلینا۔ بتلایئے بلحاظ تعداد و قرب مسافت کون اچھا ہے۔ ہاں یہ خیال آپکا کہ ائمہ اربعہ موجودہ علماء سے ہر بات میں افضل تھے واجب الایمان اور قابل تسلیم امر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کا مقلد براہ راست تو ائمہ اربعہ سے نہیں پوچھ سکتا آخر وہ اپنے زمانہ کے کسی عالم سے پوچھیگا کیا موجودہ زمانہ کے مقلد عالم کی نسبت بھی یہی خیال کرنا چاہئے کہ اہلحدیث عالم سے ہر بات میں افضل ہے جہانتک میرا خیال ہے آپ بھی اس کے قائل نہ ہونگے۔

مختصر یہ کہ اہلحدیث نہ کوئی نیا فرقہ ہے نہ اسکا نام (اہلحدیث) کوئی مذہبی اسم ہے بلکہ طریق عمل کا نام ہے جو حسب ضرورت رکھا گیا۔ اس فرقہ کے عامی آدمی بھی اپنے خیال اور اعتقاد (اتباع قرآن و حدیث) کی رو سے اہلحدیث ہیں۔ کوئی شخص قرآن و حدیث پر عمل کرکے اہلحدیث نہ کہلائے تو خدا کرے ان اسکو کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اسلئے میں آپکی دعا میں شریک ہونے کو کہتا ہوں۔

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام والسنۃ ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم الحقنا باھل الاسلام والایقان آمین۔

جنگ یورپ
اور
عربی نصاب تعلیم

جنگ کے متعلق عام شکایت ہے کہ خبریں ٹھیک نہیں آتیں جو آتیں ہیں وہ نہایت ہی مجمل بلکہ مہمل ہوتی ہیں اس شکایت نے یہاں تک طول پکڑا ہے کہ لندن کا امام الاخبار ٹائمز بھی یہی کہتا ہے کہ خبریں کافی نہیں آتیں۔ مگر ہماری رائے ان سب کے برخلاف ہے ہم ان خبروں کو کافی جانتے ہیں ایک مثال سے ہم اس مضمون کو آج سمجھانا چاہتے ہیں۔

عربی نصاب تعلیم کی مختلف شاخیں ہیں ہر ایک شاخ میں استادوں نے یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ بعض کتابیں مفصل ہیں تو بعض بہت تنگ علم نحو میں ہدایت النحو بہت مفصل ہے کافیہ بہت تنگ۔ کافیہ کی شرح۔ ملا جامی بہت تنگ ہے تو رضی بہت آسان اور مفصل۔ علم کلام میں خیالی ایک کتاب ہے جو تنگی میں یہانتک ضرب المثل ہے کہ اوس کی بابت یہ کہا گیا ہے ؎

خیالات خیالی بس بلند ست ٭ نہ انجا جاء قل احمد نہ جند ست

اسیطرح ہر فن کی اصطلاحات ہوتی ہیں کوئی نہیں جانتا کہ خطوط میں مضامین جس بے ضبطی سے لکھو جاتے ہیں تاروں میں اس طرح نہیں لکھے جاتے بلکہ کئی ایک مسودات کاٹکر ایک مضمون بنایا جاتا ہے معمولی تاروں سے آگے چلکر تجارتی کاروبار کے تار اور بھی تنگ ہوتے ہیں ایسے کہ دوسرا کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ جب ہم روزمرہ اپنے برتاؤ میں ایسا کرتے ہیں تو جنگی معاملات میں جنگی لوگوں کے ایسا کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تاروں کے سمجھنے اور ملانے کے لئے ادبی قوت اور ملکہ استدلال کی ضرورت ہے جس سے ہم خیالی اور شرح جامی جیسی کتابوں کو حل کر ڈالتے ہیں۔

مثلاً آج ایک خبر آئی ہے کہ جرمنی نے پایۂ تخت بلجیم پر اتنی رقم کی ٹاکس لگا دی۔ کل خبر آئی ہے کہ فرانس کے وزرا پیرس چھوڑکر دوسرے مقام پر چلے گئے۔ تو کیا ہمیں اتنی بھی عقل اور سمجھ نہیں کہ ہم ان دونوں تاروں سے مطلب نکال سکیں کہ اتنے عرصہ میں اتنے علاقہ میں بڑی بڑی سخت لڑائیاں ہوئی ہونگی جن کا نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ فرانس کو انتقال مکانی کی ضرورت محسوس ہوئی خاصکر جب ہم یہ خبر بھی بطور قرینہ آگے پڑھتے ہیں کہ ایک لڑائی ایسی ہوئی کہ تاریخ میں بے نظیر مانی جائیگی تعجب ہے پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ خبریں کافی نہیں آتیں بلکہ بڑی مجمل ہوتی ہیں جن سے مطلب سمجھ نہیں آسکتا۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس یورپی جنگ کی تار خبریں بھی ہم کو فتوح الشام کی طرح کی آویں جن میں لکھا ہو کہ امیر فوج نے قلم دوات منگائی۔ قلم برداشتہ خط لکھا مہر لگائی اور قاصد کے حوالہ کیا۔ قاصد اونٹنی پر بیٹھکر روانہ ہوا امیر فوج سلئے اوسکو دور تک رخصت کیا۔

اتنی تفصیل نہ تو زمانہ کا اقتضا ہے نہ تاروں میں اس کی گنجائش ہوسکتی ہے بہرحال آجکل کی تار خبریں کیا ہیں اچھی خاصی کتاب خیالی کے خیالات ہیں جس کو حل کرنے والا کوئی کوئی ہوتا ہے جس کی بابت یہ کہا جائے سے

ولے عبد الحکیم از راہ عالی
بحل کردہ خیالات خیالی

باقی جنگ کی خبریں۔ خبروں کے صفحہ میں دیکھئے مختصر یہ کہ جنگ ہولناک ہورہی ہے جس کا اثر تمام دنیا پر نمونہ قیامت قائم کر رہا ہے ہزاروں لاکھوں نفوس بیکار ہیں لاکھوں نفوس بیمار ہیں لاکھوں نفوس جنگ میں مرچکے ہیں اور لاکھوں بے روزگاری سے مر رہے ہیں اور مرینگے۔

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً

ابھی موجودہ حالت کا یہ اثر ہے اگر کوئی اور سلطنت بھی اس آگ میں کود پڑی تو خدا کی پناہ پھر تو قیامت کا نقشہ

زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

پورا نظر آنے لگیگا۔ حفظنا اللہ وعافا دیکھئے اللہ میاں کو کیا منظور ہے۔

قادیانی مشن اور جنگ یورپ

ہمارے پنجابی نبی جناب مرزا صاحب قادیانی کو خدا نے اتنا ملکہ اور قوت عنایت کی تہی کہ آپ کی ایک ایک بات سے بہت سے معانی نکل سکتے تھے جن کی تمثیلات کئی ایک دفعہ ہم بتلا چلے ہیں موجودہ جنگ یورپ کی نسبت بھی مرزا صاحب نے ایک عجیب بات کہی ہوئی ہے جس کی بابت ہمیں یقین نہیں کہ اونکے موجودہ خلیفہ اور اونکے اخبارات تصدیق کریں مگر ہماری غرض ان کی تصدیق پر موقوف نہیں جبکہ خود مرزا صاحب کی تصریحات ہمارے پاس موجود ہیں۔

یورپی قوموں کی بابت مرزا صاحب نے کئی ایک جگہ اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ لوگ یاجوج ماجوج ہیں چنانچہ آپ اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں:۔

ان یاجوج وماجوج ھم النصاریٰ من الروس والاقوام البرطانیۃ

صـ ۲۸

"یعنی روسی اور انگریزی اقوام یاجوج ماجوج ہیں"

پھر کہا ہے:۔

قولنا ان یاجوج وماجوج من النصاریٰ لا قوم آخرون فثابت بالنصوص القرآنیۃ لان القرآن الکریم قد ذکر غلبتہم علی وجہ الارض وقال من کل حدب ینسلون

صـ ۲۹

یعنے ہم نے جو کہا ہے کہ یاجوج ماجوج عیسائی قومیں ہیں اور کوئی نہیں یہ قرآن سے بھی ثابت ہے کیونکہ قرآن شریف نے تمام زمین پر اونکے غلبہ کا ذکر کیا اور (یاجوج ماجوج کے حق میں) فرمایا ہے کہ ہر ایک بلندی سے اتر آوینگے"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ پر کہا ہے:۔

فثبت ان یاجوج ماجوج ھم النصاریٰ

یہ ثابت ہے کہ عیسائی یاجوج ماجوج ہیں"

مرزا صاحب نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے وہ ساری یوں ہے:۔

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ

(پارہ ۱۷ رکوع ۷)

یہ آیت قرب قیامت کے متعلق ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک یہ جنگ یاجوج ماجوج کی آپس میں ہے نیز یہ قرب قیامت کی علامت ہے کیا قادیانی اخبارات اس کی تصدیق کرینگے؟ (شاید) ۔ انتظار کے بعد ہم کچھ اور لکھینگے۔ انشاء اللہ۔

مدینۃ الرسول

(از الندوہ)

گر مدینہ کا مسافر کہیں پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں

مدینہ منورہ یا مدینۃ الرسول جس کو طیبہ بھی کہتے ہیں اور جو ہجرت سے پہلے یثرب کہلاتا تھا سطح بحر سے قریباً ۶۱۹ میٹر بلند ہے اور وہ مشرق کی جانب ۳۹ درجہ اور ۵۵ دقیقہ کے طول پر اور خط استوار سے شمال کو ۲۴ درجہ اور ۱۵ دقیقہ کے عرض پر واقع ہے موسم گرما میں اس کی حرارت ۲۸ درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور سرما میں دن کو صفر کے اوپر ۱۰ درجہ تک اور رات کو صفر کے نیچے ۵ درجہ تک اترتی ہے۔ سردی کے ایام میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ صبح کے وقت پانی ظروف میں جم جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ یثرب مصری کلمہ اتریب سے بگڑ کر بنا ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ مدینہ کو عمالقہ نے مصر سے نکلنے کے بعد بنایا اور ان کی یہودیت سے اس قول کی بھی تائید ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ نے فلسطین کو جاتے ہوئے ایک جماعت کو بھیجا تاکہ اس جانب کے حالات دریافت کریں جب وہ لوگ اس طرف پہنچے اور ان کو حضرت موسیٰ کی خبر وفات سے اطلاع حاصل ہوئی تو انہوں نے شہر اتریب بنا کر اس میں اقامت اختیار کی اس قول کی بنا پر مدینہ کی آبادی ۱۶۰۰ قبل مسیح یا ۲۲۲۳ قبل ہجرت شروع ہوتی ہے۔ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر لفظ طیبہ قبل ہجرت مدینہ کا نام تھا تو قطعاً یہ بھی مصری لفظ ہے۔

مدینہ منورہ جو ضلع کا صدر مقام ہے اب تک صوبہ حجاز میں شامل تھا لیکن اب مستقل کمشنری قرار دیا گیا ہے یہاں کی عنان حکومت دو اعلیٰ افسروں کے ہاتھ میں ہے ایک کو شیخ الحرم اور دوسرے کو محافظ (گورنر) کہتے ہیں۔ فوجی طاقت آخر الذکر کے قبضہ میں ہے۔

قرب وجوار کے جو مقامات مدینہ کی حکومت میں شامل ہیں ان میں ینبع کور۔ دومۃ الجندل۔ ذوالمروہ وادی القریٰ۔ مدین۔ فدک قابل ذکر ہیں۔ مدینہ میں شریف مکہ کا ایک وکیل (ایجنٹ) رہتا ہے جو اہل عرب کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔

مدینہ ایک وادی میں واقع ہے جو شمال سے جنوب کی طرف گئی ہے۔ یہاں اکثر مکانات پتھر کے ہیں جو اطراف مدینہ سے فراہم کیا گیا ہے مکانات کی تعداد قریباً بارہ ہزار ہے۔ طرز تعمیر جدہ و مکہ معظمہ کے مکانات کے مانند ہے لیکن مکانات مختصر اور سڑکیں تنگ ہیں خصوصاً حرم کے اطراف میں نہایت گنجان آبادی ہے حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ حرم کے گرد وسیع میدان ہوتا تاکہ شہر کی فضا صاف رہتی اور حرم تک آمد و رفت میں سہولت ہوتی لیکن غالباً ولولہ شوق نے لوگوں کو روضہ اطہر سے تقرب حاصل کرنے پر مجبور کیا چونکہ مدینہ کی اکثر گلیاں تنگ ہیں اسلئے زقاق (کوچہ) کے نام سے مشہور ہیں مثلاً زقاق البقر۔ زقاق الخیاطین۔ زقاق البدور۔ زقاق الکبرہ زقاق مالک ابن انس الخ

لیکن باایں مدینہ کی گلیاں صاف ستھری ہیں

بازار — مدینہ منورہ کا بازار باب مصری سے حرم شریف تک قریباً پانچسو میٹر کے طویل سلسلہ میں ایک تنگ رستے کے اندر واقع ہے جہاں زمانہ حج اور ماہ رجب میں (رجب آجکل اہل عرب کے دستور کے مطابق باہمی ملاقات کا زمانہ ہے) غیر معمولی اجتماع ہوتا ہے مدینہ منورہ کی تجارت کا مدار زیادہ تر خارجی مصنوعات پر ہے خاصکر جاوہ ہندوستان۔ اناطولیا اور شام کا مال بکثرت آتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی پارچہ جات دریاں قالین۔ عبایئں نہایت گراں قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ لیکن بایںہمہ حجاج لطیہ تبرک یا روزمرہ کی ضروریات کے لحاظ سے ان چیزوں کو نہایت رغبت سے خریدتے ہیں یہاں کی مقامی تجارت میں خرما ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے کیونکہ مدینہ کے گرد و نواح میں بکثرت باغ اور نخلستان ہیں جہاں قریباً ساٹھ قسم کا خرما پیدا ہوتا ہے بہترین قسم عنبری۔ عجوہ۔ حلبی۔ برنی اور الحمراء کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔

خرما بیچنے والے اکثر اوقات بعض اقسام خرما کے متعلق موضوع روایات و احادیث بیان کرکے عام لوگوں کو خریداری کی ترغیب دیتے ہیں خرما ایک خاص پیمانے سے ناپ کر فروخت کیا جاتا ہے جس کا وزن ۴۰۰ سو درہم ہے۔ چاول کے لئے علیحدہ پیمانہ ہے جس کا وزن تین سو درہم ہوتا ہے روغن زرد رطل کے ذریعے سے فروخت ہوتا ہے جو ۱۲ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ اور اردب ایک سو ۲۰ اقہ کا۔

کتب خانہ — مدینہ منورہ میں متعدد کتب خانے موجود ہیں جن میں سب سے زیادہ قابل قدر شیخ الاسلام عارف حکمت کا کتب خانہ ہے جو باب جبرئیل کے قریب ایک خوش منظر مقام پر واقع ہے اور حسن انتظام و حسن ترتیب کے لحاظ سے نہایت ممتاز ہے۔ کتب خانے کے اندر گراں قیمت ایرانی قالین کا فرش ہے۔ وسط صحن میں وضو کے لئے نل لگے ہوئے ہیں اس کتب خانے میں پانچ ہزار چارسو چار نادر اور بیش قیمت کتابیں موجود ہیں منجملہ ان کتابوں کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ ہے جو فن خطاطی کا اعلےٰ نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے صنعت تحریر کا حیرت انگیز کمال یہ ہے کہ حروف علیحدہ سے چسپاں کئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صنعت کے ماہر جب چاہتے تھے حروف کو ناخن سے جدا کرکے دوسرے کاغذ پر چسپاں کر دیتے تھے۔

دوسرا کتب خانہ سلطان محمود کا ہے جو باب اسلام میں واقع ہے یہاں چار ہزار پانچ سو ۷۹ کتابیں ہیں۔ یہ کتب خانہ اگرچہ زیادہ وسیع نہیں لیکن بایں ہمہ خوب منتظم اور خوبصورت ہے

ایک کتب خانہ سلطان عبد الحمید اول کا بھی ہے۔ جس میں کتابوں کی تعداد سولہ سو اٹھاسٹھ ہے۔ ایک کتب خانہ بشیر آغا کا رباط الخیاطین میں ہے۔ یہاں بھی ۴۳۰ کتابیں ہیں۔ ایک اور کتب خانہ ہے جہاں زیادہ تر مذہب امام مالک کی کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کتب خانے ہیں جن کی تفصیل غیر ضروری ہے۔

اماکن متبرکہ و مزارات

مدینہ منورہ اور اس کے قرب و جوار میں بکثرت مقدس و تاریخی مقامات موجود ہیں جن کا اجمالی تذکرہ حسب ذیل ہے:-

(۱) مسجد قبا جو مدینہ منورہ سے ۵ کیلو میٹر (۳ میل سے کچھ زیادہ) کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو عہد اسلام میں تعمیل ہوئی جب آنحضرت صلعم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اس مسجد کو تعمیر فرمایا دوبارہ سلطان عبد الحمید اول نے اس کو از سر نو تعمیر کیا۔ مسجد کے وسط صحن میں ایک قبہ ہے جو اس مقام پر تعمیر کیا گیا ہے جہاں آنحضرت صلعم کی ناقہ نے قیام کیا تھا۔

(۲) مسجد حضرت حمزہ۔ یہ مسجد مدینہ منورہ سے جانب شمال وادی احد میں واقعہ ہے احد کو تاریخ اسلام میں نہایت شہرت حاصل ہے کیونکہ یہاں ۱۵ شوال ۳ھ کو کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان مشہور معرکہ کارزار پیش آیا تھا جو مسلمانوں کے لئے ایک زبردست ازمائش کا موقع تھا اس معرکہ میں آنحضرت صلعم کے عم محترم حضرت سیدنا حمزہ نے شہادت پائی اور جناب سرور کائنات کے دندان مبارک شہید ہوئے یہاں ایک مقام قبۃ السن کے نام سے مشہور ہے عام خیال ہے کہ اس مقام پر آں حضرت کے دندان مبارک ساقط ہوئے تھے۔ اختتام جنگ پر اہل مدینہ نے ارادہ کیا کہ شہداء کو دفن کرنے کے لئے مدینہ منورہ لیجائیں لیکن آنحضرت نے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے مصرع (قتل گاہ) میں دفن کیا جائے۔ اس بنا پر حضرت حمزہ بھی اس میدان میں دفن کئے گئے اور وہاں ایک گنبد تعمیر کیا گیا جو قبۃ المصرع کے نام سے مشہور ہے ان کی قبر کے پاس ستر سے زیادہ ان جانثاران ملت کے مزارات ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

وادی کے اختتام پر جانب شمال جبل احد واقع ہے جو اگرچہ اس کوہستانی سلسلہ میں داخل ہے جو سرزمین عرب کو قطع کرتا ہوا چلا گیا ہے لیکن تاہم وہ ایک ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے اس کا طول مشرق سے مغرب تک ۲ کیلو میٹر کا ہے۔

(۳) بقیع جس کو بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک یہ مقام نہایت مقدس اور معدن خیر و برکت ہے کیونکہ یہاں خاندان رسالت کے اکثر گرامی جواہر اور قریبًا دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں منجملہ اہل بیت یہاں حضرت امام زین العابدین کا مزار مبارک بھی ہے اور حضرت عباس کے مقبرہ میں حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔

مدینہ میں حسب ذیل مساجد ہیں۔ مسجد الرایۃ مسجد الفتح۔ مسجد ذو القبلتین۔ مسجد السقیا۔ مسجد الغمامہ (جو مناخہ میں ہے) مسجد علی (جو قبا کے راستے میں واقع ہے) مسجد المائدہ (بقیع کے جانب شرق) مسجد الاحزاب (کوہ سلع کے دوسری طرف بیرون باغ شامی۔ مسجد عروہ"

(باقی دارد)

صوفیانہ اشعار

بگرامی خدمت فخر جماعت اہلحدیث مولانا و مخدومنا دام الطافکم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ راقم کمترین بخدمت جناب بصد منت ملتجی ہے کہ مندرجہ ذیل اشعار کو آپ کے اخبار گوہر بار اہلحدیث کے کسی ایک گوشہ میں طبع کریں چونکہ مرقومۃ الذیل اشعار اس دکھن کے ایک قدیم صوفی صاحب کے ہیں جنکا کمال (علم تصوف) یہ دیار دکھن میں تمام اعلےٰ و متقدمین صوفیہ کا مانا جاتا ہے بذریعہ جناب و دیگر علماء اہلحدیث سے دخصوصًا مولانا مخدومنا مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری سے عرض ہے دار ہوں کہ اشعار مذکورہ کے نسبت کتاب و سنت سے کوئی روک ٹوک ہو تو ضرور بذریعہ اخبار اہلحدیث کے ذریعہ تمام ناظرین کو اصل حال معلوم کرانیکی امید قوی ہے۔ اشعار یہ ہیں:-

شخص دیکھے عکس میں یعنی جہان ہیچ رب
عکس دیکھے شخص میں رہا میں جہان اعجب
شخص ہے باطن سوادات عکس ہے ظاہر صفات
برزخ جامع ہر آیت احمد والا لقب
نیست ہیں و کفہ ہے ہست ہیں نفخہ ہے
گر نہیں باور تو دیکھ شکل سر او حطب
صوفیہ کا یاد رکھ قاعدہ کلیہ
خلق نہو جائے حق عبد نہو جائے رب[1]

مذکورہ بالا اشعار معہ ریویو کے اخبار میں طبع کرکے شائع کرنیکی امید قوی ہے۔

سید حسن مقیم بنگلور۔ علاقہ مدراس

اڈیٹر - ریویو اور جواب بھی وہی (مولوی عبد السلام صاحب) دینگے جن کو آپنے خاص مخاطب کیا ہے۔

مظہر اول پر افترا

یہ خط ایک ایسے شخص کا ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی کا مرید ہے مگر ان کے بعد خود مدعی الہام و مدعی خلافت ہے۔ اسکے حق میں قادیان کے اخبار الفضل میں کوئی فقرہ لکھا گیا ہوگا جس کو وہ اپنی کسر شان جانکر تردید کرتا ہے چونکہ صاحب موصوف اس کے شائع کرنے کیلئے ملتجی ہوا ہے اسلئے ہم بحکم

[1] نامہ نگار نے اور بھی بہت سے اشعار لکھے تھے جن کا مطلب یہی ہے۔ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ (اہلحدیث)

اہلحدیث کا مذہب - مدینے کے زیب کا بیان - ۳/ صفحہ

برآوردن کار امیدوار

ہ ازقید بندی شکستن ہزار

سنگین الفاظ کا تکر دسج کئے دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد بخدمت جناب فاضل ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل نمبر ۹۰ جلد ۴ میں اس عاجز پر نورالدین کی طرف سے سنائی بات پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ عاجز نے کہا ہے انت اللہ انت ارشم من محمد کے الہام مجھ پر نازل ہوئے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے ایسی جھوٹی خبر کو شائع کرنا خلیفوں کا کام نہیں بلکہ حق کے حریفوں کا کام ہے۔ چونکہ خاکسار کے مرید علاقہ کشمیر و بنگلور وحیدرآباد وغیرہ میں دور دور موجود ہیں کہیں اونکی جھوٹی تحریر کا اثر اون پر نہ آجائے براہ کرم اپنے اخبار میں اس خط کو شائع کیجئے تو احسان ہے۔ میں نے صاحبزادہ صاحب کو بھی ایک خط لکھا ہے مگر وہ لوگ اندھیرے میں ایسے غلطان ہیں اون کو حق اور ناحق کچھ بھی نہیں سوجھتا سارا زور گدی کے سنبھالنے میں خرچ ہو رہا ہے۔ خدا رحم کرے آمین۔

راقم خادم الاسلام محمد عبید اللہ مظہر اول قدرت ثانی تیماپور دکن۔

پیغام محمدی

تنقید وید

وید کہتا ہے:۔

"اے انترکش میں موجود اچھے اچھے پدارتھوں کو حاصل کرنے والے عالم لوگو تم مجھ کو متر کی نظر سے دیکھو مجھے ودیا کا اپدیش دو۔ جیسے تم بجلی وغیرہ کی رکھشا کرتے ہو ویسے ہی تم اپنی زبردست فوج کے ساتھ میری رکھشا کرو۔ جیسے گیانی لوگ سب کو سکھ دیتے ہیں ویسے ہی مجھے بھی آنند سے بھر دو اور سب طرح سے میری رکھشا کرو اور مجھو کبھی کبھی ہلاک مت کرو۔ میں آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں"

(یجروید ادھیائے ۵ منتر ۳۴)

نوٹ از خاکسار۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا پرمیشور کی جانب سے تسلیم کیا جاوے تو ثابت ہوگا کہ پرمیشور دشمنوں کی فوج سے بچنے اور انکو اپنے سے سمور کرنے اور سب طرح سے پالنے اور اپنی آپ کو کبھی ہلاک نہ کرنے کی نہایت عاجزی سے استدعا کر رہا ہے۔ میرے سماجی دوستو اگر تمہارے قول کے مطابق ویدک ایشور کو قادر مطلق اور ویدک تعلیم کو الہامی قرار دیا جاوے تب بھی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ پرمیشو کے دشمن بھی ہیں اور دکھی بھی ہے اور ہر طرح کی پرورش اور زندگی کا محتاج بھی ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا سخت درجہ کی غلطی ہوگی:۔

"اے لوگو جس طرح میں مذکورہ بالا آگ کے ذریعہ عمدہ سے عمدہ بھوجن اور پاکیزہ کلام کو دھارن کرتا ہوں اسی طرح تم بھی دھارن کرو جس طرح میں اس حرارت غریزی کے بگڑ جانے سے بھوجن کو اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا اور روگ سے بچتا ہوں اسیطرح تم بھی حرارت غریزی کے بگڑنے جو روگ پیدا ہوتے ہیں اُن سے بچو"

(یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۰۵)

نوٹ خاکسار۔ اگر اس منتر کو پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ خیال کیا جاوے تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ پرمیشور عمدہ عمدہ بھوجنوں کو دھارن کرتا ہے اور حرارت غریزی کے بگڑ جانے سے کھانا تک ہضم نہیں کر سکتا۔ سماجی منترو! دلی زبان سے ہی کہدو کہ پرمیشور قادر مطلق نہیں۔ کیا ہمارا بڈھا دوست مسافر بتلا سکتا ہے کہ پرمیشور کس کس بھوجن کو دھارن کرتا ہے۔ آئندہ زمانہ اس کا ثبوت دیگا۔ اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا سخت غلطی ہے اور سنو!:۔

"اے عالم انسان جیسے تو اپنے بگیہ کے لائق اس جسم کو جل پران اور پرجا کی رکھشا کرتا ہوا نہیں چھوڑتا ویسے ہی میں بھی اپنے جسم کو پوری عمر بھر گئے کر بغیر غفلت سے بیچ میں نہیں چھوڑتا ہوں (یجروید ادھیائے ۴ منتر ۱۳)

نوٹ۔ اگر بقول آریہ صاحبان منتر ہذا کو پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے تو تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور جسم بھی رکھتا ہے جس کو وہ بلا پوری عمر بھوگنے نہیں چھوڑتا ہے اور اگر پرمیشور کی جانب سے نہ مانا جاوے تو وید کو ایشری گیان کہنا سخت درجہ کی غلطی ہے اور سنئے:۔

"اے نقارہ کی طرح گرجنے والے فوج کے سپہ سالار آپ ہمارے عیوب کو دور کرتے ہو کر ہمیں بل اور پراکرم دیجئے فوج کو ترتیب دیجئے۔ ڈشٹوں کو کتوں کی موت ماریئے"

(یجروید ادھیائے ۲۹ منتر ۵۶)

نوٹ۔ اگر منتر موصوفہ بالا کو پرمیشور کی جانب سے خیال کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ پرمیشور راجہ سے اپنے عیوب دور کرنے اور طاقت حاصل کرنے اور ڈشٹوں کی فوج کو کتوں کی موت مارنے کی استدعا کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کلام انسانی ثابت ہوتا ہے لیکن کیا ہمارے جملہ آریہ دوست عموماً اور بڈھے منتر مسٹر مسافر خصوصاً شق دوم کو گوارا کر سکتے ہیں۔ دیدہ باید۔

"اے دیوتاؤ! آپ ہمیں ایسے اپائے بتائیں کہ جن سے ہمارے جسم مضبوط اور عمر دراز ہو ہم کو نیک اولاد سے خوش قسمت کرو اور ہم کو قبل از وقت مرنے سے بچاؤ"

(یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۲۲)

نوٹ۔ اگر بقول آریہ صاحبان مذکورہ بالا منتر پرمیشور کی جانب سے مانا جاوے تو لابد تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور دیوتاؤں سے اپنا جسم مضبوط

[illegible]

کرنے عمر دراز کرنے اور خوش قسمت اولاد پیدا کرنے کی درخواست کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے مانا جاوے تو وید انسانی کلام ثابت ہوگا۔ اور سنئے :-

اے وِدوانوں! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں
کہ اکیلا چلنے والا کون ہے۔ بار بار ظاہر
ہونے والا کون ہے۔ سردی کی دوا کیا ہے
اور بیج بونے کا بڑا مقام کیا ہے۔
(یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۹)

نوٹ۔ اگر منتر ہذا بھی پرمیشور کی جانب سے نازل شدہ مانا جاوے تو صاف ثابت ہو جاوے گا کہ پرمیشور وِدوانوں سے سوال کر رہا ہے کہ اکیلا چلنے والا کون ہے۔ بار بار ظاہر ہونے والا کون ہے۔ سردی کی دوا کیا ہے اور بیج بونے کا بڑا مقام کیا ہے۔ اور اگر پرمیشور کی جانب سے نہ خیال کیا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا سخت درجہ کی غلطی ہے۔ کیا ساقراسی پرمیشور کو عالم الغیب بیان کیا کرتے ہو؟ باقی باقی

خاکسار محمد بخش الدین اسلام نگری

اہل کشمیر کی توبہ برائے دفع بیماری ہیضہ

"ترا توبہ زیں توبہ اولیٰ ترست"

کچھ عرصہ سے سرینگر کشمیر میں بشمول مضافات بوجہ شامت معاصی بحکم خداوند تعالیٰ بیماری ہیضہ ہے۔ خداوند تبارک و تعالیٰ اپنی عنایات بے غایات سے تمام اہل کشمیر کو ایسی عام بیماری سے نجات بخشے۔

اہل کشمیر نے واسطے دفع ہونے اس عام بیماری کے ایک عجیب قسم کی توبہ خود بخود ایجاد کی ہے جس کا خیال بھی آج تک کسی فرد بشر کے دل میں نہیں گذرا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ سری نگر میں مزار پر انوار حضرت سلطان شیخ حمزہ مخدوم کشمیری مرحوم کوہ ماران کے اوپر واقع ہے۔ جس کے قریب ایک تالاب بھی بنا ہوا ہے۔ جسے بعد چار پانچ برس کے پانی سے پر کیا کرتے ہیں۔ اب بتقریب اس بیماری کے مجاوران زیارت نے تالاب مذکور سے پانی باہر نکال دیا۔ اور لوگوں کو اسکے از سر نو پر کرنے کی ترغیب دی۔ تو اس کے پر کرنے کی شہرت تمام کشمیر میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ پس سرینگر کے لوگوں نے اپنے اپنے محلہ کے تمام مرد و عورت خورد و کلاں خاص و عام متفق طور پر جمع ہو کر اپنے اپنے محلہ کے پارہ بل سے گھڑوں میں پانی بھر دیا۔ اور ہر ایک شخص نے اپنے سروں یا کاندھوں پر اپنا اپنا گھڑا اٹھایا اور ہر ایک محلہ کے لوگوں نے اپنے اپنے ہمراہ ایک جماعت اجرت دیکے لی جو کہ ڈھول اور مزامیر سرنائی یا باجہ بجاتے تھے۔ اور مزامیر و باجہ میں کلمات اسم اعظم یا استغفر اللہ یا تہلیل پڑھا کرتے تھے۔ جیسے کہ تمام مرد و عورت بیک لحن متفق طور پر مزامیر و باجہ کے آواز کے ساتھ ایک عجیب لحن میں گاتے تھے کبھی یہ کلمات اور اشعار کشمیری بھی گاتے تھے۔

یا شیخ سید عبد القادر شیئاً للہ[عہ] چھم روز و شب چانی امید۔ سلطان کرم کرنہس سفید۔ واللہ توقع زیادہ چھم سلطانہ منا نو دار چھم[عہ] وغیرہ وغیرہ۔ طرفہ یہ ہے کہ دور دراز گاؤں سے بھی اس تالاب کے واسطے پانی پہنچایا گیا۔ حتیٰ کہ چرار شریف کے مجاوران نے بھی ایک مجمع کثیر لیکر چرار شریف کا پانی لائے۔ جو کہ ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے اور اسی طرح موضع تجر زینہ گیر کا پانی جو کہ ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غرض کہ بڑی دھوم دھام سے قریباً ایک ہفتہ تک اس تالاب کو مختلف اطراف کے پانی سے اس نیت سے پر کرایا گیا۔ کہ حضرت شیخ مرحوم ہم کو اس عام بیماری سے نجات بخشیں۔ اور مجاوران زیارت کو بھی نیاز کے صورت میں مبالغ کثیر حاصل ہوئے[لہ]

مختصر یہ کہ تالاب مذکور پانی سے پر ہو چکا ہے الا ابھی تک بیماری بدستور موجود ہے۔ اللہم احفظنا۔ علماء دین نے اس معاملہ میں خاموشی اختیار فرمائی۔ اور کسی کو منع بھی نہیں فرماتے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ ایسا کام کرنا شرعاً درست ہوگا۔ معاذ اللہ۔ اگر کوئی مومن موحد اُن کو منع کرتا تھا تو اون کو جواب میں کہتے تھے کہ مولوی صاحب مفتی اعظم کشمیر جو کہ ہر وقت یہ افعال دیکھ رہے تھے۔ وہ کیوں منع نہیں فرماتے ہیں[عہ]

کاش مولوی صاحبان کشمیر لوگوں کو رجوع الی اللہ کا طریقہ بتلاتے۔ اور افعال غیر شرعیہ سے باز رکھتے۔ اللہم وفقہم۔

عریضہ۔ عبد العزیز حکین دوز خریدار ۴۴۳۳

عہ یعنے رات دن مجھے تیری امید ہے سلطان سیاہ کو سفید کریگا۔

عہ اللہ کی قسم مجھے اس سے زیادہ امید ہے اے میرے سلطان! مجھے فریاد ہے۔ مطلب یہ کہ سیاہ کو سفید کرنا کچھ بات ہی نہیں۔ مجھے اس سے زیادہ امید ہے۔

عہ یہ بھی پڑھتے تھے ؎

ما ہمہ محتاج تو حاجت روا
شیئاً للہ شیخ حمزہ پیر ما
تو آں شہی کہ رد کنی قضاء مبرم را
بری ز خاطر ناشاد محنت و غم را

اور کہتے ہیں :-

علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔
علیک السلام یا حیات النبی
عفو کن گناہ یا حیات النبی
دفع کن بلا یا حیات النبی

لہ مدعا حاصل ہوا ؎
ایں ہمہ از بہر آں آفت کہ زر میخواہد۔ (اہلحدیث)

عہ اسلئے اجماع سکوتی کوئی چیز نہیں (اہلحدیث)

الجہر بالتامین

سنت رحمت للعالمین

(از حکیم عبد الحمید صاحب اٹاوی از حیدر آباد دکن)

چونکہ چند حنفی بھائیوں نے ہم سے فرمایا کہ زور سے آمین کہنے کی اگر کوئی حدیث ہو تو پیش کرو لہذا ہم نے ذیل کی احادیث صحیحہ پیش کیں اور چونکہ اس مضمون سے ناظرین اہلحدیث متمتع ہو سکینگے اسلئے اس کو آپکی خدمت عالیہ میں ارسال کر کے متوقع ہوں کہ آپ اسکو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجھکو ممنون فرمائینگے۔

(۱) سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ۔ (وائل بن حجر نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے اور اپنی آواز کو بلند فرماتے) یعنے خوب زور سے آمین کہتے۔

(۲) سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن وائل بن حجر انہ صلے خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رأیت بیاض خدہ (وائل بن سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زور سے آمین کہی اور دائیں اور بائیں سلام پھیرا (اس طرح پر کہ میں نے آپکے رخسار (مبارک) کی سفیدی دیکھ لی)۔

(۳) سنن ترمذی میں ہے:-

عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین ومد بہا صوتہ (وائل بن حجر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے اور زور سے آمین کہتے سنا)۔

(۴) سنن دارمی میں ہے:-

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ (وائل بن حجر ناقل ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قرأت کرتے اور زور سے آمین کہتے سنا)

(۵) سنن ابن ماجہ میں ہے:-

عن وائل قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین فسمعنا ہا منہ (وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور جب آپنے ولا الضالین کہا تو فرمایا آمین اور ہم نے آپکا آمین کہنا سنا)۔

(۶) صحیح ابن حبان میں ہے:-

عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرأۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین (وائل بن حجر سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ کی قراءۃ سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے)۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زور سے آمین کہنے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا تو اس کی تردید احادیث مذکورۂ بالا سے اچھی طرح ہو گئی اس لئے کہ وائل بن حجر احادیث بالا کے راوی آخر میں اسلام لائے ہیں کما قال العلامۃ الحافظ ابن حجر العسقلانی فی کتابہ فتح الباری شرح صحیح بخاری۔

جلوے میری نگاہ میں دونوں جہاں کے ہیں
بچکر وہ مجھسے جائینگے ایسے کہاں کے ہیں

(۷) مسند امام احمد میں ہے:-

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین کہتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

(۸) سنن دار قطنی میں ہے:-

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرأۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین قال الدار قطنی اسنادہ حسن (ابوہریرہ ناقل ہیں کہ جب رسول اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ پڑھ لیتے تو بلند آواز سے آمین کہتے (امام) دار قطنی نے کہا اس حدیث کی اسناد حسن ہے)

(۹) سنن ابن ماجہ میں ہے:-

عن ابی ھریرۃ قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمعہا اھل الصف الاول فیرتج بہا المسجد (ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ لیتے تو آمین کہتے یہاں تک کہ پہلی صف کے لوگ اس کو سن لیتے پھر مسجد اسکی آواز سے گونج جاتی)۔

(۱۰) سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول (ابوہریرہ رضؓ راوی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو آمین (اتنی زور سے) کہتے کہ (جو) لوگ صف اول میں آپ کے قریب ہوتے وہ (اسکو یعنی آمین کو) سن لیتے۔

(۱۱) سنن ابن ماجہ میں ہے:-

عن علی قال قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین (حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے میں نے سنا کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین کہا تو آمین کہی)

(۲) تفاسیر الاحادیث میں ہے:۔

امام بیہقی نے بروایت حضرت علی رض ایک حدیث نقل کی ہے جس کے لفظ یہ ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے آمین کہتے تھے"

(۳) البلاغ المبین میں ہے:۔

عن عطاء قال ادرکت مأتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین رواہ البیہقی وابن حبان فی صحیحہ (عطاء رض سے روایت ہے میں نے (ایسے) دو سو صحابہ کو پایا جو جب امام ولا الضالین کہتا تو زور سے آمین کہتے)

(۴) عن عطاء قال ادرکت مأتین من الصحابۃ فی ھذا المسجد اذا قال الامام ولا الضالین سمعت لھم رجۃ بآمین رواہ البیہقی (عطاء رض سے روایت ہے میں نے اس مسجد میں (ایسے) دو سو صحابہ کو پایا جن کی آمین کی آواز کی گونج کو میں اسوقت سنتا جب امام ولا الضالین کہلیتا روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے)

(۵) صحیح بخاری میں ہے:۔

قال عطاء آمین دعا وامن الزبیر ومن وراءہ حتی ان للمسجد للجۃ الخ (عطاء نے کہا آمین دعا ہے اور (عبداللہ) بن زبیر اور ان کے مقتدیوں نے (اس زور سے) آمین کہی کہ مسجد گونج گئی) ان تینوں حدیثوں کے راوی عطاء ہیں جن کے بارہ میں امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے ما رأیت اصدق من عطاء یعنی میں نے اس سے زیادہ سچا کسی کو نہیں دیکھا (زبدۃ المرام حاشیہ ص۲۳) اور اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دو سو صحابہ کو زور سے آمین کہتے سنا۔

ہو گیا عشق نبی میں نعرہ سنت بلند
درد دل آخر بھلا کب تک چھپاتے جائینگے

احادیث متذکرہ صدر سے آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہوگا کہ آنحضرت علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ ہمیشہ زور سے آمین کہتے تھے کیونکہ ان حدیثوں میں ہے کہ "آپ اپنی آواز کو آمین کہتے وقت بلند فرماتے" کسی میں ہے "آپ نے زور سے آمین کہی" اور بعض میں ہے "آپ آمین اس قدر زور سے کہتے تھے کہ آپ کے قریب جو لوگ صف اول میں ہوتے وہ سن لیتے" مختصر یہ کہ احادیث مذکورہ پر کسی قسم کا شبہ یا اعتراض کرنیکا موقع نہیں ہو سکتا کہ آپ نے آہستہ آمین کہی جیسا کہ ان کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے اور جسکو ہم ابھی بیان کر آئے ہیں۔ (باقی دارد)

اصلی صوفی کون ہے؟

ایک زمانہ تھا کہ اہل اسلام میں کوئی لقب نہ تھا یہاں تک کہ مولوی مولانا بھی کوئی نہ تھا نہایت سادگی سے ابوبکر۔ عمر۔ ابن عباس اور ابوہریرہ وغیرہ لکھے جاتے تھے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد محدث۔ مجتہد۔ امام وغیرہ الفاظ اہل علم کے لئے تجویز ہوئے تو اس کے ساتھ مذہب اور مشرب بھی کسی نہ کسی نام سے نامزد کئے گئے انہی ناموں میں سے صوفی بھی ہے جو اپنے اصلی معنے سے مسلمان بلکہ پکے مسلمان بلکہ متقی متبع سنت کے ہم معنے تھا مگر مرور زمانہ سے اس میں بھی وہی تغیر آنا شروع ہوا جو مسلمان کے لفظ میں آیا اس لئے اصلی صوفی کی پہچان اسیقدر مشکل ہوئی جس قدر اصلی مسلمان کی۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر "نظام المشائخ" کا جنہوں نے ایک مضمون اس عنوان (اصلی صوفی کون ہے) کے نیچے لکھکر اصلی صوفی کی معرفت کرائی جزاہم اللہ۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مضمون مذکور کو غور سے پڑھیں (اہلحدیث)

اصلی صوفی کون ہے؟ وہ جو حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقش قدم پہ چلتے ہیں مرتے دم تک ساعی رہے۔ کیونکہ تصوف کا منشاء حقیقی بجز اس کے کچھ نہیں کہ بندے کا اپنے مولیٰ کے ساتھ صحیح و قوی تعلق ہو جس سے وہ اپنے نفس کی بھی اصلاح کر سکے۔ اور دوسروں کے لئے بھی موجب اصلاح و ہدایت ہو سکے۔ رسول عربی (فداہ ابی وامی) کے وابستگان دامن شفاعت میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ سے بڑھکر عارف باللہ (باوجود اقرار ما عرفناک حق معرفتک) کوئی اور دنیا کے پردے پر ہوا۔ یا ہے یا ہوگا؟ لا واللہ۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور پر نور سے زیادہ ہادی اور خدا کا پیارا کوئی دوسرا ہوا یا ہے یا ہوگا؟ حاشا وکلا۔ جب خود خدائے پاک کا یہ صریح ارشاد ہو کہ (اے میرے حبیب ان سے فرما دیجئے کہ) اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ بھی تمہارا دوستدار ہو جائیگا۔ سبحان اللہ وصل علیٰ۔ اب فرمائیے کہ جناب رسالتمآب کے اتباع اور آپ کی سچی غلامی و پیروی کے سوا کیونکر ہم واقعی عارف۔ خدا کے پیارے اور صراط مستقیم پر چلنے والے ہو سکتے ہیں اور کس طرح دوسروں کے لئے موجب اصلاح و ہدایت ہونا تو درکنار اپنے نفس کی بھی اصلاح کر سکتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک اور مبارک زندگی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور تمام مدارج و متعلقات حیات میں ایک اعلیٰ ترین قابل پیروی نمونہ ہے جو کچھ پایا حضور کی غلامی سے۔ اور جو کچھ کھویا حضور سے عملاً بیگانگی اختیار کرکے۔ اور اب پھر جو کچھ ملیگا۔ اسی سرکار عالی کی اطاعت سے ملیگا۔ اولیائے عظام کو جو مدارج بے بہا ملی آپکی ہی محبت و متابعت میں فنا ہو کر۔ بڑے بڑے جلیل القدر جاکران اسلام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے جو

چار دانگ عالم میں توحید کا ڈنکا بجایا۔ اور ایسے وقت میں ایک عالم کو تسخیر کر لیا تو اسی ہادی برحق کی ہدایات وارشادات پر کاربند ہو کر پس اس کی محبت خدا کی محبت ہے جس سر میں یہ سودا نہو وبال دوش ہے جس دل میں آپ کے دین ملت کا درد نہیں ایک بیکار مضغہ گوشت ہے۔ اور بالآخر جس غلام کو اپنے آقا سے دادا کے مرتبے ہوئے باغ کی آبیاری کا فکر نہیں وہ کیسا غلام اور کیا ہے کا دستدار ہے۔" (نظام المشائخ دہلی بابت شوال ۱۳۳۱ھ)

اہلحدیث - اس سارے مضمون کا خلاصہ شیخ سعدی مرحوم کے اس شعر میں ہے ؎

بزہد وورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزاء بر مصطفےٰ -

اسکے مقابل پر ایک صوفیانہ رسالہ کے چند حوالجات لکھتے ہیں جن سے ناظرین معلوم کر سکینگے کہ اصل صوفی کو کیسا مشتبہ کیا جاتا ہے۔

"حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ از روئے اخلاص محبت تمام عمر ننگے پاؤں رہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش بنایا ہے میں فرش پر جوتے کیوں پہنوں۔ ایک بزرگ نے از روئے محبت پاؤں زمین پر دراز نہیں کئے۔

حضرت خواجہ سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال بستر پہ پہلو نہیں لگایا۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک دل کی پاسبانی کی کہ دوست کے خیال کے سوا اور کوئی خطرہ نہ آئے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ از روئے اخلاص ہر رات پانچ سو یا زیادہ رکعت نفل گذارتے۔

حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۵ سال تک عشا کی نماز سے صبح کی نماز ادا فرماتے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح نے چودہ سال تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔"

(انوار الصوفیا بابت رمضان ۱۳۳۱ھ صفحہ ۳۳)

اہلحدیث - اب تنقیح طلب امر صاف ہے کہ ان بزرگوں کی نسبت جو یہ حکایات لکھی گئی ہیں ان کا ثبوت اسی اسوۂ حسنہ میں بھی ملتا ہے جس کی طرف نظام المشائخ اور شیخ سعدی مرحوم نے اشارہ نہیں بلکہ تصریح کی ہے کہ بغیر اتباع رسالت کوئی شخص صوفی نہیں ہو سکتا کیا حضور علیہ السلام ننگے پاؤں ہی رہتے۔ جوتہ نہیں پہنا کیا حضور ساری رات بیدار رہتے تھے۔ قرآن مجید موجود ہے جس میں حضور کو حکم ہوتا ہے احادیث موجود ہیں جن میں حضور کی تعمیل بتلاتی ہیں نہ کسی آیت میں یہ حکم ہے نہ کسی حدیث میں یہ عمل ہے پھر ہم ان حکایات کو صحیح مانکر ان بزرگوں کو مخالف سنت جانکر صوفی کے معزز لقب سے بے لقب کریں یا ان حکایات کو غلط سمجھیں ہمارے نزدیک صورت ثانیہ قرین قیاس ہے آئندہ ؎

للناس فیما یعشقون مذاہب

دہوپ سے تپ دق کا علاج

فرانس۔ سوئیزرلینڈ اور فلےڈلفیا امریکہ کے تین مستند ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ مرض تپ دق کا دہوپ میں بیٹھنے سے علاج ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ تین سو اکتیس مریضوں پر جن کے بیرونی حصہ جسم میں مرض دق کا اثر تھا دہوپ کے ذریعہ سے علاج کیا گیا دو سو اسی شفایاب ہوئے۔ امریکہ میں اس طریق علاج سے اس قدر کامیابی ہوئی ہے کہ آفتاب میں نہلانے اور گہونسے کے لئے خاص قسم کے مکانات بنانے کی تجاویز ہو رہی ہیں تاکہ مریض وہاں بیٹھکر دہوپ کہائیں اور اس طرح سے دق کے جراثیم مستاصل ہوں

ڈاکٹر مکنزی نے طبی تجربوں کی بنا پر یہ رائے قائم کی ہے کہ آفتاب کی شعائیں کھلے زخموں کو بہت جلد مندمل کر دیتی ہیں۔ ایک مریض کی ہڈی میں تپ دق سرایت کر گیا تھا اس کی ران کی ہڈی میں ناسور ہو گیا تھا آفتاب کی شعاؤں سے مہلک جراثیم ہلاک ہو گئے اور اوس کو شفا حاصل ہوئی -

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آفتاب اجرام سماوی میں نافع عظیم ہے۔ موسم سرما میں غربا کو آتشدان سے مستغنی کرتا ہے۔ اشیا میں نشو ونما کی قوت پیدا کرتا ہے ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ امریکہ میں دہوپ کی حرارت کو جمع کر کے اس کے بل پر دہوپ کے انجن چلائے جاتے ہیں آفتاب کی شعائیں مہلک جراثیم کا قلع وقمع کرتی ہیں جروح کا اندمال کرتی ہیں۔ آفتاب وہ سراج وہاج ہے جو کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتا وہ عظیم الشان دار الشفا ہے جو امیر وغریب کو مفت دوا بہم پہنچاتا ہے -

بعض اقوام نے آفتاب کے فوائد وعوائد پیش نظر رکھکر اس کو اپنا معبود سمجھا اور اوس کی پرستش شروع کر دی۔ ہم آفتاب کے فوائد وعوائد کے تو معترف ہیں پر اسکو اپنا معبود نہیں مانتے نہ اوس کی پرستش کرتے ہیں۔ ہم تو اسکے عابد ہیں جس نے آفتاب کو پیدا کیا اور اوس کو خادم بنایا اور ہمیں مخدوم اور اسکو ہمارے فوائد کے لئے مقرر کر دیا۔ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (پ ۲۴)

ترجمہ: اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں تو لوگو! نہ تو سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی عبادت کرنی ہے تو اللہ ہی کو سجدہ کرنا جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے"

(رسالہ نظام المشائخ دہلی)

فتاوی

س نمبر ۱۶۰ - ایک شخص نے کچھ روپیہ لیکر اپنی بی بی کو طلاق دی قصبہ راناپور کے قاضی صاحب حسام الدین سے جماعت نے کہا کہ اگر نکاح ہو سکتا ہو تو آپ نکاح پڑھ دیجئے بعد طلاق ہفتہ عشرہ کے قاضی صاحب نے نکاح پڑھا دیا خاکسار یہ دریافت کرتا ہے کہ قاضی صاحب نے قبل گذرنے عدت تین ماہ یا تین حیض کے نکاح پڑھا دیا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو قاضی صاحب کس درجے کے گنہگار ہوئے ایک مولوی صاحب کا یہ کہنا ہے کہ قاضی نے درست جانکر نکاح پڑھا دیا تو خود قاضی صاحب کا نکاح انکی بی بی سے ٹوٹ گیا کیا یہ فرمان مولوی صاحب کا ٹھیک ہے یا کیسا۔ (قاضی قدیر الدین از جہراپور ریاست اندور)

ج نمبر ۱۶۰ - صورت مرقومہ میں نکاح جائز نہیں جب تک عدت طلاق یا خلع پوری نہ ہو۔ قرآن مجید میں ہے لَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ

س نمبر ۱۶۱ - کیا قاضی صاحب حسام الدین قضات سے معزول کر دینے کے لائق ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۱ - قاضی صاحب کی نسبت فتوی اس صورت میں دیا جا سکتا ہے جس صورت میں انکا بیان سنیں کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۶۲ - ایک شخص مسلمان عمر قریب ساٹھ سال کے ہے اور عمر بیوی کا اسکے قریب تیس سال کے ہے۔ بیوی اس شوہر سے ناخوش رہتی تھی یہاں تک کہ ایک غیر مرد سے سروکار ہو گیا کچھ روز گذرتا ہے کہ اسی غیر مرد کے مکان میں چلی گئی سابق شوہر کو چھوڑ دیا۔ سابق شوہر نے عدالت میں نالش بھی کیا مگر خارج ہو گیا۔ ہنوز وہ عورت اسی غیر مرد کے مکان میں ناجائز طور پر ہے۔ محلہ کے لوگ اس عورت کو کہتے ہیں کہ نکاح کر لو ورنہ ہم لوگوں سے علیحدہ رہو۔ کھانا پینا شادی غمی میں کوئی شریک نہ ہوگا۔ چونکہ قرینہ غالب ہے کہ زناکاری ضرور ہوتا ہوگا۔ اب اس مرد و عورت کا جواب یہ ہے کہ ہم لوگ مستعد ہیں کہ نکاح کر لیں اگر جائز ہو تو فوراً نکاح پڑھا دو۔ مگر لوگوں کا خیال ہے کہ سابق شوہر کے بغیر طلاق دیئے ہوئے کس طرح نکاح ہوگا سابق شوہر کو چونکہ بہت بڑا رنج ہے خوشی سے طلاق نہیں دیگا۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے محلہ کے مسلمانان کو اس سابق شوہر کو دباؤ ڈالکر طلاق دلانا چاہیئے یا نہیں۔ اور اگر دباؤ ڈالنے پر بھی طلاق نہ دے تو ایسی حالت میں کیا ہونا چاہیئے۔؟ (محمد و خریدار ۲۶۲۶)

ج نمبر ۱۶۲ - بغیر طلاق یا خلع کے نکاح ثانی جائز نہیں محلہ کے لوگوں کو چاہیئے جس طرح دوسرے شخص سے قطع کریں پہلے سے بھی کریں تاکہ وہ یا تو اس عورت کو رکھے یا طلاق دیکر چھوڑ دے۔

س نمبر ۱۶۳ - کسی شخص کا روپیہ ایسے شخص کے یہاں باقی ہو کہ مقروض اب بالکل مفلس غریب ہو گیا ہو ادا نہیں کر سکتا ہے اگر سختی کرنے سے ادا بھی ہو سکے تو مقروض کو اور بھی تکلیف پہنچیگی اور بالکل تباہ ہو جاویگا۔ اور بعض مقروض ایسا ہو کہ انتقال ہو گیا اور وارث اوسکے ایسے خوشحال نہوں کہ ادا کر سکیں۔ اور سختی کرنے سے ادا بھی ہو سکے مگر یتیم۔ بیوہ۔ یا غمزدہ باپ ماں پر مقروض کی سختی ہونے سے اور صدمہ زیادہ ہوگا۔ اور بعض ایسا ہو کہ مقروض انتقال ہو گیا کوئی وارث اس کا ادا کرنے والا نہو۔ ان سب حالتوں میں کوئی دوسرا شخص اپنی طرف سے زکوٰۃ کے روپیہ میں سے اوس کے قرض کو ادا کر کے اس کو قرض سے چھوڑا سکتا ہے یا نہیں یا خود جس کا روپیہ باقی ہے وہی اپنی زکوٰۃ نکالے ہوئے روپیہ میں سے لیکر مقروض کو قرض سے نجات دے سکتا ہے یا نہیں؟ (ر ر ر)

ج نمبر ۱۶۳ - آسان صورت یہ ہے کہ مرحوم یا اسکے غریب وارثوں کو زکوٰۃ میں سے دیکر مشورہ دیا جاوے کہ وہ میت کی طرف سے دائن (قرضخواہ) کو ادا کر دیں ورنہ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۶۴ - قصبہ کلیم ضلع ناندیر میں ۲۹ شعبان یوم جمعہ کو ابر محیط ہونے کی وجہ سے ہلال نظر نہ آیا مگر چند اشخاص نے شب کو ناواقف مسلمانوں کو فراہم کر کر نماز تراویح پڑھائی تراویح کی آواز سنکر بہت سے مسلمانان قصبہ نے شنبہ کو روزہ رکھا جو بلا لحاظ رویت و مدت عمل ہوا۔ صبح کو خاکسار نے عرض کیا کہ بلا رویت و مدت روزہ رکھنا حدیث شریف سے منع ہے شک کی صورت میں روزہ رکھنا چاہیئے اس کی شہادت میں مجالس الابرار پیش کیا۔ اکثر صاحبان نے تسلیم کیا مگر چند اشخاص اپنی رائے پر قائم رہے اب معروض ہے کہ جو لوگ حق بات کرنے پر ناحق جھگڑتے اور روک ٹوک کرتے ہیں۔ انکے نہ روکنے کی کیا تدبیر ہے اور نہ روکنے والے کس قدر گنہگار رہیں (راقم عبد الستار محمد یوسف سوداگر خریدار ۱۵۱۳)

ج نمبر ۱۶۴ - حق کا مقابلہ کرنے والے سخت گنہگار ہیں مگر ان کو اس سے روکنے کی یہی صورت ہے کہ خدا سے ان کے لئے دعا کیجئے وہ مقلب القلوب ان کے دلوں کو سیدھا کرے۔

مثال کے طور پر ایک واقعہ سنئے قاضی رحمت اللہ اور مولوی محمد امین واعظان اہلحدیث کانفرنس نے ایک مقام سے خط لکھا کہ یہاں چندہ کانفرنس کی امید تھی مگر مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور مولوی عبد الغفور صاحب غزنوی وغیرہ نے ان لوگوں کو منع کر دیا ہے کہ نہ کانفرنس کے واعظوں کے وعظ سنو نہ چندہ دو نہ کسی قسم کی امداد کرو بتلایئے ان لوگوں کو کون سمجھا سکتا ہے سچ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل میسر لما خلق لہ ہر آدمی ایک ایک کام کے لئے پیدا ہوتا ہے) جس کو کوئی نیک کام ہو جائے وہ شکر کرے۔ ۲۰ ر داخل غریب فنڈ۔

متفرقات

زمیندار کی معقول تجویز لاہور کے معزز ہمعصر زمیندار نے لکھا ہے۔ کہ لندن میں پولٹیکل قیدیوں کو چھوڑ دینے کی تجویز ہو رہی ہے ہندوستان میں بھی جن جن اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں انکو معاف کیا جائے۔ تو بہت کچھ مفید ہے۔ ہمارے خیال میں تو یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ چونکہ ہندوستانیوں کی وفاداری معلوم کر چکی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کی مصلحت شناسی سے ہمیں تو توقع رکھنی چاہئے۔ کہ سرے سے پریس ایکٹ ہی منسوخ فرما دیگی۔ انشاء اللہ

اطلاع بابو عبدالکریم میرٹھی جنہوں نے اہلحدیث کے جدید خریداران کو مفت کتابیں دینے کا اعلان کیا تھا۔ وہ جنگی خدمات کے لئے ہندوستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ ناظرین دعا کریں۔ خیریت سے آویں تو آکر کتابیں بھیجینگے

غریب فنڈ میں انڈیمن کمپنی بمبئی عہ
از مولوی احسان اللہ صاحب دیناجپوری عمر از عبداللہ و نجیارہ بہاولپوری (سائل) ۸ر از عبداللہ ارائیں والا ضلع فیروزپور عمر (سائل) از فنڈ سابقہ ۵ر کل عہ سابقہ عہ۔ میزان کل عہ ۱۳ ۱۰
ایک اخبار بنام محمد نصیر طالب علم آرہ۔ ہر دو عبداللہ مذکورین۔ اور بنام میاں محمد صاحب امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازی خاں۔ محمد یوسف طالب علم مدرسہ حقانی نصیر آباد۔ عبدالعزیز خاں موضع ... ضلع مظفرپور مولوی محمود بنارسی۔ عبدالحمید امام مسجد قلعہ مالیگاؤں ضلع ناسک۔ قیمت حسب غریب فنڈ عہ
باقی ۱۳ ۱۰ ربنا تقبل منا

دعاء جنازہ امرتسر کے پرانے اہلحدیث خاندان کے نونہال عبدالرزاق بزاز اور سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک چراغ الدین فوت ہوگئے ہیں۔ ناظرین خصوصاً علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ مرحوموں کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

تلاش عزیز میرا بھتیجا محمد ایوب عمر دس سال رنگ گندم گون بدن دبلا تین ماہ سے گم ہے۔ جس صاحب کو پتہ ملے بندہ خاکسار کو مطلع فرما دیں
(سلامت اللہ از مقام مبارکپور۔ رانی پورہ ضلع اعظمگڈھ)

تلاش ملازمت میں عربی علوم۔ حدیث فقہ۔ ادب۔ منطق۔ وغیرہ پڑھا ہوا ہوں۔ کسی صاحب کو تعلیمی کام میں میری خدمت کی ضرورت ہو۔ تو پتہ ذیل سے خاکسار کو یاد فرما دیں۔ (محمد فضل اللہ موضع دولت پور ضلع آرہ)

ہمدرد شباب رسالہ میں نوجوانوں کو حرامکاری سے روکنے کے لئے بازاری بدکار عورتوں کے ہتھکنڈے بتلائے گئے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے سعید القلب نوجوان ان برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ قیمت ۸ر پتہ حکیم سید فضل حسین صاحب کشمیری بازار لاہور

خیر الاسلام نظم پنجابی کامل در دو جلد یہ کتاب زینت الاسلام حافظ لکھوی کی تائید میں اور فیض الاسلام کی تحقیق میں (جو زینت الاسلام کا رد ہے) تحقیقات اسلامی لکھی گئی ہے۔ مصنف فیض کی خرافات اور اتہامات کی خوب ہی قلعی کھولی ہے مصنف فیض بلکہ تمام اہل بدعت کو ہمیشہ کے لئے لاجواب کر دیا۔ اور لحد سکوت میں سلا دیا ہے۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی بدعتی کی مجال نہیں۔ کہ زبان تک ہلا سکے۔ اور سوائے تسلیم کے دم مار سکے۔ بدعات مروجہ کی الجھن کو مختصر لفظوں میں سلجھا دیا ہے بہت تھوڑی جلدیں رہ گئی ہیں۔ فرمائش خریداری جلد لکھئے قیمت صرف آنکھ ماہ اگست سے بھی کم لینے ۸ر سو نسخہ کی کے خریدار سے عہ پتہ خاکسار خیرالدین احمد مولف خیر الاسلام۔ محلہ کھیکاں ضلع حصار

علم کے تشنہ لبو سیراب ہو
آب رفتہ باز لیس آید بجو
طالبان علوم اسلامی کو ایک بہت
بڑی خوشخبری

شہر بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ کی تحصیل والی مسجد میں یکم محرم ۱۳۳۵ھ سے بہ سرپرستی جناب فیضمآب قاضی محمد سلیمان صاحب دام فیضہ ایک اسلامی مدرسہ کا اجراء قرار پایا ہے۔ تمام اہل اسلام خصوصاً قوم اوڑوان کو اس مدرسہ کی بہبودی کے لئے سر توڑ کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ بغیر جمہوری توجہ کے اتنے بڑے کام کا سرانجام محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس مدرسہ میں علوم اسلامی کی نہایت کوشش کے ساتھ تعلیم دی جاوے گی۔ شائقین علم دین کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اور شوق سے مدرسہ موصوفہ میں تشریف لاکر علم دین کی تحصیل کریں۔ طالبعلم سے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہ لیجاویگی۔ بلکہ طلباء کی ضروریات خوراک رہائش کتب وغیرہ کا خود مدرسہ کفیل ہوگا۔

نوٹ: بعد نماز فجر ہمیشہ بلاناغہ مدرسہ ہذا میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی ہوا کریگا۔ جو شائقین کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ **المشتہر**
عبدہ محمد سلیمان اوڑ مہتمم مدرسہ اسلامیہ بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ

اہلحدیث کانفرنس نے اپنی پہلی رسیدیں منسوخ کرکے نئی رسید کیا تجویز کی ہے۔ بہ ملاحظہ ہے۔ ناظرین یاد رکھیں

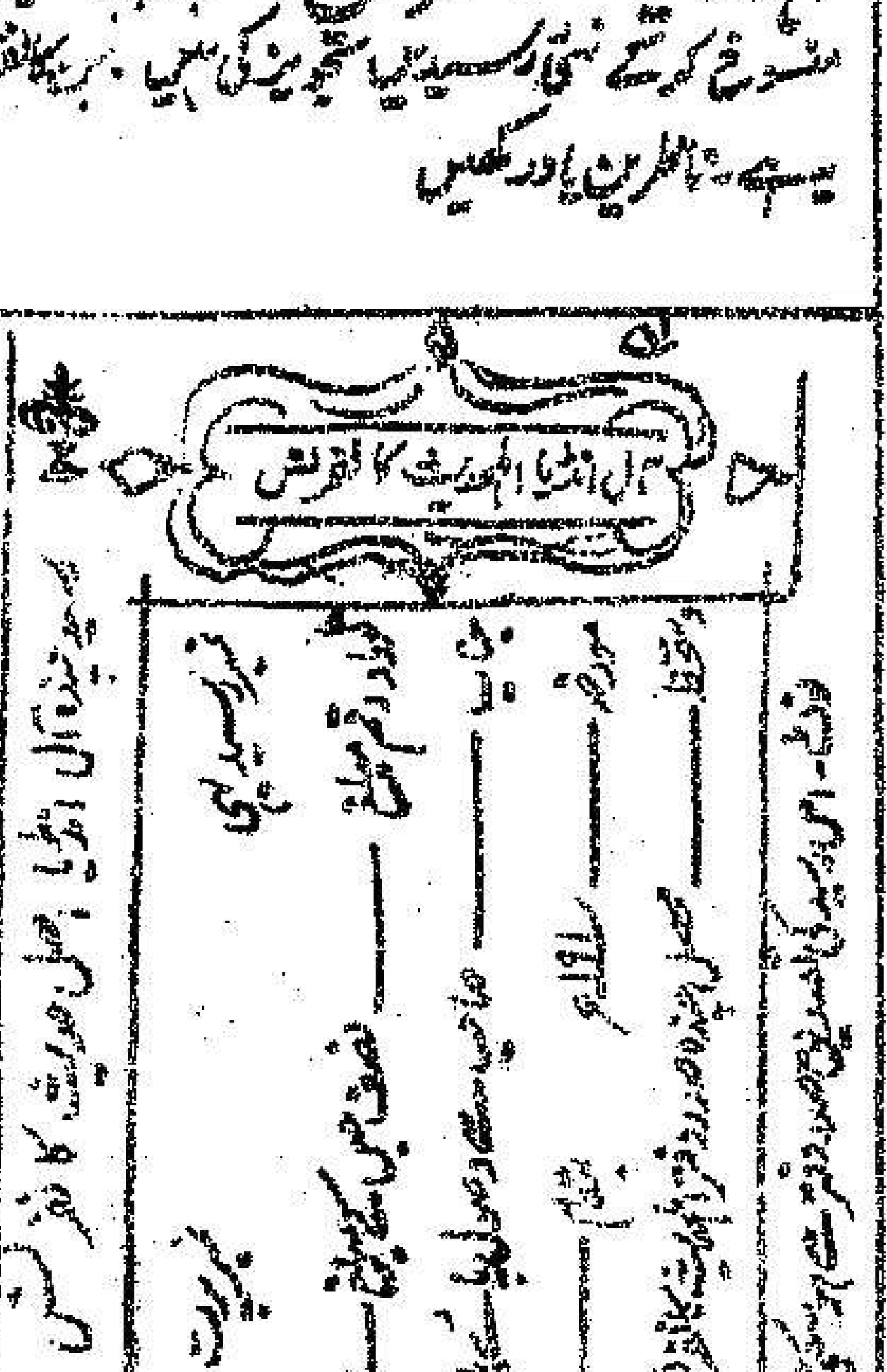

یہ مطبوعہ چھپا نہیں ہے۔ رسید بہت خوبصورت ہے

انتخاب الاخبار

مسلمانان البانیہ البانیہ کے دارالسلطنت ڈیورازو پر قابض ہوگئے۔ اور انہوں نے شاہی محل پر اپنا جھنڈا نصب کردیا ہے۔ (چونکہ ایام گذشتہ کی خبروں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ جس مقام پر البانوی قابض ہوتے ہیں۔ اسپر عثمانی جھنڈا لگادیتے ہیں۔ اس لئے قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ شاہی محل پربھی انہوں نے عثمانی جھنڈا نصب کیا ہوگا۔ ایڈیٹر)

امید ہے کہ شہزادہ برہان الدین خلف سلطان عبدالحمید شاہ البانیہ بنایا گیا ہوگا۔

واشنگٹن (دارالسلطنت اضلاع متحدہ امریکہ) میں اس مضمون کی رپورٹ کا موصول ہونا بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی نے سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو جرمنی کی حمایت میں تلوار کھینچنے کی التجا کی تھی۔ لیکن سلطان المعظم نے انکار کردیا۔ (غیر سرکاری معلوم ہوتا ہے)

انگلستان سے ۱۲۰ ہوائی جہاز فرانس کے میدان جنگ میں بھیجے گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ مقتول جرمنوں کی ۱۲ ہزار پلیٹیں فرانس سے برلن پہنچی ہیں۔ (جنگ میں ہر ایک سپاہی کے پاس ایک ایک پلیٹ ہوتی ہے۔ جس کے نمبر سے اس کے مرنے پر اس کے لواحقین کا اور اسکا پتہ وغیرہ رجسٹر میں سے دریافت کیا جاسکتا ہے)

جرمنی کی فوج نے انٹورپ (بلجیم) پر حملہ کیا۔ تو اہل بلجیم نے دریا کا بند توڑ دیا جس سے بہت سے جرمن سپاہی بہ گئے۔ اور بہت سی فوج کو گھر کر پانی میں لڑنا پڑا۔

برلن کی خبر تھی کہ ریمز اور ورڈن کے درمیان نہایت کی سخت ترین لڑائی لڑی گئی

کہتے ہیں کہ دوسری جرمن فوج ریمز کو مسخر کرنے کے بعد مشرق کی طرف کوچ کررہی ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ جرمن نے اپنی مرضی سے پیشقدمی کی تجاویز ترک کردی ہیں۔ یا متحدہ افواج کے دباؤ سے۔

بورڈو (جدید دارالخلافہ فرانس) میں اعلان کیا گیا ہے کہ دو روزہ لڑائی کے بعد متحدہ افواج نے جرمنوں کو پسپا کردیا۔

جنرل [illegible] شمالی فرانس کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ [illegible] کے شمال میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر فیلڈ مارشل سرجان فرینچ اور جنرل [illegible] کی کمان میں متحدہ افواج کو ایک بھاری فتح نصیب ہوئی۔

[illegible] میں سے ۱۲ لاکھ آدمی چلے گئے۔ اور ۷ لاکھ ابھی شہر میں ہیں

فرانسیسی سرکاری بنک اور اخبار ٹان کا دفتر بھی بورڈو میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

اڑہائی لاکھ روسی فوج فرانس میں پہنچ کر انگریزی فرانسیسی افواج میں مل گئی ہے۔ اور اب متحدہ فوجیں پیشقدمی کر رہی ہیں

جرمن فوجوں کے پیچھے ہٹنے سے باشندگان پیرس کو اطمینان ہو گیا۔ اور اب انہیں کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں دیکھی جاتی

جرمنوں نے شہر ڈونانٹ واقعہ بلجیم کو جلا دیا۔ اور اس کے بہت سے باشندوں کو جن میں شہر کے متمولین بھی تھے گولی سے اڑا دیا۔ پھر نیشنل بنک کے منیجر اور اس کے لڑکوں کو قتل کرکے تمام روپیہ پر قابض ہو گئے۔

جرمن کہتے ہیں کہ اہل شہر نے ان پر گولیاں چلائی تھیں۔

متحدہ افواج نے جرمن فوجوں پر اسوقت حملہ کیا جبکہ وہ پیرس کی طرف پیشقدمی سے ماندہ ہو رہی تھیں اس لئے جرمنوں کو اس حملہ سے بچنے کے لئے پیچھے ہٹنا پڑا

اس پسپائی میں جرمنوں کو زخمیوں کی گاڑیاں اور بہت سی توپیں پیچھے چھوڑنی پڑیں۔

متحدہ افواج کی پیشقدمی کے سامنے جرمن فوجیں ۳۷ میل پیچھے ہٹ چکی ہیں

روسیوں نے آسٹروی فوجوں کو شکست دیکر ۷۰ ہزار آسٹریوں کو قید کر لیا ہے

آسٹروی اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جرمن فوجیں مدد کو بوقت ضرورت نہیں پہنچیں

روسیوں نے آسٹریا کا صوبہ گلیشیا فتح کرکے کونٹ بوبرنسکی کو اسکا گورنر جنرل مقرر کیا ہے

روسیوں نے لمبرگ سے ۳۰ میل جنوب میں قلعہ [illegible] پر قبضہ کرلیا ہے جہاں انہیں چالیس توپیں اور سال بھر کا سامان رسد ہاتھ آیا۔

کہتے ہیں کہ شہنشاہ آسٹریا فوت ہوگیا ہے۔ اور جنگی مصلحتوں کی وجہ سے اسکی وفات کی خبر چھپائی جارہی ہے۔ واللہ اعلم

اخبار [illegible] کا نامہ نگار [illegible] سے لکھتا ہے کہ جرمن جنگی قیدیوں کو روسیوں کے برخلاف لڑنے پر مجبور کرتے ہیں

پیٹرس برگ (دارالسلطنت روس) کی خبر ہے۔ کہ جرمنی آسٹریا کی مدد کے لئے کثرت سے فوج بھیج رہی ہے اور اب تک اسکی تعداد ۲ لاکھ تک پہنچ چکی ہے

روسی رسالہ کوہ کارپیتھین پر قابض ہوگیا ہے۔

آسٹریا کی فوجیں روسی سپاہ کے مقابلہ میں بے بس ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ایک پوری رجمنٹ نے روسیوں کے آگے لیمبرگ کے متصل ہتھیار ڈالدیئے ہیں

توقع کیجاتی ہے کہ سرویہ بڈاپسٹ (دارالسلطنت ہنگری) کی طرف پیشقدمی کرے گا۔ اور پھر وائنا (دارالسلطنت آسٹریا) پر قبضہ کرے گا۔

آسٹریا نے بحیرہ اڈریاٹک میں بہت سی سرنگیں بچھادی ہیں جنہیں انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ نکالنے میں مصروف ہے

آسٹروی بیڑے کے ایک حصہ نے کاٹارو جاکر جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے ساحل پر گولہ باری کی

اس ہفتہ میں تین برطانوی جہاز بحری سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوئے جن میں ایک کروزر اور دو تجارتی جہاز تھے۔

لارڈ کرو وزیر ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورکھا فوج میدان جنگ میں جائیگی۔

جاپانی بیڑہ سنگ تاؤ کے قلعوں پر گولہ باری کر رہا ہے

جاپانی دارالامراء نے بالاتفاق جنگی بجٹ پاس کر دیا ہے

تبت میں چینیوں اور تبتیوں کی جنگ ہو رہی ہے

ہندوستانی فوجوں کے میدان جنگ میں جانیکی پارلیمنٹ انگلستان نے بڑے زور سے تعریف کی۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اگر انہیں کوئی امر مانع نہ ہوا۔ تو حسب اطلاع ۱۶ ستمبر کو رنگون سے روانہ ہوچکے ہوںگے

اپنے جملہ دوست واحباب کو خبر کردیں کہ

کتاب

مجموعہ اشعار

مُصنّفہ

جناب مولوی عبدالستار صاحب

مصنف اکرام محمدی و قصص المحسنین

جس میں تفسیر سورۂ فاتحہ۔ رسالہ احادیث۔ مناقب رسول صلعم۔ تہین نامہ۔ عبرت نامہ۔ دعاء میت۔ صفاۃ الصابرین یعنی قصہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ بارہ ماہ۔ ہفت وارین نامہ یعنی اٹھیں کے شعر۔ مدح نبی کریم۔ مدح پیران پیر کے بارہ میں نہایت اعلیٰ قسم کے دلچسپ و پُر درد پنجابی نظموں غزلوں اور شعروں کا کافی ذخیرہ ہے اور جن کے لوگ مدتوں سے مشتاق تھے اب چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی اور صحت وچھپائی بہت عمدہ ہے ❊ **قیمت** اصل ۱۲ار۔ رعائتی ۱۱ار محصول ڈاک ۲ر کل ۱۳ار کا وی پی ہوگا ❊

(جلد طلب فرمالیں)

ملنے کا پتہ۔ عبدالرحیم و عبدالرحمٰن تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

مومیائی

فی ماشہ ۱۲

پھر مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو برقرار رکھتی ہے
ابتدائی سِل۔ دِق۔ دمہ۔ کھانسی۔ رعشہ اور کمزوری
سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان پاکسی اور وجہ سے
جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا
چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور
مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط
کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا اس کا معمولی کرشمہ
ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال
رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد
عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے
ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب حاجی محمد عثمان خان صاحب ... تحریر فرماتے ہیں کہ
جناب حکیم محمد صاحب السلام علیکم ... آپ کی مومیائی بھیجی اللہ کے
... بہت مفید ثابت ہوئی۔ ازراہ کرم چار چھٹانک اور ... مومیائی ... ارسال فرما دیں۔ (۵۔ اگست ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب وکیل ضلع ... تحریر فرماتے ہیں کہ جناب ... السلام علیکم ... ایک چھٹانک مومیائی منگوائی ... استعمال ... فائدہ ہوا ... اور ایک ... مومیائی ... ارسال فرما دیں ... رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

قیمت فی چھٹانک ۳ روپیہ۔ آدھ چھٹانک ... چار چھٹانک ... مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر اسٹوری میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید و قابل قدر کتابیں

قیمت ۱۲

ابوبکر صدیق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار خلیفہ اول کے مقدس حالات زندگی۔ مسلمانوں کے لئے اسکا مطالعہ ترقی ایمان اور مسرت و
تسکین و حلاوت ہے۔ ۳

اہم التواریخ تاریخی نام ... تاریخ کا ایک ... مدلل کتاب۔ ابواب ... اور ... مفید ہے ۳

تاریخ جہانگیری خاندان مغلیہ کے ... اور ... شہنشاہ کے حالات زندگی و سلطنت وغیرہ ... تفصیل کے ساتھ درج ہیں ۸

خالد بن ولید مسلمانوں کے مشہور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ تاریخ اسلام کے اس نہایت پرجوش اور ... زمانہ کی کیفیت ... اسلامی فتوحات کا منظر ۸

اورنگ زیب ابوالمظفر سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کی ... فراست ... دیانت کے حالات۔ امور سلطنت کا نظام ... شجاعت وغیرہ کے کارنامے ۱۲

حیات مشتاق ہندوستان کی اسلامی دنیا کے بہت بڑے ... جناب نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب کی کامیاب زندگی کے دلچسپ اور ... حالات ۶

حیات زیب النساء شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر غازی کی بیٹی زیب النساء بیگم مخفی ... مشہور شاعرہ کی فہم و فراست۔ حسن و عشق۔ شاعری ... کے ... حالات ۶

تذکرہ النسوان ہندوستان کی متعدد و مشہور ... اسلامی ... عورتوں کے ... حالات ۱۲

تذکرہ امیر با تصویر اعلیٰ حضرت امیر عبدالرحمٰن خان والی دولت خداداد افغانستان کی پولیٹکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات ... کے نظم و نسق کا ... اسکا مطالعہ ... وجوہ سے ضروری اور مفید ہے

امام اول علی ... امام کا ... مولانا مولوی احمد ... ابن ابی طالب ... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ... زندگی کے ... اور ... حالات درج ہیں ۱۲

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر و کتب فروشان

اہلحدیث ... امرتسر ... مطبع ... میں ... مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل ... نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

نرخ قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ للعہ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۔ ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہار

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۱۱ — نمبر ۴۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

شیعہ سنی کا فیصلہ
قرآن مجید کے حق میں

معزز ہمعصر "النجم" اور "اصلاح" کی بحث عرصہ سے اس مسئلہ میں جاری ہے کہ شیعہ قرآن مجید کو محرف کہتے ہیں یا سنی ایک فریق دوسرے پر الزام دھرتا آیا ہے خدا بھلا کرے اڈیٹر اصلاح کا جس نے ایک نامہ نگار کی طرف سے ایک مراسلہ متعلقہ ایمان بالقرآن شائع کیا جس سے تمام اختلافات مٹ گئے خدا کرے کہ شیعہ گروہ دل سے اس فیصلہ کی قدر کریں اور اس پر جم جاویں وہ فیصلہ ہمارے تو بہت پسند آیا ہے امید ہے اہل اسلام کے بھی پسند کا ہو گا نامہ نگار "اصلاح" نے بطور تمہید قرآن مجید کی [illegible] کا ذکر کر کے لکھا ہے:۔

اس قدر عرض کر چکنے پر میں کہتا ہوں کہ جو شخص کہے کہ قرآن میں اغلاط ہیں اس کے لئے دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ قرآن موجود کو خدا کا نازل کیا ہوا مانتا ہے یا نہیں مانتا اگر قرآن موجود کو خدا کی طرف سے نازل شدہ نہیں مانتا تو وہ بروئے اسلام کافر ہے اور اگر یہ مان کر کہ قرآن موجود خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس میں اغلاط سمجھتا ہے تو اسکا عقیدہ یہ ہے کہ خدا زبان عرب کے قواعد سے جاہل ہے اور باوجود جہالت کے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس جیسا قرآن جن و انسان جمع ہو کر بھی نہیں لا سکتے۔ پس یہ عقیدہ رکھنے کی صورت میں بھی وہ کافر ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص قرآن موجود میں اغلاط بتاتے وہ ہر صورت میں کافر ہے۔ اور کوئی مسلمان ایسے شخص کو اچھا نہیں سمجھ سکتا۔ اور قرآن موجود پر ایمان رکھنے کا مقتضیٰ یہی ہے کہ ایسے شخص سے بیزاری کی جاوے اور اسے کافر مطلق سمجھا جاوے۔ (اصلاح بابت شوال ۱۳۳۲ھ صفحہ ۳۰)

اہلحدیث:۔

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صوفیان رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

اس اعتقاد اور اصلاح کے اعلان کا رستہ حسب عادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ایک بیہودہ نہ حملہ کیا ہے۔ ہمعصر النجم کے جواب کا انتظار کر کے اس کا جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

جامع مسجد دہلی

مسجد مذکور میں جو نمازیوں کی کثرت خصوصاً ماہ رمضان میں ہوتی ہے وہ ایک دل خوش کن نظارہ ہوتا ہے (زہے زد فہد - عرصہ ہوا کہ [illegible]

(ایڈیٹر اہلحدیث) نے جمعہ جامع مسجد دہلی میں پڑھا تو بڑی حیرانی سے دیکھا کہ جو لوگ باہر نماز پڑھتے تھے سخت گرمی میں مبتلا تھے صحن میں نماز پڑھتے اور گرم پتھروں پر چلنے کے لئے کوئی سایہ یا فرش نہ تھا اسلئے دل میں سخت رنج ہوا اسی رنج میں محض نیک نیتی سے اہلحدیث میں ایک مضمون لکھا جس میں مسجد کی تکلیف کا ذکر پورے لفظوں میں تھا اوس پر میرے بعض عنایت فرما ممبران مسجد کمیٹی کے خط آئے کہ اخبار میں لکھنے سے بہتر تھا۔ خط کے ذریعے سے توجہ دلائی جاتی۔ اچھا۔ اب بھی ان تکالیف پر غور کیا جاتا ہے تو بیشک ہے کے ساتھ ایک خط بھی کمیٹی میں بھیجا اوس کے بعد عرصہ دراز گذر گیا مجھے خود تو جامع مسجد میں جانیکا کبھی اتفاق نہوا لیکن اخبارات میں اس تکلیف کا ذکر دیکھنے میں آتا رہا جب سے دہلی میں ہمدرد اخبار جاری ہوا اس میں لگاتار رسلسلہ مضامین شروع ہو گیا آخرکار یہانتک نوبت پہونچی کہ اڈیٹر ہمدرد مسٹر محمد علی خان اور انکی پارٹی سے مسجد میں ڈھول ڈھکا ہونے کے احتمال کی خبریں بھی آنے لگیں اڈیٹر ہمدرد نے بڑے زور سے پبلک کی تکلیف کی طرف کمیٹی اور خود پبلک کو توجہ دلائی دل کا حال تو خدا کو معلوم ہے کہ کون کس نیت سے کام کرتا ہے ہمارا تو اصول ہے کہ کام کو دیکھو دل کا حال علیم بذات الصدور کے سپرد کرو اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد نے (قطع نظر ترش لہجے کے اور قطع نظر امام صاحب کے تعلق کے) پبلک کی ہمدردی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا جس کی وجہ سے دہلی میں کشمکش بہت بڑھ گئی جس کا نتیجہ ہوا کہ جامع مسجد کی کمیٹی کو بھی ان باتوں کا جواب دینا پڑا چنانچہ کمیٹی کی طرف سے چند اوراق کا ایک رسالہ بطور یادداشت کے شائع ہوا جو ہمارے پاس بھی بھیجا گیا جس میں اپنی بےبسی اور پبلک کی اضطرابی اور بیجا اعتراضات کی بھرمار کا ذکر کر کے پبلک کو اطمینان دلایا ہے کہ مسجد کا سائبان بنانے کی تجویز زیر غور ہے چونکہ کام بہت مشکل ہے اسلئے غور و فکر کے بعد بنے گا بے صبری نہ کریں ہمارے خیال میں پبلک کو اور خصوصاً ہمدرد کو کمیٹی کے وعدے پر اعتماد کرنا چاہیئے اور اس کی پیش آمدہ مشکلات میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ سائبان بنا ہوا دیکھیں گے۔ ہم بہت خوش ہونگے کیونکہ اہلحدیث اسکا اول المحرکین ہے۔

خدا کرے ہم مسلمانوں کو یہ سمجھ آجاوے کہ ایک قومی کام بناتے ہوئے دوسرے قومی کاموں (اتفاق و اتحاد) میں فرق نہ ڈالا کریں۔ ہماری عرصہ کی ناچیز تحقیق میں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی کی نیت پر حملہ نہ کیا کریں صرف فعل اور قول کا جواب فعل اور قول سے دیا کریں۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی بابت ہم کہہ سکتے ہیں

پس از صد سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

یورپی جنگ
"الحرب سجال"

عرب لوگ چونکہ جنگی قوم تھی اسلئے ان میں جنگی سامان آلات اور واقعات کے لئے الفاظ اور امثال بکثرت ہوتی تھیں۔ انہی میں سے ایک مثال ہے "الحرب سجال" جس کا لفظی ترجمہ ہے "لڑائی (پانی کا) ڈول ہے" یعنے جس طرح ڈول کبھی کسی کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے کبھی کسی کے ہاتھ اسیطرح لڑائی میں کبھی کا پاسہ بھاری ہوتا ہے کبھی کسی کا۔ درمیانی واقعات کو درمیانی سمجھکر انجام کار کے لئے تو شان رہنا چاہیئے ٹھیک یہی حال ہے آجکل کی یورپی جنگ کا شروع شروع میں جو خبریں آتی تھیں ان سے پایا جاتا تھا کہ جرمنی فوج بڑے [illegible] سے چلی آرہی ہے کہ درمیانی سلطنت (بلجیم) کو پامال کر کے فرانس کے اندر بےتحاشا گھسی چلی آتی ہے جس کو کوئی روک نہیں ہو سکتی یہانتک کہ پیرس (دارالخلافہ فرانس) کے دروازے کے پاس پہنچ گئی ہے پیرس وہ مقام ہے جس کی خوبصورتی اور خوش وضعی کی وجہ سے اوسکو عروس البلاد تمام ملکوں کی دلہن کہا جاتا ہے اسی پیرس کو سلطنت فرانس نے جرمنی کے خوف سے خود بھی خالی کر دیا اور رعایا کو بھی نکال لینے کا مشورہ یا حکم دیا اور بیرون شہر دور دراز تک جو مکانات عالیشان بنے ہوئے تھے اون کو گرا کر میدان کر دیا گویا فرمان خداوندی

یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ

کا پورا جلوہ نظر آیا اس اثنا میں خدا تعالےٰ جسکی شان ہے

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ

اُسی کے حکم سے یہ خبریں آنی شروع ہوئیں کہ جرمنی فوج جو پیرس میں داخل ہونے کے لئے باہمی مسابقت کر رہی تھی اوسی کو واپس ہٹنے کا حکم ہوا ہو وہ بہت مایوس ہوئی اب تو یہانتک خبریں آرہی ہیں کہ جرمنی فلاں طرف سے اتنا پیچھے ہٹ گئے فلاں جانب سے اتنا ہٹے۔ غرض آئے دن جرمنی کی پسپائی کی خبریں آرہی ہیں یہ سب اسی عربی مثال کا مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور قانون قدرت کا ظہور ہے جو کتاب اللہ نے یوں بیان کیا ہے۔

تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ

لیکن خطرہ ہے جس خطرے کو ہم سے زیادہ افسران فوج خوب جانتے ہیں کہ مبادا جرمنی کی پسپائی مغلوبیت سے نہو بلکہ کسی قسم کا خدعہ (فریب) ہو جو فنون جنگ میں مستحسن سمجھا گیا ہے۔

۱۶ ستمبر کو جو خلیج بنگال کی خبر آئی ہے کہ جرمنی کروزر (چند معمولی جہاز) انگریزی تجارتی جہازوں کو سخت نقصان پہونچایا پانچ چھ جہاز مع سامان ڈبو دیئے اور خود رفو چکر ہوا اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے حوصلے ابھی پست نہیں ہوئے اسلئے متحدہ افواج (انگریز۔ فرانس۔ بلجیم اور روس)

سلطے اپنے گھر ونکو اپنے ہاتھوں سے خراب کر رہے ہیں
سلطے خدا رات اور دن کو بدلتا ہے۔

کو بہت بہت کچھ کمر بہت مضبوط رکھنی چاہیے تاوقتیکہ دشمن اچھی طرح مغلوب بلکہ مقہور نہو۔

جرمنی کے پیچھے ہٹنے کی بابت ہمعصر ہمدرد دہلی میں ایک نوٹ نکلا ہے جو ہم بھی نقل کرتے ہیں۔

رفتار جنگ مغربی رزمگاہ یعنی فرانس اور جرمنی کے مقابلے میں اس عرصہ میں بعض قابل لحاظ تغیرات ہوئے ہیں جن سے کچھ کچھ یہ امید بندھ سکتی ہے کہ آئندہ فرانس غنیم کے مقابلہ میں اپنی حفاظت شاید زیادہ قوت کے ساتھ کر سکے لیکن اسی کے ساتھ جرمنی کی موجودہ پسپائی کی جو خبریں مشرقی وشمالی فرانس سے آرہی ہیں ان سے یہ قطعی نتیجہ نہیں نکلتا کہ اُس کی فوجیں فرانس کو بالکل خالی کر دیں گی۔ اب تک جرمنی کی پیش قدمی کو ہم نے جس تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ قلب اور بائیں بازو کو نسبتاً اپنی جگہ پر قائم رکھکر جرمنوں نے اپنے داہنے بازو کو گردش دی تھی۔ یہ بازو پورے بلجیم کے ملک کو طے کرتا ہوا فرانس میں پیرس کے شمالی مورچوں کے سامنے تک پہونچ چکا تھا جس کے بعد سے اُس کے پسپا ہونے کی خبریں آنی شروع ہوئی ہیں۔ اس پسپائی کے صرف دو وجوہ ہو سکتی ہیں یعنی یا تو انگریزی اور فرانسیسی افواج کی متحدہ طاقت جرمنوں پر غالب آئی جس نے اون کو شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا یا جرمنوں نے خود مناسب سمجھا کہ وہ پیچھے ہٹ آئیں جس میں کوئی خاص جنگی مصلحت مدنظر ہے۔ صورت اوّل بہت صاف ہے اور کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں ہے لیکن اگر جرمنوں کی پسپائی کسی مصلحت پر مبنی ہے تو خواہ مخواہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مصلحتیں کیا ہو سکتی ہیں اور ہم اس موقع پر انہی سے بحث کرنی چاہتے ہیں۔

سب سے پہلی بات جو خیال میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ مشرق میں روسیوں کی پیش قدمی کو زیادہ زور پکڑتے دیکھکر جرمنی نے یہ ضروری سمجھا کہ اپنے حلیف آسٹریا کی اعانت کرے اور مشرقی پرشیا سے بھی روسیوں کو خارج کرے۔ اگرچہ اس طرح کی کوئی خبر نہیں آئی ہے لیکن خبروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوجیں اصل لشکر سے جدا ہو کر آسٹریا کی مدد نہیں کر رہی ہیں بلکہ دونوں نے اپنے اپنے خط مقابلہ کو روسیوں کے مقابلے میں منفصل کر لیا ہے اور اس وقت دونوں فوجیں مشرقی پرشیا میں بحیرۂ بالٹک کے ساحل سے قلعۂ تھارن تک اور وہاں سے روسی پولینڈ میں سے ہوتی ہوئی آسٹری حدود میں کراکو تک شمالاً اور جنوباً اور کراکو سے گلیشیا کے میدان جنگ تک شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہیں۔ سب سے زیادہ قابل خیال جو بات ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی پرشیا میں روسیوں کی کسی کارروائی کا پتہ نہیں چلتا اور جب سے آسٹرو ڈا اور سولڈاؤ پر روسیوں کی شکست کی خبر آئی ہے جرمنی میں روسیوں کی کسی مزید کارروائی کی بجز اس کے اور کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ کسی قدر پیچھے ہٹ آئے ہیں یہ واقعہ اور اسی کے ساتھ جرمن افواج کا روسی پولینڈ اور آسٹری حدود میں موجود ہونا صاف بتاتا ہے کہ جرمنی نے بہت بڑا حصہ اپنی فوج کا مشرق کی طرف بھیج دیا ہے۔ نقشۂ جنگ کی اس تبدیلی کا ایک لازمی اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ فرانس پر جرمنی کا دباؤ ہلکا ہو جسکی اطلاع آجکل کے تاروں سے مل رہی ہے۔

جرمنوں نے جو غیر متوقع کامیابی اس درمیان اس درمیان میں حاصل کی تھی اُسے دیکھتے ہوئے انگریزی نامہ نگاروں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ انکی واپسی ایک معجزہ معلوم ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ جیسا کہ پہلے کئی بار کہا جا چکا ہے بعض اہل الرائے یہ خیال کرتے ہیں کہ اب جرمنوں کا پلٹ کر اپنے ملک کو پہونچنا بھی ایک قسم کا معجزہ ہوگا۔ لیکن ہمارے نزدیک ابھی اسکے متعلق کوئی قطعی کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا اگر جرمنوں کو کوئی زبردست شکست شمالی فرانس میں ہوتی تو جیسا کہ ہم پہلے کئی موقعوں پر لکھ چکے ہیں انکی واپسی تقریباً محال ہو جاتی لیکن اسحالت میں کہ بغیر کوئی فیصلہ کن جنگ [illegible] وہ واپس جا رہے ہیں [illegible] ہر گز وہ ناممکن نہیں [illegible] جمعیت وہ فوجیں ہوتا ہے۔ اور [illegible] نہایت آسانی کے ساتھ جہاں تک چاہیں اپنی فوجوں کو ہٹا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں جرمنی کا شمالی و مغربی فرانس سے واپس ہونا ایک اور صورت بھی پیش کرتا ہے جس کو ہم آگے بیان کرتے ہیں۔ جرمنی کی اپنی سرحد فرانس سے ملحق تھی لیکن بجائے اس کے کہ براہ راست وہ اپنی حدود سے فرانس پر حملہ آور ہوتا اُس نے بلجیم اور لکسمبرگ کی غیر جانبداری کے معاہدہ کی خلاف ورزی گوارا کر کے فرانس پر شمال سے حملہ کرنے کو ترجیح دی جس کا سبب یہ تھا کہ فرانس کی مشرقی حدود پر وردون، تول، نانسی، ایپی نال۔ اور بیلفورت وغیرہ کے مضبوط قلعے واقع ہیں جنکے سامنے سے سرحد کو عبور کرنا سخت دشوار تھا۔ مگر بلجیم میں ہو کر گذرنے کی وجہ سے جرمنی کو اپنے داہنے بازو کو بہت وسیع کرنا پڑا۔ اور بہت بڑی فوج کو لانگوی سے لیکر فرانس کے مغربی ساحل تک پھیلا دینا پڑا۔ ابتدائے جنگ میں جب تک جرمنی فرانس میں نہیں داخل ہو سکا تھا اُس نے اپنی تمام تر کوششیں اسی طرف صرف کیں کہ جس طرح ہو سکے اور جتنا جلد ہو سکے بلجیم کو عبور کر کے فرانس میں داخل ہو جائے۔ اس راستہ میں جو قلعے اور مورچے تھے وہ بمقابلہ مشرق کے کم تھے جرمنی اپنے ارادہ میں بہت جلد کامیاب ہو گیا۔ مگر فرانس میں آجانے کے بعد اُسے دو ضرورتیں محسوس ہوئیں۔ اول یہ کہ انگریزی فوجیں مونس اور شارلی روا سے پسپا ہوئی تھیں اور واپسی میں انکو سخت دشواریاں اور نقصانات بھی اٹھانی پڑی تھیں لیکن نہ تو انگریزی اور نہ فرانسیسی فوج کو کوئی ایسی شکست ہوئی تھی جیسی کہ سنہ ۷۰ء کی جنگ میں فرانس کو سیدان کے مقام پر ہوئی تھی اور ایسی حالت میں اپنی فوجوں کو دور تک پھیلا ہوا رکھنا ایک امر دشوار تھا اور افواج متحدہ کے لئے ایک عمدہ موقع غنیم کی فوج کے بعض حصوں کو کاٹ دینے کا تھا اس لحاظ سے بنظر احتیاط اپنے داہنے بازو کو جرمنی نے بجائے مزید گردش دینے یا آگے بڑھانے کے قلب کی طرف سمیٹنا زیادہ مناسب سمجھا اور اب اسکا میمنہ بجائے دریائے سوم کے دہانے کے [illegible] کے شمال و مغرب سے شروع ہوتا ہے اور قلب کا جو حصہ [illegible] آگے بڑھا تھا اس بازو کے خم کو بجائے لانگوی کے [illegible] پر منتقل کر دیا ہے چنانچہ اس وقت جرمنی کا [illegible] سے پیرس کے مغرب میں دریائے مارن کے شمال تک ہو اور اسی بازو کی ایک شاخ سواسوں سے نیل تک پھیلی ہوئی [illegible]

بقیہ جہر آمین

اب یہاں سے ہم اُن احادیث کو بیان کرتے ہیں جن کے الفاظ تو یہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے آمین کہی، مگر جن کا مطلب صاف کہہ رہے ہیں کہ بے شک آپ نے زور سے آمین کہی، جیسا کہ خود آپ کو بشرط انصاف واضح ہو جائے گا۔

(۱۶) سنن نسائی صحیح ابن خزیمہ اور منتقی ابن جارود میں ہے:

عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی هریرة فقرأ بسم الله الرحمٰن الرحیم ثم قرأ بام القرآن حتى اذا بلغ ولا الضالین قال آمین فقال الناس آمین ويقول كلما سجد الله اكبر واذا قام من الجلوس فی الاثنتین قال الله اكبر ثم اذا سلم قال والذی نفسی بیده انی لاشبهکم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم

(نعیم مجمر سے روایت ہے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ابوہریرہ رضہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ اور جب ولا الضالین پر پہنچے تو انہوں نے اور لوگوں نے آمین کہی اور جب آپ سجدہ کرتے اور تشہد پڑھ کر اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے اُس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری نماز بمقابلہ تمہاری نماز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے)"

اس حدیث پر آپ کو شاید یہ اعتراض ہو گا کہ اس میں یہ کہاں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے زور سے آمین کہی اور اگر کہی بھی تو ہم کو کیا جبکہ قول وفعل صحابی قابل حجت نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ اگر آپ ذرا انصاف فرمائیں اور عقل سے کام لیں تو آپ خود کہہ دینگے کہ بیشک حضرت ابوہریرہ رضہ نے زور سے آمین کہی کیونکہ نعیم مجمر (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے صرف انہیں چیزوں کا ذکر کیا ہے جو زور سے کہی جاتی ہیں اگر میں غلط کہتا ہوں تو حدیث کو کرر دیکھئے جس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے (۱) بسم اللہ پڑھی (یعنی زور سے) (۲) پھر الحمد پڑھی (کیا اسکو بھی مانو گے یا نہیں کہ امام زور سے الحمد پڑھتا ہے) (۳) پھر آمین کہی (یعنے زور سے) (۴) پھر لوگوں نے آمین کہی (یعنے زور سے) (۵) پھر جب سجدہ کرتے اور (۶) تشہد سے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے (یعنی زور سے جس کو آپ کو بھی ماننا پڑیگا) (۷) پھر جب سلام پھیرا (یعنی زور سے جیسا کہ تم کو خود معلوم ہے) تو فرمایا کہ میری نماز بہ نسبت تمہاری نماز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ کہیئے اب بھی تسکین اور تشفی بھی ہو گئی کہ نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے زور سے آمین کہی یا نہیں اور اگر اب بھی لا نسلم ہی اس کا جواب عنایت ہو گا تو ہم یہی کہیں گے کہ اس سے امام کا الحمد کو جہر کرنا اور تکبیر کا بوقت سجدہ کرنے کے اور تشہد سے اُٹھتے وقت جہر کرنا اور امام کا زور سے سلام پھیرنا کہاں ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث میں ایسے کوئی الفاظ نہیں جن سے ان تمام امور کے لیئے جہر ثابت ہوتا ہے حالانکہ جمہور کے نزدیک یہ سب چیزیں زور سے کہی جاتی ہیں اب جو کچھ آپ جواب عنایت فرماویں گے وہی ہمارا جواب ہے ماهو جوابکم فهو جوابنا کیونکہ جو الفاظ تکبیر وغیرہ کیلئے حدیث میں موجود ہیں وہی الفاظ آمین کے لئے بھی ہیں پس خواہی نہ خواہی ماننا پڑے گا کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے زور سے آمین کہی ورنہ نعیم مجمر اوسکو کیونکر سن سکتے تھے اور کیونکر کہہ سکتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے آمین کہی اور اگر حضرت ابوہریرہ رضہ ولا الضالین کہکر چپ ہو جاتے اور اتنی آہستہ سے آمین کہتے جس کو کوئی نہ سن سکتا تو نعیم مجمر ضرور کہتے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ ولا الضالین کہکر خاموش ہو گئے اور آہستہ سے آمین کہی مگر جب وہ خود کہہ رہے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے آمین کہی تو ضرور اوانہوں نے اوس کو سنا اور جب انہوں نے اوسکو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے زور سے آمین کہی۔ آپکے دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ کا زور سے آمین کہنا اُنکا فعل نہ تھا بلکہ خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ خود حضرت ابوہریرہ رضہ کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہو رہا ہے جو فرماتے ہیں "انی لاشبهکم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم" یعنی میری نماز بہ نسبت تم لوگوں کی نماز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے گویا زور سے آمین کہنا اُن کا فعل نہ تھا بلکہ آنحضرت علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا فعل تھا۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

(۱۷) صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد میں ہے:

عن ابی هریرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامینه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول آمين (بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی مالک امام محمد) نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم (بھی) آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے اُسکے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب (زہری) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے)

(۱۸) سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی میں ہے:

عن ابی هریرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال اذا امن القاری فامنوا فان الملائكة تؤمن فمن وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

(حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے آنحضرت سردار کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قاری (یعنی امام) آمین کہے تو تم (بھی) آمین کہو اس لیئے کہ

فرشتے (بھی) آمین کہتے ہیں پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ملجائیگی اوس کے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے)

(۱۹) سنن نسائی میں ہے:-

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال احدکم امین وقالت الملائکة فی السماء امین فوافقت احدٰهما الاخریٰ غفر له ما تقدم من ذنبه (حضرت ابوہریرہ ناقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے اور فرشتے (بھی) آسمان میں آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں)۔

(۲۰) کتاب مذکورہ میں ہے:-

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا امین فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه (حضرت ابوہریرہ رض راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائیگی اوس کے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے)"

یقیناً ان چاروں حدیثوں پہ یہ اعتراض وارد کیا جائے گا کہ اُن سے زور سے آمین کہنا کہاں ثابت ہوتا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ ان احادیث سے بے شک زور سے آمین کہنا معلوم ہوتا ہے کیونکہ

(الف) ان احادیث کو صاحب سنن نے جس باب میں درج کیا ہے اوس کا عنوان ہے "باب الجهر بامین" یا "جهر الامام بامین" وغیرہ

(ب) اگر امام آہستہ آمین کہے تو مقتدی کو کیونکر معلوم ہوگا کہ امام نے کب آمین کہی اور اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی کیونکر تعمیل ہوگی کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو

اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ایسا حکم صادر نہیں فرمایا جس کی تعمیل ہوسکے اور تعمیل اسی صورت میں ممکن ہے جب امام زور سے آمین کہے کیونکہ جب امام کی آمین مقتدی سنینگے اُس وقت وہ بھی آمین کہیں گے اور اگر یہہ کہو کہ اس حکم کی تعمیل اس طرح ممکن ہے کہ جس وقت امام قراءۃ ختم کرکے چپ ہو جائے اُس وقت مقتدی آمین کہہ لے مگر یہہ ٹھیک نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ مقتدی امام سے آمین کے کہنے میں سبقت کر جائے اور امام سے سبقت کرنے والے کے لئے آنحضرت نے جو وعید فرمائی ہے اوسکا وہ مستوجب ہونیکے علاوہ اس کے پھر بھی آنحضرت کے ارشاد کی تعمیل نہوگی یعنی جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ پس لازم ہوا کہ امام زور سے آمین کہے جب تو مقتدی امام کا کہنا سنے گا اور جب امام زور سے آمین کہے گا تو مقتدی کو بھی زور سے آمین کہنا چاہیئے کیونکہ احادیث مذکورہ میں امام اور ماموم دونوں کے لئے یکساں الفاظ کے ساتھ حکم ہے اس وجہ سے بھی مقتدی کو زور سے آمین کہنا چاہیئے کہ بہت سی احادیث میں حکم ہے کہ ماموم کو امام کی اقتدا کرنی چاہیئے۔

(د) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ارشاد کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یا موافق ہو جائے" صاف بتلا رہا ہے کہ امام اور مقتدی کو زور سے آمین کہنی چاہیئے کیونکہ اون ہی دو شخصوں کی آوازیں اوسی وقت آپس میں لڑتی یا موافق ہوتی ہیں جب دونوں زور سے بولیں اور اگر ایک ہی زور سے بولے اور دوسرا آہستہ یا یہ کہ دونوں آہستہ بولیں تو کیونکر ایک کی آواز دوسرے سے لڑے یا موافقت کریگی اور اُس وقت کیونکر کہہ سکینگے کہ ایک کی آواز دوسرے سے لڑ گئی۔

(ﻫ) اگر ہم مان بھی لیں کہ احادیث متذکرہ بالا سے آمین کی کیفیت مجہول رہی تو بھی آہستہ کہنا آمین کا اُن سے نہ نکلا بلکہ زور سے ہی کہنا آمین کا معلوم ہوا اصول سے کہ جب ان احادیث میں (اذا امن القاری وغیرہ) تو یہہ احادیث مطلق ہوئیں اور وہ احادیث جن میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زور سے آمین کہی" مقید ہوئیں پس مطلق کو مقید پر حمل کرنا چاہیئے اور اس طرح ان سے بھی قاعدہ کے بموجب جہر ثابت ہوگیا" (باقی باقی)

سیر کشمیر

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب است پہ وبال برآید

عرصہ ہوا ایک دفعہ عرفی شاعر نے کشمیر کی سیر کرکے یہہ شعر بطور نتیجہ کے لکھا تھا چونکہ اوسکی نظر محض آب وہوا پر تھی ہماری نظر مذہبی امور پر ہے اس لئے ہماری اور اوس کی راؤں میں بہت بڑا فرق ہوگا۔

یہہ امر مسلم ہے کہ باشندگان خطہ کشمیر جنت نظیر ابتدائً باطل پرست تھے۔ اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بزرگان کی توجہ اور کوشش سے حق پرست ہوئے تھے۔ مگر جب اُن بزرگوں کا سایۂ ہمایونی اہل کشمیر کے سر سے اُٹھ گیا اور اُن بزرگان دین کے جانشین دنیادار بوالہوس ہوئے۔ تو انہوں نے اُن بزرگوں کے مزاروں پر نشستگاہیں۔ آثاروں پر بڑے بڑے مقبرے۔ خانقاہیں۔ عالیشان بنوائے۔ اور اُن بزرگوں کے شان میں نعتیں۔ قصائد۔ مدحیہ اشعار تصنیف کرکرا کر خاص وعام میں شائع ومشتہر کئے۔ اور اون کی وقعت۔ عظمت۔ غوث ومغیث ہونے کی قدرت عوام کالانعام کے دلوں میں بٹھا کر۔ اس حکمت سے بتدریج اون کی پرستش کی دعوت دی۔ اور خودغرضی میں خلاف احکام قرآن وحدیث وفقہ۔ درود حضور اور صدہا قسم کے وظائف اور نوع بنوع استغاثہ منظوم جو اُن بزرگوں کے مزاروں اور آثاروں کی زیارتوں پر پڑھے جاتے ہیں تصنیف کر دیئے۔ اور بہت تھوڑے عرصہ میں اہل اسلام کشمیر اپنے آبائی ورثہ (باطل پرستی) پر بدستور قابض ہو گئے

اور دین حق اور حق پرستی سے مطلق بے بہرہ اور بے دخل ہو گئے۔ اور مولوی حالی کے اشعار ذیل کا نقشہ خطہ کشمیر میں بھی کھنچ گیا ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
گرے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

پھر کیا تھا خود غرض پیروں اور ملاؤں کی جو ایک ہی قوم سے ہیں چاندی ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ اُن کا اقتدار یہاں تک بڑھ گیا کہ اُن بزرگوں کی مزاروں آثاروں پر جو عالیشان عمارتیں تعمیر ہو چکی تھیں پرستشگاہ عوام الناس ہو کر گدیاں قائم ہو گئیں اور بزرگوں کے سالانہ عرسوں کی تقریب پر اہل کشمیر کے اجتماع سے میلے ہونے شروع ہو گئے جو اتبک بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے سال بسال ہوتے ہیں اور تمام خاص و عام اہل اسلام کے رجحان اور تعلقات پرستش سے اُن مزاروں خانقاہوں آستانوں کی عظمت اور گدی نشینوں کی عزت۔ بادشاہان اور حکام وقت کے نزدیک یہاں تک ملحوظ ہو گئی کہ اکثر خانقاہوں، آستانوں کے نام اور بعض سجادہ نشینوں کے نام جاگیریں اور نقد رقوم سالانہ مقرر ہو گئیں۔ از انجملہ اتبک بھی بعض جاگیریں اور اکثر رقوم نقدی سرکار والا کی طرف سے بدستور واگذار ہیں۔

شہر سرینگر کے ہر ایک محلہ اور کوچہ میں بزرگوں کے نام پر زیارتوں کے آستان قایم ہیں اور مضافات میں ہر ایک چھوٹے بڑے گاؤں میں ایک دو تین چار زیارتیں موجود ہیں اور ان تمام زیارتوں کی پرستش روزانہ اور ایام مقررہ سالانہ پر ہوتی ہے مگر جو سب سے بڑی ناموار اور گرم تر زیارتیں مشہور ہیں اور جن پر بتقریب عرسوں وغیرہ کے سالانہ میلے بڑی دہوم دہام اور شان و شوکت سے ہوتے ہیں اور نذر و نیاز کے چڑہاوے چڑہتے اور کشمیری مسلمان سجدے میں گڑ گڑا کر روتے اور استغاثے پیش کرتے ہیں۔ اون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) خانقاہ معلےٰ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی۔ رحمۃ اللہ علیہ کی نشستگاہ پر چوبی تعمیر نہایت عالیشان بنی ہوئی ہے۔ اُس کے اندر گوشہ شمالی مغربی میں مقام نشستگاہ چوبی جنگلے سے محفوظ۔ ریشمی اور زری پردوں سے آراستہ وسط شہر میں درمیان محلہ ذینہ کدل واقع ہے۔

(۲) درگاہ پیر دستگیر بڑی وسیع اور منقش پختہ تعمیر ریشمی اور زری پردوں سے مزین ہے اس میں بنام نہاد موئے مبارک حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بند شیشی میں ایک بال رکھا ہوا ہے۔ جس پر روزانہ پرستش کے علاوہ سالانہ بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ محلہ خانیار میں واقع ہے اور میر حسن شاہ خانیاری اوس کے متولی ہیں۔ جن کا بڑا صاحبزادہ بعارضہ ہیضہ حال میں انتقال ہو گیا ہے اوس کے علاوہ پیر دستگیر کے بالوں کی زیارتیں مقامات ذیل پر بنی ہوئی ہیں جن پر روزانہ پرستش کے علاوہ سالانہ میلے بھی ہوتے ہیں۔

(۱) محلہ عالی کدل شہر سرینگر میں (۲) موضع کہرم تحصیل اسلام آباد میں۔ (۳) موضع سوورہ تحصیل سرینگر میں (۴) موضع کہرم سرہامہ تحصیل ذاتی میں ۱۲

(۳) درگاہ حضرت بل۔ بڑی وسیع اور بلند پختہ منقش و مزین تعمیر شہر سے بفاصلہ دو میل کنارہ ڈل پر واقع ہے۔ اس میں جانب جنوب دو کوٹھریاں نہایت مزین۔ ریشمی اور زری پردوں سے آراستہ ہیں۔ اندر کی کوٹھری میں بنام نہاد موئے مبارک سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بند شیشی میں ایک بال رکھا ہوا ہے موسم بہار کے چند ایام جمعہ میں اس درگاہ پر بڑی دھوم اور ہجوم کا میلہ قایم رہتا ہے۔ اور ان دنوں میں بند شیشی میں موئے مبارک کی زیارت خاص و عام کو کرائی جاتی ہے۔ زن و مرد اہل کشمیر جمع ہو کر سجدے کرتے روتے چلاتے اور ان الفاظ سے استغاثے کرتے ہیں۔ ۸؎ یا حیات النبی مئون عرض بوزو) کوئی بھلا مانس اون کو نہیں روکتا کہ جس حالت میں یہ افعال روضہ مطہرہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہیں بلکہ سخت ممنوع ہیں تو یہاں حضور علیہ السلام کے ایک بال پر (جس کے اصلی ہونے کا بھی کوئی ثبوت نہیں) یہ افعال کیسے جائز ہیں مگر کون روکے۔ متولیوں۔ سجادہ نشینوں کو ہزاروں کی سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ لوگوں کو روک کر وہ اپنی آمدنی پر پانی پھیر کر ہاتھ دھو بیٹھیں حاشا وکلا۔

(۴) خانقاہ خواجہ نقشبند صاحب مرحوم محلہ خانیار شہر سرینگر میں واقع ہے۔ خاندان نقشبندیہ کے معزز و جاگیردار اراکین اوس کے متولی اور سجادہ نشین ہیں۔

(۵) خانقاہ محبوب العالم مخدوم صاحب سلطان صاحب محلہ ہری پربت دامن کوہ پر شہر سرینگر میں واقع ہے۔ علاوہ اس کے قریبًا تمام دیہات میں سلطان صاحب کے نام پر ایک ایک زیارت بنی ہوئی ہے اور روزانہ و سالانہ پرستش ہوتی ہے۔ اور اس شہر والی خانقاہ کے باہر ایک تالاب بنا ہوا ہے جب کبھی شہر اور مضافات میں وبائے ہیضہ

۸؎ اے زندہ نبی میری عرض سنئے۔

وغیرہ شروع ہوجاتی ہے تو اس کے دفع کرنے کے لئے شہر والے دریا اور ڈل سے پانی کے گھڑے بھر بھر کر علی الصباح کئی روز تک لیجاتے ہیں اور دیہات والے لوگ دیہات سے ہی سے پانی کے گھڑے بھر بھر کر گروہ در گروہ لاتے ہیں اور اس تالاب میں ڈالتے ہیں تاکہ حضرت محبوب العالم مخدوم صاحب خوش ہو کر وبائے ہیضہ وغیرہ ہٹا دیں۔ چنانچہ اب ہیضہ نمودار ہونے پر اہل شہر اور مفصلات والے پانی ڈال ڈال کر تالاب بھر چکے ہیں لیکن وبائے ہیضہ ہنوز روز بروز ترقی پر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون [1]

(۶) خانقاہ بٹہ مالو صاحب۔ محلہ بٹہ مالو شہر سرینگر میں واقع ہے۔

(۷) خانقاہ شیخ نور الدین صاحب مرحوم موضع چھرار تحصیل پرتاب سنگھ پورہ میں واقع ہے۔

(۸) خانقاہ ریشی صاحب مرحوم بمقام قصبہ اسلام آباد واقع ہے اور شہر سرینگر ضلع حبہ کدل میں بھی ایک زیارت ریشی صاحب کے نام پر ہے اور کوہ گلمرگ کے نیچے بھی لب سڑک ایک زیارت ریشی صاحب کے نام پر واقع ہے وغیرہ۔

(۹) خانقاہ جانباز شاہ صاحب موضع خانپور تحصیل بارہ مولہ میں واقع ہے اور بہت سے دیہات میں بھی اس نام پر زیارتیں ہیں اس وقت تک کشمیر میں یہ تمام سامان شرک و بدعت کے مہیا و موجود ہیں۔ ان کی تردید اور اشاعت توحید وسنت کا کوئی انتظام کافی وشافی اس وقت تک نہیں ہوا گو خاندان میر واعظ صاحب نسلاً بعد نسل پہلے مولانا لسہ بابا صاحب پھر مولانا یحییٰ صاحب اور پھر مولانا رسول شاہ صاحب مرحوم ومغفور مدت العمر میں وعظ خوانی کرتے رہے اور اب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب سلمہ اللہ میر واعظ وعظ خوانی کرتے ہیں۔ ان میں سے مولانا رسول شاہ صاحب مرحوم کی وعظ خوانی زیادہ تر سود مند اور قابل قدر دانی ہے کہ آپکے زمانہ ۲۵ سالہ میں باوجودیکہ وہ بھی ہمیشہ ملفوف وعظ فرماتے رہے اور قصص وامثال ونظائر کے ڈھنگ میں اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم واولیائے عظام وبزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال واعمال کے رنگ میں اثبات وتائید توحید وسنت اور تردید شرک وبدعت کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی آپ بنظر مصلحت مجالس غیر مشروع ختمات وغیرہ میں جہاں پر وظائف یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ وغیرہ پڑھے جاتے تھے شریک ہوجاتے تھے۔ اور میلہ زیارت درگاہ حضرت بل وغیرہ بعض زیارتوں پر بھی جاکر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ غفرلہ

تاہم شکر کا مقام ہے کہ ان کے اکثر سامعین خدا کو خدا اور انبیاء علیہم السلام کو انبیاء اور اولیاء کرام کو اولیاء سمجھنے لگے

لیکن سجادہ نشینان اور ان کے تابعداروں کو یہ امر سخت ناگوار گذرنے لگا۔ اور انہوں نے میر واعظ صاحب مرحوم کے برخلاف کئی ایک شورشیں اور فساد برپا کئے۔ قتل کے منصوبے سوچے۔ جنگ وجدل سے باز نہ آئے۔ عدالتوں میں مقدمے چلائے غرض کہ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا مگر چونکہ وہ مرد خدا حق کی حمایت میں ثابت قدم تھا خداوند قادر مطلق وحافظ وناصر نے ان کو اپنی حفظ وحمایت میں محفوظ رکھا۔ لیکن اس کشمکش سے یہ نتیجہ ضرور نکلا کہ شہر کے لوگ دو گروہوں میں منقسم ہوکر دو پارٹیاں قائم ہوگئیں۔ قریب تین ربع کے لوگ میر واعظ صاحب مرحوم موصوف کی جماعت واطاعت میں شامل ہوگئے اور قریباً ایک ربع لوگ خانقاشی (خانقاہی) الگ رہگئے۔ میر واعظ صاحب مرحوم کے بعد بھی ان دونوں گروہوں کی مخالفت وعداوت مسلسل تھی اور وقتاً فوقتاً کاوش چلتی رہتی تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالے مسبب الاسباب نے اتفاقاً یہ سبب بنادیا کہ سال گذشتہ میں صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے بتقریب سیر وسیاحت کشمیر تشریف لائے اور انہوں نے محض بنظر خیر خواہی اسلام وہمدردی اہل اسلام دونوں گروہوں کے بزرگوں کو سمجھا کر سرانجامی تعلیم طلباء اور امور دینی کے لئے دونوں گروہوں میں صلح کرادی جس سے بظاہر ان کی آپس کی عداوت اور مخالفت کا فتنہ فرو ہوگیا خداوند کریم صاحب موصوف کو جزاء خیر دے آمین۔

مولانا مولوی احمد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ میر واعظ حال بھی میر واعظ صاحب مرحوم ومغفور کے نقش قدم پر قدم زن ہیں باوصف اس کے کہ انکے سامعین بالیقین ان پر پورا اعتماد واعتبار رکھکر انکے معتقد وجان نثار تابعدار ہیں لیکن ہنوز انہوں نے اپنی اس رفتار قدیمہ ملفوف وعظ خوانی کو تبدیل نہیں فرمایا۔ خدا جانے یہ مصلحت کہاں تک طوالت پکڑے گی۔ اور کب تک آفتاب ہدایت توحید وسنت کے انوار سے اہل اسلام کشمیر کو منور کرے گا۔ کیونکہ ہنوز اکثر رسوم شرکیہ وبدعیہ جناب میر واعظ صاحب کے سامعین ومتبعین میں بھی مروج ہیں۔ دوسری طرف واعظ ہمدانی وغیرہ تمام پیرزادگان اور اکثر علماء زادگان حکایات وروایات شرکیہ سنا سنا کر کھلم کھلا خلق اللہ کو دعوت شرک دے رہے ہیں اور کوئی مصلحت ودور اندیشی ان کو مد نظر نہیں شرک کی گمراہی اور بدعت کی تباہی میں ڈالنے کے لئے ہر ایک مرید پر دو دو پیر مسلط ہیں۔ ایک پیر دوسرے مُلا جو ایک ہی قوم سے ہیں۔

بہت عرصہ ہوا یہ کہا گیا ہے کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ اس اصول سے ضروری تھا کہ اہل کشمیر سے ایسے لوگوں کا تعلق ہو جو اسی قسم کے ہوں چنانچہ پنجاب کے ضلع سیالکوٹ سے ایک پیر (حافظ جماعت علی) صاحب آجکل تشریف لائے آپ اس سے پہلے بھی متعدد دفعہ کشمیر میں آچکے ہیں مگر کچھ تو زبان کی اجنبیت اور کچھ وہاں کے پیروں کے قبضے کی وجہ سے آپ کو فروغ نہ ہوا اس دفعہ آپ خاص اہتمام سے آئے اور بہت کوشش کی کہ میر واعظ صاحب میری مجلس میں ایک دفعہ آویں مگر میر واعظ صاحب آجتک نہیں آئے اگر وہ آجاتے تو بس حافظ صاحب کے لئے رستہ کھلجاتا

[1] اب آرام کی خبر آئی ہے۔ الحمد للہ (ایڈیٹر)

گو حافظ صاحب اپنے آپ کو بڑا پیر کہا اور سنا کرتے ہیں چنانچہ آپ کے مرید آپکے سامنے آپکے حق میں یہ اشعار پڑھا کرتے ہیں ؎

اولیا ہونیکو دنیا میں بہت ہیں اولیاء
انکی سیرت انکی صورت انکی عادت کا کہنا!

بلکہ یہ بھی کہا کرتے ہیں اور پیرجی سنا کرتے ہیں ؎

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب
قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبراں

مگر کشمیر میں چونکہ پہلے ہی سے پیروں اور پیرزادوں نے سب عہدوں پر قبضہ کر رکھا ہے اسلئے غالباً سردست کسی نئے پیر کے لئے جگہ نہو گی ہاں ہم اہل کشمیر کو مشورہ ضرور دینگے کہ آجتک جتنے اولیاء اللہ اور بزرگان دین کشمیر میں گذرے ہیں یا زندہ ہیں اون میں شاید یہ وصف نہ تھا جو سیالکوٹی پیر صاحب میں ہے یا ہونے کا دعوے کرتے ہیں وہ کیا ہے غور سے سنئے ؎

عند جنکے دارین میں روسیاہ ہیں
مرید انکے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جنکے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

پس اگر اہل کشمیر کو مفت میں گناہ بخشوانے اور ولی بننے کا شوق ہے تو سیالکوٹی پیر صاحب سے بیعت کر کے مرید ہو جاویں آئندہ اختیار۔

(خاکسار ہوا خواہ کشمیر ایک مسافر)

اہلحدیث کانفرنس کی رسیدات

اہلحدیث کانفرنس کے لئے حسب تجویز مجلس شوری نئی رسید بہیاں تیار کیگئی ہیں یہ رسیدات خوشنما ٹائپ میں چھپی ہوئی ہیں سابق کی رسیدیں منسوخ ہیں۔ اب کوئی صاحب سابق کی رسید پر چندہ نہ دیں۔ نئی رسیدات پر نمبر پرت اور نمبر رسید بھی ٹائپ سے چھپے ہوئے ہیں جن اصحاب کو جس نمبر سے جس نمبر تک کی رسید بہی فراہمی چندہ کی غرض سے دی جائے گی ان کے نام اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیئے جایا کرینگے۔

مندرجہ ذیل اصحاب کو نئی رسید بہیاں دی گئی ہیں

رسید بہی نمبر ۱۔ اس میں ایک سے ایکسو تک پرت ہیں۔ یہ دہلی کے لئے منشی سید صفدر علی صاحب کو دیگئی۔

رسید بہی نمبر ۲۔ ایک سے دوسو تک پرت ہیں مولوی عبدالغنی صاحب واعظ کانفرنس کو دیگئی۔

رسید بہی نمبر ۳۔ ۲۰۱ سے ۳۰۰ تک پرت ہیں۔ مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کو دیگئی۔

رسید بہی نمبر ۴۔ ۳۰۱ سے ۴۰۰ تک پرت ہیں جنرل سکرٹری صاحب کی خدمت میں امرتسر میں بھیجی گئی۔

رسید بہی نمبر ۵۔ ۴۰۱ سے ۵۰۰ تک پرت ہیں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کے پاس روانہ کیگئی۔

اب ان حضرات کی خدمت میں درخواست ہے جو چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ کوپن پر اپنا پورا پتہ انگریزی خواہ اردو میں لکھا کریں۔ کوپن اکثر خالی ہوتا ہے فارم واپس چٹھی رسان لے جاتا ہے۔ اب کس پتہ سے چندہ درج حساب کیا جائے اور رسید بھیجی جائے۔ فارم نقل کرنے میں دقت ضائع ہوتی ہے۔ پوسٹ مین کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ انتظار کرے کہ فارم کی نقل کانفرنس کے دفتر میں ہو سکے۔ پس اس کا خیال ضرور ہونا چاہیے۔ کوپن پر پورا پتہ لکھدیا جائے۔

دوسری غرض یہ ہے کہ اکثر احباب رسائل کانفرنس "تعلیم الایمان" "تعلیم الصلوۃ" "الہام باری" وغیرہ جن کے مفت ملنے کا اعلان کانفرنس کی طرف سے اخبار اہلحدیث میں کیا گیا ہے بڑی تعداد میں طلب فرماتے ہیں۔ لیکن کم از کم محصول ڈاک تو ضرور آنا چاہیئے۔ ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجے ہیں مگر نام اور پتہ نہیں پڑھا جاتا ہے۔ پتہ لکھکر بھیجیں فوراً تعمیل کی جائے گی۔ براہ کرم پتہ صاف خوشخط ہونا چاہیے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

خاکسار سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

نغمہ داؤدی

ہندوؤں اور آریوں کو کھانے کی تنگی

ہندوؤں اور آریوں کے مسلمہ پیشوا (منوجی) فرماتے ہیں :۔

بدمست غصہ ور آتر انہوں کے آن (کھانے) کو اور جس آن میں بال یا کیڑا پڑا ہوا ور جو آن قصداً پاؤں سے چھوا گیا ہو ان سب کو بھوجن نہ کرے منوسمرتی ۲۰۷۔

حمل گرانے والی عورت اور حیض والی عورت کا چھوا ہوا اور جانوروں کی چونچ سے پھوٹا ہوا اور کتے کا چھوا ہوا آن نہ کھائے۔ منوسمرتی شلوک ۲۰۸۔

گئو کا سونگھا ہوا گیہوں وغیرہ میں وہ آن جو بآواز بلند یہ کہکر کہ کون بھوجن کریگا دیا گیا ہو اور جماعت کا آن اور بیسواؤں کا آن ان سب اناجوں کی پنڈت لوگ نندا کرتے ہیں۔ منوسمرتی شلوک ۲۰۹۔

چور گانے والا بڑھئی بیاج سے جینے والا جس کی یگیہ میں سماپت نہیں ہوئی بخیل قیدی یا بجوان منوسمرتی شلوک ۲۱۰۔

عیب دار بدخصلت آدمی مخنث دہوکہ باز وغیرہ کا آن اور باسی یعنی وہ آن جو بغیر کسی ترشی کے ملائے کھٹا ہو جائے اور شودر کا جھوٹا نہ کھانا چاہیئے۔ منوسمرتی شلوک ۲۱۱۔

حکیم شکاری مصیبت زدہ ظالم بیرحم جھوٹا کھانے والا سخت نہ ہضم ہونے کی لائق اور زچہ خانہ میں بنا ہوا بھوجن نہ کھانا چاہیئے اور جہاں ایک قطار میں لوگ کھاتے ہوں اور کوئی آدمی حقارت کے واسطے ان میں سے اٹھکر کرلا (کلی) کرنے لگے تو کبھی نہ کھائے منوسمرتی شلوک ۲۱۲۔

جوان واجب التعظیم آدمی کو بیقدری سے دیا جائے

اور وہ فتور بخش خوراک جو اتھی اور وہ دالوں کو کھلائی ہو اور وہ آن (روٹی) جس پر چھینک پڑی ہو نہ کھایا جاوے۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۳۔

چغلخور ریگیہ کر کے پھر اس کو بیچنے والا نٹ درزی احسان نہ ماننے والا۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۴۔

لوہار نکھا ونٹ سولے گانے والے کے ان دونوں کے پیشہ سے اوقات بسر کرنے والا اور سنار بکھور ہتھیار بیچنے والا۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۵۔

کتوں سے کھیل کود کر اوقات بسر کرنے والا کلوار دھوبی رنگریز جلاد جس عورت کے گھر میں دوسرا شوہر ہو۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۶۔

جو دوسرا شوہر ہونے سے رضی رہتی ہوں جو عورت سے مغلوب ہوں جس کی موت کا دسواں نہ ہوا ہو اور کا آن اور جوان آسودگی نہیں بخشتا یہ سب آن بھوجن نہ کرنا۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۷۔

راجہ شودر سنار چپا بان لوگوں کا آن حسب ترتیب سلسلہ تیج برہم تیج عمر نیکنامی کو ناش کرتا ہے۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۸۔

دال بنانے والا۔ دھوبی ان دونوں کا آن حسب سلسلہ اولاد طاقت کو کھوتا ہے اور جاعت اور بیبیا کا آن اس سُورگ لوک کو کھوتا ہے جو کرموں سے ملنے والا ہو۔ منو سمرتی شلوک ۲۱۹۔

علاج کرنے والا زناکار بیاج سے اوقات بسر کرنے والا ہتھیار بیچنے والا انہوں کا آن حسب سلسلہ بیٹ بیچ بستا کمہار کی برابر ہے۔ منو سمرتی شلوک ۲۲۰۔

جتنے آن کھانے کے لائق نہیں ہیں وہ سب حسب مقصد بالا کھال اوہڈی اور بال کے برابر ہیں۔ منو سمرتی شلوک ۲۲۱۔

شودر کا پکایا ہوا کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ منو سمرتی شلوک ۲۲۳۔

کنجوس کے آن کو بہت برا بتلاتے ہیں۔ منو سمرتی شلوک ۲۲۵۔

چنڈال وغیرہ نیچ لوگوں کا کھانا نہ چاہیئے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۵۔

(خاکسار) چنڈال کے معنی حسب ذیل ہیں۔ نیچ بدبخت کنجوس۔

کوئی آریہ سماجی جب کسی دوست عزیز و اقارب وغیرہ کے یہاں جایا کرے تو کل اشکال مذکور الصدر کی تحقیقات کر لیا کرے کہ جس کے یہاں ہم کھانا کھانے جاتے ہیں وہ صفات مذکور الصدر میں سے کسی صفت سے موصوف تو نہیں ہے؟ بھوک کا خوف نہ کرکر

(منشی داؤد خان از سنبھل سرائے ترین)

مدینۃ الرسول

گذشتہ سے پیوستہ

وسائل آب اہل مدینہ زیادہ تر کنوئیں کا پانی استعمال کرتے ہیں جو یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور جن میں بعض کو تاریخی اہمیت حاصل ہے مثلاً بئر الاعواف۔ بئر ابن مالک۔ بئر القیوم۔ بئر العباسیہ بئر صفیہ۔ بئر البویرہ۔ بئر فاطمہ۔ بئر عروہ۔ آخر الذکر دونوں کنوئیں نہایت ممتاز ہیں۔ زمانہ گذشتہ میں امراء و سلاطین کو ان کا پانی بطور ہدیہ بھیجا جاتا تھا۔ بئر رومہ جس کو اوائل اسلام میں حضرت عثمان ابن عفان نے خرید کر عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ بئر اریس جس کو بئر خاتم بھی کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی جو خلیفہ ثالث کے دست مبارک میں تھی۔ اس کنوئیں میں گر پڑی تھی یہ انگوٹھی علی الترتیب حضرت عثمان تک پہنچی تھی جس سے احکام و فرامین پر مہر کرتے تھے۔ اور اوس پر محمد رسول اللہ منقوش تھا

لیکن اہالی مدینہ زیادہ تر عین الزرقا نام چشمہ کے پانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو مسجد قبا کے جانب غرب واقع ہے اس کا پانی نہایت شیریں و لذیذ ہے اس چشمہ کو مروان ابن الحکم نے حضرت معاویہ کے ایام خلافت میں جاری کیا تھا اور اس کے اوائل عہد سے آج تک سلاطین و امراء اسلام کی توجہ مبذول رہی۔ اس چشمہ کا سلسلہ ایک دوسرے چشمہ تک منتہی ہوتا ہے جو عین النبی کے نام سے مشہور ہے اور جس کا پانی ایک مضبوط و مستحکم نہر کے ذریعے سے مدینہ منورہ تک جاتا ہے اور اس سے بکثرت شاخیں نکلکر حوالی مدینہ میں پھیل گئی ہیں جس کے لئے چند خزانہ آب تعمیر کئے گئے ہیں۔ جو سطح زمین سے دس میٹر نشیب پر واقع ہیں بہشتی یہاں سے پانی بھر بھر کر شہر میں لیجاتے ہیں بعض اوقات لوگ پختہ سیڑھیوں کے ذریعے سے سر چشمہ تک چلے جاتے ہیں وہاں ٹونٹیاں ہیں جن سے گھڑے و صراحیاں بھر لیتے ہیں یہی سبب ہے کہ مدینہ منورہ کا پانی نہایت صاف و پاکیزہ ہوتا ہے اسی بنا و پر یہاں مکہ معظمہ منیٰ اور جدہ کے مانند متعدی امراض نہیں پائے جاتے۔

مذکورہ بالا چشمہ کی تعمیر و تجدید میں اکثر امراء اسلام نے حصہ لیا۔ دولت عثمانیہ کے عہد اولین میں یہ چشمہ خراب ہو گیا تھا ایک زمانہ تک اہل مدینہ نہایت تکلیف اٹھاتے رہے آخر کار سلطان سلیمان نے ۹۳۲ھ میں اس کو از سر نو تعمیر کیا لیکن جب ۹۹۰ھ میں سیلاب نے اس کو پھر برباد کر دیا۔ تو دوبارہ سلطان مراد خان نے اس کی درستگی پر توجہ کی اور بئر الغربالی (ایک کنواں) کو خرید کر اس کے ساتھ شامل کر دیا اس کے بعد ۱۱۰۱ھ میں سلطان مصطفےٰ خان کے حکم سے بئر العقد بھی اس میں شامل کیا گیا بعد ازاں ۱۲۲۱ھ میں سلطان سلیم نے اس کو تعمیر کیا لیکن جب وہابیوں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اس کو برباد کر دیا۔ جب یہ فتنہ فرو ہو گیا تو محمد علی پاشا خدیو مصر نے اس کی مرمت کی اور چند روز بعد سلطان عبد الحمید خان ثانی نے از سر نو درست کیا چنانچہ اب یہ چشمہ اہل مدینہ کے لئے نہایت منفعت بخش ثابت ہو رہا ہے۔

مدینہ منورہ کے نواح میں علاوہ عین الزرقا کے عین کہف (ایک چشمہ کا نام) ہے جو جبل سلع کے غربی جانب واقع ہے۔ اور عین خیف جو مدینہ کے بالائی حصے سے جاری ہوا ہے اور عین الوادی جو حضرت حمزہؓ کی قبر کے متصل واقع ہے اور عین

جس کا پانی کھاری ہے اُس کا رُخ قبلے سے مدینہ کی طرف ہے جو نالیوں کو خس و خاشاک سے صاف کرتا ہوا مدینے کے باغات میں جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے باغات

مدینہ منورہ کے شمالی جانب شہر پناہ کے متصل بکثرت باغات موجود ہیں جو خاص خاص نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً حدیقۃ الاودیہ حدیقۃ الزکی وغیرہ اندرون شہر میں بھی باغات موجود ہیں خصوصاً شہر کا مشرقی حصہ زیادہ قابل اعتنا ہے اور قبا کی جانب ذو الحلیفہ و عوالی کثرت زراعت و باغات کے لحاظ سے ممتاز مقامات ہیں۔ آخر الذکر فواکہ کے اعتبار سے مشہور ہیں اور یہاں اکثر ترکاریاں و فواکہ پیدا ہوتے ہیں مثلاً کرم کلہ۔ گوبھی۔ سکندرا۔ بھنڈی۔ خطمی۔ بیگن۔ ککڑی۔ لوبیا۔ خرفہ۔ پالک۔ کرفس۔ باقلا۔ تربوز۔ خربوزہ۔ آڑو۔ انار۔ انگور۔ لیموں۔ کیلا۔ کھجور۔ نارنگی۔ گیہوں۔ گاجر۔ ذرہ۔

مدینہ منورہ کے اطراف میں وادیاں بھی ہیں۔ بارش کے موسم میں یہ جاری ہو جاتی ہیں اور ان کا پانی باغات میں پہنچتا ہے یہ وادیاں زیادہ تر پست حصہ میں پائی جاتی ہیں بعض اوقات جب سیلاب زیادہ آتا ہے تو یہ وادیاں شہر کے لئے مضرت بخش ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضؓ کے عہد خلافت میں وادی مہزور میں اس بلا کا سیلاب آیا کہ مدینے کے در و دیوار کے منہدم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا اس خطرہ کو محسوس کر کے حضرت عثمان رضؓ نے بیر ہدی کے قریب دو دیواریں تعمیر کرنے کا حکم دیا اور اس طرح سیلاب کا رُخ وادی بطحان کی طرف پھر گیا اور مدینہ تباہی سے محفوظ رہا۔ دوبارہ ۱۵۶ھ میں خلیفہ ابو جعفر منصور کے عہد حکومت میں بکثرت سیلاب آیا خلیفہ کے حکم سے روک تھام کی گئی اور سیلاب کا رُخ دوسری طرف پھیر دیا گیا اس کے بعد ۱۳۳۴ھ (?) میں وادی القناۃ میں سیلاب آیا۔ اور شہر کا شمالی حصہ مدینہ منورہ سے جبل احد تک غرق ہو گیا۔ اور وسائل آمد و رفت چھ ماہ تک منقطع رہے۔ بعد ازاں ۱۳۳۸ھ میں بھی خوفناک سیلاب آیا۔ اور جبل احد کے قریب نصف میٹر عمق تک اسکا اثر محسوس ہوا۔

آبادی اور وجہ معاش

مدینہ منورہ کی آبادی قریباً ساٹھ ہزار ہے ان میں ایک معقول تعداد ان مہاجرین کی بھی شامل ہے جو ترک وطن کر کے مدینہ منورہ میں آباد ہو گئے ہیں اور جو زیادہ تر ہندوستانی۔ ترکی مغربی مصری۔ و شامی مسلمان ہیں۔

منجملہ مدینے کے مشہور خاندانوں کے اسعد کا خاندان جو سادات سے ہے نہایت مشہور ہے اسی طرح مغاربہ کا خاندان جو عائلہ بری کے نام سے مشہور ہیں اور عائلہ السمہودی جو اہل مصر سے ہیں۔

مدینہ منورہ کے اکثر معزز اشخاص گورنمنٹ ٹرکی یا خدیو مصر کے وظیفہ خوار ہیں۔ اور ایک گروہ کثیر کی معاش کا مدار حرم نبوی کی خدمت پر ہے خصوصاً موسم حج اس قسم کے محاصل کے لئے نہایت زرریز خیال کیا جاتا ہے۔ اکثر اشخاص رہنما ہیں جو قابل زیارت مقامات کی سیر کرانے کا فرض ادا کرتے ہیں انکو مزور کہتے ہیں اور یہ بعض ان خدمات کو ادا کرتے ہیں جو کہ مسجد نبوی سے متعلق ہیں۔ بعض اشخاص معمولی درجے کے تجارت پیشہ ہیں اہل مصر غلہ کی تجارت کرتے ہیں جو قصیر کے راستے لایا جاتا ہے۔

(باقی باقی)

انسان اپنی ہلاکت کے سامان کیا کیا بناتا ہے

شروع دنیا میں انسان بالکل نہتا تھا جب اسکی آبادی زیادہ ہوئی اور اس کی اغراض نے باہمی تصادم کیا تو اس کو جنگی ضرورت کے لحاظ سے اپنے دشمنوں کے قتل کرنے کے آلات بنانے پڑے۔ لاٹھی۔ لکڑی۔ کلہاڑی تلوار۔ تیر نیزہ سے کام لیتا رہا لیکن اس کی بڑھتی ہوئی برادر کشی نے قناعت نہ کی تو اسنے بندوق اور بندوق کے بعد توپ وغیرہ ایجاد کی آخر کار اس کی بڑھتی ہوئی ہوس نے ان ساری ایجادات کو بھی ناچیز سمجھا اور ایک ایسی شعاع ایجاد کی جس کے مقابلے میں یہ سب کچھ ہیچ ہے مندرجہ ذیل مضمون غور سے پڑھیں:۔

ولایت کے اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک برقی شعاع دریافت ہوئی ہے جو بلا تار کی مدد کے کسی مقام تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ یہ شعاع دھات سے مس ہوتے ہی چنگاریاں پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ تجربہ کے طریق سے یہ شعاعیں جن کا نام الیف شعاعیں رکھا گیا ہے ایک میگزین پر ڈالی گئیں۔ اس میں چنگاریاں پیدا ہوئیں اور میگزین بھک سے اُڑ گیا۔ یہ اکتشاف اپنی نوعیت میں عجیب ہے کیونکہ اس وقت تک جس قدر ایجادات اور اکتشافات ہوئے ہیں عموماً ان کا ذکر بہت خوشی اور اطمینان سے پڑھا گیا اس لئے کہ انہوں نے تمدن اور تہذیب کو آگے بڑھایا ہے۔ ریل تار ہوائی جہاز وغیرہ اسی امر کی مثالیں ہیں۔ مگر الیف شعاعوں کے دریافت ہونے سے متمدن ممالک اور اقوام میں ایک سنسنی اور ہراس پھیل گیا ہے کیونکہ الیف شعاعوں کا اکتشاف موجودہ تمدن اور تہذیب کو طریق جنگ میں صدیوں پیچھے ہٹانے کا دعویٰ کرتا ہے اس لئے کہ جب الیف شعاعیں مخزن تک پہنچائی جا سکتی ہیں اور اس کو آگ لگانے میں کامیاب ہو سکتی ہیں تو پھر مخزن کہاں؟ اور جب مخزن ہی نہیں تو توپ اور بندوق کیا کام دینگی؟ نتیجہ ظاہر ہے پھر وہی کھلا میدان وہی تلوار اور وہی دست بدست لڑائی۔ ان شعاعوں کے دریافت ہوتے ہی یہ فکر شروع ہو گئی ہے کہ ایسا آلہ ایجاد کیا جائے جو ان شعاعوں کو منتشر اور منقلب کر سکے اس کے علاوہ مخزن کو ان شعاعوں سے محفوظ رکھ سکے ہم ذیل میں الیف شعاعوں کی مختصر تاریخ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

ان شعاعوں کے دریافت کرنے والے سینیر الیوی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جس مشین کے ذریعہ سے الیف شعاعیں نکلتی ہیں وہ ۲۰۰۰۰۵ میٹر (قریباً ۳۲۵ میل) فی منٹ کی رفتار سے ہر مقام پر ان شعاعوں کو پہنچا سکتی ہے۔ یہ شعاعیں تمام دھات کی

چیزوں سے مَس ہوتے ہی برقی چنگاریاں پیدا کرتی ہیں چنانچہ جب وہ کسی جنگی جہاز پر پڑتی ہیں تو اسکی اندرونی اور بیرونی حصہ میں ہر جگہ چنگاریاں اُڑانی لگتی ہیں اور گولہ بارود کے مخزن کو اڑا دیتی ہیں۔ یہ شعاعیں بالکل اتفاقی طور پر دریافت ہوئی ہیں۔ سنیر الیوی اپنی لیبوریٹری میں بیٹھے ہوئے سورج کی روشنی کو برقی قوت کی صورت میں تبدیل کرنے میں مصروف تھے انہوں نے برقی مقناطیسی لہریں پیدا کرنے کی کوشش کی اور دیکھا کہ جب کبھی بڑی سخت چنگاریاں پیدا ہوتی تھیں تو اُس وقت لیبوریٹری کے تمام ایسے برتنوں سے جو دھات کے بنے ہوئے تھے آواز نکلنے لگتی تھی۔ اس پر بہت غور و خوض کیا گیا اور آخر یہ مشین تکمیل تک پہنچ گئی۔

موجد نے اپنے پہلے عملی تجربہ کا حسب ذیل بیان کیا ہے:

ایک روز شام کو مجھے اپنے گیس کے میٹر پر الیف شعاعیں ڈالنے کا خیال آیا۔ ان شعاعوں کے پڑتے ہی میٹر فوراً پھٹ گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میری لیبوریٹری تباہ ہو گئی اور میں بال بال بچ گیا۔ اس کے بعد میں نے اور تجربے کئے اور فرنچ جہاز پر سوار ہونے کی اجازت حاصل کر کے میں نے متعدد فرانسیسی افسروں کی موجودگی میں تین بحری سرنگوں کو اڑا دیا اس پر مجھے اپنی مشین کے ہولناک اثر کا پورا یقین ہو گیا ہے۔ اب میں اٹلی میں اس غرض سے آیا ہوں کہ اپنی ایجاد گورنمنٹ اٹلی کی خدمت میں پیش کروں گورنمنٹ کی طرف سے مقام سنیریہ میں تجربے کئے جائینگے (العصر)

زیادتی غذا باعث بدہضمی

چند قسم کی تکالیف جو کہ تہذیب کے زمانہ اور خاصکر ان لوگوں کے واسطے جو اپنے آپ کو مہذب جنٹلمین اور تعلیم یافتہ کہتے ہیں مخصوص ہیں ان میں سے بدہضمی بھی ایک ہے اور اگرچہ اس کے بہت سے اسباب ہیں مگر زیادہ کھانا آجکل اس کا سب سے بڑا سبب ہے۔ بابو صاحب کے واسطے کئی قسم کی بھاجیاں ترکاریاں بنتی ہیں۔ بڑی لذیذ بنائی جاتی ہیں۔ باورچی اعلیٰ سے اعلیٰ حاصل کئے جاتے ہیں۔ اب وہ غذا محض اس واسطے کھاتے ہیں کہ وہ لذیذ ہے چاہے بھوک ہو یا نہیں۔ لذیذ کھانا زیادہ کھایا جاتا ہے۔ ورزش وہ کر کے جسم کو مضبوط بنا نہیں چکے ہیں نہ کرتے ہیں۔ معدہ پر ناقابل برداشت بوجھ پڑتا ہے اور وہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ امیروں کو اکثر ضیافتوں میں بھی شریک ہونا پڑتا ہے اور وہاں بھی اکثر زیادہ کھایا جاتا ہے۔ ہوٹلوں وغیرہ میں جانے کا آجکل خاص فیشن ہو گیا ہے وہاں کے لوگ چیز کی خوبی کا خیال نہیں کرتے وہاں تو لذت کا خیال ہوتا ہے اس واسطے لذیذ اور چٹپٹی اغذیہ بنائی جاتی ہیں جو اکثر ثقیل بھی ہوتی ہیں وہاں بھی لوگ زیادہ کھا جاتے ہیں۔

جن کی بھوک کچھ کم ہو جاتی ہے یا کسی وقت معدہ میں ابھی ضرورت نہ ہونے سے خواہش نہ ہو تو اچار چٹنیوں سے مدد لی جاتی ہے تاکہ زبان خوش ہو کر اندر دھکیلتی جاوے چاہے معدہ گدھے کی طرح لادا جائے یہاں تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ افسوس اندر اب اور نہیں جاتا ہے ورنہ کھانا تو بہت لذیذ ہے۔

زیادتی خوراک کا سب سے اول نتیجہ موٹاپا ہوتا ہے پیٹ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے چربی بڑھتی ہے نہ ہضم شدہ غذا مواد فاسد کی شکل اختیار کر کے جگہ بجگہ بیٹھکر جسم کو بھاری و سست بنا دیتا ہے اس کے ساتھ خوراک کے بعد اپنا جسم بھاری و سست معلوم ہونے لگتا ہے پھر منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ زبان میلی رہتی ہے۔ رات کو سوتے پڑے معدے کے بخارات منہ میں آ کر منہ بدمزہ رطوبات سے بھرا ہوتا ہے۔ اب بھی اگر روکا نہ جائے تو جگر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے رنگت میں زردی آجاتی ہے نیند خراب ہو جاتی ہے اگر مریض شراب بھی پیتا ہے تو ڈراؤنے خواب شروع ہو جاتے ہیں اب بھی اگر زیادتی خوراک کو روکا نہ جائے تو اور حالت خراب ہو جاتی ہے۔ انتڑیوں میں خراش ہو جاتی ہے اور قبض رہنے لگتی ہے۔ درد دانت۔ اپھارا وغیرہ ہو جاتی ہے گردے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں چربی گھل کر آنکے لگجاتی ہے موٹے آدمیوں میں نصف ضرور گردے کی تکلیف کا شکار رہتے ہیں اس کے علاوہ گنٹھیا۔ نقرس درد گھٹنا وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں تنگی تنفس بھی عام بات ہے۔ غرضکہ اس طرح علامات بڑھتے بڑھتے مریض لاعلاج صورت کو پہونچ جاتا ہے اور یہ سب کچھ کیوں ہوا اس واسطے کہ وہ زیادہ کھاتا تھا مقدار میں بھی زیادہ اور اسراف بھی زیادہ۔ اتنا مرغن اتنا مقوی کہ وہ اسکو ہضم نہیں کر سکتا تھا۔ بہت لوگ آج کل اس سڑک پر چل رہے ہیں۔ کاش کہ سنبھلیں (دیش اپکارک)

گرانی اجناس پر گورنمنٹ کی توجہ

جنگ کا سب سے زیادہ مضر اثر جو ہندوستان کی غریب رعایا پر ہوا وہ گرانی اجناس ہے حالانکہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ چونکہ اب ہندوستان سے باہر غلہ نہ جائیگا اسلئے سستا ہوگا مگر ہم غریبوں کی شامت اعمال سے اور بھی گران ہوتا جاتا ہے شکر ہے گورنمنٹ نے اس طرف توجہ کی ہے جس کے لئے ہم گورنمنٹ کے مشکور ہیں۔ امرتسر میں بھی اشتہار ہوا ہے کہ سوداگران غلہ جو باہمی سودے کیا کرتے ہیں جس کو سٹہ کہتے ہیں یہ سٹہ قانوناً ناجائز ہے اگر اس کے متعلق کوئی شخص نالش دائر کریگا تو ڈگری نہ ملیگی۔ اس اشتہار کے دینے سے گورنمنٹ کی نیک نیتی قابل شکریہ ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے سودوں پر اسکا اثر نہ ہوگا کیونکہ تاجر لوگ اس قسم کے سودوں کے تنازعات کو عدالت تک نہیں لیجایا کرتے انکی اپنی پنچائت ہی اس قسم کے فیصلے کر دیا کرتی ہے اس کی بھی غالباً گورنمنٹ کو خبر ہوگی لہذا ہم شکریہ اور بڑی امید سے عرض کرنے کی جرات کرتے ہیں کہ تحصیلداروں کی معرفت دلالوں کو تنبیہ کیجائے کہ سٹہ کے سودے نہ کرائیں اگر کرائینگے تو مجرم سمجھے جاوینگے۔ اسکے سوا اور بھی جس طرح سے ہو سکے سٹہ بند کرائے جاویں تو مفید ہوگا۔

فتاوے

س نمبر ۱۶۵ - صاع نبوی انگریزی سیر کے حساب سے کتنا تھا وزن اڑھائی سیر پختہ ہے یا زیادہ اور گندم نصف صاع صدقہ فطر دیجاوے یا پورا صاع ادا کریں۔ پہلے تو گندم نصف صاع سوا سیر پختہ صدقہ فطر ادا کیا کرتے ہیں۔

(م ش م خریدار اہلحدیث ۲۶۴۴)

ج نمبر ۱۶۵ - صاع مدنی انگریزی سیر کے حساب سے اڑھائی سیر ہوتا ہے حافظ محمد صاحب مرحوم لکھوی مولوی عبد الحی مرحوم لکھنوی اور خاکسار کا بھی یہی حساب ہے مرفوع حدیثوں میں پورا صاع دینے کا حکم ہے۔

عن ابی سعید قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب (بخاری مسلم)	ابو سعید کہتے ہیں ہم آنحضرت کے زمانہ میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے پورا صاع گیہوں سے اور پورا صاع کھجوروں سے پورا صاع پنیر سے اور پورا

صاع منقی سے۔

س نمبر ۱۶۶ - مخلوق میں اللہ پاک نے ایسی چڑیا پیدا کی ہے کہ انکا گوشت شرعاً حلال ہے اور آسکے پروں کی قیمت بھی بکثرت ہے بسبب زیادہ ہونے قیمت پر و نکے عوام آدمیوں۔ چڑیا موصوف کو شکار کرنے کی شغل میں شب و روز اپنے گھر و مکان چھوڑ کر پھرتے ہیں یعنی بہت لوگوں نے یہی ایک پیشہ پکڑ لیا ہے بعض علماء نے منع بھی کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکا گوشت جب کھانے کا حکم ہے تو مارنے سے کچھ گناہ لازم نہیں تو کیا حضور اس مسئلہ میں روشنی ڈالتے ہیں کہ پیشہ مذکور شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟

(عبد الرحمن ضلع سیر بھوم)

ج نمبر ۱۶۶ - جائز ہے منع کی کوئی روایت نہیں واللہ اعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۶۷ - بکر ۸۰ سال

۱ زید ۴۰ سال — ۲ عمر ۱۴ سال — ۳ خالد ۱۲ سال — ۴ عاصم ۱۰ سال

بکر نامی شخص کے چار فرزند تھے۔ اور جس کی ملکیت (زمین) بھی تھی جس کے دستور سے نمبر تھے۔ بکر کے ایام پیری میں زید شادی ہونیکے بعد چند دنوں کے لئے باپ سے الگ ہوگیا تھا۔ بکر کو ۱۳۵ روپیہ قرض تھا۔ بکر اپنے قرضخواہوں کے تقاضے سے اپنے الگ شدہ فرزند سے ۱۳۵ لیکر اپنا قرض ادا کر لیا اور اپنے ملکیت میں سے ایک نمبر زید کے نام کر دی جس میں یہ شرط لکھی ہوئی تھی۔ مجھے قرضخواہوں کا تقاضا رہتا ہے میں تجھ سے ۱۳۵ قرض ادا کرنے کے لئے لیکر گھر زمین اور ناریل کا باغ وغیرہ تجھکو قیمت کو دیا ہوں۔ میرے اور تین لڑکے ہیں تین سال کے اندر تجھ سے لئے ہوئے مبلغ کا ہر حصہ ہر ایک ادا کریں تو ان کا حصہ انہیں دیدینا بکر زید کو تحریر لکھ دیئے ہوئے دستاویز پر عمر۔ خالد۔ عاصم کے دستخط نہ تھے۔ چند سال کے بعد بکر کا انتقال ہو چکا۔ بکر کے انتقال کے بعد عمر و عاصم بھی انتقال ہو چکے۔ بکر کے انتقال کے بعد بکر کی عورت زید و خالد یکدلی سے ۱۹۱۳ء تک ایک ہی گھر میں رہا کرتے تھے۔ ان ایام میں خالد کے دو شادیاں۔ اور زید کے دو لڑکے و دو لڑکیوں کے و خالد کے دو لڑکیوں کی شادیاں زید نے مچائے (اتفاقی کے ساتھ) ستو بعد زید کی والدہ کا انتقال بھی ہو چکا۔ بکر نے زید کے نام لکھدیئے ہوئے املاک تین ہزار روپیہ کی ملکیت تھی اور وہ ۱۳۵ کو بکر نے زید کو فروخت کر دی۔ مذکورۂ بالا خرید شدہ املاک کے سوائے اور ایک ملک جس کی قیمت اسوقت پر ۳۰۰ تین سو روپیہ کی ہے وہ بھی بکر کے انتقال کے بعد زید ہی کے ذمہ رہے۔ زید بستی میں رہکر زمین کا کاروبار چلاتا تھا اور خالد دور و دراز کے ملکوں کی سفر کر کے جو کچھ وہ کماتا اپنے بڑے بھائی زید کے حوالہ کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں نا اتفاقی سے خالد کو زید کے پاس ورثہ طلب کرنیکی ضرورت نہ پڑی۔ اب دو سال کے بعد دوسرے اقرباء کے سکھلانے پر زید نے خالد کو الگ کر دیا۔ اب خالد کو زید سے اپنے باپ کا حصہ طلب کرنا پڑا۔ حصہ طلب کرنے پر زید نے نفی میں جواب دیا۔ کیا زید کو نفی میں جواب دینے سے خالد کا ورثہ باپ کے ملک سے اور اپنی کمائی میں سے ملتا ہے یا نہیں۔ علی التفصیل تحریر فرما دیں۔

(خاکسار محمد عبد الغفور بن محمد علی خریدار ۲۱۶۳)

ج نمبر ۱۶۷ - زید اور خالد اپنے باپ کے وارث ہیں جتنی رقم انکے باپ نے زید سے لی تھی حصہ رسدی اسکا حصہ خالد کے ذمہ ہے وہ ادا کر کے اپنا حصہ پورا لے سکتا ہے الا جو چیز واقعی بیع ہو چکی ہے وہ واپس نہیں لے سکتا۔ وراثت میں کسی مدت کے گذر جانے کو دخل نہیں۔ قرآن و حدیث کا یہی حکم ہے۔ ہو ر و اجل غریب فتدبر۔

س نمبر ۱۶۸ - خطبات التوحید میں مولانا حمید اللہ مرحوم نے لکھا ہے کہ چاند کی شہادت قرب وجوار کی معتبر ہے۔ دور دراز ملکوں اور شہروں کی شہادت معتبر نہیں۔ تو قرب وجوار کی شناخت انگریزی میلوں سے بتلائیں کہ اخبر کتنے میل کی چاند کی شہادت معتبر ہے اس سے زیادہ کی نہیں ہو سکتی۔

(السائل ابو ایوب محمد یعقوب۔ از قصبہ نرکھیڑ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۶۸ - اسکے متعلق کوئی روایت میری نظر سے نہیں گذری جس میں حد مقرر کیگئی ہو محدثین کی تصریحات اتنی ملتی ہے لکل بلد رؤیتہم ہر ایک شہر والوں کے لئے انکی رؤیت حجت ہے اسکا مطلب زیادہ وسیع لینا ہو تو یہ لے سکتے ہیں کہ ایک ضلع کی مقام کی رؤیت سارے ضلع کے لئے کافی ہے دوسرے ضلع کے لئے نہیں۔

تہذیب - مذہبوں کے فرائض کا بیان

قیمت ۱ روپیہ

متفرقات

اطلاع رمضان شریف میں اہلحدیث کی قیمت میں عمدہ تخفیف کر کے ایک سال کے لئے صرف عہ کی گئی جس سے غرض یہ تھی کہ رمضان شریف کی برکت سے اشاعت اپنی پہلی حالت (قبل از ضمیمات) پر آ جاوے جن جن صاحبوں نے اوس تخفیف سے فائدہ اٹھانا تھا اٹھایا۔ اب جو صاحب اوسی قیمت پر فرمائش بھیجتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے دو باتوں پر غور کیا کریں۔ ایک تو مہینا گذر گیا۔ دوم بوجہ جنگ کاغذ اور مسالہ لکھائی چھپائی سب گراں ہو رہا ہے جس کی بابت ہر ایک اخبار رسالہ ہے۔ بعضوں نے قیمت بڑھا دی ہے بعضوں نے ضرورۃ اعلان کیا ہے بعضوں نے اوراق کم کر دئے ہیں۔ اور بعض نے بجائے ۱۸×۲۳ سائز کے ۱۷×۲۲ کر دیا ہے۔ مگر اہلحدیث چونکہ قوم کا اخبار ہے۔ اس لئے بغیر مشورہ قوم کے ایسا نہ ہوگا پس قوم کو بھی چاہئے ہر طرح اسکی امداد پر متوجہ رہے جیسا کہ آج تک ظہور پذیر ہوا۔ لہذا تخفیف قیمت کی درخواستیں نامنظور۔

امید ہے بہی خواہان اہلحدیث حسب دستور اسکی اشاعت میں کوشاں رہینگے۔

غریب فنڈ میں اندہی - ای تاتا باد انیڈ کو انہ مقام ایکش ہو منبر (ملک نٹال) جنوبی افریقہ ۸ ؎ از احمد آدم الوری از مقام پوتھا بو گھٹے (جنوبی افریقہ) ۱۱ ؎ از فتوت فنڈ عہ از شہاب الدین طالب علم مقام ہانسی پور ضلع حصار مدرسائیل ۶ ؎ از مولوی محمد شفیق از موضع فرد یا نواں ضلع شاہپور عمر سابقہ ۱۲ ؎ میزان کل ۔۔ دو اخبار بنام سائلان مذکورین جاری ہوئے قیمت حسب غریب فنڈ ۔۔ باقی ۱۵ ؎

اطلاع۔ قاعدہ ہے کہ محصول ڈاک کے لئے عمر سائل از خود داخل دیا کرتا ہے۔ تو اخبار غریب فنڈ سے اوسکو ملتا ہے۔ سائلین اس قاعدہ کی پابندی کیا کریں۔ بغیر داخلہ عمر کے درخواست نہ بھیجا کریں۔ کیونکہ اتنی گنجائش نہیں ہے۔

درخواست جنازہ و دعاء مغفرت مولوی محمد یٰسین صاحب بموضع شنگی گڑھ ضلع امرتسر۔ ملک قطب الدین صاحب سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ۔ مولوی کرم الٰہی صاحب موضع بیٹوٹ ضلع گوجرانوالہ ہو رفیق ہو گئے۔ ان کے ورثا کی درخواست ہے۔ کہ ناظرین اہلحدیث ان مرحوموں کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفرلہم وارحمہم

آنند فنڈ میں شایع شدہ رقوم کے بعد مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں آئیں۔ از جہلم عہ۸ از سیالکوٹ ۱۴ ؎ از دسکہ ۴ ؎ از ندیم ۲ ؎ از جبالپور ۳ ؎ مفصل حساب صدر دفتر سے موصول ہونے پر شایع ہوگا۔ امید ہے آنند فنڈ کی تحریک آئندہ کو ترقی کریگی۔

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ کہ ختم ہے۔ ۱۰ اکتوبر کو ان کو وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمادیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۴۰ - ۴۰۵ - ۷۹۶ - ۸۵۱ - ۹۱۵ - ۹۴۸ -
۹۹۶ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۹ - ۱۵۰۶ - ۱۵۳۵ -
۱۶۴۴ - ۱۶۶۷ - ۱۸۶۵ - ۲۰۶۱ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۸
۲۱۱۳ - ۲۲۵۲ - ۲۴۰۱ - ۲۴۹۵ - ۲۵۰۰ - ۲۵۰۱
۲۵۰۲ - ۲۵۰۸ - ۲۵۱۱ - ۲۵۲۱ - ۲۶۴۷ - ۲۶۶۲
۲۶۶۲ - ۲۷۷۲ - ۲۹۳۷ - ۲۹۴۳ - ۲۹۴۶ -
۲۹۴۸ - ۲۹۵۰ - ۲۹۶۱ - ۲۹۶۴ - ۲۹۶۵
۲۹۶۸ - ۲۹۶۹ - ۲۹۷۰ - ۲۹۷۱ - ۲۹۷۳ - ۲۹۷۶
۲۹۸۲ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۷ - ۲۹۸۸ - ۲۹۸۹ - ۲۹۹۲
۲۹۹۴ - ۲۹۹۵ - ۳۰۰۱ - ۳۰۰۴ - ۳۰۰۵ - ۳۰۰۶
۳۰۰۷ - ۳۰۱۲ - ۳۰۱۳ - ۳۱۹۹ - ۳۲۰۹ - ۳۲۱۶
۳۳۲۶ - ۳۳۲۷ - ۳۳۲۸ - ۳۳۲۹ - ۳۳۳۰
۳۳۳۱ - ۳۳۳۴ - ۳۳۳۵ - ۳۳۳۶
۳۳۳۷ - ۳۳۴۰ - ۳۳۴۲ - ۳۳۴۳ - ۳۳۴۴
۳۳۴۵ - ۳۳۴۶ - ۳۳۴۷ - ۳۳۴۸ - ۳۳۴۹
۳۳۵۰ - ۳۳۵۱ - ۳۳۵۲ - ۳۳۵۳ - ۳۳۵۴
۳۳۵۵ - ۳۳۵۶ - ۳۳۵۸ - ۳۳۵۹ - ۳۳۶۰
۳۳۶۱ - ۳۳۶۲ - ۳۳۶۴ - ۳۳۶۵ - ۳۳۶۶
۳۳۶۸ - ۳۳۶۹ - ۳۳۷۰ - ۳۳۷۱ - ۳۳۷۲
۳۳۷۵ - ۳۳۷۷ - ۳۳۸۰ - ۳۳۸۲ - ۳۳۸۳ - ۳۳۸۴
۳۳۹۵ - ۳۳۹۶ - ۳۴۰۹ - ۳۴۲۹ - ۳۴۳۰
۳۴۳۱ - ۳۴۳۲ - ۳۴۳۳ - ۳۴۵۰ - ۳۴۶۴ - ۳۴۶۶
۳۴۳۸ - ۳۴۵۲ - ۳۴۵۶ - ۳۴۵۷ - ۳۴۶۱ - ۳۴۶۲ -
۳۴۶۴ - ۳۴۶۶ - ۳۴۷۶ - ۳۴۸۳

اہلحدیث کانفرنس کا تار حضور والیسرائے کی خدمت میں اور اس کا جواب

۹ ستمبر ۱۹۱۵ء کو اہلحدیث کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور قرار پایا کہ کمیٹی حضور والیسرائے کے عارضہ چشم کے زخمی ہو جانے پر حضور ممدوح کی خدمت میں بنام سیکرٹری اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے تار بھیجا جاوے تحریک۔ نواب شیر مرزا صاحب جاگیردار ریاست لوہارو تائید۔ مولوی سید عبدالسلام صاحب بنیرہ شمس العلماء مولانا مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی۔ یہ تار ۱۴ تاریخ کو بھیجا گیا۔ اس کا جواب ۔ ستمبر کو حضور ممدوح کے پرائیویٹ سکرٹری نے حسب ذیل دیا۔

مہربانی کر کے کانفرنس کے ممبران کو ان کے مہربانی آمیز پیغام پر والیسرائے کا شکریہ پہنچا دیجئے لفٹنٹ ہارڈنگ کی صحت اطمینان طور پر ترقی کر رہی ہے۔

تمام اہلحدیث کی اطلاع اور اطمینان کیلئے یہ تار شایع کیا جاتا ہے۔ (حاجی سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری) دہلی

درخواست دعاء صحت۔ مولوی شفیع الحسن صاحب درخواست کرتے ہیں کہ میرا عزیز مطیع الحسن مرض لقوہ میں مبتلا ہے۔ ناظرین دعاء صحت فرما دیں۔ اللہم اشفہ شفاء کاملا عاجلا

تلاش عزیز و کتب ایک لڑکا عبدالحفیظ طالب علم عمر قریب ۱۴ سال۔ سال بھر سے گم ہے۔ اوسکی والدہ بیتاب ہے۔ قد درمیانہ۔ رنگ گورہ۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اوس کی بیکس والدہ پر رحم کر کے خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ نیز کتب مندرجہ ذیل سے مطلع فرمادیں (۱) ترجمہ اردو اتقان۔ (۲) اصول الحدیث اردو (۳) اسماء الرجال اردو۔ پتہ خاکسار (مولوی) عبدالغفار ملتانی شہر محلہ قدیر آباد

ترجمہ اردو اتقان۔ مترجمہ مولوی بیدل ۔۔ امرتسر ۔۔ کے پتہ سے بقیمت للعہ مع محصول ملیگا

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ کی خبروں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جرمنی کی فوج جو پہلے آگے بڑھی آتی تھی۔ پیچھے ہٹ گئی (آئندہ کا علم خدا کو)

ایک جرمن جنگی جہاز ایمڈن نے خلیج بنگال میں ۵ بار برداری کے جہازوں کو گرفتار کرکے ان میں سے اپنی ضرورت کے موافق چیزیں لے لیں۔ اور انہیں غرق کردیا۔

غرق کرنے سے پیشتر ایمڈن نے ان جہازوں کے ملاحوں کو ایک اور گرفتار کردہ جہاز کبینگا پر سوار کرادیا۔

جن جہازوں کو ایمڈن نے غرق کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ انڈس۔ لووٹ۔ کلن۔ ڈپلومیٹ۔ ٹرابوچ

ان جہازوں کی غرقابی سے ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

جاپانیوں نے کیاچو کے متصل چین کے علاقہ میں دو ہزار سپاہ اتار کر ایک زبردست لڑائی کے بعد کیاؤ چو پر قبضہ کرلیا ہے۔

نائب جرمن سفیر متعینہ پیکن نے گورنمنٹ چین کو اطلاع دی ہے۔ کہ چونکہ چین نے غیر جانبداری کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے جرمن اپنا معاوضہ طلب کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے

اٹلی کی فوجی نقل وحرکت عنقریب مکمل ہوا چاہتی ہے شاید چند دن تک وہ بھی آسٹریا پر حملہ کردے۔

معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ اور اٹلی ملک آسٹریا پر حملہ کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں

اس ہفتہ جرمن فوجیں فرانس میں مسلسل مراجعت کرتی رہیں۔ اور انہوں نے دریائے این کے شمال میں اپنے مورچے مستحکم کرلئے ہیں

جب جرمنی سپاہ کو پیرس کے سامنے سے پیچھے ہٹنے کا حکم پہنچا۔ تو جرمن کماندار نے غصہ میں خودکشی کرلینی چاہی۔ کیونکہ اسے پیرس میں داخل ہونے کی بڑی خواہش تھی۔ لیکن وہ گرفتار کرلیا گیا۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ فرانس اور بلجیم کی لڑائیوں میں جرمن فوج کو دو تین لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا۔

قیصر جرمنی مع اپنے عملہ کے لکسمبرگ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جہاں رات کو ہوائی جہاز ان کی حفاظت کرتے ہیں

جرمنی میں بیکاری سے لاکھوں آدمی تکلیف اٹھاتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن گورنر متعینہ برسلز (ملک بلجیم) نے خود انٹورپ (بقیہ حصہ بلجیم) میں جاکر بلجیم گورنمنٹ کے سامنے چند تجاویز پیش کی تھیں جنہیں گورنمنٹ بلجیم نے نامنظور کردیا۔

جرمنی نے بلجیم کے مفتوحہ شہروں سے ۴۳ کروڑ ۵۰ لاکھ بطور جنگی ٹیکس کے طلب کیا تھا لیکن معلوم نہیں کہ انہیں سے کسقدر وصول ہوا ہے

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے جرمن جنگی جہاز ہیلا کو غرق کردیا۔ اور خود واپس آگئی

ایک کہنہ جنگی جہاز انگریزی۔ ٹکاٹوڈوم روڈبار انگلستان میں سخت طوفان کے سبب غرق ہوگیا۔ ۲۶۴ آدمیوں میں ۲۱ غرق ہوگئے۔

مقام اسٹرڈم (ہالینڈ) سے خبر پہنچی ہے۔ کہ برطانیہ فرانس اور جرمنی کے حکام نے اسیران جنگ کی فہرستوں کا باہمی تبادلہ منظور کرلیا ہے

فرانسیسی جنرل نے سائینز میں ایک بہت عمدہ موقع پر فوجی مرکز قائم کیا ہے جہاں اسے تازہ فوج کی کمک پہنچ گئی ہے۔

واشنگٹن (دارالخلافہ اضلاع متحدہ امریکہ) کی خبر ہے۔ کہ پریسیڈنٹ اضلاع متحدہ نے اپنے سفیر متعینہ برلن کی معرفت صلح کے لئے جرمنی کی شرائط دریافت کی تھیں لیکن وان بیتھمن ہالوگ وزیر جرمنی نے کہا۔ کہ چونکہ روس۔ فرانس اور انگلستان نے شرائط صلح کے لئے باہم معاہدہ کرلیا ہے۔ اس لئے پہلے ان سے شرائط صلح دریافت کرنی چاہئیں۔

جرمن فوجیں مینز اور مونٹ فوکن میں مورچے تیار کر رہی ہیں۔

بلجیم والوں نے برسلز اور انٹورپ کے [illegible] پل کو توڑ دیا۔

جرمنوں نے برسلز میں اپنی فوج کی تعداد چھ ہزار تک کم کردی ہے۔

اسٹرڈم (ہالینڈ) کی خبر ہے۔ کہ جرمنی کے باشندے انگریز قیدیوں سے ہمدردانہ پیش آتے ہیں۔ جرمن عورتیں گارڈ کی نظر بچا کر انہیں تمباکو۔ میوہ جات۔ اور چاکولیٹ دیتی ہیں

جرمنوں کی توجہ اب زیادہ تر روسیوں کی جانب پھر منعطف ہے

روسی اطلاعیں مظہر ہیں۔ کہ جرمن دریائے ایل پر جمع ہوگئے ہیں۔ اور انکی نقل وحرکت سے سامنے روسی فوجیں مشرق کی جانب پیچھے ہٹ رہی ہیں

وزیر ہند کا ایک مراسلہ حضور وائسرائے کے نام مظہر ہے۔ کہ روس اور آسٹریا کی جنگ میں آسٹریوں کی قریباً ۲½ لاکھ فوج مقتول ومجروح ہوئی اور ایک لاکھ کے قریب گرفتار ہوگئی ہے۔ (روس کے نقصان کا علم نہیں)

روسی اخبارات آسٹریا کی شکست پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ اب آسٹریا ہنگری کا خاتمہ سمجھنا چاہئے۔

سروی نہایت کامیابی کے ساتھ جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں آسٹری سملن سے بڑی سرعت کے ساتھ بھاگ گئے (لیکن بعض انگریزی اخبارات کو اسکی تصدیق میں شک ہے)

سرویوں نے دریائے سیوا اور دریائے ڈرینہ کے زاویہ میں آسٹریوں کو شکست دیکر ۹ ہزار آدمیوں کو قید کرلیا ہے

ہندوستان سے جو سپاہ میدان جنگ میں گئی ہے اس کا تمام خرچ ہندوستان کے خزانہ سے ادا ہونے کا اعلان وزیر اعظم انگلستان نے کیا ہے

جو جہاز جرمن کروزر ایمڈن نے خلیج بنگالہ میں غرق کئے ہیں ان کے ملاحوں کو امپیریل ریلیف فنڈ سے ۲۵ ہزار روپیہ دیا جاویگا۔

ترکوں نے جرمن جہاز گوبن اور بریسلا کے نام بدلکر سلطان سلیم اور مدللی رکھے ہیں

قبول اسلام ۱۸ ستمبر کو بعد نماز جمعہ مسٹر جلال الدین عیسائی سابق ٹیچر گنگا محل ہائی سکول اور ممبر ایس پی جی مشن لاہور نے برضا ورغبت خود اسلام قبول کیا

سکھوں اور ہندوؤں کا مقدمہ متعلق کتاب خالصہ پنتھ کی حقیقت پٹیالہ میں ۱۰ ستمبر تک ہوتا رہا۔ اب ۱۵ اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی حسب اطلاع ۱۴ ستمبر کو رنگون سے روانہ نہیں ہوسکے کیونکہ راستہ کے مخدوش ہونے کے سبب جہازوں کی آمد ورفت سرکار نے بند کردی ہے

تاریخ اسلام

مع جغرافیہ عرب

خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا

چار ضخیم جلدیں حجم صفحات ۱۱۰۰
قیمت
اصلی بے جلد للعہ مجلد للعہ

رمضان المبارک سے
شوال المکرم تک
رعایت
بے جلد سہ مجلد ... ۱۲

(۱) نہایت محنت تحقیق ۔ اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی گئی ہے ۔ (۲) زبان شستہ و شگفتہ گویا آب کوثر سے دھلی ہوئی ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش ہے ۔ (۳) فتح شام و عراق پر عدیم المثال انداز بیان میں روشنی ڈالی گئی ہے ۔ (۴) اس تاریخ کی مخصوصات میں سے ہے ۔ (۴) خالد بن ولید (سیف اللہ المجید) ابو عبیدہ بن جراح عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ضرار بن ازور عمرو بن عاص فاتح مصر اور تمام جانبازان اسلام کے کارنامے عجیب دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہیں ۔ ایک دفعہ شروع کرکے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ۔ (۵) انگریز مورخوں کی غلطیوں کا ازالہ بڑی قابلیت سے کیا گیا ہے ۔ (۶) خلفائے اربعہ خصوصاً حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی لائف پر مبسوط ریویو ہے جو کسی تاریخ میں نہیں ملسکتا (۷) ہمارا دعوے ہے کہ ایسی شاندار تاریخ

اردو زبان میں

آجتک نہیں لکھی گئی ۔ انہیں اوصاف کو دیکھکر ملک کے مشہور اہل علم حضرات علامہ شبلی نعمانی ۔ مولانا عبد اللہ العمادی ۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے شیخ عبد القادر بی اے ۔ اڈیٹر رسالہ مخزن وغیرہم اظہار پسندیدگی فرما چکے ہیں

پیارے ولی کے پیارے حالات

حجم ۲۵۲ صفحے

(سوانح عمری حضرت سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ)

حضرت کی مبارک زندگی کے تمام حالات ولادت سے وفات تک بالترتیب جمع کئے گئے ہیں آپ کے الہامات ۔ ملفوظات ۔ مکتوبات وقصائد اور دیوان کے انتخاب نہایت دلکش پیرایہ میں مذکور ہیں ۔ کاغذ نفیس لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت اصلی عمر رعایتی بے جلد ۱۲ ؍ مجلد عہ

اسلامی طہارت وعبادت کی فلاسفی

حجم ... صفحے

جملہ اقسام عبادات ۔ نماز ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ قربانی ۔ وغیرہ احکام دین کے ساتھ مسائل طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی ۔ و غمی وغیرہ کو بالتفصیل ایسی خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طرز میں بیان کیا گیا ہے کہ ... کاغذ لکھائی چھپائی اعلےٰ درجہ ... قیمت اصلی ... رعایتی بے جلد ... مجلد ...

اخبار کا حوالہ دیکر طلب کرو

حاجی عبد الغنی مینجر حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا ۔

عبد السلام ... ۱۳۲۳ ... قرآن مجید کا اعلان ... ذی الحجہ ۱۳۲۳ ہجری

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

پیچھے اس کے | کہ آئیں | اُن کے پاس | دلیلیں | اور یہ لوگ | واسطے | اُن کے ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی

اللہ | نہیں کوئی معبود | مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ رہنے والا | نہیں پکڑتی اس کو اونگھ | اور نہ نیند | واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ

... دو ترجمہ ایک ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب تحت اللفظ ... بین السطور میں دوسرا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ پر آیت ... تاکہ فارسی کا ترجمہ باسانی پڑھ سکے فوائد ...

... ہر صفحہ کے چاروں طرف نقاشی ... وضع کی لکھی ہوئی ... خوشخط صحیح ... تقطیع ۲۲×۲۹ ... ہدیہ ... رعایتی ... مجلد ...

... مشہور سورتوں کے ... حالات ... عالمگیر ... احسن التفاسیر ... مصنفہ مولانا سید احمد حسن صاحب ... تفسیر ...

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہا | تحقیق میں جانتا ہوں | جو کچھ | نہیں جانتے

... قرآن مجید ... ترجمہ ... شاہ رفیع الدین صاحب ... حاشیہ ...

تلک الرسل | ۷۹ | آل عمران

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

سیقول | ۳۴ | البقرۃ

الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ
اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ... الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌ ۢ بِمَعْرُوْفٍ ...

هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عللعہ
رؤسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداران سے
ششماہی
مالک غیر سے سالانہ ششماہی

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار
اہلحدیث

نمبر ۴۹
جلد ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

قادرآباد کا مباحثہ
اور اصلاح کا فساد

ناظرین کو یاد ہوگا اپریل گذشتہ میں بمقام قادرآباد ضلع گجرات (پنجاب) شیعوں سے مباحثہ ہوا تھا جس کی بنا بقول اخبار اہلحدیث یہ ہوئی تھی کہ علماء سنت نے شیعوں کے برخلاف شورش پھیلائی۔ یہاں تک کہ ان پر کفر کا فتویٰ دیا وغیرہ گو یہ روایت اخبار اہلحدیث کو بھی احباب میں سے کسی نے پہنچائی ہوگی بلکہ اصل وجہ یہ ہوئی تھی کہ نواح قادرآباد کے سنی اور ہر کے شیعہ سادات کے مرید تھے جو اندر ہی اندر ان کو تعلیم دیتے رہتے اصحاب ثلاثہ (حضرت صدیق اکبر فاروق اعظم ذو النورین) رضی اللہ عنہم ورضوا عنہم (معاذ اللہ) کافر تھے چند دنوں تک تو یہ سلسلہ اندر ہی اندر رہا آخر علماء اہلسنت (مولوی احمد دین وغیرہ) کو بھی خبر ہوئی تو انہوں نے بحکم

محتسب خم شکست ومن سراو
سن بالسن والجروح قصاص

اس مرض کا یہی علاج سوچا کہ شیعوں کے غلط خیالات و اعتقادات کو ظاہر کر کے اہل سنت کو بجائے شیعوں کے اثر صحبت سے محفوظ رکھا جائے اسی کوشش کا ظہور مباحثہ کی صورت میں ہوا مباحثہ کے لئے خواہ نخواہ خاکسار کو منتخب کیا گیا حالانکہ میں نے بہت سے عذرات کئے میدان مباحثہ زیر انتظام تھانہ دار صاحب قادرآباد مقرر ہوا سنیوں کی طرف سے مسئلہ خلافت پیش ہوا مگر شیعہ اس قدر بھی دل آزاری سے باز نہ آئے عرصہ تک اسی پر مصر رہے کہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان ثابت کرو آخر جب سمجھایا گیا کہ ہم ان کی خلافت ثابت کر دینگے تو ایمان اوسی میں آجائے گا۔ صدر جلسہ ایک ہندو کو بنایا گیا اس پر بھی رسالہ اصلاح (شیعہ) کے افسوس اور رنج میں شریک ہوتے ہیں جو لکھتا ہے

کیا کوئی مسلمان نہ تھا جو صدر بنتا سنی شیعہ کسی کو تنبہ نہ ہوا کہ ایک ہندو کو صدر بناتے ہیں
(رسالہ اصلاح ماہ شوال ۱۳۳۲ھ)

مزید افسوس یہ ہے کہ اس تجویز کے مجوز بھی حضرات شیعہ ہی تھے اہل سنت نے تھانہ دار صاحب کو صدر بنانے کی تجویز کی تو شیعہ مناظر نے بلند آواز سے کہدیا کہ ہم انکو صدر نہیں بنائینگے یہ آپ کے ہم مذہب ہیں آخر ہندو کو بنایا جو مجبوری ادہر سے بھی منظور کیا گیا۔

اس مباحثہ کی کیفیت مفصل اہلحدیث (۸ مئی سنہ رواں) میں چھپ چکی ہے آج ہمیں اس کے متعلق چند باتوں کا ذکر کرنا ہے جو شیعوں کی طرف سے پیش آئی ہیں۔

کسی شیعہ نامہ نگار (عنایت علی وزیرآبادی) نے

رسالہ اصلاح (کھجوہ ضلع سارن) میں اس مباحثہ پر ریویو کرتے ہوئے بہت سے اقتباسات لکھے جن کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴ جولائی - ۲۹ شعبان میں ہو چکا ہے اون میں سے دو واقع خاص قابل ذکر ہیں ایک یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب صحیح مسلم کی حدیث سے اگر ثابت کر دیں کہ حضرت ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ وغیرہ باہم رحمیٰ تھے تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دونگا (ملاحظہ ہو اصلاح بابت شعبان صفحہ ۳۳) دوسری بات یہ لکھی تھی کہ مباحثہ میں مسلمہ منصف نے شیعوں کے حق میں فیصلہ دیدیا جس کو نامہ نگار مذکور نے بڑے فخر سے نقل بھی کیا ہے[1] اس پر ہم نے دو باتیں لکھی تھیں (الف) نامہ نگار انعامی ہزار روپیہ کسی معتبر امین معزز رئیس وزیرآباد کے پاس رکھ دے چنانچہ وزیرآباد کے چار معزز ترین اصحاب کے نام بھی لکھے تھے جن میں تین مسلمان اور ایک ہندو تھا اس کا جواب اصلاح نے دیا کہ انعام کی خبر سنکر اڈیٹر اہلحدیث کی رال ٹپک پڑی (اچھا جی!) مگر ہمارا نامہ نگار اُس وقت انعام داخل خزانہ گورنمنٹ کریگا جب آپ بھی ایک ہزار داخل کرینگے (اصلاح بابت شوال ص ۳۵) کیوں صاحب کہہ کر جانا کچھ اور ہوتا ہے ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ انعام دینے میں آپ قادیانیوں کا مقابلہ نہ کر سکینگے۔ ایسے جناب انعام کی یہ صورت نہیں کہ لینے والا بھی جمع کرائے بلکہ جو انعام دینے کا اعلان کرے وہ جمع کرائے کیا آپ کو اہلحدیث کے کسی پرچہ میں لکھا ہوا ملا ہے کہ میں بھی انعام دونگا۔ فریقین سے ہو تو انعام نہیں وہ قمار ہو جاتا ہے کیا آپ کس طرح سمجھتے ہیں مطالبہ کرتے ہیں۔ آہ افسوس نہیں سوچتے کہ دنیا ہم کو اس انکار پر کیا کہیگی اڈیٹر صاحب! سنئے یہ کہیگی [illegible]

[illegible]

[1] اخبار امامیہ کا قابل ایڈیٹر بھی بڑے فخر سے اس فیصلہ کو شیعوں کے حق میں حقانیت کا سرٹیفکیٹ قرار دیتا ہے (۱۷ ستمبر ص ۳ کالم ۱)

اسی انعامی مضمون پر ملتان کے شیعہ رئیس شیخ راجو صاحب کے دفتر سے بھی خطوط آئے اون کو بھی یہی جواب دیا گیا کہ ہم اپنا دعویٰ ثابت کر دینگے آپ انعامی رقم جمع کرا دیں آخر وہاں بھی سکوت ہو گیا ہے اسلئے ہم مکرر سہ کرر اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنا دعویٰ (حضرات شیخین اور حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کا باہمی برتاؤ مخلصانہ اور محبانہ تھا) دلائل مسلمہ فریقین سے ثابت کرنے کو طیار ہیں اگر اوسکی طرف سے انعامی رقم ایک ہزار کسی معزز امین کے پاس جمع کرا دیجائے ہاں اڈیٹر صاحب اصلاح نے وزیرآبادی رؤسا پر ایک چبتا ہوا اعتراض بھی کیا ہے کہ ایک شیعہ کسی سنی کے پاس ایک پیسہ بھی امانت نہیں رکھوا سکتا۔ (اصلاح بابت شوال صفحہ ۳۴) بہت خوب ہم آپکو کسی سنی پر اعتماد کرنیکی تکلیف نہیں دیتے آپ ملتان کے شیعہ رئیس شیخ محمد راجو صاحب یا لاہور کے نواب صاحب یا مولوی سید علی صاحب حائری لاہوری صدر آئندہ جلسہ شیعہ کانفرنس کے پاس جمع کرا دیں ہمیں منظور ہوگا۔ بعد فیصلہ فریق غالب کو مل جائیگا۔

منصف کے فیصلہ کی بابت ہم نے لکھا تھا کہ یہ غلط ہے کیونکہ منصف کوئی ہوا ہی نہ تھا اگر ہوا تھا تو اوس منصف نامہ کی نقل شائع کریں اسکا جواب گرامی قدر فاضل اڈیٹر اصلاح نے کیا اچھا دیا ہے کہ جلسہ میں صدر کی ضرورت ہوتی ہے یا حکم کی (ص ۲۳) یعنی جس کو تم صدر کہتے ہو وہ حکم ہی تھا واہ کیا اچھی دلیل ہے اور کیا اچھا منصف نامہ ہے۔ لیجئے آپ ہی کے مسلمہ منصف کی تحریر ہم شائع کرتے ہیں کہ وہ کون تھا۔ صدر تھا یا حکم۔

واضح رہے کہ جلسہ میں جب شیعوں نے مسلمان تھانہ دار کو جو سنی ہوتے [illegible] صدر بنانا [illegible] اتفاقاً [illegible] اڈیٹر وہاں موجود تھا جس [illegible] میں بہت دنوں بعد تک واقف ہوا جب تک [illegible] اصلاح میں اوس کی تحریر شائع نہوی۔ ف اسی لقب (ڈاکٹر صاحب) سے پکارتے رہے ہیں [illegible] اڈیٹر اصلاح کو تعجب ہوا کہ اہلحدیث کو صدر [illegible]

بھی علم نہ تھا بہر حال شیعہ کے منصف کی اپنی تحریر جو ہمارے پاس پہنچی ہے درج ذیل ہے۔

"اس میں شک نہیں کہ بندہ ثالث مباحثہ اہل سنت و اہل شیعہ واقع قادرآباد ہرگز مقرر نہیں ہوا۔ بدھارام منتری آریہ سماج قادرآباد"

اڈیٹر صاحب اصلاح! سنتے ہیں "مدعی سست گواہ چست" اسی کو کہتے ہیں۔؟

آپنے خیریت سے گڑے مردے اکھاڑنے کی نیت سے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم (اڈیٹر اصلاح) نے ماہ ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ کو لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ ہمارے پاس آکر مباحثہ کر جاوے۔ وہ نہ آیا لہذا اوس کا فرار ثابت۔ (ص ۳۲)

کیا کہتے ہیں مناسب ہے کہ ہم آپکی وہ ساری عبارت نقل کر کے بتلاویں کہ اسکی اصلیت کیا ہے۔

۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں ہم نے اڈیٹر اصلاح کو مباحثہ کا چیلنج (دعوت) دیتے ہوئے لکھا تھا:-

"واضح رہے ہم آپکو یہاں تک اجازت دیتے ہیں کہ آپ ہم کو اپنے ضلع (چھپرہ سارن) ہی میں بلا لیں ہم انشاء اللہ وہاں بھی پہنچینگے لیجئے حضرت اب تو کوئی عذر نہیں (۱۷ مارچ ص ۲)

اسکا جواب آپنے دیا ہے اور کیا خوب دیا ہے آپ فرماتے ہیں:-

"اپنے چیلنج کا جواب سنئے کہ اگر باقاعدہ مناظرہ کرنا منظور ہے جس سے قوم کو بھی فائدہ پہنچے تو شہر لکھنو میں تشریف لائیے گورنمنٹ میں درخواست دیکر حفظ امن کا بندوبست کیجئے جو تاریخ مقرر فرمائیں گے ہم حاضر ہو جائیں گے۔ اور اگر بے قاعدہ مناظرہ شخصی طور پر چاہتے ہیں تو فقیر خانہ حاضر ہے ماہ ذی قعدہ تک تشریف لائیے وہاں تک ہم حاضر

ہوگا " اصلاح بابت ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ صفحہ ۳۔

یہ ہے آپکا جواب جو اجوف واوی کی طرح بیچ میں سے خالی۔ غور فرمائیے۔ ہم تو لکھیں کہ ہم آپ ہی کے ضلع میں آتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اگر گورنمنٹ سے درخواست کرکے پہلے اجازت حاصل کرو پھر مباحثہ کرو۔ لکھنؤ میں پہونچیں بھی ہم اور درخواست بھی دیں ہم۔ بہت اچھا یہ بھی سہی مگر اس کی تہ میں ایک راز ہے جو قابل ذکر ہے گذشتہ ایام میں لکھنؤ کے شیعہ سنی میں نزاعات بہت ترقی کر گئیں تو گورنمنٹ نے انکے انسداد کی طرف توجہ فرماکر ایک کمیشن مقرر کی جس کی رپورٹ کے مطابق آیندہ کے لئے فیصلہ کرکے ہمیشہ کے لئے نزاع کو بند کر دیا جس صورت میں گورنمنٹ نے بڑی محنت کرکے لکھنؤ میں باب النزاع کو بند کیا ہو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اوسی شہر میں مباحثہ کی اجازت دے خصوصاً ایسے مباحثہ کی جس کے فریقین باہر کے رہنے والے ہوں یہ ہے اس میں مخفی فلسفہ جس کی آڑ میں اڈیٹر صاحب اصلاح اپنا فرار چھپانا چاہتے تھے۔

لطف ملاحظہ ہو کہ ہم نے تو صدر مقام ضلع سارن میں پہونچنا لکھا آپنے اپنے کو روہ بھیجو میں ملا دیا پھر مزید لطف یہ ہے کہ اس مباحثہ کو جو آپکے در دولت پر ہوگا آپ بے قاعدہ اور شخصی مناظرہ کہتے ہیں تاکہ آیندہ کو اس کی قومی اثر سے انکار کرنے کا موقع مل سکے کیا خوب؟

اے جناب بقول " اس بہتے پہ تتا پانی "؟ اسی جواب پر آپکو ناز ہے ؎

اندر سے لیے حسینا یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں۔

ہاں اڈیٹر صاحب کو ہماری نسبت ایک بڑی شکایت ہے کہ ہم نے اونکی ۱۰ر کی ایک رقم خطیر کھالی چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

الہام باری (جواب تنقید بخاری) کی قیمت ۱۰ر اڈیٹر صاحب (اہلحدیث) کے پاس بھیجی گئی اور وہ ہضم ہوگئی۔ (اصلاح بابت شوال ۳۵)

حالانکہ اصلیت یہ ہے کہ آپکو کتاب الہام باری۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۱۴ء کو بذریعہ ڈاکخانہ بھیجی گئی بلکہ اخلاقی حقوق کے لحاظ سے آپکی مرسلہ رقم خطیر ۱۰ر کے ٹکٹ بھی واپس کئے اور کتاب مفت علاوہ محصول ڈاک بھی اپنا لگایا اور ایک کارڈ بھی لکھا کہ اس کی رسید مرحمت ہو اس پیکٹ کی رسید ڈاکخانہ سے ہم نے لی تھی جو اڈیٹر صاحب یا اونکے کسی وکیل کو جو دفتر اہلحدیث میں دیکھنے کو آویں ہم دکھا سکتے ہیں پھر بتلائیے قصور کس کا کتاب مع ٹکٹ تو خود کھا جاویں اور الزام ہمپر لگا دیں یہی معنے ہیں ؎

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

میرا آبائی وطن کشمیر ہے (گو میری پیدائش خاص امرتسر کی ہے) لہذا اڈیٹر صاحب اصلاح نے میری کشمیریت کو بطور طعنے کے ذکر کیا ہے (اصلاح بابت شوال صفحہ ۳۵)

اونکو یاد رکھنا چاہئے تھا کہ کم از کم اس سال تو کسی کی کشمیریت پر اعتراض نہ کرتے کیونکہ اس دفعہ شیعہ کانفرنس کی صدارت بھی کشمیریوں ہی کے قبضے میں ہوگی علے رغم انف الاعداء جیسی ۱۰ مئی کے جلسہ اصلاح ندوۃ العلماء میں ہو چکی ہے ان دونوں صدارتوں پر اڈیٹر صاحب اصلاح اور انکے امثال بہتیرا جلتے رہے اور جلتے ہیں جنکا جواب وہی ہے جو بہت عرصہ ہوا حضرت شیرازی مرحوم دے گئے ہیں ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

اخبار امامیہ لکھنؤ کے قابل اڈیٹر نے ایک تجویز لکھی ہے جس کی قدر کرنے کو ہم نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :۔

"ہی خواہان اسلام کو ہم آخر میں اسلام کا ہی واسطہ دلا کر متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی متفقہ طاقت سے اس قسم کے فسادات کو روکنے میں سعی کریں۔ بہتر ہو کہ ضرورت وقت پر نظر کرکے ایک جلسہ کسی مقام پر قرار دیا جائے اس میں طرفین کے علماء صاحبان اثر اور اڈیٹران اخبار شریک کئے جائیں اور ایک باہمی قرارداد کے بموجب آیندہ طرز عمل اختیار کر لیا جائے۔ ہم نے نہایت دل سوزی کے ساتھ یہ رائے پیش کی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ افسوس ہے کہ اس طرف کوئی توجہ کرتا نظر نہیں آتا" [1]

اہلحدیث ۔ ہم اس تجویز کے دل سے موید ہیں سب سے موزوں اور بہتر مقام اسکے لئے لاہور ہی مناسب ہے نواب صاحب لاہور کے مکان پر یہ جلسہ ہوگا ہم جو اس جلسہ میں تجویز پیش کرینگے بہتر ہے کہ اوسکو ابھی سے شائع کر دیں تاکہ ممبران جلسہ کو سوچنے کا موقع مل سکے وہ یہ ہے کہ :۔

"شیعہ اصحاب سنیوں کے سامنے اصحاب ثلاثہ کی تکفیر تفسیق نہ کیا کریں بس پھر نہ کوئی کدورت ہے نہ کوئی رنج۔ ما بخیر شما بسلامت کیا شیعہ پبلک اس تجویز پر کاربند ہوگی؟ (دیدہ باید)

خلافت حقہ

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ الخ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (س تحریم)

ان آیتوں کی تفسیر میں علامہ محسن فیض کاشی اپنی مستند تفسیر صافی میں جو احادیث ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے مرتب شدہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ وہ راز کی بات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین

[1] مولوی سید علی صاحب کشمیری مقیم لاہور جو مشاہیر علماء شیعہ سے ہیں اس دفعہ شیعہ کانفرنس کے صدر ہونگے اس طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[1] ہمعصر معاصر جدید نے بھی قادر آباد کے شیعہ کی نزاع میں آنریبل میاں محمد شفیع صاحب لاہوری کو تکلیف دی ہے کہ وہ اس نزاع کے بند کرنے [illegible]

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمائی یہ تھی کہ میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونگے اور اس کے بعد تیرے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونگے حضرت ام المومنین حفصہ نے فرمایا یہ بات کس نے آپ کو بتلائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خبر مجھکو خدائے علیم وخبیر سے پہونچی ہے۔ فقال ان ابابکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت (حفصہ) من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر الخ (تفسیر صافی ص ۵۰۰)

اس تفسیر کی تصدیق حضرت علی مرتضی علیہ السلام کے قول سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا آپ نے فنظرت فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذا میثاق فی عنقی لغیری (ص ۱۰۱ نہج البلاغۃ جلد ۱ مطبوعہ مصر) ترجمہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے اپنے معاملہ میں سوچا تو میرا اطاعت کرنا میرے بیعت کرنے سے پیشتر ہی مجھ پر لازم ہوچکا تھا۔ اور میری گردن میں دوسرے کا میثاق اول ہی سے پڑچکا تھا۔ یہ تو فقرات جناب امیر کا لفظی ترجمہ ہے شارحین نہج البلاغۃ کی تشریح کے مطابق جو خاص کر محققین امامیہ سے ہیں اس کا مطلب واضح کردیا جاوے۔

فاضل میثم بحرانی اس کی نسبت لکھتا ہے فنظرت فی امری الخ فیہ احتمالان احدھما قال بعض الشارحین انہ مقطوع من کلام یذکر فیہ حالہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ کان معہودا الیہ ان لا ینازع فی امر الخلافۃ بل ان حصل لہ بالرفق والا فلیمسک فقولہ فنظرت فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی ای طاعتی لرسول اللہ فیما امرنی بہ من ترک القتال قد سبقت بیعتی للقوم فلا سبیل للامتناع منہا وقولہ واذا المیثاق فی عنقی لغیری ای میثاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعہدہ الی بعدم المشاقۃ وقیل المیثاق ما لزمہ من بیعۃ ابی بکر بعد ایقاعہا ای فاذا میثاق القوم قد لزمنی فلم یمکنی المخالفۃ بعدہ۔

ترجمہ۔ اس میں دو احتمال ہیں اول احتمال بعض شارحین کا قول ہے کہ یہ کلام جناب امیر علیہ السلام کے اس کلام کا ٹکڑہ ہے جس میں جناب مولا مرتضی بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان فرماتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب میں نے اپنے معاملہ میں غور کی تو چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو حکم دیا ہوا تھا۔ اور میرے سے عہد لیا ہوا تھا کہ خلافت کے معاملہ میں جھگڑا اور تنازعہ نہ کرنا اس لئے قبل اس کے کہ میں خود بیعت ابوبکر کرتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میرے پر لازم ہوچکی تھی۔ اس لئے میں نے سوائے بیعت کرلینے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بیعت کے واجب الاطاعت ہونیکا عہد ومیثاق جو اہل حل والعقد کی بیعت کے بعد مجھپر بھی لازم ہوچکا تھا۔ لہذا اس کے بعد مجھ سے مخالفت نہ ہوسکی۔ اور میں نے بیعت کرلی۔ ایک دوسرا شارح نہج البلاغۃ۔ بہجۃ الحدائق میں اس طرح لکھتا ہے ھذہ الکلمات مقطوعۃ من کلام یذکر فیہ حالہ علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان معہودا الیہ ان لا ینازع فی الامر بل یطلب بالرفق فان حصل لہ والا امسک وقولہ علیہ السلام طاعتی ای وجوب طاعتی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سبقت بیعتی للقوم فلا سبیل للامتناع من البیعۃ لانہ امرنی بہا (رسول اللہ) واذا المیثاق فی عنقی لغیری ای المیثاق بترک المنازعۃ کان قد اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجز ان اتعدی امرہ۔

ایک تیسرا شارح حسن نائل المرصفی مصری مدرس البیان لکھتا ہے فاطاع الامر فی بیعۃ ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم امتثالا لما امرہ النبی من الرفق وایفاء میثاق۔

ان ہر دو کلام کا ترجمہ بھی قریب قریب اسی ترجمہ کے ہے جو ہم نے علامہ میثم بحرانی کے کلام کا ادا کردیا ہے۔ بوجہ طوالت اس کا ترجمہ ترک کیا گیا ہے۔

اب جناب امیر علیہ السلام (مطابق تشریح شارحین) فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کے ہمراہ جو خلافت کے معاملہ میں جھگڑا اور تنازعہ نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ابوبکر کی بیعت کرلی۔ تو یہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق میں نے ایسا کیا کیونکہ آنحضرت صلعم نے میرے سے عہد لے لیا تھا کہ خبردار خلافت کے معاملہ میں ابوبکر وعمر سے جھگڑا نہ کرنا۔ اگر رضامندی اور رفق سے خلافت ملگئی تو بہا ورنہ ان کی بیعت کرلینا۔ پس حضرت علی مرتضی علیہ السلام کا بیعت ابوبکر کرلینا بامتثال امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھا اور یہی حق ہے تفسیر صافی اور قمی کی اس حدیث کو جو اوپر بحوالہ تفسیر صافی لکھی گئی۔ علی مرتضی علیہ السلام کے اس قول سے ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی خبر پہنچی تھی۔ کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم آپ کے بعد خلیفہ ہونگے۔ آنحضرت نے یہ خبر حضرت حفصہ کو تلادی اس نے اس خبر کو افشا کردیا اور تمام لوگوں کو یہ خبر معلوم ہوگئی حضرت علی مرتضی علیہ السلام کو بھی معلوم ہوگئی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وحی الہی کے التزام میں ایک عہد اور میثاق بھی جناب مولے مرتضی علیہ السلام سے لے لیا کہ خبردار معاملہ خلافت میں ان سے جھگڑا نہ کرنا۔ چنانچہ جب موقع آیا تو بامتثال عہد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جناب مولی مرتضی نے بیعت صدیقی کرلی جیسا کہ وہ اپنے قول میں اس کا اظہار فرماتے ہیں۔ اب غدیر خم کا معاملہ

جس پر جناب سید حامد حسین صاحب لکھنوی نے چھ ضخیم مجلدوں کی کتاب میں خامہ فرسائی کی ہے اس حدیث اور قول مولےٰ مرتضیٰ علیہ السلام سے ہباءً منثوراً ہو جاتی ہے۔ یہ بڑی سریع الفہم بات ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائے علیم وخبیر نے خبر دیدی کہ معاملہ خلافت آپ کے بعد اس طرح پر ظہور پذیر ہوگا۔ تو پھر غدیر خم پر اس کے برخلاف اعلان خلافت مولےٰ مرتضےٰ سبحانک ھذا بہتان عظیم ایسے فعل کا اقدام کسی صحیح الحواس انسان سے بھی ممکن نہیں۔ چہ جائیکہ اس کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاوے۔ ہاں ایک صورت اس کے جواز کی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ قرار دیا جاوے۔ کہ خدا کو بدا واقع ہوا۔ مگر کیا کیا جائے کہ آیت اللہ فی العالمین مولوی دلاور علی صاحب مجتہد لکھنوی فرماتے ہیں۔ اعلم ان البداء لا ینبغی ان یقول بہ احد لانہ یلزم منہ ان یتصف الباری تعالیٰ بالجہل کما لا یخفی الخ (اساس الاصول ص۲۱۹ حاشیہ)

ترجمہ۔ جاننا چاہئے کہ بدا امر قابل ہی نہیں کہ اس کا کوئی قائل ہو کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کا جہل کے ساتھ متصف ہونا لازم آتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

اصل میں یہ بات بالکل سچی اور یہی ہے کہ خلافت صدیق بالکل امر حق تھا۔ اور جناب مولیٰ مرتضیٰ نے بلا اکراہ بطوع خاطر بیعت صدیقی فرمائی تھی اور اس کے لئے وہ خط جو جناب مرتضیٰ نے امیر شام کو لکھا بہت واضح اور صاف دلیل ہے۔ انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما الخ (امرہم شوریٰ بینہم) (ص۸ جلد ۲ نہج البلاغہ)

اسی کی تائید جناب مولےٰ مرتضیٰ علیہ السلام کے دیگر اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ وکنت امرءً من المہاجرین اوردت کما اوردوا واصدرت کما اصدروا وما کان اللہ لیجمعہم علی ضلال ولیضربہم بالعمی (شرح میثم بحرانی)

ترجمہ:۔ میں بھی مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں جس مائدہ فیض و برکت پر وہ وارد ہوئے ہیں میں بھی وارد ہوا۔ اور جس جگہ سے وہ نکلے میں بھی نکلا۔ اور اللہ تعالیٰ اس گروہ کو ہرگز گمراہی پر جمع نہ فرمائیگا۔ اور نہ ان کو اندھے بنے ہیں نابینا کی طرح چھوڑ دیگا۔

ایک اور موقع پر حضرت مرتضیٰ فرماتے ہیں والزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الا من دعا الی ھذا الشعار فاقتلوہ ولو کان تحت عمامتی ھذا (نہج البلاغہ)

"تم اس سواد اعظم کو لازم پکڑو۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس جماعت مہاجرین و انصار پر ہے۔ اس جماعت مطہر کی مفارقت سے حذر کرو اس گروہ مقدس سے جدا ہونے والا شخص واسطے شیطان کے ہے جیسا کہ تنہا بکری بھیڑیے کے لیے۔ خبردار ہو جاؤ اس تفریق کی طرف بلانے والے شخص کو قتل کر دو۔ اگرچہ میرے عمامہ کے نیچے ہی وہ شخص کیوں نہ ہو"۔ پس یہ کلام اور بیعت حضرت صدیق سے انحراف! کلا و حاشا۔ ثم کلا و حاشا۔ (پیغام صلح)

جنگ یورپ اور قرب قیامت

یہ تو مسلمات سے ہے کہ آنیوالی چیز خواہ اس کے آنے میں ہزاروں برس کیوں نہ ہوں قریب کا اطلاق کیا جاتا ہے جیسے قیامت کو اس کی میعاد کہ کب ہوگی کسی کو خبر نہیں سوائے ذات باری کے مگر پھر بھی اشارہ خداوندی ہے وما امر الساعۃ الا کلمح البصر یعنی قیامت کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہے مگر اتنی کہ انسان پلک مارے" اور فرمایا اقتربت الساعۃ یعنے قریب آگئی قیامت پس نتیجہ صاف ہے کہ جو چیز آنے والی ہوتی ہے اسکو قریب کا اطلاق کیا جاتا ہے اور جو گذر گئی خواہ اسکو ایک لمحہ ایک سکنڈ ہی کیوں نہ گذرا ہو تب بھی یا ماضی یا گذشتہ وغیرہ کا تلفظ کیا جاتا ہے اور قرین قیاس اور موافق مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جو چیز گذر گئی وہ ہمیشہ ہر وقت ہر لمحہ دور ہوتی جائیگی اور جو آنیوالی ہے ہمیشہ ہر وقت ہر سکنڈ قریب ہوتی جائیگی جیسے انسان کی موت کہ جتنا وقت گذرتا جاتا ہے اس کی اجل قریب آتی جاتی ہے یا گھنٹہ کہ جتنے منٹ گذرتے جاتے ہیں وہ دور ہوتے جاتے ہیں اور آنے والا وقت قریب ہوتا جاتا ہے یعنیہ یہی حال قیامت کا ہے۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس وقت اور کس گھڑی اور کس مہینہ کی کس تاریخ میں قیامت ہوگی مگر پیش گوئی نبی معصوم سے اس کا صاف پتہ چلتا ہے کہ اب تو نہایت ہی قریب ہے۔

علامات قیامت میں سے ایک یہ بھی علامت و نشانی ہے کہ ایک عظیم الشان جنگ ہوگی گو قطعاً و یقیناً ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنگ یہی ہے مگر اسباب و لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ یہی ہے اس حدیث کا مضمون ہے کہ گو اگر اپنی تمام عمر چلے اور وہ بھی چلتا چلتا مر جائے تب بھی مقتولوں کی لاشوں کو پورا عبور نہ کر سکیگا۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ جنگ یعنی جس کی ہمارے نبی معصوم نے پیشگوئی کی ہے ہوگی اور ضرور ہوگی۔ آسمان ٹل جائے۔ زمین پھٹ جائے سورج چاند تاروں کی روشنی جاتی رہے۔ مگر یہ آپکی نبی معصوم ہرگز جھوٹ نہیں ہو سکتی سننے میں آتا ہے کہ ہزارہا کے اسکے پرے روزانہ مقتول ہوتے ہیں۔ خدا کی پناہ یہ مانا کہ پہلے بھی بڑی بڑی لڑائیاں جنگیں ہو چکی ہیں جیسے سلطان صلاح الدین اور نپولین کے زمانہ میں کہ وہ جنگیں بھی ایسی نہ تھیں اگر یہ جنگ وہی جنگ ہے جس کی ہمارے نبی

پیش گوئی کی ہے تو ابھی اس کا خاتمہ ہونا محال ہے اور اگر وہ نہیں ہے تب بھی ظاہراً اس کا جلد ہی خاتمہ ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے خدا جانے کب تک رہیگی اللہ پاک جلدی اس کا خاتمہ کرے۔

(راقم عبدالرزاق دہلوی تیلیواڑہ دہلی)

بقیہ جہر آمین

اس مضمون کو درج کرتے ہوئے یہ خیال تھا کہ بعض اطراف میں اتنا قبول ہوگا کہ فرمائش آنیگی کہ اہلحدیث مذہب کے باقی مسائل کی دلائل بھی اسیطرح لکھی جاویں خاکسار اڈیٹر اہلحدیث رسالہ اہلحدیث کا مذہب الگ کر طبع ہوا اس خدمت سے سبکدوش ہوچکا ہو لہٰذا یہ مولوی حکیم عبدالحمید صاحب نامہ نگار مضمون ہذا کے سپرد کیا جاتا ہے کہ حسب خواہش شائقین باقی مسائل (فاتحہ خلف الامام۔ رفع یدین۔ الزاق القدمین وغیرہ) پر بھی ایک ایک کر کے مضمون لکھ ڈالیں مگر کیا مجال کہ کوئی لفظ دلآزار ہو بلکہ بحکم قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا شستہ اور شائستہ دل لبھانے والے طریق سے اثبات مدعا کریں (اڈیٹر)

واضح ہو کہ جن احادیث سے امام کا آمین کہنا معلوم ہوتا ہے وہ حنفیہ پر حجت ہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے کہ امام آمین نہ کہے (نہ آہستہ نہ زور سے) جیسا کہ امام محمد کی کتاب مؤطا کی عبارت ذیل سے واضح ہے۔

فاما ابوحنيفة فقال يؤمن من خلف الامام ولا يؤمن الامام یعنی ابوحنیفہ رح نے فرمایا مقتدی آمین کہے اور امام آمین نہ کہے لہٰذا امام ابوحنیفہ رح کا یہ قول ان احادیث کے مخالف ہوا جن سے امام کا آمین کہنا ثابت ہو رہا ہے ؎

پڑے لینے کے دینے اور الٹی خونبہا کیسا
دیت دینی پڑیگی رنجش بازوئے قاتل کی

(۲۱) سنن ابن ماجہ میں ہے:-

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على السلام والتامين (حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے تم پر اتنا حسد کسی امر کی وجہ سے نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کی وجہ سے کیا۔

(۲۲) کتاب مذکورہ میں ہے:-

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على آمين فاكثروا من قول آمين (حضرت ابن عباس رض سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے تم پر اتنا حسد کسی امر کی وجہ سے نہیں کیا جتنا آمین کی وجہ سے کیا تم بہت آمین کہو)

ان دونوں حدیثوں پر بھی غالباً یہ اعتراض ہوگا کہ ان سے زور سے آمین کا کہنا کہاں نکلتا ہے مگر اگر عقل سے کام لیا جائے تو اس سے اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ آمین زور سے کہنا ان احادیث کا مفہوم ہے کیونکہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زور سے آمین کہی اور اسکو یہودیوں نے سنا تب ہی تو یہودی حسد کے مارے جل بھن کے کباب ہوگئے اور اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آہستہ سے آمین کہتے تو یہودی کیسے سنتے اور کس طرح حسد کرتے۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو لوگ آمین سے چڑتے یا جلتے ہیں وہ بھی بمنزلہ یہودیوں کے ہیں کیونکہ انکا فعل بھی یہودیوں جیسا ہے پس ہمارے پیارے حنفی بھائیوں کو آمین بالجہر سے ہرگز ہرگز ناک بھوں نہ چڑھانا چاہیئے بلکہ اسکو سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھکر اس پر جان و مال فدا کرنا اور خود عمل کر کے سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے ؎

آؤ سینہ سے لپٹ جاؤ یہ جھگڑا کیا ہے
ہم خطاوار ہیں تو ایک خطا اور سہی

(۲۳) سنن ابوداؤد میں ہے:-

عن بلال رض انه قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبقني بآمين (حضرت بلال رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے آمین کہنے میں پیچھے نہ چھوڑیئے) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بلال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمین سنتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زور سے آمین کہتے تھے۔

مذکورہ بالا ۲۳۔ احادیث سے ناظرین کرام کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ زور سے آمین کہنا چاہیئے مگر ساتھ ہی اس کے انکے پاس اس خیال کرنے کی وجوہ بھی ہونگے کہ ضرور کوئی ایسی احادیث بھی ہوں گی جن سے آمین کا آہستہ کہنا معلوم ہوتا ہوگا ورنہ حنفیہ کیوں اخفا کی طرف گئے ہیں لہٰذا بہتر معلوم ہوا کہ حنفیہ کے دلائل بالتفصیل بیان کر کے انپر کافی روشنی ڈالدیں۔ اور اخیر میں اس مضمون کا خلاصہ کر کے ہدیۂ ناظرین کر دیں۔ (باقی باقی)

دو ضروری سوالات

(از قاضی محمود (وہیرم یال))

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث سلام علیکم

۱۸ ستمبر کے اہلحدیث میں بابو غلام حسین صاحب کا ایک ضروری سوال اور اسکا جواب میری نظر سے گذرا۔ بابو صاحب موصوف نے قرآن مجید کی متعدد آیتیں پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ہمیں حنفی شافعی حنبلی۔ اہلحدیث وغیرہ کہلانے کی بجائے صرف مسلمان کہلانا چاہیئے۔ اس پر میرے دو سوالات ہیں امید کہ بابو صاحب موصوف یا آپ خود میرے ان دونوں سوالونکا جواب بذریعہ اہلحدیث دیکر مجھے ممنون فرمائینگے۔

جمعیت اصلیہ بہت جلد طلبار کے داخلے کے متعلق قواعد مرتب کرنے والی ہے کہ یونیورسٹی کی عطا کردہ اسناد وہی قدر و قیمت رکھیں گے جو قلمرو ئے عثمانیہ میں دوسرے مدارس یا کالجوں کے اسناد کو تناسب مدارج حاصل ہے۔ تعلیم زبان عربی میں ہوگی یونیورسٹی کی آمدنی میں ماسوائے اس آمدنی کے جو بصیغہ عطیات جائداد وغیرہ ہوگی وزیر اوقاف کا سالانہ عطیہ بمقدار دس لاکھ پیاسٹر (ایک لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ) کے شامل ہوگا۔

جمعیت اصلیہ آنریری ممبران و نیز ان اشخاص کے تقرر کی مجاز ہوگی جن سے کہ یونیورسٹی کے نشوونما میں مدد ملنے کی امید ہو۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے مختصراً اسی ہزار ترکی پونڈ (دس لاکھ اسی ہزار روپیہ) یونیورسٹی کے افتتاحی اخراجات کی کفالت کے لئے مرحمت فرمائے ہیں۔

آخر میں اس درسگاہ کے پان اسلامک اسپرٹ کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا جمعیت اصلیہ قسطنطنیہ کے ممبروں میں ہم کو ہندوستان کے دو مسلمانوں کے نام نظر آتے ہیں۔ ایک تو مسٹر ظفر علی خان اڈیٹر اخبار زمیندار۔ دوسرے ڈاکٹر مختار احمد انصاری جنہوں نے مسلمانان ہندوستان کے اس طبی مشن میں کام کیا تھا جو بزمانہ جنگ بلقان چنانچہ بھی گیا تھا۔ اس کے ماسوا اتیس ممبروں کی ایک کمیٹی اس غرض سے منتخب ہوئی ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں مدینہ یونیورسٹی کے لئے چندہ جمع کرے۔ کمیٹی مذکور عرب۔ مراکش۔ الجزائری افغانی۔ روسی۔ ہندوستانی۔ کردستانی و ترک باشندوں پر مشتمل ہے۔ یہ ممبران مختلف الاقوام حجاج میں سے منتخب کئے گئے ہیں جو رسم افتتاح کے موقع پر موجود تھے تاکہ یہ حضرات واپسی وطن پر اپنے اپنے ملک میں ایسی سب کمیٹیوں کا تقرر کریں گے جو اس اسلامی کام کے لئے چندہ فراہم کریں گی شیخ عبد العزیز شاویش جو سابق میں اخبار اللواء کے چیف اڈیٹر تھے اور جو مصری جماعت احرار کے شیرازہ اتحاد کے منتشر ہو جانے پر (جس کے متحد کرنے میں شیخ موصوف نے بہت کچھ کوشش کی تھی) استنبول چلے آئے تھے۔ مدینہ یونیورسٹی کے بانی ہونے کے مستحق ہیں۔

انجمن اتحاد و ترقی کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد جس کے شیخ موصوف پرجوش مؤید ہیں انہوں نے ینگسٹ جماعت کو اس کا یقین دلایا کہ وسط حجاز میں مسلمانوں اور عربوں کے واسطے ایک عظیم الشان تعلیمی درسگاہ کی بنیاد بالعموم تمام دنیا کے مسلمانوں خصوصاً عربوں کی ہمدردی کو نوجوان ترکوں کے ساتھ وابستہ کرنے میں مدد دیگی۔ مدینہ روانہ ہونے سے قبل شیخ موصوف سے خلیفۃ المسلمین نے خاص طور پر ملاقات فرمائی۔

حمام | مدینہ منورہ میں دو ترکی حمام ہیں ایک سلطان سلیمان قانونی کا جو شہر کے اندر واقع ہے دوسرا متاخر ہیں۔

تکیہ یا رباط | یہاں آٹھ لنگر خانے بھی ہیں ایک حکومت مصر کی طرف سے ہے جس کو تکیہ مصریہ کہتے ہیں لیکن اکثر لنگر خانوں کی آمدنی نہایت قلیل ہے جو مصارف کے لئے کافی نہیں ہوتی۔

اخبار | ۱۹۱۰ء میں یہاں سے ایک اخبار بھی ترکی اور عربی زبان میں شایع ہوتا تھا جس کا نام المدینۃ المنورۃ تھا۔

(الندوہ)

چند سوال

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ جون سنہ حال میں جواب سوال ۱۲۹ کے اس فقرہ پر (مگر چونکہ یہ فیصلہ الکعبہ شریف میں چاہئے تجویز کریگا) قرآن و حدیث کے موافق نہیں) یہ شک ہے کہ اطاعت اولی الامر کی بنص ناطق اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فرض ہے پھر چاہئے خلاف شرع کیسے برتقدیر تسلیم خلاف (معاذ اللہ) تکذیب حدیث پاک لازم آتی ہے لاتجتمع امتی علی الضلالۃ الحدیث[1]

سوال دوم

۲۲ شعبان سنہ حال کے پرچہ میں جواب سوال ۱۰۵ میں جو بدعت کی تعریف فرمائی ہے (کہ وہ کام ہے جس پر شریعت نے ثواب نہ بتلایا ہو اور کرنیوالا ثواب جانتے ہوں) کچھ یہ تعریف لغوی ہے یا شرعی۔ یا اجتہادی ثانی صورتیں کوئی ایسی حدیث پیش فرماتے جس سے بدعت کا وہی معنے ٹپکتا ہوتا جو جناب کا بیان کردہ ہے۔ تیسری صورت میں کسی مجتہد فقیہ کیطرف اس تعریف کو منسوب فرماتے جس سے تسلی ہو جاتی۔ بہر حال جناب کے پیش کردہ معنے پر مثلاً قرآن شریف کا چھاپنا اور زیر متن ترجمہ چڑھانا۔ اور بنا مدارس اور کتب خانے اور مثل ان کے جنکی اشاعت اور ترویج میں اہل اسلام ثواب ملحوظ رکھتے ہیں (معاذ اللہ) ایسی بدعات ٹھہرے جو تحت کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ میں داخل ہیں۔ ولعل فیہ باطنا

(راقم خریدار ۳۵۴۲ از ...ناپور ...)

اہلحدیث ۔ اولو الامر کی اطاعت ان انتظامی امور میں واجب ہے جنکی بابت شرعی قانون میں (بصورت نفی یا بصورت اثبات) کوئی حکم نہ ہو اگر حکم ہے تو وہاں واجب نہیں سیاسی طور پر ماتحت رہکر خاموش رہنا اور بات ہے اسیلئے ارشاد ہے کہ متنازع حکم ہو فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ اگر تم (حاکم و محکوم) کو کسی امر پر اختلاف ہو تو اللہ اور رسول کے حکم کیطرف رجوع کرو۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ چاروں مصلوں کی قبولیت ہمیں واجب نہیں تھی۔

جواب نمبر ۲۔ یہ تعریف شرعی ہے اور حدیث صحیح ماخوذ ہے حدیث میں آیا ہے کل عمل لیس علیہ امرنا او عملنا فھو رد۔ یعنی جس کام کا ہمنے حکم نہیں دیا گیا ہیں وہ مردود ہے اسیکو دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (جو کوئی ہمارے دین میں کوئی ایسا کام نکالے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ رد ہے) قرآن شریف کے اعراب یا ترجمہ یا طبع تو عین منشاء الہی ہے کیونکہ یہ سب ذرائع تبلیغ کے ہیں جس کی بابت ارشاد ہے بلغ ما انزل الیک من ربک (جو کچھ تمہاری طرف اترا ہے اسکی تبلیغ و اشاعت کرو) ان تینوں کاموں کی مثال سواری ریل اور جہاز و بندوق ہے جو ذریعے ہیں قطع مسافت اور جہاد کے گو زمانہ سابق میں نہ تھے مگر اصل مقصد یہی تھا اور اس زمانہ کے مطابق اس کے ذرائع بھی تھے اسیلئے ذرائع کی تبدیلی بدعت نہیں ورنہ ہندوستانی لباس بھی بدعت ہوگا

[1] حدیث لاتجتمع امتی اس جگہ نہیں لگتی کیونکہ ہر زمانہ میں اس تقسیم مصالحت پر علماء مختلف ہوتے رہتے ہیں... اب بھی ہیں

فتاوے

اطلاع - بارہا لکھا گیا کہ فی سوال ایک پیسہ غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے جس سے اتنا فایدہ ہے کہ غربا شائقین کو اخبار ملجاتا ہے اور وہ جب تک پڑھتے ہیں - اوس کے ثواب میں حصہ ملتا ہے - آج تک غریب فنڈ سے سینکڑوں کو فائدہ ہوچکا ہے - اللہ تعالےٰ قبول فرماتے -

س نمبر ۱۶۹ اشرفی سے روپیہ کمتی بڑھتی لینا دینا - اور نوٹ کے بدلے میں کمتی بڑھتی روپیہ لینا - دینا - شرع شریف میں جائز ہے یا نہیں (عبدالکریم محمد دین - کلکتہ)

ج نمبر ۱۶۹ جائز ہے چاندی سونے میں کمی بیشی تو صریح احادیث میں جائز ہے - نوٹ نہ چاندی ہے نہ سونا بلکہ ایک کاغذ پر سرکاری رسید ہے - جو محض سرکاری اعتبار کی وجہ سے قیمت پاتا ہے - ورنہ اصل میں کچھ نہیں

س نمبر ۱۷۰ - زید کی شادی بکر کی بہن سے ہوئی مگر زید کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی ہے - تو زید اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کرسکتا ہے یا نہیں -

ج نمبر ۱۷۰ - کرسکتا ہے - منع نہیں -

س نمبر ۱۷۱ - صغرےٰ کی شادی بکر سے ہوئی - بکر پہلی بیوی سے ایک لڑکا رکھتا ہے - اور صغرےٰ پہلے سے ایک لڑکی رکھتی ہے - تو کیا ان دونوں بچوں میں شادی ہوسکتی ہے - (ایک سائل)

ج نمبر ۱۷۱ - جائز ہے - ان میں رشتہ حرمت نہیں ہے

(داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۷۲ - کمال لنیرو باغت کے فروخت کرنا درست ہے یا نہیں - (مولوی محمد صدیق اللہ خان شہرآباد)

ج نمبر ۱۷۲ - جائز ہے حدیث میں ہے - انما اشتقعتم بجلدھا آیا ہے - اس لئے بیع جائز ہے

س نمبر ۱۷۳ - عورت کے لئے کفن کے کپڑے کتنے ہونے چاہئیں - اور کون کون کپڑا - نام انکا تفصیل سے بیان فرمادیجئے گا - (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۳ - عورت کے کفن میں پانچ کپڑے چاہئے - تین چادریں - ایک قمیض - ایک سربند

س نمبر ۱۷۴ - زبان انگریزی و ہندی وغیرہم اور نیز علوم مختلفہ مثل منطق و فلسفہ و ریاضی و ہندسہ و تاریخ و جغرافیہ سیکھنا شرعاً ممنوع و حرام ہے یا جائز بعض علماء مطلق حرام قرار دیتے ہیں - بلکہ سیکھنے والے کو کافر کہدیتے ہیں - اس کے خلاف بعض علماء جائز بتلاتے ہیں پس اس صورت میں عوام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے - (خریدار ۳۲۹۹)

ج نمبر ۱۷۴ - بہ نیت نیک سب جائز ہے - قرآن مجید میں سب زبانوں کو خدا کی زبان کہا گیا ہے - اختلاف السنتکم والوانکم - جو منع کرتے ہیں - وہ سخت غلطی پر ہیں -

س نمبر ۱۷۵ - ایک شخص بظاہر مسلمان ہے اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے - ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے - لیکن امورات شرکیہ سے پرہیز نہیں کرتا - غیر اللہ سے امداد طلب کرتا ہے - وقت مشکل کے اولیاء اللہ کو پکارتا ہے - اُن کے نام کی منتیں مانتا ہے - اور نذریں و نیازیں قبول کرتا ہے پس ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۷۵ - ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں اگر اتفاقیہ پڑ جاتا ہو - تو اوس کی اقتدا کرنی جائز ہے واركعوا مع الراكعين -

س نمبر ۱۷۶ - اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کے لئے دور دراز کا سفر کرکے جانا ثواب ہے یا گناہ - اور نیز زیارت قبور کا کیا طریقہ ہے؟ عورات کو قبروں کی زیارت کے لئے جانا کیسا ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۷۶ - بموجب حدیث لا تشد الرحال الا الى ثلث مساجد - دور دراز سے زیارت قبور کے لئے جانا خواہ کسی کی قبر ہو - منع ہے - زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے - کہ اپنی بستی کے قبرستان میں جاکر بغرض عبرت دیکھے اپنے لئے اور ان کے لئے دعاء مغفرت کرے - عورتوں کو زیارت قبور سے منع فرمایا ہے - تاکہ بوجہ نرم دلی کے جزع فزع نہ کریں -

س نمبر ۱۷۷ - ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس شرط پر اوس کے میکے کو رخصت کیا - کہ ابعد پندرہ یوم کے میں رخصت کرالے آؤنگا - رخصتی کے وقت لڑکی کے والد نے وعدہ کیا - کہ میں ضرور پندرہ روز کے بعد رخصت کردونگا چنانچہ بعد گذرنے پندرہ یوم کے شخص مذکور اپنی بیوی کی رخصتی کی غرض سے اپنے سسرال کو گیا - اور شب کو مقیم رہا - صبح کو اپنے خسر نیز خوشدامن سے کہا - کہ میری بیوی کو رخصت کردیجئے - اون لوگوں نے رخصتی سے انکار کیا - شخص مذکور نے کہا - کہ میں ضرور رخصت کراہی لے جاؤنگا - تم وعدہ کرچکے ہو - کہ میں پندرہ روز کے بعد ضرور رخصت کردونگا - قصہ مختصر - بات بات بڑھتے بڑھتے دہول دھپڑ کی ٹھہری چونکہ شخص مذکور تنہا تھا - اور سسرالی والے زیادہ - لہذا خسر و ساس وغیرہ داماد کو لپٹ گئے - اور مارنا شروع کیا - مارتے جاتے تھے - اور کہتے جاتے تھے - کہ ہماری لڑکی کو طلاق دیدے میری لڑکی تیرے یہاں نہ جائیگی - داماد مذکور پر جب زیادہ مار پڑنے لگی - تو مجبوری و بیکسی کی حالت میں جان کے خوف سے مونہہ سے لفظ طلاق کا نکال دیا - چونکہ شور و غل کے وقت خسر کے عزیز و اقارب میں رعایا لوگ بھی جمع ہوگئے تھے - خسر نے اون لوگوں کو گواہ بنالیا - کہ تم لوگ گواہ رہنا - کہ اس (داماد) نے میری لڑکی کو تین دفعہ طلاق دیدیا ہے - اور اسی وقت اپنی لڑکی کو اوس سے پردہ کروادیا اور اوسکو اپنے مکان سے نکال دیا - شخص مذکور مار پیٹ کھاکر جب اپنے مکان کو آیا - تو ایک نوٹس رجسٹری شدہ بغرض رخصتی اپنے خسر کے نام بھیجا - کہ ایک ہفتہ کے اندر میری بیوی کو رخصت کردو - ورنہ عدالت مجاز میں چارہ جوئی کی جائیگی - خسر مذکور نے نہ اپنی لڑکی کو رخصت کیا - اور نہ نوٹس کا جواب دیا - لہذا بعد انتظار اس نے عدالت میں رخصتی کا دعوے دائر کردیا - اور وہ کہتا ہے - کہ میرے دل میں طلاق دینے کی نیت نہ تھی - بلکہ مار پیٹ کی حالت میں بخوف جان میرے مونہہ سے لفظ طلاق کا نکل گیا ہے لیکن مجھے یاد نہیں ہے - کہ کے دفعہ نکلا - اگر بیوی میرے مکان میں ہوتی یا میں اوس کے پاس جانے پاتا - تو اوسی وقت رجعت کرلیتا لیکن مشکل تو یہ ہے - کہ میری بیوی مجھ سے جدا کردیگئی ہے اوسکو دیکھنے تک نہیں پاتا ہوں - رجعت کس طرح کروں - کیا واقعی طلاق ہوگئی؟ (خریدار ۲۵۲۵ از سلطانپور)

ج نمبر ۱۷۷ - اگر واقعی مجبوری اور اکراہ کی حالت میں طلاق دی ہے - تو طلاق واقع نہ ہوگی - (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ ملاحظہ ہو)

متفرقات

درخواست والینٹیری جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی خدمات بذریعہ اشاعت اپنی اور رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کا ذکر کرکے مسلمانوں کو رغبت دلائی ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں گورنمنٹ کے دشمنوں سے لڑیں۔ اور لکھا ہے۔ گو میں ۸۰ برس کا بوڑھا ہوں۔ اور میں نے تلوار بندوق کبھی نہیں اٹھائی۔ تاہم گورنمنٹ مجھکو جنگی خدمات کے لئے بطور والینٹر جنگی رضاکار کے بھرتی کرے۔ تو میں حاضر ہوں

(روزانہ پیسہ اخبار ۲۲ ستمبر)

درخواست جنازہ غائب اس ہفتے احباب ذیل کے انتقال کی خبر آئی۔ حافظ محمد دین بٹالوی کا بچا محمد رسول صاحب از مقام چوہیہ ضلع گونڈہ۔ عبدالوہاب صاحب امام مسجد اہلحدیثان مدراس۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

درخواست دعاء شیخ فقیر محمد برادر مولوی ابو ظفر محمد عمر صاحب از مقام گوجیدہ ضلع پالیسر ملک اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں پر اہلحدیثوں نے بوجہ سخت تکلیف کے عدالت منصفی میں استقرار حق مسجد کا دعوےٰ دائر کیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث دعاء کریں۔ کہ ہم غریبوں سے برادران یوسف کے مظالم کا خاتمہ ہو۔ خدا محفوظ رکھے۔

میاں محمد علی از مقام میرٹھ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے مخالفوں نے ہم پر جھوٹا مقدمہ بنایا ہے۔ ناظرین دعاء کریں۔ خدا محفوظ رکھے۔

وہابی کی ممانعت بعض احباب یہ سمجھتے ہیں کہ سرکار نے قانون بنا دیا ہے۔ کہ وہابی کہنا جرم ہے یا کسی ہائیکورٹ میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ دفتر اہلحدیث میں سوال کرتے ہیں۔ کہ ہمکو ایسا قانون یا فیصلہ بتایا جاوے۔ ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس مضمون کا نہ تو کوئی قانون ہے۔ نہ کوئی فیصلہ ہے۔ جماعت اہلحدیث کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے سرکاری کاغذات میں وہابی یا غیر مقلد وغیرہ کہنا منع فرمایا تھا۔ لیکن وہ احکام بھی قانونی نہیں ہے۔ ہاں ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو کلکتہ ہائیکورٹ میں ایسا فیصلہ ہوا تھا جس میں لفظ "وہابی" کے مرکب لفظ پر بحث تھی جسکو مزیل حیثیت قرار دیکر اتفاق ججوں نے ملزموں کو سزا دی تھی۔ اس سے ایسے احباب اس قسم کے مقدمات سوچ سمجھکے ہاتھ ڈالا کریں۔ اور انکا زور صرف اس بات پر ہونا چاہئے کہ "وہابی" ہمارے لئے دل آزار لفظ ہے اس کا ثبوت گزرنے پر ممکن ہے عدالت اسکو دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کی ذیل میں لیکر ملزموں کو سزا دے۔ اس کے سوا اور کوئی صورت میرے علم میں نہیں وان تعفوا اقرب للتقویٰ۔

انجمن خدام کعبہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ انجمن مذکور کے کارکنان مسٹر شوکت علی وغیرہ نے جو اس دفعہ بمبئی میں حاجیان حج کو امداد دی۔ گورنر بمبئی جب مسافر خانوں کے معائنہ کو تشریف لائے۔ تو افسروں نے انجمن کے کارکنوں کو پیش کرکے انکی خدمات کا اعتراف کیا۔

نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نئی نرالی مسلمانوں کے آنکھوں کو نور۔ قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی۔ واعظین کو بہت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ از حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی اوس آیت سے کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے۔ اوس کا ترجمہ و شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات۔ لطائف و اشارات بیان کئے گئے۔ اور اثناء بیان میں اوسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے۔ اور موقع موقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم لائی گئی جس سے بیان کا لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸؍ خصوصاً [illegible] علاوہ محصول

(درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو)

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

تذکرۃ الشعراء

سال میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ سالانہ حجم ۴۰۰ صفحے۔ قیمت سالانہ ۴؍ مع محصول ڈاک فی پرچہ ۱؍ مع محصول ڈاک

لیجئے اردو زبان کے تمام مشہور اور صاحب دیوان اساتذہ کا ایک مبسوط تذکرہ مع ضمیمہ تذکرۃ الشعراء یعنی انتخاب دواوین اساتذہ مطبوعہ و غیر مطبوعہ نکلا ہے پہلا پرچہ مشتمل بر حالات و تنقید کلام تاثیر و رسا شاگردان داغ۔ و ضمیمہ انتخاب دیوان امیر شیشہ ی۔ و تنہا شاگردان مصحفی شائع ہو چکا ہے۔

دیوان حسرت موہانی ۱؍ دیوان غالب مع شرح از حسرت موہانی ۱؍ مکتوبات امیر مینائی مع شرح و موازنہ داغ و امیر ۱؍ حیات تسلیم۔ استاد حسرت موہانی ۸؍ دیوان حسرت۔ استادیات ۱؍ دیوان شرف شاگرد مرزا نسیم ۸؍ دیوان میر حسن ۵؍ دیوان جرأت ۵؍ دیوان مصحفی ۸؍ دیوان میر سوز ۳؍ دیوان قائم چاندپوری ۱؍ انتخاب اردوئے معلی مجلد ۸؍ دیوان شیفتہ ۸؍ دیوان مرزا مائل دہلوی ۲؍

المشتہر

سید فضل الحسن حسرت موہانی دفتر تذکرۃ الشعراء محلہ نگار

فہرست میں اس ہفتہ از منشی جان محمد صاحب [illegible] از مولوی فرید [illegible] از محمد خاں طالب علم دہلی مسجد بلاقی بیگم [illegible] بقایا ۱۵ [illegible] میزان کل [illegible] خریدار جاری [illegible] [illegible] قیمت حسب [illegible] باقی

[illegible] [illegible] ہیں ایک [illegible] جو [illegible] کے [illegible] ہوں [illegible] تقسیم کر دیا جاوے [illegible]

[illegible] اخبار پنجاب پرکاش لاہور [illegible]

[illegible] منیجر اخبار پنجاب پرکاش لاہور

انتخاب الاخبار

محکمہ احتساب کا اعلان - شملہ سے ڈپٹی چیف سنسر نے فوجی خبروں کے متعلق ایک اعلان شایع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یورپ میں متخاصم حکومتوں نے اخبارات کو کوئی تفصیلی حالات بہم نہیں پہنچائے ہیں یہی صورت ان فوجوں کی ترتیب یا ان کی ساخت پر عاید ہوتی ہے جو ہندوستان سے بھیجی گئیں۔ صاحب موصوف نے امید ظاہر کی ہے کہ ہندوستان کے اڈیٹر بھی اس فیصلہ کو اسی وفاداری سے منظور کرینگے جسطرح کہ انگلستان کے اخبارات نے کیا ہے۔ آپ نے اطمینان دلایا ہے کہ گورنمنٹ ہند چاہتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اخبارات کو زیادہ خبریں دی جاویں لیکن جو اخبارات تفصیلی خبروں کے لئے تقاضا کر رہے ہیں انہیں خیال رکھنا چاہیے۔ کہ ایسی خبریں نقصان دہ بلکہ خطرناک ثابت ہونگی۔

۲۲ ستمبر منگل کی شب کو جرمن کروزر امڈن (جس نے گذشتہ ہفتہ چھ انگریزی تجارتی جہازوں کو ڈبویا تھا) نے ۹-۱۰ بجے کے درمیان شہر مدراس پر گولہ باری کر کے مٹی کے تیل کے گودام میں آگ لگا دی۔ اس کی گولہ باری سے ساڑھے تین لاکھ روپے کے علاوہ تین آدمیوں کی جان کا بھی نقصان ہوا۔ اور ۲-۳ آدمی زخمی ہوئے

جرمن جنگی جہاز امڈن نے جن چھ تجارتی جہازوں کو غرق کیا ہے۔ ان کے نقصان کا اندازہ ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۹۴ ہزار روپے کے قریب ہے۔

جرمن جنگی جہاز امڈن کے تعاقب میں تین جنگی جہاز روانہ کئے گئے ہیں

ایک جرمن جنگی جہاز کو نگزبرگ نے انگریزی جہاز [illegible] زنجبار میں لنگر انداز ہوکر تحقیقات [illegible] اور [illegible] بالکل بیکار کر دیا [illegible] کے ۲۵ آدمی ہلاک اور ۸۰ زخمی ہوئے

ایک انگریزی جنگی جہاز کارمینیا نے جرمنی کے تجارتی جہاز کیپ طریفالگر کو جنوبی امریکہ کے ساحل کے قریب [illegible] غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز کمبرلینڈ نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔ اور ایک کو گرفتار کر لیا ہے۔ نیز ایک جرمن کشتی جس پر تشکیر ہتھیار لدی ہوئی تھیں۔ تباہ کر دی ہے

بقول جرمن ایک زیر آب چلنے والی کشتی نے تین انگریزی جنگی جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔ اور خود بحفاظت جرمن ساحل پر پہنچ گئی ہے۔

انگریزی اطلاعیں مظہر ہیں کہ تین انگریزی جنگی جہازوں کو تباہ کرنے والی جرمن آبدوز کشتیوں کی تعداد پانچ تھی جن میں سے دو کو غرق کر دیا گیا ہے۔

غرق شدہ انگریزی جنگی جہازوں کے نام ابوکر۔ ہوگ اور کریسی تھے۔ ان پر ڈیڑھ ہزار بحری سپاہی تھے۔ جن میں سے ۷ سو بچا لئے گئے ہیں۔

آسٹریلیا کی ایک زیر آب چلنے والی کشتی کسی نامعلوم طریقہ پر غرق ہو گئی۔

ایک جاپانی تارپیڈو کشتی کو کیاچو کے قریب ایک جرمن جنگی جہاز نے غرق کر دیا۔

شہر ریمز (واقعہ فرانس) میں جہاں کہ آجکل جانبین کی فوجیں معرکہ آرا ہیں پرانے زمانے کا ایک گرجا تھا جس کی عمارت اور دیگر اشیاء نہایت قیمتی اور نادر تھیں دوران جنگ میں جرمن گولوں سے یہ گرجا تباہ ہو گیا جس پر تمام عیسائی دنیا میں اظہار رنج کیا جا رہا ہے

جرمنوں کا بیان ہے کہ فوجوں کو گرجا کے بچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن فرانسیسی فوجوں نے گرجے کی آڑ میں مورچے بنا کر ہماری فوجوں پر گولہ باری کی جس کے جواب میں گولہ باری سے گرجا کو نقصان پہنچا۔ اس لئے قصوروار فرانسیسی ہیں۔ نہ کہ جرمن۔

برسلز میں جرمن سپاہیوں کی جگہ آسٹریا کی سپاہ متعین کئے گئے ہیں

جرمنی میں سخت سیلاب آیا ہے

میدان جنگ مغربی میں کثرت بارش کے باعث فریقین کی فوجوں کی نقل و حرکت میں قدرے سستی آ گئی ہے۔

الجیریا کے عربی سپاہی اس خبر سے کہ ہندوستانی مسلمان فوجیں بھی ان کے پہلو بہ پہلو لڑنے کو فرانس میں آ رہی ہیں بہت دلچسپی لے رہے ہیں

ایسن (واقعہ فرانس) میں جرمن - فرانسیسی اور انگریزی فوجیں آٹھ روز سے لڑ رہی ہیں۔ لیکن ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

کبھی جرمن فوجیں آگے بڑھ کر کسی مورچہ پر قبضہ کر لیتی ہیں۔ اور کبھی افواج متحدہ

جرمن مراسلات میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ جرمن سپاہ کی پسپائی جنگی مصلحت پر مبنی تھی کئی جرمن جرنیلوں کو واپس بلا کر ان کی جگہ اور افسر بھیجے گئے ہیں

جرمن فوجیں لڑائی میں انگریزی فوجوں پر خاص طور پر حملہ کرتی ہیں

جرمن - تحریک صلح کی خبر کی تکذیب کرتے ہیں

پانیر کا خاص تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں کے میمنہ کو انگریزی فرانسیسی سپاہ نے آ لینے کی کوشش کی۔ لیکن جرمنوں نے اپنی بھاری توپوں کی آتشباری سے انہیں کامیاب ہونے نہیں دیا۔ انگریزی حملوں میں انگریز افسر بکثرت مارے جا رہے ہیں

انگلستان میں ۵ لاکھ نئی فوج بھرتی ہو چکی ہے اور ۵ لاکھ اور بھرتی کی جانے کی تیاری ہو رہی ہے

فوجی صدر مقام لندن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک فیصلہ کن جنگ سے پیشتر چھوٹی چھوٹی لڑائیاں چند دن تک جاری رہینگی۔ جرمنوں کے بھاری توپخانے کی طاقت بہت زیادہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں جرمن وہ سامان استعمال کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے محاصرہ پیرس کے لئے جمع کیا تھا۔

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار پیرس لکھتا ہے۔ کہ فرانسیسیوں کے پاس حملے کے لئے کافی فوجیں ہیں۔ پیرس۔ ہاسلز - دیکو انہیں فوجوں کے لئے مخصوص ہیں

پانیر کا خیال ہے۔ کہ اگر جرمن فوجوں نے انٹورپ پر حملہ کیا۔ تو پھر انٹورپ کے گرد نواح کے میدان کو پانی سے بھر دیا جائے گا۔

چین میں انگریز جاپانی فوج کے ساتھ [illegible] فوجوں سے لڑ رہے ہیں۔

نش (سرویا) کا تار مظہر ہے کہ سرویا نے ڈرینہ پر ڈیڑھ لاکھ آسٹریا کی سپاہ کو شکست دی

ایک آسٹریا کا تباہ کن جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں۔

مولوی محمد حسین صاحب رنگیلے پور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھ پر ایک عیسائی میمے ذات مسلمان ہوا ہے۔ اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ ناظرین استقامت کی دعا فرماویں

اسلامی طہارت وعبادت کی فلاسفی

(ضخامت ۵۰۰ صفحات)

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کیلئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادت۔ نماز روزمرّہ (سفر وحضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ حکم صیام۔ فریضہ حج۔ زکواۃ صدقۃ الفطر۔ قربانی عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست وطہارت اور رہایات اسلامیہ متعلقہ رسوم رسوم شادی وغمی کو بالتفصیل ایسی خوبی وخوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے کہ بائد وشائد بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں بوجہ بے خبری مذہب کے متعلق جو شبہات وخیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی۔

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈ بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف **مولینا ابوالمسیح احمد** ماشاءاللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونیکے ساتھ زبان انگریزی میں بھی درجہ **فضیلت** رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پہ سوہاگہ کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible] **رعایتی قیمت** غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible]

اخبار کا حوالہ دیکر **منیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ** پنجاب سے طلب کرو۔

نہایت مفید و قابلقدر کتابیں

علم طب کا نچوڑ۔ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں ۶

علاج النسوان۔ عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت اسباب علامات اور علاج درج ہیں۔ ایک امریکن مصنف کی تحقیقات ۶

مجربات سیوطی قدوۃ الانام امام الہمام حضرت جلال الدین عبد الرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سوا لاکھ مرد و عورت۔ لڑکے لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے جوان کے اندرونی بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنے کی ترکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج بتایا ہے بانہم قیمت عہ

کلید اسرار یعنی علم کیمیا۔ لیمیا۔ ہیمیا۔ ریمیا۔ سیمیا۔ کے متعلق شاندار کتاب جس میں فاضل مصنف نے مختلف عجائبات مثلاً نظر بندی۔ انسان کا حیوانات کی صورت اختیار کرنا۔ لوگوں میں موجود رہکر انکی نظروں سے پوشیدہ رہنا۔ خشک درخت میں پھل لانا۔ ہوا میں دشمن کو لشکر گھوڑے کے دکھائی دینا۔ پانی پر چلنا۔ مینہ برسانا۔ بجلی چمکانا۔ جلتی آگ میں جانا۔ بچھو سانپ بوقت ضرورت پیدا کر لینا۔ ہر قسم کے جنوں۔ پیر پیادوں۔ اور کواکب ستاروں کی عملیات وا ورادکے ذریعہ تابع کرنا لا قیمت عہ

بادشاہ بننا چاہتے ہو۔ یا ولی حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ہیں۔ اس بے نظیر کتاب میں علامہ موصوف نے وہ کل وسائل نہایت بسط سے ارقام فرماتے ہیں جن کے ذریعہ ایک نادان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے ادنیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جاتا ہے۔ فاضل مصنف نے بادشاہ سے لیکر فوجیوں جرنیلوں۔ عاملوں صناعوں۔ زراعوں۔ غرض دنیا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری کی حقیقت پر قلم فرسائی کرتے ہوئے نفس اور روح و اشیاء کے عجیب و غریب خواص علم طلسم۔ علم نجوم کی حقیقت۔ روح کی ماہیت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے ذات مطلقین تقویت نفس مطلقہ۔ دوح سعادت حشر احوال باطنی کی درستی۔ مدارج نبوت۔ دسعادت۔ عبادات زہد۔ توکل۔ حب و عشق۔ اسرار الٰہی وغیرہ کا مفصل بیان کیا ہے عہ

زبدۃ المرام (ترجمہ اردو) **عمدۃ الاحکام** یعنی صحیح بخاری و مسلم کی ان احادیث کا مجموعہ جن پر کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔ دونوں صحیحین کی احادیث متفق علیہ در احکام طہارت نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ بیع۔ شرکت۔ نکاح۔ طلاق۔ رضاع۔ قصاص۔ حدود۔ قسموں نذروں۔ قربانی۔ لباس۔ جہاد وغیرہ کا اردو ترجمہ قیمت عہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ ڈاب کٹڑیاں **امرتسر**

مومیائی ۸/

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب حاجی محمد عثمان صاحب مرچنٹ بنارسی اپنے خط مرقومہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کی مومیائی مجھے اور میرے احباب کو بہت مفید ثابت ہوئی۔ از راہ کرم چار چھٹانک چار ڈبیہ مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں ۵ اگست ۱۹۱۴ء

جناب مولوی محمد صدیق صاحب وکیل ضلع نظام آباد دکن تحریر فرماتے ہیں کہ ازیں قبل ایک چھٹانک مومیائی منگوائی گئی جسکا استعمال جاری ہے۔ بفضل الٰہی فائدہ ہوا ہے۔ براہ مہربانی اور ایک آدھ پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی ذیل پر بھیجکر ممنون فرما دیں ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

(محصول ڈاک غیرہ علاوہ)

قیمت فی چھٹانک ۸/ دو چھٹانک ۱۵/ پاؤ بھر ۱۲/ مع محصول وغیرہ

ملنے کا پتہ پرو پرائیٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

دی اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھاپکر ... مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
روساء و جاگیرداران سے ۸ روپے
عام خریداران سے ۴ روپے
ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۲ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث

پس حدیث مصطفیٰ بجاں ...
امرتسر

جلد ۱۱ نمبر ۵۰

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ مبارک

جنگ یورپ اور مسلمانان

یورپ میں جنگ ہے اور ضرور ہے اس سے پہلے یورپ میں امن امان تھا ایک دوسرے کے محافظ اور مددگار تھے۔ اس جنگ کے اسباب کیا پیش آئے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا اور یہ کب ختم ہوگی اسکو ہم پولیٹیشن (مدبران ملک) کے سپرد کرکے اہلحدیث کی حیثیت میں کچھ لکھنا چاہتے ہیں کہ اس جنگ نے موجودہ دنیا میں کیا اثر پیدا کیا۔ قابل غور ہے۔

انگلستان کی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ فرانس اور انگلینڈ میں قدیم سے قومی دشمنی چلی آئی ہے بیشمار لڑائیاں ہوئیں اور آئندہ بھی شاید ہونگی۔ جب سے انگریزوں نے ہندوستان لیا ہے روس کی نگاہ اسپر لگ رہی ہے پیٹر اعظم (موجودہ شاہ روس کا جد امجد) ہندوستان کیلئے خاص وصیت کر گیا ہوا ہے اسی انتظام کے لئے انگریزی حکومت کی طرف سے افغانستان کو مضبوط کیا گیا اور کیا جاتا ہے روس کی طرف سے بھی ہر ہر قدم پر ہندوستان ملحوظ خاطر ہے اگر وہ اس طرف سے کسی وقت نظر اُٹھاتا ہوا بھی نظر آتا ہے تو اس شعر کا مصداق ہوتا ہے ؎

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تا نگویند حسوداں کہ تو منظور منی

باوجود اس رقابت اور قومی عداوت کے آج ہم ان تینوں قوموں کو ایک کام میں شریک اور متفق پاتے ہیں یعنی بمقابلہ جرمنی ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہے آج وہی فرانس ہے جو ہمیشہ انگلستان سے برسر جنگ رہتا تھا اسی فرانس میں انگریزی فوج داخل ہو کر سینہ سپر ہے وہ گولے اور گولیاں جو فرانس کے سینہ میں لگنے والی تھیں ان کو انگلستان اپنے سینہ پر لے رہا ہے۔ آج انگلستان اور ہندوستان جن گھبراہٹوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں یہ سب فرانس کی بدولت ہیں ورنہ جرمنی نے براہ راست انگلستان سے اعلان جنگ نہ کیا تھا ادھر روس بھی شریک حال ہے تینوں ایسے ہیں گویا کنفس واحدۃ۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ مشترک دشمن کا اثر سب پر برابر ہوتا تھا۔

دوسری مثال ہمارے سامنے خود انگریزوں کے اندر کی ہے جن میں خانہ جنگی اس حد تک پہونچ چکی تھی کہ بس ایک اشارے کی دیر تھی ایک طرف گورنمنٹ تھی دوسری طرف آئرلینڈ تیسری طرف السٹر آئرلینڈ اس وقت انگریزوں کے ماتحت ایک جزیرہ ہے جو انگلستان کے ساتھ ہی متصل ہے اون کی عرصہ سے خواہش ہے کہ ہم کو حکومت خود مختاری دیجائے

گلزار احمدی یعنی مدائح النبوۃ شریف کا پنجابی نظم میں ترجمہ دلچسپ و دلپسند طرز میں تین جلدیں۔ داعشاقان شریعت نبیان اور عاشقان سرور رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے نایاب تحفہ۔ ہر سہ جلد کی قیمت فی جلد للعہ رعایتی ہے ملنے کا پتہ: میاں حاجی غلام نبی حلیہ ساز علی بازار امرتسر۔

انگلستان اس کو حکومت خود مختاری دینے والا تھا کہ اوسیکے ایک حصہ ملک نے جس کا نام السٹر ہے مخالف آواز اوٹھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُدھر آئرلینڈ میں فوجیں بھرتی ہونے لگیں اِدھر السٹر بھی اپنی طیاریوں میں مستعد ہوا یہانتک کہ تمام سامان سے لیس ہو گیا ایک دوسرے کو دھمکانے لگ گئے ہا تا پائی دھول دھپا شروع ہو گیا تھا انگلستان کی طرف سے آئرلینڈ کی آزادی کا اعلان ہوتے ہی تینوں فوجیں جنگ شروع ہو جانے کو تھی کہ اتنے میں بقول کسی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ جرمنی سے جنگ شروع ہو گئی۔ بس پھر تو کیا تھا وہی دو مخالف طاقتیں السٹر اور آئرلینڈ والوں نے سب سے پہلے اپنے جھگڑوں کو ترک کر کے انگلستان ان کے ماتحت ہو کر کام کرنا شروع کر دیا۔ اب کوئی جا کر انگلستان میں سنے تو کسی کونہ سے اس جھگڑے کی آواز بھی سنائی نہ دیگی ایسے باہمی ملے گویا یہ شعر انہی کے حق میں کہا ہے

جذبۂ عشق بحدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

واہ کیا کہتے ہیں زندہ قوموں کی ہستی کا یہی ثبوت ہے۔

ان دو مثالوں کے بیان کرنے سے ہماری کیا غرض ہے؟ وہ ہم کھلے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ مسلمان باہمی لڑتے ہیں۔ لڑیں۔ شیعہ سنی لڑتے ہیں۔ لڑتے دو۔ بدعتی وہابی لڑتے ہیں لڑیں۔ اہلحدیث باہمی لڑتے ہیں لڑیں اور خوب لڑیں مگر دوستو! میرے **مسلمان بھائیو!** ان قوموں کی طرح تمہارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے یا نہیں جہانتک میرا خیال ہے ایک دشمن نہیں بہت سے ہیں۔ الہ کی الوہیت کے منکر تمہارے مذہبی دشمن ہیں الہ کی توحید کے منکر تمہارے دشمن ہیں الہ کے رسول کے منکر تمہارے دشمن ہیں۔

اے اہلحدیث کے اعیان اور ممبرو! تمہارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے یا نہیں سنئے ان مذکورہ بالا دشمنوں کے علاوہ قبر پرست تمہارے مشترک دشمن ہیں تعزیہ پرست تمہارے مشترک دشمن ہیں سنت کے مخالف تمہارے مخالف ہیں پھر وہ کب زمانہ آئیگا کہ ہم موجودہ جنگ سے یہ سبق حاصل کرینگے کہ مشترک دشمن کے سامنے ایک ہو جانا چاہیئے۔

مجھے خطرہ ہے کہ ہمارے کسی دوست کو یہ وہم گذریگا کہ ہم لوگ تو مذہب کے حکم سے لڑتے ہیں اور یہ لوگ جنکی مثالیں دیگئی ہیں دنیا دار ہیں ان کی لڑائی بھی دنیاوی تھی لہذا ان کی مصالحت کو ہم مثال نہیں بنا سکتے اسلئے کافروں کی ریس کرنے سے منع آیا ہے۔

شاباش مرحبا جزاک اللہ ہم بھی آپکی لڑائی کو مذہبی جانتے ہیں پس سنئے مذہبی حکم ہی آپکو سناتے ہیں اب دیکھئے آپکو اس سے کیا سرتابی ہوگی۔ مگر اس حکم کے اظہار سے پہلے ہم اظہار کئے دیتے ہیں کہ وہ حکم کوئی معمولی نہیں ہوگا بلکہ وہ محک امتحان ہوگا اس بات کا کہ کون اپنے دعوے میں (کہ ہم دین کے ماتحت دینی جنگ کرتے ہیں) سچا ہے اور کون جھوٹا بس سنئے۔

جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ مسلمانوں کو مشترک کاموں اور مشترک دشمنوں کے سامنے ملکر رہنے کی ان لفظوں میں ہدایت فرماتے ہیں۔

هُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ

یعنے مسلمان غیروں کے سامنے ایک ہاتھ ہیں

اس حدیث میں بصیغہ امر حکم نہیں دیا بلکہ بطور جملہ اسمیہ کے خبر دی ہے اس میں جو مزید تاکید ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو غیروں کے سامنے ایسا یکجہت یکدل یکخیال اور یکساں ہونا چاہیئے جیسا کام کرنے میں ایک ہاتھ ہوتا ہے کہ اسکا کوئی حصہ متقدم یا متاخر نہیں ہو سکتا۔

بتلایئے اس حدیث نے یورپ کی جنگ سے زیادہ ہم کو سبق دیا یا نہیں۔ آہ اسلام تو ہم کو سب کچھ سکھاتا تھا مگر ہم نے سب کچھ چھوڑ دیا ہمارے قومی شاعر نے کس دلسوزی سے یہ شعر کہا ہے ؎

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

اہلحدیث کے ناظرین شہادت دیسکتے ہیں کہ اسکی ابتدا سے یہی روش اور یہی تعلیم رہی ہے کہ اول تو اپنے اختلافات کو بھی اختلاف ہی تک رکھو مخالفت اور شقاق کی صورت نہ بناؤ۔ دوم یہ اختلافات برنگ اختلاف ہوں یا بدقسمتی سے بشکل مخالفت اور شقاق بہرحال جب کوئی مشترک دشمن یا مشترک قومی کام سامنے آوے وہ سابقہ اختلاف سب چھوڑکر بحکم نبوی

هُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ

اتفاق بلکہ اتحاد کا جلوہ دکھاویں۔ اور ایسے ہو جاویں کہ دشمن کو کہیں پھوٹ معلوم نہ ہو بلکہ وہ سمجھے کہ

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ

میرے مسلمان بھائیو! خصوصاً اہلحدیث دوستو! اگر میرے اس بیان میں جہاں کہیں کسی استدلال یا طرز تحریر میں غلطی کی ہو آپ لوگ مجاز ہیں کہ مجھے اس سے اطلاع دیں۔ میں سچ کہتا ہوں اس وقت میں اپنے اس دردِ دل کو ظاہر نہیں کر سکتا جو مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً اس بے سمجھی سے مجھے دکھ ہوتا ہے جو بات بات پر ایسے جھگڑتے ہیں گویا ان کی زبان پر یہ شعر جاری ہوتا ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

میں اس دردِ دل کو پورا ظاہر کروں تو کن لفظوں میں کروں نہ میرے پاس الفاظ ہیں نہ ان کے لکھنے کا قلم نہ روشنائی۔ وہ درد کسی معمولی قلم اور معمولی روشنائی سے نہیں لکھا جا سکتا۔ بلکہ اس کا لکھنا اگر ممکن ہے تو اس قلم اور روشنائی سے جو عاشق خستہ کا حال لکھا کرتا ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے ؎

شرح شوقت مے نوشتم دیدہ خوں بارگشت
چار سر خیمہاش بگذاری کہ من خواہم نوشت

بھائیو! بدگمانیاں چھوڑ دو!

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ

سوال۔ جی چاہتا ہے مضمون ہذا ختم کرتے کرتے اہل علم کی خدمت میں ایک سوال بھی عرض کرتا جاؤں جو اس حدیث سے تعلق رکھتا ہے امید ہے حضرات حدیث دان اس سوال پر توجہ فرما دینگے۔

ظن قلب کا فعل ہے اور حدیث زبان کا اکذب ترکیب میں گو مضاف ہے مگر در اصل حدیث کی صفت ہے کیا وجہ ہے کہ ظن محکوم علیہ کے لئے اکذب الحدیث کو محکوم بہ بنایا اس سوال کو ملحوظ رکھکر حدیث موصوف کی تشریح فرما دیں۔ مولوی ابراہیم ہو یا ابوالقاسم منیرالدین ہو یا قمرالدین دیکھیں کون کون صاحب اس طرف توجہ کرکے اس سلسلہ مضمون کو تکمیل تک پہونچاتے ہیں۔

میں قائل ہوں کہ سلسلہ ہذا کی طوالت کے لحاظ سے میں نے کچھ نہیں لکھا۔ اس لئے قصور علم کا اعتراف کرکے اہل علم کے سپرد کرتا ہوں ؎

سبز رکھیو سر ہر خار کو اے دشت جنوں
شاید آنکلے کوئی آبلہ پا میرے بعد

آریہ سماج کا اندرون

قاعدہ کی بات ہے۔ جس طرح پرانے اشخاص میں ضعف غالب آجاتا ہے۔ اسی طرح پرانی قوموں میں بھی ہوتا ہے۔ ہندو قوم جو بہت پرانی ہے۔ اوس کے جذبات میں ضعف کا آنا لازمی تھا۔ آریہ سماج سے ہندؤں میں طاقت اور نئے جذبات کے پیدا ہونے کا گمان بلکہ یقین تھا جس سے ہندوستان کی ترقی متصور تھی۔ لیکن آریہ سماج کی اندرونی حالت جو آریہ اخباروں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے یہ خوشی مبدل بافسوس ہوجاتی ہے۔ آج ہم ایک مضمون اخبار مسافر آگرہ سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین اسے غور سے پڑھیں

آریہ سماج کے سر پر مایوسی کے بادل

جس وقت آریہ سماج کو قائم ہوئے ابھی ہزار پانچسو سال بھی نہیں ہوئے ہیں بلکہ اس کی عمر صرف ۴۰ و ۵۰ سال ہی ہوسکتی [illegible] ہے اور [illegible] منزل مقصود کی طرف حقیقت میں ابھی ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا ہے۔ لیکن اس کے ایک سچے خادم کو یہ دیکھکر اشتیفت دکھ پراپت (کمال اندوہ تکلیف) ہوتا ہے کہ اس اوائل عمر ہی میں اس بدنصیب کے سر پر مایوسی کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ یہ حالت کسی ایک خاص مقام یا سماج تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ سارے ملک میں ہی آریہ سماجوں کی یہ حالت ہے آپ کسی بڑے سے بڑے سماج سے لیکر ایک ایسے سماج تک کی اندرونی حالت کا مطالعہ کیجئے جس کے بمشکل تمام دس ہی ممبر ہوں اور آپکو معلوم ہوگا۔ کہ ہر جگہ ایک سی ہی حالت ہے۔ آپس کے نفاق نے ممبروں و ادھکاریوں کے مابین ذاتی دشمنی کی صورت اختیار کی ہوئی ہے محبت۔ پریم۔ ہمدردی۔ بھراتری بھاؤ کا نام و نشان نہیں۔ سماج کے کسی ادھکاری یا ممبر سے سماج کی اندرونی حالت کے متعلق بات چیت کیجئے۔ اور وہ فوراً دوسرے کی شکایات کے دفتر کھول دیگا۔ اور اپنی کمزوریوں کی طرف سے آنکھیں بند کرکے دوسروں کی کمزوریوں کو خوردبین کے ذریعہ سے سوگنا بڑھا کر دکھلائے گا۔ بہت سمجنوں کے اندر باہمی منافرت کا مکروہ جذبہ یہاں تک ترقی پکڑے ہوئے ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کی صورت تک دیکھنے کے روادار نہیں۔ ایسی صورت میں یہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ کہ اگر ایک نے کسی اچھے پبلک کام کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ تو دوسرا بجائے اسے امداد دینے کے ہر ممکن کوشش اس بات کے لئے کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا اٹھایا ہوا کام پورا نہ ہو۔ اس وقت اس کی باہمی نفرت کی سپرٹ سے سوچنے کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ ایسا کرنے سے ایک مفید پبلک تحریک کو دھکا لگے گا۔ بلکہ اس کا عین مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کام میں ناکامیابی ہونے سے میرے دشمن کو کسی طرح نیچا دیکھنا پڑے۔ پھر یہی باہمی نفرت بڑھتے بڑھتے سماج میں پارٹی بازی یا دھڑا بندی کرا دیتی ہے۔ اور ہم ذاتی مشاہدہ کی بنا پر جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماجوں کی آپس کی اس دن [illegible] ہوئی کشمکش و نفرت کی بدولت ایک [illegible] نہیں بلکہ سینکڑوں قابل آدمی آریہ سماج سے اپنے تعلقات ہمیشہ کے لئے قطع کرچکے ہیں اور سینکڑوں اسوقت ایسے موجود ہیں جو آریہ سماج کی باہمی کشاکش سے اتنے بیزار ہوتے ہیں۔ کہ انکا آریہ سماج میں آنا جانا ہونا بند ہے۔ کیونکہ وہ صرف برائے نام ہی آریہ سماج کے سبھاسد ہیں [illegible] سالانہ چندہ میں کچھ دیدینے کے یا سالانہ جلسوں میں ایک آدھ مرتبہ سماج میں حاضری دیدینے کے وہ اور کوئی سروکار آریہ سماج سے نہیں رکھتے۔ نتیجہ اس باہمی نفاق کا یہ ہورہا ہے۔ کہ عام طور پر آریہ سماجوں کے اوپر ہر وقت اداسی یا مایوسی کے بادل منڈلاتے رہتے ہیں۔ سال بھر میں اتنے نئے سماج قائم بھی نہیں ہوتے۔ جتنے پرانے سماج مرتیو کی پراپت (موت کو پہنچنا) ہوجاتے ہیں۔ اور بعض سماج ایسے ہیں۔ جنپر بارہ مہینے قفل ہی لگا رہتا ہے بعض سماجوں میں ہفتہ وار جلسے تک نہیں ہوتے۔ اور ان میں اور بھی کسی طرح کا کام ہو رہا ہے۔ اکثر سماجوں میں ہفتہ وار جلسے برائے نام ہی ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کے سماج [illegible] ہوتے چلے جا رہے ہیں اور عام ممبروں کا [illegible] ہے۔ کہ رشی دیانند نے تو آریہ سماج اس لئے قائم کیا تھا۔ کہ ہر مقام کے آریہ اپنی شکتی کو یعنی طاقت کو ایک مرکز پر قائم کرکے بمقابلہ فرداً فرداً کام کرنے کے زیادہ اور اچھا کام کرینگے لیکن ہم نے آریہ سماجوں کو ایک دوسرے کی طاقت زائل کرنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے لئے دنگل بنا لیا ہے۔ ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ اگر رشی دیانند کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میرے پیچھے نام دھاری آریہ میرے قائم کردہ آریہ سماج کو اس طرح استعمال کریں گے۔ تو یقیناً وہ آریہ سماج کی بنیاد اپنے پوتر ہاتھوں سے کبھی بھی نہ رکھتے۔ مگر باہمی جنگ و جدل کی یہ خوفناک سپرٹ صرف سبھاسدوں [illegible] تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ پبلک مذہبی سبھاسدوں اور ادھکاریوں (یعنی [illegible] ممبروں و عاملوں) [illegible] جن کے ہاتھ میں [illegible] ان کی رہنمائی کی باگ ڈور ہے [illegible] کام نہ کر سکتے تھے۔ [illegible] اپنا کام کرتے رہتے۔ لیکن [illegible] کامیاب نہیں سمجھتا [illegible]

[illegible]

ایک ضروری سوال

مکرمی مخدومی جناب مولانا صاحب دام فیوضکم
بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپکا اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ رشوال آیا۔ جواب مطالعہ کیا۔ اور فتاوے کو بھی غور سے پڑھا مندرجہ ذیل فتوے کی بابت بندہ ذرا تشریح کا حاجت مند ہے۔ امید ہے کہ ازراہ عنایت آپ اس پر توجہ فرماکر جواب باصواب سے سرفراز فرماوینگے۔ یا اخبار اہلحدیث میں درج فرمادیں گے۔

س نمبر ۱۴۲ کفار کے میلوں میں بغرض تجارت شریک ہونا کیسا ہے؟

ج نمبر ۱۴۲۔ حدیث شریف میں ہے من کثر سواد قوم فہو منہم (جس کی وجہ سے کسی قوم میں کثرت ہو جاوے وہ اسی قوم میں سے ہے) اسلئے حتی الامکان نہ جانا چاہیئے۔

مولانا صاحب! بندہ کی غرض از روئے بحث نہیں ہے۔ بلکہ از روئے تحقیق حق ہے۔

(۱) ہم کو پہلے اُس اسوہ حسنہ کی طرف نظر ڈالنی چاہیئے کہ اس مکمل بلکہ اکمل نمونے نے ہم کو کیا بتلایا ہے۔ وہ رہبر کامل کفاروں کے ملک میں پیدا ہوئے۔ اور اکثر تجارت ہی کیا کرتے۔ (اور اکثر اوقات کفار کی منڈیوں اور میلوں میں بغرض تجارت شریک ہوتے رہے (یہ میرا قیاس ہے)) اور بعد از چالیس سال بھی ہر جگہ بغرض تبلیغ تشریف لیجاتے تھے۔ تاکہ اُن کو ضلالت کے گڑھوں سے باہر نکالیں۔ اُس شفیع مذنبین سے گذر کر آپکے کامل متبع علماء کا بھی یہی وطیرہ رہا کہ گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اجنبی جیسی کفر گڑھ جگہوں میں آ ڈیرہ لگایا۔ اور توحید کی اشاعت شروع کردی۔ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ لیکن بندہ ایک ہی پر اکتفا کرتا ہے۔

(۲) اگر انسان ولایت (یورپ) جاوے۔ جہانکہ بالکل غیر مسلم آبادی ہے یا افریقہ کے ریگستانوں میں جاوے۔ جہاں نہ کفار ہے نہ یہودی نہ نصاریٰ اور انکے میلوں میں شامل ہونا پڑتا ہے۔ تجارت یا تبلیغ کی غرض سے۔ تو از روئے فتوے ان میں شامل ہونے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ بالکل ناگزیر ہے۔

(۳) میرے خیال میں تجارت سے روکنا تبلیغ سے روکنا ہے۔ کیونکہ آجکل اکثر خبریں افریقہ سے آئی ہیں کہ مسلمان تاجروں کے ذریعہ تمام افریقہ میں اسلام پھیل رہا ہے۔ حالانکہ اصل کفار وہی لوگ ہیں جو خداوند کریم کی ہستی کو ہی نہیں جانتے۔ لہذا مسلمانوں کو ضرور اون کے میلوں میں شامل ہونا چاہیئے۔ تاکہ اون سے کوئی توحید کا سبق سیکھ جاوے۔ اور ہر ایک تاجر کی غرض اول تبلیغ اور دوسری تجارت ہونی چاہیئے اگر ایسی ہوں۔ تو پھر بیڑا ہی پار ہے۔

(۴) حاجی کو اجازت ہے کہ تجارت بھی کرلیوے کیونکہ دونوں عبادت میں داخل ہیں۔ اس پر قیاس کرکے کفار کے میلوں میں شامل ہونا بغرض تجارت بھی اچھا ہے۔ تاکہ وہ دوبھر اول تبلیغ بھی کرسکے۔

(۵) مسلمانوں کا ایسے میلوں میں شامل ہونے کا مقصد صرف اپنے مال کا فروخت کرنا ہے کہ اونکے غیر شرع کاموں میں شریک ہونیکا ہے۔ ہاں اگر کوئی اُنکے غیر کاموں میں شریک ہوتا ہے۔ تو وہ تجارت کی غرض سے نہیں گیا۔ بلکہ شہوات نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ ایسے فاسق کو منع کرو یا نہ کرو وہ تو باز آنیکا نہیں۔

لہذا بندہ کے خیال میں از روئے شرع شریف تجارت منع نہیں کرنا چاہیئے۔

مولانا صاحب! کیا آپ امرتسر کی بیساکھی میں چھچھ ہزارہ و پشاور کے سوداگروں کو شامل ہونے کا فتوے دینگے یا نہیں۔ جو کہ ہر سال ایک بڑی مقدار چوپاؤں کی خرید کر لیجاتے ہیں اور معقول نفع اٹھاتے ہیں۔ امید ہے کہ خلاف شان الفاظ سے اعراض فرماوینگے۔

احقر العباد غلام حسین سنگ محکمہ نہر

اہلحدیث: کفار کے میلوں میں بہ حیثیت (تبلیغ و اشاعت) سے شامل ہونے کی ممانعت نہیں، بلکہ اس نیت سے منع نہیں بلکہ ثواب ہے حدیث میں ہے انما الاعمال بالنیات (اہلحدیث) کا بدلہ نیتوں پر ہے) افریقہ میں جائیں یا کافرستان میں جہاں جائیں اس نیت سے جائیں کہ اسلام کی تبلیغ کرینگے تو وہ جانا بھی جائز اور آنا بھی ثواب امرتسر کی منڈی بیساکھی کسی شرک و کفر کے استھان پر نہیں ہوتی نہ وہاں کوئی ٹھاکر دوارہ ہے نہ دھرمسالہ ہاں قریب ہی ایک مسجد ضرور ہے جہاں پر اہلحدیث کانفرنس کے واعظ وعظ کہا کرتے ہیں کفار کے میلے سے مراد وہ میلہ ہے جو محض کسی بت یا قبر کی پوجا کی تقریب میں کیا جائے اُس میں محض تجارت کے لئے جانا بھی اچھا نہیں ہاں بہ نیت تبلیغ جانا جائز بلکہ اچھا ہے

نوٹ۔ تبلیغ کے معنے یہی نہیں کہ کھڑا ہوکر بطور وعظ کے تقریر کرے یہ تو ہر ایک کا کام نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ مشرکوں کو سمجھایا جاوے چاہے مجلس میں بطور وعظ کے سمجھاوے یا اکیلے دکیلے کو ڈیرے پر بطور گفتگو کے۔ غرض بہ نیت رکھے تو نفع تک جاوے حضرات انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام اور سلف صالحین اسی نیت سے جاتے تھے جنکا اثر افریقہ اور چین میں نظر آرہا ہے پس انکا اور میرا اختلاف نہ رہا۔
جزاک اللہ۔

اصلاح پرچہ اہلحدیث

قادیانی مشن پر جواب

مضمون لکھتے ہیں اور ہر دو پارٹی کی بابت جو ثالث بنکر از خود فیصلہ دیتے ہیں یہ اچھا نہیں۔ کسی پارٹی کی تائید پر مرزا صاحب کی تحریر سے ثبوت دینا اور تائید کرنا گویا اُس پارٹی کے ان بیٹھوں کو مرزائی مذہب پر مضبوط کر دینا ہے اور اونکی تائید پر اپنی ذات پر طرح طرح کی بدگمانی نکالنا ایک عجیب سا لینا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھی در پردہ مرزائی ہیں یا قطعی نبی مرزا صاحب کو ماننے والی پارٹی ہو یا ظلی نبی ہمارے نزدیک دونوں پارٹیاں خلاف شرع اور منکر ختم النبوت ہیں۔ ہمیں لازم ہے کہ دونوں کا تردید کردیویں۔

نمبر ۲۔ مرزائی امام کے پیچھے آپ کیسے اقامت

اور اقتدا کو جائز کہتے ہیں کل برو فاجر کی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ مشرک فی النبوت کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیا کرو۔ فسق و فجور فی الاسلام با ایمان مراد ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ ہرگز نہیں ہے اور جمہور تو فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کے بھی قائل نہیں جو سب الصحابہ کو بھی بموجب حدیث شرک فی النبوت سمجھکر اقتدا کو شیعہ کی ناجائز کہتے ہیں۔ حدیث کل بر سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام اور ایمان میں شامل ہو کر فسق و فجور کریں۔ یہ نہیں جو سرے ہی سے خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونیکا قائل ہی نہیں اور ماسوا آنحضرت کے دوسرے شخص کو ظلی اور قطعی نبی ہونے کا اقرار کرے جو مشرک فی الرسالت ہے وہ ایمان والا کیسے ہو سکتا ہے پھر اس کی اقتدا کرنی کیسے جائز ہوگا ہرگز اس کی تائید نہ کیجیے۔

حے ۳ فتاوے کے جواب درج کرنے پر آپ یہ نہ لکھا کیجیے کہ میرے نزدیک ایسے اور دیسے ہے محض آیات و حدیث یا جمہور محدثین نے موافق لکھ کر جواب سے سبکدوش ہو جایا کیجیے۔ زیادہ اپنے عندیہ کا اظہار نہ فرمایا کریں۔ جواب فتوے محض قرآن و حدیث سے ہووے یا محض فقہ حنفیہ سے اس کو آگے نہ بڑھایا کیجیے کیونکہ اخبار کے خریدار آپکے یہ دو ہی گروہ ہیں کتاب و سنت کے موافق فتوے ہونے پر اس میں کسیکو بھی حجت اور آپکے اخبار کی نسبت کچھ شکایت نہ ہوگی۔

ع ۴ آرین پارٹی ہو یا قادیانی دونوں کی تردید اول قرآن و حدیث سے کی جاوے۔ بعدہ اونکے کتب و اقوال سلف سے ہونا چاہیے تائید و تاکید پر انکے کبھی خیال نہ فرمایا کریں۔ اس پر عام ناظرین کے بگڑ جانے کا خیال ہے اور آپکی ذات پر تو خدا جانے کیسے کیسے گمان و خیال لوگ کرتے ہونگے اس کو ہمیشہ مدنظر رکھا کیجیے۔ یہ چند باتیں ہیں جو روانہ خدمت کی جاتی ہیں امید ہے کہ درج اخبار مع الجواب فرما کر ناظرین کو اخبار کی طرف سے استقلال و استحکامات و تسلی و تشفی سے اطمینان

بخشنے کا پورا پورا ثبوت دیکر مطلئن فرمائیے گا۔

خاکسار محمد شفیع الحسن سکندرآباد

اڈیٹر۔ (ملا) سب سے مکمل ہدایت نامہ ہمارے پاس قرآن مجید ہے جس میں ارشاد ہے۔

اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

"جب تم بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو"

مرزائی مذہب کی دونوں پارٹیوں کی تردید اون امور میں کرنی چاہیے جو قرآن و حدیث کے برخلاف ہیں چنانچہ کی جاتی ہے۔ مگر یہ تو نہیں کہ جن باتوں میں اون میں سے ایک حق پر ہو اون کی بھی تردید کی جائے ایسا کرنا تو آیت مرقومہ بالا کے صریح خلاف اور مولوی حالی کے شعر کی مصداق ہے ؎

جو نکلے جہاز اونکا بچکر بھنور سے
تو تم ڈالدو ناؤ اندر بھنور کے

ایسی کوئی مثال آپ نہ دے سکینگے کہ اہلحدیث نے اونکی ایسے امر میں تائید کی ہو جس کی تردید کرنی چاہیے تھی ہاں نبوت مرزا کے مسئلہ میں جو اہلحدیث کہتا ہے کہ قادیانی پارٹی حق پر ہے معاف کیجیے آپ اس کی تہ کو نہیں پہونچے اسکا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے واقعی دعوے نبوت کیا تھا چنانچہ اونکے اقوال موجود ہیں یہ مطلب نہیں کہ نبوت کا دعوے کرنا جائز ہے۔ کوئی وقت آئے کہ آریوں میں نیوگ کے متعلق اختلاف ہو کہ سوامی دیانند نے اسکو جائز لکھا ہے یا نہیں۔ تو غالبًا آپ یہی فیصلہ کرینگے کہ سوامی دیانند نے ضرور لکھا ہے تو کیا اس کے یہ معنے سمجھے جائیں گے کہ آپ بھی نیوگ کے قائل ہیں؟ (ہرگز نہیں)

(ج ۳) اس نمبر کی بابت بہت طویل بحث ہو چکی ہے اسکے متعلق میرا وہی اصول ہے جو حضرت عثمان سے امام بخاری نے نقل کیا ہے:-

الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس
اذا احسن الناس فاحسن معہم
واذا اساؤا فاجتنب اساءتہم۔
(صحیح بخاری باب امامۃ المفتون والمبتدع)

یعنے نماز سب سے اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو ملجاؤ جب برا کریں تو اونکی برائی سے الگ ہو جاؤ"۔

حافظ ابن حزم نے ملل والنحل میں اس مسئلہ کو مفصل اور مدلل لکھا ہے آیت اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ کو بھی اس کی دلیل میں لائے ہیں ملاحظہ ہو ملل والنحل ابن حزم جلد ۴ صفحہ ۱۶۷

آیت وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ بھی اسیطرف اشارہ کرتی ہے۔ مزید تحقیق اس مسئلہ کی مذاکرات علمیہ سابقہ میں ملیگی۔

(نمبر ۳) جو مفتی اپنا عندیہ اور اپنی تحقیق نہ رکھتا ہو اوسکو اصطلاح فقہا میں مفتی نہیں کہتے بلکہ وہ جاہل یا ناقل ہے ملاحظہ ہو درمختار جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ عالم خصوصًا مفتی کا فرض ہے کہ علی وجہ البصیرت رائے رکھتا ہو نہ ہے علمو کی طرح جو کہتا ہو کچھ ادھر گئے ہیں اور کچھ ادھر گئے ہیں جانے والے تو گئے آپ کدھر جاتے ہیں جنکو اس بات کی خبر نہیں وہ عالم نہیں قرآن پاک اسیطرف اشارہ کرتا ہے غور سے سنئے

اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ (پ ۱۳ ع ۶)

"میں اور میرے تابعدار بصیرت پر اسکی طرف بلاتے ہیں"

یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ علماء کو علے وجہ البصیرت رائے رکھنی چاہیئے محض پہلے لوگوں کی رائے پر بنا نہ کرنی چاہیے۔ قرآن و حدیث اور فقہا کی اصطلاح میں ایسا شخص نہ عالم ہے نہ مفتی۔

اخبار کے خریداروں کا علم کچھ نہیں ہو سکتا اسکا علم اہل دفتر کو ہے جنکے سامنے رجسٹر کا آئینہ ہے علاوہ اسکے ناظرین کی خاطر سے اپنی تحقیق کا ظاہر نہ کرنا مخفی شرک ہے جس کا میں مرتکب نہیں ہو سکتا عصمنی اللہ۔

(نمبر ۴) اہلحدیث کے ناظرین سے ہم کو اتنی بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ کسی کی تردید اور تائید میں فرق نہ کر سکینگے۔ بلکہ جو لوگ اہلحدیث کے نئے سے نئے خریدار بھی ہیں وہ بھی اس کی روش سے

خوب واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ اہلحدیث کی گردن سوائے خدا ورسول کے کسی کے آگے نہیں جھکتی کیونکہ وہ کلمہ شریف میں انہی دو کی تصدیق کرتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ - محمد رسول اللہ

آپکو اہلحدیث کے ناظرین میں سے کوئی شخص ملے جو ان تحریرات سے دھوکہ کھائے ہو تو مہربانی کر کے اسکا نام لکھ لیجئے گا ہم تحقیق کرینگے۔ غرض اہلحدیث کیا ہے؟ سے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈھو گے چراغ رخ زیبا لیکر

قادیانی مشن

یَأْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ

اس آیت شریف کے معنی مرزا صاحب کے فرزند ارجمند خلیفہ قادیان میاں محمود نے کئے تھے کہ اس احمد سے مراد میرے والد مرزا غلام احمد صاحب ہیں اس پہ لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں خفگی کا اظہار کرنے کو ایک مضمون نکلا ہے جو درج ذیل ہے :-

"مرزا محمود احمد صاحب کے درس قرآن مجید کے وہ نوٹ جو اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء میں درج ہوئے ہیں۔ اُن میں سورہ صف کی آیت وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ کی یہ تفسیر بیان کی گئی ہے کہ حضرت عیسےٰ کی یہ بشارت خاتم النبیین محمد رسول اللہ کے حق میں نہیں۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب غلام احمد مرحوم مغفور کے حق میں ہے۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحب کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی کبھی انہوں نے یہ بشارت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنے حق میں سمجھی اور نہ بیان کی۔ میاں محمود احمد صاحب نے بلا کسی دلیل اور بغیر کسی ثبوت کے اسمہ احمد کی اس بشارت سے جو انجیل میں حضرت عیسےٰ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر اور نبی ہونے کی نسبت صاف صاف مذکور ہے اور جس سے آجتک یعنی ۱۳۳۲ سال گذر لینے پر کسی عالم کسی بزرگ کسی مسلمان نے انکار نہیں کیا۔ بالکل انکار کیا ہے۔ اور ایک فرضی اور خیالی بات کو جو دل میں آئی۔ علم الٰہی سے منسوب کیا ہے اور بعد منسوب کرنے کے اس کو ایک سچی حقیقت قرار دیا ہے۔ جو سراسر واقعات اور عقل کے برخلاف ہے۔ اور یہ میاں محمود احمد صاحب کی قرآن دانی کا اعلےٰ ثبوت ہے میاں صاحب نے یہ صریحًا لغو اور بیہودہ تفسیر کر کے احمدی سلسلہ کی قرآن دانی کو بدنام کیا ہے۔ یہ نکمی تفسیر مفصلہ ذیل باتوں کا اظہار کرتی ہے (۱) کلام اللہ کا بے محل کسی اور پر نازل ہونا۔ (۲) حضرت عیسےٰ کی بشارت کا غلط ثابت ہونا (۳) محمد رسول اللہ صلعم کی ذات پاک پر ناکامیاب حملہ کرنا۔ (۴) ۱۳۳۲ سال کے مسلمہ جزو ایمان کا انکار کر کے اپنے مرحوم باپ پر اس آیت کو تھوپنا ہے (۶) اپنے استاد مولانا نور الدین مرحوم جو عاشق قرآن تھا اس کی شاگردی کا حق ادا کیا ہے۔ چونکہ یہ تفسیر سراسر واقعات اور عقل کے برخلاف ہے۔ اور دوسرے اس سے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کی ہتک ہوتی ہے۔ لہٰذا میں اس مضمون کے ذریعہ سے تمام احمدیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ میاں محمود احمد صاحب کی اس تفسیر پر نفرت کا اظہار کریں۔ اور میاں صاحب کو تنبیہ کریں کہ وہ اس ناپاک خیال سے باز آجاویں۔ جس سے ایمان میں فرق آنا ممکن اور لازم ہے۔ کیا بہتر ہو کہ میاں صاحب خود بخود سچے دل سے اپنی اس بنائی ہوئی تفسیر پہ نادم ہو کر حقیقی آدم و خلیفۃ اللہ کی طرح بارگاہ الٰہی میں توبہ کر لیویں۔ اللہ جو تواب الرحیم ہے میاں صاحب کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ان کی توبہ قبول فرماوے آمین بالآخر ہر ایک مسلمان جو احمد اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ میرے ان الفاظ کی تائید کرے

وما علینا الا البلاغ المبین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار حسن علی سب اسسٹنٹ سرجن جیل اینڈ پولیس۔ گوجرانوالہ) (ضمیمہ پیغام ۲۳ ستمبر)

اہلحدیث - واقعی اس ترجمہ اور مطلب پر جس قدر اظہار افسوس بلکہ اظہار نفرت کیا جائے بجا ہے اسلئے کہ اس آیت کا سیاق و سباق سارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے مگر اسکا کیا علاج ہو کہ اعلیحضرت مرزا صاحب خود بھی شیفتے کر گئے ہیں اسلئے میاں محمود نے اگر یہ ترجمہ کیا ہے تو بحکم آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم کیا ہے اپنے پاس سے نہیں کیا۔ ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کیا ہوا ترجمہ نقل کر کے لاہوری پارٹی سے توقع رکھیں کہ وہ اس پر بھی ایسی ناراضگی اور اظہار نفرت کرینگے جیسی کہ میاں محمود پر کی ہے۔ غور سے سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنے جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد ہیں جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳)

اہلحدیث - ناظرین اس حوالہ کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کیسے صاف صاف الفاظ میں مطلب ملتا ہے کہ آنحضرت جامع صفات ہیں اور پیشگوئی

توحید و تثلیث اور راہ نجات۔ اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے قیمت ۲ر

صرف احمد کے حق میں ہے اسلئے مرزا احمد قادیانی اس پیشگوئی کے حقدار ہیں۔ لاہوری پارٹی کی انصاف پسندی سے ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ وہ بہت جلد ان معنے سے اظہار نفرت کرکے اپنی حق پسندی کا ثبوت دینگے انشاء اللہ۔

بقیہ

جہر آمین

گذشتہ نمبر میں یہ مضمون یہاں تک پہنچا تھا کہ حنفیہ جن دلائل کی وجہ سے جہر آمین سے انکار کرتے ہیں وہ کیا ہیں ناظرین کرام غور سے سنیں۔

حنفیہ کے دلائل حسب ذیل ہیں:-

(۱) ایک ضعیف حدیث۔

(۲) اثر حضرت علی رضہ

(۳) اثر حضرت عمر رضہ

(۴) قول ابراہیم نخعی مستخرج امام ابوحنیفہ رحمہ

(۵) آیت کریمہ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیہ

دلائل بالا پر یکانی روشنی ڈالتے ہیں۔

(۱) حنفیہ کے پاس صرف ایک ضعیف حدیث ہے جو (انکے نزدیک) آہستہ آمین کہنے کی مؤید ہے جس کو ترمذی اور دارقطنی نے مختلف طرق سے صرف ایک ہی راوی یعنی شعبہ سے روایت کیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس ضعیف حدیث کے ساتھ ساتھ اس حدیث صحیح کو بھی نقل کردیں جس کو امام ترمذی نے سفیان سے نقل کیا ہے اور جس کا مقابلہ ہم شعبہ کی روایت سے کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو اس کے سمجھنے میں سہولت ہو اور کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے۔

سفیان کی روایت (جسکو ہم اختصار کے ساتھ نمبر ہم میں نقل کر آئے ہیں) حسب ذیل ہے۔

حدثنا بندار نا یحیی بن سعید و عبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته وفي الباب عن علي وابي هريرة قال ابو عيسى حديث وائل بن حجر حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يرفع الرجل صوته بالتامين ولا يخفيها وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق (وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے اور زور سے آمین کہتے ہوئے سنا (کہا امام ترمذی نے) کہ اسی باب میں حضرت علی اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے (یعنی اونہوں نے بھی زور سے آمین کہنے کی روایات کی ہیں) امام ترمذی نے کہا وائل بن حجر کی بیان کردہ حدیث (جو امام ترمذی کو بتوسط سفیان پہنچی ہے) حسن ہے اور یہی قول (یعنی آمین زور سے کہنی چاہیئے) اکثر صحابہ اہل علم اور تابعین اور تبع تابعین کا ہے جو کہتے ہیں کہ آدمی کو زور سے آمین کہنی چاہیئے اور اسکو خفیہ نہ کرے اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

شعبہ کی روایت (جو بالکل ضعیف ہے اور جو حنفیہ کی دلیل ہے) حسب ذیل ہے جس کو امام ترمذی نے سفیان کی روایت کے سلسلہ میں روایت کیا ہے۔ (ناظرین اسکو اوپر کی عبارت سے ملاکر پڑھیں)۔

وروى شعبة هذا الحديث عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين وخفض بها صوته قال ابو عيسى سمعت محمداً يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابي العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بها صوته وانما هو ومد بها صوته قال ابو عيسى وسألت ابا زرعة عن هذا الحديث فقال حديث سفيان في هذا اصح (اور روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اونہوں نے حجر ابی العنبس سے اُنہوں نے علقمہ بن وائل سے اور علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے اور وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اور آمین پست آواز سے فرمائی کہا امام ترمذی نے میں نے امام بخاری سے سنا کہ فرماتے تھے اس باب میں سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے (کیونکہ) شعبہ نے اس حدیث کے بیان کرنے میں کئی غلطیاں کی ہیں (پہلی غلطی یہ کہ) کہا حجر عنبس کا باپ ہے حالانکہ حجر تو عنبس کا بیٹا ہے (جیسا کہ سفیان کی روایت میں ہے) اور اسکی کنیت ابوالسکن ہے (دوسری غلطی شعبہ کی یہ ہے کہ) اُنہی علقمہ بن وائل کو زیادہ کیا حالانکہ اس میں عن علقمة بن وائل نہیں ہے بلکہ اس میں حجر بن عنبس عن وائل بن حجر ہے تیسری غلطی جو شعبہ سے سرزد ہوئی یہ ہے کہ) اس نے کہا خفض بها صوته یعنی "آمین پست آواز سے کہی" حالانکہ (صحیح یہ ہے کہ "آپ نے زور سے آمین کہی") (تمام ہوا بیان مدرج سلطان المحدثین امام بخاری کا) امام ترمذی نے کہا میں نے اس حدیث کے بارہ میں امام ابوزرعہ سے پوچھا تو اُنہوں نے (بھی امام بخاری کی طرح) فرمایا کہ سفیان کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

پس جب امام بخاری اور امام ابوزرعہ شعبہ کی روایت میں اس قدر سقم بیان فرمائیں اور سفیان کی روایت کو سب سے زیادہ صحیح بتلائیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ زور سے آمین کہنا چاہیئے اور آہستہ آمین کہنے والی حدیث بالکل ضعیف اور مجروح ہے اور ہرگز اس لائق نہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہوتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ امام بخاری اور امام ابوزرعہ جیسا

سلہ میں احمدیت کی خاطر مرزا صاحب نے ہدایۃ المبشر میں بھی اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے۔ کیا سچ ہے سو قادیانی [illegible] (اہلحدیث)

کہہ دینا کہ سفیان کی روایت کو شعبہ کی روایت پر ترجیح تام ہے کافی ہے مگر شاید مخالفین اس کو نہ مانیں اسلئے اور وجوہ بھی ہمکو بتلانے پڑے تاکہ معلوم ہوجائے کہ شعبہ کی روایت پر سفیان کی روایت کو ہر طرح ترجیح ہے۔

(الف) سنن ابی داؤد میں امام ابوداؤد نے فرمایا ہے کہ:-

"ایک شخص نے شعبہ سے کہا کہ سفیان تمہارے مخالف بیان کرتے ہیں کہا میرا دماغ کیوں پریشان کرتا ہے حالانکہ مجھے یحییٰ بن معین سے خبر پہونچی انہوں نے کہا جو کوئی مخالف ہوا سفیان کا تو سفیان کے قول کا اعتبار ہے۔

(ب) کہا ابوداؤد نے مجھے احمد بن حنبل نے بواسطہ وکیع کے شعبہ سے نقل کی کہ شعبہ نے کہا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں یعنی مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

(ج) سنن نسائی مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ صفحہ کے کالم ۱ میں ہے:-

قال الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة بعد ذکر روایة شعبة عن سلمة بن کهیل بلفظ اسناد هذه الروایة صحیح۔

(امام زیلعی نے تخریج احادیث الہدایۃ میں شعبہ کی روایت سلمہ بن کہیل سے (اسطرح) بیان کرنیکے بعد کہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے) زور سے آمین کہی یہ کہا کہ یہ روایت سفیان کی روایت کے موافق ہے اور بیہقی نے (اپنی کتاب) معرفہ میں کہا اس روایت کی اسناد صحیح ہے)۔

(د) کتاب مذکورہ کے صفحہ مذکور میں ہے:-

اما ما ایدہ بروایة الدارقطنی فهی تلک الروایة التی جعلها الایمة خطأ من شعبة قال الدارقطنی بعد اخراجها کذا قال شعبة واخفی بها صوته ویقال انه وهم فیه لان سفیان الثوری ومحمد بن سلمة بن کهیل وغیرهما رووه عن سلمة فقالوا ورفع صوته بآمین وهو الصواب (لیکن

قال البیہقی فی المعرفۃ [illegible]

جس کی تائید دارقطنی کی روایت سے ہوتی ہے وہ وہ روایت ہے جس کو ائمہ نے شعبہ کی خطا بتلائی ہے امام دارقطنی نے اس حدیث کے نقل کرنیکے بعد اپنی آواز مخفی کرکے کہا کہ شعبہ نے ایسا کہا اور کہا جاتا ہے کہ شعبہ نے (ایسا بیان کرنے میں) وہم کیا ہے کیونکہ سفیان اور محمد بن سلمہ وغیرہ نے سلمہ سے روایت کیا ہے جس میں ہے کہ اپنی آواز کو (آمین کہنے میں) بلند کیا اور یہی ٹھیک ہے

(ھ) فتح القدیر میں ہے:-

قد روی شعبة فی الحدیث رافعا صوته

(شعبہ نے (ایک) حدیث میں رفع صوت کا لفظ بیان کیا ہے)

(و) ایسے شخص کی روایت جو کبھی کچھ بیان کرتا ہو اور کبھی کچھ یعنی جس کا حافظہ ٹھیک نہ ہو اور جس کے وہم اور غلطیوں کے متعلق حدیث کے حفاظ متفق ہوں اوس کی یہی روایت صحیح مانی جائے گی جو مشہور اور صحیح روایتوں کے موافق ہو اور اونکے خلاف متروک ہوگی۔

(ز) اگر بفرض محال ہم مان بھی لیں کہ جو کچھ شعبہ نے بیان کیا ہے وہ درست ہے تب بھی ہمارا مطلب اور مدعا حاصل ہوگا یعنی یہ کہ آنحضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے آمین کہی جس کو راوی نے سنا ورنہ راوی ہرگز بیان نہ کرسکتا کہ اپنی پست آواز سے آمین کہی یا یوں کہتا کہ آپ ولا الضالین کہکر خاموش ہوگئے اور دل میں آمین کہی۔ (باقی باقی)

خطبۂ جمعہ اردو میں بیان کرنا

اللهم لك الحمد۔ خطبہ نام ہے وعظ و تذکیر کا چنانچہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم خطبہ میں حاضرین کو قواعد و شرائع اسلام کی تعلیم فرماتے تھے کما یدل علیہ حدیث جابر فی الخطبة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ آیات من القرآن ویذکر الناس رواہ ابوداؤد

لہذا جب کوئی موقع امر و نہی کا آجاتا تھا تو امر و نہی بھی فرماتے تھے جیسا کہ ایک شخص کو حالت خطبہ میں دو رکعت پڑھنے کے لئے حکم دیا اور ایک شخص کو تخطی رقاب الناس (لوگوں کی گردنیں پھاندکر چلنے) سے منع فرمایا اور بیٹھ جانے کے لئے حکم صادر کیا علاوہ ازیں اور واقعات ہیں کہ بمقتضائے حال خطبہ میں امر و نہی فرمایا کرتے تھے کما لا یخفی علی الماهر فی الحدیث۔

پس ثابت ہوا کہ خطیب کیلئے مسنون ہے کہ قرأت قرآن کے بعد حاضرین کو اونہیں کی زبان میں احکام شرعیہ ضروریہ سے آگاہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ پس اگر سننے والے اہل فارس ہیں تو فارسی میں سمجھائے اور اگر انگلستان کے رہنے والے ہیں تو انگریزی میں اور ہندوستانی ہیں تو اردو میں بیان کرے علی ہذا القیاس جونسی زبان جانتے ہوں اوسی زبان میں بیان کرے تاکہ مقصود اصلی خطبہ کا حاصل ہوجائے کیونکہ غیر ملک والے میں جب تک اونہیں کی زبان میں بیان نہ ہوگا وعظ و تذکیر کا اثر حاصل نہیں ہوسکتا۔ پروردگار عالم جل شانہ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ الآیۃ اس آیت کے تحت میں جامع البیان لکھتے ہیں ای لیبین لهم ما امروا به فیفهموه بلا کلفة ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان بعث الی الاحمر والاسود بصرائح الدلائل لکن الاولی ان یکون بلغة من هو فیهم حتی یفهموا ثم ینقلوه ویترجموه انتهی۔

ہاں ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب خطبہ میں ترجمہ جائز ہے تو نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا کیوں جائز نہیں کما زعم بعض الناس۔ جواب اس کا یہ ہے کہ خطبہ کو نماز پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق بچند وجوہ ہے اولاً خطبہ وعظ و تذکیر ہے اور نماز تذکیر نہیں بلکہ ذکر ہے وبین التذکیر والذکر بون بعید وفرق عظیم کما لا یخفی۔ ثانیاً خطبہ میں نہ الفاظ مخصوصہ ہیں نہ اذکار معینہ اور نماز

ہیں دونوں موجود ہے ثالثاً نماز میں قرات قرآن امام اور مقتدی اور منفرد سب کو پڑھنا فرض ہے بقولہ تعالےٰ فاقرؤا ماتیسر من القرآن۔ اور اقرؤ صیغہ امر کا ہے۔ اور امر وجوب کے لئے آتا ہے۔ کما فی الاصول۔ اور امتثال امر اوسی وقت ہوگا جب نظم عربی ہی میں جسطرح منزل ہوا ہے۔ قرأت کریں کیونکہ ترجمہ قرآن کے پڑھنے کو قرأت نہیں کہہ سکتے۔ اور خطبہ میں تذکیر ہوتی ہے پس ضرور ہے خطیب کے لئے کہ قرآن کی قرأت کے بعد اوس کے معانی کو حاضرین کی زبان میں سمجھا دیں۔ اور وعظ و پند کریں۔ ورنہ مقصود خطبہ فوت ہوجاوے گا ھذا ما ظہر لی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حررہ محمد ابو طاہر البہاری عفا عنہ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ

الخ اردو بولنا خطبہ میں جائز ہو تو جو شخص مسجد میں امام کے خطبہ کے وقت آوے۔ اور بغیر ادا کے دو رکعت بیٹھ جاوے۔ تو اوسکو امام موافق حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعت پڑھنے کو کیونکر کہے گا۔ سوچنے کی بات ہے۔

عبدالعزیز رحیم آبادی

تنقید وید

پرمیشور گیان دیتا ہے

اے راجہ وغیرہ منشو! جس طرح آج آپ لوگ اور دیگر ال۔ روشن آگ ہماری رکھشا کریں۔ اور ودوان لوگ ہماری رکھشا کے لئے پرایت ہوں۔ اسی طرح اس منش کو بھی سب قسم کی حفاظت اور دھن پراپت ہو۔ (یجروید ادھیاے ۳۳ منتر ۵۲)

نوٹ۔ اگر منتر ہذا القول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو لابد تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ پرمیشور راجہ وغیرہ سے رکھشا (مہربانی) کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ اور اگر پرمیشور کی جانب سے نہ مانا جاوے تو وید کو کلام الٰہی کہنا غلط

اور سنئے

اے یگیہ کرنے والے ودوان آپ آج ہمارے بالمشافہ ہوتے ہیں ڈرتا ہوا تمہارے منور تھا داتی الفقیر، کو سیدھ کرنے میں کامیاب ہو کر ہمکو ایذا دینے والے چوروں وغیرہ سے بچاؤ۔ اے ودوانوں کا ستکار کرنے والے لوگو تم ہمیں کنوئیں میں گرنے سے بچاؤ۔ (یجروید ادھیاے ۳۳ منتر ۵۱)

نوٹ۔ سماجی دوستو کیا اس منتر کی موجودگی میں وید کو کلام الٰہی تسلیم کرتے ہوئے پرمیشور کو انتریامی (عالم الغیب) اور قادر مطلق کہہ سکتے ہو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ قادر مطلق اور چوروں وغیرہ سے بچاؤ کی درخواست۔ پرمیشور کی ذات و صفات کے متعلق فیصلہ ہے۔

اور سنئے۔

اے انسانو۔ وہ دھن دولت جو دکھوں کو ناش کرنے والی۔ زندگی کے لئے فائدہ مند حشمت کی دینے والی۔ ثروت کے بڑھانیوالی اناج کو دینے والی۔ فتح نصیب کرنے والی ہے جیسا طرح مجھے نصیب ہو۔ اسی طرح تم کو بھی ملے (یجروید ۳۴ ۱۷)

نوٹ۔ منتر مذکورہ بالا اگر پرمیشور کی طرف سے نازل شدہ مانا جاوے۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ پرمیشور الٹا نوں سے دھن دولت کی خواہش ظاہر کررہا ہے جس کیوجہ سے اوس کی زندگی حشمت، ثروت وغیرہ کو ترقی حاصل ہو۔ اور زندگی کے لئے فائدہ مند ہو۔ کیا صد افراد بھی یہ دعوے کریگا۔ کہ ہمارا پرمیشور احتیاج سے پاک ہے۔

ناظرین یہ ہے ویدک تعلیم۔ جسکو ہمارے آرین احباب مسلمانان جیسی موحد قوم کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ آئندہ پھر کبھی (خاکسار محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر)

جہاد وید۔ وید اور دیگر آرین کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلام اور اتفاق

ز اتفاق مگس شہد مے شود پیدا
خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

میرا خیال ہے کہ دنیا میں کوئی قوم بحیثیت مذہبی بلا اعانت مذہب ترقی نہیں کرسکتی۔ گویا ترقی اور تنزل دونوں مذہب کی ترقی و تنزل پر منحصر ہیں کیونکہ مذہب کا بڑا اصول اتفاق پیدا کرنا ہے۔ ہر ایک قسم کی ترقی ہے۔ کوئی کام خواہ بڑا ہو یا چھوٹا بغیر اتفاق کے پورا نہیں ہوسکتا۔ مذہب اسلام کے جسقدر اصول ہیں۔ خصوصاً نماز اور حج مبنی بر اتفاق ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں باہمی اتفاق کی بہت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔

ترجمہ۔ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو نعمت اللہ کی۔ اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے۔ پس الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے تم ساتھ نعمت اس کی کے آپس میں بھائی بھائی۔

ان آیات بینات سے معلوم ہوا۔ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ اور ہر حالت میں ایکدل اور ایک جماعت رہنا لازم ہے۔ اور ایک جماعت رہنے کی یہ تدبیر بتلائی گئی ہے۔ کہ سب متفق ہوکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ اس اور اس تدبیر کی یہ تاثیر بتلائی گئی ہے۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ فرمایا کہ تم میں عداوتیں تھیں۔ ایک کا ایک دشمن تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا ایک پیارا اور بھائی بنگیا۔ اور وہ نعمت اور رسی اللہ کی قرآن شریف فرقان حمید ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنے آج کامل کردیا ہم نے دین تمہارے کو۔ اور پورا کردیا نعمت (قرآن) اپنے کو تم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی

اهلکوا ومن ترکہ کان علی الضلالۃ ۔

ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو کوئی اسپر مضبوط رہا۔ وہ ہدایت پر رہا۔ اور جس نے اسکو چھوڑا۔ وہ گمراہی میں پڑ گیا۔ اب مسلمانوں میں جو جھگڑے اور فساد ہیں۔ باوجودیکہ قرآن و حدیث پر سب کا ایمان و اقرار ہے۔ وجہ اسکی یہی ہے کہ ایمان و اقرار کا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اس کا نفوذ نہیں ہے۔

یہ وہی زمانہ آگیا ہے جس کی نسبت ہمارے مخبر صادق یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ۔ یعنی ایسا زمانہ آجائیگا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جاویگا۔ اور بطور رسم کے لوگ قرآن کو پڑھیں گے عمل نہ ہوگا۔ کاش کہ مسلمان اپنی حالت کو بدلیں اور سچے دل سے اسلام کے پیرو ہو جائیں۔ تو کبھی نااتفاقی اور رنج کے دلی صدمات کا سامنا نہ ہو کیونکہ اسلام آپس کے اتفاق اور سلوک و رحم کی سخت تاکید کرتا ہے چنانچہ فرمایا خداوند تعالیٰ نے ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا ان الله مع الصابرين

ترجمہ۔ اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو اگر آپس میں پھوٹ ہوگی۔ تو تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ یعنی یہ بات صبر کے ساتھ بن سکتی ہے مثلاً کبھی کوئی شخص جہالت کر بیٹھا۔ تو دوسرے نے صبر اور تحمل کر لیا یعنی بگاڑ نہ ہوگا۔ اس لئے بدسلوکی اور ایذا کے بدلے میں اگر سلوک اور مہربانی کی جاوے تو کبھی نااتفاقی نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں ہے ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم یعنی اگر کوئی تجھ سے برا سلوک کرے اور تو اسکے بدلے میں اس سے اچھا سلوک کرے تو وہ دوست اور خیر خواہ ہو جائیگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ یعنی قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی شخص پورا مسلمان نہ ہوگا جب تک اسکے اندر یہ صفت نہ ہو کہ جیسا اپنا بھلا چاہتا ہے۔ ویسا ہی اپنے بھائی مسلمان کا بھلا چاہے۔

(۳) اسلام اپنے پیروان کو کسقدر اتفاق و سلوک و رحم کی پاک تعلیم دیتا ہے لیکن تعجب ہے کہ اسوقت روئے زمین پر جسقدر نااتفاقی مسلمانوں میں ہے۔ وہ کسی قوم میں نہ ہوگی۔ اور یہ نااتفاقی محض اسی وجہ سے ترقی پا رہی ہے کہ انہوں نے اپنی اس پاک تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور ہمارے اہلحدیث بھائی جو خالص قرآن و حدیث کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ بھی اس بیماری سے نہ بچ سکے۔ یعنی انہوں نے ادنےٰ باتوں پر اختلاف کر کے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔

(۴) ایک وہ زمانہ تھا کہ یہی دولت اتفاق کی بدولت ہمارے پاک مذہب اسلام کا سکہ تمام مشرق و مغرب میں بیٹھ گیا۔ اور اسقدر روشنی ہوئی کہ اس نے تمام دنیا کو روشن کر دیا کوئی زمین ایسی نہ تھی۔ کوئی علم و ہنر ایسا نہ تھا جس پر اسلام کی جھلک نہ پڑی ہو۔ لیکن افسوس کہ ہمارے زمانہ میں ایسا آیا کہ وہ روشنی مدھم ہو گئی۔ اور ہمارے ہاتھ سے اتفاق کی دولت جاتی رہی یہی ہماری بدنصیبی کی دلیل ہے کہ اب اگر اسلام ہم سے کھو گیا ہے کہ قومی نشست کا دارومدار اتفاق پر ہے تو ظاہر ہے کہ جو آسان سے آسان کام ایک ذات واحد سے نہیں ہو سکتا۔ بخلاف اس کے اتفاق کے سبب مشکل سے مشکل کام بھی انجام کو پہنچ جاتا ہے [illegible] کیا اچھا ہوتا کہ ہم اپنی عادتیں جو ہم میں پڑ گئی ہیں چھوڑ کر ایک دوسرے سے اتفاق کو قائم رکھتے خدا کرے ہم کو اور ہماری اولاد کو بھی گراں بہا دولت یعنی اتفاق سے قائم رکھنے کی توفیق عطا فرما آمین ثم آمین [illegible]

[illegible]

چند سوالات جواب طلب

علماء مقلدین سے

(۱) خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اولی الامر تھے یا نہ تھے۔ اگر یہ صاحب اولی الامر تھے۔ تو پھر کیا وجہ کہ انکی تقلید نہ کی گئی۔ اور ائمہ اربعہ کی تقلید کی گئی۔ اور اگر یہ صاحب اولی الامر نہ تھے۔ تو بتاؤ کہ اولی الامر کسے کہتے ہیں۔ اور یہ صاحب کس وجہ سے اولی الامر نہ تھے۔ مسنداً ثبوت ہو

(۲) خلفاء اربعہ رض مجتہد مستقل تھے یا نہ تھے۔ اگر تھے۔ تو انکی تقلید کیوں نہ کی گئی۔ لوگ صدیقی رض عمری رض عثمانی رض علوی رض کیوں نہ ہوئے حنفی رح شافعی رح مالکی رح حنبلی رح کیوں ہو گئے۔ اور اگر مجتہد مستقل نہ تھے۔ تو بتاؤ کہ مجتہد مستقل کسے کہتے ہیں اور وہ تعریف ان میں پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اور مجتہد مستقل نہ ہونا انکا کسی کتاب معتبر اپنی سے لکھو۔ اور بتاؤ کہ کسی بڑے مقدم یا موخر حنفی یا شافعی نے انکو مجتہد مستقل نہیں لکھا

(۳) یہ آیت جس میں لفظ اولی الامر ہے جب نازل ہوئی تھی۔ اسوقت بھی اسپر عمل کرنا ضروری تھا۔ یا ائمہ اربعہ کے زمانے کے بعد اسپر عمل کرنا ضروری ہوا۔ اگر اس وقت اسپر عمل کرنا ضروری تھا۔ تو ائمہ اربعہ کے قبل کون اولی الامر تھے جن کی تقلید ضروری کی جاتی تھی۔ اور اب انکی تقلید کیوں کی جاتی ہے۔ اور لوگوں نے کیا وجہ سمجھی کہ انکی یعنی پہلے اولی الامروں کی تقلید کو ترک کر کے پچھلوں کی تقلید کو اختیار کر لیا۔ اور اگر اسوقت اسپر عمل کرنا ضروری نہ تھا۔ تو اسکی وجہ بتاؤ کہ کس دلیل سے اس آیت پر عمل کرنا ضروری نہ تھا۔ اور اب کیوں ضروری اور فرض ہوا

(۴) پہلے اولی الامروں کی تقلید کو ترک کر کے پچھلے اولی الامروں کی تقلید کے اختیار کرنے کا کیا سبب ہے۔ یا انہیں [illegible] اگر جانتے نہیں تو پہلے اولی الامر [illegible] علی رض [illegible] رضوان اللہ علیہم اجمعین جو اولی الامر تھے۔ انکی تقلید کو ترک کر کے پچھلوں کی تقلید [illegible]

کی تقلید کو جو متاخرین کے تھے۔ کیوں کی گئی۔ اور اگر پہلوں کی تقلید کو ترک کرکے پچھلوں کی تقلید کرنی جائز ہے۔ تو امام بخاری رحمہ مسلم رحمہ اور ان کے پچھلوں کی تقلید سے کہ اس زمانے کے اولی الامر تھے کی تقلید کرنی کیوں جائز نہیں۔ مع وجہ و دلیل عمدہ بتاؤ۔

(۵) لفظ اولی الامر سے ائمہ اربعہ ہی کی تقلید کا حصر ہے یا نہیں۔ اگر ائمہ اربعہ ہی کی تقلید کا حصر ہے تو پھر امام محمد رحمہ اور ابو یوسف رحمہ اور امام زفر رحمہ وغیرہ کی تقلید کا کیوں حکم دیا جاتا ہے۔ اور اس حصر کو توڑا جاتا ہے۔ اور اگر ائمہ اربعہ کی تقلید کا حصر نہیں تو پھر اوروں کی تقلید یعنی اس زمانے کے اولی الامروں کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی۔ اور اگر کوئی اور تقلید کر بیٹھے۔ تو اوس کی نسبت کیوں لامذہب بولا جاتا ہے۔

(۶) بعد نزول مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ الرحمۃ کے جن کے آنے پر عام اہل اسلام سلف صالحین سے آج تک کا ایمان ہے کس مذہب پر مذاہب اربعہ سے عمل جاری ہوگا۔ یا ان چار مذہب کے سوائے کوئی جدید مذہب رواج پائے گا۔ اور دونوں حضرات کس مذہب پر عمل کریں گے۔ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل (عبدالعزیز سنہیالوی)

حنفی علما کی طرف سے جواب

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ شوال کے پرچہ نمبر ۴۹ صفحہ ۵ میں ایک سوال بسرخی معنونہ "علماء کرام حنفیہ سے جواب مطلوب ہے" شائع ہوا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے۔ زید و عمرو میں ایک گفتگو ہوتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ سوائے انگوری شراب کے باقی سب شرابوں کا پینا قوت حاصل کرنے کی غرض سے جائز ہے اور عمرو کہتا ہے کہ شراب مطلقاً حرام ہے حدیث میں آیا ہے۔ زید جواب دیتا ہے کہ ہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ انکے نزدیک مطلقاً حرام نہیں۔ ہم امام اعظم کو چھوڑ کر وہابی بننا پسند نہیں کرتے پس علماء کرام حنفیہ اس مسئلہ میں یعنی علی قول الامام مطلقاً کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ عمل کی کیا صورت ہوگی (انتہی باختصارہ)

خاکسار کو یہ سوال دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ اگر سائل کم علم نے سوال میں کسی مصلحت کی بنا پر یا کم فہمی سے غلطیاں کی تھیں اور مذہب حنفی پر بعض اتہام ناحق لگائے تھے تو فاضل ایڈیٹر اہلحدیث ہی سوال کو۔ نوٹ کے طور پر اصلاح فرما دیتے کسی مذہب حق سے ناحق عوام کو بدظن کرنا شایان شان اہل دیانت نہیں۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب جوابا عرض ہے کہ اول تو امام ابوحنیفہ کی طرف بجز انگوری شراب مطلقاً حلت جمیع اشربہ کی نسبت ہی غلط ہے۔ امام صاحب کے نزدیک مشروط بشرط عدم اسکار ہے۔ دوسرے مطلق قوت حاصل کرنے کیلئے شراب اشربہ کی امام صاحب اجازت نہیں دیتے بلکہ قوت مقید بقید عبادت ہے گویا یہ دو تو باتیں اتہام ہیں امام اعظم پر۔

امام اعظم جو بعض اشربہ کی قدر غیر مسکر کو تحصیل قوت علی العبادۃ کے لئے جائز فرماتے ہیں وہ بعض روایات کے الزام مخالفت کے جواب میں ارشاد کرتے ہیں ان ہذا التحریم لیس بتحریم بالحقیقۃ بل لاجل سد الذریعۃ حتی لا یتوسل بقلیلہ الی کثیرہ کالنہی عن القبلۃ للصائم الشاب والنہی عن النظر الی وجہ الاجنبیۃ لانہ یدعوا الی الفساد ولا شک ان القبلۃ جائز اذا کان الصائم قادرا علی نفسہ والنظر الی وجہ الاجنبیۃ حلال للغرض الصحیح کارادۃ النکاح والافعلۃ المحرمۃ ہو الاسکار ولیس فی القلیل اسکار فلا وجہ للحرمۃ۔

یہ جواب تو اس تقدیر پر ہے کہ امام صاحب کو قائل حلت بناکر انکو اور انکے مقلدین کو تنگ کیا جاوے۔ والتحقیق یہ ہے کہ مذہب حنفیہ میں بھی تمام اشربہ مسکرہ قلیل و کثیر حرام ہیں کما ہو المکتوب فی کتب الحنفیہ۔ ہاں اسکی نسبت اتنا ضرور لکھتے ہیں کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے لیکن درحقیقت امام محمد کا قول بھی امام اعظم کا ہی قول ہے چنانچہ ماہر فن اصول پر مخفی نہیں۔ دوسرے خود امام اعظم رحمۃ اللہ سے بھی بعض کتب فقہ میں حرمۃ مطلقہ کی روایۃ منقول ہے۔ تیسرے اگر بالفرض یہ قول امام اعظم کا مخالف حدیث بھی ہو تب بھی حرمت مطلقہ کا معتقد مذہب حنفی سے باہر نہیں کیونکہ یہ عین امام اعظم کی وصیت کی تعمیل ہی کما روی عنہ رحمہ اللہ اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یفتی علی قول الامام مطلقاً۔ کا ایک جواب تو یہ ہے کہ مقید بقید عبادات ہے لا مطلقاً کما قال العلامۃ الشامی۔ دوسرے یہ حکم اوسکے لئے ہے جسکو دلیل قوی اور غیر قوی میں امتیاز کا مادہ نہ ہو ورنہ کتب فقہ میں صاف لکھا ہے کہ جسکو مادہ امتیاز یہ حاصل ہو اور دلیل قوی کو ضعیف سے جدا کر سکتا ہو تو وہ مطلقاً دلیل قوی پر عمل کرے تو گویا مذہب حنفیہ بھی اس شعر کے مفہوم کا خلاصہ ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

ہذا ما عندی فی بادی الرأی ولعل غیری یاتی باحسن من ہذا۔ اس مسئلہ کے متعلق تفصیل آئندہ پر ملتوی کرتا ہوں

خاکسار خیر الدین احمد سہسوانی (حنفی) تعلیمیہ مدرسہ امینیہ دہلی

اڈیٹر:۔ فاضل مجیب نے خاکسار پر عتاب فرمایا ہے کہ سوال کو درست کیوں نہیں کیا جوابا عرض ہے کہ ایک تو خاکسار ایسے سوالات میں دخل دینے سے عموماً الگ رہتا ہے جو کسی خاص شخص یا فرقہ سے ہوں (الا یہ کہ خاص)، دوم یہ کہ سائل نے جو کچھ لکھا ہے وہ کتب فقہ میں صریح الفاظ میں ملتا ہے اور آپ نے جو اوسکی تاویل کی ہے کسی معتبر کتاب کے حوالہ سے نہیں کی بلکہ علی وجہ التسلیم غور کریں تو آپنے سوال کو اور پختہ کیا۔ پہلے آپ کتب فقہ کے الفاظ دیکھئے:۔

نبیذ العسل والتین ونبیذ الحنطۃ والذرۃ والشعیر حلال وان لم یطبخ وہذا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف اذا کان من غیر لہو وطرب (ہدایہ کتاب الاشربہ) یعنی شہد۔ انجیر۔ گیہوں۔ اور جو کی شراب حلال ہے اگرچہ پکائی نہ جائی بشرطیکہ لہو لعب کی نیت سے نہ پی۔ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا مذہب ہے (ہدایہ) اسی مضمون کو قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی نے یوں لکھا ہے:۔

نزد امام ابوحنیفہ سوائے چہار شراب سابقہ از اشربہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام است واگر بقصد قوت خورد جائز باشد (مالابد)

ان نصوص فقہ میں کہیں بھی اوس قید (قوت عبادت) کا پتہ نہیں ملتا جسکے آپ مدعی ہیں۔

دوسرا جواب آپکا یہ ہے کہ امام محمد کا قول گویا امام صاحب کا ہی قول ہے یہ دعویٰ عام طور پر کیا جاتا ہے لیکن کتب سلف میں اسکا ثبوت صحیح روایت سے نہیں ملتا۔ علاوہ اس کے قاضی صاحب موصوف کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے "این قول امام متروک و فتویٰ بر قول محمد است" اس سے اثنینیت کا صاف پتہ چلتا ہے کہ امام صاحب کا قول اور ہے امام محمد کا قول اور۔

تیسرا جواب آپکا یہ ہے کہ گو یہ قول کہ حنفی مقلد حدیث کے مقابلہ اس قول کو چھوڑ کر بھی حنفی رہ سکتا ہے یہ اصطلاح جدید ہے پرانی اصطلاح تو یہ ہے کہ "واما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ" لا غیرہ (مسلم الثبوت) یعنی مقلد کی پشت پناہ صرف اپنے امام کا قول ہے اوسکا اپنا خیال نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقلد بحیثیت مقلد کسی آیت یا حدیث کی پناہ میں بھی اپنے امام کا قول ترک نہیں کر سکتا کیونکہ اگر یہ ایسا کرے تو اسکے ایسا کرنے سے ثابت ہوگا کہ بمقابلہ مجتہد کے اسکو اپنے فہم پر زیادہ بھروسہ ہے۔ ایسا کرنے یا سمجھنے سے یہ مقلد نہیں رہ سکتا

فتاوے

س نمبر ۱۷۸:۔ ہرن کی قربانی جائز ہے یا نہیں۔ (خیرالدین مستری خریدار نمبر ۳۴۶۷)

ج نمبر ۱۷۸:۔ ہرن کی قربانی کا ثبوت حدیثوں میں نہیں ملتا۔ اللہ اعلم۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۱۷۹:۔ قرآن شریف میں اللہ صاحب فرماتے ہیں وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر۔ بڑوں کو تو برے عملوں کے باعث تکلیف پہنچتی ہے چھوٹے بچوں کو کس عمل کے باعث تکلیف ملتی ہے اگر چھوٹے بچے گناہ کریں بھی تو حد بلوغت تک اُن کو مواخذہ نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا سبب ہوتا ہے وہ بھی پاک کتاب نے فیصلہ کر دیا ہے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا (حافظ محمد سعید خریدار نمبر ۳۶۰۳)

ج نمبر ۱۷۹:۔ ما اصاب والی آیت بالغوں کے حق میں ہے کیونکہ گناہ اونہیں سے سرزد ہوتے ہیں۔ نابالغوں کی تکلیف اون کے گناہوں کے بدلہ میں نہیں ہوتی بلکہ کسی بدپرہیزی وغیرہ سے ہوتی ہے جس کی حکمت خدا کو معلوم ہے اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ گناہوں کے عوض نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۸۰:۔ انسان کی روح مرنے کے بعد کہاں جاتی ہے (ایک خریدار اہلحدیث از وزیر آباد)

س نمبر ۱۸۱:۔ تاقیامت مرنے کے بعد انسان کی روح کہاں رہتی ہے (〃)

ج نمبر ۱۸۰-۱۸۱:۔ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جسمانی عالم کے علاوہ ایک عالم ارواح بھی ہے بعد مرنے کے ارواح اوسی میں رہتی ہیں۔

س نمبر ۱۸۲:۔ جو بدن بعد مرنے کے قبر میں نہیں جاتا یا بہہ جاتا ہے اوس کا حساب کب ہوتا ہے 〃

ج نمبر ۱۸۲:۔ اصل مخاطب چونکہ روح ہے اس لئے جہاں ہو مناسب طریقہ سے ہو جاتا ہے

س نمبر ۱۸۳:۔ قبر میں حساب روح سے ہوتا ہے یا بدن سے۔

ج نمبر ۱۸۳:۔ اصل مخاطب تو روح ہوتی ہے مگر جسمانی تعلق کے ساتھ۔

س نمبر ۱۸۴:۔ بعد حساب قبر عذاب ثواب شروع ہوتا ہے یا قیامت پر چھوڑا جاتا ہے۔ 〃

ج نمبر ۱۸۴:۔ بعد موت حساب شروع ہو جاتا ہے من مات فقد قامت قیامتہ (جو مرا اوس کی قیامت شروع ہو گئی) حساب قبر کے بعد عذاب وثواب شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن قیامت کے دن عام حساب ہوگا۔

س نمبر ۱۸۵:۔ انسان کی روح بعد مرنے کے اپنے رشتہ داروں سے کوئی تعلق رکھتی ہے۔ قبر پر یا گھر پر کبھی آتی ہے۔ (〃)

ج نمبر ۱۸۵:۔ اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ تقطعت بہم الاسباب۔

س نمبر ۱۸۶:۔ پس ماندگاں کے افعال روح دیکھتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۸۶:۔ اس کا بھی ثبوت نہیں ملتا۔

س نمبر ۱۸۷:۔ قبر پر فاتحہ پڑھنے سے ثواب زیادہ پہنچتا ہے یا دور سے گھر بیٹھے۔ (〃) (باقی)

ج نمبر ۱۸۷:۔ جہاں سے دعا استغفار کی جائے برابر ہے۔

س نمبر ۱۸۸:۔ ایک آدمی کے چار لڑکے ہیں جن میں سے پہلا لڑکا اپنے باپ کی نافرمانی کر کے دو چار روپیہ کی چیز چوری کر کے بیچ کر جدا ہو گیا۔ اب آٹھ نو برس کے بعد اون کے والد نے چاہا کہ کل جائداد باقی لڑکے کے نام پر بذریعہ رجسٹری وقف کر دیں۔ ایسا کرنا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا نہیں۔ شخص مذکور امام بنانے کے قابل ہے یا نہیں۔ دیگر یہ کہ اونکے مرنے کے بعد پہلا لڑکا شرعاً ترکہ کا حقدار ہے یا نہیں۔ (مولوی محمد نصرۃ اللہ)

ج نمبر ۱۸۸:۔ اولاد پر حصہ رسدی وقف کرنا تو جائز ہے مگر کسی اولاد کو بے نصیب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ حصے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں اور مقرر کر کے فرمایا ہے۔ آباؤکم وابناؤکم لاتدرون ایہم اقرب لکم نفعا فریضۃ من اللہ۔

س نمبر ۱۸۹:۔ خطبہ پڑھنے کے لئے ممبر کہاں رکھنا چاہئے۔ امام کی قیام کی جگہ پر دہنی یا بائیں طرف (〃)

ج نمبر ۱۸۹:۔ ممبر امام کے داہنے ہاتھ رکھا جائے۔

س نمبر ۱۹۰:۔ اول ما خلق اللہ نوری یہ حدیث ہے یا نہیں (〃)

ج نمبر ۱۹۰:۔ یہ روایت قصوں میں بہت آتی ہے مگر کسی معتبر کتاب میں صحت کے ساتھ نہیں ملتی۔

س نمبر ۱۹۱:۔ میت کو کفنانے کے وقت دونو ہاتھ کہاں رکھنا چاہئے۔ (〃)

ج نمبر ۱۹۱:۔ جہاں چاہیں رکھدیں اوس کی بابت کوئی خاص حکم نہیں۔ سینہ پر رکھیں یا پہلو کے ساتھ

س نمبر ۱۹۲:۔ فقہ محمدیہ حصہ اول صفحہ ۸۵ عیدین کی نماز میں قبل قراءت پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ کے سات تکبیریں کہنی چاہئیں اور دوسری رکعت میں قبل قراءت قیام کے پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔ یہ حدیث بخاری ومسلم کی ابوسعید خدری کی روایت سے مشکوۃ باب* الایمان کی پہلی فصل میں ہے۔ اور کتاب خطبات التوحید مصنفہ مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم میرٹھی صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ میں ہے کو ترمذی میں صفحہ ۷۰ جلد اول جد کثیر کی روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں معہ تکبیر تحریمہ کے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں معہ اوسکے جو سجدے سے اٹھتے ہوئے کہتے ہیں پانچ تکبیریں پڑھنی چاہئیں سوال یہ ہے کہ ابوسعید خدری کی روایت سے چودہ تکبیر ہوتا ہے اور جد کثیر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہ تکبیر ہوتا ہے اسلئے گذارش ہے کہ براہ مہربانی دونو روایت کو ملاحظہ فرما کر آپ اپنے اخبار گوہربار اہلحدیث میں درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دیں (خریدار نمبر ۳۲۱۶)

ج نمبر ۱۹۲:۔ تکبیرات عید کے متعلق دس اقوال ہیں۔ سات اور پانچ کے عدد کی بابت صرف ایک ضعیف سی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی رکعت میں سوا تکبیر افتتاح کے اور دوسری میں سوا تکبیر قیام کے یہ حدیث ہے (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ ملاحظہ ہو) ابوسعید

* باب الایمان غلط لکھا گیا ہے۔

متفرقات

تقسیم کمپنی کی بابت لکھا گیا ہے کہ آخری فیصلہ ڈائرکٹر ان کا ہے۔ جسقدر رقوم تقاضیہ آئی ہیں۔ اون میں سے جو ایک رقم ہزار کی ایک ہی شخص مسمی الہٰی بخش کی طرف سے ہے۔ اگر اوس کے وصول ہونے میں زیادہ دیر ہو تو معمولی معمولی چھوٹی چھوٹی رقمیں وصول کرکے سرمایہ تقسیم کر دیا جائے۔ اسوقت تک حاجی غلام حسین و احمد صاحبان سوداگران چرم امرتسر (امین کمپنی) کے پاس پانچ ہزار پانسو چون روپیہ نقد جمع ہیں۔ مستری کمپنی چھ ہزار آٹھ سو ستر روپیہ ہے۔ شرکاء مطمئن رہیں۔ انتظامات غفلت نہیں کرتے۔ بلکہ اس فکر میں ہیں کہ روپیہ کسی طرح کہیں آ جائے

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بعض مقامات کے جلسوں سے بذریعہ تار طلبی آتی ہے۔ ان اصحاب کو اطلاع ہے کہ جرمنی جہاز امڈن نے جب سے بنگال کے سمندر میں انگریزی جہازوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ سرکاری حکم سے برہا اور ہندوستان کے مابین جہاز کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ ڈاک تک بھی نہیں آتی صرف بذریعہ تار خبر آ سکتی ہے۔ اس لئے جنگ کے اثرات میں سے ایک اثر خاص (اہلحدیثوں پر) یہ بھی ہوا ہے کہ مولوی صاحب موصوف برہا میں رک رہے ہیں۔ اگرچہ مولوی صاحب موصوف نے کچھ عرصہ سے اپنی مذہبی خدمات برہا کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ ایسی کہ دو کشش ہیں بیٹھے ہیں۔ کہیں بھی اون کے ساتھ برہا میں پہنچوں۔ مگر میں تقسیم کا کارقایل ہوں۔ اس لئے ابھی تک اہلحدیث کی مفوضہ خدمت مجھے اجازت نہیں دیتی۔ کئی مہینوں کے سفر کے بعد جب وہ آویں گے۔ تو کیسے ہو سکتا ہے کہ فوراً کسی دوسرے سفر کو جا سکیں۔

[illegible]

درخواست اخبار میں ایک غریب اور بالکل نادار آدمی ہوں سکنا اہلحدیث کا بڑا شایق ہوں قیمت نہیں دے سکتا۔ کوئی صاحب مہربانی کرکے ایک سال کے لئے فی سبیل اللہ مجھے اخبار جاری کرا دیں میں دعا دوں گا۔

(شیخ عبدالرحمٰن قصبہ مہال ضلع اکولہ)

اطلاع بابت کتب دفتر اہلحدیث کی کتابوں سے مندرجہ ذیل کتابیں ختم ہیں

(۱) حق پرکاش (۲) ترک اسلام (۳) نماز اربعہ (۴) آیات متشابہات (۵) اتباع سلف (۶) حضرت کی زندگی (۷) ہدایت الزوجین (۸) مرقع دیانندی ان میں سے حق پرکاش اور نماز اربعہ تو کاتب لکھ رہے ہیں۔ باقی بھی ہو جاوینگی۔ انشاء اللہ شایقین مطلع رہیں

غریب فنڈ میں اس ہفتہ از مولوی محمد خاں دہلی مسجد باقی بیگم ۸؍ از فتوے فنڈ ۱۲؍۹ پائی۔ از عبداللہ خاں راجپوت ریاست بڑوانی اندور سال عمر کل ۱۲؍۹ پائی۔ سابقہ ۱۱ میزان کل ... ایک اخبار بنام عبداللہ خاں مذکور اور ایک اخبار بنام رفیع احمد طالب علم میرٹھی قیمت حسب غریب فنڈ ... باقی۔

انگلستان کا مسلمان بادشاہ آج کل یہ عجیب خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ انگلستان میں ایک بہت پرانا سکہ ملا ہے۔ جس کے ایک طرف کنگ آفا لکھا ہے۔ دوسری طرف لا الہ الا اللہ منقوش ہے اس کے متعلق طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کنگ آفا واقعی مسلمان تھا۔ کوئی کہتا ہے اوس نے خوبصورتی کے لئے ایسا کیا ہوگا۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس میں شک نہیں کہ جن دنوں انگلستان میں چھوٹی چھوٹی متعدد سلطنتیں تھیں ایک بادشاہ کا نام آفا بھی تھا۔ انگلستان کی تاریخ میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ مگر اس سکہ کا اور اس کے بادشاہ کے مذہب اسلام کا ذکر نہیں ملتا۔ نہ تائیداً نہ تردیداً۔ اس لئے قیاس چاہتا ہے۔ کہ ... [illegible]

[illegible]

میں کسی مسلمان نے بچوں کے لئے اس قسم کا سکہ از خود بنوایا ہوگا۔ جو بہت آج تک محفوظ رہ گیا۔ اس سکہ کی خبر مولوی صدرالدین (مشنری واعظ) نے انگلستان سے اخبارات میں بھیجی ہے

اللہ اعلم بحقیقت الحال

درخواست جنازہ غائب میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

(خاکسار محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس چانیل ضلع ملتان)

موجودہ جنگ کی عظمت پر ایک نظر

اس ہنگامہ محشر خیز میں سات سلطنتیں اپنی ہستی کو بچانے کی خاطر شریک جنگ ہیں۔ اور آج یورپ ایک کروڑ بیس لاکھ سپاہیوں کے بوجھ تلے کانپ رہا ہے آج وہ جنگ جاری ہے جس میں ایک طرف ڈریڈ ناٹ اور آبدوز سرنگیں اپنے تباہ کن کام میں مشغول ہیں۔ اور دوسری طرف زپلین اور ہوائی جہاز آسمان سے آفت نازل کر رہے ہیں۔ آپ اس کی عظمت کو ملاحظہ کریں کہ اس کے سامنے چنگیز خاں۔ تیمور۔ سلطان صلاح الدین اور نپولین کی مجموعی طاقتیں ہیچ ہیں۔ اور جس کا روزانہ خرچ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ سے کم نہیں جس کے اثر سے صدیوں کی تہذیب خاک میں ملتی ہے۔ اور ۳۹ لاکھ مربع میل قطعہ اراضی جہاں کبھی حرفت و صنعت کے کارخانے تھے آج ریگستان کا نمونہ بن گیا ہے۔ دنیا بھر کی تجارت متزلزل ہے زراعت۔ سائنس اور ہنر کی ہستی معرض خطر میں ہے ساہوکارہ اور کاروباری دنیا میں ہیجان عظیم واقع ہو گیا ہے۔ اور ... خبر جیسے ابھی انگریزی پریس میں گنجائش نہیں ملی۔ لیکن جو طوفان کی طرح ... سے ہم واقف ہیں یہ ہے کہ غیر جانبدار سلطنتیں بھی ... ہو رہی ہیں۔ چنانچہ امریکہ اور چین کے مابین بھی ایک تنازعہ کا ... ہندوستان)

[illegible]

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ کے اخبارات نے جنگ کے متعلق جو خبریں شایع کی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

حضور نظام حیدرآباد دکن نے جنگ کے لئے گورنمنٹ انگریزی کو ۶۰ لاکھ روپیہ اور اپنی دو خاص رجمنٹوں کی خدمات پیش کی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ان رجمنٹوں کی روانگی سے واپسی تک ان کے تمام اخراجات بھی ریاست کے ذمہ ہونگے حضور والسرائے نے حضور نظام کی اس امداد کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا ہے

جرمن جنگی جہاز ایمڈن نے جزائر نکوبار کے قریب چار اور تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔ اور ایک کوئلہ کا جہاز پکڑ لیا ہے جن کے نام ٹائمرک۔ کنگ لڈ۔ فلیس ربیریا اور فوائل ہیں۔ ان پانچوں جہازوں کے عملہ کو جہاز گرائفویل پر سوار کر کے کولمبو بھیجدیا گیا

جہاز کماگاٹا مارو جس کے مسافروں کو اہل کنیڈا نے داخل نہیں ہونے دیا تھا۔ واپس آگیا اور بجبج میں اس کے مسافروں نے جو پنجاب کے سکھ تھے کسی بات پر مشتعل ہو کر ہنگامہ کر دیا جس سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۱۳۔ زخمی ہوئے۔

کولمبو میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن جنگی جہاز کونگزبرگ نے بھی اپنا نام ایمڈن رکھ لیا ہے۔ تاکہ ان انگریزی جنگی جہازوں کو جو ان کے تعاقب میں ہیں۔ ان کی تلاش میں پریشانی ہو۔

جاپانی آہستہ آہستہ کیاچو (جرمن علاقہ چین) پر قبضہ کر رہے ہیں۔

حضور والسرائے نے اس مطلب کا پھر اعلان شایع کرنے کی اجازت دی ہے۔ کہ جن دو ترکی جنگی جہازوں سلطان عثمان اور رشادیہ پر سلطنت برطانیہ کو مجبوراً قبضہ کرنا پڑا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے صرف ان کی پوری قیمت پیش کی ہے بلکہ بعد از جنگ ان کے واپس کر دینے یا ایسے ہی جہازات مہیا کر دینے کے علاوہ دوران جنگ میں ان کے استعمال کا معاوضہ دینے پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے

دوران جنگ میں جرمنی کے ۳۸۷ جہاز گرفتار یا غرق ہوئے اور برطانیہ کے صرف [illegible]

جرمنوں نے جو اپنے مقتول سپاہیوں کی فہرست شایع کی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آغاز جنگ سے اب تک ۴۹ ہزار ۵ سو ۷۲ جرمن مارے جا چکے ہیں

بحر شمالی میں جو تین انگریزی جہاز جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کئے ہیں۔ ان کے ۶۰ افسر اور ۱۴ سو سپاہی ڈوب گئے۔

جرمن۔ انٹورپ موجودہ دارالخلافہ بلجیم کو فتح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جرمن محاصرہ کی توپیں جو قریباً ۳۴ من کے گولے پھینک سکتی ہیں۔ ان کے نصب کرنے کو جو چبوترے بنائے جائیں گے۔ ان کے خشک ہونے میں کئی ہفتے چاہئیں

بلجیم کی فوج نے مالنز پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس میں انگریزی۔ فرانسیسی اور جرمن فوجیں مضبوط مورچے بنا کر جنگ میں مصروف ہیں۔ ابتک کوئی مؤثر نتیجہ نہیں نکلا

انگریزی کروزر کمبرلینڈ نے جرمن کے آٹھ تجارتی جہاز اور ایک گن بوٹ گرفتار کر لئے ہیں

اٹلی کی مختلف پارلیمنٹری پارٹیوں نے اس شرط پر اٹلی کی بے تعلقی پر پسندیدگی ظاہر کی ہے۔ کہ اس سے اٹلی کے فوائد کو نقصان نہ پہنچے

بحیرہ اڈریاٹک میں دو اطالوی ماہی گیر کشتیاں اور ایک تارپیڈو کشتی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں

آسٹریا اور ہنگری کے متعدد اضلاع میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے

مشرقی میدان جنگ میں جرمن فوجیں روسی سرحد میں ۱۸ میل تک گھس گئی ہیں

روسیوں نے آسٹریا کی افواج کو مسلسل ہفتہ روزہ جنگ میں شکست دیکر جاروسلا پر قبضہ کر لیا ہے

روسیوں نے آسٹروی قلعہ پرزمسل کا کامل طور پر محاصرہ کر لیا ہے۔

جرمن انٹورپ کو فتح کرنے کیلئے بھاری بھاری توپیں لیجا رہے ہیں۔ دو بیرونی قلعوں پر قابض ہو گئے ہیں

ہندوستانی سپاہ فرانس میں پہنچ گئی ہے۔ شہر سے گذر کر میدان کار زار کو جاتے ہوئے اہل فرانس نے پھول برسائے۔ اور جوش مسرت سے سپاہیوں سے مصافحہ کرتے تھے۔

جاپانی توپ خانہ محاصرہ نے ۳۰ ستمبر کو ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا۔

آسٹریا نے اٹلی سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ آبدوز سرنگوں سے کشتیوں کو نقصان نہ پہنچنے دیگا۔

ایجنسی ہوانہ کرنے والے فرانس میں ۴ لاکھ جرمن جانوں کے نقصان کا اندازہ کرتے ہیں

ہندوستانی سپاہ کے فرانس میں آنے پر انگلستان کے تمام اخبار فخر و مسرت کا اظہار کر رہے ہیں

ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ اس جنگ کا کوئی واقعہ ہندوستانی سپاہ کے یورپ میں نزول سے بڑھکر قابل یادگار اور ولولہ انگیز نہیں۔ جرمنی سے نمٹ لینے پر یہ دیکھنا ہمارا فرض ہوگا۔ کہ ہر دیانتداری کے ساتھ ہندوستان کو سلطنت کے کس قدر زیادہ سے زیادہ حصہ دیا جائے

آسٹروی سفیر متعینہ روما ظاہر کرتا ہے۔ کہ روسی بہت بڑی سپاہ سے ہنگری کے علاقہ انگوار میں گھس آئے ہیں۔ اور آسٹرین جنرل سٹاف ادھر سپاہ بھیج رہا ہے۔

کراکو پر روسی اور آسٹروی لشکر کے درمیان ایک زبردست جنگ ہونے والی ہے

فرانسیسیوں نے گذشتہ ہفتہ کی جنگ میں بحری توپوں کو استعمال کیا

قیصر جرمنی نے ۱۹ اگست کو یہ اعلان شایع کیا تھا کہ میرا شاہی اور شہنشاہی حکم ہے۔ کہ سر دست تم اپنی قوتوں کو ایک واحد مقصد کے لئے مجتمع کر دو۔ یعنی تم اپنی تمام ہنرمندی اور میری سپاہ کی بہادری دکھا کر انگریزوں کے قلع قمع کرنے میں صرف کر دو۔ اور جنرل فرینچ کی چھوٹی سی سپاہ حقیر کو کچل ڈالو

ملا صومالی لینڈ نے انگریزی دوست قبائل پر حملہ کر کے ان کے [illegible] جنگ کر رکھا ہے۔

ایک جرمن [illegible] کی وردی میں بلجیم [illegible] گرفتار ہوا۔ جب اسکو دیگر جرمن قیدیوں نے دیکھا۔ تو اسکی بہت تعظیم کی۔ جرمنوں نے [illegible] قیدیوں کے تبادلہ کی کوشش کی اور

مومیائی

۵/ ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان۔ کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دل و دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ معمولی کرنسی [illegible] کے بعد جلد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب حاجی محمد عثمان صاحب جیٹ [illegible] تحریر فرماتے ہیں مومیائی بہت اچھی اور بہت صاحبوں کو بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور کرم فرما کر چار تولے مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں (۵ اگست ۱۹۳۱ء)

جناب مولوی محمد صدیق صاحب وکیل ضلع نظام آباد (دکن) تحریر فرماتے ہیں کہ ادین قبل ایک چھٹانک مومیائی منگوائی گئی جس کا استعمال جاری ہے بفضلہ تعالیٰ فائدہ ہوا ہے۔ براہ مہربانی اور ایک ۲ روپیہ کا مومیائی بذریعہ وی پی بھیج کر ممنون فرمادیں (۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ)

قیمت فی چھٹانک للعہ۔ دو چھٹانک ہے۔ پاؤ بھر ستے۔ محصول وغیرہ بذمہ مالک سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ

پرچہ اسٹور دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ تلوا امرتسر

ذیل کے قابل قدر رسالجات کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت اور خصوصاً لڑکے لڑکیوں کیلئے نہایت مفید ہے

مقدس سوانح عمری آقائے دو جہاں سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس حالات اس خوبی سے جمع کئے گئے ہیں کہ ان کے دیکھنے سے مسلمانوں کو پوری واقفیت ہو جاتی ہے ۔/۲

قال اللہ جملہ احکام قرآنی متعلق حقوق اللہ حقوق العباد۔ دنیا کا معاد۔ دنیا کی الفت طرز معاشرت کا بیان وغیرہ وغیرہ مولانا نواب عالم الدین صاحب بڑودہ کے قلم سے ۔/۲

قال الرسول اس قابل قدر رسالہ میں مولانا محمد دح نے احادیث صحیحہ کو اصطلاح بیان کیا ہے کہ ہر ایک سے سمجھ سکے معلوم ہوتا ہے ۔/۲

اسلام کے عقائد بچوں کو پڑھانے کے لئے اس سے زیادہ آسان کتاب کوئی نہیں بطرز سوال و جواب اسلام کے ضروری عقائد بیان کئے گئے ہیں ۔/۱

اسلام کی خوبیاں جس میں اسلام کے پانچ ارکان یعنی کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کی خوبیاں اور فوائد عقلی دلائل سے بیان کئے گئے ہیں مولفہ ابو الفضل ۔/۱

اسلام کی صداقت دنیا میں جتنے مذاہب ہیں۔ ان سب میں اسلام کی فوقیت کو بیان کیا جا کر پایہ ثبوت تک دلائل عقلیہ و نقلیہ سے کیا گیا ہے ۔/۱

محرم کی حقیقت محرم میں جس قدر بدعات رواج پا گئی ہیں۔ ان سب کو دلائل سے رد کیا گیا ہے۔ آخر میں علمائے کرام کا مسبوط و جامع فتویٰ درج ہے ۔/۱

ولی کی پہچان جس میں ولی اللہ اور اولیاء الشیطان کا فرق بتایا گیا ہے ۔/۱

تحریم الخمر والربا والرشوة والغواط والمواقعت والعشق جس میں شراب۔ زنا۔ رشوت وغیرہ کے متعلق مفصل بیان اور ان کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں ۔/۱

تعلیم الصیام روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۔/۱

تعلیم الزکوٰۃ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۔/۱

تعلیم الحج حج کے تمام ارکان کا بیان وضاحت سے ۔/۱

اسلام کی پہلی کتاب مع فرہنگ اس میں ذات و صفت باری تعالیٰ۔ پیغمبر علیہ السلام کی فرشتوں۔ اور قیامت کا بیان ۔/۳

اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ اس کتاب میں نماز۔ روزہ۔ طہارت۔ نجاست وغیرہ کے متعلق ۵ باب ہیں ۔/۳

اسلام کی تیسری اس کتاب میں حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ۵ باب ۔/۳

اسلام کی چوتھی مع فرہنگ خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت وقف۔ وغیرہ معاملات وغیرہ کے متعلق ۵ باب ۔/۳

اسلام کی پانچویں حضور پیغمبر علیہ السلام اور آپ کے صحابہ خلفائے راشدین کے حالات اور ان کے کارنامے۔ جنگ۔ جدال اور فتوحات وغیرہ کا ذکر ۔/۳

اسلام کی چھٹی کتاب مع فرہنگ اس میں پہلے تو قرآن شریف کی خصائص اور پیغمبر علیہ السلام کے معجزے پھر شعبہ بدن کے فضائل اور ادب کا ۔/۳

ملنے کا پتہ :- منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

اسلام اور علمائے فرنگ یورپین پروفیسروں کی قلم سے دنیا میں اسلام کی فضیلت کا اقرار

اسلامی طہارت وعبادت کی فلاسفی

ضخامت ۵۰۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے جس میں جملہ اقسام عبادت نماز۔ روزہ۔ (سفر وحضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف۔ کسوف وغیرہ حکم صیام۔ فرضیت حج زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست وطہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی وغمی کو بالتفصیل ایسی خوبی وخوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ باید وشاید۔ بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں بوجہ بے خبری مذہب کے متعلق جو شبہات وخیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیج دیجئے ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں رہ گئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے کہ اس کے لائق مصنف مولینا ابوالصبح [illegible] علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں بھی درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible] رعایتی قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible]

ملنے کا پتہ

مینیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ

طلب کرتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

راجپوت پرنٹنگ ورکس امرتسر میں ٹھاکر سدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس کئے جائیں گے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۵ — جلد ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۔۔
۔۔ ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۱۰ پنس
۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

جنگ یورپ اور اصول حدیث

میری طبیعت ایسی کچھ واقع ہوئی ہے کہ میں اصول[1] کی تفسیر اور تائید واقعات سے اخذ کیا کرتا ہوں کیونکہ اصول خصوصاً قرآن و حدیث احکام متلو پڑھنے میں آتے ہیں تو واقعات احکام مرئیہ دیکھے جاتے ہیں۔ پروردگار نے جیسے ذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ[1] فرمایا ہے ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ[2] بھی ارشاد ہے اس لئے ہر کلام اور اصول کی صحیح تفسیر اور تائید واقعات صحیحہ سے زیادہ اچھی نہیں مل سکتی۔

محدثین رحمہم اللہ نے حدیث کے جانچنے کے جو اصول مقرر کئے ان کی قدر آج زمانہ جنگ میں خوب ہوتی ہے۔

محدثین کا اصول ہے کہ روایت کیلئے سند کا ہونا ضروری ہے۔ راویوں کے سلسلہ کا نام سند ہے یعنی فلاں نے سنا اس نے فلاں سے اس نے فلاں سے اخیر تک یہ سلسلہ اگر ملتا جائے تو سند متصل ہے اور اگر درمیان سے قطع ہو جائے تو منقطع اس کے علاوہ راویان کے حالات کی بحث طویل الذیل ہے۔ اسماء الرجال کی کتابیں راویوں کے حالات سے بھری پڑی ہیں جن میں بڑے بڑے بزرگوں کی نسبت لکھا ملتا ہے اس کا حافظہ اچھا نہ تھا، اس کا اولا اچھا نہ تھا، اس میں احتیاط نہ تھی، اس میں یہ تھا اس میں وہ تھا غرض

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تاپا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

مختصر یہ کہ اصول محدثین میں وہ روایت صحیح ہوتی ہے جس کی سند میں اتصال برابر ایک سے ایک ملتا جائے اور وہ راوی اپنے حالات میں قابل اعتماد صحیح الاعتقاد صحیح الدماغ اور صحیح المقال ہوں۔

آج ہم دیکھتے اور سنتے ہیں ایک شخص جنگ کے متعلق ایک خبر سناتا ہے دوسرا پوچھتا ہے تم نے کس سے سنی وہ اسکا نام لیتا ہے پھر سوال ہوتا ہے اس نے کس سے سنی یہانتک کہ کسی معتبر اخبار تک سلسلہ ہوتا ہے تو سننے والے کو اس خبر پر ایک گونہ اعتماد ہو جاتا

---

[1] قرآن کے ساتھ نصیحت کر۔
[2] واقعات کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کر۔
[3] اصول جمع کا صیغہ ہے مگر اردو میں بمعنی مفرد آتا ہے جیسے مفارق (یعنے مانگ) کا لفظ جمع ہے مگر عربی میں مفرد کی جگہ آتا ہے رأيت مفارق رسول الله (اہلحدیث)

نوٹ ۔ یہ بات خاص قابل ذکر اور لائق یاد ہے کہ آجکل کی خبروں کے سلسلے دو ہیں ایک وہ سلسلہ جو کسی زبانی بتلانے والے شخص سے لیکر مطبوعہ اخبار تک ہوتا ہے دوسرا سلسلہ مطبوعہ اخبار سے وقائع نگار تک ہے ۔ ہم سے اگر تحقیق ہو سکتی ہے تو سلسلہ اولٰی کی ہو سکتی ہے اس سے پہلے کی نہیں اسلئے آجکل کی سند کی انتہا مطبوعہ اخبار ہے اور بس یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ زبانی خبر سنکر سلسلہ روایت متصل نہ ملے تو سننے والے کو تسلی نہیں ہوتی بلکہ وہ یہ کہکر اوس خبر کو کان سے نکالدیتا ہے کہ یہ بازار گپ ہے سند کی تلاش کرنے والے کوئی خاص اہلحدیث نہیں ہوتے نہ سارے مسلمان ہوتے ہیں بلکہ ہیں اس عادت میں ہندو مسلمان سب کو مساوی پاتا ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محدثین کے اصول متعلقہ حدیث صرف مذہبی نہیں بلکہ نیچرل (قدرتی اور طبعی) ہیں کہ ہر انسان کسی خبر کے جانچنے کے لئے ان اصولوں کا پابند ہے مولانا حالی نے کیا ٹھیک کہا ہے ؎

رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر
گواہ اونکی آزادگی کے ہیں یکسر
نہ تھا اونکا احسان یاک اہل دیں پر
وہ تھے آسمیں ہر قوم و ملت کے رہبر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

یہ تو ایک اصول کا ذکر ہے جو آجکل جنگ کی خبروں کی وجہ سے مقابلہ میں پرکھا جاتا ہے اسکے علاوہ اور بھی جتنے اصول ہیں وہ سب کے سب اسیطرح تسلی بخش ہیں رضی اللہ عنہم وارضاہم ۔ مولوی حالی نے محدثین کی تعریف میں کیا اچھا کہا ہے ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اُس سے جاکر خبر اور اثر کو
پھر آپ اُس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اُس کا چکھ کر

جواب از شیعہ

(از سید کریم شاہ صاحب شیعہ مدرس میانہ گوندل)

فاضل اڈیٹر نے اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۳۲ھ میں زیر عنوان (شیعوں کے چند سوال) تحریر فرمایا ہے ۔ جو ایک مدرسی شیعہ کے سوال کا جواب ہے جناب فاضل صاحب تعجب ہے کہ آپنے اپنی تمام مفسرین اور محدثین کے معنی مصدقہ کو اُلٹ پلٹ کردیا آیت مباہلہ کے معنے آپنے کس بنا پر کردیئے ۔ کہ آنحضرت کو حکم ہوتا ہے کہ مباہلہ کے وقت اپنے بیٹوں اور بیٹیوں اور قومی بھائیوں تابعداروں کو ساتھ لے کر نکلیں ۔ پھر سب کی ضرورت کیوں نہیں ہے جب آپ اپنے قومی بھائیوں کی تحریر کرتے ہیں ۔ کیا قومی بیٹے اور بیٹیاں شامل نہیں ہوسکتیں ۔ افسوس ہے کہ اب بھی امت محمدیہ اپنے نبی کی عزت کا شان کماحقہ دل پہ ٹھان نہیں سکتی ۔ اچھا فاضل صاحب آپکے اعتراض کے معنے ہی صحیح ہیں ۔ مگر فرمایئے ۔ جناب امیر علیہ السلام کس درجہ کی رو سے خلافت راشدہ کے اول مستحق نہیں ۔ آپ نے صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی خلافت راشدہ ہونے کا ثبوت ایک ہی آیت سے ایک ہی فرائض ثابت کیا ہے ۔ وہو ہذا ۔ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ الخ (یعنے اگر ہم اُن صحابہ کو زمین پر حکومت دیدیگے تو یہ نماز قائم کریں گے ۔ زکوٰۃ دیں گے امر و نہی بجا لائینگے ۔ یہ تفسیر بقول آپ کی تفسیروں کے اول تو غریب اور مظلوم صحابہ کے حق میں ہے ۔ دوسرے اگر اصحاب ثلاثہ پر یہ تفسیر لگائی جاوے ۔ تو فرمایئے جب خلافت کا علم اور لیاقت صحابہ کرام میں نہ تھی تو وہ کیسے خلیفہ ہوسکتے ہیں ۔ اور قرآن شریف کی

مسئلہ خلافت اور لیاقت اور علم صحابہ کا ثابت کریں مسلمہ بین الفریقین ہے ۔ کہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام ازروئے علم و فضل و قرابت و لیاقت و شجاعت و ریاضت افضل من الصحابہ تھے ۔ خلافت کے بارے میں خود باری تعالیٰ فرماتا ہے ۔ جب فرشتوں سے کہا گیا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنے میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں ۔ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم تسبیح اور تحمید اور تمجید اور تقدیس کے واسطے کافی ہیں وہ قتل کرے گا ۔ ایسا کریگا ویسا کریگا (یہاں آیت کا اختصار کیا گیا ہے) تو خداوند کریم نے فرشتوں اور حضرت آدم علیہ السلام کا امتحان خلافت کی لیاقت اور علم کے بارے میں شروع کیا ۔ جس میں فرشتے فیل ہوگئے اور حضرت صفی اللہ پاس ہوئے ۔ پس سب سے اہم فرائض خلافت کا علم ہے ۔ دنیوی مثال میں جس مجسٹریٹ کو ضابطہ فوجداری اور تعزیرات ہند کا پتہ نہیں ہے وہ ملزم کو کس طرح سزا دیگا ۔ جب خلفائے ثلاثہ میں لیاقت خلافت کی ہی نہ تھی ۔ اور بنسبت جناب مولا علی کے اعلم نہ تھے ۔ تو تخت خلافت پر کس طرح متمکن ہوسکتے ہیں باقی رہی ریاست و حکومت سو جناب امیر علیہ السلام نے باوجود تھوڑی سی مدت کے کس قدر جہاد ناکثین و مارقین و قاسطین کے ساتھ کیا ہے ۔ آپ فرمادیں تو سہی کہ آپکے خلفائے نے کسی میدان میں جاکر کسی دشمن خدا کو مارا بھی ہے یا یونہی صرف نعمت البدعۃ ھذہ (کما قال البخاری من قول عمر رضی اللہ عنہ) نکالتے رہے ۔ اور خلیفہ ثالث نے باوجود اصرار وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اپنے فرائض خلافت میں تک صحابہ کرام کے ہاتھ سے جانے نہیں دی ۔ پھر فرمایئے علمائے دین کے پاس کونسی سیاست ہے ۔ اور حکومت ہے جو لوگ اُن کے مسائل کو بدل و جان منظور کر لیتے ہیں ۔ جیسا کہ تحصیل پھالیہ میں چند علمائے اہلسنت نے کیا ہے بتلایئے اُن علماء کے پاس کونسی حکومت ہے جو اتنا اندھا دھند مچا کر لوگوں کو برانگیختہ کرکے سادات کرام کو نشانہ کفر و شرک کا بنایا ۔ پھر

سلہ ہر قسم کے الفاظ مضمون نگار کے لیتے ہیں اڈیٹر انکا ذمہ وار نہیں ۔ (اہلحدیث)

زیادہ رعب تو آپکے اصحاب امیر معاویہ کے فرزند ارجمند کا تھا۔ جس کو بقول آپکے تمکن مل گیا اُسنے اپنی تمکنت میں کونسے امر و نہی مثبت کئے ہاں اتنا تمکن ضرور کیا۔ کہ آل محمد کو جو بقول صحاح ستہ کشتی نجات تھی۔ اس بے رحمی سے شہید کیا جس کی نظیر روئے زمین پر تا قیامت نہ ہوگی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں کمال بے ادبی کر دکھائی جنگ حرہ میں بڑے بڑے زاہد عابد بزرگ قریش زن و مرد بچوں کو تہ تیغ کیا۔ واہ رے صاحب۔ تمکنت ایسی ہی چاہیئے۔ اور فرمایئے حضرت آدم حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم حضرت یعقوب۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کونسی تمکنت تھی۔ جو آپنے تبلیغ رسالت میں سر مو فرق نہ رکھا۔

اہلحدیث ۔ آپنے غیظ و غضب تو بہت ظاہر کیا مگر مطلب کی بات صرف اتنی ہی کہ خلافت کیلئے علم کی ضرورت ہے جو اصحاب ثلاثہ میں حضرت علی سے زیادہ نہ تھا۔ نہیں معلوم آپکو یہ جرأت کیوں ہوئی پس سنئے حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ایک مثال دی تھی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ تو دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا میرے پاس آنا چاہتا ہے اُس بندے نے خدا کے پاس جانا پسند کیا یہ سنکر حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کہتے ہیں بعد انتقال آنحضرت کے ہم نے سمجھا کہ ابوبکر بڑے علم والے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ آنحضرت کی مراد خود اپنی ذات سے ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال قریب ہے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوبکر اعلم صحابہ تھے ایک اور حدیث میں عام قانون ہے کہ اعلم (زیادہ پڑھنے والا) جماعت کرایا کرے اس قانون کے مطابق سب صحابہ کی موجودگی میں آنحضرت نے بذات خود حضرت صدیق کو امام جماعت مقرر فرمایا اس سے بھی ثابت ہوا کہ ابوبکر اعلم الصحابہ تھے آپکا یہ کہنا کہ مسلم بین الفریقین ہے کہ جناب علی مرتضیٰ از روئے علم و فضل وغیرہ افضل من الصحابہ

تھے میری سمجھ میں نہیں آیا ہاں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپکو اہلسنت کی کتابوں کا علم نہیں اسیطرح آپنے اسلامی تاریخ دانی کا ثبوت دیا کہ حضرت علی کی جنگوں کا ذکر تو کیا مگر اصحاب ثلاثہ کی جنگوں اور فتوحات سے بےخبری ظاہر کی حالانکہ اصحاب ثلاثہ کی فتوحات اتنی مشہور معروف ہیں کہ ایران کا ایک ایک بچہ بھی ان کی شہادت دے سکتا ہے۔ اے جناب آپ سچی سچی سننی چاہتے ہیں تو غور سے سنئے اصحاب ثلاثہ نے جتنی جنگیں کی تھیں ان سے اسلام اور اہل اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور جناب مرتضیٰ نے اپنی خلافت میں جتنی جنگیں کیں وہ سب خانہ جنگی تھی اسلئے ان سے بجائے ترقی کے تنزل ہوا آپ اگر مزید ثبوت چاہینگے تو ہم نمبروار ملک گنوا دینگے جو اصحاب ثلاثہ نے فتح کئے اور جو جناب مرتضیٰ نے گنوائے مثل مشہور ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے تو اصحاب ثلاثہ کی خلافت حق ہونے میں کسی منصف مزاج کو شک نہیں رہ سکتا۔

باقی رہا میرے پہلے مضمون پر اعتراض اوس کا جواب اُسی مضمون میں بحوالہ تفسیر معالم وغیرہ ملتا ہے کہ میں نے کوئی نئے معنے نہیں کئے تھے رہا یزید کا قصہ سو اس کا جواب یہی ہے کہ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا) یزید کی حمایت وہی کرینگے جو اوسکو خلیفہ برحق مانتے ہونگے ہمارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت" البتہ کتب شیعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس نے آخری وقت میں توبہ اور اظہار ندامت کیا تھا اسلئے بعد مرنے کے اُس کے حق میں بدگوئی کرنی اچھی نہیں۔

سکھوں اور آریوں کا مباحثہ

جواب معقول

آریوں اور سکھوں میں آجکل قلمی مباحثہ بڑے زور سے ہو رہا ہے آریہ اخبار نے سکھوں پر چند سوال کئے تھے جنکا جواب سکھ اخبار نے بڑی معقولیت سے دیا ناظرین کی ظرافت طبع کے لئے درج ذیل ہے:۔

مہاشہ پرکاش پندرہ بھادوں کی اشاعت میں صفحہ ۵ کالم اول میں یوں مرقوم ہے۔

"گرنتھ صاحب یہ نہیں بتلا سکتا کہ کس عمر میں شادی کرنی چاہیئے۔ شادی میں کون کون سی رسومات ادا کرنی چاہئیں انتیشٹی سنسکار کیوں کرنا چاہیئے۔ ورثہ کی تقسیم کس پرکار ہونی چاہیئے۔ پتی اور پتنی، پتا اور پتر۔ بہن اور بھائی وغیرہ کا آپس میں کیسا سمبندھ اور بیوہار ہونا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ"

مہاشہ جی اگر آپ منصف مزاج ہوتے اور اپنے گھر کی روپیہ میں سے کوڑی بھر واقفیت رکھتے تو اس قسم کا لچر اعتراض آپ کبھی نہ کرتے۔

مہاشہ صاحب اپنے رشی کی تصنیف کردہ سنسکار ودھی کو پڑہو۔ اور غور سے وچار کرو کہ بواہ اور منڈن وغیرہ سنسکاروں کے متعلق سوامی جی نے برہمن گرہ سوتر۔ منوسمرتی وغیرہ کا سہارا لیا ہے۔ یا کہ سب کی سب رسومات ویدوں سے ہی بیان کی ہیں؟ ہم آپکو چیلنج دیتے ہیں کہ آپ یہ بتلائیں کہ ویدک بواہ کس طرح کتنی پشتوں میں لڑکی یا لڑکے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

(۲) اُس رسم کو کس طرح ادا کیا جاوے۔

(۳) ہون کے وقت کس طرح اور کس کس منتر کو پڑھا جاوے۔

ان سوالات کا جواب اپنے تسلیم کردہ ویدسے ہی دینا نہ کہ سمرتی اور برہمن وغیرہ سے پس آپ کو اپنے اعتراض کی سچائی کا کافی اندازہ ہو جاویگا۔

اب رہا سوال یہ کہ گرو گرنتھ صاحب میں باپ بیٹے وغیرہ کے کیا تعلقات ہیں براہ عنایت "گرومت پربھاکر" کو پڑھیں۔ وہاں سے بواہ گورمت بواہ وغیرہ سنسکاروں کے متعلق بھی گرو گرنتھ صاحب کے ذریعہ ہی آپکے سوالات کا کافی جواب ملجائیگا۔ اگر آپ تعصب اور بغض کی مرض سے اتنے لاعلاج ہو گئے ہیں کہ آپ کو وہاں سے بھی نہ سمجھ پڑے تو ہم آپ کی شفایابی کے لئے مجرب نسخہ درج اخبار کر دینگے۔

مہاشہ صاحب اسی کالم میں پھر لکھتے ہیں:۔

گرنتھ صاحب بہت سی نہایت روحانی باتوں میں بھی خاموش ہے۔ سرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوئی؟ جیو کا اصلی سروپ کیا ہے؟ سرشٹی کا کارن کیا ہے؟ مہاشہ صاحب براہ عنایت بتلائیے پیدائش دنیا کا مذہب سے کیا تعلق ہے اور مذہب یا مذہبی کتاب کے کیا معنی ہیں ہاں! اس مسئلہ کا جتنا کہ مذہب سے تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے۔

"سنگل سمگری یہاں کا تنا" (سکھمنی اشٹپدی ۲۴ پوری)

یعنی تمام اشیا اسی نے پیدا کیں اور بنائی ہیں براہ عنایت ذرا اس مسئلے کو اپنے گھر میں بھی پہنچا۔ سوامی صاحب بھاگوت کے مطابق پیدائش دنیا پر اعتراض کرتے ہیں۔

"اگر آغاز آفرینش میں کیشپ کی عورتوں سے چارپائے پرندے۔ سانپ درخت وغیرہ ہوتے ہوتے۔ تو آجکل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی" (ستیارتھ پرکاش فصل گیارہ صفحہ ۷۷۳۔ آرٹیکل ۷۵)

مہاشہ صاحب آپ کے رشی نے یہ رائے قائم کی ہے کہ اگر عورات سے شروع دنیا میں درخت پیدا ہوتے۔ تو آجکل بھی ایسا ہونا چاہئے تھا۔ گویا شروع دنیا میں پیدائش کا سلسلہ اس سے الٹ نہیں تھا۔ جو کہ آجکل ہے اور لیجئے (دیکھو س۔ س ۲۴۴ ف آٹھ الف ۱۷)

"میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہو گیا ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ یعنی پاگلوں کی بڑ ہے"

سکھوں صاحب۔ دیکھا۔ بغیر والدین کے پیدا ہونا بے سروپا ناممکن اور پاگلوں کی بڑ ہے۔ اب زرایئے۔ آغاز آفرینش میں بغیر والدین کے تبت کی سرزمین نے موٹے تازے آریوں کو کس طرح اگل دیا کیونکہ حسب فرمان سوامی صاحب پیدائش کا وہ سلسلہ غلط ہے اور ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ اور پاگلوں کی بڑ ہے جو کہ آجکل نہ ہو اور بغیر والدین کے پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔

گرو گرنتھ صاحب میں جس ست سروپ کیا گیا ہے جس کے معنے کوئی علم اور روشنی والی چیز کے ہیں۔ لیکن جیو کو علم وہاں تک ہی ہے۔ جہاں تک اُس کے تعلقات ہیں۔ مہاشہ جی کا تیسرا سوال پہلے کا ہی اتراوت ہے اس سوال کو دوسری حالت میں قائم کرنا آپ کی نادانی ہے ہم یہ بھی پوچھتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں مکت شدہ روح کا تعلق ایشور سے ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں وہ ارواح صحیح علم سے خالی ہو کر دنیا کی مصیبتوں میں پھنس جاتی یعنی مکتی سے واپس آجاتی ہیں۔

مہاشہ صاحب آگے اسی کالم میں گوہر افشانی کرتے ہیں:-

"جو لوگ آجکل تت خالصہ کہلاتے ہیں۔ ان میں سے اگر ہم مبالغہ نہیں کرتے تو کم سے کم ۹۰ فیصدی ایسے ہونگے جن کے لئے گرنتھ صاحب ایک لاعلمی بھاشہ کا گرنتھ ہے"

بلی کی خواب میں چھیچھڑے۔ چونکہ مہاشہ صاحب کی اپنی مذہبی کتب ایک لاعلمی بھاشا کی ہمسر سنسکرت زبان میں ہیں آپ کے وہ چار رشی جن پر وید بصورت الہام نازل ہوئی تھیں وہ محض اپنے کانوں میں زیادہ کو مین کہلانے والے کی طرح صرف سیں سیں کی آواز سننے کے سوا ان کا مطلب کچھ نہیں سمجھتے تھے "جن رشیوں پر وید نازل ہوئے۔ چونکہ وہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے کس طرح انہوں نے مطلب سمجھا پرمیشور نے جتلایا اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی کے اندر قائم ہوئے۔ تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے۔ تب رشی منیوں نے وہ معنی مع رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام برہمن ہوا" (رگوید بھاشیہ بھومکا)

اس سے ظاہر ہے کہ الہام ہوتے وقت چار رشیوں نے ویدوں کا مطلب کچھ نہیں سمجھا۔ بلکہ جب جب کسی رشی نے ایشور کے ساتھ دھیان لگا کر یکسوئی کی تب اُس نے صحیح معنے حاصل کئے۔ ناظرین کو یاد رہے بہت سے وید منتروں کے معنے تقریباً دو ارب سال کے بعد بیسویں صدی کے مہرشی (؟) سوامی دیانند جی نے ایشور مہاراج سے لئے سوامی صاحب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں ایشور سے مخاطب ہوتے ہیں "میرا من آپ کی عنایت سے نیک راہ رکھنے والا یعنی راستی پسند اور علم حقیقت سے منور ہو (تاکہ ویدوں کے صحیح مطالب ہم پر روشن ہو جاویں) ہماری التجا کو سن کر جلد التفات کیجئے تاکہ یہ فیض عام کا کام کامیابی کے ساتھ پورا ہو" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ صفحہ ۵)

"لگا دل سے ایشور کا اب میں دھیان
چھپے بھیدوں کے تا ہوں عیاں"

(اُسی کا صفحہ ۲۴۰)

دیکھا سوامی صاحب دھیان لگا کر منتروں کو کس طرح پوچھتے ہیں (لائل گزٹ ۲۷ ستمبر)

اہلحدیث - مطلب صاف ہے کہ معترض کا اعتراض اُس وقت ہو سکتا ہے جب وہ اپنے ہاں ان ضرورتوں کا جواب رکھتا ہو جب وہ خود بھی نہیں رکھتا تو اُسی اصول سے وہ ویدوں کو کیوں نہیں چھوڑتا۔ یہ سوال پڑھتے ہی ہمارے دل میں یہی خیال آیا تھا جو سکھوں نے دیا مگر اس میں شک نہیں سوال معقول ہے اس خیال سے کہ معترض پر بھی یہ سوال وارد ہو سکتا ہے سوال کی وقعت کو کم نہیں کر سکتا اسلئے کہ ہم کسی کتاب کے اسلئے تابع ہوتے ہیں کہ ہم کو ہماری ضرورتوں میں راہ نما ہے۔ جب وہ ایسی نہیں تو اُسکا ماننا نہ ماننا برابر ہے۔

اسلئے ہم ایک تجویز پیش کرتے ہیں اگر دونوں فریق (آریہ اور سکھ) منظور کریں تو فیصلہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔

چند ضرورتوں کی فہرست بنائی جائے اُس فہرست میں سے ایک ایک ضرورت کے متعلق تینوں کتابوں (وید گرنتھ اور قرآن) میں سے احکام تلاش کئے جاویں قرآن شریف کی خدمت ہم کرینگے۔ آریہ وید کی اور سکھ گرنتھ صاحب کی۔

ناکمل سی فہرست بھی ہم ہی بتلاتے ہیں۔

(۱) احکام متعلقہ نکاح جس کی تفصیل یہ ہے (الف) نکاح کا وقت (ب) نکاح کس رشتہ کی عورت سے ہو اور کس سے نہ ہو۔ (ج) بوقت نزاع خاوند بیوی کے کیا صورت ہو (د) اخراجات کا کون ذمہ دار ہو (ہ) اولاد کے انتظام اور اخراجات کس کے ذمہ ہوں (و) خاوند بیوی میں سے کسی کے مرنے پر تقسیم مال کی کیا صورت ہو وغیرہ۔

دونوں فریقوں (اسلام اور آریہ) کو اس فہرست میں کمی بیشی کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

ہم نے بار ہا آریوں کے سامنے یہ صورت پیش کی جواب ملنی تو کجا سننا بھی نہ پایا۔ کیا دونوں فریق ہمت کریں گے؟ (دیدہ باید)

مسافر کی ٹونک

عرصہ ہوا ہے کہ آریہ اخبار (مسافر آگرہ) کی طرف التفات نہیں کیا کیونکہ اسکے سوالات اسی قسم کے ہیں جو آج سے چالیس سال پہلے ستیارتھ پرکاش کے ذریعہ آریہ سماج کو سکھائے گئے تھے اسلئے اہلحدیث میں ان کو اٹھانا کچھ ضروری نہ جانکر چھوڑ گیا اسپر آپ اپنے پرچہ کو ناحق کی دال کھانے سے بھی خود پرچہ نے لگے آپ لکھتے ہیں:

"ناظرین مسافر کے لئے یہ خبر یقیناً باعث دلی مسرت ہوگی کہ دہلی سے جو نیا اسلامی پرچہ "القمر" نامی نکلا ہے اس نے اپنے پہلے ہی نمبر میں مسافر کے لاجواب سلسلہ تنقید کا جواب لکھنے کا وعدہ کیا ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ اس میدان میں جہاں شیر پنجاب میاں ثناء اللہ جیسے نبرد آزما آئے اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے تو آخر ضعیف القمر کے پاؤں جمنے مشکل ہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ جس مشکل اور اہم کام سے اڈیٹر النجم اور اڈیٹر اہلحدیث جیسے بہادر دم دبا کے چھپ رہے ہوں اس کے لئے ایک نئے رنگروٹ کا اپنے آپ کو پیش کرنا کچھ کم ہمت کا کام نہیں ہے" (مسافر آگرہ ۱۰ ستمبر ص۴)

پھر ۲۵ ستمبر کے پرچے میں لکھتے ہیں:

"لکھنؤ سے سنی مسلمانوں کا ایک پندرہ روزہ گمنام رسالہ زیر اڈیٹری مولوی عبدالشکور صاحب نکلتا ہے مولوی صاحب اپنی سمجھ میں خود کو بڑا مناظر و عالم سمجھتے ہیں اور اکثر سیدھے سادے مسلمانوں پر اپنا رعب جمانے اور ان سے چندہ کمانے کے لئے اپنے رسالہ میں ٹھینگ مارتے رہتے ہیں کہ میں مخالفین اسلام کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ اور جس پر دہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے مقابلے سے بھاگے ہیں ہمیں بھی کسی ایسے مسلمان کی تلاش رہی تھی جو اسلام کے متعلق ہمارے اعتراضات کا جواب دے سکے اس لئے جانتے ہوئے بھی کہ مولوی عبدالشکور صاحب محض ایک تھرڈ کلاس ملّاں ہیں ہم نے انہیں کئی بار للکارا کہ وہ مسافر کے مضامین کا جواب دیں مگر ہماری آواز سنتے ہی مولوی صاحب نے شیرے کے مٹکے میں ایسی ڈبکی لگائی کہ گویا کہیں تھے ہی نہیں چنانچہ اس امر کا آپ خود بھی اپنے رسالہ النجم مورخہ ۲ و ۱۲ جولائی میں بدیں الفاظ اقرار کرتے ہیں کہ پنڈت صاحب بہت دنوں سے چاہتے ہیں کہ النجم کے مخاطب بنیں لیکن النجم میں کبھی اس طرف التفات نہیں کیا گیا۔

اور التفات فی الحقیقت کیا بھی کیسے جا سکتا تھا کیونکہ یہاں تو ساری شیخی تمام ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ مولوی صاحب چشم خود دیکھ رہے تھے کہ جب حق کے مقابل مولوی ثناء اللہ جیسے قابل شخصوں تک کو نیچا دیکھنا پڑا ہے تو یہ تو بیچارے کس گنتی میں ہیں" (مسافر آگرہ ۲۵ ستمبر ص۴)

زبان کیسی شستہ اور قلم کیسا شائستہ ہے اللہ اکبر لطف یہ کہ بقول ناصح ہم سے یہ بتاتا بابو جی آپ جناب مولوی عبدالشکور صاحب فاضل لکھنوی کے حق میں لکھتے ہیں:

"مولوی عبدالشکور صاحب کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ان کی گالی گلوچ کا مطلق ڈر نہیں مانتے کیونکہ وہ لکھنؤ میں رہتے ہیں جہاں کی بھٹیاریاں اس فن میں طاق ہیں (۲۵ ستمبر)

ہم حیران ہیں کہ ایسے لوگ اپنے ناظرین کی اتنی حق تلفی کیوں کرتے ہیں کہ ایک تو ان سے مطالبات وصول کیے دوم ان کو واقعات غلط پہنچا دیئے ہم اور ثناء اللہ صاحب بدستور تیار ہیں چاہیں تو ہم اپنے مخاطب پیدا کر سکتے ناظرین کو ان سے بدگمان کریں حالانکہ اصلیت یہ ہے کہ۔

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ

ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی دو حیثیتیں

عرصہ سے یہ سوال زیر بحث تھا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کبھی امتی بنتے ہیں اور کبھی نبی اس سوال کو ہمارے لائق دوست منشی قاسم علی صاحب مدیر الحق دہلی نے چشم زدن میں حل کر دیا جسکے لئے ہم اور دیگر معترضین آپکے مشکور ہیں آپ نے کیا اچھا نکتہ (بلکہ لطیفہ) نکالا ہے لکھتے ہیں:

"حضرت اقدس کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں ایک امتی کی دوسری نبی کی۔ امتی کی حیثیت ابتدائی ہے اور نبی کی شان انتہائی۔ حضرت صاحب نے امتی ہوکر جو زمانہ گذارا ہے وہ غلام احمد اور مریم بن کر گذارا ہے اس سے ترقی پا کر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم بنے ہیں جس زمانہ میں آپ

ہم تو اس اردو کو بوجہ پنجابی ہونے کے سمجھنے سے قاصر ہیں شائد آگرہ والے سمجھ سکیں۔ (اہلحدیث)

ناظرین کو یاد ہوگا منشی صاحب موصوف نے ایسا [illegible]

[illegible]

غلام احمد تھے اس وقت احمد نہ تھے اور جب تک آپ مریم تھے تب تک ابن مریم نہ تھے۔ ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تب آپ غلام احمد نہ رہے۔ اور جب آپ ابن مریم بن گئے تب آپ مریم نہ رہے یہ ایک دقیق نکتہ ہے جو خدا نے مجھے سمجھایا۔ اور حضرت صاحب نے بھی اپنی ان حیثیتوں کا ضمیمہ براہین حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹ میں ذکر کیا ہے جو اس طرح ہے ا۔

"(۱) خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے ایک میرا نام امتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے دوسرا میرا نام ظلی طور پر نبی رکھا گیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا ... میں امتی بھی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں۔ صفحہ ۱۸۸۔ اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا" صفحہ ۱۸۹۔

(۲) ایک زمانہ مجھ پر صرف مریمی حالت کا گذرا[1] اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں ایک روح پھونکی گئی اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی" صفحہ ۱۸۹"

(اخبار الحق دہلی ۱۸ ستمبر ۳۴ء)

اہلحدیث۔ گو صوفیائے کرام نے مختلف قسم کی حیثیات کا ذکر کیا جہاں فرمایا ہے ؎

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
چوں بگوئیش گو بپر اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

لیکن منشی صاحب کی حیثیات ان حیثیات سے بہت بڑھ چکی ہوئی ہیں ان حیثیات کے ماننے میں ہمیں کوئی تامل نہیں خصوصاً مریم اور ابن مریم کی حیثیت تو اس قابل ہرگز نہیں کہ دونوں ایک وقت میں جمع ہو سکیں کیونکہ مریمیت صفت تانیث ہے اسی لئے مرزا صاحب جن دنوں مریم تھے آپ کو حسب قانون قدرت حمل بھی ہوا تھا (ملاحظہ ہو رسالہ کشتی نوح صفحہ ۴۷ سطر ۱) مگر جب آپ ابن مریم بنے تو حمل کے دن جاتے رہے۔

لیکن احمد اور غلام احمد کی تفریق ہماری سمجھ میں ہرگز نہیں آئی کیونکہ مرزا صاحب کی تصنیفات اس دعوے کے خلاف ہیں جو منشی قاسم علی صاحب نے کہا ہے کہ جب تک احمد نہ بنے تھے غلام تھے اور جب احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے اس لئے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ اخیر پر اپنا نام یوں لکھا ہے "راقم مرزا احمد" یہ کتاب ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں چھپی ہے حالانکہ اپنی سب سے آخری تصنیف چشمہ معرفت کے اخیر میں اپنا نام "مرزا غلام احمد" لکھا ہے اور یہ کتاب ۱۹۰۸ء میں چھپی ہے ان دونوں کتابوں میں قریباً ۲۲ سال کی مدت کا فاصلہ ہے تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا خاتمہ غلامیت پر ہوا ہے احمدیت پر نہیں درمیان میں جو بسہو و نسیان ان سے احمدیت کا دعوے ہوا جس پر مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کو یہ کہنے کی نوبت آئی ؎

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا

تو اخیر پر وہ متنبہ ہو کر اس دعوے سے رجوع کر گئے یا ممکن ہے ہمارے مرقومہ فارسی اشعار پر عمل کیا ہو۔ بہرحال قصہ مختصر منشی قاسم علی صاحب کی تحقیق قابل داد ہے گو چنداں معقول اور مقبول نہیں۔

شیریں کلامی

سیالکوٹ کے معمر "عصر جدید" نے قادیانی مشن کی بابت ایک نوٹ لکھا تھا جس کا جواب لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے دیا جو قابل دید ہے۔

عصر جدید بابت [illegible] اقتباس

قادیانی جماعتوں میں خانہ جنگی جاری ہے ۵۔ اخبار صاحبزادہ بشیر محمود کے طرفدار ہیں اور ایک اخبار (پیغام صلح لاہور) خواجہ کمال الدین صاحب وکیل (حال مشنری لندن) اور مولوی محمد علی ایم اے کا حامی اور مرزا غلام احمد کے فرزند کی خلافت کا منکر ہے ہر فریق دوسرے پر رکیک الزامات لگاتا ہے قادیانی جماعت جو تقریباً کل احمدی فرقے کی پیشوا ہے کہتی ہے کہ خلافت اور قدرت ثانیہ کو نہ ماننا خود مرزا صاحب کا انکار اور کمال گمراہی اور نفاق ہے۔ لاہوری احمدی کہتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کو مرزا صاحب کی کسی وصیت کے ذریعے خود ایک مرکزی انجمن کی اطاعت کرنی چاہئے خلافت ختم ہو گئی لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے مرزا سید علی محمد باب شیرازی کے اصلی یا فرضی لیکن بابیوں کے مشہور اور مسلم (وصیت) نامے کی تقلید میں قدرت ثانیہ کی جو پیشگوئی کی تھی اور جس میں اپنے زمانے کے دعاوی کو اپنے فرزند کے وقت میں پورا ہونا بیان کیا ہے لاہوری احمدی اسکو بھولتے جاتے ہیں دوسرا بڑا اختلاف یہ ہے کہ لاہوری احمدی صاحبزادہ صاحب (خلیفہ ثانی فضل عمر قدرت ثانیہ) پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ صاحبزادہ کہتے ہیں کہ بے شک وہ کافر بالمسیح ہیں اور ایک نبی یا رسول کے منکر ہیں۔ لاہوری احمدی فرماتے ہیں کہ بیشک مرزا رسول نبی اور ہادی اور مجدد ضرور تھے مگر ان کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا گمراہ ضرور ہو جاتا ہے ہم ان نازک اختلافات کی قدر کرنے سے بالکل ناقابل ہیں اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ عام مسلمانوں کو کفر کے فتاوے سے بچانے کی لاہوری جماعت کو یہ جدید فکر کیوں پیدا

[1] مریم ہونے کے زمانہ میں مرزا صاحب کو حمل بھی ہوا تھا (رسالہ کشتی نوح ص۴۷ سطر ۱) (اہلحدیث)

اور جانا ہے کہ

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو تو خدا کے ہاں اس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں ہوگا۔

ظاہرا ان آیات کے پڑھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اصلی دین اسلام ہے مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلام کے معنے کیا ہیں اور انسان اسلام کو کس طرح پا سکتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ انسان میں تین قوتیں ہیں اول قوت نطق جس کو قوت ادراک اور قوت علم بھی کہتے ہیں دوم قوت غضب سوم قوت شہوت۔ قوت علم کے افراط کو جربزہ اور قوت غضب کے افراط کو تہور اور قوت شہوت کے افراط کو شرہ و فجور کہتے ہیں اور تینوں کے مجموعہ کو ظلم بولتے ہیں۔ ظلم سے مکر اور فریب اور کینہ اور خبث باطن اور کبر اور شیخی اور بے رحمی اور غصہ سے جلنا اور عجب اور حرص اور بے حیائی اور اسراف اور خیال پر کم خرچی اور بخل اور ریا اور بے حمیتی اور فحش اور لغو اور حسد اور شماتت اور فقراء کو ذلیل جاننا پیدا ہوتا ہے۔

قوت علم کے تفریط کو حمق اور قوت غضب کی تفریط کو جبن اور قوت شہوت کی تفریط کو جمود اور تینوں کے مجموعہ کو جفا کہتے ہیں۔ جفا سے ناتجربہ کاری اور خواری اور ذلت اور خوف اور خست اور پست حوصلگی اور جلدی منقبض ہونا پیدا ہوتا ہے۔

قوت علم کے اعتدال کو حکمت اور قوت غضب کے اعتدال کو شجاعت اور قوت شہوت کے اعتدال کو عفت کہتے ہیں اور تینوں کے مجموعہ کو عدالت کہتے ہیں۔ عدالت سے حسن تدبیر اور تیزی ذہن اور رائے صائب اور دقائق اعمال اور نفس کے پوشیدہ آفات کا معلوم کرنا اور دلیری اور کرم اور شہامت اور جوانمردی اور تواضع اور علم اور استقلال اور غصہ کا فرو کرنا اور وقار اور سخاوت اور حیا اور صبر اور چشم پوشی اور قناعت اور تقوے اور عالی حوصلگی اور لطافت اور سلامت طبع ہونا پیدا ہوتا ہے۔ عدالت کی چودہ شاخیں ہیں (۱) صداقت۔ صادق محبت کا نام ہے جس میں خود غرضی کی بھی کچھ آمیزش نہ ہو اور دوست کو اپنے نفس پر ترجیح دی جائے (۲) الفت تدابیر معاش میں دوستوں سے باہم متفق الرائے ہونا (۳) وفا۔ غمخواری پر قائم رہنا اور شریکوں کے اپنے وعدوں کی محافظت کرنی (۴) تودد ہم جنسوں کو ایک دوسرے کی دوستی طلب کرنی (۵) مکافات۔ احسان کا احسان کے ساتھ یا احسان سے بھی زیادہ کے ساتھ مقابلہ کرنا (۶) حسن شرکت۔ معاملات میں عدل کی رعایت کرنی (۷) حسن قضا پشیمانی نہ کرنی اور احسان نہ جتلانا اور بدلہ نہ مانگنا (۸) صلہ رحم نیک کاموں میں قرابت داروں کا شریک ہونا (۹) شفقت لوگوں سے مکروہ ہٹانے کی طرف ہمت مصروف کرنا (۱۰) اصلاح جھگڑوں میں لوگوں کے درمیان توسط کرنا تاکہ انکے (جھگڑے) رفع کرے (۱۱) توکل جس بات کو قوت بشری نہ پہنچ سکتی ہو اس کی سعی ترک کرنی (۱۲) تسلیم۔ خدا کا امر ماننا اور جو بات موافق طبع نہ ہو اس میں اعتراض ترک کرنا (۱۳) رضا بمصیبت آدمی پر آوے یا جو چیز کسی سے فوت ہو جائے بلا تغیر اس پر نفس کا خوش ہونا (۱۴) عبادت اللہ اور اہل اللہ کی تعظیم کرنی۔

ظلم اور جفا سے جو اخلاق پیدا ہوتے ہیں اون کو رذائل کہتے ہیں اور عدالت سے جو اخلاق حاصل ہوتے ہیں اون کو اخلاق فاضلہ بولتے ہیں۔ جو لوگ افراط پر ہوتے ہیں انکا نتیجہ ہلاکت ہی ہے خواہ جلدی یا دیر سے ہو جیسا کہ عاد و ثمود اور فرعون اور رومیوں کے حال سے ہویدا ہے۔ تفریط کا ثمرہ ذلت ہے جیسا کہ افریقہ اور امریکہ اور دیگر جزائر کے وحشی اقوام اور ہندوستان کے ارذل اقوام مثل چوہڑا و چمار وغیرہ کے حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔ عدالت کا ثمرہ عزت اور اقبال ہے۔ پس سوال طلب امر یہ ہے کہ افراط اور تفریط کے اسباب کیا ہیں اور عدالت حاصل کرنے کے کیا اسباب ہیں۔ اسکے لئے خدا نے رسول مبعوث کر دیئے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں خدا کے اذن سے ایک شریعت قائم کر دی۔ شریعت کے دو جزو ہیں ایک اصل یعنی اپنے خالق کا قائل ہونا اور اس کے احکام کو ماننا دوم فرع۔ یعنی طریق عبادت وغیرہ مقرر کرنا۔ احکام دو قسم ہیں۔ ایک کرنا۔ جیسا نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا روزہ رکھنا اور حج کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس دوم کسی کام سے باز رہنا جیسا قتل نہ کرنا شراب نہ پینا سرقہ نہ کرنا زنا نہ کرنا جوا وغیرہ نہ کھیلنا شریعت کی دو شاخ ہیں۔ ایک نصیحت پر چلنا اس کو ظاہر شریعت کہتے ہیں ایک عزیمت پر چلنا اس کو طریقت اور حقیقت شریعت کہتے ہیں پس جو کوئی شریعت یا طریقت پر چلتا ہے اس کو عدالت حاصل ہوتی ہے اسی کو اسلام کہتے ہیں اور اسی کو فطرۃ بھی بولتے ہیں اعتدال بھی یہی کہلاتا ہے جو کوئی شریعت اور طریقت پر نہیں چلتا وہ یا تو افراط کی طرف مائل ہو جاتا ہے جو آخر کار ہلاک ہو جاتا ہے یا تفریط کے گڑھے میں جا پڑتا ہے جو خوار و ذلیل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قوائے انسانی کا اعتدال پر رہنا اسلام اور دین اور فطرت ہے اور افراط اور تفریط پر رہنا ظلم اور بدبختی ہے اور یہی اسلام کے معنے ہیں۔ اب ہم یہ ذکر کرتے ہیں کہ روئے زمین پر کون کون لوگ آباد ہیں اور اون کی کیا کیا حالت ہے اور مسلمانوں کے تنزل کا باعث کیا ہے۔

دنیا میں کل دو قسم کے لوگ آباد ہیں ایک وحشی دوم مہذب یا ایک جاہل اور دوم عالم وحشی جیسے وسط افریقہ یا مکسیکو یا برازیل یا نامعلوم یا معلوم جزائر کے اصلی باشندے یا ہندوستان کی ارذل قومیں جیسے چوہڑا چمار وغیرہ یہ لوگ بحالت موجودہ انعام بصورت انسان بلکہ انعام (چارپاؤں) سے بھی گئے گذرے ہیں اور کسی کام کے نہیں دوم مہذب وہ جو وحشیوں کے علاوہ ہیں وہ بھی دو طرح ہیں ایک وہ خالق کے قائل دوسرے وہ خالق کے قائل نہیں۔

جو خالق کے قائل نہیں اون میں دہریہ نیچریہ

وغیرہ شامل ہیں جو خالق کے قائل ہیں وہ کئی فرق ہیں۔ ایک فرقہ وہ ہے جو کہتے ہیں کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے تابع ہیں اور وہ یہودی کہلاتے ہیں یہ لوگ بہت حریص ہوتے ہیں اور دنیاوی مال و متاع کی خاطر بہت رذیل کام کرتے ہیں اور شریعت موسوی کی بالکل پابندی نہیں کرتے یہ لوگ تقریباً بے دین ہیں اور ذلیل ہیں۔ بحالت موجودہ ان کی درستی کی امید کم ہے دوم فرقہ عیسائی صاحبان ان کی اخلاقی باتیں انجیل میں اور احکام عہد نامہ عتیق میں ہیں مگر انہوں نے حرام حلال و احکام کو باطل بالائے طاق رکھا ہے اسلئے بسبب کثرت مال و متاع دنیاوی و عدم تعمیل شریعت افراط کی طرف جھک گئے ہیں اگر شریعت کی پیروی نہ کریں اور اعتدال کو نہ آویں تو سخت خطرہ ہے خدا رحم کرے سوم فرقہ برہمن مسلم ہے یہ لوگ بھی حد اعتدال پر نہیں جو دنیاوی ہیں وہ بالکل دنیاوی ہیں جو روحانی ہیں انہوں نے دنیا کا کام بالکل ترک کیا ہے اور یہ خلاف فطرت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیس الرجل رجل الدنیا اور رجل الآخرت بل الرجل رجلہما وہ مرد مرد نہیں ہے جو صرف دنیا کا ہو جاتا ہے یا صرف آخرت کا بلکہ مرد وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کا کام کرے۔ چوتھا فرقہ زرتشتیوں یا پارسی یا مجوسیوں کا ہے یہ لوگ بالکل دنیاوی ہوگئے ہیں اور ستارہ پرستی اور آتش پرستی وغیرہ توہمات میں گرفتار ہیں اور وہ شمار میں بھی کم ہیں۔ پانچواں فرقہ ہے بدھ مذہب کا ان کے اصول چونکہ بیجا اور تغیرانہ تھے اسلئے قابل تعمیل نہ رہے۔ مذہب بدھ کے متبعین مذہب سے بالکل لاپرواہ ہوگئے ہیں۔ چھٹا فرقہ پیروان حکیم کنفیوشش کا ہے ان میں بھی بجز وہم اور بت پرستی کے اور کچھ باقی نہیں ہے۔ ساتواں فرقہ مسلمان ہیں۔ قرآن مجید ہی میں ان کا نام مسلمان ہے اور ابراہیم خلیل اللہ نے جن کی ملت کے یہ پیرو ہیں ان کو مسلمان نام کر کے بلایا ہے۔ یہ فرقہ اول اول میں راستی اور صداقت پر قائم رہا مگر

تقریباً ایک صدی سے اس میں بھی ضعف آگیا ہے اور جہاں جہاں مسلمان ہیں وہاں وہ بے قرار اور بے چین ہیں اس بے آرامی اور بے چینی کا باعث یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنا فرض منصبی چھوڑ دیا ہے اور جس قوم کی رئیس کہلانے لگے ہیں جو وہ جدا افراد کو پہونچی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی حفاظت یا تو حکومت سے ہوتی ہے یا علمائے عظام اور صوفیائے کرام سے کیونکہ علماء اور صوفیا انبیاء کے وارث ہوتے ہیں العلماء ورثۃ الانبیاء حدیث نبوی ہے مثلاً جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا اور حوّا سے آپ کی شادی کی اور آپکی اولاد ہونی شروع ہوئی اور وہ بہت کثرت سے ہوئی تب اون میں سے ہر ایک نے چاہا کہ اپنی رائے سے اپنا طریقہ جداگانہ بنائے اور ان میں اختلاف ہوگیا یہانتک کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور سب نے اپنی رائے سے نیا مذہب ایجاد کیا تب اللہ تعالیٰ نے آدم کو خلیفہ بنایا اور علم شریعت دیا تب سب لوگ آدم علیہ السلام کے سبب سے شریعت کے غلام ہوئے اور آدم کی اولاد سے اختلافات اٹھ گئے اور شریعت کی پابندی کرنے لگے۔ جب آدم علیہ السلام وفات پاگئے تب شیث علیہ السلام لوگوں کو شریعت کی طرف بلانے کھڑے ہوئے جس نے اُن کی اطاعت کی اوس نے نجات پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا بعد اس کے ہر قوم میں خدا نے رسول ارسال فرمائے اصول میں تمام انبیاء متفق ہیں فروع میں اختلاف رہا چنانچہ آدم علیہ السلام پر جو شریعت نازل ہوئی اسی پر اُن کی اولاد ان کے بعد قائم رہی یہانتک کہ نوح علیہ السلام رسول ہوئے اونہوں نے اس شریعت کی تجدید کی اور بعض فروعات کو بدل دیا اور بسبب اپنی قوم کے ضروریات کے نئے نئے قواعد مرتب کئے۔

پھر ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے اور شریعت قائم کی اور بعض کیفیات اور کمیات میں تغیر اور تبدل کیا ایسے ہی موسےٰ علیہ السلام نے کمی اور زیادتی کی۔ اسی طرح محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے اپنی امت کو خدا کی طرف بلایا روزہ کا حکم موسوی شریعت کے مطابق دیا اور بیت اللہ کے حج کا حکم اس طریقہ پر دیا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے قائم کیا تھا بلکہ اکثر امور میں ملت ابراہیمی کی پیروی کی قبلہ کا جہت بھی بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے جدا جدا قواعد مقرر فرمائے آنکے بعد حضرت عثمان غنی نے شریعت کی خدمت کی اور قرآن مجید کو جمع کر کے ایک مصحف تیار فرمایا اور اس کے بے شمار نسخے تمام ملک میں بھیجے چنانچہ اب تک عثمانی مصحف مروج ہے اور مال زکوٰۃ کو جو اب تک بیت المال میں داخل ہوتا تھا بیت المال میں داخل ہونا بند فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ بطور خود مستحقین کو دیا کریں۔ حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت خانگی جھگڑوں میں بسر ہوئی۔ اور شریعت کی تجدید یا ترمیم کی طرف کم توجہ ہوئی۔ اسی طرح حضرت حسن کی خلافت چند روزہ تھی اس لئے وہ بھی کچھ نہ کر سکے۔ بعد ازاں خلافت بنی امیہ میں منتقل ہوئی اور حکومت خلافت سے سلطنت میں تبدیل ہوگئی سلطنت بنی امیہ میں شریعت کا کام علماء کے متعلق ہوا اور ائمہ عظام اور مجتہدین کا دور شروع ہوا۔ اس وقت امام ابو حنیفہ کوفی اور ان کے شاگرد رشید محمد اور ابو یوسف نے جو جو اجتہاد کئے محتاج بیان نہیں۔ امام محمد شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور ثفیان ثوری وغیرہ نے بھی کچھ کسر نہ چھوڑی جب مسلمان متفرق فرق ہوگئے تو بعض علماء مثل محمد بن اسمٰعیل بخاری اور امام مسلم اور امام ترمذی اور ابی داؤد اور ابن ماجہ اور امام بیہقی وغیرہ نے لمبے لمبے سفر اختیار کئے اور جہانتک ان سے ہوسکا تمام احادیث کو جمع کیا اور ان کو کتابت میں لاکر بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالیں اور اس طرح اسلام کی خدمت بجا لائے۔ خلافت بنو عباسیہ میں جب یونانی فلسفہ اور معقولات کا زور ہوا اور اس کی کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئیں اور بد اعتقادی وغیرہ سے اسلام کو نقصان کا خطرہ ہوا تو ابن عربی اور

ہوگئی ہے بعض سیاست والوں کا یہ خیال ہے کہ قادیانی گروہ کے محاصل خود اپنی جماعت سے کافی وصول ہو جاتے ہیں اسکو عام مسلمانوں کو خوش کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن لاہوری احمدی بہت کم ہیں لہذا انکو اپنے مشن کیلئے دوسرے فرقوں کا بھی رکھنا لازم ہے ورنہ در اصل اندر خانہ دونوں کے عقائد یکساں ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ لفظی تاویلات اور ایچ پیچ کو چھوڑ کر سب لوگ اپنا مطلب صاف صاف کہدیا کریں" (عصر جدید ۲۳ ستمبر)

لاہوری پارٹی کے اخبار میں اسکا جواب چھپا چکا ہے:

"میر ظفر کا اخبار عصر جدید اپنے پہلے جنم میں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایسا دشمن تھا جس سے انتہائی شدت مخالفت میں رکیک ترین حرکات سرزد ہوئیں اور اپنے وقار کے مصنوعی جامے کا ذرا بھی لحاظ نہ رکھ سکا۔ اب بھی وہ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کے وعظ سناتا اور اپنے آپ کو بڑا بردبار و فرزانہ ناصح جتاتا ہے لیکن سلسلہ احمدیہ کی عداوت میں جو نابینائی اسکو میسر ہو چکی ہے اس نے نیش زنی پر اس طرح آمادہ کیا کہ جس سے اس کی اندرونی حالت بے پردہ ہو گئی اس نادان سے کوئی پوچھے کہ ہمارے آپس کے اختلاف پر کچھ لکھنے کا حق تجھکو اسی حالت میں حاصل ہو سکتا تھا کہ تو دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ کوئی بات کہتا اس حالت میں نیک نیتی سے پیش کیا ہوا مشورہ اہل عقل کی نگاہوں میں بہر حال عزت کی نظر سے دیکھا جاتا۔ لیکن او نادان تو ہمارے اختلاف سے اپنے لئے خوش ہونے کا موقع تلاش کرتا اور مضحکہ اڑاتا ہے۔ کیا سچے بہی خواہان اسلام اور سمجھدار لوگوں نے تیری باریک اور دقیق ترین چالاکی لفظی تاویلات اور ایچ پیچ کی باتوں کو ان کی اصلی حالت میں نہ دیکھا ہوگا اور پھر تھوک نہ دیا ہوگا تیرے سیاست والوں کی سیاست اور لیاقت اہل بینش کی نگاہوں میں ہے اور وہ ان کی سیاست و لیاقت کی بساط کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں" (پیغام صلح ۳ ستمبر)

اہلحدیث — اس جواب کو معزز معاصر عصر جدید "بلیغ ملامتی" سمجھے تو اسکو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اخبار اس بزرگ کے مشن کا آرگن ہے جس کا طریق کلام یہ تھا کہ دنیا بھر کے علماء اسلام کو یوں مخاطب فرماتے تھے

"او مخذولات فرقہ مولویان"
(رسالہ انجام آتھم ص ۲۱)

ہاں خوشی کی بات ہے کہ یہی پیغام صلح چار روز بعد یوں رقمطراز ہے:-

اب وقت ہے کہ مسلمان واعظوں کی تمام تر کوششیں اسلام کا اصلی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں صرف ہوں (۷ اکتوبر)

سچ فرمایا: لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ۔

بقیہ

جہر آمین

(۲) و (۳) حنفیہ کی دوسری و تیسری دلیل حسب ذیل ہیں:-

سیوطی نے جمع الجوامع میں ابی وائل سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر و علی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ اور آمین جہر کے ساتھ نہ کہتے تھے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث (علاوہ ضعیف ہونے کے) موقوف ہے یعنی قول صحابی ہے اسلئے لائق حجت کے نہیں خصوصاً جبکہ صحیح مرفوع حدیث کے متعارض ہو جس کو ہم نمبر ۱۱ میں حضرت علی رضی ہی سے روایت کر آئے ہیں ؎

ہو مقابل کیا نگاہ ناز سے
برق کیا اور برق کی بنیاد کیا

(۴) چوتھی دلیل حنفیہ کی ذیل میں درج ہے:-

شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت میں ایک حدیث ابن مسعود رض سے نقل کی ہے کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے اعوذ، بسم اللہ، آمین، سبحانک اللہم وبحمدک۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت بلا اسناد ہے اسلئے کہ ابراہیم نخعی (حضرت امام ابو حنیفہ کے استاد) تک ہی یہ پہنچتی ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے کہ مروی ہے یہ قول کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے اعوذ بسم اللہ آمین ربنا لک الحمد روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی سے" اور ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جس کی ابتدائے سند میں سقوط یا انقطاع ہو معلق کہلاتی اور ضعیف و مردود شمار کی جاتی ہے ؎

مدعی ہم کو بلاتے ہیں تو آتے بھی نہیں
ایسے غیروں کے تو احسان اٹھاتے بھی نہیں

(۵) پانچویں دلیل حنفیہ کی قرآن شریف کی ذیل کی آیت کریمہ ہے:-

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (اپنے پروردگار کو تضرع اور خفیہ طور پر پکارو اور اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا)

حنفیہ کہتے ہیں کہ جب اس آیت میں آہستہ دعا مانگنے کا حکم ہے تو آمین (جو دعا ہے) کو آہستہ کہنا چاہئے اس کے جواب بہت ہیں مگر ہم یہاں بخوف طوالت چند ہی پر اکتفا کرتے ہیں:

اولاً عطاء (تابعی) کا قول ہے کہ آمین دعا ہے اسلئے قابل سند و حجت نہیں ثانیاً جب ہم ۲۳ حدیثیں ایسی پیش کر چکے ہیں جن سے واضح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زور سے آمین کہتے تھے تو اگر آپ آیت زیر بحث پیش کر کے یہ فرمائیں کہ آمین آہستہ کہنا چاہئے کیونکہ آمین دعا ہے جس کا مطلب (نعوذ باللہ) یہ ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھے نہ تھے اور حنفیہ سمجھ گئے ہیں ؎

تجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ثالثاً اگر ہم مان بھی لیں کہ آمین دعا ہے تب بھی ہمارا ہی مطلب حاصل ہوگا کیونکہ بخاری نے ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ آیت کریمہ وَلَا تَجْهَرْ

يُصَلِّ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۔ دعا کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اور اس میں یہ حکم ہے کہ دعا کو نہ بہت زور سے نہ بہت آہستہ بلکہ میانہ آواز سے مانگنا چاہیے۔

وانیاً اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ اُدْعُوا رَبَّكُمْ سے مراد ایسی آہستگی ہے جس میں آواز ہی نہ نکلے تب بھی آمین اس سے مستثنیٰ رہے گی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی دعائیں جہری مانگی ہیں اور آمین بھی جہر سے کہی ہے اگر اُدْعُوا رَبَّكُمْ سے مراد بالکل اخفا ہوتا تو آپ کوئی دعا جہر سے نہ کرتے مگر آپ نے ایسا نہ کیا چنانچہ صاحب سنن نے ایسی بہت سی روایتیں نقل کی ہیں جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے فرمایا اور صحابہ نے انکو سنا مگر ہم انکو یہاں بخوف طوالت قلم انداز کرتے ہیں۔

خامساً حنفیہ کا یہ استدلال کہ آیت کے مقابلہ میں حدیث پیش کرنی چاہیے کیونکہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں مگر افسوس کہ حنفیہ اس قاعدہ پر قائم نہ رہے چنانچہ چند مثالیں ذیل میں درج ہیں:۔

(الف) قرآن شریف میں ہے کہ پانچوں نمازیں اپنے اوقات معینہ پر پڑھی جاویں تو پھر کیوں احناف مزدلفہ میں مغرب و عشا جمع کرتے ہیں یعنی آیت قطعی ہوتے ہوئے حدیث ظنی پر کیوں عمل ہو رہا ہے۔

(ب) قرآن شریف میں حکم ہے کہ اے مسلمانو! جب نماز جمعہ کے لیے ندا کی جائے تو اللہ کی یاد کی طرف جلدی سے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یعنی اس میں جملہ مسلمانوں کو جمعہ پڑھنے کا حکم ہے مگر حدیث میں ہے کہ جمعہ غلام۔ عورت۔ مریض۔ لڑکے پر واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے کہ اندھے پر بھی جمعہ نہیں پھر آیت ہوتے ہوئے حدیث ہی پر نہیں بلکہ قول امام پر کیوں عمل فرمایا جا رہا ہے۔

(ج) قرآن شریف میں حکم ہے کہ جب نماز کو کھڑے ہونے لگو تو وضو کر لیا کرو مگر صحیح مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن کئی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور حنفیہ کا بھی اسی پر عمل ہے پھر فرمائیے کہ یہ کس قاعدہ کے بموجب ہے۔

غرضکہ بہت سی ایسی مثالیں ہیں جن میں حنفیہ نے اس قاعدہ کے خلاف کیا ہے ؎

جیسا دن سے چلے نہ لٹے نہ ٹلیں گی
نہ ایسا کرینگے نہ ویسا کریں گے

آخر میں ہم اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ زور سے آمین کہنے کا مذہب قوی ہے کیونکہ

(۱) اسکی تائید ۲۳ احادیث بقیہ اصحاب سنن سے ہو رہی ہے۔

(۲) اکثر اہل علم صحابہ تابعین و تبع تابعین اسی کے قائل ہیں۔

(۳) امام شافعی اور امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے

(۴) جملہ اصحاب سنن بھی اسی طرف گئے ہیں کیونکہ سب نے "باب الجہر بالتامین" ہی باندھا ہے

(۵) جملہ اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے

تو گویا سواد اعظم اسی طرف ہے اور ہمکو سواد اعظم کی اتباع کا حکم ہے اور حنفیہ نے سواد اعظم کو چھوڑ دیا ہے حالانکہ انکی دلائل گنتی کی پانچ ہیں اور وہ بھی سب کے سب ضعیف جیسا کہ ہمارے اوپر کے بیان سے واضح ہو گیا ہوگا ؎

ناز و کرشمہ عشوہ و انداز اور ادا
ہیں اک طرف ہوں اپنے ستمگار کا شکار

لہٰذا اے حنفی بھائیو جنکو اللہ تعالےٰ نے انصاف اور علم اور عقل دیئے ہیں اسکو پڑھکر صحیح حدیث پر عمل کر لیجئے زور سے آمین کہنا شروع کر دو تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اتباع ہو جاوے جو فرض ہے اور تقلید بھی پوری پوری ہو جائے کیونکہ امام ابوحنیفہ رح ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جب حدیث صحت کو پہونچ جائے بس وہی مذہب میرا ہے

راقم العاجز

عبد الحمید الہادی از حیدرآباد دکن۔

اسلام کے معنی

از نظام المشائخ

خدا تعالےٰ فرماتا ہے إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

دین (حق) تو خدا کے نزدیک یہی اسلام ہے اور (بس) اور اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) نے جو (دین حق سے) مخالفت کی تو (حق) بات معلوم ہونے کے بعد (کی اور) آپس کی ضد سے (کی) اور جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو تو اللہ کو (اس سے) حساب لیتے (اور اسکو نافرمانی کی سزا دیتے) کچھ دیر نہیں لگتی (اے پیغمبر اگر (اہل کتاب) اس پر بھی تم سے حجت کریں تو ان سے کہدو کہ میں نے تو خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا (یعنی اسلام لے آیا) اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (انکا بھی یہی حال ہے) اور (اے پیغمبر) اہل کتاب اور (عرب کے) جاہلوں سے کہو کہ تم بھی اسلام لاتے ہو؟ (یا نہیں) پس اگر اسلام لے آئیں تو بے شک راہ راست پر آ پڑے اور اگر منہ موڑیں تو (اے پیغمبر) تم پر (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور اللہ بندوں کے (حال) کو خوب دیکھ رہا ہے"

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا (کسی اور دین) کی تلاش میں ہیں۔ حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور (جو لوگ) زمین میں ہیں خواہ ناچار اسی کے حکم بردار ہیں اور اسی کی طرف سب

حسنرم اور ابن رشد نے علم کلام ایجاد کیا اور ابو شکور سالمی وغیرہ نے عقاید کی کتابیں لکھیں اور اس طرح شریعت کو رونق دی جب مسلمانوں نے بہت ترقی کی اور دنیاوی امور میں افراط کی طرف مائل ہونے تو جنید بغدادی اور حسن بصری اور بایزید بسطامی اور شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے صوفیائے عظام نے تزکیہ نفس اور صفائی قلب اور افراط و تفریط سے بچنے کے لئے کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کو ہلاکت سے بچایا۔ اکثر زہاد صلحا اور صوفیا اہل پیشہ ہوا کرتے تھے اپنا کام بھی ساتھ ساتھ کرتے تھے اور تبلیغ دین اور احیاء سنت میں رات دن مصروف رہا کرتے تھے۔ بعض اولیاء نے اپنا وطن عزیز چھوڑ کر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوئی چین کی طرف کوئی افریقہ کوئی جاوا سماٹرا کی طرف کوئی ہندوستان کی طرف چلے آئے اور اس طرح تمام روئے زمین پر دین کو پھیلا دیا۔ اسلام کی ترقی صرف علماء اور صوفیا کی برکت سے ہوئی سلطنت ہمیشہ اسلام کے واسطے نقصان دہ ثابت ہوئی ہے چنانچہ یہ حال تاریخ سے بوجہ اتم ظاہر ہے۔ مسلمانوں کو یہ نہ چاہیئے کہ سلطنت قائم کریں۔ انکو چاہیئے کہ سلطنتوں کو مسلمان بنادیں غرضیکہ ہر عالم ہر فقیہ ہر متکلم ہر صوفی بجائے خود اسلام کی ترقی میں کوشاں رہا کرتا تھا۔ خیر۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ یہ لوگ تھے (اپنے وقتوں میں) جو گذرے انکا کیا انکو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گزرے تم سے اس کی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ اب بھی اگر علماء عظام اور صوفیائے کرام بلکہ ہر مسلمان اپنا اسلامی منصب اختیار کریں۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ میں سعی کریں خواہ وہ مسجد میں ہو خواہ خانقاہ میں خواہ وہ ہل چلاتا ہو خواہ وہ دفتر میں محرر ہو خواہ فوج میں افسر یا سپاہی مگر وہ مسلمان ہو تبلیغ اس کا کام ہو بحث و مناظرہ سے پرہیز ہو جو کچھ کرانا ہو پہلے اس کا نمونہ بنکر اپنے اخلاق اور علم سے لوگوں کو مشتاق کرے ایک مبلغ ایک مسلمان کے لئے توپ و تفنگ کی کچھ ضرورت نہیں۔ خدا اس کا ناصر و مددگار ہوتا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔ اگر تم خدا کی نصرت کروگے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور ثابت قدم رکھے گا۔ اب بھی وقت ہے کچھ گیا نہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام کو غریب ہی لوگوں نے رونق دی ہے اور پھر بھی غریب ہی لوگوں سے رونق پائیگا۔

(حاجی) حمد اللہ کاکا خیل (رئیس)
میاں گڑھی ضلع پشاور۔

رضائیہ پارٹی کے واعظ صاحب کے افتراؤں کا انکشاف اور جواب

حضرات ناظرین! آپکو یاد ہوگا کہ قبل اس کے خاکسار نے رضائیہ پارٹی کے واعظ صاحب کا طرز وعظ اہلحدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۲۱ء میں اظہار کیا تھا۔ اور ارادہ تھا کہ اون افتراؤں کے جوابات بھی شائع کردیجاویں کہ جو واعظ صاحب نے اہلحدیث پر چسپاں کئے تھے۔ مگر بوجہ مشاغل کثیرہ اتفاق نہ ہوا آج اون افتراؤں کے جوابات ہدیہ ناظرین ہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ واعظ صاحب نے جو افترا باندھے ہیں وہ کوئی ایسے جدید نہیں۔ اگرچہ یہ بھی ہوتے تو ایسا تعجب نہ تھا کیونکہ رضائیہ پارٹی افترا پردازی میں خاص مہارت رکھتی ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ روز ازل سے ہی اس کے حصہ میں آچکا ہے تو بجا ہے۔ مگر نہیں وہی افترا ہیں کہ جنکے جوابات بارہا اہلحدیث کیطرف سے شائع ہوچکے ہیں۔ لیکن فرقہ رضائیہ و دیگر واعظان عمدا اپنی عادت قدیمہ سے انہیں افترا مردودہ کا اعادہ کرکے عوام الناس کو اہلحدیث سے بدظن ہی نہیں بلکہ سخت متنفر کرا دیتے ہیں۔ نیز خاکسار کو ان مردودہ افتراؤں کے جوابات شائع کرانے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ مگر جب دیکھا گیا کہ عوام الناس کی حالت تو کیا بلکہ خواص بھی اہلحدیث سے بدظن ہوکر متنفر ہونے لگ گئے تو جوابات شائع کرنا ہی ضروری سمجھا گیا۔ گو اس میں ناظرین کی تضیع اوقات اور سمع خراشی ضرور ہے۔ مگر ایسے لوگوں کے مقابلہ سے خاموش رہنا بھی صورت جہالت ہے۔ اسلئے اہل بدعت کے زعم کو توڑنا ہی ضروری سمجھا۔ لہذا آمدم بر سر مطلب۔

(۱) بڑا بھاری افترا واعظ صاحب فرماتے ہیں کہ وہابی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو کار ہیں۔

جواب۔ بہت خوب ؎

آنکھیں اگر بند ہی ہیں تو پس دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اول ہم واعظ صاحب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے زعم باطل میں وہابی سے کون لوگ مراد رکھتے ہیں۔ اگر اہلحدیث ہیں۔ تو یہ اونکی غلطی ہی نہیں بلکہ سخت جہالت ہے۔ کیونکہ قاعدہ عام ہے۔ کہ ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہر ایک شخص جس کسی بزرگ یا امام کا معتقد و مقلد ہوگا ضرور اسی کے اقوال اپنے دعوے کی تائید میں پیش کریگا۔ جیسا کہ مقلدین ائمہ اربعہ اپنے اپنے امام کے اقوال اپنے دعوے کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ تو یہ دلیل اون کے مقلد ہونے کی مانی جاتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی صورت ہے کہ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ بناءً علیہ اہلحدیث کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے دعوے کی تائید میں کس کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اور قابل عمل و لائق حجت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اہلحدیث اپنے ہر ایک دعوی میں قرآن و حدیث سے دلیل لیتے اور پیش کرتے ہیں اور اسی میں اپنی فلاح و بہبودی سمجھتے ہیں اور اسی پر فخر کرتے ہیں ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

(باقی آئندہ) خاکسار محمد سلیمان۔ شہر کوٹ

فتاوے

اطلاع ہر ایک سوال کے ساتھ ایک پیسہ غریب فنڈ کے لیے آنا چاہیے ضروری ہے اسلئے اس کا خیال رکھنا چاہیے

س نمبر ۱۹۲ - ایک رنڈی بالغہ لڑکی مسلمان ہوکر اپنا نکاح آپ بغیر شرکت باپ بھائی کے کرلے جائز ہے یا نہیں۔ (احمد اللہ از جھجگاؤں ملک برما)

ج نمبر ۱۹۲ - کرسکتی ہے باپ اس کا کافر ہے کافر کو مسلمان لڑکی پر ولایت نہیں ہے۔

س نمبر ۱۹۴ - جبکہ میت تو سنتے نہیں تو بعد دفن کے اذان کیوں پڑھی جاتی اور السلام علیکم یا اہل القبور کیوں کہا جاتا ہے؟ (از وزیرآباد)

ج نمبر ۱۹۴ - اذان دینا تو صحیح نہیں ہاں اہل القبور کو اسلئے کہا جاتا ہے کہ کہنے والے کے نفس کو ہدایت ہو کہ یہ لوگ بھی ہم سے اور ہم ان سے مخاطب ہوا کرتے تھے۔ جو آج جواب نہیں دیتے ورنہ دراصل مقصود سنانا نہیں عالم ارواح میں انکو اطلاع ملجاتی ہے تو جواب دیتے ہیں۔

س نمبر ۱۹۵ - جو شہید ہوتے ہیں وہ ہمیشہ کو زندہ رہتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے اگر اون کی روح زندہ رہتی ہے تو روحیں تو سب زندہ ہیں کیا شہید کا بدن قبر میں مثل زندہ کے قائم رہتا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۹۵ - موت کے دو معنے ہیں روح کا جسم سے الگ ہوجانا ان معنے سے شہید اور غیر شہید سب میت ہیں دوسرے معنے ہیں وہ مقصد جسکے لئے انسان دنیا میں آیا ہے اس میں ناکام رہے ان معنے سے بدکاروں کو مردہ کہا جاتا ہے شہداء مردہ نہیں حالانکہ معنی اول سے سب مردہ ہیں کیونکہ سب کی روحیں جسموں سے الگ ہوتی ہیں چونکہ جنگی ضرورت کے مقتضی یہ ہو کہ ان کا ہونا مضر اور نقصان دہ ہوتا ہے اسلئے شہیدوں کے حق میں مردہ کہنے اور سمجھنے سے منع فرمایا گیا تاکہ اون کے متعلقین اون کو مردہ سمجھکر نہ آہ و بکا کریں نہ ایک دوسرے کی تعزیت کو جاویں نہ جنگی ضرورت میں خلل آوے۔ یہ راز ہے اس منع کا جو شہیدوں کے حق میں مردہ کا لفظ بولنے سے آیا ہے۔

س نمبر ۱۹۶ - بعد مرنے کے قرآن خوانی کرکے ثواب رسانی کس طریق سے جائز ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۹۶ - قرآن پڑھکر میت کے لیے دعا مغفرت کی جائے بس یہ طریق اچھا ہے۔

س نمبر ۱۹۷ - بعد مرنے کے سوئم و دسواں چالیسواں منایا جاتا ہے اور غربا کو کھانا دیا جاتا ہے کیا وہ کھانا میت کو پہنچتا ہے کیا میت کو اس کھانے کی ضرورت ہے اور پھر بعد چالیسواں یا برس دو برس کے میت کو کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۹۷ - سوم چہلم وغیرہ تو محض دنیا داری رسوم ہیں ہاں صحیح اور جائز طریق یہ ہے کہ خاص غربا کو کھانا کھلایا جائے یا لباس پہنایا جائے یا کسی اور نیک کام میں لگا کر خدا کی قبولیت کی امید ہو میت کو اس قسم کی خیرات کی ضرورت ہے جب ہو سکے کرے۔

س نمبر ۱۹۸ - جمعرات کا دن قبروں پر جانے کے لئے کیوں مخصوص ہے کیا اس روز روحیں قبر پر آتی ہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۹۸ - اس کا ثبوت نہیں۔

س نمبر ۱۹۹ - صاحب اولاد کی روح بعد مرنے کے اپنے بچوں کو دیکھنے دنیا میں آتی ہے ان کے بھلے یا برے کام کا اثر ماں باپ کی روح پر ہوتا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۹۹ - اولاد کے نیک کاموں میں سے والدین کو حصہ ہوتا ہے برے کاموں میں (اگر ماں باپ کی تعلیم سے نہیں) حصہ نہیں ہوتا باقی انکا دنیا میں آکر اولاد کو دیکھنا وغیرہ بے ثبوت باتیں ہیں۔

س نمبر ۲۰۰ - جنت میں اگر کوئی مرد جائیگا اور اسکی عورتیں ایک یا زیادہ اور جنتی بی بی اگر جنتی ہوئی تو وہ اسکو ملیگی یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۰ - وہ تو پہلے ملیگی ادخلوا الجنۃ انتم و ازواجکم تحبرون کے ساتھ داخل جنت ہونگی

س نمبر ۲۰۱ - اگر دنیا میں ایک عورت نے دو خاوند کئے تو عورت جنت میں کس کے پاس ہوگی (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۱ - جو اس کے ساتھ حسن سلوک اور زیادہ نیک خلق سے پیش آتا تھا تفسیر ابن جریر میں اس مضمون کی ایک حدیث ملتی ہے۔

س نمبر ۲۰۲ - اگر ایک مرد نے دو عورتیں رکھیں یکے بعد دیگرے تو کیا دونوں عورتیں اوسکو ملیں گی؟ (ایضاً) ([illegible])

ج نمبر ۲۰۲ - جیسے کہ اوپر کے جواب میں مذکور ہوا ہے۔ باقی [illegible]

س نمبر ۲۰۳ - کیا یہ درست ہے کہ کا بیٹا سب دوچار کپڑے میں ہو تو ناپاک ہے یا نہیں؟ (راقم فیروز الدین ... کلکتہ)

ج نمبر ۲۰۳ - ناپاک ہے۔

س نمبر ۲۰۴ - کعبہ کی طرف پاؤں کرکے سو جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۴ - بہ نیت حقارت کرے تو گنہگار ہے ورنہ نہیں۔

س نمبر ۲۰۵ - جب امام جمعہ کے روز خطبہ پڑھتا ہو تو پنکھا ہلانا چاہیے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۵ - شدت گرمی سے استماع خطبہ میں خلل آتا ہو تو پنکھا ہلانا جائز ہے حدیث میں آیا ہے گرمی سے بچنے کیلئے صحابہ کرام مٹھی میں کنکریاں رکھا کرتے تھے جو سجدہ کے وقت ماتھے کے نیچے رکھ لیتے تھے تاکہ ماتھے کو راحت ہو پنکھا بھی اسی حکم میں داخل ہے۔

س نمبر ۲۰۶ - اگر کوئی شخص شراب روزانہ پیتا ہے تو اس کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۶ - شرابی کے لئے سزا آئی ہے مگر وہ سزا دینی حاکموں کا کام ہے اسلئے قومی سزا کے طور پر شرابی کے ساتھ کھانا نہ چاہیے نہ اسکو اپنی کسی مجلس میں آنے دیں جبتک وہ سیدھا نہ ہو۔

متفرقات

اہلحدیث کی ماہواری رپورٹ بہی خواہان اہلحدیث کی توجہ سے ۱۰ ستمبر کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے
خارج ۱۲ - اور داخل ۶۱ - حاصل ۴۹ -

جب دنیاوی اور ملکی اخباروں کو دیکھا جاتا ہے تو اونکی قدر و عظمت صرف اتنی ہوتی ہے کہ ادھر خبریں دیکھیں اُدھر پھینکدیا باوجود اس کے اُن کی اشاعت ہزاروں ہے - اور اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے جس کی قدر اس کے شائقین کے دل میں اتنی ہے کہ کوئی پرچہ نہ پہنچے - تو تقاضے لیکر سالانہ جلد بندھواتے ہیں - اون کے مقابلہ میں اس کی اشاعت اتنی کم ہو کہ کوئی نسبت ہی نہ ہو - اس لئے بہی خواہان توحید و سنت کا فرض اولین ہونا چاہئے کہ اپنے اہلحدیث کی ترقی میں دل وجان سے متوجہ ہوں - جزاہم اللہ

درخواست جنازہ میرا بھتیجا عالم باعمل جو لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتا تھا انتقال کر گیا - اس نواح کے لوگوں کو اوس سے بہت فائدہ تھا (محمد عبد العلیم از شیب گنج مالدہ)

میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا - (منشی محمد خان ... اپیل نویس امرتسر)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں - اللہم اغفر لہم وارحمہم

درخواست دوا میرے سر میں بہت عرصہ سے مرض صنبل(?) ہے. بہت دوائیں کرچکا ہوں - انگریزی ادویات سے تو بالکل فائدہ نہیں ہوتا کسی صاحب کو کسی مجرب دوا معلوم ہو تو مہربانی کرکے خاکسار کو اطلاع دیں. ان کا نام میں اہلحدیث کے غریب فنڈ میں کچھ پیش کرونگا - انشاء اللہ.
(خاکسار شیخ دین محمد سگنیلر اسٹیشن منیسی(?) ضلع ملتان)

کتب وقفیہ نصیحت المسلمین وقف کے لئے لکھا گیا تھا. ابتک بھی ٹکٹ آتے ہیں جن میں سے بہتوں کے پتے بھول گئے - پس جن کے ٹکٹ رہ گئے ہوں - وہ ٹکٹ طلب کرلیں - آئندہ کو کتب مندرجہ ذیل وقف ہیں. تنبیہ الغافلین مصنفہ امیر المومنین سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ - تحفہ(?) ... - خاص اہل سندھ کے لئے - اصلی حالات قادیانی - خاصکر اہل پنجاب کے لئے - محصول بھیجکر پتہ ذیل سے منگالیں.
(عبد الغفار کتب فروش شہرستان محلہ قدیرآباد)

درخواست دعاء صحت میرے برادر مکرم جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب بخار میں مبتلا ہیں علماء کرام اور ناظرین عظام اخلاص دل سے دعاء صحت فرمادیں گے. اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت بخشے (ابو القاسم محمد حسین از مقام پاشدیپور ضلع راجشاہی)

درخواست اخبار میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اہلحدیث کا شائق ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ پرچہ اہلحدیث مجھ سے ملادیں - تو میں دعاء کرونگا (عبد الواحد ولد محمد اکرام علی ساکن بلاڑہ(?) انسالم)

تحریر مناظرہ ایک صاحب محمد عبد اللہ قاسمی نے مقام لال باغ ضلع دیناجپور سے ایک تحریر بھیجکر خواہش کی ہے - کہ اسکو درج اخبار کیا جاوے کسی بنگالی حنفی مولوی نے کتاب لکھی ہے جس میں مسئلہ قرأت خلف الامام کی تردید ہے - صاحب تحریر مولوی عبد الرحیم صاحب نے اوس کتاب کی تردید میں مصنف صاحب کو ایک طویل خط لکھا ہے جس کی یہ نقل ہے اس میں دلائل سے قرأت خلف الامام کا ثبوت دیا ہے. تحریر مذکور جامع دلائل ہے - بہتر یہ ہے کہ راقم تحریر اسکو اپنے ملک کی عام زبان میں چھپا کر دیں یا تقسیم کرادیں - انشاء اللہ مفید ہوگی.

تقریظ اسوہ حسنہ - یہ رسالہ نفر عصر جدید میرٹھ سے ماہوار نکلنا شروع ہوا ہے - نام سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سنت سنیہ محمدیہ کی تعلیم دیگا - خدا کرے اپنے عنوان سے باہر نہ ہو - سالانہ قیمت قسم اول عہ - پتہ منیجر رسالہ اسوہ حسنہ شہر میرٹھ

محمدی کمپنی کی بابت بارہا لکھا گیا. بعض شرکاء نے بوجہ ناداشتی کے بہت دق کیا کہ روپیہ کی ضرورت ہے ہمکو واپس ملے ہرچند سمجھایا گیا کہ کمپنی میں روپیہ جمع نہیں ہے کہاں سے دیا جاوے. شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ڈسٹرکٹ جج بھی اس فیصلہ کے کرنے پر مجبور ہوئے کہ کمپنی توڑ کر شرکاء کو روپیہ واپس دیا جاوے. مگر چونکہ حسب دستور تمام تجارت دکان میں اپنا ذخیرہ تھا - جو بوجہ ضرورت دکانداروں کے پاس فروخت کرنا پڑا لازمی بات تھی کہ اون کی قیمت اصل لاگت سے بھی کم آتی. چنانچہ ایسا ہی ہوا - علاوہ اس کے جن لوگوں کی طرف بقایا تھا - انہوں نے جب سنا کہ کمپنی ٹوٹنے والی ہے - تو تیور بدل لئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تقاضا کی وصولی میں بڑی دقت پیش آتی اور کسی قدر کمی بھی ہوئی. ایک رقم قریب گیارہ سو روپیہ کی ایک ہی شخص کی طرف ہے جو ابھی تک نیپال کے سفر سے واپس امرتسر آیا ہے - چونکہ صاحب حیثیت ہے اس لئے قانونی کاروائی کی ضرورت ہوئی - تو کی جاویگی. باقی روپیہ حسب حصہ رسدی تقسیم کیا جاویگا.

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گذشتہ سال کا حساب کرکے تخمیناً چھ سو روپیہ نفع ہوا تھا - اور اس سال یعنی اپریل سے تو کاروبار بالکل بند ہے مگر قلیل نفع اس قسم کے نقصانات میں داخل ہوگیا

کل سرمایہ کمپنی چھ ہزار آٹھ سو ... (۶۸۱۲) ... بوقت انفکاک ... پانچ ہزار پانسو پچپن (۵۵۵۵) ... روپیہ ہیں قریب دو سو کے سہل الحصول ہیں جن کا کمپنی کو بھروسا ... اور خاکسار کو خصوصاً شوق ... کہ مالکوں کو روپیہ جسقدر جلد ہوسکے پہنچ جاوے.

گذشتہ مجلس میں یہ ذکر ہوا تھا کہ جب تک بقایا تقاضا وصول نہ ہو موجودہ روپیہ چھوڑا یا روکی رکھا جاوے تاکہ نقصان کی تلافی ہوسکے - آخر یہ امر طے ہوا کہ دونوں چیزیں رکھی ہوئی اور سودی ... سستی میں ... بابت معلوم نہیں ... ہو. اسلئے نفع کی بجائے اور نقصان کا احتمال ہے

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ وہ ۹ اکتوبر کو جہاز پر سوار ہو کر تشریف لا رہے ہیں. خدا بخیریت لائے.

انتخاب الاخبار

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ شاہزادہ فرانز جوزف جو قیصر ولیم کا بھتیجا ہے جہاز ایمڈن پر موجود ہے

جرمن میں دو جنگی جہاز (کروزر) اور پچاس آب دوز کشتیاں بڑی سرگرمی سے تیار ہو رہی ہیں

اخبار ٹائمز لندن کا نامہ نگار جرمن محاصرہ کی توپوں کی تباہی خیز گولہ باری کا بیان کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ایک گولہ ہم گھوڑوں کے دستے میں گرا جس سے سب کے سب چھپے اڑ گئے۔

جرمنوں کی توجہ اب دوبارہ انٹورپ کے فتح کرنے پر مبذول ہے۔

بلجیم کی گورنمنٹ انٹورپ سے اوسٹنڈ منتقل ہو گئی ہے۔ اور بادشاہ بھی بھاگ کر [illegible] علاقہ میں چلے گئے ہیں۔

جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے انٹورپ کے متصل قلعہ [illegible] اور بہت سی توپوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بلجیم سپاہ انٹورپ میں اپنے مورچوں کی پہلی لائن چھوڑ کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے۔

اخبار ڈیلی ایکسپریس لندن کو پیرس سے اطلاع ملی ہے۔ کہ بائیں بازو کے مصروف کار [illegible] جرمن رسالہ [illegible] آسٹری رسالہ کی کمک پہنچ گئی ہے

مقام للی واقعہ فرانس جنگ مغربی کا مرکز ہو گیا ہے۔

فرانس میں فریقین جنگ مورچہ بند ہو کر لڑ رہے ہیں۔ اس سے حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

جرمنی کا بیرونی دنیا سے تعلق قطع ہو گیا ہے

جرمن رسالہ میں چند ایسے [illegible] بھی ہوتے ہیں۔ جو دشمن کے افسروں کو چن چن کر نشانے لگاتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی سپاہی افسروں کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

جنوبی [illegible] کے دل انگریزوں کی طرف سے سخت غصہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال ہیں

انگریز اس جنگ کو روک سکتے تھے۔ مگر انہوں نے جرمنی کی رقابت کے باعث ایسا نہیں کیا۔

قیصر جرمنی مشرقی پرشیا سے اب پھر مغربی میدان جنگ میں آ گیا ہے۔

ایمسٹرڈم (ہالینڈ) کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک جرمن تارپیڈو کشتی بھک سے اڑنے والے مادہ کے مشتعل ہونے سے غرق ہو گئی

انگریزی امارت بحریہ کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن تارپیڈو کشتی کو انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی ای ۹ نے غرق کیا ہے

ٹوکیو (جاپان) کے تار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمن کروزر کامورن اور دو مسلح جرمن کشتیاں خلیج کیاؤچو میں غرق ہوئیں

جاپانیوں نے کیاؤچو کے متصل جرمن جزائر کارولائنز میں جزیرہ یاپ پر قبضہ کر لیا ہے

میجر جنرل فان [illegible] جرمنی افواج کے جنرل سٹاف کا افسر مقرر ہوا ہے

قیصر جرمنی نے اپنی رعایا میں سے ہر ایسے شخص کو میدان جنگ میں طلب کر لیا ہے۔ جو اسلحہ اٹھا سکتا ہو۔ چنانچہ فوج میں بہت سے ایسے سپاہی بھی لڑتے ہیں جن کے سر کے بال بالکل سفید ہیں۔

جرمن اس جنگ میں [illegible] کی کلیں اور ہاٹزر کی نئی قسم کی جو توپیں استعمال کر رہے ہیں۔ جنگ سے پہلے دنیا کو ان کا کوئی علم نہ تھا۔

مصری انجمن ہلال احمر نے انگریزی انجمن صلیب احمر کو پندرہ ہزار روپے دئے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کے ستر ہزار آدمی مارے جا چکے ہیں

زار روس جنگی ہیڈکوارٹر میں آ گیا ہے۔

آسٹریا کے سرکاری بیان کے مطابق کراکو کی جنگ شروع ہو گئی ہے اور دریائے وسیچول کے کنارے سخت لڑائی ہو رہی ہے

آسٹریا والوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے روسیوں کو [illegible] اور [illegible] کے مقام پر شکست دی ہے

روسی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دریائے سن کے پاس آسٹریوں کو شکست دیکر ان کی بہت توپیں اور سپاہی گرفتار کئے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ [illegible] کے شمال میں ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر آسٹریوں کا کچھ توپ خانہ اور باربرداری کا ایک حصہ ان کے ہاتھ آیا ہے

جرمنوں کا دعوے ہے۔ کہ روسی پولینڈ میں انہوں نے روس کے کچھ سپاہی گرفتار کر کے چند توپوں پر قبضہ کیا ہے۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ مغربی جرمنی میں شبخون مار کر انہوں نے [illegible] کے متصل ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] جرمن لشکر کو جنگل میں گھیر کر اس کے ایک حصہ کو تباہ کر دیا۔

مفرورین انٹورپ کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے بھاری توپوں سے شہر پر گولہ باری شروع کر دی ہے

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر انٹورپ پر بم پھینکے جس سے تیل کے تالابوں میں آگ لگ گئی

جرمنوں کی گولہ باری سے شہر انٹورپ کا ایک حصہ جل رہا ہے۔

انٹورپ کی عدالتوں کی عمارتیں بھی جل رہی ہیں سخت تباہ کن منظر ہے

ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ شاہ بلجیم انٹورپ سے روانہ ہو کر [illegible] میں پہنچ گیا ہے۔ جو سرحد ہالینڈ کا ایک گاؤں ہے

انٹورپ کے چڑیا گھر کے شیر، سانپ اور حشرات الارض اس خوف سے کہ کہیں یہ چھوٹ کر گزند نہ پہنچائیں۔ ہلاک کر دئے گئے۔

اخبار ٹائمز لندن کا نامہ نگار انٹورپ پر حملہ کرنے والی جرمن سپاہ کی تعداد سوا لاکھ بتاتا ہے۔

ترکوں نے دردانیال کو بند کر دیا ہے جس پر یورپ میں سنسنی پھیل رہی ہے

البانیہ پھر اسد پاشا ۳ دھمکا ہے۔ اور اس نے شاہی تخت پر قبضہ کر کے اپنے آپ کو البانیہ کی عارضی گورنمنٹ کا پریسیڈنٹ منتخب کرا لیا ہے۔

دہلی [illegible] سازش کا فیصلہ [illegible] سشن جج نے سنا دیا۔ [illegible] کو سزائے موت۔ [illegible] کو کالا پانی کی عمر قید۔ اور ۵ [illegible]

[illegible] ۳ سکھوں کا [illegible] جہاز جو [illegible] واپس آیا [illegible] مسافروں کو سرکار [illegible] اپنے مقام پر پہنچانے [illegible] مگر [illegible] معلوم [illegible]

[illegible] مشتعل ہو کر [illegible] ایک [illegible] افسر مارا گیا۔ [illegible] سرکاری سپاہی اور افسر زخمی ہوئے [illegible] بھاگ گئے [illegible] گرفتاری

[illegible]

مومیائی نمبر ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل - دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد عورت بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب منشی انعام الہی صاحب اناں کھیت سے لکھتے ہیں - کہ سال گذشتہ میں بھی آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی - اوس نے فائدہ بخشا تھا - مہربانی فرما کر چار تولہ یعنی چار چھٹانک اور روانہ کر دیجئے گا - (۱۲ ستمبر ۱۹۱۶ء)

جناب ڈاکٹر قسمت اللہ صاحب گنگا فتہ پور (الہ) سے تحریر فرماتے ہیں - کہ آپکی مومیائی مفید ثابت ہوئی - ایک پاؤ اور ارسال فرماویں (۱۲ ستمبر ۱۹۱۶ء)

جناب ابو الشمس مولوی الف - ایچ فوزی صاحب مدرسہ عین العلوم ٹانڈہ (اودھ) سے تحریر فرماتے ہیں - مومیائی مرسلہ موصول ہوئی جسکا استعمال ہو رہا ہے جن جن احباب کو اسکا استعمال کرایا ہے انہوں نے داد دی حکیم صاحب ہیں آپکو اس ایجاد اور کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں ایک چھٹانک اور بہت جلد جناب ... صاحب رئیس ٹانڈہ بھیجیں (۱۵ ستمبر ۱۹۱۶ء)

جناب حاجی محمد حسین صاحب چوٹالہ ضلع جہلم سے ارقام فرماتے ہیں کہ مومیائی کمال موثر ہے التفوہ ... امراض اصلاح ... بیان ... بذریعہ خط ہذا ایک چھٹانک روانہ فرماویں (۹ ستمبر)

جناب مولوی محمد ... صاحب ... ضلع ... پرتاپ گڑھ سے رقم کرتے ہیں ... مومیائی منگائی تھی ہر قسم کے امراض کو ... فائدہ دیا تھا اب ایک چھٹانک اور ... (۱۲ ستمبر ۱۹۱۶ء)

قیمت فی چھٹانک ۴ء دو چھٹانک ۸ء ... محصول ... علاوہ

ملنے کا پتہ میر و بیاشر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ ... امرتسر (پنجاب)

قابل دید رسالے نمبر ۵۲

مقدس سوانح عمری یعنے آقا و مولا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی کے مبارک و پاکیزہ حالات - جنکا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے عموماً اور لڑکے لڑکیوں کیلئے خصوصاً نہایت ضروری اور کارآمد ہے قیمت صرف ۱۲/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر اس رسالہ میں دہریوں کے تمام بیہودہ اعتراضات کا دندان شکن جواب دیکر خدائے عزاسمہٗ کی ہستی کا ثبوت عقلی نقلی طریق سے اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے - کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - یورپی فلسفہ کے دلدادگان کے سامنے نہایت کارآمد ہے قیمت صرف ۴/

قال اللہ - جملہ احکام قرآنیہ متعلق حقوق اللہ حقوق العباد - روزانہ کاروبار دنیاوی سادہ طرز معاشرت وغیرہ کا بیان مولفہ نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ ۱۴/

قال الرسول - اس قابل دید رسالہ میں مولانا محمد ... نے تمام کارآمد احادیث صحیحہ کو درج کر کے اہل اسلام پر عظیم احسان کیا ہے - قابل دید و قابل عمل قیمت ۳/

اسلام کے عقائد - بچوں کے پڑھانے کیلئے اس سے زیادہ آسان کتاب کوئی نہیں - بطور سوال و جواب اسلام کے ضروری عقائد بیان کئے گئے ہیں ۱/

اسلام کی خوبیاں یعنی اسلام کے پانچ ارکان یعنے کلمہ - نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج کی خوبیاں - اور فوائد عقلی دلائل سے بیان کئے گئے ہیں ۱/

اسلام کی صداقت یعنی دنیا میں جتنے مذاہب ہیں - ان سب میں اسلام سچا مذہب ہے - اس کے متعلق پورا پورا ثبوت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ۱/

محرم کی بدعتیں - محرم میں جسقدر بدعات رواج پا گئی ہیں انکا عقلی و نقلی دلائل سے رد کیا گیا ہے - آخیر میں علماء کرام کا مبسوط و جامع فتوے درج ہے ۱/

ولی کی پہچان - جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ایسی خوبی سے دکھایا گیا ہے - کہ ہر ایک اُن میں تمیز کر سکتا ہے ۱/

تحریم الخمر والزنا واللواطۃ والمعازف والعشق یعنی جس میں زنا - شراب - راگ - اور عشق کے متعلق مفصل بیان کر کے ان کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں - قابل دید ۳/

تعلیم الصیام - روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الزکوٰۃ - زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

تعلیم الحج - حج کے تمام ارکان کا بیان وضاحت سے ۱/

فاتح قادیان یعنے اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اور منشی قاسم علی اڈیٹر الحق قادیانی کے مابین ہوا جسمیں مولانا کو فتح اور ... انعام ملا ۱/

اسلام اور علمائے فرنگ - یورپ کے فاضلوں - پروفیسروں اور محققوں کے قلم و زبان سے اسلام کی فضیلت و عظمت کا ذکر ۳/

اسلام اور عیسائیت یعنی اسلام نے کسطرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون کی رہنمائی کی ہے - اور چند صدیوں سے کن وجوہ سے وہ پیچھے رہ گیا - خوب صاحب ... انکا ذکر و علاج ۶/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل - جاپان کے فاضل مورخ و پروفیسر نے اس نام سے رسالہ لکھا ہے - جو جاپان کے تعلیمی نصاب میں داخل ہے - اس میں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات کا ذکر کر کے آنے والے پر آشوب زمانہ کے مصائب پر قابل دید تبصرہ کیا ہے ۱۲/ **سیارہ مریخ** کی جدید تحقیقات ۱/ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر سے طلب کرو -

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

(ضخامت ۵۸۰ صفحات)

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادت۔ نماز روزمرہ۔ سفر و حضر، جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف۔ کسوف وغیرہ۔ حکم صیام۔ فریضہ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست و طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ باذن وشائد بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں بوجہ نیچری مذہب کے متعلق جو شبہات و خیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے تریاق کا کام دیگی۔

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیج دیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف مولینا ابوالمسیح احمد ماشاء اللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد عہ مجلد ۳ روپئے　　**رعایتی قیمت غیر مجلد عا مجلد عہ**

ملنے کا پتہ

منیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ

ALIGARH

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں لالہ گردھاری لال منیجر کے اہتمام سے چھپا۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
روساء و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداران سے لعہ
سالانہ خریدار ... ششماہی ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

جلد ۱۱ نمبر ۵۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

جنگ یورپ
اور
قرآن و حدیث

یورپ کی موجودہ جنگ معاذ اللہ کیسی ہیبت ناک ہے کہ آسمان کے فرشتے بھی اپنی پیشگوئی

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ [۱]

کی تصدیق پاتے ہونگے اور جناب باری میں عرض کرتے ہونگے الٰہی یہ ہے۔ ہم آسمانوں کی عرضداشت مگر اس قابل نہ تھی کہ حضور اس خلیفہ کی پیدائش کو روکتے اس کی بابت تو حضور کا ارشاد ہو چکا تھا [۲]

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

مگر ہم تو مسلمانوں کی پیشگوئی تو حضرت سے پیشتر بھی پائی ہے کہ خصوصاً اس جنگ میں تو غلطی کا شائبہ بھی نہیں۔ ... ۳۰-۳۰ میں بہت کا گولہ پھینکنے والی توپ خدا کی پناہ فرشتوں کی پیشگوئی کی صداقت کے لئے ایک ہی گولہ کافی ہے جنگ کی عظمت اور ہیبت پر نظر کرتے ہوئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس کی بابت ہمارے نبی علیہ السلام سے بھی کوئی پیشگوئی فرمائی ہوگی اس تلاش میں مجھے ایک حدیث مل گئی جس کی بابت مجھے گمان غالب ہے کہ اسی جنگ کے متعلق ہے۔ جو یہ ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان
عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة
دعواهما واحدة (متفق علیه
مشکوٰۃ باب الملاحم)

یعنی حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہوگا کہ دو بڑی جماعتیں لڑیں گی جن میں بڑی بھاری جنگ ہوگی ان دونوں کا دعوے ایک ہی ہوگا

اس پیشگوئی میں چند لفظ غور طلب ہیں
دو بڑی جماعتیں ۔ جنگ عظیم ۔ دونوں کا دعوے ایک

ان تینوں باتوں کا وقوع آج ہم اس جنگ میں دیکھتے ہیں۔ نمبر اول کی بابت کچھ کہنے کی حاجت نہیں اس قسم کی جمعیت کبھی پہلے نہیں ہوئی کہ ۹ بادشاہ ایک وقت لڑ رہے ہیں بادشاہ بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ ایسے ایسے بھی ہیں جن کی سلطنت پر کبھی سورج ڈوبتا نہیں یعنی اتنی وسیع سلطنت ہے کہ اس کے کسی نہ کسی کونے میں سورج طلوع رہتا ہے ایسی دو جماعتیں جن میں فوجوں کا شمار سینکڑوں ہزاروں نہیں لاکھوں سے متجاوز ہے

[۱] یہ ایسے لوگوں کو پیدا کرتے ہیں جو زمین میں فساد کرینگے اور خون بہائینگے۔

[۲] میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

غور کیجئے کہ انگریزی۔ فرانسیسی۔ روسی۔ بلجیمی۔ سروی۔ اور جاپانی بحری فوج ایک طرف مع اس ساز و سامان کے جو دنیا نے آج تک نہیں دیکھے۔ دوسری طرف جرمنی اور آسٹریا کا ٹڈی دل لشکر معاذ اللہ جس کے شمار سے حساب دان بھی عاجز ہیں۔ باوجود اس بے شماری کے ان دونوں فریقوں کی عظمت میں کوئی شک نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے بارہ ہزار فوج کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتی آج ہم سنتے ہیں کہ فوجوں کا شمار ہزاروں سے تجاوز ہو کر لاکھوں تک بلکہ بعض دفعہ کروڑوں تک کی آواز آتی ہے اس وجہ سے علماء کو بھی حدیث کی تاویل کرنی پڑتی ہے بڑی دقت پیش آتی ہے کیونکہ بارہ ہزار آدمی آجکل چھٹی سی زیادہ نہیں ہوتے میرے نزدیک یہ حدیث بھی اقتضاء زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ جو زمانہ حضور کا ہے تھا جب تک اسی قسم کا زمانہ رہیگا بارہ ہزار فوج کافی ہوگی جب زمانہ ترقی کر گیا تو یہ عدد بھی ساتھ ترقی کر جائیگا۔ العلم عند اللہ [illegible]

بہرحال فریقین جنگ کی عظمت میں کلام نہیں ہے یعنی جنگ کی عظمت سو وہ نمبر اول کی فرع ہے جب فریقین کی عظمت ہے تو جنگ خود ایسی ہوگی جنگ کی عظمت فریقین کی عظمت اور ساز و سامان کی عظمت کی فرع ہے علاوہ اسکے جنگ کی عظمت مقتولین کی تعداد سے بھی ہوتی ہے سو اس کا اندازہ کرنے کو اسقدر کافی ہے جو گذشتہ ایام میں خبر آئی تھی کہ جرمن کا اس سے پہلے تک دو لاکھ قیدی ہو چکے تھے۔ اور بھی [illegible] ہوا ہوگا۔ مقتولین اور مجروحین کا اندازہ اس سے بھی نہیں ہو سکتا [illegible] تک فوج کی [illegible] ہے قید نہیں ہو سکتی قیدی تو پیچھے سے ہوتے ہیں وہ [illegible] کا اندازہ [illegible] ہوتا ہے۔ قرآن قواعد جنگ سکھاتا ہے

حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ

سو دشمنوں کو جب خوب قتل کر چکو تو پھر ان کو قید کیا کرو۔

اس سے اور آجکل کی جنگی قواعد سے بھی پایا جاتا ہے کہ قیدی قتل کے بعد ہوتے ہیں۔ کئی لاکھ قیدیوں کے مقابلہ میں کئی لاکھ مقتول سمجھنے چاہئیں اور قریبًا اس مجموعہ کے برابر مجروح ہوئے ہونگے یہ ایک فریق کا تخمینہ ہے دوسرے فریق کو بھی کم و بیش اسقدر نقصان پہنچا ہوگا اس اقتصا سے جنگ کی عظمت بخوبی معلوم ہوتی ہے۔

تیسرا نمبر (دونوں کا دعوی ایک ہوگا) قابل غور ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے علماء شارحین کہتے ہیں دونوں کا مذہب ایک ہوگا۔ یہ معنے بھی اس واقعہ کے خلاف نہیں آج جو فریق برسر جنگ ہیں ان سب کا مذہب ایک (عیسائی) ہے مگر میرے نزدیک اس دعوے سے مراد مذہب نہیں مذہب مراد ہوتا تو دین یا ایمان فرماتے یہاں دعوی فرمایا ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ اس عظیم جنگ کے سبب [illegible] نہیں جو دعوی ایک فریق کرے گا وہی دوسرا کریگا چنانچہ اس جنگ میں بھی سننے میں آتا ہے کہ دونوں طرف سے ہر فریق دوسرے پر ظلم اور بد عہدی کا الزام لگاتے ہیں اور جنگ کی علت غائی یہی بتلاتے ہیں کہ امن امان کا قائم کرنا ظاہر کرتے ہیں۔

آجکل کے علم سیاست میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنے بہت کچھ ہیں اور حقیقت کچھ بھی نہیں۔

جو سلطنت بھی کسی سلطنت پر کسی بہانہ سے حملہ کرتی ہے اعلان کرتی ہے کہ ہماری غرض ملک گیری نہیں بلکہ امن امان قائم کرنا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس ملک میں فتنہ فساد کے بانی بھی خود یہی ہوتے ہیں اور خود ہی اس کے فرو کرنے کے لئے فوج کشی اور جنگ شروع کر دیتے ہیں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

[illegible] ویہی قاتل وہی مخبر وہی منصف ٹھہرے

اقربا میرے کریں خون کا دعوی کس پر

بہرحال حدیث مذکور میں جس عظیم جنگ کی پیشگوئی آئی ہے غالب گمان ہے کہ وہ اسی موجودہ جنگ کے متعلق ہے آیندہ اللہ اعلم۔

ویک دہریوں سے سوال

بہت عرصہ سے پیشا ہوا تھا کہ گھی اور دودھ کی گرانی اس وجہ سے ہے کہ گوشت خوروں کی گوشت خوری سے گائیں بہت کم ہو گئی ہیں اسلئے گھی گراں ہوتا جاتا ہے اسی ضمن میں بہت سی بحثیں ہوتی رہیں ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ بکری کی نسبت بعض گائیں بہت زیادہ دیتی ہے اسلئے گھی کی خاطر بھی گائے کا رکھنا ہو تو بھینس رکھنی چاہئے اور اسی کی افزائش پر توجہ کرنی چاہئے بقول

اشربوا فی قلوبهم العجل

جن لوگوں کے دلوں میں گائے کی محبت سمائی ہوئی تھی وہ کیسے نکل سکتی تھی لیکن آج جو سوال ہم اٹھانا چاہتے ہیں وہ سابقہ سوال سے الگ ہے۔

گذشتہ ایام میں گھی دس چھٹانک تک پہونچ گیا تھا اور اب ہم اچھا آٹھ چھٹانک بکتا ہے اسلئے سوال ہے کہ اگر گوشت خوروں کی مہربانی سے گرانی تھی تو اب ارزانی کیوں ہے کیا اب گوشت خوری موقوف ہو گئی ہے خود ہی چھاونیوں میں بند ہو گئی ہے؟ بلکہ ہم سے اگر پوچھو تو سب جنگ کی وجہ سے بڑھ گیا ہوا ہے بکری کا گوشت گراں ہو گیا ہے کی وجہ سے بہت سے غریب بجائے بکرا جو گوشت کو کھاتے ہیں بڑا گوشت کھانے لگ گئے ہیں جس کی وجہ سے پہلے کی نسبت گائیں بہت زیادہ کٹتی ہیں مگر گھی پہلے کی نسبت ارزاں ہے۔ دیکھئے اس عقدہ کا حل کون بہادر کرتا ہے۔

جہاد ویدا

ویدوں سے جہاد کا ثبوت۔ قیمت ۲/ پیسہ

اہلحدیث کی گیارہ سالہ عمر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّنَا وَ حَسْبُنَا۔
الحمد للہ آج اہلحدیث گیارہ سالہ عمر ختم

کرتاہے اس سال کا یہ آخری پرچہ ہے اتنی قلیل مدت میں اسپر کیا کیا حوادث آئے اور اون حوادث کا اسنے کہانتک مقابلہ کیا یہ ایک لمبی داستان ہے ؎

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

سب سے بڑا حادثہ جس سے اس کی ہستی الغیب اعلان فنا تک پہنچنے والی تھی ضمانت کا صدمہ تھا جس سے اسکا بچ نکلنا واقعی اعجاز مسیحائی سے کم نہ تھا خدا اسکے بہی خواہان کو جزائے خیر دے جنہوں نے اپنے چندہ سے اہلحدیث کی زندگی میں مسیحائی اثر دکھایا۔

عجیب حیرت اہلحدیث کے ناظرین خوب جانتے ہیں کہ اس میں مضامین کس قدر مختلف ہوتے ہیں گو سب لوگ خدا سے بھی راضی نہیں تاہم کوشش کی جاتی ہے کہ اہلحدیث کو بھی خواہ مخواہ ناراضی رہے یہانتک اڈیٹر کے خلاف تحقیق کبھی مضامین نیا اور [illegible] [illegible] ہیں یا چونکہ اس کے خدا معلوم بعض لوگوں کو [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] گویا [illegible] ہیں

چونکہ [illegible] پر [illegible]

ایام ضمانت میں ایک صاحب نے امرتسر سے چنانچہ خط لکھا کہ فلاں مولانا و اولانا حاکم فرماتے ہیں کہ اہلحدیث کی ضمانت کے لئے چندہ مت کرو کیونکہ اوسکا اڈیٹر ایسا ہے اور ایسا ہے [illegible]

[illegible] اس [illegible] [illegible]

[illegible] اصلاح [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ضمانت [illegible] [illegible] ہمارے مولانا اور [illegible] [illegible] [illegible] چاہیے ہیں [illegible] اس کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الفاظ میں بلکہ ایک [illegible] [illegible] [illegible] الفاظ

ہیں سب

ہمیں تابحی کے ایسے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

غرض اہلحدیث کا گیارہواں سال (بحمد اللہ) ختم ہوتا ہے ان گیارہ سالوں میں اسنے جو جو ناچیز خدمات کی ہیں او نکا شمار کرنا ناظرین اہلحدیث کے سامنے کچھ ضروری نہیں قوم اور ناظرین نے جو اس کی ضمانت میں مدد کی ہے وہی اس کی خدمات کی قبولیت اور قوم کی طرف سے قدردانی کا ثبوت کافی ہے اس سے بڑھکر ایک مذہبی اخبار کی خدمات کا اعتراف کیا ہوسکتا ہے الحمد للہ۔

تعطیل حسب دستور قدیم سال بھر کی خدمات کے بعد آئندہ ہفتہ تعطیل ہوگی امید ہے اہلحدیث کے قدردان اسکی ایک ہفتہ رخصت منظور فرماویں گے۔

بارہویں جلد کا پہلا پرچہ ۱۳ ذی الحجہ ۔ ۶ نومبر کا ہوگا انشاء اللہ۔

اطلاع جن احباب کی قیمت اس نمبر پر ختم ہوتی ہے اونکو پہلا پرچہ آئندہ سال کا ویلیو پے بھیجا جائیگا وصول کرنے میں اونکو کوئی امر مانع ہو تو مہربانی سے اطلاع دیں تاکہ شروع سال ہی میں نقصان نہ ہو۔

قادیانی مشن
اہلحدیث سے بدگمانی

اہلحدیث مورخہ ۲ اکتوبر میں انگلستان کے [illegible] آغا کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ [illegible] کسی مسلمان نے [illegible] [illegible] [illegible] ایک طرف آغا اور دوسری طرف کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں یہ بھی ایک خیال ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] کہ اس خیال کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قادیانی اخبار پیغام صلح نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جواب [illegible] [illegible]

ایسا کہنے کو قادیانی مشن کی عداوت پر محمول کرکے لکھا ہے کہ اہلحدیث نے ہمارے مولوی صدرالدین کی کوشش کو بے حقیقت ثابت کرنے کے لئے ایسا لکھا۔ کیسی بدگمانی ہے خاصکر اہلحدیث جیسے معتدل پرچے پر جو مخالف سے مخالف آدمی کی محنت حقہ کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسلئے ہم نے اسکی نسبت اظہار راۓ کرکے یہ بھی لکھدیا تھا کہ اس کی اطلاع مولوی صدرالدین نے انگلستان سے بھیجی ہے بھلا ہم میں اگر یہ بخل ہوتا تو ہم صدرالدین کا ذکر ہی کیوں کرتے۔ بخیل اور تنگ ظرف تو بڑے بڑے واقعات کو اسطرح دبا جایا کرتے ہیں کہ اون میں اونکے کسی مخالف کا تعلق ہوتا ہے۔ کیا جلسہ دہلی متعلق اصلاح ندوہ کا واقعہ کوئی معمولی تھا؟ مگر مرزائی اخباروں نے اپنے ناظرین کو اس کی خبر تک نہ پہنچائی کیونکہ اڈیٹر اہلحدیث کا اوس میں بحیثیت صدر کے دخل تھا۔

ہاں ہم نے اس مضمون میں ایک کتابی ضرور بھولی جس کا ہم کو اعتراف ہے اسکا اظہار بھی کئے دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزائی مخبر نے اطلاع دی ہے جو بحکم قرآنی فتبینوا بے تحقیق قابل اعتماد ہے

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

(ص [illegible])

خاکسار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

خاکسار [illegible]

چھوٹی عمر کی شادی
اور
مسلمانوں پر افتراپردازی

پنجاب میں ایک طبی اخبار دیش اپکارک نکلتا ہے جس میں طبی مسائل پر بحث ہوتی اور یہی اس کا موضوع ہے مگر چونکہ اڈیٹر صاحب خیریت سے آریہ سماجی ہیں اسلئے پیچھے نہیں رہ سکتے موقع بموقع اسلام اور اہل اسلام پر نوک جھونک کر جاتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک مضمون چھوٹی عمر کی شادی کے متعلق شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کی دل آزاری حد سے زیادہ کی ہے۔

آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہندوستان میں اس مضمون پر دھیان دیا جاوے جس اس ملک میں قریب ایک ہزار سال سے عملدرآمد ہوتا ہوا دیکھا جا رہا ہے یعنی اس وقت جب یہ ملک مسلمان بادشاہوں کے قبضے میں آیا کیونکہ وہ زبردست جب کسی کنواری خوبصورت لڑکی کو دیکھتے تھے تو ان کے والدین کو دھمکا کر ان کو لے جاتے تھے اس وقت کے پنڈتوں نے اس بری رسم کو دیکھ کر بچپن کی شادی کی رسم جاری کی کیونکہ وہ مسلمان کسی شادی شدہ لڑکی کو نہیں لیتے تھے۔ مگر اب منصف گورنمنٹ کی حکومت ہے جس کے راجیہ (حکومت) میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں اسلئے اب اس بری رسم کے جاری رکھنے کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی" (دیش اپکارک ستمبر)

اہلحدیث — اس اقتباس میں اڈیٹر صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان میں صغر سنی کی شادیاں مسلمان بادشاہوں کے ڈر سے رواج پائی ہے۔ افسوس اڈیٹر صاحب نے یہ ایک ایسا دل آزار فقرہ لکھا ہے جس کا ثبوت وہ کسی صورت میں نہیں دے سکتے۔

مہاشہ جی! کوئی شخص کتنا ہی شہوت پرست ہو نابالغ کی طرف اوس کی آنکھ نہیں اٹھتی قدرت کا قانون یہ ہے کہ ہمیشہ بالغ بالغہ کی طرف راغب ہوتا ہے علاوہ اس کے جو حاکم ایسا ظالم ہو کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو بھی نہ چھوڑے اوسے کون چیز روک سکتی ہے کہ منکوحہ کو بھی نہ اٹھا لے چنانچہ اب بھی یہ واقعات بعض ہندو ریاستوں میں ہوتے ہیں۔

مہاشہ جی! آئیے میں آپکو بتلاؤں اور آپ کی طرح محض زبانی نہیں بلکہ کتابی حوالہ سے بتلاؤں کہ ہندوؤں کا دھرم شاستر اس بات کا حکم دیتا ہے جو آپ اپنی معمولی ناواقفی یا تعصب سے مسلمان بادشاہوں کے سر تھوپتے ہیں سنو منوجی آگیا (فرمان) دیتے ہیں :-

"تیس برس کی عمر کا لڑکا اور بارہ برس کی عمر کی دختر بخت جگر کا بواہ کرے یا چوبیس برس کا لڑکا اور آٹھ برس کی لڑکی سے بواہ کرے"

(منوسمرتی باب ۹ - فقرہ ۹۴)

فرمایئے آٹھ برس کی لڑکی کی شادی کرنے کا حکم کس نے دیا؟ کیا منوسمرتی کسی مسلمان بادشاہ کی تصنیف ہے یا کسی مسلمان نے اس میں اس حکم کا الحاق کر دیا ہے ہاں یہ بھی فرمایئے گا اس کتاب کو بنے ہوئے کتنے ہزار برس ہوئے ہاں یہ عقدہ بھی حل کر دیجئے گا کہ مسلمان بادشاہ اس کتاب سے پہلے آئے تھے یا پیچھے اس پر بھی توجہ فرمایئے گا کہ منو نے جو ایسا حکم دیا تو اوسکے زمانہ میں کون راجہ تھا کیا وہ راجہ کنواری کنیاؤں کو اوٹھا لیتا تھا۔ (ہے رام! بڑا پاپی ہوگا)

اب میں آریہ سماجیوں کے دھرم شاستر سے شادی کی قسمیں بتلاتا ہوں۔ سوامی دیانند کہتے ہیں:

"بیاہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم۔ دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ آٹھواں پیشاچ۔

ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) دولہا دلہن دونوں مکمل برہمچریہ سے پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں انکا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہلاتا ہے۔ (۲) پجاری یگ کرنے میں یگ کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنے ہوئی لڑکی کا دینا دیو (۳) دولہا سے کچھ لیکر بیاہ ہونا آرش۔ (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت۔ (۵) دولہا اور دلہن کو کچھ دیکر بیاہ کرنا آسر (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولہا دلہن کا باہمی باہم میل ہونا گاندھرب۔ (۷) لڑائی کرکے جبراً لیتے چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشس (۸) خفتہ یا شراب پی ہوئی پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل۔ دیو۔ آرش اور پرجاپت متوسط۔ آسر اور گاندھرب ادنےٰ۔ راکھشس مذموم اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے۔"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

ان اقسام ثمانیہ میں سے ہشتم قسم کی شادی خاص قابل غور ہے کون صاحب عقل و تمیز اور کون صاحب عدل وانصاف ہے جو اس قسم کے بیاہ کو از قسم شادی قرار دیکر بدمعاشوں کو ایسا کرنے کا موقع دلا دے۔ گو ہم کہتے کہ سوامی جی نے مذموم اور ہشتم کو نہایت مکروہ کہا ہے مگر ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ اقسام شادی میں سے انکو بھی ایک قسم بتلایا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ غیر جنس کسی جنس میں داخل نہیں ہو سکتا نتیجہ یہ ہے کہ گو یہ دو قسم کی شادیاں بہت مکروہ ہیں لیکن ان سے اگر اولاد پیدا ہو تو جائز سمجھی جائے گی۔

مہاشہ سنو! اب تو تم سمجھ گئے ہوگے کہ جو الزام اڈیٹر دیش اپکارک نے مسلمان بادشاہوں پر لگایا تھا وہ خود آریہ دھرم شاستر پر عائد ہوتا ہے

آریہ مترو! کیا سچ ہے

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی

آپکو یاد ہوگا جلسہ پشاور کے موقع پر اہل پشاور سے وعدہ ہوا تھا کہ کانفرنس کی طرف سے ایک واعظ ہمیشہ علاقہ پشاور میں وعظ کیا کریگا جسکے اخراجات کانفرنس کے ذمہ ہونگے چونکہ اس نواح میں پشتو زبان کا رواج ہے اور آپ پشتو جانتے ہیں اسلئے آپکی موجودگی میں آپکا اس خدمت کے لئے انتخاب ہوا تھا جس کو آپنے بھی منظور کیا تھا اہل پشاور چاہتے ہیں کہ ماہ نومبر میں واعظ آوے آپکا پتہ معلوم نہیں علاقہ مدراس سے آپکے ایک دو خط آئے تھے اب ٹھیک مقام معلوم نہیں اسلئے بذریعہ اخبار آپکو اس وعدہ کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں ہوں فوراً پشاور پہنچکر حسب منشاء انجمن تعلیم القرآن تبلیغ کا کام شروع کریں مشاہرہ مقررہ دفتر کانفرنس سے ملیگا۔ اہل پشاور پر اسکا کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ امید ہے جواب متضمن منظوری سے بہت جلد مشرف فرمائینگے۔

نوٹ۔ ناظرین اخبار میں سے جس صاحب کو مولوی صاحب کا پتہ معلوم ہو وہ انکو اس مضمون کی اطلاع کردیں مناسب سمجھیں تو اخبار کا پرچہ ہی انکو بھیجدیں کہ یہ بھی کار خیر ہے۔

اہلحدیث آنرفنڈ اور جماعت اہلحدیث

"جتنے جتنے کی لکڑی ایک جنے کا بوجھ" یہ مثال گذشتہ [?] کے موقع پر خوب صادق ہوئی کہ جماعت اہلحدیث کی ادنیٰ توجہ سے کانفرنس کو ایک معقول رقم [?] آئندہ فضل الٰہی سے اس سے زیادہ کی توقع ہے چاہئیں کیونکہ ابتدائی رسم مشکل ہوتی ہے جب چل جاوے تو آسان ہو جاتی ہے امید ہے برادران اہلحدیث اپنی کانفرنس کے لئے ہر موقع پر "آنرفنڈ" کو نہ بھولینگے۔ جزاکم اللہ۔

چند سوال بغرض جواب

بخدمت جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ ذیل کی عرض بشکل سوال تصور فرمائیں۔ اور جواب باصواب بدلائل نقلی قرآن وحدیث مفصل درج اخبار گہربار (یعنی اہلحدیث) میں فرما کر مشکور فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ سوال حسب ذیل ہیں:

(۱) آیت کریمہ۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ۔ (اے مومنو! نماز کے وقت اپنے منہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھولو) (یہ اہلسنت والجماعت کے معنی ہیں)

آیت موصوفہ ایک شیعہ صاحب کی پیش کردہ ہے جس کے رو سے وہ صاحب کہتے ہیں کہ اللہ کا حکم سر اور پاؤں کا مسح کرنا ہے۔ پاؤں کا دھونا آیت موصوفہ سے ظاہر نہیں۔ ہر چند مثالیں دیکر سمجھایا گیا۔ یہانتک کہ ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا کہ ایک دفعہ جبرئیل امین آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود وضو کرایا اور پاؤں دھلائے مگر حدیث نہیں مانتے ہیں۔ لہذا التماس ہے کہ اگر اور دوچار ثبوت پاؤں کے دھونے میں ہوں۔ تو ضرور درج فرمائیں۔

(۲) آیت کریمہ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ سورہ جمعہ میں پہلی آیت مبین پر ٹھیرنا کفر بتاتے ہیں۔ دلیل دیتے ہیں کہ گو آیت ختم ہے۔ اور بڑا وقفہ ہے لیکن چونکہ اوسپر حرف لا پڑا ہے۔ اسلئے اگلی آیت کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ کفر لازم آئیگا۔ ادہر سے جواب بدلیل حدیث دیا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک آیت پر ٹھہرتے تھے۔ کیونکہ آیت ختم ہوتی ہے جس پر شیعہ صاحب نے کہا کہ پھر "لا" کیوں تجویز ہوا اور ایسی ہی اور مثال "ق ح ص" وغیرہ۔ پھر ادہر سے جواب دیا گیا کہ یہ حروف ہیں مگر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو پڑھنا ضروری ہے۔ مگر مزید ثبوت کا طالب ہے۔ اس کا جواب بھی مدلل عطا ہو۔

(۳) فرقہ شیعہ کہاں اور کب سے شروع ہوا اور اسکا بانی کون تھا۔ اہل کوفہ جو امام حسین پر چڑہے کون تھے۔ مدلل جواب کی التجا ہے۔

تابعدار خریدار نمبر ۲۹۰۵ از گوراول۔

اہلحدیث۔ آیت غسل کا جواب تو صاف ہے شیعہ صاحب سے دریافت کیا جائے کیا وجہ ہے کہ رُءُوْسِكُمْ مجرور ہے یعنی اوسپر زیر ہے اور اَرْجُلَكُمْ منصوب ہے یعنی اوسپر زبر ہے اگر وہ علم نحو ذرہ سا بھی جانتا ہوگا تو فوراً مسئلہ حل ہو جائیگا۔

ہمارے ملک میں مرزا صاحب قادیانی ایک ہو گذرے ہیں جنکو سب لوگ جانتے ہیں آپنے ایک پیشگوئی کی تھی کہ عبداللہ آتھم (عیسائی) پندرہ ماہ میں بسزائے موت دوزخ میں جائیگا اس پیشگوئی کا حشر یہ ہوا تھا کہ پندرہ مہینوں کی میعاد سے دو سال بعد وہ مرا تاہم مرزا صاحب کے مریدوں نے مرزا صاحب کو نہیں چھوڑا یہہ واقعہ کس قدر حیرت انگیز ہے مگر میرے نزدیک موجودہ قرآن شریف کے ہوتے ہوئے کسی صاحب کا پیروں کے مسح پر اعتقاد رکھنا قادیانی پیشگوئی سے عجیب تر ہے۔ ایک دفعہ ایک والی ریاست نے مجھ سے پیروں کے مسئلہ کا سوال کیا فرمایا کہ آپ اہلحدیث ہیں مسح کرتے ہونگے میں نے عرض کیا نہیں۔ کیوں؟ میں نے کہا مسلمان لوگ اس بات کا فخر کرتے ہیں کہ ہماری کتاب کسی کاتب یا صندوق کی محتاج نہیں بلکہ سینوں میں محفوظ ہے لیکن حفظ کے نتیجہ سے انکار کرتے ہیں۔ یعنی قرآن مجید جو حافظوں کے سینے میں ہے اس میں پیروں کے دھونے والی قراءت ہے اسکو قبول نہیں کرتے ارشاد

قرات کر لیتے ہیں جس میں آنحضرت (زیر سے) آتا ہے۔ نواب صاحب یہ سنکر خاموش رہے الحمد للہ

نمبر ۲۔ آیات پر وقفے اور عدم وقفے پر سب قادیوں کی اصطلاح ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد ہدایت مہد میں عربی طرز سے پڑھتے تھے جہاں فقرہ ختم ہوتا ٹھہرتے جیسے انگریزی اور اردو۔ فارسی کا دستور ہے اس بات میں کفر کے فتوے دینا نااتفاقوں کا کام ہے۔

(۳) شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے تحفہ اثنا عشریہ میں اس فرقہ کی ابتدا عبد اللہ بن سبا سے لکھی ہے میرے نزدیک شروع شروع میں یہ اختلاف پولیٹکل خیالات پر مبنی تھا ہوتے ہوتے مذہبی رنگ بنگیا۔ واللہ اعلم

امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لوگ یزید کی فوج تھی کلمہ گو تھے اسلام کے قائل تھے پولیٹکل نقطۂ نگاہ سے امام مرحوم سے مقابلہ ہوا انما الحال حال (؟) خدا کو معلوم علمها عند ربی لا یضل ربی ولا ینسیٰ

اصحابی کالنجوم

اہلحدیث مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ

میں چند سوال شائع ہوئے ہیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی ہے۔ سو واضح رہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم صحیح نہیں۔ بلکہ امام ابن حزم نے اس کو موضوع کہا ہے۔ اور حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں زیر ترجمہ جعفر بن عبد الواحد کے لکھتے ہیں۔ قال الدارقطنی یضع الحدیث وقال ابو زرعۃ روی احادیث لا اصل لہا۔ الی قولہ و من بلایاہ عن وھب بن جریر عن ابیہ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (میزان الاعتدال جلد اول ص ۱۶۷) حاصل کلام یہ ہے کہ جعفر بن عبد الواحد کے حق میں دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث بنایا کرتا تھا۔ اسکی یہ حدیث گھڑی ہوئی ہے اسلیئے میزان الاعتدال کے ص ۳۲ ذہبی کے ترجمہ میں اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے۔

جونکہ یہ حدیث کسی طرح صحیح نہیں۔ مقلدین اسکو تقلید کی تائید و ثبوت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ سو یہ ہے انکی دلیل بر تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ پوری حدیث کے معنے یہ ہیں۔ کہ میرے اصحاب مانند ستاروں کے ہیں۔ ان میں سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے "اگر یہ حدیث بفرض تسلیم صحت بخیال مقلدین تقلید صحابی کو واجب کرتی ہے تو یہ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ بعض صحابہ نے بعض مسائل میں غلطی کی ہے تو کیا اوس میں بھی ہم اون کی پیروی و تقلید کرکے ہدایت پا سکتے ہیں۔ غالباً ہر کوئی کہیگا نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ تقلید صحابی واجب نہیں جب تقلید صحابی واجب نہیں۔ تو تقلید ائمہ اربعہ کیونکر واجب ہو سکتی ہے۔ مگر اسکے صحیح معنے مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے اپنی کتاب تصنیف اتباع سلف میں تحریر کیئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "میں اس حدیث کو صحت تسلیم کرکے معنے اس کے یہ سمجھتا ہوں۔ کہ صحابہ کرام میں باہمی اختلاف تھا مگر ایک بات ان سب میں برابر تھی۔ یعنے اخلاص اسی اخلاص کی بابت ہم کو حکم دیا ہے۔ کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔ ایہم کا لفظ تعلیم کیلئے ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تعلیم فی الجملہ مساوات کی صورت میں ہوتی ہے۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اوس حدیث میں جس کا مضمون یہ ہے کہ حضور فرماتے ہیں۔ میرے صحابی ایک جو جتنا سونا خرچ کریں اور پچھلے لوگ پہاڑ جتنا تو وہ انکی برابر نہ ہونگے۔ کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلعم ہمہ تن اخلاص تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مختصر یہ کہ افراد امت میں سے کسی کو منصب شریعت نہیں۔ یعنے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اوس کی بابت بے دلیل قرآن و حدیث کے حجت شرعی ہو سکے جب تک قرآن و حدیث سے مستنبط نہ ہو۔ (ملاحظہ ہو اتباع سلف ص ۴۰) اب یہ حدیث تشریح کی محتاج نہیں۔ فاضل اجل نے اس کی پوری توضیح و تشریح فرما دی ہے۔ فقط

خاکسار محمد سلیمان عفی عنہ سیالکوٹ

جواب الکذب الحدیث

بخدمت جناب ابو الوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد احقر نے اہلحدیث مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۴ کالم ۳ میں حدیث ان الظن اکذب الحدیث کے بارہ میں استفسار دیکھا کہ حدیث مذکور بالا میں ظن پر اکذب الحدیث کا حکم لگایا گیا کیونکہ ظن فعل قلب ہے اور حدیث فعل لسان ہے تو اس کا حمل فعل قلب پر کیونکر ہو سکتا ہے سو احقر کا یہ خیال ہے کہ اسکے جواب میں دو وجہیں ہیں۔ وجہ اول یہ کہ اگرچہ ظن افعال قلوب میں سے ہے لیکن اس کا اظہار جب کسی شخص پر کیا جاویگا تو بذریعہ کلام ہی کیا جاویگا اور اس کلام کے مقصود و ماحصل کو بلحاظ اس کلام کے باوجود فعل لسان ہونیکے ظن ہی سے تعبیر کیا جاویگا اس حالت میں وہ فعل لسان بھی ہوا اور ظن بھی ہوا اور فعل لسان کو کلام اور حدیث دونوں سے تعبیر کرتے ہیں اس بنا پر وہ ظن ملفوظ اکذب الحدیث ہوا۔

وجہ دوم یہ ہے کہ لفظ حدیث ملفوظ باللسان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ حدیث نئی چیز کو کہتے ہیں خواہ محسوسات میں سے ہو خواہ معقولات میں سے اور دلیل اس کی یہ حدیث ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تجاوز لامتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم یتکلموا او یعملوا بہ (صحیح مسلم مطبوعہ انصاری مجلد اول ص ۷۸ سطر ۱۲) اور اسی میں ہے اذا ھم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوھا علیہ فان عملہا فاکتبوھا سیئۃ واذا ھم بحسنۃ فلم یعملہا فاکتبوھا حسنۃ فان عملہا فاکتبوھا عشرا۔ پہلی حدیث کا

صاف ثابت ہوا کہ تخییل قلبی بھی حدیث کہلاتی ہے دوسری حدیث میں اسی حدیث النفس کو ظن سے تعبیر کیا گویا دوسری حدیث پہلی حدیث کی تفسیر ہے اس صورت میں ظن بھی فعل قلب رہا اور حدیث بھی فعل قلب رہا بہرنہج حدیث مبحوث عنہ میں لفظ ظن اور لفظ حدیث کے مفہوم میں کچھ تخالف نہ رہا کیونکہ لفظ حدیث محض امر جدید پر بولا جاتا ہے خواہ افعال قلوب سے ہو خواہ افعال جوارح میں سے اور اُسکا کثرت استعمال فعل لسان میں ہونا اسکے منافی نہیں ہے اس لئے اگر وہ لفظ ظن کا محمول ہوگیا تو اس میں کوئی غرابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ احقر العباد ابو اسمٰعیل یوسف حسین خانپوری

اڈیٹر ۔ اور اہل علم بھی توجہ فرماویں۔ میری غرض یہ ہے کہ اس حدیث کی تشریح کے ساتھ ہی اُن خرابیوں پر بھی توجہ ہونی چاہیئے جنکے انسداد کے لئے یہ حدیث حضور کی زبان الہام ترجمان سے ظاہر ہوئی تھی خدا کرے میری مراد حاصل ہو

عتاب

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب سلمہ
بعد سلام مسنون واضح باد

براہ کرم مضمون مندرج ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون فرماویں۔

اخبار اہلحدیث بابت ۲ ر ماہ اکتوبر صفحہ ۴ میں مولوی عبدالمجید صاحب کا مضمون بعنوان "تقیہ جہر آمین" مندرج ہوا تھا اسپر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ (کیا مجال کوئی لفظ دل آزار ہو) لیکن صاحب مذکور بزیر عنوان مذکور صفحہ ۴ میں دوسرا کالم سطر ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ آمین سے چڑتے ہیں یا جلتے ہیں وہ بھی بمنزلہ یہودیوں کے ہیں کیونکہ ان کا فعل بھی یہودیوں جیسا ہے پیارے حنفی بھائیوں کو آمین بالجہر سے ہرگز ناک بھوں نہ چڑھانا چاہیئے الخ"

اڈیٹر صاحب آپکی تحریر (کیا مجال کہ کوئی بھی لفظ دل آزار ہو) کیا ہوئی اسکو اور مولوی مذکور الصدر کے مضمون کو مقابلہ فرماویں سب کچھ واضح ہوگا۔ میں زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتا ہوں فقط ایک بات لکھتا ہوں کہ اونے اونے باتوں میں جن کا ادا کرنا نہ کرنا برابر ہے نہ دین اسلام کی اصل ہے نہ کچھ اس پر ایسے مباحث کرنا اور مسلم کو غیر مسلم کہنا اسلام کا شیوہ نہیں۔ حدیث میں من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ مذکور ہے آپکے قول سے یہودی بنے پھر نتیجہ دوزخی۔ آپ پر لازم ہے کہ آپس میں دوستی اتفاق پیدا کرنے کی کوشش فرماویں نہ کہ نفاق۔

ازطرف ایچ عبدالغنی صاحب سکرٹری مدرسہ نسوان۔ مقام گدگ۔

اڈیٹر ۔ گو مولوی عبدالمجید صاحب کا مدعا یہ نہ تھا کہ حنفی (معاذاللہ) یہودی ہیں بلکہ یہ تھا کہ آمین بالجہر پر چڑنا نہ چاہیئے کیونکہ یہ فعل یہودیوں کا حدیث میں آیا ہے تاہم نامہ نگاروں کو اطلاع بلکہ ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے مضامین درج اہلحدیث کرانا چاہتے ہیں تو اونکو ملایم اور مفید عبارات میں لکھا کریں ورنہ عدم درج کی شکایت معاف۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

براوران اہلحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ

التماس ہے کہ ماشاء اللہ جماعت اہلحدیث پیشتر ہی سے عنوان بالا پر قایم ہے۔ اور آیندہ بھی جملہ براوران کو خدا اسی پر قایم رکھے آمین۔ اخبار اہلحدیث جملہ جماعت کا آرگن ہے جس سبب سے کم علم احباب بھی اس میں حصہ لینے کے مستحق ہیں۔ اور رہے ہیں۔ اسلئے خاکسار کے دل میں آیا ہے کہ عنوان بالا پر کچھ ٹوٹا پھوٹا مضمون براوران کی خدمت میں حاضر کیا جاوے۔ تاکہ شاید کم علم طالب علم غور فرماکر فایدہ اُٹھاویں۔ گو ہمارے نامی گرامی علمار کرام کو خاکسار جیسے کم علم اور کم سمجھ سے حاصل کرنا بعید از عقل ہے۔ امید ہے کہ اہل علم براوران جماعت بندہ کے قصور معاف کرکے مشکور فرماوینگے۔ اور اپنی جانب سے حتی المقدور روایات ضعیفہ سے اجتناب کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ واحبابہ اجمعین

اما بعد ۔ تابعداری رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر مومن پر عین فرض ہے جس میں چون وچرا کی گنجایش نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ترجمہ:۔ اور جو کچھ دیوے تم کو رسول پس اُسکو لے لو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اُس سے باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے" تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے کہنے پر عمل نہ کرنا عذاب الٰہی میں داخل ہونا ہے۔ ہر مومن پر فرض ہے کہ بلاچون وچرا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عملدرآمد کرے۔ خواہ دیکھنے میں سخت ہی کیوں نہ ہو۔ قال اللہ تعالیٰ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ ترجمہ:۔ پس اگر جھگڑا کرو تم کسی چیز میں پس پھیرو اُسکو طرف اللہ تعالےٰ اور رسول اکرم کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے ساتھ اللہ کے و دن آخر کے یہ بہت بہتر ہے از روئے تاویل کے" دوستو اس آیت شریف میں اللہ جل شانہ نے کیا خوب واضح کرکے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر تم مومن ہو۔ تو یہ کام کرو۔ اگر نہیں تو خیر۔ اس آیت میں حکم کیا ہے رجوع کرنے کا طرف قرآن و حدیث کی وقت اختلاف وتنازع کے پھر اس رجوع ورد کو معلق کیا ہے ایمان باللہ ویوم آخر پر معلوم ہوا کہ جو شخص تنازع باہمی کا رد طرف کتاب وسنت کے نہیں کرتا وہ منکر ہے اللہ وقیامت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرجع تنازع امر کا دین میں صرف انہیں دو اصل اصیل کے ہے نہ طرف قیاس غیرہ کے

قال اللہ تعالیٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ ترجمہ۔
پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے
یہاں تک کہ حکم چاہیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ پڑے
جھگڑا درمیان انکے پھر نہ پاویں بیچ دلوں اپنے کے
تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیویں [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] فیصلہ کرتے تھے۔
اب [illegible] اس طرح پہ ہے کہ
[illegible] یہ آیت دلیل ہے
[illegible] ایمان کی [illegible]
[illegible] آپس میں جھگڑا [illegible]
[illegible] حضرت سرور کائنات کو
[illegible] حدیث سے ثابت
[illegible]
[illegible] فیصلہ کو تسلیم کریں
[illegible] تسلیم کریں تو
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کو [illegible]
[illegible]

قال اللہ تعالیٰ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ ترجمہ کہہ دے اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم [illegible] اگر تم چاہتے اللہ کو
[illegible] تمکو اللہ تعالیٰ
[illegible]
[illegible] یہ آیت [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ
اتباع شریعت [illegible] افعال واقوال
[illegible] محال ہے
قال اللہ تعالیٰ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ
بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
ترجمہ [illegible] درست کرو معاملے اپنے
اور [illegible] رسول اسکے کی اگر

ہو تم ایمان والے۔" یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ جب
اتباع سنت نہ ہو انسان مومن نہیں ہو سکتا۔
قال اللہ تعالیٰ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ
ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم فرمانبرداری
کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی اور مت پھرو اس سے
اور تم سنتے ہو۔
کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ
اصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ ترجمہ
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی اور
مت جھگڑا کرو [illegible] ہو جاؤگے اور
جاتی رہیگی ہوا تمہاری اور صبر کرو تحقیق اللہ تعالیٰ
ساتھ صبر والوں کے ہے۔ [illegible] سنت پر عمل نہ
کرنے سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور
رسول اس کے کی اور ڈرے اللہ سے اور پرہیزگاری
کرے پس وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔" اللہ سے
ڈرنا اور پرہیزگاری کرنا سنت ہی طریقے پر عمل
کرنیکا نام ہے۔
قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ ترجمہ
قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ اور فرمانبرداری
کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ تو اس آیت
شریف سے معلوم ہوا کہ حکم قرآن مجید کے [illegible]
[illegible] نماز زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح سے اطاعت
رسول خدا بھی [illegible] فرض ہے [illegible]
[illegible]

اسکو نہیں حاصل ہوتی۔ کہ جو احوال واعمال وافعال
واخلاق وسیر رسول الثقلین کے کتب سنت صحیح
میں مندرج ہیں انکو معلوم کر کے انپر جہانتک ہو سکے
عمل کرے کسی کے قول وفعل ورائے واجتہاد وقیاس
اور کسی آیت یا حدیث پر بصورت مخالفت دلیل کے
ترجیح نہ دے۔
قال اللہ تعالیٰ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
ترجمہ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا
کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے
خدا اور روز آخر کی۔
قال اللہ تعالیٰ۔ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ
ترجمہ پس قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور
فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی اور
اللہ تعالیٰ خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔ سبحان اللہ
دیکھو کس طرح آیت شریف کی شرح کی حاجت
خود آیات ہی واضح [illegible] کچھ شرح نہیں
قال اللہ تعالیٰ۔ وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا۔ ترجمہ اور اگر فرمانبرداری
کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی نہ کم دیگا تم کو عملوں
تمہارے میں سے کچھ۔
کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ
فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔
ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے
کی پس اگر منہ پھیرو گے تم پس سوا اسکے نہیں
اوپر رسول ہمارے کے پہونچا دینا ظاہر۔"
سبحان اللہ کیا رسول کریم کے کلام پاک کے الفاظ
طیبہ [illegible] ہیں [illegible]
کہ یہی قرآن مجید [illegible]
قال اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔ ترجمہ
اے لوگو! ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور
رسول اسکے کی اور مت باطل کرو اپنے عملوں کو۔
[illegible] باطل [illegible]

قال الله تعالیٰ - اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ - ترجمہ کیا نہ سمجھا انہوں نے یہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکے کا پس یہ کہ واسطے اس کے ہے آگ دوزخ کی ہمیشگی رہیگا بیچ اس کے یہ ہے رسوائی بڑی۔

قال الله تعالیٰ - قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ - ترجمہ کہدے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی پس اگر منہ پھیریں پس اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا کافروں کو۔ اس آیت سے [illegible] ثابت ہوا ہے [illegible] نہیں [illegible] اطاعت رسول پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے اطاعت رسول کی [illegible] رسول نے جس طرح پر فرمایا ہے اسکو قبول کرے۔ خلاف اس کے کوئی قول و فعل [illegible] پھیر نا اس اطاعت سے [illegible] اہل ایمان کی [illegible] رسول سے [illegible] اور رسول کے [illegible] کا [illegible] ایمان کا [illegible] ہے۔

قال الله تعالیٰ - وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ - ترجمہ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور گذر جاوے حدود اس کی سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں ہمیشگی رہیگا اور واسطے اس کے عذاب ذلیل کرنے والا [illegible] ہر ایک مومن کو بچاوے آمین۔

قال الله تعالیٰ - مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا - ترجمہ جس شخص نے کہا مانا رسول کا پس تحقیق کہا مانا اس نے اللہ تعالیٰ کا اور جو کوئی پھر جاوے پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اوپر انکے نگہبان۔

قال الله تعالیٰ - وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - ترجمہ جو کوئی خلاف کرے اللہ اور رسول اُسکے کا پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

قال الله تعالیٰ - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا - ترجمہ جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول اس کے کی داخل کریگا اسکو بہشتوں میں جاری ہیں نیچے ان کے نہریں اور جو کوئی پھر جاوے دیگا اسکو عذاب دردناک۔

قال الله تعالیٰ - وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا - ترجمہ جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور رسول اس کے کی پس واسطے اس کے آگ ہے دوزخ کی ہمیشہ رہینگے بیچ اس میں۔

قال الله تعالیٰ - فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ترجمہ پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اسکے حکم سے یہ کہ پہنچے ان کو فتنہ یا پہنچے انکو عذاب دردناک۔

قال الله تعالیٰ - فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ - ترجمہ پس اگر نہ قبول کریں واسطے تیرے پس جان تو کہ سوائے اسکے نہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں اپنی کی اور کون شخص ہے بہت گمراہ اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی سوائے ہدایت کے خدا کی طرف سے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کو۔

الغرض قرآن پاک میں جہاں تک خیال کیا جاتا ہے اتباع سنت ہی پر زور ہے کوئی ایسی آیت قرآن مجید و فرقان حمید میں نہیں جس میں ظاہراً یا اشارۃً یا کنایۃً یا استنباطاً ترک اتباع [illegible] سمجھ میں نہیں [illegible] بعض علمائے کرام کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن شریف کو [illegible] عمل کرتے ہیں اور قرآن مجید کی آیات پر خیال تک بھی نہیں کرتے۔ اب خاکسار چند احادیث مختصراً مطابق مضمون تحریر کرتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فان خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة ترجمہ تحقیق اچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن مجید اور بہتر راہوں میں سے راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدترین چیزوں میں سے نئی نکالی چیزیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اس حدیث میں کتاب و سنت کو خیر ٹھیرایا ہے اور محدثات کو شر ٹھیرایا ہے۔ محدثات شامل ہیں ہر اعتقادی و قولی و فعلی کو [illegible] کسی نوع کے [illegible] گمراہی کہا ہے [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں [illegible] فرمایا ہے جو شامل ہے ہر بدعت کو اور [illegible] اطلاق کیا ہے۔ سو کسی حالت میں [illegible] پھر کسی طرح کوئی بدعت [illegible] ہے۔ ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا [illegible] صورت [illegible] ہے اس بات پر کہ بدعتیں بالکل ہرگز [illegible] غرض حدیث اپنی اطلاق پر ہے ہرگز اس میں [illegible] تخصیص کا نہیں ہے۔ انس سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة - رواہ الترمذی۔ ترجمہ فرمایا رسول پاک صلعم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اس پر کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہ ہو بیچ دل تیرے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا واسطے میرے [illegible] یہ ہے سنت میری اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ [illegible]

کیا مجھکو - اور جس نے زندہ کیا مجھکو ہوگا ساتھ
میرے بیچ جنت کے - روایت کیا اس کو ترمذی نے
معلوم ہوا کہ محب سنت محب رسول ہوتا ہے اس کو
موافقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت میں
ہاتھ آتی ہے - سو جب کہ صرف محبت سنت کا یہ ثمرہ
نافعہ ہے تو عامل بالسنۃ کا خدا جانے کیا کچھ مرتبہ
عالی ہوگا - اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ جو کوئی مخالف سنت ہو کر مدعی حضرت کی محبت
کا ہے وہ بالکل کاذب ہے - حضرت کی دوستی تو یہی
ہے کہ سنت کے موافق عمل کرے - یہ بھی ثابت ہوا کہ
عامل بالسنۃ بڑے اعلےٰ درجہ کا بہشتی ہے کہ بہشت
میں حضرت کے ساتھ ہوگا - ایک سنت حضرت کی
یہ ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح کسی متبع سنت
مسلمان کا دل میں بغض و کینہ نہ ہو - حدیث عن ابی
هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من تمسك بسنتی عند
فساد امتی فله اجر مائة شهيد ترجمہ -
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول کریم
نے یعنی جس نے عمل کیا میری سنت پر امت کے
فساد کے وقت تو اُس کو ثواب سو شہید کا ہے ۔
اس حدیث شریف میں اشارت عظیمہ ہے واسطے
عامل بالحدیث کے اس لیئے کہ تمسک عبادت ہے
عمل کرنے سے سنت پر اور مراد فساد سے بدعت
اور جہالت ہے جن میں اکثر لوگ مبتلا رہتے ہیں اور
جب کہ ایک شہید کا اجر بغیر شہید سے اس قدر بڑھکر
ہے تو سو شہید کے اجر کا کیا حساب ہے - یہ اسلیئے
ہے کہ عامل بالحدیث میں پڑی بڑی تکلیفیں برداشت
کرنی پڑتی ہیں ہزارہا بدعتی اُس کے دشمن ہوتے
ہیں اور اُس کو بُرا کہتے ہیں - بلکہ اُس کی جان و آبرو کھونے
کی فکر میں رہتے ہیں - اور عامل بالسنۃ صبر کرتا ہے
حدیث - عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنة
الا من ابی قیل ومن ابی قال ومن اطاعنی
دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی - رواه البخاری
ترجمہ - ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل بہشت
ہوگی - مگر جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی - کہا صحابہ
کرام نے کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی - فرمایا
جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور
جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق اُس نے قبول نہ کیا
روایت کیا اس کو بخاری نے - مراد عصیان سے اسجگہ
اختیار کرنا بدعت کا ہے سنت پر - اس سے معلوم ہوا
کہ اہل بدعت جب تک بدعت سے توبہ نہ کرے - لایق
داخل ہونے جنت کے نہ ہوگا کیونکہ انس مرفوعاً فرماتے
ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی یعنی جس نے میری
سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں - اہل بدعت ہمیشہ
اتباع سنت سے بے پرواہ رہا کرتے ہیں اس حدیث
میں بڑا وعید شدید ہے اہل بدعت کے لئے - حدیث
عن مالك بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم
بهما کتاب اللہ وسنۃ رسوله ترجمہ - مالک بن انس
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ چھوڑیں میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ ہوگے
جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونوں کو - ایک
کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول اللہ کی "
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ گمراہ نہ ہونا قرآن
و حدیث کے عمل کرنے پر موقوف ہے - اور حضرت نے
یہی دو چیزیں واسطے امت کے قیامت تک چھوڑی ہیں
جس نے ان دونوں پر عمل نہ کیا وہ گمراہ ہوا یہ حجت ہیں واسطے
رد قیاس وغیرہ کے - حدیث غضیف ثمالی میں مرفوعاً
آیا ہے کہ نہیں نکالی کسی امت نے کوئی بدعت لیکن
اُٹھ گئی مثل اُس کی ایک ایک سنت - اس سے معلوم ہوا
کہ ہر بدعت رافع سنت ہوتی ہے خواہ عقائد میں ہو
یا اعمال میں - مثلاً جب سے بدعت تقلید کی نکلی ہے
سنت تمسک کتاب و حدیث مرفوع ہوگئی ہے -
اللہم ارحم لنا - حدیث - عن انس بن مالك قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدکم
حتے اکون احب الیه من ولده ووالده والناس
اجمعین - ترجمہ - انس بن مالک روایت کرتے ہیں
کہ فرمایا رسول خدا نے کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا

جب تک اُس کو محبت میری اولاد اور ماں باپ اور
سب لوگوں سے زیادہ نہو - تو مطلب یہ ہوا کہ رسول خدا
صلعم کی اطاعت اور آپ کی ارشاد کی تعمیل دنیا کی
سب چیزوں پر مقدم رکھے - ماں باپ بی بی اولاد
دوست آشنا یہ سب اگر ناراض ہو جاویں - تو
قبول کرے - پر خدا اور اُس کے رسول کی نافرمانی
ہرگز نہ کرے - یہی محبت صادقہ ہے جس پر مدار
ایمان کا ہے - قاضی عیاض نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سے یہ بھی ایک بات
ہے کہ آپ کی سنت کی مدد کرنا - آپ کی شریعت مطہرہ
پر جو اعتراض کرے اُس کا جواب دینا اور آپ سے
ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سے تصدق ہو جاوے
جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات کہ
ایمان کی حقیقت پوری نہیں ہوتی بغیر اس محبت کے
اور ایمان صحیح نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلعم
کی قدر اور منزلت ماں باپ بزرگ محسن سب سے
زیادہ دل میں نہ ہو - اور جس کا یہ اعتقاد نہو وہ
مومن نہیں ہے چنانچہ پیران پیر سید عبد القادر جیلانی
رحمتہ اللہ علیہ فتوح الغیب میں اسطرح ارشاد فرماتے
ہیں - اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تمرقوا
ووحدوا ولا تشرکوا ترجمہ - تابعداری کرو سنت کی
یعنی طریق رسول علیہ السلام کی اور بدعت پیدا نہ کرو
بیچ دین کے اور فرمانبرداری کرو احکام خدا و رسول کی -
اور نہ ہو تم باہر حکم خدا و رسول سے - اور ایک جانو خدا کو
اور مت شریک کرو اُس کے ساتھ کسی کو -
سو حاصل کلام جملہ مضامین یہ ہے کہ جبتک بندہ اپنے جملہ
افعال دنیاوی و دینی مطابق سنت نبی علیہ السلام نہ کرے
مومن نہیں ہو سکتا - ہمیشہ سے ہر فرد بشر امت محمدیہ پر فرض ہے
کہ سنت طریقہ پر خود عمل کرے اور لوگوں کو سنت پر چلنے کی
ترغیب دلاوے اور سنت کو زندہ کرے یہی زندہ کرنا سنت کا
ہے جس قدر سنت پر لوگ عمل کرینگے اسیقدر انکو ثواب ملیگا
الحمد للہ کہ اس کام میں ہمارے قومی آرگن اہلحدیث کی سعی
جاری ہے - خداوند کریم ہمیشہ تا قیامت اہلحدیث
معہ مولینا شیر اسلام کو شاد و خرم رکھے - اور قومی کانوں
میں متوجہ ہوتے رہا کریں - والسلام -
حررہ نور محمد میانوی جہلمی خریدار نمبر ۲۹۸ $\frac{9}{14}$ ۱۲

اہل حدیث کانفرنس کا چندہ

ماہ شوال ۱۳۳۲ ہجری

اس سے پہلے رمضان المبارک تک کا جو اہل حدیث کانفرنس کو آمدنی ہوئی ہے اس کو اخبار اہلحدیث میں شائع کر چکا ہوں اب ماہ شوال کا حساب شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ بھی ہر ماہ کا حساب شائع ہوتا رہیگا انشاء اللہ تفصیل حسب ذیل ہے

وصول چندہ ماہوار شہر دہلی بابت ماہ شوال ۱۳۳۲ ہجری

حاجی کرم الٰہی محمد شفیق صاحب سوداگر صدر بازار دہلی

حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ تیج سرک "

مولوی محبوب احمد صاحب گلی نیا "

حاجی محمد بشیر الدین و حافظ احسان اللہ صاحب جنت فروش دہلی ...

خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب کشن گنج دہلی ...

نور الٰہی عبد الحسن صاحب سوداگر صدر بازار دہلی

از فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر "

نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر "

حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر "

چندہ بذریعہ منی آرڈر بنام سید عبد السلام نائب سکرٹری

محمد رفیع صاحب ساکن کشن گنج دہلی ...

از آنہ فنڈ عیدگاہ اہل حدیث میدان تیس ہزاری ج معرفت شیخ حاجی حمید اللہ صاحب و حاجی الٰہی بخش صاحب و حاجی محمد صدیق صاحب باروی و حافظ محمد حسن صاحب ...

از حاجی محمد سوار خان و محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ منڈلہ ...

از حاجی عبد الحکیم صاحب ڈیرہ دون بازار وہاں والہ ...

از ڈاکٹر عبد الرحمٰن خان صاحب ہیضہ اسپتال غور آباد

ضلع الہ آباد ...

از محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ کوڑو زمیندار

از محمد ابراہیم صاحب آنہ فنڈ مدرسہ کونڈا اچپوتانہ

از کمال الدین صاحب اور سیر گھوڑا قلی مرزا پور

امیر علی شاہ صاحب مدرس درجہ چہارم پرائمری سکول کیمپ کرن بابت آنہ فنڈ ...

از عبد الغفار صاحب حسینی الفردوسی مقام لکھنؤ تکیہ پیر جلیل از آنہ فنڈ ...

چندہ معرفت مولوی عبد الغنی صاحب واعظ اہلحدیث کانفرنس

جماعت اہلحدیث کمندیلا ...

ملا داؤد صاحب قصبہ کمنڈیلا ماد حونپور ...

جماعت اہلحدیث کمنڈی ...

شیخ محمد و محمد عثمان صاحب کمنڈی ...

چندہ معرفت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری

محمد یعقوب صاحب زکوٰۃ آنہ فنڈ ...

عبد الستار صاحب ...

مولوی عباس علی صاحب شکر آباد ...

محمد غوث صاحب بھیوڑ ...

نور محمد صاحب ڈرائیور نینی تال ...

انجمن اہل حدیث شہر جہلم آنہ فنڈ ...

از احباب سیالکوٹ معرفت حاجی عبد الغنی صاحب

از احباب جمال پور آنہ فنڈ ...

از منشی عبد الرؤف صاحب امراؤتی آنہ فنڈ ...

از احباب امرتسر آنہ فنڈ ...

از سید حسین صاحب سوداگر بنگلور ...

محمد اسماعیل ابراہیم صاحب از کوٹالہ ...

حافظ قادر بخش صاحب ملتان چاہ خلیل صاحب والے ...

محمد شریف صاحب بانکی پور ...

غلام علی صاحب از کوٹالہ ...

بابو کرم الٰہی صاحب اسٹیشن سمہ سٹہ ...

حاجی عبد العزیز صاحب بھوانی آنہ فنڈ ...

حافظ محمد عمر صاحب رحیم آبادی ...

مولوی محمد اسماعیل صاحب سرائے نرائن پور آنہ فنڈ

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحب واعظ اہلحدیث کانفرنس

مولوی محمد مظفر علی صاحب ...

نور محمد صاحب سکرٹری انجمن فیروز پور ...

چندہ آنہ فنڈ معرفت منشی غلام جیلانی صاحب انجمن تعلیم القرآن پشاور بنام حاجی عبد الغفار صاحب امین ...

از حکیم محمد خلیل صاحب موضع ہمولاڑہ ضلع ... بنام حاجی عبد الغفار صاحب امین ...

از کریم الدین صاحب ... ضلع ناگپور بذریعہ منی آرڈر معرفت مولوی ... صاحب بابت محصول طلب تعلیم الایمان وغیرہ جن کا پتہ نہیں پڑھا گیا ...

میزان ماہ شوال

سابق ...

میزان کل ...

منہائی خرچ ماہ شوال ۱۳۳۲ ہجری

باقی موجودہ خزانہ ...

سید عبد السلام

جوائنٹ سکرٹری اہل حدیث کانفرنس دہلی

بلیماران ۱۰ اکتوبر

الفاروق ۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری ۔ تصنیف مولانا شبلی نعمانی
قیمت ...

الانصاف فی حق اسناف ۔ قیمت ...

ثمرات تناسخ ۔ رد تناسخ میں قابل دید رسالہ ہے ۔ قیمت ...

الہامی کتاب ۔ قرآن شریف اور وید کے الہامی ہونے پر دلچسپ بحث ...

مینیجر

الفوز العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۔ قیمت ۱ر

فتاویٰ

ج نمبر ۱۰۷ - قرآن مجید میں بعض آیات بالفاظ عباد (بندگان) الہام ہوئی ہیں بسم اللہ بھی انہی آیات میں سے ہے مطلب یہ ہے کہ خدا تعلیم کرتا ہے کہ تم لوگ ایسا کہا کرو اس لئے بسم اللہ آیت ہے۔

ج نمبر ۱۰۸ - رسولوں پر کتابیں نازل ہوئی ہیں بعضوں پر نہیں وہ پہلے نبیوں کے مصدق اور تابع تھے جیسے حضرت ہارون وغیرہ - چونکہ سابقہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں اپنے واقعات بھی ملا دئے تھے جو الہامی نہ تھے اس لئے اصلی کتاب بشکل قرآن مجید نازل ہوئی۔

س نمبر ۱۰۹ - [illegible] حاملہ ہوئی اور مردہ ہوا وہ کیا عورت تنہا رہ سکتی (دلاور پور [illegible])

ج نمبر ۱۰۹ - عدت [illegible] حسب منشاء آیت کے [illegible] وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ

س نمبر ۱۱۰ - چاندی سونے کے زیور پر جو استعمال ہو اس پر زکوٰۃ نہیں - اگر ہے تو استعمالی زیور دس یا پانچ برس کیلئے اٹھا رکھا جائے تب اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۱۰ - بعض علماء کے نزدیک زیور مستعمل کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اٹھا رکھنے کی صورت میں بھی معاف کہتے ہیں جیسے اثاث البیت (برتن وغیرہ) جن میں سے بعض [illegible] رکھے رہتے ہیں یا ہر روز [illegible] پہننے میں آتے ہیں۔

س نمبر ۱۱۱ - [illegible] حج فرض کس حالت میں ہوتا ہے؟

ج نمبر ۱۱۱ - جس [illegible] مردوں پر فرض ہے [illegible] محرم بھی ہونا چاہئے [illegible]

س نمبر ۱۱۲ - [illegible] حج فرض تھا [illegible] ضروری ہے؟

ج نمبر ۱۱۲ - حدیث [illegible]

ج کو فرض کے ساتھ تشبیہ دے کر [illegible] ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

س نمبر ۱۱۳ - جب ایک شخص ایک نیک کام کرتا ہے اس کا ثواب اس کو ملتا ہے کیا اس کا اختیار ہے کہ وہ اس ثواب کو کسی دوسرے کو پہنچا دے [illegible]

ج نمبر ۱۱۳ - ثواب کا انتقال کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ شرع شریف نے اس کی بابت کچھ نہیں فرمایا۔ جو بعض روایتوں میں آتا ہے وہ [illegible] ہوتا ہے اسی طرح گناہ بھی کسی پر نہیں ڈال سکتا۔ عام اصول ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا (نیک و بد سب فاعل پر ہے)

س نمبر ۱۱۴ - ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا کس قدر ثواب ہے اور ثواب کا معیار کیا ہے۔

ج نمبر ۱۱۴ - درود کا ثواب یہ آیا ہے کہ خدا دس مرتبہ اس پر عنایت کرتا ہے اور معیار (یعنی ترازو) میرے علم میں کوئی نہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب کچھ ہے۔

س نمبر ۱۱۵ - اگر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ فلاں کام کرنے سے سو حج یا سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے تو اس کام کے کرنے سے آدمی حج سے بچ سکتا ہے؟ اور ۹۹ حج کا ثواب دوسروں کو بخش سکتا ہے۔

(باقی دارد)

ج نمبر ۱۱۵ - اس قسم کی روایات جو صحیح ہیں ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ثواب اتنا ملیگا یہ مطلب نہیں کہ فریضہ حج اس سے ساقط ہو جائیگا۔ جیسے ایک روایت میں ہے سورۃ قل ہو اللہ ثلث قرآن پڑھنے کے برابر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تلاوت قرآن کی ضرورت نہیں۔ تمام مقامی اور چیز ہے اور اصلی چیز اور۔

س ۱۱۶ - ایک شخص اپنی لڑکی یا بہن یا بھتیجی کا نکاح دوسرے آدمی کو کر دیوے اس شرط پر کہ وہ اپنی لڑکی یا بہن یا بھتیجی کا نکاح اس سے کر دیوے اس میں مہر وغیرہ نہ ہو۔ اگر مہر ہو تو یہ نکاح مشروط جائز ہے یا نہیں جیسا آج کل رواج ہے۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ابن عمر سے شغار یوں آیا ہے کہ لا شغار فی الاسلام [illegible] مذکور اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ اور مہر کم و بیش باندھا جاوے یا برابر ایک مجلس میں دونوں نکاح مذکور ہوا ہیں یا نہ۔ اور اس قسم کا رشتہ کرنا اگر ساتھ مہر کے ہو تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

ج ۱۱۶ - جس حدیث میں شغار منع ہے اسی میں یہ بھی ساتھ مذکور ہے کہ دونوں نکاحوں میں مہر نہ ہو کیونکہ مہر کی نفی یا کمی کرنے سے ان دونوں منکوحہ لڑکیوں کا نقصان ہے اس لئے مہر پورا ہو تو مبادلہ کا نکاح جائز ہے۔

س نمبر ۱۱۷ - ہمارے یہاں جو مادہ بکریاں برائے قربانی دستیاب ہوتی ہیں ان کے عموماً کان کٹے ہوتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے روایت علی ہو کہ سینگ ٹوٹا اور کان پھٹا اور چرا ہوا اور سوراخ شدہ جائز نہیں ہے۔ اور مطلب یہ کہ یہ عیب ہو۔ اور ہمارے دیہاتوں میں کان کٹی کو عیب نہیں سمجھتے بلکہ خوبصورتی خیال کرتے ہیں اور بعض لوگ خصی بکرے قربانی کرتے ہیں اور یہ بہیئت خلاف حدیث ہے آیا وہ قربانی ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو جاتی ہے تو کس لحاظ سے۔ اگر نہیں تو ہمارے مسلمانوں کا حلال مال ضائع ہوا (خاکسار امداد اللہ ڈاکخانہ موضع تفصیل نکودر)

ج نمبر ۱۱۷ - حدیث میں منع آیا ہے۔ وہاں یہ دستیاب نہیں ہوتیں تو اور جگہ سے آسکتی ہیں۔ اس عذر کی وجہ سے خلاف حکم کرنے کا کیا فائدہ۔ (اخاہی شناء کم)

س نمبر ۱۱۸ - شیخ ولایت حسین نے وفات پائی زوجہ، مادر، چار برادر، ایک خواہر کو وارث چھوڑا ترکہ متوفی کا کس قدر سہام پر منقسم ہو کر کس قدر ہر ایک کو ملیگا۔

ج نمبر ۱۱۸ - زوجہ کو چوتھائی۔ مادر کو تہائی۔ باقی بھائی بہن میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ دونو مضامین
یکجا قیمت ۲

[illegible] سوالات [illegible] جوابوں سے سوالات کا مطلب سمجھ لیں۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی کے شرکا کے تقاضا سے ۱۲ اکتوبر کو آخری فیصلہ کیا گیا۔ کہ جس قدر روپیہ جمع ہے حصہ رسدی بانٹ دیا جاوے۔ اور ایک رقم جو ہزار روپیہ کی رکی ہوئی ہے۔ اس کی عدالتی کارروائی کے لئے ایک خاص رقم محفوظ رکھی جاوے۔

سرمایہ کمپنی چھ ہزار آٹھ سو ستر روپیہ۔ اور پانچ ہزار پانسو چھیاسی روپیہ نقد جمع ہیں۔ ان کو مساوی تقسیم کرنے سے فی روپیہ ۱۳ حصہ آٹھ آنے پیسے ہیں۔ اس کے علاوہ تخمینا پونے دو سو روپیہ کا ابھی تقاضا باقی ہے جس کی وصولی کی توقع ہے۔ اور ایک بڑی رقم ہزار والی قبضہ ملاکر دوسری دفعہ تقسیم ہوگی۔ انشاء اللہ۔

پس جو صاحب اپنی رقم بحساب ۱۳ فی روپیہ منگوانا چاہیں۔ وہ مفصل پتہ لکھکر اطلاع دیں۔ تو ان کو بھیجا جاویگا۔ جو صاحب بقیہ کا انتظار کریں ان کو اختیار ہے۔ ان کی رقم امین صاحب کے پاس پڑی رہیگی۔

گذشتہ ہفتہ مفصل لکھا گیا ہے کہ اس سال ابتدا سے تو کام مندا ہوا۔ گذشتہ سال چھ سو کا نفع ہوا تھا۔ ناقابل مال کے بے وقت بیچنے اور تقاضاؤں کے کم وصول ہونے میں کھپ گیا۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے اور کارکنان کی دیانت کا نتیجہ ہے کہ راس المال قریبا پورا نظر آتا ہے۔ ورنہ اسی امرتسر میں خاص مسلمانوں کی ۳ لمیٹڈ کمپنیاں ٹوٹ چکی ہیں۔ جن میں سے ایک جوتیوں کا کام کرتی تھی۔ اس کا تو کچھ بھی نہیں۔ دوسری شال ٹریڈنگ کمپنی تھی۔ اس کا بھی ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا۔ تیسری دکیل کمپنی جس سے بمشکل ۸ فی روپیہ ۴ ملکر آٹھ آنے تقسیم کئے گئے۔ اتنا فقط بات بھی اصل یہی ہے کہ کمپنی کا بنانا اور توڑنا مکان کے بنانے اور توڑنے کے مشابہ ہوتا ہے جس کی صورت میں برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اس سے ہم نے اپنی خاک کی لاج رکھ لی ہے کہ اصل رقم قریب قریب وصول ہونے کی امید ہے۔

شرکاء کمپنی دعا کریں۔ کہ باقی رقم بھی بغیر کسی تکلیف اور عدالتی کارروائی کے مل جاوے۔

حساب دبستان کے متعلق ذیل احباب کی قیمت ۱۵ دسمبر میں ختم ہے۔ ۲۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔ اگر کسی صاحب کو خریداری منظور نہ ہو۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمادیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔

مینیجر

۸۰ - ۳۷ - ۳۹ - ۴۲ - ۵۶ - ۶۳ - ۶۴
۷۲ - ۷۷ - ۸۵ - ۸۶ - ۱۱۱ - ۱۱۵ - ۱۱۶ -
۱۲۳ - ۱۴۲ - ۱۷۶ - ۱۹۰ - ۲۰۰ - ۲۴ - ۲۵
۳۴۴ - ۳۵۴ - ۴۰۲ - ۴۱۸ - ۵۷۵ - ۹۳۲
۹۴۱ - ۹۵۴ - ۹۶۱ - ۹۸۲ - ۹۹۷ - ۱۰۴۷
۱۳۵۵ - ۱۳۶۷ - ۱۵۲۳ - ۱۵۵۳ - ۱۶۶۹
۱۶۸۰ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۷ - ۱۸۰۷ - ۱۸۱۹ -
۱۹۵۷ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹
۲۱۲۴ - ۲۱۲۸ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۸ -
۲۲۴۹ - ۲۳۱۴ - ۲۵۱۲ - ۲۵۱۷ - ۲۵۱۸ -
۲۵۲۵ - ۲۵۲۶ - ۲۵۲۷ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۲
۲۵۳۴ - ۲۵۳۷ - ۲۵۴۱ - ۲۵۵۶ - ۲۵۸۰
۲۶۱۹ - ۲۶۸۲ - ۲۶۹۷ - ۲۸۴۲ - ۲۸۵۱
۲۹۹۶ - ۳۰۰۸ - ۳۰۱۰ - ۳۰۱۱ - ۳۰۱۲
۳۰۲۰ - ۳۰۲۱ - ۳۱۳۳ - ۳۱۴۴ - ۳۱۶۴
۳۲۳۴ - ۳۲۴۹ - ۳۳۳۲ - ۳۳۴۳ - ۳۳۴۷
۳۳۶۵ - ۳۳۶۹ - ۳۳۸۰ - ۳۳۸۱ - ۳۳۸۴
۳۳۸۶ - ۳۳۸۷ - ۳۳۸۸ - ۳۳۸۹ - ۳۳۹۰
۳۳۹۲ - ۳۳۹۳ - ۳۳۹۴ - ۳۳۹۷ - ۳۳۹۸
۳۴۰۰ - ۳۴۰۸ - ۳۴۰۹ - ۳۴۱۲ - ۳۴۸۶
۳۴۸۸ - ۳۴۹۳ - ۳۴۹۴ - ۳۴۹۶ -
۳۵۰۰ - ۳۵۰۳ - ۳۵۰۹ - ۳۵۱۱ - ۳۵۱۵

تلاش خریشہ حافظ عبد الغفار صاحب اکبر پور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں جس کسی کو ان کا حال معلوم ہو۔ جناب مہربانی اطلاع بخشیں۔ حافظ صاحب خود اگر اس اعلان کو دیکھیں۔ تو وہ آپ بھی پسماندگان کے حال پر رحم کر کے خبر دیں۔ جو مثل حضرت یعقوب علیہ السلام کے ان کے غم میں غمگین رہتے ہیں

رفیق احمد انصاری متصل ضلع فیض آباد

انجمن اہلحدیث کلکتہ کی فیاضی انجمن موصوف نے ایک رسالہ القول السدید فیما یتعلق بتکبیرات العید چھاپ کر مفت شائع کیا ہے جس میں مسائل عیدین مفصل مذکور ہیں۔ جو صاحب چاہیں ۲ دو پیسہ کا ٹکٹ محصول بھیجکر پتہ ذیل سے منگالیں (مولوی ضیاء الرحمن امام مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ)

درخواست جنازہ و دعا مغفرت کے منشی حبیب اللہ صاحب نقل نویس عدالت قصبہ نصیرآباد بلیسہ صدا اہلحدیث تھے۔ انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (اسلام نصیرآباد ضلع اجمیر)

میرے دادا جی مرحوم انتقال کر گئے۔ کبیر الدین قصبہ منو بازید پور ضلع دربھنگہ

ناظرین سے درخواست کی جاتی ہے کہ مرحومین کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں

اللہم اغفر لہم وارحمہم

اخبار مسلمان کی بابت ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ ہم نے وہ اپنے سابق کاتب منشی علم الدین کو دیکر توقع ظاہر کی تھی۔ کہ وہ مسلمان کو جاری رکھے گا۔ چنانچہ وہ اخبار مسلمان کے انتظام میں ایسا منہمک ہوا کہ اس نے ہم سے بھی ملازمت اور کتابت کا تعلق (باوجود تحریری وعدہ کے) توڑ دیا۔ یہاں تک کہ اخبار مسلمان متواتر ناغہ ہو گیا اس لئے ہم اس کے حال سے عرصہ تک بے خبر رہے۔ اب بھی بعض احباب ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ بلکہ ایک صاحب نے تو کہا تھا کہ اخبار مسلمان نے ایک مطبوعہ کارڈ کے ذریعہ مجھ کو اطلاع دی ہے کہ میں قرضدار ہوں۔ اخبار تو عنقریب نکالیں گے۔ بقایا قیمت کے لئے ہیں کہتا ہوں۔ ہم اس کی تصدیق نہیں کر سکتے کیونکہ چنانچہ ہمارا گمان ایک سے دوسرے۔ وہ قرضدار نہیں۔ بلکہ مالدار ہے۔

اخبار مسلمان کے بند ہونے کا افسوس ہونا چاہیے کیونکہ ہم نے اسکو بڑی کوشش سے نکالا تھا۔ افسوس ہے وہ ایسی

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتہ ۹ر وصول ہوئے۔ فنڈ [illegible] سابقہ۔ کل [illegible]

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۴ اکتوبر کو مکان پر پہنچ گئے۔

امرتسر کی منڈی دیوالی میں اہلحدیث کانفرنس کے واعظوں نے کئی روز تک جلسۂ وعظ قائم رکھا۔

مولانا ابوالوفا صاحب ۱۷ اکتوبر کو بغرض شرکت جلسہ ہائے ہردوئی۔ بدایوں اور دانا پور وغیرہ تشریف لے گئے ہیں۔

انٹورپ کے مستحکم ترین قلعجات آخر جرمن قلعہ شکن توپوں کی گولہ باری کی تاب نہ لاسکے۔ اور ۹ اکتوبر کو شہر پر جرمن قابض ہوگئے۔ لیکن ۲۴ قلعے ۱۱ اکتوبر تک مدافعت کرتے رہے۔

انٹورپ میں تین انگریزی بحری بریگیڈ بھی شریک جنگ تھے۔ جن میں مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان کا بیٹا بھی تھا۔

انٹورپ کے معرکے میں شاہ بلجیم خود فوج کو لڑا رہا تھا۔ معرکے ہی میں [illegible] زخمی ہو گیا ہے

انٹورپ کا [illegible] انگریزی سپاہ [illegible] خندقوں میں [illegible] تاکہ دشمن سے کام [illegible] انٹورپ کے [illegible] مفتوح ہونے کا [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزی بحری لوگ [illegible] اور ان سے کام نہ لیا جا سکا۔

انٹورپ کی سپاہ کی واپسی میں انگریزی سپاہ نے حیرت انگیز جرأت سے مدد کی۔ اور تمام توپخانے بچا لائے گئے۔

[illegible] سپاہ انٹورپ سے [illegible] ہالینڈ کے علاقہ میں داخل ہو گئی۔ جہاں قانون غیر جانبداری کے مطابق ان سے ہتھیار رکھوا لئے گئے۔

بلجیم کی آبادی [illegible] لاکھ ہے جس میں سے ۱۵ لاکھ آدمی ہالینڈ اور [illegible] لاکھ انگلستان و فرانس میں بھاگ کر پہنچ چکے ہیں۔

[illegible]

کروڑ روپیہ تاوان جنگ کے طور پر جرمانہ کیا ہے

جرمن چاہتے ہیں کہ انٹورپ کے باشندے جو فرار ہو گئے ہیں۔ واپس آجائیں۔ اسلئے ان کا سلوک وہاں کے باشندوں سے نہایت لطف آمیز ہے

جرمنوں کو چونکہ انگریزوں کے شریک جنگ ہونے سے سخت رنج ہے۔ اس لئے انٹورپ میں بھی انہوں نے انگریزی فوجوں پر تاک تاک کر گولہ باری کی۔

فریہر وان ڈرگولٹز کو جرمنوں نے انٹورپ کا اعلیٰ منتظم افسر اور ایم [illegible] کو انٹورپ کا برگوماسٹر مقرر کیا ہے۔

برسلز کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ محاصرہ انٹورپ میں جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔

جرمن زخمیوں کی پانچ ٹرینیں جن میں ہر ٹرین چالیس گاڑیوں کی تھی۔ برسلز سے گذریں

بلجیم کی گورنمنٹ اسٹنڈ سے اب ہاور واقعہ فرانس میں منتقل ہو گئی ہے۔ جہاں کہ فرانسیسی گورنمنٹ بھی منتقل ہو چکی ہے

انٹورپ کو فتح کر کے جرمنوں نے [illegible] سخت جنگ کے بعد گھنٹ بھی قبضہ کر لیا۔

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ گذشتہ [illegible] میں قصبہ البرٹ منہدم ہو گیا ہے۔ اور قصبہ [illegible] کا نام و نشان نہیں رہا۔

جرمنی میں جو مقتولین و مجروحین کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اس کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے

فرانس میں جو جنگ [illegible] انگریزی [illegible] جاری ہے۔ [illegible] انگریزی اور فرانسیسی [illegible] آہستہ آہستہ آگے بڑھتی جاتی ہیں

وارسا [illegible] کی ایک مراسلت سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں ہنگری کے [illegible] داخل ہو گئی ہیں

روس نے اعلان کر دیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

دو کمپنیاں گرفتار کر لی ہیں

جرمن مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرق میں اب پولینڈ جرمن فوجی کارروائیوں کا مرکز ہے

پرزمسل جس کا روسیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا آسٹریوں کی کمکی سپاہ نے وہاں پہنچ کر روسی محاصرہ کو اٹھا لیا ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے روسی کروزر جنگی جہاز پالاڈا کو بتاریخ ۱۱ اکتوبر بحیرہ بالٹک میں غرق کر دیا۔ اور اس کے تمام سوار بھی ڈوب گئے

روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسی توپخانہ نہایت سرعت سے پرزمسل کی حفاظتی تعمیرات کو منہدم کر رہا ہے

دارالسلطنت روس کا ایک تار مظہر ہے کہ گرانڈ ڈیوک کنسٹنٹن کا لڑکا پرنس [illegible] جنگ میں زخمی ہو گیا ہے

شاہ رومانیہ کا انتقال ہو گیا

بلغراد دارالسلطنت سرویا پر گیارہ [illegible] مسلسل [illegible] کے قریب تباہ ہو گیا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلامی طہارت وعبادت کی فلاسفی

ضخامت ۵۸۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزہ (سفر و حضر، جمعہ، عیدین، تراویح، جنازہ، خسوف، کسوف وغیرہ) حکم صیام، فرضیت حج، زکوٰۃ صدقۃ الفطر، قربانی، عقیقہ، ولیمہ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست و طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلقہ رسوم شادی و غمی۔ کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے کہ بالد و شاید۔ بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں بوجہ تجربی مذہب کے متعلق جو شبہات و ضلالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے تریاق کا کام دیگی۔

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیج دیجئے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے کہ اس کے لائق مصنف **مولانا ابوالمسیح احمد** افغانی ایم اے علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پہ سہاگہ کر دیا ہے۔

اصلی قیمت غیر مجلد ۲ مجلد ۳ رعایتی قیمت غیر مجلد ۱ مجلد ۱

اخبار کا حوالہ دیکر **منیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ** سے طلب کریں

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل [illegible] دمہ۔ کھانسی۔ [illegible] کو فائدہ کرتی ہے۔ جریان [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] طاقت دیتی ہے۔ [illegible] استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے [illegible] جوان کو [illegible] سکتی ہے

تازہ شہادات

جناب منشی غلام رسول صاحب [illegible] لکھتے ہیں۔ کہ سال گذشتہ میں نے آپ سے ایک تولہ مومیائی منگائی تھی۔ اس سے فائدہ بخش [illegible] (۲۱ ستمبر ۱۹۱۲ء)

جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] مومیائی مفید ثابت ہوئی۔ ایک تولہ اور ارسال فرماویں (۱۱ ستمبر ۱۹۱۲ء)

جناب [illegible] صاحب [illegible] مومیائی [illegible] استعمال کیا [illegible] (۱۵ ستمبر ۱۹۱۲ء)

جناب [illegible] صاحب [illegible] ضلع جہلم [illegible] فرماتے ہیں کہ مومیائی [illegible] (۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء)

جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] ایک تولہ مومیائی منگائی تھی [illegible] (۲۲ ستمبر ۱۹۱۲ء)

قیمت [illegible] پانچ روپے معہ محصول وغیرہ

ممالک غیر سے محصول علاوہ

ملنے کا پتہ [illegible] ایجنسی کٹڑہ [illegible] امرتسر

نہایت مفید اور کارآمد کتابیں

[illegible] مولانا شبلی کے علمی [illegible]

رسائل شبلی [illegible]

(۱) اسلامی کتب خانے [illegible] (۲) اسلامی کتب خانہ [illegible] اسلام [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] قیمت ۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث

[illegible]

الاسلام [illegible]

[illegible]

تعدد ازدواج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ منشی [illegible] امرتسر [illegible]

[illegible]

باہتمام [illegible] امرتسر میں چھپا اور [illegible] نے شائع کیا